هو الله الاول والآخر الموفق والمستعان

محرم

سنه ١٢٨٥

احوال کی وما توفیقی الا باللّٰہ

وتختم باسمآ الکریم العلیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست اخبار ماتم کا عنوان خالق عالم کی سپاس و حمد سی

ترتیب ہی جسنی ثبت واقعات بینات کو لوح و قلم آلات صنع بحا

بنی اور صفحہ بدائع کا مرتب بیان اوس خالق اعظم کی ستائش و

تاسی منشعب کر جسم و جان کو ضبط سوانحات پر مادہ و ہیولی او

بیاض ہی کتاب کُنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرَفَ

اوسکی بلا شرکت غیر تصنیف ہی اور نظم و نثر قدر و قضا

کن فکان اوسی صاحب توصیف کی تالیف ہی اخبار اسکی بنا

کو بطرز ہی عبارت صدق و صفا بین فائق و دیباچہ انشا کی

مو تصحیح اسانید اوراق ہستی پر اور ابتدای الی شنید و دیدہ

وہ ما بہ اور اعوان ترکیب حروف و الفاظ کی قالب میں

[illegible]

سبحان ما اعظم شانہ

[illegible]

عبارت

صفحہ

مجالس سترہوین ... شہادت قاسم بن حسن علیہ السلام

مجالس اٹھارہوین ... شہادت علی اکبر علیہ السلام

مجلس انیسوین انبیا کو سانحہ کربلا سے اخبار اور شہادت علی اکبر

مجلس بائیسوین [illegible]

[illegible]

۸۱۱ تمہید کا بیان ابتلای ابن عباس کا خواب دیکھنا نظر حسرت و

واحزان و تعبیر رویا کی واقعہ شاہ شہیدان

نظم فصیح ای اہل عزا گریہ و زاری کی یہ دن ہین

۸۱۴ مصیبت بروایت مسلم جمار و امام زین العابدین کی اشعار خلق کا

رونی و خرما اطفال کو دینا ام کلثوم کا محمل سی دیکھنا آرام نہ لینا

سر سرور کا روبرو نیزہ پر آنا زینب کا ابیات مین شرح غم سنانا

سید الساجدین کا اپنی نسب و حسب بتانا ملامت بد عہدی کی الزام فرمانا

مردم کا شور فریاد و رقت مچانا زبان حال سی خیمہ امام کا اندیشہ لیٹ لانا

نظم للمولفہ ناظم زیادہ طول نہ دو اس بیان کو

۸۲۶ مجالس چوبیسوین معجزات سید الشہدا و ہر بار ابن زیاد مین جم کا جانا

رباعی ای دل تو رہا عیش کا جویا تو کیا رباعی آفاق مین نیکی

یہی جفا ہی رباعی ایمو منو خوش ہو کیون ہو غم رباعی یا تو کہتی

لٹ گیا راج مرا

۸۲۹ عبارت رنگین صفت و زینت حاضرین استدارت بہار و تنزل سی

۸۲۸ روایت افضح باتہ واقعہ مسجد قبا روایت دفع مرض حابہ کا سبزہ

روایت دو مرد کا ایک عورت طفل مین فیصلہ روایت سفر کرنی

و رحم پای امام اور بہشتی بہشتی روغن لینا و پیدا ہونا فرزند غلام

عیادت مریض نجار و قدم حضرت سی بیماری کا سدار

۸۳۳ روایت خلق و تواضع مین امام کا فقراکی پاس جلا س و مہمان بلانا و کہانا

طعام و لباس روایت سائلین کی ساتھ بیٹھنا کہانا گہر مین لا

لانی رسم مہمانت و کرم دکہانا

روایت اہل کوفہ کا امیر المومنین سی پانی مانگنا سید الشہدا کی دعا

۸۳۵ خدا کا مینہ برسانا او رنکی مناسب عبارت منبہ نالہ و رقت

نظم للمولفہ ای اہل عزا ماتم شبیر مین رو لو

نظم للمولفہ بس ختم کرو ناظم محزون یہ روایت

۸۵۰ مجالس پچیسوین ذکر مناقب و آسمان پر شبیہ اسد اللہ الغالب کا ناامہ اپنا

رباعی معراج ہی مین جای تشکیک نہین باعی باختم رسل خاصہ بود

غم ہو رباعی زہرا سی کوئی غم پیمبر پوچھی رباعی آیا ہی محرم تعزیت کی دن ہین

۸۵۱ تمہید مدح و فضل امیر المومنین جو نفی و اثبات سی ہی نگین بر اسم اللہ الا اللہ

۸۵۴ روایت سلمان انہزام غزوہ احد کفار کی صف سی فرض ولایت علی علیہ السلام

۸۵۶

مقابل صوم و صلوۃ خدا کی طرفسی روایت انبیا و اولیا و مصیبت سی

۸۵۷

سمر و راو صبا اسد فی طوفا و کربلا روایت بیماری بتول غذا

و مظہر العجایب کا انگور لانا روایت آسمان پر صورت علی خدا کو دلا کر کا

زیارت کرنا روایت حبیب امام زین علیہ السلام کا برابر تمثال پیرکی

۸۶۱

روایت نبی و وصی کا تین روز تک جسم بعد انتقال کی زمین پر اطہار

اور پھر وہ بذریعہ فرشتہ اعلی درجات کو جاتا ہی قول مولف اگر انبیا

۸۶۲

واسطی موتی ابدان مطہرہ کی اپنی مزار مین روایت زیارت حضرت

عظام آدم و نوح نجف مین

۸۶۳ روایات و اختلافات سر و تن سید الشہدا کی دفن مین

۸۶۴ روایت ابی عبد اللہ ثانی کا مدینہ سی باعجاز قبر امیر المومنین پر گذر

و اشارہ و ادای سلام اور دفن سر امام حسین علیہ السلام کی خبر

۸۶۵ روایات ذکر تاج عربی و فارسی و فارسی دفاریات تاج مرآتی خبر سعد بن فضیل

و خبر علی بن سالم و خبر زرارہ بن آعین خبر آبی طالب و خبر عبد اللہ

بن حماد اور پہنچنا خالی نہین تین آوازین ہیبتناک

سا تہ سی تنبیہ کی روایت شکوفی او رخبر محمد بن علی ابن حمزہ کی

اوای لوازم تعزیت او ربیان صدق پر اجر عبادت

نظم للمولفہ بپا ہی حسب سی جہان مین کیا دغم کا اسا

۸۷۱ مصیبت نگارش ابن زیاد نامہ بنام سعید بن العاص حاکم

نظم مولفہ میں اب دو ... ہی ... [illegible]

۳۶

۸۷۸ مجالس چھتیسوین کوفہ سی جانب شام اہل حرم کو لیجانا قصیدہ الصدف ... [illegible]

رباعی ملوی مین نبی زادیونکی دید ہوئی رباعی سرگشتہ نہ کیونکر ...

ستمگار پھری رباعی سجاد تھی ماتم مین بہی ابتدا مین بہی رباعی

دیدار دم تیغ دکھاتی ہین علی

۸۷۹ شعر مرثیہ عربی بغیر صاحب السیادہ و نعمۃ ضایع بیان واقعات نالہ

اندوہ و احزان و سرگذشت عورات اہلبیت کی میان دشمنان ...

دستور سواری اور بیسروپائی مین آل نبی کی ناچاری

۸۸۵ مرثیہ عربی یا عین لا لمراتع و منسیام

۸۸۶ روایت حمل سر امام و منزل پر منود قلم و دست کا شعر ... تحریر کیا

روایت ورود لشکر قریب صومعہ راہب اور سر حضرت نزد کی

۸۸۷ لیجانا کلام اعجاز پر اوسکا اسلام لانا

روایت ہلاکت میں اسیران مظلوم کا گذرنا اور نقارہ ...

ام کلثوم کا نفرین کرنا

۸۹۰ مقامات و منازل راہ کی نام کوفہ سی تا شہر شام

نظم لموء لفہ جو مومن روان اشک گلگون کری

۸۹۱ مصیبت وصول مقدم اہل حرم شہر حلب مین اور ذرہ ... کا خروج

محنت و تعب مین راہ کی آفت و خواری و زاری عترت نبی کو

محلہ و بازار مین دل آزاری

نظم لمولفہ کیست قلم روک لون بس بیان

۳۷

مجالس سینتیسوین فضایل سید الشہدا و دمشق مین ورود ... کربلا ...

رباعی لکھا ہی کہ اکثر نبی مختصر عرب رباعی ... دوا ...

خدا دیتی مین رباعی ... گریہ کل ... رباعی

درد ... پھرتی فاطمہ کی جائی زینب

۹۰۳ روایت زیادتی رکعات نماز ہمراہ رسول خدا قیام امام سید الشہداء

۹۰۴ ... [illegible]

اوسی مقدار

۹۰۵ روایت جد بزرگوار کی خدمت سی حسنین کا والدہ پاس جانا راہ مین

۹۰۶ برق کا مشعلہ نور و ضیا اپنا دکھانا روایت معجز صادق کا قریب سید الشہدا

۹۰۷ قرب الہی کی فاطمہ زہرا کو بتانا روایت جبرئیل کا زمین پر آنا

امام حسین کا جھولا ہلانا

۹۰۸ بیان حسرت و رقت و زاری امام حسین علیہ السلام اور اولاد کی

جو اعدا سی ظلم جاری

نظم لمولفہ جو ظلم گذراہی کربلا مین رسول حق کی آل جگر پر

۹۱۰ مصیبت داخلہ شہر شام نظم و نثر مرثیہ اردو کا قرات کی

التزام ام کلثوم کا شمر سے کلام اوسکا طغیانی جو مین اہتمام ستمگری

در و دیوار و بام و کوچہ و بازار مین ہجوم عام مجموعہ کا پتھر مارنا

امام پر اور ہلاک حاضرین قصر کی انہدام سے

نظم لمولفہ اگی نہین زبان کو طاقت کلام کی

۳۸

۹۲۳ مجالس اڑتیسوین نزول ملایکہ عاشورا کو دمشق مین پہنچانا آل ... کو

رباعی جو چشم غم شہ مین ... رباعی فرزند رسول

بی سبب قتل ہوا رباعی کیا کیا نہ ستمگار جفا کرتی تہی

رباعی پانی جو پلانی کو کوئی لاتا تھا

روایت عاشورا کی دن ملایکہ مجالس مین آتی ہین ... آئی

۹۲۴ عزا کعبہ لیجاتی مین روایت سوال عبد بن بکر ... آل نبی کا

اگر قبر سید الشہدا مین دیکھین تو پھرایا مین لاش ابن علی سی ...

جعفر بن عفان کا جعفر بن محمد علیہما السلام کی پاس آنا ...

۹۲۵ اشعار ... خبر حضوری ملایکہ ... زوار

مرد گناہ گار کا خدمت رسول مین حسنین کو شفیع ... بخشیں

ایہ ولو انہم اذ ظلموا کا ... [illegible]

٩٣٧ مجلس اونتالیسوین فضایل مردم برکا و شام کا ماجرا
رباعی حاصل جسی آقا کی حضوری ہو جای رباعی طفلی کا
و شادمانی کشت جای رباعی کر حرص سی خود کو ای خرد جدا
رباعی قارون نی بہت عزیز تھا مال کیا
مناقب ارباب رقت بطریق استنباط فرض و سنت حدیث
زینوا مجالسکم حدیث نفس المؤمن المهموم لظلمنا حدیث
٩٣٩
ان الله یامر ملائکة المقربین روایت ابن عباس و حاتم طائی
غلام اور کفن دینی و لی حسنین علیهم السلام پر اوسکا تحیت کہنا
آیات قرآن کا زبان فصاحت سی پڑہنا
٩٤١ روایت وفات ابراہیم خلف پیغمبر و فدیہ ابن زہرا کی حیات
٩٤٢ روایت مادون الشہید کا فضایل امام شہید بیان کرنا جد پدر و
مادر و عم و عمہ و خال و خالہ و احباکا جنت مین رہنا
نظم للمولفہ ای مومنو کیا نسبت فرزند علی سے
٩٤٧ مصیبت عنوان ورود شام و سیر مرد کا سید سجاد سی کلام آیات
قرآن دلیل شرف و افتخار یزید کا آراستہ در بار قید خانہ مین
اہلبیت کا قیام بیان سر و صوت اسیران اور بی سامانی کہرام
نظم للمولفہ جو مصیبت آل احمد نی اوٹہائی شام مین
٩٥٧ مجلس چالیسوین عظمت عطیہ جنت ذریہ طاہرہ کا پانا دربار
یزید مین حرم کا جانا
رباعی کیا کیا نہ ستم اہل جفا سی کہینچا رباعی کیا مرتبہ سلطان
حجازی کا ہی رباعی عابد سی غم شاہ مین سونا چہوٹا دریا
جب ماتم سرور کا دنیا بہتا ہی
مثنوی فی للمولفہ ای نالہ جانسوز اثر اپنا دکہادی
٩٥٨ حدیث اجماع اہل قبلہ امامت حسنین پر تحیت فاطمہ و حسنین
٩٥٩

٩٦١
اوسکا پانا روایت زاہد مجاور مدینہ کا خواب دیکہنا قیامت کو شفاعت
امام حسین علیہ السلام سی نجات ہونا عاقبت کو
نظم للمولفہ کیا مرثیہ ماتم فرزند نبی ہی
٩٦٤ مصیبت آرایش بارگاہ یزید و بار و شہر پر حشم پر جلوس یزید
سہل بن سعد کا ذکر تاج و تخت و سر امام کا آنا تحت سریر یزید
سپاہی فرق مبارک آشفتہ اور تکلف بلا مین دہ ماہ و دو ہفتہ المحرم
رسن و زنجیر و طوق سی رو برو لانا فاطمہ بنت حضرت کا سنانا فرمانا
زینب خاتون کا سر اندوہ کرانا اور فقرات سوزناک سنانا چوب
لب اقدس پر لگانا ابو برزہ صحابی کا چلانا یزید کا اشعار ابن زبعری
پڑہنا ہجو آل ہاشم و مدح بنی امیہ کہنا
نظم للمولفہ مجلس ورود شام کی اندوہناک ہی
٩٧٤ مجلس اکتالیسوین فضایل و معجزات امام و دربار یزید مین کلام اہل حرم کیا
رباعی شبیر کی غم مین جان سب کہوتی ہین رباعی کیا ہی عزیز جو
مدام اوسکا ہون رباعی کس کس طرح سی ہمکو نہ رنج و الم ہوی
رباعی سجاد کا دم سینہ مین گہبراتا ہی
٩٧٥ تعزیت عظم الله اجورنا روایت انس ہمراہ جنازہ سید الشہدا جانا
٩٧٦
ابو ہریرہ کا خاک زیر قدم کو منہہ پر لگانا روایت عورت و مرد کا
٩٧٧
طواف مین ہاتہ ملنا اور کرامت امام سی خلاص ہو رہنا روایت درخواست
مردم بیان حدیث غلام کا اور امتحان پر متحمل ہونا فرد امام کا
٩٧٨
روایت یحیی معجزہ امام مرد کا جانا عورت کا اور بہہ کی اپنا مال تمام
٩٨١ ٩٨٢
روایت آزادی غلام یہود و اسلام زن و شوہر مسعود روایت فضیلت
٩٨٣
حسنین و لعبہ جو حل جبرئیل و رسول الثقلین روایت ہدیہ جانا
شاخ ریحان کو اور پانا آزادی دو جہان کو
نظم للمولفہ ای مومنو شبیر بہت اہل وفا ہی

مجلس اونتالیسوین ... دربار یزید مین کلام کیا

مجلس اکتالیسوین حرم کا دربار یزید مین جانا

مجلس چالیسوین حرم کا دربار یزید مین جانا

٩٩٤ ارشادِ سیدِ سجاد در آیاتِ قرآن کا ابن زیاد ملعون کا (؟) ذکر اجداد سے
فخر کرنا امام زین العابدین کا و حکمِ قتل دینا ظالم بے دین کا اہلبیت کا
لپٹ کی رونا اور جلاد کا ضربتِ غیب سے جان کھونا
نظم للمولفہ خموش ناظمِ محزون نہیں ہی تابِ سخن
۴۲
مجلس بیالیسوین ذکر بیوفائی دنیا الحرم کا یزید کی محل مین جانا
رباعی دنیا سے طبیعت نہیں ہٹتی ہی تری رباعی حسرت ہے
دنیا سے چلی جاوینگی رباعی آرام سے کس دن یہ افلاک رہی
رباعی تدبیر ہے غافل نہیں جو دانا ہی
تمہید کا زندگانی ہی پانی نہار روایت اِنّی بَصیرٌ بِالْحُمّٰی (؟) و یاد قبر
و سیلان بدن کا ذکر بحوثِ تقویٰ ہی روایت رنت اپنی صحبت یہ
وسیلہ نجات آتش و عذاب عقبیٰ ابیات قد مرّت الایّام
بالغفلات و بیان عنوان بیماری سوت و دفن و کفن شعروما
اور نسلی اقربای پر غم بہو نا ان سب کا و اسطے امام حسین علیہ السلام کی
بلکہ برعکس ہوی بجای تسلی جفا و جور اعدای امام کی روایت سکینہ علیہا السلام
خاتون کا مقتل مین آنا اشعار جانسوز پدر کو حلق بریدہ سے نقل فرمانا
نظم للمولفہ ای محبو یہ وصیت سن چکی شبیر کی
١٠٠٠ مصیبت دربار یزید کی شانِ طغیان و آلِ علی کا سیاہ مرغ پر سوار ہونا
زاری او نکو بٹھایا اور تباہی دیکھ کی شہر بانو فاطمہ بنتِ امام حسین
علیہ السلام کو مانگنا مردِ شامی کا اور لونڈی بنانی پر علیا حضرت سے
ذکر بدکلامی کا بحکمِ شقی سرِ امام کو دروازہ مین لٹکانا اہلبیت کو اندر
مہرای ظلم کی پہنچایا نا ان نبی اسیہ (؟) کی استقبال کیا ماتم و شیون کا
ترک لباس و زیور مین پر ساد یا ہند باہر نکلی پردہ توڑ ا شوہر کو پایا
ملامت ابن زیاد سے اوسکو سمجھایا وہ دیکھ سرِ امام بیچار کی
رہ گئی ہوا مین اسیر تھی ہی زاری مین جان کھوئی
نظم للمولفہ [illegible]

بلاکو بایا رباعی دربارِ یزید مین جب آئی زینب رباعی ہے
مانند کوئی اشک فشان کم ہوگیا
١٠١٠ تمہید کا روایت فضیل حدیث تجلسون و تتحدثون حدیث
من دمعت عینہ فینا حدیث یا من قوم اجتمعوا امجمعون کی ابتدا
نظم للمولفہ یہ دن وہ ہین کہ مدینہ نبی کا ویران ہے
نظم للمولفہ یہ دن وہ ہین کہ مدینہ نبی کا ویران ہے
١٠١٤ مصیبت قیام اہلحرم در خانہ زبون اور وفات سکینہ خاتون
نوحہ واحسرت و دردا موئی بیجان سکینہ
نظم للمولفہ آگی زیادہ کیا لکھون دلکو ہی اضطراب
۴۴
مجلس چوالیسوین مخاطبہ قبور مومنین کا اور خطبہ پڑھنا سید الساجدین کا
رباعی پانی دل اہل شہر ہو جاتا ہی رباعی یارب ہے نہ زین
آقا ہیر اس رباعی ایام حیات مین کہ زینت رہا ہے
دین دوری کربلا سی لب پہ نالی
تمہید کا فضل گورستان مین ہو یہ پاسا بیت (؟) مر قبر پڑھنا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ
اَیُّهَا الْمُفَارِقُوْنَ لِلْاَقَارِبِ وَالْاَحْبَابِ [illegible]
وَہُنَّ سَکُوْتٌ حدیث امیر المومنین کر روز آخر کو ناز جمعہ [illegible]
عیال و اعمال نوحہ آہنگی فَاِنْ کُنْتَ مَشْغُوْلًا بِنَفْسِیْ فَلَا [illegible]
حدیث امیر المومنین جو چلتا پھرتا ہی اندر زمین کی [illegible]
ایضاً حدیث بہت فاضل تطبیق کرتا ہی [illegible]
حدیث نبوی درجہ شہدا [illegible]
لائینگا انتہی ذکر بے ظالم کہ [illegible]
نظم للمولفہ [illegible]
١٠٢٢ مصیبت یزید کا [illegible]
[illegible]

صفحہ فہرست حاشیہ ابتدای کتاب سے

رضی اللہ و قصۂ لب لباب و اسامی بنی عباس کہ سفاح خان
اور بغداد پر تاخت و خونریزی بیشمار کہ چالیس لاکھ مرد
زن کو مارا ذکر بقیہ خلفای عباسی طرف مصر و اندلس ذکر
پادشاہان آل عثمان روم حضرت آدم و نوح علیہما السلام سے
اونکی اسامی اولاد اونمین یافث خلف نوح کی فرزندون سے
کومر و ترک و ابو الجاس تا چین اونکی پسر چین اونکی پسر قوی خان
تا بتیس پشت شاہی مین ۱۲۷۷ سے سلطان عبد العزیز خان بہادر
مدت پانسو اسی اور چہ برس کی اور نک طراز ہین ذکر نام و نسب
سلاطین تیموریہ یافث بن نوح کی اولاد سے اجداد چنگیز خان بین
شامل ہین تومنہ خان کی دو بیٹی توام ہوی قبل خان جد سوم چنگیز خان و قاچولی
جد ہشتم صاحبقران ولادت امیر ۷۳۶ مین ہوی تا آخر عہد بہادر شاہ
۱۲۷۵ کو دولت و بخت کی مساعدت گذری
ذکر نام و نسب فرمانروایان اوده تا ابو منصور سے تا زمانی ۳۰
جہان پناہ واجد علی شاہ جو ۱۲۷۲ مین طرف کلکتہ سدھارے
ذکر نام و نسب محمد اسحاق خان شوشتری جد مادری آصف الدولہ ۳۲
نواب سعی علیخان بہادر ہزبر جنگ ذکر خاندان نواب نظام
الملک بہادر شمر وردی نقشبندی خواجہ زادہ توران کہ عہد شاہجہان
پادشاہ مین میر شہاب الدین ہند مین آئی تا ۱۲۸۱ عیسوی مین
آصف جاہ نظام الدولہ نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ بانی
وسادہ حشمت پر جلوس کیا ذکر وارثان صوبہ بنگالہ نواب جعفر علی خان
بہادر نے عالمگیر سے فرمان حکومت پایا اور اسی مرشد آباد کو
دار القرار بنایا مرزا اسد و دی خان و مرزا احمد خان کا عروج ہوا
تا ۱۲۵۲ مین منتظم الملک محسن الدولہ فریدون جاہ سید منصور علی خان بہادر
نصرت جنگ رئیس ہوی

ذکر سلاطین سادات صفویہ امام موسی کاظم علیہ السلام سے
۳۷ شروع ہوا ۹۰۶ مین شاہ اسمعیل بہادر خان بن سلطان
حیدر نے جلوس کیا تا عہد سلطان حسین بہادر خان ۱۱۳۵ جانشینان بابا
۳۸ ذکر ولادت و ترقی نادر شاہ اور افغنہ سی انتقام خاطر خواہ لیکر
۳۹ پھر انقراض دولت ذکر سلسلہ زندیہ کریم خان وکیل سی تا
و ترقی خواجہ آقا محمد خان قاجار و تصرف ملک و سپاہ فتحعلی شاہ
واونکی اولاد جو ۱۲۳۰ مین حساب اناث مرد و زن کا ہوا اور نوبت
سلطنت ۱۲۶۴ کو پہنچی بجلوس ناصر الدین احمد شاہ خلد اللہ ملکہ
پادشاہ ایران ہوی
۴۰ ذکر فہرست پچیس مجلد بحار الانوار آخوند ملا محمد باقر مجلسی طاب ثراہ
۴۱ ذکر علامات و رموز کتاب مذکور اور وہ تالیف کس فاضل کی ہی
تنبیہ جو ادمی روایات و حدیث تو مضمون مثل شادی قاسم و
وہند و حکایات ملا حسین ندی سے بیتی اور کہتی ہین یہ عبارت
جس ذخیرہ مین تہی آخوند صاحب کو بہم نہین پہنچی وہ و کہین سے
عذر بدتر از گناہ کہلاتا ہی
۴۲ ذکر ارباب اجتہاد جنکو ائمہ اربعہ مالک چار مذہب و مصلی بنایا
۵۳ خطبہ و دیباچہ و مقدمہ توحید و اثبات نبوت و لوازمات آنا
عقل سلیم و نقل قویم سی سانحہ دہری با امیر المومنین علیہ السلام
اور انکار خلافت ائمہ اثنا عشر پر اقوال مناظر کا جواب رافع ابہام
وصیت کی نفی سے ہدایت اور اثبات حجت ضروری ٹھہرانا
تا وقوع غیبت
۵۸ حدیث ستفترق امتی اور کتاب غنیۃ الطالبین سی بہتر فرقہ کی
نقل عبارت دس تقسیم پر اہل سنت ایک خوارج ہندرہ فالسیہ
بارہ رافضیہ چودہ زیدیہ چہ معتزلہ بہی چہ مرجیہ تا مشبہہ
ہو جہمیہ ایک ضرار یہ ایک نجاریہ ایک کلابیہ ایک

مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور متن کتاب و ملحقات مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور حاشیہ متن و ملحقات

۸۲۰ تمت بالخیر ۱۲۹۹

هو الله الاول والآخر المستعان الموفق والمحسان

ذلك الكتاب

لا ريب فيه بين يدي المفسر المحدث

الفقيه المؤيد على البكاء والآلام المسمى باخبار ماتم

مجمع احوال المولد والمعجزات والمصائب الواقعات لرسول

الكبرياء نور الثقلين وبتول الزهراء ام السبطين وولي الله

مولى الكونين ومقتل امامين السبطين الحسن والحسين

عليهم الاف التحية والسلام مادامت الليالي والايام من

تاليف عبده الراجي محمد حسين بن محمد علي

غفر الله له ولوالديه وعفا عنه ذنبه

الخفي والجلي

جسنی مطبع حسینی میں واقع امیروکی صفحہ نمبر پہر مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صادق ترجمانان احادیث غم کہ اخبار ماتم کو زبان حال ہین واقعہ محرم کہتی ہین + بسط قال ہین ہر دم خطبہ حمد وثنا سی مؤلف کتاب حدوث و قِدم کی کہہ رہتی ہین + اور واثق بیانان آیات الم جو سانحہ عالم پر آوان اتہال ہین سر گشتہ قدم گذرتی ہین + صفحہ خیال ہین مقدم دیباچہ شکر وسپاس کو لوح وقلم کی رقم کرتی ہین + جسنی اہتمام رسالت سی باب ہدایت پر جلوہ ما

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ کی

سبیل نجات رکہی + اور فرمان طاعت کی عنوان پر طغرای نَبِّئْ عِبَادِيْٓ

اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ سی کائنات کو سند حسنات لکہی + نعت کرہ

کہ ین ہمراہ اصل کشتی والا مقصد...

خطبہ حمد پروردگار

۳

دنیا مین بحکم اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کی نیلگون شامیانہ آسمان کو
بی ستون برپا فرمایا + اور اُسین شور و نوا کی دایرہ کو ذکر وَسَارِعُوا
اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ سی بالا اعلی مین بڑہایا + کتم عدم سی راہ
توفیق مصفا مین نشان وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا
بنجہ مہر پر چمکایا + اور صحن سرای بکا مین قنادیل آہ و انجم کو مصباح نور سی
روشن کر کی اوج سپہر پر لٹکایا + اگر سوز وجود و اسکی مجمرہ گردانی قصر جنان کی
عہدہ لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی مین عقل فعال کو دیا + اور کار
پاش چشم چہر کنی کو رخسار اہل رقت کی عطیہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا سی حوالہ مردم کیا + بیت الاحزان سینہ مین بنی آدم کی ضریح
دلکو تربت درد و اندوہ کا حظیرہ بنایا + اور علم نالہ کو جریدۂ آہ اور شدۂ
فغانکی ساتہ روضہ جگر مین قدسیونکی اوٹہایا + ایوان بدن مین بساط حیات
جن و بشر کی مجلس اعضا و جوارح کو بچھایا + اور منبر کام و زبان پر ذاکر ناطقہ کو
سامعہ افروز کلام کا مقام ترنم بتایا + مرثیہ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا کشور ایجاد مین رواج قبول سی لاجواب کہا + اور نوحہ
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا پر داغ عبودیت کو صدر شیخ و شاب نی سہا

خطبہ

وہ داورِ بنای خیر کہ انبیا کی صفِ سؤالات پر جلوس کو ندای یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ

وَرِضْوَانٍ سی غرفۂ عالیہ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ مین جا دیتا ہی

اور ماموری حرم و دیر کہ حالِ وصیا کی رونی رولانی پر صلای ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

تُحْبَرُونَ سی دعوت مین نعماتِ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ

وعدہ وفا لیتا ہی + قادرِ توانا کہ جائزہ اِنشا و تدوینِ مناقب مین سرفرازانِ بارگاہ کی

خوانِ بذل و نوال پر مائدہ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ سی طریقہ کامیابی جتایا + قاہرِ دانا

کہ معاوضۂ ابتلا و تمتین مصائب مین محرمانِ حضور کی سَنَجِ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا

سی شربتِ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ کو ذریعہ سیرابی بتایا + خوشامد بر الہام كُنتُ

كَنزًا مَخْفِيًّا حسنی روایاتِ معرفت کی حال کو دولت آفرینش اور جاگیر تمکین دی + جسنے

بِشارتِ انعامِ فَسَوْفَ يُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا کہ حکایاتِ مثوبات کی قال کو قسمت آمرزش

روزی خلد برین کی + اوسکی صفتِ ذات کا بیان ہر شنیدن کتاب ایمان کو دلیل سی مَن جَاءَ

بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا مستوجب نعیم کرتا ہی + اور فقرات قدرتکا اعلان زمرۂ معا

برہان سی وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا کی مورث فوز عظیم رہتا ہی + وہ احد کہ اوسکی نوید

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا سی ہر مقربِ انجمن محبت سعر کہ شوق لقا کا شہید ہی + الله الصمد

کہ تمہید أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى مین طالبانِ حقیقت کا نقدِ جان بہانہ

ایسا معبود جسکی بندگی اخلاص مین قیام و قعود والی محرابِ تیغ کی رضا ہی نیت لیہوسی ضوکی

اثرِ موجود کہ اوسکی پرستشِ خاص کی رکعِ متصلای طاعت پر گردن ہر کائی کو ہی رضا مین سرکی

گذرتی ہین + اوسکی عاشقانِ جمال رونۂ شہود وصال مین خطاب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

أَنصَارَ اللَّهِ سی جامہ طرحدار جراحات کو زیب تن ارغوانی پوش بناتی ہین + جانبازان

ذکر تالیف کتاب

ذوالجلال نے سب قرب لایزال میں پیام یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی کی بشارت پہلا
اہل و عیال کی بار سے سبک دوش رہجاتی ہیں + زہی حکیم بی نیاز کہ مادۂ امکان میں بلائے
بلاکشان خیر الوریٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو سب دردمندون کا قبلہ نما بنایا
زہی رحیم کارساز کہ قدم علی ولی اللہ اور اولادِ ابرار علیہم السلام کو بارہ مقام سے تسلیم و رضا کی پایہ بہا
درجۂ اقصیٰ کو پہنچایا اللّٰہمّ صلِّ علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وامام الاصفیاء
رحمۃ للعالمین وآلہ الطاہرین المعصومین واہلبیتہ المظلومین وتحیات
کرمک ورضوانک لاصحابہ المومنین والشہداء والصالحین* امّا بعد
راقم سطور آثم معترف بقصور محتاج غفران لم یزلی محمد حسین ابن محمد علی ابن حاجی محمد بیگ ابن آقا علی
اُنسی کہ لقب کہا جی سی زبان زد اہل روزگار ہی + ورق یادگارِ دہر اور خاطرِ محبین حسین
احلان سی خلاصہ نگار ہی + کہ والد میری قوم ترک قبیلہ افشار شہر ارومیہ کی رہنی والی نوجوانی
آذربائیجان سی ہندوستان کو آئی + شوقِ روضہ خوانی میں اساتذہ کامل یعنی ملا حاجی ابو طالب
اور شاہ حسین رضوان مکانان کی خدمت بجا لائی + مجہی بہی بدوِ فطرت سی یہ فن سعادت مآل
وراثت میں ملا + سامانِ رونی رولانی کو جمع آوری کتب سی بہت مستعد کیا + بعض بعض
جو تحریف نامقبولِ خدا و رسول دیدۂ تحقیق سی دیکہی + کتاب مجالس الاخبار حاوی
اصول و فروع ماتم فارسی زبان میں لکہی + جب متولد او مسکن لکہنو سی نوکری سرکار
پادشاہی چہوڑ کی چلا + ذریعہ فتردانی اور طلب سی رئیس جنت آرامگاہ کی بلدۂ بمبئی میں
ملازم رہا + ناگاہ ایام عزا میں ایک دن اونکی خلفِ غفران مآب نی بلایا + محفل عورات
اور محل مخدرات میں پس پردہ خوانندگی کا امر فرمایا + حقیر نی بنظر تکلموا الناس علی قدر عقولہم
عبارتِ اردو میں مصائب کو مختصر پڑہا + تا کہ مرد و زن اور سلسلۂ شیعون بیشتر از پیشتر رُلا

اسباب تالیف کتاب

نوابصاحب نے اوس جلسۂ خواتین میں بیانِ مذکور پر ستایش کی + واسطے تحریر ترجمۂ حدیث و روایت
لسانِ ہندی میں مجھ پر فرمایش کی + باوجودِ عدمِ شعور حسب الارشاد عمل میں لایا + صاف کرکے اُسکو
حضورِ پُرنور میں پہنچایا + حسبِ ثواب اُسکو مجمعِ مستورات میں تحت اللفظ خوان رہے + تاکہ دنیاسے گذرکے
ملقب فردوس مکان ہوئے + بعد از انتقالِ فرمان رواے النصرام سے خدمات سرکار کی مجھے مجال
فرصت نپائی + اوس جرچے کی فکرِ تحریر اور تقریر اقدام تساہل سے طبیعت قاصر بنا اِنی + اکثر اوقات
مبتلاے امراض رہا + درد غم و الم کو خاطرِ ناشاد میں سہا + دست و ہرنی وہ صفحات پریشان
حواسِ راقم پریشان کیے + بعض محبانِ قدرشناس نے تقاضے سے عہد و پیمان لیے کر اِن اغلاط کی
صورت انجام پرسعی جمیل سے متوجہ تکمیل رہو + اور تعمیل ثواب کی باب میں ملکِ جلیل کا انعام جزیلِ لو
کیونکہ جو محققین عن عن لکھتے آئے کمتر مفید بکار پایا ہے + مرثیہ ہندمیں روایات جعلی سے انواع بنا کے
دفتر بنایا ہے + مجالسِ عزا میں جاکے بیٹھنا طاعت معنوی اور صوری + بقدرِ ذاکر کو غیبت سے گوش
کرنا ضروری + مضامین و اشعارِ ہتکِ حرمت آلِ عبا خلافِ عصمت انبیا و اوصیا میں روا مانے
بلکہ اوسکا منع درصورتِ قدرت مقصود اور خوانندہ بی ادب کی ملامت ممدوح + اکثر طالبانِ
اونہیں افترا پردازوں کو بلاتے اور عذر لاتے ہیں + کیا کریں جو عبارت اُردو پسند آئے ہُدی سو وہ
جزای خدا انہیں باقی ہیں + علما بھی اس عام بلوی میں دم کہا رہے + اجتہاد کی قدم بڑھای جہاد میں آگے
نہ بڑھے + مجھکو سبقت توفیق نے امدادِ ہمت اور اعانت پہنچائی + چشمِ دل کو اقتضای تحقیق نے راہ قدر و
منزلت دکھائی + خصوص نقاوۂ خاندانِ خیر الانام مسند شرافت حفی و جلی تہذیب ذی علی خلف
میر باقر علی زاد مجدہ کا اہتمام ہوا + خلوص زمرۂ عرفانِ ذریت کرام علیہم السلام کا مقام ارشاد
پر اٹہا + ہرچند اپنی طاقت استعداد سے احتمال بارِ مہمّ کو دشوار پایا + لاکن طاقت لاحول و لا
قوة الا باللہ العلی العظیم نے بخوبی سرانجام کار فرمایا + ہماری نواب ناظم بہت بڑی شاعر

طرز تالیف کتاب

اور صاحبِ دیوانِ غزل تہی، علمِ نظریات کی شایق ذی استعدادِ اجل تہی، خادم فی جوابیاتِ مفیدکا
اور تضمینِ دعا کو بیشتر اونکی تخلص ناظم پہ تحریر کیا، بقای نامِ ولی نعمت کی لیی اوس انتظام کو دستور
قدیم سی تغیر نہین دیا، تاکہ موجدِ خیر کی روح نتیجۂ حسنات سی جایزۂ نیکنامی پائی، حدیقۂ عمل کا پہل
روضۂ جنات مین ہاتہہ آئی، جسکی زبانِ فہم طرزِ جدید کی لذت اوٹہائی، درگاہِ حق مین دعا
مغفرت کو دستِ مواظبت بڑہائی، سابق ایامِ عشرۂ محرم کی پڑہنی کو شیایعِ مشروع سی مجلسین
مشہور تہین، بابِ الٓمّٓ ذٰلِکَ الکِتابُ مین شان و نزولِ محکم سی متشابہ آیاتِ صواب وہ صورتین
منظور کین، جو ہر واحد کا عبارتِ تمہید مین تحریصِ نالہ و فغان پر جدا جدا عنوانِ گفتار سی
مناسبِ وقت ایک سی دوسری کو بدلنی کا خوانندہ کی ہاتہہ مین اختیار ہی، خلاصہ ابرام اس کی
انام کو مبادیِ فیاض نی طورِ انسجام کا یون الہام فرمایا، کہ آغاز مین رباعیاتِ کلامِ شعرا کو عددِ دائرۂ
توجہ خاص و عام کیواسطی مختلف اقسام لایا، بعد ازان براعتِ استہلال پر شور و شین کی روایات
فضیلت او مصیبت کا متن شارحِ بوستانِ احزان بنایا، سرگذشت کو زبانِ حال مین بسینہ
مقام سی مقتضای واقعات پر بقدرِ وسعتِ بیان بڑہایا، ترجمہ مین حاصلِ مضمون کی رعایت
رکہی، جو بات منافی عصمت اور طہارت ہی وہ نہین لکہی، کسی عبارتِ فارسی اور ہندی کو
جامۂ عربی نہین پہنایا، رقت اور شہرت کی طلب کو التباس حدیث کا فقرہ لوحۂ دل سی مٹایا
قرب و جوار مین تکرارِ الفاظ سی دوری کا ملاحظہ موجود ہی، بقدرِ امکان ایک جنس کی دو حرفون مین
فاصلہ مقصود ہی، موزونیِ طبع نی جہان تک صفائی تکلم پائی، وجودِ فقرات کو زیورِ سجع کی لباس مین
مرصع پہنائی، اس دستورالعمل خیرات کو تالیف کیا، اور مقدمۂ واحد اور پنتالیس مجلس کی بنا سی
خاتمۂ جاملِ ترصیف ہوا ہی، آدابِ زیارات اور دعیات و حمات کی ضروریاتِ اہلِ ولا سی
جب اقلامِ حق ارتسام نی آثارِ مناقب اور نوائبِ آلِ سیدِ انام کو حلیۂ اتمام دیا، تب اہتمام

نام و تاریخ تالیف

خاطر قدیر سے رسا نے ارشادِ غیب سے اخبارِ ماتم نام کیا + پس یہی تاریخ ہے فہم ہے گنجینۂ غم کی جو ہے مہد
آفتاب اُفقِ طبع فلک خرام سے چمکی قطعہ مؤلفہ سے ندسی کتابوں کی ناظم نے لکھا + روایاتِ صحیح
مصائب کو باہم + غم و درد و شیون بھری ایسی مضمون + خدا کی مدد سے کیے ہیں فراہم + ہر اک لفظ
مفتاحِ قفلِ بکا ہے + ہر سطر کی سلک گوہر سے توام + ضیا بخش مصداقِ نورٌ علی نور + عروجِ
معانی کو نہ پایہ سُلّم + قلم کی زبان پر نہیں ہیں جو انداز + ہوا رو ہے قرطاس اشکوں سے پرنم + نظر
جو انصاف کی اونکو دیکھیں + تو شایہ ثنا خوان ہوں با فہم عالم + حقیقت میں اوستادِ روح
القدس ہے + کہ اثبات پر قولِ صادق ہے محکم + یہ ذکرِ حسین علی کی ہے بخشش + کہ جسکا عزا خانہ
عرشِ اعظم + حبیبِ خدا کا وہ پیارا کہ دایم + محبت کا دم اوسکا بھرتی ہیں آدم + رہِ دینِ
عرفان سے جو راست جائے + درود و سلام اونپہ بھیجے مقدّم + خرد سے جو تاریخ تالیف پوچھی
ندا دی یہ اوسنے کہ اخبارِ ماتم + جا ساں انجمن بیت الحزن کو سمجھا سخن ہمیشہ یہ تن ہی گرد
۱۲۸۵
حدیث معتبر اور حسن جو اس میں بدرا زنالہ و شیون میں ہی دادن میں بیشتر اختلاف مضامین سرگذشت
دیکھا جاتا + لاکن مؤلف نے سبکو اپنی علمای موثق کی تحریر سے مستند کرتا لاتا + فکر صحیح کی غور
وجہِ اضداد اور نقص ہونی عقل و نقل میں آئی + کہ واقعاتِ مصائب میں راویانِ با دیانت کی جان
رسائی حضور سے کہاں پائی + اعدا ظلم کرنیوالی ساری جہان کی فاسق اور فاجر بیدین سیاہ
ناظرین دور و نزدیک یہود و نصاریٰ خواہ نا مسلمان بھی حمقای کمین تھی + دوستین بر تک
انہیں اشخاص کی مشاہدہ اور سماعت پر سب ماجرا گذرا + جنکی زبانی جملہ قصص مشہور ہیں اور
سلسلہ بیان منتہی ہوا + بعض نے حکایت میں غلبۂ نسیان سے تفاوت کیا + وہ تصرف بنا
کسیکی تقریر ناقل کو قصور فہم سے نہ سمجھا + اگر اپنی طرف سے جو پایا ویسا کہا + پھر چار سو برس
بلکہ زیادہ شدّت احتیاجین یہ افسانے درمیانِ خلایقِ لسانی مذکور ہوتی آئی + تاکہ شیعہ اور

۸

ذکرِ اختلافِ حدیث و روایت

فضلا نے ہر گوشہ و کنار سے اقوالِ مردم کو سنکے ثبتِ کتاب فرمائے + عرصۂ دراز مین جمع خریدارِ
اخبار اور حصولِ نام و نمود کی راہ واسطے فرشتۂ طالبِ جاہ کہلی + سخن ساز و نکو فقرا پرداز کی
مجالِ خاطر خواہ ملی + فریقین کی واقعہ نویس نے اوسمین تقسیم سبقہ حدیث کو عدمِ امکان سے
اسبابِ ہرج مانا + ذکرِ ہر ایک سانحہ کو یادِ حضرات کی لیے جو بلایا مین صبر کیا صورتِ فضیلت اور
معین بگا جانا + بہت مدت مین آثارِ مناقب اور مصائب کو قیدِ نگارش مین لائے + فاصلہ و سقط سے
جو صدہا سال گذرے فتورِ منافات ایک دوسرے کی حافظہ پر ظہور مین آئے + لہذا مین لوازم
توفیق اور توثیقِ عباراتِ مسند رجہ سے ناچار ہون + جو سانحہ دفترِ سلف مین لکہا پایا + اور مغایر
عصمت نظر نہ آیا اوسکو مین پابندِ رشتۂ اظہار ہون + ازان قبیل فاطمہ بنت امامِ ابرار کا مدینہ مین
رہنا مرضِ شداق کی ابتلا سے عراق مین پدر بزرگوار کو نامہ رقم کرنا + روایتِ ثانی واقعہ کربلا مین
اہلِ حرم کی ساتہہ تاراجی کا درد و الم سہنا + بازارِ کوفہ و شام کی رہگذار مین خلق کو سخنِ ملامت کہنا +
لاکن شادی قاسم جو اول بیاضِ فخری مین ذکر آیا وہی ماخذِ روضۃ الشہدا ہے + انہین دو کتابا سے
عربی اور فارسی کی سند سے بساطِ عزا پر ہنگامہ نشاط کو سب نے پہیلایا ہے + عدمِ تدبر مین اِرادہ کا
عقل و نقل کی روسے کہایا + خبرِ معتبر مین فاطمہ کا بیاہ حسن مثنی کی ہمراہ قبل از سفرِ کربلا ظہور پایا
دوسرے وہ ضغطۂ جدال اور محاصرۂ اعدا مین ایسی تقریب کی مہلت اور ضرورت کہان تہی +
عبارتِ اعلام الورے سے معلوم ہوا کہ بازگشتِ خیمہ تک بہی مجالِ امان ہرگز نہ ملی + تیسرے مین
سالِ قاسم روزِ شہادت مین والد کی تین برس کا پایا جاتا ہے + لہذا غیر بالغ ہونا شاہزادہ کا
تحریرِ وصیت نامہ اور قبالۂ نکاح کو مٹاتا ہے + وقوعِ زفاف غلط کہ فقدانِ آب سے دو فرزندِ
امام جنب رہین معاذ اللہ + اسمین فکرِ صحیح کو دخل نہ دیا زہے پیروی ضلالت پناہ + ازیرا
بنی اسد کا مشاہدہ صورتِ شبر مین وتی جسد اکو جو متصل سے آتا تہا ہے ایمان کی خلاف +

تعریف کتاب

مہانداری شیرین بہانہ پر ورد سواری ہندہ خزانہ زندانمین ملا محمد خطا کی بنائی ہتبا انصاف الا وفات سکینہ
خاتون شہر دمشق مین حکایت ہی مشہور پھر اونکا عقد مین جانا شوہر کی اور مدت دراز تک جینا بھی مسطور
دونو حادثون مین کچھہ قباحت نہین جو پڑھی اوسکو ہرگز مخالفت نہین آتا در باب سر سرور دین اخبار مختلف
دفن ہونی کا شام اور مصر و کربلا و نجف اور مدینہ مین جو نظر آیا واقعی اوسکی حقیقت حال کو معلوم نہین کر سکی
ناقلین آثار نی تشعیر فرمایا خلاصہ تقریر مختصر کردن دفع اعتراض کی بیان کو ایسا بہت ہی مقام شبہ اور سہمین
تردیۃ اغماض لازم جانکو عاصی نی ہر مصیبت پر سیرت انبیا و اولیا کا دہیان لگایا مجالس الاخبار کی
سر چشمہ صدق و صفا سی دو سر ادریای عرفان بہایا اوسی روضہ خلد آئین کی چمن سطور سی گلہای الفاظ
رنگین کو سبد تالیف پر جمایا دہی عمان کی صدف اوراق سی لآلی حروف پر معانی کو سلک تحریر مین لا یا
منضج فقرات آبدار اشکبار کو طرہ دستار صفحات رکہا مجمع فارسی زبان کو تبدیل جا و مقام سی لکہا
جسکی حلاوت تعریف پر نخل ماتم کی ثمر طبق اعلان مین رطب اللسان کرتی ہین بشارت توصیف سی بحر انصاف کی
دُر کو ہر دامان بیان مین غلطان اور پیچان بھرتی ہین چشم بداندیش دور یہ مسودہ پسندیدہ ضیاء الابصار کا
نور افزا کحل الجواہر ہی دل نیک نہاد سرور کہ مجالہ گزیدہ خلاصۃ المصائب کا سرمایہ زرخاری سواد کا
ڈہنگ تیلیون پر حوران جنت کی چشمک زن بیاض کا رنگ طباشیر صبح عید کو جلوہ میرین فصاحت مین
طوطی سدرہ اور عندلیبان طوبی ثناخوان بلاغت سی علم بیان اور معانی کا سلسلہ عیان سلاست مین
کلام کی روانی سلسبیل اور توجہ کو شرمانی بھری نزاکت الفاظ مین باہمہ زبان دانی روح الامین
سماعت پر کان دہری فقرات نثر کو عقد ثریا کی ساتھہ قدر و قیمت کا دعوی ابیات کی نظم سی
پروین اور سنبلہ نی عروض خجلت کو پایا ہی یہ سفینہ مناقب اور مصائب شاہ لولاک
لما خلقت الافلاک ہی خزینہ رحمت اور کرامت ایزد پاک بلکہ عرش علا کا زیور پاک ہی
جسکی ایک دُر بیش بہا کی سی رونی والی کو قصر یاقوت اور ایوان زمرد ملی صرف دہم سی الم و ثانی

اسناد ماخذ کتاب

گنج آمرزش لفت بیٹھوان ہاتھ لگی اس حدیقہ جنات الخلود نی بحار الانوار مجلسی کی مجاری سے نزاہت مین آبیاری پائی اور جریدہ صفحات کو پرچم اعلام الوریٰ سے طبرسی کی زینت پرشکوہ سالاری آئی صحاح زبدہ شش جہات کو منتخب فخری سے وہ انتساب ہی جو کتاب و سنت کی مطابق ہی الواح گزیدہ کی وجہات مین فواتح حسینیہ کا لب لباب ہی کہ ارباب مصیبت شایق عمان مواج کی چندرو وندیر و نسوکی عین البکا سے جداول آمیزش ہی بڑہان و تاج کو اصول و فروع مین دلایل الشہدا کی ساتھ تحمل سازش ہی اس نسخہ کیمیا کو اوزان قصاید و فغان مین اجزای اکسیر العبادت سے ملتون اجساد بنایا اور نصایح سودمند سے گوش الم فراموش مین تنبیہ الغافلین کی اوراد کو سنایا مسلک طاعات مین تہیدستان بی مایہ کو زاد المعاد سے توشہ کار آمد مہیا کیا اور پیکر حیات و ممات مین صاحبان بلند پایہ کو ضروریات حلیۃ المتقین سے پیرایہ زیبا دیا واقفان باب دار السلام کو تحفۃ الزائر سے اداب کی راہ دکہائی مشتبہان صلوۃ و صیام کو مفتاح الفلاح کی نوادر سے صنف صنائع اللہ بیجائی عبارات مین جوشش عبرات سے وہ روانی ہی کہ سحبان وائل قائل ہو جائی حکایات مین کوشش ترصیعات پر ایسی خوش بیانی ہی جو فردوس کی عنادل کو شاغل فرمائی جرعہ نوشان صہبای غم کو رواج مین جو خمخانہ سعی مین لائی ساقی کوثر کی وہ شراب طہور کالی جسکا خمار نشہ ابد تک قہوہ تلخ ملامت سے نہ ٹوٹی گلچینان بہار الم کو غنچہ دل خندان ہو جو چمن چمن مین وہ لالہ و ریحان حقایق کا دستہ باندہا جسکا رنگ شادابی باغچہ عمر کی خزان سے جہوٹی طفلان دبستان بلاغت کو جو قرآن شوقسے آیات خدا کی شان مین تفسیر غلط پڑہتی دست ارشاد کا تازیانہ بصیرت لگایا عریان بیکران ہدایت کو جو آستین گریبان افادت مین پیوند بیت وصل کرتی دیبای منظر اعتماد کا حلہ قبولیت پہنایا خشک دماغان سودای غفلت کیواسطی روغن بنفشہ یاد ملک الا کہ آنکہو مین تراوت بڑہی مرحلہ پیمایان زوایای جہالت کی لئی سوز و گداز جگر کا چراغ جلایا کہ نظر مین بیت الاحزان صداقت چڑہی مضمون لیلی مضمون کو جو بلا قید صحبت دیوانہ وار واسوخت کہتا سلسلہ تحریر سے زنجیر عنقا بیانی

حقیقت سجھائی+ آبِ ورنگِ حدیث و روایت سی وہ قواعدِ صوت اور معنی بتائی کہ صفحۂ
سینہ پر نقشِ ماتم کھینچی+ ادویۂ مُطَیِّبِ تعزیت کی ایسی عطر گلزار بنائی+ تا جامۂ شکیبِ سوگوارِ
شمیمِ الم پہنچی+ بلکہ عشقبازانِ بساطِ ایمان جو گنجفۂ اندوہ و کلال سی کھیلتی ہین+ داؤ
حریفِ شیطان کی مہرۂ عمل کو نہ ہارین+ اور سردو سرایانِ بزمِ عرفان جو نغمۂ
خیال مین تان اور اپنی لی لیتی ہین+ حالِ وجد سی قول و غُل پر ہاتھ پسر نہ مارین+ انقباضِ
طبایعِ قاسیہ اس حب ایارج سی کیفیتِ ملال پر ملایم رہی+ اور سکتۂ نفوسِ ناطیہ کو نخلخۂ
روح افزا شور و ابتہال سی متہاجم کری+ حاذقِ مطبِ قلق اور سوگواری ماہر ہی کہ
تپِ محرقۂ عصیان کو اس تدبیر سی یہ چکیدۂ دیدۂ تبرید معتدل ہی+ اور شایقِ گنجِ آہ و
زاری پر ظاہر کہ مفلسی مین روزِ حساب کی خریدِ جنسِ غفران کو یہ بدرۂ شور و شین سرمایۂ
کامل ہی+ فاقہ کشانِ زمرۂ اہلبیت کو جو ہر ناکس کی جھوٹی لقمہ پر فکرِ معاش مین ہنہ پھیلائی
کُلّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ فرماتی+ صدقِ مقال سی آذوقۂ حلال کا انبار ہی+ اور عابدوشانِ
صومعۂ ریا کو جو دیرِ ترسا و مجوس مین شبہۂ حرم پر جباتی+ ذکرِ نجات مین ناقوسِ حاجتی
اصلاحِ حال ہی حسنِ اعمال کا وظایفِ رشا رہی+ رجا کہ سبق پڑہنی والی سیہ ری
شرایعِ ہموم کی مکتبِ دارین مین روبروی عالمِ اسرار آموختۂ الزام و مقبولِ انعام
بی سواد رہین+ اور کاتبِ حروف کو مقطعاتِ انجام پر یعنی آب و خدرو نی روانی مین جب
فضیلت پائین+ دعای مغفرت سی یاد کرین+ امید کہ یہ ذخیرۂ مثوباتِ دارین جو دامنِ
آرایش مین بھرا ہی+ اور پیرایۂ حسناتِ ثقلین کہ بہ سرمایۂ استعداد نی کفِ نمایش پر دھرا ہی
بنظرِ قبول نذرِ حضورِ مصدرِ جلال ہو+ اور یہ مختصر مأمول نتیجۂ حصولِ قدر رسی مشتہرِ لازوال ہو

ارباب دانش جانتے ہیں کہ ایزد باری ساری مخلوق پر ارشاد ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا یکسان مہربان ہے + اصحاب نگارش پہچانتے ہیں کہ ذات کردگار کے منطوق پر بنا أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ سب کا طالب امتحان ہے + اگرچہ سعید اور شقی کا ازل سے شناسا ہے + ناجی اور ناری کا ابدًا بینا ہے + لیکن بنا بر اتمام حجت جسد ابرار و اشرار کو نائرہ تکلیف میں گداز کرتا ہے + زر خالص اور ناسرہ کو بازار سود و زیان میں محک امتیاز پر کستا ہے + قال میں چاشنی حال کو بنظر خاص دیکھتا ہے + رفاہ اور خلاص میں قدر و قیمت کو سکۂ اخلاص کی پرکھتا ہے + اس بات کا مؤید ہے خلاصہ مطلب اَلْبَلَاءُ لِلْوِلَاءِ کَاللَّہَبِ لِلذَّہَبِ مگر آزمایش کی مختلف اقسام ہیں + اسکی وجہ تفاوت میں قاصر او ہام ہیں + عسرت نا داری + ملالت و بیماری + شرف بزرگی میں اہانت خواری + تسلط اعدا + غم فوت اقربا + نقصان مال اور تلف ہونا عیال کا + زوال جاہ اور نہ رہنا جلال کا + ذلالت اور ذلت نسوان + ہلاکت اور فنا ہے جان + خواہ برعکس نظائر مذکور + دولت و نعمت کا وفور + فرزندی و مکنت و حکومت + سوز وئی ملک و سلطنت از آدم تا خاتم عالم ابتلا سبکا جدا ہے + مصلحت و منا سبت واقف خدا ہے + ابو البشر دوری جنت و فراق حوا سے نالان + نوح تا مدت دراز نوحہ خوان کشتیبان ورطۂ طوفان + ابراہیم خلیل کا نار نمرود میں گزار + اسماعیل کا خنجر زیر حنجرہ آبدار + یعقوب مہجوری فرزند میں مبتلا + یوسف الم زندان سے مقید سلسلۂ صبر و رضا + موسی زحمت فرعون و آفت تیہ سے پر خطر + داود و سلیمان بادشاہت کی افسری بہرہ ور + ایوب آزردہ جان عداوت شیطانی + یونس کو شکم ماہی میں حوالات ظلمانی + عیسی دار محنت پہ مصلوب + زکریا و یحیی ہلاکت سے

مقدمة الكتاب

بَشَرًا مِثْلَهُمْ لاکن واجب الوجود نی آفریدگان ممکنات کی ہدایت کو پیغمبر بھیجی اونکی صنف
بشر اور جنس خلق سی مبعوث کیی ۔ فَلَوْ بَعَثَ اِلَيْهِمْ رُسُلًا مِنْ غَيْرِ صِنْفِهِمْ وَصُوَرِهِمْ
لَنَفَرُوا عَنْهُمْ وَلَمْ يَتَقَبَّلُوا مِنْهُمْ اگر اونکی صورت و سیرت سی رسول نہین بھیجتا ۔ تو ہرگز
لوگونکا دل ہرگز نہ ملتا ۔ قول نبی کو قبول نکرتی ۔ امر تکلیف سی بیگانہ رہتی ۔ فَلَمَّا جَاؤُهُمْ
وَكَانُوا رُسُلًا مِنْ جِنْسِهِمْ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْاَسْوَاقِ پس
رہنما جب اوسی قسم اور نوع کی آئی ۔ مثال مردم کھانا کھاتی کوچہ اور بازار مین پھرتی پائی
قَالُوا لَهُمْ اَنْتُمْ مِثْلُنَا فَلَا نَقْبَلُ مِنْكُمْ حَتّٰى تَاْتُونَا بِشَيْءٍ نَعْجِزُ اَنْ نَاْتِيَ بِمِثْلِهٖ
اونسی کہا عبادنی تم ہماری صوت کی ہو تمہاری بات نہین مانتی جبتک وہ کام نکرو جو اوسی
ہم نہین جانتی ۔ فَنَعْلَمَ اَنَّكُمْ مَخْصُوصُونَ دُوْنَنَا بِمَا لَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ جسپر ہم قادر نہین
وہ ظاہر کرو ۔ تو جانین کہ شرف اور کرامت پر تم مخصوص باہر ہو ۔ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُمُ الْمُعْجِزَاتِ الَّتِيْ يَعْجِزُ الْخَلْقُ عَنْهَا پس اللہ تعالی نی اپنی پیغمبرونکو معجزات ایسی قوتین
عطا کین کہ طاقت بشری سی نہو سکین ۔ وہ باعث عجز خلایق ہوئین ۔ فَمِنْهُمْ مَنْ جَاءَ
بِالطُّوْفَانِ بَعْدَ الْاِنْذَارِ وَالْاِعْذَارِ فَغَرَّقَ جَمِيْعَ مَنْ طَغٰى وَتَمَرَّدَ ایک اونمین سی
ڈرانی اور سمجھانی کی بعد جلال مین آیا ۔ اہل انکار پر بلای طوفان کو لایا ۔ جن لوگونکا تمرد و
طغیان دیکھا تھا اون سبکو موجہ قہر مین ڈبو دیا ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ اُلْقِيَ فِي النَّارِ فَكَانَتْ
عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا دوسری منقتد نار نمرودی مین ڈالی گئی کہ وہ آتش سوزان
سرد اور سلامت رکھنی والی رہی جو ستاذی نہوی ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخْرَجَ مِنَ الْحَجَرِ الصَّلْدِ
نَاقَةً وَاَجْرٰى فِيْ ضَرْعِهَا اللَّبَنَا اونمین ایک وہ تہا جسنی خارا پتھر کی اندرسی اونٹنی
نکالی کہ چھاتیونسی دودھ بہتا قوم نی دیکھی بہالی ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ فُلِقَ لَهُ الْبَحْرُ وَتَحَرَّلَهُ

مقدمة الكتاب

مِنَ الْحَجَرِ الْعُيُوْنَ وَجُعِلَ لَهُ الْعَصَاءُ الْيَابِسَةُ ثُعْبَانًا فَتَلَقَّفَ مَا يَأْفِكُوْنَ

ایک نبی کی واسطی دریا شکافتہ ہوا+ رستہ چلنی کو پانی دیوار بنا کہڑا رہا+ پتہر سی بہت سی آب روان کا
چشمہ نکلا+ سوکہی لکڑی کا عصا اژدہا بنا+ ساحرونکی شعبدونکو سب نگل گیا+ فرعون اور اوسکی
تابعین کو ڈرادیا+ وَمِنْهُمْ مَنْ اَبْرَءَ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاَحْيَى الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَاَنْبَاءَهُمْ بِمَا يَاْكُلُوْنَ وَمَا يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ اونہین سی ایک مادرزاد
اندہونکو روشنی چشم دیتی+ بیماری برص اور جزام کو اچھا کرلیتی+ اذن خدا پاتی تو مردونکو جلاتی
لوک جو اپنی کہر مین کہاتی خواہ چہپاکی رکہہ اتی اوسکی خبر مفصل فرماتی+ ہر چیز کا نام اور پتا بتاتی
وَمِنْهُمْ مَنِ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلَّمَهُ الْبَهَائِمُ مِثْلُ الْبَعِيْرِ وَالذِّئْبِ وَغَيْرِ
ذٰلِكَ اور اونمین ایک وہ سید البشر تہی جسکی اشارہ انگشت سی چاند دو ٹکڑی ہوا+ جیوانات بہی
مانند اونٹ اور گرگ وغیرہ نی صاف کلام کیا+ فَلَمَّا اَتَوْا بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَاتِ وَعَجَزَ
الْخَلْقُ مِنْ اُمَمِهِمْ عَنْ اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِهِ جب یہ خرق عادت سامنی لائی مرسلان خدا نی
بڑی معجزی دکہائی تو اونکی امت مین لوگ شرمائی کہ ویسا کرنی سی عاجز ائی كَانَ مِنْ
تَقْدِيْرِ اللّٰهِ وَلُطْفِهِ بِعِبَادِهِ وَحِكْمَتِهِ یہ صورت تقدیر الہی کی حکمت سی ظاہر ہوئی+
چشم لطف وعنایت خدا ناظر حال بندونکی رہی+ اَنْ جَعَلَ اَنْبِيَائَهُ مَعَ هٰذِهِ الْمُعْجِزَاتِ
فِيْ حَالٍ غَالِبِيْنَ وَفِيْ اُخْرٰى مَغْلُوْبِيْنَ وَفِيْ حَالٍ قَاهِرِيْنَ وَفِيْ حَالٍ مَقْهُوْرِيْنَ
اپنی پیغمبرونکو رتبہ دو دونی آزمایا+ باوجود ہونی ان معجزات کی ایسا کیا جو کبہی غالب اور دوسری
وقت ضعف رہا+ کاہی زبردست زمان ثانی زیردست کا رتبہ دیا وَلَوْ جَعَلَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ
اَحْوَالِهِمْ غَالِبِيْنَ وَقَاهِرِيْنَ وَلَمْ يَبْتَلِهِمْ وَلَمْ يَمْتَحِنْهُمْ لَاتَّخَذَهُمُ النَّاسُ
اٰلِهَةً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اگر ایزد ہر وقت سب حال مین اونکو غالب رکہتا+ تجربہ بشریت مین

٢١

مقدمۃ الکتاب

امتحان اور ابتلا کرتا، ہر آینہ ساری بندی حضرات کو بھول جاتی اونکی صورت کی عبادت بجا لاتی

وَلَمَّا عَرَفَ فَضْلَ صَبْرِهِمْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمِحَنِ وَالْاِخْتِيَارِ پس اونکی شرف کو مقام

صبر مین اوپر بلا و محنت کی پہچانا کہ اختیار تہا وہ قبول کرین یا چھوڑ دین اذیت اوٹہانا، وگرنہ

درجہ فضل خلایق پر چہپا رہتا، مرتبہ تحمل اقتدار مین اوپر بلا کی ہرگز نہ کہلتا ولکنہ تعالی

جَعَلَ اَحْوَالَهُمْ فِي ذٰلِكَ كَاَحْوَالِ غَيْرِهِمْ لِيَكُوْنُوْا فِيْ حَالِ الْمِحْنَةِ وَالْبَلْوٰى صَابِرِيْنَ

وَفِيْ حَالِ الْعَافِيَةِ وَالظُّهُوْرِ عَلَى الْاَعْدَاءِ شَاكِرِيْنَ لاکن خالق نی اونکو جامہ انسانی

پہنایا، گذران معاش مین شامل اور آدمیونکی بنایا، ابتلای محنت اور ایذای اہل عداوت مین وہ

جب آرام و چین اور صحت پائین دشمنون پر ظفر ہو تو شکر کرین وَيَكُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ

مُتَوَاضِعِيْنَ غَيْرَ شَامِخِيْنَ وَلَا مُتَجَبِّرِيْنَ وہ بزرگوار ہر حال مین قوت و ضعف کی

عباد اللہ سی متواضع رہی تکبر اور نخوت کی ہرگز مرتکب نہین ہوی وَلِيَعْلَمَ الْعِبَادُ اَنَّ لَهُمْ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰهًا هُوَ خَالِقُهُمْ وَمُدَبِّرُهُمْ فَيَعْبُدُوْهُ وَيُطِيْعُوْا رُسُلَهٗ تاکہ خلایق

جانین اوس رب کا جان آفرین مدبر امور اور باطنی و الاہی ہیمبر جنکی طاعت اور عبادت

پروردگار کو پہچانین واجب الاداہی وَيَكُوْنُ رُسُلُهٗ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَابِتَةً عَلٰى مَنْ

تَجَاوَزَ الْحَدَّ فِيْهِمْ وَادَّعٰى لَهُمُ الرُّبُوْبِيَّةَ ہر آینہ اوسکی انبیا و رسول حجت واثق

اوسپر جو حدود الہی سی نکل جائی اللہ کو بھول کی ان سادات پر شان خدائی کا شبہ لائی

اَوْ عَانَدَ وَخَالَفَ وَعَصٰى وَجَحَدَ بِمَا اَتَتْ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ یا جو مرتکب

مخالفت اور سرکشی اور عصیان کا، یا لائی ہوی احکام انبیا و مرسلین سی جسنی انکار کیا

وَلِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ پس اگر ایسی دلیل اور برہان

عیان کو نہ دیکہا، وہ فرقہ تباہ اور ہلاک ہوا جو اوس طریق کا مطیع اور پیرو بنا، البتہ امر بدیہہ

مقدمة الكتاب

دارین زندہ جاوید رہا۔ قَالَ اِنَّ الثَّوَابَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ عَلٰی ضَرْبَیْنِ
اِسْتِحْقَاقٌ وَّاخْتِصَاصٌ کتابِ خصال میں قولِ معصوم سے کہا ہے ثواب اللہ تعالیٰ کو
دو قسم ارشاد کیا ہے ایک استحقاق کہ طاعت سے ملتا ہے دوسرے اختصاص جو فضل و کرم سے
عطا کرتا ہے وَلِئَلَّا یُحَقَّرُوا ضَعِیْفًا لِضُعْفِہٖ وَلَا فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَلَا مَرِیْضًا لِمَرَضِہٖ
لاکن ہر شخص پر اوسکا بھید نہیں کھلتا ہے کہ کس لیے خالق ابتلا میں رکھتا ہے اسواسطے نہیں
چاہیے کہ ضعیف کو اوسکی سلبِ طاقت میں حقیر سمجھے یا فقیر کو بسبب ناداری کے خواہ مریض کو بسبب ابتلای
بیماری کے ناچیز دیکھے وَلِیَعْلَمُوْا اَنَّہٗ یُسْقِمُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَشْفِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَتٰی شَآءَ
کَیْفَ شَآءَ بِاَیِّ سَبَبٍ شَآءَ یقین جانو کہ وہی حکیم بے نیاز بیمار کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور صحت
دیتا ہے جسکو مناسب جانتا ہے جب چاہے جس طور چاہے جس علت سے چاہے وَیَجْعَلُ
ذٰلِکَ عِبْرَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَشَقَاوَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَسَعَادَۃً لِّمَنْ شَآءَ اور جسکی واسطے چاہتا ہے
شقاوت یا سعادت نصیب کرتا ہے وَھُوَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ عَدْلٌ فِیْ قَضَآئِہٖ
حَکِیْمٌ فِیْ اَفْعَالِہٖ لَا یَفْعَلُ بِعِبَادِہٖ اِلَّا الْاَصْلَحَ لَھُمْ وَلَا قُوَّۃَ لَھُمْ اِلَّا بِہٖ باوجود
اسکے وہ پاک پروردگار ان ساری امور میں عادل قضا یا ہے اور اپنے افعال میں منصف اور
حکیم و دانا ہے بندوں سے کوئی فعل بدون اونکی صلاح اور ضرورت نہیں ظہور میں لاتا ہے اور
کسی کو زور و طاقت بے امدادِ الٰہی نہیں آتا ہے رُوِیَ فِی الْمُنْتَخَبِ اَنَّ مُوْسٰی لَمَّا
تَوَجَّہَ لِمُنَاجَاتِ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ اَعْرَضَہٗ رَجُلٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کتابِ
منتخب فخری میں روایت کی ہے یہ بات سند سے کہی ہے ایک دن حضرت موسی نے مناجات
الٰہی کیواسطے ارادہ کیا ناگاہ بندگانِ خدا سے مردِ صالح راہ میں ملا فَقَالَ لَہٗ یَا مُوْسٰی اَبْلِغْ
رَبَّکَ اَنِّیْ اُحِبُّہٗ وَاَنَا مُطِیْعٌ لَہٗ کہا یا موسی اپنے رب کو سیر اپیام پہنچانا میں اوسے بہت

مقدمۃ الکتاب

چاہتا اور طاعت بجالاتا ہون فلما فرغ موسٰی من مناجات ربہ نودی یا موسیٰ
الا تبلغنی رسالۃ عبدی جب موسیٰ نے باتون سے خدا کی فراغت پائی ندا غیب
آئی کہ تمنے کیون ہماری بندے کی رسالت چہپائی فقال یا الٰہی انت العلیم بما
قال عبد لہ موسی نے عرض کی خداوندا تو بینا اور دانا ہے جو سخن تیری عبد صالح نے کہا
خوب جانتا ہے فقال لہ ذوالجلال یا موسٰی وانا ایضا احبہ خالق انام نے فرمایا
اے موسی اوسکی نیت پر نظر کرتے ہین اور مدام ہم بہی اوسے دوست رکہتے ہین فازداد ذلک
الرجل فی یقین موسی انہ عبد صالح اوس آدمی کی قدر و منزلت کا یقین دل کلیم اللہ مین
زیادہ ہوا کہ وہ خاص اور نیک بندہ نمین ہے خدا کا فلما رجع موسٰی من مناجات
ربہ جعل یتفقد ذلک الرجل فی مکانہ جبکہ موسی مناجات کے سر سے پہر کے تشریف
لائے نوازش کرنے کو از راہ مہربانی اوس مرد کے گہر قدم رنجہ فرمایا فاذا ھو بالاسد قد
افترسہ فتعجب موسٰی وحزن علیہ موسی کو اوس محبوب الٰہی کا حال دریافت ہوا
کہ ناگاہ شیر آیا گردن توڑ کے مار ڈالا ندیم رب العالمین مرد پاک خدا کی مصیبت پر غمگین ہوئے
حیرت اور تعجب کے عالم سے ہوش گم کئے فقال یا الٰہی رجل صالح یحبہ وتحبہ
تسلط علیہ کلبا من کلاب یفترسہ درگاہ صمدیت مین عرض کی اے رحیم
یہ کیا مصلحت ہے تیری ایک بندہ شایستہ جو تجہے دوست رکہے تو بہی اوسکی محبت کا اقرار
کرے اوسپر دنیا کے کتون سے تیر اسکاری تازی دوڑے جان ماری استخوان توڑے اور کہال
فاتاہ الندا نعم یا موسٰی ھکذا افعل باحبائی واولیائی ابتلیھم فی دار
الھوان واسکنھم عندی فی غرفات الجنان اوسدم واقعہ عجیب کا ندا غیب سے
عجیب ہوا ہان اے موسی اپنی اولیا سے ہمیشہ اسی معاملہ رہا ہے نہیں گذرتا ہے ابتدا سے انتہا تک سلوک

مقدمۃ الکتاب

رہتا ہی اونکو دنیای غدار مین مبتلای زحمت رکھتا ہون دار ناپایدار سی لیجا کی آخرت مین بعوض عنایت

قصر جنت کا مکین کرتا ہون ایضاً رُوِیَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَقَفَ بَیْنَ یَدَیْہِ

جلد بحار مین اس روایت کو ذکر کیا کہ عہد نبی مین ایک شخص رسول خدا کی پاس کھڑا ہوا فَقَالَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدْ لِلْبَلَاءِ کہا ای سید انبیا

مین بہت دوست ہون ایزد باری تعالی کا فرمایا پس آمادہ رہنا ابتلای درد اور ایذای دنیا کا

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدْ لِلْفَقْرِ عرض کی ای خیر الوریٰ مین دل سی

تمہارا چاہنی والا ہون ارشاد کیا ہمیارہ نادار ہکو فقر و فاقہ مین بحال زبون فَقَالَ لَہٗ وَاِنِّیْ

اَیْضًا اُحِبُّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدْ لِکَثْرَۃِ الْاَعْدَاءِ پھر گذارش کی

اوسنی ای رسول مقبول مین کہتا ہون کہ علی ابن ابیطالب سی بھی محبت کا دم بھرتا ہون اوس حضرت

جل و علانی جواب دیا کہ ای مرد انتظار مین بیٹھیا غلبہ اعداو فور ایذای دنیا کا زیادتی دشمنان بید و جفا کا

جور و جفا کا وَلَمَّا کَانَ الْاِمَامُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَبِیْبَ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ وَابْنَ

وَلِیِّ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ یونہین تہی امام حسین علیہ السلام دوست اور پیار

حضرت رحمان کی بیٹی ولی اور خلیفہ ایزد منان کی امام و پیشوای خلق خدا تہی جہان مین ہادی و

برگزیدہ جن انس و جان مین لَاجَرَمَ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ بِاَہْلِ الْعِنَادِ اس لیٔی رب داور نی فرزند

پیغمبر کو آفات مین مبتلا کیا اونپر اعدا کا طغیان بی انتہا گذرا وَہَلْ اَصَابَتْہُ تِلْکَ السِّہَامُ

وَالْمِحَنُ الْعِظَامُ مِنْ قَوْسِ الَّذِیْ وُتِرَ عَلٰی اَبِیْہِ وَاَخِیْہِ سخت محنت اور مصیبت کی تیر

پی در پی چلی اوس جناب پر کہ فگار بنایا ایسی کمان کینہ سی جسنی اونکی باپ اور بہائی کو نشان

آزار بنایا رُوِیَ فِیْ کِتَابِ النَّوَادِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِیَادِ الْعَطَّارِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا

عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کتاب نوادر مین حسن ابن زیاد عطار سی روایت مستجاب

۲۵

مقدمۂ کتاب

کی ہی جو اوسنی کہا یعنی حضرت صادق سی ارشاد الہی کی تفسیر پوچھی ہی اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَہُمۡ کُفُّوۡۤا اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی آیا نہین دیکہتی طرف مخاطب الیہ کی جو کہا گیا اونکو کہ زبان روک لو اور ہاتہہ کو تہام رکہو قیامِ نماز کو برپا کرو مال سی زکوٰۃ کو پہنچا دو قَالَ نَزَلَتۡ فِی الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِیٍّ اَمَرَہُ اللّٰہُ بِالۡکَفِّ مخبرِ صادق نی فرمایا اس آیت پر امام حسن ابن علی علیہما السلام کو اشارت ہی اونکو سکوت اور گوشہ نشینی کی امرِ خدا سی بشارت ہی قَالَ قُلۡتُ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الۡقِتَالُ راوی ناقل ہی امامِ برحق سی یعنی عرض کی اس آیتِ ثانی سی کیا مرادِ علّامُ الغیوب تہی یعنی جب لکہا اونپر اقدام لڑائی کا اعدای دین اور منکرین پر احکام جنگ کا قَالَ نَزَلَتۡ فِی الۡحُسَیۡنِ بۡنِ عَلِیٍّ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰۤی اَہۡلِ الۡاَرۡضِ اَنۡ یُّقَاتِلُوۡا مَعَہٗ جعفر ابنِ محمد علیہما السلام نی فرمایا کہ یہ قول باریتعالی شان مین امام حسین علیہ السلام کی آیا خالقِ بی ہمتانی اونکو جہاد کا اذن دیا حکمت بالغہ سی قتال کو ارشاد کیا ساری عالم پر واجب گردانا ساتہہ جناب کی مخالفون سی لڑنیکو جانا تمام اہل زمین پر قبلۂ انام کی طاعت اور مددگاری لازم ٹہری نافرمانی اور انحراف سی مَلِکُ العلام کی معصیت ٹہری جسمی جان بازی اور قربانی مین سبقت کی وہ ناجی ہی جو عداوت اور طغیانی پر آمادہ ہوا ناری ہی فی الحقیقت اندنون ہی وہ رستگار شاخص رحمت ہی خالقِ اکبر کا وسیلۂ عبادت اور مغفرت ہی جہان مین حضرتِ داور کا اونکی واسطی ایام عزا مین مصروف نالہ و فغان ہونا ذکرِ مصیبت اظہارِ سرگذشت مین ہوش کہونا گوش رغبت سی بیانِ مناقب اور نوائب کو سننا چشمِ الفت سی دو آنسو رونا خواہ شبیہ سوگوار بنانا تکرارِ ابتلا و واقعۂ جانگزا پر دوسرونکو رولانا ذاکر اور اہلِ شور و نوا کو پلانا کہلانا تہوڑا بہت نذر آقا مین فائدہ پہنچانا راہ ولایت سی زیارتِ مشاہد کو قدم بڑہانا جو خدمت ہو سکی موافق مقدور بجالانا دل و جان و مال و عیال کو شہید بنانا ہر ایک امر موجبِ وصولِ جنتِ رضوان ہی ترک

مجلس اول

خواہ شانا اسی رسم کا سبب عقوبت یزدان ہی ان افعال حسن پر جو کسی محب حسین علیہ السلام کو شایع
وہ انفعال اور ندامت اپنی جلین کی حضور جسد اور رسول مین روز قیام پانچ شعر مین انچہ شرط بلاغ
بانو سیکویم + تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

مجلس پہلی کیفیات ولادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور معجزات اور وفات

رباعی آدم کو یہ تحفہ یہ ہدایا نہ ملا + ایسا تو کسی بشر کو پایہ نہ ملا + اللہ ری لطافت تن پاک رسول
ڈھونڈھا کیا آفتاب سایہ نہ ملا + رباعی حورین گل جنت لئی دامانون مین + ہین گرد ضریح
فاتحہ خوانون مین + فانوس کی پردی مین زمین بوس ہی عرش + حاضر ملک قدس ہین
پروانون مین + رباعی روضہ مین جو بار یاب ہوجاتا ہی + وہ رتبہ مین لاجواب ہوجاتا ہی
شب جلتا ہی جو کہ قبر احمد پہ چراغ + وہ صبح کو آفتاب ہوجاتا ہی + رباعی کس طرح نہ ہو جان
فدای احمد + ہی سرمۂ چشم خاکپای احمد + آیات سی ہی ثبوت اسکا نادر + واجب ہی ہر ایک پر
ولای احمد + تمہید بکا محامد خاتم انبیا علیہ التحیۃ والثنا اصول مصیبت دنیا
نبی الوری کا ماجرای فرقت ہی + اور مقبول کبریا احباسی محمول رقت ہی + قانون محنت اور ابتلا
واقعہ انتقال سید اصفیا جانو + شجرہ کرب و بلا کی اصل حادثہ وفات جد ائمہ ہدی پہچانو اسباب
مرثیہ کا فراہم ہونا واسطی ذکر خیر البشر کی تقاضای آب وگل ہی + رحلت مین سرور عالم کی
ہر دم رونا جلای دیدہ و دل ہی + اخبار ماتم کا خطبہ شفیع امم کی سبب سی حزن افزا کہا + اشتہار نوا
ہر فقرہ ساری پیمبرونکی نام سورش غوغا کہا + چاہیئی آدم غم اولادسی قابیل آہ و فریاد کی
جہان شور و نوا مین پہیلائی + نوح الم ایمان داران غمزدہ کو دریای سکوت مین کشتی طوفان
بکا پر بٹہائی + خلیل ملال سوز سینہ مین گل داغ سوگواری کو مثال گلزار ابراہیم کہلائی + اسمٰعیل جان
ثنای تمنا مین رتبہ ذبح عظیم کی سہ نفقان کو تیغ بیتابی پر ٹرہائی + یعقوب شوق کنعان محفل مین یوسف

۲۷

مجلس اول

یوسفِ اشک دامنِ شیون پر ٹپکھولنسی دکھائی + داؤدِ خروشِ الحانِ نالہ زمزمۂ واحسرتا سی خاطر
فاسی کو زمزم نیائی + سلیمانِ اخلاص ملکِ مجلس میں جن و انس کو بساطِ نوحہ پر امرِ سینہ زنی فرمائی
ادریسِ توفیق آہالی ولا کو دنیای فرغ سی جانبِ صبری بہیائی + حضرِ مقال سرچشمۂ زاری سی
لبِ تشنگانِ وادیِ کلال کو پہنچائی + الیاسِ ابتہال منزلِ بیداری میں خستگانِ بادیۂ اہمال کو
لائی + موسیِ دریاشگافِ اندوہ طورِ ترقی پر یدِ بیضای جزع کو صدای ارنی سی چمکائی + عیسیِ مسیحادمِ
عشق احیای نفسِ قلق کو دلِ پژمردہ سی نعرۂ قُم باذنِ ربّی سنائی + کشاکش سی آرۂ تاسف کی زکریای
تحمل کا جسم دو پارہ ہو + بہ پرسشِ خنجرِ تلہف سی گردنِ یحیِی شکیب حوالۂ آہ و نالہ ہو + اس ابتدای
روزِ عاشورا اور ثانی یومِ نشور میں آشکار ہی + کہ بعثتُ المقہور میں ذکرِ احمدِ مختار سی زبانِ قدسیوں کی
تکرار ہی + صوامعِ لاہوت میں صفِ ملائکہ غلغلۂ واحمدا سی برہم + مجامعِ ناسوت بہی وفاتِ زبدۂ دنیا و
مافیہا سی درہم برہم ہیں اور ساری زمانی میں صدای خروش کا جوش + سماوات رنگِ انقلاب سی
نیلی پوش + دریا چشمِ حباب سی دُرہای سرشک بہاتی ہیں + کوہ اور صحرا خاکِ اندوہ سر پر اوڑاتی ہیں +
اسو اسطی کہ فاطمۂ زہرا کی اعضا و پہلو فگار ہیں + علیِ مرتضی کی آنکہیں خونبار ہیں + حسنِ مجتبی کا دل و جگر
صدپارہ + حسینِ بیسنوا کا سر و سینہ خونکا فوارہ + زینب اور امِ کلثوم موپریشان + زوجاتِ طاہرہ
آشفتہ و نالان + گہر میں اہلبیت کی رقّت سی کہرام + صحابہ کا فقدانِ پیغمبر سی کام تمام + مہاجر و انصار
بیتاب + منبر اور محرابِ مسجد خراب + نزولِ وحی اور برکاتِ الہ کا سلسلہ قطع ہوتا ہی + بہشت و پناہ عالم
جاتا تکہ اور مدینہ روتا ہی + منہ انجمنِ شیون میں سخن بہ حسرت کرتا ہوں + کہ رقّتِ شوق آئی + مرو
زن کو چمنِ عدن وصفِ رسالت کا دکہاتا ہوں + جو حالتِ ذوق بڑہائی + شمائلِ نبیِ عربی جو مذکور
آیات و آثار ہیں + وہ فضائلِ نسبی اور حسبی بحد و شمار ہیں + کیا کہنا منقبت کا اوسکی جو صدرِ طرازِ بزم
لامکان ہی + چاہیی درود پڑہنا اوس پر کہ سرفرازِ بساطِ قربِ یزدان ہی + جسکا پایۂ عبورِ عرش و کرسی کی

۲۸

مجلس اول

فرازسی درگذرا تسارا ز مانند ظہور نور رفعت سی کی پرتو سی پید ابو المرتبہ رفعت مین دنا مقام احمدی جبہ معراج ہی زمرہ است سی کمینہ غلام آپکا صاحب تخت و تاج ہی جسکی رایحہ دامان سی دماغ قدسیان معطر خاک نعلین سی دیدہ افلاک ادر کر وبیان منور جامہ خانہ ہستی مین خلعت خلافت سی کردگار کی بہرہ اندوز کارنامہ حق پرستی مین منصب رسالت سی دادار کی چہرہ افروز خلقت مین کائنات سی مقدم خلوت مین رموزات الہی کی محرم شہسوار براق در فرق سیارہ و ناقہ عزو شرف بار یاب حجاب رب الارباب خطاب نبی الرحمۃ سی کامیاب آفرینش عالم کی سبب آمرزش کی واسطہ طلب السَّيِّدُ الْبَهِيُّ السِّرَاجُ الْمُضِيُّ صَاحِبُ الْوَقَارِ وَسَنَدُ الْاَبْرَارِ الْاَطْهَارِ الْاَحْمَدُ حَبِيْبُ اِلٰهِ الْعَالَمِيْنَ الْمُؤَيَّدُ بِنَصْرِ اللّٰهِ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِيْنَ اَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُوِیَ فِی الْاَعْلَامِ الْوَرٰی وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ وَكُنْيَتُهٗ اَبُو الْقَاسِمِ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ کتاب اعلام الوری مین مولانا طبرسی نی ارشاد کیا جب مشیت ازلی نی منشور ختم رسالت کو جلوہ ظہور دیا شہریار اقلیم نبوت کی ولادت باسعادت روز جمعہ ہنگام طلوع آفتاب ہوئی کہ وہ سترہوین ماہ ربیع الاول سال فیل کی تہی کنیت حضرت ابو القاسم نام نامی ہمام گرامی محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہی کہ ذکر لقب اور اسم اقدس پیسلین کو درود پڑھنا مناسب ہی وَاُمُّهٗ اٰمِنَةُ بِنْتُ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاَرْضَعَتْهُ حَتّٰى شَبَّ حَلِيْمَةُ بِنْتُ الْحَرْثِ بْنِ شَجْنَةَ السَّعْدِيَّةُ مِنْ بَنِىْ سَعْدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ اَبِىْ لَهَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَرْضَعَتْهُ اَيْضًا والدہ کریمہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف تہین کہ ابتدا مین دودہ پلایا جب اونکا شیر خشک ہوا تو حلیمہ بنت حرث دائی رہی اور پرورش مین جوان کیا تا قلائد تقوی کی

مجالس اول

زبان پر یہ روایت آئی ہی کہ ثویبہ کنیز ابی لہب نی بہی سعادت رضاعت پائی ہی جدتہ ام ابیہ
عبد اللہ فہی فاطمۃ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم وام عبد المطلب
سلمی بنت عمرو من بنی النجار وامہا ہاشم عاتکۃ بنت مرۃ بن ہلال من بنی
سلیم دادی حضرت کی فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ ابن عمران جو مادر عبد اللہ تہین اور عبد المطلب کے
والدہ سلمی بنت عمرو بنی نجار سی اور مان ہاشم کی عاتکہ بنت مرہ بنی سلیم ذیجاہ تہین و بعث
بالرسالۃ یوم السابع والعشرین من رجب ولہ یومئذ اربعون سنۃ ومدۃ
حیاتہ علیہ وآلہ السلام ثلاثا وستین سنۃ ہرگاہ چالیس برس کا سن شریف گذرا
ستائیسوین ماہ رجب مین درجہ نبوت کو پایا جناب کی مدت حیات ساٹھہ اور تین سال ہوئی
جسمین انواع ایذا دعوت اسلام پرپہی منہا مع ابیہ سنتین واربعۃ اشہر ومع جدہ
عبد المطلب ثمانین سنین ثم کفلہ عمہ ابو طالب بعد وفاۃ عبد المطلب
فکان یکرمہ ویحمیہ وینصرہ ایام حیاتہ اوس مین دو سال اور چار مہینی والد بزرگوار کے
زیر سایہ پلی آٹھہ برس دادا کی آغوش ناز مین بڑی ہوئی پھر ابو طالب چچا نی جان سی زیادہ
پرورش کیا عمر بھر عزت اور حرمت مین یاری و نصرت کا ساتھہ دیا وتزوج بخدیجۃ
بنت خویلد وہو ابن خمس وعشرین سنۃ وتوفی عمہ ابو طالب ولہ ست
واربعون سنۃ وثمانیۃ اشہر وعشرین یوما وتوفت خدیجۃ بعدہ بثلاثۃ
ایام بی بی خدیجہ کی ساتھہ شادی جب ٹہری تو حضرت کی عمر شریف پچیس برس گذری تہی جب
عم کرام محتشم ابو طالب کا دنیا سی انتقال ہوا تو سن مبارک چالیس اور چھہ سال آٹھہ مہینی بیس روز کا تہا
تین دن بعد ازان خدیجہ کا بہی واقعہ رحلت سامنی آیا رسول خدا نی مصیبت پی در پی کا بہت صدمہ پایا
وسمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ذلک العام عام الحزن خیر الوری نی اوس برس کو

مجلس اول

عام الحزن نام فرمایا + مراسم عزا و رقت کو خاطر ناشاد مین ٹہرایا + وَاَقَامَ بِمَکَّۃَ بَعْدَ الْبِعْثَۃِ
ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَۃً ثُمَّ هَاجَرَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَۃِ بَعْدَ اَنْ اسْتَتَرَ فِي الْغَارِ ثَلَاثَۃَ
اَيَّامٍ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَۃَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الْحَادِيْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَبَقِيَ
بِهَا عَشَرَ سِنِيْنَ ثُمَّ قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ شَهْرِ
صَفَرٍ سَنَۃَ اِحْدٰى عَشَرَ مِنَ الْهِجْرَۃِ نبوت سی فائز ہوکی تیرہ سال مکہ مین بسر کئی بعد ازان
عزم ہجرت پر تین روز غار مین چہپکی مدینہ کو راہی ہوی + دوشنبہ کی دن گیارہوین ربیع الاول کی
شہر طیبہ کو زینت شوکت سی بہنچی + دس برس وہان رہی + اٹہائیسوین ماہ صفر کو سال یازدہم
ہجری مین جنت الفردوس کو گئی فِيْ ذِكْرِ اٰيَاتِهِ الْبَاهِرَۃِ وَمُعْجِزَاتِهِ الْخَارِقَۃِ لِلْعَادَاتِ
وَهٰذِهِ الْاٰيَاتُ قِسْمَانِ اَحَدُهُمَا مَا ظَهَرَ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ وَالْاٰخَرُ مَا ظَهَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَمَّا مَا ظَهَرَ قَبْلَ الدَّعْوَۃِ وَالْبَعْثِ مِنْهَا مَا اسْتَفَاضَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ اُمَّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَمَّا وَضَعَتْهُ رَاَتْ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ
الشَّامِ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ والدہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نی جب وضع حمل کیا ہی تو اونکی نظر
ایسا نور حقیقت جمکا جسکی روشنی مین قصرہای عمارت شام کو بخوبی دیکہا + وَحَدَّثَتْ اَيْضًا
اَنَّهَا اُتِيَتْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ
فَاِذَا وَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَقُوْلِيْ مخبر صادق کی والدہ نی خبر دی کہ ہرگاہ رسول مقبول کی
بارسی حاملہ ہوی + ندای غیب آئی کہ تمکو پیٹ رہا ہی سید امت نبی آخر الزمان کا + پس وہ سرور
جب پیدا ہون تو اس دعا کو پڑہنا اُعِيْذُهٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ فَاِنَّ اٰيَۃَ
ذٰلِكَ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهٗ نُوْرٌ يَمْلَاُ قُصُوْرَ بُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ اس بشارت کی
پیشانی میں کہ جمال اس سرور سی وہ نور ظہور کریگا جو قصور بصری شام کو جلوہ افروز دکھائیگا

مجلس اول

فَاِذَا وَقَعَ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا فَاِنَّ اِسْمَهُ فِي التَّوْرٰيةِ اَحْمَدُ يَحْمَدُهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

وَاِسْمُهُ فِي الْقُرْاٰنِ مُحَمَّدٌ پس ہرگاہ وہ رسالت پناہ پیدا ہوں تو اونکا نام محمد رکہنا

بہ رستی کہ اسم مبارک توریت مین احمد لکہا اہل اسمان اور زمین انکی ستایش کی ہی نام

خیر الانام سی زینت قران مین ثبت ہوی قَالَتْ فَسَمَّيْتُهُ بِذٰلِكَ آمنہ فرماتی ہین جو

کہا تہا مینی ویسا ہی کیا اپنی فرزند کا اسم گرامی محمد رکہا مِنْهَا مَا رَوَاهُ اَبُوْسَعِيْدٍ

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مَخْزُوْمِ بْنِ هَانِيْ فَقَالَ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ

وُلِدَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اُرْتُجِسَ اِيْوَانُ كِسْرٰى فَسَقَطَتْ

مِنْهُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ شُرْفَةً ابو سعید عبد الملک ابن عثمان خرگوشی نی اپنی سند مین مخزوم

ابن ہانی سی روایت کی ہی جس رات مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ولادت ہوی ہی

ایوان کسریٰ بادشاہ ایران مین بڑا شور مچا زلزلہ آیا کہ چودہ کنگرہ کو فراز قصر سی گرا دیا وَخَمَدَتْ

نِيْرَانُ فَارِسَ وَلَمْ تَخْمُدْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِاَلْفِ عَامٍ وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ آتشخانہ

فارس خموش ہوگیا جو ہزار سال سی جل رہا کبہی بجہا نہتا بحیرہ ساوہ مین پانی نرہا علاما

غریبہ کو پی در پی کاہنون سی کہا وَرَاَى الْمُوْبَذَانُ اِبِلًا صِعَابًا تَقُوْدُ خَيْلًا عِرَابًا

قَدْ قَطَعَتْ دِجْلَةَ فَانْتَشَرَتْ فِيْ بِلَادِهَا سلطان موبد فرمانروای عجم نی خواب دیکہا

جو گہبرایا ہوا نیند سی جونکا شتران قوی ہیکل پر لشکر عرب سوار آیا ہی دریای دجلہ سی پار ہوکے

ملک ایران مین پہیلا ہی وَفِيْ تَعْبِيْرِهَا قَالَ سَطِيْحٌ يَا عَبْدَ الْمَسِيْحِ اِذَا كَثُرَتِ التِّلَاوَةُ

وَظَهَرَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ وَفَاضَ وَادِيْ السَّمَاوَةِ وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ السَّاوَةِ وَ

خَمَدَتْ نَارُ فَارِسَ فَلَيْسَ الشَّامُ لِسَطِيْحٍ شَامًا حسب الحکم بادشاہ اوسکی تعبیر سطیح کاہن

شامی سی عبد المسیح نی جاکی پوچہا تو حالت احتضار مرگ مین اوسنی جواب یون کہا ہر گاہ

مجلس اول

کثرت ہو قران کی تلاوت مین اور ظہور کرے صاحب عصا رسالت مین کہل جاے بہید او نازل ہو کلام آسمانی
سو کہی بحیرہ ساوہ کا شان کا آتشخانہ فارس ہر گاہ بجہیکا پس شام او سطیح او مین باقی رہیگا
یَمْلِکُ مِنْہُمْ مُلُوْکٌ وَمَلِکَاتٌ عَلٰی عَدَدِ الشُّرُفَاتِ وَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ اٰتٍ
خاندان سلطنت مین تلک اور ملکہ چودہ شخص کنگرہ شکستہ کی عددسی بادشاہت کرینگی پہر جو بات
ہونی والی ہی تلک اور رعیت مین اوسکا ظہور دیکہینگی فَمَلَکَ مِنْہُمْ عَشَرَۃٌ فِیْ اَرْبَعِ سِنِیْنَ
وَالْبَاقُوْنَ اِلٰی اِمَارَۃِ عُثْمَانَ یہ خبر جو کسریٰ نی سنی تو اپنی ولسی تجویز کی اتنی سلاطین کو
عرصہ بعید حکمرانی کرتی گذر یگا بعد ازان معلوم نہین کیا انقلاب جلوہ کریگا مگر چار برس مین دس
بادشاہ مارے گئی باقی عہد خلافت مین عثمان ابن عفان کی پوری ہوی وَمِنْہَا عَنْ عِکْرِمَۃَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ یُوْضَعُ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِرَاشٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ لَا یَجْلِسُ
عَلَیْہِ اَحَدٌ اِجْلَالًا وَکَانَ بَنُوْہُ یَجْلِسُوْنَ حَوْلَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عکرمہ نے
ابن عباس کی زبانی کہا سایہ کعبہ مین واسطی عبد المطلب کی مدام فرش بچہتا تعظیم تمام اور حرمت کے
سبب اوسپر کوئی نہین بیٹہتا بساط کی چارون طرف حلقہ فرزندو نکا بندہا کرتا جبکہ عبد المطلب
گہرسی باہر تشریف لاتی صدر عزت اور جلال پر تکیہ لگاتی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ یَخْرُجُ مَعَہٗ وَھُوَ غُلَامٌ فَیَمْشِیْ حَتّٰی یَجْلِسَ عَلَی الْفِرَاشِ سو حضرت جو طفل خردسال تہی
ہمراہ اونکی آتی دادا کی ساتہ قدم بڑہاتی پہلو مین جلوس فرماتی فَیَعْظُمُ ذٰلِکَ اَعْمَامُہٗ
وَیَاْخُذُوْنَہٗ لِیُؤَخِّرُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِذَا رَاٰی ذٰلِکَ مِنْہُمْ دَعُوْا
اِبْنِیْ فَوَاللّٰہِ اِنَّ لَہٗ لَشَاْنًا عَظِیْمًا یہ مرتبہ تو قیر ناگوار ہوتا سب اعمام خیر الانام کو ہاتہ پکڑکے
کہینچ اوتارتی کہ فرش سے علاحدہ بٹہیں ہر گاہ عبد المطلب اونکی بی ادبی دیکہتی تو کہتی تہا رکہیا
حذر رہی میری فرزند کو پاس رہنی دو حضرت شان اوسکی عظیم و برتر ہی اِنِّیْ اَرٰی اَنَّہٗ سَیَاْتِیْ

۳۳

بیدان و بیابان است ... شخص که ابر مردم وضع نهاد
بجای ... کردن بجای و بارکش ... و بازگردیدن
... باران ...
عطف ...
جستن ...
عطف ...
سپیده ...
کعبه ... کعب بن ... کنانه ...
[illegible]

مجلس اول

عَلَيْكُمْ يَوْمٌ وَهُوَ سَيِّدٌ كَمَا أَنِّي أَرَى عِزَّتَهُ تَسُوْدُ النَّاسَ مین دیکھتا ہون عنقریب
یہ سرور تمہرا فسر ہوگا پہیری دہیان مین ہی کہ رتبہ عزت اوسکا ساری مخلوق سی بڑہ کر ہوگا
ثُمَّ يَحْمِلُهُ فَيُجْلِسُهُ مَعَهُ وَيَمْسَحُ ظَهْرَهُ وَيُقَبِّلُهُ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ قُبْلَةً
أَطْيَبَ مِنْهُ وَلَا أَطْهَرَ قَطُّ پھر ہوتی کو اوٹہا کی لاتی پہلوی ناز مین بٹھاتی پشت مبارک پر
دست شفقت پھراتی محبت سی سونگہتی خوش ہو کی بولتی ہرگز کوئی گل تر ایسی معطر اور پاکیزہ
بہتر عمر بہر نہین سونگہا نہ مشک و عنبر مین ایسا رائحہ جان پرور و دماغ آرزو نی دیکہا ثُمَّ يَلْتَفِتُ
إِلَى أَبِي طَالِبٍ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَعَبْدَ اللهِ لِأُمٍّ وَاحِدٍ فَيَقُوْلُ يَا أَبَا طَالِبٍ
إِنَّ لِهٰذَا الْغُلَامِ لَشَأْنًا عَظِيْمًا فَاحْفَظْهُ وَاسْتَمْسِكْ بِهِ فَإِنَّهُ فَرْدٌ وَحِيْدٌ
وَكُنْ لَهُ كَالْأُمِّ يُوْصِلُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ پس ابو طالب کو خطاب کرتی اسواسطی کہ
وہ اور عبد اللہ ایک مان سی تہی فرماتی ای فرزند تحقیق کہ اس بچہ کی بڑی شان و رفعت
پاتا ہون آثار تائید الٰہی مین پیشوای جہان ہو اوسکی ناصیہ تابان سی پہچانتا ہون اسکی اور
بہت حفاظت و نگہبانی کرنا وہ یتیم و تنہا ہی مادر مہربان سی زیادہ سرپرست رہنا آنحضرت
عزت کو پرورش مین بڑہانا جو چیز کہ سرانجام آرام دی ساتھ سی لانا ثُمَّ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ
فَيَطُوْفُ بِهِ أُسْبُوْعًا وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ
اللَّاتَ وَالْعُزّٰى فَلَا يُدْخِلُهُ عَلَيْهِمَا پس وہ شہسوار براق و رفرف کو اپنی دوش پر چڑہاتی
حرم کی طواف مین ورد پڑہتی ہوی پھراتی جاتی تہی کہ حضرت لات و عزیٰ سی برا مانتی تو صنم
روبرو اونکو ہرگز نہ لیجاتی فَلَمَّا تَمَّتْ لَهُ سِتُّ سِنِيْنَ مَاتَتْ أُمُّهُ آمِنَةُ بِالْأَبْوَاءِ بَيْنَ
مَكَّةَ وَمَدِيْنَةَ جب چہ برس کی عمر شریف پوری ہوی تو والدہ مکرمہ آمنہ نی وادی ابوا مین درمیان
مکہ و مدینہ قضا کی فَبَقِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَتِيْمًا لَا أَبَ لَهُ وَلَا أُمَّ فَاذْدَادَ

۳۴

۳۵

مجالس اول

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَهُ رِقَّةً وَحِفْظًا پس خاتم انبیا دنیا مین ایسی یتیم و بیکس ہوئی کہ باپ اور
مان سی کوئی سرپر باقی نہ ہی، اوسوقت عبد المطلب کی رقت والفت حضرت پر زیادہ بڑہیگئی
اور لوازم حفاظت و پاس داری مین ذرات اوقات گذری وَكَانَتْ هٰذِهِ حَالَةً حَتّٰى
اَدْرَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةَ ایسا ہی عبد المطلب واسطی پوتی کی ہر دم روتی تہی اور
غریبی و ناچاری سی اونکی مدام جان کہوتی تہی تاکہ وقت رحلت اونکا بہی نزدیک آیا اور موت کی
اپنی سرپر آمادہ پایا فَبَعَثَ اِلٰی اَبِیْ طَالِبٍ فَجَاءَهُ وَمُحَمَّدٌ عَلٰی صَدْرِهٖ وَهُوَ فِیْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ جب حال اپنا غیر پایا، تو ابی طالب کو پاس بلایا، وہ جلدیسی آئی تو سامان مرگ پدر اپنی
لاکن دیکہا کہ رسو لخدا سینہ پر دادا کی بیٹہی ہین اور سکرات مین بہی عبد المطلب اونکو جان کی برابر
لئی ہین فَصَارَ یَبْكِیْ وَ یَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِیْ طَالِبٍ وَیَقُوْلُ یَا اَبَا طَالِبٍ اُنْظُرْ اَنْ تَكُوْنَ
حَافِظًا لِهٰذَا الْوَحِیْدِ الَّذِیْ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَةَ اَبِیْهِ وَلَا ذَاقَ شَفَقَةَ اُمِّهٖ اوس حال مین
بہت روکی جانب ابو طالب دیکہا، اور خیر الوریٰ کی سفارش کو وصیت مین کہا، ای جان پدر اس
طفل ناز پرور کی طرف نگران رہو حفاظت و خاطر و مدارات مین غریب وحید کی سعی کرو کہ معصوم نی
باپ کی بوی الفت نہین سونگہی اور مان کی بہی لذت شفقت نہین چکہی افسوس کہ خردسالی مین
یتیم و بیکس ہوا کوئی مونس و غمخوار دنیا مین جیسا نہ ہی اُنْظُرْ یَا اَبَا طَالِبٍ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ
جَسَدِكَ بِمَنْزِلَةِ كَبِدِكَ فَاِنِّیْ تَرَكْتُ بَنِیَّ كُلَّهُمْ وَوَصَّیْتُكَ بِهٖ لِاَنَّكَ مِنْ
اُمِّ اَبِیْهِ خبردار ای ابا طالب دیکہو اسکو اپنی جگر کی برابر سمجہو کسی وقت پرستاری سی غافل
نہ ہو ہر چند مینی بہت فرزند چہوڑی ہین لاکن علاقہ محبت سبکی تہوڑی ہین ابن عبد اللہ کی سفارش
خاص تمکو اسلئی کی ہی جو تمہاری والدہ اوسکی حقیقی دادی ہی یَا اَبَا طَالِبٍ اِنْ اَدْرَكْتَ
اَیَّامَهٗ فَاعْلَمْ اِنِّیْ كُنْتُ مِنْ اَبْصَرِ النَّاسِ بِهٖ وَمِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِهٖ ای ابا طالب اگر

مجلس اول

تم اوسکی ایام ظہور جاہ وجلال کو پاوگی تو میری قول وفعل کی قدر ومنزلت کا مزہ اوٹھاوگی فَاِنِ

اسْتَطَعْتَ اَنْ تَتْبَعَهُ فَافْعَلْ وَانْصُرْهُ بِلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَمَالِكَ جانو کہ مین

سب خلق سی اوسکی حق کا پہچاننا سا تہا اور ساری لوگونسی بہت رموز امور کو پہچانتا تہا

اگر تمسی ہوسکی طاعت وپیروی اوسکی تو ضرور کرنا مگر طریقہ یاری اور مددگاری زبان وہاتہہ و

مال سی اپنی ملحوظ رکہنا فَاِنَّهُ وَاللهِ سَيَسُودُ وَيَمْلِكُ مَا لَمْ يَمْلِكْ اَحَدٌ مِنْ بَنِي اٰبَائِي

بتحقیق کہ واللہ عنقریب یہ فرزند سردار وپیشوای قبیلہ واحرار ہوگا ایسا مرتبہ پای جو ہماری

قبائل مین کسی کو نملا ہوگا فَاحْفَظْ لِوَحْدَتِهِ هَلْ قَبِلْتَ وَصِيَّتِي قَالَ نَعَمْ قَدْ قَبِلْتُ

وَاللهُ عَلٰى ذٰلِكَ شَاهِدٌ پس اوسکی تنہائی پر رحم کرنا اور حفاظت مین سرگرم رہنا ابا و

میری سکی تمنی مانی عرض کی خدا شاہد ہی جان ودل سی واجب جانی قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ

فَمُدَّ اِلَيَّ يَدَكَ فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى يَدِهِ عبد المطلب نی کہا تو اپنا ہاتہ

میری آگی لانا جب بڑہایا تو دست حق پرست اوسپہ سالار کی عہد وپیمان کو مضبوط کیا ثُمَّ قَالَ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْاٰنَ خَفَّفَ عَلَيَّ الْمَوْتُ اوسوقت عبد المطلب بولی اب موت مجہہ پر گوارا

ہوئی اور فکر وتشویش ہمین کوئی باقی نرہی ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَبِّلُهُ وَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنِّي

لَمْ اُقَبِّلْ اَحَدًا مِنْ وُلْدِي اَطْيَبَ رِيحًا مِنْكَ وَلَا اَحْسَنَ وَجْهًا مِنْكَ پس رسول اللہ کو

چہاتی سی لگا لیا سر وصورت چوم کی فرمایا اللہ جانتا ہی ای نور نظر پارہ جگر تجہسی بہتر خوشبو کوئی

اپنا فرزند نہین پایا فَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ وہی حال بلال اور انتقال کا

تاکہ عبد المطلب نی انتقال کیا سید انبیا کی سات برس کی عمر تہی جو اونکی دادا نی جہان فانی سی

رحلت کی فَضَمَّهُ اَبُو طَالِبٍ اِلٰى نَفْسِهِ لَا يُفَارِقُهُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَكَانَ

يَنَامُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ لَا يَأْتَمِنُ عَلَيْهِ اَحَدًا بعد ازان ابو طالب نی پسر برادر کو آغوش تربیت مین

مجلس اول

پالا وذرات جان سی زیادہ اپنی ساتھہ راحت مین رکہا دم بہر نظر سی جدا نکرتی پہلو مین سلاتی
ہرجا ہمراہ لیئی پہرتی تاکہ ایام وہنگام جوانی قوت شباب آیا وہ مرتبہ نبوت کے خدائی کرامت سے
پہنچایا جو کوئی نپای کا وَاَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْهُ صَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَقِيبَ الْبَعْثِ
وَاِظْهَارِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَكَثِيرَةٌ فِي كِتَابِ
شِفَاءٍ رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَّا وَجَّهَ رُسُلَهُ اِلَى الْمُلُوكِ
فَخَرَجَ سِتَّةُ نَفَرٍ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَاَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ
الْقَوْمِ الَّذِي بَعَثَهُ اِلَيْهِمْ کتاب شفا قاضی عیاض مین واقدی سی روایت کی ہی جب واسطے
ارسال ہدایت نامہ شیت حضرت ٹہری ہی چہ اشخاص کو صحابہ سی چنا اس خدمت پر امور کیا
بقدرت خدا و اعجاز خیر الوری ہر ایک جو صبح کو اوٹہا زبان سی اپنی مکتوب الیہ کی ماہر اور گویا
تہا اَيْضًا وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَنَاقَةٌ بَارِكَةٌ فِي الدَّارِ
فَلَمَّا مَرَّ بِهَا قَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
قَالَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ
اِنِّي كُنْتُ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ اَعْضَبُ فَهَرَبْتُ مِنْهُ فَوَقَفْتُ فِي مَغَارَةٍ
فَكَانَ اِذْ غَشِيَنِي اللَّيْلُ اِحْتَرَسَنِي السِّبَاعُ وَنَادَتْ بَعْضُهَا بَعْضًا لَا تُؤْذُوهَا
فَاِنَّهَا مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاِذَا اَصْبَحْتُ وَاَرَدْتُ اَنْ اَرْتَعَ نَادَتْنِي
كُلُّ شَجَرَةٍ اِلَيَّ اِلَيَّ فَاِنَّكِ مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ حَتَّى وَقَعْتُ هُنَا
قَالَ فَسَمَّاهَا عَضْبَاءَ شَقَّ لَهَا اِسْمًا مِنْ اِسْمِ صَاحِبِهَا ثُمَّ قَالَتِ النَّاقَةُ يَا رَسُولَ اللهِ
اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَمَا هِيَ قَالَتْ تَسْاَلُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ مَرْكَبِكَ فِي
الْجَنَّةِ كَمَا جَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَضَيْتُ اَيْضًا وَقَدْ رُوِيَ

مجلس اول

فی قصۃ العضباء وکلامہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وتعریفہا لہ بنفسہا و
مبادرت العشب الیہا فی الرعی وتجنب الوحوش عنہا وندائہم لہا انک للمحمد
المصطفی علیہ وآلہ السلام ای حاضرانِ بزمِ عزا تمنی سنا جو مذکور ہوا قصہ ناقہ عضباء کا
اوسکی باتین کرنا سیدِ انبیا سی اور تعریف اپنی دینا اوس مین شوق لقاسی وقت چرنیکے
ہر درخت وسبزہ مرغزار کا بلانا دعوت مین جانورانِ دشت کا باہم کلام حفاظت مین خاطر داری سے
پیش آنا اسلیئی کہ تو مرکبِ رسول ہی تیری عزت وحرمت اوس نسبت حضرت سی ہمارا امور کے
انصاف کرو نباتات اور اشیای بی شعور یاس خیر البشر کرین طایفہ امت دشتِ کربلا مین
کچھ رعایت پیغمبر کی حافظ نرہین حدیثِ حسین منی وانا من حسین کو بھلا دین پیاسی
گلی پر نواسی کی خنجر آبدار پھرائین فرزند نبی کی لاشین بی سر کو سم ستوروں سی روندین گھر لوٹین
بہن اور بیٹی کو اسیر قیدی بنائی دربدر کھینچین قال الراوی وانہا لم تاکل ولم تشرب
بعد موتہ حتی ماتت راوی کہتا ہی اوس ناقہ بی زبان کو بعد رحلت نبی ایسا غم ہوا
جو آب وعلف پینا کھانا یکدم سی چھوڑ دیا یہان تک فراق پیغمبر مین بیچین ہو کر شدتِ رقت سے
تڑپ کی مر گیا ایضاً وما روی عن ابراہیم بن حماد بسندہ من کلام الحمار
الذی اصابہ بخیبر وقال لہ اسمی یزید بن شہاب فسماہ النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ یعفورا سندسی اپنی ابراہیم ابن حماد نی روایت کی ہی نقل ایک حمار کی جو غزوہ خیبر مین
اوسی خدمت سواری ملی ہی حیوانِ دراز گوش بولا مجھی یزید ابن شہاب کہتی ہین ای سول اللہ
رسول جن بشر نی اوسکا یعفور نام رکہا وانہ کان یوجہہ الی دور الصحابۃ فیضرب
علیہم الباب براسہ ویستدعیہم جب کبھی حضرت امر سرانجامی اوسکی طلب صحابہ
اوکی مکان مین بھیجاتی وہ جاکی سر اپنا دروازی پر مارتا حاضر ہونی کو خدمت رسول مین بلاتا

مجلس اول

وَاِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا مَاتَ تَرَدَّی الْحِمَارُ فِیْ بِئْرٍ جَزَعًا وَحُزْنًا فَمَاتَ ہرگاہ نبی اللہ کا
واقعۂ رحلت ہوا عالم کو داغِ مصیبت دیا وہ مرکب فرطِ حزن و اندوہ سے جا کے چاہ میں گرا
تڑپتا رہا تا مر گیا بہت مشابہت ہے اس مرکب کے حال کو ساتھ اسپِ سید الشہدا کے جو روزِ عاشورا
بعد قتل مولا و آقا در خیمہ پر پکارتا چلا کے یہاں تک سر کو زمین پر پٹکا کہ آخر کو بیدم ہو کے مر کر گرا
مِنْهَا خُرُوْجُ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَهٗ فِيْ سَفَرٍ فَشَكَوْا
اَنْ لَا مَاءَ مَعَهُمْ اور جو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و آلہ سے امور بعد از بعثت کے ظہور میں آئے
وہ معجزات و خارقِ عادات سوائے قرآن کے بہت سے جمہور کو دکھائے اوسمیں جاری ہونا تھا
انگشتِ شریف کے پانی کا جو ثقاتِ صحابہ سے علمائے بپایۂ ثبت تالیف کیا کہ ایک سفرِ خیر البشر میں
جمعیتِ لشکر ہمراہ تھی منزلِ قرارگاہ میں رفقا شاکی ہوئے جو بوند پانی کی باقی نرہی فَاَنَّهُمْ
بِعَرْضِ التَّلَفِ وَسَبِيْلِ الْعَطَبِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وہ سب لوگ پیاس کی شدت سے قریبِ ہلاکت پہنچے جب گھبرائے نہ کے حضرت سے ملتجی ہوئے جناب نے
ساری اصحاب کو جواب دلاسا دیا کہ میرے ساتھ فضلِ خدا ہے اور سے مجھے ہمیشہ بتقیہ توکل ہے
ثُمَّ دَعَا بِرَكْوَةٍ فَصَبَّ فِيْهَا مَاءً مَا كَانَ لِيُرْوِیْ رَجُلًا ضَعِيْفًا وَجَعَلَ يَدَهٗ
فِيْهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ پس ایک ڈول سنگ کی روبرو رکھا اتنا پانی جو آدمی
ضعیف کو سیراب کرے اوسمیں ڈالا دستِ معجز نما کو اندر ظرف کے داخل کیا درمیانِ انگشتان
حضرت سے پانی ابلنا شروع ہوا وَصَاحَ فِي النَّاسِ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا حَتّٰى نَهَلُوْا
وَمَلَؤُوْا وَهُمْ اُلُوْفٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا خلائق کو و اعلیٰ سپاہ کو
پکارا سبھی جو ہزاروں تھی اُن کی پیادہ و دواب کو بھی پلایا یہاں تک کہ ساری مشک و چھاگل بھری
ہر چند وہ صرف کرتے ویسا ہی بھرا پاتے تھے اوس وقت ناطق بحق نبی پکار کے فرمایا گواہی دیتا ہوں

۳۹

مجلس اول

کہ میں سو بخدا ہون ہدایت کو آیا منہا حَنِینُ الجِذْعِ الَّذِی کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَہُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَسْجِدِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ
یَسْتَنِدُ اِلٰی جِذْعٍ فَیَخْطُبُ النَّاسَ اوربہی رونا سوکہی درخت خرما کا جو مسجد مدینہ مین
قدری زمین سی اونچا رکہا تہا جب سرور انبیا کہڑی ہوکی خطبہ پڑہتی اوسپر تکیہ کرتے
صحابہ سی موعظہ اور حدیث کہتی فَلَمَّا کَثُرَ النَّاسُ اِتَّخَذُوْا لَہٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا صَعِدَہٗ حَنَّ
الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَۃِ فَقَدَتْ وَلَدَھَا ہرگاہ حاضرین بزم رسالت کا مجمع زیادہ ہوا
واسطی عروج قدم بابرکت کی منبر بناکی رکہا جب صدر آرای بساط قرب الہی نی اوسپر جلوہ فرمایا
چوب خشک نخل نی مثال ناقہ کی جسکا بچہ گم ہو جای آہ و نالہ کا شور مچایا فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ حَتّٰی جَاءَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیْہِ فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ فَکَانَ یَاَنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ
یُسَکَّتُ وہ مقتدی رحم و کرم سنکی بیچین ہوی منبر سی اوترکی بیخ درخت کی پاس تشریف لیگئی
اوسی تسکین و تسلی مین اپنی گلی سی لگایا یہانتک کہ جوش رقت مین اوس بیقرار کی آرام آیا جیسی
لڑکا دلاسی مین چپ ہو جای ویساہی حضرت کی پیار نی سوکہی لکڑی کو لوازم راحت پہنچای
رسالت پناہ زاری و آہ چوب خشک پر دلداری کو دوڑی باوجود مرتبہ خلافت و بادشاہی لگکر
چہاتی سی لگاتی کہ اوسی چین پڑی تعجب ہی اونکی اولاد کو ستایا شیون و بکا پر امت نی ترس نکہایا
گلا کاٹا اسباب لوٹا گہر جلایا عورات و اطفال کو عوض دلاسا مارکی رولایا ایک رحمدل نہ ہوا
کہ سکینہ دختر یتیم کی رقت کو بہلاتی کوئی مسلمان نتہا جو زینب خاتون کی شیون مین پرسا دیتی
قریب آی عزیزونکی سر لہو بہری نیزون پر سامنی لیجاتی جو حرم محترم اشک بہاتی ظالم کی شہرم
دُرّی کعب نیزہ اور تازیانہ لگاتی وہ بی پدر بچہ کتنا فغان جستمکر اعدا کا طغیان منہا حَدِیْثُ
النَّارِ وَاَنَّہٗ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ لَمَّا اُوْحِیَ اِلَی النَّارِ بِقُرْبِ مَکَّۃَ یَوْمَ نُزُوْلُ

مجلس اول

وَيَاوِي اِلَيْهِ الرُّعَاةُ مُتَوَجِّهَةً اِلَى الْهِجْرَةِ اَيْضًا نقل حدیث غار ہی جو مشتہر روزگار ہی ہرگاہ

معاندینِ قریش نی کثرتِ آزار مین تدبیرِ قتلِ صفوۃ اللہ کی سید ابرار نی قریب مکہ زاویہ کوہ مین پناہ لی

جہان آیندورروند بجاو کو طپش آفتاب سی ٹھہرنی کو ٹہہی چوپایہ کی تھکی ماندی اوترا کرتی عزم ہجرت

سیدالبشر اوسکی اندر پوشیدہ رہی بسامانِ سفر جب پایا صدماتِ غربت سہی فَخَرَجَ الْقَوْمُ فِيْ

طَلَبِهٖ فَعَمَّى اللّٰهُ اَثَرَهٗ وَهُوَ نَصْبُ اَعْيُنِهِمْ وَصَدَّهُمْ عَنْهُ وَاَخَذَ بِاَبْصَارِهِمْ

دُوْنَهٗ وَهُمْ دُهَاةُ الْعَرَبِ نقشِ قدم سرور پر منافقین تلاش مین باہر آئی خدا نی اثرِ نعلین عرش

فرسا زمین پر اونکی پیشِ نظر سی چھپائی پردہ حیرت اور سرگردانی حائل کیا آنکھون سی اوجہل آنحضرت

امان مین رکہا وہ روسای قومِ عرب جنی ہوی عیار تہی جو قیاس و فطنہ سی غار تک جا پہنچی وَبَعَثَ

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى الْعَنْكَبُوْتَ فَنَسَجَتْ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ فَسَتَرَتْهُ وَآيَسَهُمْ ذٰلِكَ مِنَ

الطَّلَبِ فِيْهِ سبحانہ و تعالی نی عنکبوت کو مامور کیا جو درِ غار پر اوسنی فوراً جالا تنا کہ ہی کی

تار سی روبروی رسالت مآب حجاب ہوا کہ اعدا کو اوس مزاحمت نی جستجو اور طلب سی حضرت کی

ناامید رکھا وَبَعَثَ اللّٰهُ حَمَامَتَيْنِ وَحْشِيَّتَيْنِ فَوَقَفَتَا بِفَمِ الْغَارِ دو کبوتر صحرائی کو

رب داور نی خدمتِ سرور مین بہیجا کہ منہ پر شگافِ کوہ کی وہ جوڑا بیٹھا فَاَقْبَلَ فِتْيَانُ قُرَيْشٍ

مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ بِعِصِيِّهِمْ وَهَرَاوَاهُمْ وَسُيُوْفِهِمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا مِنَ النَّبِيِّ بِقَدْرِ

اَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا ہر قبیلہ قریش سی چالاک و ہوشیار آدمی لاٹہی اور تلوار لیئی ہوی دوڑی تا کہ میان

خیرالمرسلین تہوڑا فاصلہ رہا وہان تک بڑہی فَتَعَجَّلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِيَنْظُرَ مَنْ فِي الْغَارِ فَرَجَعَ

اِلٰى اَصْحَابِهٖ ایک شخص سبقت کرکی پیشتر سب سی گیا جو غار مین دیکھی کون ہی جاکی جلدی پھرا

رفقا کو پکارا یہان کچھ نہین پھر چلو عبث اپنی اوقات ضایع نکرو فَقَالُوْا لَهٗ مَا لَكَ اَلَّا تَنْظُرَ

فِي الْغَارِ اشقیا نی کہا تجہی کیا ہوا کہ جو پاس آتا اور ہمین روکتا ہی جو اکی نہ بڑہین تا معلوم ہو ...

۴۱

مجلس اول

کوہ مین کیا ہی فَقَالَ رَاَیْتُ حَمَامَتَیْنِ بِفَمِ الْغَارِ فَعَلِمْتُ اَنْ لَیْسَ فِیْہِ اَحَدٌ
جوابدیا جوڑا کبوتران وحشی کا غار پر آشیان لگائی ہوئین ہی اس علامت سی مین جانا یہان کچہ
نہین ہی وَسَمِعَ النَّبِیُّ مَا قَالَ وَدَعَا لَهُنَّ النَّبِیُّ وَفَرَضَ جَزَاؤُهُنَّ فَانْحَدَرْنَ فِی
الْحَرَمِ حضرت نی اونکی سب باتین جو آپسمین ہوئین سماعت کین کبوترونکو دعائین خیر وسلامتی
وبرکت کی دین اونکا ستانا اور ساری کبوتر حرم کا مارنا حرام فرمایا اوسدن سی کبوتر کی جوڑی نی
خانہ خدا مین آشیان بنائی کو بنایا مِنْهَا اِنَّ اَصْحَابَهُ صَلَوٰةُ اللهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَرْمَلُوْا وَ
ضَاقَتْ بِهِمُ الْحَالُ وَصَارُوْا بِعَرْضِ الْهَلَاكِ لِفَنَاءِ الْاَزْوَادِ فِیْ یَوْمِ الْاَحْزَابِ
ورغزوہ احزاب مین اصحاب رسالت مآب پر فقر اور بینوائی کی شدت ہوئی تمام اذوقہ خورش مین
نوبت ہلاکت پہنچی فَدَعَاهُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰی طَعَامِهٖ فَاجْفَلَ الْقَوْمُ مَعَهٗ فَدَخَلَ
وَلَیْسَ عِنْدَ الْقَوْمِ اِلَّا قُوْتُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَوْ رَجُلَیْنِ ایک خیرخواہ فدائی کو قدری طعام
میسر آیا ضیافت کی واسطی رسول اللہ کو بلایا سارا مجمع قوم کا رفاقت حضرت مین ساتہہ چلا
جب وارد ہوئی تو دیکہا میزبان کی پاس بقدر خوراک ایک آدمی یا دوسی زیادہ نتہا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ غَطُّوْا اِنَائَكُمْ ثُمَّ بَرَّكَ عَلَیْهِ وَقَدِمَهٗ سرور عالم نی
فرمایا کہانی کی ظرف پر چادر ڈہانک دین پہر قدرت خدا سی اعجاز نبی کا تماشا دیکہین خیر الورا نی
اپنا دست حق پرست واسطی برکت کی اوسپر پہرایا نکال کی دیا اور کہلانا شروع کیا تا سب
لشکر کو پہنچایا وَالْقَوْمُ اُلُوْفٌ فَاَكَلُوْا وَصَدَرُوْا وَكَاَنْ لَمْ یَعْبَؤُا قَطُّ شَبَاعًا رِوَاءً
وَالطَّعَامُ بِحَالِهٖ لَمْ یَفْقِدُوْا مِنْهُ شَیْئًا وہ گروہ ہزاروں آدمی تہی جو آتی نوش کرتی
سیر ہو کی پہر جاتی کوئی باقی نرہا چہوٹا بڑا جسکا پیٹ اون کرم سی نہ بہرا لاکن وہ برتن کو خورش
ویسا ہی لبریز باقی رہ سکین تحایف درود اور سکر معبود کیا لاتی مِنْهَا اِنَّهٗ اَجْمَعَ اِلَیْهِ

۴۲

مجلس اول

فقراء قومه واصحابه فى غزوة تبوك فشكوا الجوع روایت ہی غزوہ تبوک مین فقرای سپاہ اور اصحاب رسول اللہ اونکی خدمت مین فراہم ہوی بہوک اور فقدان طعام سی الجوع کی نالی اور شکوی کیٔ فدعا بفضل زادلهم فلم يوجد الا بضع عشرة تمرة فطرحت بين يديه حضرت نی توشۂ پس ماندہ اونکا منگایا ہرچند ساری لشکر مین ڈہونڈ ہا پندرہ سولہ دانہ خرماکی سوا کچہہ نکلا وہ خورش قلیل تو یا وہ خلیل کو لاکی دی خلیفۃ اللہ نی اپنی روبرو رکہی فاقبل القوم فوضع يده عليها وقال كلوا بسم الله قوم طالب غذا کا جوش وخروش ہوا ابو القاسم نی اپنا ہاتہہ اوپر ڈہانکا لوگونکو دیا اور کہلانا شروع کیا فرمایا تم سب آو بسم اللہ کہو نعمت خدا و عطای رسول نوش کرو فاكل القوم حتى شبعوا وهى بحالها يرونها عيانا پس جماعۂ ہمراہیان رکاب سعادت مآب کا وہ خورش سی پیٹ بہرا پہر دیکہا تو اطعمہ ویسا ہی برقرار اور موجود تہا ایسا معجزہ باہرہ آشکار نظر سی گذرا مومنین کو سرور منافقین کا روسیاہ رہا ومنها ان ظبية كلمته حين وقعت فى شبكة فقالت له يا رسول الله ان لى طفلا يحتاج الى لبن منقول ہی مادہ ہرن نی بالمشافہ سی ہم سخن ہوی جب صیاد کی جال مین پہنسی گہبراتی تہی عرض کی ای ناجت روای کونین میرا بچہ چہوٹا ہی جنگل مین بہوکا دودہ کو تڑپتا ہی وانى قد وقعت فى هذه الشبكة فخلنى حتى ارضعه مین پہندی مین گرفتار ہا ہون اگر چہڑا دو جاکی شیر پلاوں فقال صلى الله عليه واله كيف اخليك وصاحب الشبكة غائب فرمایا کیونکر تجہی رہا کرون صیاد مالک دام غائب ہی اوسکا جواب کیا دون قالت فانى ارجع فخلاها وجلس حتى رجعت الظبية وجاء صاحبها فشفع رسول الله صلى الله عليه واله حتى خلى سبيلها مادہ آہو نی کہا مین وعدہ کرتی ہون خلاف نہوگا اپنی بچہ کی پاس جلدی جاونگی دودہ پلاکی اوسی پیر پہرا اونگی پس مشکل کشای عالم نی اوسی چہوڑ دیا اور آپ انتظار میں

مجلس اول

وہان ہرنی کی بدلی توقف کیا تہوڑی دیر مین وہ غزال دوڑتی آئی اور حضور مین مالک جان کی
سعادتِ قدم بوسی پائی شافعِ عبید و آحرار نی اوسکی لیی رہائی مانگی شکاری صاحب جان نی
خاطرِ حضرت سی ہرنی چہوڑ دی فَاتَّخَذَ الْقَوْمُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَسْجِدًا اہلِ اسلام نی
اوس جاکی عزت اور شرافت بڑہانی کو واسطی خداکی برکتِ رسول سی مسجد بنائی وَمِنْهَا حَدِيثُ
الْاِسْتِسْقَاءِ وَاِنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مُطِرُوا حَتّٰى اَشْفَقُوا مِنْ خَرَابِ دُوْرِهَا
فَاِنْهِدَامِ بُنْيَانِهَا اَيْضًا روایت ہی نزولِ باران کی جو کرامت ہی رسولِ یزدان کی ایک
دفعہ اہالی شہرِ مدینہ پر زور شور سی مینہ برسا اسقدر کثرت سی جو اندیشہ ہوا مکانات کی انہدام کا
پس فریادرسِ ہر درماندہ و بیکس کی قرین صحابہ مضطر آئی خرابی مسکن اور تلفِ جان و تن کا شکوہ
زبان پر لائی فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْجَابَ السَّحَابُ
عَنِ الْمَدِينَةِ وَاَطَافَ حَوْلَهَا مُسْتَدِيرًا كَالْاِكْلِيلِ حضرت نی درگاہِ خدا مین از رو
نیاز سی دعاکی کلماتِ فرح مین رحمت سی رہائی رحمت چاہی فوراً بادل فوقِ شہر سی ہٹا اور ہٹ گیا
اطرافِ مدینہ مین حلقہ کیی مانندِ تاج کہڑا ہا وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي الْمَدِينَةِ وَالْمَطَرُ يَهْطِلُ
عَلٰى مَا حَوْلَهَا گہرون کی در و دیوار پر آفتاب چمکتا تہا چارون جانب آبادی کی پانی پڑتا تہا
ذٰلِكَ ظَاهِرًا مُؤْمِنُهُمْ وَكَافِرُهُمْ وَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ
مومنین اور کافرین ظاہر اور باہر معجزہ دیکہتی تہی سیّد المرسلین ہنستی اسقدر کہ دندان نظر پڑتی تہی
وَقَالَ لِلّٰهِ دَرُّ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ حَيًّا قَرَّتْ عَيْنَاهُ مَنْ يُنْشِدُنَا
قَوْلَهُ فرمایا خدا بخشی اگر اسوقت چچا ابو طالب زندہ اور سلامت ہوتی تو مزید سرور دل روشنی دیدہ
مین اشعار اپنی پڑہ کی ہوش کہوتی فَقَامَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
كَاَنَّكَ اَرَدْتَ قَوْلَهُ علی ابن ابی طالب نی سنکی دیر کہری ہوکی کہا یا رسول اللہ گویا اس نظم کا

۴۴

مجلس اول

انکو دیہان آیا جو میری والد ماجد نی موزون کیا ہی آپکی مدح مین گو ہر مضمون باندہا ہی بلیت

وَاَبیَضُ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجهِهٖ ثِمَالُ الیَتَامیٰ عِصمَةٌ لِلاَرَامِلِ یَطُوفُ بِهِ

الهُلاَّلُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ فَهُمْ عِندَهٗ فِی نِعمَةٍ وَفَوَاضِلِ منها شَکوَی البَعِیرِ اِلَیهِ

عِندَ رُجُوعِهٖ اِلَی المَدِینَةِ مِن غَزوَةِ بَنِی ثَعلَبَةَ مکارم اخلاق و مروت سی اوس معدن

رحمت کی بیان کیا ہی کہ جب غزوہ بنی ثعلبہ سی مدینہ کو پہری تو ایک بوڑہا اونٹ دیکہا ردبرو

حضرت فریاد کرتا ہی فَقَالَ اَتَدرُونَ مَا یَقُولُ هٰذَا البَعِیرُ قَالَ جَابِرٌ قُلنَا اللهُ وَرَسُولُهٗ

اَعلَمُ جناب نی اصحاب کیطرف خطاب فرمایا تم جانتی ہو یہ حیوان مجہسی کیا کہتی کو آیا جابر ابن عبد اللہ نی

عرض کی خدا و رسول اعلم ہین کیا غرض ہی اسکی قَالَ اِنَّهٗ یُخبِرُنِی اِنَّ صَاحِبَهٗ عَمِلَ عَلَیهِ

حَتّٰی اِذَا اَکبَرَهٗ وَاَدبَرَهٗ وَاَهزَلَهٗ اَرَادَ نَحرَهٗ وَبَیعَهٗ گویا مخبر صادق بولی یہ مجہی اپنا دکہ

سناتا ہی کہ مالک نی مدت جوانی مین بوجہ لادکی پہرایا ہی سواریکا ارام پایا ہی اب ناتوان دیکہا

تو گوشت بیچنی کو نحر کیا چاہتا ہی یا جابر اِذهَب مَعَهٗ اِلٰی صَاحِبِهٖ فَائتِنِی بِهٖ قَالَ قُلتُ

وَاللهِ مَا اَعرِفُ صَاحِبَهٗ قَالَ عَلَیهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ هُوَ یَدُلُّکَ ارشاد کیا ای جابر اسکی

ساتہہ مالک پاس جاؤ اور میری حضور مین بلا کی لاؤ راوی نی کہا مینی عرض کیا یا رسول اللہ مین تو اوسکو

نہین پہچانتا فرمایا اونٹ خود بتا دیگا جہان ہوگا قَالَ فَخَرَجتُ حَتَّی انتَهَیتُ اِلٰی بَنِی حَنظَلَةَ

اَو بَنِی وَاقِفٍ جابر ناقل ہین شتر کی پیچہی چلا تا کہ محلہ بنی حنظلہ مین مجہی لیگیا وہان جاکی کہڑا ہوا

دیکہا بر مجمع بیٹہا تہا فَقُلتُ اَیُّکُم صَاحِبُ هٰذَا البَعِیرِ فَقَالَ بَعضُهُم اَنَا قُلتُ اَجِب

رَسُولَ اللهِ مینی پکارا کون تمہاری غول مین اسکا صاحب ہی ایک بولا مین ہون تو جسکا طالب

مینی کہا اوٹھو جلدی چلو رسو لخدا نی بلایا حاضر ہو فَجِئتُ اَنَا وَهُوَ وَالبَعِیرُ اِلٰی رَسُولِ اللهِ

صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ پس وہ اونٹ اور مالک نی قدم بڑہائی میری ہمراہ ہی اللہ کی پاس آئی

مجلس اول

فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ بَعِيرُكَ هٰذَا يُخْبِرُنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت نے اوسکو ارشاد فرمایا ای مرد تیرا جمازہ مجھسی ایسا اظہار کرتا ہے
اوسنے عرض کی یاخیر الوری یوہنین ہی جیسا کہتا ہی فَقَالَ بِعْنِيْهِ قَالَ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ
بِعْنِيْهِ رحمۃ للعالمین مخزن رحم وکرم نے زبان فیض ترجمان سے کہا اپنی اونٹ کو میری ہاتھ
فروخت کر بشرط رضا عرض کی یوہنین ایکی نذر ہی تمہاری اختیار مین مال وجان ہر شی ہی فرمایا
یوہنین ہوسکتا بلکہ بیبدل تو لونگا فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ صَرَفَ عَلٰى صَفْحَتِهِ
فَتَرَكَهُ يَرْعٰى فِيْ ضَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ پس صاحب شترنے جو قیمت مانگی پہر و شافع محشر نے
فوراً عطا کی اونٹ کی پشت پر دست شفقت پہیرا خوشی خواہ رسول اللہ نے چہوڑ دیا کہ اطراف
مدینہ مین سبزہ چرتا پہرتا رہا بندا ندوہ اور بلا کسی ازاد زنج جاوید ہوا وَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا
اِذَا اَرَادَ الرَّوْحَةَ وَالْغَدْوَةَ وَضَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ لِقُرْبِ اِلَيْهِ
جابر کہتی ہین ہر شخص ہماری گروہ صحابہ سی واسطی رضای سید انبیا اوس اونٹ کو پانی اور چارہ
دیا کرتا صبح اور شام اوسکا راتب جابجاسی ملتا رہتا قَالَ جَابِرٌ فَرَاَيْتُهٗ وَقَدْ ذَهَبَتْ
دَبَرَتُهٗ وَرَجَعَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ راوی نے ذکر کیا دیکہا مینے تہوڑی دن مین اوسکا ضعف
اور نشان زخم جاتا رہا فربہ اور توانا ہو کی بہت زنگ و روپ لایا اللہ اکبر کیا فیض وجود ہے
اوس بحر عطا کی کہ زحمت وتکلیف حیوان بہی گوارا نہتی ہرن کو دام صیاد او تیغ جلاد سی بچایا
شتر کو بندہ ہلاک جور بیداد سی چہڑایا افسوس کہ اوکی عترت طاہرہ اسیر ہون کوئی ترس نہ کہائی
اولاد بہو کی پیاسی ماری جای کسی کو رحم نہ ائی زین العابدین کو قید مین بہی ایذا دین زینب
ام کلثوم کی بازو مین رسی باندہین کہینچی پہرین یتیم بچون کی سنہ پر بجای تسلی سیلی اور طانچی لگائین
سر ہای آل نبی نا ر پر دہ تول در بدر لاکی دروازہ دن پر لٹکائین فِيْ ذِكْرِ مَبْدَءِ الْبِعْثَتِ

مجالس اول

ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَهُوَ مِنْ اَجَلِّ رُوَاةِ اَصْحَابِنَا فِي كِتَابِهِ آغازِ بعثت اور ارادہ

و سادۂ رسالت میں ذکر کیا ہی علی بن ابراہیم نی جو ہماری بڑی اصحاب حدیث تہی اپنی کتاب میں لکہا ہی

اِنَّ النَّبِيَّ لَمَّا اَتَى لَهُ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ سَنَةً كَانَ يَرَى فِي نَوْمِهِ كَاَنَّ اٰتِيًا اَتَاهُ

صفوۃ اللہ کا سن شریف تیس اور سات برس کو پہنچا تو خواب میں ایسا دیکہتی کوئی شخص آکی سامنی کہڑا ہوا

فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَيُنْكِرُ ذٰلِكَ وہ بشارت سی خطاب کرتا ہی ای رسول خدا مگر یہ کلمہ حضرت کو

دل ہی گوارا نہوتا فَلَمَّا طَالَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَكَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ يَرْعَى غَنَمًا لِاَبِي طَالِبٍ

جب مدتکا زمانہ اسپر گذرا تو ایک دن ابی طالب کی دنبی چرانی کو پہاڑ میں عبور ہوا فَنَظَرَ اِلَى الشَّخْصِ

يَقُولُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا جَبْرَئِيلُ اَرْسَلَنِي اللّٰهُ

اِلَيْكَ لِيَتَّخِذَكَ رَسُولًا ناگاہ مرد نورانی صورت دکہائی دیا اور اونسی ادب سی عرض کی

ای رسول خدا پوچہا تو کون ہی جو یہان آیا ہی کہا میں جبرئیل ہون کہ اللہ نی تمہاری پاس بہیجا ہی

تا خلعت نبوت آپکو پہنائی اور دعوت خلق پر واسطی ہدایت کی مبعوث فرمائی فَاَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

خَدِيجَةَ بِذٰلِكَ وَكَانَتْ خَدِيجَةُ قَدِ انْتَهَى اِلَيْهَا خَبَرُ الْيَهُودِيِّ وَخَبَرُ بَحِيرَا وَحَدَّثَتْ

بِهِ اٰمِنَةُ اُمُّهُ پس مخبر صادق نی یہہ ماجرا خدیجہ سی ذکر فرمایا کہ اونکو بیان یہود اور قول بحیرا و حدیث

آمنہ والدہ حضرت سی گوش زد ہوا تہا فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُونَ كَذٰلِكَ وَكَانَ رَسُولُ

اللّٰهِ يَكْتُمُ خدیجہ بولین کہ یا محمد امید ہی یوہین آپکی واسطی ظہور میں آئیگا لاکن خیر البشر نی بہت دن

یہ راز اخیار سی چہپائی رکہا فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ مَاءً مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

قُمْ فَتَوَضَّأْ لِلصَّلٰوةِ پس ایک روز جبرئیل امین آئی تہوڑا پانی آسمان سی لائی کہا ای محمد اوٹہو

نماز کی لیئی وضو کرو فَعَلَّمَهُ جَبْرَئِيلُ الْوُضُوءَ عَلَى الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ مِنَ الْمِرْفَقِ وَمَسْحَ

الرَّاْسِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ الْكَعْبَيْنِ جبرئیل نی منہ دہونا کہنی تک ہاتہون پر پانی ڈالنا بتایا

اور سر و پا کا مسح کرنا یہاں تک سکھایا وَعَلَّمَهُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ اداے صلوٰۃ میں قیام و قعود کی
ترتیب سمجھائی عبد و معبود کی راہِ سلوک و رضا جوئی حبیب دکھائی فَلَمَّا تَمَّ لَهُ أَرْبَعُونَ
سَنَةً أَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ وَعَلَّمَهُ حُدُودَهَا فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ أَوْقَاتُهَا جس گاہ چالیس برس
عمرِ مبارک سے گذرے پھر جبرئیل حاضر خدمت والا ہوئے نماز پڑھنے کو امر کیا تاکہ بجا لائیں اور اوسکی
ارکان و حدود حضرت کو بتائے لاکن وقت سے خبر نہ دی اور عددِ رکعات سے بھی کمی رہی وَكَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ وَقْتٍ پس حضرت سرور کائنات
عبادت میں کھڑے رہتے اور ہر وقت میں دو رکعت نماز ادا کرتے وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْلَفُهُ وَيَكُونُ مَعَهُ فِي مَجِيئِهِ وَذَهَابِهِ لَا يُفَارِقُهُ فَدَخَلَ
عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي علی بن ابیطالب علیہ السلام حضرت خیر الانام سے
الفت زیادہ رکھتے تھے ہر دم آنے جانے میں رفاقت سے جدا نہ ہوتے تھے جب رسول مقبول نماز میں ۴۸
مشغول تھے ناگاہ شاہ ولایت پناہ وارد ہوئے فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ يُصَلِّي قَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي أَمَرَنِيَ اللهُ بِهَا جس گاہ سرورِ اولیا نے سید انبیا کو صورتِ
صلوٰۃ رکوع اور سجود میں دیکھا عرض کی اے ابو القاسم یہ کیا فعل ہے کہا نماز جسکو مجھے خدا نے امر کیا
وَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَهُ ہادی انسانی شاہ نجف کو دعوت اسلام اور دین
ملت کی ولی اللہ نے فوراً مسلمان ہو کے ساتھ نماز پڑھی وَأَسْلَمَتْ خَدِيجَةُ وَكَانَتْ لَا تُصَلِّي
إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلِيٌّ وَخَدِيجَةُ خَلْفَهُ پس خدیجہ نے بھی مذہب
اسلام رغبت سے قبول کیا خیر الوریٰ کے پیچھے نماز پڑھنے والا کوئی نہ تھا سواے خدیجہ اور علی مرتضیٰ کے
فَلَمَّا أَتَى لِذٰلِكَ أَيَّامٌ دَخَلَ أَبُو طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَعَهُ جَعْفَرٌ جس گاہ یونہیں چند روز گذرے ایک دن ابو طالب رضی اللہ عنہ

مجلس اول

گہر مین پیغمبر کی وارد ہوئی اونکی ساتہہ جعفر بہی آئی رسم تحیت اور سلام بجا لائی فنظر الی رسول اللہ
وعلی علیہما السلام بجنبہ یصلیان فقال لجعفر صل جناح ابن عمک خلیفہ بی نبی
دیکہا مصروف نماز ہین اور علی علیہ السلام اونکی برابر کہڑی ہوئی دمساز ہین ابو طالب اپنی فرزند
جعفر سی بولی جاکی تم بہی بہائی عمزاد کی مقتدی ہو لو فوقف جعفر بن ابی طالب من
جانب الآخر فلما وقف جعفر علی یسارہ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ من بینہما وتقدم وانشد ابو طالب فی ذلک یقول پس جعفر اپنی برادر کی
پہلو مین آ موجود ہوئی جب بائین طرف شاہ نجف کی وہ ذی شرف مقیم ہوئی تو رسول اللہ اونکی بیچ سی
آگی بڑہی اور مقدم ہیچ امام اور مولای انام واکابر اسلام ہوئی ابو طالب نی اپنی شعر پڑہی
عن عباد بن عبد اللہ عن علی علیہ وآلہ السلام قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ فخرج فی بعض نواحیہا عباد بن عبد اللہ نی علی ابن ابی طالب علیہ السلام
روایت کی ہی فرمایا کہ ہم رسول خدا کی ساتہہ مکہ مین رہتی تہی ناگاہ ایک سفر کو سید البشر صلی
ہم بہی اونکی ہمراہ قدم بجا ہوئی فما استقبلہ شجر ولا جبل الا قال لہ السلام
علیک یا رسول اللہ پس راہ مین کوئی درخت اور پہاڑ اور سنگ نہین ملا کہ جسنی فرط
ادب سی السلام علیک یا رسول اللہ نہ کہا وفی حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ علیہ السلام
ان الانبیاء مائۃ الف واربعۃ وعشرون الف نبی وذکر ان الرسل منہم
ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر اولہم آدم ابی ذر نی اوس جناب سی نقل کی ہی فرمایا
بدرستی کہ خدای تعالی نی ایک لاکہہ چوبیس ہزار بزرگوار کو نبی بنایا اور یہی راوی نی ذکر کیا
کہ اون مین تین سو تیرہ کو درجہ رسالت دیا پہلی سب سی آدم ابو البشر ہین آخرین محمد مصطفی
علیہ السلام پیغمبر داور ہین مروی عن واثلۃ بن الاسقع قال علیہ السلام ان اللہ

۴۹

مجلس اول فضایل نبوی مین

اصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی
هاشم وائلة ابن اسقع نی کها که مخبر صادق علیه السلام کا ارشاد هوا خدا نی اولاد ابراهیم سی
اسماعیل کو چنا اور اوس مین بنی کنانه اور اون مین قریش اور اونسی بنی هاشم کو منتخب کیا مجهی
برگزیده آل هاشم بنایا که میری حسب و نسب سی سبکو فخر آیا وروی عنه ابوذر وابن
عباس وجابر بن عبد الله وابن عمر وابو هریرة انه قال اعطیت خمسا وفی
بعضها ستا لم یعطهن نبی قبلی صحابه مذکورنی متفق حدیثین نقل کین حضرت نی فرمایا
مجهی عطا هوین پانچ کرامتین اور دوسری روایت مین چه شرافتین جو کسی نبی کو پهلی نهین ملین نصرت
بالرعب مسیرة شهر وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من
امتی ادرکته الصلوة فلیصل نصرت پائی نبی الله سی که ایک ماه راه تک رعب سی ہیبت لیا
اور ساری زمین میری مسجد بنائی جو کوئی اس امت سی وقت نماز مین چاهی هر جا پڑه سکتا هی
واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی وبعثت الی الناس کافة واعطیت
الشفاعة اموال مشرکین و عیال کفار سی غنیمت حلال کی جو شمشیر کسیکی واسطی اس غایت سی
مجال نهی مبعوث کیا مجهی ساری دنیا کی هدایت کو جو روز قیامت تک یه شریعت باطل نهو
تاج شفاعت سی خلایق کی سرفراز کیا وسیله آمرزش بنایا او سپر لوای حمد و حوض کوثر دیا آیندا
وقال علیه السلام ان بنی اسرائیل افترقوا علی اثنین وسبعین فرقة
وان امتی تفترق علی ثلاث وسبعین کلها فی النار الا واحدة قالوا من هم
یا رسول الله قال الذی انا علیه الیوم واصحابی ارشاد کیا رسول خدا صلی الله علیه وآله نی
صحابه سی جو تهی تهی ابد رستیکه قوم بنی اسرائیل بعد موسی کی بهتر فرقه هوی اور میری امت سی تهتر اور تین گروه
نهین گی سوای جماعت واحده سب دوزخ مین جلین گی پوچها وه کون لوگ هین جسکی نبی علیهم مین فرما

۵۰

مجلس اوّل

پابند اس راہ کی جسپر آج ہم اور صحابہ مستقیم ہین ای سلمین محبین مدح ومنقبت کو تنی سناخوش ہوئے ہو
اب حاضرین شرح مصیبت گوش کرو ونکو مروی فی کتاب کامل الزیارت بسندہٖ
عَن اَبِی عَبدِ اللہِ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا اُسرِیَ بِالنَّبِیِّ کتاب کامل الزیارت مین اپنی سند سے
روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی جب سرور کائنات کو معراج مین
رتبہ قابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ کی سیر دکہائی اور بساط قرب الہی پر اوس صدر نشین کونین کی تشریف پہنچائی
قِیلَ لَہٗ اِنَّ اللہَ مُختَبِرُکَ بِثَلَاثٍ لِیَنظُرَ کَیفَ صَبرُکَ اونسی کہا اللہ تعالی تین امر مین تمہین مختار
کرتا ہی کہ دیکہی ادمین صبر اور تحمل کا مقام کیسا ثابت رہتا ہی قَالَ اُسَلِّمُ لِاَمرِکَ یَا رَبِّ وَلَا
قُوَّۃَ لِی عَلَی الصَّبرِ اِلَّا بِکَ عرض کی ای خدا مین اوس امر کی تسلیم کرونگا اور سوای تیری مدد کی قوت
صبر نہین پاونگا فَمَا هُنَّ قِیلَ اَوَّلُهُنَّ الجُوعُ وَالاَثَرَۃُ عَلٰی نَفسِکَ وَعَلٰی اَهلِکَ لِاَهلِ الحَاجَۃِ
نبی الوری نی پوچہا وہ کیا ہین اونکا بتا فرمایا گیا پہلی ادمین فقر و فاقہ کی ابتلا تمہاری ذات کا
بہوکا رہنا اور اہل وعیال پر بہی وہ صدمہ رہنا واسطی حاجت والونکی ایثار کرنا اپنی اوپر اونکو مقدم کرنا
قَالَ قَبِلتُ یَا رَبِّ وَرَضِیتُ وَسَلَّمتُ وَمِنکَ التَّوفِیقُ وَالصَّبرُ خیر البشر نی کہا ای
مینی قبول کیا رضا وتسلیم سے تجہسی توفیق صبر کو چاہا وَاَمَّا الثَّانِیَۃُ فَالتَّکذِیبُ وَالخَوفُ الشَّدِیدُ
وَبَذلُکَ مُهجَتَکَ فِی مُحَارَبَۃِ اَهلِ الکُفرِ بِمَالِکَ وَنَفسِکَ دوسری ابتلائی تکذیب اور خوف
شدید کی بلا اوٹہانا اپنی تئین اہل کفر کی جہاد پر ہلاکت مین ڈالنا مال اور جان کو ادمین بیدریغ کہونا
اور بذل وجہد مین وزرات مصروف ہونا وَالصَّبرُ عَلٰی مَا یُصِیبُکَ مِنهُم مِنَ الاَذٰی مِن اَهلِ النِّفَاقِ
وَالاَلَمِ فِی الحَربِ وَالجِرَاحِ اس مین جو مصیبت پہنچی وہ اذیت پر صبر کرنا اور حالات مین سب کرب
بلا کی راضی رہنا منافقونکی آزار اور الم حرب اور جراحات بدن کا جنگ مین رنج وغم اوٹہانا قَالَ یَا رَبِّ
قَبِلتُ وَرَضِیتُ وَسَلَّمتُ وَمِنکَ التَّوفِیقُ وَالصَّبرُ سید انبیائی کہا ای مولا مینی یہ بہی قبول کیا

مجلس اول

اوسپر تہ دل سی راضی ہوا گردن طاعت کو راہِ رضا مین جہکایا اور تیری توفیق و طاعت و صبر پر
تکیہ کیا وَاَمَّا الثَّالِثَۃُ فَمَا یَلْقَی اَہْلُ بَیْتِکَ مِنْ بَعْدِکَ مِنَ الْقَتْلِ اور تیسرا وہ ہی جسمین
مبتلا ہونگی اہلبیت بعد از تمہاری سب مارے جائینگی عرا اور جو خاص وہ ہی پاری اَمَّا اَخُوْکَ عَلِیٌّ
فَیَلْقٰی مِنْ اُمَّتِکَ الشَّتْمَ وَالتَّعْنِیْفَ وَالتَّوْبِیْخَ وَالْحِرْمَانَ وَالْجَہْدَ وَالظُّلْمَ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ الْقَتْلُ پس
بہائی تمہارے علی امت کی ہاتہہ سی گرفتار ستم ہونگی اور انکو ذلت اور مذمت اپنی سنا کر رنج دینگی
اپنی حق سی محروم اور ناکام ہونگی زندگی بہر بستر اذیت پر سوینگی انکا شرف اور بزرگی ہی اخراج ظلم
ہونگی آخر کو ان بلیات کی درجۂ شہادت پائینگی فَقَالَ یَا رَبِّ قَبِلْتُ وَسَلَّمْتُ وَرَضِیْتُ وَمِنْکَ
التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ رسول نے یہہ بہی جواب دیا اپنی تسلیم و رضا مین یہہ قبول کیا اور تجہسی اے خدا توفیق و صبر
کا ہی وَاَمَّا ابْنَتُکَ فَتُظْلَمُ وَتُحْرَمُ وَیُؤْخَذُ حَقُّہَا غَصْبًا الَّذِیْ جَعَلْتُہٗ لَہَا اور بیٹی تمہاری
پس اوسپر ظلم کی آری چلینگی جو حق تمنی دیا ہوگا وہ غصب سی چہین لینگی وَتُضْرَبُ وَہِیَ حَامِلَۃٌ وَ
یُدْخَلُ عَلٰی حَرِیْمِہَا وَمَنْزِلِہَا بِغَیْرِ اِذْنٍ جس حال مین وہ حاملہ ہوگی دشمن ستم سی مارینگی بی اذن اوسکی محل مین
داخل ہونگی قدم دہرینگی ثُمَّ یَمَسُّہَا ہَوَانٌ وَذُلٌّ ثُمَّ لَا تَجِدُ مَانِعًا پہر اوسی بہت اذیت اور
ذلت کی شدت پہنچیگی کوئی حامی اور مددگار مانع از ارکو نہین دیکہی گی وَتَطْرَحُ مَا فِیْ بَطْنِہَا مِنَ الضَّرْبِ
وَتَمُوْتُ مِنْ ذٰلِکَ الضَّرْبِ بیٹ کا بچہ اوس ضرب کی صدمہ سی گرجائیگا پہر اسی مظلومہ کی جان جائیگی
فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قَبِلْتُ یَا رَبِّ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ
پیغمبر خدا فرماتی ہین کہ میں حضور باری مین استرجاع کیا بعد کلمہ رضا و کلمہ تسلیم اور طلب صبر و توفیق کو سنا دیا
وَیَکُوْنُ لَہَا مِنْ اَخِیْکَ ابْنَانِ یُقْتَلُ اَحَدُہُمَا غَدْرًا وَیُسْلَبُ وَیُطْعَنُ تَفْعَلُ ذٰلِکَ
اُمَّتُکَ اور بیٹی کی تمہاری بہائی کی دو فرزند پیدا ہونگی فریب اور مکر سی زہر دیکر ایک کو مارینگی
ہنگامہ ہوا مین سب لوٹ لیجائینگی دست جفا سی خنجر کا وار لگائینگی یہ آزار و ستم تمہاری امت اوپر

۵۳

مجلس اول

جاری رہی تیر میدا بعد شہادت برسینگی قَالَ قُلْتُ یَا رَبِّ وَسَلَّمْتُ وَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عرض کی رسالت پناہی نی کہ الٰہی مجھی یہی منظور ہی اور دل وزبان پر تسلیم ورضا مین
صبر وشکر مو فور ہی وَاَمَّا ابْنُہَا الْاٰخَرُ فَتَدْعُوْہُ اُمَّتُکَ اِلَی الْجِہَادِ ثُمَّ یَقْتُلُوْنَہٗ صَبْرًا
وَیَقْتُلُوْنَ وَلَدَہٗ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ دوسرا بیٹا اوس دختر کا است کی لوگ نامی
بہوائینگی پر دیسمین جہاد کی واسطی غریب مظلوم کو بلائینگی حالت صبر وبیکسی اور پیاس مین قتل کرینگے
اوسکی فرزند اور ساری اقربا جو ساتھہ ہونگی سبکو مارینگی ثُمَّ یَسْلُبُوْنَ حَرَمَہٗ پھر عورات الحرم کا اسباب
زیور لوٹینگی وہ بی وارث مال وبیکاسی جہاتی کوٹین گی فَیَسْتَعِیْنُ بِیْ وَقَدْ مَضَی الْقَضَآءُ مِنِّیْ
فِیْہِ بِالشَّہَادَۃِ لَہٗ وَلِمَنْ مَّعَہٗ وہ ستمزدہ مجہسی امداد مانگی گا اپنی حال زار پر اعانت چاہی گا
بتحقیق کہ میری قضا وقدر مین اوسکی شہادت کا امر ہو چکا اور جو رفقا وعزیز ہمراہی مین ہونگی اونکا بھی جانا
لکہہ گیا وَیَکُوْنُ قَتْلُہٗ حُجَّۃً عَلٰی مَا بَیْنَ قُطْرَیْہَا اوسکی قتل کا حادثہ جہان پر دست آویز اور حجت ہوگا
عذاب اور ثواب کا نتیجہ ناری اور ناجی کو ملیگا فَیَبْکِیْہِ اَھْلُ السَّمٰوَاتِ وَاَھْلُ الْاَرْضِیْنَ
جَزَعًا عَلَیْہِ اوسکی شہادت سی ساری اہل آسمان وزمین نوحہ وبیقراری کرینگی باچشم پر آب اور دل حزین
وَتَبْکِیْہِ مَلَآئِکَۃٌ لَمْ یُدْرِکُوْا نُصْرَتَہٗ مدام رقت مین آنسو بہائینگی سب محبان فدائی اور وہ
فرشتی جنہون نی اوسکی سعادت نصرت نہین پائی ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْ صُلْبِہٖ ذَکَرًا بِہٖ اَنْصُرُکَ اوسکی
صلب اطہر اور نسل بہتر وبرتر سی ایک فرزند رشید پیدا کرونگا اوسکی برکت وجود سی تیری دین اور ملت کو خوب
رونق دونگا وَاِنَّ شَبَحَہٗ عِنْدِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ بِالْعَدْلِ وَیُطَبِّقُہَا
بِالْقِسْطِ یَسِیْرُ مَعَہُ الرُّعْبُ یَقْتُلُ حَتّٰی یُشَکُّ فِیْہِ وہ صورت نورانی کی شبیہ میری تحت
عرش زینت افزا ہی اوسکی ہاتھوںسی روی زمین پر بھی عدل اور برکت کو بھر نا ہی لشکر ہیبت اور اقبال و
ظفر وہ سرور کی ہمراہ رہی گا کافر اور ناپاک انسان وحیوان کو قتل کریگا یہان تک جو وفور قتالہ سے

مجلس اول

شکایت کہیگی صدق وصفای اسلام اورایمان کا دم بھرنگی فقلت اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ
فقیل لی ارفع راسک فرفعت راسی فنظرت الی رجلٍ من احسن الناس صورۃً
واطیبہم ریحًا پس منادی نی آواز دی تہی کہ ذرا سرا وٹہا کر عرصہ رحمت مین قدرت خدا کا
تماشا دیکہو جب مینی منہ کو اوٹہایا تو ایک جوان رعنا نظر آیا کہ ساری جہان کی خلق نیکوسی خوشرو تہا
اور لطافت مین رایحہ کی عطر غالیہ اور عنبر سی زیادہ خوشبو تہا والنور یسطع من بین عینیہ و
من فوقہ ومن تحتہ لمعان نور اوسکی پیشانی اور سراپا سی چمکتا تہا کہ آنکہون مین پرتو روشنائی
دلکو سرور پہنچاتا فدعوتہ فاقبل الیّ وعلیہ ثیاب النور وسیما کل خیر پس مینی اوسکو
اپنی پاس بلایا تو میری نزدیک آیا لباس نور پہنی ساری نیکی کا حسن دلربا دکہاتی دیا حتّی قبّل
ما بین عینیّ جیسی بہت محبت اور پیار سی بلا کہ میری درمیان چشم اور پیشانی کا بوسہ لیا ونظرت
الی ملائکۃ حفوا بہ لا یحصی عددہم الّا اللّٰہ عزّ وجلّ فرشتونکو نظر کی مینی جو اوسی چارونطرف
گہیری تہی کہ اونکی تعداد سوای خدا کوئی حساب نہین کر سکی فقلت یا ربّ تغضب بہذا الّذین
اعدی ہؤلاء رسول خدا کہتی ہین مینی عرض کی بارالہا جو عداوت رکہی میری عترت سی اسکی باعث ان
اوپر غضب نازل کرتا ہی وقد وعدتنی النصر فیہم فانا انتظرہ منک تعجیل کہ تونی من
اہلبیت مین وعدہ کیا ہی نصرت اور یاریکا پس منتظر ہون وفای اقرار اور ظہور مددگاری کا وہؤلاء
اہلی واہل بیتی وقد اخبرتنی بما یلقون من بعدی پروردگارا یہ لوگ جان اور میری
اہل وعیال ہین میری جو مصائب مین مبتلا ہونگی تونی سب خبر دی ہی ولو شئت لاعطیتنی
النصر فیہم علی من بغی علیہم اگر تو چاہتا اور مصلحت جانتا تو اونکی نصرت اور امداد کرتا دشمنونکو
جو بغاوت کرین اونکو ظفر دیتا کہ عداوت کا نام کوئی شقی نہ لیتا وقد سلّمت وقبلت ورضیت
ومنک التوفیق والرضا والعون علی الصبر بیشک مینی تیری مشیت پر تسلیم ارادہ تقدیر کی

٥٣

مجلس اول

مرضی رب قبول ہوئی توفیق طاعت کو جسکی چاہا اور مدد صبر کا طالب گار بنا تا فقیل لہ

اَمَّا اَخُوکَ فَجَزَاءُ ہٗ عِنْدِی جَنَّۃُ الْمَاْوٰی نُزُلًا لِصَبْرِہٖ مخبر صادق فرماتی ہین یس

ندای غیب آئی اور یہی بشارت دلنواز سنائی یا محمد وہ بہائی تمہارا جو علی مرتضی ہی اوسکی ادا خیر

صبر کی عوض جنت الماوی ہی اُفْلِجُ حُجَّتَہٗ عَلَی الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْبَعْثِ روز قیامت اوسکی فضیلت

اور بزرگی خلایق پہ کہلیگی اوس شرف بحساب کا زبان دوست اور دشمن اقرار کریگی وَاُوَلِّیْہِ

حَوْضَکَ یَسْقِیْ مِنْہُ اَوْلِیَاءَکُمْ وَیَمْنَعُ مِنْہُ اَعْدَاءَکُمْ تمہاری حوض کوثر کا اوسی

اہتمام سقایت دونگا تمنا کرم اور عفو کا پیمانہ بخش نام کر دونگا کہ تمہاری ساری محبون کو آب سرد

پلائی اور اعدا کو پیاسا مارکی دور تر ہٹائی وَاَجْعَلُ عَلَیْہِ جَہَنَّمَ بَرْدًا وَّسَلَامًا یَدْخُلُہَا

فَیُخْرِجُ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مَوَدَّۃً زبانہ آتش اوسپر جہنم کا سرد اور سلامت

ہو جاویگا تا اوسمین داخل ہوکی دوستونکو عذاب سی چہڑا لیگا جسکی دل مین ذرہ برابر اپنی محبت پائیگا

نہال کی بہشت مین عزت سی پہنچائیگا وَاَمَّا ابْنُکَ الْمَقْتُوْلُ الْمَخْذُوْلُ وَابْنُکَ الْمَغْرُوْرُ

الْمَقْتُوْلُ صَبْرًا فَاِنَّہُمَا مِمَّا اُزَیِّنُ بِہِمَا عَرْشِیْ اور تمہارا بیٹا پامال جفا شہید زہر جفا

اور دوسرا فرزند جگر پارہ تیغ ستم کا مارا وہ مقتول عمامہ اور جامہ بدن سی عریان فرش خاک اوپر

مین غلطان صبر کرنیوالا محنت شہادت کا مبتلای مصیبت ابتدای است کا اون دونون سی اپنی عرش کی

زینت بڑہاونگا قائمہ جلال کی پاس منبر نور پہ بٹہاونگا تاکہ خلق اونکی رتبہ شرف اور عزت کو پہچانی

اور بلا کا عوض آل عبا پائین وَلَہُمَا مِنَ الْکَرَامَۃِ سِوٰی ذٰلِکَ مِمَّا لَا یَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

لِمَا اَصَابَہُمَا مِنَ الْبَلَاءِ واسطی اونکی اور فضل و کرم مستعد ہی کہ وہ کسی بشر کی خیال مین ہرگز

نہین گذری بسبب اوس امتحان جور و جفا کی جو اونپر پڑیگی اوس شدت آفت مین صبر اور شکر

میری درگاہ مین کرینگی فَعَلَیَّ فَتَوَکَّلْ پس تو بہیر توکل اور تکیہ اعتماد کرنا اور چشم امید رحمت کی

مجالس اول

وصول مین رکہنا وَلِكُلٍّ مَنْ اَتٰى قَبْرَهُ مِنَ الْخَلْقِ مِنَ الْكَرَامَةِ لِاَنَّ زُوَّارَهُ زُوَّارُكَ
وَزُوَّارُكَ زُوَّارِيْ وَعَلَيَّ كَرَامَةُ زَائِرِيْ خلایق سی جو اوسکی تربت پر زیارت کو
آئیگا وہ کرامت اور ثواب عظیم دنیا و آخرت کا پائیگا بدرستی کہ اوسکا زایر تمہارا زوار ہی اور تمہارا
زیارت کرنیوالا میرا زوار ہی مجہپر لازم ہی اپنی زوار کی توقیر بزرگ بانی واجب گردانا نعمات عالیہ شیر
سبحانی وَاَنَا اُعْطِيْهِ مَا سَاَلَ وَاَجْزِيْهِ جَزَاءً يَغْبِطُهُ مَنْ نَظَرَ اِلٰى عَظَمَتِيْ اِيَّاهُ
وَاَرَدْتُ لَهُ مِنْ كَرَامَتِيْ وہ لوگ جس امر کی طالب ہون عطا کرونگا ایسی مغفرت اور عنایت
نیک جزا دونگا کہ جو دیکہی اوسی غبطہ آتی کسی وہم و خیال مین وہ مرتبہ نہ سمای سیری مشیت نی
اونکی واسطی کرامت کا قصد کیا اور عاملان قضا و قدر کو نفاذ کا حکم دیا وَاَمَّا ابْنَتُكَ فَاطِمَةُ
فَاِنِّيْ اُوْقِفُهَا عِنْدَ عَرْشِيْ دختر نیک اختر تمہاری فاطمہ پس اوسکو بلا دونگا روز محشر سایہ مین
اپنی عرش کی ٹہراونگا فَيُقَالُ لَهَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَّمَكِ فِيْ خَلْقِهِ پس خطاب ہوگا اللہ نی تجہی
آج کی دن حاکم عرصات کیا ساری بندون کی جزای نیک اور سزای بد کا اختیار دیا فَمَنْ ظَلَمَكِ
وَظَلَمَ وُلْدَكِ فَاحْكُمِيْ فِيْهِ بِمَا اَحْبَبْتِ ایفاطمہ جسنی تجہپر ظلم روا رکہا خواہ تیری اولاد کا دل
اوسکی ہاتہ سی دکہا اپنی دشمن کی حق مین جو چاہو پاداش عقوبت عذاب کی تجویز کرو فَاِنِّيْ اُجِيْزُ
حُكُوْمَتَكِ فِيْهِمْ تحقیق کہ مین اونکی باب مین تیری حکم کو منظور کرونگا اور ویسی ہی سلوک ہا
اونگا فَتَشْهَدُ الْعَرْصَةَ فَاِذَا اُوْقِفَ مَنْ ظَلَمَهَا اَمَرَتْ بِهِ اِلَى النَّارِ شغول محشر
نشور مین ہونگی جسکو اپنی حق کا غاصب اور ظالم دیکہین گی اوس بدکار کو گرفتار کیا امر کرینگی آتش
جہنم مین لیجانی کا فرمان دینگی پس ای اہل ولا اپنی ہادی اور پیشوا کا ماجرا سنی سنا اذیت ذات اور
اولاد کی کشت کا سنہ پر صبر و شکیبا دیکہا کہ پیغمبر آخر الزمان ہماری اور پر ستم بہ رسان چو اپنی عزیز اور
اقربا محبون پر قربان کی روز ازل سی جانا کہ راہ خدا مین فرزند ہلاک ہو جائین گی قیامت مین ورثہ

مجلس اول وفات سرورِ کائنات

شفاعت سے عاصیاں است نجات پائیں ایسے غم پرور کی واقعہ ہجرت میں رونا عین ثواب جیسا نواہ
عزای سید البشر میں اہلبیت کی شرکت کو فرض شیخ و شاب سمجھا نور روزِ وفات میں سرورِ کائنات کے
محدثین فریقین اختلاف رکھتے ہیں مگر اہل ایران اٹھائیسویں ۲۸ شہر صفر کو رسم عزا میں کار دنیا نہیں کرتے ہیں
رحلت کا سبب بیماری تپ عارضہ درد سر جو شدت سے ہوا لکھا ہے اور دوسری روایت میں زن
یہودیہ کی فریب خیا سے شہادت پانا کہا ہے حضرت کو عداوت سے دعوت میں اپنی گھر بلایا گوشت
حلوان میں زہر قاتل ملایا جو انسان لا یفقہ ہ بائی کو وہ طعام کھلایا اوسکی اثر نے مرض نجات جسم اقدس میں
پہیلایا فظلم ملولنہ وہ جو وقت فغان آیا مقام داد ہے زینت بزم مصیبت نالہ وشیون یاد دہیا
محرم اسرار حق دنیا سے گزرا ہے مخدرہ فاطمہ صاحب عزا کی پیا ہیں امداد ہے بیت الحزان میں علی و حسنین
اندوہناک بیقراری کی سبب جان حسین برباد ہے مثل ابر نوبہار اشک حسن جو روانہ ہے غلغلہ کی انعام
وہ روز محشر شا ہے یہ زبان حال میں اشعار ناظر نے کہے فرد حسنین کی سولانی لکھا صاد ہے
مصرع جسمی ارشاد کرتی ہیں حضرت اتباع خاص جو حسن ہیں یہی ہوا وستاد

ماجرای بیماری اور وفات دفن رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ جو کتاب ... میں ہے

گلشن الکرم ... مسافران ... و مہاجران مدینہ حیات سے جانی تسلیان ... مصیبت زدہ خلیبان منبر گاہ
رفقت بازماندگان اہلبیت شیون و نالہ سرایان اصحاب اندوہ و محن صنعات روایات حزن و الم سے
سینہ کتابات کی اخبار ماتم کو بیان کرتی ہیں روتی ہیں کہ جب دعوت حق کا پیام شوق جناب خیر الانام
آیا اور وقت خرام قدم احمدی در خدا گاہ قرب میں جانب دار السلام نزدیک پہنچا روز آسائش اور آرام
تلخ ... کا شام غم سے مبدل ہوا شب راحت انجام فاطمہ زہرا نے صبح الم سے تدارک اجل کیا پیسا سا آیا کبھی
حسن و حسین کا دو بہائی دیا با بب در بدری او بخوی زینب و ام کلثوم کہلاتی ہی نے کہا وارث مقام

مجلس اول وفات سرور کائنات

ابراہیم فی حجۃ الوداع سے مدینہ میں رحلت کی ہر خطبہ میں صحابہ کو اپنی وفات کی خبر مصیبت دی وَلَمَّا اَحَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِالْمَرَضِ الَّذِیْ اِعْتَرَاہُ وَذٰلِکَ یَوْمَ السَّبْتِ اَوْ یَوْمَ الْاَحَدِ لِلَیَالٍ بَقِیْنَ مِنْ صَفَرٍ بیمار ہوئے خیر الوریٰ اوس مرض میں کہ عارض حال رہا بالین نبوی کے سر صحت رہا وہ آخر مہینا شہر صفر کا بیان کیا کہ ہفتہ خواہ اتوار کا دن تھا اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَتَبِعَہٗ جَمَاعَۃٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَتَوَجَّہَ اِلَی الْبَقِیْعِ نہایت ضعف سے علی مرتضیٰ کا ہاتھ تھام کی بقیع میں گئی اونکی ساتھ بہت صحابہ محزون اور مغموم جا پہنچی اہل قبور کے سرہانے جا کی کلام سے ارواح شہدا کو ہدایای رحمت دئے ثُمَّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ یَعْرِضُ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ کُلَّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَقَدْ عَرَضَہٗ عَلَیَّ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ پھر کہا کہ جبرئیل ہر سال مجھے ایکبار قرآن سناتا اب کی برس دو مرتبہ عرض کیا وَلَا اَرَاہُ اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِیْ اسکا باعث کچھ نہیں دیکھتا مگر یہ کہ اور زمانہ اجل کا قریب پہنچا ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ خُیِّرْتُ بَیْنَ خَزَائِنِ الدُّنْیَا وَالْخُلُوْدِ فِیْہَا اَوِ الْجَنَّۃِ فَاخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّیْ وَالْجَنَّۃَ پھر خطاب کیا یا علی مجھے اختیار دیا دنیا کی ساری خزانی اور ہمیشہ زندہ رہنے کا یا شربت موت پینا جنت الماوا میں جانا میں نے لقای پروردگار کو مانگا اور داخل ہونا فردوس کا چاہا ثُمَّ عَادَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَمَکَثَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مَوْعُوْکًا پھر بیت الشرف میں پھری تین روز شدت میں تپ لرزہ کی مبتلا رہی ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْاَرْبِعَا مَعْصُوْبَ الرَّاْسِ مُتَّکِئًا عَلٰی عَلِیٍّ بِیُمْنٰی یَدَیْہِ وَعَلَی الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ بِالْیَدِ الْاُخْرٰی روز چہارشنبہ دہنی ہاتھ سے دوش پر علی ابن ابی طالب کی تکیہ لگائی اور دست چپ شانی پر فضل ابن عباس کی رکھی مسجد میں تشریف لائی تسکین درد سر کو عصابہ باندھی تھی ضعف و نقاہت سے قدم تھرتھراتے تھے فَجَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ قَدْ حَانَ مِنِّیْ خُفُوْقٌ مِنْ بَیْنِ اَظْہُرِکُمْ عرش نشین منبر اجلاس فرمایا حمد اور ثنای خدا کو ادا کیا

مجلس اول وفات سرور کائنات

صحابہ کو پیام فراق سنایا کہا ای گروہ خلایق میری رحلت کا وقت آیا میں عنقریب سفر آخرت کرتا ہون

فَمَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي أُعْطِهِ إِيَّاهَا وَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيَّ دَيْنٌ فَلْيُخْبِرْنِي

بہ جسکی واسطی میرا کوئی طرح کا وعدہ ہو بیان کری اوسی دیا جائی اور جو کسی کا میری اوپر کچھہ قرض ہو

مانگی تا اسکا حق ادا ہو فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لِي عِنْدَكَ عِدَةٌ إِنِّي

تَزَوَّجْتُ فَوَعَدْتَنِي أَنْ تُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ أَوَاقٍ ایک شخص نی حضرت کی روبرو اوٹھہ کی کہا

ای سید انبیا تمہارا میری ساتھہ اقرار ہوا تھا جب میں نی شادی کی تو آپنی وعدہ کیا مجھی تین اوقیہ عطا

کرنی کا فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَعْطِهَا إِيَّاهُ يَا فَضْلُ فرمایا ای فضل خزانہ کرم سی لا دو

اور سایل کا مدعا پورا کرو ثُمَّ نَزَلَ فَلَبِثَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ بعد ازاں اوس سید اور مصلح

نیچی اوتری روز چہار شنبہ اور پنجشنبہ علیہ مرض میں مبتلا رہی وَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ جَلَسَ عَلَى

الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ جمعہ کی دن مسجد میں قدم رکہا منبر پر جا کی خطبہ پڑہا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ

لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ شَيْءٌ يُعْطِيهِ بِهِ خَيْرًا أَوْ يَصْرِفُ بِهِ عَنْهُ شَرًّا إِلَّا الْعَمَلُ

پہر سرکار کی کہا ای گروہ خلایق یقین جانو درمیان بندی اور خدا کی واسطہ قرابت نہ مانو جسکی سبب

اپنی نیکی دی اور برائی کو جدا دی دور کری سوا عمل خیر کی جو اوسمین مطیع اور سرگرم ہو أَلَا لَا يَدَّعِ

مُدَّعٍ وَلَا يَتَمَنَّ مُتَمَنٍّ اس دعوی باطل پر کوئی قدم نہ بڑہائی اور تمنای بیہودہ مین نہ کہا

وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يُنْجِينِي إِلَّا عَمَلٌ مَعَ رَحْمَةِ اللهِ وَلَوْ عَصَيْتُ لَهَوَيْتُ

قسم ہی اوسکی جسنی مجھی برحق نبی کیا کہ نجات دینی والا میرا کوئی نہیں مگر عمل خیر کا وہ بہی جب رحمت

الہی شامل ہو اور اگر میں گناہ کرون تو ہلاکت سی جان نہ بچی اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

خداوندا میں تیرا حکم پہنچا پایا پس میرا گواہ رہ اور بعد وقت رہنا اس کلام کو تین بار تکرار کیا اور منافقین کو سنایا

وداع ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ وَكَانَ إِذْ ذَاكَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ

59

مجلس اول وفات سرور کائنات

فاقام بہ یوما او یومین پس مقتدای انام نے نزول فرما کے ہمراہ صحابہ نماز پڑھی اور ناتوانی
کرتی پڑتی حجرہ طیبہ کی راہ لی اس حال سے گھر میں ام سلمہ کی گئی ایک دن خواہ دو روز وہاں
بسر ہوی فجاءت عائشة تسأله ان ینقل الی بیتها لتتولی تعلیله فاذن لها
وہاں بی بی عائشہ عیادت کو آئین اپنی مکان مین اوٹھا لیجانی کو چاہا کہ بیماری کا اچھا علاج ہو
حضرت نی بھی منظور کیا فانتقل الی البیت الذی اسکنته عائشة فاستمر ضربه
فیه ایاما وثقل علیه وآله السلام حبیب خدا نے اوس کاشانی مین نقل مکان فرمائی
دو دن جو وہاں رہی بیماری نی شدت دکھائی ثم اغمی علیه من التعب الذی لحقه
فملکت هنیئة پھر ضعف آزار کی سبب غش آیا تھوڑی دیر تک وہی حال رہا وبکی المسلمون
وارتفع النحیب من ازواجه وولده ومن حضره اس محنت اور ملال مین
مسلمین آواز بلند سے چلائی نالہ و شیون مین ازواج طاہرات اور اولاد نی شریک بہائی جو آیا
خاتم انبیا کا صدمہ مرض دیکھا بیتاب ہوکی رونی لگا صبر جاتا رہا فافاق علیه وآله السلام
فقال ولاکن احفظونی فی اهلبیتی پس فریاد و زاری سنکی خیر البشر ہوش مین آئی ارشاد
اسلام جہت مین ہوئی الاکن میری اہلبیت پر نظر رعایت رکہنا قرابت رسول کی باعث عزت اور حرمت
رکنا واستوصوا باهل الذمة خیرا واطعموا المساکین الصلوة وما ملکت
ایمانکم میری سفارش پاسداری مین کفار اہل ذمہ کی نہ بھولیو بھوکی مساکین کو طعام کہلاؤ اگر میہ
تمہاری پاس حاضر نہو تو خدا سے اونکی واسطی دعا مانگو لونڈی غلام پر مہربان رہو بندگان الہی کو بے قدر
نہ مارو فلم یزل یردد ذلك ثم اعرض بوجهه عن القوم فنهضوا بار بار ایسا ہی کلام
فرماتی رہی جب سنتا ولسی پھیرا تو سب لوگ چلی گئی وبقی عنده العباس والفضل وعلی
واهلبیته خاصة فقال له العباس جب حضور تفسیر سے غیر سب دور ہوی عباس او فضل

مجلس اول وفات سرور کائنات

اور علی علیہ السلام باقی رہی تو عباس بولی یا رسول اللہ ان یکن ہذا الامر فینا مستقرا
من بعدک فبشرنا وان کنت تعلم انا نغلب علیہ فاوص بنا ای رسول خدا اگر گاہ
یہ امر خلافت بعد تمہاری ہمکو ملی تو بشارت دو اور اگر جانتی ہو کہ ہم دبای جاینگی صدمات اوٹھاینگی
تو ہمین وصیت کرو فقال انتم المستضعفون من بعدی واصمت جواب دیا کہ میری
پیچھی تم ماخیر اور ستم رسیدہ ہوگی یہ فرما کی حضرت خاموش ہوگئی ونہض القوم وہم یبکون وہ سب
لوگ اوٹھ کر چلی اور فراق و مصیبت مین روتی تھی فلما خرجوا من عندہ قال ردوا الی
اخی علی بن ابی طالب وعمی عباسا فلما استقر بہما المجلس جب ساری حاضرین اٹھ گئے
باہر نکلی تو سید المرسلین خاتم النبیین بولی میری بھائی علی اور چچا عباس کو پکارو کہ کہنا ہی سامنی بلاؤ
وہ دونو بزرگوار کہ ہم دولت سرا مین کہ چری خدمت اقدس مین روبرو بیٹھی قال رسول اللہ یا
عباس یا عم رسول اللہ تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی دینی فسہ بابا
ای عم کرام خیر الانام کی میری وصیت گوش قبول مین سنو اور وعدہ نکو وفا قرض کو ادا کرو فقال
العباس یا رسول اللہ عمک شیخ کبیر ذو عیال کثیر وانت تباری الریح سخاء
وکرما وعلیک وعد لاینہض بہ عمک عباس نی جواب دیا کہ ای حبیب خدا تمہارا چچا بہت
بوڑھا اور بال بچون والا ہی تم سخا و کرم مین طوفان ہو وعدہ عطا وجود بی پایان اور ای عم غریب
وفا نہین کر سکتا فاقبل علی علی فقال یا اخی تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی
دینی فقال نعم یا رسول اللہ پس امیر المؤمنین علی کی جانب خطاب کیا فرمایا ای بھائی
وصیت یاد رکھنا جو وعدہ کیا ہی وفا اور جتنا قرض ہی وہ سب ادا کرنا عرض کی بہت اچھا
ای رسول خدا فقال لہ ادن منی فدنی منہ فضمہ الیہ ونزع خاتمہ من یدیہ
فقال لہ خذہا فضعہ فی یدک یہ جواب سنکی رسالت مآب نی اونکو پاس بلایا چھاتی سی لگایا انگشتری

۶۱

مجلس اول وفات سرورکائنات

تو سینہ سے لگایا، دریاے نبوت اور امامت کو جوش الفت میں ملایا، ابواب علوم اور فتوح کی ہزاروں کا
طریقہ سنایا، انگشتری مہر دست مبارک سے اتاری اور تاجدار ہل اتی کو عطا کی، فرمایا یہ نشانی ہماری
لو، اپنی انگشت تسکلک شاہ میں پہنو۔ وَدَعَا بِسَيْفِهِ وَدِرْعِهِ وَجَمِيعِ لَامَتِهِ فَدَفَعَ ذٰلِكَ
اِلَيْهِ پس نبی اللہ نے شمشیر خاص اور جوشن زرہ اور سارا سامان منگایا، ہر گاہ وہ جمیع ہواشاہ اولیا کو
عنایت کیا۔ وَالْتَمَسَ عِصَابَةً كَانَ يَشُدُّهَا عَلٰى بَطْنِهِ اِذَا لَبِسَ دِرْعَهُ سرور اوصیا نے
وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہننے کے وقت کمر میں باندھا جاتا۔ اَنَّ جِبْرَئِيلَ نَزَلَ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ فَجِيءَ بِهَا اِلَيْهِ
فَدَفَعَهَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مدرستی کہ جبرئیل امین ایک روز لائے تھے وہ کمر بند آسمان سے، ابر رحمت الہی
رسول مجید نے وہ بھی طلب کیا، جب آیا تو آپ نے پشت و پناہ امیر المومنین کو دیا۔ وَقَالَ اَقْبِضْ
هٰذَا فِيْ حَيَاتِيْ فرمایا اے جان پاک میری حیات میں اس مال پر قبضہ کرو، پھر مال میں دیکھا چاہیے
کیا انقلاب ہو۔ وَدَفَعَ اِلَيْهِ بَغْلَتَهُ وَسَرْجَهَا وَقَالَ امْضِ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْزِلِكَ
اپنا مرکب سواری اور ساز و زین منگایا، شاہ دین کو سونپ کہا اپنے گھر لیجاو، پایان خدا۔ وَكَانَ
مِنَ الْغَدِ حُجِبَ النَّاسُ عَنْهُ وَثَقُلَ فِيْ مَرَضِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ حبیب داور
دن ہوا خلق کا آنا جانا کم کیا، مرض کی زیادتی سے ضعف بڑھا جان کو صدمہ دیا۔ وَكَانَ عَلِيٌّ
لَا يُفَارِقُهُ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ فَقَامَ فِيْ بَعْضِ شُؤُوْنِهٖ اور سے عالم میں حیدر صفدر دم بھر جدا
نہیں ہوتی تھے، ایک دفعہ رفع ضرورت کو باہر گئے تھے۔ فَاَفَاقَ اِفَاقَةً فَافْتَقَدَ عَلِيًّا رسول خدا کو
جو تھوڑا سا ہوش آیا، علی مرتضی کو اپنے بالین پر نہ پایا۔ فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَ
عَاوَدَهُ الضَّعْفُ فَاَصْمَتَ کہا بلاؤ میرے بھائی اور صاحب اور مونس جان کو، پھر صدمہ
مرض میں غش آیا، سکتہ ہوا زبان کو، کسی نے کسی کو آدمی بھیجا اور دوسروں نے کسی کا نام لیا۔ فَدَخَلَ
فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ اَعْرَضَ عَنْهُ بِوَجْهِهٖ جو آیا وہ سامنے گیا، حضرت نے دیکھا اور اپنا منہ پھیر لیا

٦٣

مجلس اول وفات سرور کائنات

ثُمَّ قَالَ اُدْعُوا لِي اَخِي وَصَاحِبِي پھر فرمایا میری بھائی اور یاور کو لاؤ جسے دل اور جان سے
ڈھونڈھتا ہوں بلاؤ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اُدْعُوا لَهُ عَلِيًّا فَاِنَّهُ لَا يُرِيدُ غَيْرَهُ ام سلمہ نے
سمجھایا کہ پکار لو اونکی واسطی علی مرتضی کو بتحقیق کہ نہیں چاہتی اونکی سوا غیر کو فَدُعِيَ اَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا دَنَى مِنْهُ اَوْمَى اِلَيْهِ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ پس شاہ ولایت کو حاضر کیا پھر گاہ جناب
رسالت مآب کا سامنا ہوا محبت کی اشارے سے نزدیک بلایا امام کبار نے اپنا سر پیغمبر کی سینہ پر جھکایا
فَنَاجَاهُ رَسُولُ اللهِ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَجَلَسَ نَاحِيَةً حَتَّى اَغْفَى رَسُولُ اللهِ دیر تک
رسول دوسرا نے علی ولی خدا کو چھاتی سے لگا کے راز و نیاز کہے اوسکی بعد سید اوصیا اوٹھکے علاحدہ
بیٹھی کہ خیر الوری سو رہے ثُمَّ ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ وَحَضَرَ الْمَوْتُ فَلَمَّا قَرُبَ خُرُوجُ نَفْسِهِ
قَالَ لَهُ ضَعْ رَاْسِي يَا عَلِيُّ فِي حِجْرِكَ پھر خاتم انبیاء علیہ مرض کی صدمات سے بھی موت کا وقت
آیا مفارقت روح کی سامان بندھے کہا یا علی بالین کی پاس رہو میرا سر اپنی گود میں رکھو فَقَدْ
جَاءَ اَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بدرستی کہ پیام اجل آ پہونچا ہنگام رحلت دکھائی دیا ہے فَاِذَا فَاضَتْ
نَفْسِي فَتَنَاوَلْهَا بِيَدِكَ وَامْسَحْ بِهَا وَجْهَكَ جس دم میری سانس اوکھڑے پاؤ اپنا ہاتھ
ہونٹوں کی برابر دہان ہی لانا اوسکو اپنی منہ پر پھیرانا اکشاف رموز نظر سے بچانا ثُمَّ وَجِّهْنِي اِلَى
الْقِبْلَةِ وَتَوَلَّ اَمْرِي وَصَلِّ عَلَيَّ اَوَّلَ النَّاسِ وَلَا تُفَارِقْنِي حَتَّى تُوَارِيَنِي
فِي رَمْسِي وَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مجھے قبلہ رو لٹانا سامان کفن پہنانا جنازہ اوٹھانا
سب سے پہلی نماز میت پڑھنا ایک دم سرہانے سے جدا نہ ہونا جبتک مجھے قبر میں رکھنا اور خدا سے
طالب امداد ہوا کرنا وَاَخَذَ عَلِيٌّ رَاْسَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ وصی مصطفی نے
پیغمبر کا سر اوٹھایا اپنی آغوش میں لیا تو سید البشر کو غش آیا وَاَكَبَّتْ فَاطِمَةُ تَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ
وَتَنْدُبُهُ وَتَبْكِي وَتَقُولُ فاطمہ زہرا بیتاب ہو کی نزدیک بالین پدر آئیں پدر کی سینہ پر

مجلس اول

سر جھکا کی شدت بکا میں آنکھیں سوجا ئیں روی مبارک اندوہ و یاس میں دیکھتیں تو جگر ایں
میں جگر خراش کرتیں وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ
حیف یہ چہرہ سفید نورانی جسکی روبرو ابر پانی بھرتا ہے وہ فریادرس یتیمان اور پناہ بیوہ زنان
دنیا سی گذر کرتا ہے فَفَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَيْنَيْهِ وَقَالَ بِصَوْتٍ ضَئِيْلٍ يَا بُنَيَّةُ
هٰذَا قَوْلُ عَمِّكِ اَبِيْ طَالِبٍ لَا تَقُوْلِيْهِ وَلٰكِنْ قُوْلِيْ رسولخدا نی آنکھیں کھولکی نظر
تاسف میں دیکھا آواز نقاہت اور ضعف سی فاطمہ کو خطاب کیا ای فرزند یہ قول تمہاری چچا
ابیطالب کا ہی اسی نہ کہو بلکہ یہ کلام حق بہت اچھا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَبَكَتْ طَوِيْلًا
اس بیان مصیبت ترجمان کو سنکی بتول عذرا بی قرار ہوگئیں زندگانی پدر سی ناامید ہوکی تریک
روئیں فَاَوْمٰى اِلَيْهَا بِالدُّنُوِّ مِنْهُ فَدَنَتْ فَاَسَرَّ اِلَيْهَا شَيْئًا تَهَلَّلَ لَهُ وَجْهُهَا
پس اشارہ کیا اوس نالان و حزین کو آگی بلایا جب پاس میں تو چپکی سی کچھ کہا اوسکی کان میں
آہستہ کچھ کہا جو چہرہ کارنگ خوشی میں چاند سا کھلا اَلْحَدِيْثُ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جَاءَ جَبْرَئِيْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا اٰخِرُ نُزُوْلِيْ اِلَى الدُّنْيَا
اِنَّمَا كُنْتَ اَنْتَ حَاجَتِيْ مِنْهَا کتاب اعلام الوری میں لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہی حالت سکرات میں نبی کی جبرئیل نازل ہوئی اور روکی حسرت میں سید المرسلین سی کہا
یا محمد یہ آخری آنا ہی دنیا میں اسواسطی کہ مقصد اور مراد تم تھی او دنیا میں جب آپکو زندہ نہ پاؤنگا
تو پھر کبھی زمین پر نہیں آؤنگا ثُمَّ قُضِيَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَيَدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيُمْنٰى
تَحْتَ حَنَكِهِ فَفَاضَتْ نَفْسُهُ فَرَفَعَهَا اِلٰى وَجْهِهِ فَمَسَحَهُ بِهَا اوس وقت آنکی
انتقال حضرت پیغمبر مختار کی ہوا ہوئی امیر المؤمنین اپنا داہنا ہاتھ ٹھوڑی کی نیچی رکھی تھی جو روح مبارک

٦٤

مجلس اول وفاتِ سرورِ کائنات

دم والپسین نکلی روحِ شریف نی خلدِ برین کی راہ لی پداللہ نی اپنا دستِ حق پرست پیمبر کی رخساری پر پھرایا
وس ہاتھہ سی اپنی منہ کو مسح کیا ثُمَّ وَجَّهَهُ وَغَمَّضَهُ وَمَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَاشْتَغَلَ بِالنَّظَرِ
فِي أَمْرِهِ شاہِ اولیانی سیدِ انبیا کو قبلہ رو لٹایا آنکھوں کو رومال سی باندھا جسدِ مطہر پر بالاپوش اوڑھایا
اونکی حال میں شیون اور بکاسی اہتمام کیا قَالَ وَصَاحَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَصَاحَ
الْمُسْلِمُونَ وَيَضَعُونَ التُّرَابَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ اوسوقت فاطمہ زہرا غم پدر سی چلائین سینہ
اور سر پیٹ کی پہاڑین کہائین وا محمداہ وا سیداہ وا انبیاہ کہتین زبانِ حال مین جگر خراش نوحہ کرتین
تہی یہ طلعتِ مہر و محبت کہان پاؤنگی اندوہ و بلا مین دردِ جگر کسکو سناؤنگی حسنین کی نازکون اوٹہائیگا
فقر اور فاقہ مین نعمت راحت کون پہنچائیگا ساری مسلمین بیتاب ہوکی آنسو بہاتی سینہ چاک اپنی سر پر
خاکِ مصیبت اوڑاتی علی مرتضی ماتم سی نالان سبطِ مصطفی ناناکی لئی محو فغان زینب اور ام کلثوم وائی
ناناکی روتین زوجات نبی شیون اور فریاد مین جان کہوتین وَمَاتَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِلَيْلَتَيْنِ
بَقِيَتَا مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ یہ سال دہم ہجرت مین حضرت کی رحلت ہوئی جبکہ ماہ
صفر کی دو راتین تاریخ آخر سی باقی تہین وَرُوِيَ أَيْضاً الِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ
الْأَوَّلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ اور دوسری روایت مین بارہوین ربیع الاول کو ذکر کیا کہ وہ دوشنبہ کا روز تہا
قَالَ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّاسُ
كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ ابان ابن تغلب یہ روایت کو ابو مریم سی لایا کہ اونی کہا حضرت باقر
علیہ السلام نی فرمایا بعد از وفات پیغمبر صحابہ نی پوچہا کیا آپسمین کہ جنازہ رسول پر کیونکر نمازِ میت پڑہین
فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِمَامُنَا حَيّاً وَمَيِّتاً فَدَخَلُوا عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً امام متقی نی
کہا خیر الوری موت اور حیات مین تمہاری پیشوا اُلاشی مصطفی کی برابر دس دس آدمی کہڑی ہوکی نماز
کرو اور فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَلَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ حَتَّى الصُّبْحِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

۶۵

مجلس اول وفات سرور کائنات

خلایق فی روز دوشنبہ سے صلوٰۃ بہی شروع کی شب سہ شنبہ اور منگل کی دن بہی بارہ پہر تک وہی رسم

جاری رہی حتی صلی علیہ صغیرہم وکبیرہم وذکرہم وانثاہم وضواحی المدینۃ

بغیر امام یا کہ ساری چہوٹی اور بڑی مرد وعورت آئی اور باری باری طریقہ نماز کو بجا لائی وخاض

المسلمون فی موضع دفنہ فقال علی ان اللہ سبحانہ لم یقبض نبیا فی مکان الا

ارتضاہ لرمسہ فیہ پس گروہ مسلمین نی باہم چرچا کیا کہ وہ فخر آسمان وزمین کہاں دفن کیا جائیگا

ابوتراب نی کہا بدرستی کہ خدا قبض روح نہیں کرتا نبی کی کسی جا ہی مگر یہہ کہ اوسکا مدفن وہی قرار دیتا

وانی دافنہ فی حجرتہ التی قبض فیہا فرضی المسلمون بذالک سرور عالم کو اونکی حجری میں جہاں

دنیا سے گذری دفن کرونگا اس تجویز امام کو سب اہل اسلام نی بہی اتفاق سے قبول کیا فلما صلی

المسلمون علیہ انفذ العباس رجلا الی ابی عبیدۃ بن الجراح وکان یحفر لاہل مکۃ

ویضرح وانفذ الی زید بن سہل بن ابی طلحۃ وکان یحفر لاہل المدینۃ ویلحد

فاستدعاہما جب ساری خلقت نماز جنازہ پر سرور کائنات کی سلام بہیجا تو عباس نی ابو عبیدہ کو

جو اہل مکہ کی قبر کہودتا تہا بلایا اور دوسرا زید بن سہل جو مردم مدینہ کا گورکن تہا اوسی بہی طلب کیا

وقال اللہم خر لنبیک فوجد ابو طلحۃ فقیل لہ احفر لرسول اللہ فحفر لہ لحدا

دعا مانگی خداوندا پیغمبر کیواسطی بہم پہنچا تربت کا بنانی والا پس ابو طلحہ آیا اوس سی جو کہا تو لحد کو بنایا

ودخل امیر المومنین علی والعباس والفضل والاسامۃ بن زید لیتولوا دفن

رسول اللہ پس علی اور عباس اور فضل واسامہ کی بہتی سب بزرگوار متوجہ دفن احمد مختار ہوی

فنادت الانصار من وراء البیت یا علی انا نذکر اللہ حقنا الیوم من رسول اللہ

ان تذہب ادخل منا رجلا یکون لنا بہ حظ من مواراۃ رسول اللہ پس زمرہ انصار

عقب در سے سید ابرار کی پکاری یا علی ہم اللہ سے عرض کرتی ہیں خدمات رسول کو روبرو تہاری ...

٤٦

مجلس اول وفات سرور کائنات

شرف تجہیز سے پیمبر کی محروم نہ کہو ایک آدمی ہمارا بھی اپنی ساتھ شریک بلالو فقال لیدخل اوس
بن خولی رجل من بنی عوف بن الخزرج وکان بدریًا فدخل البیت وقال له علیؑ
انزل القبر فنزل حسب تمنا اوس بن خولی مقرر ہوا کہ وہ صحابی غازیان بدر سے تھا گھر میں اہلبیت کے
آیا تو شاہ اولیا نے فرمایا قبر کے اندر جا پس وہ نیچے اترا تو وضع علیؑ رسول اللہ علی یدیہ
ثم دلاه فی حفرته ثم قال له اخرج فخرج ونزل علیؑ حیدر صفدر نے سرور کائنات کو
ہاتھوں پر اٹھایا قبر مطہر میں جنازہ پہنچایا اوس انصاری سے کہا کہ باہر آیا تو خیبر کشا نے اپنا قدم اندر
بڑھایا فکشف عن وجه رسول الله ووضع خده علی الارض موجها الی القبلة
علی یمینه ثم وضع علیه اللبن وهال علیه التراب پس منہ چادر کفن سے کھولا رخسارہ
تابناک سطح خاک پر رکھا رو بقبلہ داہنی کروٹ سے لٹایا اور لحد پر خشت خام لگا کے مٹی کو ڈالا ای اہل عزا
یہ سانحہ جانگزا وفات خیر الوری کا سنی سنا کہ جب چراغ حیات نبی گل ہوا عالم امکان میں غم کا اندھیرا
چھایا کائنات میں شیون سے زلزلہ آیا لاکن خاتم انبیا نے جو انتقال کیا خویش اور عزیزوں نے اہتمام سے
قبلہ رو ہاتھ پیر کو برابر پھیلایا بجنت الخشک اور آنکھوں میں رومال کو باندھا اب طیب سے باد آه
جسم مطہر نہلایا جامہ پہنایا اور سبز ریشمی سے کفن پہنایا کافور جنت جو جبرئیل سے حنوط کیا باری
صحابہ نے نماز کو پڑھا حجرہ مقدس میں مزار بنایا جسد پاکیزہ قبر پر انوار میں اتارا الحاصل میں یہ ہم ماتم
برپا ہوئی چند روز و شب تربت پر فریاد و زاری بہم رہی اس بیابان میں بے سری و بیابان میں گذرا
اوس مظلوم کا جنازہ جس سے ان اسباب سے کچھ میسر نہوا لاش صد پاش کو صدر زین سے زمین پر گرایا
سینہ کو زانو کی تلے قاتل نے دبایا پیاس کی شدت میں جو بند پانی کی ندی خنجر کی رگڑ سے گلو میں بخش گئی
کاٹی بدن کا لہو خاک پر بہایا سر کو خونچکان نیزے پر چڑھایا جنازے کو نہ غسل دی نہ دفن چھوڑا
گھوڑوں کی استخوان پہلو کو توڑا جسد بے سر خاک اور خون بھرا دھوپ میں پڑا رہا اولاد حضرت کو

دوسری مجلس فضائلِ بتولِ عذرا علیہا السلام

غزلیں رونا نملا نظمِ ملولفہ زبانِ خامہ کو اگی نہیں مجالِ مقال + کباب سینہ میں جان ہی دل
نزار نڈھال + خاک پہ پہنچا ہی اسدم یہ شورِ شیون و شین + صنفِ غزلیں ملک ہیں فسردہ حال کمال +
جنابِ روح امین کو قلق میں ہوش نہیں + فرازِ عرش پہ پہلی بساطِ رنج و ملال + زمانہ ماتم احمد میں ہی
ہجومِ نالہ سی برہم ہی بارگاہِ جلال + خموش ناظمِ پُرغم زیادہ حدِ ادب + کہ ممکنات سی اوپر خیالِ مرضِ محال +

مجلس دوسری اخبارِ ولادت اور فضیلتِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آخر مصیبت و رحلت بتول عذرا

رباعی اوزون ہی حساب سی ثنائی زہرا + ہی سرمۂ چشم خاکِ پائی زہرا + ہو دیکا وہ جنتی بلا شبہ و
شک + جو اشک فشان ہو از برائی زہرا + رباعی خالی جو ہو تی جہان میں جائی زہرا + ہرت کہ
محل ہی ہائی ہائی زہرا + تنہا یہ بشر نہیں ہیں غمسی نالان + روتی ہیں ملک بھی از برائی زہرا +
رباعی کیا قامت زہرا و علی زیبا ہیں + ایمان کی گویا دو الف یکتا ہیں + ان دو کو
فرزند ہیں گیارہ معصوم جیسی دو الف سی یازدہ پیدا ہیں + رباعی دنیا کا عجیب
کارخانہ دیکھا + کس کس کا نہ پیمان ہمنی زمانہ دیکھا + رہتا تھا سرو نپہ جنکی چتر زرین +
تربت پہ اونکی شامیانہ دیکھا + تمہید بیان فضائل و مناقب حضرت
فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اجمعین الی ولاخرین مدحت سی خیر النسا کی شرکیب
نگارخانہ خلق + اور نپہ صدق و صفا کا لوم قضیات سی ام الائمۃ النجبا کی غیرت گلشن
آبیاری بیان ہی مناقبِ زہرا کی صفحہ مجالس نہالِ کمال گہرباری سحر شکب ایمان ہی
مصائب میں قل عذرا کی داخل الاولال + وہ مجبور کبریا کہ جسکی سایہ چادرِ طاہری لمعان نور رہا
وہ صدیقہ کبریٰ کہ اوسکی تجمل سمہا خدمت کی خدمت کو رضوان و حورِ حاضر و ناظر تمام وہ ام عظیم کہ
مقصد این سلسلہ مصیبت کو بند عقبات سی چھڑائی + مقام وہ رتبہ اکرم ہی کہ محبان عترت کو

۶۸

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

حسنات میں پہنچائے گھر وہ بیت الشرف کہ جسکے پاس ادب سے ملائکہ مقرب بے اذن اندر نہ آئیں
پدر وہ پیشوای سلف کہ اونکے علمای امت مرسلان نبی اسرائیل پر سبقت لیجائیں شوہر ایسا مجمع
راز اوس مظہر اسرار کے دیکھنے سے بندوں نے خدا کو پہچانا فرزند وہ اولاد ناسور کہ جسکی تعزیت پر عقدہ گشای
دست رحمت سے کہلا بیٹیاں ایسی گرامی نصیب جو اسیری میں مرتبہ رضا و تسلیم کو اونچی پہنچیں
تو بیڑیاں تحمل و حرمت کی ہنسی جو بنات انبیا اونکی تعظیم کرتی رہیں اے حاضران سوگوار جبکہ
منقبت سیدہ ابرار کو سنو تو لازم ہے کہ دل بیتاب نہاد شادمانی کرو اور آثار مصیبت جو دیدہ
بصیرت میں دیکھو تو واجب ہے کہ چشم اعتقاد کے دریای سرشک سے کنار نوحہ خوانی کبھر دو
بدحت پر شور صلّی علی ہر پا ہو ہر فقرہ حسرت و محنت پہ جوش نالہ و بکا ہو قب ولدت فاطمۃ
بمکۃ بعد النبوۃ بخمس سنین کتاب مناقب ابن شہر آشوب میں روایت کی ہے اور
ظہور نور سیدۃ النسا کی بشارت سو سنین کو دی ہے کہ شہر مکہ میں بعثت خیر الانبیا سے جب پانچ برس گذری
تو اہل بصیرت نے سرور عالم کے گھر میں فاطمہ زہرا کے قدم دیکھے و بعد الاسراء بثلاث
سنین رسول مقبول تیسرے سال شب معراج کے روز ولادت سے بتول کی مسرور ہوئے و
فی العشرین من جمادی الاخرۃ جمادی الثانی کی بیسویں تاریخ تھی جو ماہ و مہر پر ضیا دختر
خیر البشر کی وافامت مع ابیھا بمکۃ ثمانی سنین ثم ھاجرت معہ الی المدینۃ
والد بزرگوار کے پاس مکہ میں سات برس رہیں پھر اونکے ہمراہ مدینہ کو مہاجرہ ہوئیں فزوجھا
من علی بعد مقدمھا المدینۃ بسنتین اول یوم من ذی الحجۃ شادی کر دی
اونکی علی مرتضی علیہ السلام سے اول ماہ ذی الحجہ کو جو دو برس قدوم مدینہ میں بسر ہوئی و قبض
النبی ولھا یومئذ ثمانی عشرۃ سنۃ و سبعۃ اشھر و ولدت الحسن ولھا
اثنتی عشرۃ سنۃ جب شفیعہ محشر کی عمر بارہ برس گذری تو امام حسن علیہ السلام کی تولد ہوا

دوسری مجلس فضائل بتول علیہا السلام

اور سرورِ عالم کی وفات مین اٹھارہ سال چہ مہینے کا سن تھا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ فَاطِمَۃَ خُلِقَتْ حُورِیَّۃً فِی صُورَۃٍ اِنْسِیَّۃٍ جناب رسو لخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے صفتِ زہرا مین فرمایا بدرستی کہ بتولِ عذرا کی خلقت حوریہ ہی جو صورتِ انسان مین
اوسنے جلوہ پایا واقعی ہماری پروردگار نے اوس شمائلِ قابل پہ ایسی فضائل کا جامہ پہنایا
کہ بدوِ ایجاد سے آدمی زاد مین کوئی بندہ کامل کو نہین پہنایا اَلی مع عَنْ اِبْنِ الْمُتَوَکِّلِ قَالَ
قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب امالی مین شیخ مفید اور جامع ترمذی مین ابن متوکل سے
یہ روایت آئی ہی کہ اوسنے کہا حضرتِ ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بشارت فرمائی ہی
لِفَاطِمَۃَ تِسْعَۃُ اَسْمَاءٍ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ واسطی فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کی نو نام
خدا تعالی نے رکہی کہ وہ اسمای مقدسہ کسی خاتون برگزیدہ کو نہ ملی تہی فَاطِمَۃُ وَالصِّدِّیْقَۃُ
وَالْمُبَارَکَۃُ وَالطَّاہِرَۃُ وَالزَّکِیَّۃُ وَالرَّاضِیَۃُ وَالْمُحَدَّثَۃُ وَالزَّہْرَاءُ وَالْمَرْضِیَّۃُ
ان القاب سے وہ جناب زمین وآسمان مین مشہور اور ساری عالم کی صفحہ زبان پر فخر و
مباہات سے مسطور رہی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ فَاطِمَۃَ قَالَتْ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ ذکر کیا علی مرتضی علیہ السلام نے بتول عذرا سے کہ وہ صدیقہ کہتی ہین
رسولخدا نے فرمایا مجہسے یَا فَاطِمَۃُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَلْحَقَہٗ بِی حَیْثُ کُنْتُ
مِنَ الْجَنَّۃِ ای فاطمہ جو اہلِ اسلام تحیت ودرود بہیجی تیری نام اوسکی گناہ بخشدیگا مالکِ علام
اور زمرۂ محشور کریگا روزِ قیام میری ساتھ بہشت مین جہانی کا رہنی کا مقام مروی
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ مُعَنْعَنًا عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ
محمد ابن قسم نے حضرت صادق سے یہ کلام سنا کہ اوس جناب نے اپنی اصحاب سے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ
فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَللَّیْلَۃُ فَاطِمَۃُ وَالْقَدْرُ اللّٰہُ تَعَالٰی خدا نے قران مین پردہ شب کے اندر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

خبر دی اور یہ آیت شان میں بضعۂ احمد کی بھیجی مراد لیل سے فاطمہ زہرا ہی اور راسکی قدر میں اشارا
مرتبۂ بتول کا کہا ہی فَمَنْ عَرَفَ فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جسنی قدر
و منزلت اوسکی پہچانی اوسنے پائی شرافت و فضیلت شب قدر کی وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ
الْخَلْقَ فُطِمُوا عَنْ مَعْرِفَتِهَا یہی وجہ ہی نام رکہا گیا اوس طاہرہ کا فاطمہ کہ خلائق کو اوسکی حقیقت اور
معرفت سے اینکی عقاب او رحساب سے روز جزا ہے اِبْنُ مَعْمَرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ قَالَ رَاَيْتُ اُمِّي فَاطِمَةَ قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا لَيْلَةَ جُمُعَتِهَا کتاب جراح میں ابن
مقبرہ کہ اوسنے جعفر صادق او رحضرت نے اپنے والد ماجد سے حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہی
فرمایا کہ میں نے دیکہا اپنی والدہ فاطمہ زہرا کو ہر شب جمعہ محراب عبادت میں مناجات کرتی کہڑی ہوئیں
فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتّٰى اتَّضَحَ عَمُوْدُ الصُّبْحِ ساری رات اونکی رکوع اور سجود میں
رہتی تا کہ سفیدی صبح کی جلوہ گر ہوتی وَسَمِعْتُهَا تَدْعُو الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتُسَمِّيْهِمْ
وَتُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَلَا تَدْعُوْ لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ اور میں نے سنا تہا کہ زن و مرد مومنین کے واسطے
دعا مانگتیں اور تصریح سے ہر ایک نام کو زبان پر لاتیں اپنی حاجت ذکر فرماتیں درگاہ خدا سے
لوگوں کا مقصد چاہتیں فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّاهُ لِمَا تَدْعُوْ لِلْغَيْرِ كَمَا تَدْعُوْ لِنَفْسِكِ فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّ الْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ میں نے عرض کی اے مادر گرامی کیوں تم اپنی لئے کچہہ استدعا نہیں کرتی ہو
جیسا کہ غیروں کی خاطر حصول دعا چاہتی ہو جواب دیا اے فرزند دلبند پہلے ہمسایہ کو فیض پہونچانا ہمارا کام
پھر گہر والوں کو نعمت خدا کا دلانا اکرام ہی رُوِيَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتٰى بِحُلَّةٍ قِيْمَتُهَا الدُّنْيَا
کتاب بحار میں مؤلف نے سند معتبر سے روایت کی ہی حضرت زہرا کی ایک تقریب شادی میں
جانے کی عزیمت کی قسم سے لباس نمائش کی بر میں نہی بلکہ زہد و تقویٰ سے خلعت فقر و فاقہ میں گذر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

ہوتی تھی ناگاہ جبرئیل خداوند جلیل کی طرف سے آئے اور جامہ پرنور کہ ساری دنیا کی برابر اوسکی قیمت تھی
لائے فَلَمَّا لَبِسَتْهَا تَحَيَّرَتْ نِسْوَةُ قُرَيْشٍ مِنْهَا وَقُلْنَ مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا قَالَتْ هٰذَا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جب وہ جامہ و زیور گرانبہا زیب قامت رعنا فرمائی جمیع قریش اور تمام بیبیاں
وہاں کی عورات کمال حیرت سے بولیں ای بی بی بندہ آزاد کی یہ کپڑے فاخرہ کہاں سے آئے اوس خاتون
معظمہ نے ارشاد کیا خدا نے ہدیہ بھیجا ہے وَرَهَنَتْ حُلَّتَهَا السَّلَامُ كِسْوَةً لَهَا عِنْدَ
اِمْرَاَةِ زَيْدِ الْيَهُوْدِيِّ فِي الْمَدِيْنَةِ وَاسْتَقْرَضَتِ الشَّعِيْرَ کتاب مناقب ابن شہر آشوب
معتبر سے یہ روایت درج فرمائی ہے اتفاقات سے اوس حاجت روای خلق کو ضرورت پیش آئی
زید یہودی کی جورو کو اپنا برقع بطور گرو دیا شہر مدینہ میں اور اوس سے تھوڑا غلہ جو کا قرض لیا فَلَمَّا
دَخَلَ زَيْدٌ دَارَهُ قَالَ مَا هٰذِهِ الْاَنْوَارُ فِيْ دَارِنَا قَالَتْ لِكِسْوَةِ فَاطِمَةَ ہرگاہ وہ
صاحب خانہ اپنے گھر میں آیا تو جو مکان مثال صبح قمر کی روشن پایا پوچھا یہ نور ہمارے مکان میں
کہاں سے چمکا اوسکی بی بی بولی یہ نور ہے چادر فاطمہ زہرا کا فَاَسْلَمَ فِي الْحَالِ وَاَسْلَمَتْ
اِمْرَاَتُهٗ وَجِيْرَانُهٗ حَتّٰى اَسْلَمَ ثَمَانُوْنَ نَفْسًا اَوْ اَكْثَرَ وہ یہودی اسلام لایا اور اوسکی زوجہ نے
شرف ایمان پایا ہمسایہ اور قبیلہ کے اسی آدمی نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کرامت کی تصدیق سے
جانثار دین کا دامن پکڑا وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ کتاب بحار میں روایت کی ہے حسن ابن یزید نے کہا میں نے ابی عبد اللہ
جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یا ابن رسول اللہ کس وجہ سے لقب کیا خیر الوری نے اپنی دختر کا
فاطمہ زہرا قَالَ لِاَنَّ لَهَا فِي الْجَنَّةِ قُبَّةً مِنْ يَاقُوْتٍ حَمْرَاءَ اِرْتِفَاعُهَا فِي الْهَوَاءِ
مَسِيْرَةُ سَنَةٍ مُعَلَّقَةٌ بِقُدْرَةِ الْجَبَّارِ فرمایا اس وجہ سے کہ اوس بانو کا باغ بہشت میں
ایک قبہ یعنی محل سرخ یاقوت کا ہے بلندی میں سال بھر کی راہ ہوا پر قدرت خدا سے برپا ہے

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السّلام

لَا عَلَاقَةَ لَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَتُمْسِكَهَا وَلَا دِعَامَةَ لَهَا مِنْ تَحْتِهَا فَتَلْزَمَهَا اور نہ
کوئی لگاؤ ہی جو پکڑے ہوے اور نہ تلی ستون کا کچھ سہارا ہی کہ اوس پر بوجھ دہرے وَلَهَا مِائَةُ
بَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ أَلْفٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اوس قصر والا شان کی سو ہزار دروازے ہیں
ہر باب پہ ہزار فرشتے عباد خالق کی نوازی ہیں يَرَاهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ كَمَا يَرَى أَحَدُكُمُ
الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الزَّاهِرَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ هٰذِهِ الزَّهْرَاءُ لِفَاطِمَةَ
اوس بیت الشرف کو مانند برج قمر با فرح کو ہر اہل جنت جھکا نظر کرینگی جیسے روشن اور تابان
ستارہ فلک پر ہو دیکھکی کہینگی یہ درخشان مکان تابندہ ایوان مسکن فاطمہ سیدۂ زنان جہان ہی
کہ مانند اسکی دنیا و ما فیہا میں عدم امکان ہی ای اہل عزا تصور کی جاہی ہی سردہ سینہ فگار رواہی کہ
بی بی جسکی زینت کو رب العزت حلۂ جنت زیور بیش قیمت ہدیہ کری اور بہشت کی ایسی گہر مین توقیر
عظمت سی رہی اوسکی دختران عزیز کو است بی رحم چادر و مقنعی بے برہنہ کرین و شہر بشہر شام کی
مثل اسیران کفار ذلیل و خستہ قید کیا مین کس ضرایسی اوسمحبین وے در بدر پھرائین اور مزید آہ
اور حضور کو پہنچائین یہ وہ رُوِيَ عَنْ ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ آبَائِهِ قَالَ کتاب معانی الاخبار میں ابن متوکل سی اور وہ سدیر صیرفی کی زبانی روایت
سی کہ ابی عبد اللہ یعنی جعفر ابن محمد علیہما السلام نی اپنی آبای کرام سی شنیدہ یہ عبارت سنایا کہ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ خُلِقَ نُورُ فَاطِمَةَ قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ خیر الوریٰ سید
رسالت زہرا مین فرمایا کہ نور فاطمہ پیش از خلق آسمان و زمین پیدا ہوا فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَلَيْسَتْ هِيَ إِنْسِيَّةً بعض سادہ لوح کم فہم کی نقصان سی یہ سوال کیا کہ
جہان نہیں ہی صنف انسان ہی فَقَالَ فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ سید انبیا سی ایسا جواب ملا
کہ جناب فاطمہ کو حوراانس جانو کہا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَيْفَ هِيَ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ حاضرین نے

[illegible]

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

عرض کی ای پیغمبر خدا کیونکر ہوا اس ہوین بتول عذرا قال خلقہا اللہ عز وجل من نورہ

قبل ان یخلق آدم اذ کانت الارواح خیر الوری نی صحابہ کو جواب دیا خالق ارض و

سما نی اوسکو ایجاد کیا پہلی اوس زمانی سی کہ ابو البشر آدم ہو پیدا جبکہ عالم ارواح مین وجود

جسم نہ تہا فلما خلق اللہ عز وجل آدم عرضت علی آدم پس حق تعالی نی ہر گاہ صفی اللہ کو

جامہ آفرینش پہنایا یہ نور اوسکو سپرد فرمایا قیل یا نبی اللہ واین کانت فاطمۃ

لوگون نی پوچہا ای حجت کبریا پہر اس عرصہ دراز مین کہان رہین فاطمہ زہرا قال کانت

فی حقۃ تحت ساق العرش سرور کائنات نی خبر بشارت دی نور کی قندیل زیر عرش

باری اتنی مدت گذری قالوا یا نبی اللہ فما کان طعامہا سوال کیا ای خلیفہ کبریا اس ایام

تک اونکی خوراک کیا تہی کونسی غذا پر زندگی باقی رہی قال التسبیح والتہلیل والتحمید

جواب دیا قوت اونکا ذکر خدا کرنا پروردگار کی تسبیح و تہلیل و تحمید پڑہتا تہا جینا فلما خلق اللہ

عز وجل آدم واخرجنی من صلبہ ہر گاہ ایجاد فرمایا صانع عالم ابو البشر آدم کو اوسپر

مقدم ظہور کیا اونکی صلب بکرم کو فاحب اللہ عز وجل ان یخرجہا من صلبی جعلہا

تفاحۃ فی الجنۃ واتانی بہا جبرئیل پس جب چاہا ایزد تعالی نی کہ اوسکو میری نطفہ کری

پیدا کری بہشت عنبر سرشت مین نہال قدرت پر سیب بنایا جبرئیل وہ میوہ معطر کو لیکر میری

پاس لایا فقال لی یا محمد ان ربک یقرئک السلام قلت منہ السلام والیہ

یعود السلام کہا ای محمد رب داور تمپر سلام اور تحیت بہیجتا ہی مینی جواب دیا سلام اوسکی

جانب سی اور وہی مبدا بازگشت ثنا ہی قال یا محمد ان ہذہ تفاحۃ اہداہا اللہ

عز وجل الیک من الجنۃ فاخذتہا وضممتہا الی صدری جبرئیل نی بیات

یا نبی الوری ایک سیب کو خدا نی تمہاری لئی تحفہ بہیجا دیا خوراسینی وہ ثمر روح پرور کو ایکی سونگہا

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

وماغ جان معطر کیا سینہ سی لگایا فقال یا محمد یقول اللہ جل جلالہ کلہا فغلقتہا فرأیت
نوراً ساطعاً وفزعت منہ حامل وحی بولا ایزد تعالی نی فرمایا ہماری ہدیہ طیب وطاہر کو
نوش کرو پہر شجر صنع سی عجایب قدرت کا میوہ دیکہو بہی گرامی عطیہ باریکو ایکبار کی دو ٹکری کیا
دیکہا اوسکی اندر سی وہ لمعہ نور چمکا کہ مجہی خوف ہوا فقال یا محمد مالک لا تأکل کلہا ولا
تخف فان ذلک النور المنصورۃ فی السماء وہی فی الارض فاطمۃ جبرئیل پکاری
یا محمد کیون تم نہین کہاتی تناول کرو اور کچہہ اندیشہ مت رکہو یہ لمعۂ تابندہ نور ظہور مقدسہ
اوسکا جو آسمانون مین مشہور منصورہ ہی اور سطح زمین پر فاطمہ بانوی معصومہ ہی قلت حبیبی
جبرئیل ولم سمیت فی السماء المنصورۃ وفی الارض فاطمۃ یعنی کہا ای دوست پیاری
جبرئیل کیا باعث ہی جو نام رکہا گیا اوسکا افلاک مین منصورہ اور اراضی دنیا پر فاطمہ مسطور قال
سمیت فی الارض فاطمۃ لانہا فطمت شیعتہا من النار وفطم اعداءہا من
حبہا جواب دیا وہ معصومہ اسواسطی زمین پر فاطمہ معروف ہوی کہ جدا رکہینگی اپنی دوستونکو آتش سوزان سی
اور دشمنونکو دور رکہینگی سعادت محبت سی وہی فی السماء المنصورۃ وہ برگزیدۂ زمان
سموات جہانکی سیدۂ نساء ہوہی ہی اور آسمانون مین لقب اوسکا منصورہ ہی وذلک قول اللہ عز
وجل ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء یعنی نصر فاطمۃ لمحبیہا یعنی
قول خدا کی جو قرآن مین آئی بتول کی شان مین ساری آیت نازل فرمائی یعنی روز قیامت کو خوشحال
ہونگی مومنین نصرت الہی سی مراد نصرت ولای زہرا ہی کہ اپنی محبونکو نجات دینگی بدرستی کہ خدا یاری کرتا ہی
جسکی چاہتا ہی ما الکفایۃ عن المنصوری عن عم ابیہ عن ابی الحسن الثالث عن آبائہ
قال قال رسول اللہ انما سمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ عز وجل فطمہا وفطم من
احبہا من النار کتاب امالی مین شیخ مفید کی قدس سرہ اور منصوری اور اوسکی عم والد فی ابوالحسن امام

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

علی نقی علیہ السلام سی روایت کی ہی جو حضرت نی اپنی ابای کرام سی اس خبر کی بشارت دی
کہا کہ رسول خدا نی فرمایا اسواسطی مین نی اپنی دختر کا فاطمہ نام رکہا جو اللہ تعالی نی سوز آتش سی اوسکو
بچایا اور اوسکی محبونکو عذاب نار سی چہڑایا ۸ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ
لِمَ سُمِّیَتْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ زَہْرَاءَ کتاب عیون معجزات مین جابر سی روایت ہی جو اونہون نی کہا
کہ مین نی حضرت صادق سی پوچہا کس وجہ سی فاطمہ کا زہرا نام رکہا ہی فَقَالَ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
خَلَقَہَا مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِہٖ فَلَمَّا اَشْرَقَتْ اَضَاءَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِنُوْرِہَا
جواب دیا خدا تعالی نی اوسکو اپنی نور عظمت سی خلق کیا جب وہ لمعہ قدرت چمکا تو آسمان و زمین
اوسکی اوجیالا سی وَغَشِیَتْ اَبْصَارُ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَخَرَّتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ لِلّٰہِ سَاجِدِیْنَ وَ
قَالُوْا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا مَا ہٰذَا النُّوْرُ نظارہ سی چشم ملایکہ کو چکا چوند آئی ملائکہ نی سجدہ
الہی مین گر کر سبہون نی عرض کی ای مالک و خداوند ہمارے یہ کیسا نور ہی اور کسکی عجایب تجلی
جلوہ ظہور ہی فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِمْ ہٰذَا نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِیْ اَسْکَنْتُہٗ فِیْ سَمَائِیْ خَلَقْتُہٗ مِنْ
عَظَمَتِیْ اللہ نی اونکو وحی کی یہ نور ہی میری پرتو رحمت کا جسکو اپنی عظمت و کبریائی سی ظہور
گردانا اور افلاک مین مقام دیا سکونت کا اُخْرِجُہٗ مِنْ صُلْبِ نَبِیٍّ مِّنْ اَنْبِیَائِیْ اُفَضِّلُہٗ
عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ اپنی پیغمبر کی صلب سی اوسکو باہر لاونگا اور وہ نبی کو سب مرسلین پر افضل
بناونگا وَاُخْرِجُ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اَئِمَّۃً یَّقُوْمُوْنَ بِاَمْرِیْ یَہْدُوْنَ اِلٰی حَقِّیْ وَاَجْعَلُہُمْ
خُلَفَائِیْ فِیْ اَرْضِیْ بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْیِیْ اس نور سی اوصیا و امام پیدا کرونگا بعد ختم وحی
اور مین خلیفہ رسول بناونگا جو میری حق معرفت کو بتاینگی خلق کو طریقہ عبادت سکہاینگی
فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِّنْ ذِی الْحِجَّۃِ زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاطِمَۃَ مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ
کَانَ فِیْ یَوْمِ السَّادِسِ کتاب مصباح الانوار مین یہ روایت لکہی ہی کہ اول ذی حجہ سال دوم

٤٧

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

ہجرت مین تزویج فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ کی ساتھہ ہوئی ہی اور دوسری خبر مین چٹھی کہی ہی کہ جسمین
انکو شادی رہی ہی لی ابن الولید عن سعد عن الصادق عن ابائہ علیہم السلام
قال قال امیر المؤمنین دخلت ام ایمن علی النبی وفی ملحفتہا شیء فقال لہا ما معک
ابن لید اوسنی سعد اوسنی جناب صادق اور حضرت کی ابای کرام سی روایت کی ہی جو امیر المومنین
فرماتی ہین ایکدن ام ایمن رسول مومنین کی خدمت مین پہنچی اوسکی گوشہ معجر مین گرہ بندہی سہرو کا بنا
دیکہی فقال لہا رسول اللہ ما معک یا ام ایمن فقالت ان فلانۃ املکوہا فنثروا
علیہا فاخذت من نثارہا ثم اخر الزمن بولی ای ام ایمن تمہاری پاس یہ کیا ہی جواب دیا
ایک بی بی کی شادی ہوئی جب نچھاور ڈالی تو مینی کچھہ اوٹھا لیا ہی ثم بکت ام ایمن وقالت
یا رسول اللہ فاطمۃ زوجتہا ولم تنثر علیہا شیئا ام ایمن یہ بات سنا کی رو
اور خیر الوری سی حسرت مین بولین حیف کہ تمنی فاطمہ زہرا کا بیاہ کیا اور کوئی نقد و جنس نثار نہین
کینکا فقال رسول اللہ یا ام ایمن لم تکذبین وفی روایۃ لم تبکین فان اللہ
تبارک وتعالی لما زوج فاطمۃ علیا پیغمبر نی فرمایا ای ام ایمن کیون خلاف بولتی یا روتی
ہو تحقیق کہ جب اللہ تعالی نی تزویج کیا علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا کو امر اشجار الجنۃ ان تنثر
علیہم من حلیہا وحللہا ویاقوتہا ودرہا وزمردہا واستبرقہا فاخذوا
منہا ما لا یعلمون حکم کیا باغ بہشت کی اشجار کو کہ نثار کرین اپنی ساز و زیور اور جامہ ہای گرانبہا
پر زر جواہر یاقوت و موتی و زمرد و اطلس استبرق جید وحضار بس لوٹا اونکو اہل جنت نی خدا جانی کس قدر
ولقد نحل اللہ طوبی فی مہر فاطمۃ فجعلہا فی منزل علی حق تعالی کرم اور مہر عنایت کیا
نہال طوبی کو مہر فاطمہ مین باندہا اوسکو بستان سرای علی مرتضیٰ علیہ السلام مین پیدا کیا وہان سی
جنت مین پہیلا یا ما الحسین ابن ابراہیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَمْہَرَہَا فَاطِمَۃَ رُبْعَ الدُّنْیَا فَرُبْعُہَا لَہَا کتاب امالی میں حسین بن ابراہیم
اور اونسی ابی عبد اللہ ثانی سے روایت کی فرمایا کہ اللہ تعالی نے مہر فاطمہ زہرا میں ربع مسکون دنیا بانڈے
شب برات میں عروس حجلہ تقدیس کو بڑی کرامت دی کہ ساری کائنات میں دی شرافت بنی وَلَہَا رُبْعُ
الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ تُدْخِلُ اَعْدَائَہَا النَّارَ وَتُدْخِلُ اَوْلِیَائَہَا الْجَنَّۃَ اور نقد رحمت سے کابین
فاطمہ پر اضافہ کیا بہشت و دوزخکو قبالۂ عطایا میں لکھدیا کہ اپنی دشمنوں کو عذاب نار میں ڈالی اور دوستونکو
جنت خلد میں داخل کری وَہِیَ صِدِّیْقَۃُ الْکُبْرٰی وَعَلٰی مَعْرِفَتِہَا دَارَتِ الْقُرُوْنُ
الْاُوْلٰی جناب کو صدیقہ کبری فخر مریم و حوا کہا ہی اونکی معرفت پر زمانی کا مدار و قرار ہوتا رہا ہی
کشف رَوَی الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ الْبُخَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ تَقُوْلُ
لَیْلَۃً دَخَلَ بِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اَفْزَعَنِیْ فِیْ فِرَاشِیْ کتاب کشف الغمہ میں حافظ محمد ابن محمود
بخاری سے روایت کی ہے اونسی کہا ہے یہ حکایت اسماء بنت عمیس کی زبانی پہنچی ہے وہ بیان کرتی
تہیں کہ میری ناتواں فاطمہ نے یہ بات فرمائی جب رات کو علی مرتضی ہم بستر ہوئی خوف و وحشت کی
سامان مجہپر ہجوم آور ہوئی فَقُلْتُ اَفْزَعَتْ یَا سَیِّدَۃَ النِّسَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْاَرْضَ
تُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُہَا یعنی عرض کی ایا ڈر گئی ہوا اونسی ای سیدہ نسا فرمایا سبب یہ تہا کہ زمین کو علی
اور اونہیں زمین سے باتیں کرتی سنا فَاَصْبَحْتُ وَاَنَا فَزِعَۃٌ فَاَخْبَرْتُ وَالِدِیْ فَسَجَدَ سَجْدَۃً
طَوِیْلَۃً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَقَالَ جب وہ رات گذری صبح دکہائی دی میں ڈرتی ہوئی اوٹھی
اپنی والد کی پاس گئی اونسے حکایت مذکور ساری کہی میری پدر نے ہرگاہ سرگذشت سنی جبہۂ مبارک
زمین نیاز پر جھکایا اور دیر تک شکر خدا میں لب ارادت کو ہلایا پھر شاد و خرم سر اوپر اوٹھایا مجھپر کی
مہربانی میں فرمایا یَا فَاطِمَۃُ اَبْشِرِیْ بِطِیْبِ النَّسْلِ فَاِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَ بَعْلَکِ عَلٰی سَائِرِ
خَلْقِہٖ بشارت ہو تمہیں ای فاطمہ اولاد کی طہارت اور پاک ہونی سے حق سبحانہ نے تیری شوہر کو ہر طرف کیا اور تیری

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

حضرت داور نی ساری عالم پر شرف دیا وَاَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ یُحَدِّثَہٗ بِاَخْبَارِھَا وَمَا یَجْرِیْ عَلٰی
وَجْھِھَا مِنْ شَرْقِ الْاَرْضِ اِلٰی غَرْبِھَا زمین کو مامور کیا امیر المومنین سی باتین کری جو کچھ اوپر
گذری مشرق سی مغرب تک وہ خبر کہتی رہی سبحان اللہ کیا شان و تجمل اور مقام بندگی مین اونکا صبر و
تحمل ہی مالک دنیا و ما فیہا کا محل رضا پر تکیہ جز و کل اور توکل بار یسی توسل ہی اوس اقتدار و اختیار پر
کتنی جبر اللہ کی محنت سہی روایت اور سنو کہ زہد و قناعت مین کیونکر عمر شریف گذری کا عَنْ عَلِیٍّ
عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَحْتَطِبُ وَیَسْتَقِیْ
وَیَکْنُسُ کتاب کافی مین علی اور اوسکی پدر سی مسند لکہا ہی کہ وہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت
کرتا ہی جب علی مرتضی کی فاطمہ زہرا علیہا السلام سی شادی ہوئی صورت گذران خانہ داری کی
باہم یون ٹہری کہ امیر و زیر سید بشیر و نذیر باہر سی جلانیکی لکڑیان جنس اذوقہ لاتین پانی بہرین گہر کو
جہاڑتین شوب دین ہر کاہ ہیلی ہو جاتین وَفَاطِمَۃُ تَطْحَنُ وَتَعْجِنُ وَتَخْبِزُ فاطمہ زہرا چکی پیستین آٹا
گوندہتین روٹی پکاتین گہر کی خدمتین رہتین ب ابْنُ طَرِیْفٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَلَیْھِمَا
السَّلَامُ قَالَ کَانَ فِرَاشُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ حِیْنَ دَخَلَتْ عَلَیْہِ اِھَابَ کَبْشٍ کتاب
قرب الاسناد مین ابن طریف سی منقول ہی کہ یہ روایت جعفر ابن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم
السلام تک موصول ہی جسکاہ شاہ لافتی کا بیاہ بضعہ رسول اللہ کی ساتھ جیان ہوا بیت
الشرف مین تہہ و ماہ فی مطالع انوار سی قران السعدین کیا دنبی کی پوست خشک سی اونکا بچھونا
یہی اسباب معاش مین سرمایہ بسا طر ہا تہا اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَا عَلَیْہِ قَلَبَاہُ فَنَامَا عَلٰی صُوْفِہٖ
رات کو جب استراحت کی طالب ہوتی تو سیدہی طرف سی بالونکی بچہاتی اوپر سوتی + وَنِکُو چمڑی کی جانب
بچہاتی اونٹ کو دانہ اور بہوسہ کہلاتی قَالَ وَکَانَتْ وِسَادَتُھُمَا اَدَمًا حَشْوُھَا لِیْفٌ
راوی کہتا ہی تکیہ اون صاحبان مسند جلال کا پوست سی بنا ہوا تہا کہ اوسکی اندر خرما کی پتی کہجور

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

ہوی اور پیوند لگا تہا قَالَ وَكَانَ صَدَاقُهَا دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ اوس بانوی جہان کے
صداق نکاح مین زرہ آہن بند ہی تہی جسکی قیمت تیس درہم معین ہو رہی تہی مَرْوِيٌّ عَنْ اَسْمَاءَ
بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ لَقَدْ جُهِّزَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
وَمَا كَانَ حَشْوُ فُرُشِهِمَا وَوَسَائِدِهِمَا اِلَّا اللِّيْفُ اسماء بنت عمیس نے کہا جب فاطمہ زہرا کا
ورود گہر مین علی مرتضی کی ہوا بستر آرامگاہ مین پیال تہی اور تکیہ کہجور کی پتونکا دیکہا وَلَقَدْ اَوْلَمَ
عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ فَمَا كَانَتْ وَلِيْمَةٌ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَفْضَلَ مِنْ وَلِيْمَتِهٖ سردار لیانی بتول عذرا کے
ولیمہ کا ایسا طعام کہلایا کہ اس عہد مین ادنا شادی کا اوس سی بہتر پایا رَهَنَ دِرْعَهٗ عِنْدَ
يَهُوْدِيٍّ وَكَانَتْ وَلِيْمَتُهٗ اَصْوُعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَتَمْرٍ وَحَيْسٍ زرہ اپنی عوض قرض یہودی کے
پاس گرو رکہی دعوت پر صلای عام کی ارد جو اور خرما روغن اور دہی آتش پکائی وہ سب کو دیا
رَوَى فِيْ تَفْسِيْرِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ فَاطِمَةَ
وَعَلَيْهَا كِسَاءٌ مِنْ اَجِلَّةِ الْاِبِلِ وَهِيَ تَطْحَنُ بِيَدَيْهَا وَتُرْضِعُ وَلَدَهَا ايكدن تشریف
مقدم نبی خانۂ فاطمہ مین پہنچی تو دیکہا کہ بتول عذرا کمل اونٹ کی پشم کا اوڑہی ہوی ہین
کرسی زمین پر بیٹہی نہین دونو ہاتہ سی آسیہ گردانی کرتی ہین اور گود مین اپنی فرزند کو دودہ پلاتی ہین فَدَمَعَتْ
عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا بِنْتَاهُ تَعَجَّلِيْ مَرَارَةَ الدُّنْيَا بِحَلَاوَةِ الْاٰخِرَةِ اس مصیبت کی
نداری مین اشک حسرت پیغمبر کی آنکہو نسی بہی دلکو آزار اور صدمات زہرا سہین کرتی رہی فرمایا ای پیاری
بیٹی تہوڑی زحمت دنیا سہو کہ جلدی گذر جائیگی تلخی ناداری اور فقر و فاقہ ساتہ حلاوت کی عیش آخرت
بدلی فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهٖ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ عَلٰى اٰلَائِهٖ عرض کی ای پیغمبر
کردگار حمد و ثنا ہی پروردگار کی نعمات پر اور شکر بیشمار اوسکی آلا اور عنایات پر فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی خدائی نے یہ آیت نازل کی حضرت مصطفی کو بشارت ...

٨٠

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

یح رُوِیَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰہِ اَدْعُوْا عَلِیًّا کتاب خرایج میں لکھا ہے
کہ ابوذر نے کہا ہے ایکروز خیر الوریٰ نے مجھے بھیجا کہ علی مرتضیٰ کو بلالا فَاَتَیْتُ بَیْتَہٗ فَنَادَیْتُہٗ
فَلَمْ یُجِبْنِی اَحَدٌ وَالرَّحیٰ تَطْحَنُ وَلَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ میں اونکے در دولت سرا پر گیا ہر چند پکارا
لیکن جواب نہ پایا لاکن دیکھا چکی آپسے پھرتی تھی اور کوئی عورت پیسنی والی نظر نہ پڑتی تھی فَنَادَیْتُہٗ
فَخَرَجَ وَاَصْغٰی اِلَیْہِ رَسُولُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ شَیْئًا لَمْ اَفْہَمْہُ پھر کے آیا خدمتمیں سرور انبیاء کے
چلا یا سارا ماجرا سنایا جو بدون سہارے آسیا کو دوران میں پایا حضرت کی پاس خانہ زاد ولی
بیت الشرف سے قدم رکھا رسول داور برابر جاکی ایسی کلام سے گویا ہوے کہ میں اوسکو نہیں سمجھا
فَقُلْتُ عَجَبًا مِنْ رَحًی فِی بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ لَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ میں کہا تعجب ہے آسیا
جو مسکن علی میں دیکھی کوئی آدمی پاس نتہا آپسے ہی گردش کرتی تھی قَالَ اِنَّ ابْنَتِی فَاطِمَۃَ
مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہَا وَجَوَارِحَہَا اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلِمَ ضَعْفَہَا فَاَعَانَہَا عَلٰی دَہْرِہَا
وَکَفَاہَا مخبر صادق نے فرمایا میری دختر فاطمہ کی اعضا و دلکو خدا نے ایمان و یقین سے بھرا ہے
اوسکی ضعف پر اسنے ترس کہایا خراب و آرام طالب کیا اور سلا دیا ہے اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ
لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً مُوَکَّلِیْنَ بِمَعُوْنَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ ایا تو نہیں جانتا کہ قادر توانا فرشتہ ہائی مقرب کو
بھیجتا ہے واسطے خدمتگاری آل محمد اونکو مامور فرمایا رہتا ہے یح رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ اَقَامَ اَیَّامًا وَلَمْ یَطْعَمْ طَعَامًا حَتّٰی شَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ
کتاب خرایج میں جابر ابن عبداللہ سے منقول ہے جو کہا تھا کہ رسول خدا پر چند روز گذرے اور طعام
میسر نہوا زحمت فاقہ سے دشواری باقی طاقت بشری سے زیادہ محنت شکیبائی اوٹھانے
فَطَافَ فِی دِیَارِ اَزْوَاجِہٖ فَلَمْ یُصِبْ عِنْدَ اِحْدَاہُنَّ شَیْئًا اپنی ہر ایک زوجہ کی
حجرے میں تلاش قوت پر گردش فرمائی لاکن کسی جاسے مطلق غذا ہاتھ نہ آئی فَاَتٰی فَاطِمَۃَ

۸۱

[illegible]

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

فقال یا بُنَیَّۃُ ھَل عِندَکِ شَیٌ آکُلُہٗ فَاِنِّی جَایِعٌ آخر کو فاطمہ زہرا کی پاس گئی
پوچھا کچھ بھی جو کہاؤں ای فرزند دلبند میں کئی دن سی بھوکا ہوں قَالَت لَا وَاللّٰہِ بِنَفسِی
وَاَخِی بتول عذرا نی ناداری اور فقر و فاقہ پر سوگند یاد کی بولیں حسنین اور اونکی پدر و مادر بھی
گرسنہ ہیں مجھی قسم اپنی جان اور برادر عم زاد کی فَلَمَّا خَرَجَ عَنہَا بَعَثَت جَارِیَۃٌ لَھَا رَغِیفَینِ
وَبِضعَۃَ لَحمٍ فَاَخَذَتہُ وَوَضَعَتہُ تَحتَ جَفنَۃٍ وَغَطَّت عَلَیھَا حبیب خیر الوری
مایوس پھری ایک لڑکی نی دو روٹیاں اور تھوڑا گوشت تحفہ بھیجا بضعۂ طاہرہ نی کاسہ میں
لیکی سرپوش ڈہانک رکھا وَقَالَت وَاللّٰہِ لَاُوثِرَنَّ بِھَا رَسُولَ اللّٰہِ عَلٰی نَفسِی وَغَیرِی
وَکَانُوا مُحتَاجِینَ اِلٰی شَبعَۃِ طَعَامٍ بولیں بخدا کہ والد کو اپنی اوپر مقدم رکھونگی اگرچہ وہ
سب محتاج اور بھوکی تہی لاکن کہا پہلی پدر کو دونگی فَبَعَثَت حَسَنًا وَحُسَینًا اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ
فَرَجَعَ اِلَیھَا حسنین سی امر کیا جاو اپنی جد امجد کو بلا لاو نواسوں نی قدمت میں ناناکی قدم بوس ہو کر
سید انبیا پھر کی خانۂ زہرا میں تشریف لائی فَقَالَت قَد اَتَانَا اللّٰہُ بِشَیٍٔ فَخَبَّاتُہٗ لَکَ
فاطمہ نی عرض کی ای رسالت پناہ اللہ نی بہیجا واسطی رزق دیا ہی اوس طعام کو تمہاری لئی چھپا رکھا
فَقَالَ ھَلُمِّی عَلَیَّ یَا بُنَیَّۃُ فَکَشَفَتِ الجَفنَۃَ فَاِذَا ھِیَ مَملُوَّۃٌ خُبزًا وَلَحمًا پیغمبر خدا بولی
ای دختر اپنی کہانی کو نزدیک لانا ہرکاہ سید نسائی وہ برتن کہولا تو روٹی اور گوشت سی معمور نظر آیا
فَلَمَّا نَظَرَت اِلَیہِ بُھِتَت وَعَرَفَت اَنَّہٗ مِن عِندِ اللّٰہِ اوسوقت یہ معجزہ دیکھا حیرت ہوی
جانا کہ پروردگار کیطرفسی مزید برکت ہی فَحَمِدَتِ اللّٰہَ وَصَلَّت عَلٰی نَبِیِّہٖ اَبِیھَا وَقَدَّمَتہُ
اِلَیہِ اللہ کی شکر میں زبان حمد و ثنا کہولی صلوات اوپر اپنی والد نبی خیر الوری کی بہیجی فَلَمَّا رَاٰہُ
حَمِدَ اللّٰہَ وَقَالَ مِن اَینَ لَکِ ھٰذَا حبیب سرور کائنات نی اوس نعمات کو دیکھا حمد الٰہی بجالا
اور کہا ای فاطمہ یہ مائدۂ جنت کہاں سی آیا جو ایسا خوشبو اور لطیف پکایا فَقَالَت ھُوَ مِن عِندِ اللّٰہِ

۸۳

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ عرض کی واہب العطایا نے غیب سے بھوایا ہے جسے وہ چاہتا ہے روزی بے حساب پہنچاتا ہے فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی عَلِیٍّ فَدَعَاہُ وَحَضَرَہٗ وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَمِیْعُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ حَتّٰی شَبِعُوْا پس رسول خدا نے آدمی روانہ فرمایا علی مرتضی کو باہر سے وہ گہر میں بلالایا اوس خاصہ طیبہ کو اکیجا ہیں خیر الورٰی وصی مصطفی اور فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام نے تناول کیا ساری مخدرات حرم زوجات نبی کو بہی اوس طعام سے پیٹ بہر کر ملا قَالَتْ فَاطِمَۃُ وَبَقِیَتِ الْجَفْنَۃُ کَمَا ہِیَ فَاَوْسَعْتُ مِنْہُ عَلٰی جَمِیْعِ جِیْرَانِیْ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْہَا بَرَکَۃً وَخَیْرًا کَثِیْرًا صدیقہ کبری فرماتی ہیں وہ کاسہ ویسا ہی طعام سے مملو تہا میں اوسمیں سے جملہ زنان ہمسایہ کو حصہ بہیجا پہر بہی خیر و برکت سے بہرا رہا قَدْ رُوِیَ اَنَّ الْیَہُوْدَ کَانَ لَہُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوْا اِلَی النَّبِیِّ وَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْاَلُکَ اَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَۃَ بِنْتَکَ اِلٰی دَارِنَا حَتّٰی یَزْدَادَ عُرْسُنَا بِہَا وَاَلَحُّوْا عَلَیْہِ کتاب خرایج اور مناقب میں یہ قصہ لکہا ہے جب شاہ اولیا کا بتول عذرا سے بیاہ ہو چکا ہے اَسْرَارِ الطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ کا منشا و ہلاد آثار مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ دریای نبوت اور امامت کو وصال ملا منافقین قریش کو جذبہ طیش آیا مشرکین اور یہود کو صدمہ حسد نے گہیر ا اتفاقات سے زمرہ یہود نے کسی نے بساطِ انبساط بچہائی تہی آپس میں عروسی کی رسم اسواسطے ٹہرائی تہی کہ اونکو فرط عشرت میں زیور و لباس میسر نہیں کہنہ جامہ سے تنگی بہاری گہنی اور بہاری جوڑی دکہینی سے شرمائینگی پس حضور میں رسول خدا کی سماجت سے کہا تمہرچہ ہمسایگی ثابت ہے ہمارے سامان نشاط غریب خانے میں برپا کرکے حاضر خدمت ہوے چاہتے ہیں اپنی دختر کو بزم عروسی میں بہیجدو کہ ہنگامہ عشرت بڑہے فَقَالَ اِنَّہَا زَوْجَۃُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَہِیَ بِحُکْمِہٖ حضرت نے جواب دیا وہ زوجہ علی مرتضی ہے اختیار شوہر کو ہے

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

فقال یا بُنیّة هل عندكِ شیءٌ آكله فانی جایعٌ آخر کو فاطمہ زہرا کی پاس گئی
پوچھا کچھ ہی جو کہاؤں ای فرزند دلبند مین کئی دن سی بہوکا ہوں قالت لا واللّٰہ بنفسی
وابنی بتول عذرا نی ناداری اور فقر و فاقہ پر سوگند یاد کی بولین حسنین اور اونکی پدر و مادر بہی
گرسنہ ہین مجہی قسم اپنی جان اور باد عمر زاد کی فلما خرج عنها بعثت جاریةٌ لها رغیفین
وبضعة لحم فاخذته ووضعته تحت جفنةٍ وغطت علیها جب خیر الوریٰ
مایوس پہری ایک لڑکی نی دو روٹیان اور تہوڑا گوشت پختہ بہیجا بضعہ طاہرہ نی کاسہ مین
لیکی سرپوش ڈہانک رکہا وقالت واللّٰه لاوثرنّ بها رسول اللّٰه علی نفسی وغیرہا
وکانوا محتاجین الی شبعة طعام بولین بخدا کہ والد کو اپنی اوپر مقدم رکہونگی اگرچہ وہ
سب محتاج اور بہوکی تہی لاکن کہا پہلی پدر کو دونگی فبعثت حسنًا وحسینًا الی رسول اللّٰه
فرجع الیها حسنین ہی اور کہا جاؤ اپنی جد امجد کو بلالاؤ تو آئی حضرت بین ناناکی قدم شریفہا
سید انبیا پہری خانہ زہرا مین تشریف لائی فقالت فقد آتانا اللّٰه بشیءٍ فخبأتهٗ لك
فاطمہ نی عرض کی ای رسالت پناہ اللہ نی میری واسطی رزق دیا ہی اوس طعام کو تمہاری لیئی چہپا رکہا
فقال هلمّی علیّ یا بُنیّة فکشفت الجفنة فاذا هی مملوةٌ خبزًا ولحمًا پیغمبر خدا بولی
ای دختر اپنی کہانی کو نزدیک لانا ہر کاہ سیدۂ نسا نی وہ برتن کہولا تو روٹی اور گوشت سی بہرا نظر آیا
فلما نظرت الیه بهتت وعرفت انه من عند اللّٰه جس وقت یہ تحفہ دیکہا حیرت ہوئی
جانا کہ پروردگار کی طرف سی مزید برکت ہی فحمدت اللّٰه وصلّت علی نبیّه ابیها وقدّمته
الیه اللّٰه کی شکر مین زبان حمد و ثنا کہولی صلوات اوپر اپنی والد خیر الوریٰ کی بہیجی فلما رآه
حمد اللّٰه وقال من این لكِ هذا حبیب سرور کاینات نی اوس نعمت کو دیکہا حمد الٰہی بجا لائی
اور کہا ای فاطمہ یہ مائدۂ رحمت کہان سی آیا جواب اوس خوشبو اور لطیف کا یا فقالت هو من عند اللّٰه

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ عرش کی واہب العطایا نی غیب سی بھوایا ہی

جسی وہ چاہتا ہی روزی بیحساب پہنچاتا ہی فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی عَلِیٍّ فَدَعَاہُ وَاَحْضَرَہٗ

وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَمِیْعُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ حَتّٰی

شَبِعُوْا پس رسول خدا نی آدمی روانہ فرمایا علی مرتضی کو باہر سی وہ گہر میں بلا لایا اوس خاصہ

طیبہ کو اکٹھا مین خیر الوری وہی مصطفی اور فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام نی تناول کیا ساری

مخدرات حرم زوجات نبی کو بہی اوس طعام سی پیٹ بھر کی ملا قَالَتْ فَاطِمَۃُ وَبَقِیَتِ الْجَفْنَۃُ

کَمَا ہِیَ فَاَوْسَعْتُ مِنْہُ عَلٰی جَمِیْعِ جِیْرَانِیْ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْہَا بَرَکَۃً وَخَیْرًا کَثِیْرًا صدیقہ کبری

فرماتی ہین وہ کاسہ ویسا ہی طعام سی مملو تہا میں اوسمیں سی ہمسایہ کو حصہ دیا

پھر بہی خیر و برکت سی بھرا رہا قب رُوِیَ اِنَّ الْیَہُوْدَ کَانَ لَہُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوْا اِلَی

النَّبِیِّ وَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْاَلُکَ اَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَۃَ بِنْتَکَ اِلٰی دَارِنَا حَتّٰی یَزْدَادَ

عُرْسُنَا بِہَا وَاَلَحُّوْا عَلَیْہِ کتاب خرایج اور مناقب مین یہ قصہ لکہا ہی حبیب شاہ اولیا کا بتول عذرا

بیاہ ہو چکا ہی اَسْرَارُ الطَّیِّبَاتِ لِلطَّیِّبِیْنَ کا مضمون کہلا آثار مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ

دریای نبوت اور امامت کو وصال ملا منافقین قریش کو حسد پیدا ہوا مشرکین اور یہود کو

صدمہ حسد نی گہیر لیا اتفاقات سی زمرہ یہود سی کسی نی بساط انبساط بچہائی یعنی عروس

زہرا کی رسم اسواسطی ٹہرائی کہ اونکو فرط عشرت میں زیور و لباس میسر نہین کہنہ جامہ پہنی انکی

پیاری آئینگی اور ہماری جوڑی دیکہینگی شرم پائینگی پس حضور میں رسول خدا کی سماجت سی کہا

تیرے حق ہمسایگی ثابت ہی ہمارا سامان نشاط عرس خانی میں بربا کیا حاضر خدمت ہوئی ہین

چاہتی ہین اپنی دختر کو بزم عروسی میں بہیجدو کہ ہنگامہ عشرت بڑہی فَقَالَ اِنَّہَا زَوْجَۃُ

عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَہِیَ بِحُکْمِہٖ حضرت نی جواب دیا وہ زوجہ علی مرتضی ہی اختیار میں شوہر کی

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

اونکا جانا انا ہی وَسَأَلُوهُ أَنْ يَشْفَعَ إِلَى عَلِيٍّ فِي ذَلِكَ عورت و مردونی درخواست کی آپ
سفارش کریں اور فاطمۂ زہرا کو رخصت زوج سی ہماری گہر بہیدیں وَقَدْ جَمَعَ الْيَهُودِيُّ
الطِّمْرَ وَالرِّمَّ مِنَ الْحُلِيِّ وَظَنَّ الْيَهُودُ أَنَّ فَاطِمَةَ تَدْخُلُ فِي بَذْلَتِهَا وَأَرَادُوا اسْتِهَانَتَهَا
یہاں زنان یہودنی بہت اہتمام سی حُلّہ ہای عمدہ اور زیور تحفہ پہنکر تفاخر میں سنواری تہی شفیع یاس نی
وفور کرم سی اونکا سوال قبول کیا منظر العجایب کی حجری میں کسی بیٹی کو پیام منتقل دیا ہر چند مقام
عذر تہا مگر بنت رسول نی اجابت کی اپنی بجالت پر وہیان نرکہا امر پدر میں غربت کی فَجَاءَ
جَبْرَئِيلُ بِثِيَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَحُلِيٍّ وَحُلَلٍ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا ناگاہ جبرئیل طرف سی بہشت کی
ساز و سامان لیکی آئی عمدہ گہنا اور کپڑی جنت کی جو چشم فلک سی نہ گذری تہی لائی کہا ای سیدہ
آرایش وجود دیدہ وہ پیرایہ ہی کہ سادہ کار قدرت نی کہڑا ذرا اوسکو ہر افتخار کو زیبایش آسمان کی د
رحمت نی الان جڑا دیبای منقش کو اس حُلّہ کی نقش میں نساج قضا نی تار و پود نظری نور کا
کیا حیا و عصمت بہ نقش طہارت پیراہن عفت کو جامہ خانۂ ریخ سکون میں خیاط صنع نی سیا جہ فالی
ہر درز کو سوزن مژگان سی حورا کی رشتہ اقبال زطالاء اور مقراض تمنا نی ہاجرہ و سارا کی بدامن گریبان
بیاز پر ہاتہہ ملا آسیہ اور مریم کو اسکی آستین شرف سی آرزوی بوسہ و کنار تہی ہر جا نورین اکرم میں
بوس میں نظارۂ قدر و قیمت پر امید وار تہی الوان رفعت اور بزرگی سی رضوان نعم کرامت میں
اسی رنگ لایا پردہ دیدہ ملک سی مستور اس جامۂ نور کی دامن میں عطایات نہی لگا یا کسی حُسن
بشری ایسی خلعت فضیلت نہیں پائی جناب کبرٰی و اسطی تحفۂ رسالت کی بہجوائی فَلَبِسَتْهَا
فَاطِمَةُ وَتَجَلَّتْ بِهَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِينَتِهَا وَأَلْوَانِهَا وَطِيبِهَا پس بلقیس حجلہ تقدیس نی
وہ پوشاک نفیس سنگر گویان پہنی انواع زینت خداداد سی اکی و اہل عزت اور توقیر سی دست و پا
سجی ناظرین کو اوسکی زیور کی چمک دمک نی حیرت میں ڈالا رنگ و بوئی جسم و دماغ سی حاسدو

۹۴

دودوہمیں

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

دو دن داشت کہ لا شوکت و اقبالِ امر بی نیاز جلو سواری مین عصا بردار ہوئی ناموسِ ذو الجلال کی
ہمراہ حفظ باری یمین و یسار چلا حورین مجمرہ کجاہ و حشم لئی پیش پیش قدم روان تہین قدسی اہتمام
دور باش مین آوازِ طرقوا سناتی جب سیدہ جہان ٹہرین فلما دخلت فاطمۃ دار الیہود
سجد لہا فانہم یقبلن الارض بین یدیہا ایسی تُزک اور شان سی بنتِ شاہِ
مرسلان خانۂ یہود مین پہنچین کہ وہ سب گہبرا کی استقبال کو نکلین تحمل اور شکوہ خدا ساز دیکہا
تو زمین پر گرین تعظیم سی بجای تسلیم سجدہ کیا خاک نعلین کو چشم بصیرت سی بوسہ دیکی انکہون مین
لگایا ایوانِ قدر و منزلت مین فرش دل و جان بچہایا صدرِ عظمت پر نورِ خدا کو شانِ نقطۂ
ایمان بٹہایا واسلم بسبب ما رأو فخلق کثیر من الیہود جو روشنی اور جلوہ ہدایت کو
دیکہا اسلام لائی بہت سی عورات اور مردانِ یہود کلمہ پڑہ کی زمرۂ خدام سی کہلائی تصدیق
رسالت پر اقرار اتفاق ہوا اقدام اشرف کی برکت سی گمراہونکو نقدِ وفاق ملا فی البحار و سئل
بزل الہروی الحسین بن روح فقال کم بنات رسول اللہ فقال اربع
جلدِ عاشر بحار مین یہ قول لکہا ہی کہ بزلِ ہروی نی حسین بن روح سی پوچہا ہی دخترانِ محمد
کتنی پیدا ہوئین جواب دیا کہ چار بنات مصطفی تہین فقال ایتہن افضل فقال فاطمۃ
کہا اون مین فضیلت اور شرف کسکا زیادہ فرمایا ہی بولی فاطمۂ زہرا کی مرتبۂ فخر و عزت
سوا پایا ہی قال ولم صارت افضل وکان اصغرہن سنا واقلہن صحبۃ
لرسول اللہ سائل نی اعتراض کیا وہ کیونکر تو عمر مین سب سی ٹہرین باوجود اسکی جو عمر مین
چہوٹی اور صحبت نبی سی تہوڑی مدت شرفیاب رہین قال لخصلتین خصہا اللہ بہما
انہا ورثت رسول اللہ ونسل رسول اللہ منہا بولی اس امر مین دو صفت کا
باعث معلوم کیا کہ خدا نی خاص اونکو درجۂ رفعت دیا ایک پیغمبر سی میراث اور حفظِ وصیت پائی

عن ابن عباس قال ان
رسول اللہ کان جالسا ذات
یوم وعندہ علی وفاطمۃ و
الحسن والحسین فقال اللہم
انک تعلم ان ہؤلاء اہل بیتی
واکرم الناس علی فاحبب
من احبہم وابغض من ابغضہم
ووال من والاہم وعاد من
عاداہم واعن من اعانہم
واجعلہم مطہرین من کل رجس
معصومین من کل ذنب وایدہم بروح
القدس منک ثم قال یا علی انت امام امتی و
خلیفتی علیہا بعدی وانت قائد المؤمنین الی الجنۃ
وکان انظر الی ابنتی فاطمۃ قد اقبلت یوم القیامۃ
علی نجیب من نور عن یمینہا سبعون الف ملک
وعن یسارہا سبعون الف ملک وبین یدیہا سبعون الف ملک
وخلفہا سبعون الف ملک تقود مؤمنات امتی الی الجنۃ فایما امرأۃ صلت
فی الیوم واللیلۃ خمس صلوات وصامت شہر رمضان
وحجت بیت اللہ الحرام وزکت مالہا واطاعت زوجہا
ووالت علیا بعدی دخلت الجنۃ بشفاعۃ ابنتی فاطمۃ وانہا لسیدۃ نساء العالمین
۸۵
فقیل یا رسول اللہ اہی سیدۃ نساء عالمہا فقال ذاک لمریم بنت عمران فاما
ابنتی فاطمۃ فہی سیدۃ نساء العالمین
من الاولین والآخرین وانہا لتقوم فی محرابہا
فیسلم علیہا سبعون الف ملک من الملائکۃ
المقربین وینادونہا بما نادت بہ الملائکۃ
مریم فیقولون یا فاطمۃ ان اللہ اصطفاک
وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین
ثم التفت الی علی فقال یا علی ان فاطمۃ
بضعۃ منی وہی نور عینی وثمرۃ فؤادی
یسوءنی ما ساءہا ویسرنی ما سرہا
وانہا اول من یلحقنی من اہل بیتی
فاحسن الیہا بعدک واما الحسن والحسین
فہما ابنای وریحانتای وہما
سیدا شباب اہل الجنۃ فلیکرما
علیک کسمعک وبصرک ثم رفع
یدہ الی السماء فقال اللہم انی اشہدک

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

دوسری اسد فی ذُرّیّتِ نبی اولادِ زہراسی بڑہائی وَلَمْ یَخُصَّہَا بِذٰلِکَ اِلَّا بِفَضْلِ اِخْلَاصٍ عُرِفَ
مِنْ نِیَّتِہَا یہ خصلت نہین ملی مگر سبب اوس فضیلت کی جوحق تعالیٰ اونکی نیت خالص وکبھی معرفت پر
طاعت کی ایضًا وَرَوَوْا عَنْ عَایِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
قَامَ لَہَا مِنْ مَجْلِسِہٖ بی بی عایشہ زوجۂ خیر الورٰی سی روایت کی ہی جو یہ خبر صدق درایت کہتی ہی
جب فاطمۂ زہرا رسولخدا کی خدمت مین آتین بیت الشرف پدر مین قران السعدین پاتین حضرت اپنی
مقام سی اونکی تعظیم کو سرو قد کہڑی ہو جاتی پیار مین سر کا بوسہ لیتی چہاتی سی لگاتی پہلوی اکرام اور اعزاز
مین برابر بٹہاتی قدر و منزلت بیٹی کی سب سی بڑہاتی وَاِذَا جَاءَ اِلَیْہَا لَقِیَتْہُ وَقَبَّلَ کُلُّ وَاحِدٍ
مِنْہُمَا صَاحِبَہٗ وَجَلَسَا مَعًا ہرگاہ رسالت پناہ خانۂ بتول مین جاتی فاطمہ استقبال کرتین
سلام کو ادب سی جہکتین دستِ پدر چومتین شادمان اور مفتخر ہوتین سید انبیا بعد از بوسہ وکنار
اجلاس فرماتی وَرَوٰی اَبُو السَّعَادَاتِ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشَرَۃِ وَابْنُ الْمُؤَذِّنِ فِی
الْاَرْبَعِیْنَ بِالْاِسْنَادِ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالُوْا کَانَ النَّبِیُّ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا
کَانَ اٰخِرُ النَّاسِ عَہْدًا بِفَاطِمَۃَ ابو السعادات کی فضائل اور ابن موذن کی اربعین مین لکہا ہی
جو سند عکرمہ سی زبانی ابن عباس کی یون کہا ہی جب ارادہ سفر کا رسولخدا دلمین کہتی تو سبکی بعد فاطمہ
زہرا سی ملتی اور وداع کرتی وَاِذَا قَدِمَ کَانَ اَوَّلُ النَّاسِ عَہْدًا بِفَاطِمَۃَ ہرگاہ مراجعت فرماکر
سفر سی آتی تمام اقربا و حریم محترم سی پہلی ملاقاتِ بتول کو جاتی وَلَوْ لَمْ یَکُنْ لَہَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی
فَضْلٌ عَظِیْمٌ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَفْعَلُ مَعَہَا ذٰلِکَ اگر حضور رب مین فضل و کرامتِ سیدہ
عظیم نپاتی ہر اینہ خیر الورٰی اونکی ساتھ ایسی تکریم اور مدارات نفرماتی اِذْ کَانَتْ وَلَدَہٗ وَقَدْ
اَمَرَ اللّٰہُ بِتَعْظِیْمِ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَفْعَلَ مَعَہَا ذٰلِکَ وَہُوَ بِضِدِّ مَا اَمَرَ
اُمَّتَہٗ عَنِ اللّٰہِ بدرستی کہ وہ معصومہ فرزند تہین اسد نبی اولاد کو تعظیم والد پر امر کیا پیغمبر کو جائز نہتا

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

کہ بیٹی کا احترام کرتی ایسا علاوہ اسکی جو اسست ہی دستور ادب کہیا خلاف امر معروف اور حکم خدا
ظہور مین آتا تہا لیکن یہ کہ منظور الہی خاص یہی نہین رہا جو توقیر زہرا مین رسالت پناہی نی عمل کیا قد
سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ مَعْنیٰ حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ فَقَالَ خَیْرُ الْعَمَلِ بِرُّ فَاطِمَةَ وَوُلْدِهَا
وَفِی خَبَرٍ اٰخَرَ الْوِلَایَةُ ابی عبد اللہ صادق سی معنی حی علی خیر العمل کو پوچہا جواب مین دوستی اور محبت
فاطمہ کو مع اولاد کی فرمایا ایضاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
بَدَءَ بِفَاطِمَةَ فَدَخَلَ عَلَیْهَا فَاَطَالَ عِنْدَهَا الْمَکْثَ اور یہی کتاب مناقب مین روایت
کی ہی محمد ابن قیس کی زبانی حکایت لکہی ہی جب سرورِ خدا سفر سی پہرتی پہلی فاطمہ زہرا کی پاس جاتی
اور بہت ٹہرتی فَخَرَجَ مَرَّةً فِی سَفَرٍ فَصَنَعَتْ فَاطِمَةُ مَسَکَتَیْنِ مِنْ وَرِقٍ وَقِلَادَةً
وَقُرْطَیْنِ وَسِتْرًا لِبَابِ الْبَیْتِ لِقُدُوْمِ اَبِیْهَا وَزَوْجِهَا ایکدفعہ یونہین سفر میں
پردیسین گئی بتول عذرا کو حصہ خاوندین غنیمت سی کچہہ روپیہ ملی دو چاندی کی چوڑیان ایک طوق
اور دو بندی بنوائی دروازی پر ایک پردہ لٹکایا جو آمد ورفت پدر اور شوہر مین کام آئی فَلَمَّا
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَیْهَا فَوَقَفَ اَصْحَابُهٗ عَلَی الْبَابِ لَایَدْرُوْنَ یَقِفُوْنَ
اَوْ یَنْصَرِفُوْنَ لِطُوْلِ مَکْثِهٖ عِنْدَهَا ہرگاہ رسالت پناہ سفر سی پہرکی آئی دیدار خاتون
محشر کو قدم بڑہائی شوق بڑہائی اصحاب در حجری پہ کہڑی منتظر تہی کہ چلی جائین یا توقف کرین بسبب دیر
ٹہرنی متفکر تہی فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَدْ عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ حَتّٰی جَلَسَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ ناگاہ رسول اللہ گہر سی باہر نکلی چہرہ پر ملال آئی تاکہ برابر منبر بیٹہی فَظَنَّتْ فَاطِمَةُ
اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِمَا رَاٰی مِنَ الْمَسَکَتَیْنِ وَالْقِلَادَةِ وَالْقُرْطَیْنِ
وَالسِّتْرِ بضعہ طاہرہ کو نجس پدر سی حیرت ہوئی سوچین کہ در پردہ نظارہ زیور چشم لطف و
عنایت زہی فَنَزَعَتْ قِلَادَتَهَا وَقُرْطَیْهَا وَمَسَکَتَیْهَا وَنَزَعَتِ السِّتْرَ فَبَعَثَتْ

عن ابان بن تغلب قال قلت لابی عبد الله یا ابن رسول الله لم سمیت الزهراء زهراء فقال لانها تزهر لامیر المؤمنین

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

یہ الی رسول اللہ فوراً کردن بند اور چوڑیاں گوشوارو نکی ساتھہ اوتار لیا پردہ بہی کہو لکی خدمت
اقدس مین بہیجدیا وقالت للرسول قل لہ تقرء علیک ابنتک السلام و تقول
اجعل ھذا فی سبیل اللہ لیجانی والی سی بولین یہ سامان پہنچانا خدمت پدر مین پیام سنانا
کہ تمہاری بیٹی نی سلام عرض کیا اور ایسی بطریق اداب کہا میری اس پیرایہ کو لوڑ راہ خدا مین
تقسیم کردو فلما اتاہ قال فعلت فداھا ابوھا ثلاث مرات جب سرور انبیا نی وہ
اسباب مرسلہ پایا خوش ہوکی تین بار جان پدر تجہہ پر فدا فرمایا لیست الدنیا من محمد
ولا من ال محمد ولو کانت الدنیا تعدل عند اللہ من الخیر جناح بعوضۃ ما
اسقی فیھا کافرا شربۃ ماء ثم قام فدخل علیھا یدرستی کہ دنیا اور اوسکی زینت سی محمد
اور آل اور رسول کو علاقہ کیا اگر مثل پر پشہ رو برو ی خدا قدر اسکی ہوتی کافر کو جرعہ آب ہرگز نہ
پس وہ تبدا احسنات خیرات کرکی خانہ فاطمہ مین آئی پیار کیا سر و سینہ سی لگایا الفاظ تسلی
فی ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم
عذابا مھینا قال نزلت فیمن غصب امیر المؤمنین حقہ واخذ حق فاطمۃ
وآذاھا کتاب تفسیر علی ابن ابراہیم مین لکہا ہی اس ایت کا نزول اونکی شان مین ہوا ہی جنہوں نی
خدا ورسول کو اہانت مین ایذا دی اور کوئی چیز حق علی مرتضی سی غصب کی یا جو مرتبہ فاطمہ زہرا کو
ملا ہی اوسکو جبر مین چہین لیا ہی وقد قال النبی من اذاھا فی حیاتی کمن آذاھا بعد
موتی ومن آذاھا بعد موتی کمن آذاھا فی حیوتی بدرستی کہ حدیث معتبر مین آیا ہی حضرت
پیغمبر نی فرمایا ہی جو شخص بیٹی فاطمہ کو میری ایام حیات مین اوسی دکہہ دیا جیسی ہنگام ممات مین
اور جو پس از مرگ ایذا دیگا وہ ایسا ہی کہ زندگی مین ناراض کریگا ومن آذاھا فقد آذانی ومن
آذانی فقد آذی اللہ وھو قول اللہ عز وجل ان الذین یؤذون اللہ الایہ جسنی فاطمہ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

زہرا کو تکلیف پہنچائی گویا کہ مجھی ستایا اور جب میری آزار کا مرتکب ہوا خدا کو اوسنی خشمگین کیا یہ اشارہ ہی قول ملک علام کا جو آیا موید کلام قدر نظام کا ہی رُوِیَ اَنَّ اُمَّ اَیْمَنَ لَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَکُوْنَ بِالْمَدِیْنَۃِ اِذْ لَا تُطِیْقُ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰی مَوَاضِعَ کَانَتْ بِہَا کتاب خرایج مین یہ روایت آئی ہی کہ جب فاطمہ زہرا نی وفات پائی ہی ام ایمن کنیز بی بی خدیجہ نی مدینہ مین رہنی کی قسم کہائی ہی حضرت زہرا کی اوس شہر مین مرنی سی بد آفت لائی ہی اسواسطی کہ شدت غمسی تاب نہین لا سکتی مکان بتول کو جہان بیٹھتین سوتین عبادت کرتین خالی دیکہتی فَخَرَجَتْ اِلٰی مَکَّۃَ فَلَمَّا کَانَتْ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ عَطِشَتْ عَطَشًا شَدِیْدًا ناچار وطن چہوڑ کی سفر مکہ اختیار کیا ہر گاہ صحرای بی آب و گیاہ مین پیاس کا غلبہ ہوا فَرَفَعَتْ یَدَیْہَا وَقَالَتْ یَا رَبِّ اَنَا خَادِمَۃُ فَاطِمَۃَ تَقْتُلُنِیْ عَطْشًا پیاسی سی دونوں ہاتھ اوٹہای درگاہ خدا مین یہ کلام سنائی مین خادمہ ہون فاطمہ زہرا کی اور لونڈی خدیجہ کبری کی مجھی شدت عطش نی مارا تو اپنی منبع رحمت سی پانی پلا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہَا دَلْوًا مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ دریای کرامت جوش مین آیا اوسنی ڈول پانی کا بہرا فلک سی بہیجا ام ایمن نی وہ آب سرد گوارا پیا شکر واہب العطایا بطلب اللسان ادا کیا فَلَمْ تَحْتَجْ اِلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ سَبْعَ سِنِیْنَ اوسکی برکت سی بہوک اور پیاس جاتی رہی سات برس تک ہرگز کہانی اور پانی کی حاجت نہ تہی وَکَانَ النَّاسُ یَبْعَثُوْنَہَا فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْحَرِّ فَمَا یُصِیْبُہَا عَطَشٌ امتحان کی لیی لوگ اوسی ساتی ہوای گرم تموز مین راہ دور دراز کو بہیجتی وہ ایذای گرسنگی اور تشنگی کبہی نپاتی خوش اور خرم راہ جبلکسی جاتی سلامت پہر آتی قَبَ عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ مَوْضِعِ الْحَجِّ اِمْرَاَۃً ضَعِیْفَۃً عَلٰی دَابَّۃٍ نَحِیْفَۃٍ وَالنَّاسُ یَنْصَحُوْنَہَا بِالتَّکَلُّفِ کتاب مناقب مین مالک ابن دینار سی روایت کی ہی کہ اوسنی یہ حکایت سنی تہی کہ ایک سال سفر بیت اللہ کی لوگ عازم ہوی ہرگاہ بن اور سب اہل شہر منزل وداع مین پہنچی ایک ضعیفہ کو بڈہی اور دبلی دراز گوش پر سوار آتی دیکہا خلایق نی جو حاجیون کی رخصت کو آئی تہی اوسی نصیحت مین کہا

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

تیری جانور کو طاقتِ رفتار نہیں وطن میں پھر جا اوسنی شوقِ کعبہ سی قولِ اصحاب کو نمانا اور ہمراہ ہولی
فلما توسطنا البادیة کلّت دابتہا فعند لہا فی اتیانہا جب ہم چند مرحلہ آگی بڑہی تو آبادی
صحرا و بیابان میں جا پڑی اوس عورت کا مرکب خستہ اور ماندہ رہا چلنی سی راہ میں گرا مرنی پر عزم بیت اللہ
وہ بی بی رہوار کو ملامت کرتی پیادہ پا کئی اپنی رفقا میں ایک طرف کناری کہڑی ہوئی فرفعت راسہا
الی السماء وقالت یا رب لا فی بیتی ترکتنی ولا الی بیتک حملتنی فوعزتک وجلالک
لو فعل بی ہذا غیرک لما شکوتہ الا الیک اوس خاتونِ مکرمہ نی آسمان کی جانب سر اوٹہایا
زبانِ عجز و مناجات میں عرض کی خدایا نہ مجھی شوق سی گھر میں رہنی دیا نہ اپنی بیت الشرف تک پہنچنی کا
سامان کیا قسم ہی تیری عزت و جلال کی اگر یہ سلوک اوس کا میں دیکھتی تو اوسکی فریاد سوای تیری
اور غیر سی نکرتی قال فاذا شخص اتاہا من القفار وفی یدہ زمام ناقة راوی کہتا ہی کہ ناگاہ
ایک شخص جانب دشت سی آیا ہاتھ میں ناقہ بادرفتار کی مہار کہینچی لایا فقال لہا ارکبی فرکبت
وسارت الناقة کالبرق الخاطف وہ ساربان پکارا کہ ای بی بی اوٹہو اس شتری کی پشت پر
بیٹہو جب سوار ہوئی اونٹ آگی چلا بجلی کی مثال نظر سی غائب ہوا فلما بلغت المطاف رأیتہا
تطوف فحلفتہا من انت فقالت انا شہرة بنت مسکة بنت فضة خادمة الزہراء
ہر گاہ مقامِ طواف میں خانہ کعبہ کی ہمارا ورود ہوا تو اوس ضعیفہ کو در حریم الہی میں پھرتی دیکہا کناری جاکی
قسم دی میں نی تو کون ہی پوچھا بتا بولی کہ میرا نام ہی شہرہ بنت مسکہ بنت فضہ خادمہ بتول عذرا ہیں ای
اہلِ عزا تصور کی جاہی اب جوش غمی سی اہلِ نالہ و بکا ہی جو خاتون محشر کی خدا و رسول اسقدر توقیر کریں
بعدِ وفاتِ پدر اوس پر کیا صدمات مصیبت اور تحقیر گذرین کثرتِ مصائب میں زندگی سی بیزار ہو ماتم
پیغمبر میں رونی کا شغل ہی اوسکا ناگوار ہو گہر سا انتباہ اولادی پناہ ایک آفت سی نہ چہوٹی کہ دوسری
ملی بارگاہ وفات کی صدمات میں بھی نڈہال کر دیا تا بہ دم مرگ ہی زندگی وبال دل طلب ہوا اپنی عزت

دوسری مجلس وفاتِ بتول عذرا علیہا السلام

حق میں اوس دل ملول کی × اب تم سنو حدیث مصیبت بتول کی × روتی رہی فراق میں بابا کی رات دن × ایذا اوٹھائی جان پہ قوم جہول کی بیٹی شہید بیٹیاں ہوں قید کربلا امت کی مغفرت میں سب آفت قبول کی

رو لو فغان و نالہ کرو بیقرار ہو جاتی ہی اب جہان سی نشانی رسول کی × ذکرِ خدا و مدحِ پیمبر سی کام ہے

ناظم نی یہ شرافتِ اعظم حصول کی ×

مُصِیبَتِ وَفَاتِ فَاطِمَہ زَہرا مَعَ وَصِیَّت بَاعَلِیِ مُرتَضیٰ عَلَیہِ السَّلام اور شِکوی فِراقِ اِحِبّا

نالہ کشانِ بیت الاحزانِ فراق و نعرہ زنانِ ماتمکدہ اشتیاق ہجر ان داماں وصال و رنجوران جانکاہ شکستہ حال بیمارانِ مبتلای اندوہ آزار وضعیفانِ بہاو و نگار اشکبار حدیث سطوت درد و محنت کو ناتوِ بیانِ حسرت نشان بہ جنت البقیع سماعت میں پہنچاتی یوں خاکِ مصیبت پہیلاتی ہیں کہ جب ایام حیات فاطمہ زہرا کی قریب اتمام ہوئی اور قیامِ عزا و ماتم کی ابواب خاص و عام پر کہلی وہ وقت آیا کہ خانہ زاد خدا کی گہر سی رفت کا شور اوٹھی لفیفِ حجلۂ تقدیس عاریتِ سرای دنیا سی جا کی دار النعیم خلد میں بسیری عکدہ اہلبیت نوحہ و احسرتا سی بہر کہ یوم عاشورا دکہای آہ و زاری سی حسنین کی عالم بالا تہ و بالا ہو گیا زینب اور ام کلثوم کی افغان و زاری پر شہر مدینہ رو دیا رحلت خاتونِ محشر کی صدمی سی اپنا بیگانہ جان کہوی ہی ہم روی وَرقَۃُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ الاَزدِیُّ قَالَ خَرَجتُ حَاجًّا اِلیٰ بَیتِ اللّٰہِ الحَرَام فَبَینَا اَنَا اَطُوفُ وَاِذَا اَنَا بِجَارِیَۃٍ سَمرَاءَ مَلِیحَۃِ الوَجہِ عَذبَۃِ الکَلَامِ وَہِیَ تُنَادِی بِفَصَاحَۃِ مَنطِقِہَا کتاب معانی الاخبار میں لکہا ہی کہ ورقہ ابن عبد اللہ ازدی نی کہا ہی میں ارادہ حج کی عازم اور محرم ہوا طواف میں پہرتا تہا ناگاہ ایک عورت سبزہ رنگ شیرین سخن کو فصاحت سی کلام کرتی دیکہا فَقُلتُ یَا جَارِیَۃُ اِنِّی لَاَظُنُّکِ مِن مَوَالِی اَہلِ البَیتِ فَقَالَت اَجَل میں نی کہا ای بی بی تجہہ پر موالی البیت کا شائبہ ہوتا ہی جواب دیا سچ ہی جو تیرا گمان جاتا ہی قُلتُ لَہَا وَمَن اَنتِ

ومكثت ... ثمانی عشرة سنة وسبعین یوما وقیل ...

ولها یومئذ ثمانی عشرة سنة ... وقیل ...

وعاشت بعده اثنین وسبعین یوما وقیل اربعین

وقیل اربعة اشهر وقیل ...

وسبعین یوما وقیل ... المرتضی ... ان

عیون المعجزات للسید المرتضی ...

توفیت ولها یومئذ ثمانی عشرة سنة وخمسة وسبعین یوما ...

واقامت بعد النبی ... فما ... قبرها

فی البقیع وقیل ...

عاشت فاطمة بعد رسول الله ستة اشهر ...

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

قالت انا فضۃ امۃ فاطمۃ الزہراء یعنی پوچھا تو کون ہی اوسنی اپنی فضیلت الٰہا کی یعنی مین
فضہ لونڈی ہون فاطمہ زہرا کی فقلت لہا فلقد کنت مشتاقا الی کلامک فارید
منک الساعۃ ان تجیبنی من مسالۃ اسئلک یعنی اوس سی کہا کہ مین بہت مشتاق ہون
تیری باتونکا چاہتا ہون کہ بعد طواف علاحدہ بیٹھنا جو کچھہ سوال کرونگا ثم قلت لہا یا فضۃ
اخبرینی عن مولاتک فاطمۃ الزہراء وما الذی رایت منہا عند وفاتہا بعد
موت ابیہا پس حسب وعدہ وہ گوشہ مین میری نزدیک آئی مینی کہا خبر دی سرگذشت بتول
عذرا سی بعد وفات پدر کیا حصت اوٹھائی فلما سمعت کلامی تغرغرت عیناہا بالدموع
ثم انتحبت نادبۃ وقالت ہیجت علی حزنا ساکنا واشجانا فی فوادی کامنۃ فاسمع
الان ما شاہدت منہا اوسنی میری تقریر حسرت افزا سنی آنکھون سی آنسو بہی اور فریاد و زاری کی
چلائی کہ آہ تونی حزن واندوہ کو تازہ کیا جو دلمین غم و الم بھرا تھا اوسی ظاہر کر دیا اب سنلی جس آفت کو
مینی دیکھا ہی اور وہ صدمہ خاتون محشر پر گذرا ہی اعلم انہ لما قبض رسول اللہ افتجع
لہ الصغیر والکبیر وکثر علیہ البکاء واعظم بکاءا وانتحابا من مولاتی فاطمۃ
الزہراء وکان حزنہا یتجدد ویزید وبکاءہا یشتد جان تو کہ جسگاہ رسول اللہ کا دنیا
انتقال ہوا چھوٹی بڑی زن و مرد کا شور نوحہ و بکا او بیہ حد سی بڑہا میری بانوی مکرم فاطمہ شدت
فغان اور ماتم سی خاموش نہوتین روز بروز حزن اور شیون و ماتم بپا کرتین فجلست سبعۃ
ایام لا یہدی لہا انین ولا یسکن منہا الحنین سات دن عزا و غم پدر مین اشکبار
ایسا بیٹھین کہ کبھی نالہ اور آہ سی قرار نہ لیتی تہین فلما کان فی الیوم الثامن ابدت کتمت ما
من الحزن ثم اقبلت تعثر فی اذیالہا وہی لا تبصر شیئا من عبرتہا ومن تواتر
دمعتہا حتی دنت من قبر ابیہا جب نواں دن سانحہ ہی کا ہوا بہجوم اندوہ اور خروش او بیہ آیا

بعد النبی ثلاثۃ اشہر وقال ابن
وقال ابن قتیبۃ فی معارفہ

٩٢

ومن روایۃ ماتت فاطمۃ ما بین المغرب والعشاء

وفی تاریخ الطبری ان فاطمۃ دفنت لیلا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

جو دلمیں بخار غم بھرا تھا اوسکو جوش میں لایا بقرار گھرسی نکلیں دامن کشان افتان و خیزان چلیں اشکوں کی فوج کی کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا کہ نزدیک قبر والد پہنچیں فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَى الْحُجْرَةِ وَقَعَ طَرْفُهَا عَلَى الْمَاذَنَةِ فَقَصَرَتْ خُطَاءَهَا وَدَامَ نَحِيْبُهَا وَبُكَاءُهَا اِلٰى اَنْ اُغْمِىَ عَلَيْهَا ہرگاہ مزار پدر کا حجرہ نظر پڑا قدم تھرائی اوکی ساتھ دریای پر شک بہا طاقت رفتار نرہی صبر نی جواب دیا جو کہٹ تک پہنچیں فرط بکا سی جو غش کر گیا فَبَادَرَتِ النِّسْوَانُ اِلَيْهَا فَنَضَحْنَ الْمَاءَ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَفَاقَتْ مِنْ غَشْيَتِهَا قَامَتْ وَهِىَ تَقُوْلُ یہ حادثہ زنان بنی ہاشم نی جو دیکھا دوڑیں پانی لاکی چہرہ زہرا پر چھڑکا تاکہ ہوشمیں آئیں پا اٹھ کھڑی ہوئی ضریح رسول کو یہ نوحہ سنایا يَا اَبَتَاهُ بَقِيْتُ وَالِهَةً وَحِيْدَةً وَحَيْرَانَةً فَرِيْدَةً فَقَدِ انْخَمَدَ صَوْتِىْ وَانْقَطَعَ ظَهْرِىْ وَتَنَغَّصَ عَيْشِىْ وَتَكَدَّرَ دَهْرِىْ اے پدر تمہاری بعد میں تنہا والہ و حیران ہوں مبتلای ہزار آفت اور راندہ فراوان ہوں بار غم سی میری کمر ٹوٹ گئی نالہ و فریاد میں آواز بیٹھی آرام و چین سی چھوٹ گئی دنیا آنکھوں میں خوار ہی لحظہ بھر جینا دشوار ہی يَا اَبَتَاهُ فَمَا اَجِدُ بَعْدَكَ اَنِيْسًا لِوَحْشَتِىْ وَلَا رَادًّا لِدَمْعَتِىْ وَلَا مُعِيْنًا لِضَعْفِىْ تمہاری بعد کوئی انیس وحشت اور مصیبت میں نہیں باقی نہ ایک زن دلسوز پدر تھا میری انسی چھڑانی يَا اَبَتَاهُ مِنْ لِلْاَرَامِلِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ لِلْاُمَّةِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ فَصَارَ بَعْدَكَ مُسْتَوْحِشٌ وَمِحْرَابُكَ خَالٍ مِنْ مُنَاجَاتِكَ وَقَبْرُكَ فَرِحٌ بِمُوَارَاتِكَ وَالْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ اِلَيْكَ وَاِلٰى دُعَائِكَ وَصَلَوٰتِكَ اے بابا فقرا کا حامی راندوں کا مددگار کون ہوگا اس امت کا مہربان حشر تک اب کوئی نرہا منبر تمہاری نشست کی جا میں وحشت فزا ہی محراب مصلا آواز مناجات سی آپکی خالی ہو ویران ہوا قبر کی خوشی میں آغوش بھری جنت مشتاق دعا و صلوٰۃ سی خود فراموش ہی يَا اَبَتَاهُ مَا اَعْظَمَ ظُلْمَتِىْ عَلَىَّ وَفَاقَتِىْ مَرِيْئًا فَلَقَدْ تَغَصَّبَتِ الْيَوْمَ يَا مَوْلَاىَ پس خدا سی التجا کی الٰہی میری موت

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

جلدی اجاے زندگی وبال ہی اگر مرون تو دیدار پدر میسر آی قال ثم رجعت الی منزلها واخذت

بالبکاء والعویل لیلها ونهارها راوی کہتا ہی پس گریان اور نالان بیت الشرف مین مرا کی

صف ماتم بچہائی دن رات روتی سی غیر حالت کی واجتمع شیوخ اهل المدینة واقبلوا

الی امیر المؤمنین علی فقالوا له یا ابا الحسن ان فاطمة تبکی اللیل والنهار فلا احد

منا یتهنأ بالنوم فی اللیل علی فرشنا ولا بالنهار لنا قرار علی اشغالنا حبیب سا

مدینہ غلبہ رقت سی زہرا کی بیچین ہوے امیر المومنین علی علیہ السلام کی پاس شکایت کو فراہم ہوے کہ یا ولی

ای ابو الحسن فاطمہ کی دن رات رونیسی ہمارا کام تمام ہی نہ روزانہ کوئی صورت قرار اتنا ہی شب کا

خواب وآرام ہی ثم انه بنی لها بیتا فی البقیع نازحا عن المدینة یسمی بیت الاحزان

پس ناچار حیدر کرار نی واسطی عزاداری بتول عذرا کی اہتمام فرمایا بیرون شہر مدینہ قبرستان بقیع میں ایک

حجرہ بنایا کہ وہ بیت الاحزان کہلایا وکانت اذا اصبحت قدمت الحسن والحسین

امامها وخرجت الی البقیع باکیة فلا تزال بین القبور باکیة ہر صبح کو خاتون

محشر کہ بیٹی سی بنا رہ میں اونکی پیش رو حسنین قدم بڑہاتی دن بہر وہان بیٹہتی ہمراہ فرزندان روتین

فاذا جاء اللیل اقبل امیر المؤمنین الیها وساقها بین یدیه الی منزلها

ولم تزل علی ذالک الی ان مضی لها بعد موت ابیها سبعة وعشرون یوما

جب شب ہوتی تو امیر المومنین بیان آ جاتے کی اوٹہاتی تسلی اور دلاسا دین پیر لاتی یونہین گذر

زاری مین ایام عزاداری بسر کی تاکہ وفات پیغمبر سی ستائیس روز گذر گئی واعتلت العلة

التی توفیت فیها فبقیت الی یوم الاربعین پس بیماری مین فاطمہ مریض ہوئین چالیس روز

تک قلق اور بکا میں بستر پر رہین وقد صلی امیر المؤمنین صلوة الظهر واقبل یرید

المنزل اذا استقبله الجواری باکیات حزینات فقال لهن ما الخبر ومالی

٩٥

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اراکن متغیرات الوجوہ والصور ایک دن سرور اوصیا نماز ظہر پڑہ کی مسجد سی گھر کو آتی
تہی ناگاہ چند کنیز راہ مین اونکو ملین ایسی محزون وگریان کہ سینہ مین دم نہ سماتی تہی سبب پوچہا
کیا ماجرا ہی جو تمہارا حال ایسا غیر ہو رہا ہی فقلن یا امیر المؤمنین ادرک ابنۃ عمک
الزہراء وما نظنک تدرکہا کہا ای سید الوصیین جلدی جاو اپنی زہرا کی خبر لو لاکن ہم سمجہتی ہی
کہ زندہ او سلامت نہ دیکہو فاقبل امیر المؤمنین مسرعا حتی دخل علیہا واذا بہا
ملقاۃ علی فراشہا وہی تقبض یمینا وتمد شمالا امیر المؤمنین شتابان حجری مین آئی
بالین سیدہ پر بی تاب وتوان قدم رکہا ناگاہ بتول اطہر کو نظر کی مبتلای نزع جان تہین فرش پر
لیٹی کبہی داہنی اور کاہی بائین طرف بحسرت نگران تہین فالقی الرداء عن عاتقہ والعمامۃ
عن راسہ ردا کو سراسیمہ ہو کی دوش سی پہینکا عمامہ بہی فرط اندوہ مین خاک پر پٹکا واقبل
حتی اخذ راسہا وترکہ فی حجرہ ونادیہا یا زہراء فلم تکلمہ فنادیہا یا بنت محمد
المصطفی یا فاطمۃ کلمینی فانا ابن عمک علی بن ابی طالب آگی بڑہی او سر اوسکا اوٹہایا
گود مین لیا اور پکارا یا زہرا لاکن غلبہ ضعف سی بانوی ناکام نی کلام نہ کیا پہر ندا کی ای بنت مصطفی بولو
کہ مین علی ابن ابیطالب ابن عم ہون تمہارا قال ففتحت عینیہا فی وجہہ ونظرت الیہ
وبکت وبکی وقال ما الذی تجدینہ راوی کہتا ہی خیر النساء نی آنکہین کہولکر روی علی کو
حسرت سی دیکہا علی پاس رہین رو دیا اور سید اوصیا کی بہی آنسو بہی پوچہا ای مادر حسن تمکو کیا ہوا
فقالت یا ابن عم انی اجد الموت الذی لا بد منہ ولا محیص عنہ قالت فقال لہا
علی من این لک یا بنت رسول اللہ ہذا الخبر والوحی قد انقطع عنا اہل البیت
جواب دیا جس مرض کی گریز نہین اوس موت کو نزدیک پاتی ہون کہ وعدہ برابر آپہونچا شاہ اولیا نی فرمایا
ای بنت مصطفی ہمارے گہر سی علاقہ خبر وحی کا قطع ہوا پہر تمنی کیونکر اپنا مرنا پہچانا فقالت یا ابا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

رقدتُ الساعة فرأيتُ حبيبي رسولَ اللهِ في قصرٍ من الدُّرِّ الأبيضِ فلمّا رآني قال هلمّي يا بُنيّة فإنّي إليكِ مشتاقٌ عرض کی ای ابو الحسن اس گھڑی مجھی غنود کی آئی عالم رویا مین درمیان قصر مروارید سفید صورت محبوب خدا یعنی حبیب مجھکو دو رسی دیکھا لطف سی پکار کی کہا جلدی میری قریب آجا کہ بہت مشتاق ہون تیرا فقلتُ واللهِ إنّي لأشدُّ شوقاً منكَ إلى لقائكَ فقال أنتِ الليلةَ عندي وهو الصادقُ لما وعدَ بي بخدا قسم آپکی آرزوی لقا مین آنکھین دیدار کی بیقرار ہین ارشاد کیا آج رات کو میری پاس آوگی اور وہ وعدی مین صادق الاقرار ہین فإذا أنتَ قرأتَ يٰسٓ فاعلم أنّي قد قضيتُ نحبي فغسّلني ولا تكشف عنّي فإنّي طاهرةٌ مطهّرةٌ پس تم سورہ یاسین میری بالین پر پڑہو جب تمام ہوگا تو یہ دم نکل جائیگا یہی علامت پہچان رکھو اوسوقت اپنی ہاتہ سی نہلانا مگر لباس اوتارنا نہین طاہر اور مطہرہ ہون برہنہ نہین فرمانا وليصلِّ عليَّ معكَ من أهلي وادفني ليلاً في قبري تم مجھیر ساتھ سوا اہلبیت کی نماز پڑہنا رات کو چھپا کی قبر مین جنازہ رکھنا ادضا وعن أسماءَ بنتِ عُميسٍ أنّ فاطمةَ بنتَ رسولِ اللهِ قالت إنّي قد استقبحتُ ما يُصنعُ بالنساءِ أنّه يُطرحُ على المرأةِ الثوبُ فيصفُها لمن رأى اسما بنت عمیس نی روایت کی ہی کہ دختر پیغمبر خدا علیہا السلام نی یہ بات کہی ہی کسقدر مجھی ناگوار ہی مرگ نسوان مین کہ جنازی پر کپڑا ڈالکی لیجاتی ہین غیر مردونکو سارا ڈیل ڈول ہو ید اکہاتی ہین فقالت أسماءُ يا بنتَ رسولِ اللهِ أنا أُريكِ شيئاً رأيتُهُ بأرضِ الحبشةِ اسما بولی ای لخت جگر خیر الوری مین ایک تدبیر بتاون جو حبش مین دیکھی جسمین کچھہ علامت جسد کی ناظرین کو نہیں ہوتی قال فدعت بجريدةٍ رطبةٍ فحنتها ثم طرحت عليها ثوباً راوی کہتا ہی پس اونی لکڑیان تر کی منگائین تم دیکھی پہلو مین کھجور کی لکڑیان اوسپر چادر اوڑھادی ہجا کی نظر غیر النساء مین لا تی فقالت

٩٦

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فاطِمَۃُ مَا اَحسَنَ ھٰذا وَاَجمَلَہُ لَا یُعرَفُ بِہِ المَرأۃُ مِنَ الرَّجُلِ بتول عذرا نے کہا واہ

کیا اچھا سامان ہے مُردوں کے واسطے اس دستور کا جو پہچانا نہیں جاتا باہر سے جنازہ مرد خواہ عورت

دستور کا صندوق مَرِضَت فَاطِمَۃُ مَرَضًا شَدِیدًا وَمَکَثَت اَربَعِینَ لَیلَۃً فِی مَرَضِہَا

اِلیٰ اَن تُوُفِّیَت کتاب روضہ میں ہے کہ فاطمہ زہرا شدت سے بیمار ہوئیں اور چالیس شبانہ روز

دکھ میں رہیں تاکہ دنیا سے گذر گئیں فَلَمَّا نُعِیَت اِلَیہَا نَفسُہَا دَعَت اُمَّ اَیمَنَ وَاَسمَاءَ بِنتَ

عُمَیسٍ وَوَجَّہَت خَلفَ عَلِیٍّ وَاَحضَرَتہُ فَقَالَت یَابنَ عَمِّ اِنَّہُ قَد نُعِیَت اِلَیَّ

نَفسِی وَاِنَّنِی لَا اَرٰی مَا بِی اِلَّا اَنَّنِی لَاحِقٌ بِاَبِی سَاعَۃً بَعدَ سَاعَۃٍ جب اپنا

مرگ اپنا جیسا پایا اُمّ ایمن اور اسما بنت عمیس کو بلایا امیرالمومنین کی طلب میں آدمی بھیجا وہ

گھر میں آئے تو حال غیر دیکھا بتول عذرا نے کہا یا ابن عم مجھے پیام اجل پہنچا اب زندگانی سے دنیا کی

ہاتھ اوٹھایا ملاقات پدر کا وقت قریب آیا وَاَنَا اُوصِیکَ بِاَشیَاءَ فِی قَلبِی قَالَ لَہَا

عَلِیٌّ اَوصِینِی بِمَا اَحبَبتِ یَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰہِ عرض کی یا علی میری دلمیں چند باتیں ہیں

وہ تمکو سناؤں بولے اے بنت رسول خدا وصیت کرو تا اوسے بجا لاؤں فَجَلَسَ عِندَ رَاسِہَا

وَاَخرَجَ مَن کَانَ فِی البَیتِ پس امیرالمومنین قریب فاطمہ بالین بیٹھے جو لوگ اغیار گھر میں تھے

باہر کر دیے ثُمَّ قَالَت یَابنَ عَمِّ مَا عَہِدتَنِی کَاذِبَۃً وَلَا خَائِنَۃً وَلَا خَالَفتُکَ

مُنذُ عَاشَرتَنِی پھر کہا اے پسر عم تمنے مجکو تا ایندم کبھی جھوٹا نہیں پایا اور نہ خیانت میری

مرضی تمہاری کا م کیا جتنی مدت کہ آپکا میرا ساتھ رہا گھر کیا دھیمیں کوئی قصور سرزد نہوا فَقَالَ

مَعَاذَ اللّٰہِ اَنتِ اَعلَمُ بِاللّٰہِ وَاَبَرُّ وَاَتقیٰ وَاَکرَمُ وَاَشَدُّ خَوفًا مِنَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ جَدَّدتِ

عَلَیَّ مُصِیبَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ وَقَد عَظُمَت وَفَاتُکِ وَفَقدُکِ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ

رَاجِعُونَ علی مرتضی علیہ السلام نے مزید رقت میں جواب دیا معاذ اللہ تم ہمیشہ سے میں معرفت خدا کی

باسناده عن موسی بن جعفر عن ابائه علیہم السلام قال قال علی استاذی

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

شناسا بڑی نیک پارسا ہی صاحب تقوی اور خوف الٰہی سی تمہارا دل بھرا تھا صد حیف کہ اپنی الم فرق

مصیبت رسول اللہ کو میری لئی تازہ کیا مجھہ پر بہت شاق ہی تمہارا مرنا اور جو صدمہ پایا اپنا اندوہ

قلق کیا کہوں پس انا للہ وانا الیہ راجعون ثُمَّ بَکَیَا جَمِیْعًا سَاعَةً وَاَخَذَ رَاْسَهَا وَضَمَّهَا

اِلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ قَالَ اَوْصِیْنِیْ بِمَا شِئْتِ پس دونو بزرگوار دیر تک بہت روئی آپس

درد جدائی سی ہوش کہوئی علی مرتضی نی سر فاطمہ زہرا علیہا السلام تکیہ سی اوٹہایا چھاتی سی

لگایا اونکو امر فرمایا ای دختر نبی الوری حبیبہ خدا جو چاہو مجھی اپنی وصیت کرو قَالَتْ یَا ابْنَ عَمِّ

رَسُوْلِ اللہِ اُوْصِیْکَ اَوَّلًا اَنْ یَتَزَوَّجَ بَعْدِیْ اَمَامَةَ بِنْتَ اُخْتِیْ زَیْنَبَ

فَاِنَّهَا تَکُوْنُ لِوُلْدِیْ مِثْلِیْ سیدہ نسا نی کہا ای پسر عم رسول خدا پہلا سوال یہ ہی میرا کہ جب میں

مرجاؤں تو پابند مہربانی رہنا امامہ بنت زینب میری خواہر سی شادی کرنا کہ وہ میری اولاد کو مثل

ما شفیق پرورش کری کی اطفال خورد سال پر توجہ نوازش رکہی ثُمَّ قَالَتْ اُوْصِیْکَ یَا ابْنَ

عَمِّ اَنْ یَتَّخِذَ لِیْ نَعْشًا فَقَدْ رَاَیْتُ الْمَلٰئِکَةَ صَوَّرُوْا صُوْرَتَهٗ بعد ازاں یوں کہا

میری واسطی ایک تابوت بنانا جیسی کہ ملائکہ نی وہ ترکیب مجہی دکہائی او میں اوٹہانا ثُمَّ

قَالَتْ اُوْصِیْکَ اَنْ لَا یَشْهَدَ اَحَدٌ جَنَازَتِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ تیسری بڑی بات کی مدام

جنازی پر ان اشخاص سی کوئی حاضر نہونی دینا وَادْفِنِّیْ فِی اللَّیْلِ اِذَا هَدَأَتِ الْعُیُوْنُ

وَنَامَتِ الْاَبْصَارُ چوتہی یہ کہ نہلانا کفن پہنانا قبرستان میں لیجانا جسدم آنکہیں بند ہوں

زمانہ سو رہی اوسوقت دفنانا وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَرَّةً قَالَتْ وَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّکَ بَعْدِیْ

لَا تَصْبِرُ عَلٰی قِلَّةِ التَّزْوِیْجِ فَاِنْ اَنْتَ تَزَوَّجْتَ اِمْرَأَةً اِجْعَلْ لَهَا یَوْمًا وَلَیْلَةً

وَاجْعَلْ لِاَوْلَادِیْ یَوْمًا وَلَیْلَةً روایت دیگر میں آیا کہ خیر النسا نی کہا یا علی میں جانتی کہ بعد میری

تنہائی پر تمہارا صبر نہوگا امر تزویج دنیا میں ضروری ہی اگر ہمسر کو دوسری تنہائی کی مجبوری ہو پس ہر گاہ

۹۸

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

بی بی کرنا ایک دن رات اوسکی پاس رہنا اور دوسری شبانہ روز کو میری اولاد کی پرستاری میں کہنا
یا ابا الحسن ولا تصح فی وجوہہما فیصبحان یتیمین غریبین منکسرین ای ابو الحسن
انکو فرزندوں کی سفارش کرتی ہوں کہ بناہ لینا منہ پر خفا ہو کی ہرگز ترش نہ بولنا کہ رکی ندنیا بہ تیرا کچا
میری بی مونس وغمخوار ہو جانیکی غریب و دل شکستہ یتیم و بی مادر کہلائینگی فانہما بالامس فقدا جدّ
ہما والیوم یفقدان امہما ابھی کل کی بات ہی ناناکو ہاتھ سی کہو چکی ہیں اور آج ماں کی مری
سی ہی لوں پر کھو د الم کرتی ہیں فالویل لامۃ تقتلہما و تبغضہما پس وای اوس امت پر جو انکو
ظلم و جفا سی قتل کریں اور سنہ کالا ہوا وسکا جو دشمنی سی خواہان ایذا ہیں جیتی مرتی ہی اندیشہ ہی انکا
دل نہ دکھی نازک طبیعت میں سیا وا کوئی برا کہی ترچھی نگاہ رکھی مرثیہ فکیف لو شاہدت
جسم الحسین علی حر التراب بلا راس علی البدن ای اہل عزا بنظر غور دیکھو اس بیکر کو
ذرا تصور کرو پس کیونکر فاطمہ کی جان کو دشت کربلا میں صبر و قرار پڑتا اگر جسم بی سر امام حسین علیہ السلام
جلتی ریت میں سامنی چشم سی گذرتا مقتل ید سادۃ الثمر مرضضۃ بالصافنات ذوی
الاحقاد والاحن خنجر جفا سی گلا کٹوایا گرد کی اوڑھی بدن نہلایا لاش صد پاش خاک پر کہ اولو
اہل جفا کی سم ستوروں سی پامال وفرسودہ ہوا جنوب و شمال اوسپر آتی جاتی تہی پسر عوض چادر
تن عریاں کو اوڑہاتی موہشم الصدر دامی النحر منعفر الخدین ملقی بلا غسل ولا کفن
سینہ کی ہڈیاں روندی سی چور رگہای حلقوم سی خون بہتا رخسارہ دو نوں تہی بہری نہ تہی دہان
جنازہ وغسل و کفن دہوپ میں طیار اثوابہ من تراب الطف قد نسجت لہا الریاح
بالسافی و کلاہ تو فی سب لباس کو خاک کربلا لٹ لگئی تہی کہیں شمشیر و خار کی جراحات کی
بہن رکھی تہی ہوائی اپنا دامن [illegible] کا اوسپر پہلایا جامہ بی گریبان و آستین میں [illegible]
بتول کو پہنایا و دماؤہ فی القنا العامل و شیبۃ مخضوبۃ بدماء النحر فی اللہ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

سرانور نوک پر نیزۂ بلند کی چڑھا ہلتا دست جفا سی اعدا کی اطراف دشت بن پڑا پھرتا محاسن سفید
جسم کی لہو سی خضاب قتل سی مظلوم غریب کی معمورہ جہان خراب ہرق و ابو عبد اللہ محمد
بن علی البصری و احمد بن حنبل و ابو عبد اللہ بن بطۃ باسانیدھم عن ام
سلمی امراۃ ابی رافع قالت اشتکت فاطمۃ شکواھا التی قبضت فیہ وکنت
امرضھا فاصبحت یوما اسکن ما کانت راویان معتبر نی اپنی سند سی کہا کہ ام سلمی زوجہ
ابی رافع کی زبانی سنا نقل کرتی ہی رنجور ہوئیں فاطمہ اوس بیماری میں جس میں انتقال کیا میں خدمت گذار تیمار
رہتی تہی ایک روز جو سوتی اوٹھیں قدری ادنکاہی بہتر اخرج علی الی بعض حوائجہ
پس علی مرتضی علیہ السلام باہر گئی اپنی حاجت کی سرانجام کو مصروف رہی فقالت اسکبی لی
غسلا فسکبت لھا فقامت واغتسلت احسن ما یکون من الغسل ثم لبست
اثوابھا الجدد پس خادمہ کو صدیقہ کبری نی فرمایا میری نہانی کو پانی لا تا جب آب غسل
مہیا کیا بدن مطہر اچہی طرح سی دہویا اور عمدہ لباس کو اپنی پہنا زہر اکی اوس آخری نہاوکا
کیا کہنا ثم قالت افرشی فراشی وسط البیت ثم استقبلتہ و نامت پہر بولیں فرش کو
حجرہ میں بچہا دی بہرگاہ بستر آرائش گستردہ ہوا تو وہ معصومہ رو بقبلہ لیٹیں قصد رحلت سے
دنیا سی عازم جنت ہوئیں وقالت انا مقبوضۃ وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد
ثم وضعت خدھا علی یدھا و ماتت جیسی ارشاد کیا اسوقت یقین ہی کہ میں
جہون کوئی بہی برہنہ نکری کہ نہا چکی ہوں پہر باز و پر اپنا منہ اور چہرہ رکہا ایسا دم واپسین
جو فنا تہ موت چکہا و روی انھا بقیت بعد ابیھا اربعین صباحا و لما
حضرتھا الوفاۃ قالت لاسماء ان جبرئیل اتی النبی لما حضرتہ الوفاۃ
بکافور من الجنۃ فقسمہ اثلاثا ثلثا لنفسہ و ثلثا لعلی و ثلثا لی وکان

100

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اس بیان میں ہے کہ روایت کی بعد وفات رسول خدا چالیس دن تک حیات فاطمہ زہرا باقی رہا
ہر گاہ وقت رحلت آیا اسماء بنت عمیس کو یوں کہا جبرئیل ہنگام انتقال خیر الانام آئی چالیس درہم کافور بہشت
لائی تھی جو پیغمبر نے میری اور علی اور اپنی واسطی تین حصّی فرمائی تھی فَقَالَتْ یَا اَسْمَاءُ اِیْتِیْنِیْ بِبَقِیَّةِ
حُنُوْطِ وَالِدِیْ مِنْ مَوْضِعِ کَذَا وَکَذَا فَضَعِیْہِ عِنْدَ رَاْسِیْ فَوَضَعَتْہُ بولین اسما
وہ بقیہ حنوط والد تمہارا میری بالین سی لگا بنت عمیس نا قل ہی کہ ویسی ویسا ہی کیا ثُمَّ تَسَجَّتْ
بِثَوْبِہَا وَقَالَتْ اِنْتَظِرِیْنِیْ ھُنَیْہَۃً وَادْعِیْنِیْ فَاِنْ اَجَبْتُکِ وَاِلَّا فَاعْلَمِیْ اَنِّیْ قَدْ قَدِمْتُ
عَلٰی اَبِیْ پس چادر تانکی دراز ہوئین مجھی کہا یا تھوڑی دیر انتظار کرنا پھر پکارنا اگر جواب نہ دیا تو
جان لینا کہ میں اپنی والد کی پاس گئی خبر مرگ دینا فَانْتَظَرَتْہَا ھُنَیْہَۃً ثُمَّ نَادَتْہَا فَلَمْ تُجِبْہَا
فَکَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْ وَجْہِہَا فَاِذَا بِہَا قَدْ فَارَقَتِ الدُّنْیَا اوسنی قدری راہ دیکھی اور پکارا
مگر جواب نہ ملا کپڑا منہ سی ہٹا کی دیکھا تو دنیا سی کوچ کیا تہا فَبَیْنَمَا ھِیَ کَذَالِکَ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ فَقَالَا یَا اَسْمَاءُ مَا یُنِیْمُ اُمَّنَا فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ قَالَتْ یَا ابْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
لَیْسَتْ اُمُّکُمَا نَائِمَۃً قَدْ فَارَقَتِ الدُّنْیَا ناگاہ اس حال میں حسنین گھر میں آئی سبکی حضور
محزون دیکھیں بولی ای اسما اس وقت کیوں ہماری والدہ سو رہیں اونسی کہا ای فرزندان خیر الوریٰ
ماں تمہاری خوابیدہ نہیں بلکہ شدت مرض میں دنیا سی گذر گئیں فَوَقَعَ عَلَیْہَا الْحَسَنُ
یُقَبِّلُہَا مَرَّۃً وَیَقُوْلُ یَا اُمَّاہُ کَلِّمِیْنِیْ قَبْلَ اَنْ تُفَارِقَ رُوْحِیْ بَدَنِیْ پس فرط شوق سی
امام حسن علیہ السلام دوڑ کی لاش پہ گری دست و پا کی بوسی لیتی چلاتی نالان رہی ای مادر
بولو آواز سنا و تا کہ قرار آئی قبل اسکی ان جو میری جان تن سی نکل جائی قَالَتْ وَاَقْبَلَ الْحُسَیْنُ
یُقَبِّلُ رِجْلَہَا وَیَقُوْلُ یَا اُمَّاہُ اَنَا ابْنُکِ الْحُسَیْنُ کَلِّمِیْنِیْ قَبْلَ اَنْ یَتَصَدَّعَ
قَلْبِیْ فَاَمُوْتُ امام حسین علیہ السلام جانب الٹ میں دوڑی قدم زہرا سی جا کی لپٹی پکاری ای اماں

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

مین تمہاری پسر حسنین ہون مینہ سی بولو تا درد جگر مین فراق کی نہ مرجاون قالت لہما اسماء یا ابنی
رسول اللہ انطلقا الی ابیکما علی فاخبراہ بموت امکما فخرجا حتی اذا کانا
قرب المسجد رفعا اصواتہما بالبکاء اسما نی اونسی کہا ای ابناء مصطفی خدمت پدر مین
جاؤ رحلت سی خاتون قیامت کی خبر کرو یہان لاؤ جلدی دونو غمزدہ نکلی قریب مسجد پہنچی تو پکار کی
رونی لگی فابتدرہما جمیع الصحابۃ فقالوا ما یبکیکما یا ابنی رسول اللہ لا ابکی اللہ
اعینکما لعلکما نظرتما الی موقف جدکما فبکیتما شوقا الیہ بیشتر صحابی دوڑ کی
پوچھا ای ابنای نبی اللہ خدا تمکو نہ رولائی مگر جای نانا کو خالی دیکھنی سی رقت مین آئی فقالا
اولیس قد ماتت امنا فاطمۃ الزہراء قال فوقع علی علی وجہہ یقول جولیا
مگر نہین جانتی کہ ہماری والدہ مرگئین امیر المومنین یہ ماجرا سنکی دوڑی جنازۂ بتول پر گری
باہن گلی مین ڈالدین بی اختیار چشمہ حسرت سی دریای سرشک بہائی یہ اشعار مرثیہ حضار کو
سنائی شعر بمن العزاء یا بنت محمد کنت بک اتعزی فقیم العزاء من بعد لک
وفی روایۃ الکافی قد ذکرتہ قبل ہذا ثم قوبیت فصاحت اہل المدینۃ
صیحۃ واحدۃ واجتمعت نساء بنی ہاشم فی دارہا فصرخوا روایت مین وارد کی
جو پہلی اوسکا ذکر ہو الکہا ای کہ سبب سیدۃ النساء نی دنیا سی ارتحال کیا ہی کیبارہ شور بکا خلق مدینہ کا
ایسا اوٹھا کہ عالم کو ہلا دیا ساری زنان بنی ہاشم گھر مین شاہ مردان کی فراہم آئین جوش ماتم اور عزای
بتول مین بال کھولکی چلائین واقبل الناس مثل عرف الفرس الی علی وہو جالس
والحسن والحسین بین یدیہ یبکیان تمام اہل مدینہ مثل انبوہ بال اسپ امام کی
پاس حاضر ہوئی حسنین اونکی خدمت مین مصیبت مادری سی رونی پہ سرگرم رہی فبکی الناس
لبکائہما واجتمع الناس فجلسوا وہم یضجون وینتظرون ان تخرج الجنازۃ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فیصلون علیہا ساری لوگ فرزندان رسول کی رقت سی تڑپتی تہی جمع آوری کرتی اکی پیچہی

بیٹہی مصروف نالہ وبکا رہتی تہی انتظار مین انکہین بچہاتی جنارہ باہر آتی تا او سپر نماز پڑہین

پہر تابوت کی ہمراہ بادل گداز جانب مدفن تڑپین وخرج ابو ذر فقال انصرفوا

فان ابنۃ رسول الله قد اخر اخراجہا فی ہذہ العشیۃ ناگاہ ابوذر نکلی زن و

مردسی اپنی گہر پہر جانی کو کہا کہ اس رات مین اوٹہانا میت کا موقوف رہا فقام الناس

وانصرفوا سب لوگ اوٹہکی چلی گئی وہان در حرم پر کچہہ نرہی فلما ان ہدات

العیون ومضی من اللیل اخرجہا علی والحسن والحسین وعمار والمقداد

والعقیل والزبیر وابو ذر وسلمان وبریدۃ ونفر من بنی ہاشم

وخواصہ صلوا علیہا پس ہرگاہ ساری خلقت کی آنکہہ نیند سی بند ہوئی رات بہی

زیادہ نصف سی گذری علی مرتضی علیہ السلام نی تابوت کو اوٹہا کی بیت الشرف سی باہر

نکالا حسنین وعمار ومقداد وعقیل وزبیر وابوذر وسلمان وبریدہ اور دو بنی ہاشم و بعضی خواص کی

ہمراہ نماز کو پڑہا ودفنوہا فی جوف اللیل وسوی علی حوالیہا قبور امزورۃ

مقدار سبعۃ حتی لا یعرف قبرہا پردہ شب مین اوس مستورہ کو داخل قبر کیا اور نشان

مزار کو نظر اخیار سی شادیا علی علیہ السلام نی گرد نہر کی برابر سات تربتین بنائین تاکہ او

مدفن بتول کو بنا پاین مخالفین وفی روایت ورش قبرہا عن رضۃ فقال علی واللہ لقد

اخذت فی امرہا وغسلتہا فی قمیصہا ولم اکشفہ عنہا فواللہ لقد کانت

میمونۃ طاہرۃ مطہرۃ روایت دیگر مین رضہ سی مذکور آیا ہی کہ شاہ ولایت نی کہا سوگند

خدا کی مین سامان دفن زہرا کی مشغول ہوا کرتی کی ساتہہ میت کو نہلایا ہرگز جامہ بدن سی نہین

ودار معصومہ کو پاک اور پاکیزہ پایا ثم حنطتہا من فضلۃ حنوط رسول اللہ ثم کفنتہا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

وَ اَدْرَجْتُهَا فِیْ اَكْفَانِهَا بعد ازان تقاپی کا فور سی رسولِ خدا کی حنوط جھڑکا پھر کفن پہنایا اور چادرمین بدن کو لپیٹا فَلَمَّا هَمَمْتُ اَنْ اَعْقُدَ الرِّدَاءَ نَادَيْتُ يَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ يَا زَيْنَبُ يَا سَكِيْنَةُ يَا فِضَّةُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ هَلُمُّوْا تَزَوَّدُوْا مِنْ اُمِّكُمْ فَهٰذَا الْفِرَاقُ وَاللِّقَاءُ فِی الْجَنَّةِ جب چاہا کہ ردای کفن کا بند باندھون اہلبیت کو پکارا دیا زینب و ام کلثوم وسکینہ و فضہ آو بہای حسن و حسین تم بہی قدم بڑہا و اپنی ماکی جسدِ شہر سے وداع آخر کرلو یہ ساعت جدائی ہی پھر شاید جنت میں نصیب دیکھو فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا يُنَادِيَانِ وَاحَسْرَتَا لَا تَنْطَفِیْ اَبَدًا مِنْ فَقْدِ جَدِّنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ حسن و حسین تشریف لائے تو ان دونوں بیقراری جگر میں درد جہوری سی چلاتی تہی واحسرتا جوشِ غم ہرگز کم نہوگا جد بزرگوار کی فوت ہونی کا اور اندوہ شدید ہیگا اماں فاطمہ زہرا کی جان کہو نیکا يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَيَا اُمَّ الْحُسَيْنِ اِذَا لَقِيْتِ جَدَّنَا مُحَمَّدَ الْمُصْطَفٰى فَاَقْرِئِيْهِ مِنَّا السَّلَامَ وَقُوْلِیْ لَهٗ اَنَّا قَدْ بَقِيْنَا بَعْدَكَ يَتِيْمَيْنِ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا ای مادرِ حسن اور حسین ہر گاہ نانا رسول اللہ سی ملنا تو ہمارا سلام اور یہ پیام حسرت انجام کہنا ہم تمہاری موت سی دنیا مین غریب اور یتیم رہی تنہائی سی افسردہ حال و مصیبت کی تہیم ہوی فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّهَا قَدْ حَنَّتْ وَاَنَّتْ وَمَدَّتْ يَدَيْهَا وَضَمَّتْهُمَا اِلٰى صَدْرِهَا مَلِيًّا امیر المؤمنین فرماتی ہین خدا کی نام سی گواہی دیتا ہون جب حسنین بہ ایں لاش مادر پہنچی تو کیا دیکھتا ہون فاطمہ کا جنازہ اونکی جانب سی بہت خم ہوا نالۂ حسرت زدہ صدای ضعیف سی اوٹھا ہاتھونکو بڑہا کی چادر کفن سی نکالا اور دونو فرزندونکو اپنی طرف کہینچا بانہونکو گردن مین ڈالا اور فرطِ شوق و رغبت مین سر ونکو سینہ سی لگایا ایسی دلکی ارمان سی پیار کیا جو عرش و فرش کو رقت مین لایا اس ماجرا سی عجب تلاطم شور و بکا نظر پڑا کہ چار سمت سی نوحہ و واویلا اور واسمیبتا آسمان کو بڑہا وَاِذَا بِهَاتِفٍ مِنَ السَّمَاءِ يُنَادِیْ

ثم قالت والذی بعث بالحق
ما عندی الا ما عاینته وقال اصنعیہ
یا اهلکنا ... وانا ساعیه ...
فقالت هٰذا ... وهی ...
فکیف اصنع یا ابن ... الی ... فقال
ملائکة ... کانت علیه ... فقالت
لها تشتری بها ... فقال له فاطمة علیها السلام
ثم رایت ... ان ... فعلت
علیک یا ابنتاه کیف اصبحت
فقالت اصبحت والله ...
وزادنی والله وتبا لحالی ... الی ... فقال ...

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

یا اَبَا الحَسَنِ اِرْفَعْهُمَا عَنْهَا فَلَقَدْ اَبْکَیَا وَاللّٰهِ مَلٰئِکَةَ السَّمٰوٰاتِ فَقَدِ اِشْتَاقَ الحَبِیْبُ اِلَی المَحْبُوْبِ ناگاہ فلک سے ہاتف غیب نے پکارا جلدی خبر لو اے ابو الحسن دونوں آنبای پیغمبر کو بتول کی چھاتی سے اوٹھاؤ کہ انکا ماں سے ملنا اُمّ الائمہ کا مہربانی و محبت کرنا جو دیدۂ قدسیوں سے گذرا تو سب ملائکہ نے رو دیا غلبہ حزن سے حبیب و محبوب کے تاسف کیا قَالَ فَرَفَعْتُهُمَا عَنْ صَدْرِهَا وَجَعَلْتُ اَعْقُدُ الرِّدَاءَ وصی مصطفیٰ نے کہا کہ میں نے حسن اور حسین کو صدر سے بنت نبی کی چھڑایا جلد سے ردائے کفن کی بند کو باندھا تابوت کو اوٹھایا ثُمَّ حَمَلَهَا عَلٰی یَدِهٖ وَاَقْبَلَ بِهَا اِلٰی قَبْرِ اَبِیْهَا وَنَادٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ عَنِّی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَالتَّحِیَّةُ وَاصِلَةٌ مِنِّی اِلَیْکَ وَلَدَیْکَ وَمِنْ اِبْنَتِکَ النَّازِلَةِ عَلَیْکَ بِفِنَائِکَ پس اپنے ہاتھوں پر خیر النسا کا جنازہ لیا سمت مزار والد زہرا جا کے سلام کیا پکارے یا رسول اللہ تم پر تحیت اور درود ہو میری اور جانب سے تمہاری بیٹی کی جو خدمت اقدس میں پہنچی وَاَنَّ الوَدِیْعَةَ قَدِ اسْتُرِدَّتْ وَالرَّهِیْنَةَ قَدْ اُخِذَتْ فَوَاحُزْنَاهُ عَلَی الرَّسُوْلِ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ عَلَی البَتُوْلِ یعنی امانت اونکی جو اپنی تھی پھر گئی اور گروی ودیعت کبریٰ کی ہاتھ سے چلی افسوس ہے اشتیاق میں جناب رسول کی اور حزن و الم ہے فراق سے بتول کی ثُمَّ عَدَلَ بِهَا عَلَی الرَّوْضَةِ فَصَلّٰی عَلَیْهَا فِیْ اَهْلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَوَالِیْهِ وَاَحِبَّائِهٖ وَطَائِفَةٍ مِنَ المُهَاجِرِیْنَ وَالاَنْصَارِ پھر جالی روضہ سے دوسری طرف لیکے تابوت چلے اہلبیت و اصحاب و موالی و احبا اور طائفہ مہاجر و انصار کی ہمراہ نماز سے فارغ ہوے وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَمَّا جَنَّ اللَّیْلُ غَسَّلَهَا عَلِیٌّ وَوَضَعَهَا عَلَی السَّرِیْرِ وَقَالَ لِلْحَسَنِ اُدْعُ لِیْ اَبَا ذَرٍّ فَدَعَاهُ فَحَمَلَاهُ اِلَی المُصَلّٰی فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ صَلّٰی رکعتین روایت میں ایا کہ جب رات اندھیری بہت گذری

وزادنی ... فقلت ... الجهد فی ... ما ... فقال لها ... الله ...
علی طعام ... یا ابنتی ... الله ... علی الله ...
وقال لها ... ان لا ... واکلنی ...
لها ... الله ... ولا ...
ولو ... الدنیا ... سیدة نساء
الاخرة ... فقال لها ... سیدة ... مریم
وقال لها ... آسیة بنت ... فقال آسیة
الجنة فقالت یا ابت ... عمران فقال ... نساء عالمها
امراة ... ام ...
... نساء ...
ثم قال لها ...
... سیدة ...

ابو القاسم ... فی کتابه ...
انقطعت فی البادیة من القافلة ...
امراة فقلت لها من انت فقالت ...
سلام ... فقلت ...
ما تصنعین ههنا قالت ... علیها فقلت ...
... فقلت ... الله ...
قالت یا ... ام ...
ابن ... قالت ...

الطعام فاطعمتها ثم قلت ...
وما جعلناهم جسدا لا یاکلون ...
ایام فقلت ...
خلقنا السموات والارض فی ستة ...
متی انقطعت قالت ...
الله ... الناس حج البیت فقلت ...
بعد ... فقلت ... قالت ...

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

سیدۂ نسا کو نہلایا جامۂ آخرت پہنایا عماریمین لاش رکھی شاہ نجف نی امام حسن سے کہا اباذر کو بلالو ہرگاہ سعادت حضوری ملی تابوت کو لیجاکی مصلا مین نماز پڑھی پھر دو رکعت اور بھی ادا کی شاید یہ صلوۃ تحیت ہوگی وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَنَادَى هٰذِهِ بِنْتُ نَبِيِّكَ فَاطِمَةُ أَخْرَجْتَهَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ فَأَضَاءَتِ الْأَرْضُ مِيْلًا فِيْ مِيْلٍ پھر اپنا ہاتھ جانب آسمان اوٹھایا مناجات مین سامع الدعا کو سنایا ای خدا یہ بیٹی ہی تیری نبی کی جسنی ظلمت سی نکالا بمقام نور مین وہ پہنچی پس روشن کرا دسکی واسطی قبر مطہر عرض اور طول مین نور کی میل بھر فَلَمَّا أَرَادُوْا أَنْ يَدْفِنُوْهَا نُوْدُوْا مِنْ بُقْعَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ إِلَيَّ إِلَيَّ فَقَدْ رُفِعَ تُرْبَتُهَا مِنِّيْ جسوقت ارادہ کیا زہرا کو مدفن مین لٹانا بقعہ ساریکی بقیع کی آواز آئی میت کو میری پاس لانا بدرستی کہ اوسکی تربت اسی جا بنائی ہی میری مٹی سا اوٹھائی خوابگاہ معصومہ مقدر فرمائی ہی فَنَظَرُوْا فَإِذَا هِيَ بِقَبْرٍ مَحْفُوْرٍ فَحَمَلُوا السَّرِيْرَ إِلَيْهَا فَدَفَنُوْهَا قریب جاکی دیکھا وہان قبر مبارک بنی ہوئی تیار تھی سریر کو اوسکی بڑہایا خاک مین دفنایا تو ساری وادی غبط انوار تھی فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَقَالَ يَا أَرْضُ اسْتَوْدَعْتُكِ وَدِيْعَتِيْ هٰذِهٖ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنُوْدِيَ مِنْهَا يَا عَلِيُّ أَنَا أَرْفَقُ بِهَا مِنْكَ فَارْجِعْ وَلَا تَهْتَمَّ پس گور کی سرہانی علی مرتضی علیہ السلام بیٹھی اور کہا ای زمین اپنی امانت دختر پیغمبر خدا کو تجھی سونپا انحفاظت و حرمت کرنا عزت و آرام سی غافل نہ ہونا گوشہ نشین جگر پارہ دل ہو جانا مظلوم ہی جو بہت سہنا پایین تجھسی زیادہ مہربان رہونگی خاطر جمع رکھنا اب گہر کو پھر جاؤ اور فراق مین غم نکھاؤ فَرَجَعَ وَانْسَدَّ الْقَبْرُ وَاسْتَوٰى بِالْأَرْضِ فَلَمْ يُعْلَمْ أَيْنَ كَانَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور منہدم قبر کو بند کیا اور نشان زمین پر مٹا دیا کوئی نہین جانتا وہ کہان ہی تا روز قیامت معلوم ہوگا یہان ہی وَرُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا أَصَابَهَا إِلَى الْقَبْرِ الْمُبَارَكِ

١٠٦

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت

خَرَجَتْ یَدٌ فَتَنَاوَلَتْهَا وَانْصَرَفَ نقل کی ہی جب سیدہ بتول جانب منزل عقبی + اندر
اوٹھانیکی عازم ہوئی ناگاہ قدرت خدا سی دو ہاتھ ظاہر ہوئی نکلی جنازہ اونکو دیکھ لا ان نشان
مٹایا اور گھر چلی سبحان اللہ جسکا تابوت رہا نظر نامحرم سی مستور اوٹھاتی ہین اور پردہ خدا ہین
مزار مبارک غیر مشہور بنا ہین ہمراہ قبر خاتم رسول واقع ہوئی ملائکہ رفیع الشان گھر کی خادم
مجاور ہوں اوسکی اولاد کو ظلم و بیداد سی یزید و ابن زیاد ماری اسباب لٹی خیمہ جلی چادر بھی
ناموس کی اوتاری بیٹی پیاسی شہید ہوں تو گور و کفن نپاتین بنات کو بی پردہ اسیر و خوار
پھرائین نظم ملو لفہ کلفت ہی اگی میری زبان کو رقت سی ہوش باقی نہین اسباب بیان کو
آل نبی مین ماتم زہرا کا تھا وہ شور نالون نی بیقرار کیا انس و جان کو + زینب ہوئی عزا مین
مادر کی سوگوار غم نی سیاہ پوش کیا آسمان کو حوران خلد روتی ہین زہرا کی واسطی × بیت الحزن
بنایا ہی قصر جنان کو + سنکر کلام ناظم دلخستہ حزین + دریا جوش گریہ ہی پیر و جوان کو

مجلس تیسری منقبت اور فخر کی شہادت مین شاہ ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

سر رہا جو داخل ہین خلیل شہ کی ہمخوانون مین + جبرئیل سرافیل ثناخوانون مین + کہتا ہی عیسی کریں کا
تہا جو خورشید + چہرہ تہی مہ اہل کی دربانون مین + سر پالکی جین سی جین عبا تہا سر انجام
الام وہ الام کہ جب الام سی اسلام ہوا + دین سی یاد ہوئی شکل مین ہر ایک بندی کی دین قیاما
ہون کیا خوب علی نام ہوا + سر پالکی حیدر کی فضایل کوئی کیا جانتا ہی حق جان نبی کا رب علا
جانتا ہی + پوچھی کوئی مجھسی تو مین کہہ دون یہ دیدہ جاتا ہی یہی کہ نشہ جاتا ہی سر پالکی
خالص نہ ایمان کو جو ہونا ہی گا + تو خاک دل ملی ہوگا + گر خواب اجل خیمہ مین جاتی ہی دو
الہی میری حق مین وہ سونا ہوگا تمہید بیان فضائل علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت

سبحان اللہ کیا مجلس رنگین ہی اگر خلد برین پر شرف دوں تو زیبا کہ خازن طوبی و کوثر کا ذکر آتا ہی واہ واہ یہ محفل قدس آئین ہی جو مجمع کرّوبین ملک سی کیوں نہ ہو کہ وصف شاہ اولیا پڑھا جاتا ہی فرش مکان کی مقابل جسمیں غلامان حیدر بیٹھی ہیں بساط سلیمانی یا انداز تشریف رکھتی ہی جو قابل حسن سرور ہوں زمین کو آسمان پر ناز ہی مولای قنبر جو خلقت میں جسم نور خدا ہی طینت مطہر سی آفرینش آدم کا باعث بنا ہی قدم میں سب عالم ایجاد سی مقدم حدوث میں مسجود ملائکہ اوسکا قدم ذات میں خیر البشر کی ہمتا صفات سی روح القدس کی ہمنا علم کا وہ درجہ کہ لوح و قلم کی ماہر اسرار حلم کا ایسا مرتبہ جو عرش و کرسی کی ہمپایہ وقار سخاوت میں قاسم جنت اور جہنم عدالت میں سر حلقہ زنجیر نصفت کریم طاقت و قوت میں قضا و قدر کی پشت و پناہ شجاعت اور جلادت میں شیر خدا سیف اللہ رواج دین و ملت میں ید اللہ بازوی پیغمبر قیام اسلام کی کنندہ در خیبر زہد و تقوی میں سلمان و ابا ذر کی مولا مدح و ثنا سی قریب وصی مصطفی بذل میں خلیل و ذبیح کی وارث مقام جاہ و جلال میں تسلیم و رضا سی دیدہ والا جاہ عبادت میں مقصد صوم و صلوۃ و طاعت کی صف میں مقتدای کائنات ایسی امام کی لا سیئات غلام حسنات سی بدلتی ہیں وہ قبلۂ انام کہ اونکی تولا کو انبیا و اصفیا سجدہ کرتی ہیں ہمنام اقدس الہی وہ شیر جسکا آستان میں بیٹھی آدم اور نوح روضۂ انور میں مصاحب شہید قلم شکستہ رقم یا منقبت لکھی اور جناب کی جیسی خلاق خدا نی ذکر خدا تمام جو نکتہ چی عرش شرف پر اوس کی جو سرای کبریا پہ چپانی منظوم کفی فی فضل مولانا علی وقوع الشک فیہ آنہ اللہ میری آقا علی کی بیان فضیلت میں کفایت کرتا ہی شبہ لانا لوگونکا جو وہ رب العلا تھا ہی ومات الشافعی لیس یدری علی ربہ ام ربہ اللہ اس تحقیق میں شافعی مرگیا اور نہ جانا کہ ید اللہ اوسکا علی ہی یا خدا

ثم قال اللہم ہولاء اہل بیتی
و اہل بیتی اخی من منا فی
موفق بن احمد المکی الخوارزمی
یرفعہ الی جابر بن عبد اللہ
الانصاری قال قال رسول اللہ
اللہ جاءنی جبرئیل من عند
بورقۃ آس خضراء مکتوب
فیہا ببیاض انی افترضت علی
خلقی محبۃ علی بن ابیطالب
فبلغہم ذلک ومن مناقب
الخوارزمی یرفعہ الی علی علیہ السلام
قال قال رسول اللہ یا علی لو ان عبدا
عبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح فی قومہ
وکان لہ مثل احد ذہبا فانفقہ فی سبیل اللہ
ومد فی عمرہ حتی حج الف عام علی قدمیہ
ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما
ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلہا
ومنہا یرفعہ الی الحسن البصری عن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامۃ
یقعد علی بن ابیطالب علی الفردوس
١٠٩
فی الجنان وہو جالس علی کرسی من نور
یجری من بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد
الصراط الا ومعہ براءۃ بولایتہ وولایۃ
اہل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل
محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار ومن مناقب
الخوارزمی یرفعہ الی ابن عباس قال قال رسول اللہ
لو اجتمع الناس علی حب علی لما خلق اللہ النار
ومن مناقب الخوارزمی یرفعہ الی
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
اول من اتخذ علی بن ابیطالب اخا من
اہل السماء اسرافیل ثم میکائیل
ثم جبرئیل واول من احبہ من اہل
السماء حملۃ العرش ثم رضوان خازن
الجنۃ ثم ملک الموت وان ملک
الموت یترحم علی محبی علی بن ابیطالب
کما یترحم علی الانبیاء ومنہا
یرفعہ الی ابن عمر قال قال رسول اللہ

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت امیر المومنین علیہ السلام

زمانہ جو معجزات مرسلان سلف کی متواتر اہل خبر نی سنی وہ اشارات سی انگشت شاہ نجف کی علیہ السلام
دیکھی بلکہ بعد انتقال کسی نبی کی قبر سی خارقِ عادت کا عقدہ نہیں کہلا جو خلیفہ رسول کی تربت سی
مُرّہ بن قیس کو مکاشفہ ضربت ملا۔ راویانِ آثار نی زبانِ صدق و صفا سی بیان کیا ہی کہ آنحضرت مختار نی
دہانِ وحی ترجمان سی نشان دیا ہی جب مین شبِ معراج درجۂ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو
پہنچا دلِ مضطرب کا انتشار خوفِ الٰہی سی بی انتہا دیکھا پس ایک ہاتھ بازوی رحمت اور شانۂ
قدرت سی میری پشت پر ملایم رکھا گیا جو دست یداللہ بہائی علی ابن ابیطالب کی پنجہ مشکلکشا سی
مشابہ دیکھا خنکی سی التہابِ جگر مین فورًا تسکین آئی قلبِ مشوّش نی بہت سی راحت اور تسکین پائی
راوی کہتا ہی بعد از فتحِ مکہ خیر الوریٰ اور علی مرتضی حرمِ کعبہ مین داخل ہوی اصنامِ قریش پتھر کی جا بجا
پست و بلند مین رکھی دیکھی ہادمِ کفر و بدعت نی جو نیچی پائی چور کیی کعبہ دیوار و طاق بلند مین باقی
رہی سیدِ انبیا نی سرورِ اولیا سی کہا میری دوش پر چڑھو اونچی بتوں کی ہاتھ بڑہاؤ اور بتوں کو توڑ دو
حسب الارشاد ولیِ خدا عمل مین لائی قدم پاک بالای مُہرِ نبوت دہر کی لات و عزیٰ گرائی سجدۂ
صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ یہ بات فریقین کو مقبول ہی اس پای سرفراز نی میری پشت
سینہ کو وہ سردی بخشی جو شبِ معراج مین اوس ہاتھ سی پائی تہی اس مضمون کو مولانا طبری ردیف
قولِ معصوم لائی ہین بحرِ فضائل سی متقارب منظوم فرماتی ہین قِیْلَ لِیْ قُلْ لِعَلِیٍّ مَدْحًا +
ذِکْرُہٗ یُخْمِدُ نَارًا مُّؤْصَدَہْ مجکو بشارت دی کہ علی علیہ السلام کی مدح کہو ذکر اوسکا بجہاتا
اور دور کرتا ہی آتش سو اپنی عذر کو قُلْتُ لَا اَقْدُمُ فِیْ مَدْحِ امْرِءٍ جبرئیل و رسول
حمدہٗ خدا سی بہی کہا اوسکی ثنا نہیں کر سکتا جسکی مناقب خوان ہون جبرئیل اور پیغمبر خدا
وَالنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی قَالَ لَنَا لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ لَمَّا صَعِدَہْ بدرستی کہ فرما گئی ہیں خاتم انبیا
کہ ہرگاہ لیلۃ المعراج مین پایہ رفعت سی قرب مین پہنچا وَضَعَ اللّٰہُ عَلٰی کَتِفِیْ یَدًا فَاَحَسَّ الْقَلْب

ألا ومن أحب عليا قبل الله صلاته وصيامه وقيامه واستجاب دعاءه الا ومن أحب عليا أعطاه الله تعالى بكل عرق في بدنه مدينة في الجنة الا ومن احب آل محمد أمن من الحساب والميزان والصراط الا ومن مات على حب آل محمد فانا كفيله بالجنة مع الانبياء الا ومن ابغض آل محمد جاء يوم القيامة مكتوب بين عينيه آيس من رحمة الله

عن ابي برزة قال قال رسول الله ... لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأله الله تعالى عن اربع عن عمره فيما افناه وعن جسده فيما ابلاه وعن ماله فيما اكتسبه وفيما انفقه وعن حب اهل البيت فقال عمر بن الخطاب ... [illegible]

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت علی مرتضیٰ علیہ السلام

أن قد بدّه کہ نسل کو میری بیقراری دلکی واسطی اسد نی ہاتھ شانی پر الیا رکھدیا کہ اوسکی
برکت فی طیش قلب کو سرد یعنی ساکن کیا وعلیٌّ واضعٌ أقدامه فی محلٍّ وضع الله
یده پس علی مرتضیٰ نی قدم اپنی رکھی اوسی جا جس مقام پر داور نی دست رحمت کو رکھا تھا
وُلِدَ علیه السّلامُ بمکّة فی البیتِ الحرامِ یومَ الجمعةِ الثالثَ عشرَ من شهرِ
رجبٍ بعدَ عامِ الفیلِ بثلاثینَ سنةً سرور اولیا روز جمعہ تیرہویں شہر رجب کو
حرم کعبہ کی اندر پیدا ہوئی کہ تیس برس واقعہ فیل سی تک بعد اوس گذری تھی ولم یولد
قطّ فی بیتِ اللهِ مولودٌ سواه لا قبله ولا بعده وهذه فضیلةٌ خصّه
الله بها اجلالاً لمحلّه ومنزلته کوئی فرزند خانہ خدا میں اوسکی سوا نہ سابق پیدا ہوا
نہ بعد ازان ہوگا یہ شرف محل ومنزل کا الله نی خاص حیدر کو دیا ساری خلق عالم سی
مقام جناب کو اعظم کیا وأبوه أبو طالبٍ اسمه عمرانُ بنُ عبدِ المطّلبِ
وکان أبو طالبٍ مع عبدِ الله ابنا امٍّ شاہ مردان کی والد عمران اور کنیت ابو طالب
ابن عبد المطلب ہین جو عبد الله پدر ختمی پناہ اور عمران ایک والدہ کی بطن سی شہر یاب
وأمّهما فاطمةُ بنتُ عمرو بنِ عائذٍ مادر گرامی ابو طالب کی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ
مخزومی ہین جو دادی ولی الله اور نبی الرسالت ماٰب علیہ التحیۃ والثناء بھی ہین وله أولادٌ ذکورٌ
طالبٌ وعقیلٌ وجعفرٌ وعلیٌّ عمران کی فرزند ذکور چار تھی یعنی طالب اور عقیل
جعفر وعلی جو بہ ترتیب اونکی ولادتین تھی ہین ومن الاناث ام هانی واسمها فاختة
وجمانة امّهم جمیعا فاطمةُ بنتُ اسدِ بنِ هاشمٍ دختر نیک اختر ام ہانی جن کا نام
فاختہ اور دوسری جمانہ تھی سب کا ماں ایک ماں ہی اور ساری سب کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھی وکنیته
أبو الحسنِ وأبو السّبطینِ وکنّاه رسولُ الله أبا ترابٍ لمّا رآه ساجدا

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

معفّراً وجهه فی التراب کنیت حضرت ابو الحسن و ابو السبطین و ابو تراب جو خاک
رسالت مآب نے مقرر کی تھی ہر گاہ خاک سجدہ گاہ پیشانی و منہ پر لگی ہوئی دیکھی تھی

الْقَابُهُ الْمُرْتَضٰی وَيَعْسُوبُ الدِّيْنِ وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَلَقَّبَهُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَصَّهُ النَّبِيُّ بِهَا لَمَّا قَالَ سَلِّمُوْا عَلٰی عَلِيٍّ بِاَمْرَةِ
الْمُؤْمِنِيْنَ القاب مبارک ہیں مرتضی و یعسوب الدین و امام المتقین کی سوا خاص
امیر المؤمنین مقرر کیا سلام کرو علی مرتضی پر سرداری مؤمنین کا سب کو حکم دیا و لَمْ یُجَوِّزْ
اَصْحَابُنَا اَنْ يُطْلَقَ هٰذَا اللَّفْظُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نہیں جائز
رکھا ہمارے علمائے اہل اسلام نے یہ لقب کسی امام پر ائمہ ہادی عشر علیہم السلام سے آپ
فَضَائِلُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنَاقِبُهُ كَثِيْرَةٌ وَلَيْسَتِ الشِّيْعَةُ مُخْتَصَّةً
بِرِوَايَتِهَا وَاِنِ اخْتَصَّتْ بِكَثِيْرٍ مِنْهَا فَقَدْ رَوَتِ الْعَامَّةُ وَالْمُخَالِفُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ فضائل اور مناقب امیر المؤمنین کی وافر ہیں بیان اونکی جماعت شیعہ پر کیا منحصر
مخالف اور عامہ نے اتنی روایتیں ذکر کی ہیں جو کثرت میں شمار سے زیادہ مشہور ہوتی ہیں وَلَقَدْ
قَالَ السَّيِّدُ الْاَجَلُّ الْمُرْتَضٰی عَلَمُ الْهُدٰی سَمِعْتُ شَيْخًا مُقَدَّمًا فِي الرِّوَايَةِ
مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ شَاهِيْنَ يَقُوْلُ اِنِّي جَمَعْتُ
مِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً اَلْفَ جُزْءٍ سید مرتضی علم الہدی نے کہا ہے مقدم ایک
شخص جامع احادیث کو سنا ابو حفص عمر بن شاہین اسم رکھتا اور کہتا تھا میں فضل و کرامت سے
علی علیہ السلام کی ہزار جزو کو لکھا وَمَا رَوَاهُ اَصْحَابُنَا مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يُحْصٰى اِطْلَاقُهُ
وَلَا يُعَدُّ الْاٰفَاقُهُ جو ہماری فاضلین امامیہ نے اس باب میں روایتیں فراہم کیں وہ ہرگز
احاطہ شمار میں نہیں آتیں اور الا ہمیں ذکر شمہ مِنْ خَصَائِصِهِ الَّتِيْ لَمْ يُشْرِكْهُ

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت علی مرتضیٰ علیہ السلام

فمنہا غیرہٗ کا تھوڑا ذکر مقدس بطور قطرۂ دریا و دانہ خرمن ایراد کیا جو صفات ہیں اون میں جناب کا
کوئی شریک نہیں ہوا ومنہا عن ابی ذرٍّ انہ سمع النبیّ یقول فی علیٍّ انت اوّلُ
من اٰمن بی وانت اوّلُ من یصافحنی یوم القیٰمۃ ابوذر غفاری نے کہا کہ پیغمبر
نے سنا جو علی مرتضیٰ کے حق میں فرمایا بمقام عزت اور معرفت بتایا ای برادر حیدر صفدر تم
صاحب شرف ہو کہ سب سے پہلے ایمان لائے میری طرف ہو روز قیامت ساری امت سے
پیشتر ملوگے بمقدم ثقلین مجھسے مصافحہ کروگے وانت الصدّیق الاکبر وانت الفاروق
تفرق بین الحق والباطل وانت یعسوب المؤمنین والمال یعسوب
الکافرین تم ہو صدیق اکبر حق اور باطل کے فارق مبین سردار مومنین اور آخر کو یعسوب
الکافرین فروی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ
لقد صلّت الملائکۃ علیّ وعلیٰ علیٍّ سبع سنین وذالک انہ لم یصلّ
معی غیرہٗ ابی ایوب انصاری نے کہا کہ رسالتمآب نے ارشاد کیا بدرستی کہ سات برس
ملایکہ نے علی اور مجھپر صلوٰۃ بھیجی اسواسطے کہ سوای حیدر کے میرے ساتھ کسینے نماز نہیں پڑھی
منہا قولہ یوم احد وقد انہزم الناس وبقی علیٌّ یقاتل القوم
حتی فضّ جمعہم وانہزموا اور اومیں قول ہے خیر الوریٰ کا جبکہ اصحاب نے غزوہ
احد میں مقابلہ کفار سے کنارہ کیا علی مرتضیٰ کا قدم ٹھہرا مقدم ہٹایا اعدا سے اتنا لڑے جو سب کو
بھگا کے چھوڑا فقال جبرئیل ان ہذہ لہی المواساۃ جبرئیل نے نظر انصاف سے دیکھکے
کہا یہ تجبہ ای کعبہ ای سرور انبیاء یہی مرتبہ دوستی اور محبت الٰہی کا جو حیدر کرار نے تمسے ای احمد مختار
ادا کیا فقال علیہ وآلہ السلام لجبرئیل علیٌّ منّی وانا منہ فقال جبرئیل
وانا منکما سید البشر بولے کیون نہو وہ اہل وفا کا پیشوا کہ علی ہے میرا میں ہوں اوسکا

۱۱۲

مجلس تیسری فضایل و مناقب علی مرتضی علیہ السلام

جبرئیل نے عرض کی ہیں تم دونو کا توسل ہے و منہا قولہ صلی اللہ علیہ و آلہ انا مدینۃ
العلم و علی بابہا من اراد العلم فلیأت الباب پھر ارشاد ہی سرور انبیا کا معرفت کو
شاہ اولیا کی قفل حقیقت کہولا یعنی شہر سمجھو علم خدا کا اور علی دروازہ عالی اوسکا جو طالب ہو
دار العلم نبوت میں آنی کا وہ پیدا کری باب سی راہ درسم تولا و منہا قولہ علیہ و آلہ السلام
ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین ونعت کی خبر حضرت نے
فرمائی کہ علی ولی نے غزوہ خندق میں ایسی ہمت بڑہائی جو ایک ضربت سر مشرک پر لگائی عباد
ثقلین سی زیادہ فضیلت پائی ہے وروی عن کعب بن محمد القرظی قال افتخر طلحۃ بن
عبد الدار و عباس بن عبد المطلب و علی بن ابی طالب کتاب انوار
لکہا ہی کعب ابن محمد قرظی نے کہا ہی ایک روز شیبہ فرزند ابن طلحہ اور عباس اور علی ابن ابیطالب ہاشمی
ہاشمی تہے ہر واحد اپنی شرف کی مقام پر فخر و مباہات کرتی تہی فقال طلحۃ معی مفاتیح
الکعبۃ و لو اشاء بت فیہا طلحہ بولی میری ہاتھ میں بیت اللہ کی قفل اور کنجی ہی اگر چاہی
بند کروں یا کہولوں اختیار مجھی ہی و قال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم
علیہا و لو اشاء بت فی المسجد عباس نی کہا حاجیوں کی پانی پلانی کا اہتمام رکہتا ہوں
چاہ زمزم اور سبیل بیت الحرام کا مالک رہتا ہوں رغبت اپنی دیکہوں پلاؤں اور چاہوں تو
آرام سی مسجد میں رہوں فقال علی علیہ السلام ما ادری ما تقولون خانہ زاد حسینا
صاحب مقام اعلائی فرمایا تم دونو کیا کہتی ہو میری دہیان میں نہیں آیا لقد صلیت
الی القبلۃ سبعۃ سنین و ستۃ اشہر قبل الناس و انا صاحب الجہاد
الاکبر میں سات برس اور چہہ مہینی تک سب سی پہلی نماز پڑہتی میں و الی قبلہ رہا اور
صاحب جہاد اکبر ہوں جسنی راستہ دین و ایمان کا خلق پر کہولا فانزل اللہ تعالی فیہم نا

مجالس مسیری فضیلت و منقبت علی مرتضی علیہ السلام

نازل فرمائی شاہ ولایت کی اور حق تعالی نے آیت رحمت بھیجی اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ
المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الآخر لا یستوون عند اللہ واللہ
لا یہدی القوم الظالمین و منہا انہ صلی اللہ علیہ وآلہ آخی بین اصحابہ
وضرب بیدہ الی علی فقال انا اخوک وانت اخی اور بھی جب رسول خدا علیہ
وآلہ السلام نے درمیان صحابہ کے برادری مقرر کی شانے پر علی مرتضی کی خواہ کف دست پر ہاتھ
مارکے یہ بات کہی میں تمہارا ہوں بھائی تمہی نے میری اخوت کی شرافت پائی فکان علیہ
السلام اذا اعجبہ الشیء قال انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولہا بعدی
الا کذاب پس امیر المومنین ہرگاہ کسی مقام تعجب پر آجاتے تو کلام صدق نظام لوگوں کو سناتے
میں ہوں بندہ رب علا اور برادر محبوب خدا نہیں کہیگا اس قول کو میرے سوا بعد ازیں
کوئی بشر الا وہ جھوٹا ہوگا و منہا ما قالہ فیہ یوم خیبر مما لم یقلہ لاحد غیرہ
اور بھی جنگ خیبر میں واسطے شاہ مردان کے ایسا کچھ فرمایا جو اور کسی کی شان میں کبھی نہیں کہا تھا
قال رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ
ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لیس بفرار یفتح اللہ علی یدیہ یوم غزوہ
خیبر جو کہ اصحاب ہرگاہ چاہتے تھے حصول ظفر پھر آئے بیشتر لشکر اسلام اشرار کے ہاتھ سے شرمائی
سید البشر نے کہا قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کل نشان اپنا دونگا اوسکے ہاتھ میں کہ شیر خدا
جو خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور وہ بھی پیار کرتے بہت چاہتے ہیں اوسکو فرار کو مانتا
ہے اوسی سے تمام مہم اللہ اس قلعہ کی فتح بھی اوسکے ہاتھ سے ہوئی و منہا ذکرہ ابو اسحاق
ابراہیم بن سعید الثقفی فی کتاب المعرفۃ عن جابر بن عبد اللہ
الانصاری اور ابو اسحاق ابراہیم بن سعید نے روایت کی کہ جابر ابن عبد اللہ انصاری

لابن عباس ما تقول في علي
بن ابي طالب فقال ذكرت
والله احد الثقلين سبق
بالشهادتين وصلى القبلتين
وبايع البيعتين واعطي
السبطين وهو ابو السبطين
الحسن والحسين ورد عليه
الشمس مرتين بعد ما غابت
المغربين وجرد السيفين ذو [illegible]
وهو صاحب الكر [illegible] ومثله
[illegible] على

مجالس تیسری فضیلت ومنقبت علی مرتضی علیہ السلام

یہ عبارت کہی قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ بِفَتْحِ خَيْبَرَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ
اللهِ لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ فِيْكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِيْ مَا قَالَتِ النَّصَارٰى فِيْ عِيْسَى بْنِ
مریم راوی خبر دیتاہی بعد کشائش باب ظفر خیبر جب حیدر صفدر حضور پیغمبر خدا مین آئی مدح
ساقی کوثر مین سرور انبیا یہ سخن لب پر لائی اگر اندیشہ نہوتا کہ بعض است سی حق مین علی کی
کلمہ کہین جو نصاری عیسی ابن مریم کو نسبت دیتی یعنی خالق مانتی رہین لَقُلْتُ فِيْكَ الْيَوْمَ
قَوْلًا لَا تَمُرُّ عَلٰى مَلَاءٍ اِلَّا اَخَذُوْا مِنْ تُرَابِ رِجْلَيْكَ وَمِنْ فَضْلِ طَهُوْرِكَ
يَسْتَشْفُوْنَ بِهٖ تو ہر اینہ یا علی کچہ بیان کرتا مین وہ فضیلت سی تمہاری جو نہین گذرتی کسی
قوم کی جمعیت سی ایکبارگی الا یہ کہ خاک قدم کو دوڑکی اوٹہاتی اور پانی ہاتہ پاؤنکی دہونی کا
واسطی شفای امراض لیجاتی وَلٰكِنْ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ تَرِثُنِيْ وَاَرِثُكَ
لاکن یہ کفایت کرتا ہی جو تم دنیا و آخرت مین میری اور مین تمہارا تم ہو میراث لینی والی میری
اور مین وارث تمہارا وَاِنَّكَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ
اور تمکو نسبت قدر میری ساتہہ ہی ایسی جیسی ہارون کو موسی کی قرابت مین برابری تہی مگر یہ کہ
نبوت نہین ہو سکتی جو خدانی وہ تشریف مجہپر قطع کردی وَاِنَّكَ تُؤَدِّيْ دَيْنِيْ وَتُبْرِئُ
ذِمَّتِيْ وَتُقَاتِلُ عَلٰى سُنَّتِيْ میرا قرض تم ادا کروگی جو حق کسیکا رہجاوی میری طرفسی پہنچاؤگی
طریقہ سنت پر کمر باندہ کی لڑوگی اہل خروج اور بغاوت کو یہ تیغ زنی کی وَاِنَّكَ فِي الْاٰخِرَةِ
غَدًا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّيْ وَاِنَّكَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِيْ وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَرِدُ
عَلَى الْحَوْضِ غَدًا کل روز حشر تم سب سی زیادہ میری مقرب رہوگی اور پہلی آکی حوض کوثر کا
پانی پلانی کو نائب ہونگی وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مَعِيْ وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
مِنْ اُمَّتِيْ بہشتی کہ ساری خلق سی پہلی میری ساتہہ قدم بڑہاؤگی جانب جنت بیشکی ویاجتم [illegible]

[illegible] الى ابن عباس عن بريدة الاسلمي
عمر هو امرنا ومن مناقب [illegible]
نعق [illegible] في حياة النبي ذلك فقال
ورحمة الله وبركاته فقيل كذلك
السلام عليك يا امير المؤمنين
يعني ... جاء ابو بكر وعمر فقالا
[illegible] قال كنت مع علي في ارض [illegible]

قال عمر بن الخطاب لقد اعطي علي بن ابي طالب ثلاث خصال لان تكون لي خصلة منها احب الي من ان اعطى حمر النعم قيل وما هي يا امير المؤمنين قال تزويجه فاطمة بنت رسول الله وسكناه المسجد مع رسول الله يحل له ما يحل له والراية يوم خيبر [illegible]
فقال ان [illegible] ما [illegible] قال ان [illegible] عليك
الامة من ان [illegible] فقال عمر الحمد لله الذي جعل في هذه
فضائل [illegible]
سمعت رسول الله يقول علي مع الحق والحق مع علي [illegible]
قالت سمعت رسول الله يقول علي مع القرآن والقرآن مع علي لن يفترقا حتى يردا علي الحوض [illegible]

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

اونکی لیوای حمد فضل و کرم باری سی اونہا وکی سبب ہست سی ملبشر بہشت مین جاوینگی وان شیعتک علی منابر من نور رواء مرویون مضیئۃ وجوہہم حولی اشفع لہم ویکونون غدا فی الجنۃ جیرانی تمہاری دوست اور پیرو نور کی منبروں جلوس کرینگی رخساری اونکی ماہ و مہر سی زیادہ درخشان میری نزدیک مانوس ہونگی پہلی مین اونکی شفاعت کرونگا جاوینگی مراتب عالیہ رضا و مغفرت دلواونگا وہ گروہ محبین خلد برین مین جاینگی ہمارے ہمسایہ ہونگی نعمات ابدی پاوینگی وان حربک حربی وان سلمک سلمی وان سرک سری وان علانیتک علانیتی تمہاری جنگ بعینہ میری لڑائی اور آشتی بھی جیسی میری صلح ٹھہرائی تمہارے دل کا بھید راز میرا ہی اور ہر کار ظاہر شال امر علانیہ مصطفیٰ ہی وان سریرۃ صدرک کسریرۃ صدری ساری نیکیان تمہاری سینہ مین میری سینہ مانند ہیں جیسا ہی ویسا جواہر مین ملو حسنات مخفی اور جلی ہین وان ولدک ولدی وانک تنجز عداتی تمہاری اولاد سب میری فرزند ٹھہری اور میری وعدی تمہاری ایفا سی گذری وان الحق معک وان الحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک تحقیق کہ صدق اور حق تمہاری ساتھ دل اور زبان پر ہی ساری اعضا مین حق کا مظہر اور انکہونکو بھی مدنظر ہی وان الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی ایمان کامل تمہاری گوشت اور لہو مین ملا ہی جس طور سی میری رگ وپی مین نور ایمان بھرا ہی وانہ لا یرد علی الحوض مبغض لک ولن یغیب عنہ محب لک غدا حتی یرد الحوض معک یا علی تمہارا دشمن حوض کوثر تک نہ آئیگا پیاس کی شدت مین پانی نہ پائیگا دوست باقی نہ رہینگی سب تمہاری ساتھ ہجوم کرینگی بسکانہ واقعی مین قدم بڑہائینگی جام خوشگوار لب سی لگائینگی فخر علی علیہ السلام ساجدا ثم قال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

الی خیر البریۃ خاتم النبیین احسانا منہ الی و فضلا منہ علی یہ بشارت
سنکی شاہ ولایت سجدے میں جھکی رب العزت کی شکر عنایت پر کہنے لگی ہم خدا کی حسنی
عہد پرست رکہی عطای اسلام کی اور تعلیم قرآن فرمائی اپنی کلام معجز نظام کی دوست گردانا
پیغمبر خیر البشر کا فضل اور شرف دیا داوری محشر کا فقال لہ النبی عند ذلک لولا
انت یا علی لم یعرف المؤمنون بعدی اوسوقت مخبر صادق نی وصی برحق کو
خطاب کیا اگر وجہ میری یا علی تمہارا قدم درمیان میں اس امت کی نہ رہتا پھر اپنے لوگ نہیں جانتے
طریقہ ایمان کا نہ پہچانتے دین اور شریعت کی ارکان کو ومنہا ان شرفہ اللہ تعالی بطاعتہ
النار لہ علیہ السلام عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت علیا یقول انا قسیم
النار اقول ہذا لی و ہذا لک اور شرف دیا اسدی امیر مومنان کو جو قبول کرے
جہنم اونکی فرمان کو اپنی سند سے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ علی مرتضی سے بگوش خود سنا فرماتے تھے
ہوں قسمت کرنیوالا ابد کار ول پر دوزخ کی عذاب اور نکال کا امر الہی سے حکم دونگا وہ شقی تیرا
اور یہ سعید میرا اسلئی ہے گئی قال فذکرتہ لمحمد بن ابی لیلی فقال یعنی ان ولیی
فی الجنۃ و عدوی فی النار تو شیق سند میں راوی کہتا ہے اس حدیث کو محمد ابن ابی لیلی
ذکر کیا ہے وہ بولا یعنی علی نے فرمایا دشمن آگ میں جلیگا اور دوست میرا ساتھ جنت کو
قلت سمعتہ قال نعم یعنی پوچھا اس بیان کو تمنی اونسی بہی سنا ہے جواب دیا کہ ہاں
درماسماعت کیا ہے ومنہا قال الجامی فی حدیثہ کان اذا جلس صلی اللہ علیہ وآلہ
انما علی و اذا قام وضع یدہ علی ید علی علیہ السلام جامی سی حدیث طویل
عبارت ذکر ہوئی یعنی الفت رسالت پناہ کو برادر وصی کیساتھ اتنی تھی کہ جہاں رسول اللہ
اجلاس فرماتی تو اپنی فوت بازو سے تکیہ لگاتے جب کہڑے ہوتے راہ چلتے تو ہاتھ اونکی

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ہاتھ میں ہاتھ لئی پھرتی وَرَوَیٰ جَابِرُ الْجُعْفِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی وَصِیُّ الْاَوْصِیَاءِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لِعَایِشَۃَ لَا تُؤْذُوْنِیْ فِیْ عَلِیٍّ فَاِنَّہٗ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ نقل ہی جابر جعفی سی کہ خبر دی مجھی بہترین اولیائی او
کہا کہ فرمایا اس حدیث کو بی بی عایشہ سی رسول دو سرائی رحمت وایذا نہ دیا میری تئین
علی مرتضی کی شان میں تحقیق کہ وہ امیر مومنین اور سردار مسلمین ہی زمانی میں یُقْعِدُہُ
اللّٰہُ غَدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَی الصِّرَاطِ فَیُدْخِلُ اَوْلِیَاءَہُ الْجَنَّۃَ وَاَعْدَاءَہُ النَّا
خدای تعالی فردای قیامت اوسی پل صراط پر حاکم بٹہائی گا تا کہ اپنی دوستونکو جنت کی اندر
اور اعدا دوزخمیں پہنچائی گا و مِنْہَا اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ جَعَلَ مَحَبَّتَہٗ عَلَمًا عَلَی الْاِ
یْمَانِ وَبُغْضَہٗ عَلَمًا عَلَی النِّفَاقِ بِقَوْلِہٖ فِیْہِ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ
اِلَّا مُنَافِقٌ تا یہ ہی اسپر قول حضرت پیغمبر جو خاتم انبیا نی محبت شاہ مردان کو علم ایمان
اور بغض کو نفاق کا نشان بتایا بولی ای حیدر صفدر تمہیں دوست نہیں رکہیگا مگر مومن
اور دشمن نہو گا الا منافق یہ کلمہ تھا یا مروی فِی الْبِحَارِ عَنْ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ قَالَ
حُبُّنَا اَہْلَ الْبَیْتِ یُکَفِّرُ الذُّنُوْبَ وَیُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ کتاب میں بحار کی
روایت ہی کہ جناب سید ابرار سی یہ بشارت ہی ہماری اہلبیت کی مودت گناہوں کو
موجب کفارہ رہتی ہی ثواب کو اعمال محبین کی رحمت خدا دار حسنات میں مضاعف
کرتی ہی وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَتَحَمَّلُ عَنْ مُحِبِّیْنَا اَہْلَ الْبَیْتِ مَا عَلَیْہِمْ مِنْ مَظَالِمِ
الْعِبَادِ اِلَّا مَا کَانَ مِنْہُمْ فِیْہَا عَلَی الْاِصْرَارِ وَظُلْمِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَقُوْلُ لِلسَّیِّاٰتِ
کُوْنِیْ حَسَنَاتٍ بدرستی کہ خدا یتعالی ہماری عترت کی دوستی میں خطا کو ثواب سی بدل
دیتا ہی جو ہماری محبوں پر بار گناہ خالق یا مظلمہ خلائق سی ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ مولی عصیان پر مصر ہو

قال شهد خزيمة بن ثابت الجمل وهو لا يسل سيفا وشهد صفين وقال انا لا اصلي ابدا حتى يقتل عمار فانظر من يقتله فان سمعت رسول الله يقول يقتله الفئة الباغية قال فلما قتل عمار قال خزيمة قد حانت ثم اقترب فقاتل حتى قتل وكان الذي قتل عمارا ابو عادية المزني طعنه برمح فسقط وكان يومئذ يقاتل وهو ابن اربع وتسعين سنة فلما وقع اكب عليه آخر فاجتز راسه فاقبلا يختصمان كلاهما يقول انا قتلته فقال عمرو بن العاص والله ان يختصمان الا في النار فسمعها منه معاوية فلما انصرف الرجلان قال معاوية لعمرو ما رايت مثل ما صنعت قوم بذلوا انفسهم دوننا تقول لهما انكما تختصمان في النار فقال عمرو هو والله ذاك وانك لتعلمه ولوددت اني مت قبل هذا بعشرين سنة

١١٨

ومنها ما في فرحة الغري عن ام سلمة قالت اني سمعت رسول الله يقول لعمار تقتلك الفئة الباغية ومن مناقب ابن المغازلي

وبسبعمائة وسبعين ارخا او ... بلغ من القتلى من جهتها الف وسبعون الفا او كانوا عشر من الفقاء والقصة مشهورة في التواريخ ولا تعطيل بذكرها ومن مناقب الخوارزمي رفعه الى ابي عمار بن خزيمة بن ثابت

ومن كتاب الى يادات لابي ... احمد بن عبد الله العزيز الجوهري ... عن عبد الله ابن مسعود قال رايت رسول الله وهو يقول هذا ... ومن مناقب الخوارزمي ...

یرفعه الی النبی انه قال قال النبی
الله ذات یوم ان الله امرنی
بحب اربعة من اصحابی واخبرنی
انه یحبهم قال فقلنا من هم یا
رسول الله قال فان علیا منهم
ثم قال کذالک فی الیوم الثانی
فقلت منهم یا رسول الله فقال
ان علیا منهم ثم قال مثل ذلک
فی الیوم الثالث فقلنا من هم
یا رسول الله قال ان علیا منهم
والمقداد بن الاسود الکندی
وابا ذر و سلمان الفارسی

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

اور ظلم و ستم اوسکا مومنین کو مضر ہوا اس اوقات مین سیّات کو فرمائیگا حسنات ہو جائین
بر ایمان منقلب صورت نیکی دیکھاتین ایضاً روی الصّدوق فی العلل عن محمّد بن حرب
الهدانی امیر المدینة فی حدیث طویل انّه قال قال النّبیّ لعلیّ یا علیّ انّ اللّه حمّل
ذنوب شیعتک ثمّ غفرها الی شیخ صدوق نی کتاب علل مین ذکر کیا کہ محمد بن حرب
حاکم مدینہ نی روایت طولانی کی اخر مین کہا جو حضرت صادق سی گوش مین آیا کہ رسول خدا نی
شاہِ اولیا سی فرمایا پروردگار نی یا علی تمہاری سب دوستونکی گناہ فراہم کئی اور اونکو
اول سی آخر تک میری لئی بخش دیئی و ذالک قوله عزّوجلّ لیغفر اللّه لک ما تقدّم
من ذنبک وما تاخّر قول اسدی محکم دلیل ہی یہ آیت حدیث کی سند پر کفیل ہی ومنها
قال رسول اللّه علیه السّلام واٰله لامیر المؤمنین لو اجتمعت الخلایق علی ولایتک
لما خلق اللّه النّار اور مخبر صادق نی ارشاد کیا جناب امیر المؤمنین کو مژدہ دیا اگر دوستی اور محبت
تمہاری یا علی خلایق مین اتفاق پڑتا پھر اپنی خدا تعالی آتش دوزخ پیدا نکرتا وفی الخبر عن سیّد
البشر انّه قال یدخل الجنّة من امّتی سبعون الفا بلا حساب علیهم ولا عذاب
یصل الیهم کتاب اعلام الورٰی مین رسول دو سرا سی روایت کی جو خاتم انبیا نی صحابہ کو بشارت دی
کہ روز قیامت مین میری امت کی ستر ہزار آدمی بہشت کو جائینگی اونسی حساب کی نہ پرسش ہوگی
اور نہ وہ لوگ آتش عذاب کا صدمہ پاینگی ثمّ التفت الی علیّ علیه السّلام وقال
صلّی اللّه علیه واٰله شیعتک هم وانت امامهم پھر جناب سرور کائنات نی ولایت مآب کی
جانب خطاب کیا اور فرمایا ای برادر وہ اشخاص تمہاری پیرو ہین اور تم ہو اونکی مقتدا ومنها
رواه جابر بن عبد اللّه الانصاری عنه وارویٰ عنه ابو جعفر الباقر علیه السّلام
اور بھی اوسی کتاب مین ابو جعفر علیہ السلام سی روایت کی جو اوس جناب نی جابر بن عبد اللہ

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ابن عباس سے حکایت کی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ اَلَا اَسُرُّکَ اَلَا اَمْنَحُکَ
اَلَا اُبَشِّرُکَ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ راوی نے کہا کہ مخبر صادق سے میں نے سنا
جو رسول خدا نے ایک روز علی مرتضیٰ سے فرمایا چاہتے ہو تمہیں مسرور کروں تم کو خوشخبری دوں عرض کی
ہاں اے سید انبیا مجھ کو بشارت دو مال ہون قَالَ خُلِقْتُ اَنَا وَاَنْتَ مِنْ طِیْنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ
فَفَضَلَتْ مِنْہَا فُضْلَۃٌ فَخَلَقَ اللّٰہُ مِنْہَا شِیْعَتَنَا حضرت نے فرمایا کہ یا علی میں اور تم
ایک طینت سے پیدا ہوئے اور جو بچی اس میں سے زیادہ کی ہمارے حسب ایجاد کی فَاِذَا کَانَ
یَوْمُ الْقِیَامَۃِ دُعِیَ النَّاسُ بِاَسْمَاءِ اُمَّہَاتِہِمْ سِوٰی شِیْعَتِنَا فَاِنَّہُمْ یُدْعَوْنَ
بِاَسْمَاءِ اٰبَائِہِمْ لِطِیْبِ مَوَالِیْدِہِمْ جب روز قیام ہوگا سارے لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے
جائینگے الا ہمارے دوستوں کو باپ کے نام سے بلائینگے بسبب پاکیزگی اور حقیقت خلقت و طہارت
نسب اور صفائی ولادت مَرْوِیٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ سَرَّہٗ
اَنْ یَّحْیٰی حَیَاتِیْ وَیَمُوْتَ مِیْتَتِیْ وَیَدْخُلَ جَنَّۃَ عَدْنٍ مَنْزِلِیْ وَیُمْسِکَ قَضِیْبًا
غَرَسَہٗ رَبِّیْ بِیَدِہٖ ابن عباس کی روایت کیا جو آدمی کہا یہ حدیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمائی
مطابق کی جو آدمی خوش گذرانی میں چاہے میری زندگانی کی مثال اور جیسے میرا وفات ہو
ویسا ہی انتقال ہو جس کو یہ بھی چاہ کہ داخل بہشت عدن کا ہو جو مسکن ہے میرا اور شاخ
شاخ درخت طوبیٰ کو جسکا اپنے ہاتھ سے لگایا ہے میرے خدا نے حکم کیا
پھر سب کی ترو تازہ بارور کہیں اور خوش فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَئِمَّۃَ الْاَوْصِیَاءِ
مِنْ وُّلْدِہٖ لازم ہے دوستدار ہو امام جانے علی بن ابی طالب کو اور ان کی نسل سے جو اوصیا ہوں
وہ سب کو فَاِنَّہُمْ عِتْرَتِیْ خُلِقُوْا مِنْ طِیْنَتِیْ وَاَعْطَاہُمُ اللّٰہُ فَہْمِیْ وَعِلْمِیْ
اولاد میں ایک طینت سے اور کہا ہمارا جسم اچھا ہو اور عطا کی میری فہم اور علم و دانائی

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

روی الصدوق باسنادہ عن عبادۃ بن ربعی قال قلت لعبد اللہ بن عباس
لم کنی رسول اللہ علیا ابا تراب کتاب امالی مین شیخ صدوق نی عبادۃ ابن ربعی سی روایت کی
اوسنی کہا مین ابن عباس کی خدمت مین دریافت حقیقت کی رسول خدا نی کیا سبب تہا جو کنیت
ابا تراب کی علی مرتضی کو مرحمت رکہا قال لانہ صاحب الارض و حجۃ اللہ علی اہلہا
بعدہ وبہ بقاؤہا والیہ سکونہا جوابدیا اسواسطی کہ وہ مالک و مختار تہی زمین اور اہل دنیا
حجت خدا تہی بعد خیر المرسلین کی وجود عالی کی باعث خالق بقا و پایداری دی ارض کی ہر بلا و
آفت کو اونکی قدم سی تسکین و استواری تہی و لقد سمعت رسول اللہ یقول انہ اذا کان
یوم القیامۃ و رای الکافر ما اعد اللہ تبارک و تعالی لشیعۃ علی بن ابیطالب
من الثواب و الزلفی و الکرامۃ بدرستیکہ نبی الوری سی مین سنا پایا فرمایا جب روز قیامت
ہوگا ہر ایک منافق اور کافر دیکہی گا وہ رتبہ عالی جو شیعہ علی ابن ابیطالب کو ثواب اور کرامت کا
ملیگا و مرغزار بہشت اور در وازہ خلد کا رستہ انکی حکومت پر کہلیگا قال یا لیتنی کنت ترابا
ای من شیعۃ علی علیہ السلام اوسوقت ہر کافر بزبان تمنا یہی بولیگا مین بہی کاش کہ ترابی ہوتا
یعنی پیرو و محب علی علیہ السلام ہوتا و ذلک قول اللہ عز و جل و یقول الکافر یا لیتنی
کنت ترابا یہی نازل ہوا قول خدای عز و جل سی قرآن میں کہ روز محشر ظہور کریگا جو بہ کہیگا اکثر کافر
و روی عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ انا شجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا و الحسن و الحسین ثمرہا و شیعتنا
ورقہا اعلام الوری مین عبد الرحمن ابن عوف سی روایت کی ہی جو اصحاب حدیث نی اپنی کتب
معتبر مین کتابت کی ہی کہتا ہی یہ قول مین سنا ہی خاتم انبیا و ما ینطق عن الہوی نی ارشاد کیا
مین اصل ایک درخت ہون کہ جسکی فاطمہ شاخ اور علی لقاح یعنی مادۂ پیدائش ثمر ہی حسنین میوہ شجر

۱۲۱

تیسری مجلس فضایل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اور ہر ایک دوست ہمارا برگ تازہ و ترہی الشَّجَرَةُ اَصْلُهَا فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَالثَّمَرُ وَالْوَرَقُ فِي الْجَنَّةِ اوس شجر طیبہ کی جڑ بنیاد جنت عدن کی چمن میں شاخ اور ثمر اور پھل اور پتے سب خلد کی مسکن میں

رَوَى الشَّيْخُ فِي اَمَالِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ خَمْسًا وَاَعْطَى عَلِيًّا خَمْسًا

شیخ صدوق نے روایت کی اپنی کتاب امالی میں کہ ابن عباس نے کہا اس حدیث کو پیغمبر خدا نے فرمایا جو مجھے سنا اللہ تعالیٰ نے پانچ کرامتیں مجھے عطا کیں پانچ فضیلت خمسہ کی شرافتیں علی مرتضیٰ کو دیں

اَعْطَانِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَاَعْطَى عَلِيًّا جَوَامِعَ الْعِلْمِ مجکو عنایت فرمایا جوامع کلم اور سرور اولیا کو جوامع علم کا اوہم

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَهُ وَصِيًّا مجکو نبی بنایا اور علی کو وصی ٹھہرایا

وَاَعْطَانِي الْكَوْثَرَ وَاَعْطَاهُ السَّلْسَبِيلَ مجھے چشمہ حوض کوثر بخشا اور علی کو نہر سلسبیل دالبض رکہا

وَاَعْطَانِي الْوَحْيَ وَاَعْطَاهُ الْاِلْهَامَ مجہپر وحی نازل کی اونہیں الہام سے قدر کمال دی

وَاَسْرٰى بِي اِلَيْهِ وَفَتَحَ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَالْحُجُبِ حَتّٰى نَظَرَ اِلَيَّ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ مجھے معراج میں اپنی پاس بلایا اور پردوانہ آسمانکو کہولا یہانتک جو منظر العجایب نے ہر جا مجھے اوج عالی پر دیکھا

اور میں نے اونکو ہر مقام پر نظر میں لایا قَالَ ثُمَّ بَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُبْكِيكَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي جب یہ کلام ارشاد کر چکی تو خیر الانام بیتاب رونی لگی میں نے عرض کی آپ پر ماں باپ فدا میری رقت کا باعث کیا ہی یہ تو ہنگام سرور اور محل شادی انکا ہی

فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنِي بِهِ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ اُنْظُرْ تَحْتَكَ فَنَظَرْتُ اِلَى الْحُجُبِ قَدِ انْخَرَقَتْ وَاِلٰى اَبْوَابِ السَّمَاءِ قَدِ انْفَتَحَتْ فرمایا ای ابن عباس پہلی جو بات خدا نے مجھ سی کہی وہ گفتگوی مبارک بہت راز و نیاز کی تہی یا محمد اپنی تحت پر نگاہ کرو میں نے نظر جو کی تو عجایب قدرت حقیقت فضل و کرم سامنے آئی ساری حجاب درمیان سے ہٹی آسمانوں کی ابواب کہلی پردی دوری کی

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

بہی فنظرت الی علیّ و ہو رافع راسہ فکلمنی وکلمتہ وکلمنی ربی عزوجل

پس مینی جانب علی مرتضی دیکہا کہ وہ سر اونچا کئی میری طرف متوجہ تہا ابن عم مکرم نی مجہسی

باتین کین اور مینی بہی اونسی کہی سنی ساری کہین میری اور خدا کی درمیان سخنان مرحمت نشان

آئی بہت سی کلمات اطمینان خالق نی ارشاد فرمائی فقلت لہ یا رسول اللہ بم

کلمک ربک مینی پوچہا یا نبی اللہ وہ کیا کلام تہا جو موجد کام و زبان کا آپ سی ہوا

قال قال لی یا محمد انی جعلت علیا وصیک و وزیرک و خلیفتک

من خلقی من بعدک فاعلمہ جواب دیا کہ ایزد تعالی نی فرمایا ای محمد مینی علی کو خلیفہ

و وزیر اور وصی تمہارا بنایا ساری مخلوق سی خلق کی اونپر بار امانت دہری کہ بعد تمہاری

سرانجام ہدایت کری قلت فہا ہو یسمع کلامک مینی درگاہ ربانی مین عرض کی

وہ موجود کہڑی ہین تیرا فرمان بگوش خود سن رہی ہین فاعلمتہ و انا بین یدی

ربی پس علی کو ارشاد الہی سی خبردار کیا اور آپ حضور پروردگار مین متوجہ رہا فقال

لی قد قبلت و اطعت مظہر العجائب گویا ہوی سب امر خدا قبول کیا اور طاعت معبود

سر و جان و مال کیا فامر اللہ ملائکۃ ان تسلم علیہ ففعلت فرد علیہم السلام

پس سب علا نی ملائکہ سی کہا تا اونپر سلام کرین تعظیم کا سبب نی مجہ اور تسلیم کو ولی اللہ نی فصاحت

اور بلاغت سی اونکا جواب دیا و رایت الملائکۃ یتباشرون پہر دیکہا مینی ساری

فرشتوں کو جو سار کبادی اور بشارت دیتی تہی ایک دوسری کو وما مررت بملائکۃ من

ملائکۃ السماء الا ہنونی جب مین حضور الہی سی پہرا تو جدہر صف ملائکہ سی آسمانکی گذرا

وہ دوڑکی شاد و خرم پاس آئی جانشینی امیر المومنین کی تہنیت بجالائی و قالوا یا محمد

والذی بعثک بالحق نبیا لقد دخل السرور علی جمیع الملائکۃ باستخلاف

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی بن ابیطالب علیہ السلام

عَزَّ وَجَلَّ اَلَتَ اِبْنَ عَمِّكَ مجھ سے بولی یا محمد قسم ہے اللہ کی جسنی تمہیں برحق نبوت دی

ہماری جی کو مسرت اور شادی ملی کہ خدانی تمہاری بھائی کو خلعت خلافت بخشی فَرَاَیْتُ

حَمَلَةَ الْعَرْشِ قَدْ نَكَسُوْا رُءُوْسَهُمْ اِلَى الْاَرْضِ حاملانِ عرش علا کو دیکھا زمین کی

طرف سر جھکائی تھی نظارہ مقصود کی لئی گردن بڑھائی آنکھیں لڑائی تھی فَقُلْتُ يَا حَبِيْبِيْ

لِمَ نَكَسَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ رُءُوْسَهُمْ یعنی جبرئیل سے کہا یہ فرشتی کیون منہ پھرائی ہین کیا

دیکھنی کو خاکپر ٹکٹکی لگائی ہین فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا مِنْ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا وَقَدْ

نَظَرَ وَجْهَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ اِسْتِبْشَارًا بِهٖ مَا خَلَا حَمَلَةَ الْعَرْشِ جو ابدیا

اے نبی الوریٰ کوئی صنف قدسیوں کی نہیں بچی کہ جمال شاہ مردان کی زیارت اوسنی خوشی میں

نہیں کی مگر حاملان عرش باقی رہی تھی اونکی دل مین دیدار حیدر کرار کی ارمان بھری تھی

فَاِنَّهُمْ يَسْتَاْذِنُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَنْظُرُوْا

اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ اسدم اوسنوں نی بارگاہ الٰہی سے اجازت نگاہ

نظارہ رخسارہ مرتضیٰ میں حکایت غلبۂ شوق کہی ہیں اونکو دیدار کی رخصت ملی اور سب نی

دلی پروردگار کی زیارت کی وَلَمَّا هَبَطْتُ جَعَلْتُ اُخْبِرُهٗ بِذٰلِكَ وَهُوَ يُخْبِرُنِيْ

معراج سے جب میں اپنی مقام پر پیغمبر کی آیا بروبرو شیر خدا کی اپنا سارا ماجرا دوہرایا جو درمیان

میری اور اللہ کی معاملہ گذرا تھا وہ حال مفصل علی نی مجھسی ایسا کہا جیسی کہ دیکھا تھا فَعَلِمْتُ اَنِّيْ لَمْ

اَطَاْ مَوْطِئًا اِلَّا وَقَدْ كُشِفَ لِعَلِيٍّ عَنْهُ حَتّٰى نَظَرَ اِلَيَّ اوس وقت میں جانا جہاں میں

میں گیا ایا دست قدرت نی پیش نظر سے علی کی پردہ اوٹھایا اوسکی واقف ہو کر نے سارا ماجرا

گذشتہ رای العین سے مشاہدہ کیا یعنی حالات معراج اور مدارج نبوت اونکی دل نی جان لیا اور

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ الرِّيَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ مِدَادٌ وَالْجِنَّ

بالحاب من دلالت ان الله تعالى قال الذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون ... طالب ...

تیسری مجلس بیان فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابیطالب اکثر علمای حدیث نی
روایت کی جو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی منقبت حیدر کہی اگر ساری اشجار دنیا قلم ہوین اور آب
دریا جملہ سیاہی رقم کی نیں جن وانس کتابت باہم کرین تو بہی فضائل علی علیہ السلام تمام نکہہ سکین
وروی قال رسول اللہ علیہ وآلہ السلام ان اللہ تعالی جعل لاخی علی
بن ابیطالب فضائل لا یحصی عددھا غیرہ سند فریقین سی یہ روایت آئی کہ مخبر
صادق نی حدیث ہذا فرمائی تحقیق کہ خدانی علی بن ابی طالب کو اسقدر فضائل عطا کی جو سوای
اسکی شمار اونکا خلق سی نہیں ہوسکی من ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ
ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ولو اتی یوم القیامۃ بذنوب الثقلین
جو بیان کری اونکی مناقب سی ایک فضیلت کو اور دلمین بہی مانا ہو صاحب کرامت کو خدا
تعالی سیئات اول وآخر اوسکی بخشدیگا اگرچہ روز قیامت وہ شخص ذنوب ثقلین سی آئی بخشا جائیگا
فمن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ یستغفر لہ ما بقی من تلک
الکتابۃ رسم پس جو کوئی ایک تعریف یا منقبت اوس مجمع کرامت سی شاہ ولایت کی
ہمیشہ ملایکہ اوس کاتب کی لئی طالب مغفرت رہینگی مادامی کہ اثر تحریر صفحہ روزگار مین باقی رہیگی
ومن استمع فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاذن
والاستماع جو سننی کوئی فضیلت سروراوصیا کی عفو کریگا رب العزت وہ خطا کہ
سماعت سی اونسی ہیدا کی ومن نظر فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب
التی اکتسبہا بالنظر اور جو بندہ خاص واوستوق سی دیکہی طرف ایک منقبت ساقی کوثر کی
خالق اکبر بخشدیگا اوسکی وہ گناہ جو کسب کی ہونگی نظر کی سر راہی ہی تہی لکا ہر بشر سی یہ
اوس خیر بشر کو پاک شہری پایا کعبہ مین ولادت ہوی مسجد مین وفات جو کچہ پایا اسنہ کی

١٢٥

فلم يستبع من خبز الشعير ثلاثة ايام حتى قبضه الله عز وجل ... فاخبرته فقال بابي وامي من لم يجد الطعام

السلام لا يجد له طعاما قال ماقلت لها

وتأوى بدء من الفاقة فقالت لقد نفقتم

فاهذا الشيخ لا تخلون له طعاما

تعرف منه وجعلت يا فضة لا تشبعين الله

من شراتها قال فقلت للجارية وهي قائمة

تیسری مجلس بیانِ فضیلت او منقبت شاہِ ولایت علیہ السلام

پھر یہی پایا تمہید بجا خوشا معیان امیر المومنین کا حال جو ایام رنج و مصیبت میں باہم جمع ہوتی ہیں مرحبا دوستانِ شاہِ مردان کا مآل جو کلام حدیث و روایت سنکی رو تی ہیں ہر ہر چشم کو اہل بصیرت کی سواد منقبت مولا سرمہ جلاہی آئینہ دلکو زمرہ حقیقت کی فضیلت مرتضی کا ایراد مصقلہ صفاہی خاطر شوریدہ کو شیرینی مدح امام عالم پناہی کی حلاوت ایمان کا ذائقہ دیتی ہی طبع ژولیدہ کو ثنای حضرت علام الہی زیب و زینت شوق میں سنوارتی ہی زور و قوت سامعہ کلام وصف شاہدین سی جوش رغبت میں آتا ہی بطلاقت ناطقہ تعریف امیر المومنین سی کلمہ صلِّ علی کا متقر ہو جاتا ہی حرف تکرار اخبار حیدر کرار کا شال بادِ بہار گلزار اسلام کو تر و تازہ کرتا ہی لفظ اوسکا سرور اخیار مانند لطیفہ کردگار تقوی و زہد کا سرمایہ عبادت رہتا ہی ہر فقرہ مضمون معرفت وجہ اللہ کا جلوہ ہدایت بڑہاتا ہی انجمن سخن میں شان قدرت الہی دوسری تقریر کا رنگ اشارت چمک پاتا ہی خصال حسنہ سی خلیفہ ذو الجلال کی دست اعجاز آستین ایمان نکالتی ہی تازیانہ سعیر نفاق کو صفحہ مجلس میں اشقیا بیٹھا دکھاوتی کمال فرزند سی حجت شعار کی وہ تکلم زبان اوڈہان پر لاوین کہ مردہ دلان جو اربہار کو صفت مسیحا احیای اعتقاد میں زندہ تولا اوٹھا بیٹھا دین ملا مہدی نراقی فی کتاب محرق القلوب میں لکہا ہی متوجہ ہو کی سنو فارسی کا ترجمہ اردو میں کیا خوب مطابق رکہا ہی شجاعت کا شمہ اوس دلاور غازی کی وہ تہا کہ مرحب و عمرو عنتر و عمرو بن عبدود کو پای پیادہ مارا جو ہر ایک پہلوان عرب میں لاثانی ہزار سوار کی برابر تہا قوت اور تہور میں شیر یزدان کو دیکہا میں ملا غزوات خندق و بدر و احد و تبوک و حنین و خیبر میں لشکرہای گران کو صف جنگ الہی نی ہر کا جسد ہا مشرکین کو راہ حسد میں مارا کہ علم اسلام کو میدان ظفر میں بڑہایا تا حشر حسن او رسول کرار غیر فرار لقب جو لاجرم میں جبرئیل نی یہ صحیح پکار کی پڑہا دین پر وہین امیر المومنین ہی اسد کردگار لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

قال خرج علي بن ابي طالب ... الى السوق فقال من يشتري مني سيفي هذا فلو كان عندي اربعة دراهم اشتري بها ازارا ما بعته ...

١٢٦

تیسری مجلس بیان فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

حرب وضرب کی صفت میں عالمِ امکان بھر اہی قہر و غضب کی دہشت سی شاہ بھی جان کانپ جاتی
قوت اور طاقت اون مظہر قدرت الہی کی زورِ شہپر ملائکہ اور بازوی بشر سی زیادہ تھی نقل ہے کہ
جنگِ خیبر میں جب لشکرِ یہود نی یورش کی بھر و یا ولیا سیف اللہ کی ہاتھ سی گرمی دار و گیر میں سپر گری
ایک یہودی مخالفین سی اوٹھا کی لیگیا سپاہ میں اپنی جا کی چپ رہا شیر یزدانی غصی میں خندق
پھاند کی ہاتھ بڑھایا حلقۂ در پکڑ کی ایسا ہلایا کہ سارا قلعہ زلزلہ میں آیا وہ دروازہ جسی چالیس آدمی بزور
بند کرتی اور ویسا ہی تکرا کی شکل سی کہولتی ید اللہ نی پٹ کو اوکہاڑ کی بجای ڈھال قبضہ میں
لیا حملہ بہت سی جلد فوج عدو کو میدانِ وغا سی بہگا دیا خندق میں گڑ کی اوس سے بجاری کیوارکو
عوضِ پل اوپچا لیا تا کہ سارا لشکرِ اسلام اوسپر سی گذر کی حصار میں داخل ہوا سخاوت
اور ہمتِ عالی خاصہ مشہور کی وہ تھی کہ امید سائل ستمدیدہ جو دنی ہمیشہ پوری کی جس چیز کا طالب
کوئی آیا ابن ابی طالب سی فوراً وہی پایا روایت ہی کہ عین لڑائی میں ایک مشرک نی تلوار کو جاگا
حضرت یزدانی شمشیر کو اوسکی روبرو پھینکا وہ متعجب ہو کی بولا اے صاحبِ ذوالفقار منبعِ عطا
ایسی ہنگام کارزار میں اپنی سیف کو تمنی بھی دیا مقابلہ دشمن میں ہتیار بخشی کا نام کسینی نہیں لیا شاہ
بندہ نواز نی کہا جب تو نی مدعا بیان مانگا تو میری کرم سی بعید تھا کہ تیری سوال کو پورا نکرتا وہ کافر
دورنگی کی کفر فرسا پکرا صدقِ دل سی مسلمان ہو کی ساتھ رہا نقل ہی ایک سفر میں فقیر محتاج
مالک سر پر و تاجِ ال اتی سی روٹی مانگی صفدرِ دلدل سوار نی قنبر سی فرمایا پوری کر و مراد اوس
عرض کی یا مولا روٹی ہی دستر خوان میں بند ہی کہایا دستر خوان دو قنبر نی التماس کیا وہ نو تھ
اونٹ پر لدا ہی فرمایا شتر کی ساتھ عنایت کرو غلام بولا اے آقا بارکش قطار میں چلا جاتا ہی
ارشاد ہوا ساری قطار بسکو اکو بخشو قنبر جلدی پشتِ ناقہ سی کو دپڑی دور جا کی خائف کہڑی کہا
جناب نی پوچھا تم کیون ایسا گہبرائی کہ اوش کی مبادا دریای کرم جوش میں آئی اور والا ہو کہ تقدیر

مناقب الخوارزمی ... فی بیان رسوخ الایمان فی قلبہ علیہ السلام

بیان انہ اقرب الناس من رسول اللہ من مسند ابن حنبل

اسلام ابی طالب کما تقدم ... ابو طالب

الوفاة قال اللهم اني اتقرب اليك بولاية علي ثلاثاً ومناقب الخوارزمي

صالح قال ما حضرت عبد الله بن عباس

فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغضه الله ... منافق من احبه فقد احبني ومن ابغضه

الناس اوصيكم بحب ذي قرنيها اخي وابن عمي فانه لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا

عن ابيه قال خطبنا رسول الله فقال يا ايها

تیسری مجلس بیان فضیلت و منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ساتھ قنبر کی اوسی حوالہ کر دیا زہد و تقویٰ میں کہا ہی جب عبادت سی فرصت پاتی تو خود درختونکو
تشریف لیجاتی جو کچھ اُجرت میں آبیاری زراعت کی لیتی براہ خدا میں فقرا کو صدقہ دیتی یہانتک
جو اپنی محنت سی بہت بندی خریدی اون سب کو راہ خدا میں سرخط آزادی بخشی علمای فریقین نے
حکایت عطای انگشتری کی سند سی لکہی ہی جو مسجد میں درمیان قیام نماز سایل کو ملی اوسکی قیمت خراج
ملک شام کی برابر تہی کہ چار خروار سونا اور پانسو خروار چاندی مقرر تہی عوض میں خدا نی یہ آیت
بشارت بہیجی جو قرآن میں بشان حضرت شان رحمت سی لکہی إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ
عدالت اور نصفت میں حق رسانی پر اسدرجہ معروف مشہور تہی کہ ہنگام خلافت میں شاہ گدا کو
ناظر ایک سان امر و نہی پر تہی اجرای احکام الٰہی میں خویش و بیگانہ کو برابر سمجہتی روسای عظام
تہدید مظلوم سی خوف و خطر میں کہتی تہا علیہ پرانی آب سانی کا ملاقات پر طلحہ اور زبیر کی
سب کتابوں میں مذکور ہی مشہور عقیل ابن ابی طالب اور سا اونکی حضرت امیر و استانوں میں مشہور ہی
نقل ہی کہ ایک دفعہ بلاد یمن سی چند مشکین شہد بہری تقسیم تیار کی پاس آئین حوالی وہ سب
امانت سربستہ قنبر کو سپرد فرمائین اتفاقاً امام حسین علیہ السلام کی پاس ایک مہمان آیا حضرت نی
طعام ضیافت سی گہر مین کچہہ موجود نہ پایا بجز اسکی ایک درہم تنہا تہ کی بازار سی اوسکی روٹی خریدی اور
قنبر سی کہا میری حصی میں ایک رطل شہد مشک سی نکالدو ناخوش مہمان کی واسطی مجہی بضرورت دو
ہنگام تقسیم اوسکو مجہہ الینا بلکہ والد بزرگوار سی عرض کر دینا قنبر حسب ارشاد سید الشہدا بجا لایا
مرد و تو خدا روزی کہا یا پر امانت کو وقت در برلایا جب شاہ ولایت نی مشکین طلب فرمائی تو کہا کہا
شاید اسمین کسی نی کچہہ تصرف کیا غلام نی حضرت مولا مین کیفیت عرض کی اوسی جناب کو
حالت غضب طاری ہوئی اور امام حسین علیہ السلام کی طلب کو متوانہ بہیجی جو بارگاہ خدمت میں

۱۲۸

علی منی وانا منه وهو ولی کل مومن بعدی ومنها ما فی الینابیع ...

قال اوحی من امن بی وصدقنی ... علی بن ابیطالب من تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد ... ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله ... ومنها ما رفعه ... الی علی علیه السلام ... قال ...

تیسری مجلس فضائل ومناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام

اپنی پدر کی پہنچی جب آنحضرت نماز پڑھ کر اوٹھا یا فرزندِ جگر بند کی مارنی کو ہاتھہ بڑھایا سبطِ مصطفیٰ نی عم کی گراہی یا باجہی ندارد عم گرامی جعفرِ طیار کی واسطی معاف کرو یداسد نی ضرب دست کو روک لیا نورِ چشم سید البشر سی یون کہا ای جانِ پدر کیا سبب نی تمہاری صبر و تحمل کو بدلوایا جو شہد سب مسلمانون سی پہلی منگوایا مظلومِ کربلا بولی ایا بہا را حصہ اسمین تہا ولی خدا نی پسر سی یون کہا ہر چند تم اپنی حق مین شہد ذرہ سر فرازی ہو لاکن اہلِ اسلام سی مقدم نہین چاہیئی کہ سب کو دیکر آپکو بہیجا اپنی مال سی دیکر قنبر کو فرمایا جا کی بازار سی شہد خرید جب وہ سامنی لایا تو شبیر کی دست ناتوان پرست سی ساتھ مین بہر ادروتی جاتی کہ حسین کو معاف کر نا اکیلا عبادت کی کثرت اور سرگرمی تہی کہ دن رات مین یادِ الہی سی کبہی فرصت نہ ملتی محدثین فریقین کا کہنا ہی جو روایت نقل کی گئی ہی ہر شب منزلِ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ہزار تکبیر کی آواز آتی کہ ہر ایک سی دو رکعت نمازِ نوافل پڑہی جاتی ابو درداء نقل ہی رات کو نخلستانِ مدینہ سی مین گذرا صدا سنائی جانب کی تلاش مین ہر طرف پہرا حضرتِ ابوتراب کو خاک پر مشغولِ نماز دیکہا ذکرِ خدا مین رقت نہ وہ سر کو سجدی مین رکہا تقدیس اور تہلیل اور تسبیح سی گویا ہوتی عشقِ الہی مین بیخود روتی آنکھ ادہر جو ہمدم راز و نیاز آواز بند پائی جب دیر تک نالہ یا اسد کی صورت نہ آئی تو یہی سمجہا کی سوگئی جگا کر جواب نہ ملا بیتابانہ دوڑ کی نزدیک گیا سجدی مین سر جہکائی نظر آئی دیا ہر چند بازو کو ہلایا پکار کہ جنبش نہ ملی نہ سی میری مردہ قالبِ بیجان کا حکم لگایا بین روتا ہوا شہر کی اندر پہنچا فاطمہ زہرا کی دروازہ پر ہانپتا ہوا کہا ای بضعۂ خیر الوری خبر لو کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام نی انتقال کیا خاتونِ محشر نی پوچہا تو نی کیو کر جانا بیٹی عرض کی اس رات کو میانِ باغ مدینہ گذرا وہان امام ہدی کو ایسی کیفیت مین چہوڑا جسمین صدیقۂ کبریٰ خندان ہوئین جواب مین تسکین کو بولین ای ابو درداء عبادتِ رب علا مین ہر شب وصی مصطفیٰ کا ایسا حال ہوتا ہی جو دنیا سی گذرنی مرنی کا خیال او پر جاتا ہی تواضع اور حسنِ خلق کا اوس شہری

رسول الله ان فی الجنة ... ان اکون انا اذا سالتها ... فاسئلوا رسول الله ... قال فاطمة و بعلها والحسنین ... یا رسول الله و من ... و من ابغضنی ...

قال رسول الله لعلی بن ابیطالب ... و صاحب ... و صاحب لوائی ... علیه و اله ... و فی کل من فارقنی فقد فارق الله و من فارقک فقد فارقنی ... و من سب علیا فقد سبنی و من سبنی فقد سب الله ...

الصحیح الثابت من کتب صحیحهم ... الاجتهاد فی مقابلة النص الصریح ... نضاف انظروا فی مقالتهم و ... ما طوق الاحصاء فیا اهل الا ... هذه من هذه و نظائر الی لا یحیط ... ناقة صالح و اشقی الآخرین من یخضب ... السلام یا علی اشقی الاولین عاقر ... انه یحبک و یبغضک و قال لعلی علیه ...

كيف الصلوة عليكم اهل البيت فان الله قد علمنا كيف نسلم قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد

مجلس تیسری فضائل ومناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

خلق کا وہ مرتبۂ اعلیٰ کہ باوجودِ پادشاہت اور خلافت جو ملک مفتوحہ پر قبضہ تھا کشورِ حجاز و یمن و
عراق و ایران و توران تا افریقیۂ مغرب تصرف میں رکھتے فقرا و مساکین کی ساتھ نشست و برخاست
یکسان تلطف میں رہتے لباسِ شندرس پہنے پای پیادہ تنہا بازاروں میں پھرتے اہتمامِ سواری اور
تزکِ بزرگواری میں کبھی توجہ نکرتے ہرگاہ غربا اور محتاج دعوتیں بلاتے تو انکی پاس جاتے نانِ خشک
جو کی بساطِ بوریا پر بیٹھی کہاتے ہرچند قبولِ اسلام سے پیشوا مروجِ دین میں سبکی امام رہنما تھے سلام کرنے میں
مومنین و حاضرین پر سبقت فرماتے خرد و بزرگ رعب و دہشت سے شاہنشاہ کی ڈرتے لاکن وہ حضرت
مسکنت سے پیش آتے جب طفل و جوان و پیر سامنے پڑتے حلم اور مروت کا وہ حال کہ مانند اونکی
بشر سے خیال محال ہے اپنی واسطے کبھی طبیعت کو غصہ نہ آیا اگر کوئی ناواقف آدمی تبرا کہتا یا مارتا تو اوسکو
ملایمت اور مدارا میں سمجھایا خدا سے اوسکی واسطے استغفار کیا عفو فرمایا نقل ہے ایک معرکہ میں کسی
کافر کو زیر کیا سرکاٹنے کو زمین پر گرا دیا سینہ پر چڑھ کے دشنۂ خونریز نکالا مشرک نے دلکو سنبھالا لا ابہا
آب دہن خسارۂ مولا پر ڈالا مجاہد غازی تحمل سے سینہ کو چھوڑا متبسم ہوکے فرط سکون میں بیٹھ گئے
عدو بولا اے حق کی شناسا کیا سبب ہوا جو ارادہ قتل کو میری واسطے پہلو تہی کیا فرمایا میں تجھے خدا کی
راہ میں مارتا تھا جب ایسی بے ادبی تونے کی نفس کو متوجہ انتقام دیکھا آتش غضب کو آب
حلم سے بجھایا تیری ہلاکت سے دستِ تصرف اوٹھایا ہرگاہ محض رضای خدا کا امر نہ تھا غصہ و قصد ترک کیا
ملاقی ہوا یہ کلام ہدایت انجام سنکے وہ گمراہ قدم سرور پر بوسہ کو جھکا بصدقِ نیت اسی حضرت کی
کلمۂ طیبہ پڑھا فتح اور پیشہ کاری ترک کیا زہد اور تقوی میں سرآمد کا یہ بات گذری مدت العمر گیہونکی
روٹی سے تین روز پے در پے سیر ہوکے نان جو کہ بھی نصف ہوکے نوش فرماتے بیشتر نمک یا سرکہ
نان خورش بناتے اکثر کلام اوس جناب کا یہ تھا بیزاری اذا ... میں ارشاد ہے اگر تا علی کو نکو دنیا
طعام سیر کھاتے اور حجاز میں کوئی قرص نہ پکارہ جاتے ایک دن کسی نے فی حلوا البطریق ہدیہ لایا او

و القربی ہی رفعہ الی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة قالوا یا رسول اللہ من قرابتک هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علی و فاطمة و ابناهما دل علی هذا التاویل بما حدثنا به ابو منصور الشحامی اسنده الی علی بن ابی طالب علیه السلام قال شکوت الی رسول اللہ حسد الناس لی فقال اما ترضی ان تکون رابع اربعة اول من یدخل الجنة انا و انت و الحسن و الحسین و ازواجنا عن ایماننا و شمائلنا و ذریتنا خلف ازواجنا و شیعتنا

تیسری مجلس فضائل و مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

پاس بھیجا حضرت نے انگشتِ مبارک اوسمیں فرو کی اور سونگھا ارشاد کیا ای حلوا رنگ و بو میں اچھا
معلوم نہیں فی الحقیقہ تیرا کیسا ہی پھر انگشت کو صاف کرکی بولی اوٹھا لو اسی لیجا کی کسی دوسری کو دو
ایک روز مکانِ بیتُ المال میں حضرت کا عبور ہوا وہان چاندی اور سونی کو فرمایا ہم دیکھتی ہی کہا
ای زر و سیم دنیا میری سوا غیر کو فریب دینا میں ہرگز تیرا فریفتہ نہونگا ہمیشہ تجسی بیزار اور ناخوش
رہونگا پس تمام دولت اور مال کو اوٹھوایا فقرای مساکینِ اسلام کی واسطی بھجوا دیا اوس پانچ برس کی
مدت میں جو سلطنتِ ظاہری کی رہی کبھی خشتِ عمارت باہم نہیں جوڑی جب دنیا سی دار بقا کو تشریف
لیگئی تو ایک درہم نہیں چھوڑی تہی فرمایا کہ نعمت میں حلال کی حساب ہی اور دولت میں
حرام کی عذاب و عقاب ہی نقل معتبر ہی ایک مرتبہ حسنین علیہما السلام کو عارضہ بیماری لاحق ہوا
والدین اور ساری گھرنی واسطہ صحت ادای نذر کا روزہ رکہا شام کو افطار کی لئی ہر ایک نی دو دو
نان جو پائی جب ارادہ کہانی کا ہوا تو فقیر سائل کی آواز کان میں آئی جناب علی مرتضی
علیہ السلام نی اپنا حصہ پہلی اوسکو حوالی کیا پھر فاطمہ زہرا و حسنین صلوات اللہ علیہم اور فضہ خادمہ لانی
اپنی روٹی کو اوٹھا دیا فقط پانی پیکی دوسری روز کا روزہ رکہا فقر و فاقہ میں نہایت طاعت اور
صبر و قناعت کا مزہ چکھا دوسری روز بھی ہنگام شام ہوئی ایک ایک روٹی جو کی سبکو ملی پھر سائل
دروازہ کرم پر دستِ طلب نکالا صبر و اتقیا نی اپنا حصہ اوسکی دامن امید میں ڈالا سب گھر کی لوگ
دیسا ہی کل میں لائی پانی سی افطار کرکی دل بہلائی تیسری دن پھر وہی صورت پیش آئی
گدا ور پرشاہ اولیا کی آیا انکو جو ملا تہا روٹی اوسکو ملی ان بزرگوارون نی تین روز تک روزی
یعنی بھوکا ہونا
رکھی اور اپنا کہانا بھوکی فقیر کو بخشا پانی پیکی رہی حق تعالی نی اس طاعت کی شان میں سورہ ہل اتی
کا نزول فرمایا منزل تعریف میں سب امامت کی جزو فتران لکھوایا اب تصور کی جاہی کہ حضرت ان
بزم عزا نوحہ و فریاد روا ہی اس حادثہ جانکاہ میں صبح و مسا جو ایام غربا ہوا کہ تین دن غذا کہانی

انما یاکل آل محمد من هذا المال یقول لا تحرکوا ما ترکناه صدقة فقال لها ابو بکر انی سمعت رسول اللہ و ما طلبا من ارضه و سهمهم من خیبر یلتمسان میراثهما من رسول اللہ قالت ان فاطمة و العباس اتیا ابا بکر کتاب السقیفة یرفعه الی عائشة

۱۳۱

و قوله تعالی ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل عمران علی العالمین و من ابن مسعود انه قال قرات فی مصحف یرفعه الی ابن وائل قال ابی المودة لآل محمد و من یقترف الآیة قال ابن عباس قال ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا یرفعه الی ابن قوله تعالی و من یقترف ... قیل فاطمة و علی و ابناهما ... الا آل شاهد و بهذه تطهیر فلا ... اهل البیت و یطهرکم تطهیرا ... انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اپنا اور بچونکا طعام راہِ خدا مین بہوکی فقیر کو پہنچاتے افسوس اور دریغ ایسی رہنما کو ابن ملجم عدو نے
بارا جسکی ساتھہ مراعات کرتی رہی اوس شقی نی احسان کا بدلا تلوار سی اوتارا + روزہ دار کو فدا کار
ایام صیام مین پیمانۂ ہلاک پلایا + عابدِ شب زندہ دار کو محراب نماز مین خاک پر گرایا + مجاہد اسلام کا
مسجد مین خون بہایا + برادرِ خیر الانام کو شبِ قدر مین روزِ موت دکہایا + محبونکو مصیبت مولا نے
تباہ کیا + غلامونکو شہادتِ آقا مین علمِ نالہ وآہ دیا + اندنون حسنین کو غم پدر مین رولایا + زینب
اور ام کلثوم کو صفِ ماتم پر بٹہایا + عباس اور عون وجعفر دردِ یتیمی سی بیقرار ہوئی گہر مین اہلبیت کی
سب اپنی بیگانی سوگوار بنی + بالکی درد کہ علی مرتضی کو مارا + محمد حنیفہ وقتی سعادتمندی کو مارا
ابن ملجم نی ازرہ جور وعناد + بابای شہید کربلا کو مارا + ظلم ملولہ غم ولی خدا کا یہ جوش ہا
وذرات + کہ اشک چشم ہوا موج زن مثالِ فرات + رسول زار وملول وبتول سوگ نشین
حسن حسین کو غم نی کیا قرینِ ممات + الم کی پنجہ سی پہٹو عزیز و سینہ وسر + کہ ٹوٹا بازوی الرضا
نکین ہیہات + فلک سی بارشِ خون ہی وفورِ ماتم پر + عجب نہین جو خزان ہو جہان کا باغ حیات
صفِ عزا مین جو رقت زدہ رہا ناظر + صراطِ حبِّ علی پر وہ راہی پائی ثبات

ضربتِ فرقِ شاہِ ولایت کی جراحت اور رحلت کا اور مصیبتِ دفنِ امام عصمت کی

راکعانِ سجادۂ تسلیم ورضا + وساجدانِ محرابِ تیغ قدر وقضا + عاکفانِ صومعۂ عرفان و محبت
وشہیدانِ خنجرِ امتحانِ محنت + سر نہادگانِ وعدۂ قربِ وصالِ ومہمانانِ خوانِ اندوہ وملال
میکی مضمون خونچکان کلیم بیانِ حسرت نشان پر بیت الاحزان سامعین مخفی نہ ہون شور
محشر ہی کہ جب زمانہ بی پدری حسنین علیہما السلام کا آیا + اور دستِ روزگار نی دربدری
زینب وام کلثوم کا ہنگام پایا + عباس وعون وجعفر کی یتیمی نی صورت غم دکہائی + اسلام کی

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

تباہی ہو الیکی مصیبت عظما ہم آئی شب قدر کو امیر المومنین کا وعدہ وصال قریب در و بام رو رہا تھا

محبوب کو قدم سر سے جانے کا اشتہار کیا انیسویں رات ماہ رمضان کی شوق میں بیتابی میں گذری

ہر دم مناجات اور عبادت میں اندر باہر جاتے آتے بسر ہوئی قَالَ اَنَّهُ بَاتَ فِي الْمَسْجِدِ

وَمَعَهُ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَبِيبُ بْنُ بَجَرَةَ وَالْاٰخَرُ وَرْدَانُ بْنُ مُجَالِدٍ يَكِيدَانِ

اَنَّهُ عَلٰى قَتْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ راوی کہتا ہے عبد الرحمن ابن ملجم ہر گاہ عشق قطام میں

تھے کا مبتلا ہوا رہ ہر سے چھپائے تلوار ہی مسجد میں اکی زمرہ عاکفین میں سو رہا اور اسکی ساتھ دو

شبیب بن بجرہ اور وردان ابن مجالد بھی مددگار ہی ہر ایک فی مانند فتنہ خوابیدہ جا کے کمین

بستر خفا و آزار بیٹھائی فَلَمَّا اَذَّنَ وَنَزَلَ مِنَ الْمَاذَنَةِ جَعَلَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيُقَدِّسُهُ

وَيُكَبِّرُهُ وَيُكْثِرُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ پس امام بادشاہ ہی جاکی اذان صبح کی آواز

کہ ساری شہر کو میں گوش مرد و زن کو پہنچی وہاں سے اترے تو بہت تسبیح اور تقدیس الٰہی

راہ محراب عبادت لی صلوٰۃ اور تحیات تمام نبی پر بھیجی وَكَانَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِهِ يُوقِظُ النَّائِمِينَ

فِي الْمَسْجِدِ وَيَقُولُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ راوی کہتا ہے ہمیشہ از راہ مروت

امیر المومنین کی عادت کرم اور صفت خلق میں تھا سوتونکو مسجد کی مہربانی سے جگاتی

یاد نماز دلاتی فَفَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ عَلٰى عَادَتِهِ مَعَ النَّائِمِينَ فِي الْمَسْجِدِ

حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اِلَى الْمَلْعُونِ فَرَاٰهُ نَائِمًا عَلٰى وَجْهِهِ بدستور سابق خفتگان مسجد کو او

قلب مالک امامت ہر طرف گردش بجا لا یا تا کر بالین پر ابن ملجم کی آئی اوسی اوندہا سوتا دیکھا

تو سبب ارشاد ہدایت قَالَ لَهُ يَا هٰذَا قُمْ مِنْ نَوْمِكَ هٰذَا فَاِنَّهَا نَوْمَةُ اَهْلِ النَّارِ

بولے ای مرد اوٹھ نماز کو یہ سونا تیرا خواب شیطان ہی ایسا اولٹا لیٹا کرو طریقہ اہل دوزخ

قَالَ فَحَرَّكَهُ الْمَلْعُونُ كَاَنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَقُومَ وَهُوَ مِنْ مَكَانِهِ لَا يَبْرَحُ

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

کروٹ لیکی جنبش میں آیا گویا کھڑا ہوا چاہتا تھا لاکن بکرکی وہیں پڑا رہا فقال لہ امیر المومنین
لَقَدْ هَمَمْتَ بِشَيْءٍ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ
الْجِبَالُ هَدًّا وَلَوْ شِئْتُ لَاَنْبَأْتُكَ بِمَا نَوَيْتَ يَا بَابَ مظہر العجائب نے اوس سے فرمایا
وای او پر تیری جارا دہ سی قدم بڑہایا اوس صدمہ سے آسمان اور زمین ٹکڑی ہوجاتی پہاڑ
زلزلہ او پر تلی گرانی اگر چاہی تو بتادوں کہ زیر دامن کیا بلا لایا ہی + اور تجھی آگاہ کر دوں جو سوا
یہاں آیا منہ کو چھپایا ہی ثُمَّ تَرَكَهُ وَعَدَلَ عَنْهُ اِلَى الْمِحْرَابِ وَقَامَ قَائِمًا يُصَلِّي وَكَانَ
يُطِيلُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فِي الصَّلٰوةِ كَعَادَتِهِ فِي الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ حَاضِرًا قَلْبُهُ
پس اوسنی رحمت الٰہی اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا قدم بڑہاکی پیشتر علی محراب عبادت میں قیام کیا
نماز نافلہ پڑہنی کو کھڑی ہوی بحسب عادت رکوع اور سجود طولانی کرتی رہی قَالَ الرَّاوِي
فَنَهَضَ الْمَلْعُونُ مُسْرِعًا وَاَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى وَقَفَ بِاِزَاءِ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِي كَانَ
الْاِمَامُ يُصَلِّي عَلَيْهَا ابن ملجم راوی نی جب یہ موقع مراد پایا جلدی سی اوٹھا اوس شیطان مجسم جا
علیہ رحمان آیا اوس ستون کی بیچ جاکی اوٹ میں کمین کی جسکی برابر امام مصروف نیت نماز پاتی
تہی فَاَمْهَلَهُ حَتَّى رَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى وَسَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى مِنْهَا وَرَفَعَ
رَاْسَهُ ظالم پر جفا نی اتنی مہلت دی کہ جب نمازی ایک رکعت پہلی تمام کی سجدہ اول سی
سر انور اوٹھایا اور دوسری کا تہیہ فرمایا فَتَنَاوَلَ ذٰلِكَ السَّيْفَ وَهَزَّهُ ثُمَّ ضَرَبَهُ
عَلٰى رَاْسِهِ الْكَرِيْمِ الشَّرِيْفِ فَوَقَعَتِ الضَّرْبَةُ عَلَى الضَّرْبَةِ الَّتِيْ ضَرَبَهُ عَمْرُو بْنُ
عَبْدِ وُدٍّ الْعَامِرِيُّ اوس ستمگر نی تیغ زہر آبدار نکالی ہاتہ میں تولی سر اقدس پر ضرب
شدید لگائی وہ ضرب اوسی جگہ پر پڑی جہاں عمرو بن عبدود کی تیغ لگی تہی ثُمَّ اَخَذَتِ الضَّرْبَةُ
اِلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهِ اِلٰى مَوْضِعِ السُّجُوْدِ پس وہ ضرب شدید جا سی اوس کی پیشانی تک آ گئی

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

کہ دنبالہ شمشیر فرق سے پیشانی تک دو پارہ کیا فلما احس الامام بالضرب لم یتاوہ

و صبر و احتسب و وقع علی وجہہ و لیس عندہ احد قائلا بسم اللہ

و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ ہر گاہ زخم کا صدمہ جانکاہ ولایت پناہ کو پہنچا

انکی تحمل و صبر میں دل مضبوط رکھا سر انور سے کہ چشمہ سار فضل و کرم تھا خون مانند فوارہ کی

اوبلا رکن ایمان قبلہ کیطرف یہ کہتی ہوئی جھکی جانماز پر شاہ اولیا منہ کی بل گری یا الہی یہ کیا

کوئی تھا جو سر کشتہ محنت کہیں سامنے کچھ نظر نہ آیا کہ او سپر تکیہ لگائے یہ ہیں جب گردن

سرور بار شہادت سے جانب کعبہ خم ہوئی بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ یہ عبارت پڑھا

ثم صاح و قال قتلنی ابن ملجم و رب الکعبۃ ایہا الناس لا یفوتنکم ابن

ملجم پھر فرمایا سوگند ہے کعبہ کا ابن ملجم نے مجھے مار ڈالا ای حاضرین تمہارے ہاتھ سے جانے پاوے

و سار السم فی راسہ و بدنہ و ھو فی محرابہ یہ قال الصلاۃ و یا الشہادۃ

فی محرابہ و قلبہا اثر زہر سارے بدن میں سرایت کر گیا سر تا قدم اعضا کی طاقت جاتی رہی

محراب میں امام نے ہاتھ سے مٹھی بھر خاک لیکر پیشانی مبارک پر لگا لی اور

ثم تلا قولہ تعالی منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری

اوس حضرت اور کلام اپنا طاق فی شان و نزول بلا کو رحمل سر پر ایا اور صورت صبر و رضا

اس آیت کو تلاوت کیا ثم قال علیہ السلام جاء امر اللہ و صدق رسول اللہ

پھر فرمایا قضا و قدر الہی کا امر آیا اور جو رسول خدا نے وعدہ کیا تھا پورا پایا ثم ان ضربۃ

اللعین ارتجت الارض و ماجت البحار و السماوات و اصطفقت ابواب

الجامع میں جب اوس بے دین کی تلوار علی پر پڑی زمین کانپی سمندر میں تلاطم ہوا دریاؤں کو جوش

اور جوش و خروش سے متلاطم ہوئے ساتوں فلک تھرائے انقلاب عظیم ہوا اور دروازے مسجد کی باہم ٹکرائے

کالمشتاق الغمی التی فطن فنا بنصبہ فلینجح ... بکفیۃ قالت و ... کہ تو ... انہا ... علیہ ... ثم الجمہ ... الشمس ... انہا غابت ... ثم عادت ... و انہا ...

غابت و اللیل ... و اقف ... العالمین ... لا تعلف ... الافلاک ... امر الانبیاء ...

مثال ... ان رسول اللہ ... فاطمۃ ... الکبریٰ ...

۱۳۵

اصبر ... فاطمۃ ... و سیدا شباب اہل الجنۃ الحسن و الحسین ... بکتاب اللہ یا فاطمۃ انا اہل بیت ... خیر الانبیاء ... و صی ... و شہید ... ثم ... حمزۃ ... علی منکب ... الحسین ...

دنیا اور ما فیہا کی لوگ گھبرائی فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ الضَّجَّةَ ثَارَ اِلَيْهِ كُلُّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ اَحَاطُوْا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ خلایق نے جو آواز جانگداز سنی تو حاضرین مسجد دوڑی
روتی پیٹتی چارطرف امیر المومنین کی ہجوم آور ہوئی وَصَارُوْا يَدُوْرُوْنَ وَلَا يَدْرُوْنَ
اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ عَنْ شِدَّةِ الْبُكَاءِ وَالدَّهْشَةِ لوگ سب گھبرائی ہوئی ادھر اودھر
ناپتی پھرتی بکثرت رقت اور دہشت مین اوپر تلی گرتی وَهُوَ يَشُدُّ رَاْسَهُ بِمِئْزَرِهٖ وَالدَّمُ
يَجْرِيْ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَقَدْ خُضِبَتْ بِدِمَائِهٖ دیکھا او سنجاب نے فرق
فرقد ساقصاص کی محکم باندھا ہی خون کا جوش نہین تھمتا سنہہ پر اور محاسن مبارک سی بہتا ہی
پونچھتی ہین پھر قطرہ قطرہ مانند لعل بکانی نکلتا ہی ریش مقدس کو خضاب کیا زمین پر
وَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ بِالدُّعَآءِ وَهَبَّتْ رِيْحٌ عَاصِفٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ
راوی کہتا ہی ملایکہ نے نالہ و فغان مین عای ریح خوف ناکی ہوای تیرہ و تاریک غبار و گرد بھری
وَنَادٰى جِبْرَئِيْلُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مُسْتَيْقِظٍ تَهَدَّمَتْ
وَاللّٰهِ اَرْكَانُ الْهُدٰى وَانْطَمَسَتْ وَاللّٰهِ نُجُوْمُ السَّمَآءِ وَاَعْلَامُ التُّقٰى وَانْفَصَمَتْ
وَاللّٰهِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى جبرئیل نے درمیان زمین و آسمان ایسی فریاد و زاری کی جو ہر
جاگتی اور سوتی نے وہ بیقراری سنی و الله ارکان ہدایت اسلام ٹوٹی اور نشان تقوی اور
پرہیزگاری ہاتھہ سی چھوٹی ستاری فلک دین و اسلام کی چھپی محکم رشتہ ایمان لوگون کا ٹوٹا
قُتِلَ ابْنُ عَمِّ الْمُصْطَفٰى قُتِلَ الْوَصِيُّ الْمُجْتَبٰى قُتِلَ عَلِيُّ نِ الْمُرْتَضٰى قَتَلَهُ اَشْقَى
الْاَشْقِيَآءِ ابن عم محمد مصطفی اور وصی خیر الوری کو اسلام شہید کیا علی مرتضی کو شقی ترین
اشقیای نا زمین مار لیا فَلَمَّا سَمِعَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ نَعْيَ جِبْرَئِيْلَ فَلَطَمَتْ عَلٰى
وَجْهِهَا وَخَدِّهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَصَاحَتْ وَااَبَتَاهُ وَاعَلِيَّاهُ وَامُحَمَّدَاهُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

راوی کہتا ہی جبدم سی جناب امیر مسجد مین تشریف لائی تہی ام کلثوم اور زینب خاتون کی
دلمین سو طرحکی وسوسی آئی تہی گہر کی اندر اور صحن مین مضطرب ہوتی پہرتین رات کی باتین بیقراری
اور یاس پدر کی باہم کرتین ناگاہ صدای نوحہ جبرئیل آسمان و زمین کی درمیان سی آئی کہ سید
اولیا نی ایک شقی کی ہاتہ سی ضربت کہائی ام کلثوم نی یہ کلام سنکی بیتابانہ جوش حسرت مین
رو دیا منہ پر طمانچی مارکی منہہ اور سر اپنا پیٹ لیا گریبان پہاڑا حال اپنا غیر بنا یا ہای بابا
واعلیا واحمدا کہکی شور مچایا ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی اَخَوَیْهَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَاَیْقَظَتْهُمَا
وَقَالَتْ لَهُمَا لَقَدْ قُتِلَ اَبُوْکُمَا اپنی دونو بہائی حسنین کو بالین پر جاکی خواب سی اوٹہایا
کہا دوڑو جلدی خبر لو ہماری تمہاری والد کو مار ڈالا واحسرتا اولاد علی سب یتیم ہوگئی
ہوئی اب زمانی مین بی وارث اور روپڑی فَقَالَا اَیَبْکِیَان فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ یَا اُخْتَاهُ
کُفِّیْ عَنِ الْبُکَاءِ حَتّٰی نَعْرِفَ صِحَّةَ الْخَبَرِ کَیْلَا تَشْمُتَ الْاَعْدَاءُ حسنین روتی ہوی
بستر سی اوٹہی بضبط شور وشیون مین وا اسا دیکہ بولی ای بہن ذرا رقت کو تہام لو تا کہ خبر صحیح
ہمکو حقیقت سی دریافت ہو اعدا بیقراری پر طعنہ نہ دین بی وجہ زاری سی شماتت نکرین
بابا کی پاس ہم جاتی ہین جو حال گذرا ہی وہ دیکہ آتی ہین فَخَرَجَا فَاِذَا النَّاسُ یَنُوْحُوْنَ
وَیُنَادُوْنَ وَاِمَامَاهُ وَاَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قُتِلَ وَاللّٰهِ اِمَامٌ عَابِدٌ
لَمْ یَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ کَانَ اَشْبَهَ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ پس شتاب اور پریشان
بیتاب طرف مسجد قدم بڑہائی راہ مین لوگ سراسیمہ اور گریان پائی فریاد و زبان شیون
اور نوحہ کرتی واعلیا ہای آقا زاری سی کہتی دریغا ایسی امام عابد کو قتل کا آزار دیا
جسنی کبہی سجدہ اصنام اکیبار نہ کیا رسول خدا کا شبیہ بی مثال تہا خلق زمانہ مین بیکسی
بالامال تہا فَلَمَّا سَمِعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَرَخَاتِ النَّاسِ نَادَیَا وَاَبَتَاهُ

تیسری مجالس شہادت امیر المومنین علی علیہ السلام

وا علیاہ لیت الموت اعدمنا الحیات حب یہ بین اور شور و شین حسنین نی سنی شدت غمسی
بیچین ہوئی الم درد مین سر دہنی بی اختیار نکلا اسوقت موت نی ہمین فنا کیا ہوتا جو نہ دیکھتے ہمین
ایسا نالہ وا علیا اور صیحہ وای بابا کرتی کہ دم نکلا ہوتا فلما وصلا الجامع و دخلا وجدا
ابا جعدۃ بن ہبیرۃ و معہ جماعۃ من الناس و ہم یجتہدون ان یقیموا الامام
فی المحراب لیصلی بالناس و امیر المومنین یصلی ایما من جلوس ہرگاہ مسجد مین اندر پہنچی
شاہ اولیا کو دیکھا خون مین ڈوبی پڑی ہین چار طرف محبین روتی پیٹتی اوس جابکو گھیری کھڑی
ہین ابا جعدہ اور بعض لوگ چاہتی ہین امام انام کو اوٹھائین پیشوای عابد صحابہ کو نماز پڑہا ئین حضرت کی
بہت جان سی ضعف مین رو بمحراب گرتی ہین بیٹھی ہوی ایما اور اشارے سے دوگانہ ادا کرتی ہین
وہو یمسح الدم عن وجہہ و کریمۃ الشریف یمیل تارۃ و یسکن اخری اور بار بار جبین
اور چہرہ مبارک سی لہو کو پونچھتی ہین گر دنکا منکا ڈہلتا کبہی ٹہرتا گاہی جہک جاتی پھر سنبھلتی ہین
فاخذ الحسن راسہ فی حجرہ فوجدہ مغشیا علیہ فعند ذلک بکا بکاء شدیدا
و جعل یقبل وجہہ و ما بین عینیہ و موضع سجودہ پس امام حسن علیہ السلام
اپنی پدر کی سر کو آغوش مین اوٹھا لیا دیکھا تو صدمۂ زخم سی اوس حضرت کو غش مین پایا اس
حالت مین سبط نبی بالین پر حیدر کی بہت روتی اور والد کی لہو بھری رخسارہ اور پیشانی درمیان چشم کو چومتی
ہین فسقط من دموعہ قطرات علی وجہ ابیہ امیر المومنین ففتح عینیہ
فرآہ باکیا ناگاہ سرشک دیدہ امام حسن جو نکلی روی پدر پر ٹپکی پیدا اوس غفلت بیہوشی سی جو تہی
دیدہ حضرت کو نور خدا نی کہولا حسن مجتبی کو اشکبار دیکھا فقال یا بنی یا حسن ما ہذا
البکاء یا بنی لا روع علی ابیک بعد الیوم فرمایا ای بیٹا یا حسن کیون تم روتی
قلق اور حسرت مین جان اپنی کھوتی ہو آجکی بعد تمہاری پدر کو درد اور اذیت نہ لگیگی رحمت دنیای

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

فرصت پائی اب راحت سے سکی هٰذا جَدُّكَ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى وَ خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى وَ فَاطِمَةُ
الزَّهْرَاءُ وَالْحُوْرُ الْعِيْنُ مُحْدِقُوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ قُدُوْمَ اَبِيْكَ فَطِبْ نَفْسًا وَ
قِرَّ عَيْنًا وَاكْفُفْ عَنِ الْبُكَاءِ اسدم تیری نانا محمد مصطفیٰ نانی خدیجہ کبریٰ مان فاطمہ زہرا ساتھ
حوران جنت کی حاضر ہیں اور اپنی پاس وُرُودِ مقدم کی بہت منتظر ہیں پس انکھونکو روشن دل ٹھنڈا
رکھو صف اندوہ اور مصیبت میں رونی سی چپ رہو فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدِ ارْتَفَعَتْ
اَصْوَاتُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ تمہاری نالہ و فغان جو ملایکہ سنتی ہیں تو صومعہ طاعت سی درمیان
زمین و آسمان آواز شیون بلند کرتی ہیں يَا بُنَيَّ اَتَجْزَعُ عَلٰى اَبِيْكَ وَغَدًا تُقْتَلُ بَعْدِيْ
مَسْمُوْمًا مَظْلُوْمًا وَ يُقْتَلُ اَخُوْكَ بِالسَّيْفِ هٰكَذَا جان پدر آج کی دن تم بابا کی صدمہ
محنت سی روتی ہو اور اپنی اوپر جو آفت کا سامنا ہی غافل ہوتی ہو یا حسن کل زہر ہلاہل سی تمکو
مظلوم شہید کرینگی تمہاری بھائی حسین کا تیغ سی گلا کاٹکی نیزہ پر سر چڑہائی پھرینگی وَ تَلْحَقَانِ
بِجَدِّكُمَا وَ اَبِيْكُمَا وَ اُمِّكُمَا افسوس کہ دونو با جگر صد پارہ اور تن خون آلودہ سہو کی اوس
حالت سی جنت میں جد و پدر و مادر کی ملاقات کروگی فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ يَا اَبَتَاهُ مَا
تَعْرِفُنَا مَنْ قَتَلَكَ وَمَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا قَالَ قَتَلَنِيْ ابْنُ الْيَهُوْدِيَّةِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ امام حسن پرسان ہوئی ای بابا ہمین فرمائی کہ تمہین کسنی مارا بولی عبد الرحمن
ابن ملجم کی شرارت ہی اوسکی تیغ جفا سی یہ واقعہ شہادت ہی قَالَ لَمْ يَزَلِ السَّمُّ يَسْرِيْ
فِيْ رَاْسِهٖ وَ بَدَنِهٖ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً راوی کہتا ہی شاہ لافتی پر وہ سمّ
زہر کا اثر چڑہتا سر اور بدن شریف میں زخم کا فساد بڑہتا یہان تک جو بیہوش ہو جاتا یا
محراب میں جا بجا ہوکا تہا لا ابرا فَمَا كَانَ اِلَّا سَاعَةً وَقَدْ جَاءُوْا بِعَدُوِّ اللهِ ابْنِ
مُلْجَمٍ مَكْتُوْفًا وَ هٰذَا يَلْعَنُهٗ وَهٰذَا يَضْرِبُهٗ حَتّٰى اَدْخَلُوا الْمَسْجِدَ بِاَيَّامِ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

لگذری تہی کہ عدو اللہ ابن ملجم کو جماعت محبین پکڑ کی لائی مشکین باندہی چار طرفسی گہیری لعنت
ملامت کرتی مارتی مسجد مین آئی ثُمَّ انْكَبَّ الْحَسَنُ عَلٰی وَجْهِ اَبِيْهِ يُقَبِّلُهُ وَقَالَ لَهُ
يَا اَبَاهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَكَانَ نَائِمًا فَكَرِهَ اَنْ يُوْقِظَ مِنْ نَوْمِهِ اوسوقت امام حسن
علیہ السلام بیکیہ خونچکان پدر پر جہکی رخسار مہبط انوار سرور کی بوسی لیی پکارکی اونسی کہا
ای بابا یہ تمہارا قاتل دشمن خدا گرفتار آیا ولایت مآب غش مین سوتی تہی کچہہ نہ بولی امام
حسن علیہ السلام کو ناگوار ہوا کہ بیدار کرین چپ رہی فَرَقَدَ سَاعَةً ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ
وَهُوَ يَقُوْلُ اِرْفَقُوْا بِيْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّيْ تہوڑی دیر نیند کا خوطہ رہا پہر ابیمرسنان
جاگی آنکہین کہولین آواز ضعیف سی فرمانی لگی ای فرشتو میری رب کی مہربانی مین اوٹہا
لیجا ای دنیا سی مقام راحت کو مدارات سی پہنچاو پر آوی نا قل ہی زخم شمشیر سی اتنا لہو سر
اقدس کا بہا تہا کہ صورت اور جامہ حضرت دامن مصلا تک بہرا تہا دمبدم صعوبت زہر
غش آتی ہر مرتبہ شیون موالیان اور فرزندان سی چونک جاتی حسنین خلایق سی جواب سوال
کرتی روتی عباس وعون وجعفر ومحمد اور چہوٹی لڑکی کہڑی دیکہتی جان کہوتی فَقَالَ لَهُ
الْحَسَنُ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَعَدُوُّكَ ابْنُ مُلْجَمٍ وَقَدْ حَضَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ بہ تشدید
زہرانی پکارکی کہا ای بابا بچو صدمہ پہونچا ہی یہ تمہارا عدو ہی قاتل دشمن خدا گرفتار آیا روبرو
قَالَ فَفَتَحَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَيْنَيْهِ وَنَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ وَسَيْفُهُ
مُعَلَّقٌ فِيْ عُنُقِهِ شاہ ولایت نی چشم حق بین سی اوس کور باطن کیطرف دیکہا از دست ہای
بستہ کہلا تلوار کا طوق لعنت گردن مین پڑا تہا ثُمَّ الْتَفَتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰی وَلَدِهِ الْحَسَنِ
وَقَالَ لَهُ اُرْفُقْ يَا وَلَدِيْ بِاَسِيْرِكَ وَارْحَمْهُ وَاَحْسِنْ اِلَيْهِ وَاَشْفِقْ عَلَيْهِ
پس علی ابن ابیطالب امام حسن کی جانب ملتفت ہوی سفارش مین دشمن جان کی یہ سخن کہی

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

ای پسر پیغمبر اپنی قیدی پہ مہربانی کرنا بحبت اور حسن سلوک سی پیش آتی رہنا الاتری
الی عینیہ قد طارتا فی ام راسہ وقلبہ یرجف خوفا ورعبا وفرقا
دیا نہیں دیکھتی کہ دہشت سی آنکھوں میں حلقی پڑی ہیں دل خوف سی کانپتا رعب سی
حواس پریشان ہورہی فقال لہ الحسن یا اباہ قد قتلک ہذا اللعین وفجعنا
فیک وانت تامرنا بالرفق فرزند رسول نی کہا ای پدر آپکو اسنی کیونکر اسنا ستم
ایا کہ اس جفاکار نی ولی داور کا خون ناحق بہایا ہمکو تمہاری مصیبت شہادت میں نہایت
رولایا عوض میں بدل شفقت کو اپنی امر فرمایا فقال لہ نعم یا بنی نحن اہل بیت
لا نزداد علی المذنب الینا الا کرما وعفوا من شیمتنا الا من شیمتہ
اونکو جو اید یا ہاں ای بیٹا ہم اہل بیت کا پیشہ کرم اور بخشش ہی جو ہمارا گناہ کری او
واسطی مراعت امرزش ہی اگر ناداسنہ پہنچی تو خیال سزا اولیس نہ لائیں ہرگاہ دشمنا قمری ہر آ
اپنا اسیجای تو راہ ہدایت بتاین بحقی علیک فاطعمہ یا بنی مما تاکل واسقہ مما تشرب
ولا تقیدلہ قدما ولا تغل لہ یدا فان انا مت فاقتص منہ وان انا عشت
فانا اولی بالعفو عنہ وانا اعلم بما افعل بہ تمکو اپنی قسم دیتا ہوں جیسک بیاس
اپنی جبر لیتا جو کہا وہ پیو اوسکو بہی وہی دینا نہ اوسکا دست و پا میں ہتکڑی اور بیڑی نہ ڈالنا
اگر میں گذر جاوں تو ایک ضرب تیغ قصاص پر لگانا ہرگاہ میں زندہ رہا تو عفو کرونگا
سنفہ ہوا ای اہل عزا ستم است کو سن لو برای خدا جو سلوک اپنی قاتل کو زندان میں خورد و نوش
طریق اعانت بتائی اور طوق و زنجیر پہنانیکو اپنی دشمن کی ہاتہ پاؤں میں ممانعت فرمائی
اوسکی فرزندوں کو جہان بلا میں بہوکا پیاسا مارین لاشوں پر گھوڑی دوڑائیں مریض پر
بیجرم و گناہ غل اور سلاسل پہنائیں اہلبیت کو لوگ اسیر کرین بی پردہ اونٹوں پہ بٹھا کی در بدر

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ السلام

تشہیر دین و دیعتِ رسالت کو مانندِ کفار قید رکہیں لونڈی اور غلام سی بدتر نظرِ حقارت سے
دیکہیں و قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ ثُمَّ اِنَّ اَبِيْ قَالَ احْمِلُوْنِيْ اِلٰى مَوْضِعِ مُصَلَّائِيْ فِيْ
مَنْزِلِيْ محمد حنفیہ سی روایت کی ہی جو کہا اوسوقت شاہِ مردان میری والد نی امر کیا مجہی کہ مجہکو
اوٹہا و گہر مین لیچلو بمقام عبادت جای نماز پر بٹہا دو قَالَ فَحَمَلْنَاهُ اِلَيْهِ وَهُوَ مُدْنَفٌ
وَالنَّاسُ حَوْلَهُ وَهُمْ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ بَاكِيْنَ مَحْزُوْنِيْنَ قَدْ اَشْرَفُوْا عَلَى الْهَلَاكِ
مِنْ شِدَّةِ الْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ محمد نی بیان کیا بموجب ارشادِ امامِ ہدی سب اوسطرف
متوجہ ہوی بہمدم کلیم کو عبا خواہ گلیم پر لٹاکی اوٹہا لیچلی حضرت کی چارو طرف زن و مرد کا اژدہام تہا
بچون تک اندوہ مین بیتاب رقتِ خلق سی کہرام تہا عجب طرحکا شیون اور نوحہ ساتہہ ہوتا تہا
کوئی گرتا کوئی بیٹہتا کوئی الم سی ہوش کہوتا کسی نی سر و سینہ پیٹ کی خاک اوڑائی کسی نی حجرِ
بکا مین جان دینی پر آستین چڑہائی لڑکی پکارتی کہ ہای پدر یتیمان ڈہونڈہتی پہرتی ہین مارتی کہ حیف بابا
بیکسان عورتین فریاد زنان کہ شوہر بیوہ اور وارثِ غربا ہا لونڈیان نالان کہ آقا ہمکو بیکس چہوڑ کر
مار گیا ہزارون آدمی آدمی اور اہلِ حجازی بی لیٹی تہی اولادِ مرتضوی غلامانِ حیدری کربلا
سب کی بیٹی تہی ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَكَ
مظلومِ کربلا حسین علیہ السلام نی بارای ضبط اور قرار نہ دیکہا با چشمِ گریان خون نفشان اور دلِ
بریان پکار کی کہا ای بابا تم قدمِ شہادت سی جنت کو جاتی ہو تھا ای پیمبر اور وصالِ آمر بانی کی
دولت باقی ہو اب مونس و غمخوار کون ہوگا ہمارا بزرگون مین پرستارِ اہلبیت کا خاتمہ ہوا
لَا يَوْمَكَ اِلَّا كَيَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِكَ تَعَلَّمَتِ الْبُكَاءَ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَيَّ اَنْ
اَرَاكَ هٰكَذَا تمہاری شہادتکا دن مانندِ روزِ ماتمِ رسولِ خدا ہی شدتِ مصیبت مین خروش
بکا بہ پاگویا اسوا سطی پہلی رونا سیکہا ہی مجہپر دشوار ہی کہ آپکو اس حال مین دیکہون سراقدس کا خون سی

تیسری مجلس شہادت علی مرتضی علیہ السلام

میں شیون سی خاموش رہوں فَنَادَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهُ يَا حُسَيْنُ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
اُدْنُ مِنِّي علی مرتضی علیہ السلام کو رقت امام حسین پر صبر و قرار نہ آیا بے اختیار پکارا یا اباعبد اللہ
اور پاس بلایا فَدَنَا مِنْهُ وَقَدْ قَرِحَتْ اَجْفَانُ عَيْنَيْهِ مِنَ الْبُكَاءِ مظلوم کربلا والد کے
قریب ہوے تو اونکی صورت دیکہی فرط بکا سی آنکہیں لال پلکین زخمی آنسوؤنکی جہڑی لگی فَمَسَحَ
الدُّمُوعَ مِنْ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَلْبِهِ اوس حال مین دست شفقت سی اوس
چشم نور دیدہ سی آنسو پونچہے پہر وحشت میں اونکی سینہ پہ ہاتہہ پہیرا درد اپنا بہول وَقَالَ
لَهُ يَا بُنَيَّ رَبَطَ اللهُ قَلْبَكَ بِالصَّبْرِ وَاَجْزَلَ لَكَ وَلِاِخْوَتِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ
فَسَكِّنْ رَوْعَتَكَ وَاَهْدِئْ مِنْ بُكَائِكَ بولی ای فرزند تیری دل بیتاب کو اللہ صبر
عطا فرمائی اور بہائی بہنونکا اجر مصیبت زیادہ بڑہای جان پدر بہت بیقرار نہو زارقت و
زاری کو تہام لو ثُمَّ اُدْخِلَ اِلٰى حُجْرَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَلَسَ فِي مِحْرَابِهِ پس عصمت سرا
جب صحابہ اور اولاد حضرت وارد ہوے خلق بیگانہ پاس حرمت سی آستانہ مین روکی زینب
خاتون اور ام کلثوم نی باپکا جنازہ آتی سنا زوجات مطہرات اور سب مخدرات نی استقبال کو
جاکی شیون مین سر دہنا فرزندون نی حیدر صفدر کو دست بدست گہر مین پہنچایا حجرہ مصلا مین
سریر عبادت اور مسند امامت پر لٹایا قَالَ الرَّاوِي وَاَقْبَلَتْ زَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ
حَتّٰى جَلَسَتَا مَعَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ وَاَقْبَلَتَا تَنْدُبَانِهِ زینب خاتون اور ام کلثوم باسوز
جگر مانند شمع سر اپدر کی بالین پہ بیٹہین باول مغموم اوس مصیبت مین سرور مظلوم کی نوحہ کرنی
لگین عورات اہل حرم نی سر امام اہم سی خون رواں جو دیکہا چارون طرف سی رونا پیٹنا شروع
کیا رقت کا سماں بندہا زنان بنی ہاشم خبر سنکی بی درپی آتین شور و بکا مین بال بکہرا کی خاک
سر پر ڈالتین کنیزان پر الم رو رو کی قربان جاتین خواتین محترم کو جزع اور فزع مین سینہا اپنی

مجلس سیوم در شہادت علی بن ابیطالب علیہ السلام

وَتَقُولَانِ یَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلصَّغِیرِ حَتَّى یَکْبُرَ وَمَنْ لِلْکَبِیرِ بَیْنَ الْمَلَإِ یعنی رو رو کر

کہتی تھیں الغرض یہ بین بولیں لیکن زینب خاتون بڑی بیٹی نے یہ بین جگر خراش کہی ای بابا

کون ہے بعد از تمہارے جو اطفال خوردسال کو پرورش کیا کرے کوئی باقی نہیں کہ بڑوں کا

شر اعدا انجمع بلا سے بچا یا رہی یَا أَبَتَاهُ حُزْنُنَا عَلَیْکَ طَوِیلٌ وَعَبْرَتُنَا لَا تَرْقَى

ہمارا غم والم تمہاری شہادت میں بی پایان ہوا بنالہ و بکا ساری عمر کا ہمیش جان ہوا قال

فَضَجَّ النَّاسُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِیبِ موالیان اور اصحاب جنا

در بیت الشرف پر اڈ دہام تھا پردہ نشینان عصمت سرا کا جب سنا تو غلغلۂ شیون سی کہرام

سب نے باہم نوحہ اور ماتم علی او ٹھایا مناقب اور فضائل کی ذکرین وا علیا و اماماہ کا

مچایا وَفَاضَتْ دُمُوعُ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عِنْدَ ذَلِكَ وَجَعَلَ یُقَلِّبُ طَرْفَهُ

وَیَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ بَیْتِهِ وَأَوْلَادِهِ اور سن آوازیں بکا کی شاہ مردان کو بیہوشی آیا

اونکی رونے پر حسرت و اندوہ سے بی اختیار دریای بیرنگ بھایا دونون بائین جانب نظر

پاس بیٹھے ایکدوسرا پر پھرتی تھی اور حرم کو دیکھ کر غم کھاتی تھی دَعَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

وَجَعَلَ یَحْضُنُهُمَا وَیُقَبِّلُهُمَا ثُمَّ أُغْمِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً طَوِیلَةً یعنی حسنین علیہما

السلام کو دل کے پاس بلایا پیار سے اونکا سر چھاتی سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا

اثر زہر سے بیہوش کیا جب دیر تک ہوش نہ آیا حاضرین کو اور بھی صدمہ دیا فَلَمَّا أَفَاقَ

نَاوَلَهُ الْحَسَنُ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ قَلِیلًا ثُمَّ نَحَّاهُ عَنْ فِیهِ وَقَالَ

احْمِلُوهُ إِلَى أَسِیرِکُمْ جب گاہ افاقہ ہوا حسن مجتبی علیہ السلام پیالہ دودھ کا سامنے لائے

شیر خدا نے تھوڑا پیا اور چھوڑ دیا کہ قاتل کو بھول نہ جائے فرمایا اسکو لیجاؤ اپنی قیدی ابن ملجم

پہنچاؤ و قال ولما حمل امیر المؤمنین الی منزله جاؤا باللعین مکتوفا

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

اِلیٰ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ الْقَصْرِ فَحَبَسُوْہُ روایت کی ہرگاہ امیر المومنین کو اوٹھالائی بیت
الاحزان مین لٹایا ابن ملجم کو بھی شکین باندھی کھینچا ایک حجرہ دار الخلافت مین نظر بند بٹھایا
فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَھِیَ تَبْکِیْ یَا وَیْلَکَ اَمَّا اَبِیْ فَاِنَّہٗ لَا بَاْسَ عَلَیْہِ
وَاِنَّ اللّٰہَ مُخْزِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ام کلثوم نی وہان جاکی روتی ہین اور سکو
الزام دیا دوای او پر تیری ای دشمن خدا کہ بڑا ظلم و جفا کیا بسلوک اور احسان کی بدلی میری باپکو
بیگناہ مارا ساری امت پیغمبر کو ساحل تباہی اور ہلاکت مین اوتارا لاکن امید وار ہون میری باپکو
آسیب ہلاک سی خدا بچائیگا اور تجھی دنیا و آخرت مین عذاب شدید کو پہنچائی فَقَالَ لَھَا
اِبْنُ مُلْجَمٍ اِبْکِیْ اِنْ کُنْتِ بَاکِیَۃً فَوَاللّٰہِ لَقَدِ اشْتَرَیْتُ سَیْفِیْ ھٰذَا بِاَلْفٍ
وَسَمَّمْتُہٗ بِاَلْفٍ وَلَوْ کَانَتْ ضَرْبَتِیْ ھٰذِہٖ لِجَمِیْعِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ مَا بَقِیَ
مِنْھُمْ اَحَدٌ ابن ملجم نی اونکو جواب دیا ای ام کلثوم اپنی والد بزرگوار پہ فریاد و زاری کرو
ہرگاہ روتی ہو تو سامان عزا و ماتم سی مصروف بیقراری رہو قسم خدا کی ہزار دینار کو یہ تلوار
مول لی اور ہزار دینار دیکی زہر ہلاہل سی بجھائی اگر ضربت میری تیغ کی ساری اہل کوفہ پر
قسمت پاتی ہر آینہ ایک آدمی ہی ہلاکت سی بچا نہ بچاتی اس کلام کو سنکی دختر زہرا بالوں او
ناکام پھرین گوشہ مین قیام کی زانوی اندوہ پہ سر دھکا یا روتی رہین قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ
وَبِتْنَا لَیْلَۃَ عِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ مَعَ اَبِیْ وَقَدْ نَزَلَ السَّمُّ اِلیٰ قَدَمَیْہِ
محمد حنفیہ نی کہا شب بستم رمضان کو بالین پر والد کی حاضر اور جاگتا رہا اثر زہر کو دیکھا
حضرت کی قدم شریف تک چڑہا وَکَانَ یُصَلِّیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ مِنْ جُلُوْسٍ وَلَمْ یَزَلْ
یُوْصِیْنَا بِوَصَایَاہُ وَیُعَزِّیْنَا عَنْ نَفْسِہٖ وَیُخْبِرُنَا بِاَمْرِہٖ وَتِبْیَانِہٖ اِلیٰ
حِیْنِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ضعف و نقاہت سی حضرت نی اوس راتکو بیٹھی ہوی نماز پڑہی کی

اپنی مرضی پہ وصیت کی ماتم اور مصیبت مین تعزیت کہی حال گذشتہ اور آیندہ ہمین سنایا
یہان تک جو صبح قیامت اثر نی چہرہ پر غبار دکہایا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَأْذَنَ النَّاسُ
عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ موالیان حضرت نی عیادت کو دروازی پہ جمعیت کی
تمنای زیارت سی مولا کی اندر آنی کو اجازت مانگی سید اوصیا نی فرمایا ای حسن پردہ
سب سیری دوستونکو گہر مین بلالو فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ وَاَقْبَلُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَرُدُّ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پس فوج فوج داخل ہوکی سلام کرتی وہ جناب جواب ہر ایک دیتی
حسرت سی منہ تکتی ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِسْاَلُوْنِيْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِيْ
وَخَفِّفُوْا سُؤَالَكُمْ لِمُصِيْبَةِ اِمَامِكُمْ شاہ ولایت نی اونسی فرمایا ای گروہ خلایق
جو چاہو وہ پوچہو پیش ازانکی جو مجہکو دنیا مین زندہ اور سلامت نہ دیکہو لاکن تہوڑا کلام
ضروری عرض کرو اپنی امام کی مصیبت اور حادثہ شہادت کا لحاظ رکہو قَالَ فَبَكَى النَّاسُ
عِنْدَ ذٰلِكَ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاَشْفَقُوْا اَنْ يَسْاَلُوْهُ تَخْفِيْفًا عَنْهُ راوی کہتا ہے
کچہہ لوگ نزدیک سرور کی جاکی بیٹہی بعضی فرط ادب اور بیقراری مین سامنی اور بالین کی
کہڑی ہوئی حضرت کا سر وبر لہو کہر ازنگ چہرہ کا متغیر کہر جب نظر پڑا یہ سینی یاد فضایل آمین
اوس امام کی رو دیا اور شور و نالہ بڑہا شوق الفت مین جان ہی گذرتی ہاتہہ پاوان چومتی
آنکہین ملتی کچہہ باتین ضروری پوچہتی اور جواب پاتی چشم حسرت سی اشک بہاتی جوش بکا
ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ شَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَاَتَوْهُ بِلَبَنٍ فِيْ قَصْعٍ فَاَخَذَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَشَرِبَهُ كُلَّهُ تَذَكَّرَ الْمَلْعُوْنَ ابْنَ مُلْجِمٍ وَاَنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ لَهُ شَيْئًا اوسوقت شاہ
لا فتی نی کہا لایا دودہ ہو تو میری پاس لاو کاسہ شیر اسد اللہ کی ہاتہہ مین دیا مولا نی وہ
نوش کیا بعد ازان ابن ملجم کا دہیان آیا کہ اوسکی لیی کچہہ نہ بچایا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام اور واقعۂ اوس حجر سم

وَكَانَ اَمرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا اِعْلَمُوا اَنِّي شَرِبْتُ الْجَمِيعَ وَلَمْ اُبْقِ لِاَسِيرِكُمْ

شَيْئًا مِنْ هٰذَا اَلَا وَاَنَّهُ اٰخِرُ رِزْقِي مِنَ الدُّنْيَا فَبِاللهِ عَلَيْكَ يَا بُنَيَّ اِلَّا مَا

اَسْقَيْتَهُ مِثْلَ مَا شَرِبْتُ جناب نے افسوس مین فرمایا مینے یہ دودہ پی لیا سارا جو امر

تقدیر تہا اوسنے اپنا ظہور دکہایا تمہارے قیدی کی نام کو ذرا بہی نہ رہا ہجانلو دنیا سے آخری

رزق میرا تہا قسم ہی نہیں یا حسن جسقدر مینے پیا ابن ملجم کو بہی اوتنا کاسہ بہردینا فَحَمَلَ اِلَيْهِ

ذٰلِكَ فَشَرِبَهُ حسب الارشاد ایک قدح لیجا کے اوسکو پہنچایا کرم ساقی کوثر سے پانی پی

ہو کے شقی نے زہر مار کیا اور سر ہلایا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدٰى

وَعِشْرِيْنَ وَاَظْلَمَ اللَّيْلُ جَمَعَ اَوْلَادَهُ وَاَهْلَبَيْتِهِ وَوَدَّعَهُمْ ثُمَّ تَزَايَدَ وَلُوْجُ

السَّمِّ فِي جَسَدِهِ الشَّرِيْفِ حَتّٰى نَظَرْنَا اِلٰى قَدَمَيْهِ قَدِ احْمَرَّتَا جَمِيعًا محمد حنفیہ

کہا جب شب بست ویکم رمضان آئی اور اندہیری ظلمت ماتم کی جہان احزان مین چہائی اوس

جناب نے ساری اولاد اور اہلبیت کو فراہم کیا وداع بازپسین مین داغ الم اور صدمۂ عظیم دیا

زہر کی شدت نے بدن اقدس مین سرایت کی یہان تک جو پاہائے عرش پیما پر تمام سرخی دوڑ

چڑہی علامت رویت بشرہ سے پائی ہوگئی اوسنے نظرون مین ہجوم لائی فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا

وَاَيِسْنَا مِنْهُ پہر یہ حالت سخت ناگوار گذری جینے سے شاہ دین کی امید قطع ہوئی ثُمَّ اَصْبَحَ

ثَقِيْلًا فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ وَاَوْصَاهُمْ بہت مُحب ماری غم کے

دروازے سے جدا ہوتے آقا کی جوشش الفت مین دہرات بیٹہی اور کہڑی روتی تہی صبح سیست اشد

دشواری مین دکہائی دی خلق نے اجازت سے اندر جاکے زیارت قدم سرور کی حضرت نے اونکو

امر معروف اور نہی منکر سے وصیت فرمائی گویا وہ آخری الاقات مقدر تہی کہ پہر سیہر آئی ثُمَّ

عَرَضْنَا عَلَيْهِ الْمَاْكُوْلَ وَالْمَشْرُوْبَ فَاَبٰى اَنْ يَشْرَبَ پس اونکے پاس آب وطعام

مجلس تیسری شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

جو ہمنی لادیا سب سی انکار فرمایا کچھ نوش نہ کیا فنظرنا الی شفتیہ وھما یختلجان بذکر
اللہ وجعل جبینہ یرشح عرقا وھو یمسحہ بیدہ اوسدم دیکھا لبہای مبارک میں
جنبش کی وضع ملتہج کان دہر کی سنا تو ذکر خدا مین زبان ہلتی ہی قطرات عرق پیشانی نورانی سی گرتی
ہر دم دست ناتوان سی پسینا پونچھا کرتی قلت یا ابت اراک تمسح جبینک فقال
یا بنی انی سمعت جدک رسول اللہ یقول ان المؤمن اذا نزل بہ الموت
ودنت وفاتہ عرق جبینہ وصار کاللؤلؤ الرطب وسکن انینہ
یہی عرض کی ای پدر اسدم آپکی ماتھی پر عرق بہتا ہی تبدیل رنگ سی کیا دل بیچین رہتا ہی
بولی ہان ای نور دیدہ پیغمبر سی سنا ہی کہ جب وقت رحلت دنیا سی ہوتا ہی مومن کی جبین
سی پسینا گرتا ہی کم ہب مرض اور آہ و نالہ اوسکا ٹھہرتا ہی ثم قال یا ابا عبد اللہ
ویا عون ثم نادی اولادہ کلھم باسمائھم صغیرا وکبیرا واحدا
واحدا وجعل یودعھم پس آواز ضعیف سی نعرہ مارا عون اور ابا عبد اللہ کو پکارا سب چھوٹی
بڑی اولاد کو روبرو بلایا دہان و رخسار کا بوسہ لیا چھاتی سی لگایا بیٹا بیٹی سی نام لیکر
ملتی آہ سرد کہینچتی دلداری کی باری باری وداع کرتی ویقول اللہ خلیفتی استودعکم
اللہ وکلھم یبکون فرماتی حفظ خدا مین تم ساری یتیم بچون کو سونپتا ہون اوسکو اپنی جی وار
سر پیٹ کرتا ہون حسرت سی جملہ عورت اور مردان اہلبیت دہاڑین مارکی روتی تہی فرزند
عباس اور جعفر ہای بابا کہکی بیتاب ہوتی فقال یا ابا عبد اللہ خیرا فانتما منی
وانا منکما شاہ پدر و حسین پکاری ای حسن وصیت سنو جو کہتا ہون یا ابا عبد اللہ تمہا
خیر اور سلامتی سنا تا ہون تم دو نو میری دل وجان کا سہارا روح اور جسم سی تو امان ہین تمہارا
ثم التفت الی اولادہ الذین من غیر فاطمۃ واوصاھم ان لا یخالفوا اولاد

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

فاطمۃ یعنی الحسن والحسین پھر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہوئے جو فرزند کہ بطن
فاطمہ زہرا علیہا السلام سے تھے فرمایا سب طاعت کرنا اونکی کہ سبط پیغمبر یعنی حسنین
اور حسین درجہ شرف میں تمسے برتر ہیں اوسدم صدای الوداع اور نالۂ الفراق سے شور
عام تھا چھوٹے بڑوں کی رقت سے اہلبیت میں کہرام تھا ثم قال احسن اللہ لکم العزا
الا وانی منصرف عنکم وراحل فی لیلتی ہذہ ولاحق بحبیبی محمد
کما وعدنی یعنی حریم عصمت سے امیر المومنین بولے خدا تمکو میری عزا میں جزای خیر دے
اور اس ماتم جانگزا پر درجہ صبر کرامت کرے میں آجکی رات جیسا وعدہ کیا ہے تمہارے درمیان سے
جاتا ہوں اپنے دوست محبوب الٰہی محمد مصطفی سے جنت میں ملتا ہوں یا ابا محمد فاذا
انا مت فغسلنی وکفنی وحنطنی ببقیۃ حنوط جدک رسول اللہ فانہ
من کافور الجنۃ جاء بہ جبرئیل الیہ ای ابا محمد جبکہ میں وفات پاؤں تم غسل دینا
کفن پہنانا بقیہ کافور بہشت سے اپنے نانا کے کہ جبرئیل یہ لائے تھے حنوط لگانا ثم
ضعنی علی سریری ولا یتقدم احد منکم مقدم السریر واحملوا
مؤخرہ واتبعوا مقدمہ فای موضع وضع المقدم وضعوا المؤخر
پھر تابوت میں لٹانا پیش اوسکا کوئی نہ پکڑے عقب سے اوٹھانا وہ خود بلند ہو کے چلے گا
رفاقت کرنا مقدم جنازہ جہاں اوترے وہیں پچھلا سرا رکھنا فحیث قام سریری
فہو موضع قبری جس موضع پر لاش ٹھہرے وہ میری قبر کی جا ہے اوس مقام
اشرف کو خوابگاہ ابدی ازل سے کیا ہے ثم تقدم یا حسن وصل علی وکبر
علی سبعا واعلم انہ لا یحل ذلک علی احد غیری الا علی رجل یخرج
فی آخر الزمان من ولد اخیک الحسین ای ابا محمد تم سب سے آگے ہو پہنا

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

سات تکبیر کہہ کے نماز پڑھنا ۔ معلوم ہو کہ یہ واسطے غیبت سید کے سیدی سو انہین روا
مکروہ شخص جو اولاد سی حسین تمہاری بہائی کی آخر الزمان میں ہوگا پیدا فاذا انت صلیت
یا حسن فنح السریر عن موضعہ ثم اکشف التراب عنہ فتری قبرا
محفورا و لحدا مثقوبا و ساجۃ منقوبۃ فاضجعنی فیہا یعنی تابوت کو ذرا
سرکانا اور وہاں کی مٹی تھوڑی ہٹانا جو قبر کھدی تختۂ سنگ سی ڈھکی دیکھو گی لحد صاف
اور ہموار بنی ہوئی نظر کرو گی اوس مین مجھی سلانا خوابگاہ راحت مین پہنچا فاذا اردت
الخروج من قبری فافتقدنی فانک لا تجدنی و انی لاحق بجدک رسول اللہ
جب تربت کو سونپ کی تم باہر آو گی تو مجھی کہیں نا دیکھو گی اثر وہان نہ پاو گی اسواسطی کہ مین
تمہاری نانا رسول خدا سی جاکی ملونگا وصال بتول اور نعیم رضوان مین شادمان ہونگا
ثم اشرج اللحد باللبن واھل التراب علی ثم غیب قبری لحد کو خشت
خام سی بند کرنا خاک مزار پر ڈالکی پاٹ دینا ثم یا بنی بعد ذلک اذا اصبح الصباح
اخرجوا تابوتا الی ظاہر الکوفۃ علی ناقۃ وامر من یسیرہا بما علیہا کانہا
ترید المدینۃ بحیث یخفی علی العامۃ موضع قبری الذی تضعنی فیہ
جب دوسرا دن ہو ایک شتر نکالنا اوس پر تابوت بندھا لیجانیوالی سی کہنا یہ ظاہر کری کہ ہم
مدینہ کو جنازہ چلا تاکہ خلق پر موضع قبر پوشیدہ رہی جہان مدفون کیا وہ اعدا پر مقام نہ کہلی وکانی
بکم وقد خرجت علیکم الفتن من ہہنا و ہہنا فعلیکم بالصبر فہو
محمود العاقبۃ گویا دیکھتا ہون جو انواع مصیبت تمپر یہان گذری کی ہر طرف سی فتنہ اعدا
جان و مال پر چڑہائی ہیں تمکو لازم ہی کہ سب آفات مین صابر اور متحمل رہنا رضای خدا پر تسلیم کا
دہیان مقدم رکہنا ثم قال یا ابا عبد اللہ انت شہید ہذہ الامۃ فعلیک

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

بتقوی اللہ و الصبر علی بلائہ پس امام حسین کو خطاب کیا قریب ہی کہ تم اس امت کی
ہاتھہ سے شہید ستم ہو چاہیئی بلای کربلا پر تقوی سی شکیبا ہر دم رہو ثم اغمی علیہ ساعۃ
و افاق و قال ھذا رسول اللہ و عمی حمزۃ و اخی جعفر و اصحاب رسول اللہ
و کلھم یقولون عجل قدومک علینا فانا الیک مشتاقون یہ باتین کرتی تہی
پھر غش آگیا تہوڑی دیر مین کچھہ افاقہ ہوا تو کہا اسدم رسول خدا کی ساتھہ میری چچا حمزہ او
بھائی جعفر اور صحابہ آئی ہین مجھی بلاتی ہین جلدی قدم بڑہاؤ تمہاری انتظاری مین
انکھین بچھائی ہین ثم ادار عینیہ فی اھل بیتہ کلھم و قال استودعکم
اللہ جمیعا سددکم اللہ جمیعا حفظکم اللہ جمیعا خلیفتی علیکم اللہ
و کفی باللہ خلیفۃ ہر گاہ شب محنت اور تعب زیادہ گذری وسدم رحلت کی علا
اوپر پائی گئی چار طرف سی اہلبیت کو نظر حسرت اور یاس مین دیکھا آواز جانگدازسی
پکار کی برسم وداع کہا لو مین تمسی رخصت اور جدا ہوتا ہون امان خدا مین سب چہوٹی بڑی
سونپتا ہون پروردگار ساری بی وارثو نکا حامی اور نگہبان ہی وہ میرا وکیل کافی ہی
تمکو حفاظت کری ثم قال و علیکم السلام یا رسل ربی و ھو ینظر جبینہ
و ھو یذکر اللہ کثیرا و ما زال یتشھد الشھادتین ناگاہ بولی ای سرسلان
رب ملائکہ مقرب تم پر سلام پہنچی استقبال رحمت پر وصال الہی کی پیام لی او سدم پسینا
پیشانی پر آیا ذکر الہی بہت کیا کلمہ طیبہ بار بار پڑہا ثم استقبل القبلۃ و غمض
عینیہ و مد رجلیہ و یدیہ پہر اوس کعبہ اسلام نی منہ قبلہ کیطرف متوجہ کیا
زندگانی دنیا آنکھونکو پہیر لیا ہاتھہ پیر اپنی برابر پہیلائی سامان عزم اور آمادہ جہان باقی ہوا
و قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

ورسولہ ثم قضی نحبہ علیہ السلام آخر بن تکرار کلمہ طیبہ کی روح شریف نے

تنکا ی جسد سی راہ جنت لی فعند ذلک صرخت زینب بنت علی و ام کلثوم

وجمیع نسائہ وقد شقوا الجیوب ولطموا الخدود اوسوقت ساری مرد و عورت

چھوٹی بڑی اقربا شاہ اولیا کی بالین پر مجتمع کتی تہی ہر ایک سانحہ ہولناک سی محو شور و بکا ہو رہی

تہی ناگاہ زینب خاتون بادل پرخون مرگ پدر سی چلاتین ام کلثوم بحال حسرت بالہ و واعلیا

اور مسر یا داہی بابا ہین یا بیلا ئین زنان بنی ہاشم نی غلغلہ شیون سی شور محشر کو اوٹھا گریبان

چاک سر پر خاک اشکون کی دریای سی سر شک بہایا سینہ اور منہ پیٹ کی نوحہ و اوا ما سی صف

ماتمی بچہائین بیتابی پر حسرت اندوہ کی پہاڑ ٹوٹا ایک طرف حسنین والد کی چہاتی سی لپٹی روتی

تہی دوسری جانب محمد حنفیہ عباس و عون و جعفر در و دیوار سی ٹکرا کی جان کہوتی اور تکبیر

آواز آہ و زاری عالم بالا کو تہ و بالا کرتی غلامونکو رقت ہاہی سولا رہی اقا مین فلک سی

گذرتی ہنگامہ غم اور الم نی جن و انس کا قرار کہو یا جامہ صبر و سکون کو ملایکہ کی تن سی نوچ

ڈالا وارتفعت الصیحۃ فی القصر فعلم اہل الکوفۃ ان امیر المومنین

قد قبض جب یہ صدا ی بکا ی مصیبت فضا قصر معلا ی حرم کبریائی سی بلند ہوئی اہل کوفہ

جو ہر دم گوش بر آواز تہی سب نی جانا کہ امیر المومنین نی قضا کی فاقبل النساء والرجال

یہرعون افواجا وصاحوا صیحۃ عظیمۃ فارتجت الکوفۃ باہلہا و کثر

البکاء والنحیب راوی کہتا ہی سب اسیر عورت اور مرد اپنی جا سی دوڑی ہر ایک

غول پر غول بیتابانہ سر و پا برہنہ بڑہی اثنا میں ایسا کہ زنان پردہ نشین جوش خروش سی

بیخود ہو گلیون میں نکل آئے گہری شہر و بلا کا شور چہاتی چہاتی کوتی سر پیٹتی دار الامارہ چلین بہر طرف

وہ ہنگامہ ہر پا تہا یا نظر آیا کہ زمین کو شگافتہ زلزلہ محشر آیا کوئی ہول کہاکی واقعہ الم

نطعمہ اضحیۃ قالوا اللھم لا قال فانشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ انت سید العرب غیری قالوا اللھم لا قال فانشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ ما سالت اللہ شیئا الا سالت لک مثلہ قالوا اللھم لا قال فانشدکم باللہ ھل فیکم احد

تیسری مجلس شہادت اور دفن امیر المومنین علیہ السلام

کوئی راہ مین مضطر اور پریشان پہرتا ۔ کیون حاضران بزم عزا ہرگاہ اوس روز تم بہی وہان بار پاتی تو مولا کی حادثۂ شہادت مین کیا حال نہ پاتی اگرچہ جراحت سر و سی ہو ہتا تہی تو اپنی فرق کی دستار اور کلاہ وکثر الصجیج بالکوفۃ وقبائلہا ودورہا و جمیع اقطارہا فکان ذالک کیوم مات فیہ رسول اللہ نوحہ اور شیون کو فی کی محلات اور قبائل شہر اور اطراف مین وہ دہوم سی ہوا کہ جیسا مدینہ مین یوم وفات کو رسول خدا علیہ السلام و آلہ کی غلغلہ بکا تہا فلما اظلم اللیل تغیر افق السماء وارتجت الارض وجمیع من علیہا بکوۃ جب دفن حضرت کی شب آئی دست روزگار نی سیاہ لباس مصیبت جہان کو پہنائی آفاق آسمان مین غبار سی تغیر دیکہا زمین کا نالہ اور افغان ویات او نہادات بھر ہوا مین ہر طرف ظلمت سوگواری تہی دوسری ولی تک شدت غبار اندوہ طاری تہی وکنا نسمع جلبۃ وتسبیحا فی الہواء فعلمنا انہا اصوات الملائکۃ فلم یزل کذالک الی ان طلع الفجر ہوا مین بانگ تسبیح اور تہلیل ہکو سنائی دی پہر صدای تقدیس تعزیت مولا مین پہچان لی دریای قلق اور ملال کا یون تلاطم رہا تاکہ دست حسرت سی گریبان صبح چاک ہوا ۔ ثم ارتفعت الاصوات وسمعنا ھاتفا بصوت یسمعہ الحاضرون ولا یرون شخصہ پہر ایک مرتبہ غیب سی ہاتف نی ندا دی اور حزین سی یہ مرثیہ رقت ردیف کی نظم پڑہی حاضرین کو مضامین اتہال کی اشعار سماعت ہوئی لاکن پہنچنی والی کو ہر چند ڈہونڈہا پتہ نہ پائی حی شیہ بنفسی ومالی ثم اھلی واسرتی فدا لمن اضحی قتیل ابن ملجم جان اور مال قوم اور قبیلہ اہل وعیال میری فدا ہون اوس مظلوم کی جو تیغ ابن ملجم سی مارا گیا اوسکی فرزند یتیم اور موالی مغموم رہی علی ہو فاق الخلائق فی الوفا فہدت لہ ارکان بیت المحرم علی علیہ السلام جو رتبہ وفا او سکا

عہدا الا اٰتی بہ قال یا رب ان یا ابراہیم انی لا اعطیک ومن ذریتی قال فاستخف ابراہیم الفرح قال یا رب الی ابراہیم انی جاعلک للناس اماما اجبتک یا ابراہیم قال اوحی اللہ عزوجل یا رسول اللہ وکیف صارت دعوۃ رسول اللہ انا دعوۃ ابراہیم قلنا عبد اللہ بن مسعود قال قال

حکایت مرد نابینا کی جو روایت ہی عین البکا کی

خلایق سی جہان کی برتر ہی اور ماتم سی حضرتِ والا کی ارکانِ خانۂ خدا منہدم اور زیرو زبر ہیں

عَلیٰ اَمِیرِ الْمُؤمِنِینَ وَمَنْ بَکَتْ لِمَقْتَلِہِ الْبَطْحَا وَاَکْنَافُ زَمْزَمِ امیر المومنین کی

شہادت پر چاہیی رسمِ عزا ہو بر پا جسکی لیی بطحا اور اطرافِ حرم اور چاہِ زمزم پر شور بکا سی تہلکہ پڑا

وَاَصْبَحَتِ الشَّمْسُ الْمُنِیرُ ضِیَاءُھَا لِقَتْلِ عَلِیٍّ لَوْنُھَا لَوْنَ دُلْھَمِ آفتاب کی

نور و ضیا پر ظلمتِ رنج کا اندہیرا چہایا قتلِ علی علیہ السلام سی انتظامِ انجم اور افلاک مین روزِ انقلاب

وَنَاحَتْ عَلَیْہِ الْجِنُّ اِذْ فُجِعَتْ بِہٖ حَنِیْنًا کَثَکْلیٰ نَوْحُھَا بِتَرَنُّمَاتِ اور

سوگ مین اتنا سر و سینہ پیٹتی ہیں جیسی ماں فرزند نا مرده بیٹی کی لاش پر نوحہ اور شیون کرتی

لِفَقْدِ عَلِیٍّ خَیْرِ مَنْ وَطِیَ الْحَصیٰ اَخِی الْعَالِمِ الْھَادِی النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ علی

علیہ السلام سی جو بہترین ساجد اور عابد عالم کی جہان درہم ہوا وہ امام معتمد جو پیغمبر خدا کا برادر گرامی

دو حکایتین جو ملا علی نقی بروجردی نی کتاب فارسی عین البکا مین

لکہی مین جو اعتبار کی واسطی محدثین نی عربی زبان مین

نقل کر کی ترجمہ ہندی مین ضبط کین

جب حسنین علیہما السلام دفن سی شاہِ نجف و صفین کی پہری تو راہ مین ایک مکانِ ویران کی جا

با دلِ شکستہ اور حالِ خراب گذری وہان ایسی آوازِ نالۂ اشکبار آتی کہ دل سامعان سی تاب

قرار جاتی دریافتِ حقیقت کو شاہزادون نی اوس گہر مین قدم رکہا تو ایک بیمارِ ضعیف

اور بہت ناتوان زمین پر لیٹا دیکہا فرشِ خاک پر تکیہ کی بدلی اینٹین سرہانی دہری کرا ہتا

حالتِ تشریح سا پوست اور استخوان مانندِ پیرِ مردہ آنسو بہاتا ہی پوچھا ای مرد اپنی سرگذشت

خوار و زار یہین تہا تو کیونکر یہان رہتا ہی اور کہان سی کہاتا پیتا اوسنی جواب دیا مین غریب

اور ملک کا آوارہ وطن ہون با وجودِ عوارضِ محتاج اور مبتلای انواعِ رنج و محن ہون پردیسی

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام سے نوحہ کرنا تھا

یار اور مددگار نہیں سوای ناداری اور تنہائی کوئی آشنا ہے پرستار نہیں فرزندان رسول نے
سوال کیا ای شخص اگر تیرا کوئی مونس نہ تھا تو غذای پرہیز اور دوا کون دیتا ہے اس ویرانہ
میں اور سر پرست کیونکر جیتا ہے وہ مسکین یہ کلام سنکر شدت سے رویا حسرت زدہ آہ
زاری میں بولا ایک سال گذرا جو میں یہان وارد ہوا مبتلای امراض مرنیکی قسم میں گرفتار
پڑا تھا ناگاہ مرد خدا مثل فرشتۂ رحمت میری بالین پر آیا پدر شفیق سے زیادہ مہربانی میں
مجھے کھلایا پلایا ہر روز وہ بزرگ معمول سے تشریف لاتا سرہانے بیٹھکے محبت اور دلاسا
فرماتا اپنے ہاتھ سے نوالی بناکے منہہ میں ڈالتا پلاتا غم علاج بیماری لا دیتا جسکو سنبھالتا ضبط
نے پوچھا تو اونکو پہچانتا ہے وضع کیسی صورت کا پتا کیا ہے عرض کی میں شناسا نہیں ہوں جو
جو اوسکا نشان تمکو دے سکون بولی اونکا نام کیا ہے جواب دیا کہ اسم اپنا مجھسے چھپایا ہے ہر چند
میں چاہا مگر نہیں بتایا یہی کہا میری شناخت کا مدعا کیا ہے میں تیری خدمت واسطے
رضای خدا کی بجا لاتا ہون اسکی عوض میں اجرت اور ناموری نہیں چاہتا ہون پوچھا اونکی
صورتکا بیان سمجھا کر قامت اور پشت رہ کیسا تھا بولا میں آنکھوں سے اندھا ہوں کبھی کچھ
نظر سے نہیں پہچان سکتا ہون افسوس ہے کہ وہ مہربان تین دن سے جدا ہوا خدا جانے ہیر
شفیق کس دکھ میں مبتلا ہوا حسنین فرمانے لگی اے بندہ کوئی پتا بتا کچھ خواص صفت سے اونکی
جو یاد ہو علامت وہی سنا اوسنے عرض کی ہر وقت زبان پر ذکر خدا کا جاری تھا وظیفہ
اوسکا تسبیح اور تہلیل کا رہتا تھا جب میری پاس آکے خاک پر جلوس فرمایا کرتا تو کہتا مسکین
قرین مسکین اور غریب بالین غریب میں بیٹھا ہے اوصاف سنکے شاہزادوں نے ڈاڑھیں مار کے رو دیا
فرمایا اے مرد وہ ہمارا پدر علی مرتضی علیہ السلام تھا جسکا تونے ذکر کیا اوس مریض نے کہا
پھر کیا سبب ہوا جو حضرت مجھسے خفا ہیں کون سی آفت یا مصیبت پڑی جس میں وہ مبتلا ہیں

١٥٥

حکایت زنِ بیوہ روایت عین البکاسی زبانی ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حسنین بولی ای بہنو اشقی ترین خلق نی اونکی سر پر زہر کی بجہی تلوار لگائی کہ اوسکی صدمات سی
شہید ہوئی جنت کو رحلت فرمائی ابہی ہمنی اونکو دفن کیا ہی اس ماتم نی داغِ یتیمی ہمکو دیا ہی
نابینائی جو یہ خبرِ مصیبت اثر کو سنا طاقتِ ضبط نرہی بیتاب ہوکی سر دہنا منہہ اور سینہ اپنا
پیٹ کی چلایا زار زار اور بیقرار آنکہوں سی دریای سرشک بہایا کہتا تہا ہای افسوس ای مومنو کی سردار
اب کون میری خبر لینی کو آئیگا صد حیف ای غریبوں کی پرستار اس مہربانی سی کون کہلائیگا
واحسرتا ایسا شفیق دنیا سی گذر جائی اور میں جیتا رہوں مظلوم دنیا سی شہادت پائی اور
عزا و مصیبت میں جان سی نہ مروں ہر چند اوس غمزدہ کو حسنین علیہما السلام تسلی دیتی مگر جوش
غم و شورش میں سرشک نہیں دم لیتی شاہزادوں سی تمنا کی واسطی اپنی نانا رسول خدا کی بہی قبرِ حضرت پر
پہنچاؤ غلام کو جلدی اوس تربتِ مقدس کی بوی روح افزا سنگہاؤ فرزندان بتول اوسکا ہاتہ
پکڑ کی مزارِ والد پر لائی لحدِ انور کی برابر بٹہایا الفاظِ صبر و شکیبائی فرمائی اوس روشن دل نی قبر
مولا پر سر اپنا رکہا خاکِ پاک منہہ میں لگا کی درگاہِ خدا سی طالب رہا پروردگار تجہی قسم دیتا ہوں صاحب
تربت کی میری موت آجائی اب دردِ فراق میں ایک لحظہ جینا شاق ہی مروں تو آرام ہی دعا اوسکی
درجہ اجابت کو پہنچی مزارِ شاہِ مردان پر جان بیقرار نکلی حسنین علیہما السلام نی اوسکو غسل اور کفن دیا
جوارِ امام سلطانِ اوصیا میں فقیر کو دفن کیا ایضاً اوسی کتاب میں ام کلثوم سی روایت کی جب
بہائی حسن اور حسین کو تجہیزِ پدر سی فراغت ہی اور ہمکو خبر دی صفِ ماتم حیدر صفدر کی اہلبیت میں
الہیرو نی رسمِ سوگ اور عزاداری برپا کی ہماری گہر میں نوحہ اور بکا سی شورِ محشر ہونی لگا سب
زیادہ ایک عورتکو سر پیٹ کی روتی دیکہا میں جانا کوئی زنِ ہاشمیہ ہی وہ دیکہا ہی جو فرط غم
اوسکا نام اور نشان بہی بہول گیا ہی نزدیک جا کی پوچہا ای بی بی تجہی عترتِ رسالت سی کیا
کہ سب سی زیادہ مبتلای زاری و رقت ہی اوسنی جواب دیا ای بنتِ خاتونِ جہان یہ مصیبت میں

وكفنوني قال الحسن فوجدنا عند رأسه طبقا من الرطب عليه خمس تمرات من الجنة فلما فرغوا من الصلاة ... العجب قال العجب

تتمہ حکایت زن بیوہ بروایت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

میری بربادی کا سامان آیا زمانہ میں وہ بارہ فلک نے مجھے بیوہ اطفال کو یتیم بے خانمان بنایا
میں کیا بیان کرنا وہ کیا ماجرا ہے بولی میرا شوہر جہاد میں مارا گیا ہے چند طفل صغیر بے وارث کہ تیرے لائق
اونکو محنت اور مزدوری پالتی ہوں ایک روز مشک پانی کی بھری لئے راہ سے گزری میری اوس
حال پر مولای دو جہان کی نظر پڑی رحم اور مروت سے کہا ای ضعیفہ یہ مشک مجھے دے کہ لیجاؤں
اس بار کو اٹھا کے تیرے مکان تک پہنچا دوں میں نے قبول کیا راہ میں میری گذران اوقات پوچھی
سرگذشت سنکر تاسف میں دروازے سے مراجعت کی دوسرے دن راہ کرم اور غربا پروری میں
قدم رکھا دروازے پر آواز دی تو میں نے پوچھا کون ہے بولی وہ بندہ خدا جو کل تیری مشک
لایا تھا جب کیواڑ کھولی تو صحن سرا میں آے جنس طعام مجھکو دے اور ایک زنبیل میں بھری لائے اور فرمایا
کیا میں اطفال کو بہلاتا ہوں جب تو آٹا گوندہ لے تو آتش تنور میں روشن کروں پس میری
سینہ میں اپنی ہاتھ سے نوالے بنا کے دیتی تھی اور کہتی تھی کہ ہم کو معاف کرو جو تمہیں خبر ابتک رہتی تھی
ہوئی باتونسے لڑکوں کو بہلاتی پھسلاتی والد سے زیادہ محبت میں اونپر دست شفقت پھیراتی
ہر گاہ خمیر تیار ہو چکا میں نے پکار کے اونسے کہا اوٹھو آگ جلاؤ اور تنور میں روٹی لگاؤ حضرت
آتش کو روشن کرتی تھی جو شرارے سینہ میں لگتی تو کہتی تھی ای نفس حرارت کو تابہ شب کی
اوٹھانا پرورش ارامل اور ایتام کو بھول جانا اس حال میں ایک عورت ہمسایہ آئی مسرور دلوا
مصروف محنت دیکھ کے چلائی ای بیحیا یہ کیا غضب ہے کہ شوہر بتول سے خدمت لیتی ہے یہ برادر حضرت
رسول کو اذیت پہنچ رہی ہے یہ نہیں جب کہ اوس ضعیفہ ہمسایہ کا بیان سنا جانا اور امام پہنچا
نبی تھا اکو سمجھا نادوڑکے قدم عرش پایہ پر خجالت سے رکھا ندامت اور عذر خواہی میں باچشم تر کہا
ای آقای دو جہان لونڈی کی قصور کو معاف کرو میری جان اور تمامی فرزندان آپکی شفقت
قربان ہو اوسدنسے وہ پریشان اور شوہر بیوہ زنان ہمیشہ آتی اور تقسیم چند روزہ اپنی ہاتھ سے

بیان کرامات امیر المؤمنین ... فوجد الزهراء وحوا ومريم ... كشف الحسين ... فوجد رسول الله وآدم وابراهيم ... الحسين ... الضريح

تتمہ حکایت زن بیوہ و بناء تربت شاہ ولایت در مقامات مختلف

لاکی دیجاتی سبحان اللہ جوا دنی طفلان بی پدر کی پرورش کرتی راند عورت پریشان کی نوازش پہ
مصروف رہتی اونکی اولاد غریب کو کسی نی خالی تسلی نہ دی کہا پنیا کیا بہوک پیاس میں بار ہا
مارا طمانچہ اور سیلی سی خبر لی فقط لمولفہ سکتہ ہی اب مقال سی طبع حزین کو جوش ہی نگا
ہوش نہیں مومنین کو ہلتا ہی عرش صدمہ ماتم سی بار بار نالاں جو دیکہا عیسی گردون نشین کو
کیونکر نہ ہوئی شور و فغان سکاینات میں روتی ہیں جبرئیل کہڑی شاہدین کو فریاد آہ و زاری ماتم کی دہوم
رقت سی زلزلہ ہوا ساری زمین کو کہتی ہیں انبیای سلف خلد میں بہم ہنگام تعزیت ہی رسول
امین کو ناظم کو ہی وسیلہ مشکل کشا علی دست ولا میں رکہتا ہی حبل المتین کو

تتمہ روایات حاشیہ

من طریق البرسی ولا اعتمد علی ما یتفرد بنقلہ ولا اردہا لورود الاخبار الکثیرۃ
الدالۃ علی ظہورہم بعد موتہم فی اجسادہم المثالیۃ وقد مرت فی کتاب المعاد
وکتاب الامامۃ کا العدۃ عن البرقی قال لما اصیب امیر المومنین نعی الحسن
الی الحسین وہو بالمداین فلما قراء الکتاب فقال یا لہا من مصیبۃ ما اعظمہا
مع ان رسول اللہ قال من اصیب منکم بمصیبۃ فلیذکر مصابی فانہ
لن یصاب بمصیبۃ اعظم منہا وصدق صلوات اللہ علیہ حہ ان جعفر
حدثہا ان امیر المومنین علیہ السلام امر ابنہ الحسن ان یحفر لہ اربع قبور
فی اربع مواضع فی المسجد وفی الرحبۃ وفی الغری وفی دار جعدۃ بنت ہبیرۃ
وانما اراد بہذا ان لا یعلم احد من اعدائہ موضع قبرہ حہ قال لما مات اخرجناہ
وجعلنا نحمل موخر السریر وتکفی مقدمہ وجعلنا نسمع دویا وحفیفا حتی اتینا
الغریین فاذا صخرۃ بیضاء تلمع نورا فاحتفرنا فاذا ساجۃ مکتوب علیہا

١٥٨

حالات اخفاء وظهور مزار علی مرتضی علیه السلام

عليه السلام دعا برية شاة حارة فاستخرج منها عرقا ثم نفخه ثم استخرجه
واذا عليه بياض الدماغ فقال يا امير المؤمنين اجهد جهدك فان عدو الله
قد وصلت ضربته الى ام راسك ج من معجزاته انه قال رايت رسول
الله وهو مسح الغبار عن وجهي وهو يقول يا علي لا عليك لا عليك قد
قضيت ما عليك فما مكث الا ثلاثا حتى ضرب ثم قال للحسن والحسين
اذا مت فاحملاني الى الغري من نجف الكوفة واحملا آخر سريري والملائكة
يحملون اوله وامرهما ان يدفناه هنالك ويعفيا قبره لما يعلم من دولة بني امية
بعده ثم قال ستريان صخرة بيضاء تلمع نورا فاحتفرا فوجدا ساجة مكتوبا
عليها هذا مما ادخره نوح لعلي بن ابيطالب فدفناه فيه وعفيا اثره ولم يزل
قبره مخفيا حتى دل عليه جعفر بن محمد عليهما السلام في ايام الدولة العباسية
وقد خرج هارون الرشيد يوما يتصيد وارسل الصقور والكلاب على
الظباء بجانب الغريين فجادلتها ساعة ثم لجأت الظباء الى الاكمة فرجع الكلاب
والصقور عنها فسقطت في ناحية ثم هبطت الظباء من الاكمة فهبطت الصقور
والكلاب ترجع اليها فتراجعت الظباء الى الاكمة فانصرفت عنها الصقور والكلاب
ففعلن ذلك ثلاثا فتعجب هارون وسال شيخا من بني اسد ما هذه الاكمة
فقال لي الامان قال نعم قال فيها قبر الامام علي بن ابيطالب فتوضا هارون
وصلى ودعا ثم اظهر الصادق موضع قبره بتلك الاكمة ثم كانت امامة
امير المؤمنين بعد النبي ثلاثين سنة منها اربعة وعشرون سنة واشهر
ممنوعا من التصرف في احكامها مستعملا للتقية والمداراة ومنها خمس سنين

وستة اشهر ممتحنا بجهاد
المنافقين من الناكثين
والقاسطين والمارقين
مضطهدا بفتن الضلال
كما كان رسول الله ثلاث
عشرة سنة من نبوته بمكة
ممنوعا من احكامها خائفا ومحبوسا
وهاربا ومطرودا لا يتمكن
من جهاد الكافرين ولا
دفعا عن المؤمنين ثم هاجر
واقام بعد الهجرة عشر سنين الى ان قبضه الله
مجاهدا للمشركين ممتحنا بالمنافقين
اليه واسكنه جنات النعيم وقبض صلوات الله
عليه قتيلا في المسجد الكوفة وقت التنوير
ليلة الجمعة لتسع عشرة ليلة مضين من
شهر رمضان سنة اربعين من الهجرة على يدي عبد
الرحمن بن ملجم المرادي وقد [illegible] الاشعث
[illegible] وشبيب بن بجرة [illegible]
[illegible] الاخص فضربه بسيفه
[illegible] الى الثلث من الليل
بن قيس [illegible] مسموما
[illegible] ١٥٩ سنة عاش مع النبي بمكة ثلاث عشرة
وبالمدينة عشر سنين وقد كان هاجر
وهو ابن اربع وعشرين سنة وضرب
بالسيف بين يدي النبي وهو ابن ست عشرة سنة
عشرة سنة وقتل الابطال وهو ابن
تسع عشرة سنة وقلع باب خيبر وله
اثنان وعشرون سنة وكانت مدة
امامته ثلاثون سنة منها ايام ابو بكر
سنتان واربعة اشهر وايام عمر عشر سنين
واشهر وايام عثمان اثنا عشر
وثمانية اشهر وايام [illegible] خمس سنين و
سنة ثم اتاه الحق [illegible] قبره لما
اشهر وكان امر بان يخفى قبره لما
عرف من بني امية وعداوتهم فيه
الى ان اظهره الصادق ع ثم ان هارون
نزيل الحسني امر بعمارة الحائر وكان
والبناء عليهما وبعد ذلك [illegible]
وبلغ [illegible]

روايات ابن عباس رضى الله عنه بيان فضائل شاه مردان

وبلغ عضد الدولة الغاية فى تعظيمها والاوقاف عليها و نيز گفته اند كه در شب جمعه حضرت رسيده شب يكشنبه شهيد گرديد وفى كتاب الذخيرة جرح امير المومنين لتسع عشرة ليلة مضت من شهر رمضان سنة اربعين وتوفى فى ليلة الثانى والعشرين منه فى على بن محمد بن مخلد الجعفى معنعنا عن سليمان بن يسار قال رايت ابن عباس رضى الله عنه لما توفى امير المومنين على بن ابيطالب عليه السلام بالكوفة وقد قعد على المسجد محتبيا و وضع مرفقه على ركبتيه واسند يده تحت خده وقال ايها الناس انى قائل فاسمعوا من شاء فليومن ومن شاء فليكفر سمعت عن رسول الله يقول اذا مات امير المومنين على بن ابيطالب واخرج من الدنيا ظهرت فى الدنيا خصال الاخير فيها فقلت وما هى يا رسول الله فقال تقل الامانة وتكثر الخيانة حتى يركب الرجل الفاحشة واصحابه ينظرون اليه والله لتضايق الدنيا بعده بنكبة الاوان الارض لم تخل منى ما دام على بن ابيطالب حيا فى الدنيا بقية من بعدى على فى الدنيا عوض منى بعدى على كجلدى على لحمى على عظمى على كدمى على عروقى على اخى و وصيى فى اهلى وخليفتى فى قومى ومنجز عداتى وقاضى دينى قد صحبنى على فى ملمات امرى وقاتل معى احزاب الكفار شاهدنى فى الوحى واكل معى طعام الابرار وصافحه جبرئيل مرارا نهارا جهارا وشهد جبرئيل واشهد فى ان عليا من الطيبين الاخيار وانا اشهد كم معاشر الناس لا يتساءلون من علم امركم ما دام على فيكم فاذا فقدتموه فعند ذلك تقوم الاية ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حى عن بينة صدق الله و صدق النبى صلوات الله عليه واله وعن ابى مخنف قال جاء رجل من اهل

صلوات الله عليه فاجاب
رحمه الله بانه يحتمل ان
يكون عليه السلام اخبر من الله
بوقوع القتل في تلك
فلم يعلم في اي وقت من
تلك الليلة او اي مكان
يقتل وان تكليفه عليه
السلام مغاير لتكليفنا
فجاز ان يكون بذل مهجته
الشريفة صلوات الله عليه
في ذات الله تعالى كما يجب على المجاهد

سوالات در علم امام قبل از وقوع واقعه و جواب از شیخ رحمه الله تعالی

على الشهادة والاستسلام للقتل ليبلغ بذلك علوّ الدرجات ما لا
يبلغ الا به ويعلم بانه يطيعه في ذلك طاعة لو كلفها سواه لم يردها
ولا يكون بذلك امير المومنين ملقيا بيده الى التهلكة ولا معينا على نفسه
معونة يستقبح في العقول واما علم الحسين عليه السلام بانّ اهل الكوفة
خاذلوه فلسنا نقطع على ذلك اذ لا حجة عليه من عقل ولا سمع ولو كان
عالما بذلك لكان الجواب عنه ما قد قدمناه في الجواب من علم امير
المومنين ع بوقت قتله ومعرفة قاتله كما ذكرناه واما دعواه علينا انا نقول
ان الحسين كان عالما بموضع الماء قادرا عليه فلسنا نقول ذلك ولا جاء به
خبر على انّ طلب الماء والاجتهاد فيه يقضي بخلاف ذلك ولو ثبت انه كان
عالما بموضع الماء ولم يمتنع في العقول ان يكون متعبّدا بترك السعي في
طلب الماء من حيث كان ممنوعا منه حسب ما ذكرناه في امير المومنين
غير ان ظاهر الحال بخلاف ذلك على ما قدمناه والكلام في علم الحسن بعاقبة
موادعته معوية بخلاف ما تقدم وقد جاء الخبر بعلمه بذلك وكان
شاهد الحال له يقضي به غير انه دفع به من تعجيل قتله وتسليم اصحابه
الى معاويه وكان في ذلك لطف في بقائه الى حال مضيه ولطف لبقاء
كثير من شيعته واهل وولده ودفع فساد في الدين هو اعظم من الفساد
الذي حصل عند هدنته وكان عليه السلام اعلم بما صنع لما ذكرناه وبيّنا
الوجوه فيه انتهى كلامه رفع الله مقامه اقول وسأل السيد مهنا بن سنان
عن العلامة الحلي نوّر الله ضريحه عن مثل ذلك في امير المومنين صلوات الله عليه

فقال ع ان الله تقرر ...
يكون ذلك يا امير المومنين
ولا اراك الله فيك سوء ابدا
فقال ميثم فعل يوما قبل ...
وما ولا يجوز ان يعاقب قبل الفعل
وايضا انه بعد ما جاء ...
المومنين فلم لا تقتله انت قبل ذلك
فقال يا ميثم لا يحل القصاص قبل الفعل
فقال ميثم يا مولاي اذا لم تقتله فاطرده
فقال يا ميثم لولا آية في كتاب الله يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب

حالات فرار و کرامات از تربیت امیر المومنین علیه السلام

ولا ملك مقرب فقال عزّ من قائل ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث و
يعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض
تموت يا ميثم هذه خمسة لا يطلع عليها نبي ولا وصي ولا ملك مقرب
يا ميثم اذا جاء القضاء فلا مفر فرجع ابن ملجم ودخل وكانت تلك الليلة ليلة
تسع عشرة من شهر رمضان فرحة الغري اخبرني عمي السعيد علي بن موسى بن
طاوس والفقيه نجم الدين ابو القاسم بن سعيد والفقيه المتقدي بقية
المشيخة نجيب الدين يحيى بن سعيد ادام الله بركتهم كلهم عن الفقيه محمد بن عبد الله
بن زهرة الحسيني عن محمد بن الحسن العلوي الحسيني الساكن بمشهد الكاظم
عن القطب الراوندي عن محمد بن علي بن المحسن الحلبي عن الطوسي ونقلته من خطه
حرفا حرفا عن المفيد محمد بن محمد بن النعمان عن محمد بن احمد بن داود عن ابي الحسين
بن محمد بن تمام الكوفي قال حدثنا ابو الحسن علي بن الحسن بن الحجاج من حفظه
قال كنا جلوسا في مجلس ابن عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وفيه
جماعة من اهل الكوفة من المشايخ وفيمن حضر العباس بن احمد العباسي وكانوا
قد حضروا عند ابن عمي يهنئونه بالسلامة لانه حضر وقت سقوط سقيفة سيدي
ابي عبد الله الحسين ابن علي عليهما السلام في ذي الحجة من سنة ثلاث وسبعين و
ومائتين فبيناهم قعود يتحدثون اذا حضر المجلس اسماعيل بن عيسى العباسي
فلما نظرت الجماعة اليه احجمت عما كانت فيه واطال اسماعيل الجلوس فلما
نظر اليهم قال لهم يا اصحابنا اعزكم الله لعلي قطعت حديثكم بمجيئي قال
ابو الحسن علي بن يحيى السليماني وكان شيخ الجماعة ومقدما فيهم لا والله يا ابا

محمد بن حمزة العلوي الجعفري صاحب الشيخ المفيد والطالب بعده وفاته بجلسة اقول وقد رايته الثاني بخط ابن يعلى و رايت هذا في خزانة داود الفقيه عندي في نسخة عتيقة مقابلة بنسخة عليها مكتوب ما صورته وقد اخرجت هذا الكتاب وهو اول كتاب اباري من تصنيفي وجميع مصنفاتي

حالات مزار و كرامات از تربت امير المؤمنين عليه السلام

فشدوه واخرجوه بالحبل فاذا على يده من اطراف اصابعه الى مرفقه دم وهو
يستغيث لا يكلمنا ولا يحير جوابا فحملناه على البغل ورجعنا طائرين ولم يزل لحم
الغلام ينتثر من عضده وجبينه وسائر شقه الايمن حتى انتهينا الى عمي فقال
ايش وراءكم فقلنا ما ترى وحدثناه بالصورة فالتفت الى القبلة وتاب
مما هو عليه ورجع عن المذهب وتولى وتبرأ وركب بعد ذلك في الليل على [مصعب]
بن جابر فسأله ان يعمل على القبر صندوقا ولم يخبره بشيء مما جرى ووجه من عمّر
الموضع وعمّر الصندوق عليه ومات الغلام الاسود من وقته قال ابو الحسن
بن الحجاج راينا هذا الصندوق الذي هذا حديثه لطيفا وذلك من قبل ان
يبنى عليه الحائط الذي بناه الحسن بن زيد هذا الخبر ما نقلته من خط الطوسي
اقول وقد ذكر هذا الحديث الشريف ابو عبد الله محمد بن علي بن الحسن
علي بن الحسين بن عبد الرحمن العلوي بالاسناد المتقدم اليه حدثني ابو
محمد بن احمد بن عبيد الله البوابي لفظا قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن
الجارة وكتبته من خطه قال اخبرنا علي بن الحسين بن الحجاج املاء من حفظه
قال كنا في مجلس عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وتم الحديث على
نحو ما ذكرناه ولم يقل ابن عمي وفيه تغيير لا يضر طائلا وقال في آخره الحسن
بن زيد بن محمد بن اسماعيل بن الحسن بن زيد بن الحسن بن علي بن ابي طالب عليهم
السلام المعروف بالداعي الخارج بطبرستان اقول هذا الحسن بن زيد
صاحب الدعوة بالري قتله مرداويج ملك بلاد كثيرة قال الفقيه صفي
الدين محمد بن معد رحمه الله وقد رايت هذا الحديث بخط ابي يعلى محمد

ايضا ومن محاسن القصص والصلوة والزيارة وقراءة القرآن وعدنا الى ما كنا عليه من القراءة ساعة ثم ارتاح من القبر وخرج على القبر ومن بعده

رضي الدين علي بن طاوس عن الشيخ حسين بن عبد الكريم الغروي وانه كان الفطا [illegible] او ينقص ما وجدته مسطورا وكان قد وفد الى المشهد الشريف الغروي على ساكنه افضل السلام رجلا اعمى من اهل تكريت وكان قد عمي على كبره وكانت عيناه بائنتين على خده وكان كثيرا ما يستغيث عند المشهد ويخاطب

ظهور کرامات از حوالی تربت امیر المؤمنین علیه السلام نقل شیروزا بنیا

ما قرأته بخط والدي على ظهر كتاب بالمشهد الكاظمي على مشرفها السلام
ما صورته قال سمعت من شهاب الدين بنداد بن ملكدار القمي يقول
حدثني كمال الدين شرف المعالي بن غياث القمي قال دخلت الى حضرت مولانا
امير المومنين علي بن ابي طالب عليه السلام فزرته وتحولت الى موضع المسألة
ودعوت وتوسلت فتعلق مسمار من الضريح المقدس في قبائي فمزقه
فقلت يا امير المومنين ما اعرف عوض هذا الا منك وكان الى جانبي
رجل رأيه غير رائق فقال مستهزئا ما يعطيك عوضه الا قباء قرمزيا
فانفصلنا من الزيارة وجئنا الى الحلة وكان جمال الدين قشتمر الناصري
رحمة الله عليه قد هيأ لشخص يريدان ينفذه الى بغداد يقال له ابن مايست
في قباء وقلنسوة فخرج الخادم على لسان قشتمر وقال هاتوا كمال الدين القمي
المذكور قال فاخذ بيدي ودخل الى الخزانة وخلع علي قباء ملكيا قرمزيا
فخرجت ودخلت اسلم على قشتمر واقبل كفه فنظر الي نظرا عرفت الكراهة
في وجهه والتفت الى الخادم كالمغضب وقال طلبت فلانا يعني ابن مايست
فقال الخادم انما قلت كمال الدين القمي وشهد الجماعة الذين كانوا جلساء الامير
بعضو كمال الدين القمي المذكور فقلت ايها الامير ما خلعت علي انت
هذه الخلعة بل امير المومنين خلعها علي فالتمس من الحكاية فحكيت له
ساجدا وقال الحمد لله كيف كانت الخلعة على يدي ثم شكر وقال
هذا آخر ما حدث به شهاب الدين وكتب احمد بن طاوس هذا آخر ما وجدته
بخطه فنقلته ايضا ووجدت ما صورته عن العم السعيد رضي الدين

لجناب الاشرف المقدس بخطاب فيه خشونة وكنت تارة اهم بالانكار عليه [illegible] الفاروق الصحيح عنه فمضى على ذلك مدة فاذا انا في بعض الايام قد فتحت الخزانة اذ سمعت صيحة عظيمة فظننت انه قد جاء للعلويين شيء او قتل في المشهد قتيل فخرجت التمس الخبر فقيل لي هذا اعمى قد رد الله بصره فجئت [illegible] الاعمى فلما وصلت الى الحضرة الشريفة وجدت ذلك الاعمى بعينه وعيناه كاحسن ما يكون فشكرت الله تعالى عن ذلك وزاده والذي عن [illegible] الاحياء وكيف [illegible] يقول من عجائب طرائف حكاية [illegible] هذه الرواية ذكرها [illegible] ١٦٣

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مجلس چوتھی روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

و بالحیات پیدا ہوئی دنیا میں اسی غم کی لیئی + روناہی جلای چشم پرنم کی لیئی + ہمکو دو دو ...
بخشین + انکھین رونیکو ہاتھہ ماتم کی لیئی دیئی ہمراہ لحد مین باغ لیجاوینگی + جنس طرب و فراغ
لیجاوینگی + روشن ہین دل و جگر مین داغ حسنین + ہم قبر مین دو چراغ لیجاوینگی + ہاں ہی ہشیار بہی
کبہی ہوویگا + کس منہ سی خدا کی روبرو ہوویگا + بی روشنی آج اتی نہین نیند کبہی + کل گور اندہیری
اور تو ہوویگا + ماہی بہائی ہی جو رکہتی تہی محبت زینب + دیکہا کرتی تہی شہ کی صورت زینب
الفت مین تہا دونکو جہاد کا خیال + قرآن کی کرتی تہی تلاوت زینب + تمہید بکام مناقب
اور کرامات سبط رسول خدا علیہ السلام والہ الہدی کلام حسن بیج امام
کام اور دہان ناطقی کو شیرین کرتا ہی + اور انسجام سخن گوہر فضائل سی جیب ذو المنن کی انجمن سیاسی کا
دامن بہرتا ہی + خوشا زبان صدق ترجمان جو ذکر مین جگر بند رسول کی عذب البیان ہو + مرحبا و
دل پر ایمان کہ وصف فرزند بتول کا راغب اور ثنا خوان ہو + وہ تشنہ کام شربت وصال کہ دست
ساقی اجل کا ساغر کش صہبای بلا ہی + اور جام زلال شہادت کو دورۂ امتحان مین بڑی صبر سی پیا ہی +
وہ سکی شاہ جفاکار نی بیچ راحت کی بدلی آب الماس جان ستان دیا + خوانسالار قضا نی بزم ضیافت
عوض مائدہ حسرت اور یاس پر مہمان کیا + تشنہ زندگانی مین شفای آفت سی بدام درد تہ دو پایا کیفیت
جوانی مین پیالۂ محبت سی ذائقہ موت اوٹہایا + تنا مین قتل و قتال کی راہ خدا پر قدم رکہا ہی + دنیا کی
استقلال مین سبیل نجات بتانی کو عالم نہانی اور پیدا ہی + قصر عزت مین بنیاد ہمت کا امکان بنایا
جگر کی ٹکروں سی کاشانہ شجاعت کا سامان بڑہایا + حب سی شاہ ذوالفقار کی سر تابدار مین تیغ لگا
خلف حیدر کرار نی اعدا کی ہاتہ سی زہرات اینڈ پائی + ورثہ امامت اور سلطنت کو جبر سی چہین لیا اسیا

مجلس نہم۔ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

نقد و جنس جتنی مصلّای نماز بہی غارت کیا۔ رانکو زخم سی خنجر ستم کی دو کہایا۔ پیر مین عصای زہرآلود لگا کہا لگایا۔ جسی جنبِ خدا سو بازہ مین دوش پیمبر پہ چڑہاتی۔ نظرون سی گرایا۔ جسکا جہولا اعزاز مین جبرئیل ہلاتی اونکو جامۂ محنت پہنلایا۔ طعنہ اور شماتت مین اونپر کیا کیا زبان درازی کی۔ چند روزہ عمر اوس مظلوم کی صدمۂ مصیبت مین گذری۔ حضرتِ رسالت کی وصیت نی یہ نتیجہ ہدایت دکہایا۔ سبطِ نبی کی حرمت عالی کا مرتبہ جو بنایا تہا امت نی بہلایا۔ ای اہلِ ولا اوس مولا کی تہوڑی مناقب سنو کہ دل خوش ہو پہر مصائب عزا پر نوائب کو یاد کرو اور نالہ و شیون مین رہو۔ رُوِیَ وُلِدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ ثَلَاثٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ وَقِیْلَ سَنَۃَ اِثْنَیْنِ ولادت باسعادت امام حسن علیہ السلام کی شہرِ مدینہ مین ہوئی جو تیسرا برس ہجرت کا ذکر کیا تاریخ ماہ رمضان کی پندروین شب تہی اور دوسرا سال بہی لکہا ہی جو بعض ناقل روایت نی کہا ہی رُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اٰبَآئِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ اَہْدٰی جَبْرَئِیْلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِسْمَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَخِرْقَۃَ حَرِیْرٍ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّۃِ وَاشْتُقَّ اِسْمُ الْحُسَیْنِ مِنْ اِسْمِ الْحَسَنِ × جعفر بن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم السلام سی روایت آئی کہ بعد از ولادت امام حسن علیہم السلام جبرئیل نی خدمتِ پیغمبر مین بارپائی نام حسن اور خرقۂ حریر جنت کا ہدیہ لایا کہ اسم حسین کو اوسکا تصغیر بنایا وَقَالَ ابْنُ الْخَشَّابِ کُنْیَتُہٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاَلْقَابُہُ الْوَزِیْرُ وَالتَّقِیُّ وَالْقَائِمُ وَالطَّیِّبُ وَالْحُجَّۃُ وَالسَّیِّدُ وَالسِّبْطُ وَالْوَلِیُّ ابن خشاب نی کہا ہی ابو محمد کنیت حسن مجتبیٰ ہی اور القاب جناب یہ ہین جو اوپر مذکور گذری ہین جاءت بہٖ اُمُّہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ السَّابِعِ مِنْ مَوْلِدِہٖ فِیْ خِرْقَۃٍ مِنْ حَرِیْرِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ جَبْرَئِیْلُ قَدْ نَزَلَ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ولادت کی ساتوین دن فاطمہ زہرا نی فرزند کو جامۂ حریر جنت اوڑہایا۔ وہ حلہ کہ جبرئیل نی پیغمبر کو دیا تہا اوسمین لپیٹا

مجلس چوتھی روایات فضیلت و حالات امام حسن مجتبیٰ علیه التحیة والثنا

والد کی پاس پہنچایا + مانند جان آغوش مین لیا + منہ چوما بہت پیار کیا فَسَمَّاهُ حَسَنًا وَعَقَّ
عَنْهُ كَبْشًا حضرت نی اوس مولود مسعود کا نام حسن رکھا اور برسم عقیقہ دنبی کو قربانی مین
ذبح فرمایا وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأَمَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً موی سر انور
منڈائی چاندی تولی فرق مین خلوق لگایا اوس بال کی برابر نقرہ برکت آل کو صدقات
فقرا مین بٹوایا رَوَى عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ
الرِّضَا عَنِ التَّهْنِيَةِ بِالْوَلَدِ مَتَى فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هَبَطَ
جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ بِالتَّهْنِيَةِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ علی نی اپنی باپ اور حسین بن خالد
روایت کی جو کہا کہ مینی ابو الحسن امام رضا علیہ السلام سی پوچھا اگر فرزند کسی کا پیدا ہو تو کون
دن ہی خوشی منانی کو + فرمایا جب حسن مجتبیٰ کی ولادت تھی دایہ ایام کو پیرایہ نشاط دیا تو ساتوین
روز جبرئیل نی خدمت رسول مین تہنیت کو نزول اجلال کیا + وَأَمَرَهُ أَنْ يُسَمِّيَهُ
وَيُكَنِّيَهُ وَيَحْلِقَ رَأْسَهُ وَيَعُقَّ عَنْهُ وَيَثْقُبَ أُذُنَهُ بعد ادای مبارکباد
عرض کی اس پسر ماہ پیکر کو نام اور کنیت ہم نام سی مفتخر فرمایئے + سر پر خوشبوی خلوق بہ ستور
عقیقہ کرو کان کی لو چھیدو + قَالَ وَكَانَ لَهُمَا ذُؤَابَتَانِ فِي الْقَرْنِ الْأَيْسَرِ وَكَانَ
الثَّقْبُ فِي الْأُذُنِ الْيُمْنَى فِي شَحْمَةِ الْأُذُنِ وَفِي الْيُسْرَى فِي أَعْلَى الْأُذُنِ فَالْقُرْطُ
فِي الْيُمْنَى وَالشَّنْفُ فِي الْيُسْرَى راوی نی کہا کہ فرق حسنین کی داہنی سمت چوٹیان گیسو کی
اور کان کی سیدہی لو مین سیدہی بائین گوش مین اوپر سوراخ کیا تھا جسمین جانب راست بندی
ڈالی اور دوسری طرف بال کا گوشوارہ پہنائی رَوَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الرِّضَا قَالَ
كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحَسَنِ الْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحُسَيْنِ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ
أَمْرِهِ حسن ابن خالد نی امام رضا علیہ السلام سی روایت کی فرمایا نگین انگشتری حسنین علیہما السلام کی

و اخبرنا ابو الحسن بن بشران العدل ببغداد عن ابی عمرو بن السماک عن حنبل بن اسحاق عن داود بن عمرو عن صالح بن موسیٰ عن عاصم بن بهدلة عن يحيى بن يعمر قال بعث الى الحجاج فقال يا يحيى انت الذی تزعم ان ولد علی من فاطمة ولد رسول الله قلت له ان آمنتنی تکلمت قال فانت آمن قلت له نعم اقرأ عليك كتاب الله ان الله يقول ووهبنا له اسحاق ويعقوب كلا هدينا الى ان قال وزكريا ويحيى وعيسى

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

یہ عبارت کہتی ہے وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَہٗ سَبْعُ سِنِیْنَ وَاَشْہُرٌ وَقِیْلَ
ثَمَانِیْ سِنِیْنَ جب خیر الوریٰ نے دنیا سے رحلت کی تو عمر حسن مجتبیٰ سات برس اور ایک
مہینے کی تھی اور آٹھ سال کی بھی روایت ہے جو مدت مختلف بیان ہے وَقَامَ بِالْاَمْرِ
بَعْدَ اَبِیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَہٗ سَبْعٌ وَثَلَاثُوْنَ سَنَۃً وَاَقَامَ فِیْ خِلَافَتِہٖ
تِسْعَ سِنِیْنَ وَسِتَّۃَ اَشْہُرٍ وَثَلَاثَۃَ یَوْمٍ اپنے والد علیہ السلام کے بعد سینتیس برس کے
سن میں تخت خلافت پر بیٹھے اور نو سال چھ مہینے اور تین روز امام خلافت رہے رُوِیَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ انس بن مالک نے کہا شبیہ تھا رسول خدا
علیہ التحیۃ والثناء زمانے میں حسن بن علی علیہما السلام کی مانند کوئی نہ تھا وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِنَّ الْحَسَنَ ابْنِیْ اَشْبَہُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ
اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِکَ امیر المومنین فرماتے ہیں سر سے تا سینہ حسن فرق سے کمر تک بصورت خاتم
انبیا ہے اور نیچے سینہ سے تا ناخن پا حسین کا بدن بہت ملتا ہے اَیْضًا رَوٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ الْوَاعِظُ فِیْ کِتَابِ شَرَفِ النَّبِیِّ مَرْفُوْعًا اِلٰی جَابِرِ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ ابو سعید محمد بن عبد
الملک واعظ نے کتاب شرف النبی میں روایت کی ہے کہ جابر انصاری نے یہ حدیث رسول اکرم کی
زبانی سنی ہے مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی
الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حضرت صادق نے فرمایا جو شخص چاہے بہترین جوانان جنان کو دیکھے اور شاد ہو
تو نظر کرے وہ حسن بن علی علیہما السلام کے چہرۂ تاباں اور رخسار درخشاں کو رُوِیَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَنَادٰی عَلٰی بَابِ دَارِ فَاطِمَۃَ ثَلَاثًا

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

فلم یجبہ احد ابن عباس فی کہا ایکدن سرورِ انبیا کی ہمراہ تہا اوس جناب فی دروازہ فاطمہ زہرا کی قدم رنجہ کیا تین مرتبہ بابِ ولایت مآب پر پکاری مگر کسی فی جواب ندیا قال الی الحائط فقعد فیہ و قعدت الی جانبہ پس دیوار سی تکیہ لگایا زمین پر جلوس فرمایا مین بہی رفاقت مین بڑہا اونکی پاس جا کی بیٹہا فبینا ہو کذالک اذ خرج الحسن بن علی قد غسل وجہہ و علقت علیہ سبحۃ ناگاہ نورِ نگاہ زہرا حسن ابن علی علیہم السلام برآمد ہوی دو نور رخساری غیرتِ مہر و ماہ دہوی منہ پر گیسوی عنبرین بکہری تہی قال فبسط النبی یدہ و مدہا ثم ضم الحسن الی صدرہ و قبلہ و قال ان ابنی ہذا سید شباب اہل الجنۃ و لعل اللہ عز و جل یصلح بہ بین فئتین من المسلمین راوی کہتا ہی دیکہتی ہی خیر البشر فی ہاتہہ اپنی پہیلای پیار او محبت مین سینہ و سرِ دلبند بتول کی چہاتی سی لگائی فرمایا یہ بیٹا میرا جوانان جنت کا سید اور سردار ہی اوسکی ہاتہہ سی خدا ملاپ کا دو گروہ مسلمین کو جنہین لڑائی ہو ... روی عن الترمذی فی صحیحہ مرفوعا الی اسامۃ ابن زید قال طرقت علی النبی ذات لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج الی و ہو مشتمل علی شیٔ ما ادری ما ہو ترمذی فی اس روایت کو اپنی صحیح مین زید ابن اسامہ سی مرفوع لکہا ہی اوسنی کہا ایک رات کو خدمتِ رسول مین واسطی بعض حاجت کی قدم رکہا تہا جب حضرت برآمد ہوی دوات سرا سی معلوم نہین کیا چیز بغل مین لئی تہی فلما فرغت من حاجتی فقلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ جب کہ مین اپنی کام سی فراغت کر چکا پوچہا کیا لیا ہی تمہاری ساتہہ ای خیر الوری فکشفہ فاذا الحسن و الحسین علی ورکیہ سرورِ انبیا نی کپڑا کہولا تو نور دیدہ اسکا حسن اور حسین علیہما السلام کو دونوں

مجلس چہتی روایات فضیلت و رحلت و شہادت امام حسن مجتبی علیه التحیة والثنا

کولون پر چڑہا دیکہا فقال هذان ابنای و ابناء ابنتی اللهم انی احبهما فاحبهما
واحب من یحبهما ارشاد کیا یہ میری دو پسر جگر بند ہین دختر نیک اختر کی فرزند ہین
خداوندا مین دوست رکہتا ہون انکو تو بہی پیار کرتا رہنا دونو کو اور جو انسی الفت رکہتا ہو
تو چاہنا اوسکو مروی عن الترمذی مرفوعا الی ابن عباس انه قال کان
رسول الله حامل الحسن بن علی علی عاتقه اور یہی روایت ہی ترمذی سی مرفوع
طرف ابن عباس کی جو اوسنی کہا ایکروز پیغمبر خدا نی امام حسن مجتبی کو اپنی دوش پر چڑہایا تہا
فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی و نعم الراکب هو
ایک شخص دیکہہ کی تعجب سی بولا کیا تحفہ مرکب ہی ایسا صاحبزادی تمہارا سوار براق و رفرف
اوسکو جواب دیا بلکہ وہ اچہا راکب عز و شرف ہی گہوڑی کا مروی عن ابن عباس قال ان
رسول الله صلی الله علیه وآله کان جالسا ذات یوم اذ اقبل الحسن علیه
السلام کتاب امالی مین ابن عباس کی زبانی یہ روایت لکہی ہی کہ ناقل نی اپنی سند سی یون حکایت
کی ہی ایک روز جناب سرور کائنات مسجد مین بیٹہی تہی جو امام حسن علیه السلام نانا کی خدمت مین
چلی آئی فلما راه بکی ثم قال الیّ الیّ فما زال مدّ یده حتی اجلسه علی فخذه
الیمنی دیکہتی ہی اوس نور نظر کی بی اختیار پیغمبر خدا رونی لگی فرمایا ہمارے پاس آؤ شتابی
گلی سی لگ جاؤ ہاتہہ پہیلا کی اونکو اپنی طرف کہینچا داہنی ران پہ گود مین بٹہا لیا وساق
الحدیث الی ان قال حدیث طولانی اتنا بیان ہوا یہان تک جو ابن عباس نی کہا فقال
النبی واما الحسن فانه ابنی وولدی ومنی وقرة عینی وضیاء قلبی
وثمرة فؤادی مخبر صادق نی ارشاد کیا امام حسن محبوب ذو المنن ہی میرا بیٹا ہی فرزند
دلکا سرور دینی والا آنکہوںکا اور جیالا ہی آرام جان اور تن ثمر ہی زندگانی کا ثمری گلدستہ جگر کا

ان یقال الحسن والحسین ولدا رسول الله فان قلت ایجوز
و ولدا رسول الله و ذریة رسول الله
رسول الله قلت نعم لان الله سماهم ابناءه فی
لو اوصی لولد فلان بمال دخل فیه اولاد البنات
وسمی الله تعالی عیسی ذریة ابراهیم
اهل اللغة فی ان ولد البنات من نسل الرجل

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اسکی نہالِ وجود سی معطر ہی وَهُوَ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْأُمَّةِ
أَمْرُهُ أَمْرِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي مَنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وہ سید
جوانانِ جنان ہی اور میری است پر خدا کی حجت عیان ہی اوسکا حکم اور قول بعینہ امر ہی آیا
جسنی اوسکی طاعت مانی میرا فرمان بجالایا ہی جو اوسکی ہدایت پر ستابی اور خلاف مرضی
کریگا وہ ملتِ حنفی اور طریقِ اسلام سی خارج رہیگا وَإِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ تَذَكَّرْتُ
مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِي میں جب اس فرزندِ مظلوم کو سامنی دیکھتا ہون
جو محنت اور ذلت اوسپر گذریگی یاد کرتا ہون فَلَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُقْتَلَ
بِالسَّمِّ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا یونہین جور و جفای اعدا سی مصیبت اوٹھایگا تاکہ زہر جفا سی
شہید کیا جایگا فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَبْكِي الْمَلَائِكَةُ وَالسَّبْعُ الشِّدَادُ بِمَوْتِهِ وَتَبْكِيهِ
كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ اوسکی غم اور ماتم سی
جملہ فرشتی داد بکا دینگی زمین اور آسمان سی اشکِ خونین بہینگی سب مخلوق دنیا نالہ و
شیون کرینگی حتی مرغانِ ہوا ماہیانِ دریا تڑپتی رہینگی فَمَنْ بَكَاهُ لَمْ تَعْمَ عَيْنُهُ
يَوْمَ تَعْمَى الْعُيُونُ وَمَنْ حَزِنَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوبُ
جو اوسکی شہادت سی رویگا وہ روزِ قیامت مبتلای رقت نہوگا جو اوسپر حزن و
الم سی فریاد کریگا جس دن ساری قلوب غمین ہونگی کوئی اندوہ نہ پایگا وَمَنْ زَارَهُ
فِي بَقِيعِهِ ثَبَتَتْ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ جو اوسکی مرقدِ
منور پر زیارت کرنی جائیگا وہ روزِ محشر کو اوسکا قدم عبورِ صراط سی لغزش میں نہ آئیگا
مَرْوِيٌّ عَنِ النَّسَائِي بِسَنَدِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ

۱۴۱

مجلس حج تہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

حامل حسنًا محدث نسائی فی اپنی سند سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن شداد فی باپکی
زبانی یہ عبارت کہی ہے ایکدفعہ رسول خدا نماز عشا کی واسطے برآمد ہوئے حسن مجتبی کو آغوش مین
لئے مسجد مین پہنچے فتقدم النبی فوضعہ محراب مین قدم انور پڑھا یا اوس فرزند کو
برابر اپنی بٹھایا ثم کبر للصلوۃ فصلی فسجد بین ظہرانی صلوتہ سجدۃ
فاطالہا تکبیرۃ الاحرام کہی نماز شروع کی جب سجدے مین جہکی تو بہت دیر لگی
قال ابی فرفعت راسی فاذا ہو الصبی علی ظہر رسول اللہ وہو ساجد
فرجعت الی سجودی راوی کہتا ہے زبان والد پر یہ سخن آیا کہ مینی کہبرا کی اپنا سر اوٹھایا
ناگاہ اوس طفل کو پشت پیغمبر پر سوار دیکھا جلدی پہر سجدے مین سر کو جہکا رکہا فلما
قضی رسول اللہ الصلوۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین
ظہرانی صلوتک سجدۃ اطلتہا مقتدای انبیا کو نماز سے ہر گاہ فرصت ملی اصحاب نے
تعجب سے عرض کی ای قبلۂ انام و کعبۂ مرام آج کیا باعث ہوا جو تمنی ذکر سجدے کو امتداد
طول دیا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک ہمنی ایسا جانا کہ کچہہ
امر تازہ ظہور مین آیا خواہ کوئی حکم ایکی واسطے حامل وحی لایا قال کل ذلک لم یکن
الا ابنی ارتحلنی فکرہت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ حضرت نی فرمایا
ان معاملات سے ایک نتہا مگر یہ فرزند میرا میرا پیٹہ پر سوار بیٹہا جبتک وہ پشت سے
خوشی سی نہ آیا میں بلا عجلت رب سی سر نہین اوٹہایا ایضًا حدثنا ابو یعقوب
یوسف بن الجراح عن رجالہ عن حذیفۃ بن الیمان قال بینما رسول اللہ
علی جبل اظنہ حری او غیرہ ومعہ ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وجماعۃ
من المہاجرین والانصار وانس حاضر لہذا الحدیث وحذیفۃ یحدث

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

ابو یعقوب ابن یوسف نے اپنی محدثین اور حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ایک روز بہار پر سرور
کائنات کے پاس یاران صحابہ سے جماعت فراہم تھی بولا ہون وہ جبل بڑی یا اور کوہ ثانی طور سینا تھا
جو اسوقت حذیفہ فخر کلیم سے مشغول کلام ہو رہا تھا اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
يَمْشِي عَلَى هُدُوٍّ وَوَقَارٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نا گاہ
حسن مجتبی نے مزید وقار اور تمکین سے خراماں وہاں جلوہ کیا ختمی پناہ نے اونکو باندیدہ رحمت یزدانی
آتے دیکھ لیا وَقَالَ اِنَّ جَبْرَئِيلَ يَهْدِيهِ وَمِيكَائِيلَ يُسَدِّدُهُ وَهُوَ وَلَدِي
وَالطَّاهِرُ مِنْ نَفْسِي وَضِلْعٌ مِنْ اَضْلَاعِي هٰذَا سِبْطِي وَقُرَّةُ عَيْنِي بِاَبِي هُوَ
خیر الوری بولے یہ وہ مرحبا والا آیا جسکی وہ اعلی بارہا جبرئیل ہر ایک جنت لایا میکائیل آدمی
پیارمین خدمت کرتا رہا جبرالاؤلا ہی جو رسول خدا نے اپنا بیٹا کہا میرا روح روان اور پارہ جسم و
جان ہے ایسا فرزند نور چشم کہ او سپیر پیغمبر قربان ہے وَقَامَ رَسُولُ اللهِ وَقُمْنَا مَعَهُ
وَهُوَ يَقُولُ لَهُ اَنْتَ تُفَّاحِي وَاَنْتَ حَبِيبِي وَمُهْجَةُ قَلْبِي وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَمَشٰى
مَعَهُ وَنَحْنُ نَمْشِي سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ نواسے کی جانب دوڑے ہم سب اونکے ہمراہ تعظیم کو اٹھ کھڑے
ہوئے کہتے جاتے تو میرا سیب خوشبو گل شاخ آرزو نتیجہ زندگانی ہے محبوب دلدار جانی
تن و من کا سرمایہ شادمانی ہے خوشی مین امام حسن کا ہاتھ پکڑے پھرتے ہم لوگ بھی خاطر سے آد
ادھر ادھر ٹہلتے حَتّٰى جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُولِ اللهِ وَهُوَ لَا يَرْفَعُ
بَصَرَهٗ عَنْهُ پس وہ سرور عالم ایک طرف سر بر خاک پر تکیہ دے بیٹھے سارے اصحاب مانند دائرہ
انجم گرد ماہ رسالت فراہم ہوئے تاکہ دیکھیں خیر البشر اوس دلبر سے کیا سلوک فرماتے ہیں لا کن پیغمبر
باری محبت کی اوس سے اپنی نظر نہ اوٹھاتے تھے ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِي هَادِيًا
مَهْدِيًّا هٰذَا هَدِيَّةٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لِيْ يُنْبِئُ عَنِّيْ وَيُعَرِّفُ النَّاسَ

فلما لا بنته ابن علی الحنفیه قب ولدت الحسن ولما اثنتا عشرة سنة وفاته الحسن والحسین والحسن سقط وفی معانی القتیبی ان محسنا فسد من بعد فقالت العاتکی ونبذیت ب ان بالاسناد المتاخر

عن الرضا عن آبائه عن علی بن الحسین عن اسماء بنت عمیس قالت
الحسین عن اسماء بنت فاطمة بالحسن والحسین فلما
ولدت الحسن جاءت به النبی فقال یا اسماء هاتی ابنی
فدفعته الیه فی خرقة صفراء فرمی بها النبی وقال
یا اسماء الم اعهد الیکم ان لا تلفوا المولود فی خرقة
صفراء فلففته فی خرقة بیضاء ودفعته الیه فاذن
فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی بای شیء
سمیت ابنی قال ما کنت لاسبقک باسمه یا رسول
الله فقال ولا انا اسبق باسمه ربی ثم هبط جبرئیل فقال یا محمد
العلی الاعلی یقرئک السلام ویقول علی منک
بمنزلة هارون من موسی فسمه باسم ابن هارون
قال وما اسم ابن هارون قال شبر قال لسانی عربی قال جبرئیل سمه الحسن قالت
اسماء فسماه الحسن فلما کان یوم سابعه
عق النبی صلعم بکبشین املحین واعطی القابلة
فخذا ودینارا وحلق راسه وتصدق
بوزن الشعر ورقا وطلی راسه بالخلوق
ثم قال یا اسماء الدم فعل الجاهلیة قالت
اسماء فلما کان بعد حول ولد الحسین
کشف قال کمال الدین ابن طلحة اعلم
ان هذا الاسم الحسن سماه به جده رسول الله

۱۲۳

فانه لما ولد له قال ما سمیتموه
قالوا حربا قال بل هو حسن ثم انه
صلی الله علیه واله عق عنه کبشا
وبذلک احتج الشافعی فی کون
العقیقة سنة عن المولود ونقل
ذلک النبی وضع ان تقطع ساطعه
وقال لما احلق راسه وتصدق

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَنَا بِہِمْ وَیُحْیِیْ سُنَّتِیْ وَیَتَوَلّٰی اُمُوْرَہُمْ فِیْ فِعْلِہٖ پھر فرمایا قریب ہی کہ میری بعد
یہ امام رہنما سبکا رہیگا خلق کو طریق حق پر ونزات ہدایت کریگا یہ بھی ہدیہ کرامت اور عنایت
خدا ملاہی ہے میری ملت اور شریعت کا برپا کرنیوالا ہی ہے احیای دستور فرض اور سنت عمل ہیں
لانیوالا امور دین کو سرانجام دنیا پر سلوک حسن بتائیں یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ فَیَرْحَمُہٗ رَحِمَہُ اللّٰہُ
مَنْ عَرَفَ لَہٗ ذٰلِکَ بِرَّنِیْ فِیْہِ وَاَکْرَمَنِیْ فِیْہِ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نظر عنایت
سی دیکھی گا فضل وکرم اپنا اوسپر شامل رکھی گا خدا بخشی اوسی جو رکھی کو اس فرزند کی پہچانی
میری پاس حرمت کو اوسکی عزت اور توقیر میں مانی رُوِیَ عَنْ یَعْلٰی مُرَّۃَ اَنَّہٗ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ دُعِیْنَا اِلٰی طَعَامٍ فَاِذَا الْحَسَنُ یَلْعَبُ بِالطَّرِیْقِ یعلی ابن مرہ
کہا ایکروز میں رفاقت رسول خدا میں چلا واسطی جو کسی نی دعوت طعام کو بلایا تھا
راہ میں حسن مجتبیٰ کو ہمراہ اطفال کھیلتی دیکھا فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ اَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ یَدَہٗ
فَجَعَلَ یَمُرُّ مَرَّۃً ہٰہُنَا وَمَرَّۃً ہٰہُنَا یُضَاحِکُہٗ خیر الوری ہاتھہ پھیلا کی ہم سب اگی بڑہا
پیار کرنی کو شوق تماسی جانب فرزند بہر او دوڑی وہ شہزادہ کبھی اِدہر جاتا اور کبھی اودہر
کترا جاتا اور ہنستا حَتّٰی اَخَذَہٗ فَجَعَلَ اِحْدٰی یَدَیْہِ فِیْ ذَقَنِہٖ وَالْاُخْرٰی
بَیْنَ رَاْسِہٖ ثُمَّ اَعْتَنَقَہٗ فَقَبَّلَہٗ خیر البشر ہی اوسکا تعاقب کرتی تا کہ اوسی کو پکڑا
فرط الفت میں ایک ہاتھہ سر پر دوسرا ٹھڈی کی نیچی رکھا منہ چوما گلی سی لگایا دوست سی رکھی بڑھایا
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّہٗ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ سِبْطَانِ مِنَ الْاَسْبَاطِ پھر خاتم انبیا نی صحابہ سی کہا حسن میرا ہی اور میں
اوسکا خدا دوست رکھی اوسی جو پیار کری اسی بدرستیکہ حسن اور حسین دو سبط ہیں خیر الوری کی
اَیْضًا رُوِیَ رُکْنُ الْاَئِمَّۃِ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مِیْکَائِیْلَ مَعْنَعَنًا عَنِ الْاَنَسِ

فاطمة في ذي الحجة من السنة
والده علي بن ابي طالب
سنة ثلاث من الهجرة وكان
في النصف من شهر رمضان
قال كمال الدين بن طلحة

ومن كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ان النبي كان

يعوذهما بالمعوذتين

ثم المعوذتان قال ابن عقيل

وانما سميا من القرآن الكريم

عيون المعجزات

مجلس چوتهى روايات فضيلت و حالات شهادت امام حسن مجتبى عليه التحية والثناء

قالت كان رسول الله جائعا لا يقدر على ما يأكل ركن الائمه عبدالحميد ابن

يسكابل نى سلسله رواة سى زبانى بى بى عايشه نقل كيا ايك دفعه رسولخدا بهت گرسنه هوى

مطلق كهانى كو ميسر نتها فقال لي هاتي ردائي فقلت اين تريد قال الى فاطمة

ابنتي فانظر الى الحسن والحسين فيذهب بعض ما بي من الجوع

مجهسى بولى ميرى ردا لا ا دبيتى نكو كا عزم هو الا كهانا كها هوا فرمايا بيٹى فاطمه كى پاس جاتا هون

تا كه حسنين كو ديكهون بلكه صدمه فاقه جاى تعجب اشتها كو پيارى باتون سى بهولون فخرج

حتى دخل على فاطمة فقال يا فاطمة اين ابناي فقالت يا رسول الله

خرجا من الجوع وهما يبكيان پس گهر سى باهر نكلى تا كه حجره فاطمه زهرا مين پهنچى كها اى

نور ديده ميرى دونو پسر كهان هين عرض كى بهوك سى روتى چلى گئى معلوم نهين كه هر سو سرگردان هين

فخرج النبي في طلبهما فرأى ابو درداء فقال يا عويمر هل رأيت ابني

خير الورى فى تلاش مين فرزندونكى قدم ركها راه مين ابو دردا ملى اونسى پوچها كهين اى عويمر

بچى تمهين معلوم هى ميرى تو هو سكى بتا قال نعم يا رسول الله هما نائمان في ظل

حائط بني جذعان فانطلق النبي فضمهما وهما يبكيان وهو يمسح الدموع

عنهما جواب ديا هان اى رسولخدا دونو كو سايه ديوار مين بنى جذعان كى سوتا چهوڑا آنحضرت اوده

گئى حسنين كو اوٹها كى سينه پر سر اونكا ركها وه شدت جوع سى گريان تهى سرتاپا چشم كو دامان

رسالت مين پونچها فقال له ابو درداء دعني احملهما فقال يا ابا درداء

دعني امسح الدموع عنهما فوالذي بعثني بالحق نبيا لو قطرت قطرة

في الارض لبقيت المجاعة في امتي الى يوم القيامة ابو دردائى نى كها چاها

اگر اجازت پاؤن تو ان دونو كو اپنى دوش پر چڑها لون جواب ديا چهوڑ دو گل سى لگا دون انسو پونچهون

١٨٥

على ابن ابيطالب كا على عن ابيه

شهد الله على ذلك والمقداد بن الاسود والزبير بن العوام

الحسين فان الاكبر من ولده

قال ابراهيم الى على ابن ابيطالب

مجلس ہفتم بیچ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

آنکھو نکا اوسکی قسم ہی جسنی مجھی نبوت پر بحق بھیجا اگر قطرہ اشکِ حسنین کا اسدم زمین پر گری

تا قیامت بلای فاقہ میری امت پر مسلط رہی ثُمَّ حَمَلَهُمَا وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَبْكِي

پس سید انبیا نی کاندہون پر نواسونکو بٹھایا وہ روتی تہی حضرت نی بہی مزید الفت سی آنسوئکا

دریا بہایا فَجَاءَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَبُّ الْعِزَّةِ جَلَّ

جَلَالُهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَا هٰذَا الْجَزَعُ ناگاہ جبرئیل ای تسلیم کی اور کہا

یا محمد تمپر خدا اسلام بہیجتا ہی اور باعثِ زاری فرط کرم سی پوچہتا ہی فَقَالَ النَّبِيُّ يَا جَبْرَئِيلُ

إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَيَسُرُّهُمَا أَنْ أُحَوِّلَ أُحُدًا ذَهَبًا وَلَا يَنْقُصُ الْبَتَّةَ مَا عِنْدَهُ

شَيْءٌ نبی بولی ای برادر مین جزع سی رقت نہین کرتا بلکہ خواری دنیا سی اندوہ اور قلق دل پر گذرتا

جبرئیل نی عرض کی اللہ فرماتا ہی چاہتی ہو کہ فراغت بخشون احد کا پہاڑ تمہاری لئی سونیکا

بنا دون اور جو رتبہ قرب و منزلت ہی کچہہ نہ گہٹاون ساری خزاین جہان صرف روزمرہ

بتادون قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يُحِبَّ الدُّنْيَا وَلَوْ أَحَبَّهَا لَمَا جَعَلَ لِلْكَافِرِ

أُكْلَهَا سید اصفیا نی انکار کیا مین نہین مانگتا پوچہا کسواسطی بولی سبب خواری دنیا کہ

خدا بیزار ہی اوسکی متاع لذت سی اگر ایسا ہوتا تو کافر کو کہانا پینا نہین ملتا نعمات سی

فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ادْعُ بِالْجَفْنَةِ الْمَنْكُوسَةِ الَّتِي فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ

ہر گاہ ختمی پناہ اپنی دلبندون پہنچی جبرئیل نی کہا ہی یا نبی اسداو ٹہالا اوس گہر کو جو

جہری مین اولٹا پڑا ہی قَالَ فَدَعَا بِهَا فَلَمَّا حُمِلَتْ فَإِذَا فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ كَثِيرٌ

فَقَالَ كُلْ يَا مُحَمَّدُ وَأَطْعِمِ ابْنَيْكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ راوی کہتا ہی جب طبق لائی

صاحب تنزیل و قرآن نی دیکہا روٹی کا مالیدہ گوشت پختہ مزہ رحمت سی بہرا ہوا جالی ہی

گذارش کی ای فخر خضر لو اس طعام لذیذ کو نوش کرو فرزندونکو کہلاؤ ساری اہلبیت پر بچا

وعیناہ تہملان وفی بعض
الخبر من الکوکبۃ والعروۃ
من الملیح من ابن عمر والعالم
عن الترمذی من ابن عمر
والصحیح من البخاری وفیہ
الرضا عن آبائہ عن النبی اللفظ
قال العلامۃ ریحانتا والحسن
والحسین ریحانتای من الدنیا
قال المحدث وهذا الحدیث
صحیح ویروی عنہ انہ
قال لہما انکما من ریحان اللہ وفی روایۃ

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

قال فاکلوا فشبعوا وہو علی حالہا بس باہم پنجتن بساطِ شرف پر فراہم آئی خوان
کرم کی نعمت کہا کی شکرِ خدا بجا لائی قالت ثم ارسل بہا الیّ فاکلوا وشبعوا
بی بی عایشہ ناقل ہین وہ مایدہ کا حصہ مجہی اور باقی زوجاتِ مطہرات نبی کو بہیجا پس نی
مایدہ کرامت سی تناول کیا سیر ہوی مگر ظرف خالی ہنوا لبالب جیسا تہا ویسا ہی ہا
قال ما رأیت جفنۃ اعظم برکۃ منہا وفقدت عنہم فقال النبی والذی
بعثنی بالحق لو سکت لتداولہا فقراء امتی الی یوم القیامۃ ایسا بابرکت
برتن دیکہا نہین جو اوسکی فیض نی سبکا پیٹ بہرا پہر گہٹا نہین پس وہ مفقود ہوگیا خدا نی اوٹہا
لیا مخبرِ صادق فرماتی ہین سوگند ہی اوسکی جسنی مجہی برحق رتبہ نبوت بخشا اگر وہ باقی
رہتا تو حشر تک مساکین امت کو طعام دیا کرتا روی معاویۃ بن عمار عن الصادق
قال رسول اللہ ان حب علی بن ابیطالب قذف فی قلوب المومنین فلا
یحبہ الا مومن معاویہ ابن عمار نی جناب صادق سی روایت کی ہی کہا کہ رسول خدا علیہ و آلہ
السلام نی یہ بشارت دی ہی تحقیق کہ محبت علی ابن ابیطالب کو خالق نی دلِ مومنین مین ڈالا
دوست نہین رکہیگا اونکو مگر کامل الاعتقاد والا ولا یبغضہ الا منافق دشمن حیدر منافق
ہوتا ہی جو عداوت پر اپنا دین کہوتا ہی وان حب الحسن والحسین قذف فی
قلوب المومنین والمنافقین والکافرین فلا تری لہم ذاما ودعی
النبی الحسن والحسین قرب موتہ فقربہما وشمہما وجعل یرشفہما
وعیناہ تہملان اور الفت حسنین قلوب مومن اور منافق بین حتی کافر کی ڈالی ہی
کہ وقت رحلت پیغمبر نی اونکو پاس بلایا چہاتی سی لگایا سونگہا اور منہ چوما پس رقت ای
یحیی بن ابی کثیر وسفیان بن عیینۃ باسنادہما انہ سمع رسول اللہ

کما عند النبی فجاء الحسن فاقبل
کثیرۃ عبد الرحمن بن ابی لیلی
ثلاث مرات اخرجہ ابن بطہ
انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ
والتزمہ ہو رسول اللہ وقال اللہم
السحاب فالتزمہ رسول اللہ
وقد جاءہ الحسن وفی عنقہ

مجالس تیسویں روایات فضیلت اور حال استشہاد امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

بُكَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَامَ فَزِعًا یحییٰ ابن کثیر اور سفیان اپنی سند سے
روایت کرتے ہیں کہ ہمیں دیکھا ایکدن رسول خدا بالای منبر خطبہ پڑھتے ہیں ناگاہ شور بکائے حسنین گوش
نبی میں آیا بیقرار ہو کے سید ثقلین اوٹھے اور قدم بڑھایا جا کے دونو کو آغوش ناز میں لیا پیار اور
چپ کیا ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَا الْوَلَدُ اِلَّا فِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ اِلَيْهِمَا وَمَا مَعِيَ
عَقْلِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَا اَعْقِلُ پھر حاضرین سے کہا اے گروہ صحابہ غلبہ الفت سے اولاد کو
فتنہ دیکھا میں جو انکی واسطے دوڑا تو ہوش و حواس باختہ تھا اَيْضًا بِالْاِسْنَادِ عَنْ بَنِيْ
بَكْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّيْ بِنَا وَهُوَ سَاجِدٌ فَيَجِيْئُ الْحَسَنُ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيْرٌ
حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى ظَهْرِهِ اَوْ رَقَبَتِهِ فَيَرْفَعُهُ رَفْعًا رَفِيْقًا اپنی سند سے ابن بکرہ نے
روایت کی یہ الاخیر الوری اور ہمیں ساتھ نماز پڑھتے ہر گاہ سجدے میں ہوتے حسن مجتبیٰ جو طفل صغیر تھے
دوڑ کے پشت اور گردن پیمبر پر چڑھتے سید انبیاء رفق اور مدارا میں سر کا یا مہربانی اور بہت
او تار کے بٹھایا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِهٰذَا الصَّبِيِّ
شَيْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ بِاَحَدٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا رَيْحَانَتِيْ جب سرور عالم نے اپنی نماز
فراغت کی ہمیں یہ بات کہی یا رسول اللہ وہ رسم الفت اس بچے سے تمہی ادا کی جو کسی کی ساتھ
عمل میں لاتے نہیں دیکھی جواب دیا یہ میرا دل و جان ہے بوستان زندگانی میں گل ریحان ہے
رَوَى اَبُو السَّعَادَاتِ فِي الْفَضَائِلِ اَنَّهُ اَمْلَاهُ الشَّيْخُ اَبُو الْفُتُوْحِ فِي
الْمَدْرَسَةِ النَّاجِيَةِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَحْضُرُ مَجْلِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ
اِبْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ فَيَسْمَعُ الْوَحْيَ فَيَحْفَظُهُ فَيَاْتِيْ اُمَّهُ فَيُلْقِيْ اِلَيْهَا مَا حَفِظَهُ
ابو السعادات نے کتاب فضائل میں کہا ہے کہ شیخ ابو الفتوح نے مدرسہ ناجیہ میں لکھا ہے امام
حسن علیہ السلام اکثر مجالس میں سرور موجود اکی جاتے سات برس کا سن تھا جو عبارت وحی

مجلس چوبیسویں روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ارشادِ الٰہی سنکر آتے اپنی والدہ فاطمہ زہرا کی خدمت میں قدم رکھتے ساری احکام تنزیل کو
سامنی بیان کرتے کلما دخل علیٌّ وجد عندھا علماً بالتنزیل فیسألھا عن
ذلک فقالت من ولدک الحسن ہمیشہ ایسا ہوا کرتا خانۂ اہلبیت میں اسکا چرچا رہتا
ایکدن علی علیہ السلام نی زبان بتول سی وحی کی خبر سنی پوچھا تمہاری پاس یہ باتیں
کہاں سی پہنچیں جواب ملا فرزند سعادت مند حسن مجتبیٰ نی کہیں اور یہ مکاشفہ جای تعجب او
غرابت نہیں فتخفی علیہ السلام یوماً فی الدار وقد دخل الحسن وقد
سمع الوحی فاراد ان یلقیھا الیھا فارتج علیہ ایک روز شاہ لافتی واقعی
دریافت ماجرا کی عقب حجاب پوشیدہ رہی جب حسن سبز قبا مسجد سی گھر میں وارد ہوی
صحبت پیغمبر سی جو فقرات وحی پائی تھی ضبط کر لای لوح محفوظ بر خاطر اقدس کی علم الہام
نقش پذیر بنانی ارادہ کیا مطابق سابق افادات فرمایئں والدہ ماجدہ کو سب عبارتیں
سنایئں ایسا رعب کا اژدہام ہوا کہ زبان کو مطلق یارای کلام نرہا فتعجبت امّہ
من ذلک فقال لا تعجبین یا اُمّاہ فان کبیراً یسمعنی واستماعہ قد
اوقفنی ترجمہ نوشین بیانی کرامت بولی تعجب نکرو ای مادر مینی لب نکھولی بدرستی کہ بزرگی
سماعت نی چھوٹونکو چپ کیا ہی فراست فی کمال مقال پر حجاب ڈالا فخرج علیٌّ علیہ
السلام فقبّلہ وفی روایۃ یا اُمّاہ قل بیانی وکلّ لسانی لعلّ سیّداً
یرعانی پس شاہ اولیائی گوشہ خفا سی قدم باہر رکھا امام حسن کی پیشانی کا بوسہ لیا
سینہ سی لگایا اور دوسری روایت میں آیا کہ سبط نبی نی بتایا ای مادر مہربان میرا
قلّت بیان اور خستگی زبان کا سبب یہی روکا جانا از نہان جو بزرگو نکو پایا گران کہ
وہ مکاشفہ طلب ہی فی معجم الطبرانی باسنادہ عن ابن عباس قال کان ل

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

النبیؐ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ مِنْ صُلْبِہٖ خَاصَّۃً وَجَعَلَ
ذُرِّیَّتِیْ مِنْ صُلْبِیْ وَمِنْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ معجم طبرانی مین ابن عباس
کی زبانی روایت ہی کہ رسول خدا نی فرمائی یہ عبارت ہی حق تعالی نی اولاد ہر پیغمبر کو
اوسکی نطفہ سی پیدا کیا اور میری ذریت کو میری صلب اور عقب علی ابن ابیطالب سی
نشو ونما دیا اِنَّ کُلَّ بَنِیْ بِنْتٍ یَنْتَسِبُوْنَ اِلٰی اَبِیْهِمْ اِلَّا اَوْلَادُ فَاطِمَۃَ فَاِنِّیْ
اَنَا اَبُوْهُمْ بہ تحقیق ہر بیٹی کی فرزند نام پدر سی اپنی نسبت کی جاتی ہین سوا طفلان
فاطمہ زہرا کہ مین اونکا والد ہون وہ سبط نبی کہلاتی ہین وَمِنْ شَجَاعَتِہٖ عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَدْ دَعٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّۃِ یَوْمَ الْجَمَلِ فَاَعْطَاہُ
رُمْحَہٗ وَقَالَ لَہٗ اُقْصُدْ بِہٰذَا الرُّمْحِ قَصْدَ الْجَمَلِ ذکر شجاعت مین اوس
مبارز عرصہ جرات کی صاحب مناقب سی روایت ہی کہ روز جنگ جمل ہر گاہ صف
سوار اور پیادہ بندھی بی بی عائشہ کیطرف سی مقابلہ اسد اللہ مین جماعت زبیر اور طلحہ
قتل کو بڑھی حیدر کرار نی محمد ابن حنفیہ کو پاس بلایا اپنا نیزہ اونکو دیکی فرمایا جا کی ناقہ
ہودج کو مارو اور اعدا کی بار کو پس پا کرو فَذَهَبَ فَمَنَعُوْہُ بَنُوْ ضَبَّۃَ کہ اوس
غازی نی دلیرانہ حملہ کیا مگر قبیلہ بنی ضبہ نی بڑھنی نہ دیا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی وَالِدِہٖ اِنْتَزَعَ
الْحَسَنُ رُمْحَہٗ مِنْ یَدِہٖ وَقَصَدَ قَصْدَ الْجَمَلِ وَطَعَنَہٗ بِرُمْحِہٖ جب محمد ابن حنفیہ نی
مراجعت کی اپنی والد سی حکایت فرمائی ہی سردار جوانان جنت پروردہ آغوش رسالت
غضنفر بیشہ شجاعت امام حسن علیہ السلام نی بھائی کی ہاتھ سی بھالا لیا مثال قہر خدا جذبہ تہور سی اوس
ملعون مرد اونٹ کیا وَرَجَعَ اِلٰی وَالِدِہٖ وَعَلٰی رُمْحِہٖ اَثَرُ الدَّمِ زخم کاری اعضای شتر
نجست اساس کی لگائی بھالا نمایش نصرت اور فتح والد کی پاس پھر آئی نیزی سی اونٹ کی

مجالس حیدریہ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء

امام و ننگ میں چھپا تھا اقبال اور ظفر کا ڈھنگ رکاب مالک اور ننگ پہ انکھیں ملتا تھا

فتمعّر وجهه حياءً من ذلك اس حال کی ملاحظہ سے رخسار مبارک لال ہوا دل میں انفعال کا

جوش باعث ملال ہوا فقال له امير المؤمنين لا تانف فانه ابن النبي وانت

ابن علي امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو کام تم سے نہ بن آیا اس میں آزردہ ہونا اور نقدیر

اطمینان کو ہاتھ سے نہ کھونا یہ سمجھو کہ حسن مجتبیٰ رسول خدا کا بیٹا ہے اور تم ابن علی مرتضیٰ ہو

روي انه سأل الحسن بن علي عليهما السلام رجل فاعطاه خمسين الف

درهم وخمسمائة دينار وقال ائت بحمّال يحمل لك فاتى بحمّال فاعطى

طيلسانه فقال هذا كرى الحمال کتاب بحار الانوار کی لکھا ہے ایک محتاج نے

امام حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا کہ حضرت نے سائل کو پچاس ہزار درہم عطا کئے

اور پھر پانچ سو دینار علاوہ اوس پر دئیے کہا وہ تیری واسطے ہیں کہ سرمایہ معاش ہے اور جمال کو

دینا جو تجھے سوار کرے دوبارہ حضرت نے اپنا طیلسان بھی بخشا تاکہ قرض دہ جمال اسباب کا

حق ہے ادا ہو روى عن شهاب بن عامر قال ان الحسن بن علي قاسم الله

ماله مرتين حتى تصدق بفرد نعله کتاب مناقب میں شہاب ابن عامر سے

روایت کی ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام نے آدھی دولت اپنی راہ خدا میں لٹا دی دو بار

جو ایک جوتی تھی وہ بھی حوالہ فقیر کی بخشش اور انعامات کی علاوہ دو مرتبہ ہوئی ایضاً

وروي ان الحسن عليه السلام اعطى شاعرا فقال له رجل من جلسائه

سبحان الله شاعرا يعصي الرحمن ويقول البهتان کتاب مناقب میں روایت ہے

ایک شاعر نے جو امام حسن علیہ السلام کی مدح کہی اوس کو عنایت و انعام بے کم کیا یہ بخشش صلہ

احسان سے جو ہم نشین کی تھا بڑا ناگوار گذرا ہم نشین نے کلام یا معترض ہو کر کہا سبحان اللہ

۱۸۱

تعجب کا مضمون فضل امام کی دیف مناظرہ بند ہاوہ شاعر جو گناہ خدا کی بحر مین عمداً ڈوبا کرتا ہی بیت فکر مین جہوٹی اشعار اور قول بہتان کہتا سنا تا رہتا ہی جب اوسی یہ جائزہ اور صلہ اور ونکو عوض جرات داد و ستد مین کیونکر ہاتہ نہ لگی فقال یا عبد اللہ ان خیر ما بذلت ما وقیت بہ عرضک وان من ابتغاء الخیر اتقاء الشر جواب دیا ای بندہ خدا بہترین مال وہ کہ دینی سی ارباب طلب کی بچای اپنی عزت کو اور بلند ہون مراتب نام و نسب کی جو خیر چاہتا ہی شر سی بچتا ہی یعنی ترہات اور عام نکی خلق سی کرتا ہی فی فضائل الخوارزمی افتخر رجل من بنی ہاشم ورجل من بنی امیۃ کتاب فضائل خوارزمی مین لکہا ہی ایک روز دو مرد بنی ہاشم اور بنی امیہ باہم افتخار کرتے تہے قال الاموی الہاشمی اذہب فاسئل اہلک واذہب انا فاسئل اہل اموی نی کہا ہماری برادر کو سخی جانو بنی امیہ کا شرف ال ہاشم پر ہو جاوی اور تم تو امتحان کرلو اثبات پر اپنی سادات سی کچہ مانگو مین ہی بزرگان بنی امیہ کی پاس جاتا ہون اونسی نقد سخاوت چاہتا چلتا لاتا ہون فاتی الاموی عشیرۃ فسئل عشرۃ منہم فامروا لہ بمائۃ الف درہم پس اموی سر کس بزرگان بنی امیہ سی طالب احسان ہوا کہ اونہون نی سو درہم کو بطور بخشش فراہم کر دیا ثم اتی الحسن فامر لہ بمائۃ وثلاثین الف درہم ثم اتی الحسین فامر لہ بمائۃ وعشرین الف درہم وقال لا اساوی اخی الفضل مرد ہاشمی امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین گیا منبع جود و اکرام نی ایک سو تیس درہم کا صرّہ دیا پہر وہ حضور سید الشہدا کی باریاب ہوا صاحب ہمت نی ہمتائی ایک سو بیس درہم بخشی اور کہا مین برادر برابری نکرونگا بلکہ ادب مین فروتری سی رہونگا فجاء الاموی بما اتاہ اہلہ وکذا

پس حسن بن علی باپ پہا وہ
طفل من ابنا ابن ... بقیمتہ
پہچان فقال لها یا بنت ...
ولی ہذا الطفل ...
جدہ فیسمع کلامہ ...
والعبر واقبل الحسن الی ابی
سفیان وضرب احد یدیہ
علی انفہ والاخری علی لحیتہ
ثم انطقہ اللہ عز وجل بان
یا ابا سفیان قل لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ حتی اکون شفیعاً فقال
لہ [illegible]

مجالس سوئم یعنی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

الہاشمی فغضب الاموی فردہا علی اصحابہا فقبلوہا وردہا الہاشمی
علی اصحابہا فلم یقبلوہا بعد ازاں اموی اور وہ ہاشمی باہم فراہم آئی اسی معاملہ پر کرو میں
ستو دیتی اور دونی اڑہائی سو اموی نی تاو پیچ کہائی جاکی نقدی سلوک اپنی قوم کو پہیرا پس بنی
بنی امیہ نی قبول کیا جب ہاشمی لیگیا مولا کو ستر دکر دی کہ اسکی حاجت نہیں بلکہ تکرار استحسان
سر آمد ہی ہوا پہان زرنی باز یافت کو نہ مانا کہا اصحاب کرم سی جو تو پہارا ہو رحمت کا موال ہی
ظہور ہین انا فکانت الاخیرۃ اشد علی الاموی من الاولی یس معاملہ اخر ایک
بہت دشوار ہوا اور قوریذل ہی کہ پہلی دیکہا تہا مروی من بعض کتب المناقب
المعتبرۃ باسنادہ عن نجیح قال رایت الحسن بن علی علیہما السلام
یاکل وبین یدیہ کلب کلما اکل لقمۃ طرح للکلب مثلہا بعض کتب
معتبرہ مناقب میں اپنی سند سی زبانی نجیح راوی کی لکہا ہی جو اوسنی کہا میں حسن ابن علی
علیہما السلام کو ایکروز خاصہ نوش کرتی دیکہا ہی ایک سگ اونکی روبرو ادب سی بیٹہا
فیض عام کی خوان انعام سی وہ بہی نوال پاتا تہا حضرت جو نعمت اوسمیں سی خود ہمت کی
تناول کرتی ویسا ہی لقمہ دست کرامت سی اوسکی آگی ڈالدیتی فقلت لہ یا ابن رسول
اللہ الا ارجم ہذا الکلب من طعامک یعنی عرض کی یا ابن رسول اللہ اس کتی کو دوں
آپکی مقابل دسترخوان سی دور کرون قال دعہ انی لاستحیی من اللہ عز وجل
ان یکون ذو روح ینظر فی وجہی وانا اکل ثم لا اطعمہ ارشاد کیا میں
خدا سی شرم کرتا ہوں رہنی دی اوسکی مخلوق ذی روح میری طرف دیکہی میں خود کہاتا ہوں
اور اپنا طعام اوسی ندوں روی محمد بن اسحاق فی کتابہ قال ما بلغ احد من
الشرف بعد رسول اللہ ما بلغ الحسن علیہ السلام محمد ابن اسحاق فی اپنی کتاب

مجلس چودہویں روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

سندسی بیان کیا کہ بعد پیغمبر خدا کوئی بشر عزت اور شرف میں برابر حسن علیہ السلام نہیں پہنچا
كان يبسط له على باب داره فاذا خرج وجلس انقطع الطريق فما
مرّ احد من خلق الله اجلالا له بسبب اسکہ اونکی واسطی در دولت سرا پر فرش بچہاتی
جب حضرت برآمد ہو کی جلوس فرماتی ساری راہگیر تعظیم او تکریم بجالاتی اپنی آمد و رفت
ٹہرجاتی فاذا علم قام ودخل بيته فمرّ الناس ہرگاہ جناب کی نظر اونپر پڑتی
کہ فوراً ادہرسی خلقت نہیں گذرتی اوسوقت اوٹہہ کی راہ بیت الشرف لیتی بسبب لوگونکو
مطلق الضیق کردیتی ولقد رأيته في طريق مكة ماشيا فما من خلق الله احد
رآه الا نزل ومشى حتى رأيت سعد ابن ابي وقاص يمشي ایک مرتبہ سفر مکہ مین
وہ قبلہ مشعر او مناجم تہی واسطی تعظیم آپکی راحلہ سی اوترکی پیادہ پا چلی جبتک راہ مین صرف جب
مقام ابراہیم کو دیکہا وہ بہی سواری چہوڑکی پیدل چلا یہانتک جو سعد ابن ابی وقاص فی ہوا
اوس کی برابر باوجود رتبۂ حکومت اور سرداری اونکی ملازمت سی افتخار پایا مناقب و روضة
الواعظين ان الحسن بن علي عليهما السلام كان اذا توضأ ارتعدت مفاصله
واصفرّ لونه کتاب روضة الواعظین مین لکہاہی امام حسن علیہ السلام جسوقت وضو کرتی اونکا
رنگ زرد ہوجاتا اعضا کی بند لرزتی فقيل له في ذلك فقال حقّ على كل من وقف
بين يدي ربّ العرش ان يصفرّ لونه وترتعد مفاصله کسینی پوچہا یہ کیا حالت ہی
جو آپکی ہی تب بیل سی آواز نکلتی ہی فرمایا کسکو نہیں چاہیئی جب مالک عرش کا سامنا ہو
الہی ہی چہرہ زرد بدن کانپتا ہو وكان اذا بلغ وقف باب المسجد رفع رأسه ويقول
الهي ضيفك ببابك يا محسن قد اتاك المسيء فتجاوز عن قبيح ما عندي بجميل
ما عندك يا كريم ہرگاہ در مسجد پر پہنچتی سر اوٹہاکی مناجات کرتی اور کہتی اے خدا میری

مجلس چہارم روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

باب رحمت پر جہان ٹھہراہی یا محسن حضور فضل و کرم یاریہان گنہگار آیا ہی بس اوسکی برائی سی درگذر اور اپنی نیکی جمیل سی نظر کر ایضاً و من حلمہ ما رویٰ المبرد و ابن عائشۃ ان شامیاً رآہ راکباً فجعل یلعنہ والحسن علیہ السلام لا یرد آنحلم سی اوس معدن وقار اور تمکین کی مذکور ہی جو روایت مبرد کی ابن عائشہ سی مسطور ہی ایکدن راہ مین ایک مرد شامی نی حضرت مجتبی علیہ السلام کو ملا اوس بی ادب نی برگزیدہ رب کو سوار مرکب جو دیکہا نہایت بدزبانی سی شتم اور سب کی پیش آیا لیکن امام برحق نی جواب مین کچہ نہ کہا سکوت فرمایا فلما فرغ اقبل الحسن فسلم علیہ وضحک جب اوسنی کلام ناہنجار کو اپنی تمام کیا امام انام اوسکی طرف بڑہی بعد سلام ہنسی غصہ کو تہام لیا فقال ایہا الشیخ اظنک غریباً ولعلک شبہت فرمایا ای شیخ مین گمان کرتا ہون تو مسافر یہان آیا ہی میری اوپر تجہی شبہ پڑا ہمین پہچانا نہی فلو استعتبتنا اعتبناک ولو سألتنا اعطیناک پس اگر تو کسی خطا پر مجہی عتاب کرے ہرگاہ کوئی چیز کا سائل ہوتا ہی وہ بخشون ولو استرشدتنا ارشدناک ولو استحملتنا احملناک وان کنت جائعاً اشبعناک ہدایت دین یا دنیا چاہتا ہی تو دون ہرگاہ بوجہ بہاری لانی لیجانی کو کہتا ہی اوٹہالون سواری مانگتا ہی تو مرکب پر چڑہاون بہوکا ہو تو نعمات لذیذ کہلاؤن وان کنت عریاناً کسوناک وان کنت محتاجاً اغنیناک عریان ہو کپڑا چاہی تو جامہ پہناؤن محتاج فقیر ہو تو زر و مال کی غنی بناؤن وان کنت طریداً آویناک وان کان لک حاجۃ قضیناہا اگر نکالا ہوا ہی تیری آمد کو اون منزل پر پہنچاون سوای اسکی جو اور حاجت ہو برلاون فلو حرکت رحلک الینا وکنت ضیفنا الی وقت ارتحالک کان اعود علیک ہرگاہ اپنا اسباب اوٹہا لائی میری گہر اور تو بہی مہمان رہی تب تیری جانیکا وقت آئی اوس روز وہ

حوالی کرون فان لنا موضعاً رحباً وجاهاً عریضاً ومالاً کثیراً اسوسطی کہ
ہمارا مکان اچھا بڑا عالیشان ہی مال اور متاع فضل خدا سی فراوان ہی فلما سمع
الرجل کلامہ بکی ثم قال اشھد انک خلیفۃ اللہ فی ارضہ شامی نی
ارشاد فیض بنیاد اس عبارت مین سنا پشیمان اور نادم ہوکی رو دیا خجالت مین سر نیچا
کیا مین گواہی دیتا ہون حق عرفان مین کہ تم خلیفہ برحق اور حجت خدا ہو جہان مین اللہ
اعلم حیث یجعل رسالتہ وکنت انت وابوک ابغض خلق اللہ الی والان
انت احب خلق اللہ الی واقعی پروردگار اچھا جانتا ہی اپنی نبوت اور امامت جہان
قرار فرماتا ہی یا ابن رسول اللہ پیشتر تم اور آپکی والد کا سب خلق سی زیادہ مین دشمن تھا
اب گناہون سی توبہ کی اور تمہاری محبت کا مرتہن ہوا وحول رحلہ الیہ وکان
ضیفہ الی ان رحل وصار معتقداً لمحبتہم پس وہ شامی اپنا اسباب دولتسرای
جناب مین لایا مدت دراز تک خوان بذل ونوال پر مہمان رہا اولش کہا یا جب اپنی وطن کو
پھر کی چلا گیا تو پھر محب صادق اہلبیت کا بنا رہا نجم عن ابی جعفر علیہ السلام
جاء الناس الی الحسن ابن علی علیھما السلام فقالوا ارنا من عجائب
ابیک التی کان یرینا اتحاف نجم کی مؤلف نی ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی ہی
ایکروز امام حسن علیہ السلام سی خلایق نی یہ بات کہی ہی کوئی معجزہ اپنا دکھاؤ جو حضرت
سابقہ مین گذری اور جیسی عجائب قدرت تمہاری والد کی مشاہدہ ہوا کرتی فقال
وتؤمنون بذلک قالوا نعم نؤمن واللہ بذلک حضرت نی پوچھا تم اوپر
تصدیق کروگی جواب دیا ضرور دل وجان سی اعتقاد رکھا دیکھو کی قال الیس تعرفون
ابی قالوا جمیعاً بل نعرفہ پوچھا تم لوگ امیر المومنین کو پہچانتی ہو سب نی باتفاق

مجلس چوتھی روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

کیا خوب سنا ساہیں جیسا تم جانتے ہو فوقع لھم جانب الستر فاذا امیر المومنین قاعد پس گرا پردہ جو پردہ پڑا تہا اوسکے سامنے سے اوٹہا دیا حضار نے یکبارہ امیر المومنین علیہ السلام بیٹہے دیکہہ لیا فقال علیہ السلام تعرفونہ قالوا باجمعہم ھذا امیر المومنین ونشہد انک ولی اللہ حقا والامام من بعدہ حضرت نے کہا تمنے پہچانا کہ یہ علی مرتضی علیہ السلام ہیں حاضرین بولے کہ برحق سید اوصیا شاہ اولیا ہیں تم خدا کے ولی اونکے بعد امام ہدی ہو پیشوای است جانشین سرور انبیا ہو ولقد رأینا امیر المومنین بعد موتہ کما رأی ابولک ابابکر رسول اللہ فی مسجد قبا بعد موتہ بیشک تمہارے کرامت سے ہمیں یارب ہوئی سطور العجائب کی بعد ممات کے جیسا دیکہا تہا سکلات نے جمال محبوب کبریا بس از وفات کے فقال الحسن ویحکم اما سمعتم قول اللہ عز وجل ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء عند ربہم ولکن لا تشعرون امام حسن علیہ السلام نے ارشاد کیا وای اوپر تمہاری فہم کی نقصان سے آیا نہیں سنا تمنے قول خدا کو جو ثابت ہے قران کی ترجمان سے فاذا کان ھذا انزل فیمن قتل فی سبیل اللہ ما تقولون فینا قالوا امنا وصدقنا یا ابن رسول اللہ جب یہ آیت نازل ہے حق میں اونکے جو شہید ہیں تو ہماری واسطے کیا کہتے ہو کہ برگزیدہ رب مجید ہیں سب نے اقرار تصدیق کیا کہ سچ ہے اے فرزند پیمبر خدا روی عن الصادق علیہ السلام قال قال بعضہم للحسن فی احتمالہ الشدائد عن معاویۃ کتاب خرائج میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا بعض صحابہ نے امام حسن علیہ السلام سے شکایت کی ہے افسوس ہے شدائد محنت اعدا سے اوٹہاتے ہو کوئی صورت راحت دنیا میں نہیں پاتے ہو فقال علیہ السلام کلاما معناہ لو دعوت اللہ

قال يقولون ان الحسن بن علي ... قال وما يقولون يا امير المؤمنين ... قالوا انك قلت مقالة اكرهها ... بان رسول الله ان اهل الكوفة ... المؤمنين قد دعا الحسن فقال ... يا عمرو بحجة فبلغ ذلك امير ... الحسن بن علي فقال والذي ... رجل طعن قوام من اهل الكوفة ... وبلغ ذلك الناس الخبر

لا اعماد ما خبر الناس فقال يا امير المؤمنين
لا يستطيع الكلام وانا انظر اليك فقال امير المؤمنين
ان يتخلف عنك ان الصلوة جامعة فاجتمع
المسلمون فصعد المنبر فخطب خطبة بليغة وجيزة
فضج المسلمون بالبكاء ثم قال ايها الناس اعقلوا
عن ربكم ان الله عزوجل اصطفى ادم ونوحا وال
ابراهيم وال عمران على العالمين ذرية بعضها
من بعض والله سميع عليم فنحن الذرية من ادم و
الاسرة من نوح والصفوة من ابراهيم والسلالة

مجلس ہفتم بیچ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

تعالیٰ یجعل العراق شاماً والشام عراقاً ویجعل المرأۃ رجلاً والرجل امرأۃ
جواب دیا تمہارا گمان بیجا ہی میری پاس نام خدا تعالیٰ کا اعظم ایسا ہی کہ اوسکی ذکر سی درگاہ الٰہی مین
اگر دعا کرون ملک عراق کو شام عورت کو مرد اور مرد کو زن بنا دون فقال الشامی
ومن یقدر علی ذلک فقال علیہ السلام لہ انہض لا تستحیی ان تقعد
بین الرجال ایک مرد شامی اوس محفل مین حاضر تہا جو وہ کرامت کا قرزند شاہ ولا
سکر تہا ہو لا ایسا کوئی نہین کرسکتا یہ دعواہی محض تعلّی اور بیہودگی کا یہ صدیہ اعجاز عقول
پیسر سرفراز رسول نی اوسپر اشارہ کیا اور کہا کیون تو شرماتی نہین اے زن جو مردون مین
بیٹھی ہی اوٹھ جا سامنے سی فوجد الرجل نفسہ امرأۃ ثم قال علیہ السلام
وصارت عیالک رجلاً تقاربک وتحمل عنہا وتلد ولداً خنثی
پس وہ مرد جب اپنی حال پر متوجہ ہوا تو سارا جسم بدل گیا بدن عورت دیکہا حضرت نی
پہر فرمایا اے شامی گہر مین جا کہ نظر آئی تماشا تیری جورو کو خالق نی مرد قوی ہیکل بنایا
وہ تجہسی صحبت ہوگی پیٹ رہیگا قادر توانا تیری بطن سی خنثی لڑکا پیدا کریگا فکان کما قال
علیہ السلام فی الحقیقت جو کہ امام علیہ السلام نی بتایا وہی ظہور مین آیا ثم انہما
تابا وجاء الیہ فدعا اللہ تعالیٰ فعادا الی الحالۃ الاولی بعد مدت وہ دونو
خدمت اقدس مین آکی تائب ہوا اور انابت زبان پر لائی حضرت نی اوکی خطا بخشی واسطی
حصول صحت اولی دعا کی خدا نی شرف اور کرامت کو سبط رسالت کی بڑہایا جو حال اونکا
پہلی تہا ویسا ہی پہر جامہ عافیت پہنایا وعن عبد اللہ بن الکناسی عن ابی عبد اللہ
قال خرج الحسن بن علی بن ابی طالب فی بعض عمرۃ ومعہ رجل من ولد
زبیر کان یقول بامامتہم ایک دفعہ قصد عمرہ کو امام حسن بن علی علیہما السلام کا ہوا

فی الیوم الذی قبض فیہ امیر المؤمنین ... قال لما ... خطب الحسن ... قال ایہا الناس ... وفی ہذہ اللیلۃ نزل القرآن وفی ہذہ اللیلۃ رفع عیسی بن مریم وفی ہذہ اللیلۃ

یوشع بن نون وفی ھذہ
اللیلۃ مات ابن امہ عیسی
المومنین واللہ لا یسبق
الی احد کان قبلہ من
الاوصیاء الی الجنۃ ولا
من یکون بعدہ وان کان
رسول اللہ لیبعثہ فی السریۃ
فیقاتل جبرئیل عن یمینہ
ومیکائیل عن یسارہ وما
ترک صفراء ولا بیضاء الا سبع
مائۃ درہم فضلت من عطائہ کان یجمعھا
لیشتری بہا خادما لاھلہ جاء ما المغیرۃ
عن ہشام بن حسان قال سمعت الامام الحسن
علی یخطب الناس بعد البیعۃ لہ بالامر فقال نحن
حزب اللہ الغالبون وعترۃ رسولہ الاقربون
واھل بیتہ الطیبون الطاہرون واحد الثقلین
الذین خلفھما رسول اللہ فی امتہ والتالی
کتاب اللہ فیہ تفصیل کل شیء لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ فالمعول علینا فی
تفسیرہ لا نتظنی تاویلہ بل نتیقن حقایقہ
فاطیعونا فان طاعتنا مفروضۃ اذ کانت بطاعۃ
۱۸۹ اللہ عزوجل ورسولہ مقرونۃ
قال اللہ عزوجل یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ
والرسول ولو ردوہ الی الرسول والی اولی
الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم
واحذرکم الاصغاء لہتاف الشیطان
فانہ لکم عدو مبین فتکونوا کاولیائہ
الذین قال لہم لا غالب لکم الیوم من
الناس وانی جار لکم فلما تراءت الفئتان
نکص علی عقبیہ وقال انی بریء منکم
انی اری ما لا ترون فتلقون للرماح
وزرا وللسیوف جزرا وللعمد حطما
وللسہام غرضا ثم لا ینفع نفسا ایمانہا
لم تکن امنت من قبل او کسبت فی
ایمانہا خیرا قال الجوہری
التظنی اعمال الظن واصلہ التظنن
ابدل من احدی النونات یاء

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ہمراہ اونکی اولادِ زبیر سے جو امامت حضرت کا قایل تہا ایک شخص وہ بہی چلا قَالَ فَنَزَلُوا
فِیْ مَنْہَلٍ مِنْ تِلْکَ الْمَنَاہِلِ قَالَ نَزَلُوا تَحْتَ نَخْلٍ یَابِسٍ قَدْ یَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ
راوی نے کہا ایک منزل میں مراحلِ راہ سے اوترے اور وہاں درخت بے آبی سے خشک تہا اوسکی
قریب رہے قَالَ فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَخْلَۃٍ وَلِلزُّبَیْرِیِّ بِحِذَائِہٖ تَحْتَ نَخْلَۃٍ
اُخْرٰی امام حسن علیہ السلام کی واسطے زیرِ شجر بستر آرام بچہایا اور مردِ زبیری کا فرش نخلِ ثانی کے
نیچے بچہایا قَالَ فَقَالَ الزُّبَیْرِیُّ وَرَفَعَ رَاْسَہٗ لَوْ کَانَ فِیْ ہٰذَا النَّخْلِ رُطَبًا
لَاَکَلْنَا مِنْہُ فرزندِ زبیر نے سر اوٹہا کے اوپر دیکہا اور کہا کاش اس نہال میں تمرِ رطب
ہوتی جو ہم کہاتے ہی مزہ لیتا فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُ وَاِنَّکَ لَتَشْتَہِی الرُّطَبَ قَالَ
نَعَمْ امام حسن علیہ السلام نے رفیق سے پوچہا آیا رطب کی خواہش ہے بولا ہاں ای سبطِ خیر الوریٰ
فَرَفَعَ الْحَسَنُ یَدَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَدَعَا بِکَلَامٍ لَمْ یَفْہَمْہُ الزُّبَیْرِیُّ فَاخْضَرَّتِ
النَّخْلَۃُ ثُمَّ صَارَتْ اِلٰی حَالِہَا فَاَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ رُطَبًا پس امام مجتبیٰ نے
دست دعا طرف آسمان اوٹہائی ایسی لفظ کہی جو زبیری کی سمجہہ میں ہرگز نہ آئی دفعۃً
قدرتِ خدا سے درخت جیسا ہرا بہرا تہا سبز ہوا برگ و بار لایا رنگ دعا کا تازہ اثر کہلا
قَالَ فَقَالَ لَہُ الْجَمَّالُ الَّذِیْ اَکْرَوْا مِنْہُ سِحْرٌ وَاللّٰہِ راوی نے ذکر کیا مقامِ حیرت تہا
جمّال جو اونٹ کرایہ میں ساتھہ لایا تہا یہ کل کرامت ہوا دیکہا تو چلایا واللہ اَمرِ سحر
ظہور میں آیا قَالَ فَقَالَ لَہُ الْحَسَنُ وَیْلَکَ لَیْسَ بِسِحْرٍ وَلٰکِنْ دَعْوَۃُ ابْنِ النَّبِیِّ
مُجَابَۃٌ امام حسن علیہ السلام نے کہا وای او پر تیری یہ جادو تو نے غلط سمجہا
بلکہ خدا نے دعای ابنِ نبی کو درجۂ قبول عطا فرمایا قَالَ وَصَعِدُوْا اِلَی النَّخْلَۃِ
حَتّٰی صَرَمُوْا مِمَّا کَانَ فِیْہَا وَمَا کَفَاہُمْ منقول ہے کہ جب خوشۂ رطب پختہ کہا لیے

مجلس چہارم روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اور سپر چڑھ کی جسقدر راہ نہیں درکار تھی تو ٹپکی روی المبرد فی الکامل قال مروان
الحکم انی مشغوف ببغلۃ الحسن بن علی علیہما السلام مشتاب کامل الزیانین
کہتا ہی کہ مبرد اپنی سند سی کہتا ہی ایک روز مروان ابن حکم اپنی مقربوں سی بولا میں بہت شایق
ہون مرکب امام حسن ابن علی علیہما السلام کی سواری کا فقال لہ ابن ابی عتیق ان دفعتہا
الیک تقضی لی ثلاثین حاجۃ قال نعم ابن ابی عتیق نی ذمہ لیا گر میں تیری خواہش کو ادا
تو میری تیس حاجت کو روا کرنا وعدہ کیا اچہا اپنی قول سی نہ پہرنا قال اذا اجتمع القوم
فانی اخذ فی مآثر قریش وامسک عن مآثر الحسن علیہ السلام فلمنی علی ذالک
جب اکابر قریش کا جلسہ ہوگا میں سب اسوران قوم کی تعریف اور مدح کرونگا امام حسن
علیہ السلام کی ثنا زبان پر نہ لاونگا اوسمین تمہید مدعا ہی جو بات سناونگا تو مجہی ملامت کرنا
جواب میں تماشا دیکہنا فلما حضر القوم اخذ فی اولیۃ قریش فقال مروان الا
تذکر اولیۃ ابی محمد ولہ فی ھذا ما لیس لاحد جس گاہ مشایخ اور بزرگان قریش
جمع ہوا اوسنی ہر ایک قریش کی وصف کو جلوہ دیا مروان بولا کیون ابو محمد حسن علیہ السلام
کا نام درمیان نہیں لایا کہ خدا نی اونکی شل دوسرا عرب میں نہیں بنایا قال انا کنا فی ذکر
الاشراف ولو کنا فی ذکر الانبیاء لقدمنا ذکرہ جواب دیا یہ وصف بجا اور شرفا
بنی آدم کا تہا بیان گرشان او شوکت انبیا بیان کرون تو اونکا نام لون فلما خرج الحسن
علیہ السلام لیرکب اتبعہ ابن ابی عتیق فقال لہ الحسن وتبسم الک
حاجۃ قال نعم رکوب البغلۃ جسوقت امام حسن علیہ السلام اوس محفل سی باہر آئی اپنی
مرکب پر چڑھنی کو قدم بڑہائی ابن ابی عتیق پیچھی دوڑا سامنی جا کی استادہ ہوا حضرت نی
خندان ہو پوچھا تیرا کوئی مطلب ہی عرض کی اس خچر پر سوار ہونی کی طلب ہی فنزل الحسن

مجالس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا خَادَعْتَهُ انْخَدَعَ اور وہ ایک
دوش رسول پشت رہوار ہی اونٹنی مرکب اپنا مع ساز حوالی کیا اوسی اور خوشی رہی مدبر شکیبہ
سخی کو جب کوئی فریب دیتا ہی تو وہ دہوکا پاتا فیض بخشی جان لیتا ہی مروی ہی اَبِي عَنْ
سَعْدٍ عَنْ سُدَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعِيَ ابْنِي يَا سُدَيْرُ
اُذْكُرْ لَنَا أَمْرَكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِ إِغْرَاقٌ كَفَفْنَاكَ عَنْهُ
وَإِنْ كَانَ مُقَصِّرًا أَرْشَدْنَاكَ سند معتبر سی کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ابی اور
اور سدیر نی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول کیا ہی خدمت مین ابی عبد اللہ کی حاضر ہوا
میرا بیٹا ہی اوسدن ہمراہ تہا جناب نی خطاب کیا ای سدیر ہماری سامنی بیان کرو دفاعی کی
امر کو جسمین تم مبتلا اور پریشان ہو اگر وہ مبالغی سی زیادہ بڑہا ہی تو ہم گہٹا دین ہرگاہ اوس
تمہاری فہم سی قصور کمی ہی تو ہدایت کرون قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْسِكْ حَتَّى أَكْفِيَكَ راوی کا بیان ہی مین چاہا کہ سائل کی سی
گفتگو درمیان مین لاون ابوجعفر علیہ السلام بولی چپ رہو کہ رافع شبہات ایک بات سناؤن
إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ جَحَدَهُ كَانَ كَافِرًا بیشک جتنا علم ما کان اور ما یکون تہا
وہ سب رسول خدا نی علی مرتضی علیہ السلام کو سونپا جو اوس سے عارف ہوا مومن ہوا جسنی انکار کیا
وہ کافر اور مرتد ہوا ثُمَّ كَانَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اونکی بعد حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا
وہی مرتبہ تہا کہ رتبہ علانی علم اور فضل مین اپنا خلیفہ کیا قُلْتُ كَيْفَ يَكُونُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ
وَقَدْ كَانَ مِنْهُ مَا كَانَ دَفَعَهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ یعنی عرض کی کیونکر ہو سکتا جو ایسی رتبہ
عالی ہی کہ اونکی لیے ثابت ہوا خلافت کی امر سی ہاتہ اوٹہایا حق اپنا غیر کو دلوایا فَقَالَ

191

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

فَقَالَ اُسْکُتْ فَاِنَّہٗ اَعْلَمُ بِمَا صَنَعَ لَوْلَا مَا صَنَعَ لَکَانَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ ارشاد فرمایا

اپنی زبان تھام لے بدرستی کہ وہ بہت اچھی عالم احکام تھے جو مناسب جانا وہی عمل میں لائے

صلح کرنے میں مفاسد امت مٹائے اگر بالاپ پر وہ راضی نہ ہوتے تو جان و مال خلق بہت کھوتی

پس ای حاضران بزم عزا ویکا تمنی مناقب اور مراتب علیا کو سنا اپنی مولا امام ہنما کی قدر و منزلت کو

پہچانا پس لو کہ محبت خدا واسطے رفاہ احبا کی قوت ایمان سے جانا لہٰذا مصائب اور محنت کی حالات

گوش کرو بنائی سوگواری میں مصروف نالہ و خروش ہو قطعہ للمولفہ اب آیا وقت زاری

فریاد انجمن ہے بیٹھو محبو دل سے کرو ماتم حسن + ایسا جانِ ہوش جان لڑا دو خبر شمین ہوش کا

تختہ طوفان پہ طعنہ زن + اس غم میں روح شاہ نجف بیقرار ہے + تر ہے سہر شکستہ فاطمہ سے دامن کفن

بیتاب ہیں رسول نواسی کی واسطے + تھیٹ آخرزمن نبی کا ہوا خلد کا چمن + ناظم تجھی یہ کافی ہے

دونو جہان میں + راضی خدا کی ذات ہو خوشنود پنجتن

ذکرِ مصیبت اور شہادت رابع آلِ عبا امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

لب تشنگانِ زلالِ حزن و ملال و تشنگان مایدۂ اندوہ و اتہال جرعہ نوشانِ پیمانہ

زہرِ بلا و سبز پوشانِ جامۂ تسلیم و رضا و وفا کیشان سلسلہ مصیبت و ماتم و دلریشان

سودۂ غم و الم جام بیانِ حسرت فام کہ تشبیہ تو مضمون شہادت سے چھلکاتی و اسطی تشنہ قسمت کی

اس کتاب میں زبان و دہن پر لاتی ہیں کہ مدام قدح ہیچ بینائی سے ئی آلام حریفانِ بزم خلقت کو

مدہوش کرتا ہی اور مستانِ تلخکام کو زنانِ شوق دورہ دہر خراب سے خم آفت کا سر جوش بیالہ

نوش میں بخیر تباہی کسی کی خوانِ بیبا ماتی ہیں روزہ کشائی کو شیر بلال امیز طبق افطار پر لاکش کیا

کسی کی مجمع زندگانی سے روزہ دورہ و صال میں الوانِ گرسنگی اور تشنگی کا مزہ چکھا کسی کی شیشہ عمر کی

بلغ ذلک علی المنبر فاراد الکلام فخنقته العبرة فقعد ساعة ثم قام فقال خطبة طویلة ثم قال وقد حدثنی حبیبی جدی رسول الله ان الامر یملکه اثنا عشر اماما من اهل بیته وصفوته ما منا الا مقتول او مسموم ثم نزل عن منبره … عن زید بن وهب … قال لما طعن الحسن بن علی علیه السلام بالمدائن اتیته وهو متوجع فقلت ما تری یا ابن رسول الله فان الناس متحیرون فقال اری والله معاویة خیرا من هؤلاء یزعمون انهم لی شیعة ابتغوا قتلی وانتهبوا ثقلی واخذوا مالی والله لان آخذ من معاویة عهدا احقن به دمی وآمن به فی اهلی خیر من ان یقتلونی فیضیع اهل بیتی واهلی والله لو قاتلت معاویة لاخذوا بعنقی حتی یدفعونی الیه سلما والله لان اسالمه وانا عزیز خیر من ان یقتلنی وانا اسیره او یمن علی فیکون سبة علی بنی هاشم الی آخر الدهر ومعاویة لا یزال یمن بها وعقبه علی الحی منا والمیت قال قلت تترک یا ابن رسول الله شیعتک کالغنم لیس لها راع قال وما اصنع … انی والله اعلم …

١٩٢

… لما مات الحسن بن علی … معاویة ذات یوم فصعد المنبر فخطب … ابن ابی طالب … فقال ایها الناس … فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس … علی بن ابی طالب وابن سیدة النساء فاطمة … بنت رسول الله انا ابن صاحب الفضائل انا ابن صاحب المعجزات والدلائل انا ابن امیر المؤمنین انا المدفوع عن حقی وانا واخی الحسین سیدا شباب اهل الجنة انا ابن الرکن والمقام انا ابن مکة ومنی انا ابن المشعر وعرفات فقال له معاویة یا ابا محمد خذ فی نعت الرطب ودع هذا فقال …

فقال النبی تقعد والمرونۃ [illegible] والعرود بعینیہ بمرحاد [illegible] کلابیۃ فقال انا امام خلق [illegible] اللہ وابن محمد رسول اللہ [illegible] فیشبہ معاویۃ ان یتکلم بعد [illegible] ذالک بما فیتتن بہ الناس [illegible] فقال یا ابا محمد انزل فقد [illegible] کفی ما جری فنزل [illegible]

مجالس میں بھی جو آفات نفسیات اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ڈہار اور غبار چہانہ سرشار پہ جان دی کیسی ہی صراحی کرد من شاد ہیں سے قلقل واعطشا ختمار ہیں روا کی
اگر شاید ہیونانی پانی پلایا تہ بادہ ہلاک سے بھرا لایا ہر گاہ ساقی دہر دوبلانی سو کہا کلا پایا تو قطرہ
اوہ خاک پہ بہایا دو صبوحی کش ہیں دست جور و جفا کی دو عاشق وش ہیں لذت صدق و وفا کی
ایک سر دار جبلہ عرفان ہے ایک پاکیب عرصہ امتحان ہے امام حسن علیہ السلام کی دل و جگر سیر آبی
نکڑی ہوئے امام حسین علیہ السلام پیاس کی ماری زیر خنجر دل ہا خنجر تڑپتی رہی فی مروی عن
الصّادق علیہ السّلام عن آبائہ انّ الحسن قال لاہل بیتہ انّی اموت
بالسّم کما مات رسول اللہ کتاب خرائج میں حضرت صادق اور اونکی ابای کرام علیہم
السلام روایت کی ہی کہ امام حسن علیہ السلام نی اپنی اہلبیت سے یہ عبارت کہی ہی عنقریب زہر دغا
میں شہید کیا جاونگا جیسا کہ رسول خدا مسموم ہو کی درگذری صدمہ پاونگا قالوا ومن یفعل ذالک
قال امرأتی جعدۃ بنت الاشعث بن قیس فان یدسّ الیہا ویأمرہا
بذلک اقربانی پوچہا یہ ناگہانی آفت کہاں سے آئیگی جواب دیا میری زوجہ جعدہ بنت اشعث
دست جفا بڑہائیگی فریب سے مخفی آمادہ ستم کی جائیگی اشارہ دشمن سے مجہی زہر قاتل پلائیگی
قالوا اخرجہا من منزلک وباعدہا من نفسک عرض کی اوسی دو تنہا نہ
رکہو اپنی جان پہ محبت اور مصاحبت سے دور کرو قال کیف اخرجہا ولم تفعل بعد
شیئا ولو اخرجتہا ما قتلنی غیرہا وکان لہا عذر عند الناس فرمایا کیونکر
اوسکو نکالدوں جبتک ضرر پہنچاتی نہ دیکہوں اگر مینی گہر سے باہر کیا تو سوا اوسکی کوئی دوسرا
مارے گا مجہی الزام بی گناہ مدام رہیگا خلق میں مفسد ظالم بدنام کریگا فما ذہبت الایام
حتی بعث الیہا معاویۃ مالا جسیما وجعل یمنّیہا بان یعطیہا مائۃ الف درہم
ایضا ویزوجہا من یزید تہوڑی دن نہ گذری کہ جعدہ کو بیست ساز و مال ارسال کیا

۱۹۳

فذکر عن مروان بن الحکم خطب یوما [illegible] ان مروان بن الحکم خطب یوما فذکر علی بن ابی طالب فنال منہ والحسن بن علی جالس فبلغ ذالک الحسین فجاء الی مروان فقال یا ابن الزرقاء انت الواقع فی علی [illegible] دخل علی الحسن فقال لہ ما عصیت ان اقول لک [illegible] تقول لہ شیئا فقال وما اقول [illegible] مساط فیقول ما شاء ویفعل ما شاء [illegible] علی بن احمد بن محمد [illegible] عن الحسن بن علی بن ابی طالب [illegible] عقیصا قال قلت للحسن بن علی [illegible] رسول اللہ لم داہنت معاویۃ وصالحتہ وقد علمت ان الحق لک دونہ [illegible] فقال یا ابا سعید [illegible] الست حجۃ اللہ علی خلقہ وامام علیہم [illegible] قال رسول اللہ لی وللحسین [illegible] قلت بلی قال الست الذی قال الحسن والحسین امامان قاما او قعدا قلت بلی قال فانا اذن امام لو قمت وانا امام اذا قعدت یا ابا سعید علۃ مصالحتی لمعاویۃ علۃ مصالحۃ رسول اللہ لبنی ضمرۃ وبنی اشجع ولاہل مکۃ حین انصرف من الحدیبیۃ اولئک کفار بالتنزیل یا ابا سعید اذا کنت اماما من قبل اللہ تعالی ذکرہ لم یجب ان یسفہ رأیی فیما اتیتہ من مہادنۃ او محاربۃ وان کان وجہ الحکمۃ فیما اتیتہ ملتبسا الا تری الخضر لما خرق السفینۃ وقتل الغلام واقام الجدار سخط موسی فعلہ لاشتباہ وجہ الحکمۃ علیہ حتی اخبرہ فرضی ہکذا انا سخطتم علی بجہلکم بوجہ الحکمۃ فیہ ولولا ما اتیت لما ترک من شیعتنا علی وجہ الارض احد الا قتل قال الصدوق [illegible]

فذكر محمد بن بحر الشيباني في كتابه المعروف بكتاب الفروق بين الاباطيل والحقوق في معنى موادعة الحسن بن علي بن ابي طالب لمعاوية فذكر سوال سائل عن تفسير حديث يوسف بن مازن الراشي في هذا المعنى والجواب عنه قال بايع الحسن ثم علي معاوية على ان لا يسميه امير المومنين ولا يقيم عنده شهادة وعلى ان لا يتعقب على شيعة علي شيئا وعلى ان يفرق في اولاد من قتل مع ابيه يوم الجمل واولاد من قتل مع ابيه بصفين الف الف درهم وان يجعل ذلك من خراج دار ابجرد قال وما الطف حيلة الحسن في اسقاطه اياه عن امرة المومنين قال يوسف فسمعت القاسم بن محيمة يقول ما وفى معاوية للحسن بن علي [illegible]

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اور علاوہ سو ہزار درہم حق السعی کا وعدہ دیا دوسری طمع کی بات یہی جو یہ کام کرے گی بحصول و(لیست)

اور جاہ پزوجہ یزید کی رہیگی وَحَمَلَ إِلَيْهَا شَرْبَةَ السَّمِّ لِتَسْقِيَهَا الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

زہر ہلاہل پوشیدہ ساتھ اپنے مکر کے پہنچایا امام حسن علیہ السلام کو پلانے کھلانے کو طریق ہلاکت تیار کیا

فَانْصَرَفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ہرگاہ وہ جناب بیت الشرف میں اپنی

باہر سے پھری اتفاقاً اوسدن بھی مانند سائر ایام روزے سے تھی فَأَخْرَجَتْ وَقْتَ الْإِفْطَارِ

وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا شَرْبَةَ لَبَنٍ وَقَدْ أَلْقَتْ فِيهَا ذَٰلِكَ السَّمَّ فَشَرِبَهَا جب وقت

افطار آیا وہ موسم شدت گرمی کا اور یوم تپش تھا جعدہ بیوفا نے زہر ملا دودھ میں ملا کے سامنے کیا

اون تشنہ کام جرعہ شہادت نے پیالہ اجل نوش کیا تمام دل اور جگر حضرت کو پاش پاش کر دیا

کام و دہان میں نافہ تاب سوزش سم پہنچی سے صبر در دہن تاب قرار و آرام کم ہوئی وَقَالَ عَدُوَّةَ

اللّٰهِ قَتَلْتِنِي قَاتَلَكِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَا تُصِيبِينَ مِنِّي خَلَفًا وَلَقَدْ غَرَّكِ وَسَخِرَ

مِنْكِ وَاللّٰهُ يُخْزِيكِ وَيُخْزِيهِ فرمایا ای دشمن خدا ناحق تو نے مجھے مارا پروردگار تجکو بھی قتل کرے

جیسا تیرے ہاتھ سے میرے اوپر ستم گذرا ای ظالم بہرہ دنیا و آخرت میں خسارت اوٹھائیگی ہرگز

مراد اور مطلب دلکی بخیر و خوشی نہ پائیگی اوس ستمگار غدار نے تیری عہد و فائی بھی فریب دیا مسخر میں ہو

اور آشفتہ تو نے نصیب کیا پیدا انیس ہمیشہ غمگین اور حزین رہیگی میری خوبی اور سلوک یاد کریگی فَمَكَثَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَانِ ثُمَّ مَضَى پس جناب نے دو دن ابتلای درد میں بسر کی بعد ازاں

باہزاران اندوہ راہ خلد برین سدہارے ایضاً وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ جَعَلَتْهُ فِي طَعَامٍ كَانَ لَهَا

وَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ وقت شام جب ہوا سامان افطار کا

خوان بنایا تھی کھانے میں زہر ملا کر کہ چاشنی ملا کے امام ساجد الدہر کے سامنے وہ طبق لائی قَالَ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ لِقَاءِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَأَبِي سَيِّدِ

[illegible] حماد وعبد الجبار بن العباس عن ابن هاشم وسهل عن ابن [illegible] عن ابي عبد الله ع قال ان [illegible] المسجد [illegible] سنة ۱۹۲ [illegible] الفتنة من الصحابة [illegible] [illegible]

حسان دینارا فاعطانی الثانیة تسعة واربعین دینارا فاعطانی الثالث ثمانیة واربعین دینارا فقال عثمان من الت بشکر هولاء الفتیة اولئک فطموا العلم فطما وحازوا الحکمة والخیر قال الصدوق رحمه الله معنی قوله فطموا العلم فطما ای قطعوه عن غیرهم قطعا جمعوه لانفسهم جمعا

مجلس چوتھی در روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاُمِّیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَمِّیْ جَعْفَرُ الطَّیَّارُ فِی الْجَنَّۃِ وَحَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ہرگاہ اوس طعام قاتل پر نظر اوس پڑی آئینہ ضمیر میں صورت شہادت دیکھی آیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی تعای جدو مادر واقربا کی نوید کہی مُرْوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَدَخَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی اَخِیْہِ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ یَا اَخِیْ راوی کہتا ہی امام حسین علیہ السلام فی حسب الام خبر وحشت اثر بیماری برادر کی سنی بیتاب اور مضطر ہاتہین امام حسن علیہ السلام پر آنکی عجب حالت دیکھی عورات اہل حرم اطفال پر غم چارطرف سی گھیری ہین امام اہم شدت الم سی درنج کی لوٹ رہی ہین پوچہا ای بہائی کیا حال ہی انقلال کی رنگ زرد چہرہ او داس جی نڈھال ہی قَالَ لَہُ اَجِدُنِیْ فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرِ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا جواب دیا اپنی جان کو آمادہ موت پاتا ہون دورہ حیات کو تمام ہوا دیکھتا ہون پہلا روز ہی ایام عقبی کا اور پچہلا دن ہی گذران دنیا کا وَاَعْلَمُ اَنِّیْ لَا اَسْبِقُ اَجَلِیْ وَاَنِّیْ وَارِدٌ عَلٰی اَبِیْ وَجَدِّیْ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عَلٰی کُرْہٍ مِنِّیْ لِفِرَاقِکَ وَفِرَاقِ اِخْوَتِکَ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّۃِ ای برادر جانو تم کہ مین اجل سی نہین بچونگا اب جد وپدر و مادر علیہم السلام سی جا کی ملونگا مگر سوز فراق مین تمہاری اور بہائی بہنین کی غمزدہ ہون اور دوری اور ہجرت سی احباب کی بہت آزردہ ہون افسوس کہ مرگ نی درمیان مین تفرقہ ڈالا سارے عزیز اور فرزندون سی حسرت و یاس مین باہر نکالا فَقَالَ لَقَدْ سُقِیْتُ السَّمَّ مِرَارًا وَمَا سُقِیْتُہُ مِثْلَ ھٰذِہِ الْمَرَّۃِ فرمایا مجہی دو مرتبہ دغا سی زہر پلایا ہی مگر ایسا ہلاہل شربت جفا کبہی نہین چکہایا ہی لَقَدْ تَقَطَّعَتْ طَائِفَۃٌ مِنْ کَبِدِیْ وَرَاَیْتُہُ اَقْلِبُہُ بِعُوْدٍ فِیْ یَدِیْ دریغ و درد کہ سم قاتل فی سیری دل کی ٹکڑی کیئے اور اس بلا کی

ای قطعوه عن غیرهم قطعا وجمعوه لانفسهم جمعا

جمعوه لانفسهم جمعا ویکن ان یقرء فطموا علی بناء الی شیء الاذن ویکون المعنی ان الله فطموا بالعلم عن الجهالة الی

ف ابو جعفر المدائنی فی حدیث طویل قال جاء الیهم ای فطموا بالعلم

الحسن والحسین وعبدالله بن جعفر ... الخ

195

فضائل العسکری

معاویة فاحضر بادنا جاریة ... ما روی انه قدم الشامی الی عنده مع کل جاریة الف درهم ومن مرة امراة فبعث الیها مائة جاریة سیرین ان الحسن بن علی تزوج الثعلبی وحلیة ابی نعیم قال محمد بن وارسل الیها الف دینار ... بنت الاشعث بن قیس علی سنة النبی

مجلس چھٹی حکایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

تیری سی اعضا و احشای درون ثابت نرہی ای برادر تم دیکھتی ہو کہ سختی خون کی قی کرتا ہون
جو لکڑی میری ہاتھ مین ہی اوسکی نوک سی ریزۂ جگر الٹتا ہون چند بار لہو کی تہ دینی دشمنوں
کی ہی کہ سب اگن کلیجی کی ٹکڑون سی بھری ہی وَلَقَدْ عَرَفْتُ مَنْ دَهَانِي وَمِنْ اَيْن
اُوتِيتُ بدرستی کہ مین پہچانا جسنی یہ کام کیا ہی اوسے علوم ہی کہان سی فساد کیا دیا ہی فَقَالَ
لَهُ الْحُسَيْنُ يَا اَخِي وَمَنْ اَسْقَاكَ امام حسین علیہ السلام نی پوچھا ای بہائی کسنی زہر پلایا
اور عمر بہر ہمکو سوز غم سی جلایا ہی قَالَ لَهُ وَمَا تُرِيدُ بِذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ الَّذِي اَظُنُّهُ
فَاللّٰهُ حَسْبُهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَمَا اُحِبُّ اَنْ يُؤْخَذَ بِي بَرِيٌّ اوس سیدن رحم او
کرم نی فرمایا ای شان اوس نام مجرم سی کیا قصد ہی تمہارا چاہتی ہو میری آزار کا انتقام
کردار لو دشمن جفاکار کو سزای اطوار دو پس اگر جسپر میرا شبہ گیا وہی ستم آرا ہی تو خدا
عوض اعمال دینی والا ہی اور ہرگاہ وہ خطا شعار نہو تو ہمی منظور نہین ہی گناہ مبتلای گرو و آزار
قَالَ فَلَا اُخْبِرُكَ حَتّٰى تَلْقٰى رَسُولَ اللّٰهِ ارشاد کیا قاتل کا پتا ہرگز نہ بتاونگا
تاکہ نانا محمد کی زیارت کرون اور نہین سناونگا رُوِيَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ جنادہ ابن ابی امیہ نی
روایت کی ہی کہ اوسنی یہ مصیبت دیکھی ہوئی کہتی ہی کہ جب بیماری امام حسن علیہ السلام کی
وہ مرض جس مین دنیا سی رحلت فرمائی عیادت کو گیا بشرفیاب خدمت ہوا وَبَيْنَ يَدَيْهِ
طَسْتٌ يَقْذِفُ عَلَيْهِ الدَّمَ وَيُخْرِجُ كَبِدَهُ قِطْعَةً قِطْعَةً مِنَ السَّمِّ الَّذِي
اَسْقَاهُ دیکہا طشت آگی رکہا ہی وہ جناب اوسمین جگر کی ہوئی استفراغ کرتی ہین جو زہر دیا
اوسکی باعث خوناب قی مین جگر کی سختی تیرتی ہین فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ
نَفْسَكَ جنادہ بیان کرتا ہی مین بیتاب ہوگیا با چشم پرآب اوس جناب سی کہا یا مولا کیا

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

جو دکھ اوٹھاتی ہو اور اپنا علاج مرض نہیں فرماتی ہو فقال یا عبد الله بما ذا اعالج الموت بولی ای بندۂ خدا نہیں جانتا ہی مداوای موت کس چیز سی ہو سکتا ہی قلت انا لله وانا الیه راجعون ثم التفت الیّ فقال اوسدم تاسف سی مجھی رونا آیا فقرۂ انا لله زبان پر لایا پھر وہ سرور میری طرف متوجہ ہوی آوازہ دردناک ضعیف سی کلام کی والله لقد عهد الینا رسول الله ان هذا الامر یملکه احد عشر اماما من ولد علی وفاطمة ما منا الا مسموم او مقتول قسم خدا کی عہد و پیمان رسول ہماری ساتھ کیا گیا ہی یہ مصیبت ساری فرزندان علی اور فاطمہ کی لئی مہیا ہی زہر جفا کہلا جاتی ہیں خواہ تلوار اور خنجر سی گلی کٹتی ہیں ثم رفعت الطست وبکی قال ثم انقطع نفسه واصفر لونه حتی غشیت علیه بعد ازان وہ طشت پر خون کی اوٹھایا اور شاید خادم نی ترحم سر اپنی سمجھا یا دستور ہی بیمار کا طشت ہر گاہ اوس میں کی آثار ملاحظہ کو پرستار دیکھا چاہو اوس پر ہو جاتا ہی اگر علامت صحت کی اوس میں پاتی ہیں تو احتیاط علاج سی دل کو بہلاتی ہیں اور جو مواد فاسد سی قرینہ ہلاکت خیال میں گذرتا ہی تو کہیں آتش سی چین نہیں پاتا ہی رنجور کا غم ہر دم کہاتی ہیں مذکور علیل کی سوا کلام نہیں بہاتی ہیں امام حسن علیہ السلام کی سترہ بہائی اور نو بہنیں ہیں تیرہ اولاد صد ہا زنان منکوحہ اور اور کنیزین فراہم نہیں کہ ہجوم و شور ستم مرگ سی اوس مظلوم کی سبب مصروف حزن والم ہوں زینب خاتون اور ام کلثوم مانند پروانہ چراغ بیقرار و بیتاب بستر برادر کی پاس بیٹھی خور و خواب سی دستبردار اندیشہ موت اور زیست سی دل اپنا مار کی روتین علامت ردیہ کی مشاہدہ میں حسرت سی جان کہوتین دیکھتی ہی پارہ ہای دل جگر ہر ایک بی بی کا حال متغیر ہو جاتا دل ٹوٹ جمع ہو کی حتی سمجھ نا شور ہوا گھبرا کی ایکبارگی دو سر کو پیٹ جگر کہاتی مادر قاسم اور ازواج

مجالس چودھویں روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مطہرات کی کلیجہ کی ٹکڑوں پر اشکِ خونیں بہاتی عورتیں اور مرد اقربا کو بہت ہراس ہوا۔ نہ کسی
حضرت سے اور سید مسکو یاس بجسی کو رنڈاپی کا سامان نظر آیا۔ فرزند ونکو یتیمی کا دکھ دل میں
جوش لایا۔ وہ فریاد و زاری سنکی امام حسن علیہ السلام بھی رو دیا۔ شدتِ تیغ اور سوزِ درد سینہ
دم اوکھڑا جگیہ تھام لیا۔ مگر غلبہ درد سی رنگِ رخسار نہایت زرد ہوا۔ طاقت ضبط جو بدن سی
غش آیا جسم سرد ہوا و دخل الحسین علیہ السلام والاسود بن ابی الاسود
فانکب علیہ حتی قبل راسہ و بین عینیہ ناگاہ امام حسین علیہ السلام بھی
آئی بھائی کا حال جو غیر دیکھا بیتاب اوکی سینہ پر گری درمیان دو چشم اور سر کا بوسہ لیا
منہ پر منہ رکھا خدا کسیکی برادر کو ایسا ماجرا جانگزا سامنی نہ لائی اِس مصیبت غم پروری میں
اثر کو بھی بچائی امام حسین علیہ السلام کمال مضطر اور پریشان ہوئی فرطِ قلق میں نالہ و زاری
روتی رہی ثم قعد عندہ فتناجیا سرا فی امام حسن علیہ السلام کی ہچکی
اٹھو تھام لی دونو امام ہچکی لگی دیر تک باہم راز و نیاز کیئی لاکن اوس مظلوم مسموم کو نزع کی
بیتاب ہر پہلو میں کروٹ بدلتی جیسن جو تا نا مشید یا ہوئی آپ خاکِ سینہ دلتی اور ہچکی لیتی تھی
قال یا اخی اذا انا مت فغسلنی وحنطنی وکفنی واحملنی الی قبر جدی
حتی لا جدد به عهدی پس ہر گاہ سبطِ مجتبیٰ غش سی افاقہ پایا۔ چھوٹی بھائی کی
بھائی کو خطاب وصیت فرمایا جو میں اِس صدمہ جانکاہ سی زندہ نہ ہوں حسرتِ فراقِ تمہاری میں
جنت کو رحلت کروں میری جنازہ کو نہلانا حنوط چھڑکنا کفن پہنانا اور نانا کی روضہ پر گزار
تابوت لیجانا۔ برابر مرقدِ حضرت رسالت لاش کو رکھنا واقعہ مصیبت کی نانا کو حضرت کہنا کہ میں
اوس جور سے ظاہر اور باطن بلکون اپنا عہد. وات پھر کامل ورنیا کرلون وتلحدنی الی جنا
قبر رسول الله فان منعت من ذالک فبحق جدک وابیک ان لا تخاصم

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَحَدًا وَاَرِدُّ جَنَازَتِی مِنْ قَبْرِكَ اِلَى الْبَقِيعِ حَتّٰى تَدْفِنَنِی مَعَ اُمِّی عَلَيْهَا

السَّلَامُ پہلوی تربتِ رسول میں لحد میری بنانا اگر اہلِ عداوت مانع آئیں غم نہ کھانا

اپنی جد و پدر و مادر کی واسطے اونسی جھگڑا ہرگز نہ کرنا فوراً جنازہ میرا بقیع میں مدفن والدہ کی برابر

لیجا کے نہ خاک رکھنا اَيْضًا وَرُوِیَ اَنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا دَنَتْ وَفَاتُهُ

وَنَفِدَتْ اَيَّامُهُ وَجَرَی السَّمُّ فِی بَدَنِهِ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَاخْضَرَّ جَسَدُهُ روایت

کی ہی جب امام حسن علیہ السلام کا وقتِ وفات آیا قطع رشتہ عمر سی عرصۂ مدت حیات تنگ

ہوا پایان پہونچی رنگِ بدن شریف میں تغیر دی جسم حضرت پر سبزی سمیّت کی غالب ہوئی

فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ اِنِّی اَرٰی لَوْنَكَ مَائِلًا اِلَى الْخُضْرَةِ امام حسین علیہ السلام نی کہا

ای برادر مغموم کیا سبب ہی جو لون رخسار آپکا ہرا دیکھتا ہوں فَبَكَى الْحَسَنُ وَقَالَ

يَا اَخِی لَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ جَدِّی فِیَّ وَفِيكَ ثُمَّ اعْتَنَقَهُ طَوِيلًا وَبَكَيَا

رایِ آلِ عبا نی لبِ حسرت بیان کھولی بادلِ بیقرار اور خاطرِ افسردہ بولی بہنگامِ فراق اے پیارا

بھائی پر افسوس ہی ای بھائی یہ نانا رسولِ خدا کی حدیثِ شبِ معراج است آئی کہ میری قوت

میرا رنگ اثرِ زہر سی سبز نظر پڑیگا تمہارا بدن بساعتِ شہادت میں خونِ گلو سی احمر ہوگا پس دونوں

برادرِ غم پرور دیر تک آپس میں گلی ملی ایسا روئی کہ زمین اور زمان رقت سی لرزنی لگی فی

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ

الْوَفَاةُ بَكٰى کتابِ امالی اور عیونِ اخبار میں مذکور ہی کہ حضرت امام رضا اور اون

آبای کرام علیہم السلام سی ماثور ہی کہ جب وقتِ وفاتِ امام حسن علیہ السلام قریب آیا شدتِ

حزن والم سی روی اشکِ حسرت بہایا فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَتَبْكِی وَمَكَانُكَ

مِنْ رَسُولِ اللهِ مَكَانُكَ الَّذِی اَنْتَ بِهِ وَقَدْ قَالَ فِيكَ رَسُولُ اللهِ

۱۹۹

مجلس چوبیسویں روایات فضیلت و رحلت شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مَا قَالَ بعض حاضرین صحبت نے کہا ایفرزند رسو لخدا موت کی خوفسی پکارتے ہو باوجود مرتبہ
عالی اور قرابت پیغمبر جو تم رکھتی ہو تمہاری شان میں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى وه بیان
کیا ہی جو کسی کی حق میں نہیں فرمایا اور یہ شرف اللہ نے تمکو دیا ہی وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِيْنَ
حَجَّةً مَاشِيًا وَقَدْ قَاسَمْتَ رَبَّكَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى النَّعْلِ
وَالنَّعْلِ بیست دفعہ پای پیادہ کعبہ میں جاکی حج کیا ہی خدا کی راہ میں تین بار مال اپنا
حتی جوتا بھی نصف لٹا دیا ہی + فَقَالَ اِنَّمَا اَبْكِيْ لِخَصْلَتَيْنِ هَوْلِ الْمَطْلَعِ وَفِرَاقِ
الْاَحِبَّةِ ارشاد فرمایا دو سبب سے رقت اور زاری کرتا ہوں ایک اندیشہ روز محشر
دوسری صدمہ فراق عزیز و احباب سے تڑپتا ہوں ثُمَّ وَصّٰى اِلَيْهِ بِاَهْلِهِ وَوُلْدِهٖ
وَتَرِكَاتِهٖ وَمَا كَانَ وَصّٰى اِلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهٗ وَاَهَّلَهٗ
لِمَقَامِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اسْمَ الْاَعْظَمِ وَمَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَاءِ الَّتِيْ كَانَ لِاَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَّمَهَا اِلَيْهِ پھر سید الشہدا کو اپنی وصیت سنائی اور اہل و عیال و اولاد
و اعلیٰ نام بنام سفارش فرمائی تبرکات انبیا و اصفیا جو شاہ اولیا نے سونپا تھا اور کو دیا
اسم اعظم اور علم امامت سوروثی حضرت رسالت سپرد کیا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنِّیْ
اُوْصِيْكَ يَا حُسَيْنُ بِمَنْ خَلَّفْتُ مِنْ اَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ اَنْ تَصْفَحَ
عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَتَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَكُوْنَ لَهُمْ خَلَفًا وَوَالِدًا بھائی سی جو
یا حسین میں تمہیں حوالے کرتا ہوں جو زن و فرزند و اسباب رکھتا ہوں یہ جو لی گویا بعضی
شیر خوار ہیں عورات میں چند ضعیفہ غمزدہ اٹھارہ ہیں ان سب کی بیقراری میں وارث ہو
سرپرست رہنا اپنی اولاد کی مثال پرورش کا دھیان رکھنا ہی بدکاران سادات کی
درگذر کرنا اچھوں کی بھلائی اور حسنات پر نظر عطا رکھنا اب تم میری اہلبیت کی مالک اور مختار

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

خاندانِ نبوت اور امامت میں خلیفہ کرو اور ہو زینب خاتون اور ام کلثوم خواہرانِ مظلوم کو تسلی دینا جو مصیبت اور محنت ہجوم لائی صبر اور شکر میں پناہ لینا پس ہر ایک اہلِ حرم کو پاس اپنے بلایا پیار میں اوسکا سر چھاتی سی لگایا قاسم اور عبد اللہ اطفالِ خورد سال کو محبت سی گود میں بٹھایا پیشانی چوم کی دستِ شفقت سر پر پھیرا محمد حنفیہ عباس عون جعفر اور سائر اخوان اور پسر باری باری آگی آئی سب سی وہ جناب ادب وصیت فرماکی رسم وداع بجالائی راوی کہتا ہی وہ زینب خاتون اور ام کلثوم اور بانوانِ معصوم کا بیتابانہ دوڑنا بھائی کی دریچے آگی شیون اور افغان سی تڑپنا زبانی کو آہ و فریاد پر یاد رہیگا پیر و جوان کی رقت زیادہ کریگا اوسوقت جوشِ غم سی چاروں طرف میں اژدہام ہوا سامانِ مجالست میں بالائے افراق اور خروش بکا سی کہرام ہوا وَحُكِيَ أَنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَخِي أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ حَالَكَ نقل ہی جب امام حسن علیہ السلام کو مشرف موت دیکھا تو امام حسین علیہ السلام نی اونسی کہا ای برادر چاہتا ہوں دریافت ہو حال تمہاری انتقال کا اور جانوں بدن سی نکلنا جان پر ملال کا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا يُفَارِقُ الْعَقْلُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ مَا دَامَتِ الرُّوحُ فِينَا فرمایا اس حدیث کو پیغمبر سی میں سنا ہی خدا کا خلق البشر فی کہا ہی بدرستیکہ ہم اہلبیت کی ہرگز عقل کم نہیں ہوتی مادامیکہ روح اور جسد میں جدا نہیں ہوتی فَضَعْ يَدَكَ فِي يَدِي حَتَّى إِذَا عَايَنْتُ مَلَكَ الْمَوْتِ أَغْمِزُ يَدَكَ پس تم ہاتھ اپنا میری ہاتھ میں رکھو تا جی رہو سکتا کہ ملکُ الموت نظر آئی او سدم فشار دونگا فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ غَمَزَ يَدَهُ غَمْزًا خَفِيفًا امام حسین علیہ السلام نی اپنا پنجۂ عقدہ کشا بھائی کی دستِ حق پرست میں دیا

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

تہوڑی دیر جو گذری تو مسموم نے زہرِ جفائی آہستہ سی دبالیا، فقرّب الحسین اُذُنہ إلی فیہ فقال علیہ السلام لہ پس امام حسین علیہ السلام نی اپنا کان بہائی کی دہانِ مبارک پاس رکہا اوس حضرت نی کمالِ نقاہت مین سخنانِ یاس کو یون کہا قال لی ملک الموت ابشر فإنّ اللہ عنک راضٍ وجدّک شافعٌ مجہسی گویا ہی اِس خوشی کہو کہ خدا تمسی راضی ہی اور تمہاری جد بزرگوار شافعِ محشر امداد و حمایت مین کافی ہی پس وہ رکنِ دین اور کعبۂ یقین امام حرم نی طرفِ قبلہ ہاتہہ پیر پہیلائی کلمۂ شہادت اور ذکرِ خدا و مناجات زبان پہ لائی جانِ شریف نی تنِ لطیف سی مفارقت کی دارالفناء دنیا سی خلدِ برین کی راہ لی فلمّا قبض الحسن علیہ السلام وضع علی سریرٍ وانطلق بہ إلی مصلّی رسول اللہ الذی کان یصلّی فیہ علی الجنائز ستّری روایت کی جب امام حسن علیہ السلام نی شہادت پائی ہی الحرم نی فریاد و زاری مین صف ماتم بچہائی ہی جنازہ لکوا دہایا اقربائی لاکی نہلایا کفن پہنایا تابوت مین لٹایا سب خویش و برادر اکی بہی ہاتہہ لگایا دہوم اور ہجوم عام سی مصلا مین جہان پیغمبر میت پہ نماز پڑہتی پہنچایا فصلّی علی الحسن علیہ السلام نماز کو ساری مرد و عورتِ اہلبیت اور محبین صحابہ جمع ہوئی امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ جملہ برادران اور سائر عزیزان متوجہ صلوٰۃ رہی فلمّا أن أُصلّی علیہ فأُدخل المسجد سجدہ گاہ درود اور سلام سی فراغت کی لاش نورپاش کلمۂ طیبہ پڑہکی اوٹہائی تابوت روضۂ رسول اللہ مین رکہا مرگانِ رد و بدل دفن ابن جعل مین ہوا ہائ وقال إنّہ علیہ السلام تزوّج مائتین وخمسین امرأۃ وقد قیل ثلاث مائۃ إنّ ہٰذہ النساء کلّہنّ خرجن فی خلف جنازتہ حافیات راوی کہتا ہی دوسو پچاس ۲۵۰ خاتونِ نکحات امام حسن علیہ السلام کی تصرف مین آئی تہین اور تین

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

سوگ کی یہی روایت ہی یہ سب بیبیاں جنازہ کی پیچھے تشریف لاتی تہین غم اور سانحہ سوا ہی

داڑہین مارکی روتین نوحہ اور شیون مین سر کہولی قدم زن ہوتین کسی کی زبان پر نالہ و آہ کا

جوش تھا کسی کو شدتِ اندوہ سی واویلا واحسرتا کا خروش تہا۔ راندوں کی قافلہ مین خواہران

محترم امام کا انبوہ روتا جاتا۔ امام حسین علیہ السلام کی پیچھے برادرانِ نالان مین محبوں کا ہجوم

محشر دکہاتا۔ وہ دو سبطِ رسول دو نورِ چشمِ بتول دو گوشوارۂ عرشِ خدا۔ دو زادۂ علی مرتضی

دو سیّد شبابِ جنت۔ دو محضرِ شفاعتِ امت ایک امام کا جنازہ اس دہوم سی اوٹہا جو دنیا مین

اوسکا شہرہ الم رہا۔ دوسرے کا جسم صد پاش خاک وخون مین تڑپا تین روز تک دفن کرنیوالا

کوئی باقی نہ بچا۔ ایک معصوم کی ماتم اور ہجر کو برپا کیا لوگ پرسی کو آئی دوسری مظلوم شہید کی

لاش کو دہوپ مین رہنی دیا اوس پر خاک سی کہوڑی دوڑائی نظر بالولفہ کیا کہون کی نہین تا

کہ اب سکتہ ہوا نیش زن ہی ولیکن حالِ کشتۂ زہرِ دغا۔ اشکبار ہیں ہر اک فردِ بشر شبابِ

ماتم فرزند احمد سی ہوا محشر بپا۔ اہلِ مجلس اشکبار و غمزدہ خاطر حزین رحمت جوش مین آیا

ہی ایسے وقت دعا۔ ای خداوندِ کریم از بہرِ نامِ پنجتن۔ مقصدِ حضار جو دل مین ہو وہ کر ناروا

ذاکرِ سبطِ پیمبر ناظرِ حسرت مقال۔ ہی مریضِ خستہ تن اوسکو شفا ہو وی عطا

وكان الحسن بن الحسن حضر مع عمه الحسين عليه السلام يوم الطف فلما قتل الحسين وأسر الباقون

من اهله جائه اسماء بنت خارجة فانتزعه من بين الاسارى وقالت والله لا يوصل الى ابن خولة

ابدا فقال عمر بن سعد دعوا لابي حسان ابن اخته ويقال انه أسر وكان به جراح قد اشفى منها واما

عمرو والقاسم وعبد الله بنو الحسن بن علي عليهما السلام فانهم استشهدوا بين يدي عمهم الحسين بن علي

عليهما السلام بالطف رضي الله عنهم وارضاهم واحسن عن الدين والاسلام واهل جزائهم وعبد الرحمن

بن الحسن خرج مع عمه الحسين الى الحج فتوفي بالابواء وهو محرم والحسين بن الحسن المعروف بالاثرم كان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الذی جعل البلاء لاولیائہ واحبائہ والصلوۃ والسلام علی انبیائہ واصفیائہ والشہداء من اودائہ عنوان اذکار عالم و مستمعان اخبار ماتم کو بشارت ہین تعزیت پر اشارت ہی اور تہنیت سی توام ہی حسرت ہی خوشا زمان کہ فرخ عصمت سی گوہر اجلال فی سلف اور خلف کی ظہور کیا ابتدا دوران برج رفعت سی اختر اقبال کی ثابت و سیار کو شرف نور ملا وہ ماہ اوج سعادت اور مہر سپہر کرامت منظہر شہادت کا طغرای غراکشور شفاعت ہین فرمان روای روز جزا جسکی عبارات ماتم و اشارات ہین عبرات کی شورش ہی اور صفات بہاعم کی ذکر و بیان پر حسنات کی جوشش ہی منزلی رحمت مغفرت کو اوسکی محبت کا ایاغ ہی اور سلالۂ نبوت ہین اوسکی مصیبت کا داغ ہی اور نور دیدۂ ختم نبوت سی دیدۂ دل کو جلا ہی اور گوشوارۂ عرش علا کی مدح و ثنا ہین کانون کو صفا ہی اوسکی عزاداران بزم تولا کو انعام فواکہ جنت اور طوبی سی کامیابی ہی جرعہ نوشان دردۂ بکا و غم اوسکو چشمۂ تسنیم و کوثر سی فراہم سیرابی ہی نسب ہین پردۂ کبریا خانہ زاد خدا مادر صدیقہ کبری فخر مریم و حوا حسب ہین سبط خیر الوری ابو الائمہ امام ابن امام ... کبیری عالم ہین اسای ...

مقدمہ

فی الدارین کو معلوم ہو اور ...
کی صفت و ثنا کا ہو ...
مضمون ہو مصطلحات ...
مسعود کی ہو ...
زمزم صدق و صفای زلال ایقان ...

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام

مرشدزادہ روح الامین حلم مین کرسی عظمت کی ہمپایہ وقار و تمکین سخاوت مین وہ تن جس نے کہ سر کی ساتھ تمام گھر بار لٹایا شجاعت مین خشک لب اور چشم تر بابدن مجروح تیس ہزار لشکر کو زہد مین فاقی گذری اور صبر و شکر سی دکھہ سہی تقوی مین زر و مال دنیا سی بیزاری کرتی رہی معجزات و کرامات سی کتاب ہونکا دامان بھرا ہی تسلیم و رضا کا مرتبہ زمین و آسمان مین قدر و قضا پہ کہلا ہی ہمت وہ کہ بخشش امت پر جو کمر باندہی سند نجات لینی کو عاصیونکی جان دیدی رحم و مروت کا درجہ قدرت بیان سی باہر ہی ایک شمہ زعفر جن کی روایت مین تصحیح مختصر ہی بذل و نوال کا حال ایسا کہ دشمنونکو پیاسا پایا تو اپنی دست مبارک سی دشت کنار مین پانی بہر کر پلایا زور و طاقت کا کیا کہنا جو بار مصیبت اور شہادت اوٹہایا جسکی تحمل سی انبیا و اولیا نے روز الست مین سر ندامت جہکایا سجادہ فقر و ریاضت کو فخر سلطنت جانا سر و گردن کو راہ مولا مین دینا فرض العین مانا پس ای طبع رسا جو بحرین فکر سی آبدار دُر مضمون ہاتہ آئی چاہی کہ منقبت مین امام ابرار کی صرف ترصیع کیا جائی کہ پنجم دیباچہ کتاب سی حال خامس آل عبا کی تنجوید ہوا اسکا باب ہی اور پانچوان فقرہ انتخاب مقال مین وصف سید الشہدا کی نشر لاجواب ہی ای حاضرین مومنین جب یہ کلام فرحت انجام سنو زبان تحسین سی نام حسین علیہ السلام درود علی الدوام بیحد مرفوعی ولد الحسین علیہ السلام عام الخندق بالمدینۃ یوم الخمیس لثلاثۃ خلون من شعبان سنۃ اربع من الہجرۃ بعد اخیہ بعشرۃ اشہر وعشرین یوما امام حسین علیہ السلام پیدا ہوی شہر مدینہ مین جو سال غزوہ خندق تہا وہ روز پنجشنبہ تیسری شعبان چوتہا برس ہجرت رسول حق تہا امام حسن علیہ السلام کی ولادت سی دس مہینی اور بیس دن کا زمانہ جب گذرا تو اوس کوکب شرف کی نور ظہور سی یہ دہ اجا مطلع ضیا ہوا واسمہ الحسین وفی التوراۃ شبیر وفی

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

الانجیل طاب وکنیتہ ابو عبد اللہ الخامس وابو علی اسم گرامی سامی
توریت مین شبیر اور انجیل کی عبارت سے طاب ہی کنیت اون نامور کی ابو عبد اللہ
خامس وابو علی معروف شیخ وشاب ہی والقابہ الشہید والسعید والسبط
ولاکن اعلاہا رتبۃ ما لقبہ بہ رسول اللہ فی قولہ عنہ وعن اخیہ
انہما سیدا شباب اہل الجنۃ القاب جناب شہید وسعید وسبط الکن سب سے
زیادہ وہ کہ فریقین کی حدیث رطب اللسان ہین جو خطاب کیا بار ہا رسول خدا نے اونکو
اور برادر مستطاب کو حسنین سید جوانان جنان ہین عاش مع جدہ ستۃ سنین
واشہر وقد کمل عمرہ خمسین ویقال کان عمرہ سبعا وخمسین
سنۃ وخمسۃ اشہر ومدت خلافتہ خمس سنین واشہر اپنے جد بزرگوار کی
ساتھہ چھہ سال اور ایک مہینا بسر کیا پچاس برس کا سن شریف کہا تھا جو درحقیقت
ہا دوسری روایت مین ستاون سال اور پانچ مہینے کہا ہی جس مین پانچ برس اور ایک
مہینہ تک منصب خلافت رہا ہی ومضی قتیلا یوم عاشورا وہو یوم السبت
العاشر من المحرم قبل الزوال ویقال یوم الجمعۃ بعد صلوۃ الظہر
یوم عاشورا ہفتہ کی روز دسوین ماہ محرم کو قبل زوال آفتاب مقتول ہوئے اور بعض نا قلان
جمعہ کے دن بعد ادای نماز ظہر حق سے وصول ہوئے وقیل یوم الاثنین بطف کربلا
بین نینوا والغاضریۃ من قری النہرین بالعراق سنۃ ستین من الہجرۃ
دوسرے مورخین اور علمای حدیث فی یوم دوشنبہ بتا کہا ہی دشت کربلا مین غاضریہ اور
نینوا کی درمیان جو عراق کی قریے ہین سال شصتم ہجری کو ماجرا ہی کان مع رسول اللہ
سبع سنین ومع امیر المؤمنین سبعا وثلاثین سنۃ ومع اخیہ الحسن

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

سبعاً و اربعین سنۃ وکانت مدت خلافتہ عشر سنین واشہر

سات برس سرور محمد صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی ساتھ رہی اور تیس امیر المومنین کی خدمت میں

بسر ہوئی سینتالیس امام حسن علیہ السلام کی ہمراہ گذری دس برس اور ایک مہینے تک آپ نے

خلافت بھی ایضاً وقال ابو الفرج فی المقاتل کان مولدہ لخمس خلون

من شعبان سنۃ اربع من الہجرۃ وقتل یوم الجمعۃ لعشر خلون من المحرم

سنۃ احدی وستین ولہ ست وخمسون سنۃ وشہور ابو الفرج اصفہانی کے

کتاب مقاتل الطالبین میں مذکور اور مسطور پایا ہی چوتھی سال ہجری کی پنجم شعبان کو امام حسین

علیہ السلام کا روز ولادت ماثور بتایا ہی سنہ اکسٹھ میں جمعہ کی دن دسویں محرم کو ارض نینوا میں

شہید ہوئی عمر پچاس اور سات برس اور دو مہینے عمر شریف سی گذری تھی وقیل قتل یوم السبت

روی ذالک عن ابی نعیم الفضل بن دکین والذی ذکرناہ اولاً اصح اور بعضوں

بعض فی قول ضعیف کہا یوم شہادت حضرت ہفتہ تھا یہ کہا ابی نعیم سی مروی آیا لاکن جو اول

ذکر ہوا وہی معتبر پایا وکان اول المحرم الذی قتل فیہ یوم الاربعاء اخرجناہ

بالحساب الہندی من سائر الزیجات اس واسطے کہ جب امام علیہ السلام کو درجہ شہادت

ملا اوس برس میں روز چہارشنبہ محرم کا غرہ تھا یہ حساب ہندی سی ہمنی نکالا اور اونکی ساری

زیج میں تحقیق کیا واذا کان ذالک فلیس یجوز ان یکون الیوم العاشر من المحرم

یوم السبت او الاثنین پس جب حال ایسا ہو تو جائز نہیں کہنا کہ دسویں محرم کو واقعہ

کربلا ہفتہ یا دوشنبہ تھا ایضاً فی المنتخب عن ابن عباس قال لما اراد اللہ ان

یہب لفاطمۃ الزہراء الحسین وکان مولدہ فی رجب فی اثنا عشر لیلۃ

خلت منہ کتاب منتخب طریحی میں زبانی ابن عباس یہ روایت نقل کی جب اللہ کی ارادے

پانچوین مجلس تذکرۂ فضیلت اور مصیبت پنجتن خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

فاطمۂ زہرا کو تولد امام حسین علیہما السلام سے خوشی ہوئی پس ہرگاہ اونکی پیدایش سے ہوم ہوئی وہ
بارہوین تاریخ ماہ رجب کی تھی فلما وقعت فی طلقها اوحی الله الی لعبا وهی
حوراء من حور الجنة جسوقت بتول عذرا کو درد شکم عارض ہوا خدا نی واسطی خدمت کے
لعبا سے کہا وہ حوران جنت سے بڑی ممتاز تھی اور سب مین برگزیدہ بی نیاز تھی واهل الجنة
اذا ارادوا ان ینظروا شیئا حسنا نظروا الی لعبا اہل بہشت جو اچھی صورت کے
مشتاق ہوا کرتی تو چہرۂ زیبای لعبا کی محو تماشا رہتی قال ولها سبعون الف وصیفة
وسبعون الف قصر وسبعون الف مقصورة لعبا کی تعریف یہ تھی کہ وہ
صفا سے یون کہین اوسکی ستر ہزار کنیز وصیفہ اور ستر ہزار خادمۂ مقصورہ اور ستر ہزار عمارات قصر
اور ستر ہزار غرفہ عالیہ سی قبیل کی ہشتین تہین وسبعون الف غرفة مکللة بانواع
الجواهر والمرجان وقصر لعبا اعلی من تلک القصور ومن کل قصر فی
الجنة اذا اشرفت علی الجنة نظرت جمیع ما فیها واضاءت الجنة من ضوء
خدها وجبینها جسمین یہی کا قصر سب سے زیادہ اونچا انواع موتی اور مونگا اور مین
جس گہری چاہتی ساری فردوس کی سیر نظر آتی جب گردن جانب تماشا بڑھاتی رخسار وجبین کی
چمک سے بین خلد روشن ہو جاتی فاوحی الله الیها ان اهبطی الی دار الدنیا الی
حبیبی محمد فاتینی لما خدا نی اوسے حکم دیا کہ دنیا مین نزول کرے فاطمۂ زہرا بنت محمد
علیہ الصلوۃ والہ کی خدمت مین ہی فاوحی الله الی رضوان خازن الجنان ان زخرف
الجنة وزینها کرامة لمولود یولد فی دار الدنیا رضوان خازن جنت کو فرمان ہوا
اسباب جہر نوع آرایش اور زینت سے فردوس کو سجا کرامت سے اوس فرزند کی جو اج پیدا ہوگا
ہماری دوست کا دل اوسکی وجود سے شاد ہوگا واوحی الله تعالی الی الملائکة ان قوموا

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

صفوفا بالتسبیح والتقدیس والثناء علی اللہ تعالی امر کیا ملائکہ آسمان کو تو ہمارے
نبی اور ہو کہڑی ہو صف باندھکر تسبیح اور تقدیس و ثنای الٰہی ادا کرو واوحی اللہ الی
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان اہبطوا الی الارض فی قنادیل
من الملائکۃ قال ابن عباس والقندیل الف الف ملک پھر ارشاد ہوا جبرئیل و
میکائیل و اسرافیل کو ایک قندیل ملائکہ ہمراہ لیکر زمین پر اترو ہماری رسول کو بشارت دو
ابن عباس کا بیان ہی قندیل شمار کرتی ہیں دس لاکھ فرشتوں کو قال فہبطت لنا
علی فاطمۃ وقالت لہا ام سلمۃ یا بنت محمد کیف حالک قالت لہا
بخیر یا دی فی خبر دی ہی پس لہا نازل ہوئی اور خدمت میں فاطمہ زہرا کی پہنچی کہا خوشا جاہ و
جلال آپکا پوچھا ای دختر محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کیا حال ہی تمہارا صدیقہ کبری نی جواب دیا
فضل خدا سی بخیر ہی مزاج میرا ولحق الحیاء فاطمۃ بین لہا ام تدری ما تقول لہا وقت
حیا سی بتول عذرا شرمندہ ہوئیں کہا لا یعنی جواب سلمی کو ہیں نہ دیا پہلے میں جب سنا
سمعک اذ ہبطت حور العین من الجنۃ ومعہا درنوک من درانیک الجنۃ
فبسطتہ فی منزل فاطمۃ فجلست علیہ لہا اس [illegible]
جنت کی [illegible] بہشت کی لائیں دو تمہاری [illegible] امر فاطمہ شریک
ابانی اور تشریف کی لائیں فاطمۃ ولدت الحسین فی وقت الفجر فقبلہا
وقطعت سرتہ ولفتہ بمندیل من منادیل الجنۃ بنت فاطمہ کی
وقت فجر امام حسین علیہ السلام کو جنا انہا نی نال کاٹی نہلایا رومال حریر جنت کی پوتہڑا جامہ
فردوس میں لپیٹا گود میں لیا درود و سلام بھیجا سر و صورت کو چوما دیا وقبلت عینیہ
وتفلت فی فیہ وقالت لہ بارک اللہ فیک من مولود وبارک اللہ فیک

الفصل الثالث والعشرون

ابراہیم علیہ السلام قولہ تعالی

لا ینال عہدی الظالمین

صحيح هو قلت ... [illegible]
بني هاشم واصطفاني من بني هاشم
قريشا من كنانة واصطفى من قريش
كنانة من ولد اسماعيل واصطفى
رسول الله يقول ان الله اصطفى
عن واثلة بن الاسقع قال سمعت
الذي اورده مسلم في صحيحه
فقال ما تقول في الحديث
اعلم ولقد ناظرت بعض الشيعة
من الظالم بالمنزل الاعلى والله
والقول بامامة هؤلاء لانهم

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور خبر شہادت بین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

وَالِدَیْکَ پھر اوس نور عین کی آنکھونکو چوما سینے سی لگا کی پیار کیا منہہ سی منہہ ملایا اور کہا
مبارک گھری خدا تمہارا پیدا ہونا برکت دی آپکی والدہ کو اور تم سلامت باکرامت سدا رہو
وَهَنَّتِ الْمَلَائِكَةُ جِبْرَئِيْلَ وَهَنَّأَ جِبْرَئِيْلُ مُحَمَّداً سَبْعَةَ اَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا پس جملہ
فرشتون نی جبرئیل کو اوس ولادت کی تہنیت دی جبرئیل اور ساری ملایکہ نی محمد مصطفی علیہ وآلہ
السلام کو مبارکباد کہی سات شب و روز قدسی باری باری آتی رہیں خوشی اور جشن رسول بارگی
خدمت مین بجالاتی فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اَئْتِنَا بِابْنِكَ
هٰذَا جب ساتوان دن ہنگامہ عیش کا ہوا جبرئیل نی سرور عالم سی کہا یا محمد اپنی فرزند کو
جمال دلپسند ہمین دکہاو وَقَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ عَلٰى فَاطِمَةَ فَاَخَذَ الْحُسَيْنَ وَهُوَ
مَلْفُوْفٌ بِقِطْعَةِ صُوْفٍ صَفْرَاءَ فَاَتٰى بِهِ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ راوی ناقل ہی کہ رسول خدا
فاطمہ زہرا کی پاس قدم رنجہ کیا امام حسین کو صوف زرد مین لپیٹا لائی جبرئیل کو دیا فَحَلَّهُ وَقَبَّلَ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَتَفَلَ فِيْ فِيْهِ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ مَوْلُوْدٍ وَبَارَكَ اللّٰهُ
فِيْ وَالِدَيْكَ يَا صَرِيْعَ كَرْبَلَا جبرئیل نی گوہر برج نبوت کو صدف آغوش مین اوٹھایا اہلا وسہلا
ومرحبا کا فقرہ سنایا دو چشم کی درمیان سی نور دیدہ بتول کی بوسہ لیا اور دہان سی دہن اپنا
ملا کی عرض کیا برکت دی الله تمکو اور تمہاری والدین کو سدا فضل وکرم شامل رہی ای
غلطان دشت کربلا وَنَظَرَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَبَكٰى فَبَكَى النَّبِيُّ وَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ
پھر امام حسین کیطرف دیکہنی سی جوش بکا ہوا جبرئیل کی رقت سی پیغمبر اور ساری ملایکہ نی بھی
وَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ اِقْرَأْ فَاطِمَةَ اِبْنَتَكَ السَّلَامَ وَقُلْ تُسَمِّيْهِ الْحُسَيْنَ
فَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ اِسْمَهُ جبرئیل نی خیر الانام سی عرض کی کہ اپنی دختر فاطمہ کو سلام پہنچاو
اور کہو الله نی اس فرزند کا نام حسین کہا تم بھی یہی اسم رکھو وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْحُسَيْنَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

مذاهب اهل الاسلام فلم ارهم من يقول بامامة
الاثنا عشر و بعقد عصمتهم و ... [illegible]
كل زمان من ولده منهم ... [illegible]
وعلمهم على ذلك من ... [illegible]
تعداد اسمائهم صلوات الله ... [illegible]
علي بن ابي طالب صلوات الله عليهم فالاول
فضائله وكناه واسمائه والقابه
الحديد بعد ذكره عليه السلام و قد مر ذكر بعض
والقابه و قال ابن ابي ... [illegible]
كان رجلا اعرف ... [illegible]
قال هذا الغريب ... الامام جعفر الصادق عليه
السلام ومنهم من الاكابر ... [illegible]
قال الصغاني في شرح ... [illegible]
وقال ياقوت الحموي في تاريخ معجم البلدان
في ترجمة الغريين ... علي بن ابي طالب
كان ... الكوفة ... [illegible]
عليه السلام ... صاحب الطالبين
بنية ... علي بن ابي طالب ... [illegible]

باسناده و في رواية الشيعة فيه في السفينة هناك
ان عمامة ادم حمله ... وفيه دفنه هناك
ثم دفنه هنالك ... والله اعلم الثاني الحسن
وابن ولده ... صلوات الله وسلامه
علي ... وقد مر ذكر بعض مناقبه
وكناه واسمائه والقابه

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت او تہنیت مین حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کے

فی زمانہ احسن منہ وجہا اسوا سطی اونکا نام حسین معین ہا ہوا وس زمانی مین
سرور سی بادہ کوئی حسین تہا فقال رسول اللہ یا جبرئیل تہنینی وتبکی قال نعم
یا محمد آجرک اللہ تعالی فی مولودک ہذا رسولخدا علیہ السلام وآلہ نی پوچہا ای جبرئیل
تہنیت دیتی ہو کیا باعث ہی جو سبار کباد مین رقت کرتی ہو عرض کی یا نبی اللہ پروردگار کو
اجر بخشی اس مولود کی شہادت مین جزای صبر مقدر کری قال یا جبرئیل ومن یقتلہ
قال شر امۃ من امتک فرمایا ای حامل وحی کبریا میری فرزند کو قتل کون کریگا جواب دیا
تہاری امت کی اشرار جنکی شقاوت پر حجل ہین کفار ودخل النبی علی فاطمۃ فاقرءہا
من اللہ السلام وقال لہا یا بنیۃ سمیہ الحسین فقد سماہ اللہ الحسین
پس سالت پناہ حجرہ فاطمہ مین قدم رہا یا اللہ کا سلام اور پیام اونکو پہنچایا کہا اسکا نام حسین رکہو
جو خدا نی تجویز کیا وہ رکہو وہنّاہا النبی فبکی فقالت یا اباہ تہنینی
وتبکی قال نعم یا بنیۃ آجرک اللہ فی مولودک ہذا فشہقت شہقۃ
واخذت فی البکاء وساعدتہا الملائکۃ ووصایفہا پروردگار کی جانب سی یا پیغام
تہی اور چشمون سی آنسوؤنکی ندی بہی زہرا بولین ای بابا تہنیت بہی دیتی ہو اور جوش بکا بہی
جان لیتی ہو ارشاد کیا ہان ای بیٹا خدا تمکو اجر دی اس پسر کی شہادت کا یہ جو استماع خبر محنت
خیر البشر بیتاب ہوئین نالہ وآہ کی ہمراہ شدت سی رو دین اونکی ساتہہ لعبانی بہی شور بکا بپا
ساری حوریان رفقای لعبانی سامان ماتم پہیلایا فقالت ومن یقتل ولدی وقرۃ
عینی وثمرۃ فؤادی قال شر امۃ من امتی تبول فذرانی پوچہا کون مارے گا میری
نور نظر اور لخت جگر کو ای بابا خیر الوری بولی جو شریر خلق ہی اس امت سی بفعل ظلم وجفا ظہور شقاوت
مین ہی اوسکی قالت فاطمۃ یا اباہ اقرا جبرئیل منی السلام وقل لہ فی ای موضع

٢١١

پانچوین مجلس تذکرۂ فضیلت اور مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام

یقتل قال فی موضع یقال لہا کربلا فاطمہ کی سہاگی پدر جبرئیل کو میرا سلام ابلاغ کرو
اور حسین کہان مارا جاویگا وہ زمین کا سراغ لو فرمایا اوس زمین پر جسی کربلا کہتی ہین اور ملایکہ
وہان کی آرزو مند رہتی ہین فاذا نادی الحسین لم یجبہ احد فعلی القاعد عن
نصرتہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ہای غریبی اور بیکسی حسین کی وہ روز
شہادت طلب امداد کو چلائیگا کوئی فریادرس مصیبت مین نہ ہوگا جو استغاثہ سنکی حمایت
اور یاری اوسکی نہ کریگی خدا اور رسول و فرشتوں کی لعنت کا مبتلا ہوگا الا انہ لا یقتل حتی
یخرج من صلبہ تسعۃ من الائمۃ ثم سماہم باسمائہم الی آخرہم
وہو الذی یخرج آخر الزمان مع عیسی بن مریم آگاہ رہو کہ وہ مارا نہ جائیگا جبتک
کہ اوسکی نسل سی خدا نو امام کو ظہور مین لائیگا پھر جبرئیل نی ہر ایک مقتدا کا نام لیا حلیہ صورت
اور سیرت بہی بتادیا کہا آخر مین وہ سرور خروج کریگا جو عیسی ابن مریم کی ساتھ نکلیگا اور انکا
پیشوا رہیگا قال ابن عباس والذی بعث محمدا بالحق نبیا ان لما نقشت
علی العرش المبین بانہا قاتلۃ الحسین ابن عباس ناقل ہین قسم اوس خدا کی جسنی محمد کو
رسالت پر حق مبعوث کیا ہی نقبا کا افتخار عرش مبین پر ہوتا کہ مرتبہ شفاعت امتی دیا گیا ہی
حسین بن علی و فاطمہ علیہم السلام کی وا ای شیدائی ہون جنت خیر الوری کی خدمتمین سلسلہ بیان
باتہہ مین لاتی ہون مروی فی المنتخب عن شرحبیل بن عون قال لما ولد
الحسین ہبط ملک من الملائکۃ الفردوس الاعلی ونزل الی البحر الاعظم
کتاب منتخب طریحی مین شرحبیل ابن عون سی یہ روایت لکہی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام
ولادت باسعادت سی عرصہ گیتی پر رونق ہوئی ایک فرشتہ قدسیان فردوس اعلی سی چلا تاکہ بحر اعظم کی طرف
پہنچا و نادی فی اقطار السماوات والارض یا عباد اللہ البسوا اثواب

بالامامۃ ... بالسیادۃ فی قولہ ابنای ہذان امامان قاما او قعدا وقولہ الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وبالشہادۃ القرآن بعصمتہما فی قولہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ...

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت پنجتن آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کے

الاحزان واظہروا التفجع والاشجان درمیان زمین و آسمان پکارا یاس حزن و ملال
پہنوای خلقِ خدا بنالہ و شیون این سامانِ ماتم کرو برپا اساسِ عزا و سوگواری پر قصور نہو گوا
فان فرخ محمد صلی قد ذبح مظلوما مقہورا بدرستی کہ فرزند محمد مصطفی علیہ و آلہ السلام
جو امت اونہا بیگناہ دن عاشورا مظلوم اور مقہور ذبح کیا جائیگا ثم جاء ذلک الملک
الی النبی وقال یا حبیب اللہ یقتل علی ہذہ الارض قوم من اہل
بیتک تقتلہم فرقۃ باغیۃ من امتک ظالمۃ یقتلون فرخک الحسین
ابن بنتک الطاہرۃ یقتلونہ بارض کربلا وہذہ تربتہ پھر وہ ملک
خدمت میں نبی الوری کی آیا عرض کی ای حبیب کبریا یہ خبر مصیبت لایا تمہاری امت کے
فرقہ باغی و ستمگار جفا شعار مار ڈالینگے ساری مردانِ اہلبیت کو اس تربت پر شہادت کو پہنچائینگے
حسین فرزند بنتِ طاہرہ کو انکی زمین کربلا میں مارینگے اوسکی تربت سے یہ خاک لایا ہوں حسب
آلِ عبا کو او مارینگے ثم ناولہ قبضۃ من تراب ارض کربلا پھر تھوڑی مٹی لا کی
سید انبیا کو دی اور کہا یہ خاک نشان ہی کربلا کی وقال لہ یا محمد احفظ ہذہ
التربۃ عندک حتی تراہا قد تغیرت واحمرت وصارت کالدم
فاعلم ان ولدک الحسین قد قتل کہا ای خیر الوری اس طینت مقدسہ کو اپنے پاس
اپنی پاس رکھو تا کہ جب دیکھو اس میں تغیر ہو کی یا سرخ ہو تو اوسدم جان لو کہ حسین پر اعدا لئیم
زخم نیزہ و تیغ لگا کی سر کاٹا اوس ... ثم ان ذلک الملک حمل من تربۃ
الحسین علی بعض اجنحتہ وصعد الی السماء پہنچا آسمان اور فرشتہ فی مزار
خاک اوٹھائی بعض پروں میں اپنی داخل ... کی اٹھا کر تربت مقدس ... آسمان پر گیا
غم اور اندوہ کا بتلا را فلم یبق فی السماء ملک الا وشم تربۃ الحسین وبکاہ

... دلالۃ الامامۃ ... قال ہات ما معک ... الحصاۃ فطبع لی فیہا ... علی بن الحسین وقد بلغ ... الی ان اخضبت وانا ... ماۃ وثلاث عشرۃ سنۃ

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

بہا پس آسمانون مین کوئی ملک باقی نہین بچا تہا الا یہ کہ وہ اوس خاک شفا کو تبرکاً سونگہا
اشہو نسی لگا یا صل علی کہا و لما اخذ النبی تربۃ الحسین جعل یشمہا و یبکی
و ہو یقول قتل اللہ قاتلک یا حسین و اصلاہ فی نار الجحیم ہرگاہ
وہ گل خوشبو مزار امام حسین علیہ السلام کی سید ابرار نی بانی ہشام کو معطر کیا بہت حسرت
رقت آئی رو رو کی بولی ای میری مظلوم حسین تیری قاتل کو خدا مارے اور آتش دوزخ مین
اوسی ڈالی ایسا جلائی کہ الامان پکاری ثم دفع تلک القبضۃ من تربۃ الحسین
الی زوجتہ ام سلمۃ پس تراب تربت مشکناب شیشہ مین بہری اور اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو
سونپی قب عمران بن سلیمان و عمرو بن ثابت قالا الحسن و الحسین اسمان
من اسامی اہل الجنۃ و لم یکونا فی الدنیا کتاب مناقب مین عمران ابن سلیمان
اور عمرو بن ثابت سی روایت کی ہی کہ دونو راوی نی کہا اسمای حسن و حسین علیہما السلام نامہای
اہل جنت ہین دنیا مین کسیکو یہ دولت نہ ملی ہی ایضاً و عن جابر قال النبی سمی الحسین
حسینا لان باحسان اللہ قامت السماوات و الارضون جابر نی مخبر صادق
نقل کی جو فرمایا کہ حسین ہی حسن کا نام رکہا گیا بدرستی کہ احسان الہی کی سبب آسمان اور زمین
قایم ہوئی ساری مخلوقات کو صورت اور سیرت کی وجود ملی و اشتق الحسین من الاحسان
و علی و الحسن اسمان من اسماء اللہ تعالی و الحسین تصغیر الحسن اور یہی کہا
حسین کو نام خدا احسان سی نکالا تحقیق کہ علی اور حسن اسمای مقدسہ خدا ہین اور حسین تصغیر حسن کی
ل عن ابراہیم بن علی الرافعی عن ابیہ عن جدتہ زینب بنت ابی رافع قالت
اتت فاطمۃ بنت رسول اللہ بابنیہا الحسن و الحسین الی رسول اللہ فی
شکواہ الذی توفی فیہ کتاب اقبال مین راویان ثقہ سی زینب دختر ابی رافع سی

الفصل الاول في ذكر
بيان تحقیق مولده و مبلغ
سنه و مدت سال ایمان علیه السلام
عادات بیجاء سیرت اور اخلاف
روایات و منا قب بر نحو اجمال
الفصل الثانی
فی ذکر الدلائل علی امامته
والنصوص علیه من جهة
ابیه و اجبه علی امامته
جمیل الطرق التی ذکرنا ها فی امامته
والاخبار التی ذکرنا الاخبار الاحتیاط
الحسن و بعینها فان جمیعها کما یدل علی امامته
یدل علی امامة ابی عبد الله الحسین علیه السلام

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

روایت کی ہی اوسنی کہا مینی یہ سرگذشت انکھون سی دیکھی ہی ایکدن فاطمہ زہرا بنت خاتم
انبیا حسنین کو لیکی اپنی والد رسو لخدا کی پاس آئین اوس اوقات مین کہ قریب وفات سی خیر الوریٰ کے
دریای حیرت و یاس مین نہا ئین فقالت یا رسول اللّٰہِ ھٰذانِ ابناکَ فورثھما
شیئاً و فی روایۃٍ اخریٰ قالت فانحلھما عرض کی ای خلیفۂ خدا یہ دونو تمہاری لاڈلی
بیٹی ہین انکو اپنا ورثہ کچھ دو اور دوسری روایت مین ہی کہا کوئی عطیہ تبرکہ عز و شرف سے
ممتاز کرو فقال اَمّا الحسنُ فانّ لہٗ ھیبتی و سُودَدی و اَمّا الحسینُ
فانّ لہٗ شجاعتی و جُودی فرمایا مخبر صادق نی کہ امام حسن کو اپنی ہیبت اور سیادت کا
مختار کیا اور امام حسین کو صفت شجاعت اور جود و سخاوت کا افتخار دیا و فی قولِ الثانی
فانحلہ الھیبۃ و الحلم و الجودُ و الرحمۃ قول ثانی مین راوی کی یون آیا ہی کہ بڑے
فرزند کو ہیبت و حلم اور چھوٹی کو جود و رحم و کرم فرمایا ہی لی عن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول اللّٰہ اذا کان یومَ القیامۃِ زُیّنَ عرشُ ربِّ العالمین
بکلِّ زینۃٍ کتاب امالی مین نافع اور ابن عمر سی روایت کی ہی کہ یہ خبر مخبر خیر البشر کی
ہی کہ جب روز محشر جو روز قیامت ہی آئیگا عرش رب داور ہر طرح کی زینت اور زیور سے آراستہ کیا جائیگا
ثم یؤتیٰ بمنبرینِ من نورٍ طولھما مائۃ میلٍ فیوضع احدھما عن یمینِ العرش
والاخر عن یسارِ العرش بعد ازان دو منبر نور جو ہر ایک سو میل طولانی ہوگا لا کے جانب راست و چپ
عرش ربانی بچھا ئینگی ثم یؤتیٰ بالحسنِ و الحسینِ فیقومُ الحسنُ علی احدھما و الحسینُ علی الاخر
یزیّنُ الربُّ تبارکَ و تعالیٰ بھما عرشہٗ کما یزیّنُ المرأۃَ قُرطاھا پھر سبط ہائے
الٰہی حسنین علیہما السلام کو بلائینگی ہر فرزند نبی کو دا ہنی بائین منبر کی تخت پر بٹھائینگی خدا تعالیٰ
اپنی عرش کبریائی زینت اونسی بڑھائیگا جیسا خاتون عرشا کا پہرہ بندون سی کانون کی زیبا

وصیة الحسن علیه السلام الی اخیه الحسین علیه السلام
علی الامامة و وصیة امیر المؤمنین علیه السلام
۲۱۵
الدیلمی عن هارون بن الجهم عن ابی عبد الله
ابا جعفر علیه السلام یقول لما
احتضر الحسن قال للحسین یا اخی انی
اوصیک اذا انا مت فهیئنی ...
الی ابی فاجد به عهدا ...
بالبقیع الی آخر الخبر ...
فی مفضل ابن عمر

روایت کی ہی سید ابو عبد اللہ الی ...
خصوصی محمد بن جعفر کو حسب امامت امام حسین
علیہ السلام کی وصیت کی اور بہی حسب ...
امامت کی ...
نام ہی کا علیم علیہم السلام کو مذکور ہوا
وہ سیدنے ... ایک مرتبہ ...
الحسن کی ہی جو ...
بجا دے سے جوان ...

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

سو جاہی رونق دکہاتا ہی کما روی فی المنتخب عن ام سلمة قال دخل علی رسول الله ذات یوم ودخل فی اثرہ الحسن والحسین وجلسا الی جانبیه فاخذ الحسن علی رکبته الیمنی والحسین علی رکبته الیسری وجعل یقبل هذا تارة وهذا اخری کتاب منتخب فخری میں یہ روایت ہی کہ ام سلمہ سے منقول حکایت ہی کہا ایک روز پیغمبر خدا میری گہر داخل ہوی اونکی پیچہے حسنین آئے اور دونو پہلوے مقابل بیٹہی زانوی راست اور چپ کی اوپر شاہزادی جلوہ افزا تہی خیر الوری پیار سے اوسکا منہ چومتی کاہی اسکا بوسہ لیتی واذا بجبرئیل قد نزل وقال یا رسول الله انک لتحب الحسن والحسین ناگاہ جبرئیل آئی عرض کی ای حبیب کبریا یا امام حسنین علاقہ رکہتی ہو محبت کا فقال وکیف لا احبهما وهما ریحانتای من الدنیا وقرتا عینی جواب دیا کیونکر انہیں دونوکو دوست نرکہوں یہ گل ریحان دنیا ہیں اور دیدہ جانا ہیں فقال جبرئیل یا نبی الله ان الله قد حکم علیهما ان الحسن یموت مسموما والحسین یموت مذبوحا جبرئیل نی عرض کی یا نبی انکی واسطے خدانی مقدر کیا حسن بہر دغا سی ہو فنا کی مارا جائی اور حسین تیغ جفا سی کٹا کٹا وان لکل نبی دعوة مستجابة فان شئت کانت دعوتک لولدیک الحسن والحسین فادع الله تعالی ان یسلمهما من السم والقتل ای سید انبیا ہر پیغمبر کی دعای مستجاب ہوتی ہی تم اگر چاہو سنا جابت کرو تا کہ خالق عالم سوئے زہر اور قتل شمشیر سی بچا رکہی دونوکو وان شئت کانت مصیبتهما ذخیرة لک لشفاعة من امتک یوم القیامة اور ہرگاہ انکی مصیبت کو مناسب جانو روز قیامت دخل شفاعت امت کی ذخیرہ کرو تو فقال النبی یا اخی جبرئیل انا الخ

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت و منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام

ربی لا ارید الا ما یریدہ و قد احببت ان تکون دعوتی ذخیرۃ
لشفاعتی فی العصاۃ من امتی و یقضی اللہ فی و کذای ما یشاء فرمایا ای
برادر جبرئیل اپنی رب کی حکم سی مین رضامند ہون خلاف ارادہ الہی کی نہین تمنا کرتا ہون
منظور ہی میری دعا امت عاصی کی وسیلہ نجات ہی اور جو مقدر مین لکہا ہی او نپر گذریگا

ایضا و قال فی جملۃ الروایات البحار و بہذا الاسناد عن ابی عبد اللہ
بن وصیف عن الشطاع الوراق قال سمعت الصبح بن شحرف العابد
یقول ان الخبر الصافر کل یوم فکانت تاکل سند معتبرہ سی کتب مناقب مین
ذکر ہوا ہی کہ شطاع وراق نی کہا شحرف عابد سی مین سنا ہی اونسی بیان کیا ہر روز وا سطی
چڑیا کی روٹی توڑتا اور ڈالتا تہا اوسکا ہجوم ہوتا کہ ایسی پیٹ بہرتا مین تماشا دیکہتا تہا
فلما کانت یوم عاشوراء فتت لہم فلم تاکل فعلمت انہا امتنعت لقتل
الحسین بن علی جب روز عاشورا کی دلکو صدمہ غم دیا اونکی لئی روٹی کو چور کیا ہر گاہ
زمین پر ڈالا تو کسی نی ایک ذرہ بہی نہین کہایا یہی جانا سانحہ امام حسین علیہ السلام کی قتل کی
اونکی شہادت سی انکو حرام ہوا دانہ اور پانی ہی تہا کان للحسین ستۃ اولاد علی
بن الحسین الاکبر کنیتہ ابو محمد امہ شہربانو بنت کسری یزدجرد کتاب
ارشاد مین لکہا ہی امام حسین علیہ السلام کی چہ اولاد سعادت نشان تہین بڑی فرزند علی ابن
الحسین الاکبر کنیت اونکی ابو محمد والدہ زکیہ شہربانو دختر کسری یزدجرد شاہ ایران تہین
و علی بن الحسین الاصغر قتل مع ابیہ بالطف و قد تقدم ذکرہ فیما
سلف و امہ لیلی بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفیۃ دوسری
فرزند علی ابن الحسین الاصغر جنکو علی اکبر کہتی ہین وہ کربلا مین اپنی والد بزرگوار کی ہمراہ شہید

سواء القتيل فاقبل اهل
مكة يختلفون اليه ويأتونه
ابن الزبير فهي وأتيه بين
كل يوم مرتين مرة وهل اقبل
خلوا الله على ابن الزبير وقد عرف
ان اهل الحجاز لا يبايعونه ما دام
الحسين عليه السلام بالبلدة
وبلغ اهل الكوفة هلاك معاوية فاجتمعت
الشيعة في منزل سليمان بن صرد
وذكروا هلاك معاوية ... الحسين عليه السلام
الخزاعي وذكروا ان معاوية قد هلك وان الحسين
عليه السلام قد خرج الى مكة وانتم شيعته وشيعة
ابيه فان كنتم تعلمون انكم ناصروه ومجاهدوا
عدوه فاكتبوا اليه ... فكتبوا اليه
الرسل ... كتباً كثيرة وانفذوا
القبائل اما بعد فقد اخضر الجناب واينعت الثمار
فاذا شئت فاقدم ... على جند لك مجند
والسلام ... الكتب وسألوا الرسل كتب اليهم
من الحسين بن علي الى الملاء من المؤمنين ... اما بعد
فان ... قد قدما علي ... وفهمت مقالة جلكم

پانچویں مجلس تذکرہ شہید بنات میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

ہوئی ہیں اونکی ماجرا کو ساری شہدا سے پہلی ذکر کیا ہی مادر گرامی کا نام لیلی بنت ابی مرہ بن
عروہ ثقفیہ تھا ہی وجعفر بن الحسین لا بقیة له وامه قضاعیة وکان
وفاته في حیات الحسین علیه السلام اور ایک بیٹا جسکی ماں قضاعیہ تھی جعفر
بن الحسین اوسکا نام تھا وہ جیتی نرہی والد کی حیات میں صغیر السن وفات کیا وعبد الله
بن الحسین قتل مع ابیه صغیرا جاءه سهم وهو في حجر ابیه فذبحه
اور عبد الله طفل شیرخوار آغوش پدر میں تھا ناگاہ لشکر مخالف سے تیر آیا گلی پر لگا وار پار ہوا
وسکینة بنت الحسین وامها الرباب بنت امرء القیس بن عدی
کلبیة معدیة وهي ام عبد الله بن الحسین علیه السلام سکینہ دختر امام
حسین علیہ السلام اونکی ماں رباب بنت امرء القیس اور وہی ماں علی اصغر ہیں کہ یہ دونو بیٹا
بیٹی آنکھونکی تاری نور چشم زہرا کو بہت منظور نظر ہیں وفاطمة بنت الحسین وامها
ام اسحاق بنت طلحة بن عبد الله تیمیة دوسری بیٹی امام حسین علیہ السلام
فاطمہ ہیں والدہ کرام اونکی ام اسحاق بنت طلحہ ابن عبد اللہ تیمیہ ہیں وان علی بن الحسین
الباقي كان يوم كربلا من ابناء ثلاثين سنة وان ابنه محمد الباقر
كان يومئذ من ابناء خمس عشر سنة وكان لعلي الاصغر المقتول
نحو اثني عشر سنة علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام واقعہ کربلا میں تیس برس کے
تھی اور اونکی فرزند محمد باقر علیہ السلام کی عمر شریف روز عاشورا پندرہ برس کی تھی
علی اصغر شہید کو جو علی اکبر مشہور ہیں بارہ سال کا تہا پایا ہی اور کسی روایت میں اٹھارہ برس کا
ہونا ہی آیا ہی روی قال ابن الکلبي ولد امیر المؤمنین علی بن ابي طالب
حریث بن جابر الحنفي جاءنا من المشرق فبعث بنت یزدجرد بن شہریار

امامہ ... قبل بعمل الله ان یجمعنا ... علی الهدی
وانی باعث الیکم اخی وابن عمی وثقتی من اهل
بیتی مسلم بن عقیل ... فان کتب الی انه قد اجتمع
رای ملائکم ... والفضل منکم
علی مثل ما قدمت به رسلکم وقرأت في کتبکم
اقدم علیکم وشیکاً ان شاء الله ودعا
مسلم بن عقیل وسرحه مع قیس بن مسهر الصیداوي
وعمارة بن عبد الله السلولي وعبد الرحمن بن عبد الله
الارحبي فاقبل مسلم حتی دخل الکوفة
فنزل دار المختار بن ابي عبيدة واقبلت
الشیعة تختلف الیه فلما اجتمعت الیه جماعة منهم قرأ علیهم کتاب الحسین
علیه السلام وهم یبکون وبایعه الناس حتی
بایعه منهم ثمانیة عشر الفاً فکتب مسلم
الی الحسین علیه السلام یخبره ببیعة
ثمانیة عشر الفاً وامره بالقدوم فلما
راى ذلك النعمان بن بشير ... عبد الله بن مسلم
... ان یزید بن معاویة ان مسلم بن عقیل

پانچویں مجلس بذکرہ فضیلت اور منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام

ابن کسریٰ فاعطاھا علیؓ ابنہ الحسین فولدت منہ علیاً ابن کلبی نی کہا امیر المؤمنین علی علیہ السلام نی حریث ابن جابر کو جانب ملک مشرق حاکم رکھا اوسنی بنت یزدجرد ابن شہریار پادشاہ ایران کو وہانسی بھیجا اوس بانوی والا جاہ کو ولی اللہ نی اپنی فرزند سبط خیر الوریٰ کو دیا اونکی بطن سی مقدم علی بن الحسین علیہما السلام نی ظہور کیا وقال غیرہ ان حریثاً بعث الی امیر المؤمنین بابنتی یزدجرد بن شہریار دوسری روایت یہہ ہی کہا حریث والی عراق نی دو بیٹیاں یزدجرد ابن شہریار کی پائین وہ دونو شہزادیان عجم کی امیر المؤمنین سلطان عرب کو بھیجوا دین فاعطی واحدۃ لابنہ الحسین فاولدھا علی بن الحسین علیہما السلام ایک خاتون معظم کو عقد میں اپنی خلف امام حسین کی لائی جو سید سجاد زین عباد اونسی عالم وجود میں آئی واعطی الاخریٰ محمد بن ابی بکر فاولدھا القاسم بن محمد فہما ابنا خالۃ دوسری بی بی کو حبالہ نکاح میں محمد ابن ابی بکر کی دیا اونکی شکم سی قاسم ابن محمد نی تولد کیا پس بنا بر اینکہ بلا اور قاسم آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں دونو بزرگوار میں قرابت مادری کی نسبتیں آتی ہیں حدیث و روایات فضیلت بہت سنا و تکا شرط حیات گلزار اخبار یا تم کو ہر صفحہ میں چمن جنت کی ملا و نگا اب لازم ہی طرف عزاداری توجہ کرو سوگواری میں مصروف نالہ و زاری رہو ایہا الناس بہت جای حمد و سپاس اور شکر بیجا ہی کہ ہم اور تم سال بھر جیتی رہی دوبارہ صحت و سلامتی سی عشرہ محرم کی دن دیکھی بہت سال میں باہم بیٹھی کسب سعادت کی ایام دنیا میں آئی طریق تحصیل بہشت کی خدا نی بتائی افسوس و دریغ جو ہر گھڑی حسرت اس عمل خیر کی رکھتی ہیں حیف اون لوگوں سی کہ جیتی ہیں لیکن غفلت میں بسر کرتی ہیں ای مجلس نشینان بزم غم اور دل پریشان جمع ماتم فرصت غنیمت جانو زاد آخرت کا تہیہ نہ بھولو جو تکو سر پر سوار ہے جانو راحت قبر کی راہ خیر نکالو یہ عشرہ محرم گیا

٢١٩

پانچوین مجلس بذکر فضیلت اور منقبت بیچ حال اہلبیت امام حسین علیہ السلام کے

مہینی کی بعد نظرین آیا ہی دس روز منزل ولمین جسکو کی سینی والا ہی زبان قلیل مین جہان
جلیل کی توقیر کرو اسکی خدمت بتعجیل مین توجہ اور الم رقت سی تاخیر ہنو یہ دولت سرفراز اپنی
پیرون سی آتی ہی سینہ پیٹ کی قدم لو عرحمت ہی نیاز سر دست پائی ہاتھ سی رائگان نہو
نور عین رسول امام حسین علیہ السلام کی واسطی رونا روشنی چشم ایمان ہی پارہ جگر بتول کی لیئی
آہ و نالہ کرنا رونق دل و جان ہی خوشا حال اوس بندہ ذو الجلال کا جو مصیبت آل رسالت سی
محزون اور بیقرار ہو مرحبا مسلم صدق مقال کو جو اہلبیت پیغمبر کی شادی مین سرور غم سی اختیار کرے
آغاز تعزیت بر سید الشہدا کی حسن عقیدت مین قت سی دامن تر کرو استقبال ہلال کی واسطی شور بکا سی
بیرتڑ بار کہو روایت عروسی کو امام حسین علیہ السلام کی سالانہ سی موذو پڑہو اور حکایت
مفارقت سی شہر بانو کی برات صبر و قرار کی برباد کر ڈہو نظم المولفہ ای مومنو خروش نشاط
فغان کرو دریای اشک آنکہوں سی اپنی روان کرو ماتم بسبط احمد مرسل کی چاہیے درد جگر سی
نذر کی جان کرو سوز غم و الم سی جلی دل مثال شمع برہم صدای نالہ سی ہفت آسمان کرو سینہ کو پیٹ
خاک بسر بیقرار ہو لال ہر اسی نام سی اپنی نشان کرو تارو الانا سیاست کل ہی خدا گواہ ما خطاکی
اس کلام کو ورد زبان کرو

مزاوجت شہربانو بہشت پیرو جوں ان شہزادہ ساتھ امام حسین علیہ السلام

جنازہ کشان مضامین صدق و راستی و صاف رکشایان اقوال حدیث و روایت بزم آرایان
نشاط و سرور و سرایان انجمن فرحت و انبساط سازندگان مجالس تالیف غم با شادی دولہا
نمائش عرس و دامادی نوشاہ بیان کی ساتھ خاتون عبارت کا عقد ہونا اور حجلۂ بلاغت
مین اسا معنی صحف وجد پر حجاب کہو نا اس رنگ سی چہرہ دکہاتی ہین کہ جب ولادت

فانقطع من حضور مجالسه ... فقال ابن زیاد ما لی لا اری هانیا فقالوا هو شاک فقال لو علمت بمرضه لعدته ودعا محمد بن الاشعث واسماء بن خارجة وعمرو بن الحجاج الزبیدی فقال لهم ما یمنع هانیا من اتیانا فقالوا ما ندری وقد قیل انه یشتکی فقال قد بلغنی انه یجلس علی باب داره فالقوه ومروه الا یدع ما علیه من حقنا فاتوه حتی وقفوا علیه عشیة وهو جالس علی بابه فقالوا ...

پانچویں مجلس تذکرۂ صلت اور شادی میں جامش آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

رقعۂ نسبت امام زادۂ عالی نسب کا شہزادی والا حسب کی خاندان میں پہنچایا اور انتہای قدر منزلت جیا کو سبای صدق وصفاسی لاکی سلیمان آل عبا کا بیاہ شکوہ وشان میں رچایا، در و بام پہ عالم وجود کی نوبت خوشی رکھی گئی بہرام اور کیوان پہ آرایش فلک اور ملکوت کی دہوم رہی چشم سرور اوس بزم کی تمنا میں پہ نور اور دل پر نور وقصور عقل کی مدح وثناسی ہے قد لما قدم بسبی الفرس الی المدینة اراد عمر بن الخطاب ان یبیع النساء وان یجعل الرجال عبید العرب کتاب مناقب میں ابن شہر آشوب فی روایت لکھی ہے کہ جب سپاہ اسلام ملک عجم سی غنایم فتح لیکر پھری ہی شہر مدینہ میں اسیر ان کو اور الیاس جال و نسا کو مسجد نبوی میں لای کر کہا خلیفہ وقت کا ارادہ ہوا عورات کو بیچ ڈالین اور ساری مردوں کو عرب کا غلام کرین وعزم علی ان یحمل العلیل والضعیف والشیخ الکبیر فی الطواف حول البیت علی ظهورهم یہ تجویز کی جو بیمار وضعیف ہوں اور پیر مرد ہیں موسم حج میں حرم خدا کی طواف کو سوار کیرین فقال امیر المؤمنین علیه السلام عن النبی انه قال اکرموا کریم قوم وان خالفوکم وهؤلاء الفرس حکماء کرماء فقد القوا الینا السلم ورغبوا فی الاسلام مولای متقین امیر المؤمنین بولی رسو خدا نی فرمایا ہی کافرین سی طریقہ سلوک اور مدارات بتایا ہی کہ اشراف قوم کی عزت و توقیر کرو اگرچہ دین اسلام سی اونکو مخالف دیکھو پس یہ اہل فارس کو حکما اور بزرگان کریم کہتی ہیں جو ہماری ہاتھ میں گرفتار ہوکی رغبت ملت حنیف سی رکھتی ہیں وقد اعتقت منهم لوجه الله حقی وحق بنی هاشم تحقیق کہ میں اپنا حق اور بنی ہاشم کا انپرسی اوٹھالیا اور وہ مطالبہ خدا کی راہ میں ہم کو بخش دیا فقال المهاجرون والانصار قد وهبنا حقنا لک یا اخا رسول الله ساری مہاجرین وانصار بہ رغبت ورضا سی حیدر کرار کی بولی ...

۲۲۱

پانچویں مجلس تذکرہ وصلت اور شادی میں خاص آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کے

اپنا حصہ اے برادرِ پیغمبرِ خدا ہمکو نذر دیں یا یہ قبول فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ
اَنَّهُمْ قَدْ وَهَبُوا مِنِّي وَقَبِلْتُ وَاَعْتَقْتُ اوسوقت علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا
خدایا تجھی میں سچا گواہ بنایا جملہ صحابۂ کرام نے اپنا حق میرے نام پہ چھوڑ دیا میں بھی وہ قبول کی
اور اسیرانِ ایران کو میں نے آزاد کیا فَقَالَ سَبَقَ اِلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَنَقَضَ عَزِيمَتِي
فِي الْاَعَاجِمِ خلیفہ نے کہا کہ علی بن ابیطالب کی فکر نے راہِ صواب لی میری نیت میں اہلِ
فارس کی واسطے جو بنا تھی اوسکو نہ چلی پس اے حاضرانِ بزمِ عزا یہ جا کسقدر محلِ حسرت ہے
بجا ہے شاہِ ولایت نے قیدیانِ گبر اور مجوس پہ مروت اور رحم کو مبذول کیا ہے اجرہ اور آہ
ستمگار کی حرمت مدنظر سادات کی کبھی نہ بندی کو غیرلت کی راہ الہی میں ہاکر تی تھی افسوس و دریغ
کراست بے انصاف نے ہرگاہ اوکی فرزند کو ہو کا پیاسا مارا گھر بار لوٹا عورات بیوہ اور
اطفالِ یتیم کا ضرب و شتم سے مجبور اور گنہگار نابلدہ در بدر شہر بشہر اسیر کی ذات اور خواری میں
پھرایا آزاد و بیاہ مثالِ کنیز و غلام یزید کی روبرو عام دربار میں بلایا کھڑا کیا وہ دخترانِ شاہِ مردان
بابا اپنی بیاری کی مجرہ کی حجاب تھیں چادر اور برقع کی بدلی اونھی سر کھولی ٹکی منہ پہ لی ہو
پہلے تہیں کسی مسلمان کو رحم او کی عاجزی اور بیکسی پہ نہ آیا یہانتک ایک غریب اور مسکین جوان تا
شاہدین کی ترس نہ کھایا او سپر یا شہ ستی دستِ تجاوز بڑھایا ایک شامی نے یزید سے بالتجی کی
فاطمہ بنت حسین کا بچی کرہا یا اے امیر مجھی بخشدی کہ لونڈی بنا دون بیڑا کی خدمت خانہ داری کی
لیا اون زہی کرامت بجان اہلبیت سید بیت نالہ یاد کر دش تقدیر کی عجب تاثیر دکھی
ایک بیت کنیزی جو قید میں بستی خط سی بندی اوس کی دو جہان میں یہ عزت اور توقیر کھلی کہ
اہلبیت اسیر کی شان اور شوکت سے ہو تیغ دوسری بیٹی شاہنشاہِ عرب او عجم کی جو در
تو حرمت میں وارثوں کی رو دو ہی کو ترستی رہی ایک مختصر سی بادی میں شاد اور خانہ آباد

فضربه بالقضيب حتى كسر انفه

ودنوه مني قصر اللعين

۲۲۳

پانچویں مجلس کرہ وصلت و شادی میں جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کے

پھری دوسری نے ابن زیاد ستمگر کی عنادسے ایذای یزید اور بیداد سے ہی فرغبت
جَمَاعَةٌ فِی بَنَاتِ الْمُلُوكِ اَنْ یَسْتَنْکِحُوهُنَّ فَقَالَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
تُخَیِّرُهُنَّ وَلَا تُکْرِهُهُنَّ اوس انبوہ میں بادشاہان ایران کی بہو بیٹیاں گرفتار تھیں
اپنی بخت تیرہ سے مبتلای مصیبت اور حیران اسیر تھیں بعضی حاضرین وقت اونسی
نکاح کی راغب ہوئی امیر المومنین نے خبر کر دی اونکی رضا اور خوشی جسمیں ہی بدون اکراہ جبر
و اکراہ اونسی پوچھو شوہر کی جو طالب ہے بصرف عقد میں لاؤ فَاَشَارَ اَکْبَرُهُمْ اِلَی التَّخْیِیْرِ شَهْرِبَانُو
بِنْتِ یَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِیَارَ فَحَجَبَتْ وَاَبَتْ پس اوس جماعت کی سردار نے شہربانو بنت یزدجرد
ابن شہریار کو اشارہ کیا اور واسطے زوج اختیار کرنے کی حکم نظارہ پایا اوس مخدرہ کو شرم اور
حیا آئی انکار کا حرف زبان تک نہ لائی نقاب سے منہ ڈھانپ لیا گردن جھکائی سائل کی
جواب سکوت میں آواز نہ سنائی فَقِیْلَ لَهَا اَیَّتُهَا الْکَرِیْمَةُ قَوْمِیْ مَنْ تَخْتَارِیْنَ مِنْ خُطَّابِكِ
وَهَلْ اَنْتِ رَاضِیَةٌ بِالْبَعْلِ فَسَکَتَتْ خلق نے سمجھایا ای بانوی مکرم آیا خاوند کا
ارادہ ہی تو اوٹھو اس بزم جم خدم کو دیکھو جس والای خسرو کو چاہو اپنا شوہر تجویز کر دو
خاتون برگزیدہ حجاب سے خاموش تھیں غیرت ناموس کی سبب سے کچھ نہ بولیں فَقَالَ
اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ رَضِیَتْ وَبَقِیَ الْاِخْتِیَارُ بَعْدَ سُکُوْتِهَا اِقْرَارُهَا فَاَعَادُوا الْقَوْلَ
فِی التَّخْیِیْرِ شاہ ولایت نے فرمایا رضای خاطر معلوم ہوئی لا کن سکوت میں جبر اختیار کے
صورت مطبوع نہیں کہ لی پھر دار تحسین سلوک بتاؤ پس اہل تکلیف سے خدا کی تصدیق کو اور دو
بنا دو صیغہ ایجاب و قبول اوسکی غرول سے پھو بحل مختار کی قائل رہتا کہ زبان تمنا سے
منتظر رہی مطلب جب اوسکا نزدیک باد و دہ پھر دوبارہ مضمون ہدایت اور سکوت
سنایا بغیرت خاطر کی بیان پہ خاوہ مقال وہ کہا فَقَالَتْ لَسْتُ مِمَّنْ یَعْدِلُ عَنِ النُّوْرِ

٢٢٣

پانچوین مجلس ذکر فضلیت اور شادی میں شاہ عباس امام حسین علیہ السلام

الساطع والشہاب اللامع للحسین ان کنت محبتہ شہربانو چار طرف نگران ہمسر اور خواہان یاری مقدر تہین ناگاہ آفتاب سپہر امامت اور ماہ رسالت کو دیکھ کی بولین آیا نہین ہوں مین واسطی اوسکی جو نور سامنی طور تجلا پر شوق تراپی فرماتا ہی اور ستارہ روشن سی زیادہ چہرہ تابان مطلع شوق مین نظر آتا ہی وہ جو مردم چشم بینش کی ضیای عین ہی اور نام نامی اوسکا امام حسین ہی اگر ابھی اپنی نفس بیقرار پر اختیار پاتی تو میری دل وا غدار کا مقصود یہی لا العذار ہی فقال امیر المؤمنین لمن تختارین ان یکون ولیک فقالت انت علی مرتضی علیہ السلام نے کہا تم بالکسر جوہری کی خدا کی طرفسی آزاد اور منشور احترام دونو جہان کی جیکو الایق اور ہمسر مناسب ہماری اوسکی شیاد النکاح مین شاد کام وذی مراتب ہو جو عرض کی مین اوسی قمر درخشان سی کہ کب دری بحر او بطالع عمری منزل شرف مین جانکی مشتری ہون عالم لدنی مابہر سلونی کا شرف سبقتی پہنچا ای شہربانو انجاب کو اصلی کسی وکیل قبول کرتی ہو اپنا وہ سعادت سیما بولین کہ تمہاری ساقیہ تمنا مین عروس بانو شاہ عجم کی وارث دین و دنیا ہین فامر امیر المؤمنین علیہ السلام حذیفۃ بن الیمان ان یخطب فخطب وزوجہا من الحسین علیہ السلام پس امام ہمام نی اول کلمات ارشاد اور ہدایت اوسکو تلقین فرمائی طاقت مقام کو مسائل ایمان اور یقین بتای بعد اوس حذیفہ ابن یمان کو امر کیا کہ تا نطقہ قدسی اوس زہرہ برج شہربانو کو عالم الاقدس اور امام حسین علیہ السلام کی ساتھ عقد کری مین بڑی اوس اختر چالاکی نصیب سی کار گذاران رحمت نی بیاہ کا سامان آمادہ کیا الطیب عجب وجد تھا باب عیش و عشرت اوس جہان پر خازن قدرت نی کشادہ کیا اور ایوان جہان اسباب سروری مزین اور جو ہر جنت پر چمن آسمان کی شامیانہ نور سایہ فگن ہوا کی فرش فرش کہا

٢٢٣

وانتهى مسلم لا يكلمهم قال فبينا

فابتدروا اصعدوا به فوق القصر

فاضربوا عنقه ثم اتبعوه

جسده فقال مسلم لو كانت

بيني وبينك قرابة ما قتلتني

فقال ابن زياد اين هذا الذي

ضرب ابن عقيل فدعي بكير بن حمران

بالسيف على رأسه

الاحمري فقال له اصعد

فلان انت الذي تضرب عنقه

فصعد وجعل مسلم يكبر الله ويستغفره

ويصلي على النبي واله ويقول اللهم احكم بيننا

وبين قوم غرونا وخذلونا وضرب عنقه فاتبع

جسده راسه وامر بهاني بن عروة فاخرج

الى السوق وضربت عنقه وهو يقول الى الله

المعاد اللهم الى رحمتك ورضوانك و...

فلما بلغ عبيد الله بن زياد الى ماب

انكشف لا ناصر لي ما الموت فا...

قال ابن عقيل الى ... فاخرج

في السوق ...

مضيئين من ذي الحجة ... ۳۲۵

[illegible]

عرفة سنة ستين وكان قد خرج الحسين عليه

السلام من مكة الى العراق في يوم خروج مسلم

بالكوفة وكان قد اجمع الحسين عليه

السلام من اهل الحجاز والبصرة ... المسير

الخروج الى العراق طاف بالبيت وسعى

بين الصفا والمروة واحل من احرامه وجعلها

عمرة لانه لم يتمكن من تمام الحج مخافة ان يقبض

عليه بمكة فينفذ الى يزيد بن معاوية

الفرزدق الشاعر يقول لقيت الحسين عليه

السلام ...

ستين و ... انا اسوق بعيرها حين

دخلت الحرم اذ لقيت الحسين بن علي

عليهما السلام خارجا من الحرم معه

اسيافه وتراسه فقلت لمن هذا

القطار فقيل للحسين بن علي عليهما

السلام فاتيته وسلمت عليه وقلت

اعطاك الله سؤلك واملك فيما

پانچویں مجلس تذکرۂ عقد شہربانو مع ساتھ امام حسین علیہ السلام

سبحان کشتی میں چھپایا روح نے طبع وحش و طیر کو غیرت گلزار بنایا اصناف قدرت نے حجاز

آفتاب سے اماقی افق پر آئینہ بندی کی امیر سامان ثروت و مکنت نے بارگاہ اجلال کو رونق

دو بالا دی ناظر دہر نے شیر سے خوش قوام بہجت سے بھر انجمن لیل و نہار کو لاساقی دوران نے

خم مینائی فلک میں شربت صفا اور ضیا کو لاعرش نے ہر قسم کی زیور گراں بہا عظمت اور

شان کی پہنی کرسی کی اوج شکوہ پر اعتلاء پائی لگی جلال عالی کہنے لوح نے صفحہ مسرت میں

چمن پہنچی دکھائی قلم نے خط قسمت میں نو دمسا کیا داناء فرمائی باغ فردوس میں حمین

حوروں کی تراوت سے لہرایا بحر کوثر اور تسنیم کو عین لطافت میں جوش آیا قصور خلد بریں کے

سرو غلمان حور فرط آرائش میں آمودہ رضوان نے جامہ خانہ بہشت سے مومنین کو خلعت پہنچ

بہا بالائی نے برات آزادی نیران سے نجوم کو پہنایا گردن و گوش و پا دو سعود نے حنائی بہجت

چشم و الا کی

پنجۂ شاطرین لگائی ناقل جوان و پیر کو حالت انبساط و وجد سی آئی ہوا لیان شہر آسا حور سی

بحیثیت خوش

بہت کی حضرت غلامان آباد اور سلطان ترکی آقا زادی پر ناسر ور حینیکہ بہشت دوز قدمو کی

بات انکھوں میں چھپائی دیدہ شوق نے ... قدر کی حقیقت دکھائی جا ملان قضا و قدر نے

در و بام سپہر میں چراغان کو انجم و اختر کی قمقمی لگائی چھتہ پاریچ نے شہاب ثاقب سے آتش بازی کی

تماشی پر مائی سازندگان انشکدہ کی اوج ابر دو عالم نقارہ نوبت شادیانی بجائی ندا و پایا

زحل پر فتنہ مریخ صلابت نے جھائی پیام کامیابی کو پہنچائی خوالسالار بذل و نوال نے خلیل کی

فرمانی دیتی کی آواز دی امیر ترکی اقبال نے جشن عام کو طیاری سے دنیا پر ساز و سامان کی

علیہم و ...

اور وقت آئیوہ مہاجر و انصار اور بنی ہاشم رنگا رنگ لباس میں مع و شی تفاخر کی دو ... ری

آلی اجتماع میں سے خوشی بچوم لاتی مجلس آقی علی مرتضیٰ علیہ السلام خوش و ... کی

مصنف میں صدر آرا تھی شرف پر امام حسین اپنی بہائی امام حسن علیہما السلام کی ساتھ

پانچوین مجلس تذکرہ عقد شہر بانو مین ساتھہ امام حسین علیہ السلام

رونق افزا ہوی محفل شادمانی بہرگاہ شوکت سلیمانی سی آراستہ کی اور منزل سدرہ مکانی مزید بہجت جاودانی سی پیراستہ کی حذیفہ ابن یمان حکم سی شاہ مردانکی پیشتر پڑہا جشن بلاغت اور لہجہ فصاحت سی لحن وجد آور مین خطبہ پڑہا عقد درہ کرامت کو اجلہ سیادت کی حبالہ نکاح مین مہر طہارت پر لایا اور عالم ایجاد نی سشرف توالد اور فخر تناسل کا شادیانہ مسرت بجایا مخبران بزم فضیلت کو نقل وشیرینی کی عوض لالی اور جواہر غفران سی دامن بہری حاضر و غایب کو بجای پیالہ شربت زلال رضوان کی سرچشمی لی بہرگاہ دونو ماہ و مہر نی درجہ ایجاب اور قبول سی منزل سعادت کی راہ لی اسرافیل اور میکائیل نی مثال نقیب سیادانی بڑہاو عمر و دولت کی صدادی مولا کی یمین اور یسار مین تزک اور شان خداداد عہدہ شکوہ لیی دورتی چلی آسیہ اور مریم دست تعظیم سی دامان برقع عروس کو سنبہالی ہوی خدام اقبال و جاہ کی صفین جلو مین طرقہ گویان تہین کنیزان شیرین اندام احتشام نامہ جا طرف حد ادب سی روان تہین حوا و بلقیس نی پا انداز کو انکہین بچہائین حور العین طبقہای نور پیرایہ جنت نثار کو لائین پس دولہن اور دولہہ نی قدم برکت شیم حجلہ طہارت مین رکہا نظر صدق و صفا سی آپسمین آیینہ رخسار اور مصحف رو دیکہا زہرہ نی کف نگارین سی دف ماہ دو ہفتہ میمنت کی تال پر بجایا شجر طوبی کی ہر ورق نی ساز عشرت مین نغمہ داودی سنایا مشتری تمام شعف کی شعبدہ بازی پر مصور انشگری اور بہرام اصول طرب سی ہر گوشہ تماشا سرگرم پاکوبی جبرئیل اوس تقریب فرحت نصیب مین مجمرہ عود لیی عطر پاش اور ایل جلیل فرزندزادی کی شادی مین بیسر و سامانی سی تباشش مبارکباد ازدواج کو اعیان ورس دست بوسی کرتی اور مدح انبساط مین فصحای کرد وبی قائل دود و ثنا ہتی واہ واہ قدرت الہی کا تماشا رسالت پناہ مین کیا اچہا بیاہ رچایا جسکی تماشا اور درگاہ مین سفید و سیاہ

۲۲۶

پانچوین مجلس تذکرہ مزاوجت و مفارقت شہر بانو بین ساتھ امام حسین علیہ السلام کے

عالم نی انقدام رنش اور گنجینہ رفاہ پایا خواہران سیدۂ معصومہ زینب اور ام کلثوم نی جشن
دلکشا کی دہوم سوا مچائی عورات اہل حرم زوجات شفیع امم نی ساز اور نواز عشرت کی رسوم
انجام کو پہنچائی کیون حاضرین بزم تولا عروسی شادین کا ماجرا تمہی سنا خوشی کا جوش آیا
اب روز فراق کا سانحہ بیان کرون جو اوس واقعہ نی ہوش گنوایا راوی کہتا ہے
جب سید الشہدا معرکۂ جانسوز کربلا مین تنہا رہی اور ساری یار و آشنا عزیز و اقربا
پیاسی ماری گئی حضرت نی واسطی ملاقات رخصت کی خیمۂ اہلبیت مین قدم رنجہ فرمایا تن مجروح
خون چکان سی ہر ایک بہن اور بیٹی کو سینہ سی لگایا خواتین اہل حرم کی رونی سی کہرام اور چاروں طرف
اژدہام تہا اندوہ جدائی درد ہجران شہر بانو کا شیون سی جینا حرام تہا بچون کی زاری اونکو
بیقراری ہوتی گوشون مین فرط غمخواری عورات کی جان کہوتی اوسوقت شہر بانو کا دیدہ پرآب
دل بیتاب سی امام انام کی پاس آنا قدم سہرور کو مزید شوق اور غلبہ ملال مین گردن جہکا کی
آنکہو نسی لگانا صدمۂ فراق مین اخرۃ الوداع سی پچھاڑین کہانا روز وصال کی یاد مین لرزان اور
ہراسان جان سی جانا جبھی اس گہڑی عالم خیال مین نظر آگیا اور تصور ماجرا سی کلیجہ شق ہوا
شوہر کا پیاس کی ماری لبون پر دم تہا زوجہ کو رنڈاپی کی دہیان مین قلق و ماتم تہا شاہ
دین سی رخصت کا سنہہ کہلا ہو بیتا سر شہر بانو پر غبار مصیبت کا تودہ پانو قابو مین نہ تہا
خاوند کو بیکسی مین گردن کٹا نی منتظر بی بی کو بچون کی یتیمی اپنی اسیری مین ایذا پانی ضرور امام حسین علیہ السلام
نگاہ حسرت و یاس مین بانوی غریب کا چہرہ دیکہتی آنسو بہاتی خاتون حزین جو مولا کو طرف
مقتل جاتی تصور کرتی اندوہ سی غش آتی بنت کسری کی زبان پر یہ نالہ و فغان تہا ای آقا تم
سدھارے ہمین کس کی حوالی کیا امام کی حسب حال یہ مقالہ احسان تہا چند اکو یاد کر دو
اوسکی حفاظت مین سونپ دیا ہر سمت آواز شیون کا جوش تہا خیمہ گاہ میں رستخیز کا خروش تہا

[illegible]

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل امام حسین علیہ السلام اور مسئلہ روانگی مدینہ

اگرچہ حدیث میں وفات شہربانو کا ذکر آیا ہے ولادت میں سید الساجدین کی آیا ہے لاکن عبارت ہے
وَجَاؤُا بِالْحَرَمِ اُسَارٰی اِلَّا شَہْرَبَانُوْیَہ فَاِنَّہَا اَتْلَفَتْ وَاَلْقَتْ نَفْسَہَا فِی الْفُرَاتِ
کربلا میں ہونا بحار سے پایا ہے نظم لمولفہ المختصر کہ قصہ غم بشیار ہے ہر چشم مہر سبط نبی اشکبار ہے
طغیان سیل اشک سے طوفان ہوا بپا فرط قلق میں جان جہان بیقرار ہے بیحال و خستہ دل
سر افضل نوحہ گر قصر جنان میں ایج پیمبر دلگار ہے بیتاب حضرت علی کی فغان سے عجب ہوا زہرا کی
اضطراب سے لیتا قرار ہے ناظم تیری کلام کی حسین بیان پہ تائید غیب مدد گار ہے

مجلس چھٹی فضیلت اور مصیبت امام حسین علیہ السلام کی بیان میں ہے

وہ عبادت ای مومنو روو کہ محرم آیا آرام کو دو چھوڑ کہ ابہ غم آیا ہے سینے کو پیاو
چاک کرو کہ کونین کی سلطان کا ماتم آیا سر پاہی داغ غم شہ سینہ میں گل پھولی ہیں گیا
گریہ بیش بہا لوٹی ہیں مجلسوں میں یہ پیاسی روتی ہیں ابھی اشک اونکی ہی سوتی ہیں یہ
ہوتی ہیں سر پاہی یوں سبط نبی اپنی وطن سی نکلی بلبل سبط رسی چمن سی نکلی رخصت کو
گئی جد و مادر پہ دو ہاتھ رسول کی کفن سی نکلی دیا ہی اہل حواس بیخودی سی لوٹا
اور سینہ صبر سنگ غم سی ٹوٹا یا دیا ہی وہ کہ حسین شہ سی نانا کا مزار اور مدینہ چھوٹا
ہم ہیں یہ کہا ای دوستان حبیب خدا ہو اے یا صدق و صفا آجی سے مصائب سید الشہدا
رو رہے ہیں اکثر مومنین اور آہ و نالہ و بکا سی مراتب جو اونکی یقین ہیں آج منظور ہی کہ اول بیان
حضرت کی گوش غافل ہوئے پہر اونکی شرف کی انتہا کی مقام پر قائل ہوں بزرگان دین کا قول
معرفت قائل شناخت حقیقت سے تجلی کرے خانہ شہود دل میں اونکی برکت سے روشنی
اور محبت کا اطلاق ہوتا یقین ہوا کہ پیشوا ہماری بلا تحقیق اور حقارت کی ابتلا سے محفوظ ہیں

چہٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہدا روایت بردہ آہو کا مسجد مین آنا

اور یہ جانو کہ فرید قدرت فرط اختیار سی واسطی صفای امتحان کی شدائد منافقین سے یہی
وَمُرْوِیَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ اِنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی الرَّسُوْلَ فَقَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
لَقَدْ صِدْتُ خِشْفَۃَ غَزَالَۃٍ وَاَتَیْتُ بِہَا اِلَیْکَ ہَدِیَّۃً لِوَلَدَیْکَ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ صیادان آہوان وحشی نژاد مضامین میر شکاران نخچیر سخنہای نگارین دام بیان کو
بیان ترجمان مین پہیلاتی ہین برہ روایت جہان پرور کو سامعہ مین لاتی ہین اکبر خیال
عقدہ کشای بندنجات شفیع رہائی کائنات مسجد مین رونق افزا تہی دلفروز حرفہای طیبہ سے
اطفال طبع حاضرین کو مصروف عطا تہی ناگاہ قراول عرب کمال ادب سی آیا ہرن کا بچہ
اپنا پکڑا ہوا بر سبیل ہدیہ لایا بولا ای رسول خدا یہ خشفہ میری جال مین گرفتار ہوا ہی تمہاری حسنین کی
خاطر جی بہلانی کو پہنچایا ہی فَقَبِلَہَا النَّبِیُّ وَدَعَا لَہٗ بِالْخَیْرِ حضرت نی مزید خلق سی اسکا
عوض مین نقد رضا اور دعا سی اسکا دامن مسئول بہر دیا فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ
جَدِّہٖ فَرَغِبَ اِلَیْہَا فَاَعْطَاہُ اِیَّاہَا اوسوقت غزال مرغزار نبوت حسن مجتبیٰ حضور مین آ
تہی سید امم سی اوس بازیچہ کودکی پر مایل ہوی جناب نی اونہین بخشا از فرزند سہی وہ گہر لیگئی
خوشی مین پہرتی رہی فَمَا مَضٰی سَاعَۃٌ اِلَّا وَالْحُسَیْنُ قَدْ اَقْبَلَ فَرَاَی الْخِشْفَۃَ عِنْدَ
اَخِیْہِ فَقَالَ لِلْحَسَنِ اَعْطَانِیْہَا جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ تہوڑی دیر نہ گذرنی پائی کہ امام حسین ذیشان
پہنچی بہائی کو بچہ آہو سی کہیلتا دیکہا تو بولی ای برادر یہ تمہین کہان سی ملا جواب دیا ہماری نانا نی
عطا کیا فَسَارَ الْحُسَیْنُ مُسْرِعًا اِلٰی جَدِّہٖ فَقَالَ یَا جَدَّاہُ اَعْطَیْتَ اَخِیْ خِشْفَۃً
یَلْعَبُ بِہَا وَلَمْ تُعْطِنِیْ مِثْلَہَا پس امام حسین جلدی سی اپنی جد کی پاس دوڑی اور کہا
ای سید انبیا برادر گرامی کو تمنی ہرن کا بچہ بخشا ہمین ویسا نہین دیا شاید تمہی ہولا یا کم نہ چاہا
جو میری خاطر عزیز منظور ہی تو مثل اوسکی عنایت کرو وَجَعَلَ یُکَرِّرُ الْقَوْلَ عَلٰی جَدِّہٖ وَہُوَ

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل الشہیداء روایت بردہ آہو کا مسجد میں آنا

ساكتٌ تَكِنُّهُ يُسَلِّي خاطرهُ وَيُلاطِفُهُ بشيءٍ من الكلامِ حتّى انقضى من امرِ
الحُسين الى آن هم يكتكي جدّ بزرگوار بھی بار بار اخلاص و پیار میں تکرار کرتی پسرور ابرار
چپ تھی دلجوئی اور ملاطفت میں مصروف رہتی مگر نور عین کو قرار اور چین ہرگز نہ آیا یہاں تک
جو وقت کا شنہ بنایا پیغمبر اور رب نی ہر چند گلے سے لگایا اور بہی کو منایا بہلایا اوس بیتاب نے طلب
ہاتھ سے نہ اوٹھایا پیغمبر ذو الجلال کو سوای دعا کچھ تدبیر بن آئی زہرا کی لال پر صدمہ ملال کی
اور داسی بہائی فبينما هو كذلك اذ نحن بصياح قد ارتفع عند باب المسجد
فنظرنا فاذا ظبية ومعها خشفها ومن خلفها ذئبة تسوقها الى رسول الله
وتضربها باحد اطرافها حتى اتت بها النبي وہ اوس حال اور مقال میں تھا
ناگاہ راوی نے سنا کہ دروازہ مسجد پر فریاد و شور کی آواز آتی ہے دیکھا ہرنی بچہ ساتھ لیے دوڑتی
چلی آتی پیچھے قدم بڑھاتی ہے جب سست چلتا بچہ تو شاخ پہلو میں لگاتی اوسی دباتی ہے کبھی اوسکو
ہو کر کبھی بہتا لا کہ خوف سے گھبراتی ہے یونہیں شتابان اندرون مسجد دوڑی تاکہ خدمت پیغمبر میں
جا کے ساکن ہوئی ثم نطقت الغزالة بلسان فصيح وقالت يا رسول الله قد كان
لي خشفان احدهما صاده صياد واتى بها الى البلد وبقيت لي هذه الاخرى
وانا بها مسرورة واني كنت الآن ارضعها پس قدرت الہی نے زبان حیوان کو ولا
فصاحت ناطقہ یہ بات بولی اے حضرت میرے دو بچہ پیدا ہوئے ایک صیاد پکڑ لایا آپکے شہر میں
دوسرا باقی رہا چند روز گذرے ہیں اوسکی ساتھ خوش پھرتی تھی اور ابھی دودھ پلاتی شکر کرتی تھی
فسمعت قائلا يقول اسرعي اسرعي يا غزالة بخشفك الى النبي محمد واوصليه
سريعًا پس ندای غیب کو میں نے سنا ہاتف نے کہا شتاب کر اور دوڑ جا اپنے بچہ کو جلدی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ والہ کی پاس لیجا لان الحسين واقف بين يدي جده وقد هم ان يبكي

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہدا روبت بچہ آہو کا مسجد نبی میں آنا

والملائكة باجمعهم قد ترنموا وسمعهم من صوامع العبادة بدرستی کہ حسین اپنے نانا کے سامنے کھڑا ہوا تاکتا ہے طلب دعا میں عازم بکا اور خفا ہو رہا نواسے کا رنج نانا کو صدمہ دیتا ہے ساری ملایکہ کو آنسو بہاتے ہیں اوسکی تلاطم شور و نوا ہے اپنی صوامع عبادت سے اندیشہ ہو میں اوسکی سر اوٹھا لیا ہے ولو بكت الحسين لبكت الملائكة المقربون لبكائه اگر حسین رویا سید ثقلین بی چین ہو نیگی تو سب فرشتہ مقرب اونکی طاعت میں رو دینگی وسمعت قائلا ايضا يقول اسرعي يا غزالة قبل جريان الدموع على خد الحسين فان لم تفعلي سلطت عليك هذه الذئبة تاكلك مع خشفيك پھر یہ بھی گوش زد ہوا منادی آسمان سے پکار اجھپٹ جا اے غزالہ پیشتر حسین کی اشکباری سے اور اگر تاخیر کی وہان جلدی پہنچی تو بھیڑیا تجھ پر مسلط کیا ہے ہمراہ بچہ کہا لیگا خواری سے فاتيت يا رسول الله يخشفي اليك وقطعت مسافة بعيدة ولكن طويت لي الارض حتى اتيتك سريعا پس اے رسول خدا بچہ اپنا لیکی فورًا مین تمہاری پاس آئی مسافت بعید قطع کی زمین میرے واسطی لپیٹی جو سرعت سے خدمت میں آئی وانا احمد الله ربي على ان جئتك قبل جريان دموع الحسين على خده اے سید انبیا میں شکر خدا کرتی ہوں ہزاروں پہنچی قبل اوسکی جو رخسار حسین پر آنسو رواں ہوں فارتفع التكبير والتهليل من الاصحاب غلغلہ تکبیر اور تہلیل سرورکا حاضرین سے بڑھا اور صحابہ نے پیغمبر پر درود و سلام کو پڑھا ودعا النبي للغزالة بالخير والبركة واخذ الحسين الخشفة واتى بها الى امه الزهراء فسرت بها بذلك سرورا عظيما رسول زمن کی خلق نے مادہ ہرن کو دعاے خیر و برکت سے رخصت فرمایا اور امام حسین علیہ السلام نے بچہ اہو لیا کی والدہ کو دکہایا وہ بھی مسرور و شادمان ہوئیں فرزند کی قدر و منزلت پر شاکر و شاخوان ہوئیں مروی الخبر عن ابن مسعود قال قال النبي صلی اللہ

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہدا روحی فداہ و نور پنجتن سے ایجاد سماوات و عرش و کرسی لوح و قلم و جنات کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِي وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ قَبْلَ الْخَلْقِ بِأَلْفِ عَامٍ حِينَ لَا تَسْبِيحَ وَلَا تَقْدِيسَ

کتاب منتخب فخری میں ابن مسعود سے روایت کی ہے مخبر صادق نے حدیث طویل میں یہ عبارت کہی ہے کہ خالق عزوجل نے پیدا کیا مجھے اور علی و حسن و حسین کو اپنی نور عظمت و کبریائی سے ہزار سال قبل ایجاد تمامی دنیا اور ما فیہا قدرت کذائی سے اوس وقت تسبیح اور تقدیس کرنیوالا کوئی نہ تھا اور نہ کسی قسم تہلیل اور ذکر کا حرف بنا تھا فَفَتَقَ نُورِي فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَاوَاتِ وَأَنَا أَجَلُّ مِنَ السَّمَاوَاتِ پس میری نور ذات کو شگافتہ کیا اوسکی پرتو ضیا سے آسمانوں کو جسم ظہور دیا پس میں بہتر و برتر ہوں لاجوردی سپہر کی طبقات سے ارفع شان و مرتبہ کے بلند درجات سے فَفَتَقَ نُورَ عَلِيٍّ فَخَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَعَلِيٌّ أَجَلُّ مِنَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ یعنی ٹکڑے کیا نور علی ابن ابی طالب کو پیدا فرمایا اوسکی روشنی سے کرسی و عرش عالی مراتب کو لہذا علی جلیل اور عظیم ہے تقدیم سے قدر و منزلت میں کرسی اور عرش رب کریم سے فَفَتَقَ نُورَ الْحَسَنِ فَخَلَقَ مِنْهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَالْحَسَنُ أَجَلُّ مِنَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ پھر نور حسن لوح اور قلم کو منصۂ ایجاد میں لایا اور حسن سبز قبا لوح و قلم سے بزرگی اور شرف پایا فَفَتَقَ نُورَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجِنَانَ وَالْحُورَ وَالْحُسَيْنُ أَجَلُّ مِنَ الْجِنَانِ وَالْحُورِ پھر نور حسین کو نمود ظہور دیا اوسکی صفائی رشک تجلی طور سے بہشت و حور کو پیدا کیا پس حسین بہشت و حور سے جلالت قدر میں اچھا ہے اور نعیم خلد نے اوسکی شمشۂ حسن سے زیور پہنا ہے فَأَظْلَمَتِ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ فَشَكَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الظُّلْمَةَ ناگاہ بعض وجوہ سے مشارق و مغارب میں اندھیرا چھا گیا ملایکہ نے اوس تاریکی میں گھبرا کر خدا سے شکوہ بلا یا

قَالُوا اللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْأَشْبَاحِ الَّتِي خَلَقْتَهُمْ إِلَّا مَا فَرَّجْتَ مِنْ هٰذِهِ الظُّلْمَةِ

۲۳۲

ولعن امانات وابن رسول اللہ لا امان لہ بہر حال ثم عمر بن سعد یا خیل اللہ ارکبی فرکب الناس ثم زحف نحوہم بعد العصر والحسین علیہ السلام جالس امام بیتہ محتبیا بسیفہ اذ خفق برأسہ علی رکبتیہ وسمعت اختہ الصیحۃ فدنت من اخیہا فقالت یا اخی اما تسمع الاصوات قد اقتربت فرفع الحسین رأسہ فقال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقال لی انک تروح الینا فلطمت اختہ وجہہا ونادت بالویل فقال لیس لک الویل یا اخیۃ اسکتی رحمک اللہ وقال العباس بن علی یا اخی قد اتاک القوم فنہض وقال العباس ارکب بنفسی انت یا اخی حتی تلقاہم وتقول لہم ما لکم وما بدا لکم فأتاہم العباس فی نحو من عشرین فارسا فیہم زہیر بن القین وحبیب بن مظاہر فقال ما بدا لکم وما تریدون قالوا جاء امر الامیر ان نعرض علیکم ان تنزلوا علی حکمہ او نناجزکم فقال فلا تعجلوا

٢٣٣

القوم ویکفہم من قتال الحسین علیہ السلام فجاء العباس واخبرہ ما قال القوم فقال ارجع الیہم فان استطعت ان تؤخرہم الی غدوۃ وتدفعہم عنا العشیۃ لعلنا نصلی لربنا وندعوہ ونستغفرہ ومضی العباس فرجع من قبل عمر بن سعد یقول انا قد اجلناکم الی غد واضمحت فجمع الحسین علیہ السلام اصحابہ عند قرب المساء قال علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام فدنوت لاسمع ما یقول لہم وانا اذ ذاک مریض فسمعت یقول لاصحابہ اثنی علی اللہ احسن الثناء واحمدہ علی السراء والضراء اللہم انی احمدک علی ان اکرمتنا بالنبوۃ وعلمتنا القرآن وفقہتنا فی الدین اما بعد فانی لا اعلم اصحابا اوفی ولا خیرا من اصحابی ولا اہل بیت ابر ولا اوصل من اہل بیتی فجزاکم اللہ عنی خیر الجزاء الا وانی

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل وعزم سید الشہداء مدینہ سے خروج کا ورود نظارہ آدم وحوا سلام اللہ علیہما عرش پر پنجتن آل عبا کی

صفِ مناجات میں اِنابت کی ہاتھ بڑھائی یہ کلمات دعا کی لب تمنا پر لائی خداوندا حق ان بزرگوار
جو تونی عزیز و مکرم پیدا کئی ہیں سیاہی کو دور کر دی ہماری فراغت اور تسلی کی لئی فَخَلَقَ اللّٰہُ
تَعَالٰی دُرَّۃً وَقَرَنَہَا بِاُخْرٰی ایزد باری نی دعا وزاری ملائکہ قبول کی ایک خوشبو
پیدا کی اور دوسری سی ملا دی فَخَلَقَ مِنْہَا نُوْرًا ثُمَّ اَضَاءَتِ الزُّرْقَۃُ مِنْہَا الزَّہْرَاءُ
اور ہمیں سی ایک نور تابندہ جہان افروز نکلا کہ سب عرصہ تیرہ میں اوسکی روشنی کا دامان پھیلا
فَاَضَاءَتْ مِنْہَا الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ اوس چمک نی مشرق و مغرب کی آفاق میں
تابانی بخشی ساری زنگ اور فلک سی لمعہ برکت کی ہوا ہی ظلمانی جاتی رہی فَمِنْ ذٰلِکَ
سُمِّیَتِ الزَّہْرَاءُ زَہْرَا وجہ مذکور سی حق نی اپنی بیٹی فاطمہ کا لقب زہرا مشہور کیا جو خاتونِ
سپہر آفرینش ہی اوسکی آفتاب وجود سی نور دیدہ ای ہشت آفرین جمال فضائل اور ستودہ اپنی مقتدا کی تہہ
بی مماثل کو متا اعتقاد کامل سی دیدہ و دل میں نور معرفت داخل ہوئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کتاب علل الشرائع میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت
کی ہی کہ رسول خدا نی علی مرتضی علیہ السلام سی یہ حدیث کہی ہی لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ذِکْرُہٗ
اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُوْحِہٖ وَاَسْجَدَ لَہُ الْمَلَائِکَۃَ وَزَوَّجَہٗ حَوَّاءَ مِنْہُ
وَاَسْکَنَہُ الْجَنَّۃَ جب رب عز و جل شانہ نی طینت مکرم سی حضرت آدم کی قالب کو بنایا
اپنی روح معظم کو اوسکی جسد طیب میں دم فرمایا فرشتہ ہای قدس نی سجدہ تعظیم کو خاک نیاز پر
سر جھکایا جناب حوا کو حبالہ عقد میں رتبہ زوجیت پر لایا دونو کو جوار عنایت میں تنعیم بخشی
اور خلیفۃ اللہ کی خطاب سی ناز و نعیم فراغت دیا فَرَفَعَ طَرْفَہٗ نَحْوَ الْعَرْشِ فَاِذَا ہُوَ
بِخَمْسَۃِ سُطُوْرٍ مَکْتُوْبَۃٍ ہر جانب وہ عجائب قدرت کی سیر کرتی مراتب اور مناصب
مخلوقات کو دیکھتی پھرتی ناگاہ ساق عرش پر ابو البشر کی نظر پڑی خط جلی میں پانچ سطریں لکھی دیکھیں

چھٹی مجلس تذکرۂ فضائل سید الشہداء روایت نظارۂ آدم و حوا سلام اللہ علیہما عرش پر اسمائے آل عبا لکھا ہوا

دیکھا حیرت بڑھی قَالَ آدَمُ یَا رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ مناجات کی الہی یہ کون سرور مقدس ہیں
کہ زینت عرش اور تیری نور وحدت سے مقتبس ہیں قَالَ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اِذَا تَشَفَّعُوْا
اِلَیَّ خَلْقِیْ بِهِمْ شَفَّعْتُهُمْ ایزد کریم نے فرمایا یہ میری وہ بندہ مقرب ہیں جب خلق انکا نام
شفیع لائیں درگاہ کبریا سے اثر قبول پائیں برکت واسطہ سے کامیاب ہوجائیں فَقَالَ
آدَمُ یَا رَبِّ بِحَقِّ قَدْرِهِمْ عِنْدَكَ مَا اِسْمُهُمْ آدم نے سوال کیا ای خدای عالم
تجکو انکی قدر و منزلت کی قسم مجھے بتا انکی نام معظم و مکرم تاکام آئیں بوقت حاجات اہم
فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْاَوَّلُ فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ فرمایا خدا تعالی نے پہلا نام یہ
ہیں محمود ہوں اور وہ محمد مصطفی ہے وَاَمَّا الثَّانِیْ فَاَنَا الْعَالِیْ وَهٰذَا عَلِیٌّ دوسرا
جو اسم مقدس ہے پس میں عالی ہوں اور وہ علی مرتضی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَنَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ
وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ تیسرا نام یہ ہیں فاطر سماوات ہوں اور وہ فاطمہ زہرا وَاَمَّا
الرَّابِعُ فَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ چوتھا اسم یہ ہیں احسان کرنیوالا محسن اشیا ہوں اور
یہ حسن مجتبی وَاَمَّا الْخَامِسُ فَاَنَا ذُو الْاِحْسَانِ وَهٰذَا الْحُسَیْنُ اور پانچواں جو نام ہے
ہیں صاحب جود و احسان ہوں یہ حسین تشنہ کام ہے و روی صاحب الدر
الثمین فی تفسیر قوله تعالی کتاب زاد المسافرین روایت کی ہے کہ صاحب در ثمین
اس قول خدا کی تفسیر یوں کہی ہے فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یعنی جب حضرت آدم ترک اولی سے نا خوش ہوئے اور باغ جنت سے
کمال حسرت میں پریشان خاطر نکلے و نیز فراق حوا و قصور سے روتے مناجات میں آمرزش قصور کے
طالب ہوتے اور تعلیم نے اونکو کلمات فتح الہام کئے اون کی ذکر سے مشغول انابت اور ابرام ہوئے وسیلہ
اون اسما کی آدم نے دعا مانگی درگاہ باری میں توبہ قبول کو پہنچی بدرستی کہ وہ خدای بخشندہ مہربان ہے

۲۳۲

چھٹی مجلس ذکرہ فضائل و مصائب سید الشہدا روایت عرش پر لکھا ہوا نام پنجتن آل عبا و توبہ آدم و حوا سلام اللہ علیہما

وسعت رحمت اوسکی نسبت خلق یکسان ہی راوی نی کہا حقیقت ماجرا یون گذری کہ ابو البشر پر
مدت دراز تک رقت رہی انہ رای ساق العرش اسماء النبی والائمۃ علیہم السلام
علیہ تحقیق کہ آدم نی ساق عرش پر لکھی ہوئی دیکہا تہا نام پیغمبر اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم خط نور مین
لکہا تہا فلقنہ جبرئیل وامرہ قل یا حمید بحق محمد یا عالی بحق علی یا فاطر بحق فاطمۃ
یا محسن بحق الحسن والحسین ومنک الاحسان جبرئیل ملاقات کو بحکم اللہ کی آئی اور
یہ اسمای مقدسہ درگاہ خدا مین شفیع لانیکو بتائی امر کیا پیاری فرزندونکو اپنی یاد کرو اونکی واسطہ
نام اور جاہ و مقام سی دعا مانگو یا حمید بحق محمد یا عالی بحرمت علی یا فاطر بحق فاطمہ یا محسن برای حسن
اور حسین کی جو تو قدیم الاحسان اور بخشندہ عصیان ہی فلما ذکر الحسین سالت دموعہ
وانخشع قلبہ جب نام پانچوان زبان آدم پہ آیا تو لکو صدمہ غم نی ہلایا بی اختیار آنکہون سی
دریای سیرشک بہایا قال یا اخی جبرئیل فی ذکر الخامس تنکسر قلبی وتسیل
عبرتی بیتاب ہوکی جبرئیل سی بولی ای بہائی چار نام بزرگوار سی مین شاد ہوتا ہون پانچوین
اسم کی لیتی ہی دل شکستہ اشکبار قرین نالہ و فریاد و حواس کہوتا ہون حزن اور اندوہ جینا نہین دیتا
آرام اور قرار باقی نہین رہتی ہین قال جبرئیل ولدک ہذا یصاب بمصیبۃ تصغر
عندہا المصائب حائل گریہ نی چشم کو پرآب کیا آدم کو حسرت سی جواب دیا تمہاری اولاد مین
یہ فرزند وہ بہاری مصیبت اوٹہائی گا کہ ساری عالم کا بار محنت اوسکی برابر شمار مین نہ آئی گا
فقال یا اخی جبرئیل وما ہی پوچہا ای برادر جبرئیل وہ کیا مشقت جلیل ہوگی جو اس جگر پارہ
جلیل کو پہنچی گی قال یقتل عطشانا غریبا وحیدا فریدا لیس لہ ناصر ولا معین
اس راز نی کہا روز عاشورا دشت بلا مین پیاسا مارا جائی گا تن تنہا مظلوم غریب بیکس ہوگا
اور مددگار اپنا کوئی نہ پائیگا ولو تراہ یا آدم وہو یقول واعطشاہ واقلۃ ناصراہ

۲۳۵

چہٹی مجلس تذکرہ سیّد الشہدا و بکای آدم خبر مصائب خامس آلِ عبا سی بروز عاشورا

یَحُولُ العَطَشُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ السَّمَاءِ کَالدُّخَانِ ای آدم اگر اوسدم دیکہو تم اوسکی بیکسی کو
بہائی بیٹی عزیز اقربا کی بعد قتل ابتلای بی بسی کو کہ وہ حجّتِ پروردگار نرغۂ اعدا مین گرفتار و عطشان
پکاریگا فریاد و اِستغاثہ مین وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہ کا نعرہ ماریگا اوسکی پیاس اور سوزِ نالہ یا سین سی زمین دہوین کی
مثال اوٹہی گی آسمان پر وہ آتشِ حسرت کی طپش دل تاک مین پہٹی گی وَلَمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ اِلَّا بِالسُّیُوفِ
وَشُرْبِ الحُتُوفِ افسوس کہ یاری اور مددگاری اوس غریب اندوہ باری کو کوئی نکریگا ایک
رحم دل ہوادار یکو نزدیک مبتلای زاری قدم حمایت نہ دہریگا مگر تلوارکا وار نیزہ کا ہول بدن
لگائینگی تیر او سپہر پر سائینگی شربت موت پلائینگی فَیُذْبَحُ ذَبْحَ الشَّاۃِ مِنْ قَفَاہُ اوس
حال مین جلّادِ بیمروت ذبح کریگا تیر بہری زخمی سینہ پر چڑہیگا مانند ذبح گوسفند بہری تیز
رگین دن کی گدی سی کاٹیگا پہر ایسکا لاشِ بی سر خاک و خون مین پڑی رہیگی جنازی کو دفن و کفن
نہین باد صبا اور شمال اوس پہ چلیگی وَیَنْہَبُ رَحْلَہُ اَعْدَاؤُہُ فوج ستم گار انکو اسباب خیمی کی
لوٹینگی حتی چادر اور پیچ اور زیور حرم محترم کا اعدا لوٹینگی وَتُشْہَرُ رُؤُوسُہُمْ ہُوَ وَاَنْصَارُہُ
فِی البُلْدَانِ وَمَعَہُمُ النِّسْوَانُ اوسکا سر مع اقربا و انصار کا کی نیزون پہ چڑہا ئینگی بہن اور بیٹی
اور زوجات کو اسیر لیجائین ہمراہ سرہا در بدر قریہ مین پہرائینگی کَذٰلِکَ سَبَقَ فِی عِلْمِ اللّٰہِ
صحیفۂ کتاب علم اور ارادۂ الٰہی مین یون ازل ہی سی لکہا ہی اور آئینہ قضا و قدر مین اوسکی رونمائی کو
دیکہا ہی فَبَکٰی اٰدَمُ وَجَبْرَئِیلُ بُکَاءَ الثَّکْلٰی بیان ہی کتابِ آشوب ہما کی آدم اور جبرئیل
بہت روئی فریاد و زاری مین مثالِ عوراتِ فرزند مردہ کی اپنی ہوش کہو ئی پس ای اہلِ عزا شیون
اور نالہ کرو اب دل مصیبت کی آئی غلامان مولا نوحہ اور بیقراری مین مصروف ہو ایام رستخیز
تشریف لائی امام حسین علیہ السلام زن اور فرزند کو ساتھ لیکی دشت وعدہ گاہ مین جاتی ہین
تمہاری منفعت کو ساری گہر اور جان و مال سی ہاتہ اوٹہاتی ہین اونکی غم اور الم سی دست اور دلکو

۲۳۶

چوتھی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

رحمت دہ عشرہ محرم کی دن ہین ذکر اہلبیت کو جاگتی اور سوتی ہر گز نہ بھولو اس موسم کو جو بنا رحمت خدا کی غنیمت جانو سال اینده تک معلوم نہین ہماری تمہاری زندگی ہو یا کہ نہو نظم للمولفہ غم شبیر مین جاہ و بکا کرتی ہین حق غلامی کا شہ دین کی ادا کرتی ہین شیون شہ کی دن آتی تڑپتا ہی دل درد و دیوار الم سے یہ صدا کرتی ہین پھر ہوا قصد زہراسی خروش رقت سنکی جبریل بھی سامان عزا کرتی ہین بزم اندوہ مین آتی ہین ملک خاک بسر اور علم نالہ کا کام بپا کرتی ہین شعر ناظر کی مضامین پہ محبان علی در غلطان سے سرشک اپنی فدا کرتی ہین

مصیبت روانگی مدینہ حضرت امام حسین علیہ السلام و وداع قبر جد و مادر و برادر و فاطمہ صغرا

مسافران نینوای رفت و بکا و راکبان باد پای محنت و بلا بابندان محمل زاری و اتہال و جہاز کشان ناقہ اندوہ و ملال ہاجران منزل آرام و راحت و انصاران شہر یار ملک شہادت کاروان اشک روان کو ساتھہ بانوان آہ و فغان کی وطن بیت الاحزان سی دشت کربلا کا امتحان مین یون لیجاتی ہین کہ جب بزم وصال مین کبریا کی جانبکا شوق دل سید الشہدا علیہ السلام پر چھایا اور روز الست کی وعدہ سی راہ الٰہی مین سر کٹانیکا وقت نزدیک آیا اور ایسا ہنگام ہوا کہ پھر اگھر اہلبیت خیر الانام کا ماتم سرا ہی اور ایام عشرہ محرم کو شور عزا کا چرچا با سما قیام رہی ہوا اپنی آقا کی غم سی خونباری کرین اہالی آسمان و زمین سوگواری مین تڑپتی پھرتی تھی رسولان ملک شیون آتی پھرتی رہین حوالی مدینہ اور دشت نجف مین فریاد و واحسینا کرین و ذاکر رحمت کو جو حضرت کی واسطی بہا نالی خونبہای الہی سی امت عاصی کو جنت کا پہنچانا رہی جو صدق مقال سی حال شاہ کربلا پڑھی یا اور اپنی رسول اور امام سی نظر قبول مین خدا کی جزای معروف

فی کتاب البحار عن زید بن علی قال سالت جعفر بن محمد علیہما السلام عن مقتل

چہٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبور جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

ابنِ رسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ جلد عاشر بحار مین زید ابن علی سی یون روایت کی
اوسنی کہا مینی جعفر صادق علیہ السلام سی شہادت ابن رسول کی سرگذشت پوچہی ہی قال لَمَّا
هَلَكَ مُعَاوِيَةُ وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّينَ وَتَوَلَّى الْاَمْرَ
بَعْدَهُ يَزِيدُ فرمایا جب پندر ہوین تاریخ رجب سنہ سال ہجری مین ساٹہہ کی معاویہ نی دنیا سی آخرت کو
قدم بڑہایا یزید نی اہتمام جور و جفا سی منصب خلافت کو میراث مین پایا بَعَثَ عَامِلَهُ عَلَى
الْمَدِينَةِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ الْوَلِيدُ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَعَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَانَ
عَامِلُ مُعَاوِيَةَ فَاَقَامَهُ الْوَلِيدُ مِنْ مَكَانِهِ ولید ابن عتبہ ابن ابو سفیان اپنی بہتیجہ کو مدینہ کی
حکومت پر بہیجا وہان مروان معاویہ کیطرف سی والی تہا جس گاہ وہ بیانا ظم شہر مین داخل ہوا دار الامارہ
مین مسند ریاست پر بیٹہا وَبَعَثَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدَ اَمَرَكَ اَنْ تُبَايِعَ لَهُ امام حسین ابن علی علیہما السلام کو پیام دیا یزید کو جو
مومنین کا امیر با طاعت سی خلافت کی عہد صغیر و کبیر لیا اوسنی تمہین اپنی بیعت کا امر کیا فَقَالَ
الْحُسَيْنُ يَا وَلِيدُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا اَهْلُ بَيْتِ الْكَرَامَةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ
جَدِّي يَقُولُ اِنَّ الْخِلَافَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى وُلْدِ اَبِي سُفْيَانَ وَكَيْفَ اُبَايِعُ اَهْلَ بَيْتٍ
قَدْ قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ هٰذَا جناب امام حسین علیہ السلام جواب مین بولی ای ولید تو جانتا
معدن رسالت اہلبیت کرامت کی باب خانی ہم ہین ہر گہول تحقیق کہ مینی اپنی نانا مخبر صادق سی یہ قول
سنا ہی کہ خالق نی اولاد ابو سفیان پر خلافت کو حرام کیا ہی اس صورت مین جو خاندان نبوت
اور شرافت سی ہو پیشوا کیونکر طاعت یزید مین آوی جسکی حق مین رسول نی یون کہا فَلَمَّا سَمِعَ
الْوَلِيدُ ذٰلِكَ دَعَا الْكَاتِبَ وَكَتَبَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِلَى عَبْدِ اللهِ يَزِيدَ
اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْوَلِيدِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ لَيْسَ يَرَى لَكَ خِلَافَةً

٢٣٨

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد بادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

ولا بیعة فرأیك فی امره والسلام ولید نے بعد سماعت اس کلام کے منشی کو بلوایا یزید کو
مضمون پاس کا نامہ لکھوایا بتحقیق کہ حسین ابن علی تجکو لایق امامت سے جانتے ہیں بون انجو
امیر الحکم ہوا اونکے واسطے وہ تدبیر یہیں کرون فلما ورد الکتاب علی یزید کتب الجواب
الی ولید اما بعد فاذا اتاك كتابی هذا فعجل علی بجوابه وبین لی فی كتابك
كل من فی طاعتی او خرج منها ولیكن مع الجواب رأس الحسین بن علی
عرضی ولید کی یزید کو پہنچی جواب میں یہ عبارت لکھہ بہیجی اما بعد ای ولید میرا نوشتہ تجہے جب ملے
چاہیے کہ جلدی سب سے پہلی واسطے بیعت لے جو طاعت کریں اونکا نام لکہنا ہمراہ ای مردم
بھرنی والونکا بھی ذکر ملحوظ رکہنا لاکن حسین ابن علی کا سر ہمراہ نامے کی ضرور آئے تا و کو جہان سے
خلافت سے اندیشہ فتور جاوے فبلغ ذلك الحسین علیه السلام فهم بالخروج من
ارض الحجاز الی ارض العراق ہرگاہ یہ خبر امام جن و بشر نے سنی ملک حجاز سے جانب
عراق عزیمت کی فلما اقبل اللیل راح الی المسجد النبی لیودع قبره فلما وصل الی
القبر سطع له نور من القبر فعاد الی موضعه جس وقت رات کا اندہیرا عرصہ تشویش
چہایا مزار پیغمبر سے وداع کو امام حسین علیه السلام نے قدم بڑہایا ہرگاہ تربت کے پاس پہنچی نور احمدی
چمکا شاہ دین کچہہ سوچی بازگشت بیت الشرف کو منہہ پہیرا فلما كانت لیلة الثانیة قال
محمد بن ابی طالب خرج الحسین من منزله واقبل الی قبر جده جب دوسری
عالم تعب میں ابی محمد ابن ابی طالب نے یہ روایت ذکر فرمائی امام حسین علیه السلام دولتسرای سے
رخصت کو روضہ احمدی میں داخل ہوئے فقال السلام علیك یا رسول الله انا الحسین
بن فاطمة فرخك وابن فرخك وسبطك الذی خلفتنی فی امتك کہا درود
اور سلام خدا ہو تیرے اوپر رسول و دوسرا میں ہون حسین ابن فاطمہ زہرا پیارا نواسہ تمہارا فرزند نازدان

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

زادہ خیر النسا وہ بیٹا جسکو امت میں تمنی امانت سونپا فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّهُمْ
خَذَلُوْنِيْ وَضَيَّعُوْنِيْ وَلَمْ يَحْفَظُوْنِيْ وَهٰذِهٖ شَكْوَايَ اِلَيْكَ حَتّٰى اَلْقَاكَ پس گوا
رہنا یا نبی اللہ کہ تمہاری اہل امت نے مجھی بہت ستایا جور و جفا سے روندا عزت اور حرمت کو میرا
میں ضایع اور برباد ہوا امر رحمت کا بمقصود یہ کیا آپکی قرابت کا کچھ لحاظ اعدا نے منظور نہ کیا یہ تھوڑا سا
شکوہ ہی اونکی ایذا کا جو گذرا ہی باقی جس دم تمسے ملاقات کرونگا تو صدمات کا ماجرا سارا کہونگا
قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَفَّ قَدَمَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ رَاكِعًا وَسَاجِدًا راوی ناقل ہی بعد ادای
کلام وہ امام عبادت کی نیت سے کہڑا ہوئے خضوع اور خشوع سے متصل رکوع اور سجدہ کو نماز میں کرتی
رہے قَالَ وَاَرْسَلَ الْوَلِيْدُ اِلٰى مَنْزِلِ الْحُسَيْنِ لِيَنْظُرَ اَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَمْ لَا
ولید نے اپنا آدمی امام حسین علیہ السلام کی بیت الشرف کو دریافت حال میں بھیجا تا خبر دی وہ
حضرت شہر میں رہے یا کسی طرف کو سفر کیا فَلَمْ يُصِبْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَخْرَجَ وَلَمْ يَبْتَلِنِيْ بِدَمِهٖ وہ خادم جاکی پہر آیا اور کہا نہیں سبط رسول کو مکان میں دیکھا
ولید سنکی بہت خوش ہوا بولا شکر اور احسان اوس خدا کا جسنی حسین کو سلامت مدینہ سے باہر
نکالا مجھی اونکی خون میں نہ ہوثی دیا مبتلا قَالَ وَرَجَعَ الْحُسَيْنُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ
رات بھر وہ نور نظر خیر البشر ذکر اور مناجات بجا لائی قریب صبح شال تم اپنی منزل اشرف میں پہر کی
آئی فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ خَرَجَ اِلَى الْقَبْرِ اَيْضًا جس ہنگام میں دوسری شب ہوئی یا
اور پاسبانوں کی آنکھہ نیند سی لگ گئی پہر قبلۂ انام حرم سرا سے باہر نکلی قبر نبی کرام کی بالین پہنچی و
رَكَعَاتٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ جَعَلَ يَقُوْلُ کئی رکعت نماز پڑھی جب فراغت پائی درگاہ
خدا میں ہاتھہ اوٹھا کی یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ نَبِيِّكَ
وَقَدْ حَضَرَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّ الْمَعْرُوْفَ وَاُنْكِرُ الْمُنْكَرَ

رای الحصین بن نمیر وکان
علی الرماة فنضحوا اصحاب
الحسین علیه السلام بالنبل
فی شقعی هم فلم یلبثوا ان عقروا
خیولهم وجرحوا الرجال و
ارجلوهم واشتد القتال
بینهم ساعة وجاء شمر بن
ذی الجوشن لعنه الله فی اصحابه
فحمل علیه زهیر بن القین فی
عشرة رجال وکشفوهم عن
البیوت وعطف علیهم شمر فقتل من القوم
ورد الباقین الی مواضعهم وکان القتل یبین
فی اصحاب الحسین علیه السلام لقلة عددهم
ولا یتبین فی اصحاب عمر بن سعد لکثرتهم
ولما رای ذلک ابو ثمامة الصیداوی قال للحسین علیه السلام
وکثر القتل فی اصحاب الحسین علیه السلام
ثم زالت الشمس فصلی الحسین بن مظاهر
باصحابه صلوة الخوف وتقدم ... السلام فنادی
الشامی بین یدی الحسین علیه السلام ونادی
یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم
الاحزاب یا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد
اهل الکوفة ...

چوتھی مجلس عشرہ روانگی الشہدا تذکرہ وداع تربت رسولخدا علیہ وآلہ السلام

وَ اَنَا اَسْاَلُکَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحَقِّ الْقَبْرِ وَمَنْ فِیْہِ اِلَّا اخْتَرْتَ لِیْ مَا
ھُوَلَکَ رِضًی وَلِرَسُوْلِکَ رِضًی ای خدایہ تیری پیغمبر کی قبر مطہر ہی جسپر آشفتہ سر ہون
اور مین اوسکا پسر نور نظر عازم سفر ہون میری اور صدمہ فراق نہایت دشوار ہوا تو جانتا ہی
کہ اعدا کا نرغہ بیشمار ہوا پس مہیا فرما وہ سامان جسمین تیری رضا ہو اور بتا ایسی راہ جو رسول کی
خوشی سراپا ہو قَالَ ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ عِنْدَالْقَبْرِ حَتّٰی اِذَا کَانَ قَرِیْبًا مِّنَ الصُّبْحِ راوی
کہتا ہی کہ حضرت کلمات کو ذکر فرماتی اور قبر انور پر سر رکہی روتی جاتی تا کہ آثار صبح نمودار ہوئی
اور چادر ظلمت کی تار بکہرنی لگی وَضَعَ رَاْسَہٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَغْفٰی فَاِذَا ھُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ
قَدْ اَقْبَلَ فِیْ کَتِیْبَۃٍ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَبَیْنَ یَدَیْہِ
اوسوقت ناناکی تربت سی تکیہ امید دیہم لگا یا غنودگی مین آنکہونکو بند کیا سر تسلیم جہکایا
ناگاہ رسول اللہ اوکی قرین مزار سی تشریف لائی فرشتونکی غول یمین ویسار اونکی جہرمٹ کیے ہوئی
آئی حَتّٰی ضَمَّ الْحُسَیْنَ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فرط شوق مین اونکی برابر
امام حسین علیہ السلام سی لی یہان تک جو سینہ سی لگا کی پیشانی کی بوسی لیی وَقَالَ
حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ کَاَنِّیْ اَرَاکَ عَنْ قَرِیْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِکَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ
کَرْبٍ وَبَلَاءٍ مِنْ عِصَابَۃٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فرمایا ای روشنی چشم دلکی چین پیاری نواسی
ناناکی یا حسین وہ دن قریب ہی کہ تجہی اپنی لہو مین ڈوبا خاک پر لوٹتا دیکہون اور اوہا
زمین محنت اور بلا یعنی کربلا مین امت اشقیا کی ہاتہ سی سرکٹا پاون ؕ وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ
عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰی اوس حال مین تو پیاسا ہو کوئی پانی نہ دی مانند
مچہلی کی تڑپتا ہی ایک قطرہ دل خبر نہ لی حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ اِنَّ اَبَاکَ وَاُمَّکَ وَاَخَاکَ
قَدِمُوْا عَلَیَّ وَھُمْ مُشْتَاقُوْنَ اِلَیْکَ ای آرام جان یا حسین بہشت مین کہ تیری والد اور مادر

۲۴۱

ثم تقدم ... فقال ... بعدہ شوذب مولی شاکر فقال السلام
علیک یا ابا عبد اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
استودعک اللہ ثم قاتل حتی قتل رحمہ اللہ ولم یزل یتقدم
رجل بعد رجل من اصحابہ فیقتل حتی
لم یبق مع الحسین علیہ السلام الا اہل بیتہ
خاصۃ فتقدم ابنہ علی بن الحسین علیہ
السلام وکان من اصبح الناس وجہا وله
یومئذ بضع عشرۃ سنۃ فشد علی الناس
وھو یقول: انا علی بن الحسین بن علی
نحن وبیت اللہ اولی بالنبی تاللہ
لا یحکم فینا ابن الدعی ففعل ذلک
مرارا واہل الکوفۃ یتقون قتلہ
فبصر بہ مرۃ بن منقذ العبدی لعنہ اللہ
فطعنہ فصرعہ واحتواہ القوم فقطعوہ
باسیافہم فجاء الحسین علیہ السلام
حتی وقف علیہ فقال قتل اللہ

چھٹی مجلس عشرہ محرم روانگی سید الشہدا مدینہ سے و وداع قبر نبی و خبر کمالات رسول اپنی اہلبیت سے

برادر میری پاس آئی ہین وہ سب مشتاق ملاقات انتظار مین کھڑی ہدیہ سلام لائی ہین +
وَاِنَّ لَكَ فِي الْجِنَانِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ تیری واسطی بہشت (مین)
ایسا بڑا درجہ رکہا ہی کہ اوسکو بدون شہادت کی پا نہین سکتا ہی فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ فِي مَنَامِهٖ
يَنْظُرُ اِلٰى جَدِّهٖ وَيَقُوْلُ يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِي فِي الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا فَخُذْنِي
اِلَيْكَ وَاَدْخِلْنِي مَعَكَ فِي قَبْرِكَ امام حسین عالم رویا مین جد بزرگوار کو دیکہتی تہی
اور یہ کلام حسرت انجام عرض کرتی تہی ای نانا مجہی اب دنیا مین جانا گوارا نہین اس (مصیبت مین)
زندگی فانی کا مزہ رہا نہین نظر توجہ سی اپنی دیکہو میرا ہاتھ پکڑو اپنی قبر مین داخل کر لو جوار (رحمت مین)
رکہو فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ
وَمَا قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا مِنَ الثَّوَابِ الْعَظِيْمِ رسول خدا نی فرمایا ای حسین دنیا مین (رہنا ہی)
اور بلا سہنی کیا لئی ضرور تم جاؤ تا شہادت اور جو مرتبہ عظیم ثواب کا خدا نی اوس وعدی پر (مقرر کیا)
وہ پاؤ قَالَ فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهٖ فَزِعًا مَرْعُوْبًا راوی کہتا ہی کہ وہ جناب خواب (سی)
وحشت اور ہراس مین جاگی آمادہ ہوی واقعہ شہادت اور مصیبت کربلا کی فَقَصَّ رُؤْيَاهُ
عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ پس امام حسین چشم پر آب دل مضطر گہر مین تشریف لائی عالم رویا کا
قصہ حسرت زدہ بہن بہائی اور فرزندونکو سنائی فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي مَشْرِقٍ وَلَا
مَغْرِبٍ قَوْمٌ اَشَدُّ غَمًّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عجب طرح کا غم اور الم او پر طاری ہوا
گویا روز عاشورہ کا صدمہ اونکو دکہائی دیا فرط الم سی یارائی ضبط اور قرار نہ رہا سب عورتین
اور مرد فی رقت وزاری مین حال تباہ کیا مشرق اور مغرب مین کوئی مکان عزادار کا ہو گا ایسا
جس شدت سی گہر مین اہلبیت کی اوس روز غم اور ماتم کا چرچا پہیلا قَالَ وَتَهَيَّاَ الْحُسَيْنُ
لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ راوی کہتا ہی کہ سید الشہدا نی اندیشہ جور و جفا سی اعدا کی ہجرت

چھٹی مجلس تذکرہ وداع سید الشہداء قبر فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ علیہما السلام

وطن کا ارادہ کیا اور بحکم قضا و قدر سامان سفر اوٹھا لیا روضۂ احمد کو داغ فراق دیا و مضی فی جوف اللیل الی قبر امّہ فاطمۃ الزہراء فودّعہا جب سایبان ظلمت کا صحن جہان پر چھایا امام حسین علیہ السلام نے والدہ فاطمہ زہرا کی مزار پر قدم رکھا با تحیّت قبر سے لپٹے وداع کی روتی رہے پھر مناسب مقام زبان حال سے گویا ایسے کلام کہے ای مادر گرامی تمہین میری محبت مین ذرات قرار نہ تھا ملاحظہ رنج و محنت سے یارای صبر نہ تھا دل زار تڑپتا آپ دیکھئے کہ بعد پدر اور برادر ہم پر کیا مصیبت کی پہاڑ ٹوٹی ہین نرغۂ اعدا سے گھر بار سے نیز اور اقربا سے چھوٹی ہین رسول باری نانا کی مزار سے حسرت مین جدائی ہے تمہاری تربت اور بھائی حسن کی قبر سے دور ہونا آفت کی چڑہائی ہے اس موسم طوفان مخالف مین وطن سے مجبور جاتا ہون اوٹھا بہن زینب اور ام کلثوم بیٹی سکینہ کو بھی سفر مین ساتھ لیے جاتا ہون کیا کرون علی اصغر طفل شیرخوار متحمل صدمات راہ کا نہین ہماری اہلبیت کی چھوٹی بڑون کو دشت و کوہ و صحرا مین پناہ نہین ہے ثم مضی علیہ السلام الی قبر اخیہ الحسن علیہما السلام ففعل ذلک اوس بقعۂ طاہرہ سے محزون اور دیدۂ پرخون باہر نکلے روضۂ برادر بزرگوار حسن مجتبیٰ مین جا کے قبر سے لپٹے برسم وداع یہ کلمات زبان حال پر لائے نالہ ہذا فراق بینی و بینک ایسا کیا جو درد دلوا تھرائی ملا علی تقی بروجردی نے حکایت سوز و گداز کہی ہے اپنی کتاب مخزن البکا مین سندی کی جبکہ امام حسین علیہ السلام سب مزاروں سے بکمال شور و شین رخصت ہوئے اپنی بیت الشرف کو پھرے تدارک سفر مین وطن سے ہجرت کی مستعد رہے سرور انام کی ایک چھوٹی بیٹی فاطمہ نام اون اوقات مین بہت مریض ہو رہی تھی سات برس کی عمر مین تھوڑی ایام پیشتر ماں بھی دار دنیا سے گذر گئی تھی وہ صغیرہ زار و ازار مین بیماری اور بے مادری کی انتہا کا گرفتار اور لیل و نہار سوز حسرت سے مثال شمع اشکبار تھی محترقہ مین سینہ خشک لب پر تپان صدمۂ درد سے چہرہ زرد جی نڈھال جسم ناتوان

چہٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا بروایت عین البکا و داع فاطمہ صغرا

تمثال تشبیح پوست اور استخوان صورتِ گذران مین زندگی وبالِ جان روز وشب قلق و
رنجورؔ اندوہ وتعب سی مادر کی فراق مین ناصبورؔ باپ اور بہائی کی وصال سی تسکین پاتی
پہوپہی کی ملاقات مین اپنی جی کو بہلاتی واسطی تسلی کی ہر وقت شاہدین اوسکو چہاتی سی
لگاتی دامنِ محبت مین رات کو ارام سی سلاتی مشہور ہی چہوٹی بچی کو علاقہ الفت کا بزرگی
طبیعت مین پیدا در مادر سی بڑہتا ہی اپنی پالنی والون سی رنج اور محنت مین ایکدم کی جدائی
پر سامنا ہو سکتا پڑتا ہی فاطمہ کو بہی والدِ بزرگوار سی موانست کمال تہی حضرت کی پاس
ونرات رہنی مین راحت سی مالامال تہی زانوی پدر کو بالینِ فرحت کا تکیہ جانتی خوشبوی
صحبت کو دماغِ صحت کا نخلخہ پہچانتی تقریب معتدل اوسکی مزاج کو شربتِ دیدار تہا قدم
عیادت سی سرور کی پاشویہ بخار تہا لاکن اس آفت کی خبر نہی کہ دستِ قضا جدائی پر باپکی
آئینا نکر یگا چہوٹی عمر مین بڑی مصیبت کی بار اوٹہانی کو دیکہا عنقریب آغوش مرحمت سی
باپکی ہی کنار بٹہائی گا اور تپ سوزان مین جلانی سی علاوہ عزیز داشت باپکا تازہ فراق
دکہائیگا امام حسین علیہ السلام نی ہرگاہ عزم سفر کو جزم ٹہرایا جنبۂ مرضیہ کی وداع کو بالین
فاطمہ پر قدم بڑہایا جسدم نظرِ حضرت اوس نورِ چشم علیلہ کی جانب پڑی بی اختیار آنکہون سی
آنسو ہی اور لکی جہڑی عالمِ تصور مین فاطمہ کی بیکسی کا نقشہ دیکہا خالی گہر مین در و دیوار پر بیکسی کا
خیال بندہا کہ شوقِ ملاقات مین بینائی سی وہ گہبرائیگی زمانِ انتظار مین قاصد اور نامۂ وصال
در وازی سی باہر جائیگی وہ معصومہ رقتِ حضرت سی اپنی طرف پر ملتفت ہوئی کہ شاید بیماری کی
طول سی اب مدتِ زیست باقی نہی عرض کی باباجان پیشتر جو تم عیادت کو میری آتی تہی
مجہی مانگی بجرت اور تپ دردِ سر کی شدت مین تسلی فرماتی تہی اسدم کیا باعث ہی کہ دیکہی مجہی
یون روتی ہو آہِ سرد بہرتی ہوش اور حواس میری کہوتی ہو شاید پیر گہل گیا اس عارضہ سی مین

چھٹی مجلس مدینے سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع فاطمہ صغرا

صحت نہ پاؤنگی قرینۂ حال سے یقین جانا کہ اب جلدی مرجاؤنگی کہ زندگانی مرگ نوجوانی پر اکبر
حسرت ہے بمزید الفت میں سفر اری سے یہ جوش رقت ہے ای واقف آشکارہ و پنہان اگر وا ضحی ہے
سبب ہے تو مجہی اسکی خوشی او عین مطلب ہے ہزار مرتبہ میری جان انکی قدم پر نثار ہو خدا کرے آقر باکی
سلامتی میں اجل پر ستارہو بہت اس امر سے خوشحال ہون کہ آپکی روبرو انتقال کرون آرزو یہی کہ
ہنگام نزع اپنی ہاتہ سے میری آنکہیں باندہو قبلہ رو لٹاکی یاسین پڑہو سامان غسل آمادہ کرو
رداکی دامن سے کفن دو کافور حنوط چہڑکو بہائی سید سجاد او علی اکبر کی ہمراہ نماز کو کہڑی ہو دوش
مبارک پر جنازہ اوٹہاو بقیع میں لیجا کی خاک لحد پر سلاو مٹی ڈالکی جہوٹی سی تربت بناو مزار
کی پاس جڑہاو اب رقت بہا و مگر اسید وار ہون میری قبر پر کبہی کبہی آیا کرو بہن سکینہ او اپنی بچی کی
بہی لایا کرو سورۂ قران کی تلاوت سے روح کو ثواب نیاز بخشو تاکہ عدم جانی مین ذکر فاتحہ
میری یاد کو نہ بہولو جو یہ باعث ہی تو شاد رہو غم نہ کہاو والادل کرامت منزل کا مدعا او روح
تباو امام حسین علیہ السلام نی زیادہ بیر شتاب بہا کی تاسف او دریغ فرمایا ہاتہ بڑہا کی اوسکا
اپنی چہاتی سے لگایا کہا ای غریب کم نصیب مجہی سفر درپیش ہی صدمات جانکاہ کو راہ او رگذر کی
اوٹہا تو بیمار اور مبتلای ضعف و نقاہت ہی تحمل محنت میں یہ دیس کی اندیشۂ ہلاکت ہی لہذا
ناچار مدینہ مین ام سلمہ نانی کو سپرد کر جاونگا بعد از افاقہ مرض اور حصول آرام اپنی پاس بلالونگا
اس کلام کی سماعت سے فاطمہ کی ہوش او حواس جاتی رہی جو فی الجملہ طاقت او توانائی تہی
وہ بہی گئی آنسو منہ پر بہکی کہا ای سرو الم جانتی ہو کہ میں بیمار ہون مرگ والدہ سے ماتم دار او بیمار
ہون بعد از تمہاری بہوپہی زینب اور ام کلثوم دوای علاج کو میری اپنا نہ کینگی طریق دلداری
اور پرستاری میں مجہی کب چین سے رکہین گی حضرت نی دختر مضطر کو جواب دیا وہ دونو خواہر
بہی ہمراہ لینا فاطمہ نی عرض کی بہائیون میں بہان سکو چہوڑتی اور چچا عباس خواہر عون حعفر

سبحان الله أيقتل الصبيان
أما هذا أمي وأنه ما به
فإن أزلهم حتى ... عنه
فجاء عمر بن سعد فصاح
النساء في وجهه ويكين
فقال لأصحابه لا تدخلوا
بيوت هؤلاء النساء
ولا تعرضوا هذا الغلام المريض
فقالت النسوة ... ان ...
ما أخذ من ... ليستردن به
فوالله ما رد أحد منهم شيئا

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع فاطمہ صغرا

بیمری سفارش کیا کہا ہے فرمایا وہ بہی تو سفر میں جائینگی شہر وطن میں مجالِ اقامت نہیں پائینگی
اس کلامِ پیامِ اجل سے فاطمہ کی جان پر بنی فرطِ محنت اور زاری میں ہچکیاں لینی لگی کہا ای
سب اہلِ حرم کو اپنی رفاقت میں قرینِ عزت کیا الا مجھ بیمار و ناچار کو حقیر پا کے داغِ فرقت دیا
اہلِ وطن اولادِ پنجتن کی قدیمی دشمن ہیں اکیلی گہر میں ایام دکھ اور مصیبت کی وبالِ جان تن ہیں
اگر اس مرض سے فاطمہ مر جائی تو کون سامان کریگا خاک مذلت پر شاید جنازہ بی وارث پڑا رہیگا
حضرت نے تسلی دیکی فرمایا خاطر جمع رہنا غمِ تنہائی اور جدائی کو تہوڑے دن سہنا ہرگز نہ کڑہنا
جب ملکِ عراق میں پہنچوں اور آرام پاؤنگا عباس خواہ علی اکبر کو تیری طلب میں بہیجوں اوسکا اوسی وقت
کلامِ فاطمہ اور مقالِ امام سے رفقتِ اہلبیت کا جوش اور خروش ہوا ہر ایک نے جدا جدا گلی لگا یا
اور وداع ہو کے بیہوش کیا فنظم لمو لفہ گہری جو نکلی سرور دین آستین فشان وہ ماجرا
جسکا نہیں ہو سکے بیان فریاد واہ و زاری و رقت کی تہی یہ دہوم جیسے کہٹا برسنے کو اوٹہی ہی
جہوم جہوم لرزان وہ فرطِ غم سے مزارِ بتولِ پاک حالِ رسول کیا کہوں دامن کفن کا چاک شبیر تہا
جانِ حیدر و زہرا و مصطفا مرنی کو جاتی پیاسا یہ ہی بیٹی کی جا روز وداعِ فاطمہ برہم مدینہ
فاطمہ مثالِ حشر کی غل کا قرینہ تہا

ساتویں مجلس تمہید کا تذکرہ افرادِ اہلبیت اشعارِ عزم سید الشہدا من المدینہ الی مکہ معظمہ

سر ہاتھی لکھوں جو نہ یہ حدیث نہ رہ جائی تحریر کروں ہجوم قسمت نہ جائی گر دو دن میں صدف
گوشہ کی منہ سے تشبیہ قطرہ جو صدف میں ہو گہر بنجائی سر ہاتھی ہجوم غم شاہ سے جو سینہ ہی
واللہ وہی سینہ ہی کینہ ہے اوس شخص کا یہ مرتبہ ہی ابد فنا ہر خشت لحد عزت آئینہ ہی
سر ہاتھی ایک کو فردوس کا گلزار دلی عاصی کو بہی دوزخ کا نہ آزار دلی گر حشر میں ہو شفیع

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا وداع ام سلمہ ومحمد حنفیہ اور بیان تحفہ کربلا

لطفِ حیدر + ڈھونڈ ہو تو نہ پھر کوئی گنہگار ملی + سر باجی گر سبط نبی کی مہربانی ہو جای +
مردہ نکو نصیب زندگانی ہو جای + ڈرتی نہین دوزخ سی ہواخواہِ حسین + سایہ ڈالین تو آگ
پانی ہو جای + پیشنوانی ملولفہ یثرب کی شور وشین سی برہم ہوا حجاز + پیر وجوان کی
دل پہ کیا غم نی ترکتاز + اندوہِ سینہ جوش مین ایا گیا شکیب + ہی اشک زیب دامن و رخسار
طراز + سوسن کی آبرو ہی سیہ رشک و چشم تر + قربِ خدا کا سوزِ الم ہی وسیلہ ساز + ہر گھر مین
اہلبیت کی رقت کا ذکر ہی + شیون بکا مین فرض خوشی سی احتراز + روتی ہین عین طاعتِ حق کا
ثواب ہی + خمس و زکوۃ و روزہ ہی حج ہی نماز + رتبہ مصیبتِ شہ بیکس کا دیکہ او + کعبہ ہیا
پوشِ عزادار بی نیاز + روح ہی وحیدر و زہرا کی آہ سی + رضوان ہی شغل نالہ مین گیسوی حور واز
جبریل مضطرب ہو کس طرح سی تپ + ماتم سرای قدس ہی عرش کا فراز + آیا نظر جو نوح کا طوفان اندنون
خشکی مین ڈوبا آل رسالت کا ہی جہاز + سامان سوگواری گلگون قبا کرو + چھاتی کو پیٹو خاک بسر ہو
جگر گداز + بزمِ جہان مین منصب ناظم ہوا دو چند + خالق سی مدح خوانون مین پایا ہی امتیاز +
تمہید بکا تنبیہ امر باب افترا حاضرین محفل عزا + جالسین منزل بلا یہ صدق یقین جانو
ہر گز وسوسہ شیاطین کو نہ مانو درگاہِ خدا مین سید الشہدا کا مرتبہ بہت اعلاہی ۲ اور محبِ سلطانِ
کربلا دارین مین برگزیدۂ امت خیر الوری جو شخص امام حسین علیہ السلام کی مصیبت مین روتا ہی
مشمولِ رحمت پروردگار موصول احمد مختار ہوتا ہی جب کوئی موزون طبع اونکی تعزیت سی شعر و نظم
مرثیہ کہتا ہی سب خلق دنیا سی اپنے اظہار کا مقبول اور باکرامت رہتا ہی ذاکر آلِ نبی کو امام برحق
اپنا محسن اور مددگار فرمایا ہی مجلس مین فراہم ہوکی سرگذشتِ حسن سننی کو ثواب عبادت سی زیادہ
بتایا ہی مداح اور مرثیہ خوان شاہِ کربلا خدا کی پیاری ہین اونکی ثنا اور صفت مین ارشادِ پیغمبر سی
صد ہا اشارے ہین کتاب لسان الذاکرین مین ملا ہادی نایتی لکھتی ہین کہ امام حسین بانی تھی

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور مدحت مرثیہ گو شعرا

ترجمان سی یہ حدیث کہتی من قال فینا بیتا بنی الله تعالی بیتا له فی الجنة یعنی جو (سخنور)
ہماری مدحت خواہ محنت پر ایک بیت سی گویا ہوگا خالقِ عالم اوسکی لئی عوض مین ایک گھر بہشت کا
پیدا کریگا ایضا ما قال مومن بمدحنا شعرا الا بنی الله له مدینة فی الجنة
اوسع من الدنیا سبع مرات دوسری جا وارد ہوا فرمایا کوئی ناظم اور مومن ہماری (مدح) وا(سطی)
شعر نہین کہتا ہی مگر یہ کہ خداوند مصرع کی صلہ مین ایک شہر زمین بہشت پر بناتا ہی وہ سات (مرتبہ)
برابر دنیا سی زیادہ ہوگا اوسمین شاعر کا قیام بی تقطیع مدام ہوگا و یزوره کل مومن
مخلص وملک مقرب ونبی مرسل مومنین خالص اور ملایکہ مقرب اور پیغمبران مرسل
مادح کی زیارت کو اوس جا آینگی تحیت اور سلام کی تحایف ثناخوان خیر الانام کو دینگی مرحبا
ثنا اینکی اگر شگفتہ قافیہ عالی فکر کو لازم ہی کہ غواصی بحر شہرت مین حدیث مقبل اور قول (مردود کا مضمون)
ہموزن بتیان ہرگز نہ کہی اوپر خدا و رسول اور اپنی امام و اہلبیت کی افترا باندھنی سی بچتا رہی
واسطی رد انکی سامعین کو یہ روایت تو تالیف اور تازہ عراق اور کربلا سی نہ منگائی واہ واہ کی
خاطر خانہ دین بلکہ ہمزہ اسلام اپنا اور حاضرین کا تباہ نہ بنائی جو عبارت جدید حاشیہ بالای
مولوی صاحب وغیرہ فضلا کی پائی اوسمین بنظر غور عصمت و رتبہ امامت کی مناسبت کو دیکھی
تو زبان پر لائی ورنہ فتح نامہ یزید نقل مقابلہ اور شکست ہر شہید تمہید تازہ بتازہ نو بنو جہان (سی)
ایسکی صفحہ کتاب کو مزین کذاب اور جو تقلید ملا دربندی پر ہوا اوڑائی کیونکہ اس خطا سی آدمی کا
دین اور دنیا مین چہرہ کل سیاہ بلکہ قابل مواخذہ ہوتا ہی اہل خلافت کا دست طعنہ دراز کو (کی)
دہنی کو اب ملامت کو ہو عرق خجالت مین ڈوبتا ہی بخوای کلام امام اور فتوای علمای فام (کی)
مناسب ملال حسب ابتہال ساختہ زبان حال کی ذاکر کو پڑہنا شایان ہی جیسا کہ مضامین (اکثر) م
اون شعرا کی جو روبروی آئمہ انام اپنی تصانیف کو پڑہتی رہی عیان ہی یارو جب زینہ منبر اور (سطر)

فغضب ابن زیاد واستشاط
فقال عمرو بن حریث انها امرأة
لا تؤاخذ بشیء من منطقها
فقال لها ابن زیاد قد شفی الله
نفسی من طاغیتک والعصاة
من اهل بیتک وقت زینب
فبکت وقالت لعمری لقد
قتلت کهلی وابدت اهلی و
قطعت فرعی واجتثثت اصلی
فان یشفک هذا فقد اشتفیت
فقال ابن زیاد هذه سجاعة ولعمری لقد کان
ابوها سجاعا فقالت ما للمرأة والسجاعة ان لی
عن السجاعة لشغلا ولکن صدری نفث بما قلت
وعرض علیه علی بن الحسین علیه السلام فقال
من انت قال انا علی بن الحسین قال الیس قد قتل الله
علی بن الحسین علیه السلام فقال کان لی اخ یسمی
علیا قد قتله الناس فقال ابن زیاد بل الله قتله
فقال علی بن الحسین علیه السلام الله یتوفی الانفس
حین موتها فغضب ابن زیاد وقال بک جراة
لجوابی وفیک بقیة للرد علی اذهبوا به فاضربوا
عنقه فتعلقت به عمته زینب وقالت یا ابن
زیاد حسبک من دمائنا واعتنقته
وقالت والله لا افارقه فان قتلته فاقتلنی معه
فنظر ابن زیاد الیها ساعة وقال عجبا للرحم
والله انی لاظنها ودت انی قتلتها معه
دعوه فانی اراه لما به ثم قام من مجلسه
حتی خرج من القصر ودخل المسجد فصعد المنبر
... ۲۴۸ ...

[illegible]

۶

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا اور واردت مرثیہ کو شعرا تغنیہ ارباب افترا

عرشہ پر جبکہ پیغمبر بیٹھا ہوا وس رتبہ مین ذرا داور محشر سی تقریر زبان پر جو نہ بیان آور ہو سشمم کرو جہوٹ فضیلت اور ذکر مصیبت کو ہرگز روا نہ کہو احادیث مین قول سی راوی مفوضہ اور غالی کی با تمیز رہو اپنی سوالا کو ترک سلوک سی ائمہ اثنا عشر کی ایذا نہ دو کہنی اور سنی مین اصحاب حضرت کی طریق حق پر چلاؤ یہ کیا روا ہی کہ ہر فقرہ مرثیہ مین صدا ہاتف کی غیب سی آتی اور نبی و علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کی روح فی بولتی ہو یہ بات فرمائی نہ مین مقتل کو زہرا کی بالون سی جہڑواتی ہو پنجتن اسمای خدا کو حر کی استقبال مین بلواتی ہو روال تمول عذرا کو ان رانجی کی آنکہون پہ باندہنی سی اپنی تصارت جمعیت چہپاتی شادی قاسم سی غم افزا تہا جو نسبت مین علی اکبر اور عباس رضی اللہ عنہما کی دہوم اوٹہاتی بیاہ رچاتی ہو جو ظلم اعدائی نہین کیا مزید رقت کو دل سخت گری نم بڑہاتی ہو وہ جور و جفا جو ہوا کہ تمہاری نزدیک تہوا ہی کہ اوسپر شاخ و شانی لگاتی ہو ہم عشرہ محرم سی اہلبیت پر کہانا پانی بند کرتی بیخبر تہی ہو شب عاشورا کو بیس مشک پانی بہر لانا جناب عباس اور ہلال ابن نافع کا نہین پڑہتی ہو پیاس کی شدت مین سر امام حسین علیہ السلام زبان باہر نکلی پکارتی ہو حیوان تر بانکی قیاس پر نور خدا کا سیدہ ایسا اپنی منہ سی پکارتی ہو خرابہ مین ہند زن یزید کی لانیکو دشمن کا جاہ و حشم کذب محض و کہاتی ہو زینب خاتون سی باہم انکار مین قسم پہراتی ہو افسوس یہ عمل خیر جو شیطان سی باطل ہو سکا و عمل پسندیدہ ادس مین نجواہش زر او طلب شہرت خلل ڈالا انشاء اللہ سرگذشت مصیبت اور روایت صحت کو مجالس آئندہ مین ثبت دیکہو کی جو کتاب خوان اور مرثیہ گو اور حدیث طراز دیکہا یا ہی اوسکی حقیقت ہو جو کی سخوان رسیّا یہ ذکر امام حسین علیہ السلام کو دنیا و دین مین کیا کرتی ہی جو اوسکی قدر و منزلت مین زبان بیان کو ادراک خیالات ہی بہشتین چشم خود اس تعبیر احسان پہ کہو محبین نہ عالیہ ذاکر اور باکی دہیان کرو ہرگاہ سامعین کا قصور کثرت مین کیف در یا خواہ گریہ

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ہیت واذ عبل کو پیغمبر سی خلعت ملنا اور ابی بارن کا قربیہ

صحرا سی زیادہ گنہا جاوی آفتاب عذاب کبہی پا تہجر کی پرسی برابر باہر نکلی دریای مغفرت بسبب عصیان کو بہا ئی محبت شاہِ ولایت کی ساتہہ اگر اقتضای بشریت سی کوئی مبتلای طغیان ہوتا ہی البتہ جناب احدیت اوسکو مزید کرم او امتنان سی عفو کرتا حسنات کر دیتا ہی حکایت

رُوِیَ عَنِ ابنِ دِعبِلِ الخُزَاعِی قَالَ اِذَا بَلَغَتْ رُوحُ اَبِی عِندَ التَّرَاقِی اِسوَدَّ وَجہُہُ

ابن دعبل شاعر خزاعی سی یہ حکایت نقل کی ہی اور کتاب عاشر بحار مین بسند صدق لکہی ہی اونہون کہا ہی کہ آخر عمر مین باپکی مرنی کا وقت قریب ہوا سکرات موت کا صدمہ اوسپر سخت گذرا تشنہ جان کا بند گلی مین اٹرا زبان بند ہوئی سارا منہہ کالا پڑا وَکُنتُ عَلٰی ذٰلِکَ کَئِیبًا قَلِقًا مَہمُومًا دَاعِیًا لَہٗ بِالمَغفِرَۃِ اوس حالت کی ملاحظہ سی مین بہت غمگین اور حزین ہا پدر کی واسطی طلب آمرزش مین مناجات کرتا کیا خلایق سی پنہان اپنی والد کو غسل دیکی کفن پہنایا جنازہ پر نماز پڑہی قبر مین لٹایا وہ ماجرا کسیکو نہین بتایا اِذ رَاَیتُ اَبِی بَعدَ اَیَّامٍ قَلَائِلَ وَجہُہٗ مُنِیرًا کَالشَّمسِ الطَّالِعِ مُکتَسِیًا بِاَفخَرِ الاَلبِسَۃِ اتکو باہزار فکر اور اندوہ سوتا تہا بعد اندک زمان عالم رویا مین اپنی باپ کو دیکہا اوسکا چہرہ آفتاب سا چمکتا اور تبسم تہا شادمانی ہی بدن مین لباس عمدہ بہت سفید اوسپر ایک بڑای نورانی ہی فَقُلتُ یَا اَبَتَاہُ مَا اَمرُکَ عَلَی الرَّغمِ مَا رَاَیتُکَ عِندَ المَوتِ مین پوچہا ای بابا کیا عجب حال ہی تمہارا مرتی وقت یہ صورت کالی دیکہی اور اب کہری وہ تیرگی باقی نہین ہی قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّمَا اسوَدَّ وَجہِی عِندَ النَّزعِ جَزَاءً لِمَا شَرِبتُ الخَمرَ وَکُنتُ بِذَالِکَ بَعضِ المُنکَرِ جواب دیا ہان ای فرزند ساعت مین سکرات کی میرا نقشہ بگڑ گیا اوسکا سبب یہی کہ مینی زندگی مین شراب کو بہت پیا تہا اوسکی پاداش سی جو مرتکب کبایر ہوا تہا قبر مین بہی وہ سواد کردار میری ساتہہ تہا اِذ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ عَلَیَّ حُجرِیّ وَخَاطَبَنِی

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت دعبل کا حضور امام قصیدہ پڑہنا

رہا فقط ناگاہ تحدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نی بالین پر قدم رکہا مزید لطف و مدارات
پکار کی مجہسی پوچہا اَنْتَ دِعْبِلُ تَرْثِیْ شُہَدَاءَ اَہْلِبَیْتِیْ تو دعبل خزاعی ہی کہ میری
شہدا اہلبیت کی مصیبت مین مرثیہ کہتا ہی اور سامعین کو وہ بین سنا کی حال ملال پر مدام
رولاتا رہتا ہی قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مین خواب مین اس جواب سی شادکام ہا
کہ ہاں ای نبی رب علا دنیا مین یہی کام تہا میرا قَالَ اِرْثِ مَا قُلْتَ فرمایا کہ اوسکو پڑہکی سنا
جو تونی انشا کیا کلام اپنا قُلْتُ لَا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّہْرِ اِنْ ضَحِکَتْ وَآلُ اَحْمَدَ
مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُہِرُوْا مینی یہ اشعار جانسوز بیان کئی بی تکلف روبروی حضرت
پکار کی پڑہی خدا خوشی ندی زمانی کو جب چاہی کہ شاد رہی افسوس اولاد احمد کو ظلم اور ستم سی
وہ برباد کری مُشَرَّدُوْنَ نُفُوْا عَنْ عُقْرِ دَارِہِمْ کَاَنَّہُمْ جَنَوْا مَا لَیْسَ یُغْتَفَرُ
جبر و تعدی مین اعدانی اونکو گہر سی باہر نکالا گویا ایسا گناہ اونسی ہوا کہ لائق بخشش کی نتہا
قَالَ دِعْبِلُ اَنَا اُنْشِدُ الْاَشْعَارَ وَہُوَ یَبْکِیْ بُکَاءَ الثَّکْلٰی دعبل نی کہا مینی اپنی
قصیدہ کی اشعار یونہین پڑہی پیغمبر خدا اسکی مانند زن پسر مردہ روتی رہی اِلٰی اَنْ انْتَہَیْتُ
اِلٰی اٰخِرِ مَا قُلْتُ یہانتک کہ جو مرثیہ مینی تمام کیا اور تکلم سی آرام لیا فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
بِتِلْکَ الْکِسْوَۃِ وَشَافَعَنِیْ وَعَاطَفَنِیْ وَقَالَ مَرْحَبًا یَا دِعْبِلُ خیر الوری نی اپنی دوش
مبارک سی لبادہ اوتارا وہ حلہ حضرت بسیم خلعت دست عنایت سی مجہی اوڑہایا درگاہ جدا بین
گناہوں کی شفاعت سی آمرزش والی لطف و کرم سی بہت تسلی کی شاباش فرمائی یہی امری یہ
بہ نور صورت دعای خلیفہ داور کا ظہور رہی اور درخشانی جامہ حضرت بن بلیجیس اور تعلیم خبیر البشیر سی
منقول ہی اَیْضًا فِیْ اَخْبَارِ الْاَحْزَانِ عَنْ اَبِیْ ہَارُوْنَ الْمَکْفُوْفِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَنْشِدْ فَاَنْشَدْتُہٗ کتاب اخبار الحزن

وقتل منهم ...
تاسع عشر نفسا هم منهم العباس وعبدالله وجعفر
وعثمان بنو امير المؤمنين عليه السلام امهم
ام البنين وعبيدالله ... ابنا امير المؤمنين عليه السلام
وقال الشيخ المفيد ابو عبدالله
فاما اصحاب الحسين عليه السلام فانهم مدفونون حوله ولسنا نحصل لهم اجداثا
على التحقيق ...
كان له عليه السلام ستة اولاد علي بن الحسين الاكبر زين العابدين بن علي عليه السلام امه
شاه زنان بنت كسرى يزدجرد بن
شهر بانو وعلي الاصغر قتل مع ابيه
امه ليلى بنت ابي مرة بن عروة بن
مسعود الثقفية والناس يغلطون
فيقولون انه علي الاكبر وجعفر
للحسين وامه صاحبة ماتت

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت دعبل کو پیمبری خلعت ملنا اور ایک روز کا مرثیہ پڑھنا

ابی ہارون مکفوف سے روایت کی ہی کہ اس حکایت مین شعر اکو عجب ترقی فکر بحر حسنات سے ملی کہا
راوی کہتا ہی ایکروز اپنی مولا کا شوق غالب ہوا تو جعفر صادق علیہ السلام کی پاس گیا حضرت نی
جب مجھی دیکھا تو مرحبا فرمایا اور ارشاد کیا کچھہ نظم حسن ازن افزا سنا کہ دل بھر آیا ہی جو کلام
حسرت فرجام یاد ہتا پڑھا آداب تمام سی امام کا منتظر تحسین ہا فَقَالَ لَاكَمَا تُنْشِدُونَ
وَكَمَا تَرْثِيهِ عِنْدَ قَبْرِهِ کہا ای ابا ہارون شعر پڑھنا یون نہین چاہتا ہون بلکہ جیسے
ویسا سنون اور قرین زاری و فغان رہون جو تم قبر امام حسین علیہ السلام پر بی تکلف ہوکر تی ہو
ذاکر اور سامع فراہم اتی نالہ و بکا سی پہنچتی آہ کا دم بھرتی ہو فَأَنْشَدْتُهُ اُمْرُرْ عَلَى جَدَثِ
الْحُسَيْنِ فَقُلْ لِأَعْظُمِهِ الزَّكِيَّةِ یعنی گذر کر تربت امام حسین مظلوم پر اور اونکی مان فاطمہ کو دی
خبر قَالَ فَلَمَّا بَكَى أَمْسَكْتُ أَنَا راوی کہتا ہی جب اوس جناب کو بیتابی رقت کا صدمہ ہوا بہ
لحاظ کی ادبی خاموش حسرت زدہ رہا فَقَالَ مُرْ فَمَرَرْتُ پھر اشارہ کیا اور بشیر سنا ہی
چند بیت کو زیادہ پڑھا ثُمَّ قَالَ زِدْنِي زِدْنِي فَأَنْشَدْتُهُ بار دیگر بولی مجھی زیادہ سنا یعنی ہری
ہونی لی اور ہڑھا راوی کہتا ہی مینی دوسرا قصیدہ شروع کیا جو مضمون تعزیت کا دریا بہا یَا مَرْيَمُ
قُومِي وَانْدُبِي مَوْلَاكِ وَعَلَى الْحُسَيْنِ فَأَسْعِدِي بِبُكَاكِ ای مریم ثانی بتول عذرا
کھڑی ہو اوٹھکر ہو حسین شہید پر نوحہ و نالہ سی اشک جاری کرو قَالَ فَبَكَى وَتَهَايَجَ النِّسَاءُ
قَالَ فَلَمَّا أَنْ أَمْسَكْنَ ابو ہارون کہتی ہین کہ حضرت بہت روتی رہی اور حرم سرا سی بیبیان
عورات کی خروش بلند ہوتی دیر تک اندر گہر کی ماتم سی شور تھا اور خود بھی جب سر حلقہ فرمان دہ چپ
ہو ٹھہرا قَالَ لِي يَا أَبَا هَارُونَ مَنْ أَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ فَأَبْكَى عَشَرَةً ثُمَّ جَعَلَ
يَنْقُصُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى بَلَغَ الْوَاحِدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پس ارشاد کیا ای ابا ہارون
جو شعر کہی مرثیہ امام حسین علیہ السلام کی یاد دل پرخون بکائین الی دس آدمی کو سامعین سی

ثم حوّ ابيه ولا عقب له وعبدالله قتل مع ابيه صغيرا وهو في حجر ابيه وذكرت فاطمة وسكينة بنت الحسين عليه السلام وامهما الرباب بنت امرء القيس بن عدي بن اوس وهي ام عبدالله بن الحسين ايضا وفاطمة بنت الحسين عليه السلام وامها ام اسحق بنت طلحة بن عبيدالله تيمية

الباب الثالث في ذكر الامام الرابع سيد العابدين علي بن الحسين عليه السلام وفيه فصول الاول في ذكر القابه وكناه وتاريخ مولده ومبلغ عمره ووقت وفاته وموضع قبره كنيته ابو محمد ويكنى بابي الحسن ايضا وبابي القاسم ولقبه سيد العابدين وزين العابدين والسجاد وذو الثفنات وانما لقب بذلك لان مواضع السجود منه كانت كثفنة البعير من كثرة سجوده وولد صلوات الله عليه بالمدينة يوم الجمعة ويقال يوم الخميس في النصف من جمادى الآخرة وقيل للنصف من جمادى الاولى سنة ثمان وثلثين وقيل سنة سبع وثلثين ۲۵۲ وامه شاه زنان وقيل شهربانويه بنت يزدجرد ...

[illegible]

فو

العمل عليه في تصحيح ايمانه
الكل ائمتنا عليهم السلام
النظر والاختلاف وذلك
الانبياء عليهم السلام
التقية والاختلاف في زمان الغيبة
شيعتهم من ذكر فضائلهم
ما يوجب فضلهم ووصفهم
من قلدهم فيما لا يدل على ما ثبت من وجوب

سا تویں مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روایت فضیل کا حضور امام قصیدہ پڑہنا

پھر ایک ایک رونیوالی کو قصر کیا نہ مرہ حزین ہی وہ جنت کا بیت اور قطعہ نعیم صلہ مین پای گا
نتیجہ طبع رسا قافیہ غفران کا ردیف دنیا سی جای گا فقال من انشد فی الحسین
شعرا فابکی واحدا فله الجنة پھر کہا اگر موزون کری واسطی ابی عبداللہ کی اوتنہا
ایک شخص کو رولائی وہ بہی خلعت رضا جاگیر خلد سی لذت بی تقطیع اوٹہائی ثم قال من
ذکرہ فبکی فله الجنة پھر بولی جو اپنی نظم سی آپ روئی وہ بہی فردوس مین داخل ہوگا
حکی عن فضیل بن عبد انه قال دخلت علی الامام موسی بن جعفر علیهما
السلام فقلت له یا سیدی انی انشدک قصیدة جلیۃ عاشر بحار مین فضیل ابن
عبد سی حکایت کی ہی اوسنی کہا ایک دن اپنی امام موسی ابن جعفر علیهما السلام کی زیارت
سی مشرف ہوئی اونسی عرض کی بڑی تمنا مین آیا ہو رخصت پاؤن تو قصیدہ پڑہکی حضور کو سناؤن
قال اجل ثم انه علیه السلام امر بستور فسدلت وابواب فتحت
واجلس حرمه من وراء الستور فرمایا بہت اچھا اور خادم سی امر کیا پردہ ڈالین
اور دروازہ کہلوایا حرم محترم کو بلوایا اوسکی پیچہی بٹہایا پس عورات حرم ہو کی پشت حجاب
آئین مرثیہ جد بزرگوار کی مشتاق رہین ثم قال انشد یا فضیل یا رحمک الله فبایت
مجہی اجازت دی بسم اللہ شروع کرو ای فضیل خدا برکت اور کرامت مین رکہی تجکو فانشدت
قصیدة السید الحمیری اولها امرر علی جدث الحسین فقل لاعظمه الزکیة بہی اوسی قصیدہ کی ابیات پڑہی اول امتحان ...
[Note: the above line reads:] قصیدة السید التی اولها لام عمرو باللوی مربع بہی اوایل تہی وہ ابیات
پڑہا جو سید اسماعیل نی کہا اور اول یہی اوسکا لام عمرو باللوی مربع طامسة
اعلامه بلقع فلما بلغت الی وجهه کالشمس اذا طلع وسمعت نحیبا
من وراء الستر وذلک بکاء اهلبیته وعیاله راوی کہتا ہی مین نظم پڑہتا
جاتا تہا تا کہ مصرع مذکور تک ذکر پہنچا ناگاہ شور بکا دولت سرا کی اندر سی اوٹہا کہ وہ شور

وما سمعهم فيما لا يدل على ما ثبت من
طريق النظر العقلي ما ثبت من امة محمد صلى الله
السلام من التي لا يخرج من امته في زمان سيد
العصمة وان الحق لا يتعدى العصمة في زمان من
عليه وآله ولا احد يتعدى الا من قال بالامامة
العابدين عليه السلام الا من قال بامامة محمد بن الحنفية
الامامية او من قال بامامة الكيسانية
الا انه لا يرتب ... وفاته ... الى ابيه
... عليهما السلام ... وقول من ...
والامامة وبطل قول ...
صفحہ نمبر ۲۵
وجدہ فيكشمها ما رواه محمد بن يعقوب
عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين واحمد بن محمد
بن اسماعيل عن منصور بن يونس عن ابي الجارود
عن ابي جعفر الباقر عليه السلام قال ان الحسين
عليه السلام لما حضره الذي حضره دعا ابنته
فاطمة الكبرى فدفع اليها كتابا ملفوفا ووصية
ظاهرة وكان علي بن الحسين مبطونا معهم
لا يرون انه يبقى بعده فلما قتل الحسين عليه السلام
ورجع اهل بيته الى المدينة دفعت
فاطمة الكتاب الى علي بن الحسين عليهما السلام
ثم صار ذلك الكتاب والله الينا يا زياد
وعنه عن عدة من اصحابه عن احمد بن
محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة
عن ابي بكر الحضرمي عن ابي عبد الله
عليه السلام قال ان الحسين عليه السلام
لما سار الى العراق استودع ام سلمة
رضي الله عنها الكتب والوصية

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روح الامام کا عفو خطای حمیری کو فضیل سی کہنا

اور نالہ مخدرات عیال اور اطفال جناب کا تہا و بکی ھو ایضا لانہ کان دقیق القلب

سریع العبرۃ حضرت آپ بہی شدت سی روئی اور بیقرار تہی کہ بہت ملایم طبع نرم دل

اشکبار تہی فقال یا فضیل لمن ھذہ فقلت ھذہ للسید الحمیری

فقال یرحمہ اللہ پہر گاہ رقت سی افاقہ پایا مجہسی پوچہا ای فضیل یہ قصیدہ کس کا کہا

ہین عرض کیا سید اسماعیل حمیری نی موزون کیا ہی فرمایا اوسپر خدا کی رحمت ہو کہ ناصر ہمارا

فقلت لہ یا مولای انی رایتہ یرتکب المعاصی فقال یرحمہ اللہ یعنی عرض

کی ای مولا اوسی گناہان کبیرہ کا مرتکب دیکہا بارہا وہ محبت خالق پہر ناطق ہوی آمرزش

کری اوسکی باری تعالی فقلت انی رایتہ یشرب نبیذ الرستاق فقال

یعنی الخمر فقلت نعم قال یرحمہ اللہ یعنی گذارش کی اپنی آنکہون سی مشاہدہ کیا ہی

جو اوسنی مدام نبیذ کو لیا اور پیا ہی فرمایا یعنی وہ شراب خوار تہا جو ابد یا ہی بات ہی ای مقتدا

حضرت نی اوسپر ہی ارشاد کیا رحمت مین داخل کردانی اوسی ایزد کبریا وما ذا علی

اللہ یسیر ان یغفر لمحب جدی علی بن ابیطالب علیہ السلام ان یشرب

الخمر پہر زبان مبارک سی کہ بار ہوی میری اوپر ابواب اقتضا کہول دی پروردگار کیا دشوار

فرید رحمت سی گناہ کبیرہ کا بخشنا ہمارا جدی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی محب سی شراب خوار کو

معنوکرنا فقلت الحمد للہ علی ولایتہ وحبہ ثم انی اکملت القصیدۃ

الی اخرہا وھو علیہ السلام مع ذلک یبکی اوسوقت یہ سنکی مین گویا ہوا کہ شکر

واہب العطایا کا جسنی ہمکو بنایا دوست اور پیرو علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا کا پس میں نی قصیدہ کی

باقی اشعار سب پڑہی اور وہ جناب آخر تک سماعت سی روتی رہی اب ای حاضران بزم

عزا تمنی پہچانا ذاکرون کی قدر کی انتہا کو اور فضل رب علا سی جانا ولایت حیدر مین آمرزش کا

۲۵۷

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت ام سلمہ کا وداع مین نقشہ کربلا دیکہنا

پانا جنت و طوبی کو اس صورت مین لازم ہی کہ دامن وقت سخن تعزیت مین زیادہ پھیلاؤ
مادام حیات لوازم محبت اور صدق ارادت سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ نظم لمؤلفہ شبیر کی
ماتم سے حاصل وہ شرافت ہی بخشش پہ گناہون کی محشر مین فراغت ہی + فردوس جای گا
جو روی رولائی گا + فرمودہ صادق سے یہ ہمکو بشارت ہی + چاہو کہ خدا راضی ہو خوشنود پیمبر ہو
ذرات رہو نالان افضل یہ عبادت ہی + اقلیم تجمل کا دارین مین ہو مالک + جسکو شہ مردان سے
دعوای ولایت ہی + تا یہ سے مولا کی ناظم لکہی وہ نظم + دیکہو تو ہر ایک مصرع دیوان سعادت

مصیبت سید الشہدا وداع ام سلمہ سے اور کہنا دشت کربلا کا اور محمد حنفیہ کی مرثیہ ساتھ جانا اثر وقت وداع

مجاوران روضہ حسرت و بیقراری + و محافظان شیشہ اندوہ و زاری + ناظران صفحہ رقت و
ملال + وداعیان معرکہ مصیبت و ابتہال + بیقراران عرصہ شیون و بکا + و صابران واقعہ تسلیم و رضا
سانحہ دشت کرب و بلا کو انگشت شہادت تماشے دیدہ خون افشان عزا مین یون لکہتی ہین +
کہ جب فتنہ مدینہ مین طوفان سے جو بنی امیہ کی بہار آل نبی تباہی مین آیا + یزید کی چارسو طغیان
ناخدای ورطہ بلا نی اقامت کا لنگر اوٹھایا + شہرای نوحہ مشغول نالہ ہای بین و بسیار ہر قطرہ
آسمان فرسا + تلاطم دریای شیون مین مقیاس صبر و شکیبائی کا تہا ہوش بر جا + کشتی چشم
ہر لشکر کی گرداب سرشک سے چکر مین آئی + سفینہ سینہ کی کوہ ماتم سے ہوای مخالف مین تکر
کہائی + سکان سماوات سے سطح عرش تک قلب غم و الم پر گران عنبری عبرات جن و انس کی
تیہ آہ و فغان مین کنارہ دامن کو روان + روضہ سیہ ثقلین سامان زاری اور شیون بڑہا + جہدی
امام حسین علیہ السلام سے روح پیغمبر کو قبر مین چین جاتا رہا + تربت بتول وفرا پر غم اندوہ چہایا
او دامن کا شامیانہ بندہا + چراغ مزار گل ہوا جو محمد کا مجاور تہا سما فراوہ مشہور زمانہ بنا + گنبد

٢٥٥

ساتوین مجلس کہ بعزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت ام کا وداع مین نقشۂ کربلا کا کھینچنا

مسجد پر فریاد و واویلا بلند کہ مقتدای محراب اور مصلا قدم نہین ٹھہراتا ہی+ پایۂ منبر بھی جلسۂ
خلق کا پابند کہ صدر آرای بلا فراق کا خطبہ سناتا ہی+ حرم اہلبیت طہارت مین قیام عزا کی
صف بچھی کہ جماعت نماز مین تفرقہ پڑا+ رکن مین اذان و اقامت کی تکبیر بکا کا شور اٹھا+
کہ امام نیت ہجرت پہ کھڑا ہوا+ گھر سے باہر تک زن و مرد مین آہ و نالے سے کہرام ہر ایک بانی
حضرت شاہ امم کا نام کوئی یتیم نوازی اور بیوہ پروری کو سوا کی بیان مین لاتا+ کوئی دلسوزی
اور کرم گستری مخفی و آشکار کا ماجرا کہتا+ کوئی زینب خاتون کی ضعیفی اور صعوبات سفر سے
ہولناک خوفسی گرمی کی خردسالی سکینہ اور علی اصغر مین ہلاک+ کوئی عباس کی جوانی اور اخلاق
حسنی کا ذکر تاسف سے کرتا+ علی اکبر کی شیرین زبانی اور کم سنی قاسم کا اندیشہ تلہف رکہتا+
حسرت مین کہتی افسوس ایسے شمشاد قامت رعنا پردیس کو چلے ہمارا شہر ویران ہوا+ صد حیف
کہ یہ پرستار غربا ہمیں امداد کا آسرا اٹھا دل پریشان ہوا+ ہو کون کو اس دولتسرا سے کہانا
بٹتا تھا+ ننگون کا تن جامہ خانۂ عطا سے کیسا وزرات دیکھا تھا+ بیمارونکی عیادت کو انکی سواکون
آئیگا+ بیکسونکو پناہ حمایت مین اب کون رہیگا+ دریغ و درد کہ بزرگان بنی ہاشم کا مکان عالیشان
خاک مین ملا+ خاندان رسالت اور امامت کا نشان دنیا سے چلا+ وَاَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا
عَزَمَ عَلَی الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اَتَتْہُ اُمُّ سَلَمَۃَ کتاب منتخب مین اپنی سندی
روایت کی ہی امام حسین علیہ السلام نے عزم سفر سے حبیب دوست و اقربا کو خبر دی تھی لیکن
اسباب روانگی سب اہل خلاف سے مخفی رکھی+ جناب عباس کو اہتمام سرانجام سے خدمت
سپرسامانی بخشی بس عزیزونکا نام دفتر ہمراہیون مین خط غبار سے لکھا+ ساری رفقانی پرکا
امام کی ترک قیام پر قدم رکھا تا ناگاہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ سنا+ بہی
تاب ضبط و قرار دل سے کھو بیٹھی بھاگی بہرآئی چادر حضرت سر پر ڈالی نقاب رقت منہ سے ہٹا دی+

ساتوین مجلس محرم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع ہین حادثہ کربلا پر نظر کرنا

عصای نالہ و آہ کو لئی فرزند بتول کی پاس پہنچی امام اور پیشوای آفاق کو معراج شہادت کے واسطی سوار براق فراق پایا مسافر ملک عراق کو رواق ہجر مین پا برکاب کئی دیکہا تو جذبہ اشتیاق نی جوش کہا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تُحْزِنِّي بِخُرُوجِكَ إِلَى الْعِرَاقِ فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكَ يَقُولُ يُقْتَلُ وَلَدِي الْحُسَيْنُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا رونی کا تار بندہا یا رای صبر نرہا باحواس پریشان بدن لرزان یون کہا ای قبای نام و نشان آل عبا ای مقتدای دودمان مصطفی ای یادگار خاندان پنجتن ای سردار بزرگان وطن ای نور عین غمدیدہ یا حسین بمنت پروردہ مین ایک ضعیفہ عاجزہ پیرزال ناتوان ہون تمہاری جد و پدر و برادر کی ملال سی نالان ہون دن رات اونکی ماتم سی روتی تمہاری زیارت سی تسکین دل نسلی ہوتی جہجوری رسول دوری بتول نی میری جان تمام کی مصیبت علی اور شہادت حسن مین طاقت قعود اور قیام نرہی عوض مین اسکی تجہ ہی صدمہ پہنچی میری تسکین و امید ہی اپنی قرین پاس کرتی ہو چاہتی کہ فرقہم وصال میری ناسور دل پر مرہم رکہو نہ یہ کہ نمک سوز فراق زخم جگر پر چہڑکو نام سفر سی اندیشہ میری خاطر ناشاد مین پڑی اسواسطی کہ تمہاری نانا مخبر صادق اکثر سناتی تہی یا حسین عاجز او بیکس غربت مین جا کر زمین عراق مین جسی کربلا کہتی ہین شہادت پاینگا اس قصد کو کہنا مانو ترک کرو سفر پر خطر سی میری نزدیک حضر بہتر مبادا انکی خبر سچ ہو پہر تمہین نہ دیکہون نا سو گوار ہی ساری بزرگون کی تازہ مصیبت مین بیٹہون فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّاهُ وَأَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ ذَلِكَ وَإِنِّي مَقْتُولٌ لَا مَحَالَةَ وَلَيْسَ لِي مِنْ هَذَا بُدٌّ جواب دیا ای نانی قسم خدا کی مین اپنی ساری کہانی جانتا ہون سب جگہ موت کو سر پر آئی زندگانی اب محال الامکان پاتا ہون وَإِنْ لَمْ أَخْرُجْ إِلَى الْعِرَاقِ يَقْتُلُونِي أَيْضًا اگر جانب عراق نہ جاؤن تو بہی نہ بچونگا اعدا کی جفا سی امان سلامتی نہ پاؤن جہان رہونگا وَإِنِّي وَاللهِ لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ الَّذِي

ساتویں مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا ام سلمہ کا وداع میں حادثۂ کربلا نظر کرنا

أَقْتَلُ فِيهِ وَأَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُنِي والدہ میں او سکو جسمیں مارا پڑونگا جانتا ہوں اپنی
قاتل کی نام و نشان کو پہچانتا ہوں وَأَعْرِفُ الْبُقْعَةَ الَّتِي أُدْفَنُ فِيهَا وَإِنِّي أَعْرِفُ
مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِبَيْتِي وَقَرَابَتِي وَشِيعَتِي میری دہیان میں ہی وہ زمین جہاں
گڑونگا رفقا کی ساتھہ مجہہ پر کہلا ہی اہلبیت اور اقربا و محبوں میں کون مریگا کس کی ہاتھہ فَقَالَ
لَهَا يَا أُمَّاهُ قَدْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرَانِي مَقْتُولًا مَذْبُوحًا ظُلْمًا وَعُدْوَانًا پہر کہا
ای امان قدر و قضا میں گذرا ہی پیر ظلم و عدوان سی شہید ہونا خدای تعالی نی چاہا ہی یکی فریح کا
جان کہونا وَقَدْ شَاءَ أَنْ يَرَى حَرَمِي وَرَهْطِي وَنِسَائِي مُشَرَّدِينَ وَأَطْفَالِي
مَذْبُوحِينَ مَظْلُومِينَ مَأْسُورِينَ مُقَيَّدِينَ شاہ حقیقی کی ارادہ میں گذرا ہی میری
اہل حرم اور ناموس داو اولاد کا در بدر پہرنا بچونکا تیغ جفاسی اعدا کی گلا کٹنا فرزند و نکا باپہر و ستم
اوٹہانا پابند قید اور اسیری میں پہنسکی غل نہ ہیانا وَهُمْ يَسْتَغِيثُونَ فَلَا يَجِدُونَ نَاصِرًا
وَلَا مُعِينًا وہ ایسی دکہہ میں پڑیں کہ ناچار فریاد و داد پکارا کریں یارا و مددگار کہیں او نکو نہ ملیں
کوئی پناہ دینی والا اپنا نہ کہیں وَإِنْ أَرَدْتِ يَا أُمَّاهُ أُرِيكِ حُفْرَتِي وَمَضْجَعِي وَ
مَصْرَعَ أَصْحَابِي پس ای والدۂ ملول اور ہمخوابۂ رسول اگر تم چاہو تو اپنا موضع شہادت اور
جای تربت بتا دوں قتلگاہِ اصحاب اور سرگذشت اقربا الان تمہاری نظر میں کہینچ لاؤں تاکہ
جانو کیا مصیبت اوٹہا دونگا حسرت میں کیونکر مارا جاؤنگا کس طرح خاک و خون میں غلطاں ہونگا
تعدی منافقین کہاں تک ہوئیگا جب اوس خدیجۂ ثانی اور جانِ حواو مریم نی یہ کلام سنا
شدت اندوہ سی بی آرام ہو کی سر دہنا کہا وہ ماجرا تمہاری دشمنوں کا مشاہدہ کروں حسا
اور بیاکر تقدیر باری میں رہوں ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهَا فَفَتَحَ اللهُ عَنْ بَصَرِهَا
پس آئینۂ حق نمای یا معنا اور پردہ کشای نہان و آشکارا صاحب بیضای اعجاز وارث کرا

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا نظر کرنا

انبیای بی نیاز فرزند ید اللہ نی اپنا دست خدا پرست بڑہایا ام سلمہ کی چہرہ پر واسطی کہولنی حجاب راز کی پنجہ مشکلکشا پہرایا قادر مطلق نی اونکی قوت بینائی مین معنوی نور دیا کہ واقعہ آیندہ صفحہ امکان مین رأی العین سی مشاہدہ کیا ثُمَّ اَشَارَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلٰی جِہَۃِ کَرْبَلَا پہر امام ارض وسمانی زمین کربلا کی جانب اشارہ فرمایا عجائب قدرت کا عالم ایجاد مین نقشہ تازہ بنایا فَانْخَفَضَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی اَرَاہَا مَضْجَعَہٗ وَمَدْفَنَہٗ وَمَوْضِعَ عَسْکَرِہٖ وَمَوْقِفَہٗ وَمَشْہَدَہٗ مدینہ سی نینوا تک ساری زمین تحت اقدام تہی اور یہ دوری جو مزاحم نظر تہی سامنی سی اوٹہی صفحہ دشت بلا نی روبرو جلوہ کیا پہر روز عاشورا صاف دکہائی دیا ایکطرف سو کہی ریتی پہ خیمی آسمان سا اونمین عورات حرم سراحجوبشور و نوا لشکر حسینی کا پرا چند طفل و جوان و پیر سی بندہا ہوا ماہ بنی ہاشم اونکی درمیان علم نور افشان لیئی کہڑا ہوا مقابل مین سپاہ خونخوار کا اثردہام آخت اور تاز پہر قتل سادات کی اہتمام امام حسین علیہ السلام کی ہر ایک رفیق اور عزیز کا مارا جانا سوار و پیادہ کا دریای خون مین باری باری نہانا فریاد العطش سی چلانا اکیلا رہکی سردار کا تسکین عورات کو آنا تن تنہا ہزارون سی پیاسا لڑنا کثرت زخم سی نیزہ و تلوار و تیر کی خاک پر گرنا جسد مطہر پر سی اوسکی جراحات کا پہٹنا رگ رگ دون سی خنجر قاتل کی رگہای گردن کا کٹنا سر کو نیزہ پر چڑہا کی دور میدان مین پہرانا لاش کو ٹاپون سی سوارونکی روندنا اور گہوڑی دوڑانا یہان تک جو لشکر مخالف چارطرف سی دوڑا سراپردہ جلایا اسباب کی لوٹ مین تہلکہ پڑا عورات کا فریاد کرتا ہوا باہر نکلنا چادر و معجر زیور کی چہن جانی سی دکہہ ملا چہوٹی بڑی شہیدونکی سرکٹی گور و کفن کی بدنی زخم دل پہ لیئی مستورات ذلت اور خواری مین اسیر ہوئین قیدی جاکی مقتل اقربا اور اشہای شہدا پر گرین مار کوٹ کی جب سپاہ ظلم نی کوچین قدم بڑہایا جنازون کو خاک وخون مین جمیع وحوش اور طیور

ساتوین مجلس تذکرہ عزم روانگی سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع و نصیحت کرنا

پایا او سوقت انکہونمین ام سلمہ کی غبار ماتم سی اندہیرا چہا پایا بانوی بیقرار کو شدت غم اور کثرت
الم سی غش ایا فعند ذلک بکت ام سلمۃ بکاءً شدیدًا وسلمت امرہ الی اللہ
ہرگاہ قدری ہوش ایا رقت اور نالہ مین وہ حالت کی جو ساری حاضرین کو شیون مین طاقت
باقی رہی ناچار شوق بیتابی مین دوڑ کی امام حسین علیہ السلام کو سینہ سی لگایا اونکا اقرار شفقت
اور تقدیر خدا کو سونپا اور بار صبر اوٹہایا کیون نہ کہ ماین علی مرتضی علیہ السلام اگر واقعہ کربلا ہم دیکھتی
تو کیا کہتی سانحہ عاشورا مین مصائب آقا اور مولا نظر پڑتی تو کیا کرتی کب ہوسکی اونہین وہ
حادثات گذرین عجب قدم پیشتر نہ دہرین بیحد عجب ہی کہ اقربا و انصار سید الشہدا جان و تن
ہم تم چہکی رہین وہ کیا دوست امام تہی جو سامنی کہڑی ہوکی تن پر زخم کہاتی حمایت مین الیا
نہی کی بدن و فرزند کو چہد جانی و نسب فی کیسی وفاداری کی حبیب فی کس طور جان بازی کیا
طیاری کی غلامان باوفائی پاس نماسی سر و پا پچہوڑن نکہ فی ادای حق رفاقت مین قدم لیا
فاقبل الیہ اخوہ محمد بن الحنفیۃ وقال لہ یا اخی انت احب الناس الی
لانک نفسی وروحی وبصری وکبیر اہل بیتی یا اخی تخرج الی مکۃ
پس اوسوقت بیتاب ہوکی محمد ابن حنفیہ امام حسین علیہ السلام کی پاس آئی با دیدہ پر آب اور تشویش
تمام قرین پاس یہ کلام سنائی ای بہائی تم ساری زمانی سی زیادہ مجکو پیاری ہو میری جان
اور تن و روح و روشنی چشم اور زہرا کی دولاری ہو اگر ناچار وطن کی سکونت کو چہوڑتی ہو ہمارا
کہر بار جس سی فراق کی توڑتی ہو تو نہایت سمت عراق اور کربلا نہ جاؤ بلکہ جانب مکہ امان خدا مین
امید آسائش پر قدم اوٹہاؤ فان اطمانت بک الدار والا لحقت بالرمال و
شعوب الجبال اگر وہان شہر اعداسی پناہ ملی تو خاطر جمع رہو والا دشت و صحرا یا شگاف
کوہ مین جا کی چہپو وتنقّل من بلد الی بلد ایک شہر سی دوسری کو ہمیشہ سفر کرو محبت

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم روانگی سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع مین نصیحت کرنا

غربت اور دربدری کو سوچتے تنظر ما یؤول اللہ الیہ امر الناس ویحکم اللہ بیننا وبین القوم الفاسقین تا ہم دیکہین خلق کا اخر کار کیا ہو تا کہان پہنچا ہی ہما دشمن فاسق پر خدا تعالی کیونکر حکم دیتا ہی قال فقال الحسین یا اخی واللہ لو لم یکن فی الدنیا ملجاء ولا ماوی لما بایعت یزید بن معاویۃ فقطع محمد بن الحنفیۃ الکلام وبکی فبکی الحسین علیہ السلام معہ ساعۃ امام حسین علیہ السلام نی فرمایا ای برادر بخدا قسم ہرگاہ دنیا مین مجہی کہین امان وآسایش نہ ملی تیغ ظلم اور تعدی ہر چا گردن پر چلی تو بہی یزید کی بیعت نہ کرونگا صدمات جور وجفای اعدا سہونگا پہر محمد حنفیہ نی بہت قطع سخن زاری اور بکا کی امام حسین علیہ السلام کو بہی اونکی ساتہہ رقت عظیم دیر تک طاری رہی ثم قال یا اخی جزاک اللہ خیرا فقد نصحت واشرت بالصواب وانا عازم علی الخروج الی مکۃ فرمایا ای بہائی خدا سی تمکو جزای خیر کی آئی جو تمنی صلاح اور مشورہ نیک مجہی بتائی مین حرم الہی کو جاونگا اور مکہ مین پناہ یزدان سی راحت پاونگا وقد تہیات لذلک انا واخوتی وبنو اخی وشیعتی امرہم امری ورایہم رایی یہی سامان ادر تدارک سفر کرتا ہون بہائی بہن اور بہتیجی اولاد اور شیعہ اپنی کو ہمراہ لیجاتا ہون اونکا سارا کام تو تفاق میرا ہی اور مجہی اونسی اتفاق رای کا بہروسا ہی واما انت یا اخی فلا علیک ان تقیم بالمدینۃ فتکون لی عینا علیہم لا تخفی عنی شیئا من امورہم الکن ای برادر کچہہ نہین جو مدینہ مین رہو میری آنکہون کی جا حال اعدا و نزات دیکہو مجہی خبر کرو پس محمد حنفیہ سوای رقت اور صبر کی چارہ نہ ملا حضرت سی قد وبالا دیکہا ہاتہونکو بوسہ دیا گویا دست سلیم زاری مین فرقت کی علامت پائی اور آئینہ ضمیر نی شہادت برادر کی صورت دکہائی پہر تکرار عراق مین ہمیشہ امام کا دہیان رہتا اور ایذای مخالفین کا اندیشہ مدام دل مین گذرتا کیا

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا آخر کو ماجرا بازگشت اہلبیت میں محمد حنفیہ کا ملنا

کتاب ملا محمد حسن یزدی میں منقول ہے کہ جیسا محنت زدونکا معمول ہے اہل حرم نے ہنگام بازگشت کربلا شہر کے باہر نخلستان میں مقام کیا کوچہ و بازار میں نوحہ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ کا چرچا پہیلا یہ خبر مصیبت اثر جب گوش انتظار میں محمد حنفیہ کے پڑے اندوہ شدتیں ایہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑہی بیتاب ہوکے خارج مدینہ گئے باغ میں قدم رکہے دور سے خیمہ بی بی صاحب اور مرکب سیاہ پوش دیکہے کنار سراپردہ حبیدم نالہ و افغان اہل حرم بلند پایا بی اختیار نعرہ واحسینا اور خروش وامظلوما سے غش آیا کسی نے دوڑکے امام زین العابدین علیہ السلام کو یہ واقعہ جتایا کہ بہجوم غم اور بہائیں تمہارے عم نے اپنا حال غیر بنایا ہے سید الساجدین بیقرار چچا کی بالین پر تشریف لائے زمین سے اونکا سر اوٹہا کی زانو پر دہرا سیر شک بہائے ہرگاہ محمد حنفیہ کو قدرے افاقہ ہوا فرزند برادر کو سرہانے روتا دیکہا آہ وزاری میں کہا اَیْنَ اَخِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ وَثَمَرَةُ فُؤَادِیْ وَخَلِیْفَةُ اَبِیْ یا علی میرے بہائی صاحب کہاں ہیں کیوں پارۂ جگر نور نظر آنکہوں سے نہاں ہیں جانشین پدر بزرگوار قبلہ حرمین نور ثقلین کیا ہوے ساتہی لیث و اقربا امام حسین علیہ السلام کے ساتہہ کس کہیں ہے بیمار کربلا نے زبان حال میں جواب دیا یَا عَمّیْ اَتَیْنَاكَ یَتِیْمًا مِنَ الْكَرْبَلَا اے چچا اہل بدعت نے ہم پر ظلم عظیم روا رکہا اونکی جفا سے میں گرفتار بلا یتیم ہوکے پہرا کاش تم صحرائی ماریہ میں قدم رنجہ فرماتے جو مصائب سید الشہدا پر گذرے ملاحظہ کرتے محمد حنفیہ نے پوچہا اے وارث آل عبا بیان ہو سکے تو کہو کیا سانحہ جفا و ستم پیش آیا مجہے سنا دو فرمایا خلق کوفہ نے ہزاروں خط لکہے صدہا قاصد پیغام فریب سے غلبہ ارادہ و نصرت کا وعدہ سوگند سے کہا عراق میں بلانے کو بیعت ہوکا دیا بر خلاف عہد روز عاشورا دشت نینوا میں طغیان جور و ستم سے گہیر چہوٹی بڑی انہار و اقربا کو دوپہر میں جان سے مارا فرات کی

اور رحمة وإعلامهم والرد إليهم والتسليم لهم فيما
وروى الكشي عن سورة بن كليب ... قال والله
معرفة الأئمة ... يقول إنما كلف الله سبحانه
عليه السلام أنه قال سمعته ... ذهب ولا على فضة ... زرارة عن أبيه قال كنا عند أبي جعفر عليه السلام ... الكميت فاستأذن فأذن له فأنشده من ... السلام يا كميت لا تزال مؤيدا بروح القدس ما ... فقال عليه السلام ...

۲۶۳

سانوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور بازگشت اہل بیت مین محمد حنفیہ کا ملنا

پانی سی جو سیاب خوک وحش و طیر سیراب تہی ہمین روکا بہوک اور پیاس کی صدمات سی
اطفال اہلبیت کا برا حال ہوا چھوٹا جان تہی وہ وقت کا ہجوم نہین کہیا کہ جسم علی اکبر و قاسم و عباس
کٹنا پاش پاش تہا خیمہ گاہ مین زاری و افغان کا ہر دم کہرام رہا بے دفن و کفن لاشونکا انبار
خاک مقتل مین لہو بہا ایک چلو پانی کی لیئی حلق علی اصغر کو ہدف تیر بنایا بیکسی مین پدر
بزرگوار نی وہ استغاثہ فرمایا کہ زمین و زمان آسمان ہی تہرایا ضرب نیزہ اور تلوار سی
امام حسین علیہ السلام کا لہو بہایا گرسنہ اور تشنہ بدن سارا چور کہوڑ سی گرایا شمر نی سر کاٹ کی
سنان پر چڑہایا عمامہ و ردا و پیرہن غارت گری اوتار لیا تمازت آفتاب مین جسد عریان کو
رہنی دیا بدن سادات شہدا کو سم ستور سی روندا حرم محترم کا زیور اور تبرک لوٹا چیز سی باہر
نکالا پردہ چہوڑا مانند اسیران کہا اونٹون پر بٹہایا اولاد رسول کو در بدر شہر و بین پہرایا
ضرب و شتم سی دختران بتول کو بہت ستایا عابد بیمار کو بیماری مین طوق پہنایا زنجیر سی باندہ
گلا یا اہلبیت کو رونی سی و داع مقتولین مین منع کیا دربار ابن زیاد و یزید مین مثل گنہگار و
تقصیر وار کہا اور طعنہ دیا زندان کوفہ اور شام کس کس سی کہا قید مین ہزارون طرح کا جفا سہا
شرح مصیبت ہماری سلسلہ بیان مین طولانی ہی ماجرای عترت نبی دنیا مین لاثانی ہی
اس کلام حسرت انجام سی محمد حنفیہ کو فرط شیون مین ہوش نہ رہا چارون طرف سی غلغلہ آہ و فریاد کا
خروش اوٹہا نظم مولفہ زیادہ اس مین مناسب نہین حدیث کو طول کہ تا ہوئی نہ کہین
طبع سامعین ملول فغان و نالہ سی برہم ہوا ہی بزم بکا زمانہ سوگ نشین ہی برای آل رسول
نزول رحمت باری مین ہی مقام دعا بزرگوار خدا یا یہ تعزیت ہو قبول یہ تحفہ ہی مری باکی
افتخار جہان مراد و مطلب ہی شیدا ہو وی جلد حصول خصوص ناظم افسردہ حال حسرت
مقال کہ دل سی رہتا ہی رخصت سرای غم کا ملول

آٹھوین مجلس تذکرہ روانگی امام ہدی مدینہ سے شایعت فاطمہ صغرا وداع پدر و مادر اور سکینہ سے

مجلس آٹھوین روانگی امام ہدی مدینہ سے شایعت فاطمہ صغرا وداع پدر و مادر و سکینہ سے

رباعی غافل تُسی تو یہ دم نکلجاوی گا + اور گور مین سارا جسم گل جاوی گا + جانا ہی سفر کو

زاد رہ کی کر فکر + گر آج نہین گیا تو کل جاوی گا + رباعی جسدم نزدیک وقت رحلت ہوگا

یارہ کیا ہی مقام حسرت ہوگا + کوئی عمل خیر جو ہوگا تُسی + آخر کو وہی رفیق تربت ہوگا +

رباعی دو دنکی حیات پہ عبث غرّہ ہی + خورشید نہین خاک کا تو ذرّہ ہی + ہر شخص کی نخل زندگی

کی خاطر + یہ اندیشۂ نیشہ نہین اترہ ہی + رباعی ای مومنو اس بات کا اب رونا ہی + تاریکی

مرقد مین ہمین سونا ہی + اور اسکا الم ہی کہ گنا ہونکی سبب + محشر مین خدا جانی وہ کیا ہونا ہی

تمہید بکا حدیث فضائل محبان سیّد الشہدا بیان مراتب اہل ولا و وفا

ای سامع الدعا واہب العطا + طلاقت زبان کو نطق کذب سی بچا + روایت حدیث بین قال

صدق کو مدد پہنچا + عنایت وکرم سی حال عزا دونی فرما + جو کلام صحیح حسرت پسند امام ہو

انجام پر نالہ و رقت سی کہرام ہو + ہر تضمین بین خلد برین سی صدای آفرین آئی + سرور دین کی

مصیبت مین دیدۂ رُوح الامین سی سرشک بہائی + رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ صدر نشین مجلس

رقت ہون تو خلعت رضا دین + بتول عذرا پردہ دار تعزیت ہون + تو انعام مرحبا سو کرین

علی مرتضی علیہ السلام سی شربت طہور کی جام ملین + حسن مجتبی علیہ السلام سی دور نشور کی کام نکلین

اہلبیت سی وارین بین دعا بری کہ تمہاری الم کو رکہتی ہین سید سجاد پر توسل کا تکیہ رہی کہ حسین علیہ

السلام کی ذکر فضیلت اور مصیبت کو پڑہتی ہین یہ صحبت غم ہمکو ہزار بزم جنت سی خوشتر حالت

رقت صف ماتم تخت جم اور افسر سلطنت سی بہتر + شاہ شہدا کی غلامی سی ازادی عقاب کا زینہ ہاتھ

آتا ہی آئمہ ہدی کی پیروی مین رہائی حساب کا سند ی ہتا ہی + ہماری ممدوح کا تو مرتبہ بہت اعلا ہی

آٹھوین مجلس تذکرہ اخبار نبی وعلی شہادت خامس آل عبا مدینہ مین غم روانگی سید الشہدا

متوجہ ہوکی سنو منقبت کرنیوالون نی کیا درجہ پایا ہی مل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قال قال امیر المومنین زارنا رسول اللہ وقد اھدت لنا ام ایمن لبنا وزبدا

وتمرا فقدمنا منہ فاکل جابر ابن عبد اللہ اور حضرت ابی جعفر علیہ السلام نی کہا کہ امیر المومنین

فرماتی ہین ایکروز ہماری گھر سید انبیا نی قدم رنجہ کیا حسن اتفاق سی ام ایمن کا ہدیہ دہی اور مکھن و خرما آیا

اوسکو اگی رکھا ہم سب نی ملکی اونکی ہمراہ کھایا ثم قام الی زاویۃ البیت فصلی رکعات

فلما کان فی اخر سجودہ بکی بکاء شدیدا بعد ازان گوشہ حجری مین جاکی مشغول نماز ہوی

جب سجدہ آخر کیا تو شدت سی رونی لگی فلم یسالہ احد منا اجلالا واعظاما لہ فقام

الحسین فی حجرہ وقال لہ یا ابہ ہما لعظمت وجلال سی کوئی وجہ رقت دریافت نہین کرسکتا تھا

ناگاہ حسین اونکی آغوش حجر پر گوار مین جا بیٹھا کہا ای بابا لقد دخلت بیتنا فما

سررنا بشیء کسرورنا بدخولک ثم بکیت بکاء غمنا فما ابکاک بدرستی کہ جب ہماری

گھر مین آپ ائی تو سب چیزسی زیادہ ہمنی سامان مسرت پائی پھر غم دیکھو جناب گریان ہوی

تو ہمین بھی غم والم فراوان ہی کیا سبب ہی زاری اور اشکباری کا حضرت انکو ہرگز نہ دیکھا ہی

روز دل آزاری کا فقال یا بنی انی نظرت الیکم الیوم فسررت بکم سرورا

لم اسر بکم قبلہ مثلہ فہبط جبرئیل انفا فاخبرنی انکم قتلی وان مصارع

شتی جوابدیا ای بیٹا آجکی دن جو تم سبکو مینی فراہم دیکھا تو ایسا شاد مان ہوا کہ ہرگز کبھی اتنا

بشاش نہوا تھا پس جبرئیل امین آئے اور مجھکو تمہاری ماری جانیکا سانحہ زبان پر لایا اور آخبار

جائگاہ پیارونکی قتل کا سنایا اور یہ کہا کہ مدفن سب کا دور دور متفرق ہوگا فقال لہ یا

ابہ فمن یزور قبورنا ویتعاھدھا علی تشتتھا قال طوائف من امتی

یریدون بذلک بری وصلتی امام حسین نی عرض کی ای پدر بزرگوار ہماری پریشان قبرون کی

٢٦٥

آٹھویں مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا تذکرہ غبار نبی و سطی شہادت خامس آل عبا

آئیگا اور وہان زیارت غربا کا اداب سلام بجا لائیگا + فرمایا ایک طایفہ میری امت سے قصد مشاہد کرینگی مزید محبت اور الفت سے واسطی آستانہ بوسی کی پہنچینگی فقال یا ابۃ فما لمن یزور قبورنا کہا ای والد مہربان جو ہماری مزار شہدا پر آئی وہ کیا اجر و ثواب درگاہ خدا سے پائیگا + فقال وحقیق علی ان آتیہم یوم القیامۃ حتی اخلصہم من اھوال الساعۃ من ذنوبہم ویسکنہم اللہ الجنۃ مخبر صادق نے ارشاد کیا مجہپر لازم ہی کہ روز قیامت اونکی امداد کو جاؤن تاکہ دغدغہ صراط و میزان و حساب قیامت سے چہڑاؤن گناہان صغیر و کبیر کو شفاعت میں بخشواؤن خلد برین میں رہنی کو عالی قصر جنت تک پہنچاؤن مثل عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان رسول اللہ اذا دخل الحسین اجتذبہ الیہ ثم یقول لامیر المؤمنین امسکہ ثم یقع علیہ فیقبلہ ویبکی کتاب کامل الزیارت میں ابی جعفر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرماتی جب امام حسین علیہ السلام نانا کی خدمت میں آتی + پیار سے ہاتہ بڑہا کی گلی لگاتی + امیر المومنین کو سفارش نگہبانی سناتی پہر اونکی سینہ و گردن پہ منہ جہکاتی + بجذب الفت میں بوسی لیتی اور بہت روتی جاتی فیقول یا ابۃ لم تبکی فیقول یا بنی اقبل موضع السیوف منک وابکی قال یا ابۃ واقتل قال ای واللہ وابوک واخوک وانت مظلوم کربلا سائل ہوتی کہ یا ابتاہ آپ کیون گریان ہین جواب دیتی ای فرزند جای تلوار کو تمہاری بدن کی چومتا روتا ہون کہ زخم کی نشان ہین + پوچہا ای واقف اسرار کیا ہم ماری جائینگی بولی ہان قسم خدا کی تو اور برادر اور پدر تیری سب خون میں نہائینگی قال یا ابۃ فمصارعنا شتی قال نعم یا بنی قال فمن یزورنا من امتک عرض کی یا جداہ پس ہماری تربتین بہی باہم دور ہونگی کہا ایسا ہی قضا و قدر کی تجویز حکم خدا سے ٹہری + سید الشہدا نے حلیمہ بالیسی سوال کیا + تمہاری امت میں کون ہماری مزار پر آئیگا

آٹھویں مجلس بیچ غم روانگی سید الشہدا تذکرہ اخبار میں شہادت اور ثواب زیارت کا

قَالَ لَا يَزُوْرُنِيْ وَيَزُوْرُ اَبَاكَ وَاَخَاكَ وَاَنْتَ اِلَّا الصِّدِّيْقُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ

سمجھایا کہ میری اور تیری باپ بھائی کی قبروں پر نہیں قدم دہرینگی مگر وہ لوگ جو امت

مرحومہ سی درجہ صدیق و محب خاص پائینگی مل عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِيْ غُنْدَرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ يُلَاعِبُهُ

وَيُضَاحِكُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَشَدَّ اِعْجَابَكَ بِهٰذَا الصَّبِيِّ

فَقَالَ لَهَا وَيْلَكِ وَكَيْفَ لَا اُحِبُّهُ وَلَا اُعْجَبُ بِهِ اوسی کتاب میں حسین ابن ابی

غندر اور ناقلان آثار سی روایت ہی کہ ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کی سند سی حکایت ہی

ایکروز امام حسین علیہ السلام خیر الانام کی آغوش ناز میں بیٹھی تھی اور سرور کائنات اونکو چھیڑتی

کھیلتی ہنستی تھی بی بی عائشہ نی عرض کی بہت پیار ہی آپکو اس طفل ہادی سی جو اپنا تعجب

اونکو کرتی ہیں کیونکر دوست رکھوں زیادہ جان سی وَهُوَ ثَمَرَةُ فُؤَادِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ

اَمَا اِنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُهُ وہ تو میری شجر دل کا ثمر خانہ چشم کا نور نظر ہی جسم و روح کی تقویت

آرام جگر تسلی دہ خاطر اندوہگین ہی خبردار ہو کہ بیدین میری امت کی اوسی شہید کرینگی وقت بیکسی

اور غربت میں آری ظلم کی نہال زندگانی پر چلینگی فَمَنْ زَارَهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَتَبَ اللهُ

لَهُ حَجَّةً مِنْ حِجَجِيْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ حَجَّةً مِنْ حِجَجِكَ قَالَ نَعَمْ وَحَجَّتَيْنِ مِنْ حِجَجِيْ

بعد قتل و دفن جو اوسکی زیارت کریگا میری حج کا ثواب پورا ملیگا بی بی بولیں آپکی طرف کا

حسنات پائیگا فرمایا دو حج سی میری اجر اوسکا بڑہ جائیگا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ حَجَّتَيْنِ

مِنْ حِجَجِكَ قَالَ نَعَمْ وَاَرْبَعَةً قَالَ فَلَمْ تَزَلْ تُزَادُهُ وَيَزِيْدُ وَيُضْعِفُ حَتّٰى بَلَغَ

تِسْعِيْنَ حَجَّةً مِنْ حِجَجِ رَسُوْلِ اللهِ بِاَعْمَارِهَا ثواب رسول مقبول نی کہا ای خیر الوری

آپکی سعی و مناسک سی ہمرتبہ ہوگا ارشاد کیا ہاں ایسا ہی اجر زائر دیکھا بلکہ نوی حج و عمل

عن شہاب بن عبد ربہ
قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ
السلام کیف انت اذا تعالی
الیک محمد بن سلیمان فالقی
فالله ما عرفت محمد بن سلیمان
وهو الی البصرة اذا لقی الی
محمد فقال یا شہاب اعظم الله
اجرک ولحیاتی امامک جعفر
بن محمد قال فذکرت الکلام
فقیعک العبرة فرجعت فاثنیت
منزلی وجعلت آنکی علی ابی عبد اللہ علیہ
وروی علی بن اسماعیل بن عمار عن ابی
السلام وسئل لابی عبد اللہ علیہ
بن عمار قال قلت ما ملک الناس واخاف
وان لنا اموالہم ونحن نما مل النا قال فقال الی
ان حدث حدث نقتل موالینا قال ملک ابن اسماعیل وبنا
مالک فی کل شہر ربیع قال ملک ابن اسماعیل عن ابی
اسحاق فی شہر ربیع فقال دخل علیہ قوم من اہل
عبد اللہ علیہ السلام من عمر مسلة من ہوی
خراسان فقالت تبا من نہار فی آل اللہ
من آل ہا وبیل اذہبہ اللہ

۲۶۵

بن علی بن عبد اللہ بن عباس قتل البرید
بن حنیس مولی الصادق علیہ السلام واخذ
مالہ فدخل علیہ وهو یجر رداءہ فقال لہ
قلت مولای واخذت مالہ اما علمت
ان الرجل ینام علی الثکل ولا ینام علی الحرب
اما والله لادعون اللہ علیک فقال لہ داؤد
تہددنا بدعائک کالمستہزئ بقولہ فرجع
ابو عبد اللہ علیہ السلام الی دارہ ولم یزل
لیلہ کلہ قائما وقاعدا حتی اذا کان السحر
سمع وهو یقول فی مناجاتہ یا ذا القوة
القویة والقدرة الازلیة وبا
ذا المحال الشدید والقصر المنیع
ذا العز الذی کل خلقک لها ذلیل اکفنی
ہذہ الطاغیة وانتقم منہ فما کان
الا ساعة حتی ارتفعت الاصوات
بالصیاح وقیل قد مات داؤد
علی الساعة واشتہر فی الروایة

وارفع سلیمان فشکر ہؤلاء انبیاء اللہ تعالی
فقال لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام واللہ ما فعلت ولا
فی سلطانک ولتعرفن القول
فاحضرہ فلما احضرہ قال
ان المنصور ابو الربیع باحضار

آٹھوین مجلس میں سید سی عشرہ روانگی سید الشہداء تذکرہ فضائل اہل عزا وبکا

فائدہ کہ گنہگار اوسی کا بیان ہی یہ نہین بی بی کی اعتراض درمیان مین آئی اور حضرت زیادہ او
مضاعف کرتی جاتی + ہر بار درجہ ترقی کو میزان قدر مین بڑہایا + تاکہ سترحجہ وعمرہ نبوی سی
مقابل بنایا + خبر فی المنتخب عن جعفر بن محمد علیہما السلام قال رحم اللہ
شیعتنا انہم اوذوا فینا ولم نوذ فیہم کتاب منتخب فخری مین سند معتبر سی آیا ہی
کہ جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہی + خدا رحمت کری ہماری دوستونکو جو اہلبیت کی
محبت مین ستائی جاتی ہین + اور ہم اونکی طاعت وپیروی سی کوئی ایذا انہین پاتی ہین شیعتنا
منا قد خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا بنور ولایتنا جس طینت سی ہماری
سرشت ہی اوسکی زیادتی سی ہمدونکی پیدایش ہوئی ہی + اور ہماری نور ولایت و دوستی کی دستور سی
اونکی مٹی گوندہی گئی ہی رضوا بنا ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ وہ راضی ہماری امامت
اور پیشوائی پر موفور ہین + ہم اونکی طاعت وجان فدائی سی مسرور ہین + یصیبہم مصائبنا
وتبکیہم اوصابنا ویحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا + ہماری مصیبت اونکو
سوگوار کرتی ہی + اور محنت پر انکہہ اشکبار وغمناک رہتی ہی + ہماری حزن والم سی وہ صاحب
ماتم ہین + اور شادی وفرحت مین بہجت ونشاط سی توام ہین + ونحن ایضا نتالم لتالمہم
ونطلع علی احوالہم ہم بہی اونکی رنج وقلق سی غمین والیم ہوتی ہین + سب حال ظاہر اور باطن
ماہر وعلیم ہوگئی اور رہتی ہین + فہم معنا لا یفارقونا ولا نفارقہم پس وہ دنیا وآخرت
ہمسی دور نہونگی + اور ہم بہی اونسی جدا کبہی نہونگی + لان مرجع العبد الی سیدہ و
معولہ علی مولاہ بدرستی کہ غلام کی بازگشت طرف آقا کی ہی + اور مرید کی توجہ جانب مرشد
مولا کی ہی فہم یتبرؤن عن عادانا ویجہرون بمدح من والانا ویباعدون من
اذانا تحقیق کہ وہ ہماری اعداسی بیزاری مین بہاگتی ہین + اور دوستونکی مدح وثنا وصفت کو

فاحضرہ فامتنع

فقال الربی فارجع الی اللہ

آٹھوین مجلس بیچ بیہنی عزم روانگی سید الشہدا حدیث فضل اہل بکا و شرف روز جسزا

سپکارتی ہین + جو ہمین ستاتی ہین اونسی دور جاتی ہین + راہ و رسم محبت کو پورا بجالاتی ہین + اَللّٰھُمَّ اَحْیِ شِیْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِیْنَ اِلَیْنَا خداوندا جلا تا رہنا الفت کرنیوالونکو ہماری حیات ہین اور ملای رہنا اونکی جماعت با اخلاص کو اہلبیت کی زمرہ برکات ہین فَمَنْ ذَکَرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی لِاَجْلِنَا اَوْتَبَاکٰی اِسْتَحٰی اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَہٗ النَّارَ جو ذکر مصیبت کو ہماری بیان کرکی روی + اور بسبب قدر و منزلت عظیم کی ہماری نالان ہوی + یا جب کہ اوسی رقت نہ آئی دل محزون سی رونیوالونکی صورت بنائی شرم رکہتا ہی غفار الذنوب و ستار العیوب کہ اوسی پاداش مین گناہ کی ستائی آخر تبین عذاب نار سی جلائی عقاب پہنچائی اور دوسری فضیلت اپنی سنو + جوش خوشی مین گریان ہیارکی رقت کرو قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَا عَیْنٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ وَلَا عَبْرَۃٌ مِنْ عَیْنٍ بَکَتْ وَدَمَعَتْ عَلَیْہِ وَمَا الَّتِیْ یَبْکِیْہِ اِلَّا وَصَلَ فَاطِمَۃَ وَاَسْعَدَھَا امام حق ناطق جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا + کہ نہین ہی کوئی آنکہ خدا کی نزدیک پیاری مین سوا + نہ آنسو بکا کی محبوب باری زیادہ اوس چشم سی جو اشک بہای اور امام حسین کی یاد بیکسی مین اوسی رونا آئی + مگر یہ کہ وہ رقت دل ستم دیدہ بتول عذرا سی منزلت کرتی ہی + اور فاطمہ زہرا کو مدد خوشی اور بہجت دیتی ہی + وَوَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَدّٰی حَقَّنَا اور وہ عین بنای دارین رسول الثقلین سی نظر اتحاد مین ملتی ہی + ہماری حق ادا اور طاعت کو پورا ظاہر کرتی ہی + وَمَا مِنْ عَبْدٍ یُّحْشَرُ وَعَیْنَاہٗ بَاکِیَۃٌ اِلَّا الْبَاکِیْنَ عَلٰی جَدِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ خلایق مین کوئی آدمی نہوگا جو روز حشر آنکہو نسی آنسو روان سوای اہل بکای جد بزرگوار اور مصایب سید الشہدا کی سوگوار کہ وہ بشاش ہونگی تو اونہ یُحْشَرُ وَعَیْنُہٗ قَرِیْرَۃٌ وَالْبِشَارَۃُ تَلْقَاہُ وَالسُّرُوْرُ عَلٰی وَجْھِہٖ بہشتی حرا دا

ومن ذلك ما رواه ابو الفرج الاصفهاني في كتاب مقاتل الطالبين عن رجاله ان جماعة من بني هاشم اجتمعوا بالابواء منهم ابراهيم بن محمد بن علي ... وابو جعفر المنصور وصالح بن علي وعبد الله بن الحسن وابناه محمد وابراهيم ... فقال جعفر لا تفعلوا فان هذا الامر لم يأت بعد ان كنت ترى يعني عبد الله ان ابنك هذا هو المهدي فليس به ولا هذا اوانه وان كنت انما تريد ان تخرجه غضبا لله وليأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فانا والله لا ندعك وانت شيخنا ونبايع ابنك في هذا الامر فغضب عبد الله وقال لقد علمت خلاف ما تقول والله ما اطلعك الله على غيبه ولكن يحملك على هذا ... ثم ضرب بيده على كتف عبد الله بن الحسن وقال ايها والله ما هي اليك ولا الى ابنيك ولكنها لهم

آٹھویں مجلس مدینہ سے عشرۂ سفر سید الشہدا حدیث فضل اہل بکا و شرف روز جزا

شاہ مظلومان جب محشور ہونگی تو اونکی انکھیں نظارۂ کثرت نعمات سے روشن + بشارت
رحمت کی ملاقات سے آسودہ تن + سرور سے نور چہرون پر عیان + حضور سے چین و آرام کی
وَالْخَلْقُ يُعْرَضُونَ وَهُمْ حُدَّاثُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ الْعَرْشِ فِي ظِلِّ
الْعَرْشِ لَا يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ساری اہل عرصات بلا میں عقبات کی کہچی اور یکری
پھرینگی + اور مجلس والی تعزیت کی مصاحبت مین امام حسین علیہ السلام سے سرگرم حکایات
ایسے باتین کرینگی + نیچے سایہ عرش کی فرش عزت پر بیٹھی ہونگی + اندیشہ حساب و کتاب
بیخوف و خطر آرام سے ہونگی + يُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَأْبَوْنَ وَيَخْتَارُونَ
مَجْلِسَهُ وَحَدِيثَهُ ملائکہ مقرب الہی اونسے بشارت کہینگی + واسطی داخلہ بہشت کی
امر کرینگی + وہ لذت مین خدمت مولا کی ایسی محو رہینگی + کہ فردوس پر اونکی ملازمت کو ترجیح
دینگی + امام دین کی جلسۂ اختلاط کو نہین چھوڑینگی + خلد برین کی جانیسے روی انبساط موڑینگی
وَإِنَّ الْحُورَ لَتُرْسِلُ إِلَيْهِمْ إِنَّا قَدِ اشْتَقْنَاكُمْ مَعَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِينَ حوران
فردوس اونکو پیام شوق دینگی + سخنان محبت آمیز زبان حال پر ظاہر کرینگی + کہ ہم تمہاری
تمنای وصال مین کھڑی ہین + جلدی آؤ کہ جذبۂ فراق ہمپر دشوار پڑی ہین + ولدان
مخلدون بھی آرزومند + حضور عالیہ انتظار قدوم اشرف کی پابند + فَمَا يَرْفَعُونَ
رُءُوسَهُمْ إِلَيْهِمْ لِمَا يَرَوْنَ فِي مَجْلِسِهِمْ مِنَ السُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ وہ فریفتہ لقای
مظلوم کربلا اونکی طرف سر نہ اوٹھائینگی + فطر رغبت مین کسی کو منہہ نہ لگائینگی + بسکہ
مجالس امام حسین علیہ السلام سے خوشی اور کرامت پائینگی بی مولا کی جنت الماوا کو بھی
نہ جائینگی + شاہد جمال سرمدی پر عاشق ہونگی + عذرای حب احمدی کی وامق ہونگی +
مدام نشہ سے ولای ساقی کوثر کی مست + نام و نشان الفت کی واعدای الست + آہ

فقلت زمانا فلما ولی ولد العباس نظرت الیه وهو یعطی الجند فقلت لاصحابه من هذا الرجل فقالوا هذا عبد الله بن الحسن الی غیر ذلک ... و ذکر ابو جعفر القمی فی کتاب الواحدة قال حدث اصحابنا ان محمد بن عبد الله بن الحسن قال لابی عبد الله ...

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزمِ سفرِ سید الشہدا مشایعت فاطمہ خارج شہر مین اور مقالِ رقت افزا

اشک سی چہرہ دہونی والی + کوثر و تسنیم سی بھی ابرو پاتی ہین + سوزِ آہ مین دلِ جلا کی قبر و برزخ کی خوشبو کو اوٹہاتی ہین + ایک غم کہانی سی پنجتن کی زمری مین شمار ہوتی دو گہڑی کی مجلس مین آتشِ حساب روزِ جزا کا اندیشہ کہوتی ہین + نظم لمولفہ احبا مضطرا بزمِ عزای شہ ہدی + تمنی سنا یہ مژدۂ جان بخش برملا + ماتم سی نورِ چشم ہی کی بہاؤ اشک ہی فرضِ عین اسکو نہ بہولو کرو ادا + سوزِ جگر کا داغ ہو سینہ پہ آشکار + ہاتہون سی پیٹو فرقِ مصیبت کی ہی یہ جا + اس غم سی بیقرار ہوی ساکنانِ عرش + قصرِ جنان مین سوگ نشین فخرِ انبیا + فاطمہ جو ذاکرِ خلفِ بو تراب ہی + ہر شعر مین ہی اوسکی بھرا دفترِ بکا

مجلس وداع فاطمہ کبری بیرون شہر مدینہ با سلطان کربلا و مقتدای برایای اعلی

مریضانِ بادۂ اندوہ و ملال + و ستمیانِ سراچۂ حزن و ابتہال + مہجورانِ قافلۂ صبر و شکیبا و مستورانِ زاویۂ محنت و بینوائی + رہروانِ کاروانِ اشک و آہ + و پیادگانِ جل جازمِ قبر یا بگاہ + فاطمۂ کبری کی مصیبت صغرا کو وداعِ پدرِ بزرگوار ہین + منطقِ ہوا نتیجہ زاری و رقت کی واسطی اسطرح بیان کرتی ہین + کہ جب سامان خانہ ویرانی کا اہلبیتِ رسول کی گہر مین آیا + اور سب پیر و جوانِ بنی ہاشم کا ہمراہ فرزندِ رسول کی سفر قرار پایا + ارضِ یثرب و حجاز مین شیون سی تہلکۂ عظیم پڑا + دل بندہ و آزاد مین یقین تہا کہ سید الشہدا کا پہر آنا نہوگا + زن و مرد مین سینہ زنی کا جوش و خروش تہا روح و تن مین الفراق کی نعرہ سی فنای حواس و ہوش + روضۂ احمد مین گنبد سی ہای نورِ عین کی آواز آتی + منبر و محراب سی مسجد کی نام امام حسین علیہ السلام پر چیخ کو فریاد جاتی "روی ان فاطمة الکبری بنت الحسین کانت مریضة یوم خروج

ومن الاخبار المشهورة ... ما رواه محمد بن یعقوب الکلینی ... بن ابراهیم بن هاشم عن ابیه عن علی ... عن یونس بن یعقوب قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام فورد علیه رجل من اهل الشام فقال انی رجل صاحب کلام و فقه و فرایض و قد جئت لمناظرة اصحابک فقال له ابو عبد الله کلامک هذا من کلام رسول الله صلی الله علیه و آله او من عندک فقال من کلام رسول الله و من عندی بعضه فقال له ابو عبد الله علیه السلام فانت شریک رسول الله قال لا قال فسمعت الوحی عن الله قال لا قال فتجب طاعتک کما تجب طاعة رسول الله قال لا فالتفت ابو عبد الله ...

٢٧١

وهذا تعقله وهذا لا تعقله وهذا ينساق وهذا لا ينساق ... الكلام يقولون هذا ينقاد ... فذاك سمعتك تنهى عن ... تنهى عن الكلام ... قال يونس ... ثم قال يا يونس لو كنت ... خصم نفسه قبل ان يتكلم ... يونس بن يعقوب هذا ... عليه السلام الى ... فقال يا

عبد الله عليه السلام انما قلت ويل لقوم تركوا قولي وذهبوا الى ما يريدون ثم قال اخرج الى الباب فانظر من ترى من المتكلمين فادخله قال فخرجت فرأيت حمران بن اعين وكان يحسن الكلام ومحمد بن النعمان الاحول وكان متكلما وهشام بن سالم وقيس الماصر وكانا متكلمين فادخلتهم عليه فلما استقر بنا المجلس وكنا في خيمة لابي عبد الله عليه السلام على طرف جبل ...

آٹھوین مجلس مدینہ سی روانگی سید الشہدا مشایعت فاطمہ کبری خارج شہر اور وداع اقربا

وَالِدِہَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الْعِرَاقِ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جب امام حسین علیہ السلام کی سواری مدینہ سی ملک عراق کی طرف چلی ہی فاطمہ کبری بیٹی حضرت کی روز ہجرت مین بہت بیمار تہی + صدمات محنت و مصیبت مین دست روزگار سی گرفتار تہی + بَعْدَ اَنْ وَدَّعَ جَدَّہٗ وَاَخَاہُ وَاُمَّہٗ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءَ اَمَرَ اَخَاہُ الْعَبَّاسَ بِتَجْہِیْزِ الْجَیْشِ ہرگاہ شاہ دین پناہ تربت رسول و مزار بتول اور تحد حسن مجتبی و قبور سائر اقربا کی وداع سی پہری عباس علی برادر باجان برابر کو مراتب طیاری لشکر اور سواری حرم مطہر کی فرمان دیئی + اوس نشان حیدر کرار نی محمل و عماریان شترون پر باندہین + کئی قطار دروازہ عصمت سرا پر لا کی حاضر کین پردہ اعزاز مین با اہتمام بند و بست کیا + سوار ہونی کا اہلبیت کو حکم سر دست دیا ہر ایک بی بی کجاوہ اور محافہ مین جا کی بیٹہی + ہر چیز آسایش و ضرورت کی اپنی پاس رکہی + جب نوبت بر آمد ہونی کی زینب خاتون و ام کلثوم کی آئی + بہیڑ بٹہا کی ناقہ پر لا کی بندہی عماری آگی منگوائی + دست و بازو کو سرور نی تہام کی چڑہایا + ناظر حرم ناموس نبی بسم اللہ کہکی تنبہ بڑہایا + ایک طرف ربابہ حرم محترم سکینہ خاتون کو اپنی آغوش مین لیکی سوار + دوسری جانب اُمّ لیلیٰ علی اصغر کو سنبہالی ہوئی کیسا صدای دورباش باصد احتشام بلند ہوتی + تزک و شان سی خدام کی صف سوار چلی + پس رفیقان باوفا زاد جانبازی قزاک مین باندہی آئی + عہدہ داران با صدق صفائی در دولت سرا پر اپنی شبدیز چالاک بڑہائی + فرزند ایک براق ور فرفی سی سابقہ طمطراق انبیای سلف کی نکلا + وارث شکوہ شاہ نجف رہوار کی زین پر بیٹہ کر غرور شرف چڑہا + فرشتوں کی پرینی تعظیم سی جہک گیا + سپہر نی چتر مہر کو سر پر کرم سی کہول دیا

آٹھویں مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت فاطمہ کبریٰ

جبرئیل علم اجلال کا حامل+ اسرافیل نفیر حلت کا عامل+ روح القدس کا بدر بنا+ میکائیل جلو میں شاطر وار چلا+ کوکبہ فریدن وجم اوس روز سوار یمین گرد تہا+ طلیعہ اختر و انجم نقیب و نیمن تہا نور و ایکطرف عون جعفر و عباس نوجوان ادب سے ترکی و تازی پر دوان+ ایک جانب شاہزادہ علی اکبر و قاسم توسن محاط پر امام حجازی کی گرم جولان+ گرد و پیش بادہ پیغمبر کی مانند خیل کواکب سحابہ ثابت قدم چلی+ شان خیر البشر و دبدبہ حیدر صفدر سے سلطان امم یا الحرم نکلی+ کیون ایحاضران جمع غم تمہی سنا جاہ و حشم اسی سولاکا+ ادا ی یکہ تازان صف ماتم دیکہا مرتبہ شاہ عالم کی سپاہ نور افزا کا+ روز ہجرت وطن کیا سامان نازو نعم پرچم اقبال کی ہمراہ تہا+ کیا رفعت و حشمت کا ذیل عو ر کاب مین سید عرب و عجم کی مدنگاہ تہا+ فریاد ہی کہ مراجعت مدینہ مین شام سے فقط لشکر نالہ و آہ کا اہتمام تہا+ امام حسین علیہ السلام کا نام اوسکی ساتہ بیان قتل عام او زناراجی خیام رو نہ ہمراہ تہا گہوڑا بی صاحب عزا مین آقا کی سیاہ پوش+ فرزند یتیم سید سجاد با حال تباہ رقت سے بیہوش+ زینب خاتون و ام کلثوم کالی کفنی گلی مین ڈالی+ بانوان محزون داغ مرگ فرزند و دلکو سینہ ہالی+ سب کربلا و کوفہ و دمشق کی بار مصیبت اوٹہائی+ غارت خانمان کی کہانی ضرب تازیانو کی نشانی ہمراہ لائی فرد نہ لشکر و سپاہ و نہ کثرت ناس+ نہ قاسم نہ علی اکبر نہ عباس+ لوگ پرسی کو آتی+ رقت مین سبکو بہلاتی+ فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِيرَ بَعَثَتْهُ فَاطِمَةُ الْكُبْرٰی اِلٰی ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ وَتَعَلَّقَتْ بِاَذْيَالِهٖ خلاصہ کلام امام انام بروایت سید و شیخ مفید شب یکشنبہ اٹھائیسوین شہر رجب سال شصتم ہجری وطن سے رات کو نکلی جور و ستم اعدا کی ہاتہ سے بادیہ توکل مین بامید خدا چلی ناگاہ فاطمہ کبرا جو مسافران حرم سے باقی رہی تہی+ شوق پدر مین اوٹہی بیتاب ہو کی پیادہ پا شہر مدینہ کی باہر باپ کی دامن سے جا لپٹی وَقَالَتْ لَهٗ يَا اَبَتِ كَيْفَ تُوَدِّعُنِيْ وَاَنَا اَبْقٰی بَعْدَكُمْ ضَعِيْفَةً عَلِيْلَةً

آٹھویں مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا اخراج شہر مشایعت فاطمہ کبری

غَرِیبَۃً ذَلِیلَۃً اونسی کہا ای پدر سبکو اپنی ہمراہ لیجاتی ہو + مجہی اکیلی گہر مین قرین نالہ و آہ چہوڑی جاتی ہو + تمہاری پیچہی مین کیونکر دن گذرانون + جو بیمار و ناتوان ذلیل و خوار و عاجز رہون وَلَیْسَ مَعِیَ مَنْ یُؤْنِسُ کوئی میری پاس عزیز و سر پرست نہین + جو شدت وحشت مین اوسکی ساتھہ دل بہلاؤن + ایک دوست مہربان نہین + جو ابتلای مصیبت مین مشغلہ صحبت سے تہوڑا آرام و چین پاؤن + وَکَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ وَاَرٰی مَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِنْکُمْ کس بہانی سی جسکو اپنی تسکین دیتی رہون + جو تمہاری جای نشست و برخاست اور خوابگاہ کو خالی دیکہون + وَلَا اَرٰی فِیْہَا اَنِیْسًا وَلَا صَدِیْقًا وَلَا جَلِیْسًا یُنَادِمُنِیْ وَبِلَا عَطْفِیْ اون مکانون مین کوئی انیس و دوست و مہربان نظر نہ آئی + جو مجہی الفت کا سہارا دی بیکار کی درد بیخودی مین غش سی جو نکائی + یَا اَبِیْ خُذْنِیْ مَعَکَ فَلَیْسَ لِیْ صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ وَفِرَاقِ عَمَّاتِیْ وَاَخَوَاتِیْ خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ ای بابا میرا ہاتہہ پکڑ کے محمل مین بٹہا دو اپنی ساتہہ لیچلو + اکیلی گہر مین دیوارون سی سر ٹکرانی کو چہوڑ دو عاجزی پر رحم کرو + مجہی طاقت تمہاری الم فراق مین صبر کی نہین + دوری سی پہوپہی اور بہنین خصوص چہوٹی بہائی عبد اللہ کی جان کو چین نہین + ثُمَّ بَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا بعد ازان ناکہ ضعف سی گری + اتنا روئی کہ بیہوش ہوگئی + فَلَمَّا رَاٰہَا الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَسْوَءِ حَالٍ ذَرَفَتْ دُمُوْعُہٗ مِنْ عَیْنَیْہِ جب امام حسین علیہ السلام اپنی نازپروردہ کا وہ برا حال دیکہا + ترس کہا کی فرط اندوہ اور ملال سی رو دیا + وَاجْتَمَعَ غَمُّ الدُّنْیَا عَلَیْہِ وَکَثُرَ فِکْرُہٗ وَضَاقَ صَدْرُہٗ ساری دنیا کی غم و الم کا ہجوم ہوا + کثرت فکر و اندیشہ سی چہاتی مین دم رکا + وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ بِالدُّعَاءِ سر کو آسمان کی طرف اوٹہایا + لب معجز بیان کو دعا سی آشنا کیا + خداوندا میری عیال و

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا تاج شہر شایعت فاطمۂ کبری

اطفال کی مصیبت کو دیکہنا + اس مریضہ کو آزارِ فرقت مین وارو ہی مصابرت دینا +
وَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا وَاَجْلَسَهَا اِلىٰ جَانِبِهِ وَهُوَ مَحْزُوْنٌ وَمَشْغُوْلٌ بِالْبُكَاءِ
دستِ شفقت کو پہیلا یا + فاطمہ کو اوس خاکِ حسرت سی اوٹہا کی زانو پر بٹہایا + رو تی
جاتی + حزن و اندوہ مین تسلی فرماتی + فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ فَاطِمَةُ اِذْهَبِي اِلىٰ
دَارِكِ وَاسْتَأْنِسِي بِجَوَارِكِ کہا ای میری پیاری بیٹی فاطمہ اپنی گہر کو جاؤ اور طفلان
زنانِ ہمسایہ مین جی کو بہلاؤ وَاَنَا اِذَا وَصَلْتُ اِلَى الْعِرَاقِ وَاسْتَقَرَّ لِيَ الْجُلُوْسُ
فِيْهَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكِ اَخَاكِ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمَّكِ الْعَبَّاسَ يَاْتِي
بِكِ اِلَيْنَا فَطِيْبِي نَفْسًا وَقَرِّي عَيْنًا + مین جب ملکِ عراق کو پہونچونگا + وہان
آرام سی قرار کرونگا + لینی کو تیری بہائی زین العابدین یا چچا عباس کو بہیجونگا دل کو شاد رکہو
آنکہون کو روشن کہو + فَلَمَّا تَيَقَّنَتْ فَاطِمَةُ بِالْفِرَاقِ وَرَاَتْ اَهْلَهَا عَلىٰ مُتُوْنِ
النِّيَاقِ جب فاطمہ کو دوری پدر اور سکونتِ وطن پر یقین ہوا عماری کو سواری آل عبا کی
اونٹون پر روان پایا + وَاَبُوْهَا الْحُسَيْنُ يَقْدُمُهُمْ وَهُمْ سَائِرُوْنَ قَدْ جَدَّ
السَّيْرُ دیکہا والد بزرگوار کی سب سی قدم بڑہاتی ہین + اور ساری چہوٹی بڑی حرم اہلِ حرم
اور مریضہ کو چہوڑکی جاتی ہین + فَنَادَتْ فَاطِمَةُ بِاَعْلىٰ صَوْتِهَا يَا اَبَتَاهُ يَا عَمَّاهُ
بِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَوْقِفُوا الضَّعِيْفَةَ الْعَلِيْلَةَ حَتّٰى تُزَوَّدَ مِنْكُمْ وَتُوَدِّعَكُمْ
وَتُقَبِّلَ اَخَاهَا تُرِيْحُ عَنْكُمْ بیتاب ہوکی چلاتی ای بابا ای چچا اللہ کی قسم تہمین ہی
ذرا کہڑی رہو مین کرتی پڑتی پہنچی آتی ہون + واسطی مریضۂ عاجزہ کی ٹہرجاؤ تا سب سی
دل کہول کی ملی بخصوص اپنی چہوٹی بہائی علی اصغر کی پیار مین ہوسی لی + وداع مین سکی بہر
تمکو خدا کی حوالی کری + وَهِيَ تَمْشِي وَتَعْثُرُ بِاَذْيَالِهَا وَتَبْكِي مارے شوق کی

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت فاطمہ کبری

دوڑی جاتی ضعف کی سبب ٹہوکرین کہاتی + مانند گرد کاروان اونکی پیچہی روان تہی نارسائی مراد و مقصد سی نالان و گریان فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ صُرَاخَ فَاطِمَةَ وَبُكَاءَهَا رَجَعَ اِلٰى عِنْدِهَا فَخَاطَبَهَا بِكَلَامٍ لَيِّنٍ جو امام حسین علیہ السلام نی فریاد و زاری فاطمہ کی سنا + گہوڑا پہیر اکی پاس اکی زبان شفقت و مہربانی سی نام لیا + وَقَالَ لَهَا يَا بِنْتُ اِرْجِعِي يَا فَاطِمَةُ وَاسْتَعْمِلِي الصَّبْرَ کہا ای فاطمہ زیادہ بیقراری سی دلکو نہ کڑہاو + گہر مین پہر جا کی بار صبر کو اوٹہاو + فَاسْتَعْبَرَتْ وَبَكَتْ وَقَالَتْ يَا اَبَتِ لَا تَنْهَنِي فَاِنَّهُ خَطَرَ بِبَالِي اَمْرٌ خَطِيرٌ فَبَقِيتُ بَيْنَ هَمٍّ وَفِكْرٍ انہون نہین اشک بہرائی درد جگر سی یہ کلام سنائی + ای پدر میں گہبرانی اور بیتابی سی باہر دوڑی آئی پر ملامت نکرو + انصاف سی دیکہو کیا صدمہ پڑاہی + طاقت بیان سی زیادہ یہ ماجراہی + کہ غم و الم بہری اکیلی گہر مین ہونگی + بیماری مین جانکاہ صدمہ فراق کا سہو نگی وَنَفْسِي تُحَدِّثُنِي بِاَنِّي مَرِيضَةٌ وَاَخَافُ اَنْ يَزْدَادَ مَرَضِي وَاَمُوتُ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ میری دلکو تشویش ہی کہ بیمار ہون ہرگاہ مرض نی زیادتی کی اور مرگئی پیش از تمہاری پہر آنی کی تو حسرت دیدار باقی رہی فَاُرِيدُ مِنْكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِحَطِّ الرِّحَالِ سُوَيْعَةً حَتّٰى اَتَوَدَّعَ مِنْكُمْ وَدَاعَ مُفَارِقٍ لَا يَعُوْدُ چاہتی ہون کہ میری اوپر احسان کرو دم بہر اپنی قافلہ کی باگ کہرالو + تاکہ مین پہر سب سی ایکبار وداع ہولون + ایسا کہ ڈرتی ہون پہر نصیب نہو گا جو ملون + وَاَصْبِرُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ بِاَمْرِهٖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ آیندہ صابر و شاکر بیٹہون تاکہ ہماری واسطی حکم دی خدا + پکڑی اونکو جو اعدائی باپکو گہر سی نکالا بیچین نی آرام کیا + فَبَكَى الْحُسَيْنُ مِنْ كَلَامِهَا وَاَمَرَ بِحَطِّ الرِّحَالِ امام حسین علیہ السلام نی

آٹھویں مجلس مدینہ سے روانگی سید الشہداء خامس شہر نشاہیت اور وداع فاطمہ کبریٰ

اوسکی باتیں سنکی رو دیا + اور توقف کرنیکو لشکر اور محامل حرم کی واسطی حکم کیا + وَقَالَ

یَا فَاطِمَةُ تُوَدِّعِي مِنْ اَهْلِكِ جبکہ شتر چلنی سے روکی + سید الشہداء عنان مرکب پکڑکی

بیٹھی + فرمایا ای فاطمہ اب ماں بہن بہی بہن ہر ایک سے جاکی ملو + سبکو خاطر خواہ جیسا

وداع کرلو + فَاَتَتْ اِلَى نَحْوِ النِّسَاءِ وَتُوَدِّعَتْ مِنْهُنَّ جَمِيعًا فاطمہ قطار شتر کی

پاس جہاں اہلبیت سوار تہی آئی + ہر ایک سے گلی ملکی نفرات حسرت انکی مرثیۂ حالت بیانی

فَالْتَقَوْهَا النِّسَاءُ بِصُرَاخٍ وَعَوِيلٍ وَاَحْدَقُوا اِمْعَهَا التَّوْدِيعَ عورات حرم نی اوسکو

چار طرف سی درمیان میں لیا + ام و نالہ ورقت میں اوس بیقرار کو رخصت کیا + فَقَالَتْ

اِئْتُونِي بِاَخِي الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اُوَدِّعُ مِنْهُ وَاَرْجِعُ جب سب رسم مفارقت ادا

کرچکی + اور باری باری اشک حسرت بہا چکی + فاطمہ نی کہا اخری آرزو ایک

اور ہی اوسی برلاو + میری چہوٹی بہائی عبد اللہ کو دکہاو + پیارے وداع میں سینہ پر لگا لوں

صورت پاس میں اپنی گہر پہر جاؤں + فَاَتَوْهَا بِاَخِيهَا عَلِيٍّ الْاَصْغَرِ علی اصغر کو ماں کی آغوش سے اوٹہا

ہیچ محمل سے اوس کوکب اصغر کو باہر نکالا + فاطمہ کی ہاتہ میں اوسکی بہائی کو دیا + طفل کا

ہکنار گل کی ساتھ کیا + فَاَتَاهَا وَاَتَاهُ تَعَمَّدَتْ لَوْنُهَا وَمَدَّتْ يَدَيْهَا وَضَمَّتْهُ

اِلَى صَدْرِهَا جو فاطمہ نی ہرا ورا ارام دل و جگر کو پایا + بیتابی میں ہاتہ پہیلا کی

سینی سی لگایا + فرط شوق میں رنگ چہرہ کا متغیر ہوا + بوسی لیکی رخسار پر اوسکی منہ کو یا

وَقَالَتِ النِّسَاءُ اِمْضُوا سَالِمِينَ بِحِفْظِ اللهِ تَعَالَى وَاَخِي يَبْقَى عِنْدِي

عورات حرم سی کہا اب تم سب امان خدا میں بسلامت سفر کرو + بہائی کو امانت میرے

میری پاس ہنی دو + یہ تو جاکی برابر دوش و کنار میں رہیگا + اوسکی ناز بہی اور پیار دل

بیقرار بہلی گا + گہوارہ ناز میں جہلا کی سلاونگی + شیرہ حیات کا بجای دودہ پلاونگی

آٹھوین مجلس مدینہ سی روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت اور وداع فاطمہ کبری

فَلَا صَبْرَ لِی عَلٰی فِرَاقِہٖ مجھی اوسکی دوری مین طاقت صبر و انتظار نہین مین بی اسیی مشغلہ کی دوای صحت از از نہین فَاِنِّی اَخَافُ عَلَیْہِ مِنْ حَرِّ الْھَجِیْرِ یُغَیِّرُ لَوْنَہٗ مین ڈرتی ہون کہ حرارت سی سفر کی اوسکا رنگ سونولائی + راہ کی صعوبت مین خدا نکردہ پہول سا چہرہ کملائی ہا ویلاہ واصیبتاہ تصور کی جاہی محبان سید الشہدا + فاطمہ صغری علی اصغر کی تمازت آفتاب سی اندیشہ کرتی + ماں کی گود مین ہوئیسی بہی کملا جاتا اوس مسافر کی پس کیا حال ہوتا جو کربلا مین اوسی پیاس کی ماری تڑپا کیتی شدت مین فاقہ کی ہونٹ نیلی منہہ سوکہا آنکہون مین حلقی پڑی نظر کرتی + وہ تیر خدا گلی پر کہا کی ہاتہہ پانو تا خون او گلکی باپ کی روبرو دم کا توڑنا + صدمات زخم سہا ان سی رنگ گلناری کا بدلنا نہی جان کا بحسرت تن سی باہر نکلنا + امام حسین علیہ السلام کا تلوار سی قبر کو تیار کرنا خاک کربلا کو بچا کی کا فور لاش مین ملنا + اوس گوہر غلطان کو تہ زمین دہرنا + اب دیدہ تیر کی کل حسرت سے کہنا فَجَاوَبُوْھَا النِّسَاءُ وَھُنَّ مُخْتَنِقَاتٌ بِالْعَبَرَاتِ خلاصہ کہ بانوان حرم اوسکی گرد فراہم ہوئین + انسو بہا کی زبان قت مین جہائی کہین یا فاطمہ نا وَلِیْنَا طِفْلَنَا فَاِنَّہٗ لَا صَبْرَ لَنَا عَلٰی فِرَاقِہٖ ای فاطمہ لا واس بچی کو ہمین حوالی کر دو زیادہ توقف مین راہ سی باز رکہو ہمکو اوسکی فراق مین تاب صبر اور شکیبائی نہین ہمکو شیر خوار کی پرورش مین توانائی نہین + وَلَا ھُوَ یَصْبِرُ عَلٰی فِرَاقِنَا وَلَا فِرَاقِ اُمِّہٖ وہ بہی بہت ملاہی جدائی مین ہلاکت جان کا اندیشہ ہی اپنی ماں سی یکدم دوری گوارا کریگا بی دودہ کا ہیکو بچہ زندہ رہیگا + فَاجْتَمَعَ عَلَیْھَا النِّسَاءُ وَاَخَذْنَ الطِّفْلَ مِنْ یَدِھَا زنان بالان فی جمع ہو کی بہلایا + اوس بچی کو فاطمہ کی ہاتہہ سی لیلیا وَسَارُوْا طَالِبِیْنَ الْعِرَاقَ وَفِیْ قُلُوْبِھِمْ نَارُ الْفِرَاقِ بانوان حرم اپنی محمل عماری مین سوار ہوکی

شہادت امام حسین علیہ السلام کی موجبات اور تذکرہ فضائل خمسہ اشارات نزول ملائکہ و جنات

پیشتر چلیں اوس حال میں فاطمہ کی سوز فراق سے آہ شرربار کرتی تھیں فاطمہ بھی تھکی
بیٹھی بنگاہ حسرت و یاس کھینچ مانند نقش قدم خاکپر پڑی نعرہ کرتی ہای باباکی ساتھ
پھوپھی کا نام لیتی وای سکینہ کی ہمراہ ذکر علی اصغر میں جان دیتی عباس چچا کی غمخواری کو یاد کرتی
زین العابدین بھائی کی پرستاری سے آہ سرد بھرتی علی اکبر کی شادی کا دل میں ماں اطفال
ہمبازی کی فراق سے لال خالی گھر میں جانی سے ہراتی آزاد چھوڑی میں اقربا کی مرنی پر طپاں تھی

نظم لمولفہ بس ختم سخن اگے نہیں طاقت گفتار + پھٹتا ہی جگر سینہ میں بیساختہ ہر بار
اتباقلہ آہ و فغان جاتا ہی پے ہم + اور خاک پہ حسرت سے تڑپتا ہی دل زار شیون ہی سب
ہای حسینا کی صدا کا + ہیں ساری مجلس سوگ میں یاد یدہ خونبار + ناظر یہ دعا ہی کہ رہے
عرش سے تا فرش سب فاطمہ کی ساتھ ہو شہ کی عزادار

مولف یا تقدم امام ابرار و موعظات اللہی فی کتاب صحیفہ الہادی
لسان الذاکرین میں چالیس جو لکھا ہی لائق حقیر فی مجالس الا
حزان میں درج کیا ہے وہ تتمہ پایا ہے

عارفان مقامات عشق و محبت جانتی ہیں کہ جو قرب الہی کی زیادہ طالب ہیں معرکہ
امتحان میں شدت بلا کو اوٹھاتی ہیں اور عمر ان کا بہ شوقی و الفت بیتاتی ہیں کہ جو تمنی
وصل کبریا کی راغب ہیں جان و مال کو فرحت سے اٹھاتی ہیں + اور یہ حال ہی شاہ حقیقی کی
توجہ التفات کا جسے اپنا فریفتہ دیکھا عرصہ سوز و گداز میں انواع التہاب کی بتاب کیا
شعر هر که درین بزم مقرب تر است + جام بلا بیشترش می دهند + اخر کجب تحمل و صبر
میں صادق پایا + تو اوسکا رتبہ قدر و منزلت سے ... پایا جلوہ کا کمال میں جو شاہد

قال قلت لابی عبد الله علیه السلام کیف ادعو الله ان رضخ عنی امامی قال تقول اللهم رب امامی و قد وقع خالقی ... فانه من بعد اماما و منا منقطعة و یعنی منه فی انواع العلوم وفنون الحکم لکن من ان یحویه کتاب او یصونه حساب والاقتصار علی ما اوردناه الیق بالباب والله الموفق للصواب

وبعد من اخبارهم کان له علیه السلام عشرة اولاد اسمعیل وعبد الله وام فروة امهم فاطمة بنت الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیهم السلام وموسی علیه السلام واسحاق ومحمد لام ولد والعباس وعلی واسماء وفاطمة لامهات اولاد شتی وکان اسمعیل اکبر الاخوة وکان ابوه شدید المحبة له والبر به ...

شہادت امام حسین علیہ السلام کے موجبات اور تذکرہ فضائل خصائص اور نزول فوج ملائکہ ...

وصال بلا + تمغہ جاہ و جلال کا خلعت سبز اور لال دیا + نمایش نام و نشان سے کلیات تیغ و سالار بنایا + بخشایش بد ونیک سے ممکنات کی زیور اقتدار پہنایا + بمصداق اس عالی کی بہاری والی اور پیشوای [illegible] ہین + اور مین مظہر انوار جلالی اور جمالی حضرت امام حسین علیہ السلام ہین + خدا سو نکہ آقا کا اختیار سناؤن کہ ضعف بشری ہین نا چار نہین اوٹھایا + بلکہ وہ اعلیٰ حصول قرب و منزلت کی میدان بلا مین قدم صبر جمایا

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا فَصَلَ مُتَوَجِّهًا دَعَا بِقِرْطَاسٍ وَكَتَبَ فِيهِ یعنی عاشر بحار مین آیا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی جب امام حسین علیہ السلام نی مدینہ سی [illegible] کا قصد کیا قلمدان و کاغذ منگا کی بنی ہاشم کو رقعہ لکھا + بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ مَنْ لَحِقَ بِیْ مِنْكُمْ اُسْتُشْهِدَ وَمَنْ تَخَلَّفَ لَمْ یَبْلُغِ الْفَتْحَ وَالسَّلَامُ یعنی فرمان مہربان توقیع ایمان ساکنان علم و ایقان کو [illegible] حسین بن علی بن ابی طالب سی ہی + وا سطی بنی ہاشم کی اما بعد پس [illegible] دین والا شہید ہوتا + اور جو شخص پیچھی رہ جایگا + وہ فتح کو نہ پہونچیگا + فَخَرَجَ مِنْ لَیْلَتِهٖ وَهِیَ لَیْلَةُ الْاَحَدِ لِلَیْلَتَیْنِ بَقِیَتَا مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ مَكَّةَ پس وہ شہسوار میدان سعادت + شہ کشای اقلیم شہادت اتوار کی رات ۲۸ اٹھایسوین ماہ رجب کو مدینہ سی افسردہ دل + ہمراہ اصحاب و اقربا و اہلبیت کو ذریعہ ہمراہ لی جانب مکہ متوجہ چلی وَهُوَ یَقْرَأُ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا یَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَلَزِمَ الطَّرِیْقَ الْاَعْظَمَ کلام خدا سی وہ آیت جو موسیٰ فی مصر کی ہجرت مین پڑہی تلاوت کرتی تہی + اور قدم عرش پیما کی خدا سی [illegible]

سپاہ ملائکہ کا راہ مکہ میں آنا اور لشکر جنات کا بھی ہجوم لانا

غیرتِ کہکشان بناتی شارع عام پر گذرتی تھی + وَلَقِیَہُ اَفْوَاجٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ الْمُسَوَّمَۃِ فِیْ اَیْدِیْہِمُ الْحِرَابُ عَلٰی نُجُبٍ مِنْ نَجَائِبِ الْجَنَّۃِ پرتو ماہچہ علم سے دامانِ صحرا و بیابان نور افشان نظر آتا + اور نشانِ نعل سمند سے غازیانِ مجاہد کی دیدۂ بہرام و ماہ درخشان ہوتا + دوسری روز جب طلیعہ سپاہ فجر جلو میں امام غرب و شرق کی نمودار ہوا شہسوارِ چمن نگیرانِ سپہر پر تیغ شعاع نکالی سامنی خورشید دین کی برق قبا آیا + ناگاہ جنود ملائکہ مُسَوَّمَہ رہوار جنت پر سوار بدن میں سجی ہوی اسلحہ کا زنار باندھے اقتدار طنطنہ دلیری اور شجاعت دکہاتی + ہاتھ میں نیزہ اور تلوار حمایت دین کی چمکاتی قبلہ کی طرف سے مانند ابر رحمت بارانِ درود برساتی آئی + اور مقابل میں بادشاہِ جن و انس کی مثل غلامانِ جان نثار نقارہ نصرت بجاتی بڑہ آئی فَسَلَّمُوْا عَلَیْہِ پای علم امام با صفِ ادب باندہ کی سر تسلیم جہکایا + نقیب شوکت و اقبال نی نگاہ روبرو کا غل مچایا امام ارض و سمانی بزمام سمند سیر عرش خرام کو روکا + اور جواب سلام مرا اونکی طرف نظر لطف و عنایت سے دیکھا + وَقَالُوْا یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ بَعْدَ جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاَخِیْکَ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ اَمَدَّ جَدَّکَ بِنَا فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکَ بِنَا ملائکہ نی عرض کی ای حجتِ داور بعد جد و پدر و برادر کی ہمارے ہاتھ سے خدا نی تمہاری نانا رسول اللہ کی بہت جا امداد و حمایت کی اور ہمنی لوازم جانبازی اور نکو نثاری شعبۂ کفر میں سعی بی نہایت کی اب پروردگار نی ہمکو آپکی خدمت میں بہیجا ہی + اور نصرت و یاری کا حکم باری ملا ہی کہ جبتک تن میں جان ہی بطریق سربازی میں بڑہ آئیں + اور تا دست رسِ امکان پہلوی تلاش میں دشمنوں کی روبرو سے پشت نہ پہرائیں + منافقوں کی نقش حیات کو آب تیغ سے مٹائیں اور حق الفتہ کی

۲۸۱

سپاہ ملائکہ اور لشکر جنات کا راہ مکہ میں آنا

قدم جنات کو ضرب بید ریغ سی ملک عدم تک بھیجی ہٹاتین فقال لھم الموعد حفرتی و بقعتی التی استشھد فیھا وھی ارض کربلا فاذا اما ورد فائتونی اوس حجت خدائی زبان معجز نما سی فرمایا بارک اللہ اور مرحبا الاہمار ساتھہ وعدہ روز جہان سوز عاشورا زمین عراق میں کربلا ہی کہ اوس جا میں شہید اور دفن ہونگا وہ قربانگاہ آل عبا ہی ہرگاہ وہان پہنچونگا تم آنا اور جو امر کرون اوسکو بجالانا فقالوا یا حجۃ اللہ مرنا نسمع و نطع فھل نخشی من عدو یلقاک فنکون معک فرشتہ ہای رب علا بولی ای خلیفۂ کبریا جو اپنی حکم دیا وہ سنا اور طاعت میں قبول کیا لاکن اندیشہ ہی مبادا ہم نہون مخالفین آئین اور کوئی طرحکا آزار آپکو پہنچاوین فقال لا سبیل لھم علی و لا یلقونی بکریھۃ او اصل الی بقعتی اوس جناب نی جواب دیا ہرگز اعدا کا مقدور نہین جو رو لاکرین مادامی کہ مین اپنی محل شہادت پر وارد ہولون ذرا بھی ایذا دی سکین ناچار وہ ملائکہ رخصت ہوئی اور قدم در رکاب امام کا توسہ لیکی پھری واتتہ افواج من مسلمی الجن پس جب سواری اوس شہسوار عجم و عرب کی بیشتر چلی ناگاہ مسلمانان جن کی سپاہ راہ مین ملی صلاح و تقوی کی سلاح مین سپکرا آراتھی اور مغفرت و حمیت کا جوشن و مغفر پہنی جلوہ نما ہوی فقالوا لہ یا سیدنا نحن شیعتک و انصارک فمرنا بامرک و ما تشاء مثال خدام سب نی سلام کیا اور بعد تعظیم و تکریم یہ کلام سنا دیا ای مولا تمہاری دوستدار و انصار جان نثار ہین جو چاہو حکم دو بلا توقف اختیار کرین فلو امرتنا بقتل کل عدو لک و انت بمکانک لکفیناک ذالک ساری دشمنون کی قتل مین اگر آپکا اشارہ ہو تو سقرا امامت مین بیٹھی ہوی اونکی بلا

الباب السادس فی ذکر الامام ابی الحسن موسی بن جعفر الکاظم علیہ السلام وفیہ فصول الفصل الاول

راہ مکہ مین جیبا لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا

تماشا دیکھو سبکو یکبارہ فنا فی النار کرتی ہین + اور دنیا مین ایک بہی زندہ نہین
رہتی ہین فجزاہم الحسین علیہ السلام خیرا یہ پیام ارادت فرجام سنکے
امام نی شاباش کہی اور تمام حسین مین جزای خیر دی + وقال لہم اوما
قرأتم کتاب اللہ المنزل علی جدی رسول اللہ ارشاد کیا تمنی قرآن
(جہان تم ہوگی موت تمکو اپکڑی گی)
مجید کو نہین پڑہی جو میری نانا رسول حمید پر نازل ہوا ہی اینما تکونوا یدرککم
(اگرچہ ہو تم مضبوط برجون مین یعنی پوشیدہ)
الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ خدا نی اس ایت مین کیا فرمایا ہی +
مرکسی چارہ مفر نہین بتایا ہی واذا اقمت بمکانی فبماذا یبتلی ہذا الخلق
المتعوس وبماذا یختبرون اگر مین اپنی جا سی حرکت نکرون تو یہ منافقین کس
ابتلای ہلاکت مین امتحان کی جائین + اور ہرگاہ فلکاہ مین قدم نرکہون تو قوم بنی
امیہ جو مانند گرگ میری کمین مین ہین کسکو آزار پہنچائین ومن ذا یکون ساکن
حفرتی بکربلا وقد اختارہا اللہ یوم دحا الارض وجعلہا معقلا
لشیعتنا ویکون لہم اماناً فی الدنیا والاخرۃ کون ہی سطح مقتل پر لوٹتا
رہیگا اور میری لحد کی اندر کربلا مین ارام کریگا کہ خدا نی جب دامن خاک دست قدرت سی
پہیلایا تو اوس مین پاک اور طیب کو میری واسطی اختیار کیا دوستون کی لئی پناہ دنیا و آخرت
بنایا اور اوسکو محل شرف ومباہات ہی قرینہ کرامت دیا ولکن تحضرون یوم
السبت وہو عاشوراء الذی فی اخرہ اقتل لاکن تم سب یوم عاشورا کو حاضر ہوگی
کہ اوس دن کی آخر کو مین قتل کیا جاونگا ولا یبقی بعدی مطلوب من اہلی
ونسبی واخوتی واہل بیتی ویسار براسی الی یزید میری شہادت
کو کوئی مطلوب اہل شقاوت باقی نہین رہیگا اور اولاد رسول میری بہائی بہتیجے

۲۸۳

ان اسماعیل توفی فی زمن ابیه
علیه وهم شذاذ ومنهم من قال
حیوة ابیه ومن زعم انه بقی ونص ابوه
فمنهم من انکر وفاة اسماعیل فی
اسماعیل بن جعفر
فی حیاته وقائل بقول بامامة

اليه بغير الاستحقاق ... قرأنه قبل وفاته نص على ابنه بعد مكان الامام بعده ... وهولاء هم القرامطة خبنوا الرجل بقال له قرمطويه ... ويقال لهم المباركية ينسبون الى المبارك مولى اسمعيل بن جعفر وقول ... هو لا يبطل من وجهين احدهما ان مذهبهم بطلان حكاية التواتر عنهم ... بالنص وذلك ان من اصلهم المعروف ان الذين يستودعون جمهور الخلق وانما يدعوا اليه قوم باعيانهم لا يبلغون حد التواتر ولا يوخذ الحق الا عنهم وانه لا يحل لاحد من هولاء ان يوعز الى الخلق شيئا منه الا بعد العهود والايمان المغلظة فقد ثبت فساد قول من ادعى علم التواتر واجماع يومون على اخبار احادنا وبلازت في بعض الاعداد وقياس ذلك بالسموات السبع والارضين والنجوم وغير ذلك من الشهود والايام ... فذهبنا الى من ازال المعصوم ... الكلام في ... والنعم التي تنبهنا على الامام ... والوجه الاخر ان النص لا يكون من الله على من يعلم موته قبل وقت امامته ... تشاكون ذلك اسماعيل يعادته ... بطل قول من انكره وفاته في عصر ابيه ... ولا فضل بين من ... ذلك وبين من الناقض ... وادعى ان ... ابي عبد الله عليه نص على ابنه ... موت ابيه ... والاخبار الامامة لان الامامة انا لم يحصل لاسماعيل في حياة ابيه ... على ابنه في زمان ... الاخير ... يجب الامامة ... فهوكان ... موسى بن جعفر

راہ مکہ میں لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا حرم خدا میں سید الشہدا کا پناہ لینا

مارے جانے سے ایک نہ بچے کا سر کاٹ کے یزید کو ہدیہ دینگے اہلبیت کو غارت اور اسیر کرینگے وہ بھوک پیاس میں اطفال کا تڑپنا درد فراق سے عیال کا سر پٹکنا شور ماتم کی دھوم سیدا وگرفتکا ہجوم فقالت الجن نحن واللّٰہ یا حبیب اللّٰہ وابن حبیبہ لولا ان امرک طاعۃ وانہ لا یجوز لنا مخالفتک قتلنا جمیع اعدائک قبل ان یصلوا الیک لشکر یان جنات نے عرض کی ای حبیب خدا فرزند محبوب الٰہی ہم تابع فرمان ہیں اور دل وجان سے آپکی ارشاد پر سب قربان ہیں اگر ہمکو تمہاری حکم قدر تو آم کی طاعت مد نظر نہ ہوتی اور خلاف رضائی قضا امضاء کی حرکت جائز ہوتی ہر اینہ آل عبا کی ساری اعدا کو قتل کرتی وہ مشرکین ہماری ضرب حرب سے زندہ نہ رہتی پیش از اسکی جو وہ ستمگر آپکو آزار پہنچاتی اون سب کی نام ونشان دنیا سے فی النار ہو جاتی فقال لھم واللّٰہ انا اقدر علیھم منکم ولکن لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ سرور انام نی ارشاد کیا قسم خدا کی میں تم سے بہت زیادہ قدرت وطاقت رکھتا ہوں اگر اشارہ سے انگشت معجز نما کی چاہوں تو اون سبکو ایک لحظہ میں فنا کر دوں ہر گاہ غضب کی آستین چڑہاؤں تو شہر وبلاد مشرکین کو اولٹ دوں لاکن مجھی امتحان صبر دکھانا ہی اور مشیت ورضای یزدان سی قدم نہیں ہٹانا ہی ہلاک ہو جسنی نشان ہدایت سے آنکھ بند کی زندہ جاوید رہا جسکو برہان سعادت کی تلاش رہی فلما دخل الحسین مکۃ وکان دخولہ ایاھا یوم الجمعۃ لثلاث مضین من شعبان وھو یقرء پس فوج جن جان فی امام زمان سی مراجعت کی اجازت پائی اپنی مکان اور منزل میں جانی اندیشہ ہوا اسی خاک اور ائی روز جمعہ تیسری شعبان کو وہ قبلہ کعبہ دوجہاں

علیه السلام وهم الشیعة
الامامیة فاذا قیل اصحاب
الاقوال المتقدمة ثبت
امامة ابی الحسن موسی
بن جعفر علیهما السلام والا
ادی الی خروج الحق عن
جمیع الاقوال الائمة
وانعدم فان الامامة التی نقلنا
النص علیه من ابیه وجل
فاما [illegible] علیهم السلام فالعقل
من الکلب [illegible] منهم الثقة
[illegible] وکان

شہادت کی موجبات کو جمع پاتا مکہ میں متواتر قاصد اور نامہ اہل کوفہ کا طلب کو آنا

خانۂ خدا میں داخل ہوئے اور اس آیت کو قرآن سے کلامِ الٰہی کی پڑھتے تھے وَلَمَّا تَوَجَّهَ
تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ثُمَّ نَزَلَهَا
وَبَلَغَ أَهْلَ الْكُوفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ وَعَرَفُوا خَبَرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جب بیت الشرف میں چند روز اقامت فرمائی اور خبرِ وفاتِ معاویہ و ہجرتِ حضرت
امام حسین علیہ السلام مکہ میں اہلِ کوفہ نے پائی فَاجْتَمَعَتِ الشِّيعَةُ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ
ثُمَّ سَرَّحُوا بِالْكِتَابِ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْمَعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ وَالٍ ثُمَّ وَبَقَا
مقدم سید الشہدا میں جمع ہو کے نامہ لکھا اور عبداللہ ابن مسمع ہمدانی و عبداللہ ابن وال کی
ہمراہ بھیجا فَخَرَجَا مُسْرِعَيْنِ حَتَّى قَدِمَا عَلَى الْحُسَيْنِ بِمَكَّةَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وہ دونو قاصد کوفی شتابان چلے دسویں ماہِ رمضان کو سرو
امام کی پای بوس پر مشرف ہوئے ثُمَّ لَبِثُوا أَهْلُ الْكُوفَةِ يَوْمَيْنِ بَعْدَ
تَسْرِيحِهِمْ بِالْكِتَابِ وَأَنْفَذُوا قَيْسَ بْنَ مُسْهِرٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ عَبْدِ اللهِ وَعُمَارَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ إِلَى الْحُسَيْنِ وَمَعَهُمْ نَحْوُ مِائَةٍ
وَخَمْسِينَ صَحِيفَةً مِنَ الرَّجُلِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْأَرْبَعَةِ نامہ بردن کی
روانہ ہونے سے جب دو روز گذرے غلبہ بیقراری سے اہلِ کوفہ نے پھر عرائض شوق
لکھے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ہمراہ قیس ابن مسہر و عبد الرحمٰن ارسال کیے
کوئی تحریر ایک شخص واحد کی اور بعض میں دو دو تین تین چار چار مشاہیرِ قوم کی نام و شرح
اسطرح کی ایک سو پچاس خط گذری تا آپ تحریر فی ملاحظہ فرما کر رکھی وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ
يَتَأَنَّى وَلَا يُجِيبُهُمْ فَوَرَدَ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ سِتُّمِائَةِ كِتَابٍ و علم
اسرار لوح و قلم صحایف کو پڑھتے اور کسیکو جواب رقم نہیں کرتے کوفہ کی طرف سے نامہ اور

النص علیه من ابیه [illegible] عن ابی عبد الله
ما رواه محمد بن یعقوب عن [illegible] عن ابی عبد الله
عن احمد بن محمد عن [illegible] بن کثیر عن ابی عبد الله
عن ثبیت عن معاذ بن کثیر عن ابی عبد الله [illegible] ان یرزقک
علیه السلام قال قلت له اسال الله الذی [illegible] قال علیه السلام
من [illegible] الا [illegible] قال ما
۲۸۵
فقال هذا الذی [illegible] وهو یومئذ
فلامر وبهذا الاسناد عن احمد بن مهران
عن محمد بن علی عن موسی الصیقل عن المفضل
بن عمر قال کنا عند ابی عبد الله علیه
السلام فدخل ابو ابراهیم وهو غلام فقال
استوص به وضع امره عند من تثق به
من اصحابک وبهذا الاسناد عن محمد بن
سنان عن عبد الله بن العلاء عن الفیض بن
المختار قال قلت لابی عبد الله علیه السلام
خذ بیدی من النار من لنا بعدک فدخل علینا
ابو ابراهیم وهو یومئذ غلام فقال
هذا صاحبکم فتمسک به وبهذا
الاسناد عن علی بن ابراهیم عن ابیه
عن ابن ابی نجران عن صفوان الجمال
عن ابی عبد الله علیه السلام قال
قال له منصور بن حازم بابی انت وامی ان الانفس
یغدی علیها ویراح فاذا کان

شہادت کے موجبات کو جمع پانا کہ بین متواتر چا سے اور نامۂ اہل کوفہ کا طلب کرنا

اور قاصد کا روز جوش ہوتا ایسا کہ چھ سو قطعہ ایکدن میں نظر سی پی ہم گذرتا و تواتر

اَلْکُتُبُ حَتّٰی اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ فِیْ نُوَبٍ مُتَفَرِّقَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ کِتَابٍ

اکی او یہی اسقدر نوشتہ ہای ارادت حضرت کو پہنچی کہ ایام مختلف میں بارہ ہزار لفافہ

جمع ہوگئی عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ بَایَعَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا

مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ عَلٰی اَنْ یُحَارِبُوْا مَنْ حَارَبَ وَیُسَالِمُوْا مَنْ سَالَمَ

شعبی نے روایت کی ہی اہل کوفہ سے چالیس ہزار نامردوں کی شاہ دین سے بیعت

ہوئی تا کہ امام حسین علیہ السلام جسکی ساتھ لڑیں خواہ صلح کریں وہ لوگ حضرت کے

مطیع اور منقاد رہیں فَعِنْدَ ذٰلِکَ رَدَّ جَوَابَ کُتُبِھِمْ یُمَنِّیْھِمْ بِالْقَبُوْلِ

وَیَعِدُھُمْ بِسُرْعَۃِ الْوُصُوْلِ اس ہنگام امتحان میں امام انام نی جواب

تحریر فرمایا اور اونکو قبول تمنا اور مرادسی اپنا ممنون وبندہ بنایا وعدہ جلدی

ملاقات کا لکھا اور سفر کوفہ کا قصد مصمم ہوا خاص و عام کو یہ کلام روشن از مہر و ماہ

مبرہن ہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ساری کام موافق تقدیر

رب ذو المنن ہیں جب امت خیر الوری ورطۂ حیرانی میں ارشاد و ہدایت طلب کریں

تو لازم ہی کہ حجت خدا مقام اعانت میں بذل جان و مال سے ثابت قدم رہیں

جس ہنگام زمانہ میں اسباب جہاد آمادہ دیکھیں تو رفع ظلم و فساد پر کمر سعی چست

باندھیں لہذا واجب ہوا کہ امام حسین علیہ السلام طرف کوفہ جائیں اور وہیں راہ

جو صاحب گزین اونکو رضا و رغبت سی اوٹھائیں وہ امام مفترض الطاعت

خلیفۂ رب العزت نائب حضرت رسالت ہیں اونکی اقوال و افعال حجت اور

احکام شریعت موسوم ہیں فطم اولئہ محبوب ذو الجلال کا پایا

فقال لى ابو عبد الله عليه السلام خلسة الليالى يا فضل و بهذا الاسناد عن احمد بن ادريس عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد قال دعا ابو عبد الله عليه السلام ابا الحسن موسى عليه السلام و نحن عنده فقال لنا عليكم بهذا بعدى فهو والله صاحبكم بعدى و بهذا الاسناد عن [illegible]

نوین مجلس انبیا اور اولیا کا ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

حسین ہی جانِ علی و حضرتِ زہرا حسین ہی + مجموعۂ صفاتِ حسن ذاتِ باکمال
صورت میں کن فکان کی معنی حسین ہی + زینت فزای عرشِ برین فخرِ کائنات +
اصلِ جنان و کوثر و طوبیٰ حسین ہی + فرمان برون میں دو نو قضا و قدر مدام میکائیل و
جبرئیل کا مولا حسین ہی + ناظم کو خوفِ حشر نہیں اعتقاد میں فضلِ خدا سی شافعِ فردا حسین ہی

نوین مجلس انبیا اولیا کی ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

رباعی دنیا دریا ہی اور ہوس طوفان ہی + مانند حباب ہستی انسان ہی لنگر
جو ہی دل تو ہی نفس باد مراد + سینہ کشتی ہی ناخدا ایمان ہی + رباعی دل کو جب
سلم بیکس کا خیال آتا ہی + صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہی + سر تو نیزی پہ چڑھا
لاش پھری کوچون میں + ایلچی پر کسین ایسا بھی زوال آتا ہی + رباعی آنکھ سے بہارِ اشک
لٹی رہتی ہی اشکون کی ردا رخ پہ پڑی رہتی ہی + آنکھین یہ مری دونو ہین ساون
بھادون + یہان سارے برس ایک جھڑی رہتی ہی + رباعی دل روز بروز ناتوان
ہوتا ہی مضمون سبک دل پہ گران ہوتا ہی + ہر آن تماشای ہی بھی فکر سخن + تن
شل قلم صرف فغان ہوتا ہی تمہید بکا بیان ابتلای انبیا در بلا
و فضائل سید الشہدا علیہ السلام سیرتِ معشوق غیرت و استغنا ہی
صفتِ عاشق محبت و وفا ہی + لہذا جو طالب محبت الہی پیدا ہوا ہمیشہ اندوہ
کربت نامتناہی میں مبتلا رہا + انبیای عظام نی شدت بلا کو سبیل امتحان میں موجب
قرب سمجھا اولیای کرام نی راہ رضای دوست میں اذیت کو راحت جانا

و هو يقول لها اسجدى لربك [illegible] عبد الله عليه السلام فضمه اليه و قال بابى و امى من لا يلهو ولا يلعب و بهذا الاسناد [illegible]

۲۸۸ [illegible] عن ابى عبد الله عليه السلام [illegible]

[illegible] محمد بن سليمان [illegible] فانا لله وانا اليه راجعون [illegible]

جعفر قال لي اكتب فاوصى الى رجل بعينه فقدمه واضرب عنقه
قال فكتبت وعاد الجواب انه قد اوصى الى خمسة
احدهم ابو جعفر المنصور ومحمد بن سليمان وعبد الله
وموسى عليه السلام وحميدة
وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن النضر بن سويد
نحو هذا الحديث الا انه قال اوصى الى خمسة اولهم ابو جعفر المنصور
وموسى ومحمد بن جعفر ومولى لابي عبد الله عليه السلام فقال المنصور ما الى قتل هؤلاء من سبيل
وروى محمد بن سنان عن يعقوب السراج قال دخلت على ابي عبد الله عليه السلام وهو واقف على راس ابي الحسن عليه السلام وهو في المهد فجعل يساره طويلا فجلست حتى فرغ فقمت اليه فقال لي ادن الى مولاك فسلم عليه فدنوت فسلمت عليه فرد علي بلسان فصيح

نویں مجلس انبیا اور اولیا کی ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

حضرت آدم نی جہان محجر مین سرشک ندامت بہای + نوح نی عالم صبر مین سنگ ملامت کہای ابراہیم آتش شوق مین جلنی پہ سرگرم رہی اسمعیل گلا کٹنی مین کار تسلیم سی جان پر کہیل گئی موسی نی صدمات قوم کو مرتبہ رفعت کا وسیلہ پایا عیسی نی دار آفات سی قدم طاعت کو فلک پر اوٹہایا + زکریا نی کشاکش اره فنا کی واسطہ تقا سمجہا + یحیی نی برش خنجر جفا کو ذریعہ سربلندی دیکہا + ایوب کو رنج و آزار شفای جاودانی سی ہمکنار کیا + جرجیس کو جوش الفت نی درد سوزش بتہای ربانی کا اشتہار دیا + حضرت مصطفی نی سکاید جہل کفار کی شدائد سہی تاکہ مقام محمود ملا جناب مرتضی پر جور مخالف یہان تک گذری کہ محاسن مین لہو کا خضاب ہوا فاطمہ زہرا نی صعوبات ضرب پہلو اور غصب حق کی بار اوٹہای حسن مجتبی نی کام حیات مین زہر مرارت کی جام ناگوار چڑہای سب مصائب کی جامع خامس آل عبا ہوی ساری ماسبق کی نوایب سید الشہدا پر گذری + اسواسطی کہ حدیث قدسی مین سنا ہی الہام رب انام نی کہا ہی مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَشِقَنِیْ جسنی مجہی ڈہونڈا اوسنی پایا + اور جسکو میرا جمال دکہائی دیا وہ عاشق ہوا وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ قَتَلْتُهٗ عَلَیَّ دِیَتُهٗ جو ہمارا طالب بنا ہمنی اوسی قتیل کردانا اور جسی مار اہمنی اوسکی دیت کو اپنی اوپر لازم جانا + وَاَنَا دِیَتُهٗ اور مین خود اوسکی دیت یعنی خونبہا ہونگا + پس امام حسین علیہ السلام جو اپنی خالق کی عاشق صادق تہی روز الست بحکم سی راہ خدا مین جان دینی پر شایق تہی + بامصیبت کی انتہا کو رضا اور محبت مین اوٹہایا + دربار قرب و وصال مین خطاب محبوب عزت کا پایا + جا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا

ثم قال لي اذهب فغير اسم ابنتك التي سميتها امس فانه اسم يبغضه الله عز وجل وكانت ولدت لي ابنة فسميتها بالحميراء فقال ابو عبد الله عليه السلام انته الى امره ترشد
وروى يعقوب بن جعفر الصادق عليهما السلام
قال حدثني اسحاق بن جعفر قال كنت عند ابي فسأله علي بن عمر قال جعلت فداك الى من نفزع ويفزع الناس بعدك فقال الى صاحب الثوبين الاصفرين والغديرتين وهو الطالع عليك من الباب فما لبثنا ان طلع علينا كفان آخذتان بالبابين حتى انفتحا ودخل علينا ابو ابراهيم عليه السلام وهو صبي وعليه ثوبان اصفران
وروى محمد بن الوليد قال سمعت علي بن جعفر الصادق يقول سمعت ابي جعفر بن محمد

نویں مجلس بتذکرۂ فضیلت اور ذکر شہادت خمسۂ نجبا اور ابتلای بلا

بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَيَّ هٰذَيْنِ رَبَّيْتُهُمَا صَغِيرَيْنِ
وَدَعَوْتُ لَهُمَا كَبِيرَيْنِ کتاب مجالس المفید میں مسطور ہے اور جابر ابن عبد اللہ
سے روایت مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب ہمارے سامنے برآمد ہوئے
اور ہاتھ پکڑے حسنین کا ہوئے یعنی انکی روز پیدائش سے پرورش کی ہے اور بڑی
دعا دونوں کے حق میں خدا سے مانگی ہے وَسَأَلْتُ اللّٰهَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي
اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً خدا سے تین چیزیں ان دونوں کے لئے طلب کیں
اور ہمیں ایک سے منع فرمایا دو مجھے دیں سَأَلْتُ اللّٰهَ لَهُمَا أَنْ يَجْعَلَهُمَا طَاهِرَيْنِ
مُطَهَّرَيْنِ زَكِيَّيْنِ فَأَجَابَنِي إِلَى ذٰلِكَ یعنی انکے واسطے سوال کیا جو کہ ان
دونوں کو طاہر و مطہر و زکی پس قبول فرمایا اور اثر اجابت دکھایا کہ حسنین کو پاک
منزہ کیا وَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَقِيَهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا وَشِيعَتَهُمَا النَّارَ
فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ پھر تمنا کی ہے کہ چھڑا دے انہیں اور ذریت و محبوں کو انکے عذاب
نار سے پروردگار نے منظور کیا یہ مدعا اور دور کردیا بس الفراق وَسَأَلْتُ
اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ الْأُمَّةَ عَلَى مَحَبَّتِهِمَا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَضَيْتُ قَضَاءً
وَقَدَّرْتُ قَدَرًا تیسرا مدعا اپنا یہ مانگا میں نے خدا سے جو ساری امت کو انکی
محبت پر متفق کرے بعد میرے دنیا سے جواب دیا کہ اے حبیب میرے حکم قضا و قدر ہو چکا
جو ارادہ و مشیت میں صلاح تھی گذر گئی وَإِنَّ طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِكَ سَتَفِي
لَكَ بِذِمَّتِكَ فِي الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَسَيُخْفِرُونَ ذِمَّتَكَ
فِي وُلْدِكَ بدرستی کہ ایک طائفہ امت شوم سے ہزار درجے کریگی تیری ہی پاس
کو زمرہ مجوس و یہود و نصاری سے زیادہ چھوڑ دیگی تو قبر میں حرمت اولاد کی

ذوین مجلس تذکرہ فضیلت اور خبر شہادت خمسہ نجبا

تیرا عہد و پیمان توڑینگی حمایت دینِ اسلام و نگہبانی ذریت سے منہہ موڑینگی وَاِنّیْ
اَوجَبْتُ عَلٰی نَفْسِیْ لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَحِلَّهٗ مَحَلَّ کَرَامَتِیْ وَلَا اُسْکِنَهٗ
جَنَّتِیْ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ بِعَیْنِ رَحْمَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ پس میںنی اپنی اوپر واجب
لازم گردانا جو تمہاری اہلبیت کی ساتہہ مرتکب تقصیر ہوا اسکو محل کرامت و بہشت سے
دور کر دینا روزِ قیامت اوسپر نظر لطف و رحمت سے ندیکہنا عذاب و نکال قہر میں
اون سبکو مبتلا رکہنا لی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ
طَالِبٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اِذِ الْتَفَتَ اِلَیْنَا وکی کتاب امالی میں یہ روایت لکہی ہی کہ محمد ابن عبد الرحمن
اور اوسکی والد نی امیر المومنین سے حکایت کی ہی کہ ایکروز میں و فاطمہ و حسن و حسین خدمت
رسول میں حاضر تہی اور گلشن اختلاط سے باہم شگفتہ خاطر تہی ناگاہ رسالت پناہ نی
ہماری طرف دیکہا حسرت و بیتابی میں رو دیا فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ میںنی عرض کی ای خیر الوری کیا سبب ہی اسدم اشکباری کا فَقَالَ اَبْکِیْ
مِمَّا یُصْنَعُ بِکُمْ بَعْدِیْ فرمایا مجہی یاد اوس مصیبت نی ہم سبکی رقت آئی جو میری بعد ایذا و زحمت
پہنچی گی فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ میںنی پوچہا ای نبی الوری وہ کیا ہی
جو کہ خیال میں ہمارا حال گذرا ہی قَالَ اَبْکِیْ مِنْ ضَرْبَتِكَ عَلَی الْقَرْنِ وَلَطْمِ
فَاطِمَةَ خَدَّهَا وَطَعْنَةِ الْحَسَنِ فِی الْفَخِذِ وَالسَّمِّ الَّذِیْ یُسْقٰی وَقَتْلِ
الْحُسَیْنِ فرمایا زاری و نالہ کرتا ہون واسطی تمہاری فرق کی جو تلوار سے شگافتہ
ہوگا اور یاد میں ناچاری فاطمہ کی جب حق حین کی طمانچہ منہہ پر لگیگا + مصیبت حسن
اسا رکا لسٹ جانا دزخم خنجر ران میں لگانا زہر دغا کو پلانا لخت جگر بہانا زندگی سے

ان ابلیس اتاک معرفۃ ما طلب

العرقۃ فقال لہ جعلت

فداک وما العرقۃ قال

اذہب فتفقہ فی الدین

فی الکتاب قال من فیہا اہل البیت قال

نوین مجلس تذکرہ مناجات سید الشہدا بر مزار خدیجہ کبری روایت انس ابن مالک

ماکام ہونگا پانا + پھر جنازہ پر ستم ڈہانا + سب سی زیادہ واقعۂ شہادت حسین کا
سامنی آنا + پیاسی گلی پر تیغ ابدار کا پھرانا دشت غربت مین برادر و فرزندکی عزا
لہو بہانا عترت کا بار ظلم و جفا اوٹہانا + قَالَ فَبَکَی اَهْلُ الْبَیْتِ جَمِیعًا اس بیان
غم و الم سی اہلبیت مین رقت و بکا برپا ہوی سب نی رسم عزا و ماتم دل سی ادا کی
فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا خَلَقَنَا رَبُّنَا اِلَّا لِلْبَلَاءِ امیر المومنین ارشاد
کرتی ہین کہ مین بولا ای خاتم انبیا + حبیب خدا ہمکو اللہ نی نہین پیدا کیا مگر واسطی تحمل
بلا کی بنایا قَالَ اَبْشِرْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهُ لَا یُحِبُّكَ
اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ جواب دیا بشارت ہو تمکو یا علی کہ پروردگار
میری ساتھ عہد کیا ہی جو مومن ہی تمکو دوست رکھتا اور نہین دشمنی کرتا الا وہ
منافق ہوتا ہی عین اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ سَایَرَ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَتَی قَبْرَ
خَدِیجَةَ فَبَکَی کتاب عیون المجالس مین روایت کی جو صاحبہ نقل کرتی تھی
کہ ایکروز امام حسین علیہ السلام اور انس ابن مالک باہم راہ سی گذرتی تھی ناگاہ قبر
خدیجہ خاتون پر وارد ہوی وہان متوقف رہی اور بیان ایسا رہی رونی لگی
ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّی قَالَ اَنَسٌ فَاسْتَخْفَیْتُ عَنْهُ انس کہتا ہی اوس
جناب نی مجھی فرمایا + یہان سی علاحدہ میری نزدیک سی دور ہو جا + مین اوس
فاصلہ پر گیا + ایک گوشہ مین چھپ رہا فَلَمَّا طَالَ وُقُوفُهُ فِی الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهُ
قَائِلًا وہ جناب نی عبادت مین نیت قیام و قعود کی + جبکہ اونکی نماز مین بہت دیر
لگی مینی آواز مناجات کو اوس شفیع درجات کی سنا کہ بارگاہ قاضی الحاجات مین
خطاب کرتا تہا یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنْتَ مَوْلَاهُ فَارْحَمْ عُبَیْدًا اِلَیْكَ مَلْجَاهُ

۲۹۱

علی بن یقطین یحمل تلک الثیاب الی

الحسن موسی علیہ السلام واضاف الیہا

مالا کان اعدہ علی رسم لہ فیما

یحملہ الیہ من خمس مالہ فلما وصل

ذلک الی ابی الحسن علیہ السلام قبل

المال والثیاب ورد الدراعۃ

علی ید غیر الرسول الی علی بن یقطین

وکتب الیہ احتفظ بہا ولا تخرجہا

عن یدک فسیکون لک بہا

شان تحتاج إليها معه فإذا بات علي بن يقطين ردها عليه ولم يلبسها ما سبب ذلك فاحفظها بالدراعة فلما كان بعد أيام تغير ابن يقطين على غلام له كان يختص بخدمته عن خدمته فسعى به الى الرشيد وقال انه يقول بامامة موسى بن جعفر ويحمل اليه الدراهم في كل سنة وقد حمل اليه الدراعة التي اكرمه بها امير المؤمنين في وقت كذا وكذا فاستشاط الرشيد غضبا وقال لاكشفن عن هذه الحال وامر باحضار علي بن يقطين فلما مثل بين يديه قال ما فعلت تلك الدراعة التي كسوتك بها قال هي يا امير المؤمنين عندي في سفط مختوم فيه طيب وقد احتفظت بها ... [illegible]

نوین مجالس کرہ مناجات سید الشہداء روایت انس ابن مالک ہے فرزند پیغمبر کیسا

ای پروردگار تو سبکا حامی اور مددگار ہی رحم فرما اوس بندی پر جو تیری فضل کا امیدوار
ہی یَا ذَا الْمَعَالِیْ عَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ × طُوْبٰی لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ ای صاحب
عظمت اور بزرگواری اعتماد میرا تجھہ پر ہی سایہ طوبی کی راحت واسطی اوسکی
جسکا تو مولا ہی طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا × یَشْکُوْ اِلٰی ذِی الْجَلَالِ
بَلْوَاہُ خوشا حال اوس عبد کا جو بلا زم وخادم ہو تیری کرم کا اور خدا سے اپنی
حاجت کو شکوہ بلا وزحمت مین تجہسی مانگتا اور کہتا رہی وَمَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَلَا سَقَمٌ
اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اوسکی دلمین کوئی اندوہ وآزار نہین ہی زیادہ شوق
محبت سی جو اپنی مولا کی ساتہہ رکہتا ہی اِذَا اشْتَکٰی بَثَّہٗ وَغُصَّتَہٗ اَجَابَہُ
اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ جب شکایت کری رنج والم کی خدا قبول توجہ کریگا ساری مطلب اور
مراد کو بر لاوی ندای لبیک دیگا اِذَا ابْتُلِیَ بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا اَکْرَمَہُ اللّٰہُ
ثُمَّ اَدْنَاہُ جو ابتلای ظلم سی زار ونالان ہو دعا کو اکرام سی اجابت کو پہنچای شاد
ہو فَنُوْدِیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ پیر جواب مین اوس جناب کی منادی غیب
آواز آئی اور اوسنی یہ عبارت دلنواز پکار کی سنائی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ
فِیْ کَنَفِیْ × وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ لبیک ای خاص بندی تو ہی میری
پناہ وحمایت مین ہی تو نی جو باتین اور جو راز ونیاز کی باتین کہین وہ ہمکو معلوم
ہو گئین صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِیْ × فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَا
ملائکہ سماوات میری مشتاق تیری صدای جان فزا کی ہین بس کافی ہی یہ کہ ہم
اس آواز کو سنا دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ × فَحَسْبُکَ
السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ تیری دعا حجاب جلال اور قرب وصال مین ہماری پھرتی ہی

١٩٢

ثم وأنفذ بعض خدامه ... [illegible]

... [illegible] عن محمد بن الفضل قال اختلفت الرواية بين اصحابنا في ... [illegible]

عليه السلام حيث قال
ان اصحابنا قد اختلفوا
في مسح الرجلين فان
رايت ان تكتب الي بخطك ما يكون عملي عليه فعلت
ان شاء الله فكتب اليه
ابو الحسن فهمت ما ذكرت
من الاختلاف في الوضوء
والذي آمرك به في ذلك
ان تمضمض ثلثا وتستنشق
ثلثا وتغسل وجهك ثلثا وتخلل شعر لحيتك
وتغسل يديك الى المرفقين ثلثا
وتمسح راسك كله وتمسح ظاهر اذنيك
وباطنهما وتغسل رجليك الى الكعبين ثلثا
ولا تخالف ذلك الى غيره فلما وصل الكتاب
الى علي بن يقطين تعجب مما رسم له فيه
مما اجمع العصابة على خلافه ثم قال مولاي
اعلم بما قال وانا ممتثل امره فكان يعمل في وضوئه
على هذا الحد ويخالف ما عليه جميع الشيعة
وقيل له انه رافضي مخالف لك فقال الرشيد
لبعض خاصته قد كثر عندي القول في علي بن يقطين
٢٩٣
فقيل له ان الرافضة تخالف الجماعة في الوضوء
فتخففه ولا ترى غسل الرجلين فامتحنه
من حيث لا يعلم بالوقوف على وضوئه
فتركه مدة ثم وناطه بشيء من الشغل
في الدار حتى دخل وقت الصلاة وكان
وقف الرشيد من وراء حائط الحجرة
بحيث يرى علي بن يقطين ولا يراه
هو فدعا بالماء وتوضأ على ما امره
الامام فلم يملك الرشيد نفسه حتى
اشرف عليه بحيث يراه ثم ناداه
كذب يا علي بن يقطين من زعم
انك من الرافضة وصلحت حاله
عنده وورد كتاب ابي الحسن ابتداء
الان يا علي بن يقطين توضأ كما
امرك الله اغسل وجهك مرة
فريضة واخرى اسباغا واغسل
بذلك من الرافضة كذلك

نورِ مجلّیٰ نذکرہ درِ کعبہ پہ جبرئیل کا دست سید الشہدا کو پکڑنا واسطے بیعت خدا کی خلق سے کہنا

اور یہ بزرگی بس ہے کہ پردۂ دوری اوٹھہ گیا توجہ خاص رہتی ہے کو هَبَّتِ
الرِّیحُ مِنْ جَوَانِبِہٖ خَرَّ صَرِیعًا لَمَّا تَغَشَّاہُ اگر نسیم لطف اوسکی اطراف سے
حرکت مین آئے ہر آئینہ وہ ظہور تجلی دیکھہ کے سجدے مین جہک جائے نسج عن ابن
عباسٍ قَالَ رَأَیْتُ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ
عَلٰی بَابِ الْکَعْبَۃِ وَکَفُّ جِبْرَئِیْلَ فِیْ کَفِّہٖ کتاب تخریج مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سفر عراق سے پہلے ایکروز امام حسین علیہ السلام کی
زیارت کی ہے درِ خانہ کعبہ پردۂ سرور کھڑے تہے اور جبرئیل بصورت مرد نورانی اونکے
برابر متوقف ہوکے اون ید اللہ کا ہاتہہ پکڑے تہے وَجِبْرَئِیْلُ یُنَادِیْ ہَلُمُّوْا
اِلٰی بَیْعَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ جبرئیل وہ دست حق پرست کو اوٹہا کے ندا کرتے تہے
اور سرگشتگان مقام غفلت کو فضایل کبریٰ جتاتے تہے اے گروہ خلایق اس کعبہ
سعادت وشرف کو پہچانو اور نتیجہ فرزند مشکلکشا پر اکے خالق ارض وسما کی بیعت
کرو یہ حجت اور نشانہ لطف خدا ہے یہ تیہہ ضلالت سے منزل نجات کا راہ نما ہے
یہ وارث کرامات انبیا واولیا ہے یہ صاحب معجزۂ ید بیضا ہے یہ است مرحومہ کا
امام اور پیشوا ہے یہ نقیب ینتہی آل عبا ہے پس اے مومنین حاضرین سنا تھی گوش
صدق ویقین سے فضایل کو قرب ومنزلت رب العالمین سے امام المتقین کی ہا
افسوس کہ اس امت بے شرم وحیانی محبوب حق تعالیٰ پہ یہ انتہا ظلم وجفا کیے
خانۂ خدا سے مہمان بلا کے بہوک پیاس مین تلواروں کے زخم کہائے کو دئے ہزاروں خط
وعدۂ یاری اور غمخواری کے لکہے صدہا قاصد واسطے طلب ہدایت کی اوس برگزیدۂ
باری کو بہیجے اونکے قول کو دیا غربت مین ذلیل وخوار کیا تاب جلیل کا سے فرزند کی

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

سر کاٹ لیا جنازے کو لہو بہتا کوچہ و بازار میں پھرایا + دفن و کفن کے عوض دروازۂ قصر میں لٹکایا + فاتحہ و قرآن پڑھنے کی جا ڈھول و نقارہ شادی کا بجایا + غم و ماتم کے مقام پہ فرشِ انبساط یزید کو بچھایا نظم للمؤلفہ اولادِ مصطفی پہ یہ رنج و محن دریغ آلِ زیاد کامروا خندہ زن دریغ + محبوبِ کبریا و دل و جانِ بوتراب + دشتِ بلا میں ذبح ہو تشنہ دہن دریغ + اطفالِ اہلِ شام تو سوتے ہیں بہ نازو + در بدر پھریں یتیمِ حسین و حسن دریغ + بے چادر و نقاب خواتینِ اہلبیت + بے دفن و بے کفن شہ گلپیرہن دریغ ناظم عجب مذاق ہے تیری کلام میں + اس طرز کو نہ مانے جو اہلِ سخن دریغ

شہادت مسلم ابن عقیل علیہ الرحمۃ منقول مقتل ابو مخنف

رسولانِ کشورِ بلا و محنت + و پیغمبرانِ شہرِ بکا و رقت + مسافرانِ دیارِ حسرت و پریشانی + و صاحبانِ بادیۂ غربت و سرگردانی + قاصدانِ حاملِ تسلیم و رضا و پیروانِ منازلِ امتحانِ قضا پیام زاری و ابتہال کو واقعۂ شہادتِ مسلم ابن عقیل سے مجمع احباب میں یوں پہنچاتے ہیں کہ جب بیوفایانِ کوفہ نے رفاقتِ مسلم سے کنارہ کیا اور خوفِ ابن زیاد سے مہمانِ غریب کو تن تنہا چھوڑ دیا + ثُمَّ اِنَّ مُسْلِمَ ابْنَ عَقِيْلٍ خَرَجَ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى دَارِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا طَوْعَةُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مقتل ابو مخنف میں لکھا ہے کہ وہ بے وطن مسجد جامع سے نمازِ مغرب پڑھ کر جو کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ سب بیعت کرنیوالے اپنے گھر کو بھاگ گئے اور عہد و پیمان پر کوئی ثابت قدم نہ رہا + ناچار حیران و پریشان دروازہ سے نکلے + بازار و کوچہ و دار العمارت سے ناواقف تھے + ایک خدا پرست سے کہا کہ راہِ عافیت اونکو بتائے کہیں آشنا و دوست

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

جو منزلِ نجات و رِفاہ تک پہنچائی اندھیری رات کو شب و فراز میں ٹھوکر
کہاتی پھرتی اطرافِ محلات میں کوفہ کی بے یار و مددگار پھرتی شہر سے نکلنے کی واسطے
سُنسان اور بے سر و سامان جاتی تھی کوئی مکان ایک شب کی توقف کو بھی جا
نہیں باقی تھی حسرت دیتی باتیں دیکھ کی گھبراتی تھی بھوک پیاس میں نہایت ہوکی
غم کہاتی تھی کبھی گوشۂ خلوت میں کھڑی ہو کی مناجات کرتی طرفِ مکہ امام حسین علیہ
السلام کی تصور میں آ سر دھرتی ناگاہ اثنای راہ میں ایک ضعیفہ کی گھر پر کہ
اوسی طوعہ کہتی تھی آئی اوس عورتکو دروازی میں کھڑا دیکھ کی یہ سخن لب پر لائی
فَقَالَ يَا هٰذِهِ اَضِيفِينِي فِي هٰذِهِ اللَّيلَةِ کہا ای نیک زن ہو سکتا
کہ تو قدم ہمت آگی دھری اور آجکی رات مجھ پردیسی مسافر جان کی اپنا مہمان کری
فَاِنْ اَنَا عِشْتُ كَافَيْتُكِ وَاِنْ مُتُّ فَقَعَ اَجْرُكِ عَلَى اللّٰهِ اگر
میری زندگی باقی رہی تو عوض میں سلوک اچھا کرونگا اور اگر مارا گیا تو خدا
اسکا اجر دیوی یہی کہونگا قَالَ فَاَخْلَتِ الْمَرْاَةُ لَهُ مَخْدَعًا وَاَخْدَمَتْهُ فِيهِ
راوی کہتا ہی کہ اوس مومنہ نی خوش ہو کی جلدی سی اپنی مکان میں ایک حجرہ
خالی کیا اور مسلم کو وہاں لیجا کی بہت عزت سی بٹھا دیا وَجَعَلَتْ تُكْثِرُ
التَّرَدُّدَ اِلَيْهِ وَكَتَالَهُ عَنْ حَالِهِ مسلم کو کنج سعادت جان کی گوشۂ حجرہ میں
مخفی رکہا آب و طعام جو میسر تہا وہ لاکی روبرو رکہا دقیقۂ خدمت کچہا نہ رکہا
و تسلی دلداری کی وہاں آتی جاتی سوالِ نام و نسب میں رو رو کی شرماتی
جسکا طوعہ میں اخلاص و محبت کا نشان ملا مسلم نی زبانِ حال سی اپنا واقعہ سب
بیان کیا ہم اہلبیت پیغمبر کی اقربا ہیں درد و مصیبت میں مبتلا ہیں اہل کوفہ نی

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

اٹھارہ ہزار نامہ اور صدہا قاصد بھیجکر بلایا امامت اور ہدایت کا لایق جانکی
وعدۂ نصرت سنایا مجہی امام حسین علیہ السلام نی نامہ برونکی ہمراہ بھیجا اپنی وکالت
کی منصب سی افتخار دیا مینی اس شہر مین خطِ فرزند رسولِ خداکو لاکی پڑہا جبہی ہزار
خلایق کا بیعت مین دستِ طاعت آگی بڑہا اب خوفِ ابن زیاد سی سارا زمانہ
پہر گیا ہمکو ذلیل و خوار دشمنون کی ہاتہہ مین گرفتار چہوڑ دیا غریب بیابان
در بدر پہرتا ہون کوئی دوست کا گہر اور وطن جانی کا طریق نظر مین نہین کہتا ہو
اہل و عیال سی بحسرت دوری ہی امام حسین علیہ السلام کی مہجوری مین ناصبوری ہی
زغم جفای اعدا سی شیشۂ دل چور ہی صدمات مصیبت مین تن بیمار رنجور ہی
روضۂ نبی اور شہر مدینہ بہت یاد آتا ہی اپنی فرزندونکا غم فرقت در ذات ولانا
تنہائی مین بیکسی اور حسرت ساتہہ پہرتی ہی گران جانی مین موت سر پر ہاتہہ
دہرتی ہی اگر زندگی باقی ہی تو دیکہون تقدیر کہان لیجایگی ہرگاہ مارا جاؤن
حسین علیہ السلام کی آرزو مین قبر ہی خوش نہ آیگی یہ ماجرا اسکی طوعہ رو تی تہی
مسلم کی جان پر خایف ہوتی تہی وَکَانَ لَهَا وَلَدٌ صَغِيْرٌ لَا يَا رَبَّ اللهُ
فِيْهِ راوی کہتا ہی اوس پیرزال کا چہوٹا بیٹا تہا وہ آیا ناگاہ گہر مین داخل ہوکر اوسنی
ماں کو تشویش مین مبتلا پایا فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّاهُ مَالِي أَرَاكِ تُكْثِرِيْنَ التَّرَدُّدَ
إِلَى هٰذَا الْمُخْدَعِ ماں سی اپنی پوچہا کیا سبب ہی کہ آجکی رات اس حجری مین بہت
آمد و رفت کرتی ہو کونسی تشویش ہی کہ جسکی تردد مین آہ سرد بہرتی ہو فَقَالَتْ لَهُ
يَا بُنَيَّ اُكْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ ضَيْفَنَا اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ جَدُّ أَبِيكَ
ای فرزند اس رازکو پوشیدہ رکہنا اور دشمنون سی دین کی ہرگز نہ کہنا ہماری گہر مین

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ من رب جلیل

پیغمبر کی اہلبیت سے ایک مہمان آیا ہے وہ محنت کشیدہ خوف اعدا سے یہاں پناہ
لایا ہے فلما قالت له ذلك قاد الكلام في صدره وكان ابوه ساعيا
لعبيد الله بن زياد جب اوس نابکار نے یہ کلام اپنی ماں کا سنا بغض و کینۂ آل
محمد سے دل نے سینہ میں تاؤ پیچ کھایا اوس طفل کا باپ شوہر طوعہ کہ کہاہے کہ ابن
زیاد کا مصاحب مقرب تھا فمضى الى عند ابيه اسيد الحضرمي فقال
له يا ابة ان ضيفنا الليلة رجل من اهل بيت النبي عليهم السلم وہ اپنا
ماں کی آنکھ بچا کے پدر کے پاس دوڑ گیا آہستہ سے اوس کی جیب کے کان میں کہا
اے بابا ہمارے گھر میں اقربائے پیغمبر سے ایک مرد مہمان ہے میری ماں کی محبت سے کہ
حجرے میں پنہاں ہے فسمعه الملعون عبيد الله فقال له ما يقول هذا
الصبي ناگاہ اوس شریر کی تقریر کو ابن زیاد نے سنا اپنے مصاحب سے پکار کے
پوچھا اے اسید یہ لڑکا کیا کہتا ہے اور کہاں کی خبر دیتا ہے فقال ابوه يقول
ان مسلم بن عقيل ضيف عند اهلي اوس نے جواب دیا اے امیر یہ فرزند مژدہ
نیک لایا ہے کہ مسلم ابن عقیل ہمارے مکان میں مہمان ہوا ہے ففرح بذلك و
ادعا بمحمد بن اشعث الكندي یہ خبر سنکے وہ ظالم مسرور ہونے لگا اور محمد ابن
اشعث کندی کو بلایا وضم اليه خمسمائة فارس وقال امض فأتني به
پانچ سوار اوس کے ہمراہ کیے اور کہا جلدی جا طوعہ کے مکان سے مسلم کو میرے پاس پکڑ لا
فمضى الى منزل المرأة ... الامرأة ... ومعه محمد ابن اشعث
رسالہ سواروں کا لیکے دوڑ گیا اوس پیرہ زن کا حجرہ ہر طرف سے گھیر لیا طوعہ کو
جسدم گھوڑوں کی آواز سم کان میں پہنچی پریشان و مضطر ہو اس پاس کھڑی ہوئی

تزئین مجالس شهادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

جاتا کہ لشکر واسطی گرفتاری مسلم کی آتا ہی اسیّد عزیز مظلوم و بی گناہ اونکی جو روشم
مارا جاتا ہی فقصدت الی درعٍ کان لزوجہا فلبستہا وتقلدت
بسیفہا وخرجت الی لقاء القوم وہ مومنہ جان نثاری کی ارادہ پر
دوڑی اپنی شوہر کی زرہ بدن مین پہنی اوسکی تلوار گلی مین حمایل ڈالی جہاد کی حمایت مین
گہر سی باہر نکلی لڑنیکو اوس لشکر سی مقابل ہوئی فصاح بہا مسلم بن عقیل
ارجعی ایتہا المرأۃ الی منزلک مسلم نی جب یہ ماجرا دیکہا عورت
مومنہ پکار کی کہا ای زن جوانمرد اس ارادہ سی ہاتہہ اوٹہا تحمل کر کی مکان کو اپنی
پہر جا فان اللہ تبارک وتعالی قد رفع الجہاد عن النساء خدا تعالی نی
جہاد کو عورات سی معاف کیا ہی مرحبا کہ تو نی ہم ذریہ رسول کا ساتھہ دیا ہی
فرجعت وہی تقول واخیبتاہ وہ نیک سیرت فی الابد مراجعت کی
بہت حسرت و افسوس کرتی تہی فقال لہا مسلم لا خیبتی علیک تقبّل
سعیک وعملک مسلم نی فرمایا تیری واسطی کوئی ندامت و نا امیدی نہین اللہ
قبول کری جو تو نی ہماری طرفداریان کین ثم اتی بماءٍ فاتتہ ماءً فا
غتسل بہ ولبس ثیابہ ووضع علیہ درعہ وتقلد بسیفہ ای
تہوڑا پانی جو نہانی کو لا دی جبکہ اوسنی فرمایش جہان آمادہ کی مسلم نی بدن مبارک
اپنا دہویا اوس پر لباس کو بصورت کفن پہنا زرہ کو زیب پیکر شہادت کیا تلوار کو
گردن مین لٹکایا ورکب فرسہ وخرج الی لقاء القوم فقال لہم
یا ویلکم وما الذی تریدون منّی با توکل خدا گہوڑی پر سوار باہر نکلی اوس
فوج شقاوت موج سی مقابل ہو کی بولی ای گمراہو وای اوپر تمہاری کیا چاہتی ہو

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

کیونکہ میری طرف ہجوم لاتی ہو اس روایت مین یہ عبارت خارج از پایۂ اعتبار ہی
کہ مسلم کا نہاکہوڑی پر چڑہنا دونو منافی اختیار ہی فقالوا یا مسلم استأمن
الینا بخیر الامیر تجیر لک فیصفح عن ذلک اون اشقیا نی کہا ای مسلم
پاس بیکی امیر سی انکر ملو ابن زیاد کی خدمت مین ہماری ساتہ چلو تمہاری
گناہونکو بخشدیگا کچہ خطای گذشتہ کا مواخذہ نکریگا فقال لہم یا ویلکم
ایعطی رجل من اہلبیت محمد انقیاداً من نفسہ واللہ لا یکون
ذلک ابداً مسلم نی فرمایا عذاب الہی نازل ہو اوپر تمہاری کوئی آدمی اہلبیت
پیغمبر سی دشمن کی ہاتہ مین اپنی جان کو نہین دیگا اور کبھی ہمی ذلت کا قبول کرنا
نہوگا ثم حمل علی القوم وحملوا علیہ باجمعہم بعد ازان وہ دلاور لشکر
ستمگر پر حملہ آور ہوی اور سب اشقیا ہی ایکبارہ اوس خستہ جگر پر ٹوٹ پڑی
فما تحمل النہار حتی قتل منہم مائتین وخمسون فارس مسلم نی میمنہ
میسرہ کی شجاعت اور بہادری کا ہنر دکہایا یہان تک کہ تہوڑا دن چڑہا تہا
جو دو سو پچاس سوار وںکو مارا باقی کو بہگایا فبلغ ذلک الی عبید اللہ بن
زیاد فنفذ الی محمد بن الاشعث یعاتبہ وہو یقول یا ویلک
انفذناک الی رجل واحد تأتینا بہ یہ ماجرا جبکہ عبید اللہ ابن زیاد نی
سنا محمد ابن اشعث کو پیام عتاب وسرزنش دیا ای مردود تجہی ایسا مجمع
ایک آدمی کی پکڑنیکو سونپا ہی اوسپر تو نی اتنا عرصہ کیا اور کچہ کام نہین بنایا
فانثلم من عسکرک ہذہ الثلمۃ العظیمۃ اس لشکر سی تدارک فساد مین رخنہ
بندی کرو ہوسکی جلدیسی دام تدبیر اور فریب کی وہر فبعث الیہ الکلینی

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ علیہ من رب جلیل

یقول أتظن انک انفذتنی الی جرامقۃ الجزیرۃ او الی یہودی
پسر اشعث نی جواب دیا ای امیر تو گمان کرتا ہی کہ جولاہان جزیرہ خواہ یہودیان
بی حقیقت کی پکڑنیکو بہیجا ہی بل قد انفذتنی الی اسد ضرغام و
لیث ھمام من آل بیت محمد بلکہ مجھی اوسکی ہم قتال پر مامور کیا ہی جو شیر
بیشہ جلادت اور دلیر خاندان رسالت سی یکتا ہی فبعث الیہ یقول علیہ
اعطیہ الامان اوس سکار نی تعلیم کی تمکو چاہیی کہ مسلم کو امان دو اور اس
تدبیر سی قابو مین لاکی پکڑ لو فقال مسلم وای امان لکم یا غدرۃ الفجرۃ
مطابق کہنی ابن زیاد کی وہ اشقیا چلای کہ ای مسلم تمکو امیر نی پناہ دی ہی وہ
مظلوم نی فرمایا تمہاری قول کا ہرگز اعتبار اور امان پر بہروسا نہین ثم انہ
حمل فیہم وانشاء یقول پہر اوس بہادر نی اونپر حملہ کیا اور یہ اشعار کو پڑہنی
لگا اقسمت لا اقتل الا حرا ان وجدت الموت کأسا مرا قسم کہا
ہر اینہ سر کریم قتال رہونگا تمکو اپنی تلوار سی مارونگا تاکہ موت کو پاونگا مانند
تلخ اوسکو پیونگا + اخاف ان غدرا او اغرا اقتلکم ولا اخاف الفقرا
تمہاری فریب اور غدر کو اندیشہ کرتا ہوں سبب کو قتل کرونگا ہمت اور بلا
نہین ڈرتا ہوں + قال ولم یزل یقتل فارسا وراجلا حتی قتل منہم
الثلثماتہ رجل وہ صفدر لڑتا رہا تا کہ بہت اشقیا مارے اور تین سو
پیادہ اور سوار تلوار کی گہاٹ اوتارے ثم انہم اوقعوا جراحا واخذ
اسیرا ہر طرفسی غریب مظلوم پر دشمنو نکا ہجوم کثرت زخم سی اوسکا بدن چہید
گیا کسینی سینہ حضرت دفعیہ پر تیر مارا کسینی بہالا عداوت سی پہلو مین لگایا +

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

بعضون نی دو رسی جسم پاش پاش کو سنگ باران کیا کسینی تو دہ خاک اوٹھا کر سر پر
پہینکا نا ریون نی بوریا مین اگ لگا کی اوس جگر سوختہ پر ڈالی ایک مردود نی کمین سی
دوڑ کی برچھی ماری اوسکی صدمہ سی مسلم خاک پر گرا اشقیای کوفہ نی چار سمت سی گہیر کی
پکڑ لیا بازوی مجروح کو رسن بیداد سی کس کی باندھا لہو بہتا جانب دار الامارہ کہینچا دو کل
بہ سایق وکان فظًّا غلیظًا جو متوکل سنگدل او سیہ تر رہوا بہت بی رحم تند خو او
دشمن تہا فمر بدار فیہا کیزان مآء اقان و خیزان سید مظلوم کو لیجلی ناگاہ اس
مکان سی گذری کہ دروازی پر کوزہ ہای آب سرد رکہی تہی فقال لسائقہ اسقنی
شربۃ من الماء پیاس کی شدت مین مسلم کی جان پر بنی زبان خشک تالو سی چمٹی تہی
حال تباہ مین اپنی نگہبان سی کہا اسدم تہوڑا پانی مجہی لیکی پلا فان عشت کافیتک
وان مت وقع اجرک علی اللہ رب محمد علیہ السلام اگر اس بلا سی چہٹ کی
جیتا رہونگا تو عوض مین تیری ساتھ نیکی کرونگا اور اگر جور و جفا سی مارا جاونگا تو رب
محمد مصطفی پر اسکا اجر دینا ہوگا فقال لہ ہیہات ان تذوق الماء او تذوق
الموت غصۃ و جرعۃ اوس ظالم نی جواب دیا ہرگز تجہی پانی نہین ملیگا بلکہ شربت ناگوار
موت کو تو چکہی جان دیگا قال فالح علیہم فی طلب الماء فاتوہ بقدح فیہ
ماء راوی کہتا ہی دوبارہ اوس غریب نی منت و زاری سی پیاس کا شکوہ کیا بیکسی سی
ایک خدا پرست نی پیالہ بہر کی لا دیا وکانت قد اصابت شفتہ العلیا ضربۃ
فلما وضع القدح علی فیہ سقطت ثنایاہ فی القدح ضربت سی مسلم کا
لب بالا کٹا تہا جب پانی پینی کو قدح منہ سی لگایا سب دانت اوسمین گر پڑی اب
جو پیی پینی کی قصد کیا صار الماء دمًا عبیطًا وہ برتن زخم دہن کی لہو سی بہر گیا

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ اللہ الجلیل

خون تازہ کی سرخ ہوا فَامْتَنَعَ مِنْ شُرْبِهٖ وَسَالَهُمْ غَيْرَهٗ فَمَنَعُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ
اوس تشنہ لب کو سیراب ہونیسی محروم رکہا ہرگاہ وہ سراپا پیاسا تہا اور کسی رحم دل نے
بہر کی دیا تو اون کافرون نی منع کیا گویا مقدر یون ہوا تہا کہ سید الشہدا کی اقربا اور انصار
دنیاسی پیاسی جائین ساقی کوثر کی ہاتہ سی جنت مین زلال رحمت پائین بہت شبیہ گذرا ہی
یہ واقعہ مسلم غریب کا ساتہ ماجرای سلطان کربلا کی جسدم وہ جناب تن تنہا زغہ اعدا مین
باقی رہی کثرت عطش مین لشکر سی پیاسی طالب ایک جام آب کی ہوی وہ اشقیا نی رکہا
جواب صاف دیا فرزند رسول کو پانی سی محروم رکہا جناب نی بالب خشک اور چشم تر
نہر کی طرف گہوڑا بڑہایا چلو مین پانی اوٹہا کی پینی کا ارادہ تہا ناگاہ کمین بلاسی منہہ پر سنگ
دغا یا تیر جفا ایسا لگا کہ لب و دہان مجروح اور پاش پاش ہوا دندان گوہر فشان کرنی لگی
فواری بہنی لگی لہو بہری پانی کو ہاتہ سی پہینک دیا پیاس مین آپ خنجر سی گلا ترکیا
وَاُدْخِلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالُوْا اَسْلِمْ عَلَى الْاَمِيْرِ راوی کہتا ہی مسلم کو
کشان کشان ابن زیاد کی روبرو لائی واسطی اداب سلام کی نقیب پکارتی آئی فَقَالَ
لَا يَنْفَعُنِي السَّلَامُ عَلَيْهِ مسلم نی فرمایا کہ اس دشمن خدا کو رسول کی عترت سی کینہ ہی
ہمارا سلام کرنا ایسی ظالم کو بیفائدہ اور بیقرینہ ہی فَقَالَ الْمَلْعُوْنُ مَا عَلَيْكَ
سَلَّمْتَ اَوْلَمْ تُسَلِّمْ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِكَ ابن زیاد بولا چاہو سلام کرو خواہ انکار کرو
بالضرور تم میری تلوار سی مقتول ہو قَالَ مُسْلِمٌ يَا وَيْلَكَ اِذَا كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ قَتْلِي
فَاَمْهِلْنِي بِقَدَرِ حَتّٰى اُوْصِيَ اِلَيْهِ بِوَصِيَّةٍ مسلم نی کہا وای اوپر تیری او ظالم ہرگاہ
میری قتل کا ارادہ مقرر ہی تو کوئی مرد ثقہ بلادی کہ اوسکو مین وصیت کرون جو حق واجب
الادا ہی اوسکا مشغول الذمہ ہون فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَالَ لَهٗ اَوْصِنِي

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

ابن سعد کھڑا ہو کی نزدیک آیا اور کہا مجھی وصی کروانا فقال لہ اوصیک اولًا بتقوی
اللہ وایثار طاعتہ فرمایا کہ اول مین تجھی سفارش کرتا ہون طاعت خدا کی تقوی
اور پرہیزگاری سی عبادت مین سرگرم رہنا اوسکی واذا انا قتلت فادفن جثتی
دوسری یہ کہ جب مین شہید ہو جاون تو جنازی کو اوٹھانا نماز پڑہکی قبر مین سونپا جا
چہپانا وبع درعی ہذہ وادفع ثمنہ الی البقالین فی الجزیرۃ وان لہم
علیّ دین تیسری یہ زرہ کو میری لاش سی اوتار کی بیچنا اوسکی زر قیمت کو بقالان جزیرہ کی
ہاتھ مین دینا کہ اونکا قرض مجھپر آتا ہی چند مدت سی انفقہ اور خوراک مرکب کو دیا ہی
وتکتب الی الحسین علیہ السلام ان لا یجیئ فانہ مقتول لا محالۃ
چوتھی یہ کہ میری طرف سی امام حسین علیہ السلام کو عرضی لکہنا یا ابن رسول اللہ زنہار کوفہ کا ارادہ نکرنا
یہاں کی مخلوق بہت بیوفا ہی اہلبیت کی واسطی قصد غدر و جفا ہی اندیشہ رکہتا ہون وہ تمہا
اس دیار مین ایک فرقہ ستمکار اور ظالم غدار کی ہاتہ سی مارے جاین عمر سعد نی جواب آن
باتون کا پکار کی کہا تاکہ حضرات مدعا کو ابن زیاد نی سنا فقال عبید اللہ اما انت
فلا بد من قتلک فلا نبالی ما تصنع بجثتک اوسنی کہا یا مسلم ضرور مین تجکو
قتل کرونگا اور میت سی کچہہ مزاحمت نکرونگا جو چاہی وہ لیجای قبر کہودی اور دفنا
وما درعک فالرجل مخیر فیہ ان شاء یؤدیہ اولا تیری زرہ سی جو
مین کیا سروکار ہی وصی تیرا قرض کی ادا کا مختار ہی واما الحسین فلا بد ان
نکتب الیہ نخدعہ حتی یخرج ونقتلہ ونستریح منہ لاکن امام حسین کو
البتہ فریب سی خط بہیجونگا کہ مکہ سی نکال کی کوفہ مین مارونگا تاکہ اوکی ہاتہ سی یزید کو آرام
ملی اور اوسکی سلطنت خلش امامت جاتا رہی ثم ان عبید اللہ امر ان یصعد بہ

دسوین مجلس ذکر مسمار کشتی و تاویل کہیعص و روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا

اِلیٰ اَعْلَاءِ الْقَصْرِ جَلَادٍ فِیْہِ وَ اُلْقِیَ عَلیٰ اُمِّ رَاْسِہٖ پس جلاد کو ابن زیاد نی حکم کیا
مسلم کو بالای قصر لیجا کی اولٹا پہینک دیا فَاَنْدَقَّتْ عُنُقُہٗ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
سر و گردن کو اوس مظلوم کی چور کر ڈالا مرغ روح نی شاخسار طوبی پر آشیانہ کیا اور دوسری
روایت مین وارد ہی کہ اوس شقی نی کہا ای جلاد پشت بام قصر پر مسلم کو لیجا سر کاٹ کی
پہری پاس لا بدن کو رسی مین لٹکا یہ ماجرا خلایق کو واسطی عبرت کی دکہلا قاتل نی حسب تلوار
بیان ہی نکالی مسلم نی چار طرف بحسرت و یاس نظر کی اہل کوفہ کو دیکہا تماشی کو جمعیت
کرتی ہین بعضی واقعہ آفت سی روتی بعضی ہنستی ہین اوس قربانی کعبہ وفا نی مکہ کی جانب منہ
کر دن پہیری حالت رقت مین پکار کی یون مناجات کی خدایا میرا سلام امام حسین سید انام کو
کہیو اہل بدعت سی جو محنت مجہپر گذری ہی اسکا گواہ رہنا فقط لمولفہ ای غلا ملک علی
سوسیم افغان آیا + نوحہ و نالہ و فریاد کا سامان آیا + غم شبیر مین اوٹہا ہی دل اہل ولا چشمہ
دیدہ خونبار کا طوفان آیا + زخم کہا کی کو دیکہی پیتی آب خنجر تشنۂ خون ہر ایک قاتل جہان آیا
دشت غربت مین ہوی وارد مقتل شہ دین + شمر مردود سر و جان کا خواہان آیا + شعر نا ظلم کا
جو مضمون ہی رقت افزا + سنکی ہر فرد بشر اوسکا ثناخوان آیا +

دسوین مجلس بذکر مسمار کشتی و تاویل کہیعص و روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا

دو باجی آدم اشکون سی منہ کو دہویا کرتی + اندوہ الم مین عمر کہویا کرتی + شبیر کی حال سی
نہین کرچہ خبر + پر ہای حسین کہکی رویا کرتی + دو باجی دشمن جو یزید ستم ایجاد ہوا محبوب
خدا کا باغ برباد ہوا + افسوس ہی کربلا مین گہر زہرا کا + ایسا اوجڑا کہ پہر نہ آباد ہوا + دو باعی

جا بالکسر والقصر ایک راہ ہی مشرق و مغرب کی جمع

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا کی اسی جانب بلا بہانہ تمہید بکا مرثیہ مصائب قتیل الطف جسمی الخلا

دوڑی ہوی مانند صبا پہنچین گی + فردوس مین وہان پہنچکی جا پہنچین گی + ای انس ملکگا
تب گل باغ مراد + جب ہند سے تا کربلا پہنچین گی + باعث پری آی عذار نورہوی +
یاران شباب پاس سی دور ہوی + لازم ہی کفن کی یاد ہر وقت انیس + جو مشک سی
بال تہی وہ کافور ہوی + تمہید بکا مرثیہ مصائب قتیل الطف جسمی الخلا
دروانگی سید الشہدا کی بلا ہر جاندار کو مکروہ طبعی ناگوار ہی + اور آزار
درد کی لیی طبیب و پرستار درکار ہی تا واپسی کو غذا بیمار کو دوا + عاشق کو وصال یار +
غریب کو بازگشت دیار + غریق کو ساحل نجات + حریق کو اطفای لہبات + اسیر قید کو
رہائی + عریان کو لباس کی زیبائی + جراحت کو مرہم کی وصلت + خوف و دہشت کو امن
پیاسی کو پانی کا جام + بہوکی کو توشہ طعام + مسافر کو سلامتی راہ + مصیبت کو تسلی
بخش خیرخواہ + موت کو تجہیز و تکفین و اقامت عزا و رشتہ اطفال یتیم کو ماتم پرسی اقربا و احبا
جیسا کہ سانحہ وفات مین رسول خدا کی ہوا کہ امیر المومنین نی غسل دیا کفن مین خود لپیٹا
ساری اصحاب نی دو روز مین نماز پڑہی دفن کیا فرش و عرش پر ہی کی حزن اور ملال
علم شیون پہیلا + ایسا ہی واقعہ سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تہا + ہرچند جنازہ مخفی اور مستور اوٹہا
مگر اعزا سے غم و الم کا سارا دستور کیا + حسنین و زینب وام کلثوم کو ماں کا سوگ
یونہیں حادثہ علی مرتضی مین ایک عالم نی ماتم کیا کیا خوب اسلوب سی غازی کا ساتا
کیا + موالی اور اہالی سیاہ پوش + کلک و رعیت و سپاہ مین عزا کا جوش + آخر کو ماجرای حسن
مجتبی ہی اگرچہ دلخراش ہی مگر موت و توقیر کی اسباب سی تسلی دہ جگر پاش پاش ہی تمام
بنی ہاشم سب جوان بہائی اور بیٹی امام حسین علیہ السلام کی ساتہ روتی تہی تابوت کی
پیچہی عزادار نوحہ گر روتی ہین جان کہو تی تہی لاکن نائی الہی ماہی مین سب

جانہ ودفع ... الامام ... فاوجب علیہم ... الیہ من کان ... الاقرار ثبت النص ... المنفعل ... المنفعل من لہ ...

و لہ العہد الوارد ہ من ابیہ ... النصوص الواردۃ من یعقوب بن یقطین
ما رواہ محمد بن یعقوب عن الحسن بن نعیم ... علی بن یقطین
قال کنت انا و ہشام بن الحکم و علی بن یقطین ببغداد فقال علی بن یقطین کنت عند العبد
الصالح علیہ السلام جالسا فدخل علیہ ابنہ علی فقال لی یا علی بن یقطین ہذا علی سید
... قال ... ابن ...

٣٠٥

عنہ احمد بن مہران عن محمد بن علی ...
واسمٰعیل بن عباد القصری ... عن
داود الرقی قال قلت لابی ابراہیم علیہ السلام
جعلت فداک انی قد کبرت ...
فاخبرنی من الناس ...
قال فاشار الی ابنہ ابی الحسن علی الرضا
علیہ السلام فقال ہذا صاحبکم من بعدی
وعنہ عن عدۃ من اصحابنا عن احمد بن
محمد عن معاویۃ بن حکیم عن نعیم القابوسی عن
ابی الحسن موسی علیہ السلام قال ابنی علی ...
اکبر ولدی ... و اسمعہم لقولی ...
... وہو ینظر معی فی الجفر ... ولم ینظر فیہ الا نبی ...
... وصی نبی ... وعنہ عن ... عن عبداللہ
بن محمد عن معلی بن ... عن ابی عبید عن محمد بن
الحسین عن ابی ... عن عبداللہ ...
اسحاق بن عمار قال قلت لابی الحسن
الاول علیہ السلام الا تدلنی الی من ...

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا مرثیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا

سید الشہدا کی نوبت مصیبت آئی تو دست روزگار نی ستم و جفا کی بہت طغیانی دکہائی
غریب نہتی مگر بیکس اور غریب بنایا عزیز و مکرم تہی لاکن بی بس و خوار کا شبہ پایا بہن تہی
مگر زغہ اعدا سی مجبور بٹیا علیہ بیماری سی مجبور بیٹی تہی جو رونی نہین پاتی تہی بی بی آفت
دیکہتی دور کہڑی پچہاڑین کہاتی تہی بہائی جنازہ اوٹہانی والی خود بی گور و کفن پڑی ہوی
سوالی اور انصار سوگ رکہنی کو گرد و پیش سر کٹی قدم پر دہری ہوی جراحت کو بخیہ مرہم کی
ٹاپوںسی کہوڑونکی روندا کفن اور کافور کی عوض سر تا پا لباس بدن کو لوٹا خیمہ تہا مگر تن بی سر
دہوپ مین پڑا رہا فرش و بستر کی مقام پر لاشہ خاک و خون مین اٹا تہا نوحہ و بکا کی بدلی نقارہ
شادی بجایا تابوت کی نام چوب نیزہ و تیر پر جسد مجروح اوٹہایا تین روز تک قبر بلکہ دفن
ہوتی سر و تن کی جدائی پر ساری محب چہاتی کوٹکی روتی ہی شیعہ مُصَابُ قَتِيلِ
الطَّفِّ جِسْمِي الْبِلَا وَكَدَّرَ دَهْرِي وَعَيْشِي مَاخَلَا کشتہ صحرای کربلا کی یا
مصیبت نی میرا بدن گہلا دیا اور اوسکی ابتلای آفت کی تصور نی عیش زندگانی کو بدمزہ کیا
اندوہ امام حسین علیہ السلام سی مجہی ہمیشہ ملال ہی اور وہ غم نیش زن رگ اتصال ہی
فَمَا هَلَّ شَهْرُ الْعَشْرِ اِلَّا تَجَدَّدَتْ بِقَلْبِي اَحْزَانٌ تُوَسِّدُنِي الْبَلَا
ہلال ماہ محرم دیکہتا ہون میری دل مین حزن و الم تازہ ہوتا ہی ہرگاہ گذارش عاشورا کی
بیان کیا جاتا ہون بستر غم پر ہوش ماتم پڑتا ہی وَاَذْكُرُ مَوْلَايَ الْحُسَيْنَ وَمَا جَرَى
عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْجَاسِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا جو اپنی مولا امام حسین علیہ السلام کا ذکر زبان پر
لاتا ہون اور اونکی ماجرای بلا کو جو دشت کربلا مین گذرا ہی شمار کرتا ہون شدت رنج سی
کلیجہ منہ کو آتا ہی آنسو کا دریا آنکہون سی بہتا آہ کا نعرہ آسمان کو جاتا ہی کہ اوس مظلوم کو
امت پر جفا نی کس درجہ ستایا روضہ احمد و خانہ خدا سی جبر و اکراہ مین نکالا کوئی قریہ اور

٣٠٦

دسوین مجلس عشرہ محرم روانگی سید الشہدا مدینہ سے طرف کربلا روایت مسماۃ جبرئیل کا لانا نوح کا سفینہ مین لگانا

بلد مین ارام سے رہنے نہ دیا چارون طرف سے نرغہ جور و جفا مین گھیر لیا فواللہ لا انساہ بالطف قائلا لعترۃ الغر الکرام ومن تلا قسم خدا کی مجھے نہین بھولی کا امام حسین کا فرمانا جو اپنی اولاد و اصحاب کو دشت نینوا مین کہا الا فانزلوا فی ھذہ الارض واعلموا بانی بہا امسی صریعا مجدلا یہان سواری سے اترو خیمہ برپا کرو یہیا آفت و بلا ہوا اور یہ زمین کو پہچانو یہان ہم بھوک پیاس مین ختم ہوجائینگے ضرب تلوار و نیزہ سے خاک مین گرائے جائینگے اس ریت مین صحرا کی ہمارے بدن پڑے ہونگے چھوٹے بڑے مردان اہلبیت کی سرتن سے کٹے ہونگے واسقی بہا کاس المنون علی ظماء ویصبح جسمی بالدماء مغسلا یہان شدت تشنگی سے پانی کو ترسینگے پیکان آبدار و سنان نیزہ و تلوار کی وار بدن پہ برسینگے ہو کے حلق کو آب گلو گیر خنجر و مرگ ناگہانی عدو پلائینگے لاشہای کشتگان آل رسول کو لہو مین نہلائینگے یہ ہم غریبونکا مقتل اور مدفن ہے سوختہ سپید اس مین اور دشت مین ہمارا مسکن ہے ع جیج من تاریخ محمد النجار باسنادہ مرفوع الی انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال لما اراد اللہ ان یہلک قوم نوح اوحی الیہ ان شق الواح الساج کتاب خرایج مین تاریخ محمد نجار اور اسکی اسناد سے روایت کی ہے کہ انس ابن مالک نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کی زبانی سنی ہے کہا کہ جب اللہ نے ارادہ کیا اپنے غضب مین ہلاکت قوم نوح کا او تنزیل وحی سے خبر طوفان خبردی تاچوب ساج کی تختی چیرین اور تجویز کشتی ہوئی فلما شقھا لم یدر ما یصنع بہا فھبط جبرئیل فاراہ ھیئۃ السفینۃ و معہ تابوت بہا مائۃ الف مسمار و تسعۃ وعشرون الف مسمار جبرئیل مع نقشہ سفینہ کی تختی اسکے پاس ائے اور صندوق مین ایک لاکھ انتیس ہزار میخ

دسویں مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سے طرف کربلا روایت مسمار جبرئیل کا لانا نوح کا سفینہ میں لگانا

لانی قسمر بالمسامیر کلہا السفینۃ الی ان بقیت خمسۃ مسامیر پس نوح نی
موافق تعلیم روح الامین کی تختی جوڑی میخین لگائین اخیر کارین پانچ عدد کیل اونمین سی باقی رہین
فضرب بیدہ الی مسمار فاشرق بیدہ واضاء کما یضیء الکوکب الدری
فی افق السماء پہلی کیل پر جب ہاتھ دوڑایا کر اوسکی نصب کرین اوسی جا ایسی برق تجلی اوسمین سی
دست تصرف پر شکل جیسی آسمان مین ستارہ روشن کی ضیا پھیلی وہ دیکھی فتحیر نوح فانطق
اللہ المسمار بلسان طلق ذلق فقال انا علی اسم خیر الانبیاء محمد بن عبد اللہ
نوح بحیر تحیر ہوی یہ کیسا اسرار نظر کیا ناگاہ خدا نی اوس کیل کو توفیق نطق دیا پکار کی زبان
چرب و نرم بہ تمام فصاحت یہ کہا مین نام ہون محمد ابن عبد اللہ کی جو ہی اشرف انبیا فھبط جبرئیل
فقال لہ یا جبرئیل ما ہذا المسمار الذی ما رایت مثلہ فقال ہذا باسم
سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ اسمرہ علی اولہا علی جانب السفینۃ الایمن
پس جبرئیل کا نزول ہوا نوح نی کہا ای حامل وحی خدا پہلی کیل مین کیا بھید تھا کہ ویسا کبھی
نہ دیکھا نہ سنا روح الامین بولی یہ اسم سید الانبیا محمد ابن عبد اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر ہی سبب
پہلا لو کشتی کی اول سری مین جانب راست اسکو ہونکو ثم ضرب بیدہ الی مسمار
ثان فاشرق وانار فقال نوح وما ہذا المسمار فقال ہذا مسمار اخیہ
وابن عمہ سید الاوصیاء علی بن ابی طالب فاسمرہ علی جانب السفینۃ
الایسر فی اولہا پھر نوح نی دوسری کیل اوٹہائی اور مانند ماہ و مہر چمکنا نظر آئی پوچھا
ای برادر یہ کیا اسرار تہا جواب دیا اسی اونکی وصی و ابن عم بہترین خلفا علی ابن ابی طالب کا نام ہی
اسکو بھی اگلی اجزا و سری پر طرف چپ لگا و ثم ضرب بیدہ الی مسمار ثالث فزہر
واشرق وانار فقال جبرئیل ہذا مسمار فاطمۃ فاسمرہ الی جانب مسمار

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا طرف کربلا اخبار سانحہ عاشورا حروف کہیعص کا اشارہ بجناب زکریا

آیہا ہرگاہ تیسری مرتبہ ہاتہہ دوڑایا مسمار ثالث کو بہی پر نور وضیا شعشعہ فروز پایا روح القدس نوح سی بولا کہ یہ فاطمہ زہرا دختر نبی الورٰی کی نام سی درخشان ہی مسمار والدکی طلبی کا دینا ثم ضرب بیدہ الی مسمار رابع فزہر وانار فقال جبرئیل ھذا مسمار الحسن فاسمرہ الی جانب مسمار ابیہ پہر دست طلب اکی بڑہایا رابع سیخ اوٹہا نیکا قصد دل نوح مین آیا چمک دمک نی چکاچوند چہایا جبرئیل امین زبان بیان لایا یہ حسن مجتبٰی کی نام کا اثر تہا اسکو بہی یا نوح مقدمہ سفینہ مین جڑنا پہلوی مسمار مین اونکی پدر کی نصب کرنا ثم ضرب بیدہ الی مسمار خامس فزہر وانار واظہر النداوۃ فقال جبرئیل ھذا مسمار الحسین فاسمرہ الی جانب مسمار ابیہ اخرکا پانچوین کیل نجی اللہ نی کف نیاز پر اوٹہائی کہ وہ برق ساطع سی کہین زیادہ عرصہ نظر مین چمکی اور تراوت دکہائی جبرئیل نی کہا یہ نام حسین کو بہی اوسی برابر مسمار حیدر کرار اونکی الدکی جڑو فقال نوح یا جبرئیل ما ھذا النداوۃ فقال ھذا الدم فذکر قصۃ الحسین وما تعمل الامۃ بہ فلعن اللہ قاتلہ وظالمہ وخاذلہ نوح نی پوچہا ای حامل وحی خدا یہ رطوبت کا سبب بتا کہا خون کی علامت ہی جو بدن سی اونہین بہیگا جب تلوار و تیر و نیزہ سی وہ جسم گل پیرہن چور ہویگا پس سارا قصہ امام حسین علیہ السلام کا بیان کیا جو ظلم و جفا امت بیدین کریگی وہ ماجرا سنا دیا نوح نی رقت و زاری میں قاتلان و ظالمان و دشمن سرور کو نفرین کی اسمی اونکی واسطی زیادتی عذاب سقر طلب کی عن سعد بن عبد اللہ قال سألت القائم عن تاویل کہیعص قال ھذہ الحروف من انباء الغیب اطلع اللہ علیہا عبدہ زکریا سعد ابن عبد اللہ کہتا ہی ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی حضور مین کہا ان حروف مقطعات کی تاویل کو صاحب الامر

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور دلیل این حروف کہیعص کے جنہا رسانحہ عاشورا ایجاب کرتا

صلواۃ اللہ علیہ سی پوچہا فرمایا یہ اخبار غیب سی ہین مانند رمز و کنایہ جو اللہ نی اوسپر اپنی بندہ شایستہ زکریا کو واقف کیا ثم قصہا علی محمد علیہ وآلہ السلام وذلک ان زکریا سئل اللہ ربہ ان یعلمہ اسماء الخمسۃ فاہبط علیہ جبرئیل فعلمہ ایاہا پہر اوس ماجرا کو اپنی خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سی دوہرایا اور وہ یون تہا کہ زکریا نی اللہ سی دعا کی جہی نام مبارک پنجتن کی تب جبرئیل وہیر نازل ہوئی اسمای مقدسہ آل عبا تعلیم کئی فکان زکریا اذا ذکر محمدا وعلیا وفاطمۃ والحسن سری عنہ ہمہ وانجلی کربہ واذا ذکر اسم الحسین خنقتہ العبرۃ ووقعت علیہ البہرۃ پس زکریا جب نام محمد وعلی وفاطمہ وحسن علیہم السلام کو زبان پر لاتی غم دور ہوتا اور سرور دلمین بڑہتا شادمان ہوجاتی ہرگاہ اسم حسین مظلوم کا ذکر آتا پریشان ہوتی بہلا ہر تاسہ چشم کا دریا بہتا رقت سی دم گہبراتا فقال ذات یوم الہی ما بالی اذا ذکرت اربعۃ منہم تسلیت باسمائہم من ہمومی واذا ذکرت الحسین تدمع عینی وتثور زفرتی ایکدن عرض کی بار الہا کیا باعث ہی جہی جب چار نام کو پڑہتا ہون حزن والم سی تسکین پاتا خوشی مناتا ہون جبہم پانچوان اسم حسین حال شور و شین کہتا ہون روتا و نالہ و فریاد سی جوش مین آتا ہون فانباہ اللہ تبارک وتعالی عن قصتہ وقال کہیعص فالکاف اسم کربلا والہاء ہلاک العترۃ الطاہرۃ والیاء یزید وہو ظالم الحسین والعین عطشہ والصاد صبرہ پس حق تعالی نی اوس قصہ کا اخبار زکریا کو سنایا اور تاویلات حروف سی پردہ خفا دور کیا اور بتایا یعنی کاف سی مراد زمین کربلا مہبط کرب وبلا اور ہا سی ہلاکت وقتل عام اولاد نبی روز عاشورا پاسی کشندہ عترت طاہرہ یزید اور وہی امر ظلم وجفا عین سی اشارہ پیاس کی شدت مین جان کا جانا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اطراف کربلا تا ذیل کہیعص مین جیسا بر سانحہ عاشورا بجناب زکریا

صادر ہی صبر و تسلیم و رضا پر انکا ثابت رہنا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ زَكَرِيَّا لَمْ يُفَارِقْ مَسْجِدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَنَعَ فِيهِنَّ النَّاسَ مِنَ الدُّخُولِ عَلَيْهِ وَأَقْبَلَ عَلَى الْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ وَكَانَ يَرْثِيهِ جب زکریا نی سارا واقعہ جانگزا سنا مسجد مین جا کی صف ماتم بچھا کی تین شب و روز آنا جانا سبکا بند کیا رونا پیٹنا نالہ و فریاد کی شور ہر دم برپا ہوتی تھی آواز سوز و گداز سی گرمی ہنگامہ عزا مین مرثیہ پڑہتی تھی پس ای پیروان امام ہدی اور محبان پیشوای ارض و سما اُنکی غم اور الم کا تصور کرو اور اس ایام کی واقعہ جانکاہ سی غافل نہ ہو کہ مولا ہماری احاطہ مصیبت مین گرفتار تہی بعزم شہادت پر جان و مال فدا کرنیکو طیار تہی فنظم لمولفہ کعبہ سی جب امام امم کربلا چلی + ارض قدس اپنی رونق ہو کی مصطفی چلی نکلا حرم سی قافلہ یون اہلبیت کا + جیسی ریاض خلد سی باد صبا چلی آگی علم نبی کا نشان علی لیی + سایہ مین جسکی اوج کی نور خدا چلی اوس ان سوار دوش نبی کی رکاب مین میکائیل و جبرئیل بصدق و صفا چلی + انصار و اقربا شہ والا حشم کی ساتھ + مقتل مین سر کی دینی کو راہ رضا چلی ارواح انبیای سلف مین یہ شور تہا + حق کی وصول وعدہ پہ اہل وفا چلی چاروں طرف سپاہ بلا نی کیا ہجوم شمشیر و تیر و نیزہ لیی اشقیا چلی + کاٹین جگر کو حیدر و زہرا کی اسلی شمر و عمر کی خنجر ظلم و جفا چلی + محتاج مغفرت ہی نظیر حزین ترا + عقبی مین جسکی ساتھ سبہ شاہ کربلا چلی

مجالس وداع امام حسین علیہ السلام از مکہ معظمہ و ملاقات شتا بسوی او در ہر منزل شوق

رہروان منزل مقصود و قدم زنان محفل قرب معبود + مشتاقان کوی وصال و جانبازان معرکہ ابتہال و ارز دمندان درد و بلا و مسافران وادی کربلا اخبار ہجرت امام حسین علیہ السلام کو مکہ سی طرف عراق پر نفاق کی یون بیان کرتی ہین کہ سبط اکرم و قبلہ عالم کا امام

وكان تصنيف اليمين في المسجد الذي ينزل الحاج في كل سنة
في المنام قد رأيت الناس
رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله
بن عبيد عن ابي حبيب الناجي قال
ابو عبد الله الحافظ باسناده عن محمد
مسائل بعينها ومن ذلك ما رواه الحاكم
فقال لي يا علي ان احتجت هذه وجوابها

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا راہ مین ششتر سوار کا خبر کوفہ لانا اور شہادت مسلم کا آنا

معبود مین ایسا ہوا کہ جیسی چشمِ اعمٰی کو نور اور دلِ شیدا مین سرور آیا۔ پس ہم اصناف بنی آدم مقدمِ مکرم کی زیارت کو آتی اور تمتع دارین مناسکِ طوافِ خدمت سی پاتی خازنانِ کنوزِ سعادت مفتاحِ رحمت سی ابوابِ ہدایت کہولتی تہی اور واقفانِ رموزِ غایت طریقِ شہادت اور سبیلِ شفاعت کی رہبر ہوتی تہی معاندین کو رشک و حسد کا جوش آتا اہلِ کین مشرکین کا پیام ہر روز شام کو جاتا۔ امام حسین کی رونقِ ایام زیادہ ہوتی ہی ہر طرفسی خلق اونکی پاس اژدہام کرتی ہی یزید نی اپنی سپاہ کو حج کی بہانی سی کعبہ مین بہیجا۔ اور در پردہ گرفتاری شاہ یثرب و بطحا کا حکم دیا۔ سبحان اللہ کیا دنیا کا انقلاب ہی کہ جسکی نانا کا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ خطاب ہی اوسی کو کوئی قطعہ زمین پر آرام نہ لی جانو مال سی کہین مطمئن نہ ہی اگر اہل و عیال کو وطن سی نکالی خانۂ خدا مین پناہ لی تو وہان بہی ستانی کو اشقیای امت کی روسیاہ چلی آوین حرمِ محترم مین ہر جا نثار جتنی کبوتر کی فدائی جوانانِ ربانی تہی فرزندِ خیر الورٰی دلبندِ علیِ مرتضٰی پارۂ دلِ فاطمۂ زہرا کی نام وہ باقی نہ ہی یہ خبر سنکی حضرت مایوس و پریشان ہوی ناچار تدارک سفرِ عراق کی سامان کیی مروی ہی اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا عَزَمَ عَلَى الْخُرُوْجِ قَامَ خَطِيْبًا سندِ معتبر سی روایت کی ہی کہ جب مسافرِ منزلِ خلد کی سواری طیار ہوئی امام حسین علیہ السلام فی مقامِ ابراہیم مین جلوہ کنان امامت کا خطبہ کہڑی ہوکی پڑہا وَقَالَ مَنْ كَانَ بَاذِلًا فِيْنَا مُهْجَتَهُ وَمُوَطِّنًا عَلٰى لِقَاءِ اللّٰهِ نَفْسَهُ فَلْيَرْحَلْ مَعَنَا فَاِنِّيْ رَاحِلٌ مُصْبِحًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فرمایا جو کوئی سعادت کردار ہم اہلحرم کیواسطی اپنی جان کو نثار کری اور سبیلِ شہادت سی لقای پروردگار جویا ہووی میری ساتہ چلی کہ انشاء اللہ فجر کو یہان سی جاونگا جہان تک تقدیرِ الٰہی لیجائی قدم تسلیم و رضا بڑہاونگا وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا محمد حنفیہ کا منع کرنا

اَحَلَّ مِنْ اِحْرَامِهِ وَجَعَلَهَا عُمْرَةً لِاَنَّهُ لَمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ مَخَافَةً وَارِث

مکہ و منی نی سات شوط بیت اللہ کی طواف کئی صفا و مروہ مین وہ قبلہ دین ساعی ہوی

اِحرام اعمال حج کو عمرہ سی بدلا اسواسطی کہ اتمام مناسک مین خوف سی رہنا ممکن نہ تہا

وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِلَى

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي اَرَادَ الْحُرُوجَ فِي صَبِيحَتِهَا عَنْ مَكَّةَ

حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کی ہی فرمایا جس رات کی صبح کو جناب امام حسین علیہ السلام نی

مکہ سی عزم سفر کیا محمد ابن الحنفیہ مضطرب الحال خدمت اقدس مین آئی اور ادای سلام و تحیت

رسم تعظیم و بزرگی بجالائی فَقَالَ لَهُ يَا اَخِي اِنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ عَرَفْتَ غَدْرَهُمْ

بِاَبِيكَ وَاَخِيكَ وَقَدْ خِفْتُ اَنْ يَكُونَ حَالُكَ كَحَالِ مَنْ مَضَى عرض کی ای

امام و حجت رب انام اہل کوفہ کی فریب و غدر کو آپ پہچانا ہی کہ پدر نامدار و برادر عالیقدر

کیا معاملہ کیا ہی مین ڈرتا ہون جو تم وہان جاؤ کہ وہ طبع شریف بہی ایذا و ستم اونکی

ہاتہ سی اوٹہاؤ اون نامردونکی قول و قرار کا اعتبار نہین نہ وفای عہد اونکو میسر ہوا کی

آئین کہ واری نہین امیر المومنین حیدر کا فرق مبارک شگافتہ ہوا حسن مجتبی کا جگر لخت لخت زہر

تافتہ ہوا سب ابا و اجداد بزرگ مارے گئی اور تم ہیچ سادات کی نشانی باقی رہی فَاِنْ

رَاَيْتَ اَنْ تُقِيمَ فَاِنَّكَ اَعَزُّ مَنْ بِالْحَرَمِ وَاَمْنَعُهُ مناسب جانتا ہون کہ چند روز

حرم الہی مین اقامت کر و یہان امن و امان ہی عزت و حرمت مین گردش روزگار سی بچی

فَقَالَ لَهُ يَا اَخِي قَدْ خِفْتُ اَنْ يَغْتَالَنِي يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِالْحَرَمِ فَاَكُونَ

الَّذِي يُسْتَبَاحُ بِهِ حُرْمَةُ هٰذَا الْبَيْتِ جواب دیا ای برادر گرامی قدر یہان کہتے

رہتا ہون ارادہ ہی جو کہین چلا جاؤن مبادا یہان مجہکو قتل کریں اور حرمت بیت

دسویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور منع محمد حنفیہ میں بیان عذر مولا

کبریا کی حرمت کو وہ بیجا ملحوظ نہ کہیں ایسا نہو کہ زمرۂ منافقین بے ادبی سے پیش آئیں حرم خدا میں
آلِ رسول کا لہو بہائیں فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَإِنْ خِفْتَ ذٰلِكَ فَصِرْ إِلَى الْيَمَنِ أَوْ
بَعْضِ نَوَاحِي الْبَرِّ فَإِنَّكَ أَمْنَعُ النَّاسِ بِهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ أَحَدٌ اے سبط مصطفیٰ
اگر اس جا رہنے سے خوف ہے بربادیِ حرمت حرم کا تو اختیار کرو سفر ملک یمن اور صحرا و بیابان
عالم کا تا وہاں جا کی پناہ و آرام ملے دست جفای اعدا عترت نبی کی دامن تک نہ پہنچے در آ
دشت غربت میں پھرتے رہو بلکہ آزار و ستم سے امید نہ رکھو فَقَالَ لَهُ أَنْظُرُ فِيمَا قُلْتَ جناب
امام حسین علیہ السلام نے جواب دیا بہت اچھا اے برادر جو تم نے کہا اوسمیں غور کرونگا فَلَمَّا كَانَ
السَّحَرُ ارْتَحَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جبکہ دن گذرا مصیبت کی رات ہوئی شاہ دین نے
سب حرم کو عماری اور محمل میں بٹھا کے جانب عراق توجہ کی فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ
فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ وَقَدْ رَكِبَهَا ناگاہ یہ خبر وحشت اثر محمد ابن الحنفیہ کو پہنچی
فرط قلق اور اندیشۂ خطر سے تاب توقف نہ رہی دوڑتے ہوئے سر راہ حضرت آئے مہار ناقۂ سواری
پکڑ کے چلائے فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي أَلَمْ تَعِدْنِي النَّظَرَ فِيمَا سَأَلْتُكَ اے جان جہان ارشاد ہوا
اے سرو روان باغ رسالت آپ نے مجھ سے نہیں فرمایا تھا کہ جو مشورہ دیا ہے مراتب خیرخواہی کا ذکر ہوا
لامحالہ اوسمیں فکر و غور کرونگا جو اصلاح وقت دیکھوں اوسپر چلونگا قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا
حَدَا بِكَ عَلَى الْخُرُوجِ عَاجِلًا امام انام نے کہا البتہ تم سے اقرار ہوا تھا عرض کی پھر کیونکر آپ نے
جلدی قدم باہر نکالا ہماری الفت غمزدہ یثرب و بطحا کو اوجاڑا قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بَعْدَ مَا فَارَقْتُكَ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ اخْرُجْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ أَنْ يَرَاكَ قَتِيلًا حضرت نے فرمایا
اے برادر غمخوار جب تم سے رخصت ہو کے قدم بڑھائے میرے پاس نانا رسول خدا تشریف لائے پیار و
محبت سے فرمایا کہ یا حسین مکہ سے باہر جاؤ بطریقۂ سعادت چاہا کہ دشت کربلا میں آپکو پہنچاؤں

دسویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اور راہ مین شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

منظور مشیت وارادۂ پروردگار ہی تہین قربانی راہ وفا دکہنی ظہورِ مصلحت اسمین مشیّار ہی کہ تن سرجدا نیزی پر جابجا پھری یہ محاسن خونِ گردن سی لال ہو اور بدن سُم توسن کا پامال ہو فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اس کلام جگر خراش کی سماعت سی محمد ابنِ حنفیہ نی واحسرتاکی نعری ماری زبانِ تاسف سین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پکاری جوشِ غم اور الم سی ہوش نہ رہی انکہونسی دریای سرشک بہی قَالَ فَمَا مَعْنٰى حَمْلِكَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءَ مَعَكَ وَاَنْتَ تَخْرُجُ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ دلِ بیقرار اور دیدۂ اشکبار سی بولی ای فرزندِ احمدِ مختار ای مظلومِ بیکس و بی یار ہرگاہ یہ صورت ہی تو عورات حرم کا ساتھ لیجانا ایسی سفر مین خلافِ مصلحت ہی آپ وادی غربت مین سراسیمہ و پریشان پھرینگی زنان نالان اور چھوٹی بچی بکہ شرِ اعدا سی کہان بچا کی رکھوگی بعضی ان مین سن رسیدہ ضعیفہ ہین کوئی طفلِ شیرخوار و چند بنات صغیرہ ہین کاش یہ کاروانِ ناموس کو بھی سونپ دو زینب خاتون وام کلثوم وسکینہ و فاطمہ کو یہان رکھو فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ اَنْ يَّرَاهُنَّ سَبَايَا اوس مظلوم نی کہا ای برادر یہ نہین ہوسکتا ہی بدستی کہ قادر توانا محلِ امتحان مین چاہتا ہی اون سبکو اسیرِ طوق و زنجیر مین گرفتار دیکہی اور میری خواہر و دختر اونٹ پر سوار پھری جو مجھی عالیہ شہادت ملی اور اہلبیت کو سوزِ بلا و محنت سی کلیجہ جلی فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَمَضٰى ناچار محمد ابن الحنفیہ نی یہ گفتار سنکی صبر ورضا پر توکل وسلام وتحیت ادا کیا اور مآل کار برادرِ نامدار کا حوالۂ مشیت وارادی کو سونپ دیا نالان وگریان مراجعت کی اور دلمین تشنۂ شیر جانِ عترت طہارت رہی مُرْوِيَ فِيْ كِتَابِ الْمُنْتَخَبِ لَمَّا تَوَجَّهَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَسِيْرِهٖ اِلَى الْكُوْفَةِ دَنٰى اِلٰى مَنْزِلٍ اِسْمُهٗ سُوْقٌ کتابِ منتخب فخری مین لکہا ہی جب شہسوارِ دوشِ رسول خدا کا قافلہ جانب کوفہ چلا ہی اوس منزل مین وارد ہوا کہ جسکا نام سوق ہی

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

امام سوقت تہا قرینہ سی جا بجا خیام فلک احتشام بر پا کئی عترت طاہرہ عماری اور محمل سی اوترکی رونق افزای محل و ماوا ہوی فَجَلَسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاحِيَةً عَنِ النَّاسِ سراپردہ اما(مت) کہ ہمپایہ عرش علا تہا فرش بچہایا اور اوسمین کرسی عز و تمکین کو اوج شکوہ پر رکہا علاحدہ سب خلق سی مسند آرای سریر شہادت نی فرازین جلوہ کیا سطحہ خاک کو افلاک پر اوس جلسی کا فخر و مباہات ہوا وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَسَأَلَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ نور چشم رسول چارون طرف صحرا و بیابان کو نظر یاس و حسرت سی دیکہتی تہی اور تلاش حال وکیل جلیل مسلم بن عقیل مین راہ وصول تکتی تہی ناگا ایک شتر سوار جانب کوفہ سی شتابان اور نالان آیا ہر گاہ مقابل حرم سرای جناب سرور شہیدان سی گذرا حضرت نی اوسکو اشارہ سی بلایا خبر اور نامدار کو اوس تیرا سی سوال فرمایا پوچہا ای بندہ خدا تونی میری مسافر کو ایا کہین دیکہا ہی مسلم کو اوس شہر پر دغا مین کس طور سی پایا ہی فَبَكَى الرَّجُلُ وَرَمَى الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ وہ برگشتہ نصیب نام مسلم سنکی بہت رویا اور اجلدی سی اوترکی سلام اور تحیت بجالایا عمامہ کو سر سی دور پہینکا گریبان جامہ صبر و شکیبائی کو چاک کیا فَقَالَ لَهُ يَا سَيِّدِيْ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوفَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ هَانِيًا وَمُسْلِمًا مَقْتُولَيْنِ وَبُعِثَ بِرَاْسَيْهِمَا اِلٰى يَزِيْدَ قریب کرسی مولا کی کہڑا ہوا نالہ و بکا مین دلکو سینہ الاعتراض کی یا ابن خیر الوری مین کوفہ سی باہر نہین نکلا جب تک ہانی ابن عروہ اور مسلم ابن عقیل کو شہید تیغ جفا دیکہا دونوکی سر انور تن سی کاٹی گئین نیزی پر چڑہا کی یزید کو بہیجی گئین لاشین بی گور و کفن پڑی تہین ابہی قبر مین بہی نہین گڑی تہین ثُمَّ قَالَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ امام حرم برفی پہر فرمایا کہ حکم قدر و قضا بعض کی ہلاکت مین گذر گیا ہی اور کسی کی جان کو وہ صدمہ اوٹہانا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار کا سانحہ مسلم کی بہنا بنت مسلم کا ماجرا

ابہی باقی رہا ہی وَسَارَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وہ سانی لا ینو الا بعداز

ادای کلام محبت فرجام چلا گیا اور حضرت کی اصحاب و اقربا مین کسیکو اوسکا حال معلوم نہ ہوا

نُقِلَ وَكَانَ لِمُسْلِمٍ بِنْتٌ عُمْرُهَا اَحَدَ عَشَرَ سَنَةً مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

منقول ہی کہ مسلم کی ایک دختر گیارہ برس کی سن مین امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ تہی

رقیہ بنت علی خواہر سید الشہدا علیہما السلام اوسکی مادر ذیجاہ تہی فَلَمَّا قَامَ الْحُسَيْنُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَجْلِسِهِ جَاءَ اِلَى الْخَيْمَةِ فَقَرَّبَ الْبِنْتَ وَقَرَّبَهَا مِنْهُ مَنْزِلَهَا

خامس آل عبا یہ ماجرا اسکی اپنی جا سی اوٹہی خیمہ اہلبیت مین تشریف فرما ہوکی بیٹہی بنت

مسلم کو پیار مین نزدیک بلایا زانوی محبت کی قرین عزت اور توقیر سی بٹہایا گلی لگایا پیشانی کو

بوسہ دیا دست شفقت سر پر پہیرا بالونکو پنجہ مرحمت سی سلجہایا گرد و غبار ملال چہرہ سی پونچہا

مگر جوش غم سی روی حضرت متغیر ہوا بیساختہ آنسو کا دریا آنکہو نسی بہا آہ و نالہ کو سینہ مین

ہرچند ضبط کیا مگر بیقراری دل نی پردہ رقت اوٹہا لیا فَحَسَّتِ الْبِنْتُ بِالشَّيْءِ

لِاَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ مَسَحَ عَلَى رَاْسِهَا وَنَاصِيَتِهَا كَمَا يَفْعَلُ

بِالْاَيْتَامِ وہ دختر اس محبت تازہ اور الفت بی اندازہ سی گہبرائی اوسی مصیبت بی پدری

اور تباہی کی دربدری یاد آئی کہ حضرت مثال آبای یتیم اوسی دلاسا کرتی تہی نگاہ حسرت

یاس مین دیکہہ کی آہ سرد بہرتی تہی فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَا رَاَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ

تَفْعَلُ بِيْ مِثْلَ هٰذَا الْيَوْمِ اَظُنُّ اَنَّهُ قَدِ اسْتُشْهِدَ وَالِدِيْ پس وہ لڑکی شدت

اندوہ سی بیقرار ہوتی غلبہ حزن اور ملال مین عرض کی ای عم کرام وای سرپرست ایتام

آجکی دن سی پیشتر آپکو اپنی نسبت ایسی مہربانی کرتی نہ دیکہا تہا یہ سلوک اطفال یتیم کی ساتہہ

ہوتا ہی جو میری اوپر لطف جدید سی ہوا گمان ہی کہ میری والد نی شہادت پائی جنابکی

دسوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء اشتر سوار کا ماجرای مسلم کہنا اور بنت مسلم و سکینہ کا ماتم کرنا

روزگار نے جو شب مصیبت دکہائی فلم یتمالک الحسین من البکاء و بکی بکاءً
شدیدًا یہ کلام حسرت انجام سنکے امام علیہ السلام کو تاب ضبط بکا نرہی ڈاڑہین مارکر
ایسا روئے کہ ریش مبارک سیل اشک سے تر ہوئی و قال یا ابنتی انا ابوک و بنایّ
اخواتک فرمایا ای آرام جان زار اب صبر و تحمل کی جا ہی تمہاری پدر کو خلق سے فانی شہید
جانا کیا ہی جو قضا و قدر سے گذری اوسمین دل حزین کو تسلی دو صدمۂ مرگ تاب کی زیادہ
بیتاب نہو نالہ و فریاد سے چپ رہو عزت و حرمت مین خاطر جمع رکہو آیندہ مجہی بجای پدر بزرگوار
سمجہو سیری بنات کو اپنی بہن اکبر و اصغر کو بہائی جانو دنزات اطفال کی ساتہہ جی بہلانا
جو حاجت ہو وہ زینب و ام کلثوم سے مانگ لانا فصاحت و نادبت بالویل
والعویل ذکر قتل مسلم سے اوس یتیم مضطر کا حال غیر ہوا رقت کا جوش واویلا کا خروش مین سے
آسمان کو پہونچا گویا زبان حال سے نوحہ اور بین کرتی تہی خاک پر پچہاڑین کہاتی تہی
ہای بابا در غربت کی مبتلا بیکس و بے اقربا مظلوم و تنہا تمہین شہر ناپرسان مین شہید کیا
بے خطا سر تن سے اوتار لیا معلوم نہین مرتی دم پیاس مین پانی بہی دیا ہی یا تشنہ لب مارا
تمہاری لاش نے کفن اور کا فور پایا ہی یا تن مجروح عریان رہا ہی کیا جانو ستمگارون نے دفنا دیا
اوٹہا یا ہی یا خاک و خون مین پڑا ہی کسی خدا ترس نے عزا و ماتم مین سوگ رکہا ہی یا رسم سوم
چہلم کو چہوڑا ہی ہای مصیبت مرتی وقت سختی و مصیبت کسکو سنایا ہوگا آنکہون پر تنہائی مین
رومال کب باندہا ہوگا افسوس تمہین خواری و زاری سی پردیس مین موت آئی جو بیٹے
سن مین ملک فنا کی بہی حسرت یتیمی دکہائی فسمعوا اولاد مسلم ذلک الکلام و سمعوا
صعدوا ابکوا بکاءً شدیدًا ورموا عمائمہم الی الارض ناگاہ یہ کلام جانکاہ
فرزندان مسلم کی سماعت مین پہنچی نوحہ اور افغان سے چلائی اہ سر دیکہ کر خواہر کی پاس دوڑی

دسویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شتر سوار کا ماجرای مسلم کہنا اور بنت مسلم وسکینہ کا ماتم کرنا

شدت سی رقت اور شیون و ماتم کیا گریبان پہاڑا عمامہ سر سی اپنی پہینک دیا سارے جوانان
بنی ہاشم اونکی ساتھ مصروف عزا تہی اہلبیت کی ہموٹی بڑی او سدم مچا تہی قُلْ وَمَا قَالَ
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هٰذَا الْحَالِ وَقَتْلِ مُسْلِمٍ راوی کہتا ہی اس حال پرملال میں
امام حسین علیہ السلام کو جانی سی کوفہ کی توقف رہا او قتل مسلم برادر والا مقام پر کمال
تاسف ہوا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ هُمُ الَّذِينَ أَعَانُوا عَلَى قَتْلِهِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَنَهَبُوا لِلْحَسَنِ وَضَرَبُوهُ بِالْخَنْجَرِ عَلَى فَخِذِهِ فرمایا اہل کوفہ عجیب
خلق بیوفا جماعت پر دغا اور بیحیا ہیں کہ ہم عترت رسول خدا کی ستانی پر ہمیشہ مہیا ہیں امیر
المومنین علی علیہ السلام کی قاتلوں کو سہارا دیا حسن مجتبیٰ کی مال و اسباب کو سب لوٹ لیا
اونکی رانیں خنجر ستم کا بولہ مارا شرم اور مروت کا لحاظ ایک قلم چہوڑا فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ
وَبَكَى بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى أَخْضَبَتْ لِحْيَتَهُ بِالدُّمُوعِ ساری بہائی بہتی حضرت کے
پاس فراہم ہوکی رونی پر فرط اندوہ او قلق سی چلائی دم سرد ہہر کی بیہوش ہوئی استعبرا او حضرت کی
اشک حسرت آنکہون سی بہی کہ محاسن شریف کی بال تر ہوگئی کتاب عین البکا میں ملا
علی نقی نی لکہا ہی کہ فرزندان مسلم نی اوس وقت سید الشہدا سی کہا ہی کہ ہم جا نہ ونراتے ہیں
لینگی جب تک باپ کی قاتلون سی انتقام نہ لینگی جیسا اونکو مرتبہ شہادت ملا ہی راہ خدا میں
آفت و بلا میں ہجوم کیا ہی ہم بہی وہی راہ جائینگی بیدریغ تیغ رضا و تسلیم سی گلا کٹوا دینگی
ای اہل عزا و محبان شاہ کربلا قدر قضا نی خاندان اہلبیت مصطفی پر عجب دست جفا
بڑہایا دو صبیہ مرضیہ کو درد یتیمی میں داغ بی پدری کا دیا ایک رقیہ خاتون بنت مسلم
محزون تہی دوسری سکینہ مخزون دختر امام ہمایون تہی اگرچہ شیرین بیان سوسن ثنا لال
ضمان ہی لاکن تفاوت از زمین تا آسمان ہی رقیہ نی جو شعر غربت میں باپکا مارا جانا سنا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شتر سوار کا خبر مسلم لانا اور ماجرا بنت مسلم و سکینہ کا

تو سر بیت امت خیر الانام امام حسین علیہ السلام نی اوسکو چہاتی سی لگایا۔ پیار و محبت سے
پیشانی کو بوسہ دیکی اغوش ناز مین بٹہایا۔ سکینہ کو زین خونچکان سی سر مخبر کی جو والد کا
سر جدا ہونا نظر ایا۔ تو لشکر شقاوت تنکی تلوارین لیئی اوسی کو دوڑا۔ خیمہ سی نکالکی زیور
اور خلخال و معجر بہی نچہوڑا۔ زکیہ روتی تہی کہ ہای بابا کی جنازہ کو قصر مین لٹکایا ہی۔ سکینہ
دیکہتی تہی کہ پدر کی لاش پی سر پر گہوڑو نکو دوڑایا ہی۔ زکیہ کو مرگ والد مین المحرم سے
سبہا کی عزت اور توقیر بڑہائی۔ سکینہ نی شہادت پدر مین رونی پر اعدا کی مار کہائی۔
زکیہ کو عزای قبلہ گاہ کا جو سوگ اوتارا تو زیور پہنایا۔ سکینہ کو مصیبت بابا مین گوہر چہینا
تو کان سی لہو بہایا۔ زکیہ یتیم ہوکی ماور و خواہر کی ساتہ جا بہلاتی۔ بستر آرام پر سوتی رہی
آب و طعام لذیذ پیتی اور کہاتی۔ سکینہ در بدر پہرتی اور بہمرہ دوری مین والد کی جلاتی
اسیر و قید تنگی اونٹ پر سوار در بدر پہرائی جاتی۔ زکیہ اپنی مان بہن کو چین سی شاد مان
دیکہتی غم پدر اور الم غربت دل سی بہولی رہتی۔ سکینہ ساری کنبی کو نا محرمونکی مجمع میں
اور خوار نظر کرتی۔ دخترات خاک زندان اور خرابہ مین کرتی پڑتی آہ سرد بہرتی۔ زکیہ ایک
ماتم مسلم سی بیقرار و اشکبار رہتی کہ اوسکی ساتہ پرسا دینی کو ہر ایک بی بی سوگوار تہی
سکینہ اٹہارہ شہید چچا اور بہائی کی لاش خاک و خون مین دیکہہ کی فگار تہی اور اوسکی
ہمراہ تشہیر کوچہ و بازار تہی۔ زکیہ کو بابا کی سوم و چہلم مین نوازش امام جامہ نو پہنایا
ہر منزل مین سفر کی پردہ خیمہ مین حرمت اور عزت سی بٹہایا۔ سکینہ کو روز شہادت والد کی
گہر لوٹا سراپرده جلایا۔ مان اور پہوپہی کا سر کہلا دکہایا۔ مثال گنہگاران روم و فرنگ و دیلم
کی دربار ابن زیاد و یزید کی بلوی مین پہنچایا۔ زکیہ نی عزیز و اقربا کی مہربانی سی مصیبت زمانہ
فراموش کی۔ سکینہ نی شدت جفا و محنت سی اخر کو قیدخانہ مین جان بر خروش دی تا

گیارہوین مجلس کہ سی روائکی سید الشہدا خطبۂ حمد و تذکرۂ فضائل خامس آل عبا

نظم لمولفہ سخن کوتاہ رقت کا سماسہے + فلک پر شور ماتم ہو رہا ہی + محبون کو دل سے ہر دم + لبون پر آہ و افغان کی صدا ہی + ہوی پیر و جوان مصروف شیون + سر شک چشم سی دامن بھرا ہی + کوئی مومن نہین ہو لیکا ہرگز + ازل سی ہمکو غم شہ کا ملا ہی + وہ در دانگیز ہین ناظر کی اشعار + ہر ایک مصرع زبان کربلا ہے

گیارھوین مجلس غریب نینوا کا جا کر فلک سی ستارہ مین آئین کا پیا باز گشت وضع لا انتہا

وخلا ازفناکا عوض دیتہا دیتہ طور انا اولا ابی عبد اللہ کا فرزند امام حسن علیہ السلام کی شرف پایا نا

دنیا عجب مجلس ہین جہان رونیکا عمل ہوتا ہی + اوس جا کدیہ ختم رسل ہوتا ہی + داغون سے کنول دلونکی روشن کرلو + زہرا کا چراغ اہ گل ہوتا ہی + دنیا عجب فردوس سی روح مصطفی آتی ہی + پھولون مین بسی ہوئی صبا آتی ہی + کہبراین نہ گرمی سی عزا داران حسین + یہان گلشن جنت کی ہوا آتی ہی + دنیا عجب نزخلق مین مرد با حیا کو نہ ملی + کچھہ فیض امیر ون ہی گدا کو نہ ملی بازار جہان مین کیا عجب ہی ای انس + کر منفر فاوس ہی وفا کو نہ ملی دنیا عجب راحت مین ہوئی بسر کہ اپنا گذری + کیونکر تا ریک گہر مین تنہا گذری + ای گنج محمد کی زہی والو افسوس کس سی پوچہی کہ تمپہ کیا کیا گذری + تمہید بکا فضائل سید الشہدا تقدیر بلا یا کی عوض مین عطایای امامت نَحْمَدُكَ يَا مَنْ اَجَلَّ مُصِيبَتَنَا بِالصَّاحِبِ الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ وَالدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ حمد و سپاس کرتا ہون خدا کی جسنے بڑہائی ہماری مصیبت ہی بسبب شہادت اور محنت اوسکی جسپر طغیانی غم پی در پی تسبیح سرشک اہل ولا نام ہی مولا کی جوش زن ہین اور آسمان و زمین اوسکی ذکر سی حزن مین الْمَطْرُوحِ الطَّعِينِ وَالْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ جو میدان مین گرایا گیا سیف و سنان -

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا تذکرہ فضائل خامس آل عبا

انہیں کاٹی گئیں رگیں دل و گردن کی تیغ بران سے اَلذَّبِیحِ الْعَطْشَانِ وَالسَّلِیبِ الْعُرْیَانِ
وہ پیاس کی شدت میں تڑپتا ذبح کیا ہے اوسکی بدن صد پارہ سے جامۂ خون چکان اوتار لیا
شَیْبَتُهُ بِدَمِهِ خَضِیبٌ وَجِسْمُهُ عَلَی الْأَرْضِ تَرِیبٌ ریش سفید کو خون سے فرق
پیشانی کی خضاب ہوا بدن بے سر خاک میں آلودہ دہوپ سے جلتا پڑا رہا اَلْمُعَفَّرِ الْخَدَّیْنِ
سِبْطِ رَسُولِ الثَّقَلَیْنِ وہ شہید جسکی دو نو رخسار زمین گہوڑے سے گرتی وقت ٹوٹے
وہ مظلوم سعید فرزند رسول جسے خیر الورےٰ نے امت کے پاس اپنی امانت رکھی مَوْلَانَا
وَمَوْلَی الْکَوْنَیْنِ إِمَامُ حُسَیْنٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ وہ آقا سیر کونین کا مولا ہے حضرت
امام حسین علیه التحیة والثنا ہے فَعَزُّوا یَا إِخْوَانِی فَاطِمَةَ الْبَتُولَ عَلَی ابْنِهَا الْمَقْتُولِ
پس اے برادران ایمانی ماتم پرسی کرو فاطمہ زہرا کی بتول عذرا کو تعزیت سید الشہدا کی
فَوَاحَسْرَتَاهُ لِجُسُومِهِمُ الْمُرَمَّلَةِ بِالدِّمَاءِ وَوَالَهْفَتَاهُ لِأَفْوَاهِهِمُ الْیَابِسَةِ
مِنَ الظَّمَاءِ ہائے افسوس و دریغ ہے اون اجسام سادات انام پر جو لہو سے اپنی رنگین
لال ہوے اور بہت حسرت ہے اون دہان و سیارک لب و زبان پر جو شدت تشنگی اوس
سے خشک و بیحال ہے ع عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ الْمُثَنَّی الْهَاشِمِیِّ قَالَ قُلْتُ
لِأَبِی عَبْدِاللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ فِدَاکَ مِنْ أَیْنَ جَاءَ لِوُلْدِ الْحُسَیْنِ الْفَضْلُ عَلَی
وُلْدِ الْحَسَنِ وَهُمَا یَجْرِیَانِ فِی شَرْعٍ وَاحِدٍ کتاب علل الشرائع میں عبدالرحمان ابن مثنی ہاشمی
روایت کی ہے جو اونسے کہا میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے یہ مشکل پوچھی ہے میں تصدق
ہوں امام حسین کی اولاد کو حسن مجتبیٰ علیہما السلام کی فرزندوں پر کس وجہ سے شرف ہوا ہے
باوجود اسکی جو وہ دونو کا دریای امامت ایک ہی سرچشمہ سعادت سے ساوی نکلا ہے
فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا أُرِیکُمْ مَا تَأْخُذُونَ بِهِ اوس جناب نے جواب دیا تمکو سنت اون

انہیں سے خطاب ... ٢١

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا فضائل خامس آل عبا

جو اپنا مدعا پاوے مرتبہ بزرگی حضرت حسین علیہ السلام بتاوٴن تاکہ ساکت رہجاوے ان جبرئیل
نزل علی محمد و اما ولد الحسن بعد فقال له یولد لك غلام تقتله امتك
من بعدك جب امام حسن کی پیدایش سے چند روز گذرے تو ایک دن جبرئیل امین رسولخدا کی
خدمت میں نازل ہوے عرض کی قدرت باری نے چاہا ہے رحمت کردگاری کا تقاضا ہے
کہ نسل رسول میں فاطمہ زہرا سے ایسا لڑکا پیدا کرے جو بعد از تمہاری رحلت کی امت
جفا کی تیغ سے شہید ہووے فقال رسول الله یا جبرئیل لا حاجة لی فیه
فخاطبه ثلاثا وما ینطق عن الهوی نے فرمایا اے برادر جبرئیل مجھے ایسے فرزند کی حاجت
نہیں اور تین مرتبہ یہ سوال و جواب کی باتیں درمیان رہیں ثم دعی علیا فقال له
ان جبرئیل یخبرنی عن الله عز و جل انه یولد لك غلام تقتله امتی من بعدی
فقال لا حاجة لی فیه یا رسول الله فخاطب علیا ثلاثا پھر مخبر صادق نے
امام اور صاحب ناطق علی ابن ابیطالب کو بلا کے کہا اے برادر مجھکو جبرئیل نے خداوند جلیل کی طرف سے
پیام لاکے دیا کہ تمہاری صلب سے ایک بیٹا ایسا عالم وجود میں آئیگا جو میری وفات کے بعد
ظلم و ستم امت سے مارا جائیگا علی مرتضی نے بھی وہ مولود سے انکار کیا کہ میں دلبند غم پرور
لیکے کیا کرونگا اونسے بھی تین بار اس باب میں تکرار ہوئی کسی صورت بار مصیبت اوٹھا
نا سکے ثم قال انه یکون فیه و فی ولده الامامة و الوراثة و الخزانة
پھر جبرئیل نے کہا اے رسولخدا حضرت باری کی اس آفرینش میں مصلحت دیکھا کہ اوسمیں اور
اولاد امجاد میں عہدہ امامت و خلافت معین رہیگا بار وراثت انبیا و اسرار کبریا وہ
اپنی دوش پر لیگا فارسل الی فاطمة ان الله یبشرك بغلام تقتله امتی من
بعدی فقالت فاطمة لیس لی حاجة فیه یا ابة فخاطبها ثلاثا نبی بشیر و نذیر نے

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا تذکرہ فضائل و روایات و ولادت خامس آلِ عبا

فاطمہ زہرا کو خبر دی کہ ایزدِ قدیر نے تیری واسطے پیدایش ولد مقدر کی جو میری رحلت کے بعد
پیچھے امت بے رحم مار ینگی اور انواعِ محنت و اذیت میں اوسکو ڈالینگی بتولِ عذرا نے جواب دیا
مجھے اوسکا دیدار ناگوار ہے ایسا بیٹا جو شہید ہو نہیں درکار ہے اوسنے بھی تین دفعہ یہی کلام
درمیان میں آیا آخر کو رازِ نہان سے پردہ کھولا بھیجا یا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا لَا بُدَّ اَنْ يَكُوْنَ
فِيْهِ الْاِمَامَةُ وَالْوِرَاثَةُ وَالْخِزَانَةُ پیام سے غم و شادی کی محزون اور مسرور کیا
اور کہا کہ ضرور قبول کرو امرِ قدر و قضا اوسکی اوپر وراثتِ انبیا کا مرتبہ قرار پاتا ہے
کنوزِ امانت و خزانۂ رحمت حضرتِ ربانی کا سونپا جاتا ہے فَقَالَتْ لَهُ رَضِيْتُ
عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلِقَتْ وَحَمَلَتْ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَمَلَتْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ
یہ نوید سنکے فاطمہ نے گردنِ تسلیم جھکا دی عرض کی خدا و رسول جسمیں راضی ہوں مجھے
منظور ہے پس مزید قلق و اکراہ سے حمل رہا اور مدت چھ مہینے کا عرصہ گذرا ثُمَّ وَضَعَتْهُ
وَلَمْ يَعِشْ مَوْلُوْدٌ قَطُّ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ غَيْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پھر ولادتِ باسعادت ہوئی تو مسرت وقتِ اہلبیت کو توام ہوئی کوئی
مولود چھ مہینے کا پیدا ہو کے نہیں جیا سوائے حسین ابن علی اور عیسی ابن مریم علیہما السلام کی
جو اوپر جامۂ حیات رسا کیا فَكَفَلَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ہنگام پیدایش طاہر میں
کفالت امور پر امِ سلمہ کا اہتمام تھا روایتِ معتبرہ سے کتاب عیون العین فی ساتہ عورات سلمہ نے
ہر طرحکا سرانجام کیا فَلَمْ يَرْضَعْ مِنْ فَاطِمَةَ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا لَبَنًا قَطُّ فریقین کی احادیث
حسن اور صحیح میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنی والدہ خواہ دوسری خاتون کا شیر نوش
نہیں فرمایا ہے وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَاْتِيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَيَضَعُ لِسَانَهُ فِيْ فَمِ الْحُسَيْنِ
فَيَمُصُّهُ حَتّٰى يَرْوٰى رسولِ خدا ہر روز بتولِ عذرا کی قرین آتے تھے امام حسین علیہ السلام کو

گیارہویں مجلس مکہ سے عراق کو روانگی سید الشہدا تذکرہ امامت حضرت بنا اونکا عوض ملا

آغوش میں لیکی زبان مبارک اونکی دہان میں دیکی ہلاتی تہی وہ تشنہ کام زلال شہادت نانا کی

رسان کو جو سرچشمہ فضل و کرم تہی چوستی یہانتک کہ وہ تین دن رات کو سیر ہوتی فانبت اللہ

لحمہ من لحم رسول اللہ یس گوشت اور پوست اور خون ورگ و پی امام حسین کی بدن

جو پیدا ہوا خاتم انبیا کی اجزای جسم سے بڑہا اور وہی بحر سعادت کا شیفتہ تہا فلما انزل اللہ

تبارک وتعالیٰ فیہ شان میں امام حسین علیہ السلام کی خدا نی یہ ایت نازل کی ساری امت کو

اونکی شرافت سے معرفت کامل دی ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ

کرہا ووضعتہ کرہا وکان حملہ وفصالہ ثلاثون شہرا ظاہر معنی یہ ہین کہ وصیت

ہمنی انسان کو واسطی نیکی اور احسان والدین کی اور بار ور ہوئی مان اونکی تبلا ہم اور غم او

جنی حالت کراہت کی شور وشین سی حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا

ترضاہ واصلح لی فی ذریتی تا یہ کہ قوت وزور کو پہنچا اور چالیس برس کا پورا ہوا کہا

ای خدا نصیب کر مجہکو کہ شکر بجا لاؤن تیری نعمت کا جو مجہی عطا کین ہین اور میری والدین کو

انواع نعمات دین ہین توفیق بخش کہ عمل صالح بجا لاؤن جو تو اوسکی سبب رضا مند ہو وہ کام

کرون بار الہا نیک و پاکیزہ اور اچہا کر میری اولاد مین فلو قال اصلح لی ذریتی کانوا

ذریتہ کلہم ائمۃ معصوم نی فرمایا کہ اگر خامس آل عبا دعا مانگتی رب علا سی بلا وسیلہ

صالح ہو نیکی اپنی اولاد مین ہر اینہ اونکی ساری نسل امام ہو اکرتی ولکن خص ہذا اصلح

لی فی ذریتی الکن اوس بزرگوار نی تخصیص کی اپنی فرزندوں مین بعض اولاد کی اسواسطی

نو بیٹی پوتی اونکی ذریت سی امام ہوئی عن الصادق علیہ السلام انہ قال

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا قال الاحسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

گیارہویں مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہداؑ تذکرہ امامت ورجعت دنیا اونکا عوض بلا

کتاب عاشر بحار میں ابی عبداللہؑ ثانی کی زبانی روایت کی ہی کہ تفسیر میں اس ایت کی بشارت دی ہی مراد احسان سی پیغمبر خدا ہیں + جو عبارات کلام الٰہی اوسپر دلالت فرماتی ہیں وَقَوْلُهُ بِوَالِدَيْهِ اِنَّمَا عَنَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اور فرمودہ خالق کام و زبان سی معنی والدیہ یون عیان ہین کہ وہ امام حسن اور امام حسین سید شباب جنان ہین + ثُمَّ عَطَفَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا پھر حق تعالی نی عطف کیا بیان میں طرف ذکر شاہ شہیدان اور اونکی شان ہین + وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحُسَيْنِ قَبْلَ حَمْلِهِ اور یہ ماجرا یون گذرا کہ اللہ نی رسالت پناہ کو خوشخبری دی قبل اس قرار پانی حمل کی جو اوس سی بعد امام حسین کی پیدائش ہوئی وَاَنَّ الْاِمَامَةَ تَكُوْنُ فِيْ وُلْدِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فضیلت کا مزید کرامت سی رتبہ قدر و منزلت بڑھایا کہ سلسلہ امامت اونکی اولاد میں حشر تک قایم فرمایا + ثُمَّ اَخْبَرَهُ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمُصِيْبَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَوُلْدِهِ پھر اپنی حبیب و پیغمبر کو مطلع کیا وہ حادثہ مصیبت سی جو ابی عبداللہ پر گذریگا دشت امتحان میں وطن سی جانا بھوک پیاس میں زخم تیغ و سنان کھانا اولاد طفل و جوان کا شہادت پانا ضرب خنجر ستم سی گردن کا جدا ہونا اور جو عترت اطہار پر ظلم و جفا اعدا گذرینگی گھر کا لٹنا خیموں کا جلنا عورات کا اسیر ہوکی دربدر پھرینگی ثُمَّ عَوَّضَهُ بِاَنْ جَعَلَ الْاِمَامَةَ فِيْ عَقِبِهِ اوس صدمہ سخت اوٹھانی کا عوض بخشا اور اونکی فرزندونکو درجہ امامت دیا وَاَعْلَمَهُ اَنَّهُ يُقْتَلُ ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَى الدُّنْيَا وَيَنْصُرُهُ حَتّٰى يَقْتُلَ اَعْدَاءَهُ وَيُمَلِّكَهُ الْاَرْضَ حبیب رسول اللہ کو اگاہ فرمایا کہ حسین شہید کیا جائیگا اور کہا قادر توانا نی بعد انقضائی مدت معلوم اوس مظلوم کو دنیا میں پھر لائیگا + لشکر نصرت اور ظفر اپنی دیگا کہ ساری اعدای دین کو قتل کریگا + سلطنت عالم کا اوسی مالک اور مختار بنایگا

و لم يزل الرسول يتبع ... و ذلك فلما انتهى عليه
ارسل اليه ان اعفني
فهو احب الي و ان لم تفعل
خرجت كما خرج رسول الله
فاجبني يا امير المؤمنين عليه السلام كيف
فقال المامون اخرج العقود والناس
ثبت واما العقود والناس ... الي بلى
ان شئت والى الباب الرضا
عليه السلام فقعد الناس لذلك
الحسن في الكتاب و الطرقات و ... و جاه و ثيابه

گیارہوین مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہدا ثواب سورہ فجر کی تلاوت کا

اور شوکت امام ابرار بڑھایگا وھو قولہ تعالی اسپر لیل قول رب جلیل ہی اور شان مین
امام مبین کی یہ تنزیل ہی و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض الآیۃ ارادہ کیا ہمنی اس بات کا منت رکہین اونپر جو دنیا مین ضعیف ہو گئی ہین یعنی امام حسین
اور اونکی اولاد و اصحاب امجاد جو بار ہلاکت اور راندہ اوٹہای تہی اون سبکو قدرت کاملہ سی
پھر زندہ کرین اپنی اعدا پر غالب ہو کی ہماری یاری سی زمین کی مالک رہین و قولہ و لقد
کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون
دوسری جا قران مجید مین اسد کا قول آیا ہی کہ ہرگاہ لکہا ہمنی زبور مین بعد یاد کرنی ذکر کی
اس حرف کو بدرستی کہ زمین میراث ملی کی بندگان برگزیدہ شایستہ کو جو اونکی قبضہ تصرف مین
دین و ایمان سی آباد ہو فبشر اللہ نبیہ ان اھلبیتک یملکون الارض و
یرجعون الیہا و یقتلون اعداءہم پس ایزد تعالی نی اپنی رسول کو اس بات کی
کرامت کی کہ تمہاری اہلبیت کی عالم مین کمال اقتدار سی مراجعت ہو گی ساری دنیا و ما فیہا کی
مختار و مالک رہینگی اپنی مخالفونکو غلبہ قہر سی مار کی مدت تک سلطنت کرینگی کنز عن داود
بن فرقد قال قال ابو عبد اللہ اقرؤوا سورۃ الفجر فی فرائضکم و نوافلکم
فانہا سورۃ للحسین بن علی و ارغبوا فیہا رحمکم اللہ تعالی کتاب کنز الفوائد مین
داود ابن فرقد سی روایت کی ہی اور اونسی ابی عبد اللہ ثانی کی زبانی بشارت سنی ہی جو فرزند
مخبر صادق نی فرمایا کہ ای محبو سورہ فجر کو اپنی نماز فرض و سنت مین پڑہو رحمت کری تمپر
خدای تعالی کہ اجر و ثواب زیادہ ہوگا تمہارا فقال لہ ابو اسامۃ و کان حاضر
المجلس و کیف صارت ہذہ السورۃ للحسین خاصۃ ابو اسامہ جو حاضر
مجلس و الاہتمام تہا بولا کیونکر یہ سورہ واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاص ہوا قال

فان کبسوا ... و اصطفف الناس
فدعا ابو الحسن علیہ السلام بجبۃ فلبسہا
بالناس من کان یصلی بہم غدا بعید
ان یلحقوک مشقۃ فارجع فانصرف
شطط و امسک و لست امرت
ان یرجع بعث الیہ المامون قد کلفناک
و رجعنا کنا علی دمائنا فانفذ الیہ
المصلی علی ہذا السبیل افتتن بہ الناس
یا امیر المؤمنین ان بلغ الرضا علیہ السلام
فقال لہ الفضل بن سہل ذو الریاستین
السلام و سموا التکبیرۃ و بلغ المامون ذلک
... ذوا ابا الحسن علیہ

شططا جاوز القدر والحد و تباعد عن الحق

گیارہویں مجلس مکہ سے عراق کو روانگی سید الشہدا نماز میں ثواب سورۂ فجر کی تلاوت کا

الا تسمع الی قوله تعالیٰ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی مترجم آیات کرامت نی ارشاد کیا

تو نی نہیں دیکھا کہ فرمایا ای نفس مطمئنہ اپنی رب کیطرف رجوع کر در انحال کہ تو راضی خدا

اور ایزد باری خوشنود تجھسی اور داخل ہو بہترین عباد و میری جنت سعادت آباد میں ای

حاضران بزم عزا مستمعان روایات بکا حدیث و قرآن سی مراتب عالیہ شاہ کربلا کو دیکھا

اور بیان صدق ترجمان سی مناصب زاکیہ مولا کو سنا مصائب کا عوض خدا نی کیا وعدہ

عطا کیا ہی اور مناقب سید الشہدا پر کس درجہ اعتلا دیا ہی جو دار دنیا میں اونکا محب

صادق الولا ہی دونو جہان میں عزت و توقیر سی کامیاب مدعا ہی دوستی اور الفت کے

یہ نشانی ہی جو غمسی محزون ہو سرور میں شادمانی کرے دعوای غلامی کی علامت وفا ہی

جو ہر دم شاہ کربلا میں آقا کا ساتھ دے اندنون اونکی اندوہ والم سی محبت میں مبتلا ہی

رہنا اس عالم میں دوبارہ زندہ ہوکی نبیرۂ آل رسول کو چشم تماشا سی دیکھنا پس ای صدر نشینان

صفۂ ملال حال پر اختلال مصیبت کو غور کرو اور نالہ و فریاد میں رسم تعزیت کی مصروف ہو

عشرۂ محرم کی یہ ایام شور ماتم میں ہماری والی پر سامان آفت کی فراہم میں فخر عالم اولاد مریم

نواسۂ حسین وحسن ہی سر و سینہ پیٹو کہ روز محشر ہی جو شیون کریگا نہال علی پر اوسی کا ہاتھ

سپر پر ہی غضب ہی جو مجلس میں خاموش رہنا مصیبت پر روناہمارا ایمان ہی اگر فنا یرد و

بلا ہی وہ سو لاکہ مظلوم و بیکس غریب الوطن ہی نہیں ہوتا ہی وہ زخمی کا احوال جو سر کے

پر خون عریان بدن ہی قلم خشک لب ہوگیا وقت تحریر کہ یہ پیاس کا ذکر تشنہ دہان کا

نزول بلا یکسی ہوتا ہی ثابت بہرا فیض جنت ہی یہ انجمن ہی ہوئی غمسی تیار خاک ہو

بس [illegible] کلام جگر سوز ناظر کی تحسین ہی ہر ایک مصرع نظم بیت الحزن ہی

نی ذلک ولم ینتظر صلاتهم فروی علی ابن ابراهیم عن یاسر قال لما خرج المأمون ... علی القوم من خراسان الی ... وحمد ... مع ابی الحسن الرضا علیه السلام ... علی الفضل کتب اخیه الحسن بن سهل و ... فی بعض المنازل ان ...

[illegible]

روانی

گیارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا تعرض و اقتدی و نمایش سپاہ ملائکہ

روانگی امام حسین علیہ السلام از مکہ جانب عراق و احوالات راہ تا منزل ثعلبیہ

قدم پیمایان وادی اندوہ و ملال و رہ نوردان صحرای زاری و ابتہال مسافران دشت کرب و بلا و قائدان لشکر شیون و بکا رسیدگان مراحل قرب یزدانی و مقیمان منازل امتحان ربانی قصہ پرغصہ قربانی راہ وفا و سانحہ واقعہ ثانی یحیی بن زکریا بزبان صدق و صفا یون بیان کرتی ہین کہ جب عاشق باری کو یکباری ملال دوری فی مبتلای بیقراری کیا اور پیام بیکباری علایق و اسطی وصال حضوری کی سر و ش کامگاری فی دیا روح پر جامہ ہستی ناگوار ہوا شوق تیغ سی سر پرشور کا گردن پر بار ہوا پیشانی سنگ طعنہ و سنان سے کشادہ ابرو کجبازی چرخ مقوس پر آمادہ آنکھین نور نظر کی خاک مین ملانیکو راہ اشارہ کتی ہین گوش کو صدای الغیاث کی سماعت سی خبرین گذرتی ہین دماغ شمیم شہادت کا جویا زبان یاد مولا سے گویا لب و دہان زلال عطش کی راغب چہرہ رخسارہ بلا کا طالب سینہ جوش محبت سی مین نیزہ محنت کا خواہان جگر پارہ دل کی ٹکڑی ہونی پر خدنگ جذب کا نشان ہاتھو نکو قطع حیات پر خنجر جفا کی تصور ہی کمر قوت بازو کی ٹوٹ جانی پر بندہی ہوئی قدم راہ صبر پیائی کی سالک سر تا پا آفات و بینوائی کی مالک جان تحمل ہزار آزار اور تن مستعد زخم نیزہ و تیغ تھا وہ وقت آیا کہ ماتم نشان پنجتن دنیا سی جائی خاندان رسول شہرہ شہر بلا و محن ہوں بیبیان ہاشمی سکینہ بی بی ام کلثوم و زینب ننگی سر پھرین اطفال یتیم ضرب سیلی و تازیانہ کی سہا کر ترپتی ہین اولاد بتول شال کفار ترک و دیلم لٹی اہلبیت کی عزت اسیری و قید مین لٹی مروی ہی عن

الواقدی وزرارة بن صالح قالا لقینا الحسین بن علی قبل خروجه الى العراق بثلاثة ايام فاخبرناه بهوى الناس بالكوفة وان قلوبهم

گیارہویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ بن عباس ابن زبیر کا مزاحم ہونا

وسیوفہم علیہ کتاب عاشر بحار الانوار میں واقدی و زرارہ ابن صالح سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام سی تین روز قبل جانی سفر عراق کی ہماری ملاقات ہوئی ہم ہمنی اہل کوفہ کی نفاق سی اونکو خبر دی اور ابن زیاد و یزید کی حیلہ اور عداوت سی تفصیل کہی کہ اوس جماعت کی دل تمہاری طرف الفت پر مایل ہیں اور تلواریں ساری اولاد رسول کی جان کی قاتل ہیں فاومی بیدہ نحو السماء ففتحت ابواب السماء و نزلت الملائکۃ عددا لا یحصیہم الا اللہ تعالی اوس زینت عرش و کرسی نی ہاتھہ اوٹھا کی جانب افلاک اشارہ کیا ناگاہ کہ دروازہ اسمان کا باز ہوگیا فوج ملایکہ سلاح جنگ باندہی اسقدر آئی کہ اونکی جمعیت کی گنتی سوای ذات باری کسینی نہیں پائی فقال علیہ السلام لو لا تقارب الاشیاء وحبوط الاجر لقاتلتہم بہؤلاء حضرت نی فرمایا اگر تقارب اشیا کا دہیان اور اپنی اجر کا نقصان نہوتا تو ہمراہ اس لشکر کی امداد و نصرت سی لڑتا اور اعدا کو مارتا ولکن اعلم یقینا ان ہناک مصرعی و مصرع اصحابی لیکن پہچانتا ہوں یقین کہ میرا وہاں مقتل اور مدفن ہی اور تمام اولاد و اصحاب کا حشر تک خوابگاہ و مسکن ہی ولا ینجوا منہم الا ولدی علی ہلاکت سی کوئی ہمراہ نہیں باقی رہیگا سوای زین العابدین کہ ذریت انکی ہوت ہیں وہی بچیگا کامرہی وجاء عبد اللہ بن العباس وعبد اللہ بن الزبیر فاشارا الیہ بالامساک پس اوس سیاہ فیضان اور ملازم وفای عہد یزدان کی خدمت میں عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ ابن زبیر آئی اور بعد سلام و تحیت بطریق مشورت مکہ میں ہنی کی واسطی دلیل و برہان لائی فقال لہما ان رسول اللہ قد امرنی بامر وانا ماض فیہ حضرت نی خیر صادق کی فرزند ہونی مجھی نانا سو خدانی جو امر کیا ہی اوسکا بجا لانا راہ صواب خدا پر جانا اطاعت و فرض واجب ہی قال فخرج عبد اللہ بن العباس وہو یقول

گیارہویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ بن زبیر و ابن عمر کا مزاحم ہونا

واحسیناہ راوی کہتا ہی ابن عباس روتی ہوی باہر نکلی نوحہ و فریاد واحسینا واسیداکری
بیت الحزن چلی مروی قال وجاء عبد اللہ بن عمر فاشار علیہ بصلح اہل
الضلال وحذرہ من القتل والقتال راوی کہتا ہی سب عبد اللہ ابن عمر نی سنا
کہ امام حسین علیہ السلام مکہ سی جاتی ہین اور قصد ملک عراق پر قدم بڑہاتی ہین واسطی مشورہ
نصیحت کی حضرت سی ملاقات کی اور ترک مقاتلہ و طاعت اہل بدعت پر صلاح دی فقال
علیہ السلام یا ابا عبد الرحمن اما علمت ان من ہوان الدنیا علی اللہ تعالی
اوس جناب نی جوابدیا ای ابا عبد الرحمن تمنی نہین یہ کہ دنیا بی اعتبار ہی اور کسقدر اللہ تعالی کی
نزدیک پست و خوار ہی ان راس یحیی بن زکریا اہدی الی بغی من بغایا بنی
اسرائیل خوشنودی زن فاحشہ کی واسطی یحیی ابن زکریا کا سر کاٹا گیا اور اوسی بہر اوہ زنیہ
بنی اسرائیل کی پاس بہیجا گیا اما تعلم ان بنی اسرائیل کانوا یقتلون ما بین طلوع
الفجر الی طلوع الشمس سبعین نبیا وہ اشرار ایسی تہا کا رتہی جو دلمین خوف خدا کا لا کر
کہ ما بین طلوع صبح اور طلوع آفتاب ستر پیغمبر کو مار ڈالا ثم یجلسون فی اسواقہم یبیعون
ویشترون کان لم یصنعوا شیئا خوش و خرم بازارین دکانین کہولتی خرید و فروخت مین
مصروف ہوتی گویا کچہہ نہین کیا جس کا چرچا کرین یا گریبان تاسف بین ذرا منہہ ڈالین فلم
یعجل اللہ علیہم بل اخذہم بعد ذلک اخذ عزیز ذی انتقام پس خدا نی اونکو مہلت
بخشی جب مصلحت دیکہی سخت عذاب کی سزا دی اتق یا ابا عبد الرحمن ولا تدع
نصرتی ای ابا عبد الرحمن تقوی و پرہیزگاری کو اپنا شعار اوقات کرو اور میری یاری اور
نصرت و مددگاری کو ہاتہہ سی نہ دو مروی عن الفرزدق انہ قال حججت بامی
سنۃ ستین فبینما انا اسوق بعیرہا حتی دخلت الحرم فرزدق شاعر کوفی

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں فرزدق شاعر کا آنا

یہ مضمون ادا ہوا کہ میں سنہ ساٹھہ میں والدہ کو ساتھہ لیکے عازم حج تھا صحرا و بیابان میں
انکی اونٹ کو ہانکتا جاتا تاکہ حرم خدا کی قرب و جوار میں پہنچا اِذْ لَقِیْتُ الْحُسَیْنَ خَارِجًا
مِنْ مَکَّۃَ مَعَہٗ اَسْیَافُہٗ وَاَتْرَاسُہٗ حوالی شہر مکہ میں قبلۂ ایمان امام حسین علیہ السلام کو
قدم بیجا دیکھا اونکا سامان سفر اور سپر تلوار والی سوار و پیادیکا لشکر جو ہمراہ تھا نظر سے گذرا
فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقِطَارُ فَقِیْلَ لِلْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ میں نے پوچھا
یہ قطار میں کسکا اسباب بار آتا ہی جواب دیا کہ فرزند احمد مختار امام حسین علیہ السلام کا جاہ و حشم
جاتا ہی فَاَتَیْتُہٗ وَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ لَہٗ اَعْطَاکَ اللّٰہُ سُؤْلَکَ وَاَمَلَکَ
فِیْمَا تُحِبُّ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا اَعْجَلَکَ عَنِ الْحَجِّ یہ خبر سنکے
میں حضور شاہ میں گیا سلام و تحیت بجا لاکے رسم دعا و ثنا کو ادا کیا عرض کی ایجاد حق
دنیا و ما فیہا خدا تمہاری مراد اور آرزو کو بر لاوے اور میری ماں باپ کو تمہری قربان اور فدا
کرے ای فرزند رسول دلبند بتول کیا ماجرا گذرا جو حرم کبریا سے اتنا جلدی قدم باہر نکالا ہنگام
حج کو ایام طواف میں پورا نہ کیا کس ہجوم بلا نے اپکو صدمۂ غربت دیا قَالَ لَوْ لَمْ اُعَجِّلْ لَاُخِذْتُ
جواب دیا ہر گاہ میں اعمال حج بجا لانے پر توقف کرتا تو اعدا کی ہاتھہ میں گرفتار اور مقید ہو جاتا
ثُمَّ قَالَ لِیْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَا وَاللّٰہِ مَا فَتَّشَنِیْ عَنْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ
کمال شفقت اور مہربانی سے پوچھا تو کون ہی جو ہماری حال کا جویا ہوا میں نے کہا قبایل عرب
ایک مسافر ہونگا قسم خدا کی زیادہ نام و نشان کا پتا نہ بتاؤنگا ثُمَّ قَالَ لِیْ اَخْبِرْنِیْ عَنِ
النَّاسِ خَلْفَکَ پھر بھی ارشاد کیا وہ خبر دی جو دیکھا ہی اور خلایق کو اپنی شہر میں کس طور پر
چھوڑا ہی فَقُلْتُ اَیُّ خَبِیْرٍ سَئَلْتَ قُلُوْبُ النَّاسِ مَعَکَ وَاَسْیَافُہُمْ عَلَیْکَ
وَالْقَضَاءُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ میں نے عرض کی جو اپنی حال عراق پوچھا

اونکی

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین فرزدق کا ملنا عبد اللہ جعفر کا خط آنا

اونکی دل پر نفاق کو تمہاری دوستی پر اتفاق ہوا ہی کربلا مین قتل آل رسول پر چہک جاتی ہین

یزید کی ہواداری مین جو ہر ستم دکہاتی ہین حکم قضا و قدر آسمان سی آتا ہی اور اسمین جو چاہتا ہی

وہ کرتا ہی قَالَ صَدَقْتَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَكُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ

اِنْ نَزَلَ الْقَضَاءُ بِمَا نُحِبُّ فَنَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰی نَعْمَائِهٖ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی اَدَاءِ الشُّكْرِ

فرمایا کہ سچ کہا تونی اول و آخر مین ہر کام پر ارادہ الہی کو اختیار ہی اور اوسکی امر محکم کو ہر وقت

نیا اقتدار ہی وہ قضا و بلا جاری کرتا ہی جیسا کہ بندونکی واسطی چاہتا ہی اگر نازل ہوا اوسکی

طرف سی جو مطلوب ہی پس حمد کرون اسکی نعمات پر اور مدد کرتا ہی ادای شکر و سپاس مین

وَاِنْ حَالَ الْقَضَاءُ دُوْنَ الرَّجَاءِ فَلَمْ يَبْعُدْ مَنْ كَانَ الْحَقُّ نِيَّتَهٗ وَالتَّقْوٰی

سریرتہ اگر برخلاف مراد عباد مشیت و ارادہ خالق مین حکم صادر ہو تو بہی ناراض نہوا

جو حق کی ساتہہ اوسکی نیت اور سیرت پرہیزگاری فَقُلْتُ لَهٗ اَجَلْ بَلَّغَكَ اللّٰهُ مَا

تُحِبُّ وَكَفَاكَ مَا تَحْذَرُ مین بولا سچ ہی اسد تمہاری اہم کو حسب دلخواہ بر لائی اور اعدا کی شر

آفت سی عترت رسالت پناہ کو بچائی وَسَاَلْتُهٗ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ نُذُوْرٍ وَمَنَاسِكَ

فَاَخْبَرَنِیْ بِهَا وَحَرَّكَ رَاحِلَتَهٗ یعنی پوچہا اداب زیارت اور مناسک طواف کو آوس

ہادی عالم نی ساری مسایل و ارکان تعلیم کئی مجکو بعد ازا دای کلام زمام ناقہ سواری اوٹہا

سلام علیک فرماکی راہ مقصد مین قدم بڑہایا وہ قاسم جنت و نعیم شبیر علی پاکہ خوف و خطا کی

کشاکش سی منزل تنعیم مین پہنچی دوری وَالْحِقَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بِاِبْنَيْهِ عَوْنٍ

وَمُحَمَّدٍ وَكَتَبَ عَلٰی اَيْدِيْهِمَا كِتَابًا يَقُوْلُ فِيْهِ حسرت شاہ بحر و بر کی خبر عبد اللہ جعفر کو

پہنچی تشویش جان فرزند احمد مختار سی طاقت ضبط و قرار باقی نرہی بہت الحاح و زاری سی

عرضی لکہی اور اپنی دو نو پسر عون و محمد کی ہاتہہ بہیجی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ لَمَّا

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ جعفر کا حاکم سی نامہ امان لانا

اِنْصَرَفْتَ حِیْنَ تَنْظُرُ فِیْ کِتَابِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ مُشْفِقٌ عَلَیْكَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ الَّذِیْ تَوَجَّهْتَ لَهٗ ای قایم مقام رسول اور نشان و نام حیدر و بتول خدا کی واسطی جب میرا نوشتہ پڑہنا تو او سدم سفر عراق سی پہرنا و ہانکا ہرگز قصد نکرنا مین ازراہ خیر خواہی عرض کرتا ہون اور جدہر جاتی ہو مآل مین تباہی کا سامان دیکہتا ہون بِاَنْ یَكُوْنَ فِیْهِ هَلَاكُكَ وَاسْتِئْصَالُ اَهْلِ بَیْتِكَ یہ اسباب ہین تمہاری شہادت کی اور ہلاکت و بربادی اہل و عیال و عترت کی وَاِنْ هَلَكْتَ الْیَوْمَ طُفِیَ نُوْرُ الْاَرْضِ فَاِنَّكَ عَلَمُ الْمُهْتَدِیْنَ وَرَجَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس اگر خدا نکری آپکو کچہہ بلا او آفت نی گہیرا جان سی مارا تو گویا علم ہدایت گرا رونق اسلام پر پانی پہیر جیت اور خلیفہ خدا دنیا سی گیا امیدگاہ اہل سعادت کوئی نرہا تم زمین و زمان کی نور ہو جہان مین اندہیرا چہا جائیگا نشان طریق دین سر دار مومنین ہو نقش ایمان کا بگڑ جائیگا فَلَا تَعْجَلْ بِالسَّیْرِ فَاِنِّیْ فِیْ اَثَرِ کِتَابِیْ وَالسَّلَامُ تمکو قسم دیتا ہون جانی مین جلدی نکرو جہان میرا عریضہ دیکہو اوس مقام پر توقف کرو کہ مین اس تحریر کی پیچہی آتا ہون اور جو تدبیر مناسب ہی وہ کرتا لاتا ہون وَصَارَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ فَسَاَلَهٗ اَنْ یَكْتُبَ اِلَی الْحُسَیْنِ اَمَانًا وَیُمَنِّیْهِ لِیَرْجِعَ عَنْ وَجْهِهٖ عبد اللہ ابن جعفر شتابان قدم بڑہایا کہ مین جاکی عمرو بن سعید سی چاہا کہ ای امیر گردش تقدیر سی حضرت شبیر عجب مصیبت مین گہری ہین خوف اور نرغہ اعدا سی کہین پناہ نرہی تو مقتل کیطرف چلی ہین اگر کوئی عافیت اور سلامت اونکی رہی کولی تو مین پہیر لاؤن یعنی آل عباس وہی باقی ہین عراق کو جانی ندون فَكَتَبَ اِلَیْهِ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ كِتَابًا یُمَنِّیْهِ فِیْهِ الصِّلَةَ وَیُؤْمِنُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاَنْفَذَهٗ مَعَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اوس نی حسب استدعا کی طومار شعر قول و قرار لکہا اور اپنی بہائی کی ہاتہہ نوشتہ دلداری سید الشہدا کو بہیجا فَلَحِقَهٗ یَحْیٰی وَعَبْدُ اللّٰهِ

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ کا نامہ امان لانا فرزندونکو ہمراہ بھیجنا

بن جعفر بعد نفوذ ابنیہ و دفعا الیہ الکتاب وجہدا بہ فی الرجوع

پس یحیی کی ہمراہ بعد روانگی فرزندان عبد اللہ جعفر بہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین

ائی اور کتابت دیکی بہت اصرار و مبالغہ سی حرف بازگشت لب پر لائی فقال انی

رایت رسول اللہ فی المنام وامرنی بما انا ماض لہ حضرت نی کہا مینی اپنی نانا

رسولخدا کو خواب مین دیکہا ہی اوس مطلب کی سرانجام کو جاتا ہون جو ارشاد ہوا ہے

فقالوا لہ ما تلک الرؤیا پوچہا وہ رویا کا مدعا کیا ہی جو اوسنے اپکو امر کیا ہی فقال

ما حدثت احدا بہا ولا انا محدث بہا احدا حتی القی ربی عز وجل

جواب دیا وہ ماجرا اپنی کسی پر نہین کہولا ہی اور کبہی نہ کہونگا تا خدا سی ملاقات ہو کہ وہ وقت

نزدیک ایا ہی فلما یئس منہ عبد اللہ بن جعفر امر ابنیہ عونا ومحمدا

بلزومہ والمسیر معہ والجہاد دونہ جب عبد اللہ ابن جعفر سرور کی مراجعت سی

مایوس ہوئی تو اپنی دونو فرزند اوس جناب کی ہمراہ رکاب کئی وصیت فرمائی کہ تم انکی

ساتہ مانند سایہ جاؤ اگر اعداسی مقابلہ ہو جان نثاری مین شرط وفا بجالاؤ چہوٹی سن مین

بڑا نام کرو تمہین روح رسول وبتول خوش ہو انجام وہ میدان جہاد مین حمایت امام دین ہی

ایسا گزرنا جو دنیا مین نام اور نشان جعفر طیار کو زندہ کرنا ورجع مع یحیی بن سعید

الی مکۃ وتوجہ الحسین الی العراق پس عبد اللہ جعفر با چشم تر اور غمین جگر یحیی کی

ہمراہ طرف مکہ معظمہ پہری اور حضرت امام حسین علیہ السلام اہلبیت اور موالی اپنی لیکی جانب عراق

راہی ہوی مغذا لا یلوی الی شیء حتی نزل ذات عرق لاکن بیابان شوق میں

کسی امر کی مقید اور پابند آسایش نہوی تا کہ منزل ذات عرق مین بازار کر دو کا وش پہنچی قال

سار صلوات اللہ علیہ حتی نزل الثعلبیۃ وقت الظہیرۃ راوی کہتا ہی وہ سالک

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں ملنا ابا ہریرہ کا اور ابن زیاد کو ولید کا نامہ لکھنا

طریق ہدایت اکی بڑہی تا کہ قریب و وہ مقام ثعلبیہ میں اوتری ثم بات علیہ السلام فی الموضع فلما اصبح اذا برجل من اہل الکوفۃ یکنی اباہرۃ الازدی فجاء فاتاہ رات کو اوس یگانۂ روزگار نی وہان آرام اور مقام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایک شخص اباہرہ ازدی جانب کوفہ سے آیا فسلم علیہ ثم قال یا ابن رسول اللہ ما الذی اخرجک عن حرم اللہ وحرم جدک محمد لوازم اداب سے اوس حجت خدا کو سلام کیا اور کہا اے فرزند خیر الوری کیا سبب ہوا کیوں اس ایام شور و فساد میں حرم کبریا روضۂ مصطفی سے باہر نکلے ہو عترت طاہرہ عورات اور بچوں کو دشت غربت میں ساتھ لیکے چلے ہو فقال الحسین ویحک اباہرۃ ان بنی امیۃ اخذوا مالی فصبرت وشتموا عرضی فصبرت وطلبوا دمی فہربت جواب دیا وای او پر تیرے اے اباہرہ بنی امیہ نے میرا مال اور دولت غصب کیا تو چپ رہا علاوہ اوسکے برا کہا بدزبانی سے نا سزا خطاب دیا پھر بھی درگذرا جب میری اہو بہانی کا بہانہ ڈھونڈا قطع اولاد رسول ثقلین کا سامنا ہوا تو چلا آیا وایم اللہ لتقتلنی الفئۃ الباغیۃ ولیلبسنہم اللہ ذلاً شاملاً وسیفاً قاطعاً ولیسلطن علیہم من یذلہم حتی یکونوا اذل من قوم سبا باغی طاغی گروہ مجھکو ضرور قتل کرینگے باوجود شدت جور و جفا سے مع اولاد قتل کرینگے جہان پانیگی سنا میری شہادت کی انتقام سے ایزد قہار انکو ذلت دیگا اور شمشیر قاطع سرکشوں کی گردن پر پھیر دیگا اونسپر حاکم فرمائیگا جو سبکو ایسا جامہ رسوائی پہنائی کہ قوم سبا سے بدتر انکا درجہ خواری ہو جائی وقال محمد بن ابی طالب واتصل الخبر بالولید بن عتبۃ امیر المدینۃ بان الحسین توجہ الی العراق فکتب الی آخر ذلک راوی کہتا ہے جب امام حسین علیہ السلام کی خبر کوچ مکہ سے طرف عراق و

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حاکم مدینہ کا ابن زیاد کو نامہ لکھنا ریاشی کا راہ مین ملنا

حاکم مدینہ کو پہنچی روضۂ احمد مختار کا تلاطم دیکھہ کی بہت اوسی تشویش گذری ابن زیاد کو نامہ لکھا اوس بدنہاد سیدار فسا د کو آگاہ کیا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَهُوَ ابْنُ فَاطِمَةَ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ فَاحْذَرْ يَا ابْنَ زِيَادٍ أَنْ تَأْتِيَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ ابا بعد معلوم ہو کہ امام حسین علیہ السلام جانب کوفہ قدم بیمایان ہین اور وہ فرزند فاطمہ زہرا بنت رسول خدا برگزیدۂ کبریا ہین خبردار ہنگام ورود اوس حضرت کا پاس احترام رکھنا کوئی طرح کی اذیت اور بی حرمتی کا مرتکب ہونا فَتُهَيِّجَ عَلَى نَفْسِكَ وَقَوْمِكَ أَمْرًا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا يَصُدُّهُ شَيْءٌ وَلَا تَنْسَاهُ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ أَبَدًا مَّا دَامَتِ الدُّنْيَا اپنی دلمین ذرا غور کرنا اوس جناب کی تعرض سی بچا رہنا ہو کہ دنیا کی عام و خاص مین تیری ظلم و جفا کا چرچا رہی خلق کو یہ سانحہ نہ بہولی قوم اور قبیلہ کو حشر تک لعنت پڑی قَالَ فَلَمْ يَلْتَفِتِ ابْنُ زِيَادٍ إِلَى كِتَابِ الْوَلِيدِ اوس شقاوت اثر نی ولید کی خط پر کچھہ التفات کیا اور سامان قتل و آزار مظلوم کربلا مین زیادہ سرگرم ہوا وَفِي كِتَابِ تَارِيخِ عَنِ الرِّيَاشِيِّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَاوِي حَدِيثِهِ قَالَ حَجَجْتُ فَتَرَكْتُ أَصْحَابِي وَانْطَلَقْتُ أَتَعَسَّفُ الطَّرِيقَ وَحْدِي كتاب تاریخ مین ریاشی کی زبانی لکھا ہی کہ اپنی سند سی راوی حدیث کہتا ہی جب روانگی امام حسین علیہ السلام کا با جبا مکہ سی جانب عراق سنا بعد فراغ طواف سب رفقا کو چھوڑ کی تن تنہا راہ غیر مشہور سی اونکی پیچھی چلا فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ إِذْ رَفَعْتُ طَرَفِي إِلَى أَخْبِيَةٍ وَفَسَاطِيطَ فَانْطَلَقْتُ نَحْوَهَا غلبۂ شوق ملازمت مین صحرا و بیابان سی گذرتا تہا ناگاہ ایک طرف میری نگاہ پڑی خیمہ گاہ عرش اشتباہ کو دیکھا حَتَّى أَتَيْتُ أَدْنَاهَا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الْأَبْنِيَةُ فَقَالُوا لِلْحُسَيْنِ جب نزدیک سراپردہ پہنچا پوچھا

قال كنت عند
ابي الحسن الرضا عليه السلام
فجيء بابنه ابي جعفر وهو صغير
فقال هذا المولود الذي لم يولد مولود اعظم بركة
على شيعتنا منه

گیارھویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عیاشی کا راہ ملنا

یہ دیر تک سکتہ ہی جواب دیا کہ فرودگاہ حسین علیہ السلام خامس آل عبا ہی فقلت ابن علی وابن
فاطمة عليهما السلام قالوا نعم یعنی سوال کیا حسین ابن علی مرتضی و فاطمہ زہرا علیہما
السلام ہیں جنہی بتا دیا وہی جو فرزند نانہ پروردہ رسولخدا خیر الانام ہیں قلت فی ایہا هو
قالوا في ذلك الفسطاط یعنی اونسی دریافت کیا وہ مولا کہاں ہیں بولی اسی منزل
بیت الشرف میں نور افشاں ہیں فانطلقت نحوه فاذا الحسين متكئ على باب
الفسطاط يقرء كتابا بين يديه ہیں آنجناب کو شادان گیا حضرت کو در اندر خیمہ
تکیہ لگائی دیکھا سامنی اونکی خطوط رکھی ہیں وہ پاک شہر مطالعہ کرتی ہیں فسلمت فرد
علی فقلت يا ابن رسول الله بابي انت وامي ما انزلك في هذه الارض
القفراء التي ليس فيها ريف ولا منعة پس باداب تمام میں نی سلام کیا امام انام نی
مہربانی جواب دیا عرض کی سید خیر الورٰی فرزند زہرا میری ماں باپ ہوں آپ پر فدا کیا سبب
جو حضور اس بن میں بی آب و گیاہ میں اوتری ہیں جہاں زراعت اور استحکام ابادی کا نام نہیں
سنی ہیں قال ان هؤلاء اخافوني وهذه كتب اهل الكوفة وهم قاتلي جواب دیا کہ
بنی امیہ فی طغیان جور و جفا سی مجھی خوف کا مبتلا کیا ہی ناچار دشت غربت میں جلا وطنی کا
بار دوش پر لیا ہی سرداران اہل کوفہ نی تقاضای طلب کی خطوط ہیں اور یقین جانو
کہ وہ سب میری دشمن قاتل ہیں فاذا فعلوا ذلك ولم يدعوا لله محرما الا انتهكوه
بعث الله اليهم من يقتلهم حتى يكونوا اذل من قوم الامة جب ایسا فعل
کرینگی اور قہر الہی سی ہماری واسطی نہ ڈرینگی تو خدای تعالی اونپر ایسی جابر کو مسلط کریگا جو انکو
خاک میں ملا دیگا اور وہ ذلت دی کہ ساری امت سی بدتر خوار ہو جائیں قال المفيد
ولما بلغ عبيد الله ابن زياد اقبال الحسين من مكة الى الكوفة بعث

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حصین بن نمیر کا راہ بند کرنا زہیر بن قین کا ملنا

الحصین بن نمیر صاحب شرطہ سند معتبر سی شیخ مفید نی کہا ہی ہرگاہ خبر
ہجرت امام حسین علیہ السلام کو ابن زیاد نی سنا ہی کہ وہ قبلۂ شعر و مینا الحرم کو لیکی مکہ سی جانب
کوفہ عازم ہوا عبید اللہ نی حصین ابن نمیر داروغہ اور نقیب کو فوج ان لشکر وکی سرراہ بھیجا
حتّی نزل القادسیّة ونظم الخیل ما بین القادسیّة الی القطقطانیّة
وقال الناس هذا حسین یرید العراق وہ ستمگر منزل قادسیہ مین ہمراہ سپاہ اوترا
وہان سی قطقطانیہ تک اپنا لشکر ناکہ بندیکو مامور کیا خلایق سی کہا امام حسین عراق کی طرف آتی ہین
سرراہ روکو خبردار اونکی مدد کو جو آتا جاتا ہو گرفتار کرلو فاخذ ما بین واقصة الی
طریق الشام والی طریق البصرة فلا یدعون احدا یلج ولا احدا یخرج
اوسنی طرف سی کوفہ کی راہ شام اور بصرہ مین اپنی نگہبان بٹھائی تاکہ مسافر کہین سی خبر آنی
جانی نہ پائی فاقبل الحسین لا یشعر بشیء حتّی لقی الاعراب فسألهم امام حسین
علیہ السلام کا مقام اور کوچ حال روزگار سی ناواقف ہوتا ناگاہ ایک جماعت عرب سی نظر آئی
دیکھا اونسی اخبار پوچھا فقالوا لا واللّٰہ ما ندری غیر انّا لا نستطیع ان نلج
ولا نخرج فسار تلقاء وجہہ جواب دیا مولا ہمین کچھ معلوم نہین کیا ہوا لیکن یہ کہ ہم نہین
جا سکتی ہین اور نہ ادہر کو نہ آسکی حضرت ویسی ہی آگی بڑہی خدا پر توکل کئی تہی وحدّث
جماعة من فزارة ومن بجیلة قالوا کنّا مع زہیر بن القین البجلی حین اقبلنا
من مکّة بعض لوگون نی فزارہ و بجیلہ سی روایت کی کہ ہمنی زہیر بن قین بجلی کی ہمراہ بعد
فراغت حج جب مراجعت کی ہی وکنّا نسایر الحسین علیہ السلام فلم یکن شیء ابغض
علینا من ان ننازلہ فی منزل ہر منزل مین امام حسین علیہ السلام کی پیچھی راہ چلتی اور
ہمکو ناگوار تہا جو حضرت کی ساتھہ اترتی واذا سار الحسین ونزل فی منزل

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء راہ میں زہیر بن قین کا شریک ہونا

لَمْ نَجِدْ بُدًّا مِنْ اَنْ نُنَازِلَهُ فَيَنْزِلُ الْحُسَيْنُ فِي جَانِبٍ وَنَنْزِلُ فِي جَانِبٍ
ہرگاہ وہ دین پناہ روانہ ہوجاتی اور منزل پر وارد ہوتی تو ہم اکی چلنی سے واسطی کہ اونکی
رفاقت ہمپر لازم نہو مگر دورمقام کرتی سبحان اللہ جور وجفای ابن زیاد سے کیا انقلاب روزگار
تھا کہ قرب وجوار فرزند احمد مختار خلایق پراس درجہ ناگوار ہوا فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ نَتَغَدَّى
مِنَ الطَّعَامِ لَنَا اِذْ اَقْبَلَ رَسُوْلُ الْحُسَيْنِ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ راوی کہتاہی اتفاقاً
ایکمنزل مین علاحدہ اوتری تہی دسترخوان بچہایی ہم سب کہانی کو بیٹہی تہی ناگاہ امام حسین
علیہ السلام کا خادم ہماری پاس آیا سلام کیا اور خیمہ کی اندر داخل ہوا فَقَالَ يَا زُهَيْرَ بْنَ
الْقَيْنِ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ بَعَثَنِي اِلَيْكَ لِتَأْتِيَهُ بولاای زہیر تمکو ابا عبد اللہ
الحسین علیہ السلام نی بہیجاہی اور تمکو اپنی پاس طلب فرمایاہی فَطَرَحَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا
مَا فِي يَدِهِ حَتّٰى كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ یہ کلام سنکی حالت سکتہ میں سبکا نوالہ ہاتہ
گرپڑا گویا طایر ہوش نی سرسی ہماری پرواز کیا ہم ساری حاضرین خاموش تہی کسیکی منہہ
لاونمر پر نہکلی فَقَالَتْ لَهُ اِمْرَاَتُهُ وَهِيَ دَيْلَمُ بِنْتُ عَمْرٍو سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَبْعَثُ
اِلَيْكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا تَاْتِيهِ اوسکی زوجہ مسماۃ دیلم بنت عمرو بولی کیا عجب
فرزند رسولخدا بلاوی اور تو جانی سی جان چہپای اوسکا پیام خیال مین نہ لای وَلَوْ اَتَيْتَهُ
فَسَمِعْتَ كَلَامَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتَ مناسب ہی کہ جلدی جاکی حاضر ہو ارشاد حضرت
سنکی چلاآ تو قف نکر و فَاَتَاهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ مُسْتَبْشِرًا قَدْ
اَشْرَقَ وَجْهُهُ پس زہیر وہان خدمت اشرف مین گیا تہوڑی دیر بعد خوش وخرم او
شگفتہ رو پہراکی دم لیا فَاَمَرَ بِفُسْطَاطِهِ وَثِقْلِهِ وَمَتَاعِهِ فَقُوِّضَ وَحُمِلَ اِلَى
الْحُسَيْنِ اپنی خدام سے کہا خیمہ اوکہاڑو سب اسباب اوٹہاو بارکش پر لادو پس آپنا

سامان

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا زہیر بن قین کا راہ میں ملنا

سامان حضرت کی لشکر میں لیگیا اور دل و جان سے زمرۂ انصار میں جا ملا ثم قال لامرأتہ

اَنْتِ طَالِقٌ اِلْحَقِی بِاَهْلِكِ فَاِنِّی لَا اُحِبُّ اَنْ یُصِیْبَكِ بِسَبَبِی اِلَّا خَیْرٌ

اپنی زوجہ سے بولا میں تجکو طلاق دیا بخیر و عافیت عزیز و اقربا کی پاس ملحق ہو جا مجھے نگوارا ہے

کہ بلا میں ہے اور تجھے کوئی آزار پہنچے وَفَادَا السَّیِّدُ وَقَدْ عَزَمْتُ عَلٰی صُحْبَةِ الْحُسَیْنِ لِاَفْدِیَہٗ

بِرُوْحِی وَاَقِیْہِ بِنَفْسِی ثُمَّ اَعْطَاهَا مَالَهَا وَسَلَّمَهَا اِلٰی بَعْضِ بَنِی عَمِّهَا لِیُوْصِلَهَا اِلٰی اَهْلِهَا

روایت سعید میں زیادہ بیان ہوا ہے کہ جب زہیر نے ملازمت امام حسین علیہ السلام کا قصد کیا

جان نثاری کی واسطے بادۂ وفا دوش پر لیا ہے بی بی کا مال و زیور دیکے اوسکی عمزاد بھائی کو سونپ دیا

تاکہ قوم و قبیلہ میں عزت و حرمت سے لیجائے گوشۂ خانۂ عافیت میں سلامت اور تندرست پہنچائے

فَقَامَتْ اِلَیْهِ وَبَکَتْ وَوَدَّعَتْہُ وَقَالَتْ خَارَ اللّٰهُ لَكَ زوجۂ زہیر خاوند کی وداع کو

اٹھی ٹپ ٹپ روتی ہوئی حسرت و یاس میں کہنے لگی خدا تجکو خیر و برکت دارین دے اور منزل مقصود کا

مقامِ عالی نصیب کرے اَسْاَلُكَ اَنْ تَذْکُرَنِی فِی الْقِیَامَةِ عِنْدَ جَدِّ الْحُسَیْنِ

عَلَیْہِ السَّلَامُ آرزو ہے کہ مجھے اپنے دل سے قیامت کی روز نہ بھولنا خدمت میں سید انبیا جد حسین علیہ

السلام کی یاد رکھنا زن و شوہر آپس میں بیتاب اور جگر کباب رخصت ہوئے مشاہدۂ صدمۂ

فراق پر ناظرین کی آنکھوں سے دریائے سرشک بہے اس جا مجھے یاد آیا ایک زوجۂ مصیبت زدہ کا

شوہر سے جدا ہونا اور مایوس اندوہ بلا میں رورو کی جان کھونا وہ امام حسین علیہ السلام کا

دم واپسیں خیمہ میں آنا صدائے الوداع پر ام لیلی و رباب کا بیتاب ہو جانا بی بی نگران کی خاوند کا

بدن زخم نیزہ اور تلوار و تیر سے فگار ہے دہن ہر جراحت سے لہو بہتا ہوا چہرہ پر غبار ہے پیاس کی

شدت سے زبان میں کانٹے پڑے تھے حمید یا خنجر کا سرتاپا سینۂ اقدس میں گڑ گئے تھے

بھائی سب مارے گئے بیٹے کام آئے تن تنہا بیکس و بے یار مددگار کو مقتل میں قدم رکھنا ہے

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں شتر سوار اور حر بن یزید کا ملنا

اس صورتِ سراپا رقت میں بی بی سے رخصت کو آئی کلمہ هٰذا فراقُ بیني وبینكم کہتے

لائے امام کی آئینہ خیال میں اونکا اسیر ہونا دیکھا ورطہ اہتمال میں پردہ خیمہ سے باہر نکلنا

مخفی نرہا غارت گروں کی ہاتھ سے چادر و معجر کا اوترنا قیدِ اعدا میں پشتِ شتر سے لاش پر گرنا

شمر کو فہ اور شام کی بازاری عام میں جانا ابن زیاد کی روبرو گنہگاروں کی مانند کھڑا رہنا

واویلا واغربتا ہای مظلومی سید الشہدا اوس ہنگامہ خونخوار میں کسکو فرمایں کہ ناموسِ

امامت کو وطن میں لیجائے گوشہ عافیت میں بٹھائے اونکی اقربا کو سلامت پہنچائے فضا

ملولفہ یہ شرحِ مصیبت کر دن مختصر دکھایا ہی رقت نی سامانِ محشر صدای فغان ہر طرف

بلند غمِ شاہِ مظلوم چھایا ہی دلپر زمین و زمان شورِ ماتم سے برہم ملایک بہی روتی ہیں

سماعت کی اب تاب باقی نہیں تڑپتی ہیں بسمل سی احبابِ سرور عزا میں ہوا ہی یہ ناظم کا

نقشہ پہٹا ہی گریبان وخاطر تکدر

باہرہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں شتر سواروں سے اور حر کا آنا

سما بہی تہا اختر بلند ہر کوکب سے کوچ اوسکا مبارک ہو افضل رب سے اعدا سے ہو

طریقے ہی جدا عمل تہا کہ قمر تنگیا عقرب سے در باغِ بلبل پہ نظر ہی نہ کسی گل پہ

زینت پہ توجہ نہ تجمل پہ ہی کچہ کام کسی صاحب سند سے نہیں تکیہ ہمیں دیوار توکل پہ

در باغِ ہان جوشِ غم سید عالی ہو جائے چہرہ پر ان اشکوں سے بحالی ہو جائے بلوانہ

جگر چشم سے نکلیں باہم ہر شاخ مژہ پہولوں کی ڈالی ہو جائے در باغی کیوں زر کی ہوس میں

ابر و دنیا ہی نادان یہ کسی فریب تو دنیا ہی لازم نہیں اپنی منہ سے تعریف اپنی خالص ہی

قال سبحانه وانكحوا الايامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله والله واسع عليم ثم ان محمد بن علي بن موسى خطب ام الفضل ابنة عبد الله المامون

بارہوین مجلس لکھہ سی روانگی سید الشہدا شہید کا مین نوحہ عزا

جو شتاب ہو دیتا ہی تمہید کا احادیث فضائل و مصائب روز عاشورا
و مرقت ائمۂ ھدٰی ماہِ محرم مین بنی آدم پہ ہجوم محنت اور الم ہی عالم مین اسباب راحت کم
سامان حسرت فراہم ہی پیر و جوان کو شغل نالہ و افغان ہی دل گبر و مسلمان کو جوش احزان ہی ختم
ہر یک سیرت بیقرار ہی چشم ہر صاحب بصیرت اشکبار ہی نوحہ و ماتم کا جہان مین چرچا ہے
سینہ و سر پیٹتی ہین و ملک مین غلغلہ ہی وحش و طیر صحرا بھی مین جماد و نبات ہی محو شور و شین ہین
زمین غبار مصیبت سر پر ڈالی سوگ نشین ہی آسمان ردای نیلی دوش پر سنبھالی غمگین ہے
دیدہ اختر و انجم رات بھر آرام جان زہرا کی واسطی بیخواب ہین سینی مہر و ماہ کی ساری دن سرگردانی
آل مصطفی پر سوز تعب مین کباب ہین ہوای خستہ جگر باری اندوہ کی بیتاب پھرتی ہی پانی کی
آنکھہ حباب آسا موج سپہر شکست سی بھرتی ہی آتش کو آہ و فریاد کی شعلہ نی جلا یا ہی خاک پر صدمہ سے
ملال سی زلزلہ آیا ہی خلق مین جسکو دیکھو گریبان چاک افسردہ حال ہی جانہ ہو کو ایسین عورت
مرد کو اپنا حال ہی بھی روتی ہین کہ ہمارا والی مرنی چلا اب یتیم ہونگی بوڑہی جان کہوتی ہین کہ ملا کا
وقت شہادت آیا ہم بھی رخصت ہونگی اسواسطی کہ فاضل اہلبیت سی ائمہ طاہرین کی سیر
اور یہ موسم مین اون بزرگوار و نکا خاندان اندوہگین ہی اپس خود دیکھو ہر شخص کا کیا جوش ماتم
اور تصویر نام امام حسین علیہ السلام سی نالہ و خروش کرتا ہی فوحہ ای وای مصیبت کہ قہر آیا
دل جوش مین لایا احمد کو بہو روئی کو تربت سی اوٹھایا وہ ظلم دکھایا واحسرت و دردا کہ پھر کو
ستایا گہر بار جلایا سب لوٹ لیا خانۂ حیدر مین جو پایا خیمونکو گرایا این اسد اسد پہ نشہ تیر
برسا وہ پانی کو ترسا اوسپر یہ ستم نان کی بہالا جو لگایا کانٹونین لٹایا زہرا جسی جیا
و نبات سو لایا اور نازو تھایا بالای سنان خولی نی سر اوسکا چڑہایا کیا قہر جایا سیدانی
اکبر کی جوانی ہوئی برباد قاسم ناشاد و دریا پہ علمدار کو چترنگ بنایا تن خون مین نہایا سر

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا خاتمہ نوحہ اور فضیلت آل عبا

برادر کا شہ دین کی کاٹا + بچہ بہی نہ چھوڑا + لاشون پہ نبی زادونکی گہوڑونکو پہرایا + مٹی مین ملایا +
بی گور و کفن جسم رہی خاک پہ غلطان + اور دہوپ مین عریان + مقتل مین کوئی رونیکو دلسوز نہ آیا +
مدفن نہین پایا + وارث نہ رہی جیتی حمایت کو حرم کی + وہ کہہ پائی ستم کی + باہر کیا پردیسی تو گھر حرم نہ کہایا
فریاد جسد آیا + مقتل مین گہری روتی تہی جسد م حرم شاہ + محشر ہوا واللہ + افلاک کو بعرش معظم کو کپایا
ہلایا + خلب بہایا + وہ بانوی شبیر کا بیتابی سی گرنا + ناچار سنبہلنا + بالونکو پریشان کیا چہرہ
چہپایا + گردونکو جہکایا + جب گوش سکینہ سی گہر چین کی مارا + بانو نی پکارا + کیا قہر ہی احکام الہی کی
بہلایا + کچھ خوف نہ آیا + اوس وقت بلا خیز مین زینب کا تڑپنا + بی مقنعہ پہرنا + بابا کو جگر تہام کی
اندوہ سنایا + اور پاس بلایا + یا شاہ نجف دیکہ مین تیمونکی خبرلو + اپنا سی جگر دو + دیکہیو کہ لعینون نی
یہ طوفان اوٹہایا + آفت مین رولایا + پہر منت و زاری مین جفا کارون سی کہتی + الزام کو سہتی تہی
زندانمین سجاد کو سنبہلوا بٹہایا + دین اپنا گنوایا + ای اہل عزا سینہ پہ داغ کو سہیلو + خاموش نہ بیٹہو
ناظم نی جو یہ نوحہ جانسوز سنایا + ماتم کو بڑہایا + مروی عن جابر بن عازب عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لعلی علیہ السلام کتاب منتخب میں جابر بن عازب
سی منقول ہوا ہی کہ خیر الوری نی ایکروز علی مرتضی کو فرمایا ہی + قل یا علی اللہم
اجعل لی من عندک عہدا او فی صدور المؤمنین مودۃ یا علی دعا مانگو بار الہا
کردان میری لئی اپنی پاس عہد محبت و کرامت کو اور دلونمین ساری مومنین کی مہر و محبت
ولایت کو فانزل اللہ تعالی پروردگار نی اثر اجابت مین اوس مناجات کی نازل فرمایا
آیت بشارت کو اپنی ولی کی شان مین بہیجا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل
لہم الرحمان ودا بدرستی کہ جو لوگ خدا و پیمبر پر ایمان لائی اور نیک عمل کرتی ہین قریب ہی کہ
ایزد سبحان اونکی واسطی الفت بر پا کری لہذا محبان صادق الولا اس شور و شین کو نہین سیع اپنی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء احادیث حزن عاشورا بکائے اہل ارض و سما

اپنی ماں باپ فرزند کی الم سے زیادہ مصروف ذکر حسین علیہ السلام ہوتی ہیں مَرْوِیٌّ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ بہشت والوں کو معصوم نے اپنا دوست قرار دیا ہے سند معتبر سے حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا ہے رَحِمَ اللّٰهُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنَا فِی الْمُصِیْبَةِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَتِ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ رب العزت اپنی رحمت بھیجے زمرہ اخلاص مند و محبو جو ہماری مصیبت کی شریک ہوتی ہیں اور واقعہ جد بزرگوار حسین مظلوم کی حزن و اندوہ میں سعی کرتی ہیں مَرْوِیٌّ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ کَانَ اِذَا اَهَلَّ هِلَالَ عَاشُوْرَا اِشْتَدَّ حُزْنُهُ وَعَظُمَ بُکَائُهُ عَلٰی مُصَابِ جَدِّهِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کتاب منتخب فخری میں روایت کی ہے جب حضرت صادق علیہ السلام ہلال محرم دیکھتے تو شدت سے اونپر حسرت و رقت کی سامان فراہم ہوتی امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر دن رات آہ و فریاد مچاتی جد بزرگوار کی صف عزا و ماتم پر سیلاب اشک بہاتی وَالنَّاسُ یَاْتُوْنَ اِلَیْهِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَمَکَانٍ یُعَزُّوْنَهُ بِالْحُسَیْنِ وَیَبْکُوْنَ وَیَنُوْحُوْنَ مَعَهُ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ گروہ گروہ ہر طرف سے خدمت حضرت میں آتی نوحہ و بکا سے امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتی اور ماتم کی رسم بجا لاتی فَاِذَا فَرَغُوْا مِنَ الْبُکَاءِ یَقُوْلُ لَهُمْ اَیُّهَا النَّاسُ بَکَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ہر گاہ جوش زاری و ابتہال ختم پاتی تو وہ جناب حاضرین کو خطاب فرماتی ایہا الناس شہادت امام حسین علیہ السلام پر ساتوں آسمان روتی ہیں اور اونکی درمیان جو مخلوقات ہیں انس و جن سے محزون ہوتی ہیں وَالْوُحُوْشُ وَالدَّوَابُّ وَالْاَشْجَارُ وَالْاَطْیَارُ وَمَا فِی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی کُلُّ ذٰلِكَ یَبْکُوْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَحَزِنُوْا لِاَجْلِهِ ساری جانوران دریا و چارپایان صحرا

بارہویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حیث بکای اہل دنیا وحزن یوم عاشورا

ومرغان ہوا واجرام عالم بالا تمامی اشجار وکوہسار اور جسقدر ذرات جنت ونار کی پیدا ہین +
دکہائی دینی والی خواہ نادیدنی جو دنیا ومافیہا مین تہی سب نی امام حسین علیہ السلام کی عزا
کو ہم چپایا اور جملہ ساکنان فوق وتحت نی لوازم سوگواری مین اہتمام کیا الا ثلاث طوائف
مِنَ النَّاسِ فَاِنَّهَا لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ اَبَدًا مگر تین فرقہ خلایق کی جو مطلق نہین گریہ بلکہ
اور نشاط کی سعی مین دن رات رہی فَقِيلَ مَنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الَّتِي لَمْ تَبْكِ الْحُسَيْنَ
بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پوچہا یا بن رسول اللہ وہ کون شقی ہونگا جو ایسی حالت پر سید الشہدا کو
نہ رویگا فَقَالَ هُمْ اَهْلُ دِمَشْقَ وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ وَبَنُوا اُمَيَّةَ جو ابدیا وہ اہل شام
بصرہ وقوم بنی امیہ ہین کہ فرزند پیغمبر کی قتل واسیری اہلبیت سی خوشی مین بہری وہ بد نہ رویہ
فَيَا عَجَبًا مِنَ الْقُلُوبِ الْقَاسِيَةِ وَالنُّفُوسِ اللَّعِينَةِ الْعَاصِيَةِ عجب حسرت
اور دل سخت بیدردی جو ایسی واجب میں ضبط آہ وفریاد کری اور جای تاسف وملامت ہی کہ
نفس عاصی پر کہ سرگذشت کربلا میں سنین وہی قرار رہی كَيْفَ لَا تَبْكِي لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدٌ
الْمُصْطَفٰى وَعَلِيٌّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَمَلَائِكَةُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى کیونکہ نہ روئین کی اہل اسلام سانحہ شہادت مین اوس والای سرور دین کی
جسپر محمد مصطفی نی سر تا سر بہائی اور علی مرتضی فرط الم سی چلائی فاطمہ زہرا نی زاری اور شیون کیا
ملائکہ آسمان وزمین اور تحت وفوق کی موجودات نی عزا مین سانتہ دیا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ
ابْنِ مَحْمُودٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
يُحَرِّمُونَ فِيهِ الْقِتَالَ اخبار الاخزان مین ابراہیم ابن محمود سی روایت کی ہی کہ امام رضا
علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی کہ ماہ محرم کی عرب مین وہ قدر ومنزلت عظیم تہی کہ زمانہ جاہلیت مین
لڑائی جہگڑی کی اندنون تحریم تہی فَاسْتُحِلَّتْ فِيهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيهِ حُرْمَتُنَا

بارہوین مجلس کہ جس مین ذکر مصائب سید الشہدا و ثواب عزا

وَسُبِیَ فِیْهِ ذَرَارِیْنَا وَنِسَاؤُنَا وَاُضْرِمَتِ النِّیْرَانُ فِیْ مَضَارِبِنَا

یعنی رحم نہ کیا ایسے شہر مبارک مین عترت رسالت کا لہو بہایا اہلبیت نبی کو بدتر از کفار مجوس

بیحرمت بنایا گہر مین رولا کر خیمۂ عصمت سرا کو جلایا ہماری عورات پردہ تطہیر کو اسیر کیا

در بدر پہرایا وَانْتُهِبَ مَا فِیْهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حُرْمَتُهٗ فِیْ

اَمْرِنَا جو مال و اسباب ورثۂ انبیا پایا دہرا دہڑی لوٹ لیا عزت و قدر پیغمبر کا ہماری

حق مین مطلق لحاظ نہ کیا کیا شدت جور و ستم کی اہلحرم پر گذری ہی چہوٹی بچی تک حلال کی

کسی لاش بی سر کو قبر نہین ملی ہی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ

دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَاَوْرَثَنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ

الْقَضَاءِ روز شہادت امام حسین علیہ السلام کی ذکر سے ہماری سرشک بہتی ہین کثرت گریہ

رقت سے آنکہین اور پلکون مین زخم رہتی ہین زمین کربلا مین عزیزان آل رسول کو خوار کیا اور

بارہمنت کرب و بلا قیامت تک بیشمار دیا فَعَلٰی مِثْلِ الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ

پس چاہیے کہ سانحۂ امام حسین علیہ السلام بنای شور و شیون ہوے اور ہر فرد بشر شال زن فرزند مردہ

عمر بہر روے فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْهِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ یہ رستی کر او نپر گریہ و بکا مین

ثواب وافر ملتا ہی اور صاحب رقت کو بڑی گناہون سے منزہ کرتا ہی اے مومنان حسینیہ بلاد

وای حاضران بزم نالہ و شیون فی الحقیقت آب گہر جب درج صدف مین چہپا ہی تو قدر و قیمت

اپنی بڑہاتا ہی اور اشک بصر ہر گاہ گوشۂ نظر سے گرتا ہی تو آبروی عزت اور بہای مغفرت

دلواتا ہی یہ شور پا ہیکا قطرہ جب چشمہ رقت سے بہتا ہی تو دریای رحمت اور عنایت رب کو

جوش مین لاتا ہی اگر ظاہر مین بیمقدار ہی باطن مین درشہوار ہی یہ وہ گوہر ہی جسکا بار آنحضرت

خیر الوری جوہری اور حضرت داور مشتری ہی قربان امام حسین علیہ السلام جنکی نام سی یہ اکرام

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا طرباح وشتر سوار کا راہ مین ملنا

عزادار ونکو ملتا ہی اور سر انجام دنیا و آخرت اونکی وسیلہ سی ہر غلام باوفا کا ہوتا ہی پس ایسی اوکا

ذکر محنت و آلام سنو تو فریاد و خروش و وا اور یہ ایام کی تصویر مصیبت مین خاموش ہو نظم

لمولفہ ای صاحبان صدق و صفا فکر غم کرو + دامن ہر شاک چشم سی بر رو کی نم کرو +

آدہی کربلا مین حسینی سپاہ کی + رقت سی پیشوائی اہل حرم کرو + بیٹو الم سی لبریز ہر اکی وا سبطے

صحن عزا مین آہ و فغان کو علم کرو + آتا ہی دن بہار مصیبت کی جوش کا + شاخ نہال عیش کو اپنی قلم کرو

یہ عمر یاد پاکا نہین اعتبار کچہہ + فاظر اساس اسفر کو ہم کرو

مجلس دوم انکی از طلوع ظہر و مائتہ فی شہر و جہاد نابات و کار ہتہ سیر امام ابرار و نزول کربلا

مسافران وادی غربت و مبتلائی و جالان بار محنت و ناشکیبائی مہمانان خوان اندوہ و بلا

و مشتاقان الوان نوائب کربلا + طالبان معرکہ امتحان ملال + و سرفرازان ہر صفہ قتل و قتال +

کاروان سعادت پیشہ کو بیابان فیفوای سامعہ مین یون پہنچاتی ہین کہ جب خلعت شاہ

نجف کو چار و نطرف سی ہجوم کیند اعدائی گہیر لیا اوس نو بادہ عز و شرف فی لابد مکہ سی عراق کا

عزم کیا اصحاب و اقربای صادق الولا ہم رکاب تہی اور اضطراب و اندیشہ مین الحرم محترم

بیتاب تہی زینب خاتون کو واہمہ جدائی برادر سی اشکبار رکہتا تہا ام کلثوم کو ہر دم خیال تا ل

بیقرار رکہتا تہا سکینہ و رقیہ کو پردہ محمل مین دردو غم کا وسواس آتا ام لیلیٰ و رباب کو زندگانی

علی اکبر و علی اصغر پر تلقنہ پاس بہا تا دست روزگار قوت بازوی امام ابرار عباس دلاور کی

جدائی پر کف افسوس ملتا + اور چرخ دوار طفیان اشرار کو دیکہہ کی عون و جعفر پر تشویش سی ہلتا

حیف کہ باغبان قدر کو خاک مین ملانا اوس گلزار ہمیشہ بہار کا منظور افسوس کہ دہقان اجل کو

ایسی لشکر و سردار کا خنجر دلواری کشاورز عاشورا مین عورہ ہر قدم پہ ہجوم حسرت و ہراس کا

٣٤٨

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین طرماح بن حکم کا آنا

سامنا ہوتا ہر دم سپاہِ ہموم مشئوم کی شدت سی اساس صوت ہوش و حواس کہوتا امام مظلوم کی
یاور مرنی پر کمر باندہی تہی سرانجام شہادت کی واسطی وہ ولاور سینہ سپر بنتی تہی چاوش قضا
اوس قافلہ تسلیم و رضا مین نعرہ هَلُمُّوا اِلیٰ مَضَاجِعِکُمْ پکارتا اور سروش غیب قربانیاں
کوی وفا کو مژدہ وَسَارِعُوا اِلیٰ مَغْفِرَۃٍ مِنْ رَبِّکُمْ سناتا وَرُوِیَتْ اِلیٰ طِرِمَّاحِ
بْنِ حَکَمٍ قَالَ لَقِیْتُ حُسَیْنًا وَقَدْ اَمْتَرْتُ لِاَهْلِیْ مِیْرَۃً طرماح ابن حکم سی روایت ہی
اوسنی کہا مین جو اکثر بار عیال کی واسطی لئی جاتا تہا راہ مین امام حسین علیہ السلام سی ملاقات ہوئی
اونکی سواری سکرہ باری مکہ سی آتی دیکہی فَقُلْتُ اُذَکِّرُکَ فِیْ نَفْسِکَ وَلَا یَغُرَّنَّکَ
اَهْلُ الْکُوْفَۃِ آگی جاکی سلام اور تحیت بجالایا بطریق خیرخواہی اونسی عرض کیا قسم دیتا ہون
آپکو اہل کوفہ کی فریب مین نہ آنا اوس ملک مین عیال و اطفال کو لیکی ہرگز نجانا فَوَاللّٰہِ
لَئِنْ دَخَلْتَهَا لَتُقْتَلَنَّ واللہ ہرگاہ کہ وہان جاوگی تو ضرور شہادت پاوگی وَاِنِّیْ لَاَخَافُ
اَنْ لَا تَصِلَ اِلَیْهَا فَاِنْ کُنْتَ مُجْمِعًا عَلَی الْحَرْبِ مجہی اندیشہ ہی کہ اوس شہر مین نہ پہونچو گی
جو نہ لشکر جفا مین گہر کی شہید ہوگی فَانْزِلْ اَجَاءَ فَاِنَّهٗ جَبَلٌ مَنِیْعٌ وَاللّٰہِ مَا نَالَنَا
لَنَا فِیْهِ ذُلٌّ قَطُّ صلاح دولت یہ ہی اگر اجا مین منزل کروگی وہ کوہ بہت سخت جائی پناہ
ہی شر اعدا سی محفوظ رہوگی قسم خدا کی میری اتنی عمر گذری ایسی کہیں وہان غلبہ دشمن کی خواری
نہین دیکہی وَعَشِیْرَتِیْ یَرَوْنَ جَمِیْعًا نَصْرَکَ فَهُمْ یَمْنَعُوْنَکَ مَا اَقَمْتَ میری قوم کہ
اپکی خدمت اور حمایت مین رہینگی وہان حضرت جبتک توقف کرینگی اونکو اپنا یاور دیکہینگی
فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْقَوْمِ مَوْعِدًا اَکْرَهُ اَنْ اُخْلِفَهُمْ فرمایا میری اور خلق کوفہ کی
درمیان مین وعدہ ہوا ہی اوس عہد سی جان بچاون ہرگز نہین گوارا ہی فَاِنْ یَدْفَعِ اللّٰہُ
عَنَّا فَقَدِیْمًا مَا اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَکَفٰی پس اگر خدا نی اونکی شر کو دفع کیا تو اوسکا احسان

بارہوین مجلس بکہ سی روانگی سید الشہدا منزل خزیمہ پر مقام کرنا نوحہ جنات کا بیان مین جناتون

قدیم ہی جو ہمیشہ ہم پر شامل رہا اعدا سی بچایا وَاِنْ یَکُنْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَفَوْزٌ وَشَهَادَةٌ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور جسکا چارہ نہین جو وہ امر واقع ہوا پس انشاء اللہ شہادت و رستگاری

پاوینگا ثُمَّ حَمَلْتُ الْمِيرَةَ اِلٰى اَهْلِيْ وَاَوْصَيْتُهُمْ بِاُمُوْرِهِمْ وَخَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحُسَيْنَ

فَلَقِيَنِيْ سَمَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ النَّهْدَانِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ بِقَتْلِهٖ فَرَجَعْتُ وَفِي الْمَنَاقِبِ

وَلَمَّا نَزَلَ الْخُزَيْمِيَّةَ اَقَامَ بِهَا يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ اَقْبَلَتْ اِلَيْهِ اُخْتُهُ

زَيْنَبُ کتاب مناقب مین لکھا ہی جب منزل خزیمیہ مین اوتری وہ مالک کوثر و تسنیم وہان

ایکروز و شب مقیم رہی دوسری دن صبح کو اونکی خواہر محترم زینب خاتون آئین عجب حسرت و اشتیاق سے

بہائی کی پاس لائین فَقَالَتْ يَا اَخِيْ اَلَا اُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ الْبَارِحَةَ کہا این

تمکو خبر دون جو رات کو سینی سنا ہی فَقَالَ الْحُسَيْنُ وَمَا ذَاكَ سید الشہدا نی پوچہا بیان کرو

وہ کیا ہی فَقَالَتْ خَرَجْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ فَسَمِعْتُ هَاتِفًا

يَهْتِفُ وَهُوَ يَقُوْلُ عرض کی تہوڑی رات گذری مین خیمہ سی باہر نکلی ایک طرف رفع حاجت کو

سنی ناگاہ آواز ہاتف سنی کہتا تہا اَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ بِجُهْدٍ وَمَنْ يَبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ

بَعْدِيْ ای چشم سعی کر آنسو بہانی مین کہ ایسا وقت ہوویگا بعد از مین اون شہدا کی حال پر کون

رویگا عَلٰى قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَايَا بِمِقْدَارٍ اِلٰى اِنْجَازِ وَعْدِيْ جنہین موت لیجاتی ہی

وعدہ گاہ شہادت مین پہنچاتی ہی فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ يَا اُخْتَاهُ كُلُّ الَّذِيْ قُضِيَ فَهُوَ

كَائِنٌ فرمایا ای خواہر با جان برابر جو امر مقدر ہوا ہی لامحالہ وہ ظہور کرنیوالا ہی مروی ہی

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الْمُشْمَعِلِّ الْاَسَدِيَّانِ قَالَا لَمَّا قَضَيْنَا

حَجَّنَا لَمْ تَكُنْ لَنَا هِمَّةٌ اِلَّا اللِّحَاقُ بِالْحُسَيْنِ فِي الطَّرِيْقِ لِنَنْظُرَ مَا يَكُوْنُ

مِنْ اَمْرِهٖ عبد اللہ ابن سلیمان اور منذر ابن مشمعل سی روایت کی ہی جو دونون نی کہا حج کی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء عبداللہ و منذر اسدی کا خبر شہادت مسلم تا سواریاں لانا

اعمال سے جب ہم فارغ ہوئے تو اور کچھ قصد نہ تھا مگر یہ کہ راہ میں امام حسین علیہ السلام سے جا ملیں
اور اونکا حال کیا ہوتا ہے دیکھیں فاقبلنا ترقل بنا ناقتانا مسرعين حتى لحقناه
بزرود حضرت آگے بڑھ گئے تھے ہم نے سواری کو ہنکایا قریب چلے تاکہ مقام زرود میں اونسے ملیں
مقصود یہ تھا فلما دنونا منه اذا نحن برجل من الكوفة وقد عدل عن الطريق
حين رأى الحسين عليه السلام جب خدمت اقدس میں ہمارا مرکب پہنچا ناگاہ ایک شخص
کوفہ کی طرف سے پیدا ہوا شاہد ہیں اور اونکی رفتار کا انبوہ دیکھا تو راہ چھوڑ کے دوسری جانب ہٹ گیا
فوقف الحسين كانه يريده ثم تركه ومضى امام حسین علیہ السلام وہاں ٹھہرے
گویا اوسکی منتظر ملاقات تھے ہر چند ملاحظہ کیا وہ دوسری سمت گیا تو اوسے ہاتھ اوٹھا کے اپنا
راستہ لیا ومضينا نحوه فقال احدنا لصاحبه اذهب بنا الى هذا لنسأله
فان عنده خبر الكوفة ہمارے رفیق نے کہا اسکے پاس چلو پوچھیں شاید اوسے خبر کوفہ معلوم ہو
فمضينا حتى انتهينا اليه فقلنا السلام عليك فقال وعليكما السلام
قلنا ممن الرجل قال اسدي ہم گئے تاکہ قریب پہنچے سلام کیا اوسنے بھی خوش ہو کے جواب دیا
ہمنے پوچھا تو کون قوم کا ہے کہا بنی اسد سے قبیلہ ہے قلنا له ونحن اسديان فمن انت
قال انا بكر بن فلان فانتسبنا له ثم قلنا له اخبرنا عن الناس ورائك
ہمنے بھی اوسے اپنا پتا بتایا اور اوسکا نام و نسب دریافت کیا پھر ہم بولے کچھ احوال بیان کرو
جہاں سے تم اب آتے ہو قال نعم لم اخرج من الكوفة حتى قتل مسلم بن عقيل وهاني
بن عروة ورأيتهما يجران بارجلهما في السوق کہا میں کوفے سے باہر نہیں نکلا
جو مسلم بن عقیل اور ہانی ابن عروہ کو مار ڈالا دیکھا پھر ونکو پکڑ کے بازاروں میں پھراتے تھے لاشیں
جدا اور خوار کرکے پھراتے تھے فاقبلنا حتى لحقنا بالحسين فسايرناه حتى نزل الثعلبية

۳۵۱

بارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا عبداللہ ومنذر کا خبر شہادت مسلم شتر سوار سے لانا

ہمسفیا یہ ماجرای حسرت افزا سنکی ہم محزون چلی شاہ شہدا کی لشکر مین ملی وہ سرور منزل ثعلبیہ مین
قریب شام اوتری فجئناہ حین نزل فسلمنا علیہ فرد علینا السلام جب ساری لوگ
ٹھکانی سے ہوئی تو ہم سرور انام کی خدمت مین گئی آداب سلام ادا کیا اوس جناب نی جواب دیا
فقلنا لہ یرحمک اللہ ان عندنا خبرا ان شئت حدثناک بہ علانیۃ وان شئت
سترا عرض کی خدا تم پر اپنی رحمت بھیجی اور ہمیشہ مورد عنایت رکھی ہماری پاس ایک خبر ہی
ارشاد ہو مخفی کہین اور چاہو تو علانیہ عرض کرین فنظر الینا والی اصحابہ ثم قال
ما دون ہؤلاء ستر حضرت نی ہماری طرف نظر فرما کی اپنی اصحاب کو دیکھا بولی ان سی
کوئی راز چھپا ہوا نہین رہا فقلنا لہ ارأیت الراکب الذی استقبلتہ
عشی امس فقال نعم قد اردت مسألتہ یعنی کہا کل راہ مین وہ سوار کوئی
دیکھا ارشاد کیا ہان مین چاہتا تھا کوئی خبر پوچھتا فقلنا قد واللہ استبرأنا لک
خبرہ وکفیناک مسألتہ وہو امرؤ منا ذو رای وصدق وعقل یعنی عرض کی
بخدا کہ دریافت خبر مین پیروی کی احوال کو وسی تفصیل پوچھی وہ شخص ہماری قبیلی آدمی کا
مرد عاقل اور فہمیدہ دانا ہی وانہ حدثنا انہ لم یخرج من الکوفۃ حتی قتل مسلم
وہانی ورآہما یجران فی السوق بارجلہما اوسی یہ بات کہی ہین کوفی سی مین نکلا
تا دمی کہ مسلم اور ہانی کو مقتول دیکھا پیرونکو پکڑکی بازار مین پھرایا لاش کو ابھی تک سونین کا ڈرا
سرشیدہ کو بھوایا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون رحمۃ اللہ علیہما یردد ذلک
مرارا یہ سنکی حضرت پر غم والم طاری ہوا بکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا خدا رحمت کری
دونو کو اور جزای خیر دی اپنی اونکو فقلنا لہ ننشدک اللہ فی نفسک واہل بیتک
الا انصرفت من مکانک ہذا یعنی عرض کی یا ابن رسول اللہ خدا کی قسم دیتی ہین آپ

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا خبر شہادت ہانی و مسلم راہ میں پانا

یہاں سے پھر چلئے اپنی جان اور اہلبیت کو معرض ہلاک میں مبتلا نہ کیجیے وَ اَنَّہٗ لَیْسَ لَکَ بِالْکُوفَۃِ
نَاصِرٌ وَلَا شِیْعَۃٌ بَلْ نَتَخَوَّفُ اَنْ یَکُوْنُوْا عَلَیْکَ کوفہ میں آپکا کوئی دوست اور یار
نہیں رہا بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ تمہاری قتل پر بلوا ہوگا فَنَظَرَ اِلٰی بَنِیْ عَقِیْلٍ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ
فَقَدْ قُتِلَ مُسْلِمٌ وہ سرور نبی جانب اولاد عقیل نظر کی خبر شہادت مسلم کی تعزیت کہی سا
جا نکزا ہیں تسلی دی اور بازگشت میں مشورت پوچھی فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا نَرْجِعُ حَتّٰی نُصِیْبَ
ثَارَنَا اَوْ نَذُوْقَ مَا ذَاقَ اَبُوْنَا سب نے کہا ہم اسطرفسے ہرگز نہیں پھرتے جبتک خون مسلم کی
بازپرس نہیں کرتے یا جو شربت مرگ اوس مظلوم والدنے پیا ہے ہم بھی وہ شہادت کا مرتبہ گوارا کریں
فَاَقْبَلَ فَقَالَ لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَ ہٰؤُلَاءِ حضرت متوجہ ہوئے اصحاب سے بولے ایسے
عزیز واقربا کی جینے کا مزا کب ہے فَعَلِمْنَا اَنَّہٗ قَدْ عَزَمَ رَاْیُہٗ عَلَی الْمَسِیْرِ ہمنے جانا کہ رائے جناب
سفر کوفہ پر مقرر ہے اور مراجعت کسی صورت سے نہیں مدنظر ہے فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ اِنَّکَ
وَاللّٰہِ مَا اَنْتَ مِثْلُ مُسْلِمٍ وَلَوْ قَدِمْتَ الْکُوْفَۃَ لَکَانَ اَسْرَعَ النَّاسُ اِلَیْکَ فَسَکَتَ
اوسوقت بعض اصحاب اوس جناب کی بولے آپ مسلم سے نہیں جو خلق کی رجوع نہووے اگر کوفہ میں
تشریف لیجائینگے تو سب لوگ دوڑ کے آئینگے حضرت خاموش رہے پھر کچھ متکلم نہوئے ثُمَّ انْتَظَرَ
حَتّٰی اِذَا کَانَ السَّحَرُ فَقَالَ لِفِتْیَانِہٖ وَغِلْمَانِہٖ اَکْثِرُوْا مِنَ الْمَاءِ فَاسْتَقَوْا وَاَکْثَرُوْا
پس طلوع سحر کا انتظار کیا لڑکی بالونکو بہت پانی ساتھ لینے کا فرمان دیا ثُمَّ ارْتَحَلُوْا فَسَارَ حَتَّی انْتَہٰی اِلٰی
زُبَالَۃَ فَاَتَاہُ خَبَرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَقْطُرَ فَاسْتَعْبَرَ باکیا پھر وہان سے آگی چلی منزل زبالہ میں
اوتری اوس جا خبر شہادت عبد اللہ یقطر پہنچی اوکی سانحہ میں بہت رقت حضرت پر غالب ہوئی
سیر شک حسرت بہائی نالہ وآہ لب پر آئی ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلِشِیْعَتِنَا مَنْزِلًا
کَرِیْمًا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمْ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بارھوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہین شیخ بنی عکرمہ کا مزاحم اصحاب کا آزمانا

مناجات کی الٰہی میری اور سب محبوں کی واسطی دارِ عقبیٰ مین منزل نیک مہیا کرنا، عزمات منزل جبان مین

ہم سکو قرین رحمت ایکجا کیجیو فَاخْرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّاسِ كِتَابًا فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ اَتَانَا خَبَرٌ فَظِيعٌ قَتْلُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ وَهَانِي

بْنِ عُرْوَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَقْطُرٍ وَقَدْ خَذَلَنَا شِيعَتُنَا ایک نامہ لکھا ہوا نکالا

اور حاضرین کو سنایا کہ بھی خبرِ موحش پہنچی ہی اہلِ کوفہ نی بیوفائی کی ہی مسلم و ہانی و عبد اللہ ماری

گئی ہماری شیعہ اور دوستون نی یاری سی ہاتھ اوٹھائی فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمُ الْاِنْصِرَافَ

فَلْيَنْصَرِفْ فِي غَيْرِ حَرَجٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ذِمَامٌ جو شخص چاہی میری رفاقت چھوڑی اپنی گھر جائی

مجھسی شوق سی کوچ کری اندیشہ ملامت بیکار ہی فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ وَاَخَذُوا

يَمِيْنًا وَشِمَالًا حَتّٰى بَقِيَ فِي اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ جَاؤُوا مَعَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ جو لوگ طمعِ مالِ

دنیا کی واسطی آئی تھی امیدِ حصولِ دولت اور حکومت مین خدمت بجالائی تھی وہ بیوفا اس

کلام کو سنکی اوٹھی چارو نطرف داہنی بائین آنکھہ بچا کی بھاگنی لگی یہان تک کہ وہی باقی رہی

جو ملازمت حضرت مین مدینہ سی چلی تھی وَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ عَلِمَ اَنَّ الْاَعْرَابَ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُ يَاْتِي بَلَدًا قَدِ اسْتَقَامَتْ لَهُ طَاعَةُ اَهْلِهَا

یہ امتحان اسواسطی کیا کہ جانتی تھی کہ طالب مال کا یہ گمان تھا کہ جب بانی ہی عرب تو کو سلطنت ہی

حضرت اوس شہر مین جائینگی جہان کی لوگ اطاعت سی پیش آئینگی امام کی ترقی شوکت ہوگی ہمین

رفاقت مین غنیمت ملیگی ثُمَّ سَارَ حَتّٰى مَرَّ بِبَطْنِ الْعَقَبَةِ فَنَزَلَ عَلَيْهَا فَلَقِيَهُ شَيْخٌ

مِنْ بَنِي عِكْرِمَةَ يُقَالُ لَهُ عُمَرُ بْنُ لُوذَانَ پس وہانسی آگی روانہ ہوئی تا کہ منزل

بطنِ عقبہ مین اوتری ناگاہ ایک مردِ پیر قبیلۂ بنی عکرمہ سی آیا کہ اوسکا نام عمر ابن لوذان تھا

قَالَ لَهُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ الْكُوْفَةَ عرض کی اوس قافلہ سالار شہداسی پوچھا کہا

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء راہ میں ہزار سوار سے ملنا حر کا

قصد کیا ہے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کوفہ کو ہمارا کاروان چلا ہے فَقَالَ لَہُ الشَّیْخُ
اَنْشُدُکَ اللّٰہَ لَمَّا انْصَرَفْتَ فَوَاللّٰہِ مَا تَقْدَمُ اِلَّا عَلَی الْاَسِنَّۃِ وَحَدِّ السُّیُوْفِ
وہ مرد عرب بولا قسم بخدا کہ ادہر جو قدم بڑہاتی ہو تو یکسر نوکِ نیزہ اور دمِ شمشیر پر جاتی ہو
وہانکی خاکِ راہ غبار انگیزِ مصیبت ہے پانی گلوگیرِ آرام و راحت ہے گل بوستان داغ جگر
عزیزان خارِ بیابان سنانِ جان ستان ہے سبزہ مرغزار نیشتر جگر ہوای بہار خزان عمر اور
پسر اسد کی لئے اس عزم سے ہاتہہ اٹہاؤ جدہر سے آئے ہو ادہر کو پہر جاؤ کوفہ میں سراسر فتنہ
اور شہر میں قتلِ آلِ پیغمبر کی غوغا ہے وَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ بَعَثُوْا اِلَیْکَ لَوْ کَانُوْا کَفَوْکَ
مَؤُنَۃَ الْقِتَالِ وَ وَطَّؤُا لَکَ الْاَشْیَاءَ فَقَدِمْتَ اِلَیْھِمْ کَانَ ذٰلِکَ رَاْیًا وہ جنکی
جنہوں نے آپکو پیام طلب کہا ہے عہد و پیمانِ نصرت فاسد کی ہاتہ بیچا ہے اگر دفعِ اعدا پر قادر
اسبابِ فتح و ظفر آمادہ دکہادیں تو وہاں جانا مصلحت ہے والا کبید و مکر ان اوکی بلاکی معرض
فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَیْسَ یَخْفٰی عَلَیَّ الرَّاْیُ حضرت نے فرمایا جو تونے کہا ہے مجہپر وہ سب راز
کہلا ہے ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَدَعُوْنَنِیْ حَتّٰی یَسْتَخْرِجُوْا ھٰذِہِ الْعَلَقَۃَ مِنْ جَوْفِیْ
قسم خدا کی قوم بنی امیہ ہرگز دست بردار نہونگی جبتک میرا دل اور جگر پرخون پیٹ سے نکالینگی
جہان ہونگا جیتا نچہوڑینگی تن سے سر کاٹکی آرام کرینگی ثُمَّ سَارَ مِنْ بَطْنِ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی
نَزَلَ شَرَافَ فَلَمَّا کَانَ السَّحَرُ اَمَرَ فِتْیَانَہٗ فَاسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ وَاَکْثَرُوْا پہر وہاں سے
روانہ ہوئے اور مقامِ شراف میں جاکی اوترے ہنگام وقتِ سحر ہوا خدام سے امر کیا پانی بہت سا
بہر لو اور اپنے ساتہہ لیے چلو وہ مسافرِ ملکِ بقا سوارِ یکرانِ تسلیم و رضا آگی بڑہے تاکہ قریب دوپہر
ڈہلی کی دشتِ غربت میں راہ چلتی رہے فَبَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ اِذْ کَبَّرَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ
جس ہنگام میں وہ کاروان رواں تہا ناگاہ ایک صحابی حضرت نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا فَقَالَ لَہٗ

بارھوین مجلس یکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین ہزار سوار سی ملنا حر کا

علیہ السلام اللہ اکبر لم کبرت امام کبیر نی بہی تکبیر کہی پوچہا ای مرد کیا وجہ تہی کہ خدا کی۔ قال رایت النخل قال جماعۃ ممن صحبہ واللہ ان ہذا المکان ما رایتا فیہ نخلۃ قط وہ بولا کہ یا مولا ظاہر نخلستان نظر آتا ہی رفقانی جواب دیا یہان کبہی نام درخت خرما بہی نہین دیکہا فقال الحسین فما ترونہ قالوا واللہ نراہ اسنۃ الرماح واذان الخیل فقال وانا واللہ اری ذلک امام حسین علیہ السلام فرمایا پہر کیا ثابت ہوتا ہی عرض کی نیزہ و گوش اسپان مخالف کا ہجوم آتا ہی امام مظلوم نی ارشاد کیا مین بہی وہی جانتا ہون جو تمنی بتایا ثم قال ما لنا ملجاء نلجاء الیہ ونجعلہ فی ظہورنا ونستقبل القوم بوجہ واحد حضرت نی کہا ایا کوئی جای پناہ قریب کہ وہان ٹہرین اور اعدا کا مقابلہ ایک طرف سی کرین فقلنا لہ بلی ہذا ذو حسم الی جنبک فمل الیہ عن یسارک فان سبقت الیہ فہو کما ترید اصحاب نی عرض کی بلی ای آقا یہ بائین طرف کو پہاڑی بہت اونچا اوس جانب چلیی اگر جلدی ہم پہنچی تو حسب مراد پایا سمجہا فاخذ الیہ ذات الیسار وملنا معہ فما کان باسرع من ان طلعت علینا ہوادی الخیل اوس جناب نی جانب یسار کو توجہ کی ہنوز اونکی ساتہ بالکل پہیری تہوڑی دیر نہ گذری تہی جو گردن اسپان مخالفون کی دکہائی دی نیزونکی انی مانند نیستان الرقی اور کثرت پرچم علم کی شال پرہای طیور نظر آئی فاستبقنا الی ذی حسم فسبقناہم الیہ ہم اونپر سبقت کرگئی اور جلدی اوس ٹیلی پر جا پہنچی وامر الحسین علیہ السلام بابنیۃ فضربت امام حسین علیہ السلام نی ایستادہ خیام فلک احتشام کا حکم دیا چابکدستی برق و باد ملازمون نی سراپردہ طیار کیا عماری اور ہودج الحرم کو اگی بڑہایا مخدرات طہارت کو بعزت و حرمت سی اوتار کی ٹہرایا ہنوز کی دل اندیشہ ہجوم سپاہ مین لرزتی تہی نیزہ و تلوار مخالفین دیکہ کی

٣٥٦

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا حر کا آنا مولا کا پانی پلانا

کرتی تہی سبکو غل اور شور کی ماری خوف و اضطراب تہی گہر آغوا تہیں بلا نصیب کو سامان

ہلاک وو دربدری نظر آیا پردی پہ ڈیوڑی کی دریافت خبر کو لونڈیاں کہڑی تہیں حضرت کی

بی بی اوبہنیں دمبدم اوسی ماجرا پوچہتی تہیں زینب خاتون کو ہراس تہا یہ لشکر دشمن آیا ہے

دیکہیں مقابلہ میں جانِ برادر کا انجام کیا ہوتا ہی علی اصغر کی والدہ دمبدم گہوارہ فرزند

جاتی طفلِ شیرخوار کو بحسرت دیکہہ کی آنسو بہاتی نزدیک تہا کہ شور بکا بیقراری میں آفت کہا

لاکن ماری غیرت کی جو نامحرم آواز سنی ٹہر جاتی وَجَاءَ الْقَوْمُ زُهَاءَ أَلْفِ فَارِسٍ مَعَ الْحُرِّ

بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ حَتَّى وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ مُقَابِلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَرِّ

الظَّهِيرَةِ وہ سوار جب قریب آئی دیکہا ہزار جوان کا پرا ہی اور حر بن یزید تمیمی اونکا سردار

آگی بڑہا آتا ہی روبرو شاہ دین و ایمان کی لشکرِ کفر و ضلالت نی صف کہینچی لاکن دوپہر کی

شدتِ گرمی سی جان معرضِ تلف میں تہی فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِفِتْيَانِهِ اسْقُوا الْقَوْمَ وَارْوُوهُمْ

مِنَ الْمَاءِ وَرَشِّفُوا الْخَيْلَ تَرْشِيفًا اوس منبعِ سخا و کرم نی پیاسوں کی طغیانی میں مردود کو

تباہ دیکہا تو فرزندِ ساقی کوثر نی اپنی خادموں سے کہا اس جماعت تازہ وارد کو پانی پلادو اور گہوڑوں کو

بہی خوب سیراب کرو فَفَعَلُوا وَأَقْبَلُوا يَمْلَئُونَ الْقِصَاعَ وَالطِّسَاسَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ

يُدْنُونَهَا مِنَ الْفَرَسِ فَإِذَا عَبَّ فِيهَا ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْهُ

پس اصحابِ جناب نی سرچشمۂ لطف و عطا کہو لا سبکو زلالِ رحمت دینا شروع کیا کہڑی اور

لگن بہر بہر کی روبرو گہوڑوں کی لیجاتی جب وو تین جام اس میں سے جانور پی لیتا تو آگی سی ہٹا

حَتَّى سَقَوْهَا عَنْ آخِرِهَا وہ دوست پرور دشمن نواز کو آپ ہی اہتمام رہا تا کہ ساری انسان

اور حیوان کو بلای عطش سے چہڑا دیا وَكَانَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بَعَثَ الْحُسَيْنَ بْنَ

نُمَيْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ الْقَادِسِيَّةَ وَتَقَدَّمَ الْحُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ابن زیاد فی جیش

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں حر کا آنا تکرار ہمراہ مولا

سوار و پیادہ وافر دیکر بھیجا تھا اقامت منزل قادسیہ اور حر کو لشکر کا ہراول کر کے بھی کو آم
بیا تھا فلم یزل الحر موافقا الحسین حتی حضرت صلوۃ الظہر و بہ سب
خدمت امام حسین علیہ السلام میں سختان خیرخواہی عرض کرتا رہا تا کہ وقت صلوۃ ظہر کا
داخل ہوا فامر الحسین الحجاج بن مسروق ان یوذن فلما حضرت الاقامۃ
خرج الحسین فی ازار و رداء و نعلین امام عصر نے حجاج ابن بکیر کو فرمایا اذان کہی
جب اقامت کا ہنگام ہوا تو مولا لنگ باندہی ردا کو اوڑہی نکلی حمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ایہا الناس انی لم آتکم حتی اتتنی کتبکم وقدمت علی رسلکم
ان اقدم علینا فلیس لنا امام لعل اللہ ان یجمعنا و ایاکم علی الہدی والحق
کہڑی ہو کی خطبہ پڑہا حمد و ثنا کی بعد کہا اے گروہ خلائق میں تمہاری ملک میں نہیں آیا
جبتک بیشمار نامہ و پیام کو تمنی بہیجا اور لکہا کہ جلدی کرو ہمیں تشریف لاو ہمارا کوئی امام
نہیں ہدایت فرماؤ امید ہی کہ تمہاری ساتہہ خدا حق ہمیں کہای اور مقام ارشاد میں لیجاو ہم
لاؤ فان کنتم علی ذلک فقد جئتکم فاعطونی ما اطمئن الیہ من عہودکم
ومواثیقکم وان لم تفعلوا وکنتم لقدومی کارہین انصرفت عنکم
الی المکان الذی جئت منہ الیکم پس اگر تم اپنی عہد پر ثابت ہو تو ایمان اپنا
تازہ کرو اور ہرگاہ قول و قرار کسی انحراف ہوا ہی آنا میرا تمہیں ناگوار و خلاف جانا ہی
تو میں جہاں سی آیا ہوں اہل و عیال کو لیکے مراجعت کرتا ہوں فسکتوا عنہ ولم یتکلموا
کلمۃ وہ سب خاموش رہی حضرت کی جواب میں کچہ نہ بولی فقال للموذن اقم فاقام
الصلوۃ امام نے موذن کو فرمایا اقامت کہی اور وہ زینت محراب و مصلی کی بڑہی فصلی
الحسین علیہ السلام وصلی الحر خلفہ حضرت نے نماز پڑہی حر اور باقی وہ لشکر نی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں حر کا آنا مکرر ہمراہ مولا

اُمتد اکی وَانصَرَفَ الحُرُّ اِلیٰ مَکَانِہِ الَّذِی کَانَ فِیہِ فَدَخَلَ خَیمَۃً قَد ضُرِبَت لَہُ
حر اپنی جگہ پھر گیا اوسکے لیے بھی خیمہ برپا کیا تھا فَاجتَمَعَ اِلَیہِ خَمسُمِائَۃٍ مِن اَصحَابِہٖ وَعَادَ
البَاقُونَ اِلیٰ صَفِّہِمُ الَّذِی کَانُوا فِیہِ پانسو آدمی حر کے پاس فراہم ہوئے اور باقی
صف میدان میں کھڑے رہے ثُمَّ اَخَذَ کُلُّ رَجُلٍ مِنہُم بِعِنَانِ فَرَسِہٖ وَجَلَسَ فِی
ظِلِّہَا ہر ایک سوار گرمی سے بیتاب ہو کے اوتر اپنے گھوڑے کی سایہ میں باگ پکڑے بیٹھا فی شاہ
شہدا کو بیٹھا فَلَمَّا کَانَ وَقتُ العَصرِ اَمَرَ الحُسَینُ اَن یَتَہَیَّئُوا لِلرَّحِیلِ فَفَعَلُوا
جب ہنگام عصر ہوا سید الشہدا نے واسطے کوچ کے حکم دیا خدام نے طیاری سفر میں اسباب لادا
ناقہ و محمل سواری حرم کو دروازہ خیمہ پر کھڑا کیا ثُمَّ اَمَرَ مُنَادِیَہُ فَنَادَی بِالعَصرِ وَاَقَامَ فَاستَقدَمَ الحُسَینُ
وَقَامَ فَصَلّٰی بِالقَومِ ثُمَّ سَلَّمَ وَانصَرَفَ اِلَیہِم بِوَجہِہٖ پس قبلہ اسلام نے منادی کو فرمایا
نماز عصر کے لیے اذان دی اقامت کہی امام کونین کے ساتھ موالف اور مخالف نے اقتدا کی
جب سلام پھیرا تو اونکی جانب منہ کیا وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ فَقَالَ خطبہ حمد و ثنا کا
پڑھا امام حجت کے واسطے یوں کہا اَیُّہَا النَّاسُ فَاِنَّکُم اِن تَتَّقُوا اللّٰہَ وَتَعرِفُوا الحَقَّ
لِاَہلِہٖ یَکُن عَنکُم اَرضٰی لِلّٰہِ اے گروہ خلایق خدا کی خوف سے پرہیزگاری کرو اہل
حق کو پہچانو کہ اسد سے راضی ہو وَنَحنُ اَہلُ بَیتِ مُحَمَّدٍ اَولٰی بِوِلَایَۃِ ہٰذَا الاَمرِ
عَلَیکُم مِن ہٰؤُلَاءِ المُدَّعِینَ مَا لَیسَ لَہُم وَالسَّائِرِینَ فِیکُم بِالجَورِ وَالعُدوَانِ
ہم اہلبیت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ برگزیدہ رب العلا جو مخصوص طہارت و کرامت منصب
امامت کو اولی ہیں اونسے جو دعوی خلافت کرتے ہیں تمہارے درمیان آزار کے در پے
رہتے ہیں فَاِن اَبَیتُم اِلَّا الکَرَاہَۃَ لَنَا وَالجَہلَ بِحَقِّنَا پس اگر تم لوگ وشمن
جان کے ہو انکار ہے ہمارے حق پر جہل و نادانی سے اصرار ہے وَکَانَ رَأیُکُمُ الآنَ غَیرَ

٣٥٩

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہداء حر بن یزید کا روکنا اور کربلا

مَا اَتَتْنِیْ بِہٖ کُتُبُکُمْ وَ قَدِمَتْ عَلَیَّ بِہٖ رُسُلُکُمْ اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ اگر تم لوگ
نہین جو اقرار لکہی تہی اور پشیمان ہوا اوس عہد سی کہ قاصدونکی زبانی کہی تہی مین اپنی وطن کو پہر
جاتا ہون تمہاری بستی مین نہین آتا ہون فَقَالَ الْحُرُّ اَنَا وَ اللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا ھٰذِہِ
الْکُتُبُ وَ الرُّسُلُ الَّتِیْ تَذْکُرُ حر نی عرض کی یابن رسول اللہ مین کاتب اون خطوط کا نہین ہون
اور بیخبر ہون نامہ بردون سی جنکو بیان فرماتی ہو فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِبَعْضِ اَصْحَابِہٖ یَا
عُقْبَۃُ بْنَ سَمْعَانَ اَخْرِجِ الْخُرْجَیْنِ اللَّذَیْنِ فِیْھِمَا کُتُبُھُمْ اِلَیَّ حضرت نی عقبہ ابن
سمعان کو پکارا کہ وہ خرجین لاو جسمین مراسلات ہین کہو لکی انکو دکہاو فَنَشَرَتْ بَیْنَ
یَدَیْہِ پس نوشتہ ہای کوفیان سب نکالی ہر ایک نامہ کاتب اوسکی سامنی ڈالی فَقَالَ لَہُ
الْحُرُّ لَسْنَا مِنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَتَبُوْا اِلَیْکَ وَ قَدْ اُمِرْنَا اَنَّا اِذَا لَقِیْنَاکَ اَنْ لَا
نُفَارِقَکَ حَتّٰی نُقْدِمَکَ الْکُوْفَۃَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ حر بولا جنہون نی
آپکو نامی لکہی ہین اون لوگون مین سی نہین ہون مجہی تو امر کیا ہی جب آپ سی ملاقات ہو تو
کہین جانی نہ دون عبید اللہ کی پاس کوفہ مین داخل کرون رفاقت آپکی ایک لحظہ جدا نہ ہون فَقَالَ
الْحُسَیْنُ اَلْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ امام حسین علیہ السلام نی فرمایا اس خواری اور ذلت سی
موت کو بہتر جانتا ہون اور جبتک زندہ ہون ہرگز اطاعت ظالم کی نکرون ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ
قُوْمُوْا فَارْکَبُوْا وَ انْتَظَرَ حَتّٰی رَکِبَتْ نِسَاؤُہٗ اپنی اصحاب کو حکم دیا اوٹہو سوار ہو اور
خیمہ و اسباب اپنا بار کرو فورًا اسب ہمراہی اسپہ مرکب پر چڑہی خود حضرت منتظر رہی حرم سرا امین
ٹہری تاکہ مخدرات عصمت و طہارت عماری مین بیٹہی فَقَالَ
اِنْصَرِفُوْا فَلَمَّا ذَھَبُوْا لِیَنْصَرِفُوْا حَالَ بَیْنَھُمْ وَ بَیْنَ الْاِنْصِرَافِ وہ رکب
دونیمہ بی بیان صدر آرای زین ہوئی اقربا و انصار پہ مراجعت کی تقاضی کی جب وہ خانہ یا

بارہوین مجلس بکہسی روانگی سید الشہدا حرسی ملاقات راہین اور تکرار کا ہونا

دین پناہ مدینہ کی راہ پر چلی حر اور اوسکی ہمراہی مزاحمت کو اکی بڑہی فقال الحسین علیہ السلام ثکلتک امک یا ابن یزید ما ترید سلطان کربلا نی حر کو پکار کہا کہ تاہی تیری مان تجکو بیٹی کیون ہمین کہا ہی فقال له الحر اما لو غیرک من العرب یقولها لی وهو علی مثل ذلک الحال التی انت علیها ما ترکت ذکر امه بالثکل کائنا من کان حر نی عرض کی یا مولا اگر اور کوئی سردار عرب میری مان کا نام لیتا جیسی کہ آپ بزرگ و رئیس زادی ہین تو مین بہی اوسکی واسطی ویساہی جواب دیتا ولکن واللہ ما لی من ذکر امک من سبیل الا باحسن ما نقدر علیه لاکن تمہاری مادر مطہر کا ذکر بجز درود نہین کر سکتا ہون مگر بقدر ممکن سلام اور تحیت اوپر بہیجون فقال له الحسین فما ترید قال ارید ان انطلق بک الی الامیر عبید اللہ بن زیاد حضرت نی فرمایا پہر تم کیا چاہتی ہو کہا منظور یہ کہ عبید اسد کی پاس تک تمہاری ساتہہ چلون فقال اذا واللہ لا اتبعک فقال اذا واللہ لا ادعک وترادّ القول ثلاث مرات اوس حجت قادر توانا نی کہا مین ہرگز ہمراہ تمہاری نہ جاونگا حر نی جواب دیا مین بہی عنان اختیار آپکی مراجعت کو نہ چہوڑونگا تین مرتبہ یہ قول کی رد و بدل ہوئی دونو لشکر کی اس تکرار مین تلوار نکلنی کو تہی فلما کثر الکلام بینهما قال له الحر انی لم اومر بقتالک انما امرت ان لا افارقک حتی اقدمک الکوفة جب درمیان مین گفتگو بہت بڑہی حر نی خدمت مولا مین عرض کی مین آپکی جدال و قتال پر مامور نہین آیا ہون بلکہ ہمارا اذن تو جہ اتنا ہی ہون تا کوفہ مین پہنچاون فاذا ابیت فخذ طریقا لا یدخلک الکوفة ولا یردک الی المدینة یکون بینی وبینک نصفا حتی اکتب الی الامیر فلعل اللہ ان یرزقنی العافیة من ان ابتلی بشیء من امرک ای فرزند خیر الوریٰ اگر قبول نہین کرتی ہیں تو کہنا یہی وہ راہ چلو جو نہ کوفہ کو جاتی اور نہ مدینہ کو اور درمیان مین منصف ہو اتی

وقد اطال الكتاب بذكره قال
وحدثنا احمد بن محمد بن يحيى
قال حدثنا سعد بن عبد الله
وعبد الله بن جعفر قالا حدثنا
ابو هاشم قال شكوت الى
محمد عليه السلام ضيق الحبس
وثقل القيد فكتب الي
اليوم تصلي الظهر في منزلك فاخرجت في
وقت الظهر وصليت في منزلي
كما قال عليه السلام وكنت مضيقا

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین حر سی تکرار کا ہونا آگی بڑہنا

اس عرصہ مین ابن زیاد کو لکہون بلکہ راہ عافیت اور صلاح دیکہون تمہاری مقابلہ مین کشت و خون سی
بچا رہون مبادا مواخذہ خدا و رسول مین پکڑا جاؤن فَخُذْ هٰهُنَا فَتَيَاسَرْ عَنْ طَرِيقِ
الْعُذَيْبِ وَالْقَادِسِيَّةِ یہان سی درمیان عذیب و قادسیہ کی راہ چلو شاید مسلک خیر و
سلامت آگی دیکہو وَسَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَارَ الْحُرُّ فِي أَصْحَابِهِ يُسَايِرُهُ
ناچار حضرت بضرورت بائین جانب کو روانہ ہوی سواران حر بہی اپنی سردار کی ہمراہ اسطرف
چلی وَهُوَ يَقُولُ لَهُ يَا حُسَيْنُ إِنِّي أُذَكِّرُكَ اللّٰهَ فِي نَفْسِكَ راہ مین حر شاہ مظلوم کی
پاس آیا آہستہ امام ہدی سی کہا یا ابن رسول اللہ تمکو قسم دیتا ہون اس گروہ سی اپنی جان بچاؤ
فَإِنِّي أَشْهَدُ لَئِنْ قَاتَلْتَ لَتُقْتَلَنَّ مین گواہی دیتا ہون اگر لڑائی کروگی تو ضرور درجہ
شہادت سی فائز ہوگی فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ أَفَبِالْمَوْتِ تُخَوِّفُنِي وَهَلْ يَعْدُو بِكُمُ
الْخَطْبُ أَنْ تَقْتُلُونِي حضرت نی ارشاد کیا تو موت سی مجہی ڈراتا ہی میری قتل کی سوا تمسی
کیا ہو سکتا ہی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُرُّ تَنَحَّى عَنْهُ ہرگاہ یہ کلام حر نی سنا جانا کہ مرنی پر کمر کو
باندہ لیا ہی مایوس ہو کی اپنی لشکر کیطرف پہر کی گیا ہی ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى أَصْحَابِهِ
وَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ عَلَى غَيْرِ الْجَادَّةِ وہ سالک طریق نجات نی
اصحاب سی پوچہا تم مین سوای جادۂ متعارف کی دوسری راہ کوئی جانتا ہی فَقَالَ لَهُ
الطِّرِمَّاحُ نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَا أَخْبُرُ الطَّرِيقَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ سِرْ
بَيْنَ أَيْدِينَا طرماح ابن عدی نی عرض کی مین واقف ہون ای فرزند مصطفی سرور عرب نی
فرمایا پس ہماری آگی قدم بڑہا فَسَارَ الطِّرِمَّاحُ وَاتَّبَعَهُ الْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُهُ وَجَعَلَ
الطِّرِمَّاحُ يَرْتَجِزُ طرماح پیشتر چلا اور یہ اشعار مانند رجز پڑہنی شروع کئی شاہ شہید اور سکی
صحابہ اوسکی پیچہی روان ہوی، يَا نَاقَتِي لَا تَذْعَرِي مِنْ زَجْرِي، وَامْضِي بِنَا قَبْلَ

طلوع

بارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ مین بعد رفاقت حر نافع وغیرہ مردم کوفہ کا آنا

طُلوعِ الفجرِ الماجدُ للبدرِ حبيب الصدرِ اتا به الله للخير الى امرٍ غير

فتيانٍ وخيرِ سفرٍ ال رسول الله ال الفخر السادة البيض الوجوه الزهرِ

الطاعنين بالرماح السمرِ الضاربين بالسيوف البترِ حتّى تحلّى بكريم الفخرِ

عمرة الله بقاء الدهر يا مالات النفع معًا والضرّ ايّد حسينًا سيّدي

بالنصر على الطغاة من بقايا الكفر فلمّا سمع الحرّ ذلك تنحّى عنه وكان

يسير باصحابه ناحيةً والحسين في ناحيةٍ حتى جب وہ مضمون حسرت افزا سنا

تو اثنای فوج اور سواری حضرت سے کنارہ کیا شاہ دین اور اونکی انصار و اہلبیت علاحدہ چلتے

تہے اضطراب اور بیقراری دل سے ہول کہاتی ہی کتاب ملا در بندی مین حوالہ ابو مخنف اسناد

کیا ہی اور خروج مکہ سے تا ورود کربلا احوال ہر منزل اور مقام کو لکہا ہی جب لشکر امام علیہ السلام

بستان بنی عامر مین پہنچا تو فرزدق شاعر کو یوم ترویہ دیکہا پہر یحیی ابن سعید ابن عاص مزاحم سفر ایا

حتی زبانی تکرار سے تازیانہ اوٹہایا او سپر ہی ظفر نپایا بعد ازان عبد اللہ ابن مطیع قریب وجوار

حرم کی بلا استنان مصلحت کو منع عزم کوفہ سے اظہار کیا لاکن جو روایت بازگشت امام کعبہ سے کی ہی

اپنی انصار کی ناحق سے لاتی ہین اور طالب رفاقت مین زاری عترت کو اوسپر مزید لگاتی ہین

دو نو مضمون شاعری کی ردیف اور فارسی روضہ خوانون کی تصنیف بنا شہرت افزائی واہیات

ہیتی تازہ حدیثات سے بہراہی اور حکایات خواب و خیال سے بہت چہرۂ مجالس کو رنگ دیا ہی

خزف پارہ و جواہرات آبدار ملائی فرط غلو سے ملائی دانستہ بہو کی کہائی ومنہا قال

ابو مخنف واذا باربعة نفرٍ قد اقبلوا على رواحلهم من الكوفة يخبّون

الشيرَ على اقوالهم قول ابو مخنف سے اکثر العبادت مین ذکر کیا ناگاہ امام کی راہ مین

جانب کوفہ سے چار مرکب سوار آئی رکاب کا بوسہ لیا واذا هم نافع بن هلال الجملي

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء راہ میں حرسے ملنا مرد شم کو فدکانا

وَعَمْرُو بْنُ خَالِدِ الصَّيْدَاوِيُّ وَسَعِيدٌ مَوْلَاهُ وَمُجَمِّعُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَذْحِجِيُّ

وہ بزرگوار نافع بن ہلال وعمرو بن خالد وسعید بن مولی ومجمع بن عبداللہ بعزم نصرت قدم بڑھاتے

سرور شہداء سے جب ملے تو رفاقت حضرت میں ساتھ رہے قَالَ وَاَقْبَلَ الْحُرُّ اِلَيْهِ وَقَالَ

لَهُ يَا حُسَيْنُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ اَقْبَلُوا اِلَيْكَ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَرُدَّهُمْ اونکی ملازمت سے

حر دلاور خدمت اقدس میں آیا کہا چاہتا ہوں یا حسین یہ لوگ جو تمہاری مدد کو آئے ہیں دور کرون

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي اَمْنَعُ كَمَا اَمْنَعُ عَنْ نَفْسِي امام نے جواب دیا کہ میں انکی مفارقت سے

راضی کبھی نہوں گا جیسا کہ اپنی نفس کی ایذا کو نہ مانونگا اَلَيْسَ هُمْ اَعْوَانِي وَاَنْصَارِي جبکہ

وَقَدْ كُنْتَ قَدْ اَعْطَيْتَنِي عَهْدًا اَنَّكَ لَا تَتَعَرَّضُ بِي حَتّٰى يَاْتِيَكَ كِتَابُ ابْنِ زِيَادٍ

یہ لوگ میری یاری وہوا داری میں گھر چھوڑ کر پردیس آئے ہیں اولاد رسول کو بتلائے بلا انکی قدم جما

رہائی ہیں آیا تونے عہد نہیں کیا جو مجھسے تعرض ومخاصمت نہ کریگا جبتک نوشتہ ابن زیاد تیرے نام

نہ آئے مدارات کا دم بھریں فَاِنْ كُنْتَ عَلٰى مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَاِلَّا نَاجَزْتُكَ فَكَفَّ

فَكَفَّ الْحُرُّ عَنْهُمْ جو تو اپنی قول وقرار پر کہ ہمیں ہوا ثابت ہے تو خاموش رہوں والا جنگ

جدال کا حکم اپنی رفقا کو دونگا حر یہ کلام سنکر چپ رہا اور مسافران کوفہ سے کچھ نہ کہا فَقَالَ لَهُمُ

الْحُسَيْنُ اَخْبِرُونِي عَنِ النَّاسِ فَقَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَمَّا الْاَشْرَافُ فَقَدِ

اسْتَمَالَهُمْ وَاَمَّا سَائِرُ النَّاسِ فَقُلُوبُهُمْ وَاَسْيَافُهُمْ عَلَيْكَ سید الشہداء

اونسے پوچھا خبر دو خلق کوفہ سے کیونکر چھوڑا ہے یا ای فرزند رسول خدا اشراف تو رفاقت یزید پر

باہم ہیں اور باقی سائر ناس کی دل تمہاری محبت سے تو ہم دست وشمشیر تیر علم ہیں فقال

هَلْ لَكُمْ بِرَسُولِي قَيْسِ بْنِ مُسْهِرٍ عِلْمٌ فَقَالُوا اَخَذَهُ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَبَعَثَ

بِهِ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَقَتَلَهُ فرمایا میری نامہ بر قیس ابن مسہر کی تمکو خبر ہے کہا ہم عرض کی حصین ابن

ص ابن ابی هاشم قال سمعت ابا جعفر علیه السلام يقول من الذنوب التي لا تغفر قول الرجل ليتني لا اخذ الا بهذا فقلت في نفسي ان هذا هو الدقيق وقد ينبغي للرجل ان يتفقد من نفسه كل شيء فاقبل علي ابو جعفر عليه السلام فقال يا ابا هاشم

٣٦٤

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں چار اہل کوفہ کا امداد پر ملنا

بن نمیر نے اوسکو پکڑ کے پاس ابن زیاد کے بہیجا اوسنے مار ڈالا فلما سمع الحسین تغرغرت

عیناہ بالدموع ثم قرأ منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما

بدلوا تبدیلا حضرت نے یہ ماجرا اسکی بہت اندوہ و حزن کا صدمہ پایا چشم گہر بار سے دریای

سرشک بہایا سامان غم و رقت کثرت سے بڑہایا قرآن کی اس آیت کو پڑہا فاقبل الطرماح

الی الحسین واخذ بزمام ناقتہ وقال لہ یا ابن رسول اللہ اوسوقت طرماح گہبرایا

آگے آیا مہار ناقہ امام کو پکڑ کے زبان پر لایا لو لم یقاتلک الا ہؤلاء الذین تراہم لکفولک

وقد رایت قبل خروجی من الکوفۃ من الناس ما لم ارائی مثلہم قط فی

جمع اکثر منہم اگر اس گروہ اعدا سے جو موجود ہیں لڑو گے تو شاید سرانجام ہو ظفر کا دلا اقبال و کے

کوفہ اجتماع سپاہ کا میں وہ انبوہ دیکہا ہے جو کبہی نہیں ہوا قبایل عرب کی فوج فراہم ہوتی ہے کثرت آبا

خونریزی کی ہوش کہوتی ہے فسئلت عنہم فقیل انہم جمعوا لیعرضوا ویبعثوا الی

حرب الحسین میں اوس ہجوم عام اور شور لیام سے تعجب سے پوچہا یہ کیا عزم اور کسکا رزم درپیش ہے

تو کہا ہماری تیاری پیادہ و سوار کی ہوتی جو مقابلہ امام حسین کو جاتے ہیں اونکو روکیں آپ وہاں

نہیں سرکاٹ لائیں فان قدرت ان لا تتقدم الیہم فافعل پس ای فرزند پیغمبر اگر ہوسکی

تو اودہر سے حذر کرو جانب تیغ و تبر میں قدم آگے نہ دہرو ہم تو مخفی کو ذہے باہر آئے ہیں نصیحۃ حال

ال آگی لیے تمہارے لائے ہیں قال وسار الحسین علیہ السلام والحر بن یزید الریاحی

معہ حتی انتہوا الی عذیب الہجانات ثم مضی الحسین حتی انتہی الی قصر

بنی مقاتل پس امام حسین علیہ السلام اور حر بن یزید باہم چلے راہ میں ہر طرح کی صدمات اوس راہ

طراق کو سہیم لے ہر گام پر دونو لشکر آپسمیں لڑتا ہوا بڑہتے سپاہ حر ہمراہیان شاہ بحر و بر کو نگران رہتی

تاکہ آخر میں رفتہ رفتہ وہ خضر بحر چشمہ و قابت عذیب پر اوترے وہاں سے آگے قدم رکہا تو سہ شام

بارہویں مجلس یکدسی روانگی سید الشہداء راہ میں عبداللہ بن حر کا ملنا

بمقابل قصر بنی مقاتل ٹھہرے وَاِذَا هُمْ بِفُسْطَاطٍ مَضْرُوبٍ وَرُمْحٍ مَرْكُوزٍ وَفَرَسٍ مَرْبُوطٍ
ایک طرف دیکھا خیمہ برابر کھڑا اور نیزہ در پر گڑا اور گھوڑا زین کسا ہوا باگ ڈورسی لگا ہوا
فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِمَنْ هٰذَا الْفُسْطَاطُ قِيلَ لِرَجُلٍ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَيُخِيفُ السَّبِيلَ
يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْجُعْفِيُّ امام حسین علیہ السلام نے پوچھا یہ خیمہ و خرگاہ کس کا ہے لوگ بولے
جعفی راہ چلتا عبداللہ بن حر نام او سکا ہے فَاَرْسَلَ فِي طَلَبِهٖ فَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَجَاءَهُ
يَرْفُلُ فِي مُلَاءَةٍ حَادِقَةٍ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ شاہ کربلا نے
طلب کو آدمی بھیجا وہ جامہ باریک پہنے آیا سامنے حضرت کی کھڑا ہوا فَصَاحَ فَقَالَ لَهُ يَا
وَيْلَكَ اِرْجِعْ وَالْبِسْ غَيْرَ هٰذِهِ الثِّيَابِ وَالْبِسْ ثِيَابَ الصَّالِحِينَ سرور انبیا
خفا ہوئے بولے وای اوپر تیری پھر جا اس لباس کو اتار صلاح اور تقوی والوں کی پوشاک بدن پر پہن
فَرَجَعَ وَلَبِسَ غَيْرَهَا وَاَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ
يَا هٰذَا اِنَّكَ لَتَجْلِبُ عَلٰى نَفْسِكَ ذُنُوبًا كَثِيرَةً فَهَلْ لَكَ مِنْ تَوْبَةٍ تَمْحُو بِهَا
ذُنُوبَكَ وہ کپڑے بدل کے سرور ناس کی پاس آیا حضرت نے فرمایا اے مرد اغوا ای نفس میں بہت گناہ کا
مرتکب رہا کیا توبہ اور تلافی کرسکتا ہے جو راضی ہو خدا فَقَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ
اللّٰهِ قَالَ تَنْصُرُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَتُقَاتِلُ مَعَهٗ پوچھا وہ کیا عمل خیر ہے ای پیغمبر کے پسر فرمایا
ہماری نصرت و یاری ابن بنت نبی کی ہوا داری کہ حمایت میں جا کی اعدای دین سے لڑنا
اور بسطِ رسول کا معین بلا میں رہنا قَالَ يَا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوفَةِ
اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَقْدَمَ اِلَيْهَا فَاَكُونَ اَوَّلَ مَنْ يُقَاتِلُكَ مَعَ ابْنِ زِيَادٍ بولا ای زادہ
خیر الوری میں اسی خوف کا سبب کوفہ سی نکلا کہ ابن زیاد کی طرف میں شما نہوں لیکن
فَرَسِي هٰذِهٖ سَابِقًا مِنَ الْخَيْلِ مَا طَلَبْتُ بِهَا شَيْئًا اِلَّا لَحِقْتُهٗ وَمَا هَرَبْتُ اِلَّا نَجَوْتُ

وَهٰذَا سَيْفِي الْقَاطِعُ مَا ضَرَبْتُ بِهِ شَيْئًا اِلَّا وَفَرَيْتُهُ فَخُذْهُمَا وَاَعْفُ عَنِّي

مِنْ ذٰلِكَ مگر ای مولا یہ رہوار ہیر کہ ساری مراکب دنیا کا پیشرو ہی جسکی پیچہی کیا اوسی پایا اور
جو بہاگا تو نجات حاصل جلو ہی دوسری تلوار کہ جسپر لگائی تو وہ چیز دو نظر آئی اونکو دیتا ہون عوض مین ہمراہی
اور مجکو اس ہم سے معاف کرو فَاَعْرَضَ عَنْهُ الْحُسَيْنُ وَقَالَ اِذِ انْجَلَتْ عَلَيْنَا بِنَفْسِكَ
فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي مَالِكَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ پس امام ہدی نی اوسکی طرف سے منہ پہیرا
خفا ہو کی بولی جب تونی ساتہ نہ دیا ہمارا تو مال سے تیری حاجت کیا اوسکی ہرگز نہین پروا پہر
یہ آیت پڑہی اور شانِ بی نیازی بڑہی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا فَاِنِّي
سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ وَاعِيَتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُجِبْهُ
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْخَرَيْهِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حضرت نی کہا میں اپنی نانا سی گوشِ زد ہوا
فرماتی تہی جسنی استغاثہ ہم اہلبیت کا سنا مدد کو ساتھ نہ دیا ہی اوسکا خدا روزِ قیامت گلا باندہی گا
دوزخ کی آتش مین اوٹا لٹکائیگا وَفِي الْاِرْشَادِ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فَاِنْ لَمْ تَنْصُرْنَا فَاتَّقِ
اللّٰهَ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يُقَاتِلُنَا کتاب ارشاد مین وارد ہی مولا نی امر کیا اگر تو ہماری نصرت
نہین کرتا تو ہماری قاتلو کی شرکت سی بچنا ظلم آلِ رسول کو اپنی حق مین زہر سمجہنا وَاللّٰهِ لَا يَسْمَعُ
وَاعِيَتَنَا اَحَدٌ ثُمَّ لَا يَنْصُرُنَا اِلَّا هَلَكَ قسم خدا کی جسنی فریاد و زاری سنی ہماری اور نہ کی
طرفداری اوسکی جان ایمان سی ہلاک ہوی ساری فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلَا يَكُونُ اَبَدًا اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ عرض کی ہرگاہ تمہاری نصرت میں نہین کی تو انشاء اللہ دشمنون سی بہی موافقت نہوگی
قَالَ اَبُو مِخْنَفٍ فَجَعَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْجُعْفِيُّ يَعَضُّ كَفَّهُ نَدَمًا عَلٰى مَا فَاتَهُ
لِاَجْلِ نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى يَدٍ وَيُنْشِدُ وَيَقُولُ اَبُو مِخْنَفٍ
ناقل ہی بعد ازان عبید اللہ ہمیشہ تاسف سے ہاتھ ملتا عدم یاری امام حسین علیہ السلام پر پشیمان تہا

بارھوین مجلس بکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین عمرو بن قیس کا آنا

رہتا اور کہتا شعر فیالک حسرۃ ما دمت حیّا تردّد بین صدری والتراقی حسین جاء یطلب نصر مثلی علی اھل العداوۃ والشقاق وَمِنْھَا مُسْنَدًا عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْمَشْرِقِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِی وَھُوَ فِی قَصْرِ بَنِی مُقَاتِلٍ فَسَلَّمْنَا عَلَیْہِ اور ہی اپنی سند سی روایت کی ہی جو عمرو بن قیس مشرقی سی حکایت کہی ہی مین اور برادر عمزاد امام حسین علیہ السلام کی پاس گئی جب وہ قصر بنی مقاتل کی مقیم تہی آداب سی سلام کیا جناب نی لطف مین جواب دیا فَقَالَ لَہُ ابْنُ عَمِّی یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ھٰذَا الَّذِی اَرٰی خِضَابٌ اَوْ شَعْرُکَ فَقَالَ خِضَابٌ وَالشَّیْبُ اِلَیْنَا بَنِی ھَاشِمٍ یُعَجَّلُ راوی کا بیان ہی میری چچا زاد بہائی نی عرض کی یا ابا عبد اللہ کیا محاسن مین خضاب لگا یا ہی یا بالونکا ہی جو ایدیا سواد و سیاہی ہی اور ہم بنی ہاشم کو بڑہاپا جلدی آتا ہی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ جِئْتُمَا لِنُصْرَتِی اوسکی بعد ہمسی پوچہا تم ہماری پاس نصرت اور امداد کو آئی ہو یا کوئی حاجت اور غرض کا پیام لائی ہو فَقُلْتُ اِنِّی رَجُلٌ کَبِیرُ السِّنِّ کَثِیرُ الْعِیَالِ کَثِیرُ الدَّیْنِ وَفِی یَدِی بِضَائِعُ لِلنَّاسِ وَلَا اَدْرِی مَا یَکُونُ وَاَکْرَہُ اَنْ اُضَیِّعَ اَمَانَتِی مین بولا یہ عاصی ایک مرد ضعیف کثیر العیال و قرضدار ہی بہت امانت مردم میری سپرد ہی میری آگی کیا ہونی والی ہی خیانت کیا کروں تلف اوسکا ناگوار ہی وَقَالَ لَہُ ابْنُ عَمِّی مِثْلَ ذٰلِکَ جیسی انکار کیا دیسا ہی میری ابن عم نی کہا قَالَ لَنَا فَانْطَلِقَا فَلَا تَسْمَعَا لِی دَاعِیَۃً وَلَا تَرَیَا لِی سَوَادًا فرمایا پس جاؤ دور رہو سواد لشکر دشمن زیادہ نکرو ہماری آواز فریاد کو نہ سنو حالت بیکسی و آفت ندیکہو فَاِنَّہٗ مَنْ سَمِعَ دَاعِیَتَنَا اَوْ رَاٰی سَوَادَنَا فَلَمْ یُجِبْنَا وَلَمْ یُغِثْنَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَکُبَّہٗ عَلٰی مَنْخِرَیْہِ فِی النَّارِ سو اسکی کہ جو کوئی ہمارا استغاثہ سنیگا اور ہمارا سیاہی دیکہیگا ہجوم اہل عناد کو نصرت و امداد کو نہ آئیگا جانب داری سی منہ پہیریگا اللہ اسکو منہ کی بل

بارہوین مجلس کہ سیّ روانگی سید الشہدا راہ مین زین پر دیکھنا خواب کا

اوسی گردن سی بند ہوائی آتش سفر مین اوٹا لگائی اس بیان مین تصور کی جاہی رقت مین ہو گنا
رواہی ہاہی کیا کیا محنت و ناچاری مین ہو لاگرفتار تہی حسین سلمان سی خواہش رفاقت کرتے
بہائی اور انکار تہی افسوس ای عزاداران حسین اگر اوس دن تم سب ہوتی ضرور صدق نیت سی
آقا کی نام پر جان و مال کہوتی وَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ أَمَرَ فِتْيَانَهُ بِالْاِسْتِقَاءِ مِنَ الْمَاءِ
ثُمَّ أَمَرَ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ مِنْ قَصْرِ بَنِي مُقَاتِلٍ جب مصیبت زدہ روزگار کو رات کا پچھلا پہر
ہوا بہت پانی ساتھ لیکر چلنی کو حکم دیا حرم محترم کا قافلہ ہمراہ بدرقہ بلا سوار ہوا جدہر سی اپنی
غول کی عقب نور خدا مانند سایہ دوڑا فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ سَمْعَانَ فَسِرْنَا مَعَهُ سَاعَةً
فَخَفَقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ خَفْقَةً عقبہ ابن سمعان کہتا ہی اوس جناب کے
رکاب مین ہم بہی گہوڑ یکو مہمیز لگاتی ناگاہ امام بیدار دل کو پشت زین ذو الجناح پر غنودگی آئی
ثُمَّ انْتَبَهَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا تہوڑی دیر مین نیند سی چونکی تو بار بار کلمات حسرت اور شکر
کہتی تہی فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ لِمَ حَمِدْتَ اللّٰهَ وَاسْتَرْجَعْتَ
علی اکبر اوسکی فرزند نی پیشتر قدم پر آ باد الہی پوچہا کیا باعث تہا جو آپنی کلمہ حمد اور استرجاع
ادا کیا قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي خَفَقْتُ خَفْقَةً فَعَنَّ لِي فَارِسٌ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ الْقَوْمُ يَسِيرُونَ
وَالْمَنَايَا تَسْرِي إِلَيْهِمْ فرمایا ای فرزند اس گہڑی خانہ زین میری آنکہ جہپک گئی تہی خواب مین
ایک سوار کی پرچھائین سامہنی دیکہی کہتا تہا یہ لوگ بڑہی چلی جاتی ہین موت انکی طرف چلی آتی
فَعَلِمْتُ أَنَّهَا أَنْفُسُنَا نُعِيَتْ إِلَيْنَا مینی جانا کہ ہمارا نفس خبر مرگ دیتا ہی اور یہ واقعہ
سچا ہونی والا ہی فَقَالَ لَهُ يَا أَبَهْ لَا أَرَاكَ اللّٰهُ السُّوءَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ قَالَ بَلٰى
وَالَّذِي إِلَيْهِ مَرْجِعُ الْعِبَادِ اوس امام زادہ والا مقام نی یہ کلام سناکی ای پدر خدا

گیارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ مین بامہ ابن زیاد کے نام لانا سوار کا

برادر نے دیکہا کیا ہم حق پر نہین یا نہین حضرت نے فرمایا ای فرزند حق ہماری طرف ہی اور
اعدا کو باطل مین شغف ہی قَالَ فَاِنَّنَا اِذًا لَا نُبَالِیْ اَنْ نَمُوْتَ مُحِقِّیْنَ عَلِیٌّ اکبر نی کہا
پس ہمین کچہہ نہین پروا جو حق کی ساتہہ مرنا ہوگا ہمارا۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ جَزَاكَ اللّٰهُ
مِنْ وَلَدٍ خَیْرَ مَا جَزٰی وَلَدًا عَنْ وَالِدِهٖ سید الشہدا نی ارشاد کیا اللہ تجکو جزای خیر دی
باپ کی دعا اور نیک بختی سی رحمت بہیجی فَلَمَّا اَصْبَحَ نَزَلَ وَصَلّٰی بِهِمُ الْغَدَاةَ جب فجر
طالع ہوئی امام کریم نی اونکی ہمراہ دوست اور دشمن نماز پڑہی ثُمَّ عَجَّلَ الرُّکُوْبَ وَاَخَذَ
یَتَیَاسَرُ بِاَصْحَابِهٖ یُرِیْدُ اَنْ یُفَرِّقَهُمْ فَیَاْتِیْهِ الْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ فَیَرُدُّهٗ وَ اَصْحَابَهٗ
فَجَعَلَ اِذَا رَدَّهُمْ نَحْوَ الْکُوْفَةِ رَدًّا شَدِیْدًا امْتَنَعُوْا عَلَیْهِ فَارْتَفَعُوْا پس جلدی
امام ابرار سوار ہوئی راہ سی بائین طرف کو آگی بڑہی چاہتی تہی کہ اپنی اصحاب کو متفرق کرین
اور اوس محاصرۂ اعدا سی نکلین حر دوڑ کی آتا جو حضرت اور صحابہ ہمراہی کو دیکہہ جاتا لشکر حر
کو جانب کوفہ لیجانا چاہتا تہا لاکن یہ لوگ مزاحمت شدید کرتی تہی غل اور شور کی ہنگامی باہم
ہوتی تہی فَلَمْ یَزَالُوْا یَتَسَایَرُوْنَ کَذٰلِكَ ایسی تکرارین تہوڑی دور چلتی داہنی بائین جاتی
اسیمین جہگڑ کرتی حَتَّی انْتَهَوْا اِلٰی نِیْنَوٰی بِالْمَکَانِ الَّذِیْ نَزَلَ بِهِ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ یہان تک کہ ارض نینوا مین داخل ہوئی امام حسین علیہ السلام اوس مقام پر اوترے
فَاِذَا رَاکِبٌ عَلٰی نَجِیْبٍ لَهٗ عَلَیْهِ السِّلَاحُ مُتَنَکِّبًا قَوْسًا مُقْبِلًا مِنَ الْکُوْفَةِ
فَوَقَفُوْا جَمِیْعًا یَنْتَظِرُوْنَهٗ ناگاہ ایک سوار کوفہ سی آتا گہوڑی پہ دیکہائی دیا دونو لشکر
اوسکی انتظار مین توقف کیا فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَیْهِمْ سَلَّمَ عَلَی الْحُرِّ وَ اَصْحَابِهٖ وَلَمْ یُسَلِّمْ
عَلَی الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِهٖ ہرگاہ وہ رو سیاہ قریب آیا تو حر اور اوسکی سپاہ کو سلام کیا امام حسین
علیہ السلام و اونکی اصحاب پر تہنیت نہوا کہ یا کفر مجسم تہا کہ اسلام سی بیزار تہا وَ دَفَعَ اِلَی الْحُرِّ

في ذكر امامة الاثني عشر و الامام الثاني عشر و بالله التوفيق [illegible] الاصحاب عن ذكر ما ظهر بالاحصاء هذا المعنى مشهور عند اصحابنا [illegible] اخبار كثيرة و الاخبار في هذا كثيرة في [illegible] و منه [illegible] الكذاب وله

عشر المطلب الاهم و الغرض الاتم من هذا الذكر الكلام في تصحيح امامة صاحب الزمان بن الحسن القائم الحجة مهدي الامة و كاشف الغمة على الجملة و التفصيل باثبات البرهان و واضح الدليل ثم ان ذلك يتوقف على مقدمتين احدهما ذكر الآيات و البينات من جهة النصوص الدالة على امامة الاثني عشر الذين هو خاتمهم و قائمهم عليهم اجمعين افضل الصلوة و السلام و ذكر ما رواه الخاصة و العامة و اطبق على نقلها الفرقتان المتباينتان و الطائفتان المتناقضتان عن النبي صلى الله عليه و آله و سلم [illegible]

[illegible] القسم الاول من [illegible] الفصل الاول [illegible]

العصا ودين في المقالة اذ لو كان باطلا فى نقله وهم
لما توفرت دواعي المنكرله فى نقله و
حجة عليه بل كانت منه الناس متوفرة
في دفعه على فجر العرف والعادة بلا ثباته
وقد سلم من نقل معارضة تسقط الحجة
به او دعوى تحكما فيه في الظاهر فثبت
من العمل عليه من الاعتقاد به واذا

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں نامہ ابن زیاد حسب کے پاس آنا دشت میں ٹھہرانا

کتابا من عبید اللہ بن زیاد فاذا فیہ اما بعد فجعجع بالحسین حین یبلغک
کتابی ہذا او یقدم علیک رسولی حر کو نامہ ابن زیاد کا حوالہ کیا اوسنے کھولا پڑھا تو لکھا تھا
جس جا میرا ایک بھی ملیگا حسین کو تنگ پکڑنا مہلت آرام نہ دینا ولا تنزلہ الا بالعراء
فی غیر حصن وعلی غیر ماء وہاں اوتارنا جہاں دشت وصحرا کا دامن ریت بھرا ہو
سبزی اور پانی کا نام بھی کچھ نہ پیدا ہو وقد امرت رسولی ان یلزمک ولا یفارقک
حتی یاتینی بانفاذک امری والسلام یعنی اپنے قاصد کو سمجھایا ہی کہ تیری خود ہی
تعمیل حکم پر بھی سرگرم دیکھے تو اوسکی خبر کری فلما قرء الکتاب قال لہم الحر ہذا کتاب
الامیر یامرنی ان اجعجع بکم فی المکان الذی یاتینی کتابہ حسب وہ نامہ اوسنا
سب پڑھا تو حر نی رفقای سید الشہدا سے پکارکی کہا امیر عبید اللہ کا حکم میرے نام آیا ہی کو
وادی بی آب وگیاہ میں ٹھہرانی کو لکھا ہی وہذا رسولہ وقد امرہ ان لا یفارقنی
حتی انفذ امرہ فیکم یہ اوسکا فرستادہ میرے ساتھ رہیگا یا دیکھی کرمینی تمہاری بابت
اوسکے حکم کو پورا کیا واخذہم الحر بالنزول فی ذلک المکان علی غیر ماء ولا فی
قریۃ حر نی فریاد کی یا حسین اور ہمراہیان شاہ مشرقین یہاں اوترو اور اس جای بی آب
دور از آبادی میں منزل کرو فقال لہ الحسین دعنا ویحک ننزل فی ہذہ القریۃ
او ہذہ یعنی نینوی والغاضریۃ او ہذہ یعنی شقیۃ ہر چند امام مظلوم نی
فرمایا ای حر کیا کرتا ہی وای او پر تیری کیوں اسقدر ہمیں تنگ پکڑتا ہی ذرا مہلت سی کاری جاتا
تا ہم اود ہر چلیں اوس قریہ میں یعنی نینوا یا غاضریہ خواہ شقیہ میں رہیں قال لا واللہ
ما استطیع ذلک ہذا رجل قد بعث الی عینا علی حر نی جواب دیا خلاف حکم
ابن زیاد ہرگز نہیں ہوسکتا ہی اسواسطی کہ یہ ایلچی اوسکا سر بسر میرا ناظر حال کھڑا ہی فقال لہ

کانت الاخبار الواردۃ فی اعداد الائمۃ
علیہم السلام بہذہ الصفۃ نقلہ وحسب
علی صحتہا فما جاء من الاخبار التی ذکرتہا
اصحاب الحدیث من الامامیۃ فی ذلک
وصححہا ما رواہ ابو محمد الحسن بن احمد
التمیمی فیکہ محدث خراسان قال اخبرنا
ابو العباس المستغفری حدثنا ابو السائب
نصر بن احمد بن اسماعیل الکاتب قال اخبرنا
ابو حاتم محمد بن حجاج الکاتب الاخبار
قتیبۃ بن سعید قال اخبرنا ابو القاسم
۳۷۱
ابو مسلمۃ القاضی اخبرنا ابو القاسم البغوی
حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال حدثنا
حاتم بن اسماعیل عن المہاجر بن مسمار عن
عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت
الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع ان اخبرنی
بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ یوم الجمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا
یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ ویکون
علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش
یقول انا الفرط علی الحوض
فی الصحیح عن ابی بکر بن ابی شیبۃ
بن سعید قال قالا واخبرنا ابو القاسم
الکاتب اخبرنا ابو حامد القاضی
اخبرنا ابو العباس الثقفی حدثنا
محمد بن رافع حدثنا ابن ابی فدیک
اخبرنا ابن ابی ذئب عن مہاجر
مسمار عن عامر بن سعد قال

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا دشت نینوا مین اوتارنا حسین کا صحابہ سی اتمام حجت مولا

زهیر بن القین انی واللہ لا اری ان یکون بعد الذی ترون الا اشد مما ترون یا بن رسول اللہ زہیر ابن قین بولی یابن رسول اللہ جو یہ ابتدا دیکھی معلوم ہوا کہ اسکی سختی بہت زیادہ ہوگی ان قتال ھؤلاء القوم الساعۃ اھون علینا من قتال من یاتینا من بعدھم فلعمری لیاتینا من بعدھم ما لا قبل لنا اگر اجازت دو تو ہمین آسان ہی انسی لڑنا نسبت اوس لشکر کے جو انکی بعد ان آئیگا فقال الحسین ما کنت لابداھم بالقتال اوس معدن رحم اور مروت نی فرمایا یہ نہین راست کہا لاکن مین ابتدا قتال کی انسی ہرگز نہ کرونگا فقام الحسین خطیبا فی اصحابہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انہ قد نزل من الامر ما قد ترون پس جناب نی اپنی اصحاب کو جمع کیا خطبہ پڑہکی فرمایا نوبت ہماری یہانتک پہنچی جو تمنی دیکھا فانی لا اری الموت الا سعادۃ والحیات مع الظالمین الا برما مین راہ خدا شہادت کو سعادت جانتا ہون اور ظالمون کی ساتھہ زندگانی کو موجب محنت پاتا ہون فقام زهیر بن قین فقال لو کانت الدنیا لنا باقیۃ وکنا فیہا مخلدین لاثرنا النھوض معک علی الاقامۃ فیہا پس زہیر ابن قین نی عرض کی اگر دنیا ہمیشہ رہتی اور ہماری زندگانی ابدی ہوتی و فاکرتی ہر آینہ آپکی ساتھہ مرنیکو سعادت سمجھتی اور ہم جان و دل سی بالگروان ہوتی و وثب ھلال بن نافع فقال واللہ ما کرھنا لقاء ربنا وانا علی نیاتنا وبصائرنا نوالی من والاک ونعادی من عاداک پہر ہلال ابن نافع بولی یا بن ناگوار نہین رحمت خدا کا وصال ہی ہم دوست ہین تمہاری محبونکی اور دشمن مخالفونکی وقام بریر بن حضیر الھمدانی فقال واللہ یابن رسول اللہ لقد من اللہ علینا بک ان نقاتل بین یدیک فتقطع فیک اعضائنا اور بریر ابن حضیر

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء و ورود زمین کربلا

ٹھہری ہوئی کہا خدا نے احسان کیا ہم پر تمہاری رفاقت کا آرزو ہی کہ آگے روبرو جہاد کروں میرا بدن
ٹکڑے ہو جاے تم پر فدا ہوں قال ثم ان الحسين ركب وسار كلما اراد المسير يمنعونه
تارة ويسايرونه اخرى راوی کہتا ہی اوسوقت امام حسین علیه السلام فی الحرم و رفقا
محترم سوار ہوئے اور آپ ہی تلاش منزل مقصود میں خانۂ زین سے برآمد ہوئے جب ارادہ فرماتے
قدم بڑہاتے ہمراہیان حرمانع ہونیکو سامنے آتی تہوڑی دور سینہ زوری چلتے کبھی حر کی سپاہ
رکتے تھے حتى بلغ كربلاء تا کہ دشت کربلا میں با ہزار بحث و تکرار اونکی گذر ہوئی وہ سرزمین
بی آب صحرای پرخطر تہی وفي المناقب فقال له زهير فسر بنا حتى ننزل بكربلاء
فانها على شاطئ الفرات فنكون هنالك وان قاتلونا قاتلناهم واستعنا
الله عليهم زہیر بن قین نے امام سے عرض کی یہیں چلیے تاکہ کربلا میں اتریں کہ وہ کنار شط
فرات ہی اگر وہاں جنگ ہو تو لڑیں اللہ سے مدد اونپر ظفر کی مانگیں یہاں پانی کا سہارا ڈہونڈیں
قال فدمعت عينا الحسين عليه السلام راوی کہتا ہی زہیر ابن قین کی گفتگو سنکر
امام حسین علیه السلام نے رو دیا ثم قال اللهم اني اعوذ بك من الكرب
والبلاء پھر درگاہ الہی میں با چشم اشکبار دعا کی خداوندا کرب اور بلا سے میں پناہ مانگتا ہوں
تیری ونزل الحسين في موضعه ذلك وذلك اليوم يوم الخميس وهو يوم
الثاني من المحرم سنة احدى وستين پس وہ مسافر منزل جنت نے وہاں نزول
اجلال کیا وہ روز پنجشنبہ دوسری شہر محرم سال شصت و یکم ہجری تہا ونزل الحر بحذائه في
الف فارس حر بھی ہزار سواروں سے اوترا مقابل امام ایک خیمہ اپنا برپا کیا قال فجمع الحسين
ولده واخوته واهل بيته ثم نظر اليهم فبكى ساعة پہر تمام جاہ بیاکو اپنی گہر کا
مبتلای تشویش ہوے سراچہ او خیام پر پانی کی خواہش تمام حسین نے شاہ شہیدانی سب

بارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا اور ورود زمین کربلا

اور عزیزوا اور بہائی اور فرزند بلاکی ایکجا کہینی نظر حسرت سی دیر تک اونکی صورت دیکہہ کی روتی تہے عباس بہادر کی شانی کٹنی اور خاک و خون مین گرنی کا تصور تہا قاسم فرزند حسن علیہ السلام کیے لاش صد پاش کا پامال ہونا خیال مین گذرا علی اکبر کی سینی مین سنان فرق پر ضرب عمود کا صدمہ یاد آیا علی اصغر کا گلوی خشک تیر سی ہدف ہونی و بیابان کیا وہ مقتل مین جوانان بنی فاطمہ کی لاشون کا ادہر علی اثر دہام وہ اہلحرم نالان کا اپنی شہادت مین غارت ہونی پر کہرام ثم قال اَهٰذِهٖ كَرْبَلَا فَقَالُوْا نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ پہر پوچہا یہ ارض کربلا ہی جسمین ہمارا مقام اتفاق پڑا ہی عرض کی ہان یابن رسول اللہ یہ وہی محل ہی جہان زراعت اور آبادی کی نام نشانک نہین کا ہی فقال هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ هَاهُنَا مُنَاخُ رِكَابِنَا فرمایا یہ جگہہ کرب اور بلاکی ہی اور غلبہ محنت و رنج و عناکی ہی اسی زمین پر ہماری اونٹ بیٹہین گی انواع مصیبت و خواری کی اشکہ ہجوم لائینگی وَمَحَطُّ رِحَالِنَا وَمَقْتَلُ رِجَالِنَا وَمَسْفِكُ دِمَائِنَا سادات ال پیغمبر کی اترنی کا مقام ہی ہمارے عزیزونکی سر کٹنی نیزون پر پہرنی کا سرانجام ہی جوان و پیر کی بدن پر تلوار و تیر و نیزہ پہنچینگی دہان زخم سی لہو کی پرنالی بہینگی پانی کی بندش پیاس طغیانی ہوتی ہی ہم سبکو جدای اعداسی یہان جان کہونی ہی اس خاک پر لاشین بیدفن پڑی رہینگی مان بہنین چہوٹی بڑی کہا ماتم کرینگی خاندان رسول کی بیحرمتی کا سامنا ہی دختران بتول کو دست اعدی مین اسیر جانا ہی خیمون مین غارت و تاراجی اسباب کا سامان ہوگا قیامت تک یہی خرابیکا اولاد ابو تراب کا مکان ہوگا واویلا جب خبر محنت اثر شہزادیات عصمت سرا مین گذری کہ یہ زمین کربلا ہی جہان عترت خیر الوری کی سواری اتری پیشتر سب نی زبانی رسول خدا و علی مرتضی و حسن مجتبی علیہم السلام کی سنا تہا کہ حسین بیکس و مظلوم دشت کربلا مین پیاسا شہید ہوگا یہ نام حسرت انجام کی ساعت سی جملہ عورات کا ہوش جاتا رہا تمام اہلبیت کو اپنی اپنی عزیزونکی موت کا سامان نظر آنی لگا

مجلس نہم مین فضائل کربلا و زیارت شہدا عمر سعد کا بالشکر آنا شمر کا نامہ ابن زیاد لانا ؛

قافلہ سالار بانوانِ حرم زینب پر غم والم کو تشویش نی گھیرا سارے کنبہ کی جان کا اوس کو کھٹکا پر وسواس بڑھا نظم مولفہ ہجوم غم سی نہین ہی کسیکی دلکو قرار + سرشکِ چشم سی کرتا ہی شور مرہم بہار + فلق مین سینہ و سر پیٹتی اہلِ جہان + وفورِ ماتمِ شہ سی ہوا ہی حال فگار + جگر کی ٹکری ہوئی چاک سینہ ہی + فلک پہ نالہ و فریاد نی کیا ہی گذار + کہلی ہین شام کی گیسو پھٹا ہی دامنِ صبح + یہ انقلاب سی برہم ہی آسمان کا مدار + لغور دیکھو جو ناظم یہ محرم مین + لرز رہا ہی سبب سے مصطفےٰ کا مزار +

مجلس نہم مین فضائلِ کربلا و زیارت شہدا عمر سعد کا بالشکر آنا شمر کا نامہ ابن زیاد لانا

رباعی زوّار کی دل کا مدعا ملتا ہی + روضہ سی حسین کی خدا ملتا ہی + کہلتا ہی جو قفل بابِ درگاہِ حسین + جبرئیل بھی خادمون مین آملتا ہی + رباعی اب خواب سی چونک وقتِ بیداری ہی + لی زادِ سفر کوچ کی طیاری ہی + مرقد کی پہنچتی ہین مسافر وہان تک + یہ قبر کی منزل بھی بہت بھاری ہی + رباعی لبریز غمِ شہ سی ہر ایک سینہ ہی + ہر چشم پر آب بشکلِ آئینہ ہی + ذاکر کا جہان مین کیون نہ پایہ ہو بلند + منبر ہی کہ بامِ عرش کا زینہ ہی + رباعی پیری مین بدن کا حال ہو جاتا ہی + ہر موی بدن وبال ہو جاتا ہی + دنیا مین کمال کو ہی آخر مین زوال + جب بدر ہوا ہلال ہو جاتا ہی

تمہید بکا فضائلِ ارضِ کربلا و احادیث زیارت و مجاورت قبر سید الشہدا

زہی شرافتِ زمین جو اوسکی دشت و صحرا کا غبار غازۂ رخسارِ ہفت آسمان ہی اور گردِ دامانِ بیابان کحل الجواہرِ دیدۂ حور و غلمان بلکہ غالیہ بخان ہی خاکِ وادی کربلا کا ہر ذرہ نظرِ عنایت خورشیدِ رسالت کی غیرتِ اختر و انجمِ درخشان ہی اور اوسمین روضۂ سید الشہدا کا قعادہ فرید کرسیت ربّ العزت کی چراغِ شبستانِ کن فکان ہی ازل سی اوس معمورۂ فیضی مین ایوانِ بزمِ انبیا و اولیا

فانه مع الحق والحق معهم ... كان من بعدي احد عشر اماما مفترضة طاعتهم كطاعته قال واخبرني المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال اخبرني محمد بن علي قال حدثني ... بن محمد العلوي حدثنا احمد بن يحيى ... حدثنا ... [illegible]

٣٦٥

... عن ابيه عن جده عن ابن عباس ... ان النبي صلى الله عليه وآله قال ... اثنا عشر خليفة ... [illegible]

على ان الله تعالى هو الذي ... فقد نقلت ذلك كما نقلته الشيعة ... عليهم السلام واذا كانت ... من الاخبار من طرق المخالفين ... هذا بعض ما ... [illegible]

تیرہوین مجلس فضائلِ کربلا اور ثوابِ زیارت و اقامتِ جوارِ سید الشہدا

بنا ہی اہلِ صدق و صفا معتقدین اور ابدا جایہ خاص آلِ عبا ہین محلِ نزولِ انوارِ خدا ہی اربابِ یقین کہتے ہین وہ گنبدِ طلائی جسکا شمسہ نجہ ید بیضا دکہاتا ہی اگر شکوہِ عرش اُسکا کہون تو بجا ہی اور ستانہ ابوابِ بینائی پہ فرشتون کا پرا جمار ہتا ہی ہرگاہ دخلد کا سجدہ گاہ لکہون تو روا ہی ضریح تو ضریح حظیرہ قدس کی شیوا ہی اور صندوق مین گنجینہ عظمت و جبروتِ کبریا بہرا ہی اروا ق مین عرشی گردون نشین پردہ دار ہین کفش کن مین ملائکہ مقربین پاسبانِ ذوالار ہین خاندہ سعادت بنیاد و اعلی فوجِ عذاب کے حصار عافیت مکرمت ہی اور شہرِ ملتجا ایسا ہی محبانِ ابو تراب کی لیئی تختہ گلزارِ مغفرت ہی حوالات کے قطع مسکن و ماوای ارواحِ عنبر سرشت ہی کوچہ و بازار کی وضع صفا بخشِ خیابانِ بہشت ہی نخلستان کی روش دلکشائی حدائقِ رضوان کہو لی ہی سبزہ زاریان کی طرز سبزی نہالِ طوبی پر کہلی ہی نہرین کوثر و تسنیم کی جدولِ آبرو پانی ہوائی نسیم اسکا کی تر و یح خوشبو دکہائی مرغانِ داؤد الحانِ ایمان سدرۃ المنتہی کی ہم آشیان ہین اور وحشیانِ خضر گذران غزالانِ بادیہ بالا اعلی کی پروردہ دامان ہین مجاور اوسکی دایم بسایہ فضل و کرمِ ذوالجلال ہین اور مسافرینِ دنیا و آخرت مین عزو تمکین جاہِ اقبال ہین اوسکا ارشن جو سو کی نسبت فضیلت مین کعبہ پر دعوای فضیلت رجحان ہی اور عزت و حرمت مین بیت الحرام کی جای فخر و مباہات ہی مروی عن ابی جعفرٍ الباقر علیہ السلام انہ قال خلق اللہ تعالی کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ و عشرین الف عامٍ و قدسھا و بارک علیھا فتب فخری مین حضرت ابی جعفر محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی جو کہا کہ حق تعالی زمین کربلا کی چوبیس ہزار برس ایجادِ کعبہ سی پہلی خلقت کی ہی پہر اوسکو مقدس اور مبارک و افضل کر دیا القصہ بزرگی و جلالت قدسی ہوگیا فما زالت ارض کربلا مقدسۃ مبارکۃ طاہرۃ قبل ان یخلق اللہ الخلق و قبل ان یکون اللہ الکون ہمیشہ وہ پاکیزہ و طاہر و زاکیہ و مقدسہ ہی کربلا ہی سوا ایسی شی کی بنیاد ہوئی تہی و لم یزل کذالک حتی جعل اللہ

تیرھویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا ہجوم لشکر تا روز عاشورا فضائل زمین غاضریہ نینوا

کربلا افضل ارضٍ فی الجنۃ اور آیندہ بھی قیامت تک اللہ تعالی کربلا کو ایسا ہی رکھیگا

یا کہ محشر میں اوسکو جنت الماوا میں داخل کریگا وَافضل منزلٍ ومسکنٍ لیسکن اللہ فیہا

اولیاءہ فی الجنۃ وھی اعلی واوفی مساکن الجنۃ اوس میں نبی ولیا واصفیا و برگزیدہ خاص بندے

جا دینگا اور اوس قطعہ پاک سرشت کو بہترین بقعہ بہشت بنائیگا وانہا اذا زلزل اللہ الارض و

سیرت کما ھی بتربتہا نورانیۃ صافیۃ ہرگاہ جناب رب العزت زمین دنیا کو واسطے قیام

یوم نشور و جزا و سزا کی زلزلہ میں لائیگا تب یہ خاک پاک و تربت نورانی و صافیہ کو جیسی ہی اوٹھا لیگا

فجعلت اول روضۃ من ریاض الجنۃ وافضل مسکنٍ فی الجنۃ لا یسکنہا الا

النبیون والمرسلون واولو العزم من الرسل پس وہ تختہ فرش وطہر کو بہترین گلزار

فردوس مقرر فرمائیگا اور اوس میں نہیں رہنے دیگا مگر انبیائے مرسلین اور پیغمبران اولو العزم کو مقام دیگا

وانہا لتزھر بین ریاض الجنۃ کما یزھر الکوکب الدری لاھل الارض یغشی

نورھا ابصار اھل الجنۃ جمیعا وہ ارض مقدس درمیان خلد برین ایسی چمکے گی جیسی کہ

دنیا کے ولیسی چمکتا دنیا میں کوکب زہرہ اور مشتری کی نزدیکی ہوگی اوس شعاع نور سے مردم دار النعیم کی

ابصار کو تاب نظارہ نہ آئیگی وھی تنادی انا الارض المقدسۃ الطیبۃ المبارکۃ التی

تضمنت جسد سید الشہداء وسید شباب اھل الجنۃ ابی عبد اللہ الحسین

علیہ السلام وہ تربت ذی رفعت اعلی سے پکاریگی زمین مقدس وطیب مبارک ہوں کہ اپنے بیچ

جسد مطہر سید الشہدا میں لیا ہے وہ مولا کہ سردار جوانان فردوس علامی نور الثقلین امام الکونین سبط

مصطفی ہے نام گرامی اوسکا ابی عبد اللہ الحسین علیہ التحیۃ والثناء ہے وروی انہ قال ابو جعفر

علیہ السلام الغاضریۃ ھی البقعۃ التی کلم اللہ فیہا موسی بن عمران وناجی

نوحا فیہا بحار الانوار میں یہ حدیث حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زمین غاضریہ یعنی کربلا کو جہاں

تیرہویں مجلس کربلامین ورود سید الشہداؑ فضائل میں خاضرید و بشنوا

ارض و سما نی وہ برکت دی ہی جو اوسمین خطاب الٰہی موسیٰ بن عمران سی ہوا × نوح نجی اللہ نی کشتی مین
پروردگار سی راز و نیاز کیا وَهِیَ اَکْرَمُ اَرْضِ اللّٰہِ وَلَوْلَا ذٰلِکَ مَا اسْتَوْدَعَ اللّٰہُ فِیْهَا اَوْلِیَاءَہٗ
وَاَنْبِیَاءَ اَنْبِیَائِہٖ یہ بہشتی کہ وہ گرامی ترین بقعات جہان آفرین ہی اورلخباصحیحہ سی محل ابتلای بلایای
اصفیا و مرسلین ہی اگر ایسا نہوتا تو خدا تعالیٰ اوسمین اپنی اولیا کو جا نہ دیتا اور فرزندان پیغمبرون کی جسد
مطہر کو اوسمین نہ سونپتا فَزُوْرُوْا قُبُوْرَنَا بِالْغَاضِرِیَّةِ معصوم ناطق صادق آل محمدؑ نی فرمایا
پس لازم ہی آنا کو وہان جاکی ہماری قبرونکی زیارت کرنا فَیَا لَکَ مِنْ تُرْبَۃٍ زَاحَمَتْ فِی
الرُّتْبَةِ رَوْضَ الْجِنَانِ وَبَلَغَتِ الْغَایَۃَ فِی الْفَضِیْلَۃِ وَالشَّانِ واہ واہ کیا اچھی
تربت ہی رتبہ بزرگی ہی کربلا نی جسنی شہرت و فضل پایا ہی جسمین یادہ ریاض خلد سی پایا اوجنسی بات
فَقَدْ جَعَلَهَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ حَرَمًا اٰمِنًا لِلْاَنَامِ وَفِیْ تُرْبَتِهَا شِفَاءُ الْاَبْدَانِ
مِنَ الْاَمْرَاضِ وَالْاَسْقَامِ بتحقیق کہ حق تعالیٰ نی کربلا کو واسطی عباد کی حرم امن و امان گردانا
اور اوسکی خاک مین شفا امراض اور علاج ہر بیماری مقدر کیا کُلُّ ذٰلِکَ تَعْظِیْمًا لِمَنْ اَعَدَّهَا لَہٗ یَوْمَ
دَحَاهَا وَعِوَضًا عَمَّا اُصِیْبَ بِہٖ مِنْ مَوَدَّۃِ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ وَاَشْقِیَائِهَا یہ سب کرامت
فقط بتعظیم اور جلالت سی ہی جو روز ایجاد جب کہ زمین کی بنیاد ہی واسطی عطا ہوئی ہی عوض مین مصیبت
کی جو اشقیای امت سی وہ ساکن تربت نی پائی اور پی در پی محنت راہ خدا مین صبر و رضا سی کہا
مُرْوِیَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ یَا جَابِرُ کَمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ
قَالَ قُلْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ آخر کتاب بحار مین جابر جعفی سی اور اونی ابی عبداللہ کی زبانی
روایت کی ہی کہ ایکروز صادق آل محمدؑ نی سی یہ بات پوچھی ہی ای جابر تمہاری وطن سی روضہ امام حسین
علیہ السلام کا فاصلہ کتنا ہی عرض کی بقدر ایک منزل بلکہ اور ہی کچھ تھوڑا ہی قَالَ فَقَالَ اَتَزُوْرُہٗ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ راوی کہتا ہی امام نی دریافت کیا ایا کبھی زیارت کرتا ہی مین بولا مشرف ہوا ہون

٣٦٨

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل و شرف خاضریہ و نینوا

یابن رسول اللہ جب وقت ملتا ہے قَالَ اَوَلَا اُفَرِّحُكَ اَوَلَا اُبَشِّرُكَ بِثَوَابِہٖ حضرت نے کہا
ایا چاہتا ہے کہ زیارت کی ثواب سے تجھے مسرور کروں اور درجۂ حسنات جو فضل پروردگار سے ملیگا
بشارت دوں قُلْتُ بَلٰی جُعِلْتُ فِدَاكَ میں نے عرض کی ضرور آپ ارشاد فرمائیں میرے جان
ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَتَهَيَّاُ لِزِيَارَتِہٖ فَيَتَبَاشَرُ بِہٖ اَهْلُ
السَّمَاءِ ہر گاہ کوئی آدمی سامانِ سفر لیکے عازم زیارت ہوتا ہے اہل آسمان میں سے خوش ہوکر اور خوشی کا
چرچا پھیلاتا ہے فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ دَارِہٖ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِہٖ
اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ پس جب سوار مرکب اپنے گھر کے دروازے سے نکلتا ہے ایزد تعالی
چالیس ہزار فرشتوں کو اوس کے ہمراہ تعین کرتا ہے يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَاْتِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وہ زائر مانند بادشاہ اور خدام وہ ملائکہ ساتھ چلتے ہیں اور ہم صلوٰۃ اور تحیات زائر کی نام
بھیجتے ہیں تا کہ روضۂ امام حسین علیہ السلام قریب ہوا پر آتا ہے نظارہ گنبد پر نور سے مسرور ہوتا ہے وثواب
كُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا كَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِہٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تعالی ثواب ہر قدم کا جو کہ
راہ میں اوٹھاتا ہے مانند شہید مجاہد کی جو اپنے لہو میں خدا کی راہ میں لوٹتا پاتا جاتا ہے فَاِذَا اَتَيْتَ
عَلَى الْقَبْرِ فَالْمِسْهُ بِيَدِكَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِہٖ پس جب
ہر گاہ روضۂ اقدس میں تو داخل ہو ضریح کو تھام کے یا قبر پر ہاتھ پھیر کے باادب سلام کر و تحفۂ درود
شا تم پر نازل ہو حضرت بجان کی اے امام و حجت و خلیفۂ الٰہی درمیان میں آسمان کی ثُمَّ امْضِ اِلٰى
صَلَاتِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلَائِكَتُہٗ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ
بعد ازاں لازم ہے کہ تو پھر کی پشت ضریح اقدس میں نماز پڑھے کہ خدا و ملائکہ تجھ پر صلوات بھیجیں گے
جبتک مشغول نماز ہے وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ تَرْكَعُهَا عِنْدَهٗ اِلَّا كَثَوَابِ مَنْ حَجَّ اَلْفَ حِجَّةٍ
وَاعْتَمَرَ اَلْفَ عُمْرَةٍ ہر ایک رکعت کی عوض جو زائر مرقد مطہر میں پڑھیگا ہزار حج اور ہزار عمرہ کا

من محمد بن یحیی عن عبد اللہ عن احمد

تیرہویں مجلس کربلا میں داخلہ سید الشہدا و فضائل زمین و زائر نینوا

ثواب پائیگا واعتق الف رقبة وكمن وقف في سبيل الله الف مرة مع
نبي مرسل ہزار بندے آزاد کرنیکی حسنات سے زیادہ شاد ہو جائیگا اور مثل اوسکی جو ہزار دفعہ
ہمراہ نبی مرسل جہاد میں گیا ہو اجر پائیگا فاذا انت اقمت من عند قبر الحسين
نادى مناد لو سمعت مقالته لافنيت عمرك عند قبر الحسين عليه
السلام جب تو زیارت قبر حسین علیہ السلام سے فارغ ہوکے اوٹھیگا ایک منادی پکارکے کہیگا.
کہ اگر تو اوسکا بیان سنے تو ہر آئینہ اپنی عمر جوار تربت سید الشہدا میں تمام کردے وهو يقول
طوبى لك ايها العبد لقد غنمت وسلمت قد غفر الله لك ما سلف
فاستأنف العمل وہ کہیگا جنت و رضوان تیری واسطے ہے ای بندہ سعادت کردار خدا
بدستی کہ تو نے غنیمت و مغفرت کی غنیمت پائی اور تو رستگار ہوا اسنے سب گناہ سابق تیری معاف فرمائے
لازم ہے کہ اعمال نیک پھر سرے سے بجالائے قال فان مات من عامه او من ليلته او يومه
لم يل قبض روحه الا الله تعالى راوی کہتا ہے امام نے فرمایا ہرگاہ وہ زوار اوسی سال
خواہ رات یا دن میں قضا کرے تو پروردگار اوسکی قبض روح میں دست رحمت سے آپ متوجہ ہوگا
قال وتقبل معه الملائكة يسبحون ويصلون عليه حتى يوافي منزله
وہ لشکر ملائکہ اوسکے ہمراہ پھرتا ہے ذکر تسبیح اور تہلیل کرتی
... پہونچ جاتی ہیں فتقول الملائكة ربنا عبدك
وافى قبر وليك وقد وافى منزله فاين نذهب سارے ملائکہ درگاہ الہی میں عرض کرینگے
... زیارت قبر ولی سے تیری مشرف ہوا پھر کی صحت اور سلامت سے اپنی گھر آیا اب ہم
کہاں جائیں ... فيأتيهم النداء من قبل السماء يا ملائكتي قفوا
بباب عبدي فسبحوني وقدسوني وهللوني واكتبوا ذلك في حسناته

تیرھویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا و فضائل زوار انِ مولا

اِلیٰ یَوْمِ وَفَاتِہٖ آسمان سے آواز آیگی اون فرشتونکو میری بندہ کی دروازے پر ہمیشہ مقیم رہو
تسبیح و تقدیس و تہلیل کرو عبادت کا ثواب روزِ وفات تک اس عبدِ صالح کی نامۂ عمل میں لکھو
فَاِذَا تُوُفِّیَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ شَہِدُوْا غُسْلَہٗ وَکَفَنَہٗ وَصَلّٰوْا عَلَیْہِ پس ہرگاہ وہ روز
وفات پاتا ہے تو ملائکہ مجاورین کا غول تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا ہے اور سپر نماز پڑھ کے دعا
مغفرت کرتی ہیں دفن ہونی تک مددگاری میں حاضر رہتی ہیں ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا
بِبَابِ عَبْدِکَ وَھُوَ تُوُفِّیَ فَاَیْنَ نَذْھَبُ بارگاہ الٰہی میں وہ ملائکہ کہتی ہیں جب اوسنے
توفی ہمیں دروازے پر اپنی بندہ کی تعینات کیا تھا وہ مرگیا اب ہم کہاں جائیں فَیُنَادِیْھِمُ النِّدَاءُ
یَا مَلٰئِکَتِیْ قِفُوْا بِقَبْرِ عَبْدِیْ فَسَبِّحُوْنِیْ وَقَدِّسُوْنِیْ وَھَلِّلُوْنِیْ وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ
فِیْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ یَاْتِیْنِیْ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ آسمان سے اونکو جواب ملیگا فرشتو میری
مقربو کو حکم ہوتا ہے میری زوارِ حسین کی دروازے پر مقیم ہو ذکر عبادت میں صرف اوقات کرو
جریدۂ عمل میں اوسکی وہ ثواب لکھو تاکہ روزِ قیامت میری پاس پہونچی اَوْ فَیَا طُوْبٰی لِمَنْ
اَحَبَّہُمْ وَوَالَاھُمْ وَیَا خُسْرَانَ مَنْ اَبْغَضَہُمْ وَعَادَاھُمْ زہی سعادت اور خوشنصیبی
جو اونکی محبت اور دوستدار ہیں اور وای بدبخت کہ خاندانِ رسول کی دشمن اور عدو ہی گردیں
وَفِیْ خَبَرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ وَھُوَ جَالِسٌ
مَعَ اَصْحَابِہٖ یَوْمَ عَاشُوْرَا جابر ابن عبد اللہ انصاری حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتا
کہ میں خدمت حضرت میں بروز عاشور گیا تو دیکھا کہ جناب اصحاب کی جلسے میں تشریف رکھتے
اور کمال غم و اندوہ سے بھری ہیں فَاَشَارَ اِلٰی بَعْضِہِمْ وَقَالَ ھٰؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّٰہِ فِیْ
عَرْشِہٖ وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّکْرِمَ الزَّائِرِیْنَ آگاہ اوس امام نے کہا جماعت حاضرین کی طرف
اشارہ فرماکے یہ لوگ زیارت کرنیوالے ہیں عرشِ جلال پر خدا کی لازم و واجب ہے زیارت

۳۸۱

نیز ہوہین مجلس کربلا ہین و اخلہ سید الشہدا فضائل زمین و زائر نینوا

ثواب بکیا واعتق الف رقبة وکمن وقف فی سبیل الله الف مرة مع
نبی مرسل ہزار بندی آزاد کرنیکی حسنات سی زیادہ شاد ہوجایگا اور مثل اوسکی جو ہزار دفعہ
ہمراہ نبی مرسل جہاد مین گیا ہو اجر پائیگا فاذا انت اقمت من عند قبر الحسین
نادی مناد ولو سمعت مقالته لافنیت عمرک عند قبر الحسین علیه
السلام جب تو زیارت قبر حسین علیہ السلام سی فارغ ہوگی اوٹہیگا ایک منادی پکاریکی خطاب
کریگا اگر تو اوسکا بیان سنی تو ہر آینہ اپنی عمر بزیارت سید الشہدا مین تمام کردی وهو یقول
طوبی لک ایها العبد لقد غنمت وسلمت قد غفر الله لک ما سلف
فاستانف العمل وہ کہیگا جنت و رضوان تیری واسطی ہی ای بندہ سعادت کردار خدا
سی تو کہ آمرزش و مغفرت کی غنیمت پائی اور تو رستگار ہوا اسنی سب گناہ سابق تیری بخشدی
لازم ہی کہ اعمال نیک پہر سی بجالائی قال فان مات من عامه او من لیلته او من
یومه لم یقبض روحه الا الله تعالی راوی کہتا ہی امام نی فرمایا ہرگاہ وہ زوار اوس
خواہ رات یا دن مین قضا کری تو پروردگار اوسکی قبض روح مین دست رحمت سی آپ متوجہ ہوگا
قال و تقوم معه الملائکة یسبحون و یصلون علیه حتی یوافی منزله ثم
ہوگا اور اسوقت ملائکہ ہمراہ اوسکی تسبیح اور تہلیل کرینگی اور ہمراہ اوسکی رہینگی
الی ہین تا کہ وہ زوار اپنی مکان مین پہنچی ملائکہ پہر ہجوم لاتی ہین فتقول الملائکة ربنا عبدک
وافی قبر ولیک وقد وافی منزله فاین نذهب سارے ملائکہ درگاہ الہی مین عرض کرینگی
خداوندا یہ بندہ تیرا زیارت قبر ولی کی تیری مشرف ہوا پہر کی جنت اور سلامت اپنی گہر آیا اب ہم
ملائکہ ... فیاتیهم النداء من قبل السماء یا ملائکتی قفوا
بباب عبدی فسبحوا وقدسوا و هللوا و اکتبوا ذلک فی حسنات

وبهذا الاسناد قال قال رسول الله صلی الله
علیه وآله لاصحابه آمنوا بلیلة القدر وانها تکون
بعدی لعلی بن ابی طالب وولده الاحد عشر
من بعده علیه وعلیهم السلام الشیخ ابو جعفر بن
بابویه رحمه الله قال حدثنا احمد بن زیاد الهمدانی
عن محمد بن معقل القرمیسینی عن محمد بن عبد الله
البصری عن ابراهیم بن مهزم عن ابیه عن ابی عبد الله
عن ابائه عن علی علیهم السلام قال قال رسول الله صلی الله
علیه وآله اثنا عشر من اهل بیتی اعطاهم الله فهمی و
علمی وحکمتی وخلقهم من طینتی

ابن عباس من هم قال انا وعلی ... عشر من ولده ائمة محدثون
الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال
ولذلک الامر قاله جعفر ولد
انه ینزل فی تلک اللیلة الی الائمة
لیلة القدر فی کل سنة و
علیه السلام قال لابن عباس ان
الکوفی عن ابی جعفر الثانی
جمیعا عن الحسن بن العباس بن

[illegible] عن جعفر بن سليمان عن عبد الله بن يحيى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان خلفائي واوصيائي [illegible]

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل زوار ان مولا

الی یوم وفاتہ آسمان سی آواز آیگی اون فرشتوں کو میری بندہ کی دروازی پر ہمیشہ مقیم رہو
تسبیح و تقدیس و تہلیل کرو عبادت کا ثواب روز وفات تک اس عبد صالح کی نامہ عمل میں لکہو
فاذا توفّی ذٰلک العبد شہد واغسلہ وکفنہ وصلوا علیہ پس ہرگاہ وہ روز
وفات پاتا ہی تو ملایکہ مجاورین کا غول تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا ہی اوسپر نماز پڑہکی دعا
مغفرت کرتی ہیں دفن ہونی تک مددگاری میں حاضر رہتی ہیں ثم یقولون ربنا وکلتنا
بباب عبدک وھو توفی فاین نذھب بارگاہ الٰہی میں وہ ملایکہ کہتی ہیں جسکو
تونی ہمیں دروازی پر اپنی بندہ کی تعینات کیا تہا وہ مرگیا اب ہم کہاں جائیں فیاتیھم النداء
یا ملائکتی قفوا بباب عبدی فسبحونی وقدسونی وھللونی واکتبوا ذلک
فی حسناتہ الی یوم یاتینی فی یوم القیامۃ آسمان سی اونکو جواب ملیگا فرشتوں
مقربین کو حکم ہوتا ہی کہ میری زوار حسین کی دروازی پر مقیم ہو کر عبادت میں صرف اوقات کرو
جو عمل میں ایسے اوسکی وہ ثواب لکہو تاکہ روز قیامت میری پاس پہونچی آؤ فیا طوبیٰ لمن
احبھم والاثم والخسران من ابغضھم وعادا ھم یعنی سعادت اور نصیب
اونکی محب اور دوستدار میں اور وای بدبخت کہ خاندان رسول کی دشمن اور عدو ہی گروکا
وفی خبر عن جابر عن الصادق علیہ السلام قال دخلت علیہ وھو جالس
مع اصحابہ یوم عاشوراء جابر ابن عبد اللہ انصاری حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتا ہی
کہ میں خدمت حضرت میں جو روز عاشور گیا تو دیکہا کہ جناب اصحاب کی جلسی میں بیٹہی ہیں
اور کمال غم و اندوہ سی بہری ہیں فاشار الی بعضھم وقال ھؤلاء زوار اللہ فی
عرشہ وحق علی المزور ان یکرم الزائر تاکہ اوس امام نی بہا جماعت حاضرین کی طرف
اشارہ فرمایا یہ لوگ زیارت کرنیوالی ہیں عرش خدا پر حضرات کی لازم و واجب ہی زیارت

التي يحكي لابنه [illegible] قال
وقيل يا رسول الله ومن [illegible] قال
ابن ابي طالب عليه السلام قيل ومن [illegible]
الذي يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت
جورا وظلما والذي بعثني بالحق نبيا لو لم يبق
من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم
حتى يخرج فيه ولدي المهدي فينزل روح الله عيسى
بن مريم فيصلي خلفه وتشرق الارض بنوره
ويبلغ سلطانه المشرق والمغرب [illegible]

٣٨١

ومن ذلك ما رواه الشيخ ابو جعفر بن بابويه رحمه الله قال حدثنا ابي [illegible] محمد بن موسى بن المتوكل ومحمد بن علي ماجيلويه [illegible] علي بن ابراهيم [illegible]

[illegible]

في يدي امي فاطمة بنت رسول الله صلى الله
عليه واله وما اخبرتك به امي ان
في ذلك اللوح مكتوبا قال جابر
اشهد بالله اني دخلت على امك فاطمة
في حيوة رسول الله صلى الله عليه واله اهنيها بولادة
الحسين عليه السلام فرأيت في يدها لوحا
اخضر ظننت انها من زمرد ورأيت فيه كتابا
ابيض شبه نور الشمس فقلت لها بابي انت وامي
يا بنت رسول الله ما هذا اللوح فقالت هذا
اللوح اهداه الله الى رسوله صلى الله عليه
واله فيه اسم ابي واسم ابن عمي واسم ابني واسماء الاوصياء
من ولدي فاعطانيه ابي ليسرني بذلك قال جابر
فاعطتنيه امك فاطمة فقرأته وانتسخته فقال
ابي عليه السلام فهل لك يا جابر ان تعرضه علي قال
نعم فمشى معه ابي عليه السلام حتى انتهى الى منزل
جابر واخرج الى ابي صحيفة من رق قال جابر
فاشهد بالله اني رأيته هكذا في اللوح مكتوبا

بسم الله الرحمن الرحيم
هذا كتاب من الله العزيز الحكيم
لمحمد نوره وسفيره وحجابه ودليله

٣٨٢

[illegible]

تیرہوین مجلس کربلائین ورود سید الشہدا فضائل زائران مولا

کیا جاوی اپنی زوار کو معزز و محترم بنائی فقلنا له وکیف ذلك ہمنی پوچھا کیونکر ہوا جو شرف اپنی بتایا ای فرزند خیر الورا قال من زار الحسين عارفا بحقه كمن زار الله في عرشه ارشاد فرمایا کہ جو زیارت کری امام حسین علیہ السلام کی اور عارف ہو اوکی مرتبہ کرامت کا ایسا ہی کہ اوسنی ملاقات کی خدا سی اوپر عرش کی وقال من بات عند الحسين ليلة عاشورا لقي الله يوم القيامة ملطخا بدمه كانما قتل معه في عصره وكان كمن استشهد بين يديه جو مومن کہ بیداری اور عبادت مین ہی شب عاشورا حوالی قبر سید الشہدا مین روز قیامت اپنی خون مین آلودہ محشور ہوگا جیسا کہ اونکی رفاقت مین جا کر اور اونکی روبرو شہید ہوا ومن زار الحسين عليه السلام في يوم عاشورا حتى يظل عنده باكيا حزينا كان كمن حج الفي الف حجة والفي الف عمرة والفي الف غزوة جو روز جہانسوز عاشورا حوالی تربت مطہر مین بسر کری اور تمام دن تمام شام تک روتا رہی او سکو ایسی اجر العظیم یا ایسا اجر دیگی کہ دو ہزار حج و دو ہزار عمرہ و دو ہزار جہاد کا ثواب ملی وثواب كل حجة وعمرة وغزوة كثواب من حج واعتمر وغزا مع رسول الله والائمة الراشدين علاوہ اسکی ہر ایک اس حج و عمرہ و غزوہ کا اجر مانند اوسکی مقرر کری جو رفاقت مین سرور کائنات و ائمہ ہدی کی ادا ہوا کرتی ہی مروی عن الامام ابي عبد الله قال قال الحسين عليه السلام من زارني بعد موتي زرته يوم القيامة ولو لم يكن في النار لاخرجته حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نی بشارت دی ہی جو بعد شہادت کی میری زیارت کریگا مین بھی روز قیامت اوکی ملاقات کو جاونگا پھر اپنی آگرچہ دوزخ مین پاونگا تو نکال کی روضہ خلد مین لیجاونگا روی ابن وهب قال دخلت يوم عاشورا الى دار امامي جعفر الصادق عليه السلام ورأيته ساجدا في محرابه فجلست من ورائه حتى فرغ بحار الانوار مین ہوا

[illegible]

نیر مومن مجالس کربلا میں ورود سید الشہدا حدیث شرف زائران مولا

کی ہے ابن وہب سے جو اوس نے یہ حکایت کہی ہے اپنی امام اور مولا جعفر صادق علیہ السلام کے
دولتسرا میں روز عاشورا کو حاضر ہوا پیشوای عابدین کو روبقبلہ سر سجدہ میں کہی دیکہا اونکو بہی
جاکی میں بیٹہا تا کہ وہ سرور نی ذکر خدا سی فراغ کیا فاطال فی سجودہ و بکائہ فسمعتہ
یناجی ربہ وھو ساجد وھو یقول بہت زاری درقت میں سجدہ کو طول دیا میں سنا
کہ اس مضمون کی مناجات کو فرمایا اللھم یا من خصنا بالکرامۃ و وعدنا الشفاعۃ
ای خداوند رحیم جو مخصوص گردانا ہمکو تو نی اپنی کرامت سی اور عزت و شرف بخشا اپنی وعدہ شفاعت
وحملنا الرسالۃ وجعلنا ورثۃ الانبیاء وختم بنا الامم السالفۃ ہماری
تاج میں رکہا ہی میراث انبیای مرسلین کو سونپا ہی ہم پر نبوت و ہدایت امتوں کی ہم پر تمام
شریعت کی وخصنا بالوصیۃ واعطانا علم ما مضی وعلم ما بقی وصیت ہمارے
درمیان میں مقرر فرمائی علوم اولین و آخرین کی عطا سی قدر و منزلت بڑہائی وجعل افئدۃ
من الناس تھوی الینا دلہای خلایق پر واجب کیا کہ ہماری طرف رجوع ہوویں اور طریقہ عبادت
ما ہے فرض و سنت سیکہیں واغفرلی اللھم ولاخوانی ولزوار ابی عبد اللہ الحسین
علیہ السلام الذین انفقوا اموالھم فی حبہ الہی بخش دی مجھی اور برادران دینی کو
زائران حسین علیہ السلام جو صرف کرتی ہیں اونکی محبت میں مال و زندگانی کو واشخصوا ابدانھم
رغبۃ فی برنا ورجاء لما عندک فی صلتنا وہ لوگ جو ہماری دوستی میں اپنی بدن
تصدیع اوٹہاتی ہیں اور تیری فضل و کرم سی امید عطا جو رکہتی ہیں و سرورا ادخلوہ علی نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واجابۃ منھم لامرنا وغیظا ادخلوہ علی عدونا
وارادوا بذلک رضوانک فرحت میں تیری حبیب محمد مصطفی علیہ وآلہ السلام کو سرور
پہنچاتی ہیں ہماری احکام اوامر و نواہی کو رغبت میں بجا لاتی ہیں اور غم و الم دشمن کی جان کو

تیرہویں مجالس کربلا بین ورود سید الشہدا فضائل زائران باکمیان مولا

دو کہاتی ہین اور عوض ہین تیری رضوان او بخشش چاہتی ہین اَللّٰهُمَّ فَكَافِهِمْ عَنَّا
بِالرِّضْوَانِ وَاكْلَأْهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بار الہا ہماری طرف سے اونکو فراوان رحمت و
غفران دینا اور درجات اونکا وکیل اور نگہبان رہنا وَاخْلُفْهُمْ فِي أَهَالِيهِمْ وَأَوْلَادِهِمُ
الَّذِينَ خُلِّفُوا أَحْسَنَ الْخَلَفِ وَاكْفِهِمْ شَرَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ ضَعِيفٍ
مِنْ خَلْقِكَ وَشَدِيدٍ وَشَرَّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ اچھی جسی ذکی اہل وعیال جنکو
وطن میں چہوڑ کر جاتی ہین محافظت فرمانا اور شر ظالم وہر ضعیف وقوی وشیاطین انس وجن سے
بچانا وَأَعْطِهِمْ أَفْضَلَ مَا أَمَّلُوهُ مِنْكَ فِي غُرْبَتِهِمْ عَنْ أَوْطَانِهِمْ وَمَا آثَرُونَا
بِهِ عَلَى أَبْنَائِهِمْ وَأَهَالِيهِمْ وَقَرَابَاتِهِمْ بہترین آرزو اور تمنا جو غربت او سفر مین کہتی ہون
عطا کرنا اور جو ایثار کیا ہو اہل وعیال واولاد واقربا کو اوسکا بدلا اچھا دینا اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْ تِلْكَ
الْوُجُوهَ الَّتِي غَيَّرَتْهَا الشَّمْسُ وَارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتِي تَتَقَلَّبُ عَلَى قَبْرِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اخدا رحم فرما اون چہرون پر جو تمازت آفتاب راہ سے کربلا کی سفر مین مرجھاتی
اور سو ملاتی ہین اور کرم وفضل کرنا الہی رخسارون پر جنکو قبر مطہر حسین علیہ السلام سے ملا کر
گھساتی ہین وَارْحَمْ تِلْكَ الْأَعْيُنَ الَّتِي جَرَتْ دُمُوعُهَا رَحْمَةً لَنَا وَارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ
الَّتِي جَزِعَتْ وَاحْتَرَقَتْ لَنَا الہی رحم کر اون آنکھون پر جنکی سرشک ہماری مصیبت سی بہتی ہین اور ان
دلونکی جو ہماری مصیبت سے جلتی ہین وَارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الْأَنْفُسَ
وَتِلْكَ الْأَبْدَانَ حَتَّى تُرْوِيَهُمْ مِنَ الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ الْأَكْبَرِ وَتُدْخِلَهُمْ
وَتُسَهِّلَ عَلَيْهِمُ الْحِسَابَ إِنَّكَ الْكَرِيمُ الْوَهَّابُ کریا تجھی سونپتا ہون زوار ان امام
علیہ السلام کی جانکو اور عزاداران سید الشہداکی اجسام ناتوان کو تاکہ روز عطش اکبر
حوض کوثر سے سیراب ہو جائین حساب انکا اوپر آسان کرنا کہ امر یہ تجہی پر آسان ہے ۔۔۔

۳

بن اسحٰق الطالقانی قال حدثنا الحسن ابن اسمٰعیل قال حدثنا سعید بن محمد القطان قال حدثنا عبید الله بن موسی الرویانی عن عبد العظیم بن عبد الله الحسنی عن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ علیہم السلام ان محمد بن علی باقر العلم جمع ولدہ وفیہم عمہم زید بن علی علیہم السلام ثم اخرج الیہم کتابا بخط علی علیہ السلام واملاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مکتوب فیہ ہذا کتاب من اللہ العزیز العلیم حدیث اللوح الی اٰخرہ وقال فی آخرہ قال عبد العظیم العجب کل العجب لمحمد بن جعفر وخروجہ اذ سمع اباہ علیہ السلام یقول ہذا ویحکیہ ثم قال ہذا سر اللہ ودینہ ودین ملائکتہ

۳۸۵

علی عن محمد بن ابی عمیر عن عمر بن اذینہ عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس الہلالی قال سمعت عبد اللہ بن جعفر الطیار یقول کنا عند معاویۃ انا والحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعمر بن ام سلمۃ واسامۃ بن زید فذکر حدیثا جری بینہ وبینہ وانہ قال لمعاویۃ بن ابی سفیان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول انی اولی بالمؤمنین من انفسہم ثم اخی علی اولی بالمؤمنین من انفسہم فاذا استشہد علی فالحسن بن علی اولی بالمؤمنین من انفسہم ثم ابنی الحسین اولی بالمؤمنین من انفسہم فاذا استشہد فابنہ علی بن الحسین اولی بالمؤمنین من انفسہم وستدرکہ یا علی ثم ابنہ محمد بن علی الباقر اولی بالمؤمنین من انفسہم وستدرکہ یا حسین تکملۃ اثنی عشر اماما تسعۃ من ولد الحسین قال عبد اللہ بن جعفر ثم استشہدت الحسن والحسین و

تیرھویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہدا روایت فضائل زائران مولا

اور کریم بالکل رحمت ہے قَالَ فَمَا زَالَ الْاِمَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَدْعُوْ لِاَھْلِ الْاِیْمَانِ
وَلِزُوَّارِ الْحُسَیْنِ وَھُوَ سَاجِدٌ فِیْ مِحْرَابِہٖ راوی کہتا ہی علی الاتصال امام علیہ السلام اہل ایمان کی
نام سے دعا مانگتے زواران امام حسین علیہ السلام کی لیے سجدہ میں فضل و کرم خدا چاہتے فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ
اَتَیْتُ اِلَیْہِ وَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَتَاَمَّلْتُ وَجْھَہٗ جبکہ محراب عبادت میں مناجات سے فارغ ہوئے تو میں
پیش حاضر ہوا سلام کیا اور انکی صورت کو دیکھا وَاِذَا ھُوَ کَاسِفُ اللَّوْنِ مُتَغَیِّرُ الْحَالِ ظَاھِرُ الْحُزْنِ ١٠
وَدُمُوْعُہٗ تَنْحَدِرُ عَلٰی خَدَّیْہِ کَاللُّؤْلُؤِ شدت رقت سے رنگ متغیر ہوا ہی ہجوم حزن و الم سے
رخساروں پر سلسلہ اشک مانند موتی کی ڈھلتا ہی فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ مِمَّا بُکَاؤُکَ لَا اَبْکٰی
اللّٰہُ لَکَ عَیْنًا وَمَا الَّذِیْ حَلَّ بِکَ میں عرض کی اے مولا خدا تمہاری آنکھوں کو ہرگز نہ رلائے
کیا سبب کونسا دکھ پہنچا جس سے آنسو بہاتے ہیں فَقَالَ اَوَفِیْ غَفْلَۃٍ عَنْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ جَدِّیَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ فرمایا اے پسر وہب غافل ہی تو آج کی دن سے
نہیں جانتا کہ مثل ایسے روز عاشورا کی امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا فَبَکَیْتُ لِبُکَائِہٖ وَحَزِنْتُ
لِحُزْنِہٖ راوی کہتا ہی انکی غم و الم سے میرا دل ہوا حضرت کی ہمراہ میں بھی بہت رویا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ
فَمَا الَّذِیْ اَفْعَلُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ پوچھا یا ابن رسول اللہ جب ایسا دن آئے تو آج میں کونسا عمل
ناسب بجالاؤں فَقَالَ یَا ابْنَ وَھْبٍ زُرِ الْحُسَیْنَ مِنْ بَعِیْدٍ اَقْصٰی وَقَرِیْبٍ اَدْنٰی
ارشاد ہوا ابن وہب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا جو بہت دور یا بہت قریب ہی خواہ دور ہو نزدیک وَجَدِّدِ
الْحُزْنَ عَلَیْہِ وَاَکْثِرِ الْبُکَاءَ وَالشَّکْوٰی لَہٗ مصیبت و ماتم کو بپا کرو اور ایسا کرو کہ سر شک بہتر آنکھوں سے بہا
نالہ و شیون کا شور ہو بپا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ اِنَّ الدُّعَاءَ الَّذِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْکَ وَ
اَنْتَ سَاجِدٌ کَانَ لِمَنْ لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَظَنَنْتُ اَنَّ النَّارَ لَا تَطْعَمُ مِنْہُ
شَیْئًا میں عرض کی یا مولا یہ دعا جو سنی ہی آپ نے زائران حسین علیہ السلام کی واسطی سجدہ میں کی ہی اگر

وعبد الله بن عباس وعمر بن ابي سلمة و
اسامة بن زيد فشهد لي عند معاوية
قال سليم بن قيس الهلالي وقد كنت سمعت ذلك
من سلمان الفارسي وابي ذر والمقداد
واسامة بن زيد انهم سمعوا ذلك من رسول

تیرہویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہدا و روایت فضائل زیارت

خداشناس کی حقیت ہوتی تو میرا گمان ہی کہ آتش جہنم اوس کی بدن کو کچھ نکرتی ۔ وَاللهِ لَقَدْ تَمَنَّيْتُ اَنِّي
كُنْتُ زُرْتُهُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ واللہ کہ آرزو کی کاش میں پیشتر حج سے کربلا گیا ہوتا اور اس عظیم الشان کو
غلام مولا فی پایا ہوتا ۔ فَقَالَ لِي فَمَا الَّذِي مَنَعَكَ مِنْ زِيَارَتِهِ يَا ابْنَ وَهْبٍ لِمَ تَدَعُ
ذٰلِكَ پوچھا کیا باعث تھی زیارت سے مجبور کیا آئندہ یا ابن وہب اس شغل کو ترک نکرنا چاہیئے فَقُلْتُ
جُعِلْتُ فِدَاكَ لَمْ اَدْرِ اَنَّ الْاَجْرَ يَبْلُغُ هٰذَا كُلَّهُ حَتّٰى سَمِعْتُ دُعَاءَكَ لِزُوَّارِهِ میں نے عرض کی
تیرے فدا ہو جان میری ان درجات تو اکو نہیں جانتا تھا جو زوار کی حق میں آپکی دعا سے پہچانا فَقَالَ لِي
يَا ابْنَ وَهْبٍ اِنَّ الَّذِي يَدْعُو لِزُوَّارِهِ فِي السَّمَاءِ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْعُو لَهُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَا
اَنْ تَدَعَ ذٰلِكَ زِيَارَتَهُ لِخَوْفٍ مِنْ اَحَدٍ فرمایا اے پسر وہب بیشک دعا کرنیوالی زوار حسین علیہ
السلام کی آسمانوں میں زمین سے بہت زیادہ ہیں پس خبردار اس شغل کو کسی خوف سے ہرگز ترک نکرنا فَمَنْ تَرَكَهَا
لِخَوْفٍ رَأَى الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ حَتّٰى يَتَمَنّٰى اَنَّ قَبْرَهُ عِنْدَهُ نَبْذَةً جو کوئی وحشت اہل دنیا
زیارت حسین علیہ السلام سی محروم رہیگا آخر میں حسرت اور ندامت سے آرزو کریگا بلکہ قبر اوسی جگہ پڑ ڈالدی
یا زندہ ہو کی تربت سید الشہدا پر جائے اور اس کا سکھ پھر دنیا میں پائے یَا ابْنَ وَهْبٍ اَمَا تُحِبُّ اَنْ يَرَى اللّٰهُ
شَخْصَكَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ يَكُونَ عَلٰى فِيمَنْ يُرٰى وَلَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ يَتْبَعُ بِهِ يَا ابْنَ وَهْبٍ
آیا نہیں چاہتا ہی تو کہ باری تعالیٰ نظر توجہ اور عنایت تیری طرف کرے آیا نہیں گوارا ہی تجھکو روز قیامت
کہ ایسا ہی ہو اور سب گناہ بخشی گئے ہوں اَمَا تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ غَدًا مِمَّنْ تُصَافِحُهُ الْمَلَائِكَةُ وَيُصَافِحُهُ
رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آیا نہیں خوش ہوتا ہی اس بات سے کہ فردائے حشر تجھسے اور پیغمبر سے مصافحہ کریں
ملائکہ و رسول خدا اَوَ مَا تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَرَى سَوَادَكَ فِيمَنْ يَدْعُو لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْاَئِمَّةُ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ جَمِيعًا الْاَمْرُ کیا تو اس بات کو نہیں چاہتا کہ اوس گروہ میں تو بھی شمار ہو جن کی لیے رسول خدا و علی مرتضی و فاطمہ
زہرا و ائمہ ہدی علیہم السلام دعا کرتے ہیں وَعَنْهُ عَنْ شَيْخِ الدَّهَّانِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حدثنا يحيى بن زكريا القطان حدثنا بكر بن عبد الله بن حبيب حدثنا الفضل بن الصقر العبدي حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عباية بن ربعي عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا سيد النبيين وعلي بن ابي طالب سيد الوصيين وان اوصيائي من بعدي اثنا عشر اولهم علي بن ابي طالب وآخرهم القائم قال وحدثنا غير واحد من اصحابنا عن محمد بن همام عن جعفر بن محمد بن مالك الفزاري عن الحسن بن محمد بن سماعة عن احمد بن الحارث عن المفضل بن عمر عن يونس بن ظبيان عن جابر بن يزيد الجعفي قال سمعت جابر بن عبد الله الانصاري يقول لما انزل الله تعالى على نبيه محمد صلى الله عليه واله يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم قلت يا رسول الله عرفنا الله ورسوله فمن اولو الامر الذين قرن الله طاعتهم بطاعتك فقال عليه السلام هم خلفائي يا جابر وائمة المسلمين بعدي اولهم علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي المعروف في التوراة بالباقر وستدركه يا جابر فاذا لقيته فاقرأه مني السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم موسى بن جعفر ثم علي بن موسى ثم محمد بن علي ثم علي بن محمد ثم الحسن بن علي ثم سميي وكنيي حجة الله في ارضه وبقيته في عباده ابن الحسن بن علي ذاك الذي يفتح الله تعالى ذكره على يديه مشارق الارض ومغاربها ذاك الذي يغيب عن شيعته واوليائه غيبة لا يثبت فيها على القول بامامته الا من امتحن الله قلبه للايمان قال جابر فقلت له يا رسول الله فهل يقع لشيعته

٣٨٧

تیرہویں مجلس کربلائے معلی میں سید الشہدا روایت فضائل زائران مولا

ربما فاتني الحج واعرّف عند قبر الحسين عليه السلام مختصر یہ ہے کہ بشیر دہان سے روایت ہے کہا
جو اوس نے کہا ایک دن میں نے حضرت صادق سے یہ حکایت کی ہے یابن رسول اللہ بارہا ایسا ہوتا ہے جو میں حج کا
نہیں قصد کرتا ہوں ثواب وقوف اور بنا بیت طواف سے محروم رہتا ہوں تو کربلائے معلی میں جناب سید الشہدا کی
زیارت امام حسین علیہ السلام کی ارکان بجالاتا ہوں قال علیہ السلام احسنت یا بشیر ارشاد کیا
وہ بہت اچھا کرتا ہے ای بشیر تو سعادت عظمی اور توفیق نیک پاتا ہے ايما مؤمن اتى قبر الحسين
عارفا بحقه في غير يوم عيد كتب الله له عشرين حجة وعشرين عمرة مبرورات متقبلات
وعشرين غزوة مع نبي مرسل او امام عادل جو مومن کہ سوای روز عید قبر امام حسین علیہ السلام کی
زیارت کا قصد کرے اور پہچانتا ہو اونکی عظمت امامت اور کرامت علیہ میں سے لکھی ہیں بیس حج اور بیس عمرہ کا
ثواب اوسکے لئے اور سبب اعمال مقبول و مبرور کے اوسے بیس غزوہ کا حسنہ ہی ملتا جو نبی مرسل اور امام
عادل کی رفاقت میں کیا ہو ومن اتاه يوم عيد كتب الله له مائة حجة ومائة عمرة ومائة
غزوة مع نبي مرسل او امام عادل اور جو شخص عید کے دن جاتا ہے تو لکھا جائیگا اوسکے لئے عبادت بیسیوں ہوگا
سو حج و سو عمرہ کا اجر پیغمبر اولو العزم خواہ امام عادل کی ہمراہ بجالایا ہوگا ومن اتاه
يوم عرفة عارفا بحقه كتب له الف حجة والف عمرة مبرورات متقبلات
والف غزوة مع نبي مرسل او امام عادل اور جو کوئی یوم عرفہ کو اسکے روضہ اقدس پر آئیگا
اور اوسکا پیشوا اور پیشوا ہونا پہچانتا ہو عقیدہ رکھتا ہو تو اوسکو ثواب ہزار حج و ہزار عمرہ مقبول و مبرور کا خدا دیگا
اور اجر ہزار غزوہ کا جو رسول کرام یا امام انام کی ساتھ کئی ہوں لکھیگا قال قلت له وكيف
لي بمثل الموقف راوی کہتا ہے میں نے عرض کی زیارت کربلا میری واسطی برابر حج کیونکر ہوگی قال فنظر
الي شبه المغضب حضرت کو یہ کلام ناگوار ہوا بحال غضب میری طرف دیکھا ثم قال يا بشير
ان المؤمن اذا اتى قبر الحسين يوم عرفة فاغتسل من الفرات ثم توجه اليه

تیرھویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہدا اور ابن سعد و شمر کا آنا ہنگامہ روز تاسوعا

کتب الله عز وجل بکل خطوة حجة بمناسکها ولا اعلمه الا قال وعمرة

فرمایا اے بشیر بدرستی کہ جو مومن روز عرفہ مرقد سید الشہدا کو جاتا ہے اور نہر فرات میں نہا کر تربت مولا کا متوجہ ہوتا ہے ہر قدم جو راہ میں اوٹھاتا ہے عوض ایک گام کے مناسک حج اور وقوف مشاعر کا اجر پاتا ہے راوی کہتا ہے مجھے یاد رہا نہیں کہ عمرہ بھی کہا تھا یا نہیں پس اے حاضران بزم عزا سنی فضائل کربلا کو سنا کہ سید الشہدا علیہ السلام کی زائر نے کیا رتبہ عالی پایا ہے جو ازل سے ابد تک موجودات ارض و سما میں کسیکو نہیں ملا ہے امام حسین علیہ السلام کے سبب یہ شرف خدا کی طرف سے ملا ہے جو مولا کا ذاکر و رونے رولانے والا ہو مانند ہوگا اوسکا پایہ بھی وصف سے بالا ہے اب تصور غم و الم کرو کہ فکر بکا و رقت میں ایام محرم کی ہر دم رہو نظم مولف سوختہ نالہ و فریاد کا موسم آیا ابر غم دلپہ ہر اک فرد بشر کے چھایا اندرون خانہ زہرا ہوا برباد و تباہ در و دیوار سے ہے نقش مصیبت چھایا حال پر آل پیمبر کے ہے واجب رونا چشم حسرت سے فلک نے تو لہو برسایا کربلا میں ستم کیا یہ و بدعت گذری لاش بے سر نے کئی روز نہ مدفن پایا سنکے ناظم کا سخن مردم بینا ہوئے ملک اندوہ میں سب ہے دل رضا میں لایا

مجلس دوم در کربلا و آمدن عمر سعد بے حیا و کتابت با ابن زیاد و رسیدن شمر بد نہاد

واضح ہو کہ قیام فوج عظیم و نازلان شہر لا سید و نیم عاملان وفای عہد شہادت و حاملان لوای اطاعت جانبازان معرکہ تسلیم و رضا و سرفرازان درجہ کربت و بلا و واقعہ ابتلای امام امم اخیار ائمہ کو بہجوم اندوہ و الم یون بیان کرتے ہیں کہ جب حر ابن یزید نے ہر طرف سے گھیر کے شاہ شہید کو دشت کربلا میں اوتارا خیام اور مقام اہل حرم آب و آبادی سے دور میدان میں لگائے گئے ہوا صحابہ و اقربای غریب الغربا نے جابجا ڈیرہ کیا لشکر حر بھی ہزار سوار کی جمعیت سے مقابل میں کھڑا

حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل قال حدثنا محمد بن ابي عبد الله الكوفي ... عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله تعالى اطلع الى الارض اطلاعة فاختارني منها فجعلني نبيا ثم اطلع الثانية فاختار منها عليا فجعله اماما ثم امرني ان اتخذه اخا ووصيا وخليفة ووزيرا فعلي مني وانا من علي وهو زوج ابنتي وابو سبطي الحسن والحسين الا وان الله ...

فلما

یشفونی و اجبت له جوارحه و ... له کرامته و اتممت علیه نعمته و جعلته من خاصتی و خالصتی ان ناداني لبّیته و ان دعانی اجبته و ان سألنی اعطیته و ان سکت ابتدأته و ان اساء رحمته و ان فرّ منی دعوته و ان شهد بذلک فلم یشهد ان محمداً عبدی و رسولی او شهد بذلک و لم یشهد ان علی بن ابی طالب علیه السلام خلیفتی او شهد بذلک و لم یشهد ان الائمة من ولده حججی فقد جحد نعمتی و صغّر عظمتی و کفر بآیاتی و کتبی ان قصدنی حجبته و ان سألنی حرمته و ان نادانی لم اسمع ندائه و ان دعانی لم استجب دعائه و ان رجانی خیبته و ذلک جزاؤه منی و ما انا بظلام للعبید فقام جابر بن عبد الله الانصاری فقال یا رسول الله و من الائمة من ولد علی بن ابی طالب قال علیه السلام ...

[illegible] ٣٨٩ ... ثم الباقر محمد بن علی و ستدرکه یا جابر فاذا ادرکته فاقرئه منی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم الکاظم ... [illegible]

تیرھویں مجلس کربلا میں سید الشہداء کو حر کا لانا عمر سعد کا آنا ابن زیاد کو نامہ بھیجنا

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَدِمَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فِي اَرْبَعَةِ اٰلَافِ فَارِسٍ فَنَزَلَ نَيْنَوٰى صبح روز چہارم محرم کو عمر سعد ابن ابی وقاص چار ہزار سپاہ جرّار کی ساتھ آیا اور قریۂ نینوی کی محاذی میں اوس شوم نی ورود کا ہنگامہ مچایا فَبَعَثَ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُرْوَةَ بْنَ قَيْسٍ الْاَحْمَسِيَّ فَقَالَ فَسَئَلَهُ مَا الَّذِي جَاءَ بِكَ وَمَا ذَا تُرِيْدُ عمر سعد نی عروۃ ابن قیس کو امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں جانی کو حکم دیا کہ حضرت سے جا کی پوچھو یہاں تشریف لانیکا سبب کیا ہوا وَكَانَ عُرْوَةُ مِمَّنْ كَتَبَ اِلَى الْحُسَيْنِ فَاسْتَحْيٰى مِنْهُ اَنْ يَاْتِيَهُ عروہ اون اشخاص میں جنہوں نی نامہ طلب لکھا تہا پس اوسنی شرم سی عذر کیا اور پیام لیکی نگیا فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلَى الرُّؤَسَاءِ الَّذِيْنَ كَاتَبُوْهُ فَكُلُّهُمْ اَبٰى ذٰلِكَ لِكَوْنِ اَنَّهُمْ كَاتَبُوْهُ اس کام کی سرانجام کو جتنی سردار تہی کہا ہر ایک بچا کیونکہ عرضی لکھی تہی قدم بڑہا نی سی منہ چہپایا فَدَعَا قُرَّةَ بْنَ الْقَيْسِ فَبَعَثَهُ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَبْلَغَهُ رِسَالَةَ ابْنِ سَعْدٍ تا چار عمر سعد نی قرہ بن قیس کو سفارتیں بہیجا اوسنی خاص امام علیہ السلام سی پیام ابن سعد عرض کیا فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ اِلَيَّ اَهْلُ مِصْرِكُمْ هٰذَا اَنْ اَقْدِمَ فَاَمَّا اِذَا كَرِهْتُمُوْنِي فَاَنَا اَنْصَرِفُ عَنْكُمْ سبط خیر الوری نی فرمایا تمہاری شہر کی روسا نی خطوط بلانیکی لکہی تو آیا ہوں اب اگر تم پشیمان ہو اور وصال مرا گوارا نہی پہر جاتا ہوں فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ قَالَ اَرْجُوْ اَنْ يُعَافِيَنِيَ اللّٰهُ مِنْ حَرْبِهِ وَقِتَالِهِ جب عمر سعد نی یہ جواب سنا تو کہا کہ خدا سے مجہی بچائی امید ہی کہ فرزند رسول کی لڑائی کا دن نہ دیکہا سے وَكَتَبَ اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَطْفَى النَّائِرَةَ وَجَمَعَ الْكَلِمَةَ وَاَصْلَحَ اَمْرَ الْاُمَّةِ ابن زیاد کو لکہا اما بعد خدا نی آتش فساد بجہا دی ہی صورت اتفاق پیدا ہوئی صلاح امت دکہائی ہی هٰذَا حُسَيْنٌ قَدْ اَعْطَانِيْ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ

احمد بن ابی عبد الله عن ابیه ... عن ابی عبد الله ... [illegible]

محمد بن خالد عن محمد بن داود عن محمد بن الجارود العبدی عن الاصبغ بن نباتة قال خرج علینا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام ذات یوم و یده فی ید ابنه الحسن وهو یقول خرج علینا رسول الله صلی الله علیه و آله ذات یوم و یده فی یدی ہکذا و ہو یقول خیر الخلق بعدی و سیدہم اخی ہذا و ہو امام کل مسلم و امیر کل مؤمن بعدی و فاق الا و انی اقول ان خیر الخلق بعدی و سیدہم ابنی ہذا و ہو امام کل مسلم و مولی کل مؤمن بعدی و فاق الا و انہ سیظلم بعدی کما ظلمت بعدی رسول الله و خیر الخلق و سیدہم بعد الحسن ابنی اخوہ الحسین المظلوم بعد اخیه المقتول فی ارض کرب و بلاء اما انه و اصحابه من سادة الشهداء یوم القیامة و من بعد الحسین تسعة من صلبه خلفاء الله فی ارضه ...

تیرہویں مجلس کربلا میں سید الشہدا کا آنا ابن زیاد کو عمر سعد کا نامہ بھیجنا

مِنْهُ اَتٰی وَاَنْ يَسِيْرَ اِلٰى ثَغْرٍ مِنَ الثُّغُوْرِ فَيَكُوْنَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَهٗ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ امام حسین ابن علی نے مجھسے عہد کیا ہے کہ یہ پھر آئے اِدہر چلے جائینگے یا کسی ملک دور کسی گوشہ وکنارہ میں جا رہینگے ساتھ ناس کی شامل نہ وہ مجھسے بولینگے نہ ہم اونسے غرض رکہینگے اَوْ اَنْ يَأْتِيَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدَ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ فَيَرٰى فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فَيَرٰى رَأْيَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ الرِّضَا وَلِلْاُمَّةِ صَلَاحٌ یا یہ کہ یزید سے ملاقات کریں باہم معاملہ کی انفصال کر لیں اسمیں تیری مرضی کا منتظر ہوں اور بہتری طرفین کی صلح میں پاتا ہوں فَلَمَّا قَرَءَ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْكِتَابَ قَالَ هٰذَا كِتَابُ نَاصِحٍ مُشْفِقٍ عَلٰى قَوْمِهٖ ہر گاہ ابن زیاد نے وہ نامہ پڑہا کہا اپنی قوم کی ناصح خیرخواہ کا لکہا ہے نگا فَقَامَ اِلَيْهِ شِمْرُ بْنُ ذِي الْجَوْشَنِ فَقَالَ اَتَقْبَلُ هٰذَا مِنْهُ وَقَدْ نَزَلَ بِاَرْضِكَ وَاَتٰى جَنْبَكَ وَاللّٰهِ لَئِنْ رَحَلَ مِنْ بِلَادِكَ وَلَمْ يَضَعْ يَدَهٗ فِيْ يَدِكَ لَيَكُوْنَنَّ اَوْلٰى بِالضَّعْفِ وَالْعَجْزِ اوسوقت شمر شریر کہڑا ہو کی ابن زیاد سی بولا کیا حسین ابن علی تیری قلمرو میں آیا تو یہ قول منظور کریگا واللہ اگر اونہوں نی اس ملک سی کہیں کا قصد کیا اور امیر کی اطاعت پر اپنا ہاتھ نہ پہیلایا پہر تو اوپر ہرگز دست اقتدار نہ پائیگا فَقَالَ ابْنُ زِيَادٍ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ الرَّأْيُ رَأْيُكَ اُخْرُجْ بِهٰذَا الْكِتَابِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فَلْيَعْرِضْ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ النُّزُوْلَ عَلٰى حُكْمِيْ ابن زیاد بولا ہاں یہی مناسب ہے جو تونی کہا میرا نامہ لیکر عمر سعد کی پاس جا حسین ابن علی و اونکی اصحاب سے کہنا قبول کریں میری طاعت و فرمانبرداری پر رہنا فَاِنْ فَعَلُوْا فَلْيَبْعَثْ بِهِمْ اِلَيَّ سِلْمًا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَلْيُقَاتِلْهُمْ اگر حکم مانا تو سلامت کو فہ میں بہیجا اور در حال انکار او نکا او مارنا فَاِنْ فَعَلَ فَاسْمَعْ لَهٗ وَاَطِعْ وَاِنْ اَبٰى اَنْ يُّقَاتِلَهُمْ فَاَنْتَ اَمِيْرُ الْجَيْشِ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ وَابْعَثْ اِلَيَّ بِرَاْسِهٖ ای شمر جب وہاں جاتی اور عمر کو اس حکم پر مستعد نہ پای

٣٩٠

تیرہوین مجلس کربلا مین سید الشہدا کا آنا شمر کا خط ابن زیاد کو لانا عباس و عون کو امان سنانا

تو بہتر ہے والا اوسکا سر کاٹکر روانہ کرنا ہمراہ لشکر ہوکے حسین و اونکے صحابہ سے لڑنا فاقبل شمر
بكتاب عبيد الله الى عمر بن سعد فلما قرأ قال له ما لك ويلك لا قرب
الله دارك وقبح الله ما اقدمت به علي شمر سے ابن زیاد کا خط لیکر عمر سعد کے پاس
آیا اوسنے پڑہکر نفرین کی اور کہا حیف اے مردود تونے صلح نہ ہونے دی خدا تیرا منہ کالا کرے کیونکہ قطع صلح
پیغمبر نے سعی کی لا يستسلم والله حسين ان نفس ابيه لبين جنبيه قسم اسکی حسین ہرگز
قبول فرزندگی ... مین طاعت عبید اللہ کبھی نہ کرینگے مرنی پسند ہے قال له شمر اخبرني ما انت
صانع اتمضي لامر اميرك وتقاتل عدوه والا فخل بيني وبينه وبين الجند
شمر نے کہا مین ان باتونکو نہین جانتا تو صاف بتا اپنے امیر کا حکم مانتا ہے تو اوسکا امر بجا لا ورنہ
لشکر سے ہاتھ اوٹھا مین سرانجام جنگ کرونگا قال لا ولا كرامة لك ولكن انا اتولى ذلك
وكن انت على الرجالة عمر سعد نے جواب دیا یہ نہین ہوسکتا اور تجکو ایسا پایہ نہ دونگا ...
فخر و شرف ہوگا بلکہ مین اہتمام قتال مین رہونگا تو سرداری پیادو ... منصرم ہونا ونهض عمر بن
سعد الى الحسين عشية يوم الخميس لتسع مضين من المحرم پس [illegible] فوج کی چڑہائی کا [illegible]
سعدین کو حکم دیا روز پنجشنبہ نوین محرم کو محاصرہ سید الشہدا کا ہوگیا وجاء شمر فوقف على
اصحاب الحسين عليه السلام فقال اين بنو اختنا اوسوقت شمر نزدیک خیمہ گاہ امام
علیہ السلام آیا اصحاب خدام ذوی الاکرام سے پکارکے پوچھا ہماری فرزندان خواہر کہان ہین میری
اين بنو اختنا فخرج اليه العباس وجعفر وعثمان بنو علي عليهم السلام عباس و جعفر و
عثمان ابنای شاہ مردان نکلے سامنے اوس شمر کے میدان مین آکھڑے ہوے فقالوا ما تريد فقال
انتم يا بني اختي آمنون شمر نے کہا ... فرمایا ... [illegible]
... فقالوا لعنك الله ولعن امانك اتؤمننا وابن رسول الله لا امان له

۳۹۱

تیرہویں مجلس کربلا میں سید الشہدا کا آنا ابن سعد کا روز تاسوعا ہجوم لشکر لانا

عباس ابن علی علیہ السلام اور سب نے کہا ای پرجفا تجھی اور تیری امان کو لعنت کری خدا ہمکو ہلاکت سے بچاتا ہے
سبط پیغمبر کی قتل کا پیام لاتا ہی ثُمَّ نَادٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِیْ وَبِالْجَنَّۃِ اَبْشِرِیْ
فَرَکِبَ النَّاسُ ثُمَّ زَحَفَ نَحْوَہُمْ بَعْدَ الْعَصْرِ اوسوقت عمر سعد نی اپنی سپاہ گمراہ میں پکارا
بشارت اور جنت میں سوار ہوای لشکر مردود خدا پس وہ اشقیا بعد از نماز عصر قال ناخت عترت
خیر الوری پر مہیا ہوی جانب فوج امام حسین علیہ السلام آمادہ رزم و پیکار دوڑی وَالْحُسَیْنُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ جَالِسٌ اَمَامَ بَیْتِہٖ مُحْتَبٍ بِسَیْفِہٖ اِذْ خَفَقَ بِرَاْسِہٖ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ امام حسین علیہ
السلام اپنی خیمی میں در پر تلوار سی تکیہ لگای بیٹھی تہی ناگاہ سر مبارک زانوی الم پر دہری سو گئی تہی
وَسَمِعَتْ اُخْتُہُ الصَّیْحَۃَ فَدَنَتْ مِنْ اَخِیْہَا وَقَالَتْ یَا اَخِیْ اَلَا تَسْمَعُ الْاَصْوَاتَ
قَدِ اقْتَرَبَتْ وہ زینب کہبڑا گئی اور سواران مخالف کی غل زینب خاتون خواہر حضرت کی سنی
روتی ہوی بیتاب و توان بالین برادر پر دوڑی پکاری ای بہائی تمکو خبر نہین جو ہنگامہ برپا ہی
اسلام کیا دشمنونکا ہمہمہ غل اور ہجوم ہوا ہی فَرَفَعَ رَاْسَہُ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّاعَۃَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ اِنَّکَ تَرُوْحُ اِلَیْنَا سرور شہدا نی سر اوٹہا کر
فرمایا ای بہن ابہی میں سو گیا تہا رسول خدا کو خواب میں دیکہا کہتی تہی عنقریب تو ہماری پاس آ جائیگا
فَلَطَمَتْ اُخْتُہُ وَجْہَہَا وَنَادَتْ بِالْوَیْلِ اس کلام حسرت انجام کی سماعت زینب نی
اپنا سر پیٹا واویلا اور نالہ و فریاد کا شور مچایا منہ نوچا دریای شہر شکب انکہونسی بہایا فریاد وہ
جیا و شور کیا فَقَالَ لَہَا الْحُسَیْنُ مَہْلًا لَا تُشْمِتِی الْقَوْمَ بِنَا لَیْسَ لَکِ الْوَیْلُ یَا اُخْتِ
اُسْکُتِیْ رَحِمَکِ اللّٰہُ سلام کربلا نی دلاسا دیا اور سمجہایا ای بہن عذاب ویل سی تمہین علاقہ کیا اپنی
بی صبری اور جزع نکرو کہ دشمنوں کی ہم پر شماتت ہو ساکت رہو خدا تمہار اپنا رحم فرمائی چاہیی کہ قضا برپا
شکیبائی میں فرق نآئی وَقَالَ لِلْعَبَّاسِ ارْکَبْ بِنَفْسِکَ بِنَفْسِیْ اَنْتَ یَا اَخِیْ حَتّٰی تَلْقَاہُمْ

تیرہویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہداء شمر و عمر کا غوغا روز تاسوعا

وَتَقُولُ لَهُمْ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَسْأَلُهُمْ عَمَّا جَاءَ بِهِمْ پس عباس عرش بلا کی ارشاد کیا میر جان تیر نثار ہو میرے
ساتھ ہو آگے بڑھ کی قوم جفا کو روکو اور پوچھو کیا امر تازہ ظہور میں آیا جو دوڑی آتی ہو فَأَتَاهُمُ الْعَبَّاسُ فِي نَحْوٍ
مِنْ عِشْرِينَ فَارِسًا فِيهِمْ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ وَحَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ مَا بَدَا لَكُمْ
وَمَا تُرِيدُونَ عباس علمدار بیس سوار ساتھ لیکر اون جفا شعاروں کا مقابلہ کیا پھر اون سی شور و غوغا
مچانی کا باعث پوچھا قَالُوا جَاءَ أَمْرُ الْأَمِيرِ أَنْ نَعْرِضَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِهِ أَوْ نُنَاجِزَكُمْ
وہ اشقیا پکاری امیر ابن زیاد کا حکم آیا ہی تمہی بیعت لعین یزید کی و الا قتل کریں یہ کلمہ سنکر لایا ہی قَالَ
فَلَا تَعْجَلُوا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علمدار شہدا نی فرمایا ذرا ٹھہرو جلدی پکرو نہ باندھو تاکہ
میں ابی عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت سے پھر اون جبتک آنے نہ بڑھو فَانْصَرَفَ الْعَبَّاسُ رَاجِعًا
يَرْكُضُ إِلَى الْحُسَيْنِ يُخْبِرُهُ وَوَقَفَ أَصْحَابُهُ يَعِظُونَ الْقَوْمَ وَيَكُفُّونَهُمْ عَنْ قِتَالِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عباس تنہا گھوڑا دوڑاتی پھر کی امام حسین علیہ السلام کی پاس آئی اہل کوفہ و شام
کی بیہودہ کلام حضرت کو سنائی باقی اصحاب مقابل لشکر کھڑی ہی اون اشقیا کو قتال امام مظلوم سی مانع ہوتی
جماعت بیدین طلب دنیا میں آخرت کو نہ بھولو سبط رسول اللہ ال عبا میں خدا اور رسول کا خوف کرو یہ وہ
جوان جنان ہی جسکا گہوارہ جبرئیل نی ہلایا ہی پیغمبر نی بار ہا دوش پر چڑھایا حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ
حُسَيْنٍ فرمایا ہی تمہی ہزاروں نامی اور قاصد بھیجکی وطن سی دیار غربت میں بلایا ہی ذریت نبی عورات
اطفال اپنی لیکی مہمان آیا ہی وہ پانی جو سگ و خوک و کافر پیتی ہیں او کی اہل و عیال پر بند کیا ہی ارادہ
قتل معصوم کو تمنی یہ شور و غوغا مچایا ہی بی دینوں کی دل اندیشہ سی تھرکتی اور نہیں پی خوف سی کانپ لرزتی
تھی میں خیر البشر کو روز محشر کیا جواب دو گی علی مرتضی حیدر جنتی اسی کہینگی عذر خواہ ہوگی وہ بی شرم
سب کھڑی سنتی تھی کچھ جواب نہیں دیتی تھی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ
أَنْ تُؤَخِّرَهُمْ إِلَى غُدْوَةٍ وَتَدْفَعَهُمْ عَنَّا الْعَشِيَّةَ لَعَلَّنَا نُصَلِّي لِرَبِّنَا اللَّيْلَةَ وَنَدْعُوهُ

محمد فالبسها السكينة والوقار
جنة طاهرة سماها عنده علي بن
لا باغية ولا طاغية بان مباركة
وان الله تعالى كتب في صلبه نطفة
كان محمد بن علي شفيعه يوم القيامة
وفق المغفرة بدعاء من دعا بهذا الدعاء

انك اهل التقوى واهل المغفرة وان الله تعالى
ركب في صلبه نطفة مباركة طيبة

تیرھوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا حالات شب عاشورا

ونستغفرہ امام حسین علیہ السلام فی اقوالِ صداسکی فرمایا ای برادر تم پھر جاو اگر ہوسکی تو اسدم سبکو
جنگ سی ٹال دو کل فجر پر ٹھراو تاہم آجکی رات عبادت اکی مہلت پائین آخری نماز پڑہین مناجات
استغفار کو بجالائین فمضی العبّاسُ اِلَی القومِ ورجعَ من عندِہم ومعہ رسولٌ من
قِبَلِ عمرَ بنِ سعدٍ یقولُ انّا قد اجّلناکم اِلیٰ غدٍ پس عباس علی پیام لیکی کہی احد کو سمجہا
جب مان لیا تو حضرت کی خدمتمین پھری ذکیل عمر بہی ساتھہ آیا عرض کی ہمنی تہاری خاطر سی رات بھرکی
مہلت دی تاکہ اسی عرصہ مین حامی پھرو ابن زیاد کی رضا اور اطاعت کی فجمع الحسینُ علیہ السّلام
اصحابہ عِندَ قُربِ المساءِ بعد ازان جو شکر پہرا تو امام تشنہ جگر نی سرشام دربار عام کیا جملہ
صحابہ و اقربا کو اخبار مصیبت کی واسطی اپنی خیمہ مین بلایا قالَ علیُّ بنُ الحسینِ زینُ العابدینَ
علیہما السّلامُ فدنوتُ منہ لاسمعَ ما یقولُ لہم وانا اذ ذاک مریضٌ امام زین العابدین علیہ
السلام فرماتی ہین کہ اوس رات کو مین بہت مریض اور مبتلای دردتپ تہا لاکن مشتاق ہو کی دیکہون کیا
ارشاد کرتی ہین کرتا پڑتا نزدیک جابیٹہا فسمعتُ ابی یقولُ لاصحابہ اثنی علی اللہ احسنَ
الثناءِ واحمدُہ علی السّراءِ والضّراءِ سنا مینی کہ حضرت نی کمال فصاحت و بلاغت خطبہ بحمد و
ثنا کو ادا کیا سوگذشتہ و آیندہ ایسا کوئی نہ ادا کرسکا اللّٰہمّ انّی احمدُکَ علی ان کرّمتنا بالنّبوّۃِ و
علّمتنا القرآنَ وفقّہتنا فی الدّینِ کہا خدایا تیرا شکر بجالاتا ہون کہ ہمکو نبوت سی مکرم کردانا ہماری
زبان مین قرآن شریف کو تعلیم فرمایا دین پاک اور شرع متین کا خزانہ ہمین بنایا آسمانی فیض و رحمت
ارض و سما مین ہمیں ٹھرایا امّا بعدُ فانّی لا اعلمُ اصحاباً اوفی ولا خیراً من اصحابی و لا
اہلبیتٍ ابرّ ولا اوصلَ من اہلبیتی پس از حمد و نعت فرمایا مینی کسی کی اصحاب اپنی انصار سی وفادار
بہتر نہین دیکہی اور نہ اقربا و اہلبیت اپنی زیادہ پاکیزہ و نیک اعزہ و قریب کسی کی سینی جزاکم اللہ عنّی خیر
الجزاءِ الا وانّی قد اذنتُ لکم فانطلقوا جمیعاً فی حلٍّ لیس علیکم حرجٌ منّی ولا ذمامٌ

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہداء احوالات شب عاشورا

هٰذَا اللَّيْلُ قَدْ غَشِيَكُمْ فَاتَّخِذُوهُ جَمَلًا تم سب کو میری طرف سے خدا کی جزای خیر دے اور بہترین
عوض اپنی فضل و کرم کا شامل کری اسوقت میں اپنی بیعت تم سے اوٹھا لی بہت رغبت سے چلے جانے کی
سب کو اجازت دی میری جانب سے بی اندیشہ ملامت کرینگے ہو نکل جاؤ زن و فرزند و برادر کا ہاتھ پکڑو
سلامت کہیں پہنچاؤ یہ اندھیری رات کا پردہ حجاب کی واسطے پڑا ہے اطراف دنیا میں جانے کا راستہ کھلا ہے
اہل کوفہ و شام فقط میری جان کی پیچھے سرگرداں ہیں جب مجھے پائینگے پھر کسی کی نہیں خواہاں ہیں فقالوا
لَهُ إِخْوَتُهُ وَأَبْنَاؤُهُ وَبَنُو أَخِيهِ وَأَبْنَاءُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ لِمَ نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِنَبْقَى
بَعْدَكَ لَا أَرَانَا اللّٰهُ ذٰلِكَ أَبَدًا یہ کلام حضرت فرجام جو خدام عقیدت نظام نے سنے بھائی
اور بیٹے اور بھتیجے و اولاد جعفر طیار متفق ہوئے واللہ کہ ہرگز انکی مفارقت گوارا نکرینگے کس امید سے بعد آپ کے ہم
جیتے رہینگے ہماری جان قدم امام پر نثار ہو جائے اور مولا کی شہادت ہمیں زندگی میں خدا نہ دکھائے فبدأ
بِهٰذَا الْقَوْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ فَاتَّبَعَهُ الْجَمَاعَةُ عَلَيْهِ وَتَكَلَّمُوا بِمِثْلِهِ وَنَحْوِهِ پہلی عباس
ابن علی نے کہا ای آقا ہر چند بلا و آفت آئے ہم منہ نہ موڑینگے ویسا ہی سب اقربا چلائے کہ زندگی بھر
تمہاری رکاب سعادت نچھوڑینگے فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بَنِي عَقِيلٍ حَسْبُكُمْ مِنَ
الْقَتْلِ بِمُسْلِمٍ فَاذْهَبُوا أَنْتُمْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَكُمْ ہیں حضرت نے فرمایا اولاد عقیل یہی تم کو کافی ہے
جو مسلم نے میری امداد میں شہادت پائی ہیں خوشی سے رخصت دیتا ہوں پھر جاؤ یہاں کی جفا و مصیبت زیادہ
نہ اوٹھاؤ قَالُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ نَقُولُ إِنَّا تَرَكْنَا شَيْخَنَا وَسَيِّدَنَا
وَبَنِي عُمُومَتِنَا خَيْرَ الْأَعْمَامِ وَلَمْ نَرْمِ مَعَهُمْ بِسَهْمٍ وَلَمْ نَطْعَنْ بِرُمْحٍ
وَلَمْ نَضْرِبْ دُونَهُمْ بِسَيْفٍ اون سعادتمندوں نے جواب دیا سبحان اللہ ایسا ہرگز نہیں
ہو سکتا لوگ ہمیں کیا کہینگے دوست اور دشمن طعنہ دینگے جو ہم بیان کرینگے اپنی بزرگ اور سید بزرگ
چچا کو چھوڑ کے جان بچا لائے اونکی روبرو اعدا پر کوئی تیر و نیزہ و تلوار کی وار نہ لگائی وَلَا نَدْرِي

۳۹۵

القاسم الجعفري عن ابی جعفر محمد بن علی الثانی علیه السلام قال اقبل امیر المومنین علیه السلام ذات یوم ومعه الحسن بن علی وسلمان الفارسی رضی الله عنه وامیر المومنین متکی علی ید سلمان فدخل المسجد الحرام فجلس اذ اقبل رجل حسن الهیئة واللباس فسلم علی امیر المومنین فرد علیه السلام فجلس ثم قال یا امیر المومنین اسئلک عن ثلث مسائل ان اخبرتنی بهن علمت ان القوم رکبوا من امرک ما قضی علیهم انهم لیسوا بمامونین فی دنیاهم ولا فی اخرتهم وان یکن الاخری علمت انک وهم شرع سواء فقال له امیر المومنین سلنی عما بدا لک فقال اخبرنی عن الرجل اذا نام این تذهب روحه وعن الرجل کیف یذکر و ینسی وعن الرجل کیف یشبه ولده الاعمام والاخوال فالتفت امیر المومنین علیه السلام الی الحسن علیه السلام فقال یا ابا محمد اجبه فقال علیه السلام اما ما سالت عنه من امر الانسان اذا نام این تذهب روحه

۳۹۶

قال الروح متعلقة بالریح والریح متعلقة بالهواء الی وقت ما یتحرک صاحبها للیقظة فان اذن الله برد تلک الروح علی صاحبها جذبت تلک الروح الریح وجذبت تلک الریح الهواء فرجعت الروح فاسکنت فی بدن صاحبها وان لم یاذن الله برد تلک الروح علی صاحبها جذب الهواء الریح فجذبت الریح الروح فلم ترد علی صاحبها الی وقت ما یبعث واما ما ذکرت من امر الذکر والنسیان فان قلب الرجل فی حق وعلی الحق طبق فان صلی الرجل عند ذلک علی محمد وآل محمد صلوٰة تامة انکشف ذلک الطبق عن ذلک الحق فاضاء القلب وذکر الرجل ما کان نسی وان هو لم یصل علی محمد وآل محمد او نقص من الصلوٰة علیهم انطبق ذلک الطبق علی ذلک الحق فاظلم القلب ونسی الرجل ما کان ذکره واما ما ذکرت من امر المولود الذی یشبه اعمامه واخواله فان الرجل اذا اتی اهله

تیرھویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا شب عاشور کو اتمام حجت صحابہ و اقربا

مَا صَنَعُوا بِہٖ سیدانِ شہر تو یہیں تھی سمجھے اسی بے وفائی کی معلوم نہیں اور پھر کون سی بلا و آفت گذری

ہمیشہ خلایق سے پہر بلا ست ہیں اور اس عنبی سے عزت اچھی ہیں لَا وَاللّٰہِ لَا نَفْعَلُ وَلٰکِنْ

نَفْدِیْکَ بِاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا وَاَھْلِیْنَا وَنُقَاتِلُ مَعَکَ حَتّٰی نَرِدَ مَوْرِدَکَ

واللہ کہ ہم آپ سے کبھی علاحدہ نہونگے جان و مال و اہل عیال کو سب فدا کرینگے آپکی دشمنوں سے لڑائی میں

ہتھیار چلینگے جہاں آپ جائیں ہم قدم آگے دھرینگے قَبَّحَ اللّٰہُ الْعَیْشَ بَعْدَکَ وہاں تمھاری

تمھاری بعد زندہ پھرنا خدا نہ دکھائی بدون حضرت دنیا میں رہنا وَقَامَ اِلَیْہِ مُسْلِمُ بْنُ عَوْسَجَۃَ

فَقَالَ اَنَحْنُ نُخَلِّیْ عَنْکَ وَبِمَ نَعْتَذِرُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اَدَاءِ حَقِّکَ لَا وَاللّٰہِ

حَتّٰی اَطْعَنَ فِیْ صُدُوْرِھِمْ بِرُمْحِیْ وَاَضْرِبَھُمْ بِسَیْفِیْ مَا ثَبَتَ قَائِمُہٗ بِیَدِیْ

پس اصحاب دفا وار سے مسلم ابن عوسجہ کھڑی ہو کے بولی ایا ہم آپکو اس محنت میں تنہا چھوڑ دیں کہ

کس عذر سے خدا کی حضور میں جائینگے ادای حق رفاقت میں جو سر نہ کٹائیں تو کیا پہل پائینگی واللہ کہ

تمہا الفوں کی سینہ پر نیزہ چلائینگے جہاں تک قابو پڑیگا تلوار لگائینگے یا داعی کہ بہالا ہلی قبضہ ہاتھ میں

رہی اور زمیں سے قدم سہ ور پر دو ہم تکلی وَاللّٰہِ لَوْ عَلِمْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ

اُحْیٰی یُفْعَلُ بِیْ ذٰلِکَ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً مَا فَارَقْتُکَ حَتّٰی اَلْقٰی حِمَامِیْ دُوْنَکَ بخدا اگر

میں جانوں کہ مارا جاؤنگا پھر جیونگا بعد ازاں آگ میں جلائینگے پھر جیونگا ستر مرتبہ ایسا اتفاق پڑے

تو بھی جدا نہونگا بلکہ تمہاری حمایت میں آگے بڑھکے لڑونگا مردہ گرونگا فَکَیْفَ ذٰلِکَ لَا فَعَلْتُ

وَاِنَّمَا ھِیَ قَتْلَۃٌ وَاحِدَۃٌ ثُمَّ ھِیَ الْکَرَامَۃُ الَّتِیْ لَا انْقِضَاءَ لَھَا اَبَدًا پھر کیونکر میں چھوڑوں

کہ ایک مرتبہ قتل ہو جسکو یاد دہ مرنا نہیں اور اوسکی بعد ہی کرامت ابدی اور نعیم خلد بریں وَقَامَ زُھَیْرُ بْنُ

الْقَیْنِ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ قُتِلْتُ ثُمَّ نُشِرْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ھٰکَذَا اَلْفَ

مَرَّۃٍ وَاَنَّ اللّٰہَ یَدْفَعُ بِذٰلِکَ الْقَتْلَ عَنْ نَفْسِکَ وَعَنْ اَنْفُسِ ھٰؤُلَاءِ الْفِتْیَانِ مِنْ اَھْلِ

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا مقالات اصحاب بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

بیتابیک ناگاہ زہیر ابن قین اوٹھی مزید شوق مین یہ کہنے لگی ای فرزند رسول اگر جانو کہ قتل ہون اور
جیون پھر مارا جاؤن ٹکڑی ٹکڑی ہو کی زندگانی پاؤن میری اوپر ہزار دفعہ یہ صدمات گذرین
دوستی عترت پیغمبر مین منہ موڑ نہ جدا کرین اسکی عوض مین خدا تمہین بلای ہلاکت سے بچائی تمہاری اولاد
اور سب اقربا کی موت ٹل جائی مخالف نہ دیوین اہلبیت نبی سلامت رہین اس حال مین ہیہات دمان
نقد جان دنیا کبھی نام حیات اور تمہاری دنیا نہ لینا وتکلم جماعۃ اصحابہ بکلام یشبہ
بعضہ بعضا فی وجہ واحد باقی جملہ صحابہ نی بہی ایسا ہی کہا جیسا اون وفادارون کا تھا
اقرار تھا فجزاہم الحسین علیہ السلام خیرا وانصرف الی مضربہ یہ باتین سنکی امام حسین
علیہ السلام نی تحسین و آفرین کی وہان سی اوٹھکی خیمہ خاص مین تشریف رکھی قال علی بن الحسین
علیہما السلام انی لجالس فی تلک العشیۃ وعندی عمتی زینب تمرضنی سید سجاد
کہا شب عاشور کو مین علیل ورنجور بیٹھا جاتا تھا ایکطرف صدمۂ بیماری اوسپر علاوہ اندیشۂ فردا
مبتلا تھا پرستاری کو پہوپہی زینب میری بالین پر موجود تہین بیقراری مین کبھی چچا کی بہائی کو دیکھا تین اذ
اعتزل ابی علیہ السلام فی خباء لہ وعندہ فلان مولی ابی ذر غفاری وہو یعالج
سیفہ ویصلحہ وابی یقول اوسوقت پدر بزرگوار نی اپنی خیمۂ خلوت مین قدم رکہا بردار
فلان غلام ابی ذر غفاری شمشیر تلوار بلا کیا ناگاہ مین سنا جو ان اشعار کو والد نی پڑھا یا دہر اف لک
من خلیل کم لک بالاشراق والاصیل من صاحب او طالب قتیل والدہر لا یقنع
بالبدیل وانما الامر الی الجلیل وکل حی سالک سبیلی ما ان قضی اللہ من
مقیل ما اقرب الوعد الی الرحیل واعادہا مرتین او ثلاثا اونکا مضمون حسرت
مشحون یاس واندوہ سی بہرا تہا دو تین مرتبہ فرمایا کہ مجھی خوب یاد ہوا حتی فہمتہا وعرفت
ما اراد فخنقتنی العبرۃ فرددتہا ولزمت السکون وعلمت ان البلاء قد نزل

۳۹۷

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

سمجھا کہ آفت و بلا قدر قضا سی آئی ہی اب یہ ورق حیات ختم ہونی پر ٹھہرا ہی بی اختیار میری آنسو نکل پڑی
زنان حرم کی یہ حالت تھی کہ بیتاب ہوکر پونچھ ڈالی نالہ و رقت خاموش ہا مگر پدر و اقربا کا دھیان
بندھا وَاَمَّا عَمَّتِیْ فَاِنَّهَا سَمِعَتْ وَهِیَ اِمْرَاَةٌ وَمِنْ شَاْنِ النِّسَاءِ الرِّقَّةُ وَالْجَزَعُ
لاکن پھوپھی زینب نے جو وہ بیان مصیبت ترجمان سنا وہ عورت ذات تہیں اونکی شان رحم
دلی سی رونا تہا فَلَمْ تَمْلِكْ نَفْسَهَا اَنْ وَثَبَتْ تَجُرُّ ثَوْبَهَا وَاَنَّهَا لَحَاسِرَةٌ حَتَّى انْتَهَتْ
اِلَيْهِ رنج والم کا صدمہ اونسی ضبط نہو سکا دل قابو میں جاتا رہا ننگی سر منہ پیٹ گریبان پہاڑتا
سر پیٹتی بہائی کی پاس دوڑیں فَقَالَتْ وَاثَكْلَاهُ لَيْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِی الْحَيٰوةَ الْيَوْمَ
مَاتَتْ اُمِّی فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَاَبِیْ عَلِیٌّ وَاَخِی الْحَسَنُ يَا خَلِيْفَةَ الْمَاضِیْ وَثِمَالَ
الْبَاقِیْ نالہ و اویلا صیحہ واویلا کیا شدت بکا میں ہچکی بندہی سینہ کوٹ کے کہا افسوس بہائی تمہارا
حال پر کاش کہ اس دم مجھی موت آتی واقعہ کربلا سی پہلی مرجاتی ہای ہای آجکا دن روز وفات
اماں فاطمہ زہرا کی بدتر جانتی ہی یہ غم حسین حادثہ شہادت علی مرتضی اور حسن مجتبی کی بیشتر آتش افروز ہی
ای جانشین آبا و اجداد ای شبیہ بزرگان والا نژاد ای بقای نام اور نشان رسول ای پرورده کنار
امام جان بتول حیف میں زندہ رہی تمہیں ہاتہہ سی کہوتی کو یہ سانحہ دیکہا بہائی بیٹوں کی روتی کو
فَنَظَرَ اِلَيْهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ لَهَا يَا اُخْتَاهُ لَا يَذْهَبَنَّ حِلْمَكِ
الشَّيْطَانُ وَتَرَغْرَغَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوْعِ جب امام حسین علیہ السلام نی زینب کو بیتاب
پریشان پایا حسرت سے نظر کی دلاسی میں فرمایا ای بہن اتنا بیتاب ہو جان نہ کہبراؤ تمہاری آہ
تحمل کو شیطان نہ لیجائی اسقدر جزع اور فزع ہرگز نکرو ذرا دل کو مصیبت میں قائم رکہو لاکن اونکی تسلی
حضرت کو رحم آیا دریای سرشک آنکہوں سی بہایا وقال لَوْ تُرِكَ الْقَطَا لَنَامَ حضرت نی کہا
افسوس اگر مجھی اپنی حال پر چھوڑتی تو آرام سی رہتا تیر یہ مصیبت نہ گذرتی فَقَالَتْ يَا وَيْلَتَاهُ

باقر یبقر العلم بقرا ثم یمضی ... ولا امام بعده
ومن بعده ابنه جعفر واسمه عند
اهل السماء الصادق فقلت له یا سیدی
کیف صار اسمه الصادق وکلکم الصادقون
فقال حدثنی ابی عن ابیه ان رسول الله
صلی الله علیه وآله قال اذا ولد ابنی جعفر
بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب

تیرہویں مجلس کربلا میں داخلہ سید الشہدا بیقراری زاری زینب خاتون شب عاشورا

اَتَغتَصِبُ نَفسَکَ اِغتِصَابًا فَذٰلِکَ اَقرَحُ لِقَلبِی وَاَشَدُّ عَلٰی نَفسِی زینب خاتون
بیشتر غمناک و محزون ہوئیں فریاد و واویلا اور نالہ و اغثتاہ کرنے لگیں کہا اے بھائی تونے اور ہمارا دل
گیا کہ راہ چارہ بند ہوئی تمہاری جان کا بچاؤ نہ ہوا لا علاج تم نے اعدا سے تنگ کی شہادت کو گوارا کیا تو
پیشی ہوا اس دشت غربت میں اہل و عیال کوئی وارث چھوڑتی ہو ثُمَّ لَطَمَت وَجهَهَا وَاَهوَت
اِلٰی جَیبِہَا فَشَقَّتہُ وَخَرَّت مَغشِیًّا عَلَیہَا پھر شدت گریہ میں اپنا منہہ نوچا مقنعہ سر سے
پھینک دیا گریبان صبر و طاقت پھاڑ ڈالا زمین پر پچھاڑیں کھائیں غش آگیا فَقَامَ الحُسَینُ
اِلَیہَا فَصَبَّ المَاءَ عَلٰی وَجہِہَا امام حسین علیہ السلام کو مشاہدہ صورت خواہر نے بیقرار کیا دوڑ کر
خاک سے بہن کو اوٹھا لیا منہہ پر پانی چھڑکا دامن ہلایا تاکہ اونہیں ہوش آیا وَقَالَ لَہَا یَا اُختَاہُ
اِتَّقِی اللّٰہَ وَتَعَزِّی بِعَزَاءِ اللّٰہِ دست شفقت سر پر پھیرا تسلی کا کلمہ دلاسا دیا فرمایا اے
ہمشیر تقدیر الٰہی میں تمہارا مصیبت ہو جو اوسکی مرضی ہو ہرگز خلاف نکرو وَاعلَمِی اَنَّ اَہلَ الاَرضِ
یَمُوتُونَ وَاَہلَ السَّمَاءِ لَا یَبقُونَ وَاَنَّ کُلَّ شَیءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجہَ اللّٰہِ الَّذِی
خَلَقَ الخَلقَ بِقُدرَتِہٖ وَاِلَیہِ یَعُودُونَ اے خواہر بالیقین جانو کہ سب اہل زمین مرینگے
اور سکان آسمان بھی باقی نرہینگے کل شیا کی واقعی ہلاک ہونا کہا ہی سوای ذات احدیت جل کے
اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہی اوسکی جانب سبکی بازگشت ہوگی سوای ایزد باری کسی چیز کو قیام نہو گا
اَبِی خَیرٌ مِّنِّی وَاُمِّی خَیرٌ مِّنِّی وَاَخِی خَیرٌ مِّنِّی وَلِی وَلِکُلِّ مُسلِمٍ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَاٰلِہٖ اُسوَۃٌ فَعَزَّاہَا بِہٰذَا وَنَحوِہٖ اے زینب ذرا غور کرو کہ والد بزرگوار و مادر عالیقدر
برادر والا تبار مجھ سے بہتر تھے دنیا میں نرہے جناب رسول سے اہل اسلام کو دعوی پیروی
وہ بھی گذر گئے پس حضرت سید الشہدا نے ایسی باتوں میں خواہر کی تسکین کی ہدایت صبر و شکر الٰہی کا
درس دیا وَقَالَ یَا اُختَاہُ اِنِّی اَقسَمتُ عَلَیکِ فَاَبِرِّی قَسَمِی لَا تَشُقِّی عَلَیَّ جَیبًا

فسموه الصادق فان الخامس من ولده الذی اسمه جعفر
انه جعفر یدعی الامامة اجتراء علی الله وکذبا
فهو عند الله جعفر الکذاب المفتری علی الله
والمدعی لما لیس له باهل المخالف علی
ابیه والحاسد لاخیه ذلک الذی یروم کشف ستر الله
عند غیبة ولی الله ثم بکی علی بن الحسین
بکاء شدیدا ثم قال کانی بجعفر الکذاب
وقد حمل طاغیة زمانه علی تفتیش امر ولی الله
والمغیب فی حفظ الله والتوکیل بحرم ابیه
جهلا منه بولادته وحرصا منه علی قتله ان ظفر به
۱۲۹۹
قال ابو خالد فقلت له یا ابن رسول الله وان ذلک لکائن فقال ای وربی ان
ذلک لمکتوب عندنا فی الصحیفة التی فیها
ذکر المحن التی تجری علینا بعد رسول الله
قال فقلت یا ابن رسول الله ثم یکون ماذا
قال ثم تمتد الغیبة بولی الله الثانی عشر
من اوصیاء رسول الله والائمة بعده
یا ابا خالد ان اهل زمان غیبته القائلین
بامامته والمنتظرین لظهوره افضل من اهل کل
زمان لان الله تعالی ذکره اعطاهم من العقول
والافهام والمعرفة ما صارت به الغیبة عندهم
بمنزلة المشاهدة وجعلهم فی ذلک الزمان
بمنزلة المجاهدین بین یدی رسول الله بالسیف
اولئک المخلصون حقا وشیعتنا صدقا
والدعاة الی دین الله سرا وجهرا وقال
وحدثنا احمد بن علی ماجیلویه ... محمد بن
موسی بن المتوکل قال حدثنا محمد بن
یحیی العطار عن محمد بن الحسین القصار

عن عبید الله الصّلت القمی عن عثمان بن عیسی عن سماعة بن مهران قال کنت اَنا و ابو بصیر و محمد بن عمران مولی ابی جعفر علیه السلام فی منزل بمکة فقال محمد بن عمران سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول نحن اثنا عشر محدثا فقال له ابو بصیر بالله لقد سمعت ذلک من ابی عبد الله علیه السلام ...

تیرہویں مجلس کربلا میں وا غلہ سید الشہدا زاری و بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

وَلَا تَخْمُشِی عَلَیَّ وَجْهًا وَلَا تَدْعِی عَلَیَّ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُورِ اِذَا اَنَا هَلَکْتُ پھر اونکو
سمجھایا کہ ای بہن میری سوگند عمل میں لانا تمہیں ہماری قسم دیتا ہوں جب میں دشتِ بلا میں شہید ہو
جاؤں تو زنہار گریبانِ پیراہن چاک نکرنا رخساروں پر طمانچے نہ مارنا سینہ کو نہ نوچنا بال سر کی نہ کھولنا
نعرہ واویلا و نالہ جانکاہ سے نہ چلانا مگر رونے کو منع نہیں کرتا کہ ابتلای غم سے آنسو بہانا ثُمَّ جَاءَ بِهَا
فَاَجْلَسَهَا عِنْدِی وَخَرَجَ اِلَی اَصْحَابِهٖ سید سجاد فرماتے ہیں کہ شاہِ مظلوم نے یہ فقرات وصیت کو
سنایا زینب خاتون کو مزید توقیر میں سے اوٹھایا ہاتھ پکڑ کے لائے میری پاس بالین پر بٹھایا پھر آپ
صحابہ کی خیمہ میں قدم بڑھایا ای اہل عزا و احبای آل عبا تصور اور غور کرو ذرا کہ جب سراپردہ عصمت
اور طہارت میں یہ ماجرا گذرا بھائی بہن سے ان کلمات جانگزا کو البتہ سنا ہر ایک بی بی کی پیش چشم
روزِ عاشورا کا نقشہ کھنچا وارث کا مرنا اپنی فرزند و برادر کی موت کا انا یقین ہوا خواتینِ حرم کو تاب
ضبط و قرار جاتی رہی اونکی نالہ و زاری سے بچہ بچہ کو بھی نیند حرام ہوئی ہر سمت شدتِ اندوہ اور بکا سے
کہرام مچایا + شیون و فریاد سے شورِ محشر کو خواب عدم سے جگایا امّ لیلیٰ سینہ کوٹ کے نامِ علی اکبر لیتی تھی
امّ کلثوم ہاتھ سر پر مارتی وا علی عباس کی جان کھوتی مادرِ قاسم روتی فرزند کو حسرت زدہ اور ناکام
نگران تھی رباب علی اصغرِ شیرخوار کی جھولی پر تڑپتی اور نالان تھی سکینہ و رقیہ کا دل دہشت و تشویش کا
اندیشہ و ہیجان میں گذرتا تھا لیکن ایسا جانِ ناظم اس حدیث کے بیان سے تمہاری سماعت میں آیا زینب
خاتون کا رونا سراپردہ عزت میں امام حسین علیہ السلام سے دیکھا گیا ہر گاہ بہن کو ذکرِ مصیبت سے بیتاب
و بیتوان پایا تو الفاظِ تسلی اور دلاسا کی بہلایا وا حسرتا بہن خواہر سید الشہدا نے ہر گاہ لاشِ برادر پر فرطِ دل
رقت میں غش کہایا تو کوئی مونس و پرستار پاس نہ پایا پانی والا پانی کا قطرہ پلانے کو باقی نہ تھا اور سپہ اعدا کی سنگدلی
بیتحاشا ستایا غرض کہ ہر کین اور دلداری نا زیبا ستم کیا قربان سرگذشتِ زینب خاتون کے خبر ہلاکت بھائی کی
سن کے بیہوش ہو جاتی تھیں جو اونکا بدن بی سر خاک و خون میں غلطاں دیکھا وہ صدمہ سہہ کے سہارا پایا تو

سمعت ذلک من ابی عبد الله علیه السلام ... فقال له ابو بصیر ... حدثنا علی بن ابراهیم ... عن محمد بن الحسین عن علی بن سماعة عن علی بن الحسن بن رباط عن ابیه عن المفضل بن عمر قال قال الصادق علیه السلام ان الله تعالی خلق اربعة عشر نورا قبل خلق الخلق باربعة عشر الف عام فهی ارواحنا فقیل له یا ابن رسول الله و من الاربعة عشر فقال محمد و علی و فاطمة و الحسن و الحسین و الائمة من ولد الحسین آخرهم القائم ...

حدثنا ... عن ... النقية ... عن اسمعیل بن ... عن ابیه ... قال رسول الله صلی الله علیه و آله ... الثانی عشر من الائمة ... علی بن ابی طالب ... القائم بالحق ... مصیبت

چودہوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا احوال شب و صبح روز عاشورا

مصیبت عزیزونکی ماری جانی کی دوسری آفت نازپروردہ زہرا کی گلا کٹانی کی تیسری گہر بار کا
لٹنا خیمونکا جلنا چوتہی نامحرمون مین بی چادر اور مضطر اسیر پہرنا پانچوین بہائی بیٹونکی سر لہو بہتی نیزونپر
چڑہی دیکہتی جہٹی لاشِ صد پاش عزیزونکو بیدفن میدان مین پڑا نظر کرتی فوج اعدا گہوڑی اوپر دوڑاتی پہرتی
آلِ مصطفی کی بہو بیٹیان ہر گوشہ مین جاکی چہپتین بچی مونہہ تہ وہ آفتاب سی چہری بالون مین چہپائی ہوی نشال
قیدیانِ کفار اونٹون پہ چڑہائی ہوی نظم ملولانہ جو عرض کرون اگی نہین طاقتِ گفتار بیتاب ہوی نالہ و شیون
عزادار ارکانِ جہان برہم و درہم نظر آتی شیون سی ہوا غلغلہ حشر نمودار ہی چار طرف نوحہ ماتم کی
دہوم انسان توکیا جن و ملک روتی ہین سشدر ہی شور بپا ہای حسینا کی صدا کا فریاد زمین جاتی
افلاک پہ ہر بار ناظر سر منبر یہ دعا مانگ خدا سی پہر روضہ پر نور دکہائی مجہی غفار

چودہوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا احوال شب و صبح روز عاشورا

رباعی کیا کیا دنیا سی صاحبِ مال گئی دولت نہ ہوی ساتہ نہ اطفال گئی پہنچا کی لحد تک سب پہر آئی
سب لوگ ہمراہ اگر گئی تو اعمال گئی رباعی شمشیر کہتی تہی کل تیری اور سینہ ہی بیہ نیزون کو ہی
بی سبب کینہ ہی دن نیستی کی ای مجاہدو ختم ہوی طاعتین گذار و شب آخر ہی رباعی ہر شی کا
زمانی مین اک اندازہ ہی بچہ اور تیر ستم تازہ ہی کسطرح کہلا رہی نہ سعد فارکا سینہ قتل علی اصغر کا یہ
خمیازہ ہی داعی جب بیبیون سی وداع ہوتی تہی مین تقریر سی سب کی ہوش کہوتی تہی حسین سبکو
تسلی دیتی جاتی تہی مگر زینب کیطرف دیکہ کی روتی تہی حسین شہید بکا ذکر ایات کلام خدا
احادیث فضائل شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم الی یوم الجزا حاجت ہی آن حق
سر کردین شرفای قبیلہ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جانتی ہی کہ سیدا جہاد

فیما وعد لہا ما ثبت کلما وجود ما قال ... اخبار الصادق
نقد مر ذکر ہذا الحدیث فی اخبار ... الاحتمال منہا
علیہ السلام فیکون ... ذکرنا ہ و قد ذکرنا ما منہا
فا مثال ہذہ الاخبار کثیرۃ ... کتاب کمال الدین
الکتاب اکثر مما ذکرناہ ... بابویہ فی کتاب الغیبۃ و کشف
الشیخ ابو جعفر بن بابویہ فی اثبات الغیبۃ و ... من ہنالک
و اتمام النعمۃ فی اثبات ... فلیطلب من ہنالک
فمن اراد الزیادۃ فلیطلب ... محمد بن النعمان فی
الشیخ الغیبۃ ابو عبد اللہ محمد بن النعمان ... ہذا
ذلک کتابا مفردا ... التفصیل الفصل
الغیبۃ فیہ ما نیدہا ...
الثالث من القسم الاول ...
علی امامۃ ائمتنا علیہم السلام ...
فیما نقلہ من الکتاب ...
علیہم السلام ...
العالم ...
علوم الدین و احکام الشریعۃ ...
و غیر ذلک ...
العلماء و الفضلاء ...
و الفقہاء و المفسرون ...
عنہ اصول الاعراب ...
فی الطب ...
الحکمۃ و الوصایا و الآداب ...
جمیع العلماء ...
الطوائف ...
علیہ السلام من الفتاوی فی الحلال
التی کانت عن سید العابدین
نحکما من الاطہار و ذلک عنہما
الباقر و الصادق علیہما السلام
فذلک من اہل العلم
الانبیاء ...
علیہم السلام ...

چودھویں مجلس فضائل رفقای سید الشہداء علیہ السلام شب پنجم روز عاشورا

چشم شہسوار روزگار نے سپہ سالار مانند امام حسین علیہ السلام کی زمرہ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ

بِأَمْرِنَا میں نہیں دیکھا اور غازیان زبردست عرصۂ یقین عظمای فرقۂ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ

عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا سجانتی ہیں کہ مضمار امکان میں گوش پایۂ فلک نے لشکر مثل شہدای

کربلا کی جنود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ میں نہیں سنا اسواطی

ندای یوم نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ کی آواز پر دعوت وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا

وَلَا تَفَرَّقُوا کو سر اجابت پر رکھا یا اور تحسین صلای الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ میں نوای أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی ہمراہ

حب وطن اور تعلقات فرزندوں کی ہاتھ اوٹھایا اور تمامی سعادات نعمات إِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ

آذوقہ لیا اور سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا کو قدم بات زین کیا طریق واسعات میں

نَالَا يَضِلُّ لَهُ سے جا کے منزل بلائے دشت محبت سادات پر خیمۂ لَنْ يُخْلِفَهُمْ سُدًّا خَلَاءَ بھاو

میں بہا دنی جائے رونمائی طیب ومواجب فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ

الْآخِرَةِ پروانۂ سپہ سالار یا ہنگام شمار نہال وخط چہرہ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ

سے نقیب وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کو جایزہ دکھایا اور روز معرکہ

امتحان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ میں سلاح صلاح

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ سے جوشن بکتر بنایا اور صف وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

میں کھینچ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا بِاللَّهِ کو میدان فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا

كَبِيرًا پر چمکایا توسن جرأت اور جلاوت وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ کو جولان کی زبان

صدق ترجمان سے نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ کا رجز سنایا جماعت

حزب شیطان قوم وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ فوج عصاۃ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ

چودہوین مجلس فضائل شہداء کربلا حالات روز و شب عاشورا

عذابُ الیمؔ سی سارا زمانہ بلا بالا اہنگ آسا دریای جنگ میں آ گیا اَلَّذِینَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
کی غوطہ لگا یا کارخانۂ نام و ننگ سی نفقۃً وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ
کا نغمہ پایا فتح باب شہادت میں اونکو صلاۓ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ سی نقد عیش
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ کا ادنا انعام ہی اور درگاہ کبریا سے
اس خطاب أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ کی علاوہ سندی جاگیر لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بہی اونکی نام ہی طغرای آیات قران ہی حال شنافرمان کہ نہین
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ بلا ہی انسانی
امام کی زبانی رسالۂ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَحِبَّاءَهُ وَأَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَأَوِدَّاءَ
أَنْصَارَ دِينِ اللّٰهِ اونکی واسطی لکہا ہی اور سپہر ترقی ہی کہ معصوم نی کہا ای فدای السَّلام بِأَبِي أَنْتُمْ
وَأُمِّي یعنی ہماری ماں باپ تمپر ہون فدا ایہہ قدر و منزلت کو زیادہ بڑہایا القاب طِبْتُمْ وَطَابَتِ
الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ سی بی نیاز فرمایا وہ جری تہی کہ کوفی
تیس ہزار پیادہ اور سوار سی منہ نہین موڑا ایسی دہنی مردان کارزار تہی جنہون نی کوفہ اور شام کی
نامدار تیغ زنونکو مار کی چہوڑا وہ شیر بیشۂ جرات جو فرزند اسد اللہ کی حمایت میں بڑہ کی حملہ کرتی تہی
دلیر عرصۂ ہیبت کہ رفاقت مولا مین بہوکی اور پیاسی زخم کہانی پر مرتی تہی وہ سر ورکہ نوک نیزی پر چڑہ کر
معراج قرب الٰہی پاتی رہی ایسی دین پرور جو کہ بار لئی مین تخت و تاج شاہی کو پشت پا لگا کی
بزم معرکہ رزم مین خاک و خونکو غازۂ رخسار تابناک جانتی تہی اور ہنگامۂ جنگ مین تن کی
چاک چاک کو خلعت پوشش زرہ زینت ہلاک پاتی تہی شمع قامت پر اپنی امامت کی موشقہ فان مین
پروانہ جانباز نظر آتی گل صورت پر نہال رسالت کی عندلیب آسا ہزاروں نیاز لاتی تہی اوسی عہد کہا
عبید و احرار کی ہر اول لشکر سی خبر نا مدار ہی کہ دونو جہان مین آزاد نکلا اور مقتدای روزگار کی

٢٠٣

چودھوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا علیہ الصلاۃ والسلام شب و صبح روز عاشورا

مقدمۂ عسکر مین ہلال ماہ عزا ہی کہ چاند سا مکھڑا اوسکا خون شفق سی چمکا میمنۂ اصحاب یمین مین زہیر ابرار ہی پشت و پناہ اہل توحید اور میسرۂ انصار دین مین حبیب ذی وقار ہی دوستی شاہ زمانی مین وحید رونق قلب سپاہ اور دلبند پیغمبر کی فرزند لخت جگر علی اکبر سی دوبالا ہی نظم و نسق مین ساقہ جنود مسعود اوس قائد جن و بشر کی وجود سی خیل انجم پر غیرت افزا ہی جلوہ علم نشان حیدر کرار عباس غازی کی ہاتھ مین شکوہ عرش کبریا دکہلاتا ہی اور سواد صف جوانان حسینی اور حجازی میدان وغا مین شعشعۂ نور خدا دورو نزدیک پہیلاتا ہی وہ فوج قلیل جو نبادہ خلیل کی نظر لطف و کرم رب جلیل تہی جنگ مین دلیل راہ نجات کی قربان ہونیکو موجود جان و روح جبرئیل و میکائیل تہی آسمان کو تمنا کہ زمین کربلا پر خاک ہو جاؤن جو یہ کوکب ثابت قدم جابجا ملین مہر و ماہ کو شوق تہی کہ گہبراکر ان بلند اختر و نکو نظر بد نہ لگی ہم سپہر بلا ہو کی روبرو چلین روز ازل اون سار زونکی فہرست کاتب قضا و قدر نی فرد جنت پر لکہی تہی شاہ و سپاہ کی شوکت و جاہ عالم ذر مین انبیا و مرسلین کی آنکہہ سی بیشتر گذری تہی مروی ہی و عنفتا ابن عباس علی ترک الحسین علیہ السلام فقال ان اصحاب الحسین لم ینقصوا رجلا ولم یزیدوا رجلا نعرفہم باسمائہم من قبل شہودہم کتاب مناقب شہر آشوب مین روایت کی ہی کہ ایکبار ندامت اور پشیمانی سی ابن عباس کو ملامت کی ہی کیون تمہی رفاقت امام حسین علیہ السلام کی چہوڑ دی جو رتبہ فوز عظیم سی شہادت طلبی جواب دیا بدرستی کہ اصحاب سیدالرسول سی کوئی ہو کم نہین ہوسکتا اور نہ اونمین ایک آدمی زیادہ ملایا جاتا شناخت اور شمار کی تہی وہ لوگ نام سی اپنی آبا و اجداد کی اور لکہی ہوی لوح محفوظ مین قبل پیدائش و ایجاد کی مروی ہی وقال محمد ابن الحنفیۃ وان اصحابہ عندنا لمکتوبون باسمائہم واسماء آبائہم ایساہی محمد ابن حنفیہ نی فرمایا کہ سب انصار و رفقای امام ابرار کی نام اور آبا کی اسم ہمارے پاس لکھی ہین

واما فعوا آتش ما اعتمد فوه من الرواية التي
والباقي البيوال ابنه محمد عليهما السلام
وكان لكل انسان منهم اتباع وتلامذة
في المغنى النبي يتقيدون به وانهم كانوا يشتغلون
من العراق الى الحجاز في كل عام او اكثر واقل
ثم يرجعون وينقلون عنه الاقوال ويسندون
اليه الاسئلات وكانت حالهم في وقت
الكاظم والرضا عليهما السلام على هذه الطريقة
وكذا الحال في وفاة ابي محمد العسكري عليهم السلام
وحصل العلم باختصاص هؤلاء بائمتنا عليهم
التام كما نعلم اختصاص ابي يوسف ومحمد
بن الحسن بابي حنيفة واختصاص النظام بابي
والربيع بالشافعي واختصاص الجاحظ والاسواري بالنظام
الهذيل في ...

چودھویں مجلس حالات صبح عاشور فضائل اولاد عقیل و عباس رضی اللہ عنہما

جو دفتر و ودائع ایمان میں بطور امانت خدا و رسول سے ملی ہیں لی عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ
سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ إِنَّ فِي كِتَابِنَا شيخ صدوق نے
امالی میں زیاد بن منذر سے نقل فرمائی ہے کہ سالم نے کہا کعب احبار ایک روز بیان کرتا تھا ہمنے یہ بات
اپنی کتاب میں لکھی پائی ہے أَنَّ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ يُقْتَلُ وَلَا يَجِفُّ
عَرَقُ دَوَابِّ أَصْحَابِهِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فرزندان محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے
ایک جوان مظلوم اور بیکس مارا جائیگا کہ اوسکی ہمراہیوں کی مرکبوں کا پسینا نہیں سوکھنے پائیگا جو ساتا
لشکر نزل جنت میں اوتر یگا اور اہل بہشت کی حور اور غلمان کو مسرور فرحت دیگا فَمَرَّ بِنَا الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقُلْنَا هٰذَا قَالَ لَا راوی کہتا ہے اسی حال میں امام حسن علیہ السلام کا ہماری
طرف سے گذر ہوا کعب سے پوچھا یہ ہیں وہ بزرگ بولا انکا پتا او میں نہیں ملتا فَمَرَّ بِنَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقُلْنَا هُوَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ تھوڑی دیر میں امام حسین علیہ السلام کو سامنے آتے دیکھا دریافت کیا
جو تعریف کی تو نے یہ ویسے ہیں کہا ہاں قسم بخدا لی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُحِبُّ عَقِيلًا قَالَ أَيْ أمالی میں
ابن عباس کی زبانی روایت کی ہے کہ ایک دن علی مرتضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ بات
پوچھی ہے ای رسول مقبول آیا تم عقیل میری بھائی کو دوست رکھتے ہو سبب فرمایا تو تمہیں جو کہ بھی
قَالَ إِي وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّهُ حُبَّيْنِ حُبًّا لَهُ وَحُبًّا لِحُبِّ أَبِي طَالِبٍ لَهُ خبر صادق نے ارشاد
کیا ہاں واللہ ایسا ہی ہے دو جہت سے او نپر بہت پیار آتا ہے ایک اوسکا ذاتی اخلاص محبوب ہے
دوسری چچا ابیطالب کی خاطر سے وَإِنَّ وَلَدَهُ لَمَقْتُولٌ فِي مَحَبَّةِ وَلَدِكَ
فَتَدْمَعُ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ یا علی اولاد
عقیل تمہاری فرزند کی الفت و رفاقت میں ماری جائیگی اور اوسکی ذکر شہادت پر مومنین آنسو

۲۰۵

ولا يهم ثبت امامتهم بقضيتهم
على طهارتهم وعدالتهم ووجوب
فاذا كان الاجماع المتقدم ذكره حاصلا
الا بطائفة مسلم ابن يقول بامامته
الزكوات الا كما عنهم وهذا
من يقول الفرق كلها طالبون فاخذ

چودہوین مجلس ذکر صبح عاشورا فضائل عباس علی و مراتب شہدا

بہائینگی ملائکہ مقربین اون لاشون پر نماز پڑھینگی وفادار ادای حق طاعت پر اونکی درود بہیجین گے
ثُمَّ بَکیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی جَرَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ قَالَ اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْا
مَا تَلْقیٰ عِتْرَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اس بیان حسرت ترجمان سے جناب رسولخدا ایسا روئی
یہان تک کہ آنسو دیدۂ حق بین کی جاری ہوئی فرمایا خالق سے جو امت کی شکایت کرونگا میری
جو اولاد کہ ضعف اور برباد ہوگی وہ مصیبت ہا ایسی کہ ہونگا مروی ہے عَنِ الثُّمَالِیِّ قَالَ نَظَرَ عَلِیُّ بْنُ
الْحُسَیْنِ سَیِّدُ الْعَابِدِیْنَ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْہِمُ
السَّلَامُ فَاسْتَعْبَرَ ثمالی نے یہ حکایت پردرد اور محنت کی ایکروز علی ابن حسین علیہما السلام نے عبید اللہ
ابن عباس بن علی کی صورت دیکھی بی اختیار واقعہ کربلا یاد آیا آنکھونمین اشک کا جوش ہوا ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ
یَوْمٍ اَشَدُّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ اُحُدٍ قُتِلَ فِیْہِ عَمُّہٗ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ پھر فرمایا رسول دوسرا پر کوئی دن سخت نہین گذرا مانند غزوہ
احد کی + جسمین اونکی چچا حمزہ ابن عبد المطلب شیر کبریا اور اسد خیر الوری مارے گئی وَبَعْدَہٗ یَوْمُ مُوْتَۃَ
قُتِلَ فِیْہِ ابْنُ عَمِّہٖ جَعْفَرُ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ اوسکی بعد روز محنت و غم ایام جنگ موتہ کا کہ ابن عم
جعفر ابن ابیطالب اوس معرکہ مین شہید ہوئی ثُمَّ قَالَ وَلَا یَوْمَ کَیَوْمِ الْحُسَیْنِ اِذْ اِزْدَلَفَ اِلَیْہِ
ثَلَاثُوْنَ اَلْفَ رَجُلٍ یَزْعَمُوْنَ اَنَّہُمْ مِنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلٌّ یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
بِدَمِہٖ بعد ازان حسرت اور اندوہ سی زین العابدین علیہ السلام نی بیان کیا کہ ہرگز نہین تہا کوئی روز مانند روز
اوس کی جانسوز ورقت افزا مثال عاشورا کہ امام حسین علیہ السلام کو تیس ہزار اہل جفا نی گہیرا دعوی کرتی
تہی امت مین مسلمان ہونیکا اور ہر ایک اوسکی خون بہانی سی بہانہ ڈہونڈہتا تہا قرب خدا کا وَہُوَ
بِاللّٰہِ یُذَکِّرُہُمْ فَلَا یَتَّعِظُوْنَ حَتّٰی قَتَلُوْہُ بَغْیًا وَظُلْمًا وَعُدْوَانًا وہ حضرت اونکو اللہ رسول کی
عظمت دلاتی ہر چند موعظہ اور نصیحت سناتی مگر لشکر اشقیا اپنی جہد سی باز نہ آیا کہ بہت ظلم اور بیداد

چودہویں مجلس قبل صبح عاشورا فضائل عباس علی و مراتب شہدا

طغیان سے فرزند پیغمبر کو مارا۔ ثم قال رحم اللہ العباس فلقد آثر وابلی وفدی اخاہ
بنفسہ حتی قطعت یداہ پھر کہا اللہ رحمت کرے عباس کو کہ اپنے اہل و عیال کو بلا میں بھائی
نثار کیا حمایت اور نصرت و وفا میں جان سے ہاتھ اوٹھایا کہ دونوں شانے تیغ ستم سے کاٹے گئے بیشمار زخم
بدن پر لگے تا کہ پیاسے بے دم ہوئے فابدلہ اللہ عز وجل بہما جناحین یطیر بہما مع الملائکۃ
فی الجنۃ کما جعل لجعفر بن ابی طالب پس واہب العطایا نے عباس چچا کو دونوں ہاتھوں کے عوض
دو بال و پر بے حد عنایت کیے ہیں کہ فردوس بریں میں ہمراہ ملائکہ اونہی سے پرواز کرتے پھرتے ہیں جیسے کہ
دو پر کرامت کیے ہیں جعفر ابن ابیطالب کو بدلے ہاتھوں کے وان للعباس عند اللہ تبارک وتعالی
منزلۃ یغبطہ بہا جمیع الشہداء یوم القیامۃ بدرستی کہ واسطے عباس علی کے حضور
پروردگار میں اور بہت مراتب ہیں اعلی کہ روز حشر سارے شہدا کو مشاہدے سے اونکی غبطہ ہوگا
عن ابن عمار عن ابیہ عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ اخبرنی عن اصحاب الحسین
علیہ السلام واقدامہم علی الموت کتاب علل شرایع میں ابن عمار اوس راوی نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بات پوچھی ہے خبر دو اصحاب
امام حسین علیہ السلام سے جو واقعہ کربلا میں گذرا اور اونکا مرنے کی واسطے بڑہنا کیونکر ہوا تھا فقال
انہم کشف لہم الغطاء حتی رأوا منازلہم من الجنۃ فرمایا اون کی چشم ظاہر سے
حجاب درمیان اوٹھ گئی ہے تا کہ رأی العین ہر ایک نے اپنی مقام جنت میں دیکھے فکان الرجل
منہم یقدم القتل لیبادر الی حوراء یعانقہا والی مکانہ من الجنۃ
یہی سبب اونکا باعث ہوا کہ ایک دوسرے پر سبقت کرتا رہا تا کہ جلدی جان تن سے نکلے
فردوس بریں میں حوروں کی گلے لگاوں جاوں میں چین کروں نعیم خلد قصر عالی میں
امالی ع عن الثمالی قال قال علی بن الحسین علیہما السلام کنت مع ابی

چودھویں مجلس کہ صبح عاشورا نمایش مراتب شہدا

فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قُتِلَ فِي صَبِيحَتِهَا کتاب علل الشرایع میں ثمالی سے روایت کی ہے کہ اوس
کہا امام زین العابدین علیہ السلام سے یہ حدیث سماعت کی ہے حضرت نے فرمایا میں اپنے والد کے
پاس تھا جس رات کی صبح کو جناب نے درجہ شہادت پایا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هٰذَا اللَّيْلُ فَاتَّخِذُوهُ
جُنَّةً فَإِنَّ الْقَوْمَ إِنَّمَا يُرِيدُونَنِي وَلَوْ قَتَلُونِي لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ فِي
حِلٍّ وَسَعَةٍ میں کانوں سے یہ کلام کو سنا کہ وہ حضرت اپنے یاران باوفا سے ارشاد کیا اس رات میں
اندھیرا چھایا ہے کوئی کسی کو نہیں دیکھتا ہے ہر ایک دوسرے رفیق کا ہاتھ پکڑ لو جدھر چاہو میری
لشکر سے نکل کے چلے جاو میں اپنی بیعت تمہاری گردن سے اوٹھالی ہے اور رضامندی سے رفاقت کی اجازت دی
ہے اس لئے کہ یہ سب لوگ میری خواہاں ہیں اور میرے درپے ایذا کے آئے ہیں جب مجھی قتل کرینگے پھر
کسی کی تلاش میں نہ رہینگے فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ هٰذَا أَبَدًا اون بعاونت دینی یکبارہ انکار کیا کہا قسم
خدا کی ایسا ہرگز نہو کا ہم آپکو تنہا چھوڑیں اور پھر دنیا میں جیتے پھریں فَقَالَ إِنَّكُمْ تُقْتَلُونَ غَدًا كُلُّكُمْ
وَلَا يُفْلِتُ مِنْكُمْ حضرت نے کہا کہ تم سب کل مارے جاوگے ایک آدمی بھی موت سے نجات نپاوگے قالوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَكَ ساری انصار و اقربا نے جواب دیا کہ یہی صاحب تمہاری
ساتھ شہادت ملے تو یہ کرم ہی خدا کا فَقَالَ لَهُمْ ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ وَانْظُرُوا شاہ اولیا نے جب ان کا
امتحان کر لیا تو فرمایا کہ اب ثابت قدم رہنا ذرا سر کو اونچا کرو ہر ایک اپنی مقام عالی کو دیکھو فجعلوا
يَنْظُرُونَ إِلَىٰ مَوَاضِعِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ پس وہ نیکبخت اور بزرگان ہوئے ہر واحد نے درجہ
رفیعہ جنت اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیے وَهُوَ يَقُولُ لَهُمْ هٰذَا مَنْزِلُكَ يَا فُلَانُ وہ ہادی سبل نجات
نام لیکر ہر شخص کا اوسے بتاتے یہ تیرا گھر ہے اے فلان خلد میں پاویگا فَكَانَ الرَّجُلُ يَسْتَقْبِلُ الرِّمَاحَ
وَالسُّيُوفَ بِصَدْرِهِ وَوَجْهِهِ لِيَصِلَ إِلَىٰ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الْجَنَّةِ یہ باعث اونکی شوق شہادت کا
ہوا تھا کہ ہر کوئی نیزہ اور تلوار کا زخم سینہ و سر پر کھانی کو بڑھتا رہا تاکہ جلدی گردن کٹا کے بہشت بریں میں

چودہوین مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنوان کہودنا اور مشکین بہرنا عباس کا

جائی حور و نکو گلی سی لگائی نعیم جاودان ہین جین پائی فی الحقیقت محبت اور الفت اسی کہتی ہین اور
اہل مودت جان و مال کو بیدریغ رکہتی ہین خوشا حال اوسکا جو راہ دوستی عترت رسالت مین ثابت قدم ہی
اور واسطی خوشی کی اظہار مسرت اور عزا مین نالہ و غم کری ایام ماتم کو اہلبیت رسول کی رونی پیٹنی مین
گذرانی شام و صبح بساط اندوہ پر واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاک چہانی و حسرتاکہ زاری اور بیقراری
کی ون ائی چاہیی سیم سوگواری کو ہر محب بجالائی نظم لمولفہ یاد آتی ہی جہان شہ کی مصیبت مجہکو
آہ و فریاد سی ہوتی نہین فرصت مجہکو دل تڑپتا ہی غم و درد سی بسمل کی مثال جب کیا ذکر حسین آگئی
رقت مجہکو نام پر قاسم و عباس و علی اکبر کی فرط اندوہ مین ہی جوش کی حالت مجہکو رہ مین ہر گاہ کوئی
خستہ مسافر دیکہا دہیان مین آئی وہین شاہ کی غربت مجہکو دل مین آیا جو کہین پیاس کا مولا کی خیال
پانی پینی سی نہین ہوتی ہی راحت مجہکو بخت و اقبال کی تا ہید ہو ناظم پہر ہی کربلا کی جو میسر ہو زیارت مجہکو

مجلس مصائب روز عاشورا و لشکر آرائی حضرت و شہادات حر با وفا

صف آرایان سپاہ نالہ دابتہال و طرفداران شاہ اندوہ و ملال دلاوران ثابت قدم واقعہ مصیبت
و مجاہدان سر فروش معرکہ رقت غازیان میدان زاری و ماتم و پیش تازان نشان سوگواری و الم و ثبت
استحان نوحہ و بکا مین یون سینہ سپر ابتلای عزا ہوتی ہین کہ جب سپاہ فراہم راہ خدا کا لشکر تمنیع جفا کیش ستمگار نی پہنچا
اور حجۂ مرد و مردان یاد کا چارون طرف سی ہجوم و شور ہوا ابتک بلائی نام آوران اصحاب نے سبا
باوفا کا جائزہ لیا اور مولیان صدق و صفا نی ایثار مال و جان کا اقرار و اتفاق کیا و ورد کتاب
ابن زیاد فی الاثر الیہ ان حل بین الحسین و اصحابہ و بین الماء فلا یذوقوا منہ
قطرۃ کما صنع بالتقی عثمان بن عفان عمر سعد کو اوس جلاد کا نامہ پہونچا کہ امام حسین علیہ السلام
اور اصحاب حضرت پر پانی بند کرنا چنانچہ ایک قطرہ بہی نہ دینا جیسا کہ پیاسا عثمان ابن عفان کو رکہا

٣٠٩

چودہوین مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنوان کہودنا عباس کا مشکین بہر لانا

فَبَعَثَ ابْنُ سَعْدٍ فِی الْوَقْتِ عَمْرَو بْنَ الْحَجَّاجِ فِی خَمْسِمِائَةِ فَارِسٍ فَنَزَلُوا عَلَی الشَّرِیعَةِ
وَحَالُوا بَیْنَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ اَنْ یَسْقُوا مِنْهُ قَطْرَةً اوس خونخوار نی فورا عمرو بن حجاج کو
پانسو سوارونکی بہیجا تاکہ نہر فرات کی گہاٹ مین سپاہ امام حسین علیہ السلام کو پانی بہرنی سی روکا و ذلک
قَبْلَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِثَلَاثَةِ اَیَّامٍ یہ بندش پانی کی جب ہوئی تین روز شہادت کی
پہلی امام حسین علیہ السلام کی ساتوین محرم تہی وَاَضَرَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ راوی کہتا ہی کہ
امام حسین علیہ السلام اور اونکی صحابہ پر عطش کا غلبہ ہوا خیمۂ حرم محترم مین عورات و اطفال کو پیاس نی
بیتاب کیا فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ فَاْسًا اِلٰی وَرَاءِ خَیْمَةِ النِّسَاءِ فَخَطَا فِی الْاَرْضِ تِسْعَ عَشَرَةَ خُطْوَةً
نَحْوَ الْقِبْلَةِ اوسوقت امام بحر و بر ایک کلنگ لیکی پشت سرا پردہ اہلبیت کو آئی اور شرقی اونیس قدم
گنکر جانب قبلہ پر بڑہائی ثُمَّ حَفَرَ هُنَالِكَ فَنَبَعَتْ لَهٗ عَیْنٌ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ دست حق
پرست سی وہ کلنگ زمین پر مارا تہوڑا کہودا تہا جو فرزند ساقی کوثر کی اعجاز سی آب شیرین کا چشمہ نکلا
فَشَرِبَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَشَرِبَ النَّاسُ بِاَجْمَعِهِمْ وَمَلَئُوا اَسْقِیَتَهُمْ
ثُمَّ غَارَتِ الْعَیْنُ فَلَمْ یُرَ لَهَا اَثَرٌ اوس تشنہ کام زلال شہادت اور تمام سپاہ و اہلبیت نی
وہ پانی پیا مشکین بہر لین دواب کو بہی سیراب کیا پہر وہ چشمہ ایسا غائب ہوا کہ آیندہ کبہی نشان اوسکا
نہ دیکہا وَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ زِیَادٍ فَاَرْسَلَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ بَلَغَنِی اَنَّ الْحُسَیْنَ یَحْفِرُ
الْاٰبَارَ وَیُصِیبُ الْمَاءَ فَیَشْرَبُ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ یہ ماجرا پانی اور چشمہ کا جو گوش ابن زیاد تک
پہنچا بہت جوش عتاب اور خطاب سی عمر سعد کو پیام بہیجا مینی سنا ہی کہ امام حسین کنوان کہود کی
پانی نکال کی آپ اور اونکی اصحاب پیتی ہین فَانْظُرْ اِذَا وَرَدَ عَلَیْكَ كِتَابِی فَامْنَعْهُمْ مِنْ
حَفْرِ الْاٰبَارِ مَا اسْتَطَعْتَ وَضَیِّقْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَدَعْهُمْ یَذُوقُوا الْمَاءَ میری خبردار ہو جس
حکمنامہ کو پاتی ہی چاہیی کہ تدارک محاصرہ اور ضیق اوقات پیش آئی جہان تک ہوسکی کنوان کہودنی

۴۱۰

چودہویں مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا نہر سے عباس کا مشکیں بھر لانا پشت پر کتوان کھونا

منع کرنا اور ایسا تنگ پکڑنا کہ قطرہ پانی پینے نہ پایا وَافْعَلْ بِهِمْ كَمَا فَعَلُوا بِالزَّكِيِّ عُثْمَانَ
سکو پیاسا مارنا جیسا کہ عثمان زکی سے اعدائی نے فَعِنْدَهَا ضَيَّقَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَيْهِمْ غَايَةَ
التَّضْيِيقِ راوی کہتا ہے اسکے بعد عمر سعد نے بہت سخت گیری کی اور شکر سرورین ایک بوند
پانی کی پہنچنے نہ دی فَلَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ دَعَا بِأَخِيهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ إِلَيْهِ
ثَلَاثِينَ فَارِسًا وَعِشْرِينَ رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهُ عِشْرِينَ قِرْبَةً ہرگاہ امام اور سرور نامینگ
پیاس کا غلبہ ہوا برادر باجان برابر عباس دلاور کو بلایا فرمایا ای بھائی تیس شاک اور کچھ سوا
اسپ و شتر کی بیجا وہ سب تشنہ لب مرتے ہیں پانی لا کی پلاو فَأَقْبَلُوا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَنَوْا
مِنَ الْفُرَاتِ وہ غضنفر اپنی ہمراہی کی شب تاریک میں بڑھا تا کہ نہر فرات کی ساحل پہ وارد ہوا
فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ مَنْ أَنْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ قَالَ هِلَالُ
بْنُ نَافِعٍ الْبَجَلِيُّ ابْنُ عَمٍّ لَكَ جِئْتُ أَشْرَبُ مِنْ هَذَا الْمَاءِ اندھیری میں نگہبانان نہر کی سردار
عمرو بن حجاج نے پوچھا تم کون لوگ ہو ایک شخص ہلال بن نافع انصار امام حسین علیہ السلام سے ہمراہیوں
وہ بولا تیرے چچا کا بیٹا میں آیا ہوں تھوڑا پانی پینے کو چاہتا ہوں فَقَالَ عَمْرٌو اشْرَبْ هَنِيئًا
فَقَالَ هِلَالٌ وَيْحَكَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَنْ مَعَهُ يَمُوتُونَ
عَطَشًا عمرو نے کہا تمہیں گوارا ہو پینا ہلال نے جواب دیا وای اوپر تیری ای دشمن خدا مجھے پانی کی اجازت
دیتا ہے اور امام حسین فرزند علی مرتضی علیہما السلام کو مع رفقا پیاسا مارتا ہے فَقَالَ عَمْرٌو صَدَقْتَ
وَلَكِنْ أُمِرْنَا بِأَمْرٍ لَا بُدَّ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ عمرو چلا یا سچ کہتا ہے لاکن جو حکم دیا وہ ہمیں بجالانا ہے
فَصَاحَ هِلَالٌ بِأَصْحَابِهِ فَدَخَلُوا الْفُرَاتَ وَصَاحَ عَمْرٌو بِالنَّاسِ وَاقْتَتَلُوا قِتَالًا
شَدِيدًا ہلال پکارا ہمراہیوں سے جلدی فرات میں دوڑ کی پانی بھر لینا عمرو نے لشکر شقی کو للکارا خبردار
پینے نہ دینا فَكَانَ قَوْمٌ يُقَاتِلُونَ وَقَوْمٌ يَمْلَئُونَ حَتَّى مَلَئُوهَا وَلَمْ يُقْتَلْ مِنْ أَصْحَابِ

۴۱۱

چودہویں مجلس عمر کا امام پر پانی بند کرنا نصرت عباس کا مشکیں بھر لانا پشت خیمہ کنواں کھودنا

الحسین احد پس عباس نہنگ دریای شجاعت آگی بڑہی تا تلاطم جنگ میں موج آب تیغ و کہائی ہی
تاکہ رفقا مشکیں بھر کی نہر سی باہر نکلی آپسمیں رد و بدل کی ہتھیار بہت چلی لاکن اس لڑائی میں کوئی
ملازمان امام سی مارا نہ گیا گو ہر مراد شنا ور ان بحر سعادت کی ہاتھ آیا ثُمَّ رَجَعَ الْقَوْمُ اِلٰی مُعَسْکَرِهِمْ
فَشَرِبَ الْحُسَيْنُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ وَلِذٰلِكَ سُمِّيَ الْعَبَّاسُ السَّقَّا اپنی لشکرگاہ میں
صحیح و سالم جب غازیوں کا ورود ہوا اوس پانی کو شاہ تشنہ لبان امام حسین علیہ السلام اور ساری
اندر باہر کی زن و مرد نی پیا اسیواسطی عباس علی کا نام سقہ کہا ہی کہ شب عاشورا کو پانی لا کی
اہل حرم کو سیراب کیا ہی ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُقَرِّبَ بَعْضُهُمْ بُيُوتَهُمْ
مِنْ بَعْضٍ فَيَسْتَقْبِلُوا الْقَوْمَ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ پھر وہ سردار شہید ان حق نی اپنی اصحاب کیطرف
قدم بڑہایا اور خیمہ او کہا نی آپسمیں ملا کی برپا کرنی کو امر کیا تا آمد و رفت عدو ایک جانب ہو کری
پیچھی اور داہنی بائیں راہ باقی نہ رہی مبادا وہ اشقیا حرم سرا پر ہجوم لائیں غارت اسباب و بی حرمتی
اہلبیت پیش آئیں وَرَجَعَ اِلٰی مَكَانِهٖ فَقَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ يُصَلِّيْ وَيَسْتَغْفِرُ وَيَدْعُوْهُ
وَيَتَضَرَّعُ وَقَامَ اَصْحَابُهٗ كَذٰلِكَ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ پس امام عابد زار
پھر کی اپنی خاص مکان اشرف میں گئی ساری رات سجادہ عبادت پر محو نماز اور استغفار و دعا رہی
کبھی قیام صلوٰۃ پر قدم بڑہاتی گاہی مناجات کو ہاتھ اوٹھاتی اوس پیشوای دین کی ایسی ہی اصحاب
یقین تہی کہ ہر دم مشغول طاعت رب العالمین ہی دو لیالی جمعہ دختران ہر اپر تو الی غم اور آفت
کہ شیم موالی اہلبیت نی وہ شکستہ حالی کی راتیں کبہی نہ دیکھیں ایک نوزدہم ماہ رمضان جسمیں ام کلثوم بیدار
رکوع و قیام پدر سی بیقرار تہیں دوسری شب پر تعب عاشورا کہ زینب خاتون بلا ختلہ نماز او قربان
برادر کی بیچہاڑیں کہاتیں کہ ہای ہای یہ بدن ناز پرورده رسالت پناہی جو یاد الہی میں جان سی
بیچین ہی کل زخموں سی فگار ہوگا اور یہ سر و گردن جو سینہ بتول پر پلا ہی تبکو و مسبود میں ختم ہوتا ہے

چودہویں مجلس لشکر آرائی سید الشہدا روز عاشورا

اوسیہ خنجر ابدا پہر بکا کبھی سر اسیمہ گوشہ میں جا کی تنہا زمین پر بیٹھتی اندیشہ مرگ برادر میں رو رو کی
سینہ اور چھاتی کو پیٹتی عترت پیغمبر میں سب سے زیادہ تین بزرگوار لحظہ بھر نیند نہ آئی مانند چشم انجم و چشم
بیداری میں سحر تک آنکھ نہیں جھپکائی اول سید الشہدا کہ ذکر خدا میں علی الاتصال جاگتی گذرا دوسری عباس
باوفا کہ پاسبانی ناموس برادر میں قرار نہ لیا تیسری زینب خاتون کہ فرط تشویش میں بھائی کی آرام
نہ کیا یا رقت کا جوش رہا یا امام حسین علیہ السلام کو جا کی دیکھا یا سید سجاد کا حال مرض پوچھا دستور ہے
جس گھر سی کوئی شخص سفر کو جانی والا ہوتا ہی رات بھر عورات اہل خانہ میں طیاری زاد راہ کا چرچا رہتا
مجھ کو مسافری باری باری سب عزیز گلی ملتی ہیں اسید مراجعت پر ایام فراق کو دعا و تمنای لقا میں
بسر کرتی ہیں پس تصور کرو خاندان رسول میں اوس رات کہ جب بائیس ہزار لشکر اعدا عازم قتل کھیری تھا
ہر بی بی کو بھائی بیٹی کی ماری جانیکا یقین تھا تشویش سی کیا دل تڑپتا ہوگا جس شکل سے کہ مانند امام حسین
علیہ السلام بھائی مارا جائی زینب خواہر کی جیکو کب چین آئی جس آنکھ کی فخر کو شکل علی اکبر بیٹا جیسی کی اوسی
بھائی سر کٹائی ام لیلی ماں کی جگر کو تسلی سی کیونکر قرار ہو چھاتی میں دم سمائی دل اور کلیجا در قاسم کا پال پال کر
ملال تھا کہ حسن مجتبی کا لال ہم سندی کل روندا جائیگا ربابہ کی سینہ سی تیر اندوہ اور قلق پار گذرتا
کہ جان و جگر علی اصغر ناوک ستم سی نگار ہوگا لشکر امام حسین علیہ السلام میں شب بھر آواز تسبیح و تہلیل و تضرع و زاری
بلند ہوتی کہ عالم ملکوت میں فرشتوں کی روح کو وہ آوازیں کی دریاؤں کی ... واصبح علیہ السلام
فعبا اصحابہ بعد صلوة الغداة یعنی بعد ادای فرض اور سنت و منتہای شوق شہادت امام
صبح کی اور جماعت صحابہ نی وہ نماز آخری اپنی مقتدا کی پیچھی پڑھی بعد از وظائف و تعقیب سلاح ... او
اسلحہ جہاد بدن پر سجی ہوی خیمہ سی برآمد ہوی اقربا و انصار نی صف ادب میں ادای تحیت اور سلام
حضرت کی نگاہ حسرت و یاس میں سب کے جمال و کمال کو دیکھا ادا فقی ... آئی ہوا کہ خدا ...
ایکجا کا جینا و بانی تھی جیسی یکتائی عرصہ وفا ... الشہید کو ہاتھ آئی تھی وکان

مَعَهُ اِثْنَانِ وَثَلَاثُونَ فَارِسًا وَاَرْبَعُونَ رَاجِلًا وَقَالَ السَّيِّدُ رُوِيَ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُمْ كَانُوا خَمْسَةً وَاَرْبَعِيْنَ فَارِسًا وَمِائَةَ رَاجِلٍ حضور مسعود مین اوس بزرگوار کی تیس اور دو سوار اور چالیس پیادونکا شمار ہوا۔ پھر دوسری روایت مین سید مرتضی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ چالیس اور پانچ سوار اور سو پیادونکا پرا تہا جو عرصۂ امتحان مین دین کے ثابت قدم تہے فَجَعَلَ زُهَيْرَ بْنَ الْقَيْنِ فِي مَيْمَنَةِ اَصْحَابِهِ وَحَبِيبَ بْنَ مُظَاهِرٍ فِي مَيْسَرَةِ اَصْحَابِهِ اوس وقت بادشاہ جلیل اور فخر ذریۂ جلیل نے اپنی سپاہ قلیل کو موافق رویۂ جدال ترتیب دیا اور بتکمیل قواعد جنگ سے مقدمہ اور ساقۂ میدان قتال مین نظام کیا میمنہ اصحاب میمون کو زہیر ابن قین کی دم سے زینت بخشی اور میسرۂ اصحاب ہمایون مین حبیب ابن مظاہر کی قدم سے رونق دی وَاَعْطَى رَايَتَهُ اَخَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ علم ہدایت پرچم اپنے بہائی عباس علی کو عنایت فرمایا اور اس شان جاہ و حشم سے اونکا رتبہ حمزہ و جعفر کی شان سے دوبالا بڑہایا وَجَعَلُوا الْبُيُوتَ فِي ظُهُورِهِمْ وہ پیشوای دو جہان پیادہ و سوار کی صفین باندہکی کہڑی ہوئی اور خیام حرم محترم اپنی پشت کی پیچہے کئی وَاَمَرَ بِحَطَبٍ وَقَصَبٍ كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبُيُوتِ اَنْ يُتْرَكَ فِي خَنْدَقٍ كَانَ قَدْ حُفِرَ هُنَالِكَ وَاَنْ يُحْرَقَ بِالنَّارِ مَخَافَةَ اَنْ يَاْتُوهُمْ مِنْ وَرَائِهِمْ امام مین پناہ ملاذ مان درگاہ کو اگرچہ تا سراپردۂ عصمت کے تین طرف خندق کہود دینی اور انبار ہیزم کا اوس ہیزم سے معمور اسی لاکی او میمن کہر ہی حب سے ذرا کیشہ اعداء سے آتش قتال فی اشتعال پایا اور میدان رزم نار بیم طغیان سے گرم ہوا تو پہر خندق مین جو کہا تہا آگ سے جلانی کو حکم دیا اس اندیشی مین یہ تدبیر کی جو آسیب دشمن سے چین مباد وہ اشقیا پشت سر خواہ پہلو سے حملہ کرین وَاَصْبَحَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقِيلَ يَوْمُ السَّبْتِ فَعَبَّا اَصْحَابَهُ وَخَرَجَ فِيمَنْ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ نَحْوَ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ عَلَى مَيْمَنَتِهِ عَمْرَو بْنَ الْحَجَّاجِ وَعَلَى مَيْسَرَتِهِ

چودہوین مجلس لشکر آرائی سید الشہدا و عمر سعد پرجفا

شمر ذی الجوشن او سدن جو روز جمعہ تہا اور قول ضعیف سے ہفتہ بہی کہا عمر سعد فی وشت
نبرد مین سپاہ روسیاہ کا یون انتظام قرار دیا کہ غول میمنہ مین عمرو بن حجاج کو اور انبوہ میسرہ پر شمر
نابکار کو سردار کیا وعلی الخیل عروۃ بن قیس وعلی الرجالۃ شبث بن ربعی سواروں پر
عروہ ابن قیس کو افسر بنایا اور پیادوں کا شبث ابن ربعی کو ہند وبست بتایا واعطی الرایۃ دریدا
مولاہ وکانوا اثنین وعشرین الفا وفی روایۃ عن الصادق علیہ
السلام ثلاثین الفا علم ضلالت شیم درید اپنی غلام کو سونپا اور اس طیاری لشکر سے قتال آل
رسالتمین بڑہا ایک روایت مین بیس اور دو ہزار اشرار کا مجمع لکہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام کی
زبانی تیس ہزار کو ذکر کیا ہی اسقدر فوج کہ مانند سیل کے سارے میدان مین موج زن ہوئی فقط ایک سیط
رسول او زادہ بتول کی سمت سے جدا کرنی کی لئی وارد رن ہوئی تمام صحرا و بیابان سوار او پیادہ سی
نظر آتا ہر شقی و دعلی مارنی جوانان آل نبی کی تلوار اور نیزہ چمکاتا آواز دہل او نقارہ سی دل اہلبیت
دہل جاتا شور وغوغا لشکر کی وہم سینی مین نہ سماتا خیمون مین پانی کی نایابی سی چہوٹی بڑون پر پیاس کا
ہر طرف خندق مین آگ جو بہڑکی تو گرمی نی ہوش پراگندہ کیا وہ بچونکا آفت سی گہبرانا دریائی تشویش کو
عورتکا در پر ہجوم انا ثم دعی الحسین علیہ السلام براحلتہ فرکبہا ونادی باعلی
صوتہ یا اہل العراق وجلہم یسمعون جب دو لشکر مین مقابلہ نوبت کارزار کا ہوا اسلام کی
سا سنا رزم و پیکار مین کہاں ایک ڈوش سید ثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام نی اپنی سواری کا ناقہ
صبا رفتار منگایا اوسکی پشت پر جلوہ فرما کی شان سید سکرا سی معرکہ کارزار مین بڑہایا مثال آفتاب
نصف النہار درمیان میدان کہڑی ہوکی آواز بلند سی پکارا ہیبت غضنفری شوکت حیدری سکندری
ساری اولن پر دلونکو لگا رکہا ای امت بیدین ذرا ٹہرو گوش ہوش سی میرا کلام سنو یا اعدای
آنشین قہر خدا سے بچو ثم حمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی فلم یسمع متکلم قط

من تالیہ علیہ السلام الکلام فی الکتاب وسیاتی ذکر بعضہم فیما یاتی من
الکتاب فیما اوردناہ ہہنا کفایۃ فی ذکر النصوص
الثالثۃ علی امامتہ علیہ السلام من الائمۃ
علیہم السلام سوی ما تقدم من ذکر
جملۃ الاثنی عشر ثلاثۃ فصول الفصل
الاول فی ذکر اثبات النص علی امامتہ علیہ
السلام من طریق الاعتبار اما اثبات الدلیل
العقلی و وجوب الامامۃ فی کل زمان
ثم ان عادۃ التکلیف ...

۲۱۵

اصحابہ علیہ السلام من ولدہ القائم
ثبت امامتہ علیہم السلام
حق فیج النص عن اقوال الائمۃ
لا یحتاج معہ فی الامامۃ الی روایۃ النص
و تفاد ما جاء فیہا من الروایات والاخبار
القیام بنفسہ فی قضیۃ العقل و شہود صحیح
الاعتبار علی انہ قد سبق النص علیہ من النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ ثم من امیر المومنین علیہ
السلام ثم من الائمۃ علیہم السلام واحدا بعد واحد
الی ابیہ علیہم السلام ...

ثم ذکر الاخبار الواردة عن آبائه علیهم السلام فی ذلک سوی ما ذکرناه فیما تقدم من الکتاب حذفنا اسانیدها طلباً للاختصار من ارادها فلیطلبها من کتاب اکمال الدین للشیخ ابی جعفر بن بابویه قدس الله روحه فما جاء عن النبی صلی الله علیه وآله فی ذلک ما رواه جابر بن یزید الجعفی عن جابر بن عبد الله الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله المهدی من ولدی اسمه اسمی وکنیته کنیتی اشبه الناس بی خلقاً وخلقاً تکون له غیبة وحیرة تضل فیها الامم ثم یقبل کالشهاب الثاقب یملأها عدلاً وقسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً وروی ابو بصیر عن ابی عبد الله عن ابیه عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله المهدی من ولدی اسمه اسمی وکنیته کنیتی اشبه الناس بی خلقاً وخلقاً تکون له غیبة وحیرة حتی یضل الخلق عن ادیانهم فعند ذلک یقبل کالشهاب الثاقب فیملأها عدلاً وقسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً

چودہویں مجلس شکر آرائی روز عاشورا ادای خطبہ سید الشہدا

قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَبْلَغَ فِیْ مَنْطِقٍ مِنْهُ بعد ازان اوس فرزند وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی مصطفیٰ نے
بلاغت میں حمد و ثنای الہی کا خطبہ پڑہا اور خیر الوریٰ نبی ہدیٰ کی نام پر تحفۂ سلام اور درود بہیجا کہ ایسا
قبل میں کسی گوینده نی ہرگز انشا نہیں کیا تہا اور نہ پہر کبہی ویسا اچہا حق آشنا ساعت میں آئیگا ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ فَانْسُبُوْنِیْ وَانْظُرُوْا مَنْ اَنَا ثُمَّ ارْجِعُوْا اَنْفُسَکُمْ وَعَاتِبُوْهَا فَانْظُرُوْا
هَلْ یَصْلُحُ لَکُمْ قَتْلِیْ وَانْتِهَاکُ حُرْمَتِیْ پہر فرمایا ای گروه پر دغا کیا مجہی بہلادیا اب میری حال و نسب میں
بتوجہ دیکہو میں کون ہوں اپنی گریبان میں منہ ڈالو ذرا نفس شقی کو ملامت کرو آیا جائز ہی کہ ظالم
ستم سی مجہی مارو اور میری حرم محترم و ذریت پیغمبر کو لوٹو حق اہل بیت مصطفیٰ و حرمت رسول کو تم لوگ
نہ کہو اَلَسْتُ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ وَابْنَ وَصِیِّهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَاَوَّلِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُصَدِّقِیْنَ
لِرَسُوْلِ اللهِ آیا میں تمہاری نبی رحمت کی دختر کا خلف اور وصی و ابن عم سید البشر کا پسر نہیں ہوں
جو پہلے سب مومنین سی ایمان لایا حبیب خدا کو تصدیق کیا اوسکا دلبر نہیں ہوں اَوَلَیْسَ حَمْزَةُ سَیِّدُ
الشُّهَدَاءِ عَمِّ اَبِیْ اَوَلَیْسَ جَعْفَرُ الطَّیَّارُ فِی الْجَنَّةِ بِجَنَاحَیْنِ عَمِّیْ آیا تم نہیں جانتی کہ حمزۂ سید الشہدا
میری والد کی چچا ہیں کیا نہیں پہچانتی کہ جعفر طیار بہشت میں پرواز کرنیوالی میری عم باوفا ہیں اَوَلَیْسَ
فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اُمِّیْ اَوَلَیْسَ الْحَسَنُ الْمُجْتَبٰی اَخِیْ کیا فاطمۂ زہرا سیدة النسا بنت محمد مصطفیٰ مادر گرامی
نہیں کیا حسن مجتبیٰ سبط شاہ انبیا میرا برادر ساعی نہیں اَوَلَمْ یَبْلُغْکُمْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ لِیْ
وَلِاَخِیْ هٰذَانِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ کیا تمکو یہ شرف و کرامت کی خبر نہیں پہونچی
حدیث پیغمبری میری اور برادر نامور کی حق میں کہی کہ یہ دونو سردار جوانان اہل جنت میں اور برگزیده
پیاری برگزیده رب العزت ہیں فَاِنْ صَدَّقْتُمُوْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ فَهُوَ الْحَقُّ لَمْ تَتْرُکُوْنِیْ وَلَا تَقْتُلُوْنِیْ
اگر تم نی میرا قول باور کیا ہی تو کیوں قتل پر مجہکو آماده ہو اسکا باعث کیا وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ فَاِنَّ فِیْکُمْ
مَنْ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُ عَنْ ذٰلِکَ اَخْبَرَکُمْ اگر ان باتوں میں فرق جانتی ہو تو اوسی سی جو خبر دینیوالی ہو

۲۱۶

وقال علی بن موسی الرضا علیه السلام ... الخامس من ولدی ... المنتظر ... الامام بعدی ... تجری فیه سنن الانبیاء ... القائم المنتظر ... علیهما السلام ... یملأها عدلاً وقسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً

چودہوین مجلس متحتاج سید الشہدا روز عاشورا

اِسْاَلُوْا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ وَاَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدِ
السَّاعِدِیَّ وَزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَاَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ یُخْبِرُوْکُمْ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا هٰذِهِ
الْمَقَالَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِیْ وَلِاَخِیْ اَمَا فِیْ هٰذِهٖ حَاجِزٌ لَکُمْ عَنْ سَفْكِ دَمِیْ
پوچھو صحابۂ نبوی سے جنہون نے یہ کلام خاتم المرسلین سے سنا ہے اور یہ سب ہماری مرتبہ تو قیر و عزت کے
دیکھا ہے آیا ان فضایل اور بزرگی سے جو حاصل ہے مجھے مانع ہے کوئی بات ایسی نہین جو مزاحم ہو تمکو بہاتی ہیں
فَقَالَ لَهٗ شِمْرٌ هُوَ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ اِنْ کَانَ یَدْرِیْ مَا یَقُوْلُ شمر شریر بولا کہ امام
حسین علیہ السلام عبادت اسکی کرتی ہین اور ہم اونکا کلام نہین سمجھتی کیا کہتی ہین ثُمَّ قَالَ
لَهُمُ الْحُسَیْنُ فَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِنْ هٰذَا اَفَتَشُکُّوْنَ اِنِّیْ ابْنُ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ بعد اوسکے
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ اگر اس مین شبہ رکہتی ہو آیا اس مین بھی کہ مین بنت رسول کا بیٹا ہون
مجھے نہین پہچانتی ہو فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ابْنُ بِنْتِ نَبِیٍّ غَیْرِیْ فِیْکُمْ وَلَا فِیْ
غَیْرِکُمْ واللہ کہ مشرق سے مغرب تک درمیان تمہاری سوای میری کوئی فرزند دختر پیغمبر نہین ہی
اور ساری جہان مین اگر تلاش کرو سبط مصطفیٰ دوسرا کہین نہین وَیْحَکُمْ اَتَطْلُبُوْنِیْ بِقَتِیْلٍ مِنْکُمْ
قَتَلْتُهٗ اَوْ مَالٍ لَکُمْ اِسْتَهْلَکْتُهٗ اَوْ بِقِصَاصٍ مِنْ جِرَاحَةٍ ہای افسوس کہو دامن میری کس گناہ پر پکڑتے ہو
کہ میری تمہارا کوئی عزیز مارا ہے جو اوسکا خون بہا لینے کو میری قتل پر ہجوم کیا ہے یا تمہارا کسیکا مال
تصرف مین لیا ہے یا کسیکا بدن میری ہاتھ سے مجروح ہوا ہے جو اوس قصاص کو اپنی چاہتی ہو
ورنہ بے سبب آل نبی پر کیون دست جفا اوٹھاتی ہو فَاَخَذُوْا لَا یُکَلِّمُوْنَهٗ سب وہ جفا شعار
خاموش ہو رہے جواب امام برحق مین کچھ نہ بولے فَنَادٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا شَبَثَ بْنَ رِبْعِیٍّ
یَا حَجَّارَ بْنَ اَبْجَرَ یَا قَیْسَ بْنَ الْاَشْعَثِ یَا یَزِیْدَ بْنَ الْحَارِثِ اَلَمْ تَکْتُبُوْا اِلَیَّ اَنْ قَدْ اَیْنَعَتِ
الثِّمَارُ وَاخْضَرَّ الْجَنَابُ وَاِنَّمَا تَقْدَمُ عَلٰی جُنْدٍ لَكَ مُجَنَّدَةٍ اور وقت حجت کردگاری

چودھوین مجلس احتجاج سید الشہدا نزول نصرت کا روز عاشورا

کوفہ کا نام لی کی پکارا یا شبث و یا حجار و یا قیس و یا یزید تمنی مجھی نہین لکھا تھا کہ درخت میوہ لرائی ہین
اور سبزۂ بیابان و صحرا لہرائی ہین لشکر اپکی لیی مہیا ہوی ہین جلد آو کہ ہم تمہاری انتظار نصرت مین راہ
دیکھہ رہی ہین فقال لہ قیس بن الاشعث ماندری ما تقول ولاکن انزل علی حکم
من بنی عمک فانہم لن یریدوا بک الا ما تحب قیس بی حمیت بولا مین ان باتون کو
نہین جانتا تمکو مناسب ہی اپنی ابن عم امیر کوفہ و شام کی طاعت کرنا کہ اونسی جو چاہو گی وہ ہوگی
برائی اور مکروہ طبع کی ایذا نہ اوٹھاو گی فقال الحسین علیہ السلام لا واللہ لا اعطیکم
بیدی اعطاء الذلیل ولا اقر لکم اقرار العبید اوس خلیفۂ الہی نی ارشاد کیا بخدا ہرگز
تمہاری ہاتھ مین اپنی جان کو نہین سونپا مردان رذیل سی ذلت گوارا نہین کرتا مثال غلامونکی اقرار
بندگی نہین لاتا ثم نادی یا عباد اللہ انی عذت بربی و ربکم ان ترجمون و اعوذ
بربی و ربکم من کل متکبر لا یؤمن بیوم الحساب ثم انہ اناخ راحلتہ بعد ازان
حافظ و قرآن ناطق نی یہ آیت تلاوت کی اور عنان ناقہ سواری اپنی رفقائی حق کی طرف پھیر کے
ثم ان الحسین علیہ السلام دعا بفرس رسول اللہ المرتجز فرکبہ و عبا اصحابہ
پھر اوس عدم امام حسین علیہ السلام نی مرتجز نام گھوڑا نانا رسول خدا کا منگایا پشت پر سوار ہوکی اپنی لشکر
سعادت اثر مین قدم بڑہایا و روی عن مولانا الصادق علیہ السلام انہ قال
ابی ان یقول لما التقی الحسین علیہ السلام و عمر بن سعد و قامت الحرب
حضرت مولانا صادق علیہ السلام سی یہ حکایت کی ہی جب کربلا مین دونو لشکرکا سامنا ہوا عمر سعد
و امام حسین علیہ السلام سی لڑائی کا سامان کیا انزل النصر حتی رفرف علی راس الحسین
علیہ السلام ثم خیر بین النصر علی اعدائہ و بین لقاء اللہ تعالی رب العزت کی
طرف سی نصرت و ظفر نازل ہوئی اور خلیفہ شاہ نجف کی سر پر مانند پرندہ طیران کرتی رہی عرض کی

چودہویں مجلس روز عاشورا حدیث سید الشہدا مین حرکا انا شہادت پانا

یا مولا ہرگاہ فتح و فیروزی اعدا پر چاہو تو ہو جای اگر تمکو اشتیاق لقای پروردگار غالب ہی تو اسباب شہادت آی فلمّا رأی الحرّ بن یزید انّ القوم قد صمّموا علی قتال الحسین علیہ السلام اوسوقت حر ابن یزید نی جو دیکھا کہ اہل کوفہ قتل امام حسین علیہ السلام پر چڑہائی کرتی ہین اور مستعد انی ہر چند موعظہ کیا وہ اشقیا شرارت سی باز نہین آتی ہین قال لعمر بن سعد ای عمر أمقاتل انت الحسین علیہ السلام قال ای واللہ قتالاً ایسرہ ان تسقط فیہ الرؤوس و تطیح فیہ الایدی پس حر قریب عمر ابن سعد کیا پوچھا ای عمر آیا تو امام حسین علیہ السلام سی لڑیگا اوس شقی نی جواب دیا کہ ہان بہت بڑا قتال کرونگا جو میدان مین سر لوٹتی پہرین اور ہاتہہ تن سی کٹ کٹکی زمین پر گرین قال أفما لکم فیما عرضہ علیکم رضا حر نی کہا جو یہ سید مظلوم غریب مانگتی ہین اوسکا عذر تمہین قبول نہین ہوتا ہی قال امّا لو کان الامر الیّ لفعلت ولکن امیرک قد ابی عمر سعد نی کہا اگر میری اختیار مین فیصلہ ہوتا تو ہر آینہ مین منظور کرتا لاکن تیری امیر کسی طرح نہین مانتا فاقبل الحرّ ومعہ رجل من قومہ یقال لہ قرّۃ بن قیس فقال لہ یا قرّۃ ہل سقیت فرسک الیوم قال لا حر وہان سی مایوس ہوکی اپنی مقام پر آیا اوسکی ہمراہ ایک ہمقوم قرہ ابن قیس کرکے تہا حر نی پوچھا آجکی دن تونی اپنی گہوری کو پانی دیا ہی قرہ بولا کہ ابہی نہین پلایا ہی قال قرّۃ فظننت واللہ انّہ یرید ان یتنحّی فلا یشہد القتال قرہ نی بیان کیا مجہی صاف گمان ہوا کہ چاہتا ہی بہانی سی کنارہ کری تا معرکہ قتال مین حاضر نہی ولو انّہ اطلعنی علی الّذی یرید لخرجت معہ الی الحسین اگر وہ مجہی خبر دیتا جو مین ارادہ کیا تہا ہر آینہ مین بہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین ساتہہ جاتا فاخذ یدنو من الحسین قلیلاً قلیلاً حر آہستہ آہستہ برہ چلی گا اور امام کی طرف چلا فاخذہ مثل الافکل وہی الرعدۃ فقال لہ رجل ما ہذا الّذی اری منک لاکن حر کا ایسا حال تہا کہ چہرہ دیا ہی بہادر کیا حال ہی تیرا فقال الحرّ انّی

چودہوین مجلس روز عاشورا حر کا روبروے سید الشہدا عذر خواہ آنا

وَاللهِ اُخَیِّرُ نَفْسِی بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَوَاللهِ مَا اَخْتَارُ عَلَی الْجَنَّۃِ شَیْئًا وَلَوْ قُطِّعْتُ
وَاُحْرِقْتُ بولا مین میان بہشت اور دوزخ کی اپنی جان کو حیران پاتا ہون واللہ کہ جنت پر کوئی چیز
اختیار نکرون اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کی جلایا جاؤن ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَہٗ فَلَحِقَ بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَقَالَ لَہٗ جُعِلْتُ فِدَاكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَنَا صَاحِبُكَ الَّذِیْ حَبَسْتُكَ عَنِ
الرُّجُوْعِ وَجَعْجَعْتُ بِكَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ پس گھوڑے کو اپنے تازیانہ مارا دوڑا کی قدم امام حسین
علیہ السلام کی نزدیک پہنچا بہت ادب سے تسلیم کو سر جھکایا زبان عذر و ندامت سے کہا ای فرزند رسول خدا
تمہر جان و دل میرا ہو فدا مین وہ بندہ شرمندہ آیا ہون جسنی تمہین گہیر کی پھرنی ندیا یہان لا کی
دشت بلا مین فی الارض عا مین گرفتار محنت کیا وَمَا ظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ یَرُدُّوْنَ عَلَیْكَ
مَا عَرَضْتَہٗ عَلَیْھِمْ وَلَا یَبْلُغُوْنَ مِنْكَ ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃَ میرے گمان مین ہرگز یہ نتہا کہ اہل کوفہ
یون تمسی پھر جائینگی بر ملا ہو کر نہ اونکی پاس تک کچھ نہ لاتا اور کا ہیکو ایسا صدمہ تلف جان و مال کا حضرت کو
دیتا وَاللهِ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ الْقَوْمَ یَنْتَھُوْنَ بِكَ اِلٰی مَا اَرٰی مَا ارْتَکَبْتُ مِنْكَ مِثْلَ الَّذِیْ
ارْتَکَبْتُ وَاِنِّیْ تَائِبٌ اِلَی اللهِ تَعَالٰی مِمَّا صَنَعْتُ فَتَرٰی لِیْ مِنْ ذٰلِكَ تَوْبَۃً واللہ اگر مین
جانتا کہ اس قوم سی آل پیغمبر کو یہ دکھ ہوگا جو حال ابتلا دیکھتا ہون پیش آیا کبھی آگو پھر جانی سی نہ روکتا
اونکی خجالت سی جو ہوا مجھکو پشیمان کیا اب خدا کی درگاہ مین توبہ کار ہون آیا میرا گناہ بخشا جاویگا کہ بہت شرمندہ
ہون فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَعَمْ یَتُوْبُ اللهُ عَلَیْكَ فَانْزِلْ امام حسین علیہ السلام کی
دریای عفو و کرم نی جوش مارا حر کو راہ عدادت سے پھرتی دوستی کا دم بھرتی دیکھا تو فرمایا نعم حبیب توبہ تمہاری
ضرور ہی خدا قبول کریگا جو توبہ کی پس شاہ غریب نوازنی ارشاد کیا ای مہمان تازہ وارد گھوڑے سی اوتر سایہ
لطف مین آل نبی کی تھوڑی سی آسایش کر قَالَ فَاَنَا لَكَ فَارِسًا خَیْرٌ مِّنِّیْ رَاجِلًا اُقَاتِلُھُمْ عَلٰی فَرَسِیْ
سَاعَۃً وَاِلَی النُّزُوْلِ مَا یَصِیْرُ اٰخِرُ اَمْرِیْ حر نی عرض کی مین سوار بہتر ہون پیدل ہی کی حمایت مین

چودہویں مجلس روز عاشورا سید الشہدا پر ہجوم اعدا و شہادت حر با وفا

تمہاری واسطی لڑونگا آخر کار نوبت آیگی جو پشت زین سی نیچی گر کی مرونگا وَنَادٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ
یَا ذُرَیْدُ اُدْنِ رَایَتَکَ فَاَدْنَاهَا ثُمَّ وَضَعَ سَهْمًا فِیْ کَبِدِ قَوْسِهٖ ثُمَّ رَمٰی وَقَالَ
اِشْهَدُوْا اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ رَمَی النَّاسَ اوسوقت عمر سعد نی اپنی غلام کو پکارا کہ ذرا علم حاکم
شام سپہری برابر کر جب وہ شقی بیرق کفر تہ و بکف لایا عمر نحس چلہ کمان میں تیر جوڑ کی بولا تم سب
اخوان الشیاطین گواہ رہنا کہ امام حسین پر مینی پہلی حربہ کیا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَرَمٰی اَصْحَا
بُهُمْ کُلُّهُمْ فَمَا بَقِیَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَصَابَهٗ مِنْ سِهَامِهِمْ محمد بن ابی
طالب سے منقول ہی کہ اوس خونخوار کی پیروی اور طاعت میں ہر ایک نی تیر مارا سپاہ امام حسین علیہ السلام
مانند باران بہار تیر و نکا مینہ برسایا کوئی اصحاب اور اقربا سی حضرت کے باقی نہ تہا جو خدنگ جفا
خطا کار و نکی زخمی نہوا قِیْلَ فَلَمَّا رَمَوْهُمْ هٰذِهِ الرَّمْیَةَ قَلَّ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ وَقُتِلَ فِیْ
هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا ہر گاہ اس کثرت جنود و سپاہ کی سہام کیبارہ تیرباران ہوا
قلیل امام جلیل مین پچاس غازی شہید ہو کی زمین پر گری اس حملہ نی انصار امام ابرار کو اور بہی کم کر دیا
خیمہ حرم محترم مین بہت طاپکا کا شمیان تہا وَقَالَ اِنَّ الْحُرَّ اَتَی الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَیْکَ فَاْذَنْ لِیْ لِاَکُوْنَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ
بَیْنَ یَدَیْکَ راوی کہتا ہی حر نی پاس جا کی رکاب امام حسین علیہ السلام کو بوسہ دیا عرض کی ای
سبط خیر الورا مین اول آپکی مقابلہ کو آیا تہا اب مجہی اجازت دو کہ اول جا کی مارا جاؤں اور
شہید ونمی پہلی رجہی اور تلوار کی پہل کہاؤں فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ فَاصْنَعْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ مَا
بَدَا لَکَ فَاسْتَقْدَمَ اَمَامَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مظلوم کربلا نی فرمایا جو ارادہ ہی کر
اوسی بجا لا حق تجہی رحمت کری خلاصہ حر میدان کربلا وَجَعَلَ یُنْشِدُ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ
وَمَاوَی الضَّیْفِ اَضْرِبُ فِیْ اَعْنَاقِکُمْ بِالسَّیْفِ نزدیک قوم رجز پڑھا کی رجز پڑہا کہ مین

چودہوین مجلس روز عاشورا شہادت باوفا

حر دلاور جری ہون تمہارے مانند تم ہو اپنی تلوار سے تمہاری گردن مارونگا عن خیر من حل
بارض الخیف اضربکم ولا اری من حیف اوسکی حمایت مین جو زمین خیف پر وارد ہوا ہے
لڑونگا اور بے دریغ تم جفا کارونکو قتل کرونگا قال الحصین بن نمیر یا یزید ھذا الحر الذی
کنت تمناہ قال نعم فخرج الیہ فما لبث الحر ان قتلہ حصین ابن نمیر
یزید مرگیا تب بعد اوسکے دیکھ حر کو میدان مین آیا جسکی نمود کا کبھی ارمان تھا وہ بھی اوسکے سامنے جاتا
تماشا کرنا کیا مارا گیا ہون بس حر کی مقابلہ کو آیا ابھی سیدھا ہونے پایا کہ حر نے اوس شقی کو فی النار کیا
وقتل اربعین فارسا وراجلا فلم یزل یقاتل حتی عرقب فرسہ وبقی راجلا
وھو یقول حر فی جوش تہور وشجاعت مین چالیس پیادہ و سوار کو مارا دلیرانہ پے در پے حملہ کرتا
تا آنکہ ایک نامردی شقی نے آکر گھوڑے کو پی کیا حر پیادہ ہوکی مانند شیر اور پلنگ داد جنگ دیتا اور افتخار مین
اظہار نام و ننگ سے دوسرا رجز پڑھتا انی انا الحر ونجل الحر اشجع من ذی لبد ھزبر ولست
بالجبان عند الکر لکنی الوقاف عند الفر ثم لم یزل یقاتل حتی قتل رحمۃ اللہ
علیہ وہ جرار بہت سے اعدائے دین سے حرب و ضرب مین مصروف رہا تا آنکہ کثرت جراحات نیزہ و تلوار سے
شہید ہوکے زمین پر گرا فاحتملہ اصحاب الحسین علیہ السلام حتی وضعوہ بین یدی
الحسین وبہ رمق اصحاب امام حسین علیہ السلام نے دوڑ کے اوٹھا لیا اور حر کو لا کے سامنے حضرت کے
خاک مقتل پر لٹا دیا ابھی اوس دلاور کے بدن مین رمق جان باقی تھی آنکھین کھولکے نگاہ یاس او رحسرت سے
عرض کی اے مولا آیا میری جانبازی سے راضی ہوے تب حضرت نے دردناک صدا کی فجعل الحسین علیہ
السلام یمسح وجہہ ویقول انت الحر کما سمتک امک وانت الحر فی الدنیا
وانت الحر فی الآخرۃ امام عرش مقام کہ تو بیٹھ زمین پر اور اوسکے دست مبارک سے خاک و خون
حر کا پونچھکے کہا بیشک تیری مادر نے نام رکھا تو حر یعنی آزاد ہے دنیا و آخرت مین نجات پائیگا

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ وقد روی ... [illegible]

عبد الرحمن بن ابی نجران عن ... [illegible]

... یقول ان فی القائم سنۃ من یوسف ... [illegible]

مجلس ہفدہم میں فضائل انصار با وفا جبال یا وران سید الشہدا

شادی و مرثاہ من اصحاب الحسین علیہ السلام وقیل بل مرثاہ علی بن الحسین علیہما السلام یا تم حزین شرط اندوہ اور قلق سی اصحاب امام حسین علیہ السلام فی مرثیہ پڑھا اور دوسری روایت میں ہی کہ سید سجاد نی چند شعر نوحہ و رقت کو انشا کیا + نظم مولفہ

حرکی غمسی کیا اصحاب نی ماتم برپا + دشت میں نالہ و فریاد کا پہیلا چرچا + نوحہ گر جن و ملک ... اکی عزا میں بیٹہی ہر طرف حسرت و اندوہ سی تہا حشر بپا + مومنو غور کرو رتبۂ انصار حسین احمد و حیدر و زہرا نی کہا صل علی آل یاسین + جو دل سی فدا ہوتا ہی اوسکی قرآن میں کرتا ہی خدا مدح و ثنا + قدم شاہ پہ جسنی او تارا ناظر + بند اندوہ سے دارین میں آزاد ہوا

مجلس ہیجدہم بیان کثیر العبادت کے عبارت سے مشہور یاران سید الشہدا کے فضائل و شہادت

رباعی یارب خلاق مہر و ماہی توہی + بخشندہ تاج و تخت شاہی تو ہی + بی منت و بی سوال بی استحقاق + دیتا ہی جسکو یا الہی تو ہی + رباعی پتلی کی طرح نظر سی مستور ہی تو + آنکہیں جسی ڈہونڈہتی ہیں وہ نور ہی تو + قربت شہ رگ سی اور اوسپر یہ بعد + اللہ اللہ کسقدر دور ہی تو + رباعی گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہی + بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی + ہر رنگ میں جلوہ ہی تیری قدرت کا + جس پہول کو سونگہتا ہوں بو تیری ہی + رباعی ممکن نہیں عبد سی عبادت تیری + جود و کرم و سخا ہی عادت تیری + صحرا صحرا ہیں گرچہ عصیان میری + دریا دریا مگر ہی رحمت تیری + تمہید بکا فضایل انصار سید الشہدا و مراتب احبا و اولیای خدا و باعث جوش دلہا سعادتمند معاونان و اقربای مظلوم کربلا کی قامت پر جامۂ محمود وفا رسا تہا کہ یاران خاتم انبیا و تابعان شاہ اولیا نی ایسا حق خدمت ہرگز ادا نہیں کیا وہ غنیمت اموال کی امید حصول پر جہاد کو جاتے تہی میں حکومت بلاد کی قدم نصرت اور امداد و بڑہاتی ہمیشہ نام خدا سی ہمراہ رسول و آلہ کی

[illegible]

پندرہویں مجلس فضائل رفقای سید الشہدا

لڑتی غلام وکنیز بناتی جوزن وفرزند خوش جمال کفار کی پکڑتی روز جنگ پانی موجود کھانی پینی
کھاتی جب کبھی غزاو سفر میں مرتی درجہ شہادت پاتی پیغمبر جنازون پر نماز پڑہکی عزت سے دفناتی
عیال و اطفال کو اونکی پرسا دیتی نان ونفقہ پہنچاتی سائر صحابہ مدح وثناکی ادعیۂ مغفرت اور قرآن
سناتی برسم فاتحہ سوم وچہلم کو عزا وسوگ میں بجالاتی شعر میان ماہ من تا ماہ گردون تفاوت
از زمین تا آسمان ست لاکن سلطان بی سپاہ کی پیروُون پر مین نثار ہمراہیان مولا کی ہمت پر
جن وانس کو اقرار کہ ہر ایک غازی نی معرکۂ عاشورا مین جان وجہان سی ہاتہہ اوٹہایا دنیا و مافیہا
چہوڑی داعیۂ حمایت پر امام کی قدم ٹہرایا دفع اذیت مین حرم نبی کی ہر دم جینی سی بیزار تہی قربت
رفاقت مین آقا کی مرنی پر طیار تہی بہوک پیاس مین زخم کہانی سی اونکی مونہہ نہ پہرتی خاک وخون مین
لوٹنی کو ایک دوسری پر سبقت کرتی کتاب انیس العبادت مین ملا دربندی فرماتی ہین تائید قول پر
اسناد حدیث وروایات لاتی ہین فی ریاض الجنۃ ان حواری سید الشہداء وانصاره
اعاظم اولیاء اللہ الذین قال رسول اللہ فی شانہم مدرستی کہ حواری اور انصار سید الشہدا
بڑی اولیای خدا ہین کہ اونکی شان مین رسولخدا مدح سرا ہین ان اولیاء اللہ سکتوا فکان
سکوتہم ذکرا ونظروا فکان نظرہم عبرۃ تحقیق کہ اولیاء اللہ ہر گاہ ساکت رہتی ہین
تو اونکی خموشی مین ثواب ذکر ملتا ہی اور جب امور یا وجب مین نظر کرتی ہین ہر مشاہدہ سی حال
عبرت کہلتا ہی ونطقوا فکان نطقہم حکمۃ ومشوا فکان مشیہم بین الناس برکۃ
جو وہ بولتی ہین ہر کلام سی اونکی حکمت نکلتی ہی اگر راہ چلتی ہین قدم سی درمیان خلایق برکت ہوتی ہی
لولا الاجال التی قد کتبت علیہم لم یتقروا ارواحہم فی اجسادہم خوفا من العذاب
وشوقا الی الثواب الحدیث اگر نہوتی ہین وہ اجلین جو بتقدیر قدرت ہی اونپر مقدر کی گئین ہر آیینہ
ارواحین اونکی اجساد مین خوف عذاب اور شوق ثواب سی قرار نہ لیتین ایضا ان الصدوق

اللہم عرفنی نفسک فانک ان لم تعرفنی نفسک لم اعرف رسولک اللہم عرفنی رسولک فانک ان لم تعرفنی رسولک لم اعرف حجتک اللہم عرفنی حجتک فانک ان لم تعرفنی حجتک ضللت عن دینی

قال یا زرارۃ لا بد من قتل غلام بالمدینۃ قلت جعلت فداک الیس یقتلہ جیش السفیانی قال لا ولکن یقتلہ جیش بنی فلان یدخل المدینۃ فلا یدری الناس فی ای شیء دخل فیأخذ الغلام فیقتلہ فاذا قتلہ بغیا وعدوانا وظلما لم یمہلہم اللہ عز وجل فعند ذلک فتوقعوا الفرج

۲۲۳

[illegible]

پندرہویں مجلس فضائل خاصان خدا مرتب شہدا

قد روی مرفوعا الی النبی قال اتدرون ما غمی و فی ای شیء تفکری والی
اشتاق قال اصحابه لا یا رسول الله ما علمنا بهذا اخبرنا بغمک و تفکرک
و تشوقک شیخ صدوق نے مرفوع روایت کی ہے اس قول کی رسول علیہ السلام سے نسبت دیکے
فرمایا حاضرین کو تم جانتے ہو مجھے کیا غم اور فکر و شوق کس کا ہے عرض کی ہمیں نہیں معلوم ارشاد کرو
جو غم و فکر و شوق آپکا ہے ثم تنفس فقال هاه شوقا الی اخوانی من بعدی فقال ابو ذر
یا رسول الله السنا اخوانک پھر حضرت آہ سرد بھر کے بولے بس تمنا ہے اپنے اخوا کی جو میرے
بعد ہونگے ابو ذر نے کہا اے خیر الوری کیا ہم نہیں ہیں آپکے برادران ایمانی سے جو وہ لوگ پیارے ہیں
آپکو ساری جہان سے فقال لا وانتم اصحابی واخوانی یجیئون من بعدی
شانهم شان الانبیاء قوم یفرون من الآباء والامهات ومن الاخوة والا
خوات ومن القرابات کلهم ابتغاء مرضات الله جواب دیا تم ہمارے نہیں اصحاب ہو اخوان
پیچھے ہونگے انکی ایسی شان مانند انبیاء دکھائینگی ایسے اشخاص وہ ہیں جو ماں باپ اور بھائی بہن قرابتی
رشتہ داروں خدا میں کنارہ کیا حب الہی میں اپنی سب کی الفت کو چھوڑ دیا یترکون المال لله و
یذلون انفسهم بالتواضع لله لا یرغبون فی الشهوات و فضول الدنیا دولت
پروردگار کی مال و دولت سے ہاتھ اٹھائینگے جان و نفس کو ذلت سے تواضع میں جھکائینگے نہ خواہش
رغبت فضول دنیا سے کرینگے قناعت و زہد کا بار و لے رہینگے یجتمعون فی بیت من بیوت الله
کانهم غرباء تراهم محزونین لخوف النار وحب الجنة مسجد گھر حق کی صورت غربا
وہ ہونگے دیکھنا خوف نار دوزخ اور حب جنت کا غم کھائینگے فمن یعلم قدرهم عند الله
لیس بینهم قرابة ولا مال یعطون بها بعضهم لبعض من الابن علی الوالد
والوالد علی الولد کون جانے انکی قدر و منزلت جو نزدیک رب العزت ہے آپس میں رشتہ قرابت

عبادة الله و ذلك الغيبة في الطول الطول ... عند العبد الصالح من غير تسبيب او حجب ... ذلك الا بحيلة الاستدلال به على غيب ... القائم وقت ليقطع بذلك حجة المعاندين ... لئلا يكون للناس على الله حجة فيها المرتاب ... مما حكي عن الصادق عليه السلام في ... الغيبة و مما جاء فيه عن ابي الحسن موسى بن ... جعفر عليه السلام في مثله كان رواه سعد بن ... عن علي بن جعفر عليه السلام عن محمد بن علي ... عبد الله عن الحسن بن علي بن جعفر عن اخيه ... عن ابيه عن جده عن علي بن جعفر قال اذا فقد الخامس ... موسى بن جعفر عليه السلام قال اذا فقد الخامس من ولد السابع فالله الله في اديانكم ... فانه لا بد لصاحب هذا الامر من غيبة ... عنها يا اخي انما هي محنة من الله عز وجل امتحن ... بها خلقه ... لو علم اباؤكم و اجدادكم دينا اصح من هذا ... لاتبعوه ...

[illegible]

٢٣٥

... عن ابيه عن صالح بن ابي الاسود عن علي بن ابراهيم بن هاشم ... عبد الرحمن قال دخلت على موسى بن جعفر عليه السلام فقلت له يا ابن رسول الله انت القائم بالحق فقال انا القائم بالحق ولكن القائم الذي يطهر الارض من اعداء الله و يملؤها عدلا كما ملئت جورا و ظلما هو الخامس من ولدي له غيبة يطول امدها خوفا على نفسه ... فطوبى لشيعتنا المتمسكين بحبلنا في غيبة قائمنا الثابتين على موالاتنا والبراءة من اعدائنا اولئك منا و نحن منهم قد رضوا بنا ائمة و رضينا بهم شيعة فطوبى لهم ... هم والله معنا في درجتنا يوم القيامة ... و مما حكي عن الرضا عليه السلام في ذلك ما رواه ... محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ايوب بن نوح قال ...

پندرہوین مجلس فضائل خاصان حضرت امام قائم شیعیان

خالق سے وصلت ہی کچھ مقدور نہوگا ایک دوسریکو دین باہم شفقت اور مہربانی ایسی کہ پدر و فرزند کی
چاہت پر فایق ہین ہاہ شوقا الیہم و یفرعون انفسہم من کد الدنیا و نعیمہا
بنجاۃ انفسہم من عذاب الابد و دخول الجنۃ لمرضات اللہ واہ کیا محاو شتیاق
اونکا جذبہ ملاقات سے زیادہ بڑھا اونکی دلونکو تلاش نعمت اور پیدایش لذت دنیا سی فراغت ہے رضای
مولا کا دہیان فکر نجات جہنم اور تمنای بہشت کرتے ہے واعلم یا ابا ذر ان للواحد منہم
اجر سبعون بدریا واحد منہم اکرم علی اللہ من کل شیئ خلق اللہ علی وجہ
الارض ای ابا ذر جان تو کہ اونمین ہر ایک شخص کا مرتبہ اجر جہاد مین ستر غازیان بدر کی برابر ہے
اور ہر واحد کا درجہ عزت پیش پروردگار ساری خلقت دنیا سی عزیز تر ہی قلوبہم و عملہم للہ
اونکی دل نور معرفت الہی سی روشن ہین اور عمل واسطے بی نیاز کی حسن ہین لو مرض احدہم
فضل عبادۃ الف سنۃ صیام نہارہا و قیام لیلہا لو ان احدا منہم اذا
مات فکانما مات من فی الدنیا من فضلہ علی اللہ اگر ایک روز ان مین سی کوئی
بیمار ہو تو شرف عبادت ہزار سال کا پائی جو دن کو روزہ رکھی شبکو بیداری مین قیام نماز بجا لاتی
ہرگاہ ایک شخص اوس گروہ کا قضا سی فوت ہو جائی تو قرب و منزلت الہی کی سبب گویا سب
خلق دنیا فی مرتبہ او ہای لو ان احدہم یوذیہ قملۃ فی ثیابہ فلہ عند اللہ اجر
اربعین عمرۃ و اربعین حجۃ و اربعین غزوۃ و عتق اربعین نسمۃ من ولد
اسمعیل اگر کسی ایک آدمی کو اونمین سی کپڑونکی جون ستائی تو خدا سی چالیس عمرہ و حجہ و غزوہ
آزادی اولاد اسمعیل کا اجر پائی و یدخل واحد منہم اثنا عشر الفا فی شفاعتہ
اونکا مرتبہ قرب ذوالجلال مین ایسا ہوگا کہ ہر واحد کی شفاعت سے بارہ ہزار گناہگار آمرزیدہ و بخشے
خدا کو جاوینگی لو ان احدا منہم اشتہی شہوۃ من شہوات الدنیا فیصبر ولا یطلبہا

پندرہوین مجلس فضائل خاصان حضرت امام شہدا

کان لہ من الاجر بذکراھلہ ثم یغتم و یتنفس کتب اللہ بکل نفس الفی الفی

حسنۃ و محی عنہ الف الف سیئۃ و رفع لہ الف الف درجۃ اگرکسی کو اوس

جماعت سے خواہش ہو کسی اسباب دنیا کی لاکن نہ ملنی پر صبر کری او طلب چھوڑ دی ایسی ہی بندہ

شایستہ کی لیئی اجر و ثواب ہے کہ اہل و عیال خواہشمند ہون اور جو میسر نہ آئی تو غم کہای اور آہ بھرے

پس لکہا جای نامہ عمل مین واسطی اوسکی عوض ہر سانس اور ایک ایک دم کی دو ہزار ہزار حسنہ اور محو ہو

ہزار ہزار سیئہ اور بلند کرین ہزار ہزار درجہ رضا و تقرب حق تعالی کو لو ان احدا منہم یصبر مع اھلہ

لایقطعھم و یصبر فی مثل جوعھم و فی مثل غمھم کان لہ من الاجر کاجر سبعین ممن

غزا معی غزوۃ تبوک ایک اون مین سی جو اپنی یارونکی صحبت نچھوڑی محنت پر صبر کری مثل انہ

مثل رفقا بھوک اور پیاس کا درد سہی غم کہاتا اور الم اوٹہاتا ہی اوسکا اجر مانند ستر غازی کی ہی جو

میری نصرت کو تبوک مین کفار سی لڑی شہادت پاکی مزار سعادت و رحمت مین گری الی ان قال

ثم قال المقصر منہم افضل عند اللہ من الف مجتہد من غیرھم تا کہ راوی نی ذکر کیا کہ

نبی الوری نی کہا مقصر او نمین سی افضل ہی پیش خدا ہزار مجتہد سی اونکی سوا یا ابا ذر نومھم

عبادۃ و فرحھم تسبیح و نومھم صدقۃ و انفاسھم جہاد و ینظر اللہ الیھم فی

کل یوم ثلاث مرات ای اباذر ہنسی اور خوش طبعی اونکی عبادت ہے سرور خاطر نا شاد ہے

اور طاعت ہے سونا اونکا وہ ہی یاد معبود مین برابر صدقات ہے اور سانس لینا گہڑی گہڑی جہاد کی مثل

حسنات و خیرات ہین تین مرتبہ نظر لطف سی اونکو رب رحیم دیکہتا ہی اوقات مین مغفرت نزول رحمت سی

دامن بھر دیتا ہی یا ابا ذر انی الیھم لمشتاق ثم غمض عینیہ و بکی شوقا فرمایا ای

اباذر مین اونکا بہت مشتاق ہون ازردہ جان درد فراق ہون پس آنکھین بند کین اور حسرت کی جوش سی

محبت اور ذوق کی غلبہ سی انسو بہائی ثم قال اللھم احفظھم و انصرھم علی من خالف

۴۲۶

گیارہویں مجلس فضائلِ خاصانِ خدا مراتبِ شہدا

عَلَیْہِمْ وَلَا تَخْذُلْہُمْ وَاَلْحِقْنِیْ بِہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ پھر حضرت نے کہا بار الٰہا اونکا حافظ رہنا روز ہجوم محنت اعدا پر نصرت
حمایت کرنا جفا کاروں کی ہاتھ سی پامال نہ ہوں دنیا بلا اور بیکسی میں تو اپنی کرم سی خبر لینا و یاست میں
سبکو مجھسی ملانا میری چشم نور دیدار سی روشن فرمانا پس یہ آیت تلاوت کی مرتبہ شہدا سی بشارت دی
اَیْضًا رُوِیَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ وَصْفِ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ قَالَ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدًا مِنْہُمْ وَضَعَ جَبِیْنَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَقُوْلُ اٰہٍ فَبَاکِیْ
مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ السَّبْعِ لَرَحِمْتُہُمْ عَلَیْہِ دوسری حدیث میں ابوذر نی روایت کی ہی کہ رسولِ خدا نی
مومنین کی صفت کہی ہی اگر ایک محبِ الٰہی اپنی پیشانی تضرع و زاری میں زمین پر جھکائے بلا اور ستم
مخالفین سی آہ کا نعرہ زبان پر لائی ہر ہفت آسمان کی ملائکہ رونی سی چلاتی ہیں رحم اور شفقت میں بھر آ
ہو جاتی ہیں فَقَالَ اللّٰہُ یَا مَلَائِکَتِیْ لِمَ تَبْکُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا فَکَیْفَ
لَا نَبْکِیْ وَوَلِیُّکَ عَلَی الْاَرْضِ وَیَقُوْلُ فِیْ وَجَعِہٖ اٰہٍ اوسوقت اللہ تعالیٰ خطاب باری کا
ای ملائکہ میری کیوں روتی ہو کہینگی یا رب اور مالک ہماری کسطرح آنسو نہ بہائیں کہ دوست تیرا خاک
پیچ پہ کہی اپنی دردی آہ کرتا ہی سماعت نالۂ مومن کی ہمیں چین نہیں رہتا ہی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا مَلَائِکَتِیْ
اَشْہَدُوْا اَنْتُمْ اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ عَبْدِیْ بِالَّذِیْ یَصْبِرُ بِالشِّدَّۃِ وَلَا یَطْلُبُ الرَّاحَۃَ
پس فرماتا ہی تبارک و تعالیٰ ای ملائکہ میری تم گواہ رہنا کہ میں اپنی بندی کی اس فعل سی بہت راضی ہوا
جو وہ شدت محنت میں راحت کو نہیں مانگتا فَیَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ یَا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا لَا یَضُرُّہُ
الشِّدَّۃُ بَعْدَ لَکَ وَوَلِیُّکَ بَعْدَ اَنْ تَقُوْلَ ہٰذَا الْقَوْلَ ملائکہ عرض کرینگی ای خدا ہمارے
آقا صاحب تو نی حق عبد میں ایسا ارشاد کیا تو پھر درد و بلا و زحمت اس بندی کو نقصان و ضرر کچھ
بھی ہرگز نہ دیگا فَیَقُوْلُ یَا مَلَائِکَتِیْ اِنَّ وَلِیِّیْ عِنْدِیْ کَمِثْلِ نَبِیٍّ مِنْ اَنْبِیَائِیْ

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جسکو اکسیر العبادت سے لکھا

ولو دعانی واستشفع فی خلقی شفعت فی اکثر من سبعین الفا حضرت بار تعالی
جواب دیگا ای فرشتگان ملاء اعلی یہ دوست میرا رتبہ میں ہی شامل نبیا اگر دعا مانگی شفاعت
خلقت کی قبول کروں اور ستر ہزار سی زیادہ اوسی بخشدوں اشار الیہ رسول اللہ علیہ
وآلہ السلام بقولہ ان للہ شرابا لاولیائہ اذا شربوا سکروا واذا سکروا
طربوا واذا طربوا طلبوا وجدوا الحدیث اور یہی سرور کائنات نے صفات مومنین پر
اشارہ کیا ہی حدیث میں اپنی صحابہ کو فرمایا ہی ایزد غفور کی شراب طہور واسطی اولیای مذکور کی
جب یہ پین مخمور ہوں نشہ میں آکی طرب اور ذوق سی چور ہوں ہرگاہ نشاط بیخودی کا وفور ہو اسکو
طلب کریں تا جلوہ ظہور ہو جو ڈھونڈہیں وہیں پاویں دولت وصال میں سب گذر جاویں
ایضا فاعلم انک قد عرفت ان شہداء کربلا وحواری سید الشہداء لم
یسبقہم سابق ولا یلحق بہم لاحق من السعادۃ العظمی ومکارم الاخلاق
الحسنی ارباب صدق وصفا جانیں اصحاب ہمو واضح ہائیں کہ شہدای کربلا حواری سید الشہداء نے
سعادۃ عظمی اور مکارم حسنی میں وہ درجہ پایا کہ سابق اور لاحق میں کوئی برگزیدہ اونکی رتبہ کو نہیں
پہنچا وقد عرفت انہم بلغوا رتبۃ العصمۃ لیلۃ عاشورا وانہم کانوا من
اعاظم اہل المشاہدۃ والمکاشفۃ تحقیق کہ جانا تمنی وہ جو لوگ شب عاشورہ تمام
عصمت پر فائز ہوئی اور اعلی تصفیہ نظر میں اہل مکاشفہ سی گذری اسرار الہی کو آشکار دیکھا
حجاب بیچون کا راز اونپر کہلا وقد عرفت سر قول رسول اللہ فی شانہم انہم
لا یجدون الم مس الحدید پیغمبر خدا کی ارشاد سی پتہ چلا ہی کہ اونکی شان میں پیالہ بادہ
الفت نے ایسا سرمست کیا ہی جو زخم تیغ وخنجر فولادی دکھ اور الم نہیں دیا ہی نقد جان اور مایۂ گرانی
پر ذخیرہ شرف وکرامت مول لیا ہی وھکذا یسر امر الامام التوق الطاہرات البنات

۴۲۹

عبد الله بن احمد الموصلی عن الصقر بن ابی
دلف قال لما حمل المتوکل سیدنا ابا
الحسن علیه السلام جئت اسأل عن خبره
قال فنظر الیّ حاجب المتوکل فامر ان ادخل
الیه فادخلت الیه فقال یا صقر
ما شأنک فقلت خیر ایها الاستاذ فقال اقعد
قال الصقر فاخذنی ما تقدم وما تأخر
وقلت اخطأت فی المجیء قال فوحا الناس
عنه ثم قال ما شأنک وفیم جئت
جئت تسأل عن خبر مولاک لعلک
مولای مولای امیر المؤمنین فقلت له ومن
مولاک هو الحق لا تحتشمنی فقال اسکت

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکھا

الہاشمیات بخروجهن من الخیام وقد خرجن مشجعات ایاهم قائلات یا
حملة التنزیل ویا اهل الغیرة والحمیة حاموا عن حریم رسول الله وحریم
امامکم اور ایسا ہی بعید ہی قول ہیں امام کی جو روز عاشورا عورات طاہرات اور بنات ہاشمیات گہو
آئیں اصحاب و انصار کے روبرو خیموں سے باہر نکل آئی تاکہ صف مجاہدین میں کھڑے ہو کر غل مچانی کہ وہ
بیبیاں فاطمہ زہرا کی بڑہا و دیتی آئیں اے حاملان تنزیل و غیرت و حمیت والو حملہ کرو یہ کہتی چلائیں
اہلبیت رسول کی طرف وہ بیبیاں آگے چلو حمایت امام و عترت آقا کی واسطے اعدا سی لڑو ایضاً
وقد کان الائمة المعصومون یبکون علیهم ویامرون الشعراء بانشاد
القصائد فی شانهم لیقرء وها فی مجالس ذکر مصائب آل الرسول کیا درجہ عظیم ہی
اونکا جو آئمہ اطہار حال زار پر سبکی روتی تھی شعرا کو انشای مرثیہ اور قصاید شان میں اونکی حکم دیتی
تاکہ مجالس عزا میں اولاد نبی کی پڑہیں جان نثاران سید الشہدا کی صفات اونکا خلق میں پڑہیں
وهذه الطریقة باقیة الی الان عند معشر العرب من اهل البلاد والقری
والبدویین فان رثاتهم وشعراتهم یقرءون فی مجالس ذکر المصائب القصائد
المتضمنة لاوصاف الشهداء وشیمهم وصبرهم عند الشدائد یہی طریقہ
اب تک درمیان اہل بلاد و قریہ و اعراب بدو جاری رہا ہی کہ مرثیہ خوان شعرا ہی بزم مصیبت میں
اونکی قصاید کو اوصاف شہدا سی پڑہا ہی جو شدت بلا میں صبر کیا اور سکا چرچا اسمیں پہیلاتی ہیں
ذکر مناقب اور بحث مجاہدین کو روتی پیٹتی سناتی ہیں وبذلهم مهجهم دون الامام
وعدهم القتل بین یدیه احلی من العسل والذ من اعتناق الحور العین الی غیر
ذالک روبروی امام جو یاری اور نصرت میں زندگی سی ہاتھ اوٹھایا اور وہ مزہ شہادت سی میٹھا
معانقہ حور العین پر فوقیت پایا مرقع ہیں وہ داد شجاعت دی کہ قیامت تک نام زندہ رہا +

علی والائمة من بعده الحسن والحسین والثالث علی بن الحسین
ومحمد بن علی وجعفر بن محمد ...

پندرہوین مجلس فضائل شہداے کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکہا

دین کی سپر حمایت اپنی سینہ پر لی جو تیغ نصرت سے پر لقعود و قیام کا بند ہا مروی فی کتاب المقتل

للمحدث الحاذق ابن عصفور البحرانی قد قتل من الاعداء والکفار خمسۃ

وعشرین الفا من الاعداء غیر المجروحین بید العباس کما نقل بیناہی ابن عصفور بحرانی

جو بڑی محدث تہی لکہا ہی کہ اعدا سے پچیس ہزار کفار کو سواے مجروحین کی عباس غازی نی مارا ہی

وقد قتل سائر المستشہدین بین یدی الامام من العترۃ الہاشمیۃ خمسۃ

وعشرین الفا سایر شہدا و عترت رسولخدا بنی ہاشم سے جو امام کی طرفدار جاکی لڑے اونکی مقتول

کئی ہوی ہی پچیس ہزار نابکار ہی وقد قتل الامام ثلاثۃ مائۃ الف وثلاثین الفا

بتحقیق کہ امام حسین علیہ السلام جب ذوالفقار نکالکی متوجہ برزم و پیکار ہوی ضرب دست حضرت سے تین

لاکہہ اور تیس ہزار اشرار دار البوار گئی وکان عدد جمیع عسکر ابن زیاد اربع مائۃ الف

وستین الفا اور بی سب لشکر ابن زیاد کا جمعیں کیا ہی تو چار لاکہہ اور ساٹہہ ہزار پیادہ و سوار

لکہا ہی فلم یبق منہم بعد انقضاء المعرکۃ الا ثمانون الفا بعد ختم لڑائی کی جو اشقیا باقی رہی

وہ شمار میں اسی ہزار باقی تہی ونقل عن ذلک الکتاب ان بعض اولاد الطغام لما اتا

فی مجلس یزید ان الحسین جاء فی نفر من اصحابہ وعترتہ اور اوسی کتاب سے نقل کیا

کہ بعض وفی واحمق فی مجلس یزید مین کہا ہی کہ امام حسین علیہ السلام جب کربلا مین آئی تہوڑی لوگ

صحابہ و اقربا کی اپنی ساتہہ لائی فحملنا علیہم وکان یلوذ بعضہم بالبعض فلم یمض

ساعۃ الا قتلناہم عن آخرہم پس ہماری لشکر نی اونپر ہجوم اور غلبہ کیا اونہون نی خوف مرگ سی

ایک دوسری کی پناہ مین سہارا لیا ابہی تہوڑی دیر نہ گذری پائی جو سب ماری گئی صفائی اوسکا

فتح ہمکو نظر آئی قالت الصدیقۃ الصغرا زینب سلام اللہ علیہا ثکلتک الثواکل

ایہا الکذاب ان سیف اخی الحسین علیہ السلام یترک فی الکوفۃ بیتا

٤٣١

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جسکو کتاب اکسیر العبادت سے لکھا

لِالْاَوْفِیَه بِالِیٍ وَ بَاکِیَةٍ وَ نَائِحٍ وَ نَائِحَةٍ صِدِّیقَه صُغری زینب خاتون علیہا السلام
جواب دیا ای کذاب بچھی رو بین سٹی والی نازل ہو قہر خدا میری بہائی حسین علیہ السلام کی تلوار نی اپنا
لہو بہایا جو میدان رزم کو تمہاری لاشون سی بہرا پایا اور شہر کوفہ مین کوئی محلہ اور گہر باقی نہین بچایا
کہ جسمین ماتم اقرباسی رونا اور نوحہ کا شور نہین مچا [25] اَیْضًا عَنْ بَصَائِرِ الدَّرَجَاتِ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَوْضِ فَقَالَ حَوْضٌ مَا بَیْنَ بُصْرٰی اِلٰی
صَنْعَاءَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهُ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ بصائر الدرجات مین عبد اللہ ابن سنان سے
روایت کی ہی اونہون کہا مینی ابا عبد اللہ ثانی سی کیفیت حوض کی پوچھی ہی فرمایا کہ مابین بصری تا صنعا یمن
تو چاہتا ہی کہ اوسکو دیکہی میں نی عرض کی ہان مین اپنی دل و جانسی تیرے فدا ہون مجھی آرزو ہی کہ اوسکی
دنیا مین زیارت کرون فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَخْرَجَنِیْ اِلٰی ظَهْرِ الْمَدِیْنَةِ حضرت نی اوسکی میرا ہاتھ
پکڑا پشت شہر مدینہ جاکی قدم والا ثم اٹھا ثُمَّ ضَرَبَ بِرِجْلِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی نَهْرٍ یَجْرِیْ لَا یُدْرَکُ
حَافَّتَاهُ اِلَّا الْمَوْضِعُ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ قَائِمٌ فَاِنَّهٗ شَبِیْهٌ بِالْجَزِیْرَةِ وہان پای عرش فرسا
زمین پر مارا ناگاہ تختہ خاک شق ہو کی بہتا پانی نہر کا نظر آیا اوسکا پایان اور کنارہ معلوم نہوتا الا جہان
ہم کہڑی تہی بالکل جزیرہ سا دکہائی دیتا فَاِنِّیْ کُنْتُ اَنَا وَ هُوَ وُقُوْفًا فَنَظَرْتُ اِلٰی نَهْرٍ یَجْرِیْ جَانِبُهٗ
هٰذَا مَاءٌ اَبْیَضُ وَ مِنْ جَانِبِهٖ هٰذَا لَبَنٌ اَبْیَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَ فِیْ وَسَطِهٖ خَمْرٌ اَحْسَنُ
مِنَ الْیَاقُوْتِ مین ہمراہ جناب کہڑا حیران او رنگران رہا کہ ایک تماشا قدرت کا دیکہا کہ ایک طرف سے
پانی صاف بہتا کہ سفید و سر و چمکتا جاتا دوسری جانب مانند برف دودہ جاری تھا اور درمیان
بادہ سرخ برنگ یاقوت موج مارتا فَمَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ تِلْكَ الْخَمْرِ بَیْنَ اللَّبَنِ وَ الْمَاءِ
جو کبہی دنیا مین شہر اوسی خمر سی بہتر نہین پائی کہ آب و شیر کی وسط مین حیرت افزا مجکو نظر آئی فَقُلْتُ لَهٗ
جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ اَیْنَ یَخْرُجُ هٰذَا وَ مَجْرَاهُ مین بولا تیرے فدا ہون اسکا منبع اور جاری آمد

پندرہویں مجلس فضائل رفقا و صحابی سید الشہدا و ذکر حوض ما بین صنعا

کہاں ہیں ان نہر کا پانی کدھر سے آتا اور انتہا کون مکان ہے فقال هذه العيون التي ذكرها
الله تعالى في كتابه انها في الجنة عين من ماء وعين من لبن وعين من خمر تجري
في هذا النهر فرمایا یہ وہ چشمہ سار کہ جسے نکالا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ بہشت میں
پانی اور دودھ اور شراب کی ایک جو ہے اور محبان ساقی کوثر کو روز محشر میں پینا اسکا ہے گفتگو ہے وَدُنَيْتُ
حافته عليه شجر فيه جوار معلقات برؤسهن ما رايت شيئا احسن منهن الا
اور کناروں میں درختوں کی قطاریں سبز و خرم دیکھیں خوبصورت حوریں جو کبھی وہم و گمان میں نہ گذریں تھیں عورتیں
جو انکے ہیں نظر پڑیں وبايديهن انية ما رايت انية احسن منها ليست من انية الدنيا
اونکے ہاتھ میں ساغر و پیمانہ وہ تحفہ جنہیں پایا کہ دیکھی برتن دنیا و ما فیہا کی وہم و خیال میں کبھی آئی فدنا
عليه السلام من احديهن فاومى اليها بيده للتسقية فنظرت اليها وقد مالت
لتغترف من النهر فمال الشجر معها پس اوس حباب فی قدم کی جڑ پائیں ایک جا کی ایک حوری کو
ہاتھ سے اشارہ فرمایا آنہیں سے جام خوشگوار بھر لا زلال رحمت کا قدح مجکو پلاؤ دیکھا میں وہ خادمہ نہر کی طرف
جھکی شاخ درخت بھی اوسکی ساتھ جھکی فاغترفت ثم ناولته ثم شرب ثم ناولها فاومي
عليه السلام اليها فمالت فمالت الشجرة معها وہ بی ایک پیالہ بھر کی حاضر کیا حضرت نے
پی لیا کہ شیر را سے پھیر دیا پھر ابا عبد اللہ علیہ السلام نے اشارہ فرمایا وہ جاریہ جھکی تو درخت بھی ساتھ آگیا پانی
فاغترفت ثم ناولته فناولني فشربت فما رايت شرابا كان الين منه ولا الذ
منه وكانت رايحته رايحة المسك جب دوسرا ساغر مجھ پر آ گیا کہ اوس حوض نے بھی
نے لیکی مجھے بھی سر فراز کیا اہا ہر گاہ میری ہاتھ میں وہ جام ذوق آیا تو پیشکش ناب کا بھر اللہ ذائقہ گوارا پایا
جو ویسی شراب ہر گز نہ دیکھی نہ سنی نہ جذبہ شوق کی کیفیت نہ ایسی خواہش تراب پی فنظرت في الكاس
فاذا فيه ثلاثة الوان من الشراب ناگاہ چھایا شوق نہ پیالہ میں رنگ نہ انظر پڑے کہ ایک پانی

ثم قال ان اسألك فقال سل فقلت يا سيدي هل لك ولد قال نعم قلت فان حدث حدث فاين اسأل عنه قال بالمدينة

وعنه عن الحسن بن محمد الاشعري عن معلی بن محمد عن احمد بن محمد بن عبد الله قال خرج عن ابی محمد علیه السلام حین قتل الزبیری هذا جزاء من اجترأ علی الله فی اولیائه زعم انه یقتلنی ولیس لی عقب فکیف رای قدرة الله فیه

پندرہویں مجلس فضائل رفقاء و حبابی سید الشہداء و ذکر جابی ارواح مومنین اعداء

اور شیر سفید اور شراب گلگون کی شوخی جدا جدا لہراتی تہی فقلت له جعلت فداك ما رأیت كاليوم قط ولا أری ان الامر هكذا مشاہدہ رنگ اعجاز سی خدمت والا میں اوسی بولا کہ ميں نی خدا واقعی کبھی ایسا معاملہ نہوا اور نہ ہوا فقال لی اقل ما اعد الله تعالی لشیعتنا ان المؤمن اذا توفی صارت روحه الی هذا النهر فرعت فی ریاضه وشربت من شرابه جوابہ یا ای عبد اللہ یہ تہوڑا حصہ ہی نعمات راحت کا ہماری دوستونکو جو خدا نی اونکی دیا وعدہ کیا اور آمادہ رکہا ہی کہ مومن اور محب اہل نبی جب مرجاتا ہی اوسکی روح کا اس نہر میں مسکن ہوتا سبزہ اور درختان خرم کو دیکہتا میوہ کہاتا پہرتا ہی حوران جمیلہ سی آنکہہ لڑاتا شراب عشرت اسکا اسکی عیش کرتا ہی وان عدونا اذا توفی صارت روحه الی وادی برهوت فاخلدت فی عذابه واطعمت من زقومه واسقیت من حمیمه الحدیث اور دشمن ہمارا ہر گاہ بیدم ہوتا جان کو وادی برہوت میں مقام عذاب ملتا ہی ہمیشہ ایذا و نکال میں زقوم کہاتا ہی اور حمیم پیتا بار عقاب اوٹہاتا ہی الحدیث وروی ایضا عن مالك الجهنی قال قال ابو جعفر علیه السلام یا مالك انتم شیعتنا الا تری انك تفرط فی امرنا اور بہی کتاب مذکور میں روایت جو مالک جہنی کہتا ہی کہ مجہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی جو ارشاد کیا یوں یاد پڑتا ہی تم گروہ شیعہ کو نظر نہیں آتی ہی کہ ہماری امر میں زیادتی اور افراط ہو جاتی ہی انه لا تقدر علی صفة الله وكما لا تقدر علی صفة الله لا تقدر علی صفتنا وكما لا تقدر علی صفة المؤمن بدستی کہ قدرت و طاقت فہم نہیں بشر کی جو ادا کرسکی صفت اور شان داور کی اور جیسی قاصر ہی احاطہ فکر شمار عظمت رب انام کی مانند اوسکی عاجز ہی قوت اوہام ادراک سی مراتب امام کی پس جب نہیں یافت کرسکتا آدمی نژاد ہماری مقام کو بیان میں نہیں آتا درجہ شرف جو ملا ہی مومنین عظام کو ان المؤمن لیلقی المؤمن فیصافحه فلا یزال الله ینظر الیهما والذنوب تتحات عن وجوههما كما تتحات

علی بن محمد عن جعفر بن محمد الکوفی عن جعفر بن محمد المکفوف عن عمرو الاهوازی قال ارانی ابو محمد ابنه علیهما السلام وقال هذا صاحبکم من بعدی

محمد بن یحیی عن احمد بن اسحاق عن ابی هاشم الجعفری قال قلت لابی محمد علیه السلام جلالتك تمنعنی من مسألتك فتاذن لی

پندرہویں مجلس فضائل سید الشہدا و اوصاف احباب ائمہ ہدی

وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا تحقیق کہ ایک مومن جب دوسرے سے ملتا یا ایک دیگر مصافحہ کرتا ہے
اللہ تعالی چشم رحمت اور لطف سے اونکی طرف نگران رہتا ہے اوسوقت گناہ دونوں کے روبرو گرجاتی ہیں
جیسے خزان میں پتی درختوں کی جھڑتی نظر آتی ہیں تاکہ وہ جدا ہوکے اپنی راہ پر قدم بڑہائیں پس کیونکر وصف
ہوسکے ایسے خواص الہی کا ہرچند کہی جائیں وَ مِنْهَا مَا وَرَدَ فِی رِوَایَةِ اَبِی الْحَجَّاجِ قَالَ
قَالَ لِی اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا اَبَا الْحَجَّاجِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ مِنْ
طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةٍ فَوْقَ ذٰلِكَ روایت ابی الحجاج میں آیا
کہ حضرت ابو جعفر نے فرمایا ہے ای ابی الحجاج اللہ تعالی نے محمد و آل محمد علیہم السلام کو طینت علیین سے خلق
کیا اور اونکی قلوب کا ایجاد فوق مرتبہ اعلی سے ہوا وَ خَلَقَ شِیْعَتَنَا مِنْ طِیْنَةٍ دُوْنَ عِلِّیِّیْنَ
وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ فَقُلُوْبُ شِیْعَتِنَا مِنْ اَبْدَانِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَیْهِمْ خدا نے پیدا کردا ہماری شیعہ اور موالی کو طینت تحت علیین سے اور بنایا اونکی ارواح کو
خاص قالب طیبین اور طاہرین سے کہ ہیں قلوب محبان اولاد علی ولی کی اجزای بدن سے ان عترت
نبی کی ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنَ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ اَخْبَثَ مِنْ
ذٰلِكَ پھر موجود کیا ابدان کو دشمنان ذریت رسول کی خاک پوسیدہ سجین سے اور شاہد و ظہور ہوا دلونکا
اونکی بدتر اور نجس گل زمین سے وَ خَلَقَ شِیْعَتَهُمْ مِنْ طِیْنٍ دُوْنَ سِجِّیْنَ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ
مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنَ قُلُوْبُهُمْ مِنْ اَبْدَانِ اُولٰئِكَ آفرینش ہوئی ہماری اعدا کی دوستوں اور
تابعین کی اسفل سجین سے اور اونکی دلونکو خلق فرمایا کالی خبیث مٹی کی عجین مٹی میں لہذا ان خبائث اجسام بد
معاندین کی اور سرشت پیدایش ہیں مردود ہیں نسل خیر المرسلین کی وَ کُلُّ قَلْبٍ یَحِنُّ اِلٰی بَدَنِهٖ
الحدیث لہذا ہر ایک دل جو کہ اپنی کسی جسم و جان سے خلقت کا مجبول باعیب و مایل ہوتا ہے
اپنی مادہ نور و ظلمت کا یہی باعث ہی کہ ہر چند مخالفان ہیں فضائل و مناقب اہلبیت طاہرین پاتی ہیں

الباب الثالث في بيان وجه الاستدلال بهذه الاخبار الواردة في النصوص على الائمة

م

عليه ويدرك عيشته ووضعها التي يخصها

ان تقلدهما كثيرين كذبا يكون خبرا عن كان

متفق لهم على ذلك على حسب ما وضعوه

ولو كانت اخبار الغيبة قد سبقت زمان

پندرہویں مجلس فضائل رفقا و حبای سید الشہدا و باعث حزن و بکا

اوس پر اعتقاد قبول نہیں لاتی عترت یاسین کا تولا و اعدای ظالمین سی تبرا فضول و شعار مجانین

بتاتی ہین و اِنَّ قُلُوبَ الشِّيعَةِ تُنَادِي وَتَحْزَنُ فِي غَايَةِ الْحُزْنِ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ

مَصَائِبُ آلِ الرَّسُولِ اور بنگر شیعہ کا ساعت کرامت او شفقت سی فرط شادی مین پہولا

نہین سماتا ہی جگر اہل بیت کا روایت مظلومی او مصیبت فرزندان رسالت سے محزون و غمناک ہوکر

فریاد مچاتا ہی جہان زبان پر نام آیا کسی ذریہ خیر الانام کا فورا جاتا رہا قرار و آرام موالی خاص و

عام کا فَيَنْبَعِثُ عَنْ ذَلِكَ طَوَفَانُ الْحُزْنِ وَالتَّوَجُّعِ عَلَى الْقَلْبِ الَّذِي فِي جَوْفِ

الْإِنْسَانِ پس جوش مارتا ہی اوس قلب پر محبو کی بخار غم اور الم سوز حسرت کا اور شورش کرتا ہی دریا

سرشک آنکھون سی ایام محرم مین قت کا مؤید اس مقام کی پایا ہی کلام امام حسین علیہ السلام جو فرمایا ہی

أَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ إِلَّا بَكَى وَاسْتَعْبَرَ یعنی مین ہون کشتہ گریہ و

سوز و اندوہ و بیقراری بہانہ ماتم و سوگواری اسواسطی کہ جس مرد مومن و زن مومنہ کی روبرو میرا ذکر ہوا

فورا نالہ و آہ کا علم سینہ عزادارون سی اوٹہا آنسو چشمہ چشم سی مانند پرنالہ بہنی لگا خور و خواب کا مزہ جسم و

دوستون کی جاتا رہا جب خاندان اہلبیت کا سامان لٹا ہر گہر مین کہیں عورتین زیور اوتار رشتہ بناؤ کا

توڑا ہر گاہ جامہ شہدا غارت اعدا سی نہ بچا لباس رنگین پان اور مسی کو چہوڑا حرم کی مو پریشانی سی بال

بکہیری سر مین خاک ہی خواتین کی عریانی مین پردا گریبان چاک ہی غذای لذیذ نہین کہاتین کہ اطفال

امام بہوکی رہی تہی آپ سیر ہو نہین پیتین کہ سوکہی گلی آل نبی کی خنجر سی کٹی تہی بچون کا بہی شیون و زاری

مارہی جوان و پیر کو فرط قلق سی زندگی دشوار ہی ہای ہای وہ مصائب اہلبیت کس زبان سی بیان کرون

او نقشہ عجائب روزگار کیونکہ صفحہ امکان پر کہینچون وہ دہوپ کی شدت خیمون کا مثل تنور گرم ہونا

وہ پیاس کی جانبازی سی نہی بچون کا بیشور کی رونا زینب و ام کلثوم کی بیقراری بیبیون کی فریاد و زاری

چار طرف شکارگاہ کی صورت ہوئی حملہ آتش بلند دہوئین کی ہجوم سی اندر سراپردہ کی ہر خاتون کا دم بند

پندرہویں مجلس شہادت انصار شاہ کربلا

پی در پی ماتم عزیزوں میں وقت کا جوش ہر گوشہ زمین پر بانوی غمزدہ فرط مصیبت سے بیہوش ہزاروں
سنان نیزہ اور تیغ تلوار دو نکارہ و برہ چمکنا اصحاب کی ماری جانی سی لشکر مخالف میں نقارہ فتح کا بجنا
سپاہ دشمن کا تیرہای جفا کو سادات مظلوم پر پھینکنا امام حسین علیہ السلام کا بھائی اور بیٹوں کی لاشوں کو
خون میں تر دیکھنا ہر ایک یگانہ کو خاک پر زخمی طپان چھوڑنا قاسم اور علی اکبر کا مرگ ناگہانی میں
دم توڑنا گھوڑی کی اوپر سے گرنی میں بدن کی جراحات پھٹی ہوئی عون اور محمد اور سایر اقربا کی سوکھی گلی
کٹی ہوئی کشتوں کی جسم سے لہو کی نہریں روان پہلو اور سینا ولاد مصطفی تیروں کا نشان ہر جوان کا بدن
ضرب نیزہ و شمشیر سے چاک چاک سر اپا گھاو بی بخیہ و مرہم لبریز خاک درواز خیمہ کی نزدیک تک آ کو
لاشوں کا انبار دیکھنی سی اون جنازہ بی دفن و کفن کی اہل حرم بیقرار بتصور کر و اہل ولا ایسی وقت میں
عورات حرم نی کیا دکھ اوٹھایا اور بار جدایا اون عزیزوں کو اتنی بلا و محنت پہ کیونکر صبر آیا یہ
حکایت کی یاد نی زن و مرد کو جین آرام سی چھڑایا اور ذکر امام حسین علیہ السلام نی ساری مانی میں
فرش عزا و ماتم بچھایا نظم للمولفہ خون دل جوش میں آیا نہ رہا صبر و قرار آہ جا لاشوں کا
جانا ہی شمار خنجر غم نی جگر سینی میں صد پاش کیا منفعل دیدہ دریا سے ہی ابر بہار ماتم
انصار میں حضرت کی ماتم یہ تئیں سنکر ہی روتی ہیں مومن سب شور محشر ہوا فریاد شور ہوکی
نوحہ و نالہ سی برہم ہی سپہر کا قرار مرحبا ناظم دلخستہ عزا میں شہ کی سلک تحریر میں باندھی ہیں یہ

مجلس شہادت دو فرزند کا امیر سیدالشہداء اصحاب وفا اصحاب عباس دلاور کی گنوان علیہم التحیۃ والثنا

معاذ یان سلطان اندوہ و ملال و ناصران کشتہ زاری و ابتہال تا سوران اصحاب غم و الم و یاوران
ارباب عزا و ماتم مجاہدان معرکہ نالہ و افغان و غازیان عرصہ مصیبت و اخزان علم نوحہ و فریاد ہی
توامر پای ترکتازی میدان سمہ بازی میں یون بیان کرتی ہیں کہ جب روز جہانسوز عاشورا میں لشکر

فلا ظهور الا بعد اذن الله تعالى ذكره وذلك بعد طول الامد وقسوة القلوب وامتلاء الارض جورا وسياتي شيعتي من يدعي المشاهدة الا فمن ادعى المشاهدة قبل خروج السفياني والصيحة فهو كذاب مفتر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم قال فنسخنا هذا التوقيع وخرجنا من عنده فلما كان اليوم السادس عدنا اليه وهو يجود بنفسه فقيل له من وصيك ... لله امر هو بالغه وقضى هذا آخر كلام سمع منه

پندرہویں مجلس شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی

اسلام و کفر باہم روبرو ہوا سب شاہبازِ دست آموزِ سیّد الشہدا کا واسطی شکار اوج سعادت کی بازو کہولا شمع لوای دین کا ہر ایک ہما پایہ پروانہ جانباز بنا اور گلِ بوستان خیر المرسلین سی عندلیب آسا نغمہ نیاز ادا کیا آقا کی حمایت میں شمشیرِ غلام کی جوہر وفا اور جلادت نیام ہمت سی نمودار ہو فداری فرزند رسالت پر اپنی بیگانہ کی شاہین خدنگ پرواز کو طیارہ فردِ رحمت میں اوس فوج خدا کا حال خط لکہا ہوا ہر چہرہ پر نور کا صاد ید بیضا سی کہچا تہا تن میں جوانانِ حسینی کی طنطنۂ شجاعت کا جوش بر میں صلاح و تقوی سی مغفرت اور کرامت کی سلاح پوش بنین قضا و قدر کی ہمت سپاہگری کہا نقرہ مارتی سوار و پیادہ صف امام کی متابلہ اعدا میں ہتہیار چلانی کو پکارتی نوبت جدال پر نقارۂ حربی اور نای زندگی کی دو ہوم پر پادشہ جنگ ناوردہ اور قتال میں مرد و مرکب کی تکاپو سی ہجوم و بازار موت میں خریدار نام و ننگ سودای اجل کی ہاتہ میں ہر طرف سر و تن کا رنگ جدائی ہر کو ہر اولی سپاہ حق میں آزادی کو بین سلطان مسلم و حبیب کو میمنہ و میسرہ میں جذبہ عشق حسین علیہ السلام کا دہو نیغ سی گردن کٹوانی کو وہب کلبی نی اپنا گلا بڑہایا ہر سپر سینہ زخم کہانی کو زہیر بن قین سامنی لایا نیزی کی سنان پر اپنی سرفراز کو قیس بن عبدون پہر تا ہے تیر کی نشان پر دمدمہ جان سعید اور ابن قرظہ کا تہا غابس و شوذب میں چرچا کہ جب تک ہم جیتی ہیں آل نبی کو مرنی نہ دینگی ایک دو سر کو سنانی لگا کہ حضرت علی سی پیشتر باغ فردوس میں ہم چلینگی تمرقالوا وکان کل من اراد الخروج ودع الحسين وقال السلام عليك يا ابن رسول الله فيجيبه وعليك السلام

و بقول خالفات بحار میں لکہا ہی کہ راویانِ اخبار نی کہا ہی اوس وقت جو جو امام عازم جدائی ہوا پاس آکی دست و رکاب مولا کو بوسہ دیا بروداع میں تحیت و سلام ادا کیا حضرت بہی حسرت سی اوسکی دیکہتی جواب سلام سنا کی ارشاد فرماتی رہتی تہ آگی چل ہم عنقریب آتی ہیں اپنا کلام ان سعادتمندوں کو پہنچاتی تہی اور یہ آیت پڑہتی فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا

صلوات الله عليه

پندرہویں مجلس شہادت بریر ابن حضیر ہمدانی

تنبلا ۔ وہ کلام اسد ناطق تنزیل بالا وشان امتحان میں پڑھتی زبان وحی ترجمان سے اس آیت کو پڑھتی ثُمَّ بَرَزَ بُرَيْرُ بْنُ خُضَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ بَعْدَ الْحُرِّ وَكَانَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَبَرَزَ وَهُوَ يَقُولُ پس بریر ابن حضیر ہمدانی بڑے سے نکلا بعد از حر دلاور اور تھا وہ اسی جملہ وہ بندگان صالح اور برگزیدہ خدا سے تھا مضمون رجز کو فی البدیہ کہا ۔ أَنَا بُرَيْرٌ وَأَبِي خُضَيْرٌ لَيْثٌ يَرُوعُ الْأُسْدَ عِنْدَ الزَّئِيرِ يَعْرِفُ فِينَا الْخَيْرَ أَهْلُ الْخَيْرِ أَضْرِبُكُمْ وَلَا أَرَى مِنْ ضَيْرٍ كَذَاكَ فِعْلُ الْخَيْرِ مِنْ بُرَيْرٍ وَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُوَ يَقُولُ مانند شیر گرسنہ حملہ کرتا اور ساتھ ہی شامیوں کو فیوں سے کہتا اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ أَوْلَادِ الْبَدْرِيِّينَ اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ أَوْلَادِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَذُرِّيَّتِهِ الْبَاقِينَ ای کشندگان مومنین مقابلہ کو سر بازی میں کی قدم بڑھاؤ ای قاتلان اولاد مجاہدین بدر میری تلوار کی سامنی گردن ای دشمنان عترت رسول خدا اضر بدست موالی خیر الوریٰ او کھاؤ ای مخالفان ذریۂ طاہرہ کی گردن والی روبرو ہی غلام امام آؤ وَكَانَ بُرَيْرٌ أَقْرَأَ أَهْلِ زَمَانِهِ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا بریر اپنی زمانے میں بہت زاہد بی بدل اور بڑا قاری ضرب المثل تھا ۔ اس دین او رحمایت اہلبیت طاہرین میں ایسا لڑا کہ تیس آدمی کو مارا فَبَرَزَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ مَعْقِلٍ فَقَالَ لِبُرَيْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنَ الْمُضِلِّينَ فَقَالَ لَهُ بُرَيْرٌ هَلُمَّ فَلْنَدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَلْعَنَ الْكَاذِبَ مِنَّا وَأَنْ يَقْتُلَ الْمُحِقُّ مِنَّا الْمُبْطِلَ پس مقابلہ کو ایک نامرد بری سے نکلا ۔ اوسکا نام یزید ابن معقل مشہور تھا بریر سے بولا کہ ای فرزند خضیر میں گواہی دیتا ہوں کہ تو فرقہ گمراہوں سے ہی اوس غازی نے جواب دیا امتحان کو قدم آگی بڑھا آ ۔ آ ۔ باہم ہو کر لعنت ہو خدا کی کاذبین پر میدان آورد گاہ میں مباہلہ کریں جو حق پر ہو باطل کو مار ڈالے دکھا دیں فَتَصَابَا وَلَا فَتَضَارَبَا يَزِيدُ لِبُرَيْرٍ ضَرْبَةً خَفِيفَةً لَمْ تَعْمَلْ شَيْئًا وَضَرَبَهُ بُرَيْرٌ ضَرْبَةً قَدَّتِ الْمِغْفَرَ وَوَصَلَتْ

پندرہویں مجلس شہادت وہب بن عبداللہ بن حباب کلبی

اِلٰی دِمَاغِہٖ فَسَقَطَ قَتِیْلًا پس دونوں کی بڑہی یزید نے ضربت لگائی کچھ نہ کاٹ سکی تلوار

چلائی کہ خود اور سر کاٹ کر دماغ پر اوترائی دونوں کو روح شقی پہنچائی مرا ہوا خاک پر اجسم اللہ بیا و اللہ

رہا قَالَ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ زِیَادٍ فَقَتَلَ بُرَیْرًا وَکَانَ یَقُوْلُ لِقَاتِلِہٖ بَحِیْرُ

بْنُ اَوْسٍ الضَّبِّیُّ پس دوسرا منافق ابن زیاد کا بار نکلا بریر کو شہید کیا بعض نے اوسکا نام بحیر بن

اوس بیان کیا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِہٖ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَبَابِ الْکَلْبِیِّ وَقَدْ کَانَتْ

مَعَہٗ اُمُّہٗ یَوْمَئِذٍ بعد ازان وہب ابن عبداللہ نے طیاری یاری کی اور اوسکی ماں بہی تہی پس

اوٹہی فَقَالَتْ قُمْ یَا بُنَیَّ فَانْصُرِ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ اَفْعَلُ یَا اُمَّاہُ وَلَا

اُقَصِّرُ فَبَرَزَ وہ زن جوانمرد بولی ای بیٹا اوٹہہ فرزند بنت رسولخدا کی نصرت کو جا جواب دیا مرنی

مارنی پر اماده ہوا ہوں نہیں کرونگا اور تقصیر بہی نہ ہوگی ثُمَّ حَمَلَ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَ

مِنْهُمْ جَمَاعَۃً فَرَجَعَ اِلٰی اُمِّہٖ وَامْرَاَتِہٖ فَوَقَفَ عَلَیْهِمَا پس حملہ کیا اور وہ شیر مرد بڑہا دست

تیغ دلاوری سے جماعت کو مارا پہر کر ماں اور جورو کے پاس آیا کہڑا ہوکر ذرا دم لیا یا دیکہا ساتہ کیا

اوکی نسو بہرا پایا فَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَرَضِیْتِ فَقَالَتْ مَا رَضِیْتُ اَوْ تُقْتَلَ بَیْنَ یَدَیِ

الْحُسَیْنِ پس کہا ای مادر تو میری جانبازی سے راضی ہوئی بولی ابہی نہیں جبتک امام حسین علیہ

السلام کی روبرو مارا نہ جاے ابہی خوش نہوگی فَقَالَتِ امْرَاَتُہٗ بِاللّٰہِ لَا تَفْجَعْنِیْ فِیْ نَفْسِکَ

فَقَالَتْ اُمُّہٗ یَا بُنَیَّ لَا تَقْبَلْ قَوْلَهَا وَارْجِعْ زوجہ نے شوہر سے کہا مرجانیو واسطی خدا کی مجہ کو

بیوہ نہ بنا و اپنی غمسی رولا دیا ماں پکاری ای فرزند اوسکی بات پر عمل نکر و میدان میں جا کر

سر دو فَقَاتِلْ بَیْنَ یَدَیِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَیَکُوْنَ غَدًا فِی الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لَکَ

بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ روبروی فرزند رسول لڑنی میں تلاش حمایت کر تاکہ روز قیامت خدا کی سامنی وہ

تیری ہوں جنت میں بہنا فَرَجَعَ قَائِلًا اِنِّیْ زَعِیْمٌ لَکِ یَا اُمَّ وَهْبٍ بِالطَّعْنِ فِیْهِمْ تَارَۃً

پندرھویں مجلس نصاری مولاسی شہادت وہب بن عبداللہ کلبی

والضرب ولست بالخوار عند النکب حسبی الٰہی علیم حسبی فلم یزل یقاتل

حتّٰی قتل تسعۃ عشر فارسًا واثنی عشر راجلًا ثم قطعت یداہ پس میدان رزم

اور ستیز میں اعدا پر حملہ کیا تیغ و نیزہ دلیری کا پیکار انجام دیا اشقیا کی انیس سوار اور بارہ پیدل

جان سے مارے تاکہ زخم بشمار ان پر لگی ہاتھ دونو قلم ہوئی واخذت امہ عمودا واقبلت

نحوہ وھی تقول فداک ابی وامی قاتل دون الطیبین حرم رسول اللہ ماں کو بیٹے کا

بدن صد چاک ہو رہا جو نظر پڑا خون دل نے جوش مارا صبر و قرار جاتا رہا چوب خیمہ لیکر مدد کو دوڑی

اور اسکو مارا وہب نے بولی میری ماں باپ تجھ پر فدا ہوں لڑائی میں کوتاہی نکرنا طرفداری میں حرم رسول خدا کی

جان سے گذرنا فاقبل کی یردّھا الی النساء فاخذت بجانب ثوبہ وقالت لن

اعود او اموت معک وہ غازی فرط غیرت سے اگی پھیرا کہ والدہ کو عورتوں میں پہونچا دی ماں نے

بیٹے کی سپر کی آستین جامہ یا دامن پکڑ لی ہاتھ پھیلائی پس وہ نیک سیرت بولی نہیں پھرونگی تیری

حمایت پر جان اپنی دونگی فقال الحسین علیہ السلام جزیتم من اہل بیت خیرا ارجعی

الی النساء رحمک اللہ فانصرفت جب امام حسین علیہ السلام نے اوس عورت کی جانفشانی دیکھی فرمایا

بولی خدا تجھ پر رحمت کری اور ہم اہل بیت کی طرف سی جزای خیر دی جا رحمت اوٹھانی اب مستورات اہل حرم کی طرف

تا چار پھری وہ مستورات میں ا اور وھب لڑتا رہا وجعل یقاتل حتّٰی قتل رضوان اللہ علیہ وہب اوس جہاد

میں لڑتا رہا کہ درجہ شہادت سی فائز ہوا قال فذھبت امراتہ تمسح الدم عن وجہہ

فبصر بہا شمر فامر غلاما لہ فضربہا بعمود کان معہ فشدخہا وقتلہا شوہر کی

لاش جو خاک و خون میں پڑی دیکھی بسبب محبت زوجہ وہب دوڑ کی اوس پر گری لہو منہ کا اپنی دوپٹہ

سی پونچھتی تھی اور جگر خراش ہی رو تی آہ بھرتی تھی شمر کو جو وہ ماجرا نظر آیا غلام کو قتل کا حکم دیا

تو اوس شقی نی زن مومنہ کی سر پر عمود آہن مارا جو فرق سر کا شق ہوا اور دم نکلا وھی اول امراۃ

پندرہویں مجلس انصار شاہ کربلا سے شہادت وہب بن عبد اللہ کلبی

قُتِلَتْ فِی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ پہلی جو عورت لشکر امام حسین علیہ السلام سے کام آئی زوجہ وہب بن عبد اللہ
کلبی نے شہادت پائی وَرَاَیْتُ حَدِیْثًا اِنَّ وَهْبَ هٰذَا کَانَ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ هُوَ وَاُمُّهٗ
عَلٰی یَدَیِ الْحُسَیْنِ فَقَتَلَ فِی الْمُبَارَزَةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ رَاجِلًا وَاثْنَیْ عَشَرَ فَارِسًا
ثُمَّ اُخِذَ اَسِیْرًا فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ مولف ناقل ہیں یعنی ایک حدیث میں دیکھا جو وہب نصرانی
کربلا میں آیا تھا مع اپنی والدہ امام حسین علیہ السلام کی روبرو اسلام لایا مجاہدہ میں چوبیس پیادہ اور بارہ
سوار کو جہنم پہنچایا۔ وفور جراحات میں لشکر نے گھیر قیدی بنایا اسیر بلا کو طعنہ و شماتت سناتی ہوئی
جسم خون چکاں سے عمر سعد کی قریب لائی قَالَ مَا اَشَدَّ صَوْلَتَكَ ثُمَّ اَمَرَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهٗ
وَرُمِیَ بِرَاْسِهٖ اِلٰی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ وہ بولا تیری صولت وہمت کا انجام کیا ہوا پس ملاعین ستمگار نے
کہا وہب مظلوم کا سر کاٹ لیا اور جانب سید الشہدا میں پھینک دیا فَاَخَذَتْ اُمُّهُ الرَّاْسَ فَقَبَّلَتْهُ
ثُمَّ رَمَتْ بِالرَّاْسِ اِلٰی عَسْکَرِ ابْنِ سَعْدٍ فَاَصَابَتْ بِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَتْهُ مادر نے سر کو
اٹھا لیا چھاتی سے لگایا بوسہ دیکر سپاہ عمر سعد کو زور سے مارا کہ ایک شخص کی سینہ پر لگا جو وہ نابکار
بیدم ہوا ثُمَّ شَدَّتْ بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْ رَجُلَیْنِ پس فرط اندوہ سے چوب خیمہ کو اٹھا
قوم ستمگر سے لڑکی دو آدمی کو قتل کیا فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ اِرْجِعِیْ یَا اُمَّ وَهْبٍ اَنْتِ وَابْنُكِ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ الْجِهَادَ مَرْفُوْعٌ مِنَ النِّسَاءِ امام علیہ السلام نے اوسکو فرمایا اے مادر وہب
مراجعت کر بہشت میں تو اور فرزند تیرا رسول خدا کی ساتھ ہیں روز جہاد سے خدا نے عورت کو معاف کیا
فَرَجَعَتْ وَهِیَ تَقُوْلُ اِلٰهِیْ لَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ لَا یَقْطَعُ رَجَاءَكِ یَا اُمَّ وَهْبٍ
ناچار وہ شیردل پھر کی آئی عرض کی الٰہی مجھے تناسے محروم نکر جو آس لگائی حضرت نے اوسے تسلی دی اے ام
وہب تیری امید ہرگز قطع نہوگی ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْاَزْدِیُّ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی
قُتِلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بعد ازاں عمرو ابن خالد ازدی سولاسی حضرت ہوکی میدان میں گیا مردانہ لڑا رہا

پندرہوین مجلس انصار مولاسی شہادت کا پانا اور عمرو بن حجاج کا ملامت اہل کوفہ کو سنانا

رحمت خدا او سپہر کرد رجہ شہادت ملا ثُمَّ تَقَدَّمَ ابْنُهُ خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ
حَتَّى قُتِلَ اوسکی پیچھی بیٹا عمرو کا خالد بھی میدان کی نکلا ہے اور تلاش جہاد مین کی بڑا بیان تک
جو بیدم ہوکی زمین پر گرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ سَعْدُ بْنُ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيُّ ثُمَّ حَمَلَ وَقَاتَلَ
قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ قُتِلَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ پھر سعد بن حنظلہ تمیمی نی قدم حمایت و نصرت کا
اوٹھایا بزد و کشت اعدا سی میدان جنگ وغا مین شور مچایا آخرکو جو رمخالفون سی مارا گیا رضوان و رحمت ایزدی
حاکی ملا وَخَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَذْحِجِيُّ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَهُ
مُسْلِمُ الضِّبَابِيُّ وَعَبْدُ اللهِ الْبَجَلِيُّ پس عمیر ابن عبد اللہ مذحجی دو ڑا منافقون سی خوب لڑا مسلم
ضبابی و عبد اللہ بجلی نی کہیر لیا شہید کیا اور تیغ و خنجر جفا حلق پر پہیرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ مُسْلِمُ بْنُ
عَوْسَجَةَ ثُمَّ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا ناگاہ بیتاب ہوکی مسلم بن عوسجہ نی اجازت حرب پائی عازم
آوردگاہ ہین جاکی قتل سوار اور پیادہ سی دہوم مچائی فَصَاحَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ بِالنَّاسِ يَا حَمْقَى
أَتَدْرُونَ مَنْ تُبَارِزُونَ وَمَنْ تُقَاتِلُونَ تُقَاتِلُونَ فُرْسَانَ أَهْلِ الْمِصْرِ
أَهْلَ الْبَصَائِرِ وَقَوْمًا مُسْتَمِيتِينَ اوس وقت عمرو ابن حجاج اپنی گروہ ضلالت کو پکارا وای اوپر
تمہاری ای ستم شعار تم نہین جانتی کس جماعت سی مقابلہ ہی جانکا یہ شہسوار عرصۂ ہیجا گزیدہ و چیدہ
ہر شہر و دیار ہین یہ سب مرنی پر طیار یاری سیدابرار سول ہین زندگی سی بیزار ہین لَا يَبْرُزُ إِلَيْهِمْ مِنْكُمْ
أَحَدٌ إِلَّا قَتَلُوهُ عَلَى قِلَّتِهِمْ وَاللهِ لَوْ لَمْ تَرْمُوهُمْ إِلَّا بِالْحِجَارَةِ لَقَتَلْتُمُوهُمْ تمہارا جو کوئی قدم
جرات اونکی سامنی بڑہاتاہی باوجود قلت عدد اور شدت بلای عطش مارا جاتاہی مناسب ہی دورسی کہڑی
ہتہیار نہ چلاؤ الا پتہر او نپر پہینکو تاکہ سبکو قتل کرو فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ صَدَقْتَ الرَّأْيُ
مَا رَأَيْتَ فَأَرْسِلْ فِي النَّاسِ مَنْ يَعْزِمُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُبَارِزَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ عمر سعد کا
سچ ہی میری رای ہی جو تونی کہا لشکر والونکو منع کرنا کہ عرصۂ نبرد مین ہرگز قدم نہ رکہنا وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ

بيها لنا وحجة قال وحدثنا ابو جعفر محمد
بن علي الاسود ان ابا جعفر العمري حفر
لنفسه قبرا وسواه بالساج فسألته عن
ذلك فقال للناس اسباب ثم سألته بعد ذلك فقال قد امرت ان اجمع امري فمات
بعد ذلك بشهرين قال وحدثنا محمد بن
علي الاسود قال سألني علي بن الحسين بن
موسى بن بابويه رحمه الله بعد موت
محمد بن عثمان العمري ان اسأل ابا القاسم الروحي
ان يسأل مولانا صاحب الزمان عليه السلام
ان يدعو الله له ان يرزقه ولدا ذكرا قال فسألته
فانهى ذلك ثم اخبرني بعد ذلك بثلاثة ايام
انه قد دعا لعلي بن الحسين وانه سيولد له ولد
مبارك ينفع الله به وبعده اولاد قال ابو جعفر
محمد بن علي الاسود وسألته في امر نفسي ان يدعو
لي ان يرزقني ولدا فلم يجبني اليه وقال لي ليس
الى هذا سبيل قال فولد لعلي بن الحسين تلك
السنة ابنه محمد بن علي وبعده اولاد

٤٢٣

عنه كثيرا ما يقول لي اذا رآني اختلف الى مجلس
شيخنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد رحمه الله
وارغب في كتب العلم وحفظه ليس بعجب
ان يكون لك هذه الرغبة في العلم وانت
ولدت بدعاء الامام عليه السلام قال حدثنا
صالح بن شعيب الطالقاني قال حدثنا احمد
بن مخلد قال حضرت بغداد عند احمد بن ابراهيم
الشيخ علي بن محمد السمري قدس الله روحه ابتداء منه
رحم الله علي بن الحسين بن موسى بن بابويه
القمي قال فكتب المشايخ تاريخ ذلك اليوم
فورد الخبر انه توفي في ذلك اليوم

ابن بابويه رحمه الله عن محمد بن ابراهيم
الوالدة منه عليه السلام الشيخ ابو جعفر
الفصل الثالث في ذكر بعض التوقيعات
ومن دلائله قوله ان شاء الله تعالى
يخرج عن الغرض في هذا المختصر والاقتصار وفيما
يسير مما جاء في هذا المعنى

بن اسحاق قال سمعت ابا علی محمد بن همام قال سمعت محمد بن عثمان العمری یقول خرج توقیع بخط اعرفه من سمانی فی مجمع من الناس باسمی فعلیه لعنة الله قال ابو علی محمد بن همام

قال سألت محمد بن عثمان العمری رضی الله عنه ان یوصل لی کتابا سألت فیه عن مسائل اشکلت علی فورد التوقیع بخط مولانا صاحب الزمان علیه السلام اما ما سألت عنه ارشدک الله و ثبتک من امر المنکرین لی من اهل بیتنا و بنی عمنا فاعلم انه لیس بین الله و بین احد قرابة و من انکرنی فلیس منی و سبیله سبیل ابن نوح علیه السلام و اما سبیل عمی جعفر و ولده فسبیل اخوة یوسف علیه السلام و اما الفقاع فشربه حرام و لا بأس بالشلماب و اما اموالکم فلا نقبلها الا لتطهروا فمن شاء فلیصل و من شاء فلیقطع فما آتانی الله خیر مما آتاکم و اما ظهور الفرج فانه الی الله تعالی ذکره و کذب الوقاتون و اما قول من زعم ان الحسین علیه السلام لم یقتل فکفر و تکذیب و ضلال و اما الحوادث الواقعة فارجعوا فیها الی رواة حدیثنا فانهم حجتی علیکم و انا حجة الله علیهم و اما محمد بن عثمان العمری رضی الله عنه و عن ابیه من قبل فانه ثقتی و کتابه کتابی و اما محمد بن علی بن مهزیار الاهوازی فسیصلح الله قلبه و یزیل عنه شکه و اما ما وصلتنا به فلا قبول عندنا الا لما طاب و طهر و ثمن المغنیة حرام و اما محمد بن شاذان بن نعیم فهو رجل من شیعتنا اهل البیت و اما ابو الخطاب محمد بن ابی زینب الاجدع فملعون و اصحابه ملعونون فلا تجالس اهل مقالتهم فانی منهم بریء و آبائی علیهم السلام منهم براء و اما المتلبسون باموالنا فمن استحل منها شیئا فاکله فانما یاکل النیران و اما الخمس فقد ابیح لشیعتنا و جعلوا منه فی حل الی وقت ظهور امرنا

پندرھوین مجلس ہمارے مولا کا شہادت پانا عمرو بن حجاج کا حملہ اور مسلم بن عوسجہ کا جان سے جانا

الیہم وحدانا لا تقوا علیکم مبارزة بولا ہرگاہ تم اکیلے اونپر جاوگے تو دلیرانہ وہ حملہ ور ہونگے شکست کہاوگے و دنا عمرو بن الحجاج من اصحاب الحسین فقال یا اهل الکوفة الزموا طاعتکم و جماعتکم و لا ترتابوا فی قتل من مرق من الدین و خالف الامام اوسوقت عمرو بن حجاج اصحاب امام کے قریب آیا پکارا کہ اے مردم کوفہ طاعت ابن حاکم پر رہنا سرکشی اور گمراہی اونکی قتل سے نکرنا جو دین بنی امیہ سے نکلے اور پھرے ہین مخالف یزید ہوکے اوسکو امام نہین سمجھے ہین فقال الحسین یا ابن الحجاج اعلی تحرض الناس انحن مرقنا من الدین و انتم ثبتم علیه و الله لتعلمن اینا المارق من الدین و من هو اولی بصلی النار امام حسین علیہ السلام نے پکار کے فرمایا اے پسر حجاج مجہپر خلق کو دلیر کرتا ہے اُڑائی کو بلاتا ہمین بیدین اور اپنی تئین گمراہ ہونیکو شریعت والا ٹھہراتا ہے خدا دانا ہے کہ اسلام سے کون پھرا ہے سزاوار خلود دوزخ بنا ہے ثم حمل عمرو بن الحجاج فی میمنته من نحو الفرات فاضطربوا ساعة فصرع مسلم بن عوسجة الاسدی و انصرف عمرو و اصحابه و انقطعت الغبرة فاذا مسلم صریع پس عمرو نے غول ہمراہی لیکے دہاوا کیا میمنہ سپاہ امام جماعت مسلم پر ساعت ہنگامہ مچا یا اوسی دارو گیر انتشار میں ابن عوسجہ کا بدن پرزے ہوا اکثرت زخم سے اتنا لہو بہا کہ تیورکی خاکپر وہ غازی گرا جب عمرو کا پرا پہر گیا غبار سے صحرا منفرش ہوا سے کہ مسلم کو دریای خون غلطاں دیکہا کہ دم توڑنی کو ہاتہ پیر مارتا تہا و قال محمد بن ابی طالب فسقط الی الارض و به رمق فمشی الیه الحسین و معه حبیب بن مظاهر اپنے مسند محمد ابن ابیطالب نے لکہا کہ امام حسین علیہ السلام کو خبر پہنچی او کے بالین پر قدم رنجہ کیا حبیب ابن مظاہر بھی ساتہ آیا تہا ادھی بات کا کسی سے بیان نہیں ہو سکتا مگر کچہ سانس باقی تہی جو بیٹی ہین جان اوکی چارطرف دیکہا فقال له الحسین رحمک الله یا مسلم فمنهم من قضی نحبه و منهم من ینتظر و ما بدلوا تبدیلا

پندرہویں مجلس لشکر اعدا کا حملہ کرنا مسلم بن عوسجہ کا خاک پر گرنا اور مرنا

یارِ وفادار کو پکار کی فرمایا، کلامِ خدا کی اس آیت کو سنایا، بولی خدا تجھی رحمت کری جو صیبت و بلا مین ہمارا ساتھہ دیا، راہِ حمایت اور تولا مین جان کو قربان کیا، ثُمَّ دَنٰی حَبِیْبٌ فَقَالَ یَعِزُّ اللہِ عَلٰی مَصْرَعِکَ یَا مُسْلِمُ اِبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ حبیب ابنِ مظاہر نی نزدیک جا کی کہا آقا تیرا گھڑی مین خوشحال قسم خدا کی مجھکو دشوار ہی تیرا خاک و خون مین پڑا ہونا، ای مسلم داخلہ بہشت گوارا ہو سعادتِ حور و آرامِ قصور مین جاوید رہو فَقَالَ لَہٗ قَوْلًا ضَعِیْفًا بَشَّرَکَ اللہُ بِالْخَیْرِ آوازِ نحیف سی جواب دیا، بشارت ہو تکو خیر و سعادت کی امتیاز و عزت پاو میری دعا تمہارے حق کی فَقَالَ لَہٗ حَبِیْبٌ لَوْلَا اَعْلَمُ اَنِّیْ فِی الْاَثَرِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ تُوْصِیَ اِلَیَّ بِکُلِّ مَا اَھَمَّکَ حبیب ابنِ مظاہر بولی اگر مین جانتا کہ دنیا مین جیتا رہونگا، ہرآینہ تمہاری بھی راہِ قضا مین نہ چلونگا تو کہتا کہ تمنا ہی جو چاہو اپنی وصیت کرو بجا لاونگا، الا مین بھی کوئی دم کا مہمان اسی قدم تیری پاس عازمِ جنان ہونگا فَقَالَ مُسْلِمٌ اِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ فَقَاتِلْ دُوْنَہٗ حَتّٰی تَمُوْتَ فَقَالَ حَبِیْبٌ لَاُنْعِمَنَّکَ عَیْنًا ثُمَّ مَاتَ مسلم نی جواب دیا تمکو وصیت کرتا ہون انکی لا ترکی اور جانب امام حسین علیہ السلام اشارہ کی رفاقت کوئی حالت مین جدا ہونا، حمایت پر انکی لڑنا، نصرت مین جان کھونا، حبیب نی کہا یہ امر آنکھون سی منظور کیا، بعد ازان مسلم نی دنیا سی جادۂ فردوس لیا مرگیا قَالَ وَصَاحَتْ جَارِیَۃٌ لَہٗ یَا سَیِّدَاہُ یَا بْنَ عَوْسَجَتَاہُ راوی ناقل ہی مسلم کی جاریہ حرم اہلبیت مین حاضر تھی اس حادثہ مین روئی سر و سینہ پیٹ کی ماتم کرتی رہی ہای ہای میری آقا کو ہوئی کیا ہائی پیاسا مارا ہی وای ابنِ عوسجہ نامدار ای وفادار کا سر تن سی اوتارا ہی ثُمَّ حَمَلَ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ فِی الْمَیْسَرَۃِ فَثَبَتُوْا لَہٗ وَطَاعَنُوْہُ وَحُمِلَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَقَاتَلَھُمْ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ قِتَالًا شَدِیْدًا بعد ازان شمر ابن ذی الجوشن اور اوسکی سپاہ ہمراہ نی میسرہ پر حملہ کیا، جماعتِ حق شناس نی ثابت قدمی سی وہ پیہالی ماری کہ شادیانہ ...

لتخلصنا ... ولا ... وما ... خبث واما ندامة قوم

قد شكوا في دين الله على ما وصلونا به فقد

اقلنا من استقال ولا حاجة لنا في صلة

الشاكين واما علة ما وقع من الغيبة فان

الله عز وجل يقول لا تسألوا عن اشياء ان

تبد لكم تسؤكم انه لم يكن احد من آبائي الا

وقد وقعت في عنقه بيعة لطاغية

زمانه واني اخرج حين اخرج ولا بيعة لاحد

من الطواغيت في عنقي واما وجه الانتفاع

بي في غيبتي فكالانتفاع بالشمس اذا غيبها

عن الابصار السحاب واني لامان لاهل الارض

كما ان النجوم امان لاهل السماء فاغلقوا ابواب السؤال

عما لا يعنيكم ولا تتكلفوا علم ما قد كفيتم واكثروا

الدعاء بتعجيل الفرج فان ذلك فرجكم والسلام

عليك يا اسحاق بن يعقوب وعلى من اتبع

الهدى

اخبرنا ... الشيخ ابو جعفر محمد بن ... الحسن عن عبد الله بن جعفر الحميري

٥ ٤ ٤

... ... وبعض

... عن آبائك عليهم السلام انهم قالوا نحن ...

وقوامنا ... خلق الله فكتب عليه السلام

اما تقرأ قول الله عز وجل وجعلنا

بينهم وبين القرى التي باركنا فيها قرى

ظاهرة فنحن القرى التي بارك الله فيها

... الظاهرة الفصل الرابع في ذكر

اسماء الذين شاهدوه ... ولادة و

خرج اليهم توقيعاته ... وبعضهم ... الشيخ

ابو جعفر قدس الله روحه ... حدثنا ...

محمد ... عن ابي ... الاسدي عن ابيه

محمد بن عبد الله الكوفي انه ذكر عدد

من انتهى اليه ممن وقف على معجزات

صاحب الزمان عليه السلام ورآه من

الوكلاء ببغداد العمري وابنه و

حاجز والبلالي والعطار ومن الكوفة

العاصمي ومن الاهواز محمد بن ابراهيم

ومن اهل قم احمد بن اسحاق ومن اهل همدان محمد بن صالح ومن اهل الري ...

پندرہویں مجلس بروز عاشورا لشکر سید الشہدا پر حملہ اعدا

کوفی اور شامی اصحابِ امام پر ہجوم لائی غازیانِ زبردست فی جان لڑاکی بہت منافق خاک پر گرائی زدوکشت سی میدانِ نبرد مین ہنگامۂ قیامت پہیلا جب ہر سی کفار کا نرغہ ہوا مجاہدون نی اونکو روکا وَاَخَذَتْ خَيْلُهُمْ تَحْمِلُ وَاِنَّمَا هُمْ اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَارِسًا فَلَا تَحْمِلُوْنَ عَلٰى جَانِبٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلَّا كَشَفُوْهُمْ لشکریانِ ستم چار جانب سی یکبارہ ٹوٹ پڑی لاکن جب پاؤں اعدا منہہ پر چڑہی اور لڑی ہر چند امام کی انصار بتیس گھوڑی سوار تہی حملہ مردانہ تیغ زنونکو بہگاتی رہی فَدَعَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ بِالْحُصَيْنِ ابْنِ نُمَيْرٍ فِيْ خَمْسِمِائَةٍ مِنَ الرُّمَاةِ فَاقْتَتَلُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ فَرَشَقُوْهُمْ بِالنَّبْلِ جب اس پاپی نی رفیقانِ سرور کی ہمت سی گہبرا یا حصین ابن نمیر کو مع پانسو تیر اندازکی اپنی قرین بلایا وہ خطاکار تیر چلاتی پیشتر رہی امام حسین علیہ السلام اور اونکی قریب ہوی قوس جفا کی ابرسی تیرونکا مینہہ برسایا سینہ اور بازوی انصارِ شاہِ دین کو ہدف بنایا فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ عَقَرُوْا خُيُوْلَهُمْ حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ اسپہی ہر گاہ اون ستمگروں کو غلبہ ظفر نہ ملا تو گہوڑونکو رفقای ابن حیدر کی پی کیا لاکن ہر ایک غازی فی رزمِ دہ کا سی دہوم مچائی تیا تا سہ جو دوپہر ڈہلنی کو آئی وَاشْتَدَّ الْقِتَالُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَاْتُوْهُمْ اِلَّا مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ لِاجْتِمَاعِ اَبْنِيَتِهِمْ وَتَقَارُبِ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ پہر کہ نبرد کا ایسا فوقِ جنگِ رستم اور سام کہ منافقون کو میسر نہوا سوای ایک طرف کی راستہ لڑائی کا اتصالِ خیام اور بندشِ غیور کی باعث تاخت وتاراج گرینی تاکہ حریم نبوی لوٹ مارسی کفار کی بچی رہی فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الرِّجَالَ لِيُقَوِّضُوْهَا مِنْ اَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ لِيُحِيْطُوْا بِهِمْ پس عمرِ سعد فی اپنی پیادونکو دوڑایا کہ بلا زمانِ عوف شاہ نجف کی سمت لو ٹنیکو بتایا کہ داہنی بائین سی اونکو گہیر لین سپاہ کی یکجا ہوی گہوڑونکی پشت پر چا وَلَحَذَا الثَّلَاثَةُ وَالْاَرْبَعَةُ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ يَتَخَلَّلُوْنَ فَيَشُدُّوْنَ عَلَى الرَّجُلِ

الباب ... في ذكر علامات قيام القائم عليه السلام ...

الفصل الاول في ذكر علامات ...

بنا بيه عليه السلام نحن ذلك ما سواه
صفوان بن يحيى عن محمد بن حكيم عن
ميمون البان عن ابي عبد الله عليه
السلام قال خمس قبل قيام القائم اليماني
و السفياني و المنادي ينادي من السماء
و خسف البيداء و قتل النفس الزكية

پندرہویں مجلس روز عاشورا سید الشہدا سے درخواست ابوثمامہ صیداوی کی

يَعرِضُ وَيَنهَبُ فَيَرمُونَهُ عَن قَرِيبٍ فَيَصرَعُونَهُ فَيَقتُلُونَهُ تین تین چار چار ہو ادا
امام ابرار کو محاصرہ میں لاتے اور پھر ہجوم اور انبوہ سے دوڑتے آتے بتفرقہ ڈالکے تنہا کو مارتے غارت
اور لوٹ کرتے جاتے نزدیک سے تیر لگاتے جب گر پڑتے تو چھری پھراتے فَقَالَ ابنُ سَعدٍ اَحرِقُوا
هَا بِالنَّارِ فَاضرِمُوا فِيهَا ابن سعد بولا خیموں کو جلا دو کہ فیصل ہو لڑائی بس خندق سے آگ اوٹھا کے
سراپردہ میں لگائے فَقَالَ الحُسَينُ عَلَيهِ السَّلَامُ دَعُوهُم يُحرِقُوهَا فَاِنَّهُم اِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ
لَم يَجُوزُوا اِلَيكُم فَكَانَ كَمَا قَالَ حضرت نے فرمایا چھوڑ دو آتش افروزی کریں کہ پھر تم تک دوسری
راہ سے آمد و شد نکر سکیں ہر گاہ ناریوں کی شعلہ جانی قنات اور سراچہ میں ہر او ٹھایا تو جیسا ارشاد
ہوا تھا وہی ظہور میں آیا فَلَم يَزَل يُقتَلُ مِن اَصحَابِ الحُسَينِ الوَاحِدُ وَالاِثنَانِ فَيَبِينُ
ذٰلِكَ لِقِلَّتِهِم وَيُقتَلُ مِن اَصحَابِ عُمَرَ العَشَرَةُ فَلَا يَبِينُ فِيهِم ذٰلِكَ لِكَثرَتِهِم
یونہیں سر و تن کی جدائی کا ہنگامہ برپا رہا اور ملازمان امام حسین علیہ السلام سے جو ایک آدمی مارا جاتا
صف میں رخنہ پڑتا قلت انبوہ سے مقام خالی نظر آتا لاکن عمر سعد کی خیل ضلالت سے اگر دس ہلاک ہوتے
تو بھی کثرت اژدحام سے معلوم نہ ہوتا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ اَبُو ثُمَامَةَ الصَّيدَاوِيُّ قَالَ
لِلحُسَينِ يَا اَبَا عَبدِ اللّٰهِ نَفسِي لِنَفسِكَ الفِدَاءُ هٰؤُلَاءِ اقتَرَبُوا مِنكَ
جو ابوثمامہ صیداوی تھے حضرت کے پاس آئے یعنی امام حسین علیہ السلام سے عرض کی یا ابا عبد اللہ
میری جان آپکے قدم پر فدا ہو یہ جفا شعار مولا کی ہلاکت کو آمادہ ہوئے ہیں تیر و نیزہ و تلوار لیکر
نزدیک حضرت پہنچے ہیں لَا وَاللّٰهِ لَا تُقتَلُ حَتّٰى اُقتَلَ دُونَكَ قسم خدا کی یہ ہو ہرگز قتل
نہ ہو گے جب تک تمہارے سامنے اعدا کو بہت نہ مارونگا وَاُحِبُّ اَن اَلقَى اللّٰهَ رَبِّي وَقَد
صَلَّيتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَكَ آرزو یہی کہ اپنے خدا سے ملاقات کروں درآنحالیکہ یہ
نماز آپکے ساتھ پڑھ لوں فَرَفَعَ الحُسَينُ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ ذَكَرتَ الصَّلٰوةَ

و منه ما رواه علي بن حاتم عن عطاء بن عمر
السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله لا تقوم الساعة
حتى يخرج المهدي من ولدي ولا يخرج
المهدي حتى يخرج ستون كذابا كلهم يقول انا نبي
انا نبي و مروي الفضل بن شاذان عن ابي جعفر عليه السلام
عن ابي حمزة قال قلت لابي جعفر عليه السلام
خروج السفياني من المحتوم قال نعم والنداء من
المحتوم و طلوع الشمس من مغربها محتوم و
اختلاف بني العباس في الدولة محتوم و
قتل النفس الزكية محتوم و خروج القائم من آل محمد
محتوم
اول النهار الا ان الحق في علي و شيعته
ثم ينادي ابليس في آخر النهار الا ان الحق
مع عثمان و شيعته فعند ذلك يرتاب المبطلون
و روى الحسن بن علي الوشاء عن احمد بن عائذ
عن ابي خديجة عن ابي عبد الله عليه السلام
قال لا يخرج القائم حتى يخرج قبله اثنا عشر من بني هاشم كلهم
يدعو الى نفسه و روى صالح بن عقبة
عن عبد الله بن محمد الحنفي عن جابر قال
قال ابو جعفر عليه السلام توقعوا الصوت
بني العباس فان فيهم ... الدولة
المنادي ...

عن محمد بن مسلم قال سمعته
ابو عبد الله ... و العلاء بن رزين
قال و روى الحسن بن محبوب عن ابي
تلهب ... فان المتوفى ...
احذروا ... لبني العباس ...
الساباطي عن ابي الحسن عليه السلام قال

پندرہوین مجلس روز عاشورا درخواست صحابہ سی اوای نماز سید الشہدا

جَعَلَكَ اللهُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نَعَمْ هٰذَا اَوَّلُ وَقْتِهَا پس امام عرش مقام نی سر جانب آسمان کی
اونچا کیا زوال آفتاب کو دیکھا تو کہا صلوٰۃ کا ذکر یاد مین لایا خدا تجھی نمازیون سی شمار فرمائی یہ اول
وقت ہی ظہر کا ثُمَّ قَالَ سَلُوْهُمْ اَنْ يَكُفُّوْا عَنَّا حَتّٰى نُصَلِّيَ فَقَالَ الْحُصَيْنُ ابْنُ نُمَيْرٍ اِنَّهَا
لَا تُقْبَلُ اوس حجت پروردگار نی ارشاد کیا اچھا مہلت انکو دیتی یا سی برای خدا تا اتنی دیر جنگ سی
باز رہین کہ ہم فرض الٰہی کو ادا کرلین ہرگاہ توقف کو چاہا حصین ابن نمیر بی پیرو لاجب یزید کو اپنا
امام بنایا تو عمل عبادت تمہارا ہرگز قبول نہوگا فَقَالَ الْحَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرٍ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ
زَعَمْتَ مِنْ اِبْنِ رَسُوْلِ اللهِ وَتُقْبَلُ مِنْكَ يَا حِمَارُ يا حمار حبیب ابن مظاہر نی کہا
سبحان اللہ زمانہ اولٹا کہ فرزند رسول خدا کی نماز جایز نہ ٹھہری اور تجھ ستمگار فاسق شراب خوار کی صلوٰۃ
مقبول ہی فَحَمَلَ عَلَيْهِ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَمَلَ عَلَيْهِ حَبِيْبٌ فَضَرَبَ وَجْهَ فَرَسِهِ
بِالسَّيْفِ فَشَبَّ بِهِ الْفَرَسُ وَوَقَعَ عَنْهُ الْحُصَيْنُ فَاسْتَوْحَشَتْهُ اَصْحَابُهُ فَا
سْتَنْقَذُوْهُ پس حصین غضب الودہ بڑہا اور حبیب نی بھی اوسپر حملہ کیا تلوار کا وار گھوڑی کی سنہ پر مارا
وہ چمکا تو حصین زمین پر گرا ہمراہیان مردود کا ہجوم ہوا شقی کو پنجۂ موت سی بچالیا فَقَالَ الْحُسَيْنُ
لِزُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ تَقَدَّمَا اَمَامِيْ اُصَلِّيَ الظُّهْرَ اوس وقت
امام حسین علیہ السلام نی زہیر ابن قین اور سعید ابن عبد اللہ کو بلایا آگی آئین فرمایا میری روبرو کھڑی ہو
تا صلوٰۃ ظہر ہم بجا لائین فَتَقَدَّمَا اَمَامَهُ فِيْ نَحْوٍ مِنْ نِصْفِ اَصْحَابِهِ حَتّٰى صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ
الْخَوْفِ پس دونو جانباز مقابل حضرت حایل ہوی نصف صحابہ لڑتی رہی اور آدہی امام کی بھی
مقتدی رہی صلوٰۃ خوف کو صدق نیت سی پڑہنی لگی وَرُوِيَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
الْحَنَفِيَّ تَقَدَّمَ اَمَامَ الْحُسَيْنِ فَاسْتَهْدَفَ لَهُمْ يَرْمُوْنَهُ بِالنَّبْلِ كُلَّمَا اَخَذَ
الْحُسَيْنُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُرْمٰى بِهِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى الْاَرْضِ

پندرہویں مجلس روز عاشورا جہاد فرمانا سید الشہدا کا نماز ظہر کو پڑھنا عمرو بن قرظہ انصاری کا لڑنا

روایت کی سعید بن عبد اللہ روبروی امام علیہ السلام کھڑا رہا جو تیر لشکر مخالف سے شاہ تشنہ کام

آتا دونو کی اپنی چھاتی پر اور داہنی بائیں سے روکتا یہاں تک ہدف پیکان جفا کا آخر کو غش

کہا کی زمین پر گر پڑا وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنَ عَادٍ وَثَمُودٍ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ نَبِيَّكَ

عَنِّيَ السَّلَامَ وَاَبْلِغْهُ مَا لَقِيتُ مِنْ اَلَمِ الْجِرَاحِ فَاِنِّي اَرَدْتُ بِذٰلِكَ نُصْرَةَ ذُرِّيَّةِ

نَبِيِّكَ ثُمَّ مَاتَ دم آخر یہ نفرین کی الٰہی اس قوم کو مثل عاد و ثمود لعنت کرنا اپنی پیغمبر کو میرا

سلام کہنا اور جو الم جراحت حمایت میں ذریت طاہرہ کی سہا اوسکی خیر البشر کو خبر دینا پس اتنا کہہ

کر آخر کو ترکی مر گیا فَوُجِدَ بِهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ سَهْمًا سِوٰى مَا بِهِ مِنْ ضَرْبِ السُّيُوفِ

وَطَعْنِ الرِّمَاحِ علاوہ زخم شمشیر و نیزہ کی جو بدن میں لگی تہی اوس قربانی وفا کی تیرہ چوب تیر دوسا

ہوئی وَقَالَ ابْنُ نَمَا وَقِيلَ صَلَّى الْحُسَيْنُ وَاَصْحَابُهُ فُرَادٰى بِالْاِيمَاءِ قول ابن نما میں روا

لکہی ہی امام اور صحابۂ کرام نی فرادی اشارہ میں نماز ادا کی ہی ثُمَّ قَالُوا ثُمَّ خَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ ثُمَّ حَمَلَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ پہر عبد الرحمان ابن عبد اللہ یزنی کو بہ نخوت ا

شا قوم بکو مار اگر شہید ہوا وَقَالَ السَّيِّدُ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ قَرَظَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَاسْتَاْذَنَ

الْحُسَيْنَ فَاَذِنَ لَهُ فَقَاتَلَ قِتَالَ الْمُشْتَاقِينَ اِلَى الْجَزَاءِ وَبَالَغَ فِي خِدْمَةِ سُلْطَانِ

السَّمَاءِ حَتّٰى قَتَلَ جَمْعًا كَثِيرًا مِنْ حِزْبِ ابْنِ زِيَادٍ بعد ازان عمرو بن قرظہ انصاری جہاد کو

حضرت سے اذن وغا مانگا آنحضرت سے رخصت لی تو مانند مشتاقان طالب جزا کی جیسی بادشاہ کی خدمت میں جانی کا

شوق ہو چلا بڑی جوانمردی کی مستعد رہا جم کثیر کو ابن زیاد کی بیدم کیا وَجَمَعَ بَيْنَ سَدَادٍ وَ

جِهَادٍ وَكَانَ لَا يَاْتِي اِلَى الْحُسَيْنِ سَهْمٌ اِلَّا اتَّقَاهُ بِيَدِهِ وَلَا سَيْفٌ اِلَّا تَلَقَّاهُ بِمُهْجَتِهِ

فَلَمْ يَكُنْ يَصِلُ اِلَى الْحُسَيْنِ سُوءٌ حَتّٰى اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ دوستی اور جان بازی کا حق ادا کیا جو تیر

آتا دونو کی ہاتہ سی روکتا رہا تلوار کا وار سینہ و سر پر لیا اور پاؤں ... سپر بلا کا کوئی صدمہ

عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان قدام القائم لسنة مذاة يفسد التمر في النخل فلا تشكوا في ذلك

سيف بن عميرة عن بكر بن محمد عن ابي عبد الله عليه السلام قال خروج الثلاثة السفياني والخراساني واليماني في سنة واحدة في شهر واحد في يوم واحد

پندرہویں مجلس بہادر جون ابی ذر غفاری فدای سید الشہدا

زخم عدو کا امام پر نہ آنے دیا۔ فدا ہونیکو اپنی جان پر کھیلا تا کہ وفور جراحات سے چور ہو گیا فَلَمَّا الْتَفَتَ
اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَوْفَيْتُ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ اَمَامِيْ فِي الْجَنَّةِ
فَاقْرَأْ رَسُوْلَ اللهِ مِنِّي السَّلَامَ وَاَعْلِمْهُ اِنِّيْ فِي الْاَثَرِ جب امام حسین علیہ السلام نے اوسکا
حال زار دیکھا تو حضرت نے پکار کے کہا ای فرزند رسول خدا میں راہ وفا میں تمہاری ثابت رہا فرمایا
تو نے حق خدمت پورا کیا اور جنت میں میرا شیر و ہو گا پس نانا خیر الوری کو سلام پہنچا اور خبر دینا کہ
میں بھی پیچھے آتا ہوں غم نہ کہانا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ پھر وہ جانباز تھا کہ
ہر بار انتقال کیا جو درجہ شہادت فایز ہوا وَقَالَ السَّيِّدُ ثُمَّ تَقَدَّمَ جَوْنُ مَوْلَى اَبِيْ
ذَرِّ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ اَنْتَ فِيْ اِذْنٍ مِنِّيْ فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا
طَلَبًا لِلْعَافِيَةِ فَلَا تَبْتَلِ بِطَرِيْقِنَا سید نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ بعد ازاں منتہی حُر غلام
ابی ذر غفاری آیا طالب رخصت مولا کی سامنے کہڑا ہوا وہ حبشی سیاہ فام کہ یہ منتظر تھا حضرت نے فرمایا
تجھکو اجازت آزادی ہی تو نے رفاقت ہماری واسطے چین و آرام کی اختیار کی تہی پس اب ہم درد کی
بیچ مبتلا نہ ہو رخصت نمودہ اور سلامت چلا جا کسی طرف کہ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَنَا فِي الرَّخَاءِ
اَلْحَسُ قِصَاعَكُمْ وَفِي الشِّدَّةِ اَخْذُلُكُمْ بولا یا ابن رسول اللہ میں ایام رفاہ میں تمہارا نمکخوار
ہو کہاتا رہا۔ مصیبت کی دن منہ چہپاؤں یہ نہیں ہوا وَاللهِ اِنَّ رِيْحِيْ لَمُنْتِنٌ وَاِنَّ
حَسَبِيْ لَلَئِيْمٌ وَلَوْنِيْ لَاَسْوَدُ فَتَنَفَّسْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ قسم خدا کی میرا پسینا بدبو اور نسب و
کمینہ و رنگ سیاہ ہی آرزو ہی جنت اور معانقہ حور و جوار پیغمبر کی چاہ ہی فَتَطِيْبُ رِيْحِيْ وَ
يَشْرُفُ حَسَبِيْ وَيَبْيَضُّ وَجْهِيْ تا کہ روسفید اور نورانی اور نام و نمود عز و شرف میں لاثانی
ہو جاؤں قدم والا پر سر دہکی خوشبوی مشک و عنبر عرق پیشانی میں پاؤں لَا وَاللهِ لَا اُفَارِقُكُمْ
حَتّٰى يَخْتَلِطَ هٰذَا الدَّمُ الْاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِكُمْ اسطرح جاتا ہی یہ ہرگز نہو گا کہ جون راہ رفاقت

پندرہویں مجلس مجاہدہ عمرو بن خالد ناصر سید الشہدا

چلی جبتک میں کا لاہو اپکی خونِ طاہر و طیب نہ ملی ثُمَّ بَرَزَ لِلْقِتَالِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ پس
دلیرانہ میدان میں جاکی معرکہ آرای قتال ہوا خوب لڑا تاکہ بسبب زخم بہا کی خاک پر گرا دنیا سی انتقال
کیا فَوَقَفَ عَلَیْہِ الْحُسَیْنُ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھَہٗ وَطَیِّبْ رِیْحَہٗ وَاحْشُرْہُ مَعَ
الْاَبْرَارِ وَعَرِّفْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ امام حسین علیہ السلام بالین غلام پر تشریف
لائے دعاکو ہاتھ اوٹھا کی یہ کلماتِ مناجات فرمائی الٰہی اسکا چہرہ ضیا بار اور بو باس خوشگوار کرنا
حشر کو ساتھ ابرار اور زمرۂ احمد مختار کی رکھنا رُوِیَ عَنِ الْبَاقِرِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ
النَّاسَ کَانُوْا یَحْضُرُوْنَ الْمَعْرَکَۃَ وَیَدْفُنُوْنَ الْقَتْلٰی فَوَجَدُوْا جَوْنًا بَعْدَ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ
یَفُوْحُ مِنْہُ رَائِحَۃُ الْمِسْکِ حضرت امام محمد باقر اور علی ابن الحسین علیہم السلام سی روایت کی ہے
کہ جو لوگ واسطی دفنِ شہدا کی مقتل میں آئی تھی لاش جون جسکی سبب فی دیکھی ہی بعد مدت دس روز کی
جو بوی خوشِ عطر حبیبِ غلام سی آتی تھی کہ دماغ روحانیونکو بسا تی اور چادرِ مغفرت و رضوان اوسپر
اوڑھاتی تھی ثُمَّ بَرَزَ عَمْرُوْ بْنُ خَالِدِ الصَّیْدَاوِیُّ فَقَالَ لِلْحُسَیْنِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
قَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِیْ وَکَرِھْتُ اَنْ اَتَخَلَّفَ وَاَرَاکَ وَحِیْدًا
مِنْ اَھْلِکَ قَتِیْلًا بعد ازان عمرو بن خالد صیداوی امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا اور بولا یا ابا عبد اللہ
یعنی ارادہ کیا ہی اپنی رفقا سی ملنی کا لاکن تمہیں تنہا چھوڑ جانی کا الم حسی زیادہ رکھتا ہوں سبب یار و
مددگار قتل ہوی زغہ اعدا کا آپ پر دیکھتا ہوں فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ تَقَدَّمْ فَاِنَّا لَاحِقُوْنَ بِکَ
عَنْ سَاعَۃٍ فَتَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ سید الشہدا نی فرمایا آگی بڑہ جا کہ ہم بہی عنقریب تجہسی ملتی ہیں
پس وہ سعادت نصیب جرأت کر کو قدم زن ہوا یہانتک لڑا کہ آخر کو مارا گیا وَجَاءَ حَنْظَلَۃُ ابْنُ سَعْدِ
الشَّامِیُّ فَوَقَفَ بَیْنَ یَدَیِ الْحُسَیْنِ یَقِیْہِ السِّہَامَ وَالرِّمَاحَ وَالسُّیُوْفَ بِوَجْھِہٖ
وَنَحْرِہٖ پس حنظلہ ابن سعد شامی حمایت پر امام کی روبرو کہڑا ہوا مولا کی سامنی جو تیر و نیزہ و تلوار آتی روکتا

پندرہویں مجلس روز عاشورا جدال ابن سعد نحس با سید الشہدا

سینہ سپر بنا اوسکی منہ اور سر و گردن و جسم پر وار پڑتی ہر چند اوپر تلی گھاو لگتی قدم و قامت
پیچھے نہ ہٹی و اخذ ینادی یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل
داب قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدہم وما اللہ یرید ظلما للعباد
و یا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین ما لکم من اللہ
من عاصم یا قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم اللہ بعذاب وقد خاب من
افتری اوسی حال میں اہل ضلال کو پکارتا واسطی اتمام حجت کے تین قرآن کی آیات عذاب کو سناتا
ای قوم حسین علیہ السلام کی قتل سے باز آو خوف خدا و رسول میں اس بدعت سے ہاتھ اوٹھاو فقال لہ
الحسین یا ابن سعد رحمک اللہ انہم قد استوجبوا العذاب حین ردوا علیک
ما دعوتہم الیہ من الحق و نہضوا الیک یشتمونک و اصحابک فکیف بہم
الآن وقد قتلوا اخوانک الصالحین ارشاد کیا یا ابن سعد تجھ پر اللہ رحمت بھیجی یہ منافقین
عذاب پانیکی سزاوار ہوئی جو تیری نصیحت کی رد و انکار کیا اور جو دعوت حق کی اوس سی منہ پھیر دشنام
دینی کو تجھی اور اصحاب کی تیری قدم بڑھایا ساری ہے اور ان ایمانی کا [illegible] فقال صدقت
جعلت فداک افلا نروح الی ربنا فنلحق باخواننا اوسنی جواب دیا تجھ اور [illegible]
میں [illegible] فقال لہ رح
الی ما ہو خیر لک من الدنیا وما فیہا والی ملک لا یبلی فقال السلام علیک
ورحمۃ اللہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلی اہل بیتک وجمع بیننا
وبینک فی الجنۃ قال آمین آمین امام ہدیٰ نی فرمایا قدم بڑھا آگی جا کہ وہ دنیا و
ما فیہا سی بہتر ہی [illegible] السلام [illegible] تجھ پر ہو ای فرزند نبی الوریٰ اور اہلبیت طاہرین
[illegible] آمین

(حاشیہ)

بیوت اہل الکوفۃ ... کربلا قال سمعت ... ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اذا اذن اللہ تعالی للقائم بالخروج صعد المنبر فدعا الناس الی نفسہ وناشدہم باللہ ودعاہم الی حقہ ... علی ان یسیر فیہم بسیرۃ رسول اللہ صلی اللہ ... ویبعث اللہ جبرئیل ... علیہ ... یقول لہ الی ... اول من یبایعک ... انا اول من یبایعک ابسط کفک فیمسح علی یدہ ... اصحابہ عشرۃ آلاف ...

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا قام القائم دعا الناس الی الاسلام جدیدا وہداہم ... مہدیا لانہ یہدی ...

٣٥٢

[illegible]

ایسا ہی ہوگا تیری خاطر شاد رہی ثم استقدم فقاتل قتال الاسد ید الحملوا علیه فقتلوه رضوان الله علیه پس وہ غازی رجز خوان صف اعدا پر حملہ ور ہوا خوب لڑا چارون طرف سے لشکر نے گھیر لیا زخم بحساب سے زمین پر گرا آخر کو مارا گیا رضوان اور مغفرت کو پہنچا فتقدم سوید بن عمرو بن ابی مطاع وکان شریفا کثیر الصلوة فقاتل قتال الاسد الباسل وبالغ فی الصبر علی الخطب النازل بعد ازان سوید ابن عمرو جو بڑا شریف اور شب زندہ دار اور نماز گذار تھا میدان رزم کو سرگرم قتال مثل شیر دلیر آمادہ مرگ ہوا نزول بلا پر صابر و شاکر رہا حمایت دین میں جزمفاخر بڑا عملا جرات سے شور قتال مچایا میمنہ و میسرہ اعدا کو خاک مین ملایا حتی سقط بین القتلی وقد اثخن بالجراح فلم یزل کذالک ولیس به حراک حتی سمعهم یقولون قتل الحسین سبب کثرت جراحات جو ہو گیا تو فوق نہین سی زمین پر گرا لاشون مین مانند مردہ پڑا تہا قوت حرکت نہی ناگاہ شور سنا کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوی اہلبیت سید انام دست اعدا سی لوٹی گئی فتحامل واخرج سکینا من خفه وجعل یقاتل حتی قتل سماعت اس مصیبت کی تاب و توان نہ رہی مقتول ہی او ٹہا اگر ہاتھ نہ چلا اپنی موزہ ہی چہری نکالی دشمنون کی مانند جان سنبھالی شدت سے دور کی بیقرار لڑا آکر مرا ہوا خاک و خون مین رکا پڑا فخرج یحیی بن سلیم المازنی ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر یحیی ابن سلیم مازنی صف سے نکلا حملہ کیا لڑتا رہا مارا گیا ثم خرج من بعده قرة بن قرة الغفاری قال ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر قرہ ابن قرہ غفاری پر سے اکی بڑہا خوب لڑا کثرت جراحت اور غلبہ اعدا سے مارا گیا وخرج من بعده مالك بن انس المالکی ثم حمل فقاتل حتی قتل بعد ازان مالک ابن انس قدم میدان نبرد ہوا دین پر حملہ کیا لڑتا رہا آخر کو مارا گیا ثم خرج من بعده عمرو بن مطاع الجعفی ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر عمرو بن مطاع جعفی نے کو حملہ اعدا کا سامنا کیا تیغ جفا سی شہید ہوا ثم خرج الحجاج بن مسروق وهو مؤذن الحسین ثم حمل فقاتل حتی قتل اوکی بہی حجاج ابن مسروق جو مؤذن امام علیہ السلام تہا میدان مین آیا مردانہ لڑا اور شہید ہوا

۴۵۳

بطول السنون قال يا موسى لله تعالى الملك بالسنوت وقلة القلة فيطول الايام لذلك و السنون قال قلت وانهم يقولون ان الفلكة ان تغير فسد قال ذالك قول الزنادقة فاما المسلمون فلا سبيل لهم الى ذالك وقد شق الله القمر لنبيه عليه وآله السلام ورد الشمس من قبله ليوشع بن نون واخبر بطول يوم القيمة وانه كالف سنة مما تعدون وروى عاصم بن حميد الحناط عن محمد بن مسلم الثقفي قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول القائم منا منصور بالرعب مؤيد بالنصر تطوى له الارض

ما شاء قال قلت له جعلت فداك وكيف على ذالك سبع سنين من سنينكم هذه ثم يفعل الله

پندرہویں مجلس جانبازی زہیر بن قین وسعید بن عبداللہ انصار سید الشہدا

فدای سوا سر اپنا کیا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ پس بایزِ فادار
امام حسین علیہ السلام زہیر ابن قین کہ آیا ہوا رہوا چمکاتی تلوار نکالی یون رجز کو پڑہتا تہا انا زُهَيْرٌ وَاَنَا ابْنُ
الْقَيْنِ اَذُوْدُكُمْ بِالسَّيْفِ عَنْ حُسَيْنٍ اِنَّ حُسَيْنًا اَحَدُ السِّبْطَيْنِ مِنْ عِتْرَةِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الزَّيْنِ
ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَيْرُ الْمَيْنِ اَضْرِبُكُمْ وَلَا اَرٰى مِنْ شَيْنٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قَتَلَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ
رَجُلًا پہر ایسا زخم و بیکار کیا ایک سو بیس پیادہ و سوار کو مار گرا دیا آخر کو لشکر مخالف ٹوٹ پڑا کثرت
زخم سی قابو زہیر کا جاتا رہا فَشَدَّ عَلَيْهِ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّعْبِيُّ وَمُهَاجِرُ بْنُ اَوْسٍ التَّمِيْمِيُّ
فَقَتَلَاهُ اوس حال میں دو شقی نی گہیر لیا وہ دلاور بہی مرتبہ شہادت کو پہنچا فَقَالَ الْحُسَيْنُ حِيْنَ صُرِعَ
زُهَيْرٌ لَا يُبْعِدُكَ اللّٰهُ يَا زُهَيْرُ وَلَعَنَ قَاتِلَكَ لَعْنَ الَّذِيْنَ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ
اوسکو امام حسین علیہ السلام نی جب لہو میں غلطان دیکہا حسرت و اندوہ سی نالان و گریان کہا ای زہیر خدا
تجہی مرے سی ہم اہلبیت کی جدا نکری اور تیرے قاتلوں کو لعنت کری مثل اونکی جو بندر و خوک ہوی ثُمَّ خَرَجَ مِنْ
بَعْدِهٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيُّ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ پہر سعید ابن عبداللہ حنفی جنگ کی
مخالف سی لڑتا رہا تا کہ قربانی راہ وفا ہوا ثُمَّ بَرَزَ حَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرٍ الْاَسَدِيُّ ثُمَّ حَمَلَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَطَعَنَهٗ بعد ازان حبیب ابن مظاہر عرصہ نبرد کو بڑہا ایک شقی نی بنی تمیم سی بہالا کا
ہولا مارا فَذَهَبَ لِيَقُوْمَ فَضَرَبَهُ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَلٰى رَاْسِهٖ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ فَنَزَلَ
التَّمِيْمِيُّ فَاجْتَزَّ رَاْسَهٗ اوسکی صدمہ سی حبیب کو تیورا آگیا پہر ہاتہ پیر سنبہالکی اوٹہنا چاہا
ناگاہ حصین ابن نمیر نی سر کی تلوار فرق پر لگائی کہ سر نگون ہوی طاقت ضبط اور قرار نہ پائی کافر تمیمی نی
اوتر کی دوڑا جہا حق کا سر کاٹ لیا جو ہلکہ تہا فَهَدَّ مَقْتَلُهُ الْحُسَيْنَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ اللّٰهِ
اَحْتَسِبُ نَفْسِيْ وَحُمَاةَ اَصْحَابِيْ قتل حبیب لشکر امام حسین علیہ السلام درہم و برہم ہوا حضرت نی
حسرت و اندوہ میں پکار کی کہا خدا ہی بدی کا دور کرنیوالا اونکی حوالی ہی میری جان ناتوان اور سب یاور

كم إن كنتم مؤمنين ثم يقول أنا بقية الله في أرضه وخليفته وحجته عليكم فلا يسلم عليه مسلم إلا قال السلام عليك يا بقية الله في أرضه فإذا اجتمع له العقد عشرة آلاف رجل فلا يبقى في الأرض معبود دون الله من صنم ووثن إلا وقعت فيه نار فاحترق وذلك بعد غيبة طويلة ليعلم الله من يطيعه بالغيب ويؤمن به

وروى المفضل بن عمر عن أبي عبد الله عليه السلام قال يخرج مع القائم من ظهر الكوفة سبعة وعشرون رجلا خمسة عشر من قوم موسى الذين كانوا يهدون بالحق وبه يعدلون وسبعة من أصحاب الكهف ويوشع بن نون وسلمان وأبو دجانة الأنصاري والمقداد ومالك الأشتر فيكونون بين يديه أنصارا وحكاما وروى عبد الله بن عجلان عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا قام قائم آل محمد عليهم السلام حكم بين الناس بحكم داود

پندرہویں مجلس واقعہ حبیب بن مظاہر ناصر سید الشہدا و شبیب شاکری کا ماجرا

انصار کا وہی ہی نگہبان وَقِيلَ بَلْ قَتَلَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ صُرَيْمٍ دوسری روایت
آیا ہی کہ حبیب کو بدیل نی شہید کیا ہی وَأَخَذَ رَأْسَهُ فَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِ فَرَسِهِ فَلَمَّا دَخَلَ
مَكَّةَ رَآهُ ابْنُ حَبِيبٍ وَهُوَ غُلَامٌ غَيْرُ مُرَاهِقٍ فَوَثَبَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ وَأَخَذَ رَأْسَهُ سر کو گھوڑی کی
گردن رہوار میں لٹکایا جب شہر مکہ میں داخل ہوا فرزند حبیب نی جو غیر بالغ لڑکا تہا باپکا سر لہو بہر اہچانا
قاتل پدر کو مار کی سر چہین لیا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ الْبَجَلِيُّ فَلَمْ يَزَلْ يَرْمِيهِمْ
حَتَّى فَنِيَتْ سِهَامُهُ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ إِلَى سَيْفِهِ فَاسْتَلَّهُ وَقَتَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا
بعد ازان ہلال ابن نافع بجلی اُفق میدان سی برآمد ہوا خطا کار ونکو نشان تیر قضا کرنی لگا یا آنکہ ترکش میں ایک تیر بہی
باقی نرہا پس ہوا میان جلادت نکالی اعدا میں قتل کی دہوم ڈالی پیادہ اور سوار میں ہل چل پڑی تیرہ شقی کی
روح جہنم کو بہیجی فَكَسَرُوا عَضُدَيْهِ وَأَخَذُوهُ أَسِيرًا فَقَامَ إِلَيْهِ شِمْرٌ فَضَرَبَ عُنُقَهُ اعدا کا
ہجوم ہوا دونو شانکو توڑا پہر تاب قیام نرہی وفور جراحت سے حالت غیر ہی نہا رونی گہیر کی اسیر کیا
روبروی ابن سعد پہنچایا شمر شریر نی لیکی اوٹہا دست جور و ستم سی عازی کا سر کاٹا وَفِي الْمَنَاقِبِ
ثُمَّ خَرَجَ جُنَادَةُ بْنُ الْحَرْثِ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ عَمْرُو بْنُ جُنَادَةَ
روایت مناقب میں شہر آشوب کی آیا ہی پہر جنادہ ابن حرث اور عمرو ابن جنادہ نی درجہ شہادت پایا ہی
قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ عُرْوَةَ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ پہر عبد الرحمن ابن عروہ شمشیر
بکف
بڑا غضب لڑا وہی آخر کو مارا گیا وَجَاءَ عَابِسُ بْنُ شَبِيبٍ الشَّاكِرِيُّ وَمَعَهُ شَوْذَبٌ مَوْلَى
شَاكِرٍ فَقَالَ يَا شَوْذَبُ مَا فِي نَفْسِكَ أَنْ تَصْنَعَ قَالَ مَا أَصْنَعُ أُقَاتِلُ حَتَّى أُقْتَلَ وسرگرم
جان بازی او معرکہ شمشیر زنی میں وقت امتحان دیکہا تو عابس ابن شبیب شاکری جو شہسوار تہو میں پہر
میدانکو بڑہا اوسکی ساتھ غلام ہی شوذب نام بند حیات سی آزاد تہا آقا نی پوچہا کہو تمنی ارادہ کیا ٹہرا
رکہا بولا تمہاری رفاقت میں رہونگا او اعدا سی حمایت پر لڑونگا یہان تک جو مارا جاؤں مولا کی کام آؤں

وروی أن مدة ملك القائم عليه السلام تسع عشرة سنة يطول أيامها وشهورها ...
والله أعلم بحقيقة ذلك ... الظلمة ... يطلب الرجل منكم من يصله بماله ... ويأخذ منه زكاته فلا يجد أحدا يقبل منه ذلك لاستغناء الناس بما رزقهم الله من فضله

پندرہویں مجلس مصائب سید الشہدا سی عابس وشوذب کا جہاد کو جانا

بزم وفا میں سرور کی قدم بڑھاؤں اور سدھم آرام پاؤں قال ذالک الظن بک فتقدم بین یدی

ابی عبد اللہ حتی یحتسبک کما احتسب غیرک فان ھذا یوم ینبغی لنا ان

نطلب فیہ الاجر بکل ما نقدر علیہ فانہ لا عمل بعد الیوم وانما ھو الحساب

عابس نی کہا یہی مطلب تہا تیرا پس غریب کربلا کی روبرو سپر بلا ہو جا تاکہ جو پاسداری کی تہی

پورا کہا جیسا کہ امر واقع شہر اعدا غیروں سی ظہور میں آیا یہ سنکے یہ زوزباری اور طاعت سی ساتھ

مولا کی ہمارا جو ادا ہمیں کوشش اور سعی سی طلب کریں اجر حقیقی جہان تک ہو سکی طرفداری اولاد

خیر الوری کہ بعد اس کی پہر ہمیں نہیں عمل کی مہلت کا فتقدم فسلم علی الحسین وقال یا ابا

عبد اللہ ما امسی علی وجہ الارض قریب ولا بعید اعز علی ولا احب الی منک

ولو قدرت علی ان ادفع عنک الضیم او القتل بشیء اعز علی من نفسی ودمی

لفعلتہ پس وہ وفادار جان نثار امام حسین علیہ السلام کی حضور میں آیا آداب تحیت اور سلام دورکے

بجا لایا مولا کی تنہائی اور بیکسی کا غم کہایا اشک خون چشم حسرت سی بہایا عرض کی یا ابا عبد اللہ بخدا قسم

کوئی نزدیک میری قریب اور بعید کا تسی عزیز نہیں ہی اور کوئی خیر آپ سی زیادہ مجھی محبوب و مرغوب

مد نظر نہیں ہی اگر آپکی ستم و جور سی اور جانی کو میں قادر دفع ہو سکتا اور سوای اپنی لہو بہانی جان کی بجا

کرنی کی دوسری صورت پاتا ہرگز دریغ نہ کہتا لاکن کیا کہوں بہت ہی جلتا ہی بغیر مرنیکی اور کچھ

نہیں بن پڑتا ہی السلام علیک یا ابا عبد اللہ اشھد انی علی ھداک وھدی

ابیک یا مولا ابا عبد اللہ نازل ہو تم پر درود و رحمت خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تمہاری

ہدایت پر چلتا رہا اور شاہ ولایت والد آقا کی پیروی میں آخرت کو چلا ثم مضی بالسیف

نحوھم بعد پابوسی اشکبار و بیقرار سرور کو وداع کیا تلوار علم کی صف لشکر کفار پر حملہ آور ہوا +

قال ربیع بن تمیم فلما رایتہ مقبلا عرفتہ وقد کنت شاھدتہ فی المغازی

پندرہویں مجلس روز عاشورا جہاد عباس و شوق نصرت سید الشہدا

وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا اَسَدُ الْاَسْوَدِ هٰذَا ابْنُ شَبِيبٍ
لَا يَخْرُجَنَّ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْكُمْ ربیع بن تمیم حاضر معرکہ کہتا ہی جب میں نی عابس کو متوجہ میدان دیکھا
پہچانا ہی کہ اوسکو بہت واقعہ غزوات میں لڑتا پایا تہا بڑا شجاعت شعار بہادر جرار تہا میں عرصہ ہیجا
اپنی سپاہ سی بولا ایہا الناس کوئی اسکی مقابل نجائی اور شیر ابن شبیب سی جان بچائی حد
کہ ہی فَاَخَذَ يُنَادِي اَلَا رَجُلٌ اَلَا رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَرْضِخُوهُ بِالْحِجَارَةِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
وہ صفدر غازی اور فدیہ شاہ حجازی میدان میں کہڑا جادو طرازی کرتا ہو سواران ترکی و تازی کو للکارتا
کہ ہی کوئی مرد سپاہی جو ہر کی نیزہ بازی میں ہی لڑتا جب کسی نی دل نی قدم جرأت آگی نرکہا عمر ابن
سعد نی چلا کی اپنی سنگدلوں سی کہا اس شیر کو چار طرف سی گہیر لو اور دست جفا سی پتہر برساؤ
فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ اَلْقٰى دِرْعَهُ وَمِغْفَرَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى النَّاسِ فَوَاللّٰهِ رَاَيْتُهُ يَطْرُدُ اَكْثَرَ
مِنْ مِائَتَيْنِ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ اِنَّهُمْ تَعَطَّفُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فَقُتِلَ ہرگاہ یہ ماجرا اون معادون
شاہ کربلا نی دیکہا اپنی دل سی شوق شہادتمیں بیتاب ہو کی کہا زرہ اور خود اور چار آئینہ جان بچانی کا
اوزار ہیں دریوالو کی سد و تن ہیں یہ بار ناگوار کیا در کار ہیں مغفر اور بکتر کو اوتار کی زمین پر پہینکا غول کی
سوار و پیادوں کی حملہ کیا قسم خدا کی زیادہ دو سو آدمی کو مار بہگاتا جدہر باگ رہوار کی پہیرتا چمن کی
صفائی کر جاتا وہ ناپکار ہیکر کمین سی چاروں جانب ہجوم لاتی اور تیر و نیزہ و پتہر کی وار لگاتی آخر کو
وفور جراحت سی چور ہو کر مرکب سی گر کی دلاور کو مار لیا فَرَاَيْتُ رَاْسَهُ فِي اَيْدِي رِجَالٍ ذَوِي
عِدَّةٍ هٰذَا يَقُولُ اَنَا قَتَلْتُهُ وَالْآخَرُ يَقُولُ كَذٰلِكَ راوی کہتا ہی کہ میں نی اوسکا سر کئی آدمیوں کی
ہاتہ میں دیکہا کہ آپسمیں قتل عابس پر جہگڑا ہوتا تہا ثُمَّ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيَّانِ
فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْبَبْنَا اَنْ نُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَدْفَعَ عَنْكَ
اوسکی پیچہی خدمت سلطان کربلا میں عبداللہ او عبد الرحمان غفاری آئی اداب سلام ادا کر کی یہ عرض کیا

من الآيات المتشابهات في القرآن التي ظاهرها
التجزي والتشبيه فانا نقول اذا علمنا حكمة الله سبحانه
وانه لا يجوز ان يخبر بخلاف ما هو عليه من الصفات
علمنا على الجملة ان لهذه الآيات وجوها
صحيحة بخلاف ظاهرها يطابق مدلول الادلة
العقل وان غاب عنا العلم بذلك مفصلا
فان تكلفنا الجواب عن ذلك وتبرعنا بذكره
فهو فضل منا غير واجب وكذلك الجواب عن
سؤال من الشبهة في ايلام الاطفال وجهة المصلحة
في ذلك

پندرہوین مجلس جہاد انصار و غلام ترکی سید الشہدا

ہم چاہتی ہین اپکی دفع بلا کو قربان ہون اور معرکۂ شہادت بین جان دیکی زندۂ جاوداں ہون فقال
مرحبا بکما ادنوا مني فدنوا منه وهما يبكيان فقال يا ابني اخي ما يبكيكما فوالله
اني ارجو ان تكونا بعد ساعة قريري العين حضرت نی فرمایا رحمت خدا خوشا حال تمہارا
میری پاس آؤ ہکی جا و سر تما و جب نزدیک ائی قدم والا پر جھکائی نظارہ کیا آنسو بہاتی تھی
نالہ و آہ کرتی جاتی تھی امام علیہ السلام بولی ای فرزندان برادر کیون اشکبار ہو مجھی امید ہی کہ بعد ایک
ساعت با دلِ مسرور اور دیدۂ پر نور ہو ہون سی ہمکنار ہو فقالا جعلنا الله فداك والله ما
على انفسنا نبكي ولكن نبكي عليك نراك قد احيط بك ولا نقدر على ان ننفعك
جواب دیا اسی ہمکو تمہاری اوپر فدا کری کہ تنہا ہی ساری اپنی جان اور ترک جہان کی واسطی نہین قطاری
بلکہ اپکی تنہائی پر حسرت و نالہ کا غلبہ ہی کہ تمہین امداد تمہارا ہمسی کچہہ نہین ہو سکتا ہی فقال جزاكما الله
يا ابني اخي بوجدكما من ذلك ومواساتكما اياي بانفسكما احسن جزاء المتقين
اور رحمت پروردگار کی کہا جزای نیک دی تمکو خدا یہ نہین پایا ہون الفت اور دوستی کو تمسی ای فرزندان
برادر عنقریب پاس حمایت اور جان نثاری مین مرتبۂ شفقین سی ہوگی بہرہ ور ثم استقبلا و قالا
السلام عليك يا ابن رسول الله فقال وعليكما السلام ورحمة الله وبركاته
فقاتلا حتى قتلا وداع آخر کو سرور کی پاس آئی عرض کی یا ابا عبد اللہ تمپر سلام و تحیت الٰہی
یہ جائی حضرت نی جواب سلام دیا مزید رقت اور اندوہ سی رخصت کیا دونو غازی مانند شیر حملہ آور ہوی
قوم بیدین سی خوب لڑی رتبۂ شہادت کو پہنچی ثم خرج غلام تركي كان للحسين وكان قاريا
للقرآن فجعل يقاتل ثم سقط صريعا بعد ازان مولای بندہ و آزاد کا غلام ترکی غلبۂ قاری
نکلا قاری قران عابد و زاہد پروردۂ احسان شاہ شہیدان تھا حمایت اور پاسداری مین آقا کی اعدا
خوب لڑا طلبۂ زخم کاری اور ہجوم پیادہ و سوار سی خاک و خون مین گرا فجاء الحسين فبكى ووضع

٢٥٨

پندرہویں مجلس جہاد یزید بن زیاد و خاتمہ انصار سید الشہدا

عینیہ فرای الحسین فتبسم ثم صار الی ربہ دم توڑتا ہچکیاں لیتا سکرات موت مین

انکھین پسیر دیتا ناگاہ فرط محبت سے امام بالین غلام پر آئی حالت زار دیکھی تو سیدہ ٹیک لا لنا ہاتھ

کہوڑی سی اوتری اپنی رخسار کو اوسکی چہری پر ملا غبار صورتکی صفائی کو دست شفقت سے پہرا بند ہ شیدائی

انکھین کہولین دیکہا مولا کو پیار کرتی روتی پایا تو ہنس دیا جان کو رونمائی پر قدم سرور کی دارا

حضور خدا مین باغ فردوس اور قصر علی کو سدھارا قال ثم رماھم یزید بن زیاد بن الشعثا

ثمانیۃ اسہم ما اخطا منہا بخمسۃ اسہم امام جلیل کی صحبت قلیل سی یزید بن زیاد نے طعیان

اہل عناد پر کمان کہینچی چہہ تیر اعدا کو مارے کہ پانچ نے خطا نہ کی چاتی چہید ی وکان کلما رمی قال

للحسین اللھم سدد رمیتہ واجعل ثوابہ الجنۃ فحملوا علیہ و قتلوہ ہر خدنگ

تیر پرواز قدر انداز کا چہوٹ جاتا امام علیہ السلام دعا مانگتی ہدف اجابت دکہاتا کہ خدایا اسکی نگیا

تو دہ دل منافق کی تہا اور ثواب مین تیر کمانی والی کو منزل خلد مین ہمارا لاحق بنا پس اعدا کا اوسپر دلاور

ہجوم ہوا اور کی قافلہ شہدا سی جا ملا ثم قال محمد بن ابیطالب وغیرہ وکان یاتی الحسین

الرجل بعد الرجل فیقول السلام علیک یا ابن رسول اللہ پس راویان محمد ابن ابیطالب

وغیرہ نی کہا کہ باری باری ہر ایک صحابی آتا السلام علیک یا اباعبداللہ کہتا سبط مصطفی سے رخصت

مانگتا فیجیبہ الحسین ویقول وعلیک السلام ونحن خلفک ثم یقرء امام غریب جواب

سلام دیتے اس آیت کو تلاوت فرماتے ٹہنڈی سانس لیتی فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من

ینتظر حتی قتلوا عن اخرھم رضوان اللہ علیہم ولم یبق مع الحسین الا اھل بیتہ

تاکہ انصار و یاوروں سے ایک دوسرے کی برخصت ہوتا میدان کو جاتا راہ جنت پر جان کہوتا

یہانتک جو کوئی فدائی باقی نہ رہا سوای مردان اہلبیت اور اقربای شاہ شہدا وھکذا یکون

المؤمن یؤثر دینہ علی دنیاہ وموتہ علی حیاتہ فی سبیل اللہ ینصر الحق و

۴۵۹

سولہوین مجلس فضائل بکاؔ و قتال اقربای سید الشہدا

اَنْ قُتِلَ قَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نوبہین مومنین اپنی دین کو دنیا پر غالب رکہتی ہو تکو سیات مین
راہ خدا باری حق پر گوارا کرتی جب ماری جاتی ہین رب انام سی خطابِ عظمی پاتی ہین وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ سیدان قتال مین جو لوگ
دار انتقال سی گذر تی ہین جاودان جیتی کہاتی پیتی رہتی ہین وَلَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی
شُهَدَاءِ اُحُدٍ وَفِیْهِمْ حَمْزَةُ وَقَالَ اِنَّا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ زَمِّلُوْهُمْ
بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُمْ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوْدَاجُهُمْ تَشْخَبُ دَمًا فَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ
وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ روایت کی ہی ہرگاہ رسول اللہ شہدای احد کی مقتل مین پہنچی کہ حمزہ سید الشہدا
وہان پڑی تہی کہڑی ہو کی بولی مین گواہی دیتا ہون اس قوم پر کہ خاک اور خون مین غلطان ہین روز
قیامت کو درجاتِ عالیہ انکی الایمان ہین جب محشور ہونگی حلق سی لہو بہتا نظر آئیگا سرخی خون مین
خوشبوی مشک سی دماغ معطر ہو جائیگا نظم لمولفہ بیان کیا کرون آگی حدیث رنج و ملال
کہ دکہ تاب نہین ہی زبانِ ناطقہ لال سپہر شکل خون سی دامن بہری ہین مردم کی فغان و آہ فلک کیا
جہان کا حال صف عزا ہین فرشتو نکو ہوش عرش سی نہین ہوا ہی طارم اعلی مین جبرئیل نڈہال شور
ماتم عظمی جو عرش سی گذرا غلط نہین ہی تلاطم ہو بارگاہ جلال عجب کلام ہی ناظم کا دردسی موزون
پسند خلق و خدا و رسول و سحر حلال

سولہوین مجلس فضائل بکا و فضل گریستن بر عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

رباعی تیر غم شاہ دلکو برما جائی ایسا روؤ کہ ابر شرما جائی مرنا تو گیا مردہی کیون تربت حسین
ٹہنڈی آہین بہرو تو گرما جائی رباعی تعمیر نگر خراب ہونیکی لئی غافل کیا قبر کہی سونیکی لئی
ہی عمر خدا چشم پوشی نہ ہی آنکہین تجہی حق دی ہین رونیکی لئی رباعی یہ ہوش سکینہ تہی

للتقیة وهو فی اثناء تلک الغیبة منتظر
ان یمکنوه فیظهر ویتصرف فی بنی علامه
فاتضح وهو ان الحجة هناک فیافات من مصالح
العباد لان منة الله تعالی وهنا الحجة لازمة
البشر لانه اذا اخیفت فیغیب بشخصه عنهم کان
مایفوتهم من مصلحتهم بغیبة فعل کانوا هم
السبب فیه منسوبا الیهم یلزمهم فی ذلک الذم
وهم المواخذون علیه به الملومون علیه واذا
اعلمنا الله تعالی ان ما یفوت العباد من
مصالحهم ویحرمونه من لطفهم وانتفاعهم

سیلھویں مجلس فضائل بکای عاشورا خدمت اہلِ عزا حدیث موسیٰ جھاد اقربای سید الشہدا

عطش کی ماری اور زرد غمِ شاہ سی تھی رخساری + حیرت ہی نہ کیوں خشک ہوا شمر کا ہاتھ شبیر کی
بیٹی کو طمانچی ماری دامنی جب کٹ گیا سجدی میں سرِ پاکِ حسینؑ تب ٹوٹ پڑی لٹکیں پوشاکِ
حسینؑ فریاد ہی امت نے کفن کی بدلی پامال کیا پیکرِ صد چاکِ حسینؑ تمہیدِ بکا فضائلِ
بانیِ عزا و ذاکرِ مراثی شہدا ثواب بانی اور کھانا دینی کا اہلِ اسلام کا ایمانِ تام
ملکِ علام اور خیر الانام اور اوصیای کرام ہی اور صدقِ دوستی کو زیارتِ محبوب اور ذکرِ مطلوب ضروری
خاص و عام ہی لاکن جب کہ ملاقات کے اسبابِ حجاب درمیان سی مفقود ہون تو باتین ذات و صفات
مدعا بہا کی ہر مقام و ایام مین جاہیی موجود ہون یہ فعل بدونِ اجتماعِ اشخاص اور استماعِ بیانِ قاری
نہین آتا ہی بنا بران انعقادِ مجالس اور انشادِ مراثی کا قاعدہ نزلِ مقصود بتاتا ہی کہ بدونِ یاد آوری
و تمہیدِ فضیلت اور مصیبت تنبیہ مدت سے یہ مین غفلت ہو جاتی + حرکت بیقراری اور تولید
محبت مین مساعدت اور منافرت شدید صوت دکھاتی تو اہل عقل ہی جانو کہ اصل بکا کیا ہی فوائد
نقل مین بچانو کہ دریای سرشک کس چشمہ سی بہتا ہی اول مشاہدہ عجائبات اور مرغوبات میں میلان
طبیعی والہ و شیدا کر دیتا ہی دوسری سماعتِ حروف و حکایات واقعاتِ عجیب کا تصور فریفتہ بنا
اوس اضطراب مین خون دل کا جوش کھانا بخارِ شوق اور شعفِ یا حزن اور ملال کا غلیان مین آ
ہو کی جانا کاسہ فرق مین ٹکرانا وہان ہی استحالہ پاکی پانی کا رنگ لانا راہِ چشم اور دماغ سی ٹپکنا
فرمانا اور فرطِ اندوہ مین نالہ اور شیون کا سر اوٹھانا صیحہ و فریاد کا طاقتِ صبر و تحمل ہی گرانا جزع
فزع کا غلبہ مبتلای مین قریب ہلاک پہنچانا صرفِ غم و الم سی کشورِ وجود کا درہم و برہم ہو جانا ان امور کو
تجربہ سی بداہت کا مرتبہ حاصل ہی اور منکر اس مقدمہ کا نادان اور جاہل ہی جو لوگ اس مانہ مین انبیا
اولیا کا دیدار دشوار تا نظارہ جلالت عشق کی قوت بیچین کرتی الابعاد و ضعف العشق یضعف
العیش اونکی جمال خصال کا انوار نقشِ خیال اور آینہ افکار مین دیکھنا درکار کہ دولتِ بیخودی سی سرود

الجواب عنهم التكليف الذي امامته لطف فيه ... فقد اجاب اصحابنا عن هذا السؤال باجوبة احدها ان الامام ليس في ... وان غاب عنهم كغيبته

ستر ہوین مجلس فضائل بکا خدمت اہل عزا وجہاد اقربای سید الشہدا

سلسلۂ ولا و دوستی بدون اس حلقہ کی محکم نہین ہوتا اور سوای طریق مذکور کی راہ الفت کا پتا نہین
ملتا بلا دو امصار مین بازار سود و زیان کہلا ہی عالِم ابرار نی اَلدُّنیا مَزرَعَةُ الاٰخِرَۃ کشتکار سی
کہا ہی بلکہ یہ بہی دلال چاہیی کہ متاع نفع و ضرر کو بتائی اور خریدار کو نقد رغبت دوکانِ سود اگر تک
پہنچائی لہذا جو مجالس جمعیت احباب کی مقرر کری بانی رسم حسنات ہی اور جو لخت جگر اور خونابۂ بصر
اصحاب کو صلای دعوت دی وہ مستحق دعوات خیرات ہی جو نظم و نثر مین فقرات معرفت لکہی تا چہرۂ
تعیین آئینہ ہدی ہو جو حدیث و روایات کو مراتب اہلبیت سی پڑہی ممدوح آل عبا ہو اوس تقریر سی
جو روئی یا رولائی خواہ شبیہ اہل عزا ہوی بمرتبۂ خلت وہ لا کہلائی جو حسرت زدہ یا لیتنی
کُنتُ مَعَهُم فَاَفُوزَ فَوزًا عَظِیمًا خالص نیت سی کہی درجۂ شہدا و جنت و طوبی پائی جو ارباب
ذکر کو حرمت و عزت سی بلائی اونکی ساتھہ کچہہ سلوک نقد و جنس مین پیش آئی خواہ زن و مرد جہہار کو
طعام کہلائی یا جام لطف سی پانی اور شربت پلائی اگر مقدور نہو تو جہاڑو دی مطبخ مین آگ سلگائی
دست صدق و صفا سی فرش بچہائی و اصلی حفاظت کی اونکا جوتا اوٹہائی کوئی طرح کی خدمت
آرام و آسایش کی بجا لائی کوشش ہو جس مین سنو کیا نعمت اور دولت پائی خاطر جمع رہو سلطان
ہفت کشور سی زیادہ ہو جائی مجالس کرنیوالا اور حاضرین بزم عزا کا رتبہ خبرِ مَا مِن قَومٍ اِجتَمَعُوا
الی آخرہ سمجہی پناہ ہی یا نور ہی اور ارشاد زَیِّنُوا مَجَالِسَکُم بِذِکرِ الحُسَینِ و ایضا یا فضیل
اَتَجلِسُونَ وَتُحَدِّثُونَ الحَدِیث ابی عبد اللہ سی دونو کا مذکور ہی منشی نثر او مرثیہ کی شعرا دونو
ذاکر فضائل او مصائب مولا کا حصہ خواب بنت جعفر بن سہیل بن حکیم او نقل ابی عمار و ابی ہارون و جعفر ودل
اجر و ثواب خدا و ناصر و معین دیا اور کا خطاب سنو سب ہی عبارات حدیث و روایات جو اس بزم تک آیا ہی
اور جالس محفل و زیب دہندہ عبرات کو صادق آل پیمبر نی یون فرمایا ہی کہ رسول خدا و علی مرتضی و فاطمہ زہرا
حسنین علیہم السلام سی وصلت کرتا ہی یہ ہم اہلبیت کی حق معرفت اور دوستی و محبت مین پورا کامل

ستر موین مجلس حدیث الہام الٰہی حضرت موسیٰ کو اطلاع عاشورا

رہتا ہی خدام تعزیت سر کی وصف مین حکایت زن زانیہ بجا رہین دیدہ سنکر دیکہی اب انعام قاری
اور ناظم واقعات کو بیان کرون جو اونکو نقد و جنس ا سی عوض مین کیا ملی خوانندہ و نکاٹرا درجہ ہی
کہ اپنی کلام سی معجزہ داود لاتی ہین دل سخت غافلین کو حرف جانگداز اور صوت حسن سی نرم بناتی ہین
اگر یہ پیشہ در کشور علم اور مقام انشا و املا و ارشاد مین جان نہ کہوتی ہر آینہ ابواب یادآوری سیرت
عترت طاہرہ کی مسدود ہوتی یہ منصب شرف تمکین پہلی روح الامین اور بعض ملائکہ مقربین کو حاصل تھا
جو آدم سی لیکی خاتم المرسلین تک ہر نبی سی قصہ شہادت امام حسین علیہ السلام کا قائل تھا اوسکی بعد
مخبر صادق سید کائنات و ائمہ ہداۃ وصحابہ حضرات نی اس مضمون کو ادا فرمایا ارواح گذشتہ و اشباح آیندہ
حضرت و اندوہ مین ہر ناک سخن سی رولایا و قد ذکر جمع من العلماء حدیثا فی ہذا الباب
قال موسی فی مناجاته لم فضلت یا رب امة محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہ علی سائر الامم
ہمارے علمانی اس باب مین حدیث صحیح بیان کی ہی کہ ایکروز مناجات مین موسیٰ نی خدا سی یہ بات کہی
بارالہا امت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ کو سائر امم پر کس وجہ سی فضیلت دی کہ بنی اسرائیل اور کسی قوم کو
وہ شرافت نہین پہنچی قال اللّٰہ تعالیٰ فضلتہم بعشر خصال قال و ما تلک الخصال التی
یعملونہا حتی آمر بنی اسرائیل یعملونہا جناب داور نی ارشاد کیا دس صفت سی اونکا بہرہ ہی
کلیم الٰہی نی کہا وہ بتا کہ اپنی قوم کو امر کرون اوسکا قال اللّٰہ الصلوٰۃ و الزکوٰۃ و الصوم و
الحج و الجہاد و الجمعۃ و القرآن و العلم و العاشورا قال موسی یا رب و ما العاشورا
حق تعالیٰ نی فرمایا کہ اس عشرہ منتشرہ پر اونکا عمل ہوتا ہی حسین و سدین خصلت حسنہ روز عاشورا ہی
موسیٰ نی پوچھا الٰہی اوسکی حقیقت کیا ہی جسکی خبر نام باسعادت لیا ہی قال البکاء و التباکی
علی سبط محمد و المرثیة و العزاء علی مصیبة ولد المصطفی یا موسی ما من عبد
ای موسی واسطی فرزند محمد مصطفیٰ کی نالہ و بکا اور شدت اندوہ مین رونی والوکی حصہ ستا بنا نا

مسئلۃ سادسۃ قالوا لا یمکن ان یکون فی العلم مشترک من الشی
فلا یجب سقوط التکلیف بہما
بینا انہا ثابتۃ لاولیاء مع الغیبۃ
الواجبۃ فی کل حال بالامامۃ فقد
ان یسقط التکلیف معہا والمنافع الدینیۃ
دنیویۃ لا یجب اذا فاتت مع الغیبۃ

سے اہوین مجلس فضائل بکا و عزا حضرت موسیٰ کو الہام خدا سے اطلاع روز عاشورا

اوسکی عزا و مصیبت پر مرثیہ جانسوز پڑہنا یا مُوسیٰ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ عَبِیْدِیْ فِیْ ذٰلِکَ
الزَّمَانِ بَکٰی اَوْ تَبَاکٰی وَ تَعَزّٰی عَلٰی وَلَدِ الْمُصْطَفٰی اِلَّا وَکَانَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثَابِتًا اے
مصاحب درگاہ کبریا کلیم بی ہمتا کوئی بندہ میری عبادسے نہوگا جو اوس ایام حیات مین اوپر عزای
سبط خیر الوریٰ سے سرشک بہائے خواہ وضع گریہ اور بکا دکہائے الا بہشت مین ضرور جائیگا وَمَا
رَجُلٌ اَنْفَقَ مَالَهُ فِیْ مَحَبَّةِ ابْنِ بِنْتِ الْمُصْطَفٰی طَعَامًا وَغَیْرَ ذٰلِکَ دِرْهَمًا اَوْ دِیْنَارًا
اِلَّا وَبَارَکْتُ لَهُ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا الدِّرْهَمُ بِسَبْعِیْنَ دِرْهَمًا جو آدمی محبت مین فرزند
بنت مصطفیٰ کی اپنی مال سے طعام دیگا یا زیادہ قلیل اور کثیر سامان تعزیہ اور سوگ مین صرف کریگا اوسکو
دنیا مین برکت کے عوض ہر ایک درہم کی ستر دونگا اور نقد رضا و خوشنودی مین جو دینار کا دیا ہی
بدلہ بخشونگا وَکَانَ مَعَافِی الْجَنَّةِ وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوْبَهُ بِاَمْرِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ
مَا مِنْ رَجُلٍ اَوِ امْرَأَةٍ سَالَ دَمْعُ عَیْنَیْهِ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا وَغَیْرِهٖ قَطْرَةً وَاحِدَةً
اِلَّا وَکُتِبَتْ لَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ الحدیث اوس شخص کو آمرزیدہ او رمسرور جنت مین رکہونگا
حشر مین سب خطا کی مواخذہ سے برات آزادی لکہونگا مجھے سوگند اپنی عزت و جلال کی جس عورت
مرد کی آنکہ سے روز عاشورا وغیرہ قطرۂ اشک بہا آئے اوسکی نامۂ عمل مین قلم رحمت سے آجر سو شہید کا رقم
کیا جائے مُرْوِیَ فِی الْوَسَائِلِ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ظَهَرَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَحْطٌ شَدِیْدٌ سِنِیْنَ مُتَوَاتِرَةً کتاب وسائل کی
شہادتین لکہا ہی کہ حضرت امام رضا نے قول رسو لخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نقل کیا ہی ایکدفعہ قوم بنی
اسرائیل مین قحط شدید ہوا جو دو سال متواتر غلہ کی پیدائش مین فتور رہا وَکَانَ عِنْدَ امْرَأَةٍ
لُقْمَةٌ مِنْ خُبْزٍ فَوَضَعَتْهَا فِیْ فَمِهَا لِتَاْکُلَهَا فَنَادَی السَّائِلُ یَا اَمَةَ اللّٰهِ الْجُوْعُ اوس قوم مین
ایک عجوزہ کی پاس فقط لقمۂ نان خشک باقی تھا جو شدت اشتہا مین کہانیکو اپنی منہ مین رکہا ناگاہ

ما تتين وخمسين سنة فلما اتاه ملك الموت ... عليه السلام قال يا نوح يا اكبر الانبياء ويا طويل العمر ويا صاحب الدعوة كيف رأيت الدنيا قال مثل رجل بني له بيت له بابان فدخل من واحد وخرج من الآخر ... لقمان بن عاد الكبير اطول الناس عمرا

سولہویں مجلس فضائل بکا و صدقات راہ خدا عوض پانی پلانیکا

پکارا بہوکسی مرا خدا کی واسطی ایک روٹی دو گھر میں ایک ہی روٹی تھی ... فقالت المرأة اتصدق فی مثل هذا الزمان فاخرجتها من فیها ودفعتها الی السائل یہ زن نے اپنی دہنی کہا ایسی وقت عسرت میں یہ خیر اسکا پس دست توفیق نے نوالہ دہان سے نکالکی سائل کو دیا وکان لها ولد صغیر یحتطب فی الصحراء فجاء الذئب فحمله فوقعت الصیحة فعدت الام فی اثر الذئب عورت کا ایک فرزند بھی چھوٹا تھا جو صحرا سی لکڑیاں چنکی لایا کرتا ناگاہ بھیڑیا اوسکے منہ میں پکڑ کو پکڑ لیا اوٹھا کی سمت بیابان بھاگا بچہ زور سی مانکو چلایا والدہ سنکی پیچھی چلی شور مچایا فبعث الله جبرئیل فاخرج الغلام من فم الذئب فدفعه الی امه ثم قال لها جبرئیل یا امة الله ارضیت لقمة بلقمة رب جلیل نی جبرئیل کو وہاں بھیجا لڑکو وہاں گرگ سی چھڑا لیا جیتا اور سلامت ماں کی حوالی کیا پھر اوسکو پکار کی حال وحی نی فرمایا راضی اور خوش ہوئی تو ای کنیز خدا جو ایک لقمہ دیا ویسا ہی لقمہ ستر دیا پایا روی عن امیر المؤمنین اول ما یبدء به فی الآخرة صدقة الماء امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی حضرت دہان سی زلال ارشاد ہوا ہی کہ روز قیامت جو ابتدا کرین سا تھہ او عمل خیر کی صدقہ پانیکا ہی وعن الصادق افضل الصدقة ابراد کبد حرّاء اور جعفر صادق علیہ السلام نی کہا ہی بہترین خیرات جگر کی عطش کا بجھانا ہی ومن سقی الماء فی موضع یوجد فیه الماء کان کمن اعتق رقبة پھر اوسی حضرت نی ارشاد کیا جسنی برادر مومن کو پانی ایسی جا دیا کہ جہان وہ میسر آتا بہت سا ثواب اوسنی پایا بہ وہ آزاد کرنیکا ومن سقی الماء فی موضع لا یوجد فیه الماء کان کمن احیا نفسا فکانما احیا الناس جمیعا اور جو سیراب کری پیاسی کو ایسی مقام پر کہ وہاں آب شیرین کا اوسکی کانہ دیکھ جان بخشی بلکہ باعث احیا ہو خلق عظیم کا وعن الباقر قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه واله فقال علمنی دعاء ادخل به الجنة

۴۶۵

المستوغر بن ربیعة ثلثمائة وثلثین سنة وهو الذی یقول ولقد سئمت من الحیوة وطولها وعمرت من عدد السنین مائة ... من بعدها مائتان لی ... من عدد الشهور ... وعاش اکثم بن صیفی الاسدی ثلثمائة وستین وثلثین سنة وهو الذی یقول ... الی مایة ... العیش ... بعد عشرین ... وکان ممن ادرک النبی ...

سولہویں مجلس فضائل بکا ثواب واجب پانی پلانیکا

شہادت میں آیا جو زبانِ وحی ترجمان پر حضرت باقر علیہ السلام کی جاری ہوا کہ رسول خدا کی پاس ایک
اعرابی حاجت اپنی لایا شفیعِ دریای ہدایت اور کرامت سے بولا ای سید انبیا ایسی عاجبی تعلیم کرو کہ اوسکے
سبب میں پاون جنت اور تسنیم کو فَقَالَ اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ قَالَ فَقَالَ لَا اُطِیْقُ
ذٰلِکَ ہادی طریقِ نجات نے بتایا کھانا دیا کر اور سب سے پہلی سلام کیا کر بولا یہ مجھسی نہیں ہو سکتا کہ
مقدور کچھ نہیں رکھتا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فَہَلْ لَکَ اِبِلٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظُرْ
بَعِیْرًا فَاسْقِ عَلَیْہِ اَہْلَبَیْتٍ لَا یَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا حضرت نے پوچھا آیا تیرے ہی
بولا ہاں سوچو وہی ای سوال کیا کہ اوسی بارکش بار پکھال پانی کی لادی پھر اگھر میں اون لوگونکی
پہنچا جو نہیں پاتی ہوں پانی مگر کبھی تھوڑا سا فَلَعَلَّہٗ لَا یَنْفُقُ بَعِیْرُکَ وَلَا یَنْخَرِقُ سِقَاءُکَ حَتّٰی
تَجِبُ لَکَ الْجَنَّۃُ امید ہی کہ اونٹ تیرا صرف نہونی پاویگا نہ پکھال او رشک پر صدمہ دریدگی
نہ آئیگا کہ تو بہشت کا مستحق ہو جائیگا اور کنارِ دریای رحمت کی پیاس بجھائیگا وَعَنْہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اِبْرَادَ الْکَبِدِ الْحَرَّاءِ وَمَنْ سَقٰی کَبِدًا حَرَّاءَ مِنْ بَہِیْمَۃٍ
اَوْ غَیْرِہَا اَظَلَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اور بھی اوس جناب نے ارشاد کیا ہر ستیکہ دوست
رکھتا ہی خدا جو کوئی سوزِ عطش کو پیاس کی جگر کی بجھائی اور التہاب کبد کو تشنہ لب کی ٹھنڈا کر دیکھای
جاندار چرند اور پرند حیوان ہو خواہ غیر انسان کوئی انسان ہو پروردگار ستہ بہشتی اپنی چھاؤں میں ٹھہرائیگا
روزِ محشر کہ سوای اوسکی رحمت کا سایہ نظر نہ آویگا وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فَقَالَ مَا عَمَلٌ اِنْ عَمِلْتُ بِہٖ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ ابن عباس نے چشم دیدہ روایت کی
ایک شخص نے نبی الوری سے آکے یہ بات کہی کونسا عمل خیر ہی جو میں کروں آپکی سبب سے بہشت میں داخل ہوں
فَقَالَ اشْتَرِ سِقَاءً جَدِیْدًا ثُمَّ اسْقِ فِیْہَا حَتّٰی تُخَرِّقَہَا فرمایا کہ مشک نئی اچھی مول خرید لی
اوس میں پانی بھر کی پلاتا پھرتا ہو جای مشک پُر سوراخ اور لٹکری فَاِنَّکَ لَا تُخَرِّقُہَا حَتّٰی تَبْلُغَ بِہَا عَمَلَ

سولہوین مجلس فضائل کا اجر و ثواب خدمت سادات کا

عَلَی الْجَنَّۃِ بہ ریستی کہ تو اوسی کہنہ اور دیدہ نہین کہ یگا کہ پیشتر اوس سی خلد برین اوس جا کی شادہوگا
وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ مَنْ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ثِمَارِ
الْجَنَّۃِ علی ابن الحسین علیہما السلام نی فرمایا جو بہوکی مومن کو طعام سی سیر کری نعیم حقیقی فواکہ طوبیٰ
اور فردوس اعلی سی اوسکا پیٹ بہری وَمَنْ سَقٰی مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَاءٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ
الْمَخْتُوْمِ اور ہرگاہ کوئی برادر مومن کو پیاس مین پانی پلائیگا اوسکو خدا جام کوثر اور سلسبیل اور شراب مختوم
عنایت فرمائی وَمَنْ کَسَا مُؤْمِنًا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنَ الثِّیَابِ الْخُضْرِ الحدیث اور جو اربابِ توفیق
کسی مجیب عریان کو لباس پہنائیگا اوسکو جامہ خانۂ کرم پوشاکِ سبز خلد سی اوسکی بردوش برین بہشت
برآئی وَقَالَ الصَّادِقُ دَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَادْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالدُّعَاءِ وَاسْتَنْزِلُوا
الرِّزْقَ بِالصَّدَقَۃِ وَہِیَ تَقَعُ فِیْ یَدِ الرَّبِّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ الْعَبْدِ حضرت صادق
علیہ السلام نی راہِ ہدایت اور احسان بتادی کہ شفا مانگو صدقات سی اپنی بیمار اور رضا کی دفع کرو بلا
سوالیت و دعا سی اور نزول رزق مین طالب رہو خیرات فقرا سی تحقیق کہ عطیہ راہ خدا ایلی وست
رب مین جاتا ہی پہر کف محتاج پر قرار پاتا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ صَنَعَ یَدًا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ
اَہْلِ بَیْتِیْ کَافَیْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مخبر صادق رسول کریم نی خطاب فرمایا کہ جسنی میری اولاد
کیسہ دینی کو ہاتھ ملایا روز قیامت مین اوسکی حاجات کو روا کرونگا اور جو سلوک چاہیئی بادہ دل
لاونگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ شَافِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِاَرْبَعِ اَصْنَافٍ وَلَوْ جَاؤُوْا بِذُنُوْبِ
اَہْلِ الدُّنْیَا سرور کائنات نی خطاب کیا ایہا الناس روز قیامت مین شافع ہونگا ان چار
خلایق کا اگرچہ وہ آوین ساتھ گناہ تمام اہل دنیا رَجُلٌ نَصَرَ ذُرِّیَّتِیْ وَرَجُلٌ بَذَلَ مَالَہٗ
لِذُرِّیَّتِیْ جو میری اولاد کی امداد و نصرت کرنی یا ہو اور جو مال اپنا اونکو دیتا ہی وہ
اَحَبَّ ذُرِّیَّتِیْ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَرَجُلٌ سَعٰی فِیْ حَوَائِجِ ذُرِّیَّتِیْ اِذَا طُرِدُوْا

سولہویں مجلس فضائل بکا تمہید عـــزا

وشکر دُفا وہ شخص جو عترتِ طاہرہ کو دوست رکھی دل وزبان سی حرمت اور محبت میں پیش آئی ایس

ایمان اور عرفان سی تمام حاجات میں سیری نسل اور فرزندونکی قدم سعی بُرہائی جنب پامالِ حوادث اور

وحشت زدہ ہوں دکہ سی چُہرائی بیان نالہ وفغان سبحان اللہ ست بیرحم اور مروت لی

کسر قدر وصیتِ رسالت پناہ کو بہلا یا اور برعکس وصیت اہلبیت کو حرمِ مصطفیٰ خانہ خدا میں خاطر خواہ

ستایا بیچارا اور فرزندی سی ایذا و تکلیف دینی کو باہر کیا دشتِ غربت میں آوارہ اور بیچارہ کردیا سید

سردارِ اولادِ خیر الوری کو بیعتِ فاسق پر بلایا امانت کی بدلی ابرِ عداوت سے بارانِ جور وجفا برسایا

آب دریا جو سگ وخوک پیتی بچونکی منہ سی چھڑایا غذا کی عوض لختِ جگر نوالۂ غم اور غصہ کھلایا محبت

راہِ حمایت میں حالِ زار پر کچھ ترحم نہ آیا اونکی پریشانی اور حیرانی میں دستِ دشمن سی نہ بچایا

ہر ایک نوجوان آلِ رسول اور بتول کا بدن زخمِ تیغ سی چھلنی بنایا خنجرِ کینہ سی گردن اور سر کی

نیزہ ستم پر چڑہایا شورِ تکبیر مچایا کسینی وقتِ ذبح سبطِ احمد کو قطرہ پانی کا نہ پلایا لباس پہنانی کی جا

پوشاکِ خونِ آلود کو اوتار دہوپ میں خاک پر لٹایا لاشۂ عریان پر سید الشہدا کی پرانا کپڑا پہٹا ہوا بہی

نہ اوڑہایا اجسامِ پارہ پارہ پر مقتل میں توسنِ عنادا ور پامالی کو دوڑایا قبر کہاں سدرہ کا فور کیسا

جان دتن کو مٹی میں ملایا اسبابِ حرمت اور سامانِ امامت کو لوٹکی خیمونکو آتشِ قہر سی جلایا

عوراتِ سادات کو زیورِ دو مقنعہ لیکی اسیر و دربدر پھرایا تسلی اور پرسی کی مقام پر بہالیکی ڈانڈا اور تازیانہ

فرق اور جسم پر کہایا امداد اور نصرتِ زرو مال کی جا خوتین غارت زدہ کو بی پردہ شہر شہر اونٹھایا

بٹھایا اولادِ رسولِ مختار کا درجہ کفار دیلم و زنگبار سی بدتر جماعتِ اسلام نی پہنچایا کسی مسلمان کی

عترتِ احمد پر مطابق رحم تہاہت ناسی ثواب میں اعانت کی داسطی ہرگز قدم نہ رکہا کیا اطفالِ صغیر کو تشنہ لب

اونا گلی کو بجا لایا مقالِ حرمت کو مانندِ رعایتِ حیوان بہی نہ مانا ای اہلِ عزا تمہارا مجمع اسی لئی ہوا

کہ ذریتِ نبی کی غمخواری کرو اپنی کار و بارِ دنیا کو چہوڑ کر ادلِ تعزیتِ فرزندِ فاطمہ کی رسمِ سوگواری

وكان النبي قد أعلمنا بأن القائم من ولده يجب اتباعه وقبول أحكامه فنحن إذا صرنا إلى ما يحكم فينا وإن خالف بعض الأحكام المتقدمة غير عاملين بالنسخ لأن النسخ لا يدخل فيما يصطحب الدليل وهذا واضح وهذا ما أوردناه بين من مسائل الغيبة وجوابها واستقصاء

سولہوین مجلس روز عاشورا چہار اقربای سید الشہدا

ادا ہو طاہر ان تقدیر بضاعت کو دریغ نہین کہتی کہ سب اونکی کام آئی طاعت و عزت مین امام و شیوا کہتی جان اور عیال لٹا دیتی کہ نام ہو جای حسرت دورمین اونکی خدمت سے نالہ و فریاد مچاتی ہو یاد محنت اور مصیبت مین اونپر سر شک خون بہاتی ہو بہو کی پیاسی پہرتی ہو کہ وقت مجلس ہاتہ سے نہ جاتا رہی دوست اور آشنا کو امر کرتی ہو کہ حسین مظلوم پر شیون کا چرچا رہی ماتم سی چہاتی سوجی پہر ہی گریبان پر نظر ہی رقت مین ہر آنکہہ اوبلی لاکن جوش دلسی حال ابتر ہی گہر مین فرزند کو عہدہ زاری اور شور و شین و یا عورت و مرد کا آرام جہوٹا اشکباری بی چین کیا نظم لمؤلفہ حسرت سے یارو دلکو مری اس مقام پر گذرا جو ظلم بعد نبی کی امام پر جس تن کو مصطفی نے کیا جان سی عزیز نہ ہر اشارہ ہوتی تہی اوسکی خرام تیغ و تبر سی ٹکڑی ہو پیکر وہ نور کا محضر بلا کا ختم ہوا جسکی نام پر وکریم حسین و حسن کیون نہ ہو لگتہ چہایا الم کا صدمہ جو دار السلام پر ناظر راہ حدیث و روایت کا خوشہ چین تحسین و آفرین ہی اوسکی کلام پر

مجلس شہادت عباس علی امام حسین علیہ السلام کی تنہائی و حسرت و غم خیر الانام

معاونان اخوان رقت و زاری و مجاہدان معرکہ تعزیت و سوگواری ناموران ماتمسرای اندوہ بکاء و ناصران اہلبیت مبتلای کرب و بلا علمداران سپاہ شیون و اہتمال و غمگساران قبیلہ حزین ملال و دشت محنت اور مصیبت مین ساتہ ذکر نوحہ و فریاد کی خاک حسرت پر یون طپان ہوتی ہین کہ جب روز عاشورا لشکر جو جفا سید الشہدا کی سامنی آیا اور سب رفقا و اقربا کا قافلہ دریای نہنگ آسا نہایا ہر ایک غازی حمایت سلطان دین پر جان کو سپر بنا دیا شوق شہادت پر پیاس مین آب تیغ اور خنجر کو بہ رغبت پیا شاہ کربلا کی اصحاب مین کوئی مونس و ہمدم نہ رہا تو کسی نے اکی قدم پر ہاپا صدمہ تنہائی دیا میں جب یاور اور مددگار نہ دیکہا تو سوز جگر نے سر اوٹہایا بدن

الكلام في مسائل الإمامة ومن تأمل الكلام في هذا الكتاب ونصح من الغرض المقصود في هذا الانصاف ونصح كتابنا هذا ونظر فيه بعين الانصاف وحل الى ما اثبتناه من الفصول والابواب ونحن نحمد الله سبحانه على ما هدانا الحق والصواب واعان عليه ووفق له ونسأله سبحانه وتعالى ان يجعل ما عملناه خالصا لوجهه وموصلا الى ثوابه ومنجيا من عقابه وينفعنا وغيرنا من اوصل في تعليمه واستفاد الغرر المنبئة الثمينة من محجة عنايته

۴۶۹

وخمسمائة ولله الحمد والمنة والصلوة على محمد والسادة البررة وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير

نقل خاتمہ از کاتب کتاب منقول عنہ قد اتفق الفراغ من تسويد هذا الكتاب ... باعلام الورى ويكنى باعلام الهدى ... المؤمنين والصالحين المحتاج الى ربه ... مير محمد صادق ... في التاريخ ... ختم بالخير والاقبال ... و ماته بعد الالف من الهجرة النبوية

المشفق السيد المذنب الضعيف ... محمد فاضل ... حاجي الحرمين الشريفين حاجي ... منتق كرده است ... الى آخر من نسخة الاصل مع الاخوان

من شیخ المرحوم المغفور الفاضل الکامل مولانا محمد امیر الرجانی رحمۃ اللہ وبرزلنا المھد فی الصحۃ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین ۔ فائدہ ثبوت خلافت اولادیہ

سولہوین مجلس روز عاشورا احوال اقربای سید الشہدا

زخم کاری کی نڈہال اور چور ہوا دشمن کی ناوک تیر اور سنان نیزہ نی سینہ کو غربال مثل خانہ زنبور کیا اوسوقت ساری اہلبیت خیمہ کی در پر سراسیمہ و مضطر کھڑی تہی اور حضرت ناچار اعدا سے جہاد کو آمادہ ہو رہی تہی دنیا کا دستور دیکھا ہی آشنا و بیگانہ سی یون سنا ہی جب گھر کی باہر مرد و زن قصہ و فساد ہوتا ہی تو محاسد این اندیشہ و اضطراب سے انکی جان گھوتا ہی اس نظر سی کہ دیکھین ہمارا فرزند و برادر کیا صدمہ گذرا ہی آلائی مین کسکی بدنامہ ضرب اعدا کا زخم کاری کرنی ہی ہر ایک بی بی اور مادر و خواہر وسواس اور تہرا اس مین پہرتی ہی آنی جانی والون سی صورت واقعہ پوچہتی تہی کوئی دعا مانگتی پریشان در پر آتی ہی کوئی نذر و نیاز سی سلامتی کی خیر مناتی ہی سخت حیران تہی ماجرای کربلا کیا ہو رہا قربان تحمل اور صبر خواتین معظمات بلا گردان دل اور حوصلہ بنات فاطمیات اپنی آنکہون کی سامنی عزیزونکا لہو بہتا مارا جاتا نظر فرماتین وارثونکا جسم بلوار اور تیر و نیزہ سی ٹکری ٹکری ہوتا پاتین کہ سب لڑکی اور نوجوان خاک مقتل مین ادہر ادہر پڑی ہین مانند حیوان قربانی روبرو گلی کٹی قربین نہین کری ہین ایک طرف گرسنگی اور تشنہ کامی سی رقت اطفال کا خیال ایک جانب غلبہ مصیبت اسیری کی تصور مین بیٹا و بال بچی کا ماتم ابہی تمام نہین ہوتا کہ بہائی کا غم حسرت سی جان کہوتا کبہی سید سجاد بیمار کی پرستاری کرتین گاہی فکر اور تشویش سی مظلوم کربلا کی مجبور زاری پہرتین خیمہ کی اندر کوئی محرم نہین جو فرط اندوہ مین تسلی دی ایک عزیز پاس کہڑا نہین جو مرنی جینی کی خبر دی لاعلاج سراپردہ کی چوب سی ادنکا ٹکرانا زمین پر بیٹہ کی پریشان آنسو بہانا وَلَمَّا قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَہْلُ بَیْتِہٖ وَہُمْ وُلْدُ عَلِیٍّ وَوُلْدُ جَعْفَرٍ وَوُلْدُ عَقِیْلٍ وَوُلْدُ الْحَسَنِ وَوُلْدُہٗ اِجْتَمَعُوْا یُوَدِّعُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا وَعَزَمُوْا عَلَی الْحَرْبِ راوی کہتا ہی ہرگاہ ساری پیادہ اور سوار لشکر امام حسین علیہ السلام کی مارے گئی اور سوا ی جوانان اقربا اولاد علی و جعفر و عقیل و حسنین علیہم السلام کی باقی نرہی وہ بزرگوار شوق شہادت پر طیار ہوئی

سولہویں مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

پروانہ وار شمع لوای دین پر نثار ہونیکو بال و پر کہولی امام کی نصرت میں زندگانی سی بیزار ہو رہی جمعیت کے ایک دوسرے سی وداع ہوئی کو صف فراق میں داد رقت دی کوئی فرط ملال سی گردن میں بہائی کی ہاتہہ ڈالتا سوز جگر سی زبان حال میں فقرات درد جدائی سناتا کیونکر برادر اب ہم تم مصیبت کے ماری قیامت کو ملینگی سید الشہدا کی جلو میں سب کٹی لہو بہری جنت کو چلینگی اگر میں جانتا کہ تم دنیا میں زندہ رہوگی تو وصیت کرتا واسطی بہانی کی ماں بہن کا ہاتہہ تمہاری کف حمایت میں سپاتا کوئی بہتیجی کا سر چہاتی سی لگاتا کوئی بہانجی کو پیار میں تسلی فرماتا حسینی کہا میدان قتال میں فدیۂ شبیر ہم لڑینگی دوسرا بولا نصرت فرزند زہرا میں جان دینی کو میری قدم بڑہینگی فَاَوَّلُ مَنْ بَرَزَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَاُمُّهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ فَقَتَلَهٗ عَمْرُو بْنُ صَبِيْحٍ پہلی سب عبد اللہ ابن مسلم ابن عقیل نی بعد امام حسین علیہ السلام سی بعد ادای تحیت رخصت مانگی والدہ کا اوس دلاور کی رقیہ بنت علی مرتضیٰ نام تہا دشت نبرد میں عمرو ابن صبیح کی دست جور سی شہادت تک پہنچا وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ اُمُّهٗ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهٗ اَبُوْ جُرْهُمٍ الْاَزْدِيُّ وَلَقِيْطُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُهَنِيُّ پہر محمد ابن مسلم ابن عقیل نی قدم جرأت بکمال امان اونکی ام ولد تہی ابو جرہم ازدی اور لقیط ابن ایاس نی مار ڈالا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ جَعْفَرُ بْنُ عَقِيْلٍ وَاُمُّهٗ اُمُّ الثَّغْرِ بِنْتُ عَامِرٍ الْعَامِرِيِّ فَقَتَلَ خَمْسَةَ عَشَرَ فَارِسًا قَتَلَهٗ عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ بعد ازان جعفر ابن عقیل نی جنکی والدہ کو ام الثغر ... کہتی تہی شور دلیری مچا دیا جب پری سی باہر نکل الیا لڑی کہ پندرہ سوار مار ڈالی تو چور ہوکی گری عروۃ ابن عبد اللہ خثعمی نی میدان میں گہیر لیا زخم ستمگری سی مظلوم کو شہید کیا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَقِيْلٍ فَقَتَلَ سَبْعَةَ عَشَرَ فَارِسًا ثُمَّ قَتَلَهٗ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ پس اونکی بہائی عبد الرحمان ابن عقیل نی میدان کارزار میں سبقت کی سترہ سوار ...

کتاب هذا ایضا سطر ۳۳ غ تغرکم ص تغرکم و تیئکم صفحہ ۲۲۰ سطر ۲۰ غ فاخب ص فاخبیان ایضا سطر ۱۳ غ والہ ص والان الایمان صفحہ ۲۲۱ سطر ۱ غ مجلس ص مجلسہ ایضا سطر ۱۱ غ الامن الایدی ص ... ایضا سطر ۱۶ غ فقال ص فقال ایضا سطر ۲۱ غ التی ولہ ص التی ولہ ایضا سطر ۲۱ غ التی ... والله صفحہ ۲۲۲ سطر ۳ غ قال ص قال والله ... ۴ غ الناس ص الناس یا نونہ صفحہ ۲۲۳ سطر ۱۲ غ واقبل ص واقبل علی ایضا سطر ۲۳ غ تحرج ص تخرج ایضا ... فیما ... قتلی ص قتلی ایضا سطر ۳۲ غ قتلہ ص قتلہ ایضا سطر ۳۸ غ زیاد ص زیاد ... والکان لا ... صفحہ ۲۲۵ سطر ... غ قتلت ص زیاد ... صفحہ ۲۲۶ سطر ... غ ... من معاویہ ... ایضا سطر ۱۱ غ ... ص فقلت علی ایضا سطر ۱۶ غ قالا ص قالا ... ایضا سطر ۳۰ غ السلام ص السلام ... ایضا سطر ۳۸ غ فاعر بہ ص فاعرفہ ... صفحہ ۲۲۸ سطر ۱۹ غ ... سطر ۲۶ غ اری ص اری ذلک ایضا صفحہ ۲۲۸ ... غ السلام ص السلام ... ایضا سطر ۳۳ غ ولکن ص ولکن والله ایضا سطر ۳۵ غ ... ص زیاد فقال اذا والله ... ایضا سطر ۳۹ ... سطر ۸ غ من ص من ... صفحہ ۲۲۹ سطر ۱۸ غ سمع ص سمع ذلک ... ایضا سطر ۳۰ غ فقال ص فقال لہ ایضا سطر ... غ خبر ص خبر ما جری ایضا سطر ۳۱ غ ... ص امتنعوا علیہ صفحہ ۲۳۰ سطر ۱۶ غ ... بعدهم ص لا ایضا سطر ۳۵ غ ... لیا بینا ص لیا بینا ... سطر ۱۸ غ نزل ص نزل ذلک ایضا سطر ۲۱ غ ... سطر ۲۰ غ المتص ص الا فضا ایضا سطر ۳۳ غ فقال ص فقال لہ ایضا سطر ۳۹ غ علیہ ص الیہ ایضا صفحہ ۲۳۱ سطر ۱۶ غ الان ص الان حین

سولہوین مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

پہنچا یا عثمان ابن خالد کی ہاتھ سے راہ جنت لی وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَقِيلِ
بْنِ اَبِيطَالِبٍ اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدِ بْنِ اَشْيَمَ الْجُهَنِيُّ وَبِشْرُ بْنُ حُوطٍ
الْقَابِضِيُّ ابو الفرج نے کہا عبد اللہ ابن عقیل کی والدہ اُمّ ولد تہین جنکی قتل پر عثمان ابن خالد اور بشر ابن
حوط کی تلوارین چلین وَعَبْدُ اللهِ الْاَكْبَرُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ
فِيمَا ذَكَرَ الْمَدَائِنِيُّ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ وَرَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ اور ایسا ہی رتبہ
مدائنی سے پایا ہی جو عبد اللہ اکبر کی بیان ہلاکت مین لایا ہی وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَعِيدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ
اَبِيطَالِبٍ الْاَحْوَلُ وَاُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ لَقِيطُ بْنُ يَاسِرٍ الْجُهَنِيُّ بعد ازان مرکب ہمت پر سوار
سبارز طلب ہوی محمد ابن ابی سعید ابن عقیل جو احول اور اُمّ ولد کی خلف تہی اعدا سے لقیط ابن یاسر جہنی
مقابل مین آیا اوس مظلوم کو فرس ہستی سی بدیم گرایا وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ اَنَّهُ قُتِلَ مَعَهُ
جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ اپنی سند سے محمد ابن علی ابن حمزہ نے ذکر کیا کہ اوسکی ساتھ جعفر ابن محمد
ابن عقیل بہی شہید ہوا وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَقِيلِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ وَاُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ
اور علی ابن عقیل بہی کہ بطن اُمّ ولد سے تہی اوسدن معرکہ جہاد مین جان سے گذری ثُمَّ قَالُوا مِنْ بَعْدِهِ
وَخَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قَتَلَ عَشَرَةَ اَنْفُسٍ
ثُمَّ قَتَلَهُ عَامِرُ بْنُ نَهْشَلِ التَّمِيمِيُّ رُوَاتِ ثِقَات نے خبر وحشت اثر دی کہ آخر کو محمد ابن عبد اللہ
ابن جعفر طیار نے سبقت کی ناموس سے عرض درود وسلام مین رخصت مانگی معرکہ نبرد مین دس نامرد کی
جان بہالی او تیغ سے نکالی ناگاہ عامر ابن نہشل تمیمی نے ایسا وار کیا کہ اوس مظلوم کو زمین سے گرایا
خلد برین پہنچایا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قَتَلَ
مِنَ الْقَوْمِ ثَلَاثَةَ فَوَارِسَ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَاجِلًا ثُمَّ قَتَلَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَطَّةَ
الطَّائِيُّ وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ بَعْدَ ذِكْرِ قَتْلِ مُحَمَّدٍ وَعَوْنٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ

سولہوین مجلس روز عاشورا حال عبداللہ وابوبکر ابناے حسن وابوبکر بن علی علیہما السلام

پھر اونکی بھی عون ابن عبداللہ ابن جعفر صف شجاعت سے آگی بڑھے تین سوار اور سترہ پیدل غازیکی
ہاتھہ سے مارے پھر عبداللہ ابن قطبہ شقی حملہ آور ہوا حیدر کرار کا نواسہ اوسکی حربہ سے ناشاد ہوا تذکرہ
محمد وعون کی شرح مین ابو الفرج لکھتا ہی اور نام عبید اللہ ابن عبداللہ ابن جعفر طیار کو زیادہ کہتا ہی
ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ اَوَّلًا
وَھُوَ الْاَصَحُّ اَنَّہٗ بَرَزَ بَعْدَ الْقَاسِمِ فَقَتَلَ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ قَتَلَہٗ ھَانِي
بْنِ ثُبَیْتِ الْحَضْرَمِيُّ فَاسْوَدَّ وَجْھُہٗ اوسوقت شاہ کم سپاہ کی بھتیجی عبداللہ ابن امام حسن علیہ
السلام باہر نکلی چچاسی اداب تحیت کہی عباس اور علی اکبر کی اجازت لیتی جانب میدان چلی جو اخبار
انکا پہلی زبان پر آیا ہی ہر آئینہ قرین صدق اور اعتبار پایا ہی کہ وہ بعد قاسم اپنی برادر کی لڑی چودہ
ناہنجار پیادہ اور سوار سے تیغ کی تین اوکو ہانی ابن ثبیت ظالم نے مار ڈالا اکا اس انتقام پر غضب خدا
مردود کا منہہ ہوا کالا ثُمَّ قَالَ وَاَبُوْبَکْرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاُمُّہٗ اُمُّ وَلَدٍ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ
بْنِ عُقْبَۃِ الْغَنَوِیُّ قَتَلَہٗ پس ابوبکر ابن امام حسن علیہ السلام کہ فرزند ام ولد تھی صف شکستہ کی ہا
طرف آوردگاہ بڑھی عم بزرگوار کی نصرت مین جان سے کام آئی جنکو عبداللہ ابن عقبہ نے زخم شکر لگائی
اعضا خاک مین ملائی قَالُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَتْ اِخْوَۃُ الْحُسَیْنِ عَازِمِیْنَ عَلٰی اَنْ یَمُوْتُوْا دُوْنَہٗ
فَاَوَّلُ مَنْ خَرَجَ مِنْھُمْ اَبُوْبَکْرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَاسْمُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاُمُّہٗ لَیْلٰی
بِنْتِ مَسْعُوْدِ بْنِ خَالِدِ رِبْعِيِ التَّمِیْمِیْ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَہٗ زَحْرُ بْنُ بَدْرٍ
النَّخْعِیُّ وَقِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُقْبَۃِ الْغَنَوِیُّ راوی کہتی ہین کہ جب اقربا ہی باوفا نی
خاک وخون مین دم دیا برادران سرور نی قدم حمایت سے اونکی روبرو مرنیکا عزم کیا پہلے جو دلاور
سینہ سپر بلاگردان سبط پیغمبر چلا وہ ابوبکر عبیداللہ نام ابن علی علیہ السلام زادہ لیلی بنت مسعود
خوجستہ رزمگاہ کو دم شمشیر سے لالہ زار بنایا مردہ و مرکب اعداکی صفحہ کارزار پین تن وسر کیا یاد

سولہویں مجلس روز عاشورا جہاد عمر و محمد الاصغر و عثمان و جعفر ابنای علی علیہ السلام

آخر کو عمر ابن بدر نے حربۂ جان ستان لگایا بعض نے کہا کہ عبداللہ ابن عقبہ کی ضرب ستم سے صدمہ
ہلاک اوٹھایا ثم الوا ثم برز من بعدہ اخوہ عمر بن علی ثم حمل علی زحر قاتل
اخیہ فقتلہ و استقبل القوم و جعل یضرب بسیفہ ضربا منکرا فلم یزل
یقاتل حتی قتل پھر اونکی بھائی عمر ابن علی علیہ السلام جہاد کو برآمد ہوی قاتل برادر کو مارکی
حملات جرات میں شمشیر بہی ناگاہ لشکر کا غول اونپر ٹوٹ پڑا شاہزادہ مرنی پر آمادہ دلیرانہ اوڑ
لڑنا او سے چار و طرف صفائی کی آخر کو تلاش نام و ننگ میں راہ جان فدا کی ثم قال
و محمد الاصغر بن علی بن ابی طالب و امہ ام ولد ان رجلا من تمیم من بنی ابان
بن دارم قتلہ راوی کہتا ہی کہ محمد اصغر ابن حیدر صفدر دشت وغا میں جلوہ نما ہوی جو
ام ولد سے وہ عالی نسب پیدا ہوی داد شجاعت کی ہنر دلاوری دکہایا آیک نامرد نے قبیلۂ تمیم
بنی آبان ابن دارم کی جام ہلاک پیا قال قال العباس بن علی لاخیہ من ابیہ و امہ
عبد اللہ بن علی تقدم بین یدی حتی اراک و احتسبک فانہ لا ولد لک
فتقدم عبد اللہ بن علی بین یدیہ و شد ہانی بن ثبیت فقتلہ ای احبا
ارباب نوحہ و زاری آپ نو جناب عباس کی وفاداری ہر گاہ سارے عزیز و اقربا کو مقتول نظر فرمایا او
شاہ بی سپاہ کو طغیان اعدا سے ملول پایا سگی بہائی اپنے ان باپ عبد اللہ کو نزدیک بلایا حکم دیا کو
ابن زہرا پر جان قربان کرنمیں یاد ولا یاکہ بہائی برادر تمہاری کوئی اولاد نہیں جس کی الفت میں ہیاں کا مو
بہیری رہو رو آج میدان غا میں دلیرانہ بڑہو جا کی حمایت امام پر اعدا سے لڑو یہی چاہتا ہوں اور میں
تمہارا بدن خاک و خون میں طپاں دیکہوں امر علمدار سے شیر نر جرار اسد اللہ کی پسر مانند شیر حملہ کیا
لشکر ستمگر نے چاروں طرف سے نیزہ و تیغ میں گہیر لیا یکہ و تنہا پر انبوہ جفا ٹوٹ پڑا نہنگ دریائی کو
ابن ثبیت نے جان سے مارا قال قتل عبد اللہ بن علی و ہو ابن خمس و عشرین سنۃ و لا

خلفا بن صعصعۃ عشرین و مائۃ و کان
سنۃ یوم قتل اثنین و اربعین سنۃ و لما اتی
بلغ ذلک من الصادق ع کل مبلغ و حزن علیہ
حزنا عظیما و فرق من مالہ فی عیال من اصیب
معہ من اصحابہ الف دینار و کان عبد اللہ
بن علی بن الحسین ع فقیہا فاضلا و کان یلی صدقات
رسول اللہ و صدقات امیر المومنین ع و کان
عمر بن علی بن الحسین ع فاضلا جلیلا و رعا و کان
ایضا یلی صدقات رسول اللہ و صدقات
امیر المومنین علیہما السلام و کان للحسین
بن علی بن الحسین ع فاضلا و رعا و روی احادیثا
کثیرۃ عن ابیہ علی بن الحسین و عمتہ فاطمۃ بنت الحسین ع و عن اخیہ ابی جعفر ع و روی

ماتوا یوم الاثنین للیلتین
ان یقتلہم و لم یغیرہ بید
ثم نقضوا بیعتہ و اسلموہ فقتل و صلب بینہم
الیہ اہلہا فلم یزل الوجہ بایعوہ علی الحرب
لقد اختلفتما اذا قال فلما وصل الکوفۃ اجتمع
سماہ رسول اللہ باقر العلم و انت شبیہہ بقوم

الباب السابع فی ذکر الامام الباقر
الامام ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین فصول الفصل
الاول فی ذکر تاریخ مولدہ و مبلغ عمرہ و مدۃ امامتہ و وقت وفاتہ و موضع قبرہ و ما لہ من البنین
سنۃ سبع و خمسین من الہجرۃ یوم الجمعۃ غرۃ رجب و قیل الثالث

من صفر وقبض عليه السلام سنة اربع عشرة ومائة في ذي حجة وقيل في شهر ربيع الاول وله ثمان وخمسون سنة وامه ام عبد الله فاطمة بنت الحسن بن علي فهو هاشمي من هاشميين علوي من علويين وقبره بالبقيع من مدينة الرسول صلى الله عليه وآله

الحسن بن علي عليهما السلام ... ابيه زين العابدين ... عمه ... ابيه زين العابدين ... ثمانيا وثلاثين سنة ... عليهما السلام ... مع ابيه تسعا وثلاثين سنة ... سنين ومع ... امامته ثماني عشرة سنة ... وكان مدة امامته تقية ملك الوليد ... وكان في ايام امامته ملك عبد الملك ... سليمان بن عبد الملك ... عبد الملك ... ويزيد بن عبد الملك ... عمر بن عبد العزيز ... هشام بن عبد الملك ... وتوفي في ملكه ... وهشام بن عبد الملك الشام ... الناس عليه ... امامته ... النص ... ذكر ... الدلائل على امامته ... عليه امامته ... ما قدمناه ... من اعتبار ... العصمة ... وبطلان قول من ادعى ... من دلائل العقل ... ومن دلائل الاخبار ... والاستدلال ... فاما النصوص الدالة على امامته والاثار الواردة في الاشارة اليه من ابيه فمن ذلك ما رواه محمد بن يعقوب الكليني عن احمد بن ادريس عن محمد بن عبد الجبار عن ... الكوفي عن محمد بن ... عن ابراهيم بن ... علي بن الحسين عن ... [illegible]

سولہویں مجلس شہادت برادران عباس بن علی علیہ السلام

هَعَقَبَ لَهُ یہ قول معتبر و ناقلانِ آثار کی ہی کہ عبد اللہ دنیا میں لاولد رہی جب شہید ہوئی

تھیں برس کی تھی وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ قَدَّمَ اَخَاهُ جَعْفَرًا بَيْنَ يَدَيْهِ

فَشَدَّ عَلَيْهِ هَانِي بْنُ ثُبَيْتٍ الَّذِي قَتَلَ اَخَاهُ فَقَتَلَهُ پھر سند مذکور سی راوی نے

ذکر کیا کہ عباس ابن علی علیہ السلام نی دوسری بھائی جعفر کو حکم دیا لشکر شہداء رفقائیں زمرہ جبر الوری

سمت جنت جاتا ہی اپنا بیگانہ روبرو غریب کربلا خش ہمت بڑھاتا ہی برادر جان بہر بہی کو قدم

امام حسین علیہ السلام پر نثار کیا آگی جاؤ ر...امتحان ہی راہ رضای خدا سی بچی پر شو...لیا فی عصف

لوای مہر ضیا کی اپنا رہوار چمکا یا میمنہ اور میسرہ میں تلوار کی گھاٹ خون اعدا سی دریا بہایا کہیں

کہین سی ثبیت رذیل نی پیچھی دست جفا کا لا اوسی قاتل برادر نی جعفر کو بھی مار ڈالا قیل

وَرَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْاَصْبَحِيُّ فَاَصَابَ شَقِيقَتَهُ اَوْ عَيْنَهُ وَقُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً قول ثانی میں آیا ہی کہ خولی بن یزید اصبحی نی تیر

پھینکا ہی جو اون کی شقیقہ خواہ آنکھ میں پیوست لگا ہی کھوریسی خاک قتل میں گری اتنا ہو بہا کہ تہا

بھری جب نیا سی کا م کذری تو عمر انیس برس کی تہی ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ اَخُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ

اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُمُّهٗ اُمُّ الْبَنِيْنَ بِنْتُ حُزَامِ بْنِ خَالِدٍ مِنْ بَنِيْ كِلَابٍ اَيْضًا

وَرَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْاَصْبَحِيُّ بِسَهْمٍ عَلٰى جَبِيْنِهٖ فَسَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ بیں لشکر امام سی نکی

بھائی عثمان بن علی علیہ السلام میدان قربانگاہ کو بڑہی جو بطن ام البنین بنت حزام بن خالد قبیلہ بنی

کلاب سی وہ بہی مقتول تہی ناگاہ خولی بن یزید نی خدنگ جفا مارا کہ پیشانی نورانی پر لگا اوس کی صدمہ

زخم سی فگار ہوئی ترکی زین سی زمین پر گری وَجَزَّ رَاْسَهُ مِنْ بَنِيْ اَبَانَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ

قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً ایک حرامی

طایفہ بنی ابان بن حازم نی سر جدا کیا دونوں راویوں سی نقل ہوا کہ روز عاشورا جب عثمان بن علی

... ولده ... سنده ... فقال يا محمد ... قال لمحمد بن ... فلم يزل ... وكان في الصندوق ... شيء ... رسول الله ... وكتبه صلوات الله عليه ... عن محمد بن يحيى عن عمران بن موسى عن محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله ...

سولہویں مجلس عباس بن علی علیہ السلام کا ہمراہ امام فرات پر جانا معرکہ قتال میں جدا ہو کر شہادت پانا

علیہ السلام درجۂ شہادت کو پہنچے تو عمر میں اکیس برس کی نوجوان پر ارمان تھے
واہ عباس کی مانند سبط رسول اللہ کا فدائی اور شیدا کون ہوگا جو زن و فرزند اور مال و متاع و ہمراہ کو
بلاگردان سپر زہرا کرے درد فراق سے کسکی یگانۂ آفاق کو پروا تھی محبت امام حسین علیہ السلام سے اپنی محبت میں
راحت دیکھے دنیا میں بہت عاشق صادق رضای محبوب سے مرتی آئے ہیں لاکن جو صدمات کہ اوس
برگزیدہ خالق نے اوٹھائے تصور میں تاب نہیں لاتے ہیں غازی کی جبتک تن میں دم اور ہاتھ میں
علم رہا قدم مولا سے مثال سایہ جدا نہوا صدہا زخم پے در پے حمایت پر گرسنگی میں کہائے دریای خون میں
پیاسے با لب خشک اور چشم تر نہائے جان دیکے بھی سیر نہ کیا حسرت بہائی کہ ہائے دل و جگر تو لکے
اب کون اعدا سے بچائے قَالَ الْمُفِيدُ وَالسَّيِّدُ وَابْنُ نَمَا وَاشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ
فَرَكِبَ الْمُسَنَّاةَ يُرِيدُ الْفُرَاتَ وَالْعَبَّاسُ أَخُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ شیخ مفید اور سید اور ابن
نما نے اپنی سند سے لکہا ہے کہ ہرگاہ پیاس نے امام حسین علیہ السلام پر غلبہ کیا ہے وہ گہوڑا کو بیکہ جو بانند
سیل بردان تہا اوسپر چڑہے جانب دریای فرات شور عطش بجہانیکو چلے عباس دلاور علم نصرت لیے
آگے تہے وسنہ و تیغ سے راہ کشادہ کرتی رہی فَاعْتَرَضَتْهُ خَيْلُ ابْنِ سَعْدٍ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
دَارِمٍ فَقَالَ وَيْلَكُمْ حُولُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفُرَاتِ وَلَا تُمَكِّنُوهُ مِنَ الْمَاءِ لشکر عمر سعد نے
مزاحمت کو صف باندہی سوار و پیادہ کی ہجوم سے مہلت عبور کسی طرف نہ دی اونمیں ایک شقی نے
بنی دارم سے نعرہ مارا پیروان یزید اور بنی امیہ کو پکارا دای اوپر تمہاری امام حسین علیہ السلام کو شہر
بستان سے روکو اور دریای فرات اور اونکے درمیان حایل کہڑی ہو پانی سے لب تر نکرنی دو بلکہ آب دم
خنجر اور سیف پلاتی رہو فَقَالَ الْحُسَيْنُ اللَّهُمَّ أَظْمِئْهُ فَغَضِبَ الدَّارِمِيُّ وَرَمَاهُ
بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي حَنَكِهِ الشَّرِيفِ امام حسین علیہ السلام نے قہر و جلال میں کہا الٰہی اسے جرم کو
پیاس کی سزا دیجیو دنیا وہ شقی تشنگی جلا غیظ و طیش میں آیا اپنا تیر حضرت پر کیا حنک شریف

عن محمد بن الحسن عن سہل بن زیاد عن محمد بن عیسی عن فضالة بن ایوب عن الحسین بن العلاء عن ابی عبد الله قال سمعته یقول ان عمر بن عبد العزیز کتب الی ابن حزم ان یرسل الیه بصدقة علی وعمر وعثمان وان ابن حزم بعث الی زید بن الحسن وکان اکبرهم فساله الصدقة فقال زید ان الوالی کان بعد علی الحسن وبعد الحسن الحسین وبعد الحسین علی بن الحسین وبعد علی بن الحسین محمد بن علی فابعث الیه فبعث ابن حزم الی ابی علیه السلام فارسلنی ابی بالکتاب فذهبته الی ابن حزم فقال له بعضنا هذا ولد الحسن قال نعم

عن جده قال نظر علی بن الحسین الی ولده وهو یجود بنفسه وهم مجتمعون عنده ثم نظر الی محمد بن علی فقال خذ هذا الصندوق فاذهب به الی بیتک وقال اما انه لم یکن فیه دینار ولا درهم ولکن کان مملوا علما وعنه

[illegible]

سواہوین مجلس ہمراہ امام ناس جناب عباس کا جانا کثرت جراحات سی شہادت پانا

فَانْتَزَعَ السَّهْمَ وَبَسَطَ يَدَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ حَتَّى امْتَلَأَتْ رَاحَتَاهُ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ

رَمَى بِهِ جب تیر کو حلقوم سی باہر نکالا خون نکلا پر نالہ بہنی لگا مظلوم کربلا نی دونو کف دست مین لہو بہر کر جانب

آسمان رنگ جفای امت کو پہینکا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْكُو اِلَيْكَ مَا يَفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ

نَبِيِّكَ عرض کی خداوندا تیری پاس شکایت ظلم اعدا کرتا ہون جو اس قوم نی فرزند بنت پیغمبر سی

برا کیا چاہتا ہون پس تمغر کہ ستیز و آویزین دو شیر نی حملہ کیا شعلۂ تیغ سردار اور علمدار نی ارواح

عدوی جنہم بہرہ باد دو نو شجاع صف شکن کی ضرب سی زمین پر لاشونکا انبار ہوا یہانتک سر تن سی

کٹی دریای خون مین حباب وار بہی کہ تو فان اجل نمودار دیکہا ثُمَّ اقْتَطَعُوا الْعَبَّاسَ عَنْهُ وَ

اَحَاطُوا بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ حَتَّى قَتَلُوهُ وہ اشقیا دور و نزدیک سی تیر مارتی بہالی لگاتی ہی

تلوارونکی وار کرتی ایکبارہ ٹوٹ پڑی جو خدنگ جانستان آتا عباس اپنی سینہ کو ہدف بناتی جو

برچہی کا پہل جانب امام جہکتا اوسکو دوڑکی تنہای حمایت مین آپ کہاتی حملات اعدا مین تہنونکی پارہ سی

بدن پرزی ہوا جہانتک ممکن تہا داہنی اور بائین پہل بہرکی شاہ کو بچایا ہ آوازِ تکبیر سی عباس کی

امام کو حالت یاس مین تقویت آتی بصوت سرور ناس کو جب حملہ پہرکی دیکہتی جرأت بڑہ جاتی

ناگاہ جماعت بیحیانی ہجوم کیا اور درمیان سی برادرونکی سلسلۂ رفاقت کاٹ دیا ماہ بنی ہاشم کو ہالۂ

نرغۂ جور و جفا مین گہیر ا بیجد زخم لگائی کہ دونو شانی کٹی سرعمود آہن سی دو پارہ ہوا گہوڑی سی جب زمین پر

گری تو اوسی گہاو کی مُنہ پہٹی دم نکلنی مین حق وفا سی نہ پہری تا سب اعضا پامال لشکر خاک مین ملی

وَكَانَ الْمُتَوَلِّي لِقَتْلِهِ زَيْدُ بْنُ وَرْقَاءَ الْحَنَفِيُّ وَحَكِيمُ بْنُ طُفَيْلٍ السِّنْبِسِيُّ بَعْدَ اَنْ

اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حِرَاكًا اسقدر وفور جراحت سی چور ہوی جو طاقت کلام اور حرکت

اندام سی ہی قاصر ہوی اونکی قتل مین زید ابن ورقا اور حکیم ابن طفیل نی قدم مارا کافر ازلی دین اسلام کو

اسد اکبر پکارا فَبَكَى الْحُسَيْنُ لِقَتْلِهِ بُكَاءً شَدِيدًا اخدا کسی بہائی کو بدن صدپارہ برادر دیکہای

ثم الفصل الثالث فی ذکر بعض ما ورد من شہادۃ تصنیفہ المرحوم قال الشہید ... علیہ السلام

فی الفصل الثالث فی ذکر بعض جاء من علامات ... ما ورد ... من کلمات ...

عن ابی جعفر ... قال ... عن ابی عبداللہ ... فقال ... الفصل ... ایضا سطر ...

صفحہ ۲۵۹ سطر ۱۴ ... ایضا سطر ۲۶

فی النہار ... ایضا سطر ... صفحہ ۲۶۱ سطر ... ایضا سطر ۲۲ ... ایضا سطر ۲۹

فی الحسین ... ایضا سطر ... فاستاذن ... ایضا سطر ۳۰

صفحہ ۲۶۳ سطر ۱۶ غ و یقال ص و یقال لہ
ایضاً سطر ۲۱ غ ودفن ص ودفن بالبقیع
ایضاً سطر ۲۲ غ الفصل ص الفصل الثانی
ایضاً سطر ۲۵ غ فا ص فانا اذا ایضاً سطر ۲۸
غ الامام ص لا الامام فی الوقت و قولہ بطل

سولہوین مجلس جناب عباس کا ہمراہ امام جانا شہادت پانا اور واقعہ حمزہ عم رسولخدا

اپنی پشت و پناہ سی غربت اور بیچارگی مین نہ چہڑای تحقیق کہ فرزند عزیز نور نظر ہی اور برادر قوت بازو اور زور کمر ہی لہذا امامدامی کہ عباس علی علیہ السلام زندہ اور سلامت رہی امام حسین علیہ السلام کی اعضائی جسم محنت ہلاک اقربا مین بہی نشان حیدر کرار کی ہیبت سی قوم اعدا کو اپنی غلبہ کا بھروسا نتہا اہلبیت کو امید فتح مین جان رہی سبط بتول پر نظمہ رہا تا مجبور دیکھو یہ مثل باور کرو جب صدمہ اکہہ پڑتا ہی ہر آدمی بی اختیار ہاتہہ اوٹہا کی روکتا ہی علی اکبر کی حیات اور بقا کا باعث وجود علمدار تہا ہرگاہ وہ دنیا سی ناکام گذری تو خاتمہ آل احمد مختار ہوا بالیقین عباس پر امام حسین علیہ السلام بیقرار کہڑی روتی تہی شدت زاری مین ہای برادر قوت کمر شانی پر آفت کی فرمائی جان کہوتی مروی لما انہزم اصحاب رسول اللہ فی غزوۃ احد وا قبلوا یصعدون علی الجبال روایت کی ہی جب غزوہ احد مین صحابہ رسول نی شکست کہائی پہاڑون پر چڑہ گئی وہان سی دست امان جان ہاری وکانت ہند قد اعطت وحشیا عہدا لئن قتلت محمدا او علیا او حمزۃ لاعطینک کذا وکذا وکان وحشی عبدا لجبیر بن مطعم حبشیا ہند زوجہ ابوسفیان نی وحشی غلام جبیر ابن مطعم کو جو حبشی تہا بلایا یہ کہا اگر تو نی محمد یا علی یا حمزہ علیہم السلام میں ایک بہی درجہ شہادت کو پہنچایا تو انعام زر و مال دونگی دل کو تیری خوشحال کرونگی فقال وحشی اما محمد فلا اقدر علیہ واما علی فرأیتہ حذرا کثیر الالتفات فلا مطمع فیہ وحشی جوابدیا اما محمد اونکی مارنی پر قدرت نہین پاتا اور علی کو بہی بہت ہوشیار دیکہا اونسی بہی قطع امید ہی کہ ہاتہہ نہین پڑتا فکمنت لحمزۃ قال فرأیتہ یہد الناس ہدا فمر بی فوطأ علی حرف نہر فسقط یس واسطی قتل حمزہ کی داؤ کیا وحشی کہتا ہی اونکو دیکہا دشمن کو نا چیز خیال مین نہین لاتی تہی ناگاہ میری طرف سی گذری پاؤن رفتار مین اونکی ایک نشیب خشک نہر مین گرتا ہی حربتی فہززتہا ورمیتہ فوقعت فی خاصرتہ وخرجت من ثنتہ فسقط یعنی اپنا حربہ اوٹہا کی تولا اور اونکی طرف پہینکا کہ پہلوی شریف مین جا کی لگا اور پشت مبارک سی باہر نکلا

سولھویں مجلس شہادت اقربای سیدالشہدا روحی و ارواح العالمین فداہ بیان یاری شاہ اولیا

حمزہ تیورا کر گر پڑے تو جگر کی بہجان اوس پرظاہر ہوئی فَاَتَیْتُہٗ فَشَقَقْتُ بَطْنَہٗ فَاَخَذْتُ کَبِدَہٗ

وَجِئْتُ بِہٖ اِلٰی ہِنْدٍ فَقُلْتُ ہٰذَا کَبِدُ حَمْزَۃَ یعنی جلدی سے جانب مقتول دوڑا پیٹ پھیر کے

کلیجہ نکالا ہند کو پہنچا دیا اور کہا جو وعدہ کیا تھا پورا کر دیا یہ جگر ہی حمزہ عم خیرالوریٰ کا فَاَخَذَتْہَا فَلَاکَتْہَا

فَجَعَلَہَا اللّٰہُ فِیْ فَمِہَا مِثْلَ الْعَظْمِ فَلَفَظَتْہَا وَرَمَتْ بِہَا ہندنی بادل پر غضا ڈالی او ٹھایا

غصہ مند میں ڈالکر چبایا خدا نے مثل استخوان سخت بنایا تو گوشت نرم اور جاہر کو دور پھینکا قَالَ

جَابِرٌ فَقَطَعَتْ مَذَاکِیْرَہٗ وَقَطَعَتْ اُذُنَیْہِ وَقَطَعَتْ یَدَہٗ وَرِجْلَہٗ اوس

خونخوار نے بالین کشتہ مظلوم پر قدم بڑھایا عضو تناسل اور کان اور ہاتھ اور پیر کاٹ کے ہار بنایا گلی میں ڈالکے

بہت خوش ہوئی یہ زینت کفر یزید کی دادی نے ایجاد ہی وَلَمْ یَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَۃَ

سِمَاکِ بْنِ حَرْثٍ وَعَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ راوی کہتا ہے نبی برحق کے پاس کوئی صحابی باقی نہ رہا سوا

سماک ابودجانہ ابن حرث اور علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا فَکُلَّمَا حَمَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اِسْتَقْبَلَہُمْ عَلِیٌّ فَدَفَعَہُمْ عَنْہُ حَتّٰی اِنْقَطَعَ سَیْفُہٗ فَدَفَعَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَیْفَہٗ

ذَا الْفَقَارِ لشکر کفار سے جو کوئی بارادۂ قتل احمد مختار کو آتا حیدر کرار دوڑ کے اوسے مارتے کہ جہنم کو جاتا یہاں تک کہ تلوار

لڑتے لڑتے تلوار ٹوٹ گئی سید انبیا نے شمشیر خاص ذوالفقار عنایت کی وَانْحَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی نَاحِیَۃِ

اُحُدٍ فَوَقَفَ وَکَانَ الْقِتَالُ مِنْ وَجْہٍ وَاحِدٍ اوسوقت پیغمبر خدا جانب گوشۂ احد متوجہ ہوئے

وہاں جاکے توکل بار تعالیٰ اور حمایت شاہ اولیا میں ٹھہرے لڑائی حق و باطل کی ایک راہ سے خاطر خواہ ہوئی

تا کہ نسیم فتح و ظفر پرچم علم پر دست ید اللہ کی چلی فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ یُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی اَصَابَہٗ فِیْ وَجْہِہٖ

وَرَأْسِہٖ وَیَدَیْہِ وَبَطْنِہٖ وَرِجْلَیْہِ سَبْعُوْنَ جِرَاحَۃً علی ابن ابیطالب علیہ السلام

متصل ایسی گرم نصرت و یاری تھی کہ منہ اور سر اور ہاتھ اور شکم اور پیر میں ستر زخم کاری لگی قَالَ

فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ اِنَّ ہٰذَا لَہِیَ الْمُوَاسَاۃُ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ

سولہوین مجلس شہادت اقربای سید الشہدا سانحہ غزوہ احد اورتشبیہ حال عباس وحمزہ رضی اللہ عنہما

وَأَنَا مِنْهُمَا اسمین تائید کی مدح وثنا پر جبرئیل امین آئی اور بولی یا رسول اللہ حق دوستی اور طاعت یہی ہی جو ولی خدا نی ظاہر کی ہو فرمایا کیون نہو وہ میرا ہی اور مین اوسکا جبرئیل نی عرض کی مجہی دونوسی دعواہی توسل کا اِخْوَانِي

تَأَمَّلُوا فِيمَا تَضَمَّنَتْهُ آثَارُ هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا وَاسَا بِنَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ أَخَاهُ رَسُولَ اللّٰهِ فَكَذَا وَاسَا وَلَدُهُ الْعَبَّاسُ أَخَاهُ سَيِّدَ الشُّهَدَا

ملا ورنہ بری کہتی ہین ای برادران ایمانی ساعی رہونالہ ورقت ہین فکر وتصور کرو اس قضیہ اندوہ وحسرت کہ امیر المومنین علی نی جیسا اپنی جان کو رسول خدا پر وارا دیسا ہی اونکی فرزند عباس نی بہائی سید الشہدا پر

بذن وفرزند وحیات کو عزیز نہ جانا اِلَّا بَيْنَ الْقَضِيَّتَيْنِ فَرْقًا وَذٰلِكَ أَنَّ جِرَاحَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَدِ انْدَمَلَتْ وَبَرِئَتْ وَأَمَّا جِرَاحَاتُ الْعَبَّاسِ فَلَمْ تَنْدَمِلْ وَلَمْ تَبْرَأْ

الا دونوں سانحوں مین تفاوت بڑا ہی بنظر انصاف سی دیکہو روبیکا جراحی جراحات بدن علی مرتضی علیہ السلام کے اگرچہ فراوان تہی مگر سبکو بخیہ اور مرہم لگا کہ بہر آئی اچہی ہو ہی عباس کی زخم شمار کو اندمال اور علاج کیسا کہ سر و کی پا بون ہی اعدا نی روندا خاک وخون مین سارا جسم پڑا رہا تمازت آفتاب مین کچہ سایہ بہی نہ ملا

ثُمَّ إِنَّ ثَبَاتَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَارَ سَبَبًا لِانْهِزَامِ جُنُودِ الْكُفَّارِ وَحُصُولِ الظَّفَرِ لِرَسُولِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ثَبَاتَ وَلَدِهِ الْعَبَّاسِ صَارَ سَبَبًا لِانْقِطَاعِ يَدَيْهِ وَتَقْطِيعِ أَعْضَائِهِ وَتَجَنُّبًا بِأَبِيَا الْمُؤْمِنِينَ پہر شاہ مردان کا قیام اور ثبات جدال مین سبب انہزام کفار اور ظفر احمد مختار ہوا لاکن پا یداری اور حملات عباس موجب قطع بازو اور پکری ہوئی بدن فگار کا ٹکڑا اشمنون کو سرمایہ اندوہ رہا اہل زمین و آسمان کی چشم حسرت سی دریا بہا ثُمَّ إِنَّ حَمْزَةَ سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ قُطِعَتْ مَذَاكِيرُهُ وَأُذُنَيْهِ وَيَدُهُ وَرِجْلُهُ هِنْدَةُ إِلَّا أَنَّ رَأْسَ الشَّرِيفِ لَمْ يُقْطَعْ وَلَمْ يُشْهَرْ عَلَى رُؤُسِ الرِّمَاحِ وَلَمْ يُدَرْ بِهِ عَلَى أَقْطَارِ الْأَرْضِ ہر چند حمزہ کی اعضای بدن ہندنی کاٹی لاکن سرتن سی جدا نہین ہوا نیزی پر چڑہا کی نہو پہرا پش آفتاب میں نہ پڑا

المذهب وفيجاه كرامامة الصادق ع ۲ ن
فيه ايضًا دليل على انه عليه السلام دعاه
الى امامته وعلى صحة القول بغيبة ...
الزمان عج وعما نقل عنه صلوات الله عليه
في الحنيه والبيان والرد على منكري الحق و
مما في الايمان ما رواه محمد بن يعقوب
الكليني عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن
... ان ابن ابي العوجاء
العباس عمر الفقيمي وابن المقفع في نفر
طالوت وابن الاعمى وابن المقفع في المسجد
من الزنادقة كانوا مجتمعين في الموسم
الحرام وابو عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام
اذ ذاك فيه يفتي الناس ويفسر لهم القرآن و
من المسائل فقال القوم لابن ابي العوجاء
... [illegible]

سترہویں مجلس فضائل اہل بکا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

بلکہ سب لگڑی حسد سی ملاکی جنازی کو عزت و حرمت میں اوٹھایا سیّد انبیا و ملائکہ نی نماز پڑہکی قبر میں دفنایا + عزا و ماتم صحابہ اور عوراتِ بنی ہاشم نی رقت و زاری کی + سوم و چہلم کو فاتحہ اور قران خوانی سی داد سوگواری دی کما اِنَّہٗ قُطِعَ رَأْسُ العَبَّاسِ كَانَ مُلْقًى فِي الْاَرْضِ كَرْبَلَا وَمَقْطُوْعُ الْيَدَيْنِ وَالْاَعْضَاءِ وَجُثَّتُہٗ مَرْضُوْضَۃٌ فِي الْفَلَا افسوس صد افسوس کہ سرِ عباس علی بیکسانِ نیزی کی ضرب عمود سی پہٹا تیغِ خونبار سی کٹا نیزہ اعدا پر چڑہا بیابان و صحرا و بازار شہر و دیار میں پہرا گرمی اور دہوپ میں جلا گرد اور خاک راہ میں اٹا بدن بہی ضربِ تلوار و نیزہ سی چورنگ ہوا گہوڑوں کی سم سی روندا گیا نی گور و کفن میں ہن پڑا رہا کسینی ترس نہ کہایا جنازہ بی سر قبر میں نہ چہپایا سوم و چہلم کیا سورۂ فاتحہ کی جا قصیدہ ندبت اور کلام تشنیع سنایا نظم ملولفہ اس غم سی جگر ٹکڑی ہوا خلق کا نکا پہنچا ہی قسم عرش پہ اب آہ و فغاں کا + آتی ہیں بہت جن و ملک ہوکی عزادار شیعوں یہاں ساتہ دیا پیر و جوان کا ہیں سوگ نشین حیدر و زہرا و پیمبر ماتم سی ہو ابیت حزن قصر جنان کا مجلس میں بہا اے کہ مصیبت کا بیان ہو بہرتہ ہی آ پہنچ خدا ایسی مکان کا اک قطرہ بہا دیکا سر ارکو سقر کی دیکہو تو ذرا تہہ اشک کا اب روان کا + تالیف احادیث میں ناظم کو ملا ہی + اللہ دیپیر سی لقب صدق بیان کا

سترویں مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن الحسن علیہ التحیۃ والثنا

رباعی روشن رخ قاسم کو قمر سی پایا + بہتر قد موزوں کو صنوبر سی پایا + ہتہیار لگا کی وہ ہوئی اور بہا شمشیر سی اہل ہوجل سپر سی پایا + رباعی کس طرح کری نہ ایسا عالم افسوس + یہ کہو کی کہیا نہ شہ کا ماتم افسوس + کیا جلد گذر گئی یہ وسدن غم کی + لو صاحبو ہو چکا محرم افسوس + رباعی ہر چند ہزار رنگ عالم بدلی + ممکن نہیں تاثیر محرم بدلی + باقی ہی ابہی وہی خون شبیر + کعبی کی جو کربلا کی ماتم بدلی + رباعی فرزندِ نبی کا یہ عزا خانہ ہی + کہیا نور ہی کیا جلوۂ شاہانہ ہی + کہتی ہیں جسی لوگ چراغ مہر دلیر

من اطلع فيما امر وانتهى عما نهى الله ... وهو الارض بالفي عام ولنقي ... ومجمع النطفة والملائكة ... الى ... فهو منصة من رضوانه وطريق يؤدي ... تعظيمه وزيارته ... [illegible]

ولا يكون الا مكان اقرب منه من مكان والذي بعثه بالآيات المحكمة والبراهين الواضحة محمد صلى الله عليه وآله جاءنا بهذه العبادة فان شككت في شيء من امره فاسئل عنه اوضحه لك فابلس ابن ابي العوجا فلم يدر ما يقول فانصرف من بين يديه وقال لاصحابه سألتكم ان تلتمسوا لي جمرة فالقيتموني على جمرة قالوا اسكت فوالله لقد فضحتنا بحيرتك وانقطاعك وما رأينا احقر منك اليوم في مجلسه فقال الي تقولون هذا انه ابن من حلق رؤس من ترون فاشار بيده الى اهل الموسم

اسرارهم لا يخلو منه مكان ولا يشتغل به مكان ولا يكون الى مكان اقرب منه من مكان يشهد له بذلك آثاره وتدل عليه افعاله

اقرب من حبل الوريد يسمع كلامهم ويعلم اسرارهم يا ويلك من هو مع خلقه شاهد واليهم ... فلانت فقال الصادق عليه السلام كيف يكون غايبا العوجا ذكرت ابا عبد الله فاحلت على الشيء الارواح والصور فقال له ابن ابي

ستر مویں مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

وہ بیان کی ہر ایک شمع کا پروانہ ہی۔ تمہید بکا فضائلِ رقت بر مصائب سید الشہدا یہ ایام رقت و زاری ہیں دوستون کی اور ہنگام نالہ و بیقراری مومنون کی خوشا حال عزادارانِ سلطانِ شہیدان جو مجالس ماتم آلِ عبا کو آہ و فغان سی رونق دیتی ہین مرحبا دیدۂ محبانِ پر و بکیبائی کہ مصایبِ مظلوم کربلا مین گریان رہتی ہین اس غمسی رونا شادی دو جہان ہی محزون ہونا تذکرۂ اہلحرم پر باعثِ داخلۂ جنان ہی زاری و بکا درگاہِ خدا مین اوسکی خوفِ خدا یا شوقِ لقاسی مرغوب ہی اور مصائبِ اولیاء اللہ کا یاد کرنا رونا بشرطِ عرفان جبتوسی مگر نہین کہتی کہ جسنی دوستی علامِ خادم کو رنج و راحت مین راضی کیا مالکِ مولانی خوش ہو کی اضعافِ احسان سی ہر طرح کا عوض دیا امام حسین علیہ السلام ہی جو پروردگار کو تعلقِ رحمت ہی اوکی ذریعہ سی چشم گریان و دلِ بریان مورد عنایت ہی یہی وجہ خاص نظر مین آتی ہی کہ رونیکی صورت بنانی باعثِ مغفرت ہو جاتی ہی کبھی اور جگر کی پرسے ساوی اگر آنسو نکل نکلا ہو تو اسی عدد ریگ بیابان کی آمرزش ملی عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ الرِّضَا مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا وَبَكىٰ لِمَا ارْتُكِبَ مِنَّا كَانَ فِيْ دَرَجَتِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ کتاب امالی سی بحار الانوار مین نقل کی علی بن حسن بن فضال نی اپنی باپ کی زبانی سنی کہا امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو مومن تذکرہ کری ہماری مصایب کا وہ آزار کہ اعدا نی پہنچایا اور صدمہ و یا ہیں روز قیامت کو اہلبیت کی درجات مین ساکن رہیگا وَمَنْ ذُكِّرَ بِمُصَابِنَا فَبَكىٰ وَاَبْكىٰ لَمْ تَبْكِ عَيْنُهُ يَوْمَ تَبْكِي الْعُيُوْنُ اور جو سنتا ہو ہماری مصیبت اور بلا کا اور پھر گریان ہی یا دوسرونکو رولائی بروز بلا ہرگز نہ روئیگی آنکھین اوسکی اسدن جبدن ہر چشم سی جاری ہوگا آنسو و بکا۔ وَمَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يُحْيِيْ فِيْهِ اَمْرُنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ اور جو اوس مجلس مین بیٹھی جہان ہمارا چرچا کیا جای جسدن خوفِ الٰہی مین قلوب مری ہونگی اوسکا دل غمسی مرجہای بجامعا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحُسَيْنِ

۲۸۲ ... سطر ۱۱ ... ومن ذلك ما روی ایضا ... سطر ۱۱ ... للظلیم ... ایضا سطر ۱۳ ... ثمرو عانا ... سطر ۲۳ ... والبرص ... ایضا سطر ۲۰ ... فخرج ... سطر ۲۲ ... القول ... ایضا سطر ۲ ... الطالبیة ... سطر ۱۷ ... باعیا ... صفحه ۲۸۶ ... الاقوال ... من الفاظه ... سطر ۲۳ ... ثبت ایضا ... من النار ... صفحه ۲۸۶ ... من الیتیم ... ایضا ... بیان من ... ایضا ... من الله ... وقال ...

سطر ۳۸ ع وجهه من ووجهه فقال
عبدالله و ابو ابيس ابی وابوه واحد قال عبدالله عوض
واصله واحدا فقال لا عبدالله عوض
۲۸۸ سطر ۲۲ ع بعينه من ثمنيه ايضا
سطر ۲۷ ع انه من انه الى امره صفحه
۲۸۹ سطر ۲۶ ع كافة من كافة خلقه ايضا
سطر ۲۶ ع نذر به من نذر به ايضا
سطر ۲۹ ع فقال من فقال الى صفحه ۲۹۰
سطر ۳۰ ع فدال من فدال فمن لنا من بعده
سطر ۲ ع فقال ان شاء الله من فقال ان شاء الله ايضا
فقال ان شاء الله سطر ۱۱ ع فقال من فقال لا ايضا
جهات ايضا سطر ۱۱ ع المسئلة من المسئلة ايضا
سطر ۱۲ ع المسئلة من المسئلة الى خالقه فقال ايضا
ع واشار من واشار بيده الى ايضا سطر ۳۶
سطر ۳۶ ع اليه من عليه ايضا سطر ۳۱
له يا علي من يا علي صفحه ۲۹۲ سطر
استبدال به من استبدال به صفحه ۲۹۳ ع
۲۸ ع وكان من وكان علي ايضا سطر
۲۹۳ سطر ۱۵ ع علي
يا ابا اسحاق ايضا سطر ۳۲ ع يا اسحاق
يا ابا اسحاق ايضا سطر ۳۰ ع ابن
صفحه ۲۹۵ سطر ۲۶ ع كذا من كذا الى
كذا ايضا سطر ۳۰ ع يفتقدا من يفتقد
۲۹۶ سطر ۹ ع من المدينة من المدينة
استقبله وجوه اهلها بقدوم موسى بن
جعفر على بغلة فقال الربيع ما هذه
صفحه ۲۹۷ سطر ۱۱ ع وقال من وقال
عليك يا رسول الله صفحه ۲۹۸
ايضا سطر ۱۷ ع شعرا من شعرا
الى الشيد المرتضى علم الهدى قدس الله
سره شعر صفحه ۲۹۹ سطر ۱۸ ع بن الحسن من
بن الحسن عن ذلك ايضا سطر ۲۶ ع
بالمفيد من اخبرني به المفيد ايضا
سطر ۳۹ ع فاثبت من فاثبت
صفحه ۳۰۰ سطر ۱۲ ع ذلك من

ستر ہویں مجالس فضائل اہل کا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

بْنِ عَلِيٍّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً اَوْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِينَا
دَمْعَةً اِلَّا بَوَّأَهُ اللهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ حُقُبًا محول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر اوسنے اپنے باپ سے
روایت کی کہ سید الشہدا حسین بن علی علیہما السلام سے یہ عبارت سنی فرمایا جس بندہ خدا کی آنکھ سے
ہماری لئے قطرۂ اشک بہے یا ترس کہا کی اپنے چشم ہم اہلبیت پر جاری رہے اوسکو اللہ آمرزیدہ محشور کریگا
جنت میں قدم سرور رہیگی قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ فَرَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي الْمَنَامِ
فَقُلْتُ حَدَّثَنِي مُحَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْكَ اَنَّكَ
قُلْتَ احمد بن یحیی ازدی ناقل ہی ایک شب امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا عرض کی یا مولا
محول ابن ابراہیم نے ربیع اوسنے اپنے باپ سے زبانی آپکا ارشاد بیان کیا مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ
اِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ سَقَطَ الْاِسْنَادُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ حضرت نے اقرار کیا یہ قول ہمارا
ہمارا ہی بولا شکر خدا جو درمیان میں شبہ زائل عَنْ اَبِي عُمَارَةَ الْمُنْشِدِ قَالَ مَا ذُكِرَ
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ فِي يَوْمٍ قَطُّ فَرُئِيَ اَبُو عَبْدِ اللهِ مُتَبَسِّمًا فِي ذَلِكَ
الْيَوْمِ اِلَى اللَّيْلِ ابی عمارہ نشید سے روایت کی ہی جو اوسنے مدام یہ حالت دیکھی ہی جعفر صادق کے
روبرو نام امام حسین علیہ السلام کبھی نہیں آیا مگر یہ کہ اوسدن شب تک پھر تبسم حضرت کو نہیں پایا
وَكَانَ اَبُو عَبْدِ اللهِ يَقُولُ الْحُسَيْنُ عَبْرَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ ہمیشہ ابو عبداللہ ایسا کہا کرتے تھے کہ
سید الشہدا باعث رقت ہر مومن کا ہی قس عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَقُولُ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ لِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَمْعَةً حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ ابن محبوب اور علا نے محمد ابن ابی جعفر سے
حکایت کی کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتی تھی جس وقت کی جس مومن کی آنکھ سے شہادت امام
حسین میں آنسو نکلا اور اوسکی مصیبت میں ہو یہانتک کہ رخسار پر بہیگا بَوَّأَهُ اللهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ

ستر ہوین مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

عُمْرًا فَأَبْكَنَّهَا أَحْقَابًا اسد دروازہ بہشت رونیوالی پر کھولدی کہ نعیم خلد بین آرام سی مقام کری

وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ لِأَذًى مَسَّنَا مِنْ

عَدُوِّنَا فِي الدُّنْيَا بَوَّأَهُ اللهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ فِي الْجَنَّةِ جو مرد باایمان کی سر شک چشم

باہر آئین تاکہ چہری پر سیلان پائین بسبب اوس ایذا کی جو اعدا سی دنیا بین ہمکو ملی کشادہ کری خدا

جنت بین اوسکی جا و منزل صدق و صفا کی وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّهُ أَذًى فِينَا فَدَمَعَتْ

عَيْنَاهُ حَتَّى تَسِيلَ دَمْعُهُ عَلَى خَدَّيْهِ مِنْ مَضَاضَةِ مَا أُوذِيَ فِينَا اور جس مومن کو

ہماری لئی ایذا پہنچی اوسکی آنکھون سی اشک نکل روی حسرت پر بہی سبب زحمت و سختی کہ ستایا

گیا ہو ہماری واسطی صَرَفَ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ الْأَذَى وَآمَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ

سَخَطِهِ وَالنَّارِ اوسکی طرف سی اسد ہر بدی کو دور کریگا چین و آرام کی قرین روز حشر آتش غضب سی

امان دیگا کش عن زيد الشحام قال كنا عند أبي عبد الله ونحن جماعة من الكوفيين

کتاب رجال کشی بین زید شحام سی روایت کی اوسنی کہا ہم چند آدمی اہل کوفہ خدمت ابی عبد الله بین

حاضر تہی جو دیکہا فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ فَقَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ جعفر ابن عفان

حضرت کی پاس آیا جناب نی اوسی قریب اپنی بلایا عزت سی بٹہایا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَبَّيْكَ

جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ پہر فرمایا ای ابا جعفر اوسنی جوابدیا لبیک خدا مجہی فدا کری تمہر قال بلغني

إِنَّكَ تَقُولُ الشِّعْرَ فِي الْحُسَيْنِ وَتُجِيدُ فَقَالَ نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ حضرت نی پوچہا

مینی یون سنا ہی کہ تو امام حسین علیہ السلام کی حال بین شعر کہتا ہی بردیف بلاغت قافیہ بندی و

لاتا ہی اچہا مضمون فکر صائب سی نظم کرجاتا ہی اوسنی جوابدیا نعم ہند مثنی ابیات بین طبع موزون کہتا

خدا کری تمہاری اوپر قربان ہوجاون قَالَ قُلْ قَالَ فَأَنْشَدْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَبَكَى

وَمَنْ حَوْلَهُ حَتَّى صَارَتِ الدُّمُوعُ عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ ارشاد کیا جو کہا ہی اوسی کہی سنا

سترہوین مجلس فضائل اہل بکا و حزن شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

مجھی اور حاضرین کو اسوقت رولاتا وی ناقل ہی پس میںنی اپنا کلام پڑھا وہ جناب جو پاس بیٹھی سبکا دریای پہر اشک بہا اسقدر کہ چہرہ منور تر ہوا محاسن کو بھی بھگویا ثُمَّ قَالَ یَا جَعْفَرُ وَاللّٰهِ لَقَدْ شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ هٰهُنَا يَسْمَعُونَ قَوْلَكَ فِي الْحُسَيْنِ وَلَقَدْ بَكَوْا كَمَا بَكَيْنَا وَاَكْثَرُ پہر خطاب کیا ای جعفر واللہ کہ ملائکہ مقربین خدا یہان آئی بیٹھی ہین تیرا مرثیہ غم امام حسینؑ ہین سنا مثل ہماری بلکہ زیادہ روئی ہین وَلَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ يَا جَعْفَرُ فِي سَاعَتِهِ الْجَنَّةَ بِاَسْرِهَا وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بدرستی کہ پروردگار نی رحمت سی لازم کر دانا ای جعفر اس گھڑی تیری لئی بہشت مین جانا سب گناہ بخشدیا ہی صاحب مغفرت ورتبہ عالی کیا ہی فَقَالَ يَا جَعْفَرُ اَلَا اَزِيدُكَ قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي پہر گویا ہوی اسپر زیادہ بیان کروں میں عرض کی ہان ای سید میں مسکون قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ قَالَ فِي الْحُسَيْنِ شِعْرًا فَبَكٰى وَاَبْكٰى بِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَغَفَرَ لَهٗ فرمایا حضور امام حسین علیہ السلام کیواسطی شعر کہتا ہی اوسپر آپ روتا اور ونکو کہا ہین لاتا ہی بلکہ یقین جنت سوا گناہ سی آمرزیدہ کیا جاتا ہی لی ابْنُ مَسْرُوْرٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مَحْمُوْدٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِيْهِ الْقِتَالَ ابن مسرور نی عامر اوسنی اپنی چچا اوسنی ابراہیم بن ابی محمود سی روایت کی جو امام رضا علیہ السلام نی ایک روز یہ عبارت حال ارقام کی شہر محرم وہ بابرکت مہینا تہا کہ اہل جاہلیت اومین حرام جانتی تہی لڑنا فَاسْتُحِلَّتْ فِيْهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيْهِ حُرْمَتُنَا وَسُبِيَ فِيْهِ ذَرَارِيْنَا وَنِسَاؤُنَا ایسی مہینی مین امت نی ہم نی حلال جانا ہمارا لہو بہانا ذلت و خواری پہنچانا اولاد و عورات کو اسیر کرنا قید و بند مین ہمارا لیانا ان کو رکہنا وَاُضْرِمَتِ النِّيْرَانُ فِيْ مَضَارِبِنَا وَانْتُهِبَ مَا فِيْهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حُرْمَةٌ فِيْ اَمْرِنَا

ستر ہویں مجلس فضائل اہل بیت کا شہادت قاسم بن الحسن علیہ التحیۃ والثنا

ہماری خیموں میں ناریوں نے جلانیکو آگ لگائی جو جو لباس و زیور و ساماں کہ پایا لوٹ لیا رعایت
حرمت نبی عترت طاہرہ میں نہ کی ایذا و تکلیف ہماری تئیں بحد بیان دی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ
اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبٍ وَّبَلَاءٍ وَاَوْرَثَنَا
الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْاِنْقِضَاءِ تحقیق کہ روز شہادت امام حسین علیہ السلام کی ایسا
رلایا کہ پلکوں میں جراحت اوس مصیبت کی یاد میں اتنی سے سرشک بہائی جو رخساروں پر اثر
کلفت ہے عزیزوں کو اوس کربلا میں ذلیل کیا روز حشر تک بلا و کرب و اندوہ کا ورثہ دیا فَعَلٰی مِثْلِ
الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ پس چاہیے کہ
ارباب رقت مثل روز شہادت پر امام حسین کی زاری کریں اسلیے کہ اوس پر بکا بڑی گناہوں کو
کرتا ہے جیسے کہ والدہ نے کلینی ثُمَّ قَالَ کَانَ اَبِیْ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ الْمُحَرَّمِ لَا یُرٰی ضَاحِکًا
وَکَانَتِ الْکَآبَۃُ تَغْلِبُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمْضِیْ مِنْہُ عَشْرَۃُ اَیَّامٍ پھر امام رضا علیہ السلام نے
کہا میری والد کو جب ماہ محرم آتا تو کوئی ہنستا نہیں دیکھتا حزن و الم اون پر غلبہ کرتا یہاں تک جو
عشرہ گذرتا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِہٖ وَحُزْنِہٖ
وَبُکَائِہٖ وَیَقُوْلُ ہُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْہِ الْحُسَیْنُ پس جب یوم عاشورا ظاہر ہوتا وہ
دن مصیبت و غم و رقت سے اونکی ہوش کھوتا فرماتی ایسی ہی روز جاں سوز میں سید الشہدا یاری
قتل امام حسین اقربا سے مانند جن و انس ہوئی لی ما حیاوبہ عن علی عن ابیہ عن الریان
بن شبیب قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الرِّضَا فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِّنَ الْمُحَرَّمِ کتاب امالی میں ما جلویہ
اور علی ابراہیم نے اپنی باپ سے روایت کی ریان ابن شبیب نے کہا مجھی پہلی تاریخ محرم کو امام رضا علیہ
السلام کی زیارت ملی تو فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ شَبِیْبٍ اَصَائِمٌ اَنْتَ قُلْتُ لَا حضرت نے پوچھا آیا تو
آجکل دن ہے صائم ہوا ہے یعنی انکار کیا روزہ نہیں رکھا فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا الْیَوْمَ ہُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ

مجموعۂ ... والنجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد تعالیٰ عن الصاحبۃ والولد وتقدست عن شبہ ... عن العدد والعدد ...

سترہویں مجلس فضائل ارباب حزن و آلام شہادت قاسم بن حسن علیہ السلام

دعا فیہ زکریا ربہ عز وجل فرمایا مثل اوس روز کی ہی اسی دن جو زکریا نے خدا سے دعا مانگی ہنگام کبر سن فقال رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء فاستجاب اللہ لہ وامر الملائکۃ فنادت زکریا وہو قائم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیی کہا خدایا مجھی عطا کر اپنی فضل و کرم سی پاکیزہ اولاد بتحقیق کہ تو سامع دعا ہی پس اللہ نی اجابت کی اور ملائکہ کو امر فرمایا پکارو زکریا کو اور وہ جانماز ہی کہ رب تیرا بشارت یحییٰ کی بشارت دیتا ہی فمن صام ہذا الیوم ثم دعی اللہ عز وجل استجاب اللہ لہ کما استجاب لزکریا جو شخص اسی دن روزہ رکھی اور دعا مانگی خدا لطف و عطا سی اوسکی حاجت کو بر لائی جیسی زکریا کی تمنا قبول ہوئی ثم قال یا ابن شبیب ان المحرم ہو الشہر الذی کان اہل الجاہلیۃ فیما مضی یحرمون فیہ الظلم والقتال لحرمتہ ای پسر شبیب یہ مہینا محرم کا وہ تہا کہ ایام گذشتہ میں اہل جاہلیت بہی اوسکا احترام جانتی تہی اس مہینی کی حرمت سی کسیکو نہیں مارتی اور نہ ستاتی تہی فما عرفت ہذہ الامۃ حرمۃ شہرہا ولا حرمۃ نبیہا افسوس کہ اس امت جفاکار نی تو قدر ماہ محرم کی نہ جانی اور نہ عترت پیغمبر کی عزت اور حرمت پہچانی لقد قتلوا فی ہذا الشہر ذریتہ وسبوا نسائہ وانتہبوا ثقلہ فلا غفر اللہ لہم ذلک ابدًا حیف کہ اندنوں میں قتل کیا اولاد رسول خدا کو اسیر بنایا اہلبیت کی عورات بی نوا کو تمام اسباب حرم مصطفی کو لوٹا خیمہ گاہ امام حسین علیہ السلام کو جلایا خدا ہرگز اون جفاکاروںکو نہ بخشی ہمیشہ عذاب سقر میں مبتلا رکہی یا ابن شبیب ان کنت باکیا لشیء فابک للحسین بن علی بن ابی طالب ای پسر شبیب اگر تو کسی غم سی محزون اور گریاں ہوتا تو مصیبت امام حسین ابن علی علیہما السلام کی یاد نالہ و فغان سی رونا فانہ ذبح کما یذبح الکبش وقتل معہ من اہل بیتہ ثمانیۃ

ستر ہوین مجلس فضائل ارباب حزن و الام شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

عَشَرَ رَجُلاً مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ نَظِيْرٍ وَلَا شَبِيْهٍ تحقیق کہ اوس جناب کو مانند
گوسفند قربانی ہوکا پیاسا ذبح کیا ہی اور ساتھ اوکی اٹھارہ بنی فاطمہ کو جان سی مارا ہی کہ زمین
اوکی مثل اور مانند کوئی نتھا گوشت اور پوست رسولخدا کی بدن سی ملا تھا وَلَقَدْ بَكَتِ
السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ لِقَتْلِهٖ بدرستی کہ سید الشہدا کی ماتم پر ایسا ابر الم چھایا
کہ ساتون آسمان و زمین نی بہ شکل کلکون دیدۂ حسرت سی بہایا وَلَقَدْ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ لِنَصْرِهٖ فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ تحقیق کہ آسمان سی چار ہزار
فرشتہ کا غول نصرت کو زمین پر آیا جب کربلا مین پہنچا تو ابی عبد اللہ کو شہید پایا فَهُمْ عِنْدَ
قَبْرِهٖ شُعْثٌ غُبْرٌ اِلٰى اَنْ يَقُوْمَ الْقَائِمُ فَيَكُوْنُوْنَ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَشِعَارُهُمْ
يَا لَثَارَاتِ الْحُسَيْنِ پس وہ ملائکہ اطراف قبر شریف مین گریان ہو پریشان خاک بسر مجاور ہین
تا صاحب الامر ظہور کرین اوکی ملازم اور ناصرین مین شعار ملائکہ خونخواہی امام حسین علیہ السلام ہی
ماتم شبانہ روز عزای امام سی کام ہی يَا ابْنَ شَبِيْبٍ وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ
قَالَ لَمَّا قُتِلَ جَدِّيَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ يَا ابْنَ شَبِيْبٍ
مجھی اباو اجداد نی خبر دی ہی حدیث معتبر بیان کی ہی کہ جب سانحہ شہادت امام حسین علیہ السلام
گذرا فلک سی خاک سرخ اور خون تازہ کا مینہ برسا يَا ابْنَ شَبِيْبٍ اِنْ بَكَيْتَ عَلَى الْحُسَيْنِ حَتّٰى
تَصِيْرَ دُمُوْعُكَ عَلٰى خَدَّيْكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِيْرًا كَانَ
اَوْ كَبِيْرًا ہر گاہ تو مصیبت حسین مظلوم کی بکا کری اسقدر کہ آنسو رخسارون پہ جاری ہو حق
تیری سب گناہ اپنی صغیرہ و کبیرہ درگذر کیا چاہتا ہون خواہ تھوڑی یا اکل بخشدیگا يَا ابْنَ شَبِيْبٍ
اِنْ سَرَّكَ اَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَلَا عَلَيْكَ ذَنْبٌ فَزُرِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اي ابن شبیب ہر گاہ تو خوش ہوا
چاہی خدا کی ملاقات سی اور کسی گناہ کا مواخذہ نہ ہو تو با کراوس حسین کی زیارت کو

سترہوین مجلس فضائل اہل بکا بشہادت ابن امام حسن علیہ التحیۃ والثنا

ترب کو یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ شَاءَ اَنْ تَسْکُنَ الْغُرَفَ الْمَبْنِیَّةَ فِی الْجَنَّةِ مَعَ النَّبِیِّ فَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اگر چاہی تو بیچ درجاتِ عالیۂ بہشت کے رہنا ہمراہ رسولِ خدا تو ہمیشہ اونکی قاتلون پر نفرین کرنا یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ سَرَّكَ اَنْ یَکُونَ لَكَ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلَ مَا لِمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَیْنِ فَقُلْ مَتٰی ذَکَرْتَهُ ہرگاہ تو مسرور ہوا چاہی اور یہہ ثواب ملی تجکو مانندِ ثوابِ شہدا کی جو روزِ عاشورا ہمراہِ مظلومِ کربلا جان سی قربان ہوئی تو جب اونکی مصیبت کو یاد کری تجھ لازم ہی کہ ان کلمات کو زبان سی کہی یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی کاش کہ دشتِ بلا مین اونکی ساتھہ ہوتا تو جان فدا کرتا فوز و سعادتِ عظمیٰ پاتا یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ سَرَّكَ اَنْ تَکُوْنَ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّاتِ فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا وَعَلَیْكَ بِوِلَایَتِنَا اے پسر شبیب اگر تو ارادہ کری کہ خوش ہوی تو درجاتِ جنت مین مجاورت سی ہمراہ آلِ مصطفیٰ کی پس ہماری غم کی دنون مین نالہ اور خروش کرنا اور ایام شادی مین فرحناک اور خندان رہنا مین تجھی ولایت اور دوستی اہلبیت سی تاکید فرماتا ہون کہ راہِ رضای خدا و رسول بتاتا ہون فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ حَجَرًا لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تحقیق کہ اگر کوئی دنیا مین پتھر کو پرستش کریگا اوسکی الفت دل مین اپنی رکھی گا روزِ قیامت پتھر کی ہمراہ پکارا جای گا از فاقت سنگ مین خدا محشور فرمائیگا ہو مؤمنین تم نی سنا مین حدیث کو سنا ارشادِ ابن ہدی کو دریافت کیا پس لازم ہی اونکی ایام حزن اور مصیبت پر دست بسر رونا عشرہ محرم مین نالہ و فغان پر مصروف ہونا کہ رسولِ خدا علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا حسن مجتبیٰ علیہم السلام و سادات ملائک و ارواحِ انبیا مرحبا کہین کہ وہ حضرات تمہاری واسطی جان دمال کی تسکین آئی دیکھو کیسی صدمۂ محنت اور بلا اوٹھائی بنظم فصیح اہل ماتم کی ہی الفت مین نبی کا یہ حال جیسی ماں باپ کا ہوتا ہی پسر پر افضال صرف کرتا ہی عزای شہ بیکس مین جو مال اوسکو فرماتی ہین زہرا و علی پالا

سترہویں مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

کمال روز محشر میں ثواب اسکا عیاں ہوئیگا ۔ آج جو روئیگا کل خندہ زبان ہوئیگا

مجلس شہادت قاسم ابن الحسن علیہ صلوات من رب المومن

منشیانِ نگارش رقم سرایاں محزون ملال و عنادہ کشایانِ چہرہ افسوس و ابتہال نقل ریزانِ سر شک بیقراری و پردہ بند انجمن عزا و سوگواری منادیانِ صلای محنت و غم و سر دوسرایانِ نوای درد و الم روایت صداقت اساس کو مجلس سامعہ حسرت دیاس میں سازِ نوای شور شیون استعارات بکار ظہور میں یوں مذکور کرتی ہیں کہ جب منشی قضای روز عاشورا رقم البلاء اور اہل وفا کو لکہا اور سب آل مرتضی کو پیام وصلت کرب و بلا سی نامزد کیا نقارہ سینہ کوبی کا نوبت ماتم کا غلغلہ اونہا اور بخانہ زہرا پکلگرسی خنجر ان اشجار عمر کی بندہیں وار بندہا ہر ایک اولاد مصطفی سی ارغوانی جامہ ہلاک بصد رنگ شادی پہنا اور ساحت قتلگاہ میں ذبح عظیم سی ہنگامہ عید قربان کا دکہائی دیا شیون کی برات کا آرائش مصیبت سی اہلبیت کی گہر میں ورود ہوا عروس حرم فی جانکنی رقت کا جوش برہزنِ حواس اور بیہوشی کیا آہ کی آتشبازی کا شرارہ زمین سے آسمان تک مہتاب چرخ کو پہنچا اور بتاریخ نثارِ جانفشانی سی کفِ دشت اور دامنِ صحرا بہر صفحہ کربلا کا نقشہ رشک چمن جنت الماوا بنا اور جوان و پیر عترت رسول کا قبیلہ بستر فنا میں ایک جا سہا سادات ہاشمی نی شربت ناکامی زندگانی کا جام خوشگوار پیا اور گل ریحان زخم تیغ و خنجر کو طرہ دستار اور گلی کا ہار کیا عطرِ خون اور غالیہ خاک دست تسلیم و رضا سی برودوش میں لگایا بہیڑہ پیکان تیر کا اور تنبول لب سنان رخصت روح میں دہان جراحت سی کہایا چار طرف داغ حسرت کی چراغ روشن کئے افسوس انا ہمہ سی کی ان کار انجمن و درہر دانِ شیر دین سامان دعوت ہوک پیاس کی دہوم وہ غم و درد میں ملامت زن مرد پر تشویش اور ہراس کا ہجوم اور دم حسرت کا

ستر ہویں مجلس شہادت بن الحسن علیہ السلام

خطیب عشق محفل سعادت میں نداوی اور بانوی موت کی ہمسر کو قدم خواستگاری بڑہانی کی
تکلیف کی مروی فی کتاب البحار عن ثقاة الاخیار خرج قاسم بن الحسن علیہ
السلام وهو طفل صغیر لم یبلغ الحلم ناگاہ قاسم ابن الحسن علیہ السلام خلعت یاری کو
عم گرامی کی زیب تن اسکبار ی کا سہرا ہمسلک درعدن تا بدامن آیا حجیل فراق کی ہمراہ بہ حجرۂ جمع
حضور ہوا مسند زین پر شہانہ جلوہ دکہایا خطبہ رقت سی طلب عروس شہادت میں ہوا پہلا یا
دنیا کا ٹہن میں نقد جان کا منظور کیا ہر چند وہ لڑکا معرکہ کرب و بلا میں دولہا بنا ابہی بلوغ کو
نہیں پہنچا تہا وصیت پدر بزرگوار کی تعویذ کو بازوی آرزو سی کہولا عقدۂ دل تنگی سی عقد مجوا
موت پر نہایت حال میں بولا ای عم نامدار آل عبا کی غمخوار آج بزم امتحان میں ساری اقربا طلب ہوئی
مقصود ہ اجل کی شادی مرگ ہوتی ہین جامہ ہستی اوتار کی جیبیں بیاہ کی ناتی سہرے پر خون بہانہ پر
سوتی ہین ای بابا کی یتیم پرور آپ میری سر پہ بجای والد نامدار ہین چاہتا ہون کہ اب اس میں تنگ
پیر وادا مین تحفہ آتی قتال سی مہی بہی ہمکنار کرین آرائش جادۂ شہید ونکی رات میں نوشاہ بنا
خلعت رضا دیکی فرش عزت پر حجلۂ شادی میں شہانی بیکر تو صد ہمن کو جلسۂ اقربا میں بڑہائی
قاسم جان بازی میں میری ماں باپ کی ارمان دلی نکلین وصلت عروس شہادت سی قاسم کو
بہی شادمان دیکہین فلما نظر الحسین علیه السلام الیه قد برز اعتنقه ہرگاہ
بی سپاہ اور گرفتار زغم اشک واہ سی وہ نامدار ملاقی ہوا حضرت کو نہ یار قلق او رجوش محبت
یارای ضبط و قرار باقی نہ رہا دیکہا کہ شاہ مردانگی ہوتی فی سوار ونکی پری سی کہوڑا اکالا ہی واسطی
حضرت کی ہاتہ میں بہالا کمر میں تلوار لگائی کہڑا ہی حضرت نے بی اختیار دست شفقت سہلا
اوسکو اپنی سینہ سی لگا لیا فرط محبت سی سوکہا منہہ دیکہہ کی پیشانی کو بوسہ دیا آستین عنایت
گرد وغبار چہرۂ نورانی کا پونچہا کلمات دلداری فرمائی صورت پر اور زانوی پر اپنا ہاتہ مار کہا

الركن الرابع في امامة الائمة اثنى عشر
والامام الثاني عشر وكل ركن منها
يتضمن ابوابا وفصولا نذكرها فيها
من مكنون العلم ومخزون الحكم منفصل
ومصلا وان من اول الامور وما يليق
عند الجمهور وان يجعل جلائل النعائم
على اجل معتمد بها ويعرض فوائده
على اجل اكمل منتقد بها والمأمول
الجواهر على اجل اعلى الله ان يفاض
من الذي العالي اعلى الله ان يفيض على فيافيه
على هذه الكعبة البيتة ويسيل الالهة
الغفيلة النبيلة جناح القبول ايضا الى السؤل
الخالص بذلك غاية المرام ونهاية السؤل
فانها سبب الاوفر حاجت الى قلوب الموفقين
واكرم شان مصيب على اذان العارفين
سبحانه الموفق للسداد والهادي الى الرشاد
الركن الاول في ذكر النبي
صلى الله عليه واله وفيه ابواب
الباب الاول في ذكر نسبه
ومولده وذكر اسمائه ومدة عمره
ووقت وفاته يشتمل على ثلاثة فصول
الفصل الاول في ذكر مولده ونسبه
الى آدم عليه السلام وذكر اسمائه ومدة
عمره ووقت وفاته ولد رسول الله
صلى الله عليه واله يوم الجمعة عند طلوع
الشمس السابع عشر من شهر ربيع الاول
عام الفيل وفي رواية العامة ولد في
يوم الاثنين ثم اختلفوا فمن قال
يقول الليلتين خلتا من شهر ربيع
الاول ومن قال يقول لعشر ليال
خلون منه وذلك لاربع وثلاثين
سنة وثمانية اشهر مضت من
ملك كسرى انوشيروان بن قباد

بعض غزواته واحواله ومعرفة
ابواب واحواله ويشتمل على خمسة
واز واجه واعمامه واخواله ومعرفة
١ ٩ ٣

سترہویں مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

وجعلا یبکیان حتی غشی علیہما شدتِ غم و الم سے چچا اور بھتیجے دو نو صدمۂ مہجوری میں ایسا روے کہ خانۂ زین میں غلبۂ رقت اور اندیشۂ فرقت سے غش ہو گئے ثم استاذن الحسین علیہ السلام فی المبارزۃ جب حالتِ زاری میں افاقہ ہوا فرزندِ حسین مجتبی علیہ السلام فی جان قربان کرنیکا فرمان مانگا راوی کہتا ہے او سوقت امام حسین علیہ السلام لاشہای یار و اقربا پر مصروفِ نالہ و فغان ہوتے تھے فراقِ برادر اور فرزند جوان میں مثال پیر کنعان روتے تھے ایک طرف از دحامِ اندوہ و آلام سے غلبۂ تشنہ دہانی ایک جانب تمام لشکرِ مخالف کی غریبِ مظلوم پر طغیانی خیمہ گاہ میں العطش اطفال سے کہرام تھا اور انکا عزای اقربا میں فریاد سے کام تھا حضرت کو استماع سے زاریِ اہلِ حرم کی بیقراری تھی وفای وعدۂ شہادت میں سر و تن سے بیزاری تھی اس وقت میں جو قاسم کو دیکھا کہ سو جان سے مرنے پر طیاری کرتا ہے بھوکے پیاس میں لذتِ زندگی سے سیر زخم کھانیکو جاتا ہے قطرِ حسرت سے اوسکی چہرے پر نگاہ کی دلِ پُر درد نا شکیبا کی آہِ سرد بھری تابِ ضبط نہ رہی کہ گرمی ہوا سے وہ گلِ رخسار مرجھائے تھی سوزِ عطش سے آنکھوں میں حلقے پڑے دہن خشک ہونٹھ پپڑائے تھے فابی الحسین علیہ السلام ان یاذن لہ موافقِ سندِ ولایت غریبِ کربلا اپنے بھائی امام حسنِ مجتبی کے عاشق تھے اور اونکی اولاد امجاد کی فریفتہ اور شیفتۂ صادق تھے سید الشہدا کو صدمۂ فراقِ قاسم ناگوار تھا مرنے کی رضا سے اوس راحتِ روح انکار کیا اسواسطے کہ وہ نوجوانِ شمع قامت خانۂ چشمِ آرزو کا اوجیالا تھا آغوشِ محبت میں ناز و ن سے بارہ برس پالا تھا نہالِ باغِ نوجوانی برادرِ بزرگوار کی نشانی الحق کسی کی دلکو یہ صدمہ جانکاہ کیونکر گوارا ہوے کہ ایسا چاند سا منہ خاک اور خون میں ڈوبا دیکھے جس نازک بدن پر کبھی گا بیٹھنا دشوار و ناگوار ہو وہ سپر تیر میں نیزے کی انی سے فگار ہو جس گلے پر نشانِ گریبان کبھی سے ماں باپکا دم گھٹے اوسکی رگہای گلو سے خون بہے خنجرِ بیداد کی رگڑوں سے کٹے وہ اپنے ہوبہو ہی اور

۴۹۲

وهو ادنى قيس من ... بن يارد بن مهلائيل
بن ... ياذن بن قينان بن انوش بن شيث بن
آدم ابي البشر عليه السلام وامه آمنة بنت
وهب بن عبد مناف بن زهرة بن
كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب
وارضعته حتى شبّ حليمة بنت عبد الله
بن الحرث بن شجنة السعدية من بني
سعد بن بكر بن هوازن وكانت ثويبة
مولاة ابي لهب ابن عبد المطلب ارضعته قبل ان
...

سترھوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

ام کلثوم کا پیارا اولادِ ضعیفہ کی جینی کا سہارا عباس اور عون و جعفر کا نورِ نظر علی اکبر دلاور کا
مونس و یاور ایسی ماہ سیکر کو کیونکر مرنے کا حکم فرمائیں کس دل سے تیرِ فراق یادگار برادر کا جگر پر کھائیں
فَلَمْ يَزَلِ الْغُلَامُ يُقَبِّلُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ قاسم نے التماسِ تمام سے
دست و رکابِ امامِ انام کو بوسہ دیا اور گریہ و فغان میں دمبدم واسطہ نامِ جد و پدر سے وہی
سوال کیا پھر دونوں پر شاہدین کی منت سے سر کو جھکایا چھوٹی ہاتھ جوڑ کی بجاحت سے زبانِ حال میں یہ سنایا
عمو جان امیدوار ہوں مجھے بھی اجازتِ سربازی دو معرکۂ قربانگاہ میں منصبِ اعزاز سے زندہ جاوید کرو
کہ زیادہ غمِ دوریِ احباب سہنا دشوار ہے ساعتِ شیونِ اہلبیت سے جینا ساعت بھر ناگوار ہے سکینہ و
رقیہ کی بیتابی سے دم نکلتا ہے عبداللہ و علی اصغر کی تشنہ لبی پر کلیجا جلتا ہے ناچار اس گفتگو سے قاسم
امامِ ابرار کو چارہ نرہا پھر چھاتی سے لگا کے پارۂ دل اور جگر کو مرنے کی واسطے رخصت کیا بعض نے قلان
مصیبت سے یہ بھی سنا ہے کہ بیانِ حسب حال میں ایسا کہا ہے وہ مسافر ملک تھا وداع کرنے کو حریمِ محترم کی
دروازۂ خیمہ پر آیا بادِ فنا شادی اور پھوپھی زینب و امّ کلثوم کو آوازِ جانگداز سے پکارا تم سب کا خدا نگہبان کہ
میں اسدم قتلگاہ کو روانہ ہوتا ہوں مبتلائے دردِ فراق کو بخشو کہ دیدارِ آخر دکھانے کو آیا ہوں واویلا
یہ صدائی غم افزا سنکی ساری خواتینِ اندوہگین دوڑیں گرد و پیش اسپِ شاہزادہ مانندِ بناتِ نعش کی
جمع ہوئیں ایک طرف کھڑی زار و نزار ماں روتی تھی ایکجانب بلائیں لیکی پھوپھی قربان ہوتی تھی
سراپردۂ امامِ مظلوم میں الوداع کی دھوم ہوئی عوراتِ بی نصیب نے شکایتِ ظلم سپاہِ منحوس شوم کی کہ چچا
قاسم بھی مرنے کو جاتا ہے چچا کی حمایت میں خنجرِ قاتل سے گلا کٹاتا ہے آج ہماری وارثوں میں کوئی باقی
نہ رہیگا فلک خانۂ فاطمہ زہرا کو تباہ اور برباد کریگا اسوقت عجب طرح کا شورِ فریاد و فغان برپا ہوا
ہر ایک نے دامن اور آستین کو فرزندِ حسن علیہ السلام کی رقت میں پکڑا کوئی کہتی تھی ہائے کشتۂ زہرِ جفا کی
نشانی کوئی چلاتی تھی افسوس یہ خزانِ بہارِ نوجوانی ای اہلِ عزا دنیا کا دستور دیکھا ہے جو مسافر ہے

...
قال رسول الله ... حمزة ... اخي من الرضاعة ...
٤٩٣
عاتكة بنت هلال من بني سليم ... من ازد السراة ...
السابع والعشرين من رجب ... اربعين سنة ...
قال له يوم الاثنين ... شهر صفر سنة عشر من الهجرة وهو ابن ثلاث وستين سنة
الفصل الثاني في ذكر اسمائه صلوات الله عليه وآله ...
صلوات الله عليه وآله ...
في التنزيل وهو الرسول النبي
في قوله الذين يتبعون الرسول النبي
الامي الذي يجدونه مكتوبا عندهم
في التورية والانجيل والمزمل والمدثر
في قوله يا ايها المزمل يا ايها المدثر
والنذير المبين في قوله

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اپنی گہر سی باہر جاتا ہی عزیز و اقربا کی ہمراہ کہانا کہاتا پانی پیتا رخصت ہوتا ہی ساکنانِ وطن کچہ
نان کی قسم سی توشہ راہ ساتہہ کرتی ہین تہوڑی دور پہنچا کی گلی لگا کی شاد مان پہرتی ہین وائی مصیبت
خاندانِ رسالت کی ہای محنت و طغیانی دشتِ غربت مین جفای امت کی اہلبیت کو اوسان
وداعِ قاسم مین کچہہ میسر ہوا نا چار سامانِ حسرت اور افغان سی زادِ سفر مہیا کیا فخرج وَدُمُوعُہٗ
تَسِیلُ عَلٰی خَدَّیْہِ خلاصہ کلام الحرم نا کام مین ماتم کا کہرام رہا قاسم نی عنانِ توسن مڑ کی
عزمِ میدانِ خون آشام کیا بار بار منہہ پہیر کی خیمہ گاہ اور چچا کی حالتِ تباہ دیکہتا جاتا تہا بحسرت
نیم بجوری مین آنکہون سی اشکِ گلگون بہاتا تہا کبہی ماں کی بیکسی اور حسرت پر نگاہ کبہی عموسہ الہٰ
بہائی کی یتیمی کو یاد کرتا غریبی اور تنہائی پر امام حسین علیہ السلام کی بجہتی فراقِ عباس و علی اکبر محو
شورہ شینِ آحسن و جبین شانِ سروری دکہاتا شکوہ اور دبدبہ حیدری سی تمثالِ سپاہ بہتیا
چہوٹی سن مین بہالا ہلاکی شہی فِی غُنْفُوَرِی جتا تا ٹہرا ہوا وَھُوَ یَقُوْلُ زبانِ فصاحت ترجمانی
رجز کی یہ اشعار انشا فرمائی باوجودی آبی دہان جوہر بلاغت تیغ زبان سی اعدا کو دکہائی
اِنْ تُنْکِرُوْنِیْ فَاَنَا ابْنُ الْحَسَنِ سِبْطِ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَالْمُؤْتَمَنِ یعنی ای اہل کوفہ اور شام
اگر تم ہماری شرف کو نہین مانتی ہو اور عزت و اکرام خدا دادی اہلِ حرم کی انکار کرتی ہو بس یقین جانو
اور بہی پہچانو کہ فرزندِ حسن مجتبیٰ امام ہدیٰ سبطِ مصطفیٰ ہون حسب اور نسب مین نواسہ پیمبر کا
دل و جان سی ہوا ہون ھٰذَا حُسَیْنٌ کَالْاَسِیْرِ الْمُرْتَھَنِ بَیْنَ اُنَاسٍ لَا سُقُوْا صَوْبَ
الْمُزْنِ یہ حسین ابن علی مرتضیٰ میرا چچا ہی کہ مانند مرتہن لشکرِ اعدا مین پہنسا ہی امت پر جفای
اوسی کنارِ دریا پیاسا رکہا ہی آٹہہ پہر گذری کہ تشنہ مردت ایک قطرہ پانی کا نہین پایا وَکَاَنَّ
وَجْھَہٗ کَفِلْقَۃِ الْقَمَرِ راوی کہتا ہی قاسم کا آفتابِ جمال ہرگاہ افقِ میدان سی طلوع ہوا
شعرہ طیران شام کی طالع ہوا چہرہ رشکِ مہر اوسکا مثالِ ماہِ شبِ چہاردہ کی چمکتا تہا سو الہ

سترہویں مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

پیادہ نے بغور دیکھا سب نے درود و سلام بھیجا اولاد والوں کو بہت حسرت تھی کہ ایسا فرزند دلبند
کسکا لال ہے رحم دلوں نے کہا ماں باپ پر کیا گذری جو اس نونہال کو جیتا و بال ہے کوئی کہتا
منہہ دیکھو سے کہا ہے ظاہر ایہ ابر کرم کا ٹکڑا پیاسا ہے کوئی بولا یہ آسمان حسن کا ستارا ہے پدر اسکا
رسول اللہ کا نواسا ہے فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِیداً پس قاسم نے کمر سے تیغ صفدری اور جگر سے نعرہ
حیدری کو صولت غضنفری میں کھینچا سمند اشقری کو جولان دیکے سبا زمیدان ہمسری کا طلب کیا
جو ناہنجار دل چلا بہرہ کرار کی معرکہ نبرد میں قدم رکھتا قاسم اوسکی جان و دم سنان شرر بار سے عدم کو
روانہ کرتا اگر کوئی سوار اسکا جرات دوڑا کے آوردگاہ میں آتا زبانہ سیف شاہزادے کا اوسکی
سر پر چڑھ کر مرکب تن سے پیادہ کر اتا مشاہدہ جنگ وارث شجاعت سے آہنگ رزم کسیکو نہ ہی
ہر چند وہ پلنگ بیشہ جرات اور نہنگ لجہ محنت نے اوس لشکر بے ننگ و شرم کو ندا دی کہ مقابلہ میں
زادہ شاہ مرداں کے کوئی آگے نہیں بڑھتا تھا ایک دوسرے کی پیچھے چھپتا تھا جب غبار خوف اور دہشت
سپاہ ظلم پر چھایا کوئی ناہنجار لڑنے کو سامنے نہ آیا اوس شیر نیستان ہما ہمت نے نیزہ ہلا کے نعرہ اللہ اکبر کیا
صف میمنہ و میسرہ کو حملے پے در پے سے درہم و برہم کر دیا ہلچل میں جو اس باختہ سوا بیدل پڑ گئی
ہر اس میں بہادروں ماری ماری پھرتی تھی صفحہ جنگ میں کارنامہ رستم اور سام بھلایا نیزہ
خون اعدا سے دشت و صحرا کو لالہ فام بنایا حَتّٰی قَتَلَ عَلٰی صِغَرِ سِنِّہٖ خَمْسَةً
وَثَلَاثِیْنَ رَجُلًا دہ گر ابہا دریغا ن نہنگ چار موجہ حرب میں غوطہ لگا تا تھا اور لشکر
مخالف سنگ اور تیر کا منہہ او سپر برساتا تھا باوجود بھوک پیاس کی بیتابی اور بے کلی
تیس اور پانچ نامرد دیکھتا میں بھیجا بڑے بڑے پہلوانان کوفی اور شامی کی سینوں کو سناں سے چیر دیا
جب اس سپاہ نے یکبارہ اوس ماہ فلک حسن کو گھیر لیا چاروں طرف سے تیغ اور برچھی نے بدن کا
ہر عضو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے انصاف کرو اس ماجرے کو بغور ... مرداں قوی بازو کی

٣٩٥

هذا البيت لحسان بن ثابت

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

تندرست مین کانٹا چبھتا ہی خراش درد کی سبب آرام اور قرار قابو سی جاتا رہتا ہی بہت
حیرت ہی یہ روایت سرمایۂ حسرت ہی کہ اوس طفل غریب پر ہجوم آفت مین کیا گذری ہوگی چھوٹے
سن و سال مین حالت صبر و توان کیونکر باقی رہی ہوگی اول غلبۂ تشنگی دوم صدمۂ گرسنگی
تیسری غم و غصۂ ہجران عزیزان چوتھی اندیشۂ رقت عمہ و خواہران ایک طرف ماکی فراق مین
رونا ایک جانب چچا کی اشتیاق پر جان کھونا کبھی منہ پھر کی خیمونکو پاس مین دیکھنا گاہی
بیتابی سی گوش بر آواز نالۂ حرم رہنا کثرت زخم سی بدن صد پارہ ہر بن مو سی جاری لہو کا
فوارہ ایک جی کی ہزار نا بکار خواہان تہی ایک سر پر بیشمار خنجر بران تہی تیغ کی گھاو پر تیر سہہ لیو
حال پرسی کو آتا پتھر کی جراحت کو نیزہ گزر گران دبانا درد جگر کی خبر کو ناوک تیز پر بیٹھ جانے
بیکسی اور تنہائی مین بہلانی کو دلکی بہالی آتی سوار کو غلبۂ نقاہت مین طاقت قرار نا بود تہی
رہوار کی تاب و قوت رفتار مفقود ہوئی ضعف مین تیور آنی لگی شدت بیحالی سی
اسپ
جھوم جھوم کی دہنی بائین جھکی قَالَ حُمَیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ کُنْتُ فِیْ عَسْکَرِ ابْنِ سَعْدٍ
فَکُنْتُ اَنْظُرُ اِلیٰ ھٰذَا الْغُلَامِ حمید ابن مسلم سی منقول ہی کہ اوسنی کہا لشکر عمر سعد مین کہ تہا
قاسم کو میدان مین وارد ہوتی دیکھا کس دبدبہ اور شان سی اکیلا لڑتی دلاور ونکو مارا جو میدان
مین نام کیا عَلَیْهِ قَمِیْصٌ وَاِزَارٌ وَنَعْلَانِ فَقَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِهِمَا پیکر نازنین
جنگ
انور مین کرتا پاجامہ و نعلین سی جلوہ نما ہوا لاکن تسمہ ایک پاپوش کا اوس دم ٹوٹا تھا
مَا اَنْسیٰ اِنَّہٗ کَانَ الْیُسْریٰ مجھی خوب یاد ہی نہین بھولا کہ وہ بائین پانوکا جوتا تھا
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدِ الْاَزْدِیُّ وَاللّٰہِ لَاَشُدَّنَّ عَلَیْهِ میری پہلو سی عمر ابن سعد ازدی
بولا قسم خدا کی مین اوسپر وار لگانی کو حملہ کرونگا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا تُرِیْدُ بِذٰلِکَ
یعنی اوسی بیرحم کو بہت ملامت کی اور بہ نصیحت سی کہی سبحان اللہ قاسم مظلوم سی تو کیا چاہتا ہی

من العین واختلف اهل بیته واصحابه
فی موضع دفنه فقال امیر المومنین
علیه السلام ان الله تعالی لم یقبض روح
نبیه صلی الله الا فی اطهر البقاع فینبغی ان یدفن
هنالک فاخذوا بقوله ودفنوه فی حجرته
التی قبض فیها صلی الله علیه واله الباب
الثانی فی ذکر آیاته الباهرات ومعجزاته

سترہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اوس معصوم کی مارنے کو کیون جاتا ہے وَاللّٰهِ لَوْ ضَرَبَنِي مَا بَسَطْتُ اِلَيْهِ يَدِي بخدا وہ
لڑکا ہرگاہ مجھی تلوار لگائے زخم کہاؤن تو بھی مین اوسکی طرف دفع کو ہاتھ نہ اوٹھاؤن اَلَمْ
يَكْفِيكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَاهُمْ قَدِ اسْتَوْحَشُوهُ آیا کافی نہین تجھی یہ کہ اوسکو انہون نی
گہیرا ہی چارسمت سی جراحات مین تلوار و تیر و نیزہ کی گہیرا ہی بدن ناتوان سی لہو بہتا ہے
ضعف عطش مین غش کرتا ہے قَالَ وَاللّٰهِ لَا فَعَلَنَّ اوسنی کہا خدا کی سوگند مین جاتا ہون
ابن حسن کو خاک پر گراتا ہون فَشَدَّ عَلَيْهِ پس اوس شقی نی گہوڑا بڑہایا کمین گاہ سی دوڑ کی
حملہ کیا فَمَا وَلّٰى حَتّٰى ضَرَبَ رَاسَهُ بِالسَّيْفِ کچہ عرصہ نہ گذرنی پایا تا کہ سر قاسم پر
تلوار کا وار لگایا فرق فرقدسای شاہزادہ پیشانی تک دو ٹکڑی ہوا خون مانند پرنالی کی بہنی لگا
فَوَقَعَ الْغُلَامُ بِوَجْهِهِ وَنَادَىٰ يَا عَمَّاهُ اَدْرِكْنِي اوس صدمہ زخم کاری سی زین چھوڑا
نہ گیا وہ غازی منہ کی بل خاک مین گرا ضعیف آواز سی سید الشہدا کو بلایا چچا کہ یہ کلام حسرت
انجام سنا یا ای مولا میری پاس امداد کو جلدی آو مین تم پر فدا ہوا دم واپسین دیدار دکہا دیجیے
صدای نالہ قاسم کان مین سرور دین کی پہنچی طاقت ضبط اور قرار دلکو باقی نہ رہی قَالَ فَجَاءَ
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَالصَّقْرِ الْمُنْقَضِّ امام حسین علیہ السلام مثال باز تیز پرواز حضرت
بہی دوڑی جب کہ بالین پر حسین گران خونبہا کی وارد ہوئی چار طرف دشمنون کا غول اورا
پایا ازدحام سوار اور پیادہ کا امام زادہ کیہ گہیری نظر آیا فَتَخَلَّلَ الصُّفُوفَ وَشَدَّ شِدَّةَ
اللَّيْثِ الْحَرِبِ شمشیر آتشبار سی اعدا کی صفونکو توڑ دیا اوس لشکر روباہ پر مانند شیر غضبناک
حملہ کیا تلوار کی ہر وار مین سیکڑون سر پر غرور کٹتے تا کہ لشکر شورہ پشت کی پاؤن بھی کچھ سیاہ ان
جہان قاسم پڑی تہی جاکی نزدیک سی دیکہا پہلا اور زادی کا قاتل ذبح کرنیکی ارادے مین کہڑا تہا
فَضَرَبَ عُمَرَ قَاتِلَهُ بِالسَّيْفِ شاہ بحر و بر نی قاتل حضرت قاسم پر بڑا خنجر کو تیغ دو پیکر

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

لگائی ضربتِ عمرو انتر کش کی صفائی ابنِ فاتحِ خیبر نی دکہائی فَاتَّقَاهُ بِیَدِهٖ فَاَطَنَّهَا مِنَ
الْمِرْفَقِ اوسنی اپنی دستِ جفا اوٹہا کی دمِ شمشیر پہ سپر کی بدکار کی دونو ہاتہ کہنی سی قلم ہوی فَصَاحَ
ثُمَّ تَنَحّٰی عَنْهُ عمرِ سعد ازدی استغاثہ مین چلایا اپنی لشکر کو حمایت مین مدد کی واسطی بلایا کہ او
شقی کی طرفداری کو آئین امام حسین علیہ السلام کی قہر سی چہڑائین وَحَمَلَتْ خَیْلُ اَهْلِ الْکُوفَةِ
لِیَسْتَنْقِذُوا عَمْرًا مِنَ الْحُسَیْنِ پیادہ اور سوار اشرار کوفہ چار جانب سی ٹوٹ پڑی کہ امام
ذوالفقار سی عمرو کو بچا لین وہ ملعون تو حال نہ بولن سی مار گیا جنگِ مغلوبہ کا ہنگامہ برپا ہوا
حضرت ناچار اون کفار سی جہاد کرنی لگی ہجوم عام مین گرد و پیش سمر و رہی وہ بہاگ نکلی فَاسْتَقْبَلَتْهُ
بِصُدُورِهَا وَجَرَحَتْهُ بِحَوَافِرِهَا وَوَطِئَتْهُ حَتّٰی مَاتَ الْغُلَامُ وامصیبتاہ واویلا
کہ قاسم جو اوس میدان دار و گیر مین بیہوش پڑی تہی آمد و رفتِ سپاہِ ظلم سی پامال ہوی سینہ
ٹوٹ گیا گہوڑون کی ٹاپون نی سم و سینہ روند ڈالا کوئی عضو اوس زخمی بدن کا نہ تہا جو پامال نہوا تہا ان
جسم پر صدمات گذری کہ حالتِ جان کنی اور سکراتِ موت مین پہنچنی لگی قَالَ فَانْجَلَتِ
الْغَبَرَةُ فَاِذَا بِالْحُسَیْنِ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِ الْغُلَامِ وَهُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْهِ راوی کہتا
ہرگاہ سپاہ روسیاہ کا غول ہٹا گرد و غبار صحرا کا اندہیرا فرو ہوا مین کیا دیکہتا ہون بنظرِ غور سی
یہ ماجرا دیکہا اعضای جسم قاسم ٹکڑی ٹکڑی جلتی ریت پہ پیاسی پڑی ہاین امام حسین علیہ السلام
اوسکی سرہانی با چشم گریان کہڑی ہاین حضرت ملت خاک و خون مین لتہڑی پوشاک بہی
بدنکی لعل سمند سی بہتی ہوی آنکہو مین فرق سا آگیا ہوجاتی چہری پہ مردنی چہائی منہ کا گردن کا
ڈہلا ہوا وہ صغیر زمین پہ ایڑیان رگڑتا ہوا غش مین ہچکیان لیکی دم توڑتا ہی فَقَالَ وَيَقُولُ
الْحُسَیْنُ یَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلٰی عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا یُجِیبُكَ اَوْ یُجِیبُكَ فَلَا یُعِینُكَ
اَوْ یُعِینُكَ فَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ امام حسین علیہ السلام نی جب یہ حال پر اختلال دیکہا اوسکی

سترھوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

مصیبت پہ کمال ملال اور اپنہال مین کہا ایجانِ جہان ای پر حسرت وارمان افسوس تیری نوجوانی
صد حیف یہ تشنہ دہانی بجد اقسم مجہہ پر شاق اور ناگوار ہی کہ تو اپنی چچا کو حمایت مین بلائی اور وہ امداد مین
پاس نہ آئی اور اگر تیری کمک مین قدم بڑہائی تو شر اعدا سی نہ بچائی ہرگاہ پناہ دی اعانت کری
تو کچہہ نفع پہنچا نسکی بُعْدًا لِقَوْمٍ قَتَلُوكَ وای اوپر اوس قوم کی جن بیرحمون نی تجہی مار ا
غرق بحر عذاب ہون وہ بی ابرو کہ جسم کو تیری لہو مین نہلایا ہی راوی کہتا ہی مین فکر مین حیران تہا
کہ امام حسین علیہ السلام اب کیا کرینگی جنازہ برادرزادی کو دیکہون کہان لیجائینگی ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَكَانِّي
اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيِ الْغُلَامِ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ وَقَدْ وَضَعَ صَدْرَهُ عَلٰى صَدْرِهِ
ناگاہ مینی دیکہا سید الشہدا کہڑی ہوئی اور ترکی ہم ہوئی اوس لاش صد پاش کو ہزار تلاش سی اوٹہا
زمین پر بیٹہی دونو ہاتہون سی سر و سینہ قاسم کو اپنی چہاتی سی لگائی ہوئی بہزار مشکل تہا جنازہ اوٹہائی
گردن او سپر جہکائی تہی واللہ مجہی خوب یاد ہی کہ قاسم کی دونون پانوون زمین پر کہنچتی جاتی تہی
لہو کی قطرہ زخم سر و تن سی گرتی نظر آتی تہی فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يَصْنَعُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ بَيْنَ
الْقَتْلٰى مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ مین اپنی دل مین سوچتا تہا مین اب کیا کرینگی اور یہ جنازہ امام حسین علیہ
السلام کہان لیجائینگی مظلوم کربلا نی جانب خیمہ گاہ حرم محترم قدم بڑہایا بمقتل شہدا مین جسد اطہر
خاک پر لٹایا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا
وَلَا تَغْفِرْ لَهُمْ اَبَدًا پہر فرمایا خداوندا ہماری غریبی اور مظلومی پہ نگاہ کر ان دشمنان ستمگار کو
اپنی قہر سی تباہ کر اس گروہ جفاشعار کو تیغ انتقام سی مار نابود کر ... انکو ... اور
انکی طرف ہرگز نہ دیکہنا دنیا و آخرت مین کبہی آمرزش گناہ نہ فرما ...
يَا اَهْلَ بَيْتِي لَا رَاَيْتُمْ هَوَانًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا اپنی جانثار اجساد پارہ پارہ
ہوئی فرزندان و برادران عزا اوسی خطاب کیا ای کشتگان غم والم ای اسیری اہلبیت بتلائی ہو

بنت هاشم من ابيه من رجاله قال كان ... [illegible] ... رأى النجوم ... فلما رأى ... يوسف ... قال يا ... [illegible] ... صلى الله عليه ... الليلة ... [illegible]

[illegible]

... والنعلين وا[illegible] ... صدق النبي الامي صاحب ... اني انا الله ... بابويه في كتاب ... [illegible]

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

چاہیے اس حادثۂ بلا مین صبر کرو کہ آئندہ بھی خواری اور ہلاکت مین مبتلا نہو ای حاضران بزم ماتم ای

سامعان حدیث درد و الم خدا کسی خاندان محترم کو روز مصیبت نہ دکہائی اور عزیزونکی خبر موت

عالم غربت مین نہ سنائی مادر شکستہ بال کی رو برو جنازہ فرزند کا نہ لائی بہن اور بہائی کو مصیبت

جدائی سی نہ رولای فکر و تصور کی جاہی محل نالہ اور فغان و بکاہی قاسم کی مادر بی نصیب کو جب دم

یہ ماجرا پہنچا کہ بیٹا ناشاد نامراد بہوکا پیاسا مارا گیا اوسکا بدن ضرب تیغ و نیزہ و تیر سی ٹکڑی ہوا

لاشہ خاک و خون مین بہرا دروازہ پر خیمہ کی دہرا ہی نہ جنازی کی نہلانی اور کفن کی تدبیر ہی

نہ نماز میت اور دفن کی تقریر ہی بیتابی سی پچہاڑین کہاتی تہی سر و سینہ پیٹ کی روتی چلاتی تہی

دل پر درد سی آہ سرد بہرتی زبان حال سی یہ بیان کرتی تہی ہای میری ساری عمر کی دولت اور

کمائی افسوس قضانی جی کی امید خاک مین ملائی مجہی آرزو تہی کہ اوسکی شادی کرونگی دولہن کو شب

عیش مین فرزند کی پہلو سی ملی دیکہونگی مجہہ بیوہ کا خانۂ ویران بہو سی آباد ہوگا نام حسن مجتبی علیہ السلام

شمع شادی سی روشن رہیگا آخر عمر مین عصای پیری میرا نوجوان بیٹا ہی جب مرونگی یہ رونق تابوت

زینت جنازہ ہی حیف اور دریغ کہ دست دہر نی حجلہ گاہ کی جا قتلگاہ سجی عوض عروس نقل سیر مین

نوشاہ مرگ ہم بستر دیکہی خلعت دامادی کی بدلی کفن بہی نہ ملا شربت اور نقل کی نام آب تیغ اور

خنجر گلی ہی اور ترانہ سرود کی مقام پر نالہ و نوحہ ہوتا ہی شور سہار کباد کی مقابلہ مین سارا عالم روتا ہے

داویلا دشت کربلا مین دفن میت کی صورت نہین ظلم اعدا سی عزا و شیون کی مہلت نہین ای زنان

بنی ہاشم اس مصیبت مین میری امداد کرو مرگ قاسم نوجوان کا مجہی بسا دو کیا کرون کہ فرقت

نازونکی پالی کو پانی کا قطرہ نہین بہم پہنچا کس سی کہون زخم تیغ اور نعل سمند سی ایسا بدن ٹکڑی ہوا

کوئی عضو ثابت نہ رہا کہان ہین حسن مجتبی علیہ السلام کہ اپنی لال کا یہ حال دیکہین خاک و خون بہری جسم کو

حسرت اور ملال مین چہاتی سی لگا لین اوس وقت تمام اہلبیت ضعیفہ پر ارمان کی ساتھ روتی تہی

اٹھارہوین مجلس فضائل بکا و مناقب سید الشہدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

خرد و بزرگ فرط نالہ و فغان سے جان کھوتی تھی نظم لمولفہ کہرام ہوا خیمہ مین شبیر کی اوسدم

جب مادر قاسم نے کیا بیٹی کا ماتم روتی تھی حرم شاہ کی سر پیٹ کی باہم تھی ارض و سما شور شین

فریاد سے برہم شاہ شہید الاش پہ مدہوش کہڑی تھی عباس علی چاک گریبان کئے تھی صد پاش جنازہ

جو رہا دہوپ مین عریان مقتل کی زمین کرتی لگی نوحہ کا سامان خاموش ہو ناظم کہ نہین تاب

بیان کی آتی ہے صدا عرش سے بھی آہ و فغان کی

اٹھارہوین مجلس بکا کے خلیات و فضائل سید الشہدا و مناقب حسین کا مختلف بیانون شہادت عباس علیہ السلام روز عاشورا

مرثیہ عباس ہین شک ملک انسانون مین پہ ہین عوض دست کٹی شانون مین پر کہولی ہوئی ہین

قبر شہ پہ ہم بھی ہین اسی شمع کی پروانون مین مرثیہ بزم عزای شہ پہ نہ رہی بیٹھو بادب یہان

گذر نہ رہی چادر سے ہر ایک کی اشک کرتی ہے پاک ہر چشم کی اوپر نظر نہ رہی ورثہ رومال کو

اشکون سے بہگو کر اوٹھو فرد عصیان کو اپنی دہو کر اوٹھو آئی ہے حصول کیا جو محروم رہی بیٹھو اس نم

تر و کر اوٹھو مرثیہ خون مین شہ مظلوم کا سینہ ڈوبا بنٹا ہوا برباد مدینہ ڈوبا کیا بیٹھی بہو

خاک ڈالو بارو خشکی مین محمد کا سفینہ ڈوبا تم بہا بجا کر یہ ابراہیم بر سید الشہدا

و ثواب یافتن مانند ذبح اسمٰعیل از خدا فی الحقیقت عبادت اعظم ہے سوگواری

اہل حرم کی اور دارین مین وسیلہ نجات بنی آدم ہے تعزیہ داری کشتہ ستم کی عجیب مرتبہ اون گروہ کا ہی

جو بزم غم اہلبیت مین جمع ہوتی ہین بڑا درجہ ہے اوس گروہ کا کہ ذکر ماتم پر اولاد پیغمبر کی روتی ہین

نالہ و فغان کرنیوالی دنیا مین سید ابرار کی یار اور انصار کہلاتی ہین اس محفل رقت کی آنی والی

دار آخرت کو مستوجب خلد برین جاتی ہین کتب معتبرہ مین علمانی لکہا ہی کہ ائمہ اطہار نی اپنی خواص

اصحاب سے بارہا کہا ہے سا تھ روزگار مین ہر بندہ خدا پرست کا رونا فعل کراہت ہے الا یہ کسی اوپر

اٹھارہویں مجلس سکاہجی تشبیل سے قربانی اسمعیلؑ کی فداء شہادت عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اور شہادت امام حسین علیہ السلام پر شور و بکا میں ہنا عبادت ہے مروی عن الفضل قال سمعت الرضا علیہ السلام یقول
لما امر الله عزوجل ابراهیم ان یذبح مکان ابنه اسماعیل الکبش الذی انزله علیه کتاب عیون
اخبار حضرت امام رضا علیہ السلام سے فضل نے روایت کی ہے اور وہ اعلیٰ اظہار شرف کا سبب ہے جو بدکرامت ہی ہے
کہ جب نے حضرت ابراہیم کو عوض ذبح اسماعیل قربانی کرنے کو دنبا بھیجا تو مقام تمنائے خلیل اللہ نے گوسفند کا اپنی
ہاتھ سے تمنی ابراهیم ان یکون قد ذبح ابنه اسماعیل بیده وانه لم یؤمر بذبح الکبش مکانه اور قسمت
ابراہیم کی دل میں تمنا اور حسرت ہی خلیل رب کریم نے اس بات کی آرزو کی کاش میری ہاتھ سے بیٹا ذبح ہوتا اور فرزند کی بدلہ جگر کی
عوض قربانی دنبہ کا حکم نہ ہوا لیرجع الی قلبه ما یرجع الی قلب الوالد الذی یذبح اعز ولده علیه
بیده تاکہ دل کو اولاد کی وہ دکھ اور درد ملتا جو باپ کو پیاری اولاد کی حلال کرنے سے ہوتا فیستحق بذلک ارفع درجات
اهل الثواب علی المصائب تا اس غم و الم پر صبر کرکے درگاہ بے نیاز میں مستحق اجر مصیبت کہلاتی راہ خدا میں ارباب عزا کو
اونچا کی بڑی درجے اہل ثواب کی پاتی فاوحی الله عزوجل الیه یا ابراهیم من احب خلقی الیک تا
پروردگار نے ابراہیم پر وحی کو نازل کیا اور خلیل سے اپنے یہ پوچھا کہ دنیا کی مخلوقات میں تم کس کو زیادہ دوست رکھتے ہو
کس ہماری بندی کو سب موجودات میں پیار کرتی ہو فقال یا رب ما خلقت خلقا هو احب الی من
حبیبک محمد المصطفی عرض کی خدایا تو نے کوئی بشر ایسا نہیں پیدا کیا ہے کہ وہ میرے نزدیک محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بہتر حبیب ہو جو تیرا پیارا ہے فاوحی الله الیه أفهو احب الیک ام نفسک
پس بارتعالیٰ نے وحی نازل کی کیا وہ تم کو زیادہ عزیز جانتے ہو یا خیر البشر سے اپنی جان کو سوا چاہتے ہو قال هو احب
الی من نفسی ابراہیم نے کہا بارالٰہا خاتم انبیا کی وہ قدر و منزلت ہے کہ اپنی جسم و روح سے زیادہ مجھے الفت ہے
قال فولده احب الیک ام ولدک جناب احدیت نے پھر پوچھا کہ اے خلیل تمہیں مقرب کبریا فرزند محمد کو بہت
عزیز رکھتے ہو یا اپنے بیٹے کو سوا پیار کرتے ہو قال بل ولده ابراہیم نے کہا بلکہ اُن کی پسر کو دل و جگر سے بہتر چاہتا ہوں اور
نور چشم مصطفیٰ کو نظر الفت سے جان سے بہتر جانتا ہوں قال فذبح ولده ظلما علی ایدی اعدائه اوجع لقلبک

اٹھارہوین مجلس بکای خلیل سی قربانی اسماعیل کی فدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام رو رہا تھا

او ذبح ولدک بیدک فی طاعتی ایزد معبود نی ارشاد کیا آیا ذبح ہونا اوسکی لخت جگر کا اعدا کی ہاتھہ سی
تمہاری لئے بہت جلانا ہی یا سر کاٹنا اپنی بیٹی کا ہماری طاعت مین تمکو دکھہ پہنچاتا ہی قال یا رب بل ذبحہ علی ایدی اعدائہ
اوجع لقلبی یا نبی کعبہ حرم نی کہا ای خداوند محترم علی گلا کٹنا تیری حبیب کی فرزند کا دست اعدای غدار سی بہت
ناگوار ہی اور تحمل اس غم جانسوز مین بادہ دشوار ہی قال یا ابراہیم فان طائفۃ تزعم انہا من امۃ محمد
ایزد کریم نی فرمایا کہ ای خلیل میری جانو تم کہ ایک طائفہ آخر زمانی مین پیدا ہوگا اور اپنی گمان مین محمد کی امت سی ہوگا
دعوا کریگا ستقتل الحسین ابنہ من بعدہ ظلما وعدوانا کما یذبح الکبش ظلم اور عدوان سی بعد وفات
رسول ہول جائیگی ثقلین کو قتل کریگی حبیب میری حسین فرزند سید کونین کو جیسی قصاب گوسفند کو ذبح کرتی ہین
اور خوش وخرم بخوف رہتی ہین ویستوجبون بذلک سخطی باوجود اس گناہ کی مستحق نار ہین اور میری قہر و غضب کی
سزاوار ہین فجزع ابراہیم لذلک وتوجع قلبہ واقبل یبکی پس حضرت ابراہیم اس بات کو سنکی اندوہناک
ہوی اور انکھون سی اشک حسرت جاری کیے اونکا دل بہت کمہلا غم والم کا ہجوم ہوا فاوحی اللہ عز وجل یا
ابراہیم قد فدیت جزعک علی ابنک اسماعیل اوسوقت خداوند علیم نی وحی بھیجی کہ ای ابراہیم
یہ تمہاری فقت ذبح اسماعیل کی بدل ہوئی لو ذبحتہ بیدک بجزعک علی الحسین وقتلہ اگر میری حکم سی
تم اپنی ہاتہہ سی گلا کاٹتی قلق مرگ فرزند مین درد ناک اور بیچین رہتی تو یہ ثواب روتی مین شہادت امام حسین کی پیدا ہوا
جو ملا ہی قربانی اسماعیل کی برابر اجر اسکا عطا ہوا ہی واوجبت لک ارفع درجات اہل الثواب علی
المصائب بلکہ اوس مرتبہ سی زیادہ ہمنی یہ درجہ عظیم کیا ہی اور اپنی رحمت سی بڑا مقام حسنہ تمکو دیا ہی ای ابراہیم
عوض مین ان آنسوؤن کی جو تمہاری آنکھون سی بہی اور ان نالون کی بدلی جو سینہ شگفتہ و محبت سی اوٹھی واجب کردیا
دنیا کو بہت بلند درجہ ثواب کی اور مستحق کیا ہمنی تمکو ساتھہ مرتبون اہل مصائب کی وذلک قول اللہ
عز وجل وفدیناہ بذبح عظیم اس مضمون کو حق تعالی نی کلام مجید مین فرمایا ہی قصہ مذکور کی
رسول امین کو واقف کیا ہی کہ ہمنی فدیہ بھیجا ابراہیم کو یعنی قربانی اسمعیل پر ذبح عظیم کو جو راستی کہ

ثم ساق الحدیث الی ان قال فارسل
الی عبد المطلب فادنی مجلسہ ثم قال
یا عبد المطلب انی مفض الیک من سری ... وتکتمہ لانک
علی امر لو کان غیرک لم ابح بہ ولکنی رأیتک معدنہ
معادنہ فاطلعتک علیہ فلیکن عندک
مطویا حتی یاذن اللہ فیہ فان اللہ بالغ
امرہ انی اجد فی الکتاب المکنون والعلم
المخزون الذی اخترناہ لانفسنا واحتجبناہ
دون غیرنا خبرا عظیما وخطرا جسیما فیہ
شرف الحیوۃ وفضیلۃ الوفاۃ للناس عامۃ و
لرهطک کافۃ ولک خاصۃ فقال عبد
المطلب فمثلک ایها الملک سرّ وبرّ فما هو فقال
هو فیها الی اهل الوبر زمرا بعد زمر فقال
اذا ولد بتہامۃ غلام بین کتفیہ شامۃ
کانت لہ الامامۃ ولکم بہ الزعامۃ الی یوم
القیامۃ فقال لہ عبد المطلب ابیت اللعن
لقد ابت بخبر ما آب بمثلہ وافد ...

۵۰۳

یعنی هذا حینہ الذی یولد فیہ او قد
ولد فیہ اسمہ محمد یموت ابوہ وامہ ویکفلہ
جدہ وعمہ وقد ولدناہ مرارا واللہ باعثہ
جہارا وجاعل لہ منا انصارا یعز بہم اولیاءہ
ویذل بہم اعداءہ ویضرب بہم الناس عن عرض
ویستفتح بہم کرائم الارض یکسر الاوثان
ویخمد النیران ویعبد الرحمن ویدحر
الشیطان قولہ فصل وحکمہ عدل
یامر بالمعروف ویفعلہ وینہی عن المنکر
ویبطلہ فقال عبد المطلب ایہا الملک
عز جارک ودام ملکک وعلا کعبک
فہل الملک ساری بافصاح فقد اوضح لی
بعض الایضاح فقال لہ ابن ذی یزن
والبیت ذی الحجب والعلامات علی
النصب انک یا عبد المطلب
لجدہ غیر الکذب فخر عبد
المطلب ساجدا فقال لہ ارفع

دی یزن ان النبی ... وامه وکفلته انا وعمه قال له ان
جاءت بغلام فسمیته محمدا ومات
کریمة من کرایم قومی امنة بنت وهب
انا وکنت بهما و علیه رفیقا زوجته
احببت شیئا مما ذکرته فقال کان لی
ذلک تلج صدرک و علا امرک فهل

اشہار وین مجلس فضائل سید الشہداء وجناب عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اوسکا رونا مصیبت امام حسین پر ہمکو زیادہ تر مقبول ہوا ہی اور سپر کی گردن کاٹنی سی راہ خدا مین جو
درجہ ملتا اوس سی پہ بڑہا ہی پس ای سامعان حدیث ہکا قدر و منزلت کو اس شیون وشین کی جانو ہم
عزامین ذکر مصیبت امام حسین علیہ السلام پر خاموش ہو جو ستم اور جفا امت بیوفا کی کربلا مین کئی ہین یاد کرو
سرگذشت برادر اور فرزند سید الشہدا کو چاہی گوش ہوش مین سنو نالہ و فریاد مین مصروف ہو اس غم و
الم سی رو رو کی جان دو وصل عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ قال بینا رسول اللہ فی
منزل فاطمة والحسین فی حجرہ اذ بکی وخر ساجدا ثم قال کامل الزیارت مین ابی یعفور نی
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی کہ ایک دن خیر الورا جناب منزل بتول عذرا کو زینت جلوہ دی تہا
امام حسین علیہ السلام کو آغوش ناز مین لیا بہت روکی سجدہ بی نیاز کیا ثم قال یا فاطمة یا بنت
محمد ان العلی الاعلی ترائی لی فی بیتک هذا ساعتی هذه فی احسن صورة واهیا
هیئة پہر کہا یا بنت محمد اسد من علی اعلی یعنی ظہور علم با صفات کمال اسد نی مجکو تمہاری گہر مین جلوہ دکہایا
حسن صورت اور ہیات مین اوسکی رحمت و جبروت کو پایا وقال لی یا محمد اتحب الحسین فقلت
نعم قرة عینی وریحانتی وثمرة فؤادی وجلدة ما بین عینی اوسنی پوچہا ای محمد
ایا تم حسین کو پیار کرتی ہو جو سینہ سی لگایا ہی یعنی عرض کی نعم وہ میرا نور دیدہ گل مراد میوہ دل حدقہ
چشم کہلاتا ہی فقال لی یا محمد ووضع یدہ علی راس الحسین بورک من مولود
علیه برکاتی وصلواتی ورحمتی ورضوانی پس خطاب کیا مجہی کہ یا محمد اور دست
کرم اپنا سر حسین کی رکہا اوسپر برکت و صلواة و رحمت و رضوان میری ہی یہ کہا ولعنتی
وسخطتی وعذابی وخزیی ونکالی علی من قتله وناصبه وناواه ونازعه اور غضب
لعنت و عذاب و خذلان و نکال خداوندی اوسکو شامل ہی جو اوسکا عدو اور ناصب حرب و قتا
ہوی وقاتل ہی اما انه سید الشہداء من الاولین والاخرین فی الدنیا والاخرة

فاحتفظ من ابنک واحذر علیه الیهود فانهم له اعداء ولن یجعل الله لهم علیه سبیلا واطو ما ذکرت لک دون هولاء الرهط الذین معک فانی لست آمن ان تدخلهم النفاسة من ان تکون لکم الریاسة فیطلبون له الغوائل وینصبون له الحبائل وانهم فاعلون ذلک او ابناؤهم غیر شک فلولا انی اعلم ان الموت مجتاحی قبل مبعثه لسرت بخیلی ورجلی حتی اصیر بیثرب دار مملکته فانی اجد فی الکتاب الناطق والعلم السابق ان بیثرب استحکام امره واهل نصرته وموضع قبره ولولا انی اقیه الآفات واحذر علیه العاهات لاوطأت اسنان العرب عقبه ولکنی صارف ذلک الیک من غیر تقصیر بمن معک ثم امر لکل رجل من القوم بعشرة اعبد وعشرة اماء ومائة من الابل وحلتین من البرود وعشرة ارطال ذهب وعشرة ارطال فضة وامر لعبد المطلب بعشرة اضعاف ذلک وقال اذا حال الحول فائتنی فمات ابن ذی یزن قبل ان یحول الحول فکان عبد المطلب کثیرا ما یقول یا معشر قریش لا یغبطنی رجل منکم بجزیل عطاء الملک وان کثر فانه الی نفاد ولکن یغبطنی بما یبقی لی ولعقبی من بعدی ذکره وفخره فاذا قیل وما هو قال ستعلمن ما اقول ولو بعد حین وفی ذلک یقول الشیخ ابو الحسن هذا البیت وسید

الحسن البيهقي في كتاب دلائل النبوة من طريقين ومن ذلك حديث بحيرا كما قال ابن نقلا فيه محمد بن اسحق بن يسار قال ان ابا طالب خرج في ركب الى الشام تاجرا فلما تهيا للرحيل واجمع السير حب له رسول الله صلى الله عليه وآله فاخذ بزمام ناقته وقال يا عم الى من تكلني لا اب لي ولا ام فرق له ابو طالب رضي الله عنه فقال والله لاخرجن به معي ولا يفارقني ولا افارقه ابدا فخرج وهو معه فلما نزل الركب بصرى من ارض الشام وبها راهب يقال له بحيرا في صومعة له وكان اعلم اهل النصرانية

اٹھارہویں مجلس لباس حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ کا

وَسَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَبُوْهُ اَفْضَلُ مِنْهُ وَخَيْرٌ يقين جانو

کہ وہ سید الشہدای اولین وآخرین ہیں اور بہترین جوانان بہشت برین ہیں حسین کی والد ذی شان بھی اور

افضل ہیں جو یہ شرف کی دنیا وآخرت میں مشتمل ہیں فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَبَشِّرْهُ بِاَنَّهُ رَايَةُ الْهُدٰى

وَمَنَارُ اَوْلِيَائِيْ وَحَفِيْظِيْ وَشَهِيْدِيْ عَلٰى خَلْقِيْ پس اوسکو میرا سلام و پیام انعام خاص کہو

بتحقیق کہ وہ علم ہدایت محل نور اولیا حافظ و شاہد خلق دنیا ہیں یہ بشارت دو وَخَازِنُ عِلْمِيْ وَحُجَّتِيْ

عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ وَالثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وہ میری علم کا پوشیدہ کا جن و

انس میں خازن ہیں اور اہل آسمان و زمین کی حجت ظاہر و باطن ہیں بیان اِنَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلٰى اَيْ

رَسُوْلُهُ جِبْرَئِيْلُ اَوْ يَكُوْنُ التَّدَانِيْ كِنَايَةً عَنْ غَايَةِ الظُّهُوْرِ الْعِلْمِيِّ وَحُسْنِ الصُّوْرَةِ كِنَايَةٌ

عَنْ ظُهُوْرِ صِفَاتِ كَمَالِهِ تَعَالٰى وَوَضْعُ الْيَدِ كِنَايَةٌ عَنْ اِفَاضَةِ الرَّحْمَةِ وَرُوِيَ

عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ الْاَخْيَارِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا يَوْمَ عِيْدٍ اِلٰى حُجْرَةِ جَدِّهِمَا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صبا غان حلہ صدق داماں مضامین دو رنگ زاں جامہ بیاں بلند آستین لباس فضیلت کی

طرازیاں یعنی ثقات اخیار کی لائی ہوئی خلعت روایت کو خم تراجم سے یوں قلموں کا لون دکھاتی ہیں

کہ ایک دفعہ حسنین علیہما السلام کو اغوش نازمیں جد بزرگوار کی روز عید آیا اور شاہزادوں کی لیجا بدیں تبدیلی

نہیں بنایا فَقَالَا يَا جَدَّاهُ الْيَوْمَ يَوْمُ الْعِيْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَ اَوْلَادُ الْعَرَبِ بِاَلْوَانِ

اللِّبَاسِ وَلَبِسُوْا جَدِيْدَ الثِّيَابِ نانا سی عرض کی آج روز عید کو آپ سی یہ بات کہنی ہے کہ

اولاد عرب نے ہر طرح کی نئی پوشاک پہنی ہے وَلَيْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِيْدٌ وَقَدْ تَوَجَّهْنَا لِذٰلِكَ

اِلَيْكَ ہماری بدن ثیاب نو کا نام نہ ہو دیکھ لو اسواسطے آپکی پاس آئی ہیں کہ بنا دو فَتَاَمَّلَ النَّبِيُّ

حَالَهُمَا وَبَكٰى وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ ثِيَابٌ تَلِيْقُ بِهِمَا وَلَا رَاَى اَنْ يَمْنَعَهُمَا

فیکسر خاطرهما طراز نده شعار احسان اوس حال میں حیران تھی گھر میں کوئی خرقہ تھا جو پہنا تے

يعرف فقال يا معشر قريش لا يتخلف احد منكم
عن طعامي هذا قالوا له ما تخلف منا احد
ينبغي له ان يأتيك الا غلام هو احدث
القوم سنا فتخلف في رحالهم قال فلا
تفعلوا ادعوه حتى يحضر هذا الطعام معكم
فقال رجل من قريش مع القوم واللات والعزى
ان هذا الامر بنا ان يتخلف ابن عبد الله
بن عبد المطلب عن الطعام من بيننا قال
ثم قام اليه فاحتضنه ثم اقبل به حتى اجلسه
ومع القوم فلما رآه بحيرا جعل يلحظه لحظا
شديدا وينظر الى اشياء من جسده قد يجدها
عنده في صفته حتى اذا فرغ القوم من الطعام
وتفرقوا قام بحيرا فقال يا غلام اسألك باللات
والعزى الا اخبرتني عما اسألك عنه وانما
قال ذلك له بحيرا لانه سمع قومه يحلفون بهما
فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله لا تسألني
باللات والعزى فوالله ما ابغضت بغضهما
شيئا قط فقال له بحيرا فبالله الا اخبرتني
عما اسألك عنه فقال سلني عما بدا لك
٥٠٦

اظہار ہوئیں مجلس حلہ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا شہادت عباس علی علیہ السلام

اور نہ مناسب جانا منع کریں کہ خاطر اونکی پریشان رہی فلما رأته وقال الٰہی اجبر قلبهما
وقلب امهما ناچار درگاہِ خدا میں دعا کی اے قادرِ توانا قلوب حسنین اور اونکی والدہ کو مسرور
فرما فنزل جبرئیل ومعه حلتان بيضاوان من حلل الجنة فسر النبي
پس خدمت رسول میں جبرئیل امین آئے دو جوڑے سفید حلہ جنت کی اپنی ساتھ لائے محبوب الٰہی
دیکھ وہ جناب خوشنود ہوئے وقال لهما يا سيدي شباب اهل الجنة خذا
اثوابا خاطها خياط القدرة على قدر طولكما دونوں نواسوں کو بلا یا کہا اے سردارانِ
جوانانِ جنت لو اپنی خلعت کہ درزی قدرت کی تمہاری اپنی سیتی ہیں بقدرِ طولِ قامت فلما
رايا الثاني بيضا قالا يا جدا كيف هذا وجميع صبيان العرب لابسون الوان
الثياب جب ابنای زہرا نی جامہ ابیض دیکھی بولی یا جداہ ہم کیونکر اس لباس کو پہنیں کہ سارے
اطفالِ عرب تو رنگین کپڑوں سی بناؤ کریں فاطرق النبي ساعة متفكرا في امرهما فقال
جبرئيل يا محمد طب نفسا وقر عينا اس کلام پر پیغمبر ساعت بھر فکر میں رہی کہ اولاد عزیز جان کے
جبرئیل نی عرض کی یا نبی اللہ دل خوش آنکھیں روشن رکھو یہ آسان ہی ان صابغ صبغة الله
عز وجل يقضي لهما هذا الامر ويفرح قلوبهما باي لون شاءا تحقیق کہ خالق رنگ سفید
سفید یہ مراد اونکی پوری کریگا جیسا چاہیں وہی لون ظاہر و کہا دیگا فأتوا يا محمد بإحضار الطست
والابريق فاحضرا یا محمد کہو کہ طشت و آفتابہ لائیں پس وہ حاضر کیا کہ بدعا پائیں فقال
جبرئيل يا رسول الله انا اصب الماء على هذه الخلع وانت تفركهما بيدك
فتصبغ لهما باي لون شاءا جبرئیل بولی ای رسولِ خدا کپڑو نکو لگن میں رکھیں میں پانی ڈالوں
آپ ملیں جو رنگ اونہیں مطلوب ہو اوسی رنگ کی دیکھ لو فوضع النبي حلة الحسن في
الطست فاخذ جبرئيل يصب الماء پس خیر الوریٰ نے جامہ حسن مجتبیٰ طشت میں رکھا

فجعل يسأله عن اشياء من حاله من نومه وهيئته
وامره فجعل رسول الله يخبره فيوافق ذلك
ما عند بحيرا من صفته ثم نظر الى ظهره فرأى
خاتم النبوة بين كتفيه على موضعه من
صفته التي عنده قال فلما فرغ اقبل على
عمه ابي طالب فقال ما هذا الغلام منك قال
ابني قال ما هو بابنك وما ينبغي
لهذا الغلام ان يكون ابوه حيا قال فانه
ابن اخي قال فما فعل ابوه قال مات وامه
حبلى به قال صدقت ارجع بابن اخيك
الى بلده واحذر عليه اليهود فوالله لئن
رأوه وعرفوا منه ما عرفت ليبغنه شرا
فانه كائن لابن اخيك هذا شأن عظيم
فاسرع به الى بلاده فخرج به عمه
ابو طالب سريعا حتى اقدمه مكة حين فرغ من تجارته بالشام
عيون ... اهل الكتاب

قد كانوا آذوه من رسول الله صلى في ذلك
السفر الذي كان فيه مع عمه ابي طالب عنه بحيرا
اشياء فاراد وه فردهم عنه بحيرا
وذكرهم الله وما يجدونه في الكتاب من
ذكره وصفته وانهم ان اجمعوا لما ارادوه
لم يخلصوا اليه حتى عرفوا ما قال لهم
وصدقوه بما قال فتركوه وانصرفوا عنه وفي
ذلك يقول ابو طالب ... في قصيدة الداليه

اٹھارہویں مجلس جامہ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جبرئیل فی اوسپر اب کراست ڈالا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّبِیُّ عَلَی الْحَسَنِ وَقَالَ لَہٗ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ بِاَیِّ لَوْنٍ
تُرِیْدُ حُلَّتَکَ پھر حضرت نبی امام حسن سی پوچھا ای نور دیدہ کس لون کا چاہتی ہو حلہ اپنا فَقَالَ
اُرِیْدُھَا خَضْرَاءَ فَفَرَکَھَا النَّبِیُّ بِیَدِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَاَخَذَتْ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ لَوْنًا
اَخْضَرَ فَائِقًا کَالزَّبَرْجَدِ الْاَخْضَرِ جواب دیا میرا مدعا ہی سبز کا حضرت فی اپنی ہاتھ سی پانی میں ملا
جب نچوڑا تو قدرت صانع سی زمرد پر فایق ہرا نکلا فَاَخْرَجَھَا النَّبِیُّ وَاَعْطَاھَا الْحَسَنَ فَلَبِسَھَا
نبی اللہ نی وہ جوڑا اسکو کہا یا امام حسن کو شاد وخرم دیا او پہنایا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّۃَ الْحُسَیْنِ فِی الطَّسْتِ
وَاَخَذَ جَبْرَئِیْلُ یَصُبُّ الْمَاءَ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ اِلٰی نَحْوِ الْحُسَیْنِ وَکَانَ لَہٗ مِنَ الْعُمْرِ
خَمْسُ سِنِیْنَ بعد ازان کپڑی امام حسین کی طشت میں رکھی جبرئیل آب رحمت ڈالتی رہی سید انبیا
متوجہ ابن مرتضی ہوئی اوس سن مانی میں وہ حضرت پانچ برس کی تہی وَقَالَ لَہٗ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ اَیَّ لَوْنٍ
تُرِیْدُ حُلَّتَکَ فرمایا نور نظر کی لال کیا رنگ چاہتی ہو کہ اوسکو اپنی رغبت سی پہنو فَقَالَ الْحُسَیْنُ
یَا جَدَّاہُ اُرِیْدُھَا حَمْرَاءَ عرض کی سرخی پر جی لہراتا ہی ازل سی یہی مجھکو بہاتا ہی فَفَرَکَھَا
النَّبِیُّ بِیَدِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ کَالْیَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ رسالت مآب نی
ہاتھ سی پانی ملا بقدرت خداوہ یاقوت سا لال ہوا فَلَبِسَھَا الْحُسَیْنُ فَسُرَّ النَّبِیُّ بِذٰلِکَ
شہا نا جوڑا جب امام حسین علیہ السلام نی پہنا اُس بنا و پر دل پیغمبر شاد وخرم رہا وَتَوَجَّہَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ اِلٰی اُمِّھِمَا فَرِحَیْنِ مَسْرُوْرَیْنِ اوسوقت حسنین جامہ رنگین سی خوش ہو چلے
مادر مہربان کی خدمتمیں جا پہنچی فَبَکٰی جَبْرَئِیْلُ لَمَّا شَاھَدَ تِلْکَ الْحَالَ شاہد اس حال کی
جبرئیل بہت روی حاضرین وقت کی رقت واتبہال فی ہوش کہوئی فَقَالَ النَّبِیُّ یَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ
فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ فَرِحَ فِیْہِ وَلَدَایَ تَبْکِیْ وَتَحْزَنُ فَبِاللّٰہِ عَلَیْکَ اِلَّا
مَا اَخْبَرْتَنِیْ خاتم انبیا نی ارشاد کیا ای برادر جبرئیل آجکی دن جو میری فرزندوں کو آہ میں سرور ہوا

ان ابن امنة التي همها ... رحمة وبعث ... ان ابن امنة ... النبي ... الاقاويل لما تعلق بالزمام رحمته من عينيه ... قد قاص بالانس وانقادت ... من عينيه ... ذا رف مثل الجمان مفضل الافرادا ... فانه موصوله ... والامر بالسيف ... ابحادوا سار والا ... تباعد ... ورد معاشر الحساد ... ما قد راى بطل الغمام ... سار والقتل ... احسن الاجهاد ... لوقصد نا ... المقصود بهذا الكتاب فصل فاما الاظهار ... منه صلوات الله عليه واله عقيب البعث واظهار النبوة من الآيات والمعجزات فضربان احدهما هذا القرآن الذي انزل الله سبحانه عليه ... غيره من المعجزات ... والاخر ... الاستدلال من القرآن ان كل عاقل ... الاجماع ... اهلها وقد علم ظهور نبينا عليه السلام وادعاه الرسالة من الله اليناولة قد تحدى العرب بهذا القرآن الذي ظهر على يده وادعى انه اختصه الله به وان العرب مع تطاول الازمان ...

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

تھی حزن و ملال سے کی ہی زاری و بکا برای خدا بتا و سبب اسے پنہان کا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ اعْلَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اِخْتِيَارَ ابْنَيْكَ عَلَى اِخْتِلَافِ الْاَمْرِ فَلَابُدَّ لِلْحَسَنِ اَنْ يُسْقَوْهُ السَّمَّ وَيَخْضَرُّ لَوْنُ جَسَدِهٖ مِنْ عِظَمِ السَّمِّ یعنی حق الٰہی یوں ہی اے رسول باری یقین جانو یہ اختلاف ہی نہ کسی جو پسند ہو تمہاری فرزندوں کو ضرور ہی کہ امام حسن زہر دیے جائیں دغا سے اور وقتِ آخر بدن اونکا سبزی لائے زہر کی شدت بلا سے وَلَابُدَّ لِلْحُسَيْنِ اَنْ يُقْتَلَ وَيُذْبَحُ وَيُخْضَبُ بَدَنُهٗ مِنْ دَمِهٖ دوسرے لابد امام حسین کو اشقیا گھیریں بھوکا پیاسا بے تقصیر قتل کریں ہنگام ذبح جسم اونکا لہو سے بھرے سر و ریش و اندام خضاب خون سے لال ہی فَبَكَى النَّبِيُّ وَزَادَ حُزْنُهٗ لِذٰلِكَ اس بیان سے پیغمبر انس و جان بہت محزون رہے بکثرت نالہ و فغان میں دریائے سرشک دیدہ ہمایون سے بہے ای اہل ولا ہر چند محنت و بلائے خامس آل عبا جو معرکہ عاشورا میں گذریں سب جانتے ہیں اور اوس جناب پر فرقت نوجوانانِ ذریتِ مصطفیٰ ہر ایک تیر دلدوز تھا لاکن اندوہ دوری فرزند عزیز کمال موجب بیقراری تھا اور قلق مہجوری علمدار سبب فریاد و زاری ہوا صدمہ مرگ علی اکبر سے چشم دل میں روشنی نہ رہی سانحہ شہادت عباس میں کمر طاقت ٹوٹ گئی جس بھائی کو تیس برس آغوش محبت میں محنت سے پالا تھا وہ مرنے کو چلا تو جینے کا سہارا جاتا رہا جو نشان حیدر کرار کا اہلبیت شریک رنج و آسایش تھا وقت بیکسی میں جدا ہونے لگا موت کا سامان نہ رہا حق جانتا ہے کہ میدان وفا میں عباس علی علیہ السلام نے حمایت سلطان کربلا میں کیا جور و ستم سہے ہیں سو جان سے بھوکے پیاسے میں کیسے زخم تیغ او رسنان کھا کر ثابت قدم رہے ہیں حدیث میں وارد ہے روز قیامت ہر ایک شہید کو آرزو ہے مرتبہ عباس دلاور ہوگی کیونکہ بہ راہ خدا کی منزلت برابر درجہ علمدار شاہ بے لشکر نہ پہنچی کیس لازم ہے محبوں پر کہ اس ماجرے کو سنکر نالہ و زاری کریں اور موالی کو چاہئے کہ ہم مصیبت میں اونکی آنکھوں سے اشک خونیں بہائیں نظر لطف ہو اس حال پر بتول کی جگری شیون و شین

یسقط علیه بذلک وان الله سبحانه قد ابانه

هو ان المراد بالتحدی انه کان یدعی ان جبرئیل

یدل علی انه علیه وآله السلام تحدی بالقرآن

المعذر معجز خارق للعادة واما الذی

لم یعارضوه لتعذر المعارضة علیهم هذا

لم یعارضوه واذا ثبت ما ذکرناه علمنا انهم

بوجه هذا معلوم ضرورة وهو غاية التحدی في البعض وایضاً فان ایات القرآن صریحة في التحدی وهي قوله فأتوا بعشر سور مثله وفي موضع آخر فأتوا بسورة من مثله والذی یدل علی انتفاء المعارضة منهم ان المعارضة لو وقعت لوجب ظهورها ونقلها فاذا لم ینقل علم انتفاؤها لان جمیع ما یقتضی نقل القرآن من قوة الدواعی للحاجة وقرب العهد ثابت في المعارضة بل المعارضة ... والقرآن شبهة ونقل الحجة اولی من نقل الشبهة

٥٠٨

ان الاسلام وان قوی ... لاهل الکفر ممالک کثیرة من بلاد واسعة

ومملکة الفرس کانت ... الی هذه الغایة ... فی هذه البلاد

وفیه ما من البلاد ... فکان یجب ظهور المعارضة

واما الذی یدل علی ان ...

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

ادس سی راضی ہو خدا اور رسول ثقلین ، جا بگہ خلد میں ہی شہ کی عزاداروں کی سبزیوں پہ بیٹھیں سبگی

ثناخوانِ حسین دل سی ہی ذاکرِ سردارِ شہیدان ناظر ، شغل ماتم میں کیا کرتا ہی دن رات یہ بین ، ہای

احمد کی نواسی کو پیاسا مارا ، جسکی الفت میں سدا رہتی تھی زہرا بی جین ، شرطِ انصاف نہیں اہلِ عزا

خاموشی ، اشک آنکھوں سی بہانا ہی یہاں فرض العین

مجلس شہادت فرزند حیدر کرار برادر احمد مجتبیٰ سبط مصطفیٰ علمدار لشکر سید الشہدا علیہ السلام

علمداران سپاہِ نالہ وآہ وغمگساران شاہِ دین پناہ جانبازانِ فراتِ اشکِ رواں و سینہ سوزان

نائرۂ حسرت داغِ دل لب تشنگانِ زلالِ صدق وصفا دست شستگانِ دریای مہر و وفا

روایت شہادت میں سقای بہشتی کی ساحلِ شط (کنارۂ دریا) بیان پر یوں طلب ہوئی ہیں کہ جب روزِ عاشورا

میدانِ بلا میں اصحابِ شاہِ کربلا جان سی کام آئی اور سب اقربا ابنای عقیل اور مسلم جنابِ قاسم تک

دریای خون میں نہائی لاشیں جوانانِ اولادِ رسول کی زمینِ مقتل میں اوپر تلی پڑی تھیں سر برہنہ

بیٹیاں ناشادِ بتول کی عزیزوں کا لہو منہ پر لی درِ خیمہ پر کھڑی تھیں ایک طرف پیاس کی شدت سی علی اصغر

گہوارہ میں غش کرتا ایک جانب سکینہ خاتون کو الصرم کہتی زبان پر نالۂ العطش گذرتا کوئی مقتولین (فریفتہ جھولا)

حال زبوں پر اپنی برادر کی نالاں پھرتی کوئی شوہروں فرزندوں آلودہ خون کو دیکھ کی دم سرد بھرتی

بیٹی کی واسطی ماں چاروں طرف تڑپتی بی بی کی صدمات کو دیکھ کر لونڈی کی چھاتی پھٹتی ہر طرف

یہ نوحہ کا شور او بھائی وای اس دشتِ آفت میں ہم عاجز و ناچار ہیں ہر گوشہ سی غلغلۂ ماتم بپا

کہ آقا و سردارِ عالم نرغۂ اعدا میں گرفتار ہیں اوس وقت محنت سرای اہلبیت عصمت میں سوای نساء

پر ملال اور اطفال کوئی یار و مددگارِ امام تنہا سپاہ بیکسی اور غربت فی دورِ سلطانِ کربلا میں تجمع

عالم کیا قال اِنَّ الْعَبَّاسَ لَمَّا رَاٰی وَحْدَتَهُ اَتٰی اَخَاهُ وَقَالَ راوی کہتا ہی جناب عباس نے

٥٠٦

فوجه الاول ان المطلوب في المعارضة مماثلة الفصاحة والافصح يقاربه في كلامه وفصاحته من هو دون طبقته فاذا لم يماثلوه ولم يقاربوه فقد انتقضت العادة وايضاً فان لا فصحائنا يمتنع مساواته ومجاراته في جميع كلامه او اكثره وليس يمتنع مجاراته ومساواته في البعض

منه عن من هو دون طبقته ولهذا اتفق ساوت الطبقة المتأخرة الطبقة المتقدمة منهم في البيت والابيات وربما زادوا عليهم في القليل واذا كان ...

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جب بھائی کی تنہائی دیکھی اپنی زندگی ناگوار ہوئی جنت کی بیداری سمجھی دلِ علمدار کو تابِ صبر و توا
فرطِ الم سے باقی نہ رہی قدم وفاداری کو بڑھا کے برادرِ بزرگوار سے عرض کی یَا اَخِیْ هَلْ مِنْ رُخْصَةٍ
اے سرورِ کشورِ توکّل الشہر بار جبر و تحمل زیادہ مجھے تحمل نہیں کہ جیتا رہوں اور جور و جفا آپ پر ہوا کرے
دیکھا کروں رخصتِ میدان کا خواستگار ہوں کہ منزلِ شہادت کو جاؤں اپنی جان کو تمہاری رفاقت میں قربان
کروں فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا اس کلام کو سنکر امام حسین علیہ السلام پر جذبہ رقت نے غلبہ کیا
یہاں تک تصور میں فراقِ عباس کی آنسو ہی کے محاسنِ شریف کو بھگو دیا ہر گاہ برادرِ وفادار کو عالم
دنیا میں بہت پایا دریائے محبت نے کنارِ جوش مارا فی الحقیقت بھائی کی دوری میں دل کا چین جاتا ہے
قوت بازو کو اپنی ہاتھ سے کون گنواتا ہے ثُمَّ قَالَ یَا اَخِیْ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ وَاِذَا مَضَیْتَ
تَفَرَّقَ عَسْکَرِیْ فرمایا اے برادر تم میری لشکر کی علمدار ہو باعث تسلی اور پشت و پناہ پیادہ و سوار
اگر تمہاری قامتِ دلجوئی بالا کا سایہ نظر نہ آئے گا تو لشکر بے رونق اور پریشان ہو جائے گی میری فوج
تم ہی سے شکوہ و زینت ہے اور اہل حرم کو پرچم علم کی دیکھنے ہی سے تقویت ہے فَقَالَ الْعَبَّاسُ قَدْ ضَاقَ
صَدْرِیْ وَسَئِمْتُ مِنَ الْحَیَاةِ عباس نے کہا اے سیدِ عالی وقار میرا دل زندگانیِ
ناپائدار سے سیر ہوا ہے مشاہدہ ضیقِ روزگار سے انبساط کی کرتا ہے زیادہ اس فرقۂ غدار کی ستم
کہاں تک دیکھوں بھائی بھتیجوں کی دردِ فراق سے صدمہ ہو وَاُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ ثَارَهُمْ
مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ چاہتا ہوں انتقام خون اقربا کا ان منافقوں کو سزا دوں
دوں امیدوار ہوں کہ مجھے اجازتِ میدانِ وغا ملے اور سعادتِ شہادت آج ہی نصیب ہو
نہیں فَقَالَ الْحُسَیْنُ فَاطْلُبْ لِهٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ قَلِیْلًا مِنَ الْمَاءِ حضرت نے مکرر
ارشاد کیا اگر یہی ارادہ مقرر ہوا تو ان اطفالِ خورد سال کی واسطے تھوڑا پانی بہم پہنچاؤ
انکا تشنگی میں اضطراب ... عیال کی پیاس بجھاؤ فَذَهَبَ الْعَبَّاسُ وَوَعَظَهُمْ

٥١٠

فقي التجئ اليه ذكرها امير المؤمنين عليه
السلام في خطبة القاصعة قال لقد
كنت معه صلى الله عليه وآله لما اتاه
الملأ من قريش فقالوا له يا محمد انك قد
ادعيت عظيما لم يدعه آباؤك ولا احد
من اهل بيتك ونحن نسألك امرا ان اجبتنا
اليه واريتناه علمنا انك نبي ورسول
وان لم تفعل علمنا انك ساحر كذاب فقال

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

وحدہٗ ہمرہ فلم ینفعہم جس وقت حضرت عباس کو بہ خدمت علی اعنان مرکب جانب لشکرِ مخالف حرکت دی راوی
لکھتا ہے فرزند اسد اللہ شجاع صاحبِ شمشیر تھے بیشۂ دلیری اور سپہ گری میں شیر تھے رعنائی
قامت جب اسپ دوڑ کا پہ سوار ہو کر تو پای فلک فرسا زمین پر پہنچے آلِ عمران میں سا تھے
خلقِ حسن کی وہ عالی نسب پلا تھا اور خوبی جمال اور کمال سے ماہ بنی ہاشم لقب ملا تھا جناب
عباس میدان میں جلوہ گر ہوئے عمر ابن سعد کو خطاب فرما کے بولے تو جانتا ہے کہ امام حسین فرزند
رسول الثقلین ہیں اور نرغۂ ظلم و جفا میں مبتلای شور و شین ہیں سارے اصحاب و اقربا انکی
جناب کی تونے قتل کئے اب وہ مظلوم تنہا گرفتارِ آفت اور بلا باقی رہگئے چند طفلِ صغیر اور عورتیں
حرمِ پیغمبر سے بچی ہیں کہ شدتِ تشنگی میں قریبِ ہلاکت پہنچی ہیں اگر تھوڑا پانی عترتِ رسولِ خدا کو دو
تو انکی زندگی رہے جینے کا سہارا ہو جب کلام حسرت انجام عباس کو سپاہِ عمر سعد نے سنا مصیبت
اور بیکسی فرزندِ رسالت پر بعضی اشقیا نے رو دیا شمرِ ذی الجوشن میدان میں آگے بڑھا پکار کے عباس سے
دلاورسے کہا اگر بالفرض تمام روی زمین پانی کی سیل گھیر لے اور ہماری تصرف میں ہو تو ایک قطرہ
نہیں دینے کے فرجع الی اخیہ فاخبرہ اس جوابِ سخت سے جنابِ عباس مثالِ شیر غضبناک
جھنجلائے مقابلہ اعدا سے امام حسین علیہ السلام کے پاس پھر آئے عمر سعد اور شمر کا ماجرا بیان کیا اپنی
ناچاری اور اولادِ نبی کی غمخواری میں خونِ جگر پیا فسمع الاطفال ینادون العطش العطش اس
حالت میں عباس غازی نے خیمہ گاہ کیطرف دیکھا اطفال کی آوازِ العطش کو اپنے کان سے سنا
قرینہ حال سے سو کی معلوم ہوا کہ اہلِ حرم کو پیاسے صبر و قرار نہیں ہے سکینہ خاتون چلاتی ہیں عمو جان پانی کی تھوڑی سی
جان جاتی ہے فاطمہ کبری شور مچاتی تھی کہ اے چچا تشنگی سے ہماری جان آتی ہے امام محمد باقر اور عبداللہ ابن حسن
گوشۂ خیمہ میں قالبِ بیجان کی صورت کھڑی تھی حزن تھی اور ابن عباس اگے نہ کھڑی تھی کہ کوئی پانی کا
علی اصغرِ بے شیر مرتا ہے پسینی کہا دیتی وہ صغیر ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے زینب خاتون کی

وان لم تفعل علمنا انك ساحر كذاب فقال
لهم وما تسألون قالوا تدعوا لنا هذه الشجرة حتى تنقلع بعروقها وتقف بين يديك
فقال صلى الله عليه وآله ان الله على كل شيء قدير
فان فعل الله ذلك لكم اتؤمنون وتشهدون بالحق قالوا نعم قال فاني ساريكم ما تطلبون
واني لاعلم انكم لا تفيئون الى خير وان فيكم من يطرح في القليب ومن يحزب الاحزاب ثم قال
يا ايتها الشجرة ان كنت تؤمنين بالله واليوم الآخر وتعلمين اني رسول الله فانقلعي بعروقك حتى تقفي بين يدي باذن الله
فوالذي بعثه بالحق لانقلعت بعروقها وجاءت ولها دوي شديد وقصف كقصف اجنحة الطير حتى وقفت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله مرفرفة
والقت بغصنها الاعلى على رسول الله صلى الله عليه وآله وببعض اغصانها على منكبي وكنت عن يمينه صلى الله عليه وآله فلما نظر القوم الى ذلك
قالوا علوا واستكبارا فمرها فليأتك نصفها ويبقى نصفها فامرها بذلك فاقبل اليه نصفها كاعجب اقبال واشده دويا
فكادت تلتف برسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا كفرا وعتوا فمر هذا النصف فليرجع الى نصفه كما كان فامره صلى الله عليه وآله فرجع

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس ابن علی علیہ السلام

صدا نسلی اطفال مین بیہوش رہا تہی ام کلثوم سائر عورات حرم کو شکر خدا پر امر فرماتی تہی رباب

اور ام لیلی زوجات امام حسین علیہ السلام شرم کی ماری آہستہ روتی تہین علمدار کی بی بی اور

مادر قاسم خاک پر پچہاڑین کہاتین غش ہوتی تہین کنیزان حضرت کا شیون نمونہ حشر تہا سرا پردہ عصمت مین

بیان مصیبت قہر تہا عباس کو مشاہدہ سی اوس حالت کی تاب صبر نہ رہی قرین حسرت و یاس

جانبازی پر کمر باندہی فَرَکِبَ فَرَسَہٗ وَاَخَذَ رُمْحَہٗ وَالْقِرْبَۃَ وَقَصَدَ نَحْوَ الْفُرَاتِ

اوس مدعا نزینی تنگ مرکب کو چست کہینچا عزم جہاد پر پانور رکاب مین رکہا جیسے شرق سے نیر

وہ ماہ بنی ہاشم طالع ہوا فرزند ید اللہ نی اپنی ہاتہہ مین نیزہ کو اوٹہایا در وازۂ خیمہ پر جا کی

ایک مشک طلب فرمائی کوئی غمزدہ سوکہی مشک اوٹہا کی پاس لائی عباس نی غم ہوکی گود

بغل مین رکہا قدم بڑہائی امام حسین علیہ السلام کی طرف رخ کیا الحاح و زاری سی اجازت رزم

سکار مانگی حضرت نی علمدار کو واسطی پانی لانیکی رخصت دی اوس غازی نی شادی مرگ ہوکر نہر

علقمہ کی سمت کہوڑا نکالا چند بار منہہ پہر اکی حسرت و یاس مین برادر بیکس کو غریب و تنہا دیکہا

دلکو سنبہالا ای حاضران مجمع بچا نظر غور مین انصاف کی جا ہی کہ اس مصیبت کا ماجرا سرمایۂ رقت

اور بیہوش رہا ہی اوسوقت جناب امام حسین علیہ السلام کا فراق برادر جان برابر مین کیا حال ہوگا

اور حرم محترم کو جانی سی اپنی غمخوار کی کسقدر ملال بڑہا ہوگا شیخ حسین واعظ کی بیان سی یہی سنا ہی

کہ اوس عالم نی اپنی زبان سی کہا ہی جبکہ عباس علی علیہ السلام نی عزم میدان رزم کیا پانی لانیکی

واسطی جانے پر مشک وعلم لیا خواہران نیک نام نہ وجہ پر غم سی وداع کرنیکو در خیمہ پر آئی اور

در فراک سی پکار کی یہ کلمات جانگداز سنائی یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْم یَا رُقَیَّۃُ یَا فَاطِمَۃُ

یَا سَکِیْنَۃُ تم سب کا خدا نگہبان ہماری دلکو نظارہ مظلومی برادر اور شیون اطفال سی نہین تاب

توان ہم مشک لیکی نہر پر جاتی ہین تمہاری لیئی بحر سعی مین غوطہ لگاتی ہین اگر لشکر بی آبرو کی

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

طغیانی سی جان بچی گی اور تیر و نیزہ مخالف سی مشک سلامت رہیگی پھر کی سنہہ دکھائینگی پانی
لاکی تمکو پلائینگی وگرنہ خون کی ندی مین نہائینگی تلوار کی گھاٹ گرداب فنا مین ڈوب جائینگی
اوسوقت سب عورات نوحہ خوان حال پریشان مین دروازی پر آئین چار طرف سی عباس کو گھیر لیا
کہ اس چلاتین تم روضۂ جنت کو جاتی ہو امام حسین علیہ السلام تنہا رہینگی مصیبت کا کاٹنا ہو
ہم نرغۂ اعدا مین کیا کرینگی زینب نی کہا ای بھائی میری زندگی کا سہارا تمہاری دم قدم علم کی دیکھنی سی تھا
ام کلثوم نی رو دیا کہ ای برادر اب بھوک پیاس مین دشمن سی بچانی والا کوئی نرہا سکینہ نی سر کو قدم
مرکب پر جھکایا اور رو کہا سنہہ اپنا چچا کو دکھایا فاطمہ و رقیہ نی پیاس کی شکایت کی جھولی مین
علی اصغر کی تڑپنی اور غش ہونیکی خبر دی زوجۂ مسلم نی حسرت و یاس مین رنڈاپی کا سامان مہیا
کیا عبداللہ فرزند خرد سال کو جدائی پدر مین یارای صبر نرہا کنیزان اہلبیت نی خاک ماتم کو سر پر اڑایا
سبنی فاطمہ زہرا کی دہائی سی غل مچایا خیام اہلحرم کثرت نالہ و بکا مین برہم ہوی کسیکو اندر باہر ہوش
باقی نرہی ادہر تو بہنین اور بھتیجیان بیتابی سی جان کہوتی تہین اودہر عباس کی آنکھون سی زبان
آنسو کی روان ہوتی تہین غرض کہ اوس غمخوار نی سبکو تسلی اور تسکین دی گلی سی لگا کی رخصت فراق
اور مجبوری حاصل کی پس نہنگ دریای شجاعت نی یکہ و تنہا نہر کی جانب عزم کیا مثال سیل کوہ سا
بلندی اور پستی پر قدم بڑہایا راہ مین ہر بار جب سوکہی مشک دیکھتی تہی اور صدمۂ اہلبیت کو یاد
کرکی آہ کا دم بھرتی حسب حال اوس جری کی یہ بیان تہی بیم و امید مین مدد خدا کی خواہان تہی
الہی تہوڑا پانی اس وقت مجھی ملی تا اوسکی پلانی سی علی اصغر اور سکینہ کی پیاس بجھی راوی کہتا
ہرگاہ عباس علی علیہ السلام عرصۂ نبرد کو پہنچی رجز کی اشعارات کرکی پڑہی اَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَلِیٍّ
حَقًّا اَخِیْ فَکَمْ اِذَا لَمْ تَعْرِفُوْنِیْ مین عباس فرزند علی ابن ابی طالب ہون جو تم نہین پہچانتی
تو مین بتا دون اُحَامِیْ عَنْ خِیَارِ النَّاسِ طُرًّا وَاَکْرَمُ مَنْصَبًا فِی الْخَافِقَیْنِ حمایت کرتا ہون

علیه فعمی الله اثره وهو نصب اعینهم
الی غار منوهه الی الحق فخرج القوم فی
بقرب مکة یعنون الغار وبات علیه وآله السلام لما اوی الی الغار ویاوی الیه
معک قال بلی هاد یهدینی ومنها حدیث
من انت قال باغ فاذا قیل من الذی
یعنی ان یکذب فکان ابوبکر اذا سئل

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

حسین علیہ السلام کی کہ وہ بہترین خلایق ہیں اور دو جہان میں عزیز و مکرم سب پر فایق ہیں
فَأَحَاطَ بِهِ أَرْبَعَةُ الْآلَافِ مِمَّنْ كَانُوا مُوَكَّلِينَ بِالْفُرَاتِ اوس وقت چار ہزار نابکار نہر
فرات کی پانی پر نگہبان تھی تا لشکر امام ابرار کو ایک قطرہ اوس میں سی نہ ملی جب اون اشقیا نے علمدار
شہدا کو دریا کی طرف آتی دیکھا پیادہ اور سوار سب نے دوڑ کی رستہ روکا وَرَمَوْهُ بِالنِّبَالِ
سقای حرم پر تیروں کی بوچھار کی سامنی برچھیوں کی انی اور تلواروں کی دھار کی فَكَشَفَهُمْ وَقَتَلَ
مِنْهُمْ عَلَى مَا رُوِيَ ثَمَانِينَ رَجُلًا حَتَّى دَخَلَ الْمَاءَ اوس غازی نے شمشیر حجازی نیام سے
نکالی سپر حمایت شاہ دین ہاتھ میں سنبھالی حملہ شیرانہ اور حربہ دلیرانہ سی اونکی جماعت کو
جدہر عباس نامدار چلی مرد و مرکب پامال برہم نی ثبات کی سوار خاک پر گرتی پیادی لوٹتی بھاگتی
پھرتی سر بکریں کہاتی تھی دنیا خوف سی تھراتی تھی روایت معتبر ہی کہ باوجود قصہ نگرنی جدال کی
اتنی نامردوں کی جہنم کا انبوہ کیا ساری صفیں توڑ کر جنگ صفین کا مقدمہ دکھا دیا فرزند حضرت
دلدل سوار کی رزم و پیکار میں دست و بازوی عدو شکار تھی دلبند صاحب ذو الفقار کی
چار ہزار کی انبوہ پریشان اور اونکی حواس خمسہ بھی فرار ہوئی فوج ستم سوج نی عاجز و مضطر ہو کی
گہاٹ کنارہ کیا میدان وغا چھوڑ کی کمینگاہ دغا میں قدم رکھا ہرگاہ نہر کی ساحل سی پاسبان
کینہ جو دور ہٹی عباس علی علیہ السلام مرکب کو جیحوں کی پانی میں ٹہرایا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ
غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ ذَكَرَ عَطَشَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَرَمَى الْمَاءَ اوس وقت
علمدار پر ایسی آفت کا ہجوم ہوا کہ دنیا میں کسی نے کہا نہ سنا گرمی کی شدت زرہ اور خود بدن کا تپاتی
پیاس کی غلبہ میں عباس اور گھوڑی کو تھوڑا آتی تھی دوپہر کی دہوپ دل او جگر جلاتی لڑائی کی
محنت میں اعضای جسم نڈھال سوکھی زبان تالو سی لگی ہوئی کثرت زخم او تشنگی تعب میں جان پہ
بنی تھی سوار کی آنکھوں میں فرط قلق سی اندھیرا چھایا سوار کا دم سینے میں اوکھڑا سینہ میں غبار آیا

وصدهم عنه واخذ بابصارهم وهو نصب اعینهم
وبهم دهاة العرب وبعث سبحانه دونه
العنکبوت فنسجت فی وجه النبی صلی الله
علیه وآله فسترته واسیر ذلک من الطلابة
وفی ذلک یقول السید الحمیری شعر حتی اذا
قصدوا الباب مغارة العوا علیه نسیج
العنکبوت صنیع الا له فقال ان نسیج
لطالب من مطلب میاواه صدهم الملیک
ومن یرد عنه الاله فلم ملیکه لا یعطب
وبعث الله حمامتین وحشیتین فوقفتا
وغیر الله هم ریشا وهم ... اذا کانا
... البان
من النبی صلی الله علیه وآله تقدمهن فی الغار
... حل سنهم ... مالاتی
... الاصحابه فقال الله ...
من الغار فقال ... وسمی النبی صلی الله
فسامت ... النبی صلی الله
علیه وآله فقال ... فی الحرم ومنها
وفی ... ان تکلم کان فی
کلام الذئب فی ... من
فنه ... فاخذ منها شاة فاقبل
... فخرج الذئب الشاة ثم کلمه بکلام
فقال الرجل یا عجبا الذئب یتکلم
الی فقال الرجل عجب من ذئب تکلم
الی التی بطن مکة وانتم عنه
... فاقبل الرجل ...

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

اوسس بیتابی مین عباس کا جی اب رواں کو دیکھہ کی لہرایا خضر چشمہ وفا نی اپنی کف دریا نوال کو پانی سی بھرا غلبہ تشنگی مین چلو کو منہہ کی برابر لائی لاکن یاد عطش مین امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت کے زمین پر پہینکا آنسو بہائی با لب خشک اور چشم تر اپنی دل سی کہا ای عباس اگر پانی پیا تو کیا عہد رفاقت پر عمل کیا الحرم پیاس مین بیتاب ہون اور تو پانی سی سیراب ہو جائی اطفال سوزش تشنگی سی کباب ہون اور تو اپنی جگر کا التہاب بجہائی فَمَلَأَ الْقِرْبَةَ وَحَمَلَهَا عَلَى كَتِفِهِ الْأَيْمَنِ وَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْخَيْمَةِ پس جلدیسی مشک بہگو کی پانی سی بھری منہہ باندہ کی دہنی شانی دہری سقای بہشتی دریا سی پیاسا نکلا بیم اور امید مین خیمۂ اہل بیت کی جانب چلا فَقَطَعُوا عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَأَحَاطُوا بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ اس عرصہ مین بہاگی ہوئی سپاہ پھر منہہ پر چڑہی سوار اور پیادون کی عباس دلاور پر فوج بڑہی تلوار اور تیر اور نیزہ کی وار شیار چلی صد ہا زخم بدن مطہر مین اور پتلی بیمار کی فَمَا زَالَ يُقَاتِلُهُمْ قربان دلاوری جناب عباس کی فدای بہادری اور علمداری اس کی ایک آفت کا مبتلا ہو کا پیاسا ہزارون تیر و نیزہ و تلوار کی وار سی مشک بچانی یا دشمن کی پیادہ اور سوار کو بہگا یا تیغ لگائی نشان جعفر طیار علم اسلام کو سنبھالی یا کہوڑی کو محاصرہ اعدا سی وہہی باہر نکالی اوسس حالتمین خلیفہ اسد اللہ داد شجاعت دیتی ایسا لڑتی تہی کہ فلک حیرت مین انگشت بہ دندان تہی فلک بہ تحسین کرتی تہی لاکن ایک ہمت تن تنہا بجہوم دشمن یہی کہ جو جائی اور پنجۂ قضا سے کہ کی شیر حملہ آور سی کیا بن آئی جتنی حربی مخالفون کی سامنی سی آتی مشک کو سینہ اور بغل کی نیچی چہپا سارے زخم اپنی بدن صد پاش پر کہاتی بیقراری مین خیمہ کی جانب قدم بڑہاتی یہان تک جو کثرت جراحت سے اعضا تھگی ہوئی خون کی بہنی سی گہوڑی اور سوار کی ہاتہہ پاؤن قابو مین نہ رہی ہر چند شتابی اور سعی کرتی اوسس گرداب ہلاک سی باہر نہو سکتی حَتَّى ضَرَبَهُ نَوْفَلُ الْأَزْرَقُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَقَطَعَهَا سب کرنی راہ کاٹ کی چارون طرف سی گہیر اہنگامہ بلا مین نوفل ازرق کی تلوار کا وار دہنی شانی پر

قالت یا رسول الله ان الظبیة کلمته حین وقعت فی شبکة ... منصور الابدان ... وهم ثلثون الفا ورجال من المنافقین ... فی وادی فنزل فنزوه الی رجل من اصحابه ثم قال له انزل فاغرزه

الی ابن وانی قد وقعت فی شبکة ... ان لی طفلا ... ما بیّو العقول ومنها ... الی اهل الوادی فاتوی القوم للمقام والطعن ... فیه ففار الماء وطما

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

چلا فرزند یداللہ کا بازو کٹ کی خاک پر گرا اوسکا پر نالہ دہانِ زخم سی بہنی لگا فحمل القربة علی کتفه

الایسر اوس شیر بیشۂ جرأت نی جلد ایسی دلیر کیا امر ظاہر کیا جلادت سے مشک کو بائین کاندہی پر لیا

ایک ہاتھ سی بوجہ اوٹھای لڑتی جاتی تہی گرد پیش سی اعداکو مارتی بہگاتی تہی فضربه نوفل

فقطع یده الیسری من الزند ناگاہ کمین سی بڑہ کی پہر نوفل نی دوسرا وار لگایا کہ جفا کی زور

بازوسی بایان پہنچا قلم ہوا فحمل القربة باسنانه جب دست چپ بہی مع تیغ زمین پر گرا دفع دشمن کا

اسباب جاتا رہا دلاور نی مشک کو روکا تسمہ دانتونمین پکڑا ہاتھ مبارک سی بقدر امکان ظاہر کیا

زبانِ حال مین کہو نہ سکو فرماتی راہ وفا مین شتابی سی جا مجہ خستہ عاجز اوراس مشک کو خیمہ تک

پہنچا ہو ایالیتنا ہی رقت کا ماجرا ہی ساری عمر نالہ و فریاد کو کفایت کرتا ہی صد حیف جگر بند علی مرتضی اور سید الشہدا علیہما السلام تا دوستی پالین فلک بی رحم اور لشکر ستم اوسپر صد محنت

اور بلا ہزاروں ڈالین علیہ التعب اور شقت مین قوت نی جواب دیا زخمون کی وفور مین بدن سی اسقدر

لہو بہا کہ ضعف غالب ہوا ہر بالکی نوک سی پہلو اور سینہ چہدا ابر جفا سی تیرونکا منہہ کشت جان پر

برسا فجاءه سهم فاصاب القربة واهريق ماءها ناگاہ ایک خدنگ بلا مشک پر لگا اور

سارا پانی بہکی خاک مین ملا اوسوقت جناب عباس فرط اندوہ سی بیقرار تہی وہ غیور اپنی زیست سی بیزار

طالب موت ہوی دونو ہاتہہ نتہی کہ دشمن کو مارین یا دور کرین پانو تابو مین نہ تہی تا کہوڑی کو بڑہائین

یا روکین دست خالی سراپردہ مین حرم کی جانا نہ چاہتی وناکوا تہی چہدی مشک سکینہ کو دینا باعث شرمندگی

عاجز نا چار مرکب پر بی طاقتی سی جہومتی تہی اپنی مصیبت مین زار و قطار آنسو بہاتی نالان ہوتی تہی

ثم جاءه سهم اخر فاصاب صدره ایک مرتبہ دوسرا تیر جفا اوسکی سینۂ مبارک پر لگا

اور کلیجا نور کی پشت اطہر سی نکلا کاسہ انکلا فانقلب عن فرسه وصاح الی اخیه

الحسین علیه السلام ادرکنی جس کی ہاتہہ ہنوز کیا ہن آئی تیر کو بدن سی کہینچکر باہر لائی سینہ

خلفها ارضعه فقال صلی الله علیه واله کیف اخلیك وصاحب الشبکة قالت فانی ارجع فخلاها وجلس حتی رجعت الظبیة وجاء صاحبها فشفع رسول الله صلی الله علیه واله حتی خلی سبیلها فاتخذ القوم من ذلک الموضع مسجدا ومنها ان قوما شکوا الیه ملوحة مائهم وانهم فی جهد من الظماء وبعد المناهل وان لا وقت لهم ... فی جماعة من اصحابه

٥١٦

... الی ... فنزل ... فاغرزه ... فاصاب الماء العذب الفرات فهاهی تتوارثها اهلها ویعدونها اعظم اسلافهم واهل القرب ... کان ما ... صلی الله علیه واله ... فافق الحکی ... اهل ... الیمامة فاتت مسیلمة ... فقالت ان محمدا ...

فسلها الی ... ان یفعل لهم ... فی ... فوصلها ... قال ... فارسل ... فی اصول ... ان ... فاتت ... الی ... بعد ... بالوصی ... فی ... النسل ... بحرج

ا الیوم بجاهها معروفة المکان ومنها ان امراة اتت بصبی لها تزجو البرکة بان یمسه وید عوا له

ومنها حديث الاستسقاء وان اهل
المدينة مطروا حتى اشفقوا من خرابها
دورها وانهدامها فقال صلى الله
عليه واله اللهم حوالينا ولا علينا فانجاب
السحاب عن المدينة فاطاف حولها
مستديرا كالاكليل والشمس طالعة
في المدينة والمطر يهطل على ما حولها
وهم في ذلك ظاهرا مؤمنهم وكافرهم
يرى ذلك ظاهرا فضحك رسول الله صلى الله عليه واله حتى بدت نواجذه وقال
لله در ابي طالب رضي الله عنه لو كان حيا
لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام امير
المؤمنين عليه السلام فقال يا رسول الله
كأنك اردت قوله وابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل يلوذ به
الهلاك من آل هاشم فهم عنده في نعمة وفواضل
ومنها انه صلى الله عليه واله
اخذ يوم بدر كفا من الحصا
لم يبق احد من المشركين ...
عينه وجعل المسلمون والملائكة
يقتلونهم ويأسرونهم ويجدون كل
رجل منهم منكبا على وجهه
لا يدري اين يتوجه
من عينه ومنها ان ناقته عليه واله
...
وقالوا ليخبرنا خبر السماء
ابن ناقته فلما خاف صلوات الله عليه
واله على المؤمنين وساوس الشيطان
دلهم عليها ...

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

مجروح میں سانس رکی بینائی میں تیرگی آہ سرد بھری اوس صدمی میں عباس علمدار صدر زین سے
زمین پر گری آواز دردناک سے امام حسین علیہ السلام کو پکار کی بولی یا اخی میری خبر لو اپنی فدائی کو
آکے سینہ لگو گویا زبانِ حال سے یہ کہا کہ اب جینی کا بھروسا نہ رہا کل کی مدد کا جلدی آجاؤ
آخری دیدار جان نثار کو دکہا دو ہمارا دم توڑنا بیکسی میں ملاحظہ فرماؤ ہنگام مرگ آہ از دل نو اسنا
جلتی ریت پہ ہم مدہوش اور پا شکستہ پڑی ہیں دشمن دین ہماری گردن کاٹنی کو کمر بستہ کہڑی ہیں
کوئی دم میں ہم مرتی ہیں سامان موت کی نظر میں گذرتی ہیں زیست کی تشنگی سی نراسی ہیں تھوڑا سی
شربت وصال کی بہت پیاسی ہیں گھوڑی پر سی گرنی میں زخمہای کاری پھٹ گئی رخسار و مہا
خاک و خون میں اٹ گئی جب آواز دل گداز علمدار کی شاہِ حجاز نی سنی طایرِ صبر و طاقت نی آشیان
بدن سی پرواز کی فَلَمَّا اَتَاهُ وَرَاٰهُ صَرِيْعًا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا بیتاب ہو کی سرور شہید اعظم
کی طرف چلی لشکرِ مخالفت کو بھگا کی بالین برادر پہنچی عباس کو عجب حال سی دریای خون میں تنہا دیکہا
کوئی عضو جسم مطہر کا زخم تیغ سی ثابت نہ تھا شاہِ کربلا نی بہائی کی اوپر نالہ و فغان کیا بی اختیار ہو کی
رو دیا شدتِ غم سی یارای صبر نہ رہا حسرت و یاس میں چند بار پکارا ثُمَّ قَالُوْا وَلَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ
قَالَ الْحُسَيْنُ الْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ راوی کہتا ہی جب عباس قتل ہوئی
تو امام حسین علیہ السلام بیتاب ہو کی بولی اس وقت علمدار کی الم سی میری کمر ٹوٹ گئی بیچارگی میں
امیدِ زندگی باقی نہ رہی ہمایانِ سید الشہدا فریاد و زاری کی جاہی تصور کی آئینہ میں نقشۂ رقت نمائی
عباس کی ہاتھ نہ تھی جو خاک و خون آغشتہ تن سی پونچھیں فرطِ شوق میں امام حسین علیہ السلام کبھی تو
دیکھیں اولٹی سانس دم واپسین لیتی تھی بہائی کی رونمائی کو جان دیتی تھی نگاہ دیدۂ حق بین
رخسارِ برادر پہ نظر نہ آیا ارمان بھری سینہ میں دم گھبرایا پر شکیب حسرت نہ گئی پاشنۂ پا کو زمین
پر رگڑتی رہی موت کا پسینا جبین سی رواں ہوا چند بار ہچکیاں آلگی وہ سینا کہاں اور کہڑی ...

انہ قال انشق القمر حتى صار فرقتين
وقد صح عن عبد الله بن مسعود
مبعثه وقد نطق به القرآن في
انشق له نصفين بمكة في اول
كما وصف وجها ان القمر
النجم انه متعلقة بها فانه ...

اٹھارہویں مجلس شہادت اور سبب جدائی مدفن عباس بن علی علیہ السلام

رنڈاپے کا خیال تھا نہ فرزند کی یتیمی کا ملال تھا بدن کی پاش پاش ہونے کا ہرگز غم نہ کیا جان سے
جانیکا کچھ الم تھا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی اور تنہائی کو روتی تھی سکینہ اور علی اصغر کی پیاس کا
[illegible] ہاتھ دہوتی تھی دیدار نورِ چشم نہ ہوا کی گرہ آرزو دل میں بہت ہی ٹھنڈی سانس لیکر
روح تن بدن سے مفارقت کی شیخ حسن واعظ نے اپنی پدر بزرگوار ملا عبد الشکور کی زبانی یہ جاسوز
باتیں کہی ہیں کہ علما نے لاش جناب عباس کی علاحدہ دفن ہونے میں چار وجہیں لکھی ہیں اول
جلالتِ قدر اور شانِ علی اکبر کا مقتضا یہ تھا کہ علاحدہ مرقد شریف بنایا جائے تا زوار دلگیر
آستانہ بوسی میں ثواب بے حد پائیں [illegible] جناب شہنشاہ [illegible] زمین پر گری تھی [illegible]
[illegible] اسی جگہ شہید ہوا کو دفن کیا اسی
[illegible] دوسری [illegible] بھائی کو [illegible]
[illegible] اور [illegible] خبر دی کہ میری لاش [illegible] نہار دروازہ خیمہ پر
[illegible] پانی کی واسطے سکینہ سے شرمندہ ہوں خالی ہاتھ نہیں جاتا [illegible]
تیسری سبط مصطفی نے چاہا کہ جسم عباس کو اوٹھا کر لیجائیں کشتۂ راہ خدا کو [illegible]
لشکر سوار و پیادہ اعدائی [illegible] ہجوم کیا [illegible] ظلم و جفا کی [illegible]
امام حسین علیہ السلام چاہا [illegible] بھائی [illegible] محاصرہ [illegible]
[illegible] ایسا پارہ پارہ ہوا تھا کہ [illegible] اوٹھا نہ گیا دونوں ہاتھ شانوں
[illegible] اور تلوار و تیر سے [illegible] سارا بدن شال [illegible] گل [illegible]
[illegible] خون میں [illegible] ناچار ہوکے رکھی ماتم برادر بزرگوار میں مرثیہ کی اشعار [illegible]
لَهْفِي عَلَى الْعَبَّاسِ لَمَّا أَنْ دَنَا نَحْوَ الْفُرَاتِ بِقَلْبِهِ الْحَرَّانِ [illegible]
کہ وہ کنار دریای فرات کی نزدیک [illegible] اور دل [illegible] ہزار حزن و الم کی [illegible] و درد

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی و مرثیہ سید الشہدا علیہما السلام

جلن ہی فاراد شرب الماء قال لنفسہ واحسرتا بالسید الظمآن پس ارادہ
کیا پانی پینے کا تو اوسدم اپنے دل سے کہا حسرت ہے کہ سرور تشنہ لبان پیاسا ہے اور عباس تو
بتابی ہیں پانی پیے عاف الشراب من الفرات ولم یبل وجدا الوجد اخیہ والا
خوان جب بھائی کی عطش کو زبان پر لایا اور باقی پیاسوں کا الحیکے دھیان آیا فرات کا پانی چلو سے
پھر اپنیک دیا لب خشک اپنا ہر گز تر نکیا لھفی علے العباس اذ احاطوا بہ من کل فج واو
ومکان مجھکو افسوس ہی عباس پر جس وقت کہ اعدائی ہر طرف سے اوسکو گھیرا اور فوج ساری لشکر نا
کمین گاہ سے نکل تیروں کا پیرا احاطوا بہ واستفردوہ وفرقوا بالملأ ہما فاحصد
الیدوان چاروں سمت سے تنہا کر بھائی اوس تلوار کی احاطہ میں لی اور چہ شکے عورات دالفا
کی دستی بھر کر لیجا تا تھا پر نکی فعلاہ مرجسا النجسا یہ قطع الیمین بشرقی یمانی
پس غلبہ ہوا اوسپر جیسی علمدار نظلوم پہ ہاتھ اوٹھایا اور اپنی شمشیر شرقی سے دہنا بازو میرے بھائی کا
جدا کیا و رماہ اخر ضربۃ فی راسہ خر ورماہ بجومۃ المیدان اور ضرب لگائی
دوسری شقی نے اوسکی بالا سرتا کہ زین سے گھوڑے کی گرا اور یا زمین پڑا یا افضل الشہداء یا ابن
المرتضی صلی علیک اللہ کل اوان ای بہترین شہدا فرزند علی مرتضی خداوند درود بھیجی
تیری اوپر ہر دم بہ انہا قاللہ تلک المصیبۃ لم انسہا الا اذا ادرجت فی اکفان
قسم ہے خدا کی اس مصیبت کو تیری نہیں بھولونگا جبتک میرا سینہ کفن میں لپیٹا یا دھر نگا اذظلم
بالمولفہ ختم کر ناظم حدیث رقت افزا کا بیان ماتم عباس سے مجلس میں ہی شور وفغان
روتی ہیں جنت میں اس غمسے رسولان سلف مصطفی و مرتضی بھی ہیں شہر الو حید ان سالار شہسوار
شہر عرش پر کرتا ہی سیر عترت احمد کا شیون کیا کہون پہنچا کہاں ہی بتیں اسلام کہ ہوئی خدا کی
رحمت کا نزول چاہیے صرف دعا ہوں جان سے پیرو جوان جو محبان علی ہیں یا خدا ادنکو مدام

۵۱۹

اونیسویں مجلس خبار الہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی اور مقاتلہ علی اکبر علیہ الرحمۃ اعداسی

عیش دنیا ہوی راحت قبر کی رضوان سکان

اونیسویں مجلس واقعہ کربلا سی انبیا کو وصول خبر اور تیاری صید شہادت علی اکبر صلوات اللہ علیہما

رباعی ہر وصف میں ہمشکل نبی پیتا ہی + یہ گلشن فردوس ہی قد طوبی ہی + ہی بدر دجی جو خط
تو عارض اخضر + خورشید فلک پیش جبین ذرہ ہی رباعی جنگاہ میں اکبر جوان آتی ہیں + بجری کو
زمین و آسمان آتی ہیں + غل ہی صف دشمن میں دلیر وہ شیا + پیغمبر آخر الزمان آتی ہیں + رباعی
ہر شب غم شبیر میں روتی ہی بتول + ہر روز شہہ کو شو دن سی دھوتی ہی بتول + ایام محرم کی جب
آتی ہیں قریب + لیس اور بھی بیقرار ہوتی ہی بتول رباعی ایدل تو رہا عیش کا جویا تو گیا + اور بستر گلخواب پہ
سو یا تو گیا + کیچہ فکر بھی کی غم شاہ میں رو + غفلت سی اگر عمر کو کھو یا تو گیا + تمہید بکا اخبار
الہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی اور بیان اوسکا زبان جبرئیل و رسول اللہ
خیر الاوصیا سی سانحۂ غم سید الشہدا ابد و ابجاد سی تا روز عاشورا و ختم الیام ربانی و اوکا ربلا کی
ہر نبی اور وصی کو پہنچا یہ وسیلہ ترقی جزا سبب آمرزش خطا باعث رضای کبریا ساری عالم کو معلوم ہوا
لہذا تعزیہ داری میں رسم بکا بجا لائی ایکدوسری کو اس ماتم کا پرسا دیتی آئی قال وہی موسلا
اِنَّ اٰدَمَ لَمَّا هَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ يَرَ حَوَّا بجا مین طرق مرسل ہی روایت کی ہی جب حضرت آدم
علیہ السلام جنت سی زمین پر نازل ہوی تو اپنی زوجہ حوا کو قرب و جوار میں نہ دیکھا فَصَارَ يَطُوفُ الْاَرْضَ
فِي طَلَبِهَا فَمَرَّ بِكَرْبَلَاءَ اطراف دنیا اونکی تلاش میں پھرتی تہ اسی سلسلہ میں دشت کربلا سی گذری
فَاغْتَمَّ وَضَاقَ صَدْرُهٗ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ دفعۃً مغموم ہوی بی سبب پہاتی میں رکا وتی
فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ الْحُسَيْنُ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ مِنْ رِجْلِهٖ جس جا امام حسین علیہ
السلام شہید ہوی وہاں پہنچی ٹھوکر لگی خاک پر گر پڑی لہو بہا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ

٥٣٠

اڑتیسویں مجلس در واقعۂ کربلا سی آدم و نوح کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اِلٰہی ہَلْ حَدَثَ مِنِّیْ ذَنْبٌ اٰخَرُ فَمَا قَبْتَنِیْ بِہٖ سر کو جانب آسمان اوٹھایا کہا خدایا
اور کوئی گناہ مجھسی ہوا کہ جسکی پاداش میں عقاب کیا فَاِنِّیْ طُفْتُ جَمِیْعَ الْاَرْضِ وَمَا اَصَابَنِیْ
سُوْءٌ مِثْلُ مَا اَصَابَنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ تحقیق کہ میں ساری زمانی میں پھرا کہیں ایسا رنج
نہیں اوٹھایا جو صدمہ یہاں پایا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یَا اٰدَمُ مَا حَدَثَ مِنْکَ ذَنْبٌ وَلٰکِنْ
یُقْتَلُ فِیْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ وَلَدُکَ الْحُسَیْنُ ظُلْمًا فَسَالَ دَمُکَ مُوَافِقَۃً لِدَمِہٖ اللہ نے
وحی بھیجی ای آدم کوئی ترک اولی تمسی نہیں ہوا مگر اس مقام پر تمہارا فرزند حسین ظلم و ستم سی مارا جائیگا
لہذا موافقت میں اوسکی خون کی تمہارا بھی لہو بہا فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ اَیَکُوْنُ الْحُسَیْنُ نَبِیًّا
قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ سِبْطُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ آدم نی پوچھا خداوندا کیا حسین بھی نبی ہی تیرا پروردگار نی کہا
محمد رسول امین کا بیٹا فَقَالَ وَمَنِ الْقَاتِلُ لَہٗ قَالَ قَاتِلُہٗ یَزِیْدُ لَعِیْنُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ سوال کیا اوسکا قاتل کون ہی میں ہی جواب پایا یزید جو زمین و آسمان میں لعین ہی
فَقَالَ اٰدَمُ فَاَیَّ شَیْءٍ اَصْنَعُ یَا جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِلْعَنْہُ یَا اٰدَمُ ہرگاہ جبرئیل آئی اونسی دریافت
کیا ای برادر میں کیا کروں بولی نفرین کہو اوس دشمن حق کو جیسا بتادوں فَلَعَنَہٗ اَرْبَعَ
مَرَّاتٍ وَمَشٰی خُطُوَاتٍ اِلٰی جَبَلِ عَرَفَاتٍ فَوَجَدَ ھُنَاکَ حَوَّا پس چار مرتبہ لعن کی چند قدم
پہونچی جبل عرفات پر حوا سی ملی وَرُوِیَ اَنَّ نُوْحًا لَمَّا رَکِبَ فِی السَّفِیْنَۃِ طَافَتْ بِہٖ جَمِیْعَ
الدُّنْیَا اور ذکر کیا جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوی تمام دنیا میں سیر کرتی پھری فَلَمَّا مَرَّتْ
بِکَرْبَلَا اَخَذَتْہُ الْاَرْضُ وَخَافَ نُوْحُ الْغَرَقَ ہرگاہ کربلا سی گذری پیدا سفینہ کا زمین گیر
کا اندیشہ غرق پیدا ہوا فَدَعَا رَبَّہٗ وَقَالَ اِلٰہِیْ طُفْتُ جَمِیْعَ الدُّنْیَا وَمَا اَصَابَنِیْ
فَزَعٌ مِثْلُ مَا اَصَابَنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ دعا کی بار الہا ساری جہان میں پھرا کہیں ایسا خوف
نہ پایا جو اس زمین بلا میں ملا فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا نُوْحُ فِیْ ھٰذَا الْمَوْضِعِ یُقْتَلُ الْحُسَیْنُ

صلی الله علیه واله انا فرطکم علی الحوض من ... ورد دو شرب ومن شرب لم یظما ابدا ... ابو حازم عن سهل بن حنیف عن النبی ... فی الصحیح وفقال ... وقوله رواه ... بعضکم رقاب بعض رواه البخاری ... علیه واله السلام لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب ... انما هم بما احدث امته بعده فقوله

اون بیسوین مجلس واقعه کربلا سے ابراہیم کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیه الرحمۃ

سِبْطُ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَابْنُ خَاتَمِ الْاَوْصِیَاءِ اوسوقت جبرئیل آئے کہا یا نوح یہان قتل ہوگا
سبطِ محمدِ مصطفی ابن خاتم اوصیاء فَقَالَ وَمَنِ الْقَاتِلُ لَهُ یَا جِبْرَئِیْلُ پوچھا اے امین وحی حضرت
کون اوسکو مارے گا قَالَ قَاتِلُهُ لَعِیْنُ اَهْلِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَسَبْعِ اَرَضِیْنَ جواب یا قاتل
اوسکا لعین ہے اہل ہفت آسمان و زمین کا فَلَعَنَهُ نُوْحٌ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَسَارَتِ السَّفِیْنَةُ
حَتّٰی بَلَغَتِ الْجُوْدِیَّ وَاسْتَقَرَّتْ عَلَیْهِ نوح نے چار بار ستمگار کو لعنت کی فوراً کشتی چل نکلی
تا کوہ جودی پہنچی وہان آرام سے ٹھہری وَرُوِیَ اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَرَّ فِیْ اَرْضِ
کَرْبَلَا وَهُوَ رَاکِبٌ فَرَسًا روایت کی ہے حضرت ابراہیم گھوڑے پر سوار عزم سفر سے چلے ناگاہ
اثنای راہ بین صحرای کربلا سے گذرے فَعَثَرَتْ بِهٖ وَسَقَطَ اِبْرَاهِیْمُ وَشُجَّ رَاْسُهٗ وَسَالَ
دَمُهٗ مرکب نے ٹھوکر لی جناب خلیل گرے چوٹ لگی سر مبارک پھٹا لہو اوسمین سے بہا فَاَخَذَ فِی الْاِ
سْتِغْفَارِ وَقَالَ اِلٰهِیْ اَیُّ شَیْءٍ حَدَثَ مِنِّیْ توبہ اور انابت کرنا شروع کیا کہا خدایا مین کون
خطا کا مرتکب ہوا فَنَزَلَ اِلَیْهِ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا حَدَثَ مِنْكَ ذَنْبٌ
جبرئیل امین آسمان سے آئے پیام دیا اے رسول جلیل تمنے کوئی گناہ نہین کیا وَلٰکِنْ هُنَا یُقْتَلُ
سِبْطُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَابْنُ خَاتَمِ الْاَوْصِیَاءِ اس جا سبط خاتم انبیا مارا جائیگا یہان سرور
سید اوصیا شہادت پائیگا فَسَالَ دَمُكَ مُوَافَقَةً لِدَمِهٖ اوسکی دکھ سے تمکو بھی حصہ ملا ہے جو آپکا لہو
موافقت مین بہا ہے قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ وَمَنْ یَکُوْنُ قَاتِلُهٗ قَالَ لَعِیْنُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرَضِیْنَ پوچھا اے برادر کون ہے قاتل اوسکا جواب دیا لعنت زدہ ہفت زمین و آسمانون کا
وَالْقَلَمُ جَرٰی عَلَی اللَّوْحِ بِلَعْنِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِ رَبِّهٖ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَی الْقَلَمِ اِنَّكَ
اِسْتَحْقَقْتَ الثَّنَاءَ بِهٰذَا اللَّعْنِ خامۂ قدرت لوح پر بے اذن الٰہی لعین ظالم سے جاری ہوا خدا نے
وحی بھیجی اے قلم اس بات سے تو مستوجب ثنای باری ہوا فَرَفَعَ اِبْرَاهِیْمُ یَدَیْهِ وَلَعَنَ یَزِیْدَ

ولیردن علی اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمع النعمان ابن ابی عیاش وانا احدث الناس بهذا فقال اهکذا سمعت سهلا یقول قلت نعم قال فانا اشهد علی ابی سعید الخدری انه یزید فیه فاقول انهم امتی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی ذکر البخاری فی الصحیح قوله صلی الله علیه واله ... رواه شعبة عن اسمعیل بن خالد عن قیس بن ابی حازم ان عائشة ... ۵۲۲ [illegible]

صلی الله علیه واله قال الزبیر لعلک ... کانت الحرب فقال الناس ... ان یصلح بین الناس ... وعلیا فی ... [illegible] ... اذا قاتلته وانت ظالم له ... علیا علیه السلام یقول للزبیر ... رسول الله صلی الله علیه واله ... ما سمعت رسول الله ... انک تقاتله وانت ظالم له ... [illegible]

یقول انک تقاتله وانت ظالم ... وانی نسیت وقوله علیه واله السلام الفئة الباغیة ... کما روی یا عمار تقتلک الفئة الباغیة ... اخرجه مسلم فی الصحیح وعن ابی الجحیفة ... رسول الله صلی الله علیه واله ... [illegible]

او نیسویں مجلس واقعہ کربلاسی اسماعیلؑ کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

لعنا کثیرا و امن فرسہ بلسان فصیح شیخ الانبیا نی ہاتھ اوٹھایا یہ پر بہت لعنت کی
اسپ حضرت نی بہی آمین کہی سی واو فصاحت دی فقال ابراہیم لفرسہ ای شی عرفت
حتی تؤمن علی دعائی معمار کعبہ خلت نی پوچھا ہو اسی کیا مصلحت دیکھی جو تو نی بہی دعا پہ
آمین کہی فقال یا ابراہیم انا افتخر بر کوبات علی فلما عثرت وسقطت عن
ظہری عظمت خجلتی وکان سبب ذلک من یزید کہوڑی نی جواب یا ای مولا تمہارا
سواری سی میں افتخار کرتا تہا جب آپ پشت زین سی گری چوٹ لگی تو میں بہت شرمندہ ہوا باعث
اس قلق کا یزید کو پایا لہذا صرف نفرین زبان پر لایا و روی ان اسماعیل کانت اغنامہ
ترعی بشط الفرات فاخبرہ الراعی انہا لا تشرب الماء من ہذہ المشرعۃ منذ
کذا یوما اور یہی نقل ہی کہ سند ان حضرت اسماعیل کنار شط فرات پر چرتی تہی گڈریہ نی او نکو خبر دی
اتنی روز گذری کہ اس گہاٹ سی یہ دنبی پانی نہیں پیتی فسال ربہ عن سبب ذلک فنزل
جبرئیل وقال یا اسماعیل سل غنمک فانہا تجیبک عن سبب ذلک ذبیح اللہ
حیرت میں اسکا سبب خدا سی پوچھا جبرئیل آئی کہا سوال کرو اونسی جو سبب تشنگی ہی بتا دیگی فقال لہا
لما تشربین من ہذا الماء دریافت کیا تم کس وجہ سی پانی نہیں پیتی ہو اور کئی دن سی پیاسی
رہتی ہو فقالت بلسان فصیح قد بلغنا ان ولدک الحسین سبط محمد یقتل
ہنا عطشانا زبان فصیح میں جواب یا ہمیں معلوم ہوا یہاں تمہارا فرزند سبط محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
تشنہ لب قتل کیا جائی گا فنحن لا نشرب من ہذہ المشرعۃ حزنا علیہ پس ہم بہی بسوز تشنگی
اوسکی حزین اور غمگین پہرتی ہیں اس جا و ہی کہ آب سی منہ پہیر کرتی ہیں فسالہا من قاتلہ
فقالت یقتلہ لعین اہل السموات والارضین والخلائق اجمعین سوال قاتل
کہ قاتل سید الشہدا کون ہو گا بولی مارنی والا لعین ہی ساری آسمان و زمین و خلق کا فقال اسماعیل

حاین اموت وقولہ علیہ وآلہ السلام فی ذلک یخرجون
الخوارج سیکون فی امتی فرقۃ یحسنون القول ویسیئون الفعل یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ لا یرجعون الیہ حتی یرتد ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم ومن قتلوہ طوبی لمن قتلہم

قال یا رسول اللہ فما سیماہم قال التحلیق

قال الخلائق وفی مروی انی قال علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ ستعلمین بعدی علیہم السلام ان الامۃ ستقاتل بعدی الناکثین والقاسطین والمارقین

ویقاومہم فساد الارض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال سیقتل

اخبرنی جبرئیل علیہ السلام ان ہذا

ثم اضطجع فی فراشہ ثم استیقظ وہو خاثر

اونیسویں مجلس واقعہ کربلا سے موسیٰ اور سلیمان کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَاتِلَ الْحُسَیْنِ او سوقت اسماعیل علیہ السلام نی رقت کی اور قاتلِ امام حسین علیہ
السلام پر لعنت کی وَرُوِیَ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ سَائِرًا وَمَعَہٗ یُوْشَعُ بْنُ
نُوْنٍ فَلَمَّا جَاءَ اِلٰی اَرْضِ کَرْبَلَا روایت کی ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام ایکدن چلے جاتے
تھے اور یوشع بن نون اونکی ساتھ چلے تا وارد کربلا ہوے اِنْخَرَقَ نَعْلُہٗ وَانْقَطَعَ شِرَاکُہٗ وَ
دَخَلَ الْحَسَکُ فِیْ رِجْلَیْہِ وَسَالَ دَمُہٗ جوتا پھٹا تسمہ ٹوٹا کوکھرو اندر پا سرون مین چبے
خار چبھا تو لہو بہا فَقَالَ اِلٰھِیْ اَیُّ شَیْءٍ حَدَثَ مِنِّیْ مناجات کی الٰہی مینی کون ساکام کیا جسکی
بدلی میری دلکو داغ الام دیا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِنَّ ھُنَا یُقْتَلُ الْحُسَیْنُ وَھُنَا یُسْفَکُ دَمُہٗ
فَسَالَ دَمُکَ مُوَافِقَۃً لِدَمِہٖ اسدم وحی پہنچی یہاں قتل ہونگی حسین اور جاری ہوگا خون اونکا
اسلیے شراکت مصیبت مین تمہارا لہو بھی بہا فَقَالَ یَا رَبِّ وَمَنْ یَکُوْنُ الْحُسَیْنُ فَقِیْلَ
لَہٗ ھُوَ سِبْطُ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کلیم خدا نی پوچھا حسین کون ہین جواب دیا
نواسے محمد مصطفیٰ اور بیٹے علی مرتضیٰ کے سید کونین ہین فَقَالَ وَمَنْ یَکُوْنُ قَاتِلُہٗ فَقِیْلَ ھُوَ
لَعِیْنُ السَّمَکِ فِی الْبِحَارِ وَالْوُحُوْشِ فِی الْقِفَارِ وَالطَّیْرِ فِی الْھَوَاءِ موسیٰ نی کہا ای سرورِ عالم
بیا ام ہی اونکی مارنیوالی کا فرمایا وہ لعنت زدہ ہی ماہیان دریا وحشیان صحرا و طایرانِ ہوا کا
فَرَفَعَ مُوْسٰی یَدَہٗ وَلَعَنَ یَزِیْدَ وَدَعَا عَلَیْہِ وَاَمَّنَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ عَلٰی دُعَائِہٖ
وَمَضٰی لِشَاْنِہٖ صاحبِ حق نی لعن یزید و دعای عذاب کو دست اٹھائے اوٹھائی یوشع
بن نون آمین کہتے رہے پھر اپنی راہ پہ قدم بڑہائی وَرُوِیَ اَنَّ سُلَیْمَانَ کَانَ یَجْلِسُ عَلٰی بِسَاطِہٖ
وَیَسِیْرُ فِی الْھَوَاءِ نقل ہی کہ حضرت سلیمان اپنی بساط پر جلوس فرماتی سیر دنیا کو ہوا پر تشریف
جاتی فَمَرَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ سَائِرٌ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا ایکدن اثنای سیر مین زمین کربلا پر گذر
ہوے فَاَدَارَتِ الرِّیْحُ بِسَاطَہٗ ثَلٰثَ دَوْرَاتٍ حَتّٰی خَافَ السُّقُوْطَ وہان ہوا نے

اونیسویں مجلس واقعہ کربلا سے عیسیٰ کو حصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

ہوا نے حکم کیا کہ بساط میں ایسا تلاطم پیدا ہوا گر جائے فسکنت الریح ونزل البساط فی ارض
کربلا تا کہ باد مخالف ٹھہری اور بساط دشت کربلا میں اتری فقال سلیمان للریح
لم سکنتی فقالت ان ھنا یقتل الحسین حضرت سلیمان ہوا سے بولی یہاں تو کیوں ٹھہر
رہی جواب دیا اس جا امام حسین علیہ السلام شہید ہوں گے اسی میں خبر ہے فقال ومن یکون الحسین
فقالت ھو سبط محمد المختار وابن علی الکرار پوچھا حسین کون ہے گزیدہ ثقلین ہیں ہوا نے
کہا محمد مختار کی نواسی حیدر کرار کی بیٹی نور عالمین ہیں فقال ومن قاتلہ قال لعین اھل
السموات والارض یزید سوال کیا نام لیا اسی مرشد زادے کی قاتل کا ہوا بولی خلق زمین و آسمان کا
لعین یزید پر جفا فرفع سلیمان یدیہ ولعنہ ودعی علیہ وامن علی دعائہ الانس
والجن فھبت الریح وسار البساط ہاتھ اٹھا کے سلیمان مشغول نفرین ہوئے ساری انس و
جن دعا پر انکی آمین پکاری پس ہوا نے بال و پر ہلایا اور انکی بساط کو اوپر اٹھایا فروی ان عیسیٰ
کان سائحا فی البراری ومعہ الحواریون فمروا بکربلا نقل ہے حضرت عیسیٰ دشت
بیابان کی سیر کرتے حواریوں بھی ساتھ پھرتے تھے کربلا میں پہنچے فرأوا اسدا کاسرا قد
اخذ الطریق فتقدم عیسیٰ الی الاسد فقال لہ لم جلست فی ھذا الطریق وقال
ایک شیر درندہ دیکھا کہ طریق آمد و شد روکے بیٹھا تھا جناب مسیح نے جانب اسد قدم بڑھایا اور پوچھا
کیوں اس راہ میں مقام کیا لوگوں کو ڈرا یا سر کیا نہیں ہوگا یا کہ اپنی مقصد کو جائیں فقال
الاسد بلسان فصیح انی لم ادع لکم الطریق حتی تلعنوا یزید قاتل الحسین
فصیح سے شیر نے عدالت خدا کیا یزید قاتل امام حسین کو جناب لعنت نہ کرو گے یہاں سے نہ ہٹوں گا فقال
عیسیٰ ومن یکون الحسین قال ھو سبط محمد النبی الامی وابن علی الولی پوچھا
عیسیٰ نے یہ کس کا نام گرامی ہے کہا وہ سبط محمد نبی امی فرزند علی ولی علیہ السلام قال ومن قاتلہ

اور غیبوبت مجلس و واقعہ کربلا پر ملائکہ کا تعزیت کو آنا خدمت پیغمبر میں اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

قَالَ قَاتِلُهُ لَعِينُ الْوُحُوشِ وَالذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ اَجْمَعُ خُصُوصًا اَيَّامَ عَاشُورَا

روح اللہ نی سوال کیا اوس شقی کا پتا بتا اسد بولا ساری جانوروں اور درندوں کا لعنت کردہ

خصوص ظالم روز عاشورا فَرَفَعَ عِيسَى يَدَيْهِ وَلَعَنَ يَزِيدَ وَدَعَى عَلَيْهِ وَاٰمَنَ الْحَوَارِيُّونَ

عَلَى دُعَائِهِ حضرت عیسیٰ نی دعای عقاب و نفرین یزید کو ہاتھ بڑہائی اور سب حواریون شریک

آمین ہوی امر نجات بجالائی فَتَنَحَّى الْاَسَدُ عَنْ طَرِيقِهِمْ وَمَضَوْا لِشَاْنِهِمْ پس ہزبر بیشہ کربلا نی

راستہ اونکا چھوڑ دیا اور حضرت مسیح سید ہرجائی والی تہی ہمراہ رفقا کوچ کیا قَالَ وَقَالَ اَصْحَابُ

الْحَدِيثِ فَلَمَّا اَتَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ سَنَةٌ كَامِلَةٌ هَبَطَ عَلَى النَّبِيِّ اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا

عَلَى صُوَرٍ مُخْتَلِفَةٍ اَحَدُهُمْ عَلَى صُورَةِ بَنِي اٰدَمَ مجلد بحار الانوار میں علمای اخبار سی روایت

کی ہی جب عمر امام حسین علیہ السلام پوری ایک برس کو پہنچی ہی بارہ فرشتی رسول خدا پر نازل ہوی

ایک بصورت آدمی اور باقی اشکال مختلفہ سی تہی يُعَزُّونَهُ وَيَقُولُونَ اِنَّهُ سَيَنْزِلُ بِوَلَدِكَ

الْحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ مَا نَزَلَ بِهَابِيلَ مِنْ قَابِيلَ رسم تعزیت اور ماتم پرسی کو پیغمبر سی ادا کرتی

اور با چشم تر و دل مضطر سید بشر سی کہنی لگی تحقیق کہ تمہاری پسر ابن فاطمہ زہرا پر بلای ہابیل نازل ہوگی

جو ظلم و جفا سی اوسکی بہائی قابیل نی ایذا دی تہی وَسَيُعْطَى مِثْلَ اَجْرِ هَابِيلَ وَيُحْمَلُ عَلَى قَاتِلِهِ

مِثْلُ وِزْرِ قَابِيلَ عطا ہوگا مانند اجر ہابیل ثواب و شرف اوسکو اور قاتل کی ہوگا مثال عذاب

قابیل بلکہ مضاعف سمجہو وَلَمْ يَبْقَ مَلَكٌ اِلَّا نَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يُعَزُّونَهُ

وَالنَّبِيُّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ خَاذِلَهُ وَاقْتُلْ قَاتِلَهُ وَلَا تُمَتِّعْهُ بِمَا طَلَبَهُ کوئی ملک

ہفت آسمان پر باقی نہین رہا مگر یہ کہ خدمت نبی مین آیا اور جزای عزا اوسی کہا خیر الوری فرماتی

تہی جو اوسکو ستائی تو اوسی پامال کرنا قاتل جفاجو کو مارنا مراد پوری نہونی دینا اَيْضًا عَنْ اِبْنِ شُعَيْبِ

بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِي سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ اَشْعَثَ اِبْنِ

روی ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ فی بنی ابی العاص اذا بلغ بنو ابی العاص ثلاثین رجلا اتخذوا دین اللہ دغلا و عباد اللہ خولا و مال اللہ دولا و فی روایۃ ابی ہریرۃ اربعین رجلا

ابن موہب قال کنت عند معاویۃ بن ابی سفیان فدخل علیہ مروان فکلمہ فی حاجۃ فقال اقض حاجتی فواللہ ان مؤنتی لعظیمۃ وانی ابو عشرۃ وعم عشرۃ واخو عشرۃ فلما ادبر مروان وابن عباس جالس معہ علی السریر فقال معاویۃ انشدک باللہ یا ابن عباس اما تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال اذا بلغ بنو الحکم ثلاثین رجلا اتخذوا مال اللہ بینہم دولا و عباد اللہ خولا و کتاب اللہ دغلا فاذا بلغوا تسعۃ وتسعین واربع مائۃ کان ہلاکہم اسرع

٥٢٦

من لوک تمرۃ فقال ابن عباس اللہم نعم ... فقال ابن عباس اللہم نعم ... قال انشدک اللہ یا ابن عباس اما تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ذکر ہذا فقال ابو الجبابرۃ الاربعۃ قال ابن عباس اللہم نعم

قال ان الولید بن یزید ومن ذلک قولہ ... انہ الولید بن عبد الملک ثم رأینا ... من ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد لہذہ الامۃ من فرعون لقومہ ... فسموہ عبد اللہ فانہ سیکون

قام رجل الی الحسن بن علی علیہ السلام فقال یا مسود وجوہ المؤمنین فقال الحسن علیہ السلام لا تؤنبنی رحمک اللہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ رای بنی امیۃ یخطبون علی منبرہ رجلا فرجلا فساءہ ذلک فنزلت انا اعطیناک الکوثر نہرا فی الجنۃ ونزلت انا انزلناہ فی لیلۃ ... عثمان

القادر وما ادريك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر ملكه متواصلة فيها ذلك فاذا هو لا يزيد ولا ينقص والايات كثيرة والروايات في هذا الفن حسبها هذا الكتاب وفيها لا ينبغي لذلك واوردناه منها كفاية لذوي الالباب

انیسویں مجلس واقعہ کربلا سے پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عثمان اوسنے اپنے باپ سے بانی انس بن سحیم روایت کی ہے کہا ہے حضرت رسالت سے سنا جو یہ حدیث ارشاد کی ہے اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ یہ بیٹا میرا حسین بیچ عراق میں بلا پاےگا ستم وجور سے اعدا کی شہادت پاے گا فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْهُ فَحَضَرَ اَنَسٌ مَعَ الْحُسَیْنِ کَرْبَلَا وَقُتِلَ مَعَهٗ پس فرمایا اے گروہ صحابہ جو اوسے مصیبت کا مبتلا دیکھے لازم ہے نصرت ویاری پر قدم حمایت آگے رکھے اس امر کا تابع انس حاضر معرکہ عاشورا ہوا کربلا میں ہمراہ امام حسین علیہ السلام مارا گیا وَرُوِیَ مِثْلُ هٰذَا عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی قَالَ رَحَلْنَا مَعَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی صِفِّیْنَ اور مثل اس روایت کی زینب بنت جحش وعبداللہ بن یحیی نے کہا کہ ہمنے علی علیہ السلام کی رفاقت میں صفین کا قصد کیا فَلَمَّا حَاذٰی نَیْنَوٰی نَادَا صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جبکہ حضرت قریب نینوی وارد ہوے پکارے صبر کرنا اے اباعبداللہ جو تمپر گذرے فَقَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَیْنَاهُ تَفِیْضَانِ پھر کہا فرمایا کہ ایک روز میں رسول خدا کے پاس گیا چشم انور سے اونکی آنسو ونکو بہتا دیکھا فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِعَیْنَیْكَ تَفِیْضَانِ اَغْضَبَكَ اَحَدٌ میں عرض کی ہے ماں باپ تمپر فدا ہوں یا نبی الوری کیا سبب ہے آنکھوں سے آپکی سرشک بہتے ہیں کسینی غصہ دلایا قَالَ لَا بَلْ کَانَ عِنْدِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَاطِیِ الْفُرَاتِ جواب دیا یہ نہیں ہوا بلکہ جبرئیل میرے قرین [illegible] حسین شاطی الفرات پر شہید ہوگا اسے خبر [illegible] وَقَالَ هَلْ لَكَ اَنْ اُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهٖ قُلْتُ نَعَمْ بولے چاہتے ہو کہ تمہیں سونگھاؤں اوس تربت کو میں کہا بہت مشتاق ہوں ضرور لادو فَمَدَّ یَدَهٗ فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَاَعْطَانِیْهَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَیْنَیَّ اَنْ فَاضَتَا وَاسْمُ الْاَرْضِ کَرْبَلَا پس جبرئیل نے ہاتھ پھیلا ایک مشت خاک اوٹھا کے لاے یعنی جب وہ مٹی دیکھی اور سونگھی دلکو تاب نرہی دونو چشم سے ندیا

الباب الثاني في ذكر مختصر من احوال رسول الله صلى الله عليه وآله من لدن مبعثه الى وقت هجرته الى المدينة ثم الى آخر القتال وبعض ما ظهر من الآيات والمعجزات في اثناء هذه الاحوال ثمانية فصول

الفصل الاول في ذكر مبلغ سنه ووقت مبعثه

ذكر علي بن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله رواه اصحابنا كان بين السبع والثلاثين سنة والله لما اتى له سبع وثلاثون سنة كان يرى في نومه كأن آتيا أتاه فيقول يا رسول الله فينكر ذلك فلما طال عليه الامر وكان بين الجبال يرعى غنما لابي طالب فنظر الى شخص يقول له يا رسول الله فقال له من انت فقال انا جبرئيل ارسلني الله اليك ليتخذك رسولا فاخبر رسول الله صلى الله عليه وآله خديجة بذلك وكانت خديجة قد انتهى اليها خبر اليهودي وخبر بحيرا وما حدثت به آمنة امه فقالت يا محمد اني لارجو ان تكون كذلك وكان رسول الله يكتم ذلك فنزل عليه جبرئيل وانزل عليه ماء من السماء فقال يا محمد قم توضأ للصلاة فعلمه جبرئيل عليه السلام الوضوء على الوجه واليدين من المرفقين ومسح الرأس والرجلين الى الكعبين وعلمه الركوع والسجود فلما تم له اربعون سنة امره بالصلاة وعلمه حدودها ولم ينزل عليه اوقاتها فكان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلي ركعتين ركعتين في كل وقت وكان علي بن ابي طالب يألفه

اونیسوین مجلس واقعہ کربلاسی پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عبرت کی ہی یہ منصب شہادت روز ازل سی امام حسین علیہ السلام کو ملا ہی اور مصلحت اس ابتلاء
صبر آل عبا میں ثقلین کا فائدہ ہر بلا ہی فِی الْبِحَارِ فَلَمَّا أَتَتْ عَلَيْهِ سَنَتَانِ خَرَجَ
النَّبِيُّ إِلَى سَفَرٍ فَوَقَفَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ وَاسْتَرْجَعَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ بحار
الانوار میں سانحہ غم لکھا ہی جب امام حسین علیہ السلام کا سن دو برس کو پہنچا ہی پیغمبر خدا سفر میں گئی
ایکجا راہ پر کھڑی ہوئی آیہ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھی آنکھوں کی رقت دل سی زاری بڑھی
فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا جَبْرَئِيلُ يُخْبِرُنِي عَنْ أَرْضٍ بِشَطِّ الْفُرَاتِ يُقَالُ لَهَا
كَرْبَلَاءُ يُقْتَلُ فِيهَا وَلَدِي الْحُسَيْنُ صحابہ نی سبب اشکباری پوچھا تو فرمایا جبرئیل سدرہ خبر
دینی کو ابھی آیا ہے کنارے شط فرات کی زمین ہی جسکا نام کربلا ہی اوس جا فرزند میرا حسین مارا جائیگا
وہ دار بلا ہی وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى مَصْرَعِهِ وَمَدْفَنِهِ بِهَا گویا میں دیکھتا ہوں اوسکے
مصیبت جہان گھوڑی سی گری سر کٹی گیا مقتل میں بی غسل وکفن لاشہ پڑا ہی اور مانند جعفر یا
قبر میں رکھیگا وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى السَّبَايَا عَلَى أَقْتَابِ الْمَطَايَا میری دہیان میں گذرتا ہی
عورات اہلبیت اسیر ہین سوار جہاز شتر ہر دیار میں شال کفار کی تشہیر ہین وَقَدْ أُهْدِيَ
رَأْسُ وَلَدِي الْحُسَيْنِ إِلَى يَزِيدَ بِتحقیق کہ میری پسر حسین کا سر پیش یزید لیجائینگی ظلم وجفا سی
قید اطفال خرد سال میں ایذا پہنچائینگی فَوَاللَّهِ مَا يَنْظُرُ أَحَدٌ إِلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ وَيَفْرَحُ
إِلَّا خَالَفَ اللَّهُ بَيْنَ قَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَعَذَّبَهُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا قسم خدا کی نہیں دیکھی گا
کوئی شخص خوش ہوکی حسین کا سر مگر یہ کہ نفاق پڑیگا دل وزبان میں اوسکی اور اسے سزا دیگا
بعذاب سخت ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ مِنْ سَفَرِهِ مَغْمُومًا مَهْمُومًا كَئِيبًا حَزِينًا فَصَعِدَ
الْمِنْبَرَ وَأَصْعَدَ مَعَهُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَخَطَبَ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد ازان سفر سی
مہموم و مغموم زار و نالان پھری منبر پر حسنین کو ہمراہ لیکے چڑھے خطبہ پڑھا موعظہ کیا لاکن حزن و

۵۴۸

منه فلما نعی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی نفسه [illegible] بعده [illegible] وکان یصلی خلف رسول الله صلی الله علیه وآله وذکر الشیخ ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی فی کتاب دلائل النبوة اخبرنا ابو عبدالله الحافظ قال فی [illegible]

اونیسویں مجلس خبار نبی و واقعہ کربلا سی اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

المرنی ولکوحسین لیتی نذیا فلما فرغ من خطبته وضع یده الیمنی علی راس الحسن ویده

الیسری علی راس الحسین وقال بعد ازادای حمد وثنا ہاتھ فرق پر امام حسن کی رکھا اور دوسرا

جب تارک امام حسین پر دہرکی کہا اللهم ان محمدا عبدك ورسولك وهذان اطائب

عترتی وخیار ارومتی وافضل ذریتی ومن اخلفهما فی امتی خداوندا بدرستی کہ

محمد بندہ و رسول تیرا عرض کرتا ہی بادل محزون یہ دونو میری عترت سی پاکیزہ خویش و فرزندین

گزیدہ اولاد کی افضل وحید حنکو امت میں سونپتا ہون وقد اخبرنی جبرئیل ان ولدی هذا

مقتول بالسم والاخر شهید مضرج بالدم مجکو خبر دی جبرئیل نی کہ یہ بیٹا میرا زہر سی مارا جائیگا

اور دوسرا مارا جائیگا شہید ہوکر اپنے لہو میں نہائیگا اللهم فبارك له فی قتله واجعله من

سادات الشهداء الہی اوسکی مصیبت قتل میں برکت کو بڑہا اور مزید رحمت سی سادات شہدا کا

رتبہ روزی فرما اللهم ولا تبارك فی قاتله وخاذله واصله حر نارك واحشره

فی اسفل درك الجحیم یارب اوسکی قاتل وخاذل کو مراد سی محروم کر نار آتشین سوزان میں جلا

اور حشر کو اسفل درکات جہنم کا مجاور بنا قال فضج الناس بالبكاء والعویل راوی کہتا ہی

کلام حضرت کی سماعت سی حاضرین کا شور بکا بلند ہوا چارطرف مسجد ہنگامہ نالہ و فریاد و آہ وزاری

برپا ہوا فقال لهم النبی ایها الناس اتبكونه ولا تنصرونه پیغمبر نے کہا ایہا الناس میری

سامنی آج تم وہ حال سنکی روتی ہو کل جب روز مصیبت آئیگا نکروگی اوسکی نصرت و یاری کوئی

عن جرداء بنت سمین عن زوجها هرثمة بن ابی مسلم قال غزونا مع علی بن ابی طالب

صفین کتاب امالی میں جرداء بنت سمین سی روایت کی فلما انصرفنا نزل بکربلا فصلی

بها الغداة ہنگام بازگشت زمین کربلا پر منزل کی وہان سردار اولیا نی صبح کی نماز پڑہی

ثم رفع الیه من تربتها فشمها ثم قال واها لك ایتها التربة لیحشرن منك

قال سمعت علیا علیه السلام یقول لقد رایتنی ادخل معه یعنی النبی صلی الله علیه وآله الوادی فلا یمر بحجر ولا شجر الا قال السلام علیك یا رسول الله وانا اسمعه واخبرنا الحافظ قال حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا عبد الجبار حدثنا ابو [illegible] بن بکیر عن ابن اسحاق حدثنی یحیی بن ابی الاشعث الکندی حدثنی اسماعیل بن ایاس بن عفیف عن ابیه عن جده عفیف انه قال کنت امرأ تاجرا فقدمت منی ایام الحج وکان العباس بن عبد المطلب امرأ تاجرا فاتیته ابتاع منه وابیعه قال فبینا نحن اذ خرج رجل من خباء فصلی فقام تجاه الکعبة ثم خرجت امرأة فقامت تصلی وخرج غلام یصلی معه فقلت یا عباس ما هذا الدین

۵۲۹

اونتیسویں مجلس گزارا امیر المومنین کربلا میں اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اٰقْوَامٌ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ پس ہاتھ بڑھا کی زمین سی خاک اوٹھائی سونگھا اور کہا واہ واہ
خوشا مرتبہ ایسی تربت روح افزا کا جہہ میں سی ایک قوم روز حشر اوٹھینگی اور بی حساب جنت مین جاوینگی
فَرَجَعَ هَرْثَمَةُ اِلٰى زَوْجَتِهٖ وَكَانَتْ شِیْعَةً لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكِ
عَنْ وَلِیِّكِ اَبِی الْحَسَنِ نَزَلَ كَرْبَلَا فَصَلّٰى ترجمہ فی اپنی گہر جورو کی پاس مراجعت کی وہ بی
دوستدار علی علیہ السلام تہی کہا تیری مولا کی خبر دون جو سنی کربلا مین جب ابو الحسن اوتری
وہان نماز پڑہی ثُمَّ رَفَعَ اِلَیْهِ مِنْ تُرْبَتِهَا فَقَالَ وَاهًا لَكِ اَیَّتُهَا التُّرْبَةُ لَیُحْشَرَنَّ
مِنْكِ اَقْوَامٌ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ تہوڑی سی ہاتہ مین اوٹہا کی کہا واہ واہ ای
طینت خوشبو قیامت مین تجہسی بہت لوک برانگیختہ ہونگی فرشتہ خو بی پرسش اعمال جنت مین جاوینگی
بی حساب وعدہ عذاب کہپا مین قَالَتْ اَیُّهَا الرَّجُلُ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمْ یَقُلْ
اِلَّا حَقًّا عورت بولی ایمرد امیر المومنین کبہی حرف بیجا نہ فرماتی مگر یہ کہ ہمیشہ کلام حق و صدق فرماتی
فَلَمَّا قَدِمَ الْحُسَیْنُ قَالَ هَرْثَمَةُ كُنْتُ فِی الْبَعْثِ الَّذِیْنَ بَعَثَهُمْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ
زن وشوہر کی باتون پر مدت گذری تا کہ امام حسین علیہ السلام کی سواری نینوا مین اوتری ترجمہ
ناقل ہی کہ مین بہی لشکر کی ساتھ آیا جسکو ابن زیاد نی سوئی حسین کی بہیجا فَلَمَّا رَاَیْتُ الْمَنْزِلَ
وَالشَّجَرَ ذَكَرْتُ الْحَدِیْثَ فَجَلَسْتُ عَلٰى بَعِیْرِیْ ثُمَّ صِرْتُ اِلَى الْحُسَیْنِ جب میں اوس منزل
شجر کو دیکہا حدیث گذشتہ یاد آئی اونٹ پر بیٹہا دلمین سوا ہوکا و سوا سی دانشیہ تہا امام حسین
علیہ السلام کی طرف چلا فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِیْهِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ
الَّذِیْ نَزَلَ بِهِ الْحُسَیْنُ خدمت اقدس مین پہنچا سلام کیا اور جو اونکی والد نی فرمایا تہا سنایا
جس جا فرودگاہ امام حسین علیہ السلام تہی وہی مین اور خاک سونگہنی کی شرح تمام کہی فَقَالَ مَعَنَا
اَنْتَ اَمْ عَلَیْنَا فَقُلْتُ لَا مَعَكَ وَلَا عَلَیْكَ خَلَفْتُ صِبْیَةً اَخَافُ عَلَیْهِمْ عُبَیْدَ اللّٰهِ

اونیسوین مجلس روایت خوشۂ انگور و آرام حسنین علیہما السلام با مجیئ شہادت علی اکبرؑ

بن زیاد پوچھا تو ہمارا ساتھ دیگا یا آلِ نبی سی حمایتِ اعدا پر لڑیگا اوسنی عرض کی جو رِ عُبید اللہ سی اور نیز ان دُشمنان

صبیہ خردسال چھوڑکی ادہر آیا ہون فَقَالَ فَامْضِ حَیْثُ لَا تَرٰی لَنَا مَقْتَلًا وَلَا تَسْمَعُ

لَنَا صَوْتًا ارشاد کیا پس جلدی چلا جا کہ ہمارا نالۂ استغاثہ و فریاد کو نسنی قتل ہونا ہمارا

سرکا نیزی پر پہرنا نہ دیکھی فَوَالَّذِیْ نَفْسُ حُسَیْنٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ الْیَوْمَ وَاعِیَتَنَا اَحَدٌ

فَلَا یُعِیْنُنَا اِلَّا اَکَبَّہُ اللّٰہُ لِوَجْہِہٖ فِیْ جَہَنَّمَ بخدا جسکی ہاتھہ مین جانِ حسین ہی جو آج ہماری

افغان و داد کو سنکی مدد نکریگا اسدا وسی اولٹا آتشِ دوزخ مین ڈالیگا ای اہل عزا سید الشہدا کا

درگاہِ خدا مین یہ مرتبہ اور درجۂ فضیلت ہی جاتم انبیا کو بہی اوس مولا سی انتہا کی الفت اور محبت

تہی کسی بشر کو یہ پایہ قرب و منزلت کا حضور الٰہی مین نہین ملا امام حسین علیہ السلام کی تہوڑی اذیت

رسالت پناہی کو چین نہ لینا تہا ایک دم اگر اوس روشنی چشم کو نظرون سی اوجہل دیکہتی تو اپنی

اپنی آنکھون مین دنیا کو تاریک سمجہتی ذرا سی تکلیف ہرگاہ اوس پارہ جگر کی دلکو بہتی تو فاطمہ زہرا کی

خاطر شریف مین ہرگز تسکین نہ ہتی پرورد گار کی امام حسین علیہ السلام پر ہر دم سو طرح کی پیار آتی

رسولِ مختار اپنی فرطِ محبت سی نور عین کی ہزار مرتبہ ثنا ہتی وہ جانِ جہان علی مرتضیٰ علیہ السلام کی

حیات کا آرام و قرار تہا فاطمہ زہرا کو اوسکی خوشی کا خیال لیل و نہار تہا رُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ

الْفَارِسِیِّ قَالَ اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ قِطْفٌ مِنَ الْعِنَبِ مِنْ غَیْرِ اَوَانِہٖ سلمان فارسی

سلمانِ فارسی کی زبانی روایت ہی اور شرافت و جلالتِ قدر پر امام حسین علیہ السلام کی دلالت

کہ ایک روز پیغمبر کی حضور مین کوئی شخص آیا بغیر فصل مین ایک خوشہ انگور کا ہدیہ لایا فَقَالَ لِیْ

یَا سَلْمَانُ اِئْتِنِیْ بِوَلَدَیَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ لِیَاْکُلَا مَعِیْ مِنْ ھٰذَا الْعِنَبِ رسولِ خدا نی

طلب مین اپنی میوۂ دل و جان کی بہی ارشاد فرمایا کہ ای سلمان میری دونو فرزند حسن اور حسین کو

بلا لا تاکہ اس انگور سی کچھہ نوش کرین اپنی نانا کی ساتھہ کہاتین اور خوش ہوتین قَالَ سَلْمَانُ

اوفیسوین مجلس روایت خوشہ انگور و ارام حسنین علیہما السلام با غمین شہادت علی اکبر علیہ آخر

الفارسیّ فذهبت اطرق علیهما منزل امّهما فلم اَرهما فاتیت منزل اختهما امّ کلثوم فلم اَرهما سلمان بیان کرتی ہین کہ اونکی والدہ فاطمہ کی حجرے مین دونو شاہزادونکو میںنی تلاش کیا نپایا پھر اونکی ہمشیرہ ام کلثوم کی مکان مین جاکی ڈہونڈہا وہان بہی نپایا فرجعت فخبّرت النّبیّ مین دوڑکی خدمت جناب رسالت مین آیا اور باصد امید و یاس ماجرا سنایا فاضطرب ووثب قائما ویقول وا ولداه وا قرّة عیناه من یرشدنی علیهما فله علی الله الجنّة سماعت سے اس خبر کی پیغمبر کو بہت حزن اور اضطراب ہوا خیر البشر نی بیتابانہ کہڑی ہوکی آہ کا نعرہ مارا اور یا فرماتی تہی ای فرزند جانی ای ثمر شجر زندگانی ای نور دیدۂ رسول ای سرو سینۂ بتول میری نظرون سی کہان نہان ہو تمہاری دوریمین جیکو کبہو نکہ صبر و توان ہو اوس وقت آپ کو یارای ضبط باقی نرہا زبان وحی ترجمان سی جمیع اصحاب مین کہا جو کوئی مجہی حسنین کا پتا اور مقام بتاے اوسکو خدا سی جنت خلد مین مکان ملیگا فنزل جبرئیل من السّماء وقال یا محمّد علی من هذا الانزعاج ناگاہ آسمان سی جبرئیل نازل ہوی پاس جاکی اونہیں لگی یا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا یہ بیقراری اور نالہ و زاری کسواسطی کرتی ہو کونسا دکہ پہنچا کہ یون آہ سرد بہرتی ہو فقال علی ولدیّ الحسن والحسین فانّی خائف علیهما من کید الیهود فرمایا ای برادر میری لڑکو حسنین کی فراق نی بیچین کیا ہی اونکی جان پر کید جماعت یہود کا مجہی خوف ہوا ہی یا شاید یہ قوم میری پیاری فرزندونکو ستائین اور حسنین کو صدمہ ایذا و محنت پہنچائین فقال جبرئیل یا محمّد بل خف علیهما من کید المنافقین فانّ کیدهم اشدّ من کید الیهود جبرئیل نی عرض کی کہ ای حبیب جلیل تم اس اندیشی پر خاطر جمع رکہو بنا فریب و مکر کی اپنی امت کی منافقین کی ڈرتی رہو کہ وہ بہت آزار یہود سی زیادہ ہی اور اونکی بانہ راہ ایذای اہلبیت کشادہ ہی واعلم یا محمّد انّ ابنیک الحسن والحسین نائمان فی حدیقة ابی الدحداح ہین خبر دیتا ہون

احدمن اہل الحرم قال طلحة فقلت نعم انا فقال هل ظهر احمد بعد قال قلت ومن احمد قال ابن عبد الله بن عبد المطلب هذا شهره الذی یخرج فیه وهو آخر الانبیاء مخرجه من الحرم ومهاجره الی نخل وحرة وسباخ فایاک ان تسبق الیه قال طلحة فوقع فی قلبی ما قال

٥٣٣

اونیسوین مجلس روایت خوشہ انگور وسیلہ حسنین سے فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبر علیہ التحیۃ

کہ جگر بند تمہاری بانغ اپنی وضاح مین آرام کرتی ہین آفات ارضی وسماوی سے امان خدا مین سوتی ہین
فسار النبی من وقتہ وساعتہ الی الحدیقۃ بمجرد سننے اس بات کے رسول خدا فورا اٹھ کھڑے ہوئے
اور جانب بستان تلاش مین اپنی گل وریحان کی چلے وانا معہ حتی دخلنا الحدیقۃ واذا
ہما نائمان وقد اعتنق احدہما الاخر سلمان کہتے ہین مین بھی حضرت کے ساتھ گیا جب اون
نخلستان مین وارد ہوا تو دیکھا کہ وہ دونو شاہزادے آپس مین گلے ملے ہوے ایکجا لیٹے ہین امام حسن
گردن مین چھوٹے بھائی کی بانہین ڈالے لیٹے ہین وثعبان فی فیہ طاقۃ ریحان یروح بہا
وجہیہما ایک اژدہا اونکی سرہانے اوبے ہی بیٹھا ہے شاخ ریحان منہ مین پکڑے ہر بار ہلاتا ہے
مورچھل کی طرح گرد سر نرگس رانی کرتا ہے اور ٹھنڈی ہوا گل سے رخسار حسنین کو ہوا دیتا ہے فلما رای
الثعبان النبی القی ما کان فی فیہ سوقت اژدہے نے حیر الوری کو آتی دیکھا ریحان کی ٹہنی
منہ سے چھوڑ کی تعظیم کو اوٹھا وقال السلام علیک یا رسول اللہ لست انا ثعبانا اژدہا
کوئی ہو کی تحیت اور سلام بجا لایا زبان فصیح سے کہا اے رسول خدا مین اژدہا نہین ہون اپنی حقیقت کی
خبر دونا ولکنی ملک من الملائکۃ الکروبیین بلکہ مین فرشتہ ہمسر کرّوبین ہون اور ملائکہ
کروبی سے ہون فغفلت عن ذکر ربی طرفۃ عین فغضب علی ربی ومسخنی
ثعبانا کما تری ذکر عبادت الٰہی مین قدرے بھی غفلت کی نظر قہر وعتاب مجھ پر متوجہ ہوئی اور حکم
کردہ میں مسخ کیا ہی صف ملائکہ آسمان سے جیسا ملاحظہ کرتے ہو نکال دیا ہے وطردنی من السماء
الی الارض ولی منذ سنین کثیرۃ اپنی قرب افلاک سے زمین پر اخراج فرمایا ہی تو بہت
مبتلا ہون کہ بہت زمانہ گذرا ہی آفت پریشانی مین پڑا پھرتا ہون کہیں ٹھکانا نہیں پاتا ہوں تمہارے نواسے
حسنین پا تہہ لگی ہین واقصد کریما علی اللہ اوکی خدمت اور نگہبانی کریم ورحیم جان کی ادا کرتا
اس وسیلہ پر امید نجات ورضای الٰہی کی رکہتا ہون فاسئلہ ان یشفع لی عند ربی

عن عكرمة قال جاء الوليد بن المغيرة الى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال اقرء علي فقرء عليه ان الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون فقال والله ان له لحلاوة وان عليه لطلاوة وان اعلاه لمثمر وان اسفله لمغدق ...

... قالوا يا عبد شمس ما تقول قال قولوا هو سحر فانه اخذ القلوب فانزل الله تعالى فيه ذرني ومن خلقت وحيدا وجعلت له مالا ممدودا وبنين شهودا ... الى قوله عليها تسعة عشر

اونیسوین مجلس روایت خوشنما انکو روسیلہ حسنین سی فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبر

اونسی کہو کہ میری واسطی دعای مغفرت مانگین عطای رحمت اورعفو گناہ کی حضرت اسی شفاعت کرین
عَسَى اَنْ يَرْحَمَنِي وَيُعِيدُنِي مَلَكًا كَمَا كُنْتُ اَوَّلًا اِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ شاید کہ اسد میری
اوپر کرم ورحم فرمائی جیسا اول تھا صورت ملک بنائی مقام قدس کو پہنچائی وہ قادر ومالک وتوانا
سب اشیا کا پیدا کرنیوالا ہی قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ يُقَبِّلُهُمَا حَتّٰى اِسْتَيْقَظَا رسول دوسرانی
جگر کی فرزندونکو سلامت باکرامت پایا آگی جاکی دونوکو پیار کیا گلی سی لگایا ہر ایک کی جبین و
رخسار کی بوسی لیئی یہانتک کہ خواب راحت سی بیدار ہوی فَجَلَسَا عَلٰى رُكْبَتَيِ النَّبِيِّ بعض
اصحاب نی حضرت کی پاس شکر وسپاس مین حلقہ باندھا رسول مقبول نی شادمان وہان اجلاس
فرمایا امام حسن کو اوٹھا کی دہنی زانو پر بٹھایا اور امام حسین کو بائین طرف اغوش نازمین لیا فَقَالَ
لَهُمَا النَّبِيُّ اُنْظُرَا يَا وَلَدَايَ هٰذَا مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الْكِرَامِ وَبَيْنَ قَدْ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ هٰكَذَا نواسونکو مزید محبت سی بہت پیار کیا دونو شافع روز جزا
یون کہا ای فرزندان دلبند اپنی خادم مسکین کو دیکہو سرگذشت اس فرشتہ امید وار کرم کی سنو
یہ ملائکہ کرّوبین مین تہا یکلحظہ بہر عبادت سی غافل ہا قہر جبار نی ایسا کیا جو تمنی اثر دیکہا فَاَنَا مُسْتَشْفِعٌ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمَا فَاشْفَعَا لَهُ بیت درگاہ خدا مین تمہاری نام پر اوسکی شفاعت کرتاہون بسبب حد کی
عوض امید بخشایش رکہتا ہون تم بہی پروردگار سی درخواست رحمت کرو تاکہ مراد ملک عفو تقصیر
مین پوری ہو فَوَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَسْبَغَا الْوُضُوْءَ وَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ وَقَالَا
حسنین علیہما السلام نی وضو کرکی دو رکعت نماز پڑہی قبلہ کی طرف منہ کرکی ہاتھ اوٹہای دعا مانگی
اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِيْلِ الْحَبِيْبِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَبِاَبِيْنَا عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى وَبِاُمِّنَا
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اِلَّا مَا رَدَدْتَهُ اِلٰى حَالَتِهِ الْاُوْلٰى خداوندا واسطی ہماری نانا سرور کا
بابا علی مرتضی والدہ فاطمہ زہرا کی اس فرشتہ عاصی کو صورت اول مین پہیر دی یہ ملک مقام

... فقال له جبرئيل ... المستهزئين ... والعاص بن وائل ... والاسود بن عبد المطلب ... والحارث بن الطلاطلة ...

بوجبته فی فاضت نفسه ومن لا شیء ... المطلب برسول الله صلی الله علیه وآله بعد ... فاشار جبرئیل علیه السلام الی ... الاسود ... مات بعد ذالک ومر به ... فاستسقی فانتفخ ... فاشار جبرئیل علیه السلام الی بطنه ... العاص بن وائل فاشار جبرئیل الی اخمص ... رجله فدخلت ... فورمت رجله

اونیسوین مجلس روایت خوشتر انگور و سیبانه حسنین ع سی فرشته کا عفو قصور شہادت علی اکبر ع

قرب و منزلت سابق کو پہنچی تیری فضل و کرم سی ہماری خدمت کا عوض ملی قال فما استتم
دعاؤهما واذا بجبرئیل قد نزل من السماء فی رهط من الملائکة وبشر ذالک الملک
برضی الله عنه ویردّه الی سیرته الاولی راوی کہتا ہی دعا حسنین کی ابہی تمام نہونی
پائی کہ سواری جبرئیل کی ہمراہ فوج ملایکہ دہوم سی آئی فرشته سعادت سرشته کو عطای مرتبہ
اول کا مژدہ پہنچایا صورت اور سیرت نورانی سی اوس ملک کی بہرہ اوٹہایا ثم ارتفعوا به الی
السماء وهم یسبحون الله تعالی ساری ملایکہ رحمت اوسی ہمراہ لیکی آسمان پر گئی وسبہوں
تسبیح اور تہلیل خدا مین شاکر تہی وصال قرب معبود پایا امید وار کا مدعا بر آیا ثم رجع جبرئیل
الی النبی وهو متبسم وقال بعد تہوڑی دیر کی جبرئیل نی بازگشت فرمائی مسکراتی ہوی
خدمت پیغمبر مین عرض کی یا رسول الله ان ذالک الملک یفتخر علی ملائکة السبع
السماوات ویقول ایسے یعنی وہ فرشته سب ملایکہ ہفت آسمان پر فخر کرتا ہی اور بجمیع شرف
مباہات سی زبان تقدیس مین کہتا ہی اللهم من مثلی وانا فی شفاعة السیدین السبطین
الحسن والحسین علیهما السلام خداوندا میرا مثل و نظیر عزت و حرمت مین کون ہوسکتا ہی کہ مجہی وقت
سبط مصطفی حسن اور حسین علیهما السلام کی شفاعت سی یہ رتبہ ملا ہی بس ای صاحبان فہم رسا
اور حاضران بزم عزا جای غور و انصاف ہی اور ای واقفان رموز نالہ و بکا مقام فکر ہی جب صاحب
امام حسین علیه السلام کی مفارقت ایک دم بہی رسول الثقلین کو ناگوار تہی اور اندیشہ و خلل
رحمت مین ایسی تہا طبیعت بیقرار تہی باغ اور بوستان مین جا کی استراحت کرنا موجب وسوسہ ہوتا
ملکہ کہ گنبد پیچ در پیچ آرام وچین پیغمبر کا باقی نہ تہا حیران ہون اگر روز عاشورا معرکہ کربلا مین وہ ماجرا
دیکہتی تو کیا کرتی ہر گاہ جور و جفای امت ابتلای سید الشہداء الا ملاحظہ فرماتی تو کیونکر جیتی رہتی
جسد مبارک ... ناز پروردہ کو خبر اور نیزی ہجوم ظالم اعدا مین ناچار گہرا ہوتی بیکسی اور غریبی مین نیچ اور الم او کیا

... ان یحضروا الی النجاشی ... خروج جعفر وخرج معه عمرو بن العاص ... عمارة بن الولید ... فلما رای عمرو ... السفینة ... ایها الملک ان قومنا خالفونا فی دیننا وصاروا الیک فردهم الینا

الفصل الرابع فی ذکر الهجرة الی الحبشة ... النجاشی ومن تبعه صلوات الله علیه واله

٥٣٥

فبعث النجاشي الى جعفر فاحضره فقال يا
جعفر ان هؤلاء يسالونني ان اردكم اليهم فقال
ايها الملك سلهم انحن عبيد لهم قال عمرو
لا بل احرار كرام قال سلهم الهم علينا ديون
يطالبوننا بها قال لا ما لنا عليهم ديون قال فلهم
في اعناقنا دماء يطالبوننا بذحولها قال عمرو

اڑتیسوین مجلس تمہید بکا در رقت شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اتمام حجت کرتی تھی اے ای قوم مین برگزیدۂ درگاہِ الٰہ ہون وطن سی آوارہ غربت مین بیچارہ اور تباہ ہون پیغمبر برحق کا فرزند پروردگار کی ودیعت ہون علی مرتضی کا دلبند فاطمہ زہرا کی امانت ہون تمنی خانۂ خدا سی مہمان بلایا نصرت اور امداد کا قول بھی پایا اب دعوت کی عوض دانہ پانی بند کردیا قتل کیواسطی تیغ و خنجر ہاتھ مین لیا صد حیف کہ اوس لشکر بیحیا کو مطلق اثر نہوا ہر طرف خونریزی اولاد نبی کا پرا بندھا نا چار مظلوم کربلا نے بھوک پیاس کی صعوبت جانِ ناتوان پر اٹھائی مرگ نوجوانان اہلبیت سے نالان اور گریان رہی ہای ہای وہ کربلا کی میدان مین امام حسین علیہ السلام کا وہ ہو کھڑا ہونا وای وای وہ یمین و یسار سی انصار کار و برو جا کی جان کہونا بدن اقربا پر ہزارون تلوار کی وار چلنا سینہ اور پہلو مین ہتیار بھالونکی انی کا پار گذرنا ہر عزیز کی جسم کو پارہ پارہ خاک اور خون مین دیکھنا پر الامکا دلاین ہر زخم سی پیارونکی بہنا لاشین برادر و فرزند و خواہر زادونکی زمین پر پامالی گھوڑی اعدا کی اونپر چار طرف گرم جولان دشمنان دین کی طغیانی جفا حد سی زیادہ چارۂ تسکین اور دفع مصیبت کا انسداد اہلحرم کا دمبدم ہر شہید کی خبر موت پر رقت سی چیخ نالہ العطش کا خیمہ مین شیون اور بعد قتل ہماری مولا کبھی میدان کو رن کی نظر کرتی شہادت کا سامنا ہوتا ہر گاہ پیچھا پھر کی حورات غریب الوطن کو ملاحظہ فرماتی اوسکا صدمہ جانکاہ ہوتا غرضیکہ بلا مین زاری اہلبیت کا شور جگر خراش تھا ہنگامۂ فغان جاری پر اپنی دل پاش پاش تھا جس گلزار ناز مین کی کلک شاخ ریحان سی کس زار کری اوسی تیر دشمن کا سہہ پہنی جو سرور یا آسمان وزمین کی خدمت مین فرشتہ گروہی وسیلۂ رضای ربانی تھی اوسکا دہان خشک بوند پانی کو ترستا افسوس امت کی ہدایت پر پیغمبر نے اپنی زندگی مین راحت نپائی اور دنیا سی گذرتی وقت اہلبیت اولاد کی سفارش بہت فرمائی باوجود تاکید محبت فرزندونکو رسول اللہ کی کیا جور ستم سی مار ڈالا قریب درگاہ خدا کا اونکی حق مین کسی طور پر یاد نرکھا فقط ماولقہ جس نی زاد کیو

لا ما لنا في اعناقهم دماء ولا نطالبهم بذحول دم قال فما تريدون منا قال عمرو
خالفونا في ديننا و دين اباءنا وسبوا الهتنا
وافسدوا شبابنا و فرقوا جماعتنا فردهم الينا
ليجتمع امرنا فقال جعفر ايها الملك خالفناهم
لنبي بعثه الله فينا امرنا بخلع الانداد وترك
الاستقسام بالازلام وامرنا بالصلاة والزكاة
وحرم الظلم والجور وسفك الدماء بغير حلها
والزنا والربا والميتة والدم وامر بالعدل و
الاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء و
المنكر والبغي يعظكم فقال النجاشي بهذا بعث الله
عيسى [illegible]

۵۳۶

[illegible]

فاخذه عمرو بن العاص وكان الذي يجري عليه فعل به ما كان حيث القاه في البحر فقال انها فادخل الطيب على النجاشي فقال الملك ان من حرمة الملك وحقه علينا واكرامه ايانا اذا دخلنا بلاده وامن فيه ان لا نغشه وان صاحبي هذا الذي معي قد ارسل حرمتك وخدعها وبعث اليه من طيبك فغضب عليه طيب النجاشي لذلك غضبا شديدا

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

خالق استفسار کرتا ہو پیارہ جسکی اوپر تہی پیمبر دسیدم دلسی شار رہ روح زہرا بیابان حیدر شافع ہر دوسترا سرور گلگون قبا وہ پنجتن کا یادگار شمر نی سو کہا گلا کاٹا ہی اوسی معصوم کا دشت کین مین لٹ گیا کنبہ شہ مظلوم کا ای محبو اس عزاخانی مین جب آو بہم سینہ پیٹو خاک ڈالو سر کی اوپر وسیدم یاد کرو ناظر محزون کی تقریر کیہ ہی ثواب آسمین نہ بہولو ماتم شبیر کو

مجلس شہادت شاہ تشنہ کام شبیہ بیمثال پیغمبر جناب علی اکبر رضی اللہ عنہ

مصوران جمال اندوہ و ملال و نقاشان چہرہ نالہ وابتہال خامہ گران ورق خیال محنت و بلا وشبیہ کشان صفحۂ حال کربلا کار پردازان صورت رقت وزاری و پردہ سازان جلیہ مصیبت وبیقراری آب ورنگ بیان اور قلم آہ وفغان سی خال وخط رخسارہ اخوان یون بنانی ہین کہ جب بانی اوس نقش ہراد وقدر ونقصان قامت سرو بالا کو طرح شہادت حوالہ کیا اور مرقع اجسام زمرۂ آل عبا کو سراپا خاک وخون سی بہرا عن سعد بن ثابت قال فلما لم یبق مع الحسین علیہ السلام سوی اہلبیتہ سعد بن ثابت نی کہا کہ جب خانۂ امتحان مین سب طفل وجوان وپیر کا نقش مراد تیغ سی اوٹھا اور کاشانۂ گلگون قبا مین کوئی شاہ حسین لا یق جادۂ نمائی کی آیندہ وفا مین نہ رہا زینت اوسکا داخل ہی جو عزیز امام حسین علیہ السلام کی پاس باقی تہی ہر ایک نی چاہا کہ میدان بلا مین سبقت کا دوسری سی پہلی ہی پس برز علی ابن الحسین الیہم ویکنی ابو الحسن وامہ لیلی بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفی اوسوقت ایک امام زادہ بیمثال خیمۂ جلال سی نکلا کہ جسکی عکس عارض سی وادی ایمن مین ید بیضا کو نور بالا نام گرامی علی ابن الحسین عرف علی اکبر اور ابو الحسن کنیت تہی مادر مطہرہ اونکی لیلی بنت ابی مرہ ثقفی بانوی فی صفت تہی وہو یومئذ ابن ثمانی عشرۃ سنۃ اوسوقت عمر شریف سی اٹھارہ برس گذری تہی جوانی صحبت وناز مین مان باپ کی پلی تہی

۵۳۰

الیہ من طیبک فغضب علیہ طیب النجاشی لذلک غضبا شدیدا وھم ان یقتل عمارۃ ثم قال لا یجوز قتلہ لانہم دخلوا بلادی بامان فدعا السحرۃ فقال اعملوا بہ شیئا یکون اشد علیہ من القتل فاخذوہ ونفخوا فی احلیلہ بالزیبق فصار مع الوحش وکان یغدو ویروح مع الوحش ولا یانس بالناس فبعث قریش بعد ذلک فی طلبہ فکمنوا لہ فی موضع مورد الماء مع الوحش فاتی الماء فاخذوہ فما زال یضطرب فی ایدیہم ویصیح حتی مات

وکان فیہا ذکر ابو جعفر رضی اللہ عنہ قال ابو عبد اللہ فلما رای جعفر ان النجاشی اکرمہ اقام عندہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ قد هادن قریشا ووقع بینہم صلح فقدم جعفر ومن معہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وقد فتح خیبر وولد لجعفر من اسماء بنت عمیس عبد اللہ بن جعفر وولد النجاشی ابنا فسماہ محمدا وسقتہ اسماء من لبنہا وقال ابو طالب یحض النجاشی علی نصر النبی واتباعہ شعر

تعلم ملیک الحبش ان محمدا وزیرا لموسی والمسیح ابن مریم اتی بہدی مثل الذی اتیا بہ وکل بامر اللہ یہدی ویعصم وانکم تتلونہ فی کتابکم بصدق الحدیث لا حدیث الترجم فلا تجعلوا للہ ندا واسلموا فان طریق الحق لیس بمظلم

وفیما روی ابو عبد اللہ الحافظ باسنادہ عن محمد بن اسحاق قال لقد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عمرو بن امیۃ الضمری

من محمد رسول الله الى النجاشي الاصحم بن ابجر ملك الحبشة سلام عليك فاني احمد اليك الله الملك القدوس المؤمن المهيمن واشهد ان عيسى ابن مريم روح الله وكلمته القاها الى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى فخلقه من روحه ونفخه كما خلق ادم بيده ونفخه واني ادعوك الى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته وان تتبعني وتؤمن بالذي جاءني فاني رسول الله وقد بعثت اليكم ابن عمي جعفرا ومعه نفر من المسلمين فاذا جاءك فاقرهم ودع التجبر فاني ادعوك وجنودك الى الله وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتي والسلام على من اتبع الهدى فكتب النجاشي الى رسول الله صلى الله عليه وآله

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمہ

وَكَانَ مِنْ اَصْبَحِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنِهِمْ خُلْقًا وہ شاہزادہ صباحتِ رعنائی میں بی نظیر تھا وجاہتِ صورت اور سیرتِ زیبائی سی ماہِ منیر تھا شعشعہ طلعت سی جہانِ حسن معمور صفت خلقت میں ہمشکل خیر الوری مشہور خوش خصال سید انام نیکو رو تکی سیرت شیرین کلام اوسنکو علی اکبر فی ہر گاہ پدر بزرگوار کی غربی اور بیکسی دیکھی دل کی طاقت صبر وقت ارجاتی رہی فَاسْتَاْذَنَ اَبَاهُ فِي الْقِتَالِ بسنت وزاری مین سرجہکا کی رکاب والد نامدار پکڑی میدانِ رزم گاہ جانی کی رخصت حضرت سی مانگی + ای اہلِ عزا جای رقت ہی حالت تصور مین تصدیقِ حسرت + فرزندکی ملنگاہ جانا باپکا دل کسطرح سی رضا ہو تلوار اور برچھی کا پہل کہانیکو ناز پرور کی واسطی کونسا جگر چاہیٔ ہو است کی رفاقت مین سپر کا سر کٹنا پدر کا سامنی دیکھنا یہ امام حسین علیہ السلام کی ذات سی سرانجام ہوا دستورِ دنیا کہ اگر بیٹا سفر کو جاتا ہی والدین سی اجازت مانگتا ہی اونکو دردِ فراق مین تحمل نہین رہتا ہی دریا سرشک جدائی نورِ دیدہ چشم محبت سی بہتا ہی باوجودِ امیدِ ملاقات اور سامانِ حفظِ آفات اونکو سمجہاتی ہین ہرچند علاماتِ ظاہر مین سفر سی فایدہ ہوتا ہی دوری نہین لاتی ہین قربانِ حوصلہ صبرِ امام حسین علیہ السلام کہ آنکہونکی رو برو اسبابِ مرگِ علی اکبر نظر آتا تھا اٹھارہ برس کا پالا ہوا لہو کی ندی مین ڈوبنی کو قدم بڑہاتا تھا فَاَذِنَ لَهٗ شاہِ شہیدنی معرکۂ امتحان مین قربانی فرزند کا صدمہ اوٹھایا بمانندِ حضرت خلیل کار تسلیم ورضا کو رگِ جان پر پہیرا علی اکبر پدرِ مضطر سی وداعی وداع کی گلی مل کر روتی ہوی سرکٹانی کو طرفِ رزمگاہ چلی ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ نَظَرَ اٰيِسٍ مِنْهُ وَاَرْخَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ عَيْنَيْهِ فبکی امام حسین علیہ السلام او سوقت زندگی سی مایوس نظرِ حسرت سی جانب لختِ جگر دیکھتی تہی دل اوڑا جوشِ محبت مین آنسو نکلی داڑہی مبارک تر ہوی وَرَفَعَ سَبَّابَتَهٗ نَحْوَ السَّمَاءِ فرط قلق نی وسعتِ صبر و تحمل کو بیتاب کر دیا انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اوٹھاکی اشارہ کیا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عرض کی خداوندا

ودعاهم رسول الله صلى الله عليه وآله الى الاسلام فآمنوا فرجعوا الى النجاشي وفي حديث جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وآله صلى على اصحمة النجاشي

الفصل الخامس في ذكر ما لقي رسول الله صلى الله عليه وآله من اذى المشركين و

قريش قال حدثت ... اسلام حمزة بن عبد المطلب ... رسول الله صلى الله عليه وآله ... قريش في اذى رسول الله عليه عمه ابا لهب ... وكان اشد الناس عليه والذات يوم رسول الله صلى الله عليه وآله في الحجر فبعثوا الى سلا الشاة فالقوه على رسول الله صلى الله عليه وآله فاغتم رسول الله من ذلك فجاء الى ابي طالب رضي الله عنه فقال يا عم كيف حسبي فيكم قال وما ذاك يا ابن اخي قال ان قريشا القوا على السلا فقال لحمزة خذ السيف وكانت قريش جالسة في المسجد فجاء ابو طالب ومعه السيف ... السلا على سبالهم ثم التفت الى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا ابن اخي هذا حسبك فينا وفي كتاب ...

٥٢٩

اوئیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

گواہ رہنا کہ تو دیکھتا ہی اس قوم کی جفا کا صدمہ جو ہمپر گذرتا ہی فقد برز الیہم غلام اشبہ الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک اہل کوفہ کا جو ربیہ سنتا ہی نا چار ان بی شہر بوشی لڑنی کو جاتا ہی ایسا جوان رعنا کہ ساری دنیا مین تیری نبی کا شبیہ بنا ہی صورت اور سیرت و رفتار اور گفتار خلق اور خلق مین مثال خیر الوری ہی کنا اذا اشتقنا الی نبیک نظرنا الی وجہہ ہم تیری پیغمبر کی مشتاق زیارت ہوتی تہی علی اکبر کی چہرہ نورانی اور جمال شہرہ آفاق کو دیکہتی تہی اللہم امنعہم برکات الارض وفرقہم تفریقا خداوندا برکات زمین کو اس گروہ کی درمیان سی اوٹہالی اور آپسمین انکی جماعت پر شقاوت کو متفرق بنادی فانہم دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا ویقاتلونا تا بجنگ کہ اس طایفہ جفا کار نی ہماری بلانی کو قاصد اور نامی بہیجی طلب ہدایت مین پی درپی نصرت و یاری کی وعدی کئی اپنا وطن چہوڑکی جو اس ملک مین ہم آئی تو سب دشمن ہوگئی قتل کرنی کو ہماری ہجوم لائی اور جہانداری سی ہاتہہ اوٹہایا دانہ پانی بند کیا سادات کا لہو بہایا ثم صاح الحسین بعمر بن سعد مالک قطع اللہ رحمک ولا بارک فی امرک پہر حضرت نی آواز بلند سی ابن سعد کو پکارا حجت خدا نی اوس مشرک سی ارشاد کیا ای عمر تیرا ہی شرم اور منکر خدا ہی تو مجہہ غریب کی سی کیا چاہتا ہی پروردگار تیری نسل کو قطع کری اور مقصد و مراد مین تجہی برکت نہ دی + وسلط علیک من یذبحک بعدی علی فراشک تیری اوپر اوسکا غلبہ ہو جو انتقام خون سی ہماری ذبح کری تجہی رخت خواب مین گردن ماری کما قطعت رحمی ولم تحفظ قرابتی من رسول اللہ جیسا تونی میری عزیز و اقربا کو پامال کیا اور قرابت کو میری ساتہہ رسول خدا کی بہلادیا قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ فرزندان یعقوب کا جب ارادہ ہوا ہی کہ یوسف کو باپ کی دامن الفت مین چہڑا کی اپنی برادر کو آغوش محبت سی پدر کی دور کرین آپسمین مشورہ کرکی

عن ابي داود عن شعبة عن ابي اسحاق عن عمرو بن ميمون يحدث عن عبد الله قال بينا رسول الله صلى الله عليه وآله ساجد وحوله اناس من قريش وثم سلا بعير فقالوا من ياخذ سلا هذا الجزور او هذا البعير فيقذفه على ظهره فجاء عقبة بن ابي معيط فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وآله وجاءت فاطمة عليها السلام فاخذته من ظهر النبي صلى الله عليه وآله ودعت على من صنع ذلك قال عبد الله فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله دعا عليهم الا يومئذ فقال اللهم عليك الملأ من قريش اللهم عليك ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة

واخبرنا الحافظ اخبرنا ابوبكر الفقيه اخبرنا بشر بن موسی قال حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا بیان بن بشر و اسماعیل بن ابی خالد انهما سمعا قیسا یقول سمعنا خبابا یقول اتیت رسول الله صلی الله علیه و اله وهو متوسد بردة فی ظل الکعبة وقد لقینا من المشرکین شدة شدیدة فقلت یا رسول الله الا تدعو الله لنا فقعد وهو محمر وجهه ثم قال ان کان من کان قبلکم لیمشط احدهم بامشاط الحدید مادون عظمه من لحم او عصب ما یصرفه ذلک عن دینه ویوضع المنشار علی مفرق راسه فیشق باثنین ما یصرفه ذلک عن دینه ولیتمن الله هذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الا الله عز وجل والذئب علی غنمه

یبلغ به النبی اخرجه البخاری فی الصحیح قال ابن خلف کان رجلا بادنا فتقطع قبل ان ... او قال فی بئر غیر ان امیة بن خلف او ابی ولقد رایتهم قتلوا یوم بدر والقوا فی القلیب او ابی بن خلف شک شعبة قال عبد الله ربیعة وعتبة بن ابی معیط وامیة بن خلف

روی البخاری فی الصحیح من الحمیدی قال ... اخرجاه من وجه اخر عن اسمعیل ... حدثنا الحافظ باسناده عن هشام بن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه و اله مر بعمار و اهله وهم یعذبون فی الله فقال ابشروا ال عمار فان موعدکم الجنة واخبرنا ابن بشران العدل باسناده من مجاهد قال اول شهید کان فی الاسلام ام عمار سمیة طعنها ابوجهل بحربة فی قلبها ... روی علی بن ابراهیم باسناده قال کان ... بنی هاشم ... رسول الله صلی الله علیه و اله ...

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

زبانِ عجز و نیاز سے خدمتِ یعقوبؑ مین کہا اندنون صحرای کنعان مین لالہ وریحان پہولی ہین سبزہ و آبِ روان کی عجب لطف ہو رہی ہین ہم چاہتی ہین سیر و تماشی کو ایک دن جائین اگر یوسفؑ کو بہی رخصت دو تو ساتھ پہر لائین حضرتِ اسرائیل کو طاقتِ فراقِ ایک ساعت تہی نظارۂ مرغزار و گلگشت کی ہرگز اجازت ندی اخوانِ یوسفؑ نی پدرِ بزرگوار سے مبالغہ و اہتمام کیا یہان تک کہ دل اونکا تہوڑی دیر کی جدائی مین راضی ہوا یوسفؑ ہمراہِ برادران خورد و نوش کا سامان لیکی عزت مین سوار ہوے گہرسی شاد و مان طرفِ سیرگاہ اور لالہ زار چلی جنابِ یعقوبؑ نی فرطِ محبت سے رفاقتِ خلف مین بہت راہ طی کی شجرۃ الوداع تک جا کی پسر کو رخصتِ سفر دی ہنگامِ مشایعت ہر قدم پہ بیقرار ہوتی تہی دردِ فراق سے گلی لگا کی زار و قطار گہری روتی تہی اہلِ جای فکر و تصور ہی اور بنظرِ غور مقامِ تحسر ہی حضرتِ یعقوبؑ پیغمبرِ خدا علم نبوت سے جانتی تہی کہ یوسفؑ زندہ رہینگی اس وقت جاتی ہین تہوڑی مدت مین خوشی اور عزت سے ملینگی ظاہر مین کوئی اندیشہ از تنہا اندک صدمۂ مفارقت اتنا ناگوار ہوا فریاد و فغان ہی سرگذشتِ امام حسین علیہ السلام اور وداعِ علی اکبر سی زندگی وبالِ جان ہی اوس مصیبت کی ساعت خبر سے کیا حال ہوگا پدر کا جدائی پسر سے کسقدر ملال رہا پسر کو تنہائی پہ رسی دہ بہوک پیاس مین تلوار و تیر و نیزہ کہانی کو جاتا انکو چارون طرف پسر کا سامانِ موت نظر آتا + فَتَقَدَّمَ اِلَی نَحْوِ الْقَوْمِ راوی کہتا ہی علی اکبر میدانِ رزمگاہ کو روانہ ہوئی مانندِ آفتابِ نصفُ النّہار عرصۂ نبرد مین جلوہ افزا ہی وَھُوَ یَرْتَجِزُ وَ یَقُوْلُ اس عبارت کو رجز مین انشا فرمایا اپنا کلام رعب انگن اعدا کو سنایا + اَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ نَحْنُ وَ بَیْتِ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ مین علی اکبر ہون فرزندِ حسین بن علی علیہما السلام جو مقربِ بی نیاز ہین بخدای کعبہ قرابتِ پیغمبر سی ہم سرفراز ہین وَاللّٰہِ لَا یَحْکُمُ فِیْنَا ابْنُ الدَّعِیِّ اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰی یَنْثَنِیْ قسم اللہ کی ہمارا اولادِ زنا حکومت نہین کر سکتا

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ السلام

مین قتل کرو نکا تمکو جنگ دو ہرا ہو جاوی سیراب ہالا فقاتل قتالا شدیدا و قتل جمعا
کثیرا سطوت اور دبدبہ دلاوری سی شور مچا دیا ہیبت تیغ حیدری سی بہادروں کا دم بند کیا
فلم یزل یقاتل حتی ضج الناس من کثرۃ من قتل منہم یکہ و تنہا غازی نی پی در پی ان
کا فرون پر حملہ کئی بہت پیادہ اور سوار میمنہ او میسرہ کی جان سی ماری کثرت قتال سی وہ
پر جفا تنگ آیا ہر سمت میدان مین شور الامان اور مرحبا بلند ہوا و روی انہ قتل
علی عطشہ مائۃ وعشرین رجلا روایت مین وارد ہی کہ باوجود کثرت سپاہ او ضعف
غلبہ پیاس کی عرصہ نبرد کو گلرنگ بنایا اوس شیر بیشہ وحدت اور نہنگ بحر جلادت نی
ایکسو بیس نابکار کو نار مین پہنچایا ثم رجع الی ابیہ وقد غارت عیناہ فی ام راسہ
وتقلصت شفتاہ کوشش حرب مین علی اکبر شدت تشنگی سی بیتاب ہوی باپ کی
خدمت مین میدان جنگ سی باصد شتاب پہری حرارت جگر سی آنکہین حلقہ ن مین بیٹہی
ہین گرد و غبار مین عنبرین لفین اٹی تہین پانی بی ابی سی لبہای خشک پڑائی ہوی گرمی آفتاب کی شدت سی
رخسار سولای ہوی وقد اصابتہ جراحات کثیرۃ فرق سی پیرون تک زخم کاری لگی تہی
گریبان کہلا عمامہ کی پیچ کہلی تہی جسم کی ہتی ہوی سر تا پا لال ہوری جراحات سی تن خستہ تہی بدن
صدہا تیر سینہ اور بازو وہین دو ساتہی مرکب کی اعضا بہی نیزہ و تیغ سی فگار تہی مظلوم کربلا نی
جب پیاری فرزند کو اس حال تباہ مین دیکہا اونی جوش مارا چشم سی دریای سرشک بہا بیرون
ہجوم نالہ و آہ دنیا نظرون مین سیاہ ہوئی غضب الفت سی ولمین صدمہ پڑا جان کو یارای قرار نہ رہا اندوہ
زہا جس شیر نی اکبر پسر کی درد والم کو دیکہا ہوگا وہ جانتا ہی ماجرا کیا گذرا کو دکا پالا ہر نگاہ کہی گود کا
نظر آہی تو البتہ او سپر یہ سبب کہلا ہی کیسا ہوتا ہی دست شوق پہیلا کی پاس بلا یا زینت آغوش کیا
سینہ سی لگایا فقال یا بنی العطش قد قتلنی وثقل الحدید قد اجہدنی فہل الی شربۃ من ماء

اونسیوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

فرزندِ ساقی کوثر سے کہا اے پدر مجھے غلبۂ پیاس نے قرینِ ہلاکت کیا + لوہے کے ہتیار کا بوجہ تنِ مجروح پر بھاری ہے گرمی کی شدت سے جان کو دشواری ہے + فَهَلْ اِلیٰ شَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ مِنْ سَبِيلٍ اَتَقَوّیٰ بِهَا عَلَى الْاَعْدَاءِ اگر مجھے ایک جام آب کہیں سے میسر آتا تو اوسکے پینے سے تسکینِ عطش اور قوتِ جہادِ اعدا پاتا + فَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ وَاغَوْثَاهُ امام حسین علیہ السلام نے حبِ فرزندِ دلبند کا یہ کلام جگر خراش سنا حسرت و یاس مین حالِ پُر ملال پر علی اکبر کے رو دیا + ناچار ہو کے فرمایا + وا اے غریبی اور بیمددگاری ہاے تیری بیکسی اور جینے کی دشواری + یَا بُنَیَّ یَعِزُّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ وَعَلَيَّ اَنْ تَدْعُوَهُمْ فَلَا يُجِيبُوكَ وَتَسْتَغِيثُ بِهِمْ فَلَا يُغِيثُوكَ اے جانِ پدر بہت ناگوار ہے مجھے + اور محمد و علی پر کہ تو اونسے استغاثہ کرے اور بیکس کون ہے تیری مراد پوری نہو سکی پیاسا ہو کا او پیاسا تیاہے یَا بُنَیَّ هَاتِ لِسَانَكَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ فَمَصَّهُ اے بیٹا اپنی زبان منہہ مین دے شاید اوسکی سوزِ عطش کچہہ کم ہوے پس فرزند نازپروردِ مستمند کو نزدیک بلا یا گلے سے لگایا اوسکی لسان کو اپنی دہان مین لیکے چوسا چارون طرف پہرایا بعض ناقل کی بیان مین منا حال سنا ہے کہ اوسوقت علی اکبر نے آہ کا نعرہ مارا بیتاب ہو کے افسوس کیا ہے باپ سے کہا اے آقا شدتِ تشنگی اور گرمی کا صدمہ تمپر سوا ہے کہ دہان آپکا اور لبِ مبارک مجہہ سے زیادہ سوکہا ہے پس دیرتک پدر اور پسر حسرت سے روتے رہے نالش امتِ تکین مین جان کہوتی تہے وَدَفَعَ اِلَيْهِ خَاتَمَهُ وَقَالَ اَمْسِكْهُ فِي فِيكَ ناچار سلیمانِ کربلا نے نالان اور گریان انگشتری اپنی اوتاری اور شبیہ خاتم انبیا علی اکبر کے منہہ مین دے کہا جان بابا اسکو چوسو بلکہ سوزِ عطش کو تہوڑی تخفیف ہو وَارْجِعْ اِلىٰ قِتَالِ عَدُوِّكَ فَاِنِّي اَرْجُوْ اَنَّكَ لَا تُمْسِي حَتّٰى يَسْقِيَكَ جَدُّكَ بِكَاسِهِ الْاَوْفىٰ جہادِ اعدا کو پہر جا دو دم تیغ سے جدولِ خون بہا و اسیطرح خدا سے امید ہے کہ تم جاکے نا شام بھی نہین دیکہو گے کہ تم جاکے نانا سوے کی ہاتہہ سے جامِ آب سرد ہو کی شَرْبَةً لَا تَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا وہ گوارا

بلا انزال الليل كله ويوكل ولده ذلك

اخيه به يحرسونه بالنهار واما بنوهم الى ... بمكة الا حين

وكان من دخل من العرب مكة ... من بني هاشم شيئا ومن باع

ان يبيعوا من بني هاشم شيئا ان ينهبوا ماله وكان ابو جهل

والعاص بن وائل والنضر بن الحارث

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

پانی کہ پھر کبھی پیاسی نہوگی ابداً لذت شیرینی اوسکی نہ بہوگی فَرَجَعَ اِلَی الْقِتَالِ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ

حَتّٰی قَتَلَ تَمَامَ الْمِأتَیْنِ علی اکبر نی دوبارہ پدر مظلوم کی ہاتہونکو بوسہ دیکر وقل اور نالان عرصہ

کارزار کو پہونچی ساری لشکر سی دلیرانہ لڑتی رہی تا کہ اسی نامرد بقیہ دوسو بہی مارے چار طرف سے

میمنہ اور میسرہ کو برہم کیا سوار اور پیدل کی صف کو دم نہ لینی دیا وَجَعَلَ یَکُرُّ کَرَّۃً بَعْدَ

کَرَّۃٍ مثیرہ اسد اسد فوج گمراہ پر حملہ پی درپی کرتی تہی بمثال شیر گرسنہ ابنوہ روباہ سی لڑتی تہی

ہر سمت کی مخالفت نزدیک و دور سی وار لگاتی جسم فگار کو علی اکبر کی چور نک بناتی حَتّٰی رَمٰی

بِسَہْمٍ فَوَقَعَ فِیْ حَلْقِہٖ فَخَرَقَہٗ اوس حالت میں ایک تیر جفا آیا گردن پر لگا کہ صدمہ پیکان سے

حلق ٹکڑی ہوا گوشت پہٹ گیا وَاَقْبَلَ یَتَقَلَّبُ فِیْ دَمِہٖ وہ شاہزادہ پچہاڑ کہا کی خانۂ زین

سی زمین پر گرا مانند مرغ نیم بسمل اپنی بدن کی لہو اور خاک میں لوٹتا رہا ثُمَّ نَادٰی یَا اَبَتَاہُ ھٰذَا

جَدِّیْ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ آواز جانگداز سی پکار کی کہا ای بابا راہ خدا میں ہمارا تو کام تمام ہوا

نانا رسول خدا یہانپر تشریف رکہتی ہیں تمکو پیام شوق اور سلام وتحیت کہتی ہیں وَیَقُوْلُ

عَجِّلْ بِالْقُدُوْمِ عَلَیْنَا فرماتی ہیں ہماری طرف جلدی قدم رنجہ فرماؤ اسگہڑی انتظار میں کہڑا ہوں

پاس آجاؤ وَشَہَقَ شَہْقَۃً فَارَقَ الدُّنْیَا فَمَاتَ پس علی اکبر نی ٹہنڈی سانس بہری

اور مرتی دم آخری وقت میں ہچکی لی خاک وخون میں ہاتہ پانو پہیلا دیی دنیا سی پر حسرت وارمان

گذر گئی وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی ثُمَّ ضَرَبَہٗ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّۃَ الْعَبْدِیُّ عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِہٖ

فَضَرَبَہٗ صَرَعَہٗ اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ بدن علی اکبر ہرگاہ وفور جراحات سے

چور ہوا ہی ناگاہ منقذ ابن مرہ عبدی نی تلوار سر تاجدار پر لگائی کہ اوسکی ضرب سی غش آیا قاش

زین پر شاہزادی نی گردن جہکائی وَضَرَبَہُ النَّاسُ بِاَسْیَافِہِمْ چار سمت کی راہیں گہیر لیں یعنی

تمام لشکر نی مارے بدن نازنین کی ٹکڑی ہوئی زخموں سی لہو کی پرنالی بہی ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَہٗ

اوسیویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

فَاحتَمَلَهُ الفَرَسُ اِلٰی عَسکَرِ الاَعدَاءِ علی اکبر نی ہاتھونکو رہوار کی گل مین حمایل کیا گھوڑا سپاہ
دشمن کیطرف لیکی سوار کو بہاگا اسید نجات پر ہر جانب وہ حیوان جاتا تھا کسی صورت راہ مفر
اور بچاو نہین پاتا تھا وَقَطَعُوا بِسُیُوفِهِم اِرْبًا اِرْبًا واویلا اوس جسم صد پاش پر ہر ایک
سوار اور پیادہ وار لگاتا یہانتک کہ جسد مطہر کو پارہ پارہ کر ڈالا فَلَمَّا بَلَغَتِ الرُّوحُ
التَّرَاقِی قَالَ رَافِعًا صَوتَهُ جبکہ وہ پیکرِ ناز پرورد نہ رہا اور اوس گل از ہم جدا ہوا بہنی سی لہو کی
زمین پر پارای قرار نہ رہا قریب موت جان ناتوان حلقوم تک پہنچی بفریاد رس شہید اکو پکار کے
علی اکبر نی ندا دی یَا اَبَتَاهُ هٰذَا جَدِّی رَسُولُ اللّٰهِ قَد سَقَانِی بِکَاسِهِ الاَوفٰی شَربَةً
لَا اَظمَاءُ بَعدَهَا اَبَدًا بابا ای پدر مین جان دیکر شہید ہوا سر کٹا کی راہ خدا مین قربانی ہوا یہان جلدی
آکی میری خبر لو یا جدای فرزند کو رقت سی دیکہو نانا رسول خدا بالین پر ابہی آئی ہین ایک جام
آب خوشگوار ہاتہہ مین لائی ہین مجہی ایسا سرد پانی پلایا کہ پہر کبہی پیاسا نہو نگا وَهُوَ یَقُولُ العَجَلَ
العَجَلَ فَاِنَّ لَکَ کَاسًا تَشرَبُهَا السَّاعَةَ پیغمبر فرماتی ہین جلدی جلدی
آپ آئی تمہاری واسطی کٹورا بہر ارکہاہی بیکی پاس بجہائی فَصَاحَ الحُسَینُ وَقَالَ قَتَلَ اللّٰهُ
قَومًا قَتَلُوکَ جبکہ امام حسین علیہ السلام نی صدای غم افزای علی اکبر سنی دل پر درد سی آہ سرد
کہینچی جگر مین الم کی برچہی لگی فرمایا اللہ قتل کری اونکو جن ظالمون نی ستم سی مار اتجہکو مَا اَجرَاَهُم
عَلَی الرَّحمٰنِ وَعَلٰی رَسُولِهِ وَعَلَی انتِهَاکِ حُرمَةِ الرَّسُولِ یا علی بہت ناگوار اور دشوار
گذری تیری موت اوپر خدا و محمد مصطفی کی افسوس ہی اوپر ہتک حرمت رسول کی اور بربادی پر
عترت بتول کی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنیَا بَعدَکَ العَفَا ای فرزند بعد تیری مرجانی کی مین زندگی
نہین چاہتا ہون اور سب دنیا کو تلخ و بی مزہ جانتا ہون فَلَمَّا رَاٰهُ الحُسَینُ حَمَلَ عَلَی
المُشرِکِینَ حَتّٰی فَرَّقَهُم عَنهُ پس امام مظلوم بیتاب ہو کی میدان کارزار کو دوڑی بہ حال

بالوی محمد ولما نظاعن دونه ونناضل حتی نصرع دونه ونذهل عن ابنائنا والحلائل ٭ لعمری لقد کلفت وجدا باحمد واحببته حب الحبیب المواصل ٭ وجدت بنفسی دونه وحمیته ودارت عنه بالذری والکلاکل ٭ فلا زال للدنیا جمالا لاهلها وشینا لمن عاداه وزین المحافل ٭ حلیما رشیدا حازما غیر طائش یوالی اله الحق لیس بماحل ٭ وایده رب العباد بنصره واظهر دینا حقه غیر باطل ٭ هدنه فی نعمة وفواضل ٭ کذبتم وبیت الله یطوف به الهلاک من ال هاشم فهم ٭ بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل ٭ یقول الاباطل وابیض یستسقی الغمام ٭ ان ابننا لا مکذب لدینا ولا یعنی ٭ وقد قطعوا کل العری والوسائل المعقلوا

فلما سمعوا هذه القصیدة ایسوا وکان ابو العاص بن الربیع وهو ختن رسول الله صلی الله علیه واله ... وعمی ابو ... البعیر بالجمل ... لیلا فیاتی باب الشعب فیا کله ... فوصل ... ثم یقول ... فیابی الشعب ... رسول الله صلی الله علیه واله ... لقد کان یعمل ابو العاص ... فاحمد ... صهره ... فی الشعب ... العرب ... ولما اتی رسول الله صلی الله علیه واله ... علی الشعب ... سنین بعث الله ... علی ... الصحیفة القاطعة ... فاکلت ... ما کان فیها من قطعیة رحم وظلم وجور وترکت اسم الله تعالی ونزل جبرئیل علیه السلام علی رسول الله صلی الله علیه واله فاخبره بذلک فاخبر رسول الله صلی الله علیه واله ابا طالب فقام ابو طالب ... حتی دخل المسجد ... وقریش ... مجتمعون فیه فلما بصروا به ... الامر ... قالوا قد ضجر ابو طالب ... جاء ... ان یسلم الیهم ... ابن اخیه ... فلما ... نفسه ... منه ثم ...

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

شیر غضبناک لشکرین پر حملہ آور ہوئی ضرب تیغ سی مارکی سوار و پیادہ کو عرصۂ نبرد سی ہٹایا پھر جا بہ
یعقوب کربلائی ڈہونڈکی اپنی یوسف کو چاہِ بلا مین پایا اوس جوانِ رعنا کا سید الشہدائی عجب
حالِ تباہ دیکھا کسی باپ نی دنیا مین ایسا برا نقشہ بیٹی کا ملاحظہ نہین کیا ہوگا باپ کا پیارا سینہ آباد تکا
ستارا زمین نشیب مین بکسی و تنہا پڑاہی گھوڑا بالین پر اپنی سوار کی نالہ کرتا اشکبار کھڑاہی بدن انور
تلوار اور نیزۂ جفاسی سراپا کٹاہی مثال گوسفند قربانی خاکپر لوٹتاہی جان دینی کو زمین پر پٹاہی
رگڑتی ہین سکراتِ موت مین ہچکیان لیکی سسکتی ہین پہرہ ڈگرگی ہواہی سارا چہرہ خون مین چھپاہی
آنکھین بند سینہ کہلاہی برچہی کا پہل سینی کی پار نکلاہی ثُمَّ قَالَ یَعْرُجُ عَلَیَّ اَبَتَاهُ اَنْ یَسْتَغِیْثَ
فَلَا یُغِیْثُ امام حسین روتی ہوئی اوتری سرہانی فرزند کی زمین پر بیٹہی سر اوٹہاکی رخسار
پونچہا چہاتی سی لگاکی ارشاد کیا تیری پدر پرحسرت کرو اندوہ گری کہ تو مدد کو بلائی اور درد فریاد کو پہنچی
اگرا جابت بہی کری تو کچہ نفع نہوسکی یا بُنَیَّ کَیْفَ رَأَیْتَ مَصْرَعَكَ اے جان پدر شربت مرگ چاکہ
گذرا کیا اپنی مقتل کو کسطرح دیکہا فَقَالَ خَیْرَ مَقْتَلٍ وَخَیْرَ مَصْرَعٍ عرض کی راحت کو پہنچی
پہنچا سعادت شہادت کی خاکپر گرنی اور گردن کٹنی مین اچہا پایا هٰذَا جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَتَاهُ
سَقَانِیْ وَهُوَ یَقُوْلُ عَجِّلْ اِلَیْنَا یَا حَبِیْبِیْ یَا عَلِیُّ فَقَدْ كُنَّا مُشْتَاقِیْنَ اِلَیْكَ میری نانا
رسول خدا ابہی سرپر کھڑی ہین مجھ پانی پلاکی یہ کہتی ہین یا علی جلدی میری پاس آو تمہاری مشتاق
ہین کل ہمی لگ جاو اوسی مظلوم نی سبب تقریر تمام کی قدم پر اپنی پدر بزرگوار کی جان دی سید الشہداء
تنہا مشکل سی لاش پسر کو اوٹہا یا وہ بدن خاک و خون بہرا ہوا لاش کو دہین لیکی گھوڑی پر ڈالکی جا
اہلبیت لائی زمین پر لٹاکی بیٹہ کی حسرت بہائی وَاَقْبَلَ بِفِتْیَانِهٖ وَقَالَ احْمِلُوْا اَخَاكُمْ فَحَمَلُوْهُ
مِنْ مَصْرَعِهٖ فَجَاؤُوْا بِهٖ حَتّٰی وَضَعُوْهُ عِنْدَ الْفُسْطَاطِ الَّذِیْ كَانُوْا یُقَاتِلُوْنَ اَمَامَهٗ
روایت ثانی مین ذکر آیاہی کہ سید الشہدائی والی اہلبیت کو فرمایا اب اوٹہا لائی بہائی کو بہیجا

فقاموا اليه وعظموه وقالوا يا ابا طالب قد علمنا انك اردت مواصلتنا والرجوع الى جماعتنا وان تسلم ابن اخيك الينا قال والله ما جئت لهذا ولكن ابن اخي اخبرني ولم يكذبني ان الله قد اخبره انه بعث على صحيفتكم القاطعة دابة الارض فلحست جميع ما فيها وتركت اسم الله فابعثوا الى صحيفتكم فان كان حقا فاتقوا الله وارجعوا عما انتم عليه من الظلم والقطيعة للرحم وان كان باطلا دفعته اليكم فان شئتم قتلتموه وان شئتم استحييتموه فبعثوا الى الصحيفة فانزلوها من الكعبة وعليها اربعون خاتما فلما اتوا بها نظر كل رجل منهم الى خاتمه ثم فكوها فاذا ليس فيها حرف واحد الا باسمك اللهم فقال لهم ابو طالب يا قوم اتقوا الله وكفوا عما انتم عليه فتفرق القوم ولم يتكلم احد ورجع ابو طالب الى الشعب وقال في ذلك قصيدة

٥٤٥

الشعب وفيها قد كان في امر الصحيفة عبرة متى ما يخبر غائب القوم يعجب محا الله عنها كفرهم وعقوقهم وما نقموا من ناطق الحق معرب واصبح ما قالوا من الامر باطلا ومن يختلق ما ليس بالحق يكذب وامسى ابن عبد الله فينا مصدقا على سخط من قومنا غير معتب فلا تحسبونا مسلمين محمدا لذي عزة منا ولا متعرب ستمنعه منا يد هاشمية مركبها في الناس خير مركب وقال عند ذلك نفر من بني عبد مناف وبني قصي ورجال من قريش ولدتهم نساء بني هاشم منهم مطعم بن عدي بن عامر بن لؤي وكان شيخا كبيرا كثير المال والولد وابو البختري بن هاشم وزهير بن ابي امية المخزومي في رجال من اشرافهم نحن براء مما في هذه الصحيفة وقال ابو جهل

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ اور بیقراری زینب خاتون لاشس پہ

پس ہاتھوں پر لیا وہ جنازہ دروازۂ خیمہ تک پہنچی روبرو لڑتی تہی وہان رکھہ دیا قال حمید بن
مسلم فکانی انظر الی امرأۃ خرجت مسرعۃ کانہا الشمس الطالعۃ حمید ابن مسلم
کہتا ہی کہ یادہ ماجرا میری نگاہ میں پہر رہا ہی اوسی وقت خیام امام حسین علیہ السلام میں شور ماتم برپا ہوا
شدت غم و الم سی اہل حرم کو ہوش نہ رہا دروازہ بیت الشرف کا پردہ اوٹہا عرصہ نگاہ میں انبوہ اندوہ
بیٹہا ایک بی بی مثال آفتاب بیچ سراپردہ سی شتابان باہر آئی ہمرہ سینہ بیٹا کی لاش علی اکبر پر دوڑی
چہاتی سی لگائی تنادی بالویل والثبور وھو تقول یا حبیباہ و یا ثمرۃ فؤاداہ یا
نور عیناہ زمین میں پچہاڑیں کہاتی تہی درد جگر سی فریاد و زاری کرتی تہی اوسے وہ بی بی
روکر کہتی کہ تاب نظارہ نہیں ہی واویلاہ واحسرتا ای نور دیدہ ای ثمر دل رسیدہ ای میری جان کی پیاری
بانو کی راج دلاری ہای یہ تیری نوجوانی افسوس پیاسا تشنہ دہانی شبیہ رسول الثقلین خاک میں ملی ابن حسین کی
صورت تیاسی چلی فسئلت عنہا فقیل ہی زینب بنت علی ابن ابیطالب راوی کہتا
ہی اوس بی بی کی فرط محبت سی تعجب ہوا ہمراہیوں سی اپنی اوسکی نام اور نسب کو پوچہا کسی نی کہا یہ
دختر علی ابن ابی طالب ہی جو عزای علی اکبر میں درد و الم اسپر غالب ہی وجاءت وانکبت علیہ
وہ غمزدہ پہر اور آگی بڑہی برادر زادی کی لاش پر گر پڑیں خاک و خون بہری منہہ سی منہہ ملتی ہیں سینہ
اوسکی چہاتی دلتی فریاد و زاری میں کچھ نہ تہی پردی کی فکر نہ ہی اسقدر محو شور و شین تہی فجاء
الحسین فاخذ بیدہا فردھا الی الفسطاط اس مصیبت امام حسین علیہ السلام کی آنسو بکل ای
خاتون محزون کی پاس تسکین کو تشریف لائی بہن کو ہاتہہ پکڑ کی اوٹہایا تسلی دی خیمہ میں پہر بہیجا کی
بٹہایا بعضی روایت میں زبان حال سی سنا ہی علمای روضہ خوان نی بہی بیان کیا ہی ام لیلی کہ
علی اکبر نی جب لاش پسر خون میں تر دیکہی شدت نالہ و افغان سی بیتاب ہو کی زمین پر گری ہیں عورات
اہلبیت نی اوسکی گرد حلقہ ماتم باندہا جوش رقت سی گریبان صبر و طاقت کو پارہ کیا کوئی کہتی تہی

وهو یجود بنفسه فقال یا عم ربیت صغیراً
و نصرت کبیراً و کفلت یتیماً فجزاک الله عنی
خیراً اعطنی کلمۃ اشفع لک بها عند ربی فقال
یا ابن اخی لولا انی اخاف ان یعیروا بعدی
لاقررت عینک ثم مات و قالوا انه لم
یخرج من الدنیا حتی اعطی رسول الله صلی الله
علیه واله الرضا وفی کتاب دلائل النبوۃ
عن ابن عباس قال لما ثقل ابو طالب رض
رای یحرک شفتیه فاصغی الیه العباس یستمع
قوله فرفع العباس راسه عنه وقال یا رسول
الله قد والله قال الکلمۃ التی سألته ایاها
٥٤٦

دلائل النبوة عن الزهري قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يعرض نفسه على قبائل العرب في كل موسم ويكلم كل شريف قوم لا يسألهم مع ذلك الا ان يأووه ويمنعوه ويقول لا اكره احدا منكم على شيء من رضي منكم بالذي ادعوه اليه فذاك ومن كره لم اكرهه انما اريد ان تحرزوني مما يراد بي من القتل حتى ابلغ رسالات ربي وحتى يقضي الله عز وجل لي ولمن صحبني بما شاء الله فلم يقبله احد منهم ولم يأت احدا من تلك القبائل الا قالوا قوم الرجل اعلم به اترون ان رجلا يصلحنا وقد افسد قومه ولفظوه ... اشتد البلاء على رسول الله صلى الله عليه وآله ... ثقيف بالطائف ... فوجد ثلاثة نفر منهم ... البلاء وما انتهك منه قومه فقال احدهم انا اسرق استار الكعبة ان كان الله بعثك بشيء قط وقال الآخر اعجز على الله ان يرسل غيرك وقال الآخر والله لا اكلمك بعد مجلسك هذا ابدا والله لئن كنت رسولا لانت اعظم شرفا من ان اكلمك ولئن كنت تكذب على الله لانت شر من ان اكلمك وتهزؤوا به وافشوا في قومهم الذي راجعوه به فقعدوا له على طريقه فلما مر رسول الله صلى الله عليه وآله بين صفيهم كان لا يرفع رجليه ولا يضعهما الا رضخوهما بالحجارة وقد كانوا اعدوها حتى ادموا رجليه فخلص منهم وهما يسيلان الدماء فعمد الى حائط من حوائطهم واستظل في ظل حبلة منه وهو مكروب موجع فاذا في الحائط عتبة بن ربيعة

بیسوین مجلس نقل حبیب ابن مظاہر وصحابہ با وفا وذرۂ احبا و اہل حرم سی وداع سید الشہدا

ہای یہ شالِ پیمبر دنیا سی مٹی کوئی روتی تھی وای اٹھارہ برس کی کمائی دشتِ غربت مین لٹی اصد حیف عروسی کی شادی بھی نہ دیکھی افسوس چاند سی تصویر بیجان اور لہو مین غلطان رہی کہینی جلا کی سنایا فاطمہ کبرا مدینہ مین انتظار کرتی ہوگی وہ بیمارہ دنرات وعدۂ دیدار مین مرتی ہوگی زینب خاتونِ عرب دلبر مین روتی تھی سکینہ محزون برادر کی مصیبت پر جان کہوتی تھی ام کلثوم نی فرطِ اندوہ مین شور نوحہ مچایا الحرم کو نالہ وخروش مین ہوش نہ ہا نظم ماؤ لفہ ماتم سی علی اکبر مقتولِ جفا کی کہرام ہوا خیمہ مین شاہ شہدا کی روتی تھی کہڑی حضرتِ شبیر سی کہہ اور بانوی محزون گری لاش پہ جا کی اوس دشتِ بلا خیز مین فریاد مچی تھی نالون نی کیا حشر بپا عرشِ ہلا کی ناظر یہ عیان ہی کہ مصیبت کی بیان سی دل سینی مین صد چاک ہوی اہلِ عزا کی اب قطع کر د طولِ سخن حرفِ دعا پہ یا رب مین خوشحال ہو حب آلِ عبا کی

بیسوین مجلس حبیب ابن مظاہر و دیگر باوفا صحابیوں اور نقال ذرہ اوس وداع حسین کی مدینہ منورہ حج

مر ہاتھ ہی اوسکی دواجہ مرضِ آدم ہی جو زخم ہی اوسکی واسطی مرہم ہی خبر اسکی نہین کوئی گناہ کا علاج رونا حسین لیکی جب تک دم ہی راجی آنکی قبر پی جو بہتی ہی دنیا کی ورشتی سی جہان دوری ماتم حسین کی عزادار و نکو یہ نالہ شمعِ کا نوری ماتمی انسو یہ مومن کی لیی غازہ ہی شہید کی لحد خلد کا دروازہ ہی داغِ غمِ شاہ سی ہی تربت خوشبو یہ پہول خزان مین بہی تر و تازہ ہی دنیا سی ناموسِ رسولِ حق کی والی نرہی سر پہ زینب کی شاہِ عالی نرہی رومال کو روکی موتیون سی بہر لو تا حشر کی روز ہاتھہ خالی نرہی تمہیدِ بکا ونقلِ صحابۂ با وفا اوس وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا اسانِ خیر الانام کو لازم ہی کہ ایامِ مصیبتِ اہلبیتِ کرام کو آلام و اندوہ مین بسر کرین اور محبانِ شافعِ روزِ قیام پر واجب ہی کہ حکایتِ آغاز و انجامِ شاہِ تشنہ کام کو سنکر نالہ و زاری کریان رہین فضلِ خدا سی مرتبۂ جنت ودِلا جتنا بڑا تمہاری مولا کو عوضِ مصیبت و ابتلا ہاتھہ آیا ہی

ولا يضعهما الا رضخوهما بالحجارة وقد كانوا اعدوها حتى ادموا رجليه فخلص منهم وهما يسيلان الدماء فعمد الى حائط من حوائطهم واستظل في ظل حبلة منه وهو مكروب موجع فاذا في الحائط عتبة بن ربيعة

فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله من اي ارض انت قال من اهل نينوى فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله من مدينة الرجل الصالح يونس بن متى فقال له عداس وما يدريك من يونس بن متى فقال له رسول الله وكان لا يحقر احداً ان يبلغه رسالة ربه انا رسول الله والله تعالى اخبرني خبر يونس بن متى فلما اخبره بما اوحى الله اليه من شان يونس بن متى خر عداس ساجداً لرسول الله صلى الله عليه وآله وجعل يقبل قدميه فلما بصر عتبة وشيبة ما يصنع غلامهما سكتا فلما اتاهما قالا ما شانك سجدت لمحمد وقبلت قدميه ولم نرك فعلته باحد منا قال هذا رجل صالح اخبرني بشيء عرفته من شان رسول الله

وشيبة فلما رآها كره مكانهما لما يعلم من عداوتهما الله ولرسوله فلما رأياه بعثا اليه غلاماً لهما يدعى عداس وهو نصراني من اهل نينوى معه عنب فلما جاءه عداس

بیسویں مجلس شہید بیکا حرم کبریا سی رخصت اور وداع سید الشہدا

ایسا ورد دنیا و آخرت میں کسی صفی اور وصی نی نہیں پایا ہی کیونکہ جو محنت و بلا معرکۂ کربلا میں سید الشہدا پہ گذری ہی ابتدای خلقتِ آدم سی کسی مخلوقِ اعلی و ادنی نی نہیں دیکھی ۔ ابنِ زیاد و یزید نی خصومتِ دیرینہ و کینۂ سینہ سی جو سلوک عترتِ پیغمبر کی ساتھہ کیا ہی اوسکی ایک شمہ کی بیان میں عرصۂ محشر بھی تھوڑا ہی ۔ نانا کا روضہ ماں کی تربت بھائی کی لحد کو ناچار چھوڑنا ۔ پیاری بیٹی فاطمہ بیمار سی دور جدائی میں اشکبار منہہ موڑنا ۔ گرمی کی فصل میں عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر دشت و صحرا کا پھرنا ۔ مدینہ مکہ و ہاں سی عراق تک خوف زدہ پھرا پھرنا ۔ زمینِ دور از آب و آبادی پہ خیمہ کا برپا ہونا ۔ چند روز و شب بچوں کا دہشت سی شور و غل کی گھبرانا ۔ لشکرِ دشمن کا قصدِ ہلاکت سی کربلا میں نرغہ کرنا ۔ عورات حرم کا بھوکا پیاسا آہ سرد بھرنا ۔ زینب و ام کلثوم کا امام حسین علیہ السلام کو بیکس و ناچار دیکھنا گوشوں میں منہہ ڈھانپ کی بیقرار و گریاں بیٹھنا ۔ سید سجاد کا شدتِ بیماری میں غش میں ہونا ۔ اور سراسیمہ اوٹھنا ۔ سکینہ و رقیہ کا خاک پر مچلنا اور غمسی گھٹنا ۔ شبِ شہادت میں ہر ایک انصار کا باہم ملنا ۔ خدا کی عبادت میں رسول کی محبت سی امام کی مدد کو نکلنا ۔ صبحِ عاشورا قاسم و عباس و علی اکبر کا دروازۂ خیمہ پر آنا ۔ آوازِ جانگداز سی پکارکی ماں بہن پھوپھی کو وداع میں گلی لگانا ۔ انہوں کی سامنے شربتِ شمشیر و سنان سی جوانانِ بنی ہاشم کا خاک و خون میں لوٹنا ۔ اہلِ حرم کی روبرو جسم صد چاک فرزند و برادر کا قتلگاہ میں دم توڑنا ۔ بھائی بہنوں کا ہر لاشِ صد پاش سی لپٹ کی رونا اور مصیبت میں مادر و خواہر کا چھاتی پیٹنی جان کھونا ۔ قاسم کا ناشاد و نامراد رن میں گلا کٹنا ۔ زوجۂ امام حسن علیہ السلام کا پسر کی اوپر صفِ ماتم بچھانا ۔ عباس کی شانوں کا تیغِ اعدا سی کٹنا ۔ سرِ اقدس کا گرزِ جفا سی پھٹنا ۔ سقای حرم کا پیاسا نہرِ علقمہ پہ گرنا ۔ امام حسین علیہ السلام کا مرگِ برادر میں کمر پکڑی پھرنا ۔ اٹھارہ برس کی علی اکبر کا اور جانسی پیاری بیٹی بہ سنانِ ظالم جفا کہانی علی اصغر کا پیاس میں غش ہونا ۔ حلق کا اوس ننھی کی تیری سی پہ ڈوبنا ۔ ای حاضرانِ مجلس عزا کون سنگدل ہوگا جو ماجرای کربلا کو سنیگا اور بیکسی سید الشہدا پر

رسول الله صلى الله عليه وآله قال علي بن ابراهيم ... واشتد عليه ... مكة ... فقال له ... رسول الله صلى الله عليه وآله

549

بیسویں مجلس ذکر حبیب بن مظاہر و صحابہ بیوفا اور حسرم سی وداع سید الشہدا

نوحہ و بکا نکریگا اگ مین پڑی وہ جی کہ حسین علیہ السلام کی سوز غم سی جلی خاک مین ملی ایسی آنکھہ جسکا النو
اونکی ماتم مین نکلی پانی مین ڈوبی جو سیراب تشنگی مولا کو بہولی ہوا مین برباد ہوی ہستی جسمین سمایان
عزای امام کا نہ پہیلی نظم لمولفہ ای مومنو اب نالہ وفغاں یاد کرو تم آقا کی مصیبت کو ذرا یاد کرو تم
احمد کا نواسہ اسد اللہ کا پیارا + بیجرم و خطا دشت مین ہی ہی گیا مارا + کٹا سر شبیر کا اور شمشیر و بانی
خنجر کی روانی سی دیا شمر نی پانی + نہرانی جیسی نازسی پالا ہو وہ بیکس + الودہ بخون ریت پہ عریان ہی یہ
اللہ تو خاطر کری ہر آن مین اوسکی + پامال کرین اشقیا میدان مین اوسکی + مروی ہی اَنَّ رَسُولَ
اللّٰہِ کَانَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَۃٍ مَارًّا فِی بَعْضِ الطَّرِیْقِ وَاِذَاھُمْ بِصِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ
الطَّرِیْقِ کتاب مین بحار کی لکہا ہی ایک دن رسولخدا نی رفقای صحابہ کی ساتہہ راہ سی گذرتے پایا
ناگاہ ہجوم اطفال کو اوس طریق مین کہیلتا پایا + فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِنْھُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ
مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَیُلَاطِفُہٗ حضرت اونمین ایک خردسال کی پاس بیٹہی مہربانی سی درمیان
دوچشم کی بوسی لیی ثُمَّ اَقْعَدَہٗ عَلٰی حِجْرِہٖ وَکَانَ یُکْثِرُ تَقْبِیْلَہٗ پہر اوسی اوٹہا کی اپنی گود مین لیا
بہت منہ چوما اور پیار کیا فَسُئِلَ عَنْ عِلَّۃِ ذٰلِکَ رفقا کو اس فعل سی تعجب ہوا باعث کو خیر الوریٰ
پوچہا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذَا الصَّبِیَّ یَوْمًا یَلْعَبُ مَعَ الْحُسَیْنِ
ماینطق عن الہوی نی جواب دیا ایک دن یہی لڑکا حسین کی ساتہہ کہیل رہا تہا وَرَاَیْتُہٗ یَرْفَعُ التُّرَابَ
مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْہِ وَیَمْسَحُ بِہٖ وَجْھَہٗ وَعَیْنَیْہِ دیکہا مینی کہ خاک زیر قدم حسین اوٹہاتا
اور بالعقیدت سی منہہ پر ملتا انکہون مین لگاتا ہی + فَاَنَا اُحِبُّہٗ لِحُبِّہٖ لِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ مین اسلیے
اسی دوست رکہتا ہون کہ حسین کا محب اور مخلص پاتا ہون وَلَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّہٗ یَکُوْنُ
مِنْ اَنْصَارِہٖ فِیْ وَقْعَۃِ کَرْبَلَاءَ جبرئیل ایکدفعہ مجہسی کہا یہ لڑکا واقعہ کربلا مین روز عاشور
سید الشہدا کا ناصر و معین رہیگا + سید پر اپنی جان فدا کریگا وَمِنْ جُمْلَۃِ الْکُوْفَۃِ الْعِبَاد

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ باوفا اور رحم سی وداع سید الشہدا

عَلٰی ذٰلِکَ کَوْنُ مَدْفَنِہٖ فِیْ مَوْضِعٍ مُسْتَقِلٍّ عِنْدَ بَابِ الْاِذْنِ فَاِنَّہٗ یَزُوْرُوْنَ الزَّائِرُ

مَرَّاۃً جَدِیْدَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قرائن بیان سی علما کی ظاہر ہوا کہ وہ صحبی حبیب بن مظاہر تھا اس

جملہ پر دلیل کاشف مکنون ہی کہ وہ فدیہ شبیر در بقعہ ملا ایک مطاف پر جدا مدفون ہی باب اذن پر

جو زائر آتی جاتی ہین اوس قبر کو اول نذر سلام پہنچاتی ہین مِنْ اِکْسِیْرِ الْعِبَادَاتِ اِنَّ حَبِیْبَ

بْنَ مَظَاہِرٍ بَعْدَ الْعِتْرَۃِ النَّبَوِیَّۃِ ہُوَ اَفْضَلُ الْاَصْحَابِ وَالْاَنْصَارِ فَمِمَّا یُعْطِیْ فَضْلَہٗ

وَشَرَفَہٗ مُضَافًا اِلٰی مَا سَبَقَ ہُوَ مَا رُوِیَ کتاب اکسیر العبادات مین مولفہ ملا آقا بندی کی

مرقوم پایا ہی کہ خدا نی حبیب کو مرتبہ فضل و شرف بعد عترت نبویہ ساری صحابہ و انصار سی زیادہ عطا

کیا جیسا کہ روایت مین آیا ہی اِنَّ حَبِیْبَ ابْنِ مَظَاہِرٍ کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ وَاقِفًا فِیْ سُوْقِ

الْکُوْفَۃِ عِنْدَ عَطَّارٍ یَشْتَرِیْ صَبْغًا الْکَرِیْمَتِہٖ ایکدن حبیب ابن مظاہر دوکان عطار پر بازار

کوفہ مین کہڑی تہی واسطہ خضاب محاسن کی لیئی خرید رہی تہی فَمَرَّ عَلَیْہِ مُسْلِمُ بْنُ عَوْسَجَۃَ فَالْتَفَتَ

حَبِیْبُ اِلَیْہِ وَقَالَ یَا اَخِیْ یَا مُسْلِمُ اِنِّیْ اَرٰی اَہْلَ الْکُوْفَۃِ یَجْمَعُوْنَ الْخَیْلَ وَالْاَسْلِحَۃَ

پس اونکی طرف سی مسلم بن عوسجہ گذری حبیب نی پوچہا ای برادر اہل کوفہ لشکر اور اسلحہ فراہم کرتی

ہین کیا سبب ہی فَبَکٰی مُسْلِمُ فَقَالَ یَا حَبِیْبُ اِنَّ اَہْلَ الْکُوْفَۃِ صَمَّمُوْا عَلٰی قِتَالِ ابْنِ بِنْتِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم مسلم رونی لگی اور کہا ای حبیب مردم کوفہ فرزند بنت رسو لخدا کی مارنی پر عازم

ہین فَبَکٰی حَبِیْبُ وَرَمٰی الصَّبْغَ مِنْ یَدِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَصْبَغُ ہٰذِہٖ اِلَّا مِنْ دَمِ مَنْحَرِیْ

دُوْنَ الْحُسَیْنِ اس کلام سی حبیب نی رقت کی وسمہ ہاتہہ سی پہینکدیا اور بولی واللہ اس ریش کو اب

خضاب کرونگا الا اپنی گلی کی لہو سی اور امام حسین علیہ السلام کی روبرو حمایت پر لڑونگا وَلَمَّا وَصَلَ

الْحُسَیْنُ فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلَی الْکُوْفَۃِ اِلٰی اَرْضٍ وَخَیَّمَ فِیْ وَادٍ مِنْہَا وَعَلِمَ بِقَتْلِ ابْنِ عَمِّہٖ مُسْلِمِ

بْنِ عَقِیْلٍ وَاَنَّ اَہْلَ الْکُوْفَۃِ عَلٰی غَدْرٍ جناب امام حسین علیہ السلام ایک منزل قریب کوفہ وارد

طلب الحلف علیہم فقال لہ عتبۃ بعد دارنا من دارکم ولنا شغل لا نتفرغ لشیٔ قال وما شغلکم وانتم فی حرمکم وامنکم قال لہ عتبۃ خرج فینا رجل یدعی انہ رسول اللہ سفہ احلامنا وسب الہتنا وافسد شبابنا وفرق جماعتنا فقال لہ اسعد من ہو منکم قال ابن عبد اللہ بن عبد المطلب من اوسطنا شرفا واعظمنا بیتا وکان اسعد وذکوان وجمیع الاوس والخزرج یسمعون من الیہود الذین کانوا بینہم النضیر وقریظۃ وقینقاع ان ہذا اوان نبی یخرج بمکۃ یکون مہاجرہ بالمدینۃ لنقتلنکم

٥٥٠

تحیۃ اهل الجنۃ السلام علیکم فقال له
اسعد ان عهدک بهذا لقریب الی ما
تدعوا یا محمد قال الی شهادة ان لا اله الا
الله وانی رسول الله وادعوکم الی ان لا تشرکوا
به شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا
اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاهم
ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق
ذلکم وصاکم به لعلکم تعقلون ولا تقربوا مال
الیتیم الا بالتی هی احسن حتی یبلغ اشده
واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا
الا وسعها واذا قلتم فاعدلوا ولو کان
ذا قربی وبعهد الله اوفوا ذلکم وصاکم به
لعلکم تذکرون فلما سمع اسعد هذا قال له اشهد
ان لا اله الا الله وانک رسول الله یا رسول
الله بابی انت وامی انا من اهل یثرب من
الخزرج وبیننا وبین اخوتنا من الاوس

551

دخل فی هذا الامر رجوت ان یتمم الله
لنا امرنا فیک والله یا رسول الله لقد
کنا نسمع من الیهود خبرک ویبشروننا
بمخرجک ویخبروننا بصفتک وارجوا
ان یکون دارنا دار هجرتک عندنا فقد
اعلمنا الیهود ذلک فالحمد لله الذی
ساقنی الیک والله ما جئت الا لنطلب
علی قومنا وقد اتانا الله بافضل ما اتیت
له ثم اقبل علی ذکوان فقال له اسعد
هذا رسول الله الذی کانت الیهود
تبشرنا به وتخبرنا بصفته فهلم فاسلم
فاسلم ذکوان ثم قالا یا رسول الله
ابعث معنا رجلا یعلمنا القرآن
یدعوا الناس الی امره فقال رسول
الله صلی الله علیه وآله لمصعب بن
عمیر وکان فتی حدثا مترفا بین
ابویه یکرمانه ویفضلانه علی

بیسوین مجلس فی ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ بیوفا اور حرم سی وداع الشہدا

ہوی دہشت بلا مین جنہی بہ پاکی قتل برادر عم ابو مسلم بن عقیل اور مکر و فریب اہل کوفہ کی خبر پائی وکان
قد عقد اثنتی عشرة رایۃ ثم امر جمعا بان یحمل کل واحد منهم رایۃ منها
حضرت نی بارہ نشان حسب ترتیب دیکی صحابہ کو بلا کر فرمایا ہر ایک اس علم کو ہاتھہ مین اوٹھالو
مگر ایک نشان رہنی دو فاتوا الیه اصحابه وقالوا له یا ابن رسول الله دعنا
نرتحل من هذه الارض اوسوقت سب ہمراہی جمع ہوی اونہی عرض کی یا ابن رسول اللہ
اجازت دو کہ یہان کی زمین پر آفت سی کہین اور چلین فقال لهم صبرا حتی یاتی الینا
من یحمل هذه الرایۃ الاخری جواب دیا صبر کرو تا کہ اس رایت باقی کا حامل ہماری پاس
آجای فقال له بعضهم سیدی تفضل علی بحملها فجزاه الحسین خیرا و قال
یاتی الیها صاحبها بعض انصار نی چاہا کہ یہ پرچم فضل و کرم اوٹھانی کی لئی ہمکو عطا ہو امام حسین
علیہ السلام نی جزای خیر کی دعا دی اور کہا قریب ہی اسکا حقدار ہی اسکا علم باقیماندہ کو پائیگا
ثم کتب کتابا نسخته کذا من الحسین بن علی بن ابی طالب الی الرجل الفقیه
حبیب بن مظاهر اما بعد یا حبیب فانت تعلم قرابتنا من رسول الله
وانت اعرف بنا من غیرک پھر نامہ لکھا جسکا مضمون تھا خط ہی حسین ابن علی بن ابی طالب
سے طرف مرد فقیہ حبیب ابن مظاہر کی نام اما بعد تو جانتا ہی قرابت ہماری ساتھہ رسول خدا کی اور
حقیقت کا غیروں سی زیادہ شناسا ہی وانت ذو شیمۃ وغیرة فلا تبخل علینا
بنفسک یجازیک جدی رسول الله یوم القیمۃ اور تو صاحب غیرت وکرم و حمیت ہی
پس ہرگز اپنی جان کو ہماری نصرت و یاری مین دریغ نکرنا کہ تا روز قیامت جد بزرگوار میرے
جزای خیر دین ثم ارسله الی حبیب قال وکان حبیب جالسا مع زوجته و
بین ایدیهما طعام یاکلان اوسکو فرمان کو بدست قاصد حبیب کے پاس بہیجا راوی ناقل ہی

بیسویں مجلس ذکر حبیب بن مظاہر کربلا میں آنا اور الحرم سی وداع سید الشہدا

ابن مظاہر ہمراہ زوجہ تناول طعام کی مشغول تھی اِذْ غَصَّتْ زَوْجَتُهُ فِي الطَّعَامِ فَقَالَتْ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَا حَبِيْبُ اَلسَّاعَةَ يَرِدُ عَلَيْنَا كِتَابٌ ناگاہ بی بی کی حلق میں نوالہ اٹکا بولی اللہ
اکبر ابھی حسین سی نامہ و پیام آئیگا فَبَيْنَا هُمْ فِي الْكَلَامِ وَاِذَا بِطَارِقٍ يَطْرُقُ الْبَابَ
یہ باتیں کرتی تھی کہ یکایک دروازہ پر کسینی دستک دی فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَبِيْبٌ فَقَالَ
مَنِ الطَّارِقُ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ الْحُسَيْنِ اِلَيْكَ حبیب گہرسی باہر نکلا پوچھا دستک
دینی والا کون کرتا ہی جواب دیا میں امام حسین علیہ السلام کا بھیجا ہوا تمہاری پاس آیا ہوں
فَقَالَ حَبِيْبٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَقَدْ صَدَقَتِ الْحُرَّةُ بِمَقَالِهَا حبیب نی کہا جل جلالہ سچ کہا تھا
قول حرہ یعنی زن کا فَنَاوَلَهُ الْكِتَابَ فَفَضَّهُ وَقَرَاَهُ وَكَانَ حَبِيْبٌ يُرِيْدُ اَنْ
يَكْتُمَ اَمْرَهُ عَلٰى عَشِيْرَتِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ لِئَلَّا يَعْلَمَ بِهِ اَحَدٌ خَوْفًا مِنِ ابْنِ زِيَادٍ قاصد نے
نامہ دیا حبیب نی لیکی کھولا اور پڑہا چاہا کہ یہ امر پوشیدہ رہی کسی قوم و قبیلہ و بنی اعمام پر کھلے
اسواسطی کہ ابن زیاد سی خوف کرتا تھا فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا اَقْبَلُوْا بَنُوْ عَمِّهِ اِلَيْهِ فَسَلَّمُوْا
عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وہ اس فکر میں تھا کہ دفعۃً چچا کی بیٹی آئی سلام کیا حبیب نی جواب دیا
وَقَالُوْا لَهُ يَا حَبِيْبُ سَمِعْنَا اَنَّكَ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ لِنُصْرَةِ الْحُسَيْنِ وَاَنَا لَا نُخَلِّيْكَ
اَلَا وَالدُّخُوْلُ بَيْنَ السَّلَاطِيْنِ اون سبنی کہا ای برادر سنا ہی کہ ارادہ رکھتی ہو امام
علیہ السلام کی امداد کی واسطی جاتیگا لہذا تمکو نہ چھوڑینگی ہمیں امور سلاطین میں دخل دینی کا کیا واسطہ
فَاَخْفٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَرَجَعُوْا عَنْهُ حبیب نی اونسی راز چھپایا وہ جواب موافق مرضی پاکی چلی گئی
وَسَمِعَتْ زَوْجَتُهُ فَقَالَتْ لَهُ يَا حَبِيْبُ كَاَنَّكَ كَارِهٌ لِلْخُرُوْجِ لِنُصْرَةِ الْحُسَيْنِ
فَاَرَادَ اَنْ لَا يُخْبِرَهَا فَقَالَ لَهَا نَعَمْ اوسکی جورو نی یہ ماجرا سنا پوچھا ای حبیب گویا تو
چھپاتا ہی امام حسین علیہ السلام کی پاس جانی سی اوسنی چاہا بی بی کو خبر نہو مصلحتاً کہا کہ ہاں ہی

بیسویں مجلس تذکرہ حبیب بن مظاہر و صحابہ بیوفا اور حرم سی وداع سید الشہدا

ارادہ ہی فبکت وقالت اذا تلیق لراسك هذه المقنعة انسیت کلام جدّه
رسول الله فی حقّه واخیه ولدای هذان سیّدا شباب اهل الجنة وهما
امامان ان قاما وان قعدا وہ سوہنا اس کلام سی رونی لگی طعنہ دیا تیری سر کی لایق
یہ مقنعہ ہی آیا فراموش کیا تونی قول اونکی جد کا جو حسنینؑ کی حق میں فرمایا ہی کہ سادات جوانان
جنان ہیں اور امام راہ نما ہیں امر امامت پر قیام کریں یا گوشہ نشین رہیں وهذا رسوله اتی
الیك ویستعین بك وانت لم تجبه یہ فرستادہ اونکا تیری پاس آیا اور مدد کو بلایا
تو انکار کرتا یا بہانہ لاتا ہی فلما عرف منها حقیقة الامر قال لها انی اخشی علیك ان تترملین
بعدی حبیب نے جب حقیقت امر کو پہچانا سمجھایا ای بی بی مجھی یہ اندیشہ ہی کہ جب میں مارا جاؤں
تو خاک اوڑاتی پھرے فقالت دعنی اکل التراب ولا تترك نصرة الحسین جزاها
خیرا عورت بولی رہنی دی مجھی تا مٹی میں ملوں لاکن تو نصرت امام حسین علیہ السلام کو ترک کر
شوہر نی جورو کو خطاب کیا جزای خیر ہو اسکو ثم قالت لی الیك حاجة فقال وما هی
قالت بالله علیك یا حبیب اذا اقبلت علیه فقبّل یدیه ورجلیه نیابة
عنّی واقراه منی السلام پھر خاوند سی زوجہ نی کہا میں ایک حاجت رکھتی ہوں پوچھا وہ
کیا ہی درخواست کی جب خدمت اقدس میں پہنچنا میری طرف سی سلام کرنا دست و پای امام کا
بوسہ لینا فقال لها حبًّا وکرامةً حبیب نے اقرار کیا کہ آنکھوں سی یہ خدمت بجا لاونگا ثم اقبل
علی جواده وشدّ شدًّا وثیقًا وقال لعبده خذه وامض به ولا یعلم بك احد
وانتظرنی فی المکان الفلانی پس حبیب نے اپنے گھوڑے کی پاس آئی ساز و زین سی کسنی لگی غلام کو کہا
زنہار کوئی خبر نہو فلانی مقام پر اسی لیجا کی میرا انتظار کرنا فاخذه العبد ومضی به وبقی
ینتظر قدوم سیّده غلام رہوار کو لیکی جہاں حبیب نے بتایا تھا گیا وہاں اوسکی آنیکا منتظرا

وجوت ان یتم امرنا فاصدق الله فیه
فلما قرب اسید منهم قال یا ابا امامة
تقول لك خالتك لا تنافق نادیا قال
تفسد شبابنا واحلف الا ومن علی نفسك
فقال مصعب او تجلس فنعرض علیك
امرا فان احببته دخلت فیه وان کرهته
نحینا عنك ما تکرهه فجلس فقرأ علیه
سورة من القرآن فقال کیف تصنعون اذا
دخلتم فی هذا الامر قال نغتسل ونلبس ثوبین
طاهرین ونشهد الشهادتین ونصلی رکعتین
فرمی نفسه مع ثیابه فی البئر ثم خرج وعصر
ثوبه ثم قال اعرض علی فعرض علیه شهادة ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله فقالها ثم
صلی رکعتین ثم قال لاسعد یا ابا امامة انا ابعث
الیك الان خالك واحتال علیه فی ان یجیئك
فبعث اسید الی سعد بن معاذ فلما نظر الیه
سعد قال اقسم ان اسیدا قد رجع الیکم بغیر
الوجه الذی ذهب من عندکم
٥٥٣
الکتاب من الرحمن الرحیم فلما سمعها قال
مصعب والله لقد رأینا الاسلام فی وجهه
من قبل ان یتکلم فبعث الی منزله واتی
بثوبین طاهرین واغتسل وشهد شهادة
الحق وصلی رکعتین ثم قام واخذ بید مصعب
وحوّله الیه وقال اظهر امرك ولا تهابن
احدا ثم جاء فوقف فی بنی عمرو بن
عوف وصاح یا بنی عمرو بن عوف لا
یبقین رجل ولا امرأة ولا بکر ولا ذات
بعل ولا شیخ ولا صبی الا خرج فلیس
هذا یوم ستر ولا حجاب فلما اجتمعوا
قال کیف حالی عندکم قالوا انت سیدنا
والمطاع فینا ولا نرد لك امرا فمرنا
بما شئت فقال کلام رجالکم
ونسائکم وصبیانکم علی حرام حتی
تشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله فالحمد لله الذی

بیسویں مجلس تذکرہ حبیب بن مظاہر و صحابہ باوفا و جدہ سی وداع سید الشہدا

تکلان سبیہا ثم ان حبیبا ودع زوجته وخرج مختفیا کانہ ماض الی ضیعۃ لہ
خوفا من اھل الکوفۃ بعد ازان اہلخانہ کو ابن مظاہر نی وداع کیا خوف اہل کوفہ سی مخفی ہوکر
چلا گویا اپنی ملک میں جاتا ہی فاستبطأ الغلام واقبل علی الجواد وکان قدامہ
علف یاکل منہ جب غلام اسپ سواری لیکی جای موعود پہ پہنچا روبرو جو گھانس لگی تھی
مرکب اوسی کہا رہا فجعل الغلام یخاطبہ ویقول لہ یا جواد ان لم یات صاحبک
لاعلون ظہرک وامضی بک الی نصرۃ الحسین وہ غلام گھوڑی سی مخاطب ہوکر
بولا ای صبا قدم اگر تیرا مالک نہ ایگا تو مین سوار ہوکی یاری امام حسین علیہ السلام کو جاونگا
فلما سمع الجواد خطاب الغلام جعل یبکی ودموعہ تجری علی خدیہ ومنع
عن الاکل جب مرکب نی خطاب غلام سنا رونی لگا آنسو منہ پہ بہی چرنا چھوڑا فبینما ھو
کذلک فاذا بحبیب قد اقبل فسمع خطابہ وصفق باحدی یدیہ علی الاخری
اس حال میں ناگاہ حبیب آیا غلام کی باتیں سنکی ہاتھہ پہ ہاتھہ مارا وقال بابی انت وامی
یا ابن رسول اللہ العبید یتمنون نصرتک فکیف الاحرار پکارا یا ابا عبد اللہ
میری ماں باپ تمپر فدا غلام ہوکر تمنا ہی تمہاری رفاقت و امداد کی پھر کیونکر ہم آزاد و نکو آرزو نہو
ثم قال لعبدہ انت حر لوجہ اللہ فبکی الغلام وقال یا سیدی واللہ لا اترکک
حتی امضی معک وانصر الحسین ابن بنت رسول اللہ واقتل بین یدیہ
پھر اپنی عبد سی کہا تو آزاد ہی راہ خدا میں چلا جا وہ رویا اور بولا ای آقا ہرگز تمسی جدا نہونگا ساتھہ چلونگا
نصرت ابن بنت رسول کرونگا اونکی روبرو مارا جاونگا فجزاہ خیرا فسار حبیب خادم کو جزای خیر کی
دعا دی اور دشت کربلا کی راہ لی فبینما الحسین واصحابہ فی الکلام واذا ھم بغبرۃ
ثائرۃ فالتفت الامام وقال لھم ان صاحب ھذہ الرایۃ قد اقبل راوی کہتا ہے

لنفسك ولذريتك فقال رسول الله صلى الله عليه واله تمنعوني مما تمنعون انفسكم وتمنعون اهلي مما تمنعون اهليكم واولادكم قالوا فما لنا على ذلك قال الجنة وتملكون بها العرب في الدنيا وتدين لكم العجم وتكونون ملوكا فقالوا قد رضينا فقام العباس بن فضالة وكان من الاوس فقال يا معشر الاوس والخزرج تعلمون على ما تقدمون عليه انما تقدمون على حرب الابيض والاحمر وعلى حرب ملوك الدنيا فان علمتم انه اذا اصابتكم المصيبة في انفسكم خذلتموه وتركتموه فلا تغروه فان رسول الله صلى الله عليه واله وان كان قومه خالفوه فهو في عز ومنعة فقال له عبد الله بن حرام وابو الهيثم بن التيهان ما لك وللكلام يا رسول الله بل دمنا بدمك وانفسنا بنفسك فاشترط لنفسك ولربك ما شئت فقال رسول الله صلى الله عليه واله اخرجوا الي منكم اثنا عشر نقيبا يكفلون عليكم بذلك

٥٥٥

فاشار جبرئيل عليه السلام اليهم فقال هذا نقيب وهذا نقيب حتى اختار تسعة من الخزرج وهم اسعد بن زرارة والبراء بن معرور وعبد الله بن حرام وابو جابر بن عبد الله ورافع بن مالك وسعد بن عبادة والمنذر بن عمرو وعبد الله بن رواحة وسعد بن الربيع وعبادة بن الصامت وثلثة من الاوس وهم ابو الهيثم بن التيهان وكان رجلا من اليمن حليفا في بني عمرو بن عوف واسيد بن حضير وسعد بن خيثمة فلما اجتمعوا وبايعوا رسول الله صاح ابليس يا معشر قريش والعرب هذا محمد والصباة من الاوس والخزرج على العقبة يبايعونه على حربكم فاسمع اهل منى فهاجت قريش واقبلوا بالسلاح وسمع رسول الله صلى الله عليه واله النداء فقال للانصار تفرقوا فقالوا

بیسوین مجلس تذکرہ حبیب بن مظاہر اور امام کا بہتر اصحاب سی اور ورود کربلا اور حرم سی وداع الشہداء

کہ ہنوز بجناب امام حسین علیہ السلام آمد حبیب ابن مظاہر مین صحابہ مشغول کلام تھی کہ ناگاہ جانب
صحرا گرد و غبار اوٹھا حضرت نی متوجہ ہوکر دیکھا اور کہا لو وہ صاحب اس رایت کا آپہنچا فَلَمَّا
صَارَ حَبِيْبٌ قَرِيْبًا مِنَ الْاِمَامِ الْمَظْلُوْمِ جَلَّ عَنْ جَوَادِهٖ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ الْاَرْضَ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُوَ يَبْكِيْ جب حبیب امام علیہ السلام کی قریب ہوا سواری سی اوترا زمین ادب کو
حضور مولا مین چوما اور خوب رویا فَسَلَّمَ عَلَى الْاِمَامِ وَاَصْحَابِهٖ فَرَدُّوْا بہت عقیدت سی
حضرت اور صحابہ کرام پر سلام کیا سب نے خوش ہوکی جواب اکرام دیا اور مرحبا کہا فَسَمِعَتْ
زَيْنَبُ بِنْتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدْ اَقْبَلَ خبر
نصیری خاص کی جو بنت امیر المؤمنین زینب نی سنی پوچھا کون مرد عجب آیا ہی فَقِيْلَ لَهَا
حَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرٍ فَقَالَتْ اَقْرَؤُوْا مِنِّي السَّلَامَ عرض کی کسی نی کہ حبیب ابن مظاہر حاضر ہوا
فرمایا میرا سلام اوسکو کہنا اور دعا دینا فَلَمَّا بَلَغُوْا سَلَامَهَا لَطَمَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَحَثَّى
التُّرَابَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَقَالَ اَنَا مَنْ اَكُوْنُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيَّ بِنْتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
جب سلام و پیام بنت خیر الانام کا حبیب نے سنا اپنی منہ پر طمانچی ماری خاک سر مین ڈالی اور بولا
مین کون ہون جو دختر امیر المؤمنین سلام ارشاد کری مِنْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ وَقَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ
فِيْ كِتَابِ مُرُوْجِ الذَّهَبِ فَعَدَلَ الْحُسَيْنُ اِلٰى كَرْبَلَا وَهُوَ فِيْ مِقْدَارِ اَلْفِ فَارِسٍ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَنَحْوِ مِائَةِ رَاجِلٍ جلد عاشر بحار مین لکھا ہی کہ مسعودی نی کتاب
مروج الذہب مین کہا ہی امام حسین علیہ السلام وارد کربلا ہوی ساتھ اونکی ہزار سوار اہلبیت و اصحاب
او سو پیادی تھی فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ وَتَوَلّٰى قَتْلَهٗ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ خَاصَّةً لَمْ يَحْضُرْهُمْ
شَامِيٌّ صبح عاشورا سی وہ بزرگوار لڑتی رہی عصر تک سب درجہ شہادت کو پہنچی قاتل اونکی خاص
اہل کوفہ تھی مردم شام اسمین شریک نہین ہوی بعض روات نے ذکر کیا ہی رفقا و انصار کو

بن طالب فلما نظر والی حمزة قالوا ما هذا الذی اجتمعتم علیه قال ما اجتمعنا و ما فهنا احد و الله لا یجوز احد هذه العقبة الا ضربته بسیفی فرجعوا و غدوا الی عبد الله بن ابی و قالوا له قد بلغنا ان قومک بایعوا محمدا علی حربنا فحلف لهم عبد الله انهم لم یفعلوا و لا علم له بذلک و انهم لم یطلعوه علی امرهم فصدقوه و تفرقت الانصار و رجع رسول الله صلی الله علیه و آله الی مکة

ومعه السیف فوقف علی العقبة هو و علی بن ابی طالب علیه السلام فلما نظروا الیهما قالوا ما هذا ... احد و السلاح و خرج حمزة ... قالوا یا رسول الله تخرج معنا قال انتظروا امر الله ... یاذن الله لی فی محاربتهم فقالوا یا رسول الله ... فعلنا فقال رسول الله صلی الله علیه و آله لم اومر بذلک و لم یاذن الله لی فی محاربتهم ... یا رسول الله ان امرتنا ان نمیل علیهم باسیافنا

بیسویں مجلس تذکرہ صحابہ باوفا و حرم سے وداع سید الشہدا

ہمراہ آئی جب نامساعدت روزگار دیکھی پنہاں و آشکار بہاگی جی چرائی مِنْ كِتَابِ قُرَّةِ الْعُيُونِ
عَنْ سُكَيْنَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ اِنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَةٌ مُقْمِرَةٌ كُنْتُ جَالِسَةً
فِي الْفُسْطَاطِ اَكْسِيرُ الْعِبَادَتِ بِیْن نُوْرُ الْعُیُوْن سے زبانی سکینہ خاتون یہ روایت کی فرماتی ہیں
چاندنی رات دسویں محرم کو میں اندرون خیمہ بیٹھی تھی فَاِذَا سَمِعْتُ صَوْتَ الْبُكَاءِ عَنْ
خَلْفِ الْفُسْطَاطِ فَسَكَتُّ خَوْفًا مِنْ اِطِّلَاعِ الْاَخَوَاتِ وَسَائِرِ النِّسْوَةِ ناگاہ پشت
سراپردہ سے آواز بکا و زاری سنی میں خوف اطلاع سے بہنوں اور عورات کی چپ رہی فَقُمْتُ
وَقَلْبِي لَا يَشْهَدُ بِالْخَيْرِ وَكُنْتُ اَمْشِي وَاَضْرِبُ قَدَمِي عَلَى ذَيْلِي وَاَسْقُطُ وَاَقُومُ
پس میں باہر نکلی دل بھرا گواہی دیتا تھا کہ خیر و سلامتی نہیں ہے مارے رنج کی پانوں دامن سے اوجھتا
کر پڑتی پھر اوٹھکی چلتی تھی وَرَاَيْتُ اَبِي جَالِسًا وَاَصْحَابُهُ حَوْلَهُ اپنی والد کو دیکھا بیٹھے ہیں اور صحابہ
اونکو اطراف سے گھیرے ہیں فَسَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ لَهُمْ اَنْتُمْ جِئْتُمْ مَعِي لِعِلْمِكُمْ
بِاَنِّي اَذْهَبُ اِلَى جَمَاعَةٍ يُبَايِعُونِي قَلْبًا وَلِسَانًا پس اپنی پدر کو یہ کہتی سنا کہ اونھوں نے فرمایا
تم ساتھ میری آئی اور سمجھا کہ میں جاتا ہوں اونھیں جس گروہ نے زبان اور نہ دل سے بیعت کی ہے
وَالْاٰنَ يَجِدُونَهُمْ قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَنَسُوا اللّٰهَ اور اب تمہی اونکو پایا
کہ ابلیس نے اغوا کیا ہے یاد سے خدا کو بہلا دیا وَالْاٰنَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَقْصَدٌ سِوَى قَتْلِي وَقَتْلِ مَنْ
يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيَّ وَسَبْيِ حَرِيمِي بَعْدَ سَلْبِهِمْ الان اونکا مدعا میری قتل کی سوا نہیں
اور جو نصرت و یاری پر آگے بڑھی اوسی بہی جیتا چھوڑیں حریم حرمت مستورات عترت کو لوٹیں
در بدر لیجانی کو بی پردہ و اسیر کریں وَاَخَافُ اَنْ لَا تَعْلَمُوا ذٰلِكَ اَوْ تَعْلَمُوا وَلَا تَتَفَرَّقُوا
لِلْحَيَاءِ مِنِّي وَيَحْرُمُ الْمَكْرُ وَالْخُدْعَةُ عِنْدَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مجکو اندیشہ ہی کہ ان باتوں کو
تم نجانتی ہو یا معلوم ہو لیکن بحاظ و شرم سے جانی کا نام نہ لیتی ہو ہم اہلبیت میں خدعہ و مکر حرام ہے

صلی الله علیه و آله ... المشرکین من قریش برسول الله صلی الله علیه و آله و اجتماعهم فی دار الندوة بذلک و استقبال الانصار له ... و ذهابه الی المدینة و ما کان من ... و مقصد من اخباره ... من آثار النبوة ... ثم اجتمعت قریش فی دار الندوة ... القتال ثم ... ان امر بعثتی ... رجلا من ... و کانوا اربعین رجلا ... فکان لا یدخلها الا من اتی له اربعون سنة ... عتبة بن ربیعة ... الملعون ابلیس فی صورة ... شیخ ... فقال له البواب من انت قال انا شیخ من نجد ... فاستاذن له فاذنوا له فدخل و قال بلغنی اجتماعکم فی امر هذا الرجل فجئتکم لاشیر علیکم ... فلما اخذوا مجالسهم قال ابو جهل یا معشر قریش انه لم یکن احد من العرب اعز منا ... و نحن حرم الله ... السنة مرتین و لا یطمع فینا طامع ... حتی نشا فینا محمد ... الامین ... صلاحه و امانته ... قوما یسفه احلامنا ... و سب الهتنا ...

واخذ شعارنا وفرق جماعتنا وقتلنا قتلة فان ... عنه
دابا وهوان ندس اليه رجلا نقتله ... اعطيناهم
فطلب بنوهاشم بدمه اعطيناهم عشر ... خبيث
ديات فقال ابليس هذا الرأي ليس بشيء فانكم
فان بني هاشم لا يرضون ان يمشي على الارض قاتله ... وتقع بينكم الحروب
في حرمكم فقال اخر الرأي ان ناخذه
فنحبسه في بيت ونثبته فيه ونلقي اليه
قوته حتى يموت كما مات زهير والنابغة
فقال ابليس ان بني هاشم لا يرضون بذلك ... عليكم
فاذا جاء موسم ... وقال اخر منهم الرأي ان نخرجه
فنجعله على بعير ... من بلادنا ونتفرغ نحن لالهتنا فقال
ابليس هذا اخبث من الرأيين المتقدمين ...
لانكم تعمدون الى اصبح الناس وجها ...
الناس لسانا ... فيخرج الى ...
فيخدعهم ... فقال ...
ما فيه الا راي واحد ان يجتمع من كل بطن
من بطون قريش رجل شريف ويكون
معكم من بني هاشم احد فياخذون حديدة
او سيفا ويدخلون عليه فيضربونه كلهم
ضربة واحدة فيتفرق دمه في قريش كلها
فلا يستطيع بنو هاشم ان يطلبوا بدمه
وقد شاركوا فيه فيسألونكم ان تعطوهم
الدية فاعطوهم ثلاث ديات فقالوا نعم
وعشر ديات وقالوا باجمعهم الراي راي
الشيخ النجدي فاختاروا خمسة عشر رجلا
فيهم ابو لهب على ان يدخلوا على رسول الله
صلى الله عليه واله فيقتلونه فانزل الله
سبحانه على رسول الله صلى الله عليه
واله واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك
او يقتلوك او يخرجوك الاية فتفرقوا
على هذا واجمعوا ان يدخلوا عليه
ليلا وكتموا امرهم فقال ابو لهب ...

بیسویں مجلس غم کرصحابہ بیوفا وحرم سی رخصت سید الشہدا

صاف و پاک ہمارا کلام ہی فَکُلُّ مَنْ یَکْرَہُ نُصْرَتَنَا فَلْیَذْهَبْ فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ السَّاتِرَةِ
پس جو شخص ہماری رفاقت سی کراہت رکھتا ہو اپنی راہ چلا جائی کہ یہ اندھیری رات پردہ پوش ہی
وَمَنْ نَصَرَنَا بِنَفْسِهٖ فَیَکُوْنُ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعَالِیَةِ مِنَ الْجِنَانِ اور جو ہمیں
نصرت میں جان دیگا درجاتِ عالیہ بہشت میں ہماری پاس رہیگا فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ
اَنَّ وَلَدِیَ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِطَفِّ کَرْبَلَا غَرِیْبًا وَحِیْدًا عَطْشَانًا فَمَنْ نَصَرَهٗ
فَقَدْ نَصَرَنِیْ وَنَصَرَ وَلَدَهُ الْقَائِمَ وَمَنْ نَصَرَنَا بِلِسَانِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ حِزْبِنَا فِی الْقِیَامَةِ
تحقیق کہ جد بزرگوار نی فرمایا میرا فرزند حسین دشتِ کربلا میں غریب و بیکس پیاسا مارا جائیگا جو اوسکی
مدد کری قائمِ آلِ محمد کا اور میرا ناصر کہلائیگا اور جو کوئی یاوری کی ہماری زبان سی وہ شمار ہوگا روز
حشر ہماری زمری میں انس وجان سی قَالَتْ سَکِیْنَةُ وَاللّٰهِ مَا اَتَمَّ کَلَامَهٗ اِلَّا وَتَفَرَّقَ
مِنَ الْقَوْمِ مِنْ نَحْوِ عَشَرَةٍ وَعِشْرِیْنَ فَلَمْ یَبْقَ مَعَهٗ اِلَّا مَا یَنْقُصُ عَنِ الثَّمَانِیْنَ وَزِیْدَ
عَنِ السَّبْعِیْنَ سکینہ خاتون کہتی ہیں بخدا قسم یہ کلام امام کا تمام نہونی پایا کہ وہ بیوفا اوٹھ کی چلی
دس دس اور بیس بیس اپنی راہ میں بھاگ نکلی ہیں بلا زم حضرت باقی نہیں تھی کر وہ استی سی کم اور ستر
سی زیادہ تھی نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ نَکَسَ رَاْسَهٗ فِیْ حُزْنٍ وَکَرْبٍ اوس وقت
والدِ مظلوم کو دیکھا کہ حزن و الم سی اپنی گردن جھکائی اور صدمۂ اندوہ سی ہر طرف ادا سی چھائی فَلَمَّا
رَاَیْتُ ذٰلِکَ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَةُ فَرَدَدْتُهَا وَلَزِمْتُ السُّکُوْتَ وَتَوَجَّهْتُ اِلَی
السَّمَاءِ جب یہ حال مجکو نظر پڑا دریای سرشک آنکھوں سی اوبلا میں رقت کو تھام لیا اور جانب
آسمان سر اوٹھایا وَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ خَذَلُوْنَا فَاخْذُلْهُمْ وَلَا تُجِبْ دُعَاءَهُمْ وَلَا
تَجْعَلْ فِی الْاَرْضِ مَسْکَنًا وَسَلِّطْ عَلَیْهِمُ الْفَقْرَ وَلَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَةَ جَدِّیْ ...
عرض کی الٰہی اس گروہ نی ہمیں بلا و مصیبت میں چھوڑا تو ان سبکو پامالِ حوادث کر نا دعا ...

الله صلى الله عليه وآله والتحف ببردته
وجاء جبرئيل عليه السلام الى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال له اخرج والقوم يشرفون على الحجرة فيرون فراشه وعلي نائم عليه فيتوهمون انه رسول الله ص
فخرج رسول الله عليهم وهو يقرأ يس الى قوله فاغشيناهم فهم لا يبصرون
وذرّه عليهم وهم نيام ومضى فقال له جبرئيل يا محمد خذ ناحية ثور وهو جبل على طريق منى له سنام كسنام الثور فمر رسول الله صلى الله عليه وآله وتلقاه ابو بكر في الطريق فاخذ بيده

٥٥٨

قال نعم يا رسول الله قال فرحل على فراشي والتحف ببردي فنام علي على فراش رسول الله

بیسوین مجلس ذکر صحابۂ باوفا اور الحرم سی وداع سید الشہدا

روہی زمین پر جای آرام نہ تہا فقر وفاقہ مین مبتلا جد والا تبار کی شفاعت سے محروم رکہنا فجئت الی الفسطاط وتنهمل دموعي فنظرت عمتي ام كلثوم الي فقالت ما لك بعد ازان خیمہ کی اندر مین آئی آنسو بہاتی رہی ناگاہ پہوپہی ام کلثوم نی دیکہا پوچہا تکو کیا ہوا فقصصت القصة لها فلما سمعت ذلك مني ایسی یہ قصہ سا کہا جب ماجرای غم والم سنا فنادت واجداه واعلياه واحسناه واحسيناه واقلة ناصراه بی اختیار نالہ وفریاد مین جد وپدر وبرادر کو پکارین اور بولین ہای کوئی بہائی کا ناصر ویاور نہین ولا ادري كيف لنا الخلاص من ايدي الاعادي وليت الاعادي يرضون ان يقتلونا بدلا عن اخي نہین معلوم دشمنو کی ہاتہ سی ہماری نجات کیونکر ہوگی کاش اعدا راضی ہوون کہ عوض برادر مظلوم ہم سبکو مارڈالین فاجتمعت النساء من بكائها فبكين اوسکی رقت وزاری سی عورات حرم اسکی فراہم ہوئین اور بیتاب رونی لگین وسمع ابي بكائهن فخرج من الفسطاط باكيا فدخل على فسطاطهن فقال ما هذا البكاء پس وہ شور وبکا جب والد نی سنا گریان خیمۂ حرم سرا مین آکی پوچہا کون دکہہ پہنچا کہ رونا شروع کیا فقربت عمتي وقالت يا اخي ردنا الى حرم جدنا عمه پاس جاکی بولین ای برادر ہمکو مدینہ مین جد بزرگوار کی پہر لیجاو فقال كيف لي ذلك مع كثرة الاعادي فرمایا اس ہجوم اعدامین کیونکر نجات ملی جو کسیطرف میرا جانا ہوسکی فقالت اجل ذكرهم محل جدك وابيك وجدتك واخيك حضرت زینب نی عرض کی بیان کرو اونسی مقام بزرگان والاگہر کی شرف ومنقبت اپنی جد وجدّہ وپدر وبرادر کی فقال ذكرتهم فلم يذكروا ووعظتهم فلم يتعظوا ولم يسمعوا قولي فرمایا مینی بہت ذکر فضیلت کیا لا کن جہالت بہ ایک حرف نہین سنا ہرچند نصیحت کی مگر اونکو تاثیر نہوئی مطلق میری بات نہین مانی اور فرزند رسول وبتول کی منزلت نہ پہچانی وليس لهم رأي سوى قتلي سب کا مدعا ومطلب یہ ہی

یا ایہا الیوم الیوم فما زال یقفوا الاثر
فقال له ابو کرز ہذا یقفوا الاثر قال الحاح
رسول الله صلى الله عليه وآله وقال هذه

بیسوین مجلس ذکر صحابۂ نبوی قافہ زورہ ناجیہ اور حرم سی وداع سید الشہدا

سیری قتل کی اونہین کسی صورت سے زندگانی کا بچاو اور مہلت کا طور نہین وَلَا بُدَّ اَنْ سَتَرَوْنِی
عَلَی الثَّرٰی حِدِیلاً ناچار مجکو لہو مین غلطان تم سب دیکہو گی خاک پر بی سر لاشہ پارہ پارہ نظر
کروگی وَلٰکِنْ اُوْصِیْکُمْ بِالصَّبْرِ وَالتَّقْوٰی وَذٰلِکَ اَخْبَرَ بِہٖ جَدُّکُمْ وَلَا خُلْفَ لِوَعْدِہٖ
مگر مین تمکو سفارش کرتا ہون صبر و تقوی و پرہیزگاری سی کہ اس واقعہ کی خبر دی ہی نانا نے
اور اونکی وعدہ مین خلف نہوگا حکم باری سی وَاَسْئَلُکُمْ عَلٰی مَنْ لَوْ هُتِکَتِ السِّتْرُ لَمْ یَسْتُرْہُ
اَحَدٌ اور مین تمسی کہتا ہون کہ جب بی پردہ ہو جاو تو زنہار گریبان چاک نکرنا زیور لٹی ہاں جب
اسیر ہو تو فرط الم سی مقنعہ سر پر گر نہ اوتارنا اہل سیر نی صدق سی خبر دی ہی کہ مدینہ طیبہ میں ایک
ناجیہ ایک عورت گذری ہی پیشہ اوسکا یہ تہا کہ جب کوئی شخص وہان مرجاتا اوسکی گہر مین یگانہ
اور بیگانہ کا آنا جانا ہوتا وہ جمیع عورات مین کہڑی ہو کر اپنی صورت شکل عزادار کی بناتی صفات
حسب اور نسب میت کو عبارت غم افزا مین سناتی اشعار جانسوز تضمین کرتی بحن عرب مین طرح
مرثیہ پڑہتی وارثونکو خوب رولاتی سلسلہ ماتم کو سینہ کوٹ کی بڑہاتی روز سوم جب اقربا میت
ختم سی فاتحہ کی فراغت کرلیتی نقد و جنس موافق مقدور کی اوسکو دیتی عمر بہر سی وجہ معاش تہی
اور دن رات اس آمدنی کی تلاش تہی وہ کہتی ہی کہ مینی ایک شب عالم رویا مین سیدۃ النسا
فاطمہ زہرا علیہا السلام کو بہیئت سوگوار اشکبار خاک پر بیٹہی دیکہا بال پریشان بحال مصیبت زدگان
مجکو نظر آئین ادب سی آگی جاکی مینی سلام کیا اونحضرت سلام اللہ علیہا نی جواب دیکی مجہسی پوچہا کہ ای وہ
اپنی مدت عمر مین تونی کوئی میت ایسی بہی دیکہی ہی کہ جسکی قاصد اور ناصر ہمیشہ کی مہمان بلایا ہو
زغہ مین گہیر کی کہانا پانی بند کیا ہو اوسکی روبرو بہائی اور بیٹی کو مثل گوسفند قربانی کی مارا ہو
اور ایک تن تنہا پر ہزار ہا شمشیر و تیر و نیزہ وسنگ مینہ برسایا ہو مرتی وقت پیاس مین پانی تک نہ
اور بدنکی زخمونکو قاتل نی زانو سی دبایا ہو قفا سی گردن کاٹی ہو محاسن لہو مین بہگو دی ہو

فقد کفیتم ما ههنا وقد کانت الانصار بلغهم خروج رسول الله صلی الله علیه واله الیهم وکانوا یتوقعون قدومه وکان یخرج الرجال والنساء والصبیان اذا اصبحوا الی الطریقة فاذا اشتد الحر رجعوا وروی عن ابن شهاب الزهری قال کان بین لیلة العقبة وبین مهاجرة رسول الله صلی الله علیه واله ثلثة اشهر وکانت بیعة الانصار رسول الله صلی الله علیه واله لیلة العقبة فی ذی الحجة وقدم رسول الله صلی الله علیه واله المدینة فی شهر ربیع الاول لاثنتی عشرة لیلة خلت منه یوم الاثنین وکانت الانصار خرجوا یتوکفون اخبار رسول الله صلی الله علیه واله فلما ایسوا رجعوا الی منازلهم فلما رجعوا اقبل رسول الله صلی الله علیه واله فلما وافی ذا الحلیفة سال عن طریق بنی عمرو بن عوف فدلوه فرفعه الال فنظر رجل من الیهود وهو علی اطم له الی رکبان ثلثة یمرون علی طریق بنی عمرو بن عوف فصاح یا معشر المسلمین هذا صاحبکم قد وافی ٥٦٠ فخرج الرجال والنساء والصبیان مستبشرین لقدومه یتعادون فوافی رسول الله صلی الله علیه واله وقصد مسجد قبا ونزل ... [illegible]

بیسوین مجلس نقل فروہ ناجیہ اور حرم سے وداع سید الشہدا

سر کو نیزی پر چڑہایا ہو؛ لاش کو سُم ستورنی روندا ہو؛ اہلبیت کو قتلگاہ اقربا مین لاکی رونی نہ دیا ہو؛ اونکو تازیانی مار کر لاشونسی چھڑالیا ہو؛ تن بی سر پر سینہ زنی نوحہ و شیون نکیا ہو؛ تعزیت کیکی وارثون کو رقت مین پرسا نہ دیا ہو؛ عوض مین تعزیت کی رانڈونکو آذیت دی ہو؛ بدلی رنڈسالی کی سر کی چادرین چہین لی ہون جسم صد پارہ بیدفن و کفن عریان آفتاب مین رہا ہو؛ گرم ریت کو ہوانی اوڑاکر زخمونکی چاک مین بہرا ہو؛ فروہ نقل کرتی ہی کہ مینی کہا ای خاتون قیامت! ای بضعۂ حضرت رسالت! ایسا ماجرا تو کسی پر نہین گذرا ہی یہ سانحہ کبہی نہ دیکہا اور نہ سنا؛ بتول عذرانی فرمایا؛ کہ یہ معاملہ میری شہزادہ دلبند سی ہوا ہی؛ بابا کی امت نے امام حسین پر یہ ظلم کیا ہی مین تو فرزند کی شہادت سی ماتمدار ہون اوسکی مصیبت مین اشکبار ہون؛ پسر کی سرگذشت سی بیچین رہونگی داور محشر تک شیون و شین کرونگی تو بہی اوس کشتۂ راہ خدا کی مصیبت مین رویا کر اور ہر عزاخانہ مین واقعہ کربلای سید الشہدا کو یاد کیا کر؛ فروہ کہتی ہی کہ ہول اور دہشت مین جاگی اپنی آنکہونکو سرشک رقت سی دہوکر نوحہ کرنی لگی؛ نظم لمؤلفہ

ای مومنو اس نقل مین ہی تمکو اشارا؛ تقصیر نہو رونی رولانی مین گوارا؛
الفت کی نشانی ہی عزای شہ دین مین؛ پیٹو سر و سینہ کو گریبان ہو پارہ؛
دن رات رہو نالہ و فریاد مین سرگرم تا حشر مین ہو رحمت داور کا سہارا؛
عالم تہ و بالا ہی جگر ہوتا ہی پانی؛ شبیر کی ماتم مین نہین ضبط کا یارا
ناظم غم سرور مین کیا کرتا ہی نوحہ؛ افسوس کہ اعدانی اوسی پیاس مین مارا

روایت در رخصت سید الشہدا بروز عاشورا [illegible] حرم [illegible] ذو الجناح

واقعہ نویسان حکایات درد و الم و صدق نگاران روایات مصیبت و ماتم تحریر ... اہلبیت حزن و ملال و مایوسان سراپردۂ اندوہ و ابتہال بیقراران خانوادۂ سوگواری و اشکباران صف شیون و زاری یعنی قصہ پرغصۂ رخصت امام انام کو ساتہ اہلحرم کی قلم اندوہ رقم سی یون رقم کرتی ہین کہ

[illegible]

شیات الوداع و وجب الشکر علینا ما رضی الله عنہ قال وکان سلمان الفارسی
رضی الله عنہ علیہ البعض الیہود وکان
خرج من بلادہ من فارس یطلب الدین
الحنیف الذی کان اہل الکتاب یخبرونہ
فوقع الی رہبان النصاری بالشام
فسالہ عن ذلک وصحبہ فقال اطلبہ
بمکۃ فلم یخرجہ واطلبہ بیثرب فلم یجدہ

بیسویں مجلس حرم محترم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عاشورا صبح سی ظہر تک لشکرِ امام حسین علیہ السلام سی بتعداد سو پیادی چالیس و پانچ سوار درجۂ شہادت سے فایز ہوی منجملہ اونکی سات غلام اٹھارہ جوان و طفل اولادِ فاطمہ بنت اسد اور باقی اکتیس صحابی خاک و خون مین الودہ منزل جنت کو پہنچی جب یارانِ فرزندِ احمد مختار مین کوئی باقی نہ رہا عزیزانِ دلبندِ حیدرِ کرار کا خاتمہ ہوا سوای یکسی کوئی مولا کی پاس تنہا بغیر از غریبی شاہ کربلا کی نزدیک کوئی نہ رہا لشکر کی نام درد و غم اور محنت و مصیبت صف باندہی موجود تہی بار و باور کی جا زخمِ تیر و نیزہ و تیغ پہلو مین نمود تہی علمِ آہ فلک تک رسا ہوا چترِ نالہ نی سر پر سایہ کیا سلطانِ دین نی اپنی تنہائی اور کربت مین رفتاری منصب شہادت کیواسطی جان دینی کی تیاری فرمائی ای عزہ ہر جاندار کی حیات کو سیرابی باعث تقویت ہی ای اہلِ بکا جان لو پیاس کی شدت کئی جہت سے موجب ہلاکتِ خلقت ہی اول پانی کی ملنی مین عادت معتاد سی زیادہ دیر ہونا دوم شدتِ گرمی او گرد و غبار مین آنا جانا سوم آفتاب تموز مین بی حجاب و سایہ کہڑا رہنا چہارم کثرتِ غم و الم سے ناچار ہوکر غصہ کہانا پنجم جنگ و جدل مین بدن کا کٹنا اور پہٹنا ششم زخم سی خون کا گرنا اور بہنا ایسی حالات پر شدتِ تشنگی جان لیتی ہی اور بشر کو ایک صدمی ہی تاب زندگی نہین رہتی ہی لاکن ہزار جانِ محبان جو سلسلۂ رقت مین سوگوار ہون شاہِ تشنہ جگر کی پیاس پر نثار ہون کہ ان سب وجہون مین خشکی کام ودہان کی آٹہہ پہر گذری اور وہ فرزندِ ساقی کوثر او سیر و سیراب ہو ثنا کر رہی تہی شبانہ روز کی پانی نہ پاتی ہی وہ سوکہی زبان تالو مین لگی تہی اوسوقت لعلِ لب حسرت کے نیلی سرخی خون جمی تہی زخمِ تیغ و سنان کی منہہ تن پر کہلی تہی سر و سینہ پر صدہا سنگ و تیرِ جفا چلی تہی چار طرف سی بدن کا لہو بہتا تہا گہوڑا بہی کثرتِ جراحت سے لرزتا تہا بجانب کی پیچ کی گہی لنگی تہی کہ یہی بیسر خاکِ سیاہ ان سی اٹی تہی قبا و ردا کی تلواروں سی ٹکڑی تہا پا داماں اشکون کی لڑیان چہرہ پر نور پر تہا یان شروعی اَلْتَفَتَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی الْخَیْمَۃِ وَنَادٰی روایت کی ہے

فقصد یثرب فاخذہ بعض الیہود وکان
فسبوہ واشتراہ رجل من الیہود علی النخلۃ
یعمل فی نخلۃ وکان فی ذلک الیوم رجل من الیہود
یصرمہا فدخل علی صاحبہ رجل من اہل المدینۃ
فقال یا ابا فلان اشعرت ان معاشر المسلمین
قد قدموا علیہم نبیہم فقال سلمان
فقال ما الذی تقول قال لہ صاحبہ
ذلک ما الذی تقول علی علامات قال فنزل
فلما قال عن ہذا القتل علی علامات قال الرجل
والسوال عن ہذا الی ذلک الکسرۃ
واخذ طعاما فصیرا الیہ من ذلک
٥٦١
فقال بلغنا انکم قوم غرباء قدمتم ہذہ
البلاد فاحببت ان تاکلوا من صدقتی فقال
فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ کلوا
وکلوا فقال سلمان فی نفسہ وعقد
باصبعہ ہذہ واحدۃ یقولہا بالفارسیۃ
ثم اتاہ بطبق آخر فقال لہ رسول الله صلی
الله علیہ وآلہ ما ہذا فقال لہ سلمان
رایتک لا تاکل الصدقۃ فہذہ ہدیۃ
اہدیتہا الیک فقال علیہ وآلہ السلام
سموا وکلوا واکل فعقد سلمان بیدہ
اثنین وقال ہذہ اثنتان یقولہا بالفارسیۃ
ثم دار خلفہ فالقی رسول الله صلی الله
علیہ وآلہ الازار عن کتفہ فنظر سلمان
الی خاتم النبوۃ والشامۃ فاقبل یقبلہا
فقال لہ رسول الله صلی الله علیہ
وآلہ من انت قال انا رجل من اہل
فارس قد خرجت من بلادی

بیسویں مجلس واسطی زین العابدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سے وداع سید الشہدا

کہ غریب کربلا نی اس حالت میں معرکہ نبردسی ذوالجناح کو آہستہ پہیر کیا خیمہ کی دروازی پر آواز جانگداز سے
پکار کی کہا یَا سَکِیْنَةُ یَا فَاطِمَةُ یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ عَلَیْکُنَّ مِنِّیِ السَّلَامُ یعنی ای سکینہ ای فاطمہ
میری دختران عم پرور ای زینب ای ام کلثوم خواہران مضطر اور بعض روایت میں ہی فرمایا یہ کلام حسرت افزا
سنایا ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکُمْ میرا سلام آخر تمکو پہنچی اس فراق کی وقت میں خدا تمکو صبر دینی والا ہی
اب میں تمسی رخصت ہوتا ہوں اور نرغہ میں لشکر اعدا کی جاتا ہوں سب عورات کو نام لیکی دروازہ حرم
سرا پر بلایا اور وصیت کی طور پر ہر ایک بی بی کو سمجھایا جیسی بنات نعش گرد قطب جمع ہوتی ہیں دختران و
خواہران امام حسین علیہ السلام نی حلقہ باندھا جس طرح پروانی شمع پہ ہجوم کرتی ہیں حضرت کو چار طرف سی
عورات نی گہیر لیا سکینہ و رقیہ دامن پر خون پدر کو پکڑی تہیں فاطمہ و صفیہ کہوڑی کی سُموں سی
لپٹی تہیں زینب و ام کلثوم دونو سمت سی ذوالجناح کی لگام کو تہامی تہیں ام لیلی و رباب دست حیرت
رکابیں پکڑی تہیں امام ابرار اوس انبوہ اشکبار میں کہڑی روتی تہی ہر ایک خاتون کی صورت پریشان کو
حسرت سی نگران ہوتی تہی اوس وقت پدر یتیمان شوہر بیوہ زنان شاہ غریبان کو بیمار کربلا کی محبت
جوش میں آئی زینب خاتون خواہر محزون سی سید سجاد کی خبر پوچھی عرض کی یا مولا زین العابدین کو آج دو دم
غش آتا ہی جب ہوش ہوتا ہی تہارا نام لیکر آنسو بہاتا ہی رات سی مرض اسہال کی طغیانی سوا ہی
نہ دوا ہی نہ غذا ہی کوئی دم کا مہمان ہو رہا ہی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ الْمَسْعُوْدِیُّ قَدْ رَوٰی فِیْ
کِتَابِ اِثْبَاتِ الْوَصِیَّةِ فِیْ حَدِیْثٍ اِنَّ الْحُسَیْنَ فِیْ وَقْتِ قِتَالِهٖ بِکَرْبَلَا اَحْضَرَ
عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کتاب اثبات الوصیت میں علی بن حسین مسعودی اس حدیث کا ذکر لایا تحقیق کہ امام
حسین علیہ السلام نی وقت جہاد اپنی فرزند سید سجاد کو بلایا وَکَانَ عَلِیْلًا فَاَوْصٰی اِلَیْهِ بِالْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ وَمَوَارِیْثِ الْاَنْبِیَاءِ اوس دن علی بن الحسین علیہ السلام بہت بیمار تہی درد جگر سی اور
صدمات مصیبت میں گرفتار تہی حضرت نی اونہیں وصیت کی اسم اعظم بتایا سب تبرکات انبیا

۵۶۳

بیسویں مجلس وصلی سید الساجدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سے وداع سید الشہدا

میراث اجداد و اوصیا سپرد فرمایا وعرّفہ أنّہ قد دفع العلوم والصحف والمصاحف
والسلاح إلى أمّ سلمة وأمرها أن تدفع جميع ذلك إليه اور یہ بتایا کہ وقت
خروج مدینہ ساری علوم کی مآخذ و مصحف و اسلحہ بزرگان ام سلمہ کو سونپی ہیں اور امر کیا ہے کہ بعد
مراجعت شام وہ ودیعت مذکور تمکو دیں قال وروی أنّه عليه السلام في ذلك دعى
ابنته الكبرى فاطمة فدفع إليها كتابا ملفوفا بعض حاملان خبر نے یوں کہا ہے کہ روا
ئی ہیں ایسا قول ملا ہے کہ روز عاشورا سید الشہدا علیہ السلام نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو طلب
کیا اور وصیت نامہ ملفوف بخط مبارک لکھا اونکو دیا وأمرها أن تسلّمه إلى أخيها علي
بن الحسين ارشاد فرمایا اوس دختر نیک اختر کو جب غش سے چھوٹی علی بن الحسین کو یہ دینا اپنے
برادر کو فسئل العالم أيّ شيء كان في الكتاب فقال فيه والله جميع ما يحتاج
إليه ولد آدم إلى فناء الدنيا وقيام الساعة الحديث پس ایک عالم ربانی سے پوچھا کسی نے
اوس کتابت میں کیا تحریر ہوا تھا جواب دیا بخدا اہل جہان کو درکار ہے علم و عمل دنیا و عقبیٰ تا آخر فنا
دہر و روز جزا سب کا حکم اوسمیں تسطیر تھا فنادته سكينة يا أبة استسلمت للموت
حدیث معتبرہ میں یہ بات پائی کہ اوسوقت سکینہ خاتون روکی چلائی ای پدر اسکہری وہ غم اور الم
فراق دیا ہے گویا تمنے اپنی جان کو سپرد موت کیا ہے ہمسے لگی تم ایسا روتی ہو کہ ہماری ہوش نالہ و
خروش سے کھوتی ہو فقال كيف لا يستسلم من لا ناصر له ولا معين مظلوم کربلا نے
فرمایا ای جان بابا کیونکر مرنے پہ راضی نہو وہ غریب جسکا کوئی یار و مددگار نرہا ہو فقالت يا أبة
ردّنا إلى حرم جدّنا حضرت کی دختر نے کہا ای آقا ہر گاہ تمہارا حال ابتلا محنت و بلا میں ہے
تو ہمکو وطن پہ پہنچا دو اور جد بزرگوار کی روضہ پہ پہنچا دو فقال هيهات لو ترك القطا لنام
جناب مظلوم کربلا نے ارشاد کیا ہیہات اگر ظالم ہمسے دست بردار ہوتی کسی جا و مکان میں آرام

۵۶۳

بیسوین مجلس جسم محترم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

تو مین کیپین ہمکو اس ملک مین لاتا اور ایکو ورطۂ ہلاکت مین پہنساتا فقصار حرم النساء
سکینہ خاتون اور اہلِ حرم محزون سی تمام بی بیان فریاد و زاری کرنی لگین شدتِ غم سی جگر کی ٹکڑی و
پیٹتین زبانِ حال سی ہر ایک مضطر کا یہ بیان تہا اندر باہر خیمہ کی شورِ نالہ و فغان بلند ہوا فاطمہ
رقیہ چلاتی تہین کہ بابا ہمکو دشتِ غربت مین چہوڑا سکینہ و رباب روتی تہین کہ ای مولا ابتلای
مصیبت مین ہمسی منہہ موڑا مادرِ قاسم کہتی تہی کہ مجہہ بیوہ کا اب کوئی آسرا نہ رہا ام کلثوم کہتی تہی
تمہاری سہارے سی عباس کی غم و ہجر مین ضبط کیا جناب زینب عرض کرتی تہین بہائی جان تم خود
جنت کو سدہارتی ہو ہمکو اس بہوکی پیاسی قافلہ کی ساتہہ چہوڑی جاتی ہو سید سجاد کی بیماری مین
دوا غذا کہان سی مہیا کرونگی نہہی لڑکونکو بیقراری مین تمہاری فراق کی کسطرح تسلی دونگی یا حسین
اس صحرای خونخوار اور لشکرِ ناہنجار مین اپنی سب گہر کو تمنی مجہی سونپا یہ تو فرماؤ مجہی کسکی سپرد کیا عورت
عاجزہ و ناتوان ہون ایکدلِ ضعیف پر ہزار غمِ جان ستان کا بار کسطرح اوٹہاؤن یہ ظالم دشمن خدا و
رسول جب ہمکو مارین کیو تمکو چہوڑ اون لشکرِ کوفہ و شام ہمارا سامان و اسباب لوٹین تو کسکی پاس فریاد کروں
عداوت سی شمر و خولی اگر ہمکو اسیر کرین تو کسی پکارون ہر گاہ سوار و پیادہ چادر و مقنعہ اتار لین
تو مین کیا کرون بہائی بہتیجونکی لاشین جلتی ریتی پر بیدفن و کفن پڑی ہین یا مان بہنین دروازۂ خیمہ سی انکی
دیکہنی کو اشکبار کہڑی ہین خاک و خون سی ان کشتونکو کیونکر اوٹہاؤن جنازونکو کسکی تدبیر سی قبر مین گاڑون
جب ظلم و جفا سی اہل شام و کوفہ تمکو شہید کرین اور واسطی غارتِ عوراتِ بی پناہ کہ مین آئین اور
نامحرم سی کہان جا کر چہپون لٹنی سی رباب و دیگر حرم کی کاہیکا پردہ کرون ای بہائی دیکہو شدت
گرسنگی سی بچی مری جاتی ہین پیاس کی ماری سوکہی زبان دکہاتی ہین اب ہمکو آب و طعام کون دیگا
بیکسی مین ہماری خبر کون لیگا ہر گاہ سکینہ تمہاری یاد مین رو کر جان کہوئی کو کیا جواب دونگی سید سجاد
لو چہتی اور اہر و سہر دکہیری تو کیا کہون یا ای اس بن مین امان فاطمہ زہرا کی کمائی لٹتی ہی افسوس

الی باب السید الذی هو الیوم علم بکی سیدا سہل و سہیل و کانا فی حجر اسعد بن زرارۃ فبرکت الناقۃ علی باب ابی ایوب خالد بن زید فنزل عنها رسول الله صلی الله علیه وآله فقال الناس و سالوہ ان ینزل علیهم فوثب ابو ایوب الی الرحل فحله و ادخله منزله قال رسول الله صلی الله علیه وآله المرء مع رحله ... ام ابی ایوب ... فاخذ اسعد بن زرارۃ بزمام الناقۃ فحولها الی منزله وکان ابو ایوب له منزل ... صلی الله علیه وآله فقال یا رسول الله

۵۶۴

بیسویں مجلس المحرم سے وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

بہن کربلا میں بھائی سے چھٹتی ہے ای حاضران بزم عزا محبان شاہ کربلا شیخ حسن واعظ سے میں ایسا سنا ہے کہ چند بار مجلس میں ثقات سے پڑھا ہے او سیدم سید الشہدا نی با دیدۂ خونبار خطاب کیا اور زبان حال سے زینب کو جواب دیا ای بہن شہادت پر میری لازم ہے تمکو صبر کرنا جس طور سے غم فرقت میں بزرگوں کی دلکو سمجھایا اوسی طرح ثابت رہنا زینب خاتون نی آہ سرد بھری حضرت سے یوں عرض کی ای یادگار آل عبا ای بقیہ نسل مصطفیٰ جب نانا رسو خدا نی دنیا سے کوچ فرمایا میں دیدار پدر و مادر برادرین جی بہلایا جس دن امان فاطمہ زہرا کا انتقال ہوا باپ بھائیوں کی سایہ کو غنیمت جانا جب والد بزرگوار نی درجۂ شہادت پایا میں دو برادر کی سلامتی میں آسرا لگایا ہر گاہ امام حسن کی ماتم فلک نی رولایا سب کی بعد تمہاری ساتھ جی کو چین آیا آج تم بھی جدا ہوتی ہو تمکو چاہوں میں جان کھوتی ہوں میں دنیا میں کیونکر زندہ رہوں غم تنہائی میں کس امید سے بسر کروں فسکنہا الحسین علیہ السلام سرور شہیدان نی بسکو فریاد و زاری میں تسکین دی اور دواعی تسلی و دلداری کی نصیحت کی ای اہل حرم میں وصیت کرتا ہوں کہ زنہار میری لاش پہ سر کی بال نہ کھولنا سینہ پر طمانچی مارکر خسارہ نکھو نہ نوچنا کلمات شکوہ آمیز جزع اور فزع سے گویا نہ ہونا سوای صبر و شکیبائی کی خدا سے کچھ نہ کہنا لاکن تمہیں رونی سے منع نہیں کرتا ہوں تمکو راہ سلوک کی ثواب مولا کی رضا میں بتاتا ہوں تم سب ورد مندوں کی درجۂ جنت بتاتا ہوں جو تکلیف شہر کوفہ و شام میں گذری کی اوسکو سمجھاتا ہوں یہ سب است بیوفا کر بہت جفا کریگی تم دامن خدا کی اوسکو تھو ہر گاہ مدا دوست دشنام میں جواب میں شاکر او ساکت رہو پس حضرت نی ایک ایک غمزدہ کو سینۂ زخمی سے لگایا اور انسو پونچھ کر اپنی زبان خشک وحی ترجمان سے سمجھایا جب نوبت سکینہ خاتون کی پہنچی تو چاہتی شدت رقت سے اٹھ دی اور دختر عزیز کو اوٹھا کر گود میں لیا اپنی اور ہاتھ سر پر پھیر کر پیشانی کو بوسہ دیا یہ اشعار انشا فرمائے نظم عربی سَيَطُولُ بَعْدِي يَا سُكَيْنَةُ فَاعْلَمِي مِنْكِ الْبُكَاءُ إِذَا الْحِمَامُ دَهَانِي ای سکینہ آرام زندگانی نزدیک

بیسوین مجلس ایام محرم میں وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

جو بیراوقت شہادت سامنی آئی اور سر اُتاری جانی کی بعد یہ مصیبت مدت تک تجہی ہو لائی لَا تُحْرِقِي

قَلْبِي بِدَمْعِكِ حَسْرَةً مَا دَامَ مِنِّي الرُّوحُ فِي الْجُثْمَانِيَّةِ جبتک میری بدن مین روح

باقی ہی ای جان با سوز حسرت مین اپنی آنسو بہا کی مجکو نہ جلا فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلَى بِالَّذِي

تَاْتِيْنَهُ يَا خَيْرَ النِّسْوَانِيَّةِ پس جسگہری مین شہید کیا جاؤن تو ای بہترین زنان تو سزاوار ہی

کہ اجیاء ماتم و غم پدر مین بجا کری + ان باتو نکو سنکر سب اہل حرم رونی لگی + اور باپ بیٹی کی الفت سی جان کہوتی

رہی سید الشہدا نی بہن کو پاس بلایا + زینب خاتون سی فرمایا + میری سکینہ سی خبردار خفاظت رہنا + اسکو

مصیبت فراق مین بہت پیار کرنا + تمہارا اسپر کوئی غصہ نہو بلند آواز سی کبہی نہ گہرکو جیف یہ دختر بی پدر

دربدر ہو جائی گی ایذا و محنت سفر اسیری مین اوٹہائی گی یتیم بچونکا دل نازک ہوتا ہی اندک صدمہ رنج سی

ٹوٹ جاتا ہی زینب خاتون نی کہا ای برادر آرزو ہی تمہاری گلی سی جو نا رسوخدا کا بوسہ گاہ ہی اپنا منہہ

ملون + اور ہاتہہ گردن مین ڈالکر اسوقت تسلی پاؤن + امام حسین علیہ السلام نی سر جہکا دیا + بہن کو چہاتی سی

لگا لیا + صدای الوداع الوداع اور ندای الفراق الفراق بلند ہوئی + خیمہ گاہ مین کسیکو تاب نظارہ باقی نہ رہی

کتاب عین البکا مین مسطور پایا ہی ناگاہ اوس انبوہ مین امام حسین علیہ السلام نی شہربانو کو نظر فرمایا ہی کہ

سب اہل حرم کی شرم و حیا سی علاحدہ کہڑی ہین + ہمدمہ روز ہجران شوہر سی ڈری ہین + چوب سرا پردہ کی لیئی ہی

ہوئی آہستہ آہستہ روتی ہین + او حسرت و یاس مین حضرت کی جانب دیکہتی ہین + مظلوم کربلا کو

اونکی حال پر نہایت رحم آیا + شہربانو نی آواز درد ناک سی یہ کلام سنایا + ای مددگار غریبان ای غمخوار

بیکسان ای مونس ہمدم ای انیس دل پر الم ای مایہ آرام جان ای قافلہ سالار شہیدان مہربانی قدیم سی

میری طرف دیکہو او کچہہ لونڈی کی بہی درد دکو پونچہو + حضرت نی اونکی زاری پر رو دیا + خاتون

آفت رسیدہ کو پاس اپنی بلا لیا + فرمایا ای خاتون بیقرار ای دختر شہریار میری قریب آ کہو کیا مطلب ہی

او مسافر منزل شہادت کی فراہم راہ ہو شہربانو اشکبار نی عرض کی ای سردار اہلبیت رسو خدا دنیا مین

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله ... فبناه رسول الله صلى الله عليه وآله ... والارض فى الارض ... ثم بالجبات فنقلت من اللحق

بیسوین مجلس المحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عزت اور مرتبہ بی بی کا شوہر کی زندگی تک رہتا ہی جب رانڈ ہو جاتی ہی تو کوئی نہین پوچھتا ہی
پھر اشرفِ آبرو فاطمہ کی اولاد مین آپکی دم سی تھا اور رونڈیکی سوہاگ و راج کا تاج و تخت تمہاری
قدم سی بنا تھا پھر گاہ آپ جنت کو چلی اور جد و پدر سی جا ملی مین غریب و بی وارث باقی رہونگی
زن بیوہ ہو کر کسطرح جیونگی زینب وام کلثوم پیغمبر کی نواسیان آپکی بہنین ہین لشکرِ کوفہ و شام
باوجودِ عداوت اونکی حرمت کرینگی ظلم و تعدی سی اذیت دینگی لاکن مجھی پردیسی دور از وطن
عجمی جان کر ہرگاہ ذلیل و خوار بنائین تو مین کیا کہون اگر قید مین لیجا کر کوفہ و شام مین بیچ ڈالین تو
یہ صدمہ کیونکر سہون فرزند میرا سید سجاد خود بیمار غش مین گرفتار ہی اس مصیبت مین سوای اللہ اور
آپکی میرا کون مددگار ہی بتاو کیا وصیت فرماتی ہو اور کسکی سپرد کیی جاتی ہو حضرت نی اوس بی بی سی
کہا ای شہربانو غم نکہا میری اہلبیت کی ساتھ تمہارا سفر ہوگا سامانِ دربدری اور اسیری خدا کو منظور ہی
خاطر جمع رکہو بیقراری اور نالہ و فریاد نکرو جب میرا سر تن سی اوتارا جائیگا ذوالجناح خیمہ کی دروازی پر
آئیگا تو کلِ اللہ مین اوسپر سوار ہونا جہان خدانی تقدیر کی ہی وہان جانا شیخ نی یہہی پڑہا ہی کہ راوی
کہتا ہی ہرگاہ سب اہلحرم باری باری گلی لگی اور ہر ایک سی حضرت رخصت ہو چکی فضہ کنیز
جنابِ فاطمہ زہرا نی پکارا یا حسین یا نورِ عین مینی تمکو گود مین پالا ہی اور تمکو جہولا ہلایا ہی آرزو تہی کہ
ضعیفی مین تمہاری سایہ تلی رہونگی جب اس گہر مین مرونگی میرا جنازہ تم اوٹھاوگی کفن دیکر نماز پڑہکر
تلقین سناوگی ہای مین پر حسرت جیتی رہی اور تمہاری یہ مصیبت دیکہی حضرت نی اوسکو بہی بلایا
اور سر کو سینہ سی لگایا باقی کنیزو نکو دلداری دی سب اہلبیت سی رخصت حاصل کی گہوڑی کی رکاب
عنان کو ہلایا خیمہ سی آگی چلنی کا ارادہ فرمایا حاضرانِ مجلس عزا دنیا مین تمنی دیکہا ہی جو کوئی مسافر
گہر سی نکلتا ہی وداع کر کی سوار ہونیکا عزم رکہتا ہی اہلخانہ کا مجمع دروازی پر آتا ہی کوئی روتا کوئی
دعا مانگتا ہی نامہ و پیام بہیجنی کی تاکید کرتی ہین سوغات لانی کی فرمایش رکہتی ہین دامن

٥٧٦

عليه واله انتظر امر الله ثم خطبها عمر فقال مثل ذلك فقيل لعلي لم لا تخطب فاطمة فقال والله ما عندي شيء فقيل له ان رسول الله لا يسالك شيئا فجاء الى رسول الله فاستحيى فرجع ثم جاء في اليوم الثاني فاستحيى فرجع ثم جاء في اليوم الثالث فقال رسول الله صلى الله عليه واله يا علي الك حاجة قال بلى يا رسول الله فقال لعلك جئت خاطبا قال نعم يا رسول الله قال رسول الله هل عندك شيء يا علي فقال ما عندي يا رسول الله الا درعي فزوجه رسول الله صلى الله عليه واله

عنده فخطبها ابو بكر فقال رسول الله صلى الله

جئت بي منا ... له كانت فاطمة عليها السلام

قال وكان رسول الله صلى الله عليه واله

يا رسول الله رضيت وسلمت لله ولرسوله

ابو بكر وترك بابت علي عليه السلام فقال

ما انا امرت بذلك ولكن الله امر بسد

بیچ بین مجالس المحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

آستین کو مسافر کی پکڑتی ہین جلد بازگشت کیواسطی ہوش کہوتی ہین رکاب بجام مرکب لپٹتی ہین مسافر کی
ساتھ بیتاب ہوکر چلتی ہین ہرچند یقین جانتی ہین کہ سلامت پہر نگا کوئی عندگر سکی آنکہونکی اور ہلاک کا نہ دیکہی کا
ہای ہای ہین فدای لہای المحرم امام حسین علیہ السلام اگر اونکی حالت زار آئینہ تصور مین دیکہو تو اوسوقت کی
بیقراری اہلبیت تمکو معلوم ہو وہ ماجرا عمر بہر کی روئیکو کفایت کرتا ہی اور اوس مصیبت کی غمسی دل مین
بہرتا ہی اپنی سردار کی فراق سی عورتونکو پردہ مین تسکین کیونکر رہی ہوگی جہلکہ اضطراب اور نا رہا ہی اونکی
جان پر کیا بنی ہوگی سید الشہدا دو روز کی بہوک پیاس مین زخم کہانی کو قدم بڑہاتی تہی ضعیف ستمکا
اور کثرت جراحت سی پای رکاب اور مرکب لرکہڑاتی تہی ایک سو کہا گلا حسین علیہ السلام کا اور ہزار ہا
خنجر آبدار ایک سینہ بہر اعمنسی اور بارہ ہزار تیر خطا کا ایک پہلو ٹوٹا الم سی اور اٹھارہ ہزار نیزہ خونخوار
ایک جسم فگار اور تین ہزار تلوار ایک قتنہا امام حسین علیہ السلام مرنیکو جاتی تہی نا امید مین صبر کو عمل فرماتی تہی
بیبیوں زنان المحرم کہوڑی کی لجام ورکاب کو نہین چہوڑتی تہین خدا ورسول کی دہائی دیتی کہیں سر پا ماتم کی
روتی تہین خیمہ مین سامان حشر برپا تہا زمین سی فلک تک ماتم ہو رہا تہا ایک سو بیبیان کہڑی تہین
ایکجا بیٹیان پیٹ رہی تہین ایکجانب بہنونکا حلقہ گہیر تہا ایکطرف ۱۹ بہائی کی عورتونکا نوحہ بال کہیری تہا
لونڈیونکا غول سامنی بند ہاتہا بچونکا شور نوحہ سب سوا تہا سلطان کربلا نی ساری بلا نصیبون کو
قسم دیکر سوار ہو مین چہوڑا سوار ہو کر ان سنہ کو میدان شہادت کی طرف موڑا دروازہ خیمہ سی اہلبیت نگران تہی
بہن برادر کی آہ و نالہ زینب و ام کلثوم روان تہی نہ تاب صبر جو گہر مین اور امام حسین علیہ السلام کو
سر کٹا نی کی واسطی جاتی دیکہین نہ ممکن کہ پردی سی باہر نکلین اور مولا کی ساتہ میدان مین بلا خطہ ناظر کرین
نظم ملو لفہ ناظم خمو شی ذکر مصیبت کو دی طول شدتسی آہ و نالہ کی سحین ہی تحمل طرز بیان عجیب ہی
سوز و درد ہی کہتی ہین حبا بجدا عل سی رسول آنکہون مین اشک لب پہ فغان دلمین ہی قلق روز طلب
وقت دعا ساعت قبول ہو یارب جو درد سند ہو اوسکو شفا الٰہی حاجت ہر ایک حاضر مجلس کی ہو حصول

٥٦٨

فقال له رسول الله صلى الله عليه واله ... وثق ونزوج اليه درعه ... علي عليه السلام ... فقال علي ... فاطمة اليه ... حتى خرج ...

متى منزلها منها متى لا ... منزلها يا رسول الله ما ... فقال لها ... الايمان وكان لفاطمة عليها السلام يوم ... سنين فقال رسول الله على طاعة الله ... صلى الله عليه واله والله لقد ... من حاجتها ... النعمان فلما خذنا ما ... فيات ذلك حاجتها فجاء الى رسول الله صلى الله عليه واله فقال يا رسول الله ... انا ومالي لله ورسوله فقال يا رسول الله ... وانه ما ... الى ما ... رسول الله ...

تا خذه ... التي ما ترك ... فجاء ... صلى الله عليه ... الحسن الحسين ... فاطمة عليها السلام ... ما ... كان ... حاجتها ... نسبت ... صلى

قال و کان رسول الله صلی الله علیه و آله یصلی الی بیت المقدس بعد النبوة ثلاث عشرة سنة بمکة و تسعة عشر شهرا بالمدینة ثم عیرته الیهود فقالوا انت تابع لقبلتنا فاغتم لذلک غما شدیدا فلما کان فی بعض اللیل خرج صلی الله علیه و آله یقلب وجهه فی آفاق السماء فلما اصبح صلی الغداة فلما صلی من الظهر رکعتین جاءه جبرئیل فقال له قد نری تقلب وجهک فی السماء فلنولینک قبلة ترضاها فول وجهک شطر المسجد الحرام الآیة ثم اخذ بید النبی صلی الله علیه و آله فحول وجهه الی الکعبة و حول من خلفه وجوههم حتی قام الرجال مقام النساء و النساء مقام الرجال فکان اول صلاته الی بیت المقدس و آخرها الی الکعبة

اکیسویں مجلس تمہید بکا و فضایل شعراء اہل عزا و جہاد سید الشہدا

تمہید نوادر بکاء و ابیات شعراء و اہل عزا و بیان حرمت و عاشورا و اطلاع فاز ہم و بیانها علی الصبر و ثواب سید الشہدا

نظم عربی قد مرت الایام بالغفلات + و حان زمان الموت والسکرات

تحقیق کہ ایام زندگانی غفلت و نادانی میں گذر گئے اور اب سکرات موت کی گھڑی قریب پہنچی

و ما لی من شیء اعد ذخیرة + لیوم نشوری ما خلا العبرات + فما عین ما ادری

میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ جسکو روز حشر کے لئے ذخیرہ کیا ہو سوای وہ آنسو کہ دیدۂ حسرت سے بہائی ہیں

ماذا تحکمت + دموعک للعطشان بالحرقات + رباعی مرد فتہ آل مصطفی را کشتند +

شاہنشہ دشت کربلا را کشتند + باخویش و تبار تشنہ بر آب فرات + فرزند علی مرتضی را کشتند + رباعی

ای اہل عزا فغان و فریاد کنید + چون ابر بہار گریہ بنیاد کنید + در ماتم شاہ

شہدا خون گریید + خود را ز غم قیامت آزاد کنید + رباعی القلب لسبط

مصطفی مجروح + والعین لشدة البکا مقروح + قد صار شہیدا بایدی الغرباء

یا قوم علی الحسین نوحوا نوحوا + پیشواؤ عزیزو شیون و زاری کرو برای حسین کرو اشک و آہ کی

رونق عزای حسین ہے محبو پیو یہ سر و سینہ تم محرم ہیں + کہ جا بجا گدا زہی سب شرح ماجرای حسین + اوردو فلک مصیبت کو

دست ماتم سے دکھاؤ شور و شیون رقت سے کہکی وای حسین + محرم ہی ہوا سے جا کر سوگ نشین ہیں جگر شق

شہید ہوچکی جب یار و اقربای حسین + رہا نہ مونس غمخوار کہ ہو فدای حسین غریب و بیکس و مظلوم رہ گئی

تنہا حرم میں خیمہ آخر کو پھر کی آی حسین + مخدرات بنی ہاشم ہوا آلام حشر + فغان و نالہ اطفال تھا کہا ہای

حسین + زبان حال سے گویا امام نے یہ کہا + تسلی آل پیمبر کو دی خدای حسین + کہاں ہیں جد و پدر مادر تجھی لقا

کر اونکو کاد شمر نے خنجر جگر کو کہاں حسین + ازل کی روز مقدر ہوا کنار فرات + لہو میں شہ رگ حلقوم کی نہائی

و فور تشنہ لبی میں یہی یہی امر قضا کہ جا کی خطا میں سفر عطش تھا کہ حسین + رفیق ماری گئی زندہ ہیں نہ خویش

تبار + یہ حال زار کو اپنی کہی سنائی آه حسین + جفای شمر و عمر سے دیا جو شاہ نے سر + گواہ بزم شہادت نہیں

حسین + ستم شعار و نے لوٹا تمام تن کا لباس + قبا و پیرہن خونچکان ردای حسین + دعا ہی ...

امی الله فی ذالک الیوم جبرئیل فقال ... الی الکعبة ... سالم ... و صلی بهم الظهر ... رکعتین الی الکعبة فنزل علیه ... و رکعتین الی السماء ...

رسول الله صلی الله علیه و آله فی مکان ... و اذن له فی محاربة قریش ... لما ... الذین یقاتلون بانهم ظلموا ... و ان الله علی نصرهم لقدیر الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق ... الا ان یقولوا ربنا الله

فارق دنیاه و ماطهر فی اثناء ذالک من علائم ... الاجمال والاتصاف ... المعشر ... ان جمیع ما غزا رسول الله صلی الله علیه و آله بنفسه ست و عشرون ... علیه السلام ... بدر و احد والخندق ... خیبر والفتح و حنین والطایف

سریة بعثها اسد بعث حمزة بن عبد المطلب ... فی ثلاثین راکبا ... سیف البحر من ارض جهینة ... بن هشام فی ثلاثین و مایتین راکب ... من المشرکین ... عمرو والجهنی ... و لم یکن بینهما قتال ...

۵۹۹

اکیسوین مجلس فضائل بکا و جہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ و الثنا

جوہوی قبول از زبان پہ تاصف حقیقی رہی ثنا ی حسین، ارباب حزن وابتہال کو تازہ براعت استہلال سناؤن، اور اصحاب اندوہ و ملال کو نئی تمہید مقال سی رولاؤن کرقطرۂ اشک باعرفت بہتر ہی کلمۂ نیت غفلت سی اور نم دیدۂ اہل محبت ثانی تسنیم و کوثر ہی مجرای بابحث و عمان رحمت سی جستجو مین اسی دریا کی ما ہیت ابصار نی پانی بہرا کمختا ہو یہ اسی بحر صفا کی قلزم یقین کو موج مارتی دیکہا چشمہ مضمون کی روانی زبان قلم پر گویا روح القدس کی تائید ہی منبع شیرین بیانی ہین مِدادُ العُلَمَاءِ اَفضَلُ مِن دِمَاءِ الشُّهَدَا کی آب و تاب اسا نید ہی طریق عبد و معبود کی شناخت اور حقیقت ملت مین ہر ذی شعور نی ادراک عقل سی جانا کہ صاحب حیات کو قواعد معاش و معاد جو فساد سی بچائین ضرور ہین اور اونکو من اللہ ماننا اسواسطی کہ اپنی طرف سی ہر گروہ و قوم اگر قانون بنائین تو وہ سبکو طاعت و معصیت مین ہمسری سی ممکن ہی خلاف کر جائین لہذا پرداخت دین کو دنیا مین پہلا طبقہ ہی خدا کا بنایا سلسلۂ انبیا و اوصیا و اولیا جو روز الست سی برزخ ہین درمیان خالق و مخلوق ارض و سما اونکی بعد صنف خلفا و علما کہ حامل مَا اَنزَلَ اللّٰهُ و مفسر ہین امر و نہی اسی کی اسمین افضل ہین واعظین و مدرسین کتاب و سنت ہر قسم فضلا کی لاکن زمرۂ سلاطین سی کا ہی شہر و بادشاہ ایک ہی ہوتا جیسی ابو البشر آدم علیہ السلام اور کبہی نبی تابع ملک رہتا مثل ارمیا و یونس و دانیال و زکریا و یحیی علیہم السلام اور کبہی وقت رسول کا فرمان بردار ہی کسری و قیصر و خاقان مانند حضرت سلیمان و نبینا صلواۃ اللہ حجت یزدان و مالک فرقان بنابران قاعدہ ویسا ہی گذرا بعینہ معاملہ امام زمان اور متعلق رہی تکلیف مردم درمیان توفیق قبول و عمل حیران، اما نجات دارین کو چشم بصیرت نی اولوا الامر کی پیروی مین منحصر دیکہا اور خروج تحت حکم ہی وَجَعَلنَاهُم اَئِمَّةً يَهدُونَ بِاَمرِنَا کی فہیم و معرفت نفل منحصر سمجہا اقدام اس وادی کو ہنگام شہود و مقتدای حقیقی متابعت ضروری اور طاعت کی سبیل تکمیل مین سو التیت حاضر و غائب اہم امور ہیں ہم تم جو دوستی کا دعوی نسبت اپنی پیشواؤن کی مقصود

اکیسوین مجلس فضائل بکا و شعراوبانی عزاء جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

کہتی ہین اوسکی سند پر گواہ صادق شاد کی خوشی غم کا الم موجود کہتی ہین لاکن ولای اہلبیت و ذکر عترت چار سبب درکار ہین کہ بدون اونکی آغاز و انجام اسلام و ایمان واستحسان بیکار ہین اول ذکر ارشاد دوسری سامع حق بنیاد تیسری سکان جمعیت چوتھی خلوص عقیدت لہذا ہر واحد کا حدیث ورواییت رتبہ مقام اور اجر بالا کلام آیا ہی سب سی پہلی بڑا درجہ شعراو مادحین نظم و نثر اور اونکی قاریونکا احترام فرمایا ہی بشیر الله انام نی اپنا معین و ناصر و یاور و محسن بتایا آمد و رفت مین تعظیم و تکریم و تحسین و آفرین سی پہلوی اعزاز مین بٹھایا سید اسمعیل حمیری ابی ہارون مکفوف عبد الله بن غالب فضیل بن عبد ابی عمارہ و دعبل خزاعی جو خدمت حضرات مین آئی اور اپنی منظومات نتیجہ فکر و طبع زاد پڑھی سنائی نقد و جنس و ملبوس خاص کی آل رسول سی انعام پائی اور اونکی ساتھ جود و کرم سی جائزہ و صلہ دی کی جزای عقبی کی وعدی فرمائی ویسا ہی ہر معتقد کو لازم ہی پیروی مین ہادیان طاہرہ کی عمل مین لانا ذاکری و شنوائی ذکر اہلبیت پاکیزہ گہر مین توفیرسی بہا نا ترقی اعتقاد پر امداد پہنچائی تاکہ یہ چرچا روز حشر تک زیادہ ہوجائی بانی خیر کو ہر بندہ خدا شناس ثنا کی مؤید اسکی ملا دربندی کتاب اکسیر العبادت مین لاتی ہین قول ہی وامام علیہم السلام کو سنا تی ہین فاعلم ان الاحسان الی قراء المراثی و منشدی الاشعار والذاکرین لروایات مصائب ال محمد بای نحو کان ذلک الاحسان من بذل الاموال و اہداء الاشیاء النفیسۃ الیہم الی وجہ الصلۃ بدرستی کہ نسبت مرثیہ خوان و اشعار کہنی والونکی احسان کرنا ذاکرین روایات مصائب ال رسول کی رعایت جسطرحسی ہو لازم جانا بذل اموال و اہدا اشیاء نفیسہ جو ممکن ہو بطور نذر و صلہ رحمت و جائزہ فکر اونکو دو واکرامہم و تبجیلہم والتواضع لہم و مدحہم والثناء علیہم وجبہم باللسان والقلب اکرام و بزرگ داشت اونکی تواضع کرنا تعریف کلام و ثنای صدق مین دل و زبان سی دوست رکھنا الی غیر ذلک من الامور الباعثۃ علی ترویج قائلہم المراثی والداعیۃ الی کثرۃ مقتبہم

فِیْهَا وَ شِدَّةِ سَعْیِهِمْ فِیْ تَحْسِیْنِ الْقِرَائَۃِ اور علاوہ اسکی جو باتین کہ رواج قرات
مراثی مین باعث قدر افزائی ہون اور شدت رغبت و شوق ہی او بہار لاتین کہ اچھا پڑھنی پر سامعین کو
وَ تَتَبُّعِ الْاَخْبَارِ وَ الْاٰثَارِ لِتَبْیِیْنِ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ یُحِبُّهَا اللّٰهُ وَ یُحِبُّهَا رَسُوْلُهٗ
وَ اَوْصِیَائُهُ الْمَعْصُوْمُوْنَ تاوہ اخبار و احادیث و روایات صحیحہ کو ڈھونڈہ ہین یہ صفائین فضیلت و
مصیبت کو اپنی زبان بیان مین جلوہ دین جو سب امور ایسی مقبول درگاہ احدیت ہین کہ خدا و رسول
دوست رکھتی ہین اور صبا اوصیا مین محبت و الفت کا نتیجہ دین پیار کرین لاکن یہ کام ہی سلسلہ بند اہل فہم
اسکی اتمام پر ضرور ہی متفق ہونا چند اشخاص کا پہلی بانی عزا جو ذاکر کو حاظر داری ہی بلائی دوسری قاری
شعر و الشا کہ خوب پڑہکی سنائی تیسری سامع واقعات جو روی خواہ صورت بکا بنائی چوتہی خادم و
کہ فرش بچہائی کہانا پکائی پانی بلائی اسوقت دیکہو فضائل عمل کو ثواب کیا ملتا ہی اور علاوہ ازین گریہ کرنی
رہتا اونکا کسقدر رتبہ ہی فِیْ خَبَرِ عَلْقَمَۃَ عَنِ الْبَاقِرِ فِیْ حَدِیْثِ زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ یَوْمَ
عَاشُوْرَا مِنْ قَرِیْبٍ اَوْ مِنْ بَعِیْدٍ قَالَ بروایت علقمہ مین حضرت باقر علیہ السلام سی حدیث
زیارت سید الشہدا مین آیا ہی جو زائر پاس تربت کی روز عاشورا پڑہی یا سلام دور سی کرے فرمایا ہی
ثُمَّ یَنْدُبُ الْحُسَیْنَ وَ یَبْکِیْهِ وَ یَاْمُرُ مَنْ فِیْ دَارِهٖ مِمَّنْ لَا یَتَّقِیْهِ بِالْبُکَاءِ عَلَیْهِ
وَ یُقِیْمُ فِیْ دَارِهِ الْمُصِیْبَۃَ بِاِظْهَارِ الْجَزَعِ عَلَیْهِ پہر امام حسین علیہ السلام پر نوحہ گر
ہوکی بیتابانہ روتا ہی اور جو گہر کی لوگوں مین سی رونی کا پرہیز نہ کرتا ہو اونکو رقت و زاری کی
واسطی کہی تاسامان عزا و مصیبت کو مہیا کرین خامس آل عبا کی حال مین جزع و فزع سی آنسو بہائین
وَ لْیُعَزِّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِمُصَابِهِمْ بِالْحُسَیْنِ ایک دوسری کو ماتم پرسا دین سانحہ امام
حسین علیہ السلام پر سوگوار باہم اسکتبار کرین وَ اَنَا ضَامِنٌ لَهُمْ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ
تَعَالٰی جَمِیْعَ ذٰلِکَ یعنی ثَوَابَ اَلْفَیْ حَجَّۃٍ وَ اَلْفَیْ عُمْرَۃٍ وَ اَلْفَیْ غَزْوَۃٍ مین ضامن ہون

وكان لواء رسول الله صلى الله عليه وآله ابيض مع مصعب بن عمير والراية مع علي ... عليه السلام ... من الملائكة ... المسلمين في اعين المؤمنين ... الكفار

اکیسویں مجلس فضائل بکا و عمدا سی جہاد سید الشہدا

اگر یہ آداب ماتم سب عمل میں لائیں بہت حسنات یعنی ثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار غزوہ پائیں قُلْتُ اَنْتَ الضَّامِنُ لَهُمْ ذٰلِكَ وَالزَّعِيمُ قَالَ اَنَا الضَّامِنُ وَالزَّعِيمُ لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ راوی ناقل ہے یعنی عرض کی اس اجر ملنے پر آپ کفیل ہوتے ہیں جواب دیا میں ذمہ دار ہوں اوسکی خبر کا رہ لائیں اور جو روتے ہیں قُلْتُ وَكَيْفَ يُعَزِّي بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ تَقُولُ علقمہ مظہر ہیں یعنی پوچھا کیونکر تعزیت ادا کریں فرمایا کہیں تو یہ قول حزن و ملال کو با چشم تر عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اگر دوسرا بھی ان کلمات کو پاہے تو اجر و ثواب مضاعف عطا ہو وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَنْتَشِرَ يَوْمَكَ فِيْ حَاجَةٍ فَافْعَلْ فَاِنَّهُ يَوْمٌ نَحْسٌ لَا تُقْضٰى فِيْهِ حَاجَةُ مُؤْمِنٍ اور ہرگاہ ممکن ہو کسی تو اس دن کو طلب حاجت میں صرف نکرنا کہ مراد مومن نہیں ملتی یہ نحس اور برا جانا رہنا وَاِنْ قَضَيْتَ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهَا وَلَا يَرٰى فِيْهَا رُشْدًا کبھی مبارک نہ ہوگا اگر کوئی مطلب بھی نکلا خیر و خوبی نہ دیکھیگا ہرگز سوا کار ہواو بکا وَلَا يَدَّخِرَنَّ اَحَدُكُمْ لِمَنْزِلِهٖ فِيْهِ شَيْئًا فَمَنِ ادَّخَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْمَا ادَّخَرَ وَلَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْ اَهْلِهٖ نہ فراہم کرنا اور نہ خرید کی وہ ہرنا اگر اسدن کوئی چیز مصارف ہی گھر کی پس جسنے ایسا کیا اچھا نہ ہوگا اوسی اور نہ واسطے عیال بھر کی فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُمْ ثَوَابَ اَلْفِ حَجَّةٍ وَاَلْفِ عُمْرَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ جب یہ بجا لائیں تو اسد لکھی حسنات اوکی نام یعنی ساتھ پیغمبر خدا کی جو کئی ہوں ہزار حج و ہزار عمرہ وَكَانَ لَهٗ كَثَوَابِ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُوْلٍ وَصِدِّيْقٍ وَشَهِيْدٍ مَاتَ اَوْ قُتِلَ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ الدُّنْيَا اِلٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اور اجر ملینگی اوسکو مانند ثواب ہر نبی و رسول و صدیق و شہید راہ خدا کا فوت ہوا ہو یا قتل کیا گیا ہو ابتدائی دنیا سی تا روز جزا وَفِيْ خَبَرٍ مَسْمَعِ عَنِ الصَّادِقِ

اکیسویں مجلس فضیلت اہل بکا و ورود حوض اور کوثر کی ثنا و جہاد و شہید

فِي حَدِيثٍ قَالَ أَفَمَا تَذْكُرُ مَا صُنِعَ بِهِ يَعْنِي بِالْحُسَيْنِ قُلْتُ بَلَى خبر سنتے ہیں حضرت صادق سے
مذکور ہے کہ ایک دن جناب نے پوچھا آیا چرچا کرتا ہے تو اوس واقعہ کا جو مشہور ہے یعنی امام حسین علیہ
السلام کا سانحہ شہادت میں نے عرض کی بہت زبان پر لاتا ہوں وہ مصیبت قَالَ أَتَجْزَعُ قُلْتُ
إِي وَاللهِ وَأَسْتَعْبِرُ لِذَلِكَ حَتَّى يَرَى أَهْلِي أَثَرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فرمایا رقت وزاری بھی آیا کرتی ہے
شور مچاتا ہے میں نے کہا اسقدر بیقرار روتا ہوں کہ اثر حزن و ملال اہل و عیال کو معلوم ہوتا ہے فَأَمْتَنِعُ
مِنَ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَبِينَ ذَلِكَ فِي وَجْهِي شدت غمسے غذا نہیں کھاتی ہے بھوک پیاس
چہرہ پر ماتم کی اوداسی چھاتی ہے فَقَالَ رَحِمَ اللهُ دَمْعَتَكَ أَمَا إِنَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُعَدُّونَ
مِنْ أَهْلِ الْجَزَعِ لَنَا وَالَّذِينَ يَفْرَحُونَ لِفَرَحِنَا وَيَحْزَنُونَ لِحُزْنِنَا بولے تیرے گریہ پر
اللہ رحمت بھیجے اور توفیق نیک زیادہ عطا کرے یہ جان لے کہ تو شمار ہوگا اونمیں جو لوگ ہمارا ساتھ دیتے
ہیں ہر سرور میں خوشحال اور حزن سے پر ملال رہتے ہیں أَمَا إِنَّكَ سَتَرَى عِنْدَ مَوْتِكَ حُضُورَ
آبَائِي لَكَ وَوَصِيَّتَهُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ بِكَ وَمَا يَلْقَوْنَكَ بِهِ مِنَ الْبِشَارَةِ مَا تَقَرُّ بِهِ
عَيْنُكَ قَبْلَ الْمَوْتِ واقف ہو کہ اپنی وقت مرگ میں دیکھے گا میرے آبای طاہرین کو جو بالین
تیری آئیں گے ملک الموت کو پاسداری و رعایت سفارش فرمائیں گے انواع رحمت و مہربانی کی ایسی
بشارت پہنچائیں گے کہ اوسکی وصول میں دل ٹھنڈا روشن آنکھیں ہوجائیں وَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ
أَرَقُّ عَلَيْكَ وَأَشَدُّ رَحْمَةً لَكَ مِنَ الْأُمِّ الشَّفِيقَةِ عَلَى وَلَدِهَا بے شک قابض ارواح
تیری اوپر سب سے زیادہ مصروف عنایت رہیگا جیسے پسر کو ماں پیار کرے اوس نسبت سے شفقت
کریگا ثُمَّ اسْتَعْبَرَ وَاسْتَعْبَرْتُ مَعَهُ إِلَى أَنْ قَالَ وَمَا بَكَى أَحَدٌ رَحْمَةً لَنَا وَلِمَا لَقِينَا
إِلَّا رَحِمَهُ اللهُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ الدَّمْعَةُ مِنْ عَيْنِهِ بعد ازاں حضرت صادق علیہ السلام
گریاں ہوئے اور میں اتنا رویا کہ آنسو منہ پر بہے پھر فرمایا ہماری دکھ اور غم کی لیے کوئی وقت نہیں کرتا ہے

وقال الحمد لله الذی اجاب دعوتی فیه وروی جابر عن الباقر علیه السلام عن امیر المؤمنین علیه السلام قال لقد تعجبت یوم بدر من جراة القوم وقد قتلت الولید بن عتبة اذ اقبل علی حنظلة بن ابی سفیان فلما دنی منی ضربته بالسیف فسالت عیناه ولزم الارض قتیلا وقتل زمعة بن الاسود والحارث بن زمعة وعمیر بن عثمان بن کعب بن تیم عم طلحة بن عبید الله وعثمان ومالک اخوی طلحة وهم ستة وثلاثون رجلا وقتل حمزة بن عبد المطلب شیبة بن ربیعة بن عبد شمس والاسود بن عبد الاسد المخزومی

فقال علی علیه السلام انا قتلته فکبر النبی
قال النبی صلی الله علیه وآله من له علم بنوفل
وهو عم الزبیر بن العوام فلما اجلت الوقعة
وطلحة قبل الهجرة یحبسهما ... ابدا وما الی اللیل
ابدا و نوفل بن خویلد وهو الذی قرن ابا بکر

اکیسویں مجلس فضیلت اہل بکا ورد و حوض اور کوثر کی ثنا و جہاد سید الشہدا

الایہ کہ پہلی اشک نکلنی سی آنکھونکی مستحق رحمت ہو رہتا ہی فَاِذَا سَالَ دُمُوعُهٗ عَلٰی خَدِّهٖ فَلَو
اَنَّ قَطْرَةً مِنْ دُمُوعِهٖ سَقَطَتْ فِی جَهَنَّمَ لَاَطْفَاَتْ حَرَّهَا حَتّٰی لَا یُوجَدُ لَهَا
حَرٌّ پس جب سیر اشک اوسکی رخسارون پر جاری ہو جائین اگر ایک قطرہ اوسکا آتش دوزخ میں ڈالین
سوز نار کو ابسا بجہادی کہ پہر گرمی کو نہ پائین وَاِنَّ الْمُوجَعَ قَلْبُهٗ لَنَا لَیَفْرَحُ یَوْمَ یَرَانَا عِنْدَ
مَوْتِهٖ فَرْحَةً لَا تَزَالُ تِلْكَ الْفَرْحَةُ فِی قَلْبِهٖ حَتّٰی یَرِدَ عَلَیْنَا الْحَوْضَ تحقیق کہ ہماری سوا
جو دل بار غم اوٹہا ئیگا مرتی وقت ہمکو بالین پر دیکہنی سی خوش ہو جائیگا اوس فرحت کو مدام اپنا
ہمدم پائیگا یہانتک جو ہماری حوض کوثر کی پاس خرم و خندان آئیگا وَاِنَّ الْكَوْثَرَ لَیَفْرَحُ
بِمُحِبِّنَا اِذَا وَرَدَ عَلَیْهِ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیُذِیْقُهٗ مِنْ ضُرُوبِ الطَّعَامِ مَا لَا یَشْتَهِی اَنْ
یَصْدُرَ عَنْهُ جب ہمارا محب لب کوثر جائیگا وہ خوشی و سرور میں لہر ائیگا تاکہ دوست
اہلبیت جام ساز گار سہ ہی لگائیگا ہر طعام و شراب مرغوب کا مزہ آو میں اوٹہائیگا تا یادی مسیمع
مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَهُوَ فِی بَرْدِ الْكَافُوْرِ وَرِیْحِ الْمِسْكِ
وَطَعْمِ الزَّنْجَبِیْلِ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْیَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَاَصْفٰی مِنَ الدَّمْعِ وَاَزْكٰی
مِنَ الْعَنْبَرِ اِی مستمع جس نی آب کوثر کا ایک جرعہ پیا کبہی نہ ہوگا اور پیاسا وہ پانی سردی میں مثل
کافور و خوشبو مانند مشک مزہ دار جیسی زنجبیل شہد سی بڑہکی شیرین مکہن سی نرم اشک چشم سی
صاف و لطیف عنبر سی زیادہ معطر یَخْرُجُ مِنْ تَسْنِیْمٍ وَیَمُرُّ بِاَنْهَارِ الْجِنَانِ تَجْرِیْ عَلٰی
رَضْرَاضِ الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ اوسکا پانی چشمہ تسنیم سی نکلتا ہی نہرون میں جنت کی بہتا
در و یاقوت پر لوٹتا چلتا ہی فِیْهِ مِنَ الْقِدْحَانِ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ پیالی کٹورین
عمدہ اوسکی بالائی کنارہ کنتی میں عدد نجوم سی کہیں بی شمار یُوْجَدُ رِیْحُهٗ مِنْ مَسِیْرَةِ اَلْفِ
عَامٍ ہزار برس کی راہ سی اوسکی خوشبو آتی ہی مشام جان کو روایح خلد میں بساتی ہی قَدَحَانُهٗ

۵۸۵

وعسكر به واصابهم مطر كثير فذهب رسول الله صلى الله عليه وآله لحاجته فاصابه ذلك المطر فبلّ ثوبه وقد جعل رسول الله صلى الله عليه وآله وادي امرئ بينه وبين اصحابه ثم نزع ثيابه فنشرها لتجف والقاها على شجرة ثم اضطجع تحتها والاعراب ينظرون الى كل ما يفعل رسول الله فقالت الاعراب لدعثور وكان سيدهم واشجعهم قد امكنك محمد وقد انفرد من بين اصحابه حيث ان غوث باصحابه لم يغث حتى تقتله فاختار سيفا من سيوفهم صارما ثم اقبل مشتملا على السيف حتى قام على راس رسول الله بالسيف مشهورا فقال يا محمد من يمنعك مني اليوم قال الله ودفع جبرئيل عليه السلام في صدره فوقع السيف من يده فاخذه رسول الله صلى الله عليه وآله وقام على راسه فقال من يمنعك مني قال لا احد وانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والله لا اكثر عليك جمعا ابدا فاعطاه رسول الله صلى الله عليه وآله سيفه ثم ادبر ثم اقبل بوجهه ثم قال والله لانت خير مني قال رسول الله صلى الله عليه وآله انا احق بذلك منك فاتى قومه فقالوا اين ما كنت تقول وقد امكنك والسيف في يدك قال قد كان والله ذلك ولكني نظرت الى رجل ابيض طويل فدفع في صدري فوقعت لظهري فعرفت انه ملك وشهدت ان محمدا رسول الله والله لا اكثر عليه وجعل يدعو قومه الى الاسلام ونزلت هذه الآية يا ايها الذين آمنوا اذكروا نعمت الله عليكم اذ هم قوم ان يبسطوا اليكم ايديهم فكف ايديهم عنكم

اکیسویں مجلس فضائل حوض کوثر و تشبیہ ذبح امام حسین و شبیر

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَلْوَانِ الْجَوَاهِرِ وہ قدح چاندی اور سونے کی بنی اقسام جواہر
قدرت صانع سے جڑی ہیں یَفُوحُ فِی وَجْہِ الشَّارِبِ مِنْہُ کُلُّ فَایِحَۃٍ حَتّٰی یَقُوْلُ الشَّارِبُ
مِنْہُ لَیْتَنِیْ تُرِکْتُ ھٰھُنَا لَااَبْغِیْ بِھٰذَا بَدَلًا وَلَاعَنْہُ تَحْوِیْلًا پینے والے کو ہر طرح کی
بوباسیں ایسی جانفزا ملیں کہ دل سے کہے کاش کہ یہاں رہنے دیں اور دوسری جگہ نہ بدلیں
پس ای مدہوشانِ پیمانۂ ولاء و جرعہ نوشانِ خمخانۂ صدق و صفا خوش حال اوس مست بزم الست کا
جو بادۂ پیالۂ چشم کو رقت سے چھلکائے اور مرحبا ایسے شاہد پرست صدر نشست کا کہ وارفتگی بیخودی
حزن و غم کو لبالب چڑھائے جو بجوشش خونابِ جگر ساغر کوثر کا خواہان ہو بینائے اشتیاق سے قلقل نوحہ
نالہ بلند کرے اور نمک چشیٔ شوربائے بصر جگر گز سے طالبِ نباتِ جنان ہو کبابِ دل و جان کو آتش
ملال پر گرم و سوزان دہرے بہم کیف و ورغ انین و دست افشانی ماتم سے کوتاہی کو خمارِ غفلت جانو
اور نشۂ زندگانی دنیا کو واسطے پشیمانی سر جوشش بکا کی غنیمت پہچانو اگر جام ساقیٔ حوض کو پیا چاہو
تو زلالِ اشک بہاؤ اور قدحِ سیم و زر کی ہر گاہ جستجو کہو تو حالِ شیون و فغان لاؤ ایسے تشنہ دہن کی
پیاس پر شیشۂ صبر کو سنگِ جزع و فزع سے توڑ دو کہ خنجر کی دہار سے سیراب کیا گیا او سی خستہ تن کی عطش پر
درد و تڑپ کو نہ چھوڑو کہ جسے بدستانِ اجل نے سرشار کرنے کو دمِ تیغ کا آب دیا گلا کٹنے کی وہ صورت
چشمِ روزگار نے مثل اوسکی نہ دیکھی لاشۂ بے سر کی تڑپنے میں ایسی مصیبت کہ سیعِ لیل و نہار نے کبھی نہ سنی
اِنَّ کَانَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ رِوَایَۃِ رَیَّانَ بْنِ شَبِیْبٍ فِیْ تَشْبِیْہِ ذَبِیْحِہٖ
عَلَیْہِ السَّلَامُ بِذَبْحِ الْکَبْشِ اُمُوْرًا اُخَرَ عِنْدَ الْقَصَّابِیْنَ الذَّابِحِیْنَ مَاخُوْذَۃً مِّنَ الشَّرْعِ
جیسا کہ حدیث امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہ میں ریان بن شبیب سے تشبیہ ذبح کا ذکر آیا ہے ہر چند ہو
میں قربانی گوسفند کی مانند مظلوم کربلا کا ماجرا فرمایا ہے لاکن حیوان کشی میں قصابوں کی صنف
دستور مقرر کئے ہیں کہ وہ مطابق احکام شریعت سے ماخوذ ہوتے ہیں وَ ذٰلِکَ مِنْ تَقْلِیْدِ الشَّرْعِ

گیارہویں مجلس تشبیہ ذبیح سے تمہید بکا اور جہاد سید الشہدا

وَعَدَمِ اِدْامَتِہَا لَہُ اَیْ لِلْمَذْبُوْحِ مِنَ الْکَبْشِ وَغَیْرِہٖ اون امور ضروری سے اول یہ کہ چھری تیز و بُرّان ہو اور اسکو دنبا وغیرہ مذبوح نہ دیکھے جو ہراسان ہو وَسُرْعَۃِ الْقَطْعِ وَعَدَمِ تَحْرِیْکِہٖ وَلَاجَرِّہٖ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی اٰخَرَ ہاتھ کا جھٹکا نہ دینا الٹا رگیں کا جلدی پھیرنا ایک مقام سے کاٹ لینا پھر دوسری جا گلی کو نہ ریتنا وَسَوْقِہٖ اِلَی الْمَذْبَحِ بِرِفْقٍ وَاَنْ یُّسْقٰی السِّکِّیْنَ بِقُوَّۃٍ وَیَجِدُّ فِی الْاِسْرَاعِ لِیَکُوْنَ اَوْحٰی وَاَسْہَلَ بکری ہی کو مسلخ میں آسانی سے ہنکائے چھری حلقوم پر سرعت سے پھرائے اور گوشت و پوست کو صدمہ کشش نہ پہنچائے و سنے سکبد سے اوسکی صرف میں لائے تا سہولت سے جانور ذبح یا قربانی ہو جائے وَعَرْضُ الْمَاءِ عَلَیْہِ قَبْلَ الذَّبْحِ لاکن پہلی اوسکو دانہ کھلائے پانی پلائے حیوان بی زبان کی بھوک پیاس مٹائے اب تصور کرو سامعین بزم عزا کہ سید الشہدا پر مقتل کربلا میں کیا گذرا، تین فاقہ برادر و فرزند باری باری روبرو ماری جاتی تھی تڑپکی خاک پر جان دیتے تھی میں خون سے نہاتی تھی بھوک ایسی کبھی غم کیا غذا نہ ملی، پیاس اوسقدر کہ تالوسے خشک زبان لگی ہوئی علاوہ دو فریہ جراحت سے تمام بدن چور ایسا زخمی جب زین سے گرے اوسکی صدمی کا کیا ٹھکانا کیا ایک ذبیح کی خولی و سنان و شمر نے قاتل ہر ایک اپنی حربی سے کرتا تھا کہ جہاں تک زیادہ ایذا دینی کو شاہرگ حلقوم پر خنجر پھرایا قفا کی بارہ ضرب جفا میں گردن کاٹی اوٹھایا خاک و خون آلودہ سر کو نیزۂ جفا پر بلند کیا پیکر پاش پاش عریان و بی وارث دھوپ میں ڈالا یہ قاعدہ ہے جو مقتول ہو اوسکی لاش اوٹھاتے اور دفناتے ہیں اگر مجرم شرعی و گنہگار مارا جائے تو بھی غسل و کفن سے محروم نہیں رکھتے قبر میں چھپاتے ہیں ہائے وائے اوسکی عوض جسم شریف پر گھوڑے دوڑائے گوشت و پوست کی ہم سنگ و نعل مرکب سے پڑیاں توڑیں اس واقعہ کربلا سے زبان بیان ذاکر ہے کی لال ہے اندوہ و رقت گلو گیر سینہ صبر و توان پامال بلا ہے کاش ہم تم غلامان مولا وہاں حاضر ہوتے بہ جیب کربلا کی قدموں پر حمایت و نصرت میں جان دیتے

فی القسم نادم ابن ثم کانت غزوة احد علی راس سنة من بدر و دنی المشرکین یومئذ ابو سفیان بن حرب و کان اصحاب رسول اللہ ص یومئذ سبعمائة والمشرکین الفین و خرج رسول اللہ ص بعد ان استشار اصحابه و کان رای رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله ان

اکیسویں مجلس در قصہ کربلا سے آگاہی فاطمہ زہرا و جہاد سید الشہدا

تا فوزِ شہادت کو پانچ واریں ہیں یاورانِ اہلبیت کہلاتی + ہم شہید ثانی ای اہل شور و نوا خوشا حال تمہارا کہ رتبہ دوستی آلِ عبا کا پایا ہے اور دنیا میں پیروی عترتِ رسولِ خدا سے وسیلہ آمرزش عقبیٰ کا ہاتھ آیا ہے محبت کی نشانی ہے اپنے مولا کی محنت پر دل سے رونا علامت ادائے حق غلامی ہے آقا کی مصیبت میں جان کھونا جو دوستی شبیر کا ماتم بپا کرے یادِ فاطمہ زہرا ہے + جو مشغول تعزیہ غریب کربلا میں مصروف ہے ناصر علی مرتضیٰ ہے نوحہ و نالہ کرو اوس مظلوم بیکس کی مجالس عزا میں جسکی لاش پر کوئی رونے والا نتھا شیون سے خاموش نہ ہو مسافر نینوا کی محفل بپا میں کرو اوسکا جنازہ بے دفن و کفن پڑا رہا سینہ و سر پیٹو اوس جسم ناز پرور کی واسطے جسکی پشت اور پہلو کو نعل سمند جفا سے روندا سلسلہ رقت میں بیٹھو شہید بے سر کی خاطر جسکی عیال کو لوٹ کی پردیسی باہر نکالا اور اسیر کیا حسین علیہ السلام کی تشنگی چشمہ چشم سے اشک دمبدم بہاؤ شاہ دین کی بھوک اور صبر پر حسرت سے غم کہاؤ یاد میں طوق و زنجیر زین العابدین کی شور و غل مچاؤ واسطے ورد ... ہی عترت یاسین کی سر پر خاک اڑاؤ اے مومنو یہ عہد و ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام کا ہماری اور تمہاری نام ازل سے لکھا ہے اس خدمت کی شرافت کو حضرت رسالت نے اپنی عہد میں قبول فرمایا سے کہا ہے مروی ہے فی المنتخب الطریحی لما اخبر النبی ابنته فاطمة بقتل ولدها الحسین و ما یجری علیه من المحن کتاب منتخب طریحی میں منقول ہے حسن سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین علیہ السلام اور جو مصائب اوپر گذرنگی خبر دی ہے بکت فاطمة بکاء شدیدا تو سیدة النسا بہت بیقرار ہو نالان ہوئیں اور زار زار کی روئیں و قالت یا ابت متی یکون ذلک تب بتول عذرا نے کہا کہ ای بابا یہ سانحہ جانکاہ کب گذریگا اور میری نورِ نظر پر یہ حادثہ کس عمر میں آئیگا فقال فی زمان خال منی و منک و من علی و من حسن رسول خدا نے ارشاد کیا وقت کہ جس زمانے میں نہ میں اور نہ تو اور علی اور حسن کوئی باقی نہو فاشتد بکاءها سنکر فاطمہ کی رقت در ...

یقال ال رجال علی افواه السکک و یری الصغار من فوق البیوت فابوا الا الخروج الیهم فلما صار علی الطریق قالوا نرجع فقال ما کان لنبی اذا قصد قوما ان یرجع عنهم و کانوا الف رجل فلما کانوا فی بعض الطریق انخزل عنهم عبد اللہ بن ابی بثلث الناس و قال واللہ ما ندری علی ما نقتل انفسنا و القوم و همت بنو حارثة و بنو سلمة بالرجوع ثم عصمهم اللہ عز و جل و هو قوله تعالی اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا الآیة و اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله متهیئا للقتال و جعل علی رایة المهاجرین علیا علیه السلام و علی رایة الانصار سعد بن عبادة و قعد رسول اللہ ص فی رایة الانصار ثم مر علی الرماة و کانوا خمسین رجلا و علیهم عبد اللہ بن جبیر فوعظهم و ذکرهم و قال اتقوا اللہ و اصبروا و ان رأیتمونا یخطفنا الطیر فلا تبرحوا مکانکم حتی ارسل الیکم و اقامهم عند رأس الشعب و کانت الهزیمة علی المشرکین و حسهم اصحاب رسول اللہ ص بالسیوف حسا فقال اصحاب عبد اللہ بن جبیر الغنیمة ظهر اصحابکم فما تنتظرون فقال عبد اللہ بن جبیر اما انا فلا ابرح من موقفی الذی عهد الی فیه رسول اللہ ما عهد فترکوا امره و عصوه بعد ما رأوا ما یحبون و اقبلوا علی الغنائم فخرج کمین المشرکین و علیهم خالد بن الولید فانتهی الی عبد اللہ بن جبیر فقتله ثم اتی الناس

زہرا

اکیسویں مجلس واقعہ کربلا سی آگاہی فاطمہ زہرا و جہاد سید الشہدا

زیادہ ہوئی اور دلکو تاب صبر و شکیبائی نرہی وَقَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلَیْهِ وَمَنْ
یَلْتَزِمُ بِاِقَامَةِ الْعَزَاءِ لَهُ کہا ای پدر بزرگوار پس میری فرزند کی مصیبت پر کون روئیگا اور جب
عزیز باقی نرہا تو اوسکی تعزیت مین کون مصروف ہووںگا فَقَالَ النَّبِیُّ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ نِسَاءَ
اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَهْلِبَیْتِیْ وَرِجَالُهُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَهْلِبَیْتِیْ فرمایا
سید دوسرائی ایفاطمہ بیقراری مت کرو خاطر جمع رکھو ہرگاہ تمہارا پیارا بیٹا حسین درجہ شہادت
اور اوسکے عزاداروں کا رسم ایجاد گروہ سعادت پژوہ مین میری امت مرحومہ مین ایسی لوگ
پیدا ہووینگی کہ اونکی عورات سمات بانوان اہلبیت اور مرد نوایب رجال پر دن رات
مناسب مقام ہی کہ مخبر صادق اگر فرماتی اپنی بضعہ طاہرہ کو زبان حال مین سمجھاتی وہ اشخاص
مثل مادر پسر مردہ نوحہ و بکا کرینگی لباس ماتم پہنی اندوہناک گریبان چاک کرینگی اپنا مال عزاداری
لیے باسید ثواب صرف مین لائینگی شریک مجالس غم کو سردیانی پلائینگی اچھی کھانی پکا کی کہلا
ایام محرم اور صفر کو روتی پیٹتی حال سوگواری مین سرگذشت محنت کو پڑھینگی وَیُجَدِّدُوْنَ
الْعَزَاءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ ہمیشہ ایک قوم کی بعد دوسری اس رسم نالہ و آہ کو
ہرسال تازہ کرتی رہینگی نظر محبت و دوستی جو ہماری اس طریقہ اتہال کو نبہائینگی یہ سلسلہ محشر تک
چلا جائیگا اسباب مزاحمت سی ہرگز انقطاع نہ پائیگا فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَتَشْفَعِیْنَ
اَنْتِ لِلنِّسَاءِ وَاَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ جب روز قیامت ای تم عورات کی شفاعت کرنا مین
واسطی مردونکی امر شفاعت بجا لاؤنگا وَکُلُّ مَنْ بَکٰی مِنْهُمْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ اَخَذْنَاهُ
بِیَدِهٖ وَاَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ پس دنیا مین جو رویا ہوگا مصائب حسین پر اوسکا ہاتھ ہم اور تم پکڑینگی
اپنی ہمراہ بہشت عنبر سرشت مین بیحساب داخل کرینگی یَا فَاطِمَةُ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ ای فاطمہ روز جزا ساری آنکھونکی آنسو بہاتی ہونگی

انہ قال لو ان ما فی کان بحیث اهل الحجاز [illegible]

محمد و ہو قال لی بکلہ ای ساقتلت علیہن

حرب اللہ ہے من طعنتی انما طعنتی

ہو حدث لیس بشیٔ فقال ویلک

فقال ابو سفیان ویلک ما اخرجک انا

فانتہی الی عسکر و ہو یتوقد بنیران الشوک

ابیاتی جن بان الدرع فاعتق فرسہ

اکیسوین مجلس واقعۂ کربلا سی آگاہی بتول عذرا وجناب سید الشہدا

مگر وہ چشم کہ جسنی مظلومی حسین پر اشک بہائی ہوگی وَ کُلُّ مَنْ بَکیٰ مِنْهُمْ عَلیٰ مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

فَاِنَّهَا ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ جس دیدۂ غمدیدہ کی سرشک حسرت بہی ہون

اوپر مصایب امام حسین کی وہ مسرور و خندان ہوگی پانی سی نعماتِ جنت اور جب این کی اس حدیث

حسن کو سنکی لازم ہی کہ موالیان علی علیہ السلام غم والم حسین پر شیون و بکا سی جہرہ تر اپنی اور دوستان

جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ کو چاہیئی ماتم و سوگ فرزند این ہوا داری فاطمۂ زہرا سی قصور نکرین

نظم لمؤلفہ ای حاضران باخرد و صاحبان ہوش ترک ادب ہے بزم عزا ہین جو ہو خموش ماتم

شاہ دین کی شیون وہ چاہیئی تا عرش جای غلغلہ آہ کا خروش طوفان نوح اشک سی اپنی اوٹھاکر

ہو آستین نوحہ ہین روز جزا کا جوش جب حال کربلا کی بیان ہو غمناک و اشکبار کرو دل سی

گوش اشعار ناظم ایسی ہوی سوز و درد کی تحسین و مرحبا کا صلہ دیتا ہی سروش

استغاثہ سید الشہدا وامداد پیامبر کربلا و تنہائی علی اصغر و جمال امام حسین

سامعانِ مجلسِ مصیبت و غم و موالیانِ طفل بیر شکِ اندوہ ماتم شہیدانِ تیرآہ و نالۂ جانفرسا

و غازیانِ معرکۂ امتحانِ کرب و بلا ہ بجوانِ طپیدگانِ عرصۂ حسرت و ملال و پردہ دریدگانِ خیمہ زاری

ابتہال سانحۂ درد و محنت نوبادۂ حضرت رسالت کو زبان رقت سی یون روایت کرتی ہین کہ

جب روز عاشورا لشکر خدا صدق و صفای راہ وفا مین کام آیا اور سب زمرۂ انصار و اقربای سیدالشہدا

منزلِ قربانگاہ مین مقام پایا کشور بیکسی مین شاہ کربلا یکہ و تنہا باقی رہی اور ہجوم حسرت و یاس مین

سپاہ ابتلا سی ملاقی ہوی وقت زوالِ آفتاب ہر گاہ قریب آیا تو غریب دشت بلا پسپا طلیعہ و

جو چہایا ثُمَّ الْتَفَتَ الْحُسَیْنُ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ اور سرور امام حسین علیہ

السلام نی اپنی دہنی طرف کو رخ کیا سوای زخمہای کاری کی کوی ہمدم دکہای نہ دیا و الْتَفَتَ

اکیسوین مجلس خروج سید سجاد و اولاد والدین پر شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

عَنْ قِیَادِہٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا پھر جانب بیاسنہ پہیرا وہان بھی بغیر از افغانِ اہلحرم ایک بیٹی اور
بھائی کا پتا نہ ملا، عرصہ دو پہر مین نیرنگی زمانہ کی اسقدر صدمات پی در پی سہی کلہا ہی کہ شدت غم سی
محاسن شریف کی بال سفید ہوگئی اپنی ناچاری اور گرفتاری پر آہ وزاری کی، بالِ شہادت سی
لقای پروردگار پر طیاری کی وقتی او سی پدر کی انکھون مین کیونکر نہ اندھیرا چہایی جسکا نور نظر
مانند علی اکبر شبیہ پیغمبر مارا جائی کیون نہ قد برادر غیرت سرو و صنوبر کی کمر خم ہو جسکی پشت و پناہ
مثال عباس علمدار کی ہاتھ قلم اور پنجہ ستم سی بیدم ہو کس طرح وہ خستہ تن رقت قلب سی اشفتہ و
پریشان ہو کی اشک نہ بہائی جسکا بھتیجا گیسوؤن والا قاسم ناشاد کفن حیات مین لہو کی مہندی
لگائی اندیشہ اسیری و عریانی مین بیٹی اور بہن کی اساس توکل کو برقرار رکھنا دشوار تھا فکر عار
ناموس اور قید فرزند بیمار مین پابند سلاسل ہونا کار سید ابرار تھا قربان حوصلہ صبر و شکیبائی
امام حسین علیہ السلام جان فدای مظلومی و بینوائی سلطان مشرقین صبح سی نصف النہار تک ہیجدہ
شائین صحابہ و وفادار کا بدن صد پارہ میدان سی دروازہ خیمہ پر لا کر رکھنا بہتر برادر و عزیز و
اشنو کو خاک و خون مین مثل گوسفند قربانی بالای ہم دیکھنا اور اسیطرح میدان مین اکیلا جسم خونچکان
کھڑی لشکر کی چار طرف سی کمان ستم کی تیر جان ستان کہتی اور سوار چڑھتی فَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْن
زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ وَکَانَ مَرِیْضًا لَا یَقْدِرُ اَنْ یَّقِلَّ سَیْفَہٗ لاچار گرفتاری سید الشہداء سی
آسمان و زمین کو بیقراری تھی ہر گوشہ مین عصمت سرا مین ایک خاتون مشغول زاری تھی و مددی
ناروفغان سکی علی بن حسین زین العابدین علیہما السلام دیدہ پر آب ہوی ہر چند مرض سی نہال
بہت بیحال او ضعف بیتاب تھی بہوک پیاس کی کثرت سی ہاتھ پاؤن کانپتی تھی بیماری کی شدت سی
سر پھر تا تھا غش آتی تھی نقاہت مین کھڑا نہین ہوا جاتا تھا ناتوانی سی قبضہ تلوار کا چھٹا پڑتا تھا
نہ ہونی سی دوا کی رنگ زرد چہری پر اوداسی چھائی ہوی دلمین سو طرح کی درد اس حال مین باپ کی

ثم دعا رسول الله صلی الله علیه و اله اصحابه و قال انخذلوا اللیل جملا و انصرفوا

علیا علیه السلام فقال اتبعهم فانظر این یریدون فان کانوا رکبوا الخیل و ساقوا الابل فانهم یریدون المدینة وان کانوا رکبوا

اکیسویں مجلس بخروج سید سجاد و امداد والد پدر و شہادت علی اصغر و جانا امام تشنہ جگر

مدد کو جمعی سی باہر نکلی آہستہ قدم بڑہاتی ہوی گرتی پڑتی سیدان کو چلی وَاُمُّ كُلْثُوم تُنَادِي خَلْفَهُ
یَا بُنَيَّ اِرْجِعْ اہلحرم نی جو یہ سانحہ دیکہا شور و اویلا وضغاہ و اغوثاہ برپا کیا اُمّ کلثوم جلدی سی
او نکی پیچھی دوڑین بسر اسیمہ اور مضطر ہو کی بولین ای فرزند دلبند خیمہ مین پہر چلو بستر پہ جو ری
سایہ مین بیٹہی رہو تمہاری بدن مین استیلای بیماری سی طاقت کہان ہی جوان منافقون سی جانی کی
لی ارادہ سیدان ہی فَقَالَ يَا عَمَّتَاهُ ذَرِينِي اُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ ابْنِ رَسُولِ اللهِ
جواب دیا ای پہوپہی مزاحمت نکرو مجہی واسطی لڑنی کی جانی دو کہ یاری فرزند پیغمبر خدا مین مارا
جاؤن اور سختی زندگانی دنیا زیادہ نہ اوٹہاؤن فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا اُمَّ كُلْثُوم خُذِيهِ
لِئَلَّا تَبْقَى الْاَرْضُ خَالِيَةً مِنْ نَسْلِ آلِ مُحَمَّدٍ امام مظلوم نی پکار کی فرمایا حضرت پیغمبر مین
اب کوئی باقی نرہا سب نی گلا کٹایا ہی ای ام کلثوم اس مریض ناتوان کو روک لو دشت نبرد مین
جانی نہ دو مبادا رن مین تیغ کین سی مارا جای زمین اولاد خیر المرسلین سی خالی رہ جای جو سرا امام
ناکام کو سمجہا کی سر اپردہ مین لی گئین سیر بالین حلقہ ماتم باندہ کی شکل پروانہ شمع قرار بیٹہین وَلَمَّا فُجِعَ
الْحُسَيْنُ بِاَهْلِ بَيْتِهِ وَوُلْدِهِ وَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ غَيْرُ النِّسَاءِ وَالذَّرَارِي راوی کہتا ہی
ہرگاہ مصیبت فراق خویش و تبار و اندوہ قلق اہلبیت اطہار نی امام ابرار کو زندگی سی بیزار کیا اور سوا
عورات اہلحرم و کنیزان محترم کوئی یار و آشنا زندہ و کہا نرہا نَادَى هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ
عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللهِ سرور یثرب و حجاز نی واسطی اتمام حجت کی آواز بلند کی یہ حرف سنا
آیا کوئی حمایت کرنی والا ہی جو حرم رسول خدا کو اس گروہ سی بچای هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ يَخَافُ اللهَ
فِينَا آیا ایک خدا پرست ہی جو قدم ہمت بڑہای اللہ سی ڈر کی ہماری طرف کو آی هَلْ مِنْ مُغِيثٍ
يَرْجُو اللهَ فِي اِغَاثَتِنَا آیا فریادرسی والا ہی کہ امید رحمت الہی مین ہم بیکس کہائی ہماری نصرت و
امداد پر باندہ اجابت او ٹہای فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْعَوِيلِ سبب اوس دعوت

فقال رسول الله صلی الله علیه و اله

۵۸۲

بن طفل فقال له المسلمون انا نشبه بالقرمان
فقالت ابيت اليوم فقال لهم بنتيه رويت
فعلى الله ما قالت لات الامن اصحاب قوم
ولعل ذلك ما قالت فانها اشتدت
عليه الجراحة جاء الى كانية فاخاف منها
مستقصيا فقتلك في نفسه قال وكانت

اکیسوین مجلس ذکر سید سجاد امام و الد ہ اور شہادت علی اصغر و جہاد امام حسین بشر

بلا خیر مین کوئی دلسوز نظر نہ پڑا شیون و نالۂ عورات کا غلغلہ سر اوقات سی اوٹھا کسی نی کہا دوہائی رسول خدا کی ہمارا وارث بیکس اور تنہا رہا ہی کسی نی آہ کا نعرہ مارا کہاں ہین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کہ او نکا نازو نکا پالا دشمنوں مین گہرا ہی فَتَقَدَّمَ اِلَى بَابِ الْخَيْمَةِ حضرت بہی روتی ہوی دروازۂ خیمہ پر آئی اور سب کو تسکین مین کلمات صبر و شکیبائی فرمائی فَقَالَ نَاوِلُونِي عَلِيًّا ابْنِيَ الطِّفْلَ حَتّٰى اُوَدِّعَهٗ حسد ہزار اندوہ و غم سی کہا ای اہل حرم عرصۂ شہادت قریب رہا میری چہوٹی فرزند علی اصغر کو لاؤ کہ اسکا منہ دیکہہ لون وداع کرون اور آخری دیدار سی اوسکی مہجور نہ ہون فَنَاوَلُوهُ الصَّبِيَّ یہ سنکی زینب خاتون جہولی کی قریب حضرت و پاس مین آئین فَتَنَاوَلَهُ اوس طفل صغیر کا اوٹہاکی بہلاتی ہوی حضرت کی پاس لائین پیاس کی سبب سی دودہ خشک ہونی کی شدت تشنگی سی علی اصغر کی بدحال صورت دکہائی وَقَالَ الْمُفِيدُ دَعَا ابْنَهٗ عَبْدَ اللّٰهِ الرَّضِيعَ قَالُوا فَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ شیخ مفید نی اپنی روایت مین یون کہا کہ اوس گوہر صدف امامت کا نام عبد اللہ تہا اوسکو حضرت نی خیمہ سی منگایا ہاتہہ پہیلاکی اپنی گود مین لیا گلی سی لگا کی پیار کرتی تہی لب و دہان پر اپنا منہہ ملتی تہی دیدۂ حسرت سی عجب حال دیکہا کہ دل و جان کو یارای ضبط نہ رہا پہول سا رخ بی آبی سی کمہلایا ہی دودہ کی نہ ہونی سی حلق سوکہا چہرہ سونلا یا ہی ضعف کی ماری رو نہین سکتا ہی طفل بی زبان تکلیف سی آنکہین پہراتا ہی وَهُوَ يَقُولُ وَيْلٌ لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ اِذَا كَانَ جَدُّكَ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰى خَصْمَهُمْ سید الشہدا نی اوسکی حالت پر بہت ترس کہایا اور ناسخت اور ملامت اعدا کو فرمایا وای اوپر اس قوم ظالم کی جو تیری نانا محمد مصطفی دشمن ہون اونکی اور نفرین کرین وَالصَّبِيُّ فِي حِجْرِهٖ اِذْ رَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلٍ الْاَسَدِيُّ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهٗ فِي حِجْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وہ بچہ باپ کی آغوش مین ہنستا کبہی دردسی روتا کبہی آنکہوں سی محبت اور الفت کی اشارے کرتا ہوتا ناگاہ سپاہ مخالف سی حرملہ بن کاہل

ابو ہا و من و عجا و اخو ہا مع رسول اللہ علیہ و آلہ و سلم و المسلمون قیام
فلما ... رسول اللہ قالت کل مصیبۃ بعدک جلل
... قالت لبنیہ انطلقوا بی قال نعم
نعم فانطلقوا ... فلما
... انصرف ...
الی المدینۃ ...
... فقال ...
عنیاد سول اللہ ...
المسجد فقال ... علی باب
... قال ابان بن عثمان ... حمراء الاسد
نادی رسول اللہ ... فی المسلمین ...
علیاً بین یدیہ برایۃ المہاجرین ...
استجابوا للہ و الرسول من بعد ما اصابہم
... فاقام بہا ...
... ویقول قد قتلنا صناديد القوم ...
استاصلناهم ... معبد الخزاعی فقال ...
... واصحابہ ... علیکم ...
هذا علی بن ابی طالب ... علی
... في الناس ...

اکیسویں مجلس شرح سید سجاد ابد او واند بیان شہادت علی اصغر و جناب ام ...

یہ ماجرا دیکھا پیکان آبدار کی تیر کو چلہ کمان سی جوڑا گلوی شیر خوار پہ مارا کہ امام حسین کی آغوش میں
وہ معصوم ذبح ہوا زخم کی صدمہ میں منہ سی خوناب جگر اوگلا تڑپ کی ذرا سی جان کا آنکھوں کی
راہ دم نکلا جب تیر کو حلق طفل سی باہر کھینچا لہو کا پرنالہ بہنی لگا فَتَلَقَّى الْحُسَيْنُ دَمَهُ حَتَّى
امْتَلَأَتْ كَفُّهُ ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ امام مظلوم جب دست گرامی برابر ہاتھ لاتی جب
خون سی بھرجاتا تو آسمان کی طرف اچھالتی ثُمَّ قَالَ هَوَّنَ عَلَيَّ مَا نَزَلَ بِي أَنَّهُ بِعَيْنِ اللّٰهِ
پھر فرمایا مجھ پر جو صدمہ گذرا سب آسان ہی تحقیق کہ یہ بلا و مصیبت کو اللہ نگران ہی قَالَ الْبَاقِرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ إِلَى الْأَرْضِ حضرت باقر علیہ السلام سی روا
کی ہی کہ اوسمیں سی ایک بوند زمین کو نہیں پھری قَالَ فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَمْسَحُ الدَّمَ مِنْ نَحْرِ
لُبَيْنَتِهِ راوی نی کہا ایسی گلوں بن کربلا لہو حلقوم فرزند کا اپنی روی مبارک پر ملتی اور کبھی
خوشنمای محاسن سفید پر خضاب کرتی وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَا يَكُونُ أَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيلٍ
عرض کرتی الٰہی یہ بھی فرزند میرا تیری نزدیک ناقہ صالح سی کم نہوگا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ
حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا پھر مناجات کی خدایا اگر آج کی دن ہماری
نصرت کو مصلحت نہیں جانتا تو اسکا عوض جزای عقبیٰ اور وسیلہ نجات دوستان فرمانا وَفِي
رِوَايَةٍ أُخْرَى فَإِذَا بِسَهْمٍ قَدْ أَقْبَلَ حَتَّى وَقَعَ فِي لَبَّةِ الصَّبِيِّ فَقَتَلَهُ اور دوسری
روایت میں ذکر ہوا ہی کہ سپاہ گمراہی ایسا خدنگ قضا آیا ہی کہ بچہ کی نازنین گردن پر لگا وہ
مانند مرغ نیم بسمل تڑپا اور سہم کی مرگیا فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ وَحَفَرَ لِلصَّبِيِّ بِجَفْنِ سَيْفِهِ
وَرَمَّلَهُ بِدَمِهِ وَدَفَنَهُ واویلا وا مصیبتا اس نظر سی کہ اگر علی اصغر کا لاشہ مقتل میں پڑا رہیگا
ماں اوسکی رباب بیقرار ہو کر دیکھیگی چھاتیں کہاتی گی سکینہ خاتون بہن اوسکی بیتاب ہوگی روئیگی
زینب اور ام کلثوم فرط الم سی روتی رہینگی بعد رات الحرم کو زندگی وبال ہو رہی ہی آمادہ ہوئینگی ناچار امام

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہدا و مقتل ہین بین سی کرنا

ابرار کھوڑی سی اوتری اشکبار وہ جنازہ لیکی آکی بڑہی گوشہ مقتل میں نوکِ تلوار سی چھوٹی قبر کھودی جسم علی اصغر مین خاک کربلا بجای کفن اور کافور ملی اوس بیکسِ مطہر کو نہ مین پرلٹاکی مٹی برابر کی آبدیدہ چھرکا گلِ داغِ حسرت کی چادر ڈالی ثُمَّ وَثَبَ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ هٰذِہ الاَبْیَاتَ لِلحُسَیْنِ مِنْ اِنْشَادِہٖ وَلَیْسَ لِاَحَدٍ مِثْلُهَا پس مزار علی اصغر سی با چشم تر اوٹھی اوس عالم مین کوئی رکاب تھامنی والا نتھا مانندِ غربا اپنی کھوڑی پر چڑہی ایک جلد کتابِ مصیبت مین مرقوم دیکھا جسکو ملا خطائی پہلی بحر البکا سی نظم و نثر لکھا ہی ذو الجناح چند قدم خیمہ سی بڑہکی رکا جسقدر کہ حضرت نی تھپتھپکیا ہرگز نہ چلا گمان ہوا ہو کہ پیاس کی شدت سی طاقت رفتار جاتی رہی چراحت تیر و نیزہ و شمشیر کی بشمار اذیت سہی اوس برق رفتار باد پا کو جو ٹھرا پایا شہسوار محشر کو وحدت نی فرمایا ای وفادار نانا کی یادگار آج میرا سفر منزل شہادت قریب ہی یہان تیری توقف کی کیا تقریب ہی مرکب نی سر اوٹھایا بزبانِ حال سی مطلب دل سنایا ای سلیمان سپاہ بلا ای سلطانِ کشور کربلا اس وقت آپ مجہپر سوار ہو کر خلد برین کو راہی ہوتی ہین مضطر و ناچار مقتل مین سوتی ہین مجہ سیری جانبازی کی جہاد اعدا مین دیکہی میدانِ ترکتازی پر جولانی نگاہ سی ملاحظہ کی الکن نزدیک ہی کہ اونکی او رمیری دوری ہو جای پہر قیامت کبہی تک دولتِ حضوری میسر نہ آئی جب محشر مین روز بازخواست آئیگا آپکی سواری کو مرکبِ پری نژاد مانندِ براق خدا بھجوائیگا مین عرصہ محشر مین تمہاری ران و رکاب کا امیدوار ہون اس تمنا مین قدمون تلی سرور کی خاک ہو پڑا یار ہون شاہ مظلوم نی جواب دیا ای حیوان بی زبان مینی قبول کیا اس وعدی پر تو خاطر جمع رہنا یعنی روز عاشورا تھوڑی اور سہنا دشتِ محشر تماب مین بہی حسین تیری پیشت پر چڑہی گا ہر گز وقفہ فردوس تک اس پر کو خالی نہ چھوڑیگا یہ کہکی گھوڑی پر سنقت کی تیار ہو کر کاوہ مین راوِ حدیث لی راوی کہتاہی یہ اشعار کہہ یارکلام معجز نظام امام حسین علیہ السلام سی ہین کہ مثل اونکی کسی افصح اور ابلغِ عرب سی ہرگز نہین ہو سکی ہین فَاِنْ تَکُنِ الدُّنْیَا

اکسیویں مجلس جہاد سید الشہداء و قتل ہونے میں انکی

تَقْتُلُ نَفِیْسَۃً فَاِنَّ ثَوَابَ اللّٰہِ اَعْلٰی وَ اَنْبَلُ یعنی ہرچند دنیا و زینت و سامان اوسکا نفیس و اچھا ہو بے بقا ہے لاکن اوس سے اجر و ثواب خدا بہت برتر و اعلا ہے وَاِنْ یَکُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّیْفِ فِی اللّٰہِ اَفْضَلُ اگرچہ بدنہای انسان واسطے خاک میں جانے کی ہیں اور ہر ایک صید اجل ہونیوالا ہے مگر آدمی کا مارا جانا جہاد راہ الہی میں بہتر اور افضل پایا ہے وَاِنْ یَکُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا فَقِلَّۃُ سَعْیِ الْمَرْءِ فِی الْکَسْبِ اَجْمَلُ اگرچہ رزق و روزی مقدر میں تقسیم ہوا ہے لاکن تہوڑا ساعی ہونا آدمی کا تحصیل معاش میں اچھا ہے وَاِنْ تَکُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْکِ جَمْعُہَا فَمَا بَالُ مَتْرُوْکٍ بِہِ الْمَرْءُ یَبْخَلُ جبکہ فراہمی مال سے چہوڑ جانا ہے پس کیوں عطا میں بخل کرے جو دانا ہے ثُمَّ اَنَّہٗ دَعَا النَّاسَ اِلَی الْبِرَازِ بعد ازان وسط حربگاہ میں ذوالجناح کو بمیدان سمند نگاہ جولان دیا پہر نیزہ جانستاں سپاہ روسیاہ سے مبارز طلب کیا فَلَمْ یَزَلْ یَقْتُلُ کُلَّ مَنْ دَنَا مِنْہُ مِنْ عُیُوْنِ الرِّجَالِ حَتّٰی قَتَلَ مِنْہُمْ مَقْتَلَۃً عَظِیْمَۃً جو پہلوان دیو سیرت طنطنۂ دلیری سے مقابل آتا حضرت فرزند پیغمبر سے درکات اسافل کو جاتا جو دو شکستہ کمر سے صاحب تیغ دو پیکر کی رو برو گیا مردود مرکب خاک ہلاک پر گرتا سیدھا سقر کو پہنچتا یہاں تک جو ہمرسہ ستمگار میں کشتوں کا انبار لگایا اور پنجہ اجل کو اوکی قبض روح سے تہکایا ثُمَّ حَمَلَ عَلَی الْمَیْمَنَۃِ وَقَالَ اَلْمَوْتُ اَوْلٰی مِنْ رُکُوْبِ الْعَارِ اتنا کثرت قتال میں اوسکی سر و سینہ کو توڑا کہ نامردوں نے میدان جنگ میں آنا چہوڑا اوس وقت شیر بیشۂ وفا نے دم نہ لیا پہر میمنہ سپاہ مخالف پر حملہ کیا اون بزدلان دغا پیشہ سے کہا پکار کی مرنا بہتر ہے اختیار کرنے عار کی ثُمَّ عَلَی الْمَیْسَرَۃِ وَقَالَ اَلْعَارُ اَوْلٰی مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ پہر جماعت میسرہ کیطرف گہوڑا دوڑایا اور واسطی عبرت کی فرمایا سہنا عار کا اولی داخل ہونے نار کی وَ ہُوَ یَقُوْلُ شِعْرٌ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ اٰلَیْتُ اَنْ لَا اَنْثَنِیْ اَحْمِیْ

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہدا و زین سی زمین پر گرنا

عیالاتِ اَبِیْ اَمْضِیْ عَلٰی دِیْنِ النَّبِیِّ پھر میدانِ قتال مین جہاد کو ٹہیتی یہ رجز کی شعر اپنی ارشاد

ٹہیتی مین حسین بن علی بن ابی طالب ہون دوست رکہتا ہون مطیع ظالم نہ ہون عیال پدر و حرم

اطہر کی حمایت کرتا ہون تاکہ دین نبی پر ثابت گذرون قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ مَکْثُوْرًا قَطُّ قَدْ

قُتِلَ وَلَدُہٗ وَاَھْلُ بَیْتِہٖ وَصَاحِبُہٗ اَرْبَطَ جَاْشًا مِنْہُ راوی کہتا ہی نسب اپنا

بخدا قسم ہرگز نہین دیکہا اور نہ سنا کوئی بہادر شجاع جو کثرت زخم سی اسقدر چور ہو سارے فرزند

عزیز و اصحاب کی ماری جانی سی پراگندہ دل اور ناصبور ہو مثل سید الشہدا کی وہی لڑنی والا کہ و

تنہائی ہزار وںکو بہگایا اور مارڈالا وَاِنْ کَانَتِ الرِّجَالُ لَتَشُدُّ عَلَیْہِ فَیَشُدُّ عَلَیْھَا

بِسَیْفِہٖ جب اوس لشکر بیشمار سی اتفاق کرکی ہجوم کرتی حضرت دم شمشیر بار ذو الفقار سی اونکو بہی

ہٹاتی فَتَنْکَشِفُ عَنْہُ اِنْکِشَافَ الْمِعْزٰی اِذَا شَدَّ فِیْہَا الذِّئْبُ فرزند اسد اللہ کی

رو برو سی یون پراگندہ ہو جاتی جیسی گلہ بکریونکا ہیبت گرگ سی ڈرکی پریشان ہو جان بچاتی

وَلَقَدْ کَانَ یَحْمِلُ فِیْہِمْ وَقَدْ تَکَمَّلُوْا ثَلَاثِیْنَ اَلْفًا فَیَنْہَزِمُوْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ

کَاَنَّہُمُ الْجَرَادُ الْمُنْتَشِرُ اور جسوقت لشکر ضلالت اثر کی پیادہ و سوار کہ کمل تیس ہزار تہی قدم بقدم

ایکدل او رشفق ہو کر اوس بیوکی پیاسی فگار پر یورش لاتی تو وہی مقابل سی شاہ جہانپناہ کی شجاعت

یون ہزیمت کہاتی جسطرح ٹڈی کا دل تلاطم ہوائی تند سی اوڑی ذلیل و خوار فرار کرجاتی ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی

مَرْکَزِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ امام ابرار وارث حیدر کرار

دم تیغ خونبار سی کفار کو دور تک بہگاتی پھر اپنی مقام پر قرار پر آتی اور کلمۂ لاحول کو زبان معجز بیان

پر فرماتی وَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ مِنْہُمْ اَلْفٌ وَّتِسْعُمِائَۃٍ وَحُسَیْنٌ رَجُلًا

سِوَی الْمَجْرُوْحِیْنَ اوس دلاور کی قربان جئین تنہا اعدا کی صفین مانند ورق کا اولٹ دیتی

ایسی شمشیر برقاسا ہو جان کہ حملۂ زہرہ شگاف مین صاف کو صاف کرلیتی دست و بدن سی بحر شجاع

عطفان و ذلک انهم قدموا مکة فصار وا الی ابی سفیان وغیره من قریش فدعوهم الی حرب رسول الله ص وقالوا لهم اید ینا مع ایدیکم ونحن معکم حتی نستاصله ثم خرجوا الی غطفان وکنانة فدعوهم الی حرب رسول الله ص واخبروهم باتباع قریش ایاهم فاجتمعوا معهم وخرجت قریش وقائدها ابو سفیان وخرجت غطفان وقائدها عیینة بن حصین فی بنی فزارة و الحارث بن عوف فی بنی مرة ومسعر بن رخیلة فی من اشجع وهم الاحزاب وسمع بهم رسول الله ص فخرج الیهم وذلک بعد ان اشار سلمان الفارسی

الی الخندق وجماعة من الیهود بتحریض وکنانة و حیی بن اخطب وکنانة بن الربیع وسلام بن ... فی الشوال من سنة اربع من الهجرة اقبل ... حسنا ثم کانت غزوة الخندق وهی الاحزاب ... السوق فاشتروا وباعوا ... ووافی رسول الله صلی الله علیه واله واصحابه

ایک سو چپن مجلس حباب سید الشہدا کا قتل اپنے بیٹی کرنا

طاقتِ شیرِ زہرا دکہاتی ہنراربلاکی بتلا قوتِ یداللّٰہی کا جذبہ ہویدا فرماتی اسطرح سی رزم قتالِ ان

تنِ مینو مرکی سے دادِ تاری کہ ناکہ شاقفوں سی ایکہزار نوسو پچاس کا فرمارے اسکی علاوہ زخمیوں کا تو کچہ شمار

نہین ہاجہ کسقدر سہر مجروح کا تخمینا ہوہما فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِقَوْمِهِ اَلْوَيْلُ لَكُمْ اَتَدْرُوْنَ

لِمَنْ تُقَاتِلُوْنَ هٰذَا ابْنُ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ جب یہ ماجرا عمرِ سعد نی دیکہا نحس ملازمون سی اپنی

کہا دوای تیرای ظالمون جانتی ہو کہ آج کس صنیغم سی لڑتی ہو یہ فرزند امیر المومنین وارث انزع البطین ہی

نہنگ دریائی شہور پلنگِ بیشۂ جرات ہی یگّہ چین ہی هٰذَا ابْنُ قَتَّالِ الْعَرَبِ یہ قاتلِ شجاعان

عرب کا بیسہی جسنی پیادہ عمرو اِبن اتر ا ور مرحب کو مارا اوسکا دلیر ہی ہر فرد کا اسکی حرب سی عہدہ برا ہونا محال

ایک ایک پیل تن وشیر صولت جو انکہ ملائی کیا مجال فَاحْمِلُوْا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ اس جانب سی

چار طرفسی نرغہ وہجوم کرو ساری پیادہ وسوار ملکی ٹوٹ پڑو گہیر لو وَكَانَتِ الرُّمَاةُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ

فَرَمَوْهُ بِالسِّهَامِ وہ ظالم جو سنکی جو پریشان تہی فراہم آئی اونمین چار ہزار فدر انداز تہی سب نے قدر کا

دو شس سی کمانین اوتار کی سوفار دیکہو چلّون سی ملایا نشانِ سینۂ پر مانندِ قطرۂ باران تیرون کا مینہ برسایا

فَحَالُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ پس درمیانِ سید الشہدا و خیمۂ حرم محترم وہ اشقیا حایل ہوی انکا

سراپردہ کی راستی گہیرلی کو نہ دیکہی فَصَاحَ بِهِمْ وَيْحَكُمْ يَا شِيْعَةَ اٰلِ اَبِيْ سُفْيَانَ اِنْ لَمْ

يَكُنْ لَكُمْ دِيْنٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُوْنَ الْمَعَادَ فَكُوْنُوْا اَحْرَارًا فِيْ دُنْيَاكُمْ پس بلند آواز سی

حضرت نی اون کافرون سی فرمایا وای اوپر تمہاری کہ شیطان کا فریب دلوتین سمایا ہی لشکر تم ہو اونکا گروہ

ایمان ای پیروانِ الِ ابو سفیان اگر تمنی احکامِ شریعت اور متابعتِ خیر المرسلین کو چہوڑ دیا ہی خوف

قیامت فراموش کیا تو پاسِ حمیت دنیا بہی نہین ہی وَارْجِعُوْا اِلٰى اَحْسَابِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْرَابًا

پس رجوع طریقۂ اسلاف پر کرو ہرگاہ تم قوم عرب ہو تو رسومِ اجداد کو نہ چہوڑو فَنَادَاهُ شِمْرٌ فَقَالَ

مَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ یہ سنکی شمر شریر بیاسی بکار ایما کہتی ہو ای فرزند فاطمۂ زہرا قَالَ اَقُوْلُ

٥٨٨

ثابت تعالی اما الاولی فان الله فتح علی بہا الیمن و اما الثانیة فان الله فتح علی بہا الشام و المغرب و اما الثالثة فان الله فتح علی بہا المشرق و اقبلت الاحزاب علی النبی صلی الله علیه و آله فنزل المسلمون الخندق و اقاموا امر ہم فنزل لہا ناحیة من الخندق و قاموا بمکانہم جمیعاً و عشرین لیلة لم یکن بینہم حرب الا الرمی بالنبل و الحصا ثم ان ابا سفیان

اکیسویں مجلس جہاد سید الشہدا علیه التحیة و الثنا

أَنَا الَّذِی اُقَاتِلُکُمْ وَ نُقَاتِلُوْنِیْ غریب کربلا بولے میں ستی لڑتا ہوں جب تک آئی اور ستی بھی لیا و

قتال میں وارکان وَ النِّسَاءُ لَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ فَامْنَعُوْا عُتَاتَکُمْ عَنِ التَّعَرُّضِ لِحُرَمِیْ

مَا دُمْتُ حَیًّا عورات پردہ نشین کا قصور کچھ نہیں کیوں ستاتے ہو واسطے اپنی فوج کو

منع کر خیام اہل حرم کی نزدیک جانے سے جب تک میں زندہ ہوں وہ آفت و مصیبت نہ دیکھوں فَقَالَ

شِمْرٌ لَکَ هٰذَا شمر بولا بہت اچھا تمہاری خاطر ایسا ہوگا ثُمَّ صَاحَ شِمْرٌ اِلَیْکُمْ عَنْ

حَرَمِ الرَّجُلِ فَاقْصِدُوْهُ فِیْ نَفْسِهٖ فَلَعَمْرِیْ لَهُوَ کُفْوٌ کَرِیْمٌ پھر وہ ظالم ستمگر سب

لشکر میں پکارا سارے پیادہ و سوار جلدی کر خیام اہلبیت سے کنارہ حرم امام سے تعرض نہ کرو

اہتمام قتل میں اُن کی سعی کرو جو اپنی جان کی سوگند کہ حسین بن علی اصیل و مانند ہیں کتنا آیند

اور بشر خدا و رسول ہیں بہرہ اور سب انبیا کے بعد قَالَ فَقَصَدَهُ الْقَوْمُ وَ هُوَ فِیْ ذٰلِکَ یَطْلُبُ

شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ راوی کہتا ہے قول شمر سنکر یکبارہ ناہنجاروں کا غول ٹوٹ پڑا ہر غدار نے

تیر و تلوار کا وار کیا حضرت ایسے حال میں کہ پانی مانگتے پیاس کی شدت میں پانی کی طرف کی الْقَوْمُ

فریضہ ظہر ادا ہوان ہی آب حیات میں سے مضایقہ کرتے اگر پاس اسلام و ایمان ہی فَکُلَّمَا حَمَلَ

بِنَفْسِهٖ عَلَی الْفُرَاتِ حَمَلُوْا عَلَیْهِ بِاَجْمَعِهِمْ حَتّٰی اَجْلَوْهُ عَنْهُ کہ امام نے اپنی تمام سعی و

تلاش میں کوشش کی جب لگایا ہوا علمش پانی کو شط فرات کی طرف بڑھا یا وہ ساری فوج کی زخم تیغ ہوئی

اور اپنی جانبازی کر و ہم تیغ و نوک نیزہ سے راہ دریا بند کی اور تیر بیداد سے زخم لگائی یہاں تک کہ جو شاہ دین کو

پھیر لائی وَ لَمَّا اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ وَ بَقِیَ کَالْقُنْفُذِ طَعَنَهٗ صَالِحُ بْنُ وَهْبٍ الْمُزَنِیُّ

عَلٰی خَاصِرَتِهٖ اَلشَّرِیْفَةِ ہرگاہ امام بیکس سپاہ کثرت جراحت سے چور ہوئے اور بدن میں ایسا ہوا

تیر و سنان نیزہ کی نالہ سے ہوئے آفرین پیوستہ خدنگ سے جسم کی بنی وہ صورت جیسی پشت سے خارپشت کی

کھڑی ہوتی ہیں کانٹی پیچھی پشت سے ہلتی ہے اس حال میں صالح بن وہب مزنی کمین کمین سے گالا

ذلت فیما بعد ان شاء الله فلما دای مکة

و ہی بۃ ضعی و اصیبت ٣ ثم انا ثم فرن منی

و فی ذلک یقول امیر المومنین علیه السلام

فی ابیات شعر نصر الحجارة من سفاهة

رایه و نصرت رب محمد بصوابه فضی

و فوکته منجدلا کالجذع بین دکادک

و روابی و عففت عن اثوابه و لو انی

کنت المقطر بزنی اثوابی و لا تحسبوا الله

خاذل دینه و نبیه یا معشر الاحزاب

فی قوم ابن العرقة سہم فاصاب اکحله

٥٨٩

اسعد بن معاذ رضی و قال خذها منی و انا ابن العرقة قال عرق الله وجهک فی النار و قال اللهم ان کنت ابقیت من حرب قریش شیئاً فابقنی لہم فانه لا قوم احب الی ان اقاتلہم من قوم کذبوا رسولک و اخرجوه

صلی اللہ علیہ و آلہ علیہ السلام ... نعی ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قام رسول اللہ ... علی الارض قال ابان بن عثمان حدثنی من ... صلی اللہ علیہ و آلہ علی فراشہ و بات رسول اللہ ... نعی تفرعیتی من بنی قریظۃ فاتاہ رسول اللہ ... بیننا و بینہم فاجعلہا لی شہادۃ و لا تمنع ... لی حرمات اللہم و ان کنت دفعت الحجب

آگے میں ایک تقتل میں سید الشہدا کا گرنا ذوالجناح کا پاس تڑپنا

زوجہ پہلوی شریف میں مارا بھالا فَسَقَطَ عَنْ فَرَسِہِ اِلَی الْاَرْضِ عَلٰی خَدِّہِ الْاَیْمَنِ

ثُمَّ قَامَ اوسکی صدمہ سے رکن دین کو زمین پر یارای قرار نہ رہا اور وہ پایۂ عرش برین وہیں گروسے

زمین پر گرا شیروں کی سے سرایان بدن میں ٹوٹیں زخموں کی ہٹنی سے وہاں لہو کی چھوٹیں خاک میں

لوٹ کی وہ ناتوان پھر سنبھلے واسطے دفع اعدا کی خون چکان کھڑی ہوی کبھی استیلای عطش سے غش

آجاتی نگاہیں تشویش غارت حرم سے ہوش میں آتی سر و پیشانی کا لہو آنکھوں میں جا تھا دیکھنا

خیموں کی طرف دشوار ہوا تھا سو کبھی حلق پر تیر جفا لگا پار نکلا تھا اوسکی صدمہ سے دم بند ہوا نہیں جاتا

غلبۂ ضعف میں گرتی پھر اوٹھتی اوس آفتاب خون کی تختی سینہ سے اوگلتی ہای مصیبت بیکسی وای حسرت

تنہائی اور بی بسی تمازت آفتاب میں وہ گرم ہوا کا چلنا غبار صحرا کا عوض مرہم جا کیں خیموں کی پھرنا

سوزش جراحات سے مظلوم کربلا کا مانند مرغ بسمل تڑپنا سوکھی لب وہ ان سے ہر دم ساقتک عطشانا

وَاَنَا ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا کوئی پرستار بالین پر نہیں جو تیر و نیزہ صد پاش سے نکالی ایک

تھا لہ شگاف بدن کو رشتہ راحت سے بخیہ لگائی یا اوس سینہ بالی جلتی زمین مقتل میں پکڑ جاک کیا

مولا کا پڑا ہوا ادھر کوفی و شامی خنجر بکف سر کاٹنی کو کھڑا ہوا اہل حرم کا حال پر ملال سنو اور ماتم و بیکسی

بیتابی اہل بیت کا پردہ خیمہ اوٹھا کی یہ ستم دیکھنا اطفال کا شتر بے محمل ہوکی مان اور پھوپھی کی جا

پوچھنا زین العابدین کا بستر بیماری پر پیچ و تاب کھانا غش ہی اور بیکسی میں وا حسین وا حسین کہکی رونا ذاکر

منبر سے واقعہ پر ملال سنا ہی کہ زبان حال میں وصف ذوالجناح یہ ہی جب راکب دوش نبی زین سے گرا

شل ہای بی اب زمین پر طپان رہا گھوڑا چار طرف اپنی سوار کی پھرتا باوجود ستمگر دم تک زخموں کا

اشارہ میں یہ مطلب ادا کرتا ای مولا اگر تم نشست پر میری بیٹھو تو اس رزمہ صفا سے باہر لیجاؤں ہر گاہ

حکم وہ فرزند حضرت مصیبت کی خبر زینب خاتون و ام کلثوم کو پہنچاؤں ہای میری آقا اس گرم ریت

دھوپ میں تنہا پڑی ہو بیکس و آشنا سے چھوڑ کی آپ جنت الماوا کو چلی ہو کیوں ای اہل حرم

صلی اللہ علیہ و آلہ ... الفتح فی لیلۃ ظلماء ... فقال من یذہب ... ثانیۃ و ثالثۃ فلم یقم احد ثم عاد ... علیہ و آلہ السلام انطلق ... فقال ... بین یدیہ و من خلفہ و عن یمینہ و عن شمالہ ... حتی تاتی ... و قال لا تحدث شیئا ... تاتی ... صوت یا صریخ المکروبین ... دعوۃ المصطفی ... اکشف ... ان اللہ عز و جل ...

... حتی یامر اللہ ... الا اللہ ... فانزل اللہ ...

اوس

اکیسوین مجلس مقتل مین سید الشہدا کا غلطان ہونا اور طفل کا جان کہونا شہر بانو کا رونا

اوس ماجرای سید الشہدا کو دیکھتی تو کیا کہتی بھائی آل عبا فرزند زہرا کو خاک و خون مین لوٹتی زخم
کہاتی کربلا مین پاتی تو کیا کرتی اب دوستو نکا وقت آہ و زاری ہی جہنی زہر کیا ہنگام نالہ و بیقراری
غریب دشت بلا مہمان ارض نینوا شہید ہوتی ہین ہم سب غلام و کنیز ماتم و غم آقا مین روتی ہین
امام حسن علیہ السلام کا جگر بھائی کی ماری جانی سی کٹتا ہی علی مرتضی علیہ السلام کا فرق ہو تیغ
الم سی فرزند کی پہٹتا ہی فاطمہ زہرا کی رگ دل پر خنجر عدو رہ جفا چلتا ہی کلیجا ریش ریش ہوا اکا سوز سر سے
حسین کی جلتا ہی عباس دلاور تڑپی جو علم کی سایہ مین برادر کو بٹہاتین علی اکبر گذر گئی جو پدر کو
اوٹھا کی خیمہ مین لیجاتین قاسم نہین جو سینہ سپر چچا کی پاس قدم بڑہاتین عون و محمد نہین کہ ماموں کی
روبرو جان فدا کر نیکو آتین حبیب ابن مظاہر و اصحاب نہین کہ حضرت کو بچاتین تیر و سنان روکتین
مسلم ابن عوسجہ و احباب زندہ نہ تہی جو زخم کہاتین تلوار دشمنوں سی لیتی اگر تشنہ سر گذشت کہون
تو ہمیشہ خون جگر بہون اوس ڈہال بدن پر جفا کاروں کا تلوار چلانا حبیبی جان کی پہلو مین برچھی اور
نیزہ کا ہول لگانا ثُمَّ قَالُوا وَخَرَجَ غُلَامٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْنِيَةِ وَفِي اُذُنَيْهِ دُرَّتَانِ
هُوَ مَذْعُورٌ (ڈرتا ہوا) پس راویونکا بیان ہی اوسوقت ایک لڑکا خیمۂ حرم سے باہر نکلا کہ اپنی کانوں مین
دو بندی پہنی ڈرتا ہوا جانب سرور چلا فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَقُرْطَاهُ يَتَذَبْذَبَانِ
بحسرت ویاس مین داہنی دیکھتا سید امام کو تلاش کرتا پہرتا فَحَمَلَ عَلَيْهِ هَانِي بْنُ ثُبَيْتٍ فَقَتَلَهُ
پس هانی بن ثبیت نے اوسپر حملہ کیا طفل مظلوم کو راہ قتلگاہ مین مار لیا فَصَارَتْ شَهْرَبَانُو
تَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَا تَتَكَلَّمُ كَالْمَدْهُوشَةِ وہمراہ بی بی شہربانو کھڑی اوس بچہ کی حالت
دیکہتی تہین فرط رنج سی خاموش اور ہوش اڑ دی تہین گویا بیہوش و حیران تہین قَالَ حُمَيْدُ
بْنُ مُسْلِمٍ وَخَرَجَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ تُنَادِي
بين اذنيہا حمید بن مسلم کہتا ہی کہ سراپردۂ اہلبیت کا پردہ اوٹھا اور ایک دختر ...

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا اور نالہ زینب فریاد و بکا

بیتاب نظر پڑا درمیان اونکی ایک بی بی کہ بالا آفتاب سیما نقاب سر شاک منہ پر ڈالی باہر
نکلی بجاد عصمت و طہارت اوڑہی مقتل میں وکام سنبھالی مضطر چلی کانون کی دو نوں بند کیا
اوسکی ہلتی دو ہی مثل مہر و ماہ چمکتی ہیں ایک سی پوچہا تو جانتا ہی یہ کون عالی نسب ہی اور کیا
نام اسکا اور کنیت و لقب ہی وہ بولا انہیں اپنی بہن یا بچی کرلی عترت رسول کی حرمت کو
ہاتہ سی یہ بنت علی مرتضی بڑی خواہر سید الشہدا ہمشیرہ خاتون قیامت نوحہ گر آل رسالت
زینب ہی کہ فراق برادر میں دیدہ پرآب دل کباب خدا سی واد طلب کرتی ہیں دیکہتا کہ الم ستیان میں
کہہ جنہم اور غم علی اکبر سی لبون پر دم ہی ہر قدم میں ٹہو کر کہاتی ہی فنا اوسکی صورت ماتم ہی ق ق ھی
ثنادی وا اخاہ وا سیداہ وا اہل بیتاہ لیت السماء اطبقت علی الارض
مبادا الہی کسی بہن کو بہائی کی ایسی حالت نہ دکہائی اور وحشت غربت سی چہوڑ تو سب سی اری
وارث کی نہ رولائی زینب خاتون گریان و نالان بالین برادر کی قریب آئین حضرت کو تنہا پایا
باعث ہجوم اشکہم اکثر سب بہت تحیر کی تب دیکہا بہائی کا پتا لا تو دل تاب میں نہ رہا امام
علیہ السلام کا بدن وفور جراحات سی پاش پاش ہی نہ سر پر عمامہ نہ بدن پر ردا خاک و خون میں
ہی جا بجا جسم کی لہو سی تمام بہری ہیں آنکہیں بند منہ خشک غش میں سر زمین پر
بی اختیار آواز دردناک سی پکارین شدت حزن میں جان سی ہارین وا سیدا مظلوم کربلا
اسیر کی بہائی اہلبیت کی سردار پنجتن کی یادگار ہتول کی جانی رسول کی نشانی کاش آنکہہ
آسمان گر جاتی زمین کی طبقات پر سب ٹکرائی و لیت الجبال تدکدکت علی السہل کا
کہاں کر ہوکی بہر میں دانی ال دنیا بلا ای خشف کا صدمہ اوٹہاتی قرۃ عین
من العالمین اوسوقت عمر بن سعد اہتمام پر قتل امام حسین علیہ السلام کی نزدیک آیا
سوار تماشا کا ہ مقتل میں کہڑا ہوا چنر خرور کیا فقالت یا عمر ایقتل ابو عبد اللہ و انت

قالت وما بت قبل قدومهم النبي صلى الله عليه وآله بثلث ليال كان القمر قد [illegible] ... فلما أصبحنا ... [illegible]

بائیسویں مجلس میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی لڑائی اور جہاد سید الشہدا میں عبید بن حسن کا مارا جانا

تنظر الیہ زینب فی استعبار ناچار عمر غدار سی التجا کی بزبانِ عجز و زاری سی یہ بات کہی ای شقی غربت اور بیکسی میں ہمارا کوئی مددگار نہیں رہا کہ اوسکا دامن پکڑیں با بیتاب روبرو جا کی اپنی مصیبت میں حمایت چاہیں فریاد کریں ای ابن سعد تو کھڑا دیکھتا ہی اور میرا بھائی ابی عبد اللہ مارا جاتا ہی فدموع عمر تسیل علی خدیہ و لحیتہ و ھو یصرف وجہہ عنہا یہ کلمات استغاثہ زینب سنکی ہوش و حواس عمر بجا نہ ہی اشکِ حسرت رخساروں اور داڑہی پر اوسکی بہی شرم سی گردن نیچی پھرالیا جو لی اور شمر کو اشارہ جفا کیا نظم ملعون لعنہ مجلس میں تہلکہ ہوا ناظم زبان کو تھام رقت سی بیقرار ہیں اہلِ عزا تمام پہنچا یہ شورِ آہ و فغان آسمان تک کرتی ہیں جبرئیل کھڑی ماتمِ امام دل پر لگا جو تیر الم جن و انس کی دامنوں پر شہر کی اشکِ لالہ فام احوال شاہ دین عجب سوز و درد ہی برہم ہی اسس بیان سی عالم کا انتظام مانگو دعا خدا سی ایا رب ذوالکرم برلائی اپنی فضل سی حاجات خاص و عام

بائیسویں مجلس حسنین علیہما السلام کو سیطی موسوم اور حال جنت کا ابا حجا سید الشہدا عبید اللہ علیہ بن حسن السلام کا مارا جانا

ربای زینب نی کہا بھائی سی میں چھوٹ گئی پردیس میں قسمت پر جہی لوٹ گئی فرزند و کی مرنیکا نہ غم تھا جتنا پر بھائی کی مرنی سی کمر ٹوٹ گئی مر ربای عابدی کو یاکہ سرادوارثی فردوس کو مصطفی کی پیاری جاتی افسوس کہ جیتی رہیں ہم دنیا میں اٹھا رہی فاطمہ ماری جاتی ربای کھائی کربلا میں کیا ظلم کیا سادات کا سجناہ سر کاٹ لیا ماری گئی آہ ہوکی پیاسی شبیر زینب تو انکی پرسا ندیا ربای لی ہو فاطمہ کا پیار اشبیر کل جای گا ہو کا پیاسا اشبیر ہو جائگی تیرہ بختی سی ساتی آج او ہی جہاں تمہارا شبیر تھی یکا رِ وائیت ہدیۂ انکو وانا او دانا انا دوہی سیب وجامہ عید کا باغبانِ ریاض اجابہ و تازہ کارانِ حدیقہ [illegible]

[illegible]

بائیسویں مجلس میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی وساطت آنا جبرئیل کا اور سید الشہدا میں حسین کا مارا جانا

بیان میں نورِ حدیث جسکی لالی و اعلیٰ ذائقہ محبانِ دین پرور کی دستِ صدق و صفا سے پہنچاتی ہین تا نہالِ اعتقاد خیابانِ ایمان میں آبیاری سماعت سے تازہ وتے بے اندازہ پائی اور شجرِ محبت شجرِ معرفت کا سبز رنگ ہو وے اخلاص میں خوش مزہ ہو جاوے ایک ایک غمخوار زمین دل میں تخم وسائل حضرت کی پیوند محبت سے لگا وے اور ہر بار فضائل کا پہل شاخ زبان پر شاداب عذوبت ہوتا رہے عن الثعلبی

بِالاسنادِ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال مرض النبی فاتاہ جبرئیل بطبق فیہ رمان و عنب و اکل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ منہ فسبح ثعلبی نے

اپنی سند مین میوۂ صداقت سے ڈالی گئی ہے کہ جعفر بن محمد علیہما السلام حضرت کے زبان و الد سے روایت کی ایکبار سید ابرار بیمار تھے جبرئیل عیادت کو آئے طبق لیسے و نما مین انار و انگور تہے لائے حضرت نے اوسمین سے قدرے نوش فرمایا جو باقی رہا اوسنے زبان شکر و ثنا مین شیرینی تسبیح و تہلیل کی پایا ثم دخل علیہ الحسن و الحسین فتناولا منہ فسبح الرمان و العنب پس داخل ہوئے حسنین خدمتمین رسولِ مقبول کی اپنی تحفۂ جنت حسب معمول کہائی اور خوش ہوئی انار انگور کی کلمات سے ورد تسبیح و تقدیس کی بی کام و دہان چاشنی تہلیل سے گویا رہے ثم دخل علی فتناول منہ فسبح ایضا پہر اصل امامت علی علیہ السلام نے قدم رنجہ فرمایا او کہ کچھ تناول کیے تہا یانی ذکر تسبیح ویسا ہی سنا یا ثم دخل رجل من اصحابہ فاکل فلم یسبح بعد ازان حضرت کا ایک صحابی آیا اوسنے بھی کچھ پایا اور کھایا پہ وہ ساکت رہا کلمۂ تہلیل وسپاس نکہا فقال جبرئیل انما یاکل ہذا نبی او وصی او ولد نبی پس جبرئیل بولی اسکی لائق جو میوۂ بہشت ہین ہی مگر نبی یا وصی یا فرزندِ رسول جہان آئے ہی ایضاً عن الحسن البصری و ام سلمۃ ان الحسن و الحسین دخلا علی رسول اللہ و بین یدیہ جبرئیل حسن بصری و ام سلمہ سے منقول ہے ایک دن حسنین پیغمبر کی پاس پہنچی اور خدمت سید

بائیسویں مجلس میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی لئی آنا جناب سید الشہداء ابن عبداللہ بن حسن کا مارا جانا

کو یہ بین جبرئیل بیٹھی تھی فجعلا یدوران حوله یشبهانه بدحیة الکلبی ابا کی بی

اونسی لپیٹتے کہ روح الامین کو دحیہ کلبی سمجھی جبرئیل نے پوچھا صاحبزادو کیا چاہتے ہیں جواب دیا

دحیہ کلبی جب آتا کچھ ہدیہ لاتا ویسا ہی تکو چاہتے ہیں فجعل جبرئیل یومی بیده

کالمتناول شیئا فاذا فی یده تفاحة و سفرجلة و رمانة فناولهما

یہ سنکر حالت وحی نے جیسے کوئی چیز اوٹھاتا ہی ہاتھ بڑھایا ناگاہ کف دست میں ایک سیب وبہی

انار لائی اونہیں دیکر بہلایا و تهللت وجوههما و سعیا الی جدهما فاخذ منهما

فشمهما فرزندان زہرا خوشی میں بشاش ہوئی اور باچہرہ نورپاش ناناکی پاس گئی پیغمبر نے

وہ ثمر جان پرور لیکی سونگھی پھر عطا کرکی شادمانی سی باغ باغ تھی ثم قال صیرا الی امکما بہما

معکما و بدؤ کما بابیکما اعجب کویا بعد ازاں فرمایا ای میری درخت حیات کی برگ و بار

قرین والدہ جاؤ یہ تحفۂ جنت جو پایا ہی لیجاؤ تا خرم و بالیدہ ہو اور پدر کو بھی دکھاؤ و فصار الیہا

امرهما فلم یاکلوا حتی صار النبی الیهم فاکلوا جمیعا حسب امر یا حسنین علیہما السلام

ہرگز نہ کہا یا جبتک وہ ان سید انبیا آئی رسولخدا کی ساتھ سبھی تناول فرمایا میوۂ جنت کا مزہ خوش

سیب وانار و بہی اوٹھایا فلم یزل کلما اکل منه عاد الی ما کان حتی قبض رسول

اللہ پس اونکو مدام صرف فوش میں لاتی پھر ویسا ہی مسلّم و برقرار پاتی یہانتک جو خیر الوری

رحلت کی بغرغم والم نی چاشنی ماتم سی لذت رفت دی قال الحسین فلم یلحقه التغییر

و النقصان ایام فاطمة بنت رسول الله حتی توفیت فلما توفیت فقدنا

الرمانة امام حسین علیہ السلام نی کہا زندگی فاطمہ بنت رسول علیہا السلام تک اون میوؤں

تغیر و نقصان نہ دیکھا ہرگاہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہماری قرین سی انار جاتا رہا و بقیت

تفاحة و السفرجلة ایام ابی فلما استشهد امیر المومنین فقدت السفرجلة

۵۹۵

بائیسویں مجلس میوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لیکر آنا جہاد سید الشہداء ابن عبد اللہ بن حسن کا مارا جانا +

سیب اور بہی ہمارے پاس ماں حیات میں پدر بزرگوار کی موجود رہی سیب بہی کو مفقود پایا جب وہ حضرت فائز شہادت ہوئی وَ بَقِيَتْ تُفَّاحَةٌ عَلَى هَيْئَتِهَا لِلْحَسَنِ حَتَّى مَاتَ فِي سَمِّهِ سیب اپنی صورت پر تازہ و تر واسطی امام حسن علیہ السلام کی باقی رہتا کہ پیمانہ زہر دغا سے او سنکا بہی و قصہ وفات گذرا وَ بَقِيَتِ التُّفَّاحَةُ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي حُوصِرْتُ عَنِ الْمَاءِ فَكُنْتُ أَشُمُّهَا إِذَا عَطَشْتُ فَيَسْكُنُ لَهَبُ عَطَشِي مظلوم کربلا ناقل ہیں وہ سیب میری پاس آسیب خزاں سے بچا تھا یہاں تک جو میں روز عاشورا پانی سے روکا گیا جس وقت پیاس کا غلبہ ہوتا اوسے سونگھتا سوز عطش میں فرق ہو جاتا + فَلَمَّا اشْتَدَّ عَلَيَّ الْعَطَشُ عَضَضْتُهَا وَأَيْقَنْتُ بِالْفَنَاءِ ہر گاہ شدت تشنگی سے جان پر بنی سیب کو دانتوں سے چبایا ہلاکت کا یقین کیا امید زیست جاتی رہی قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ قَبْلَ قَتْلِهِ بِسَاعَةٍ سید سجاد ارشاد کرتے ہیں یہ روایت میں نے والد ماجد سے کہ ایک ساعت قبل اپنی شہادت کی فرماتے تھے فَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ وُجِدَ رِيحُهَا فِي مَصْرَعِهِ فَالْتُمِسَتْ فَلَمْ يُرَ لَهَا أَثَرٌ فَبَقِيَ رِيحُهَا بَعْدَ الْحُسَيْنِ جب اونکی روح مطہر نے بدن سے مفارقت کی تو خوشبوئے سیب مقتل شریف سے شام کو ملی لاکن جو ڈھونڈا تو وہاں کچھہ نہ دیکھا بلکہ بعد امام حسین علیہ السلام وہ رائحہ معطر آثار ہا وَلَقَدْ زُرْتُ قَبْرَهُ فَوَجَدْتُ رِيحَهَا يَفُوحُ مِنْ قَبْرِهِ تحقیق کہ جب میں زیارت کو تربت مقدس گیا تب قبر منور سے اوس جناب کی نکہتہ معنبر پایا فَمَنْ أَرَادَ ذٰلِكَ مِنْ شِيعَتِنَا الزَّائِرِينَ لِلْقَبْرِ فَلْيَلْتَمِسْ ذٰلِكَ فِي أَوْقَاتِ السَّحَرِ فَإِنَّهُ يَجِدُهُ إِذَا كَانَ مُخْلِصًا ہیں جو ہمارا شیعہ روضہ اقدس کی زائرین میں سے اوس بو کو چاہے اوقات سحر میں نزدیک ضریح جائے پاکر ے گر مخلص ہوگا عجب نہیں کہ وہ سونگھے ق قب كِتَابِ الْمَعَالِمِ إِنَّ مَلَكًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى صِفَةِ الطَّيْرِ فَقَعَدَ عَلَى يَدِ النَّبِيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالنُّبُوَّةِ کتاب معالم سے مناقب میں ذکر کیا

الیہ ان یبعث الی ابی بصیر و ابی جندل ومن معھم فقدموا علیہ و قالوا من خرج منا الیک فامسکہ من غیر حرج انت فیہ فعلم الذین کانوا اشاروا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان طاعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فیما احبوا و فیما کرھوا و کان الخیر لھم فیما احبوا وابو جندل وابو بصیر

بائیسویں مجلس فضائل حسنین علیہما السلام اور جہاد سید الشہدا

ایک فرشتہ پرندہ کی صورت آسمان سی اوترا خدمتِ رسولخدا میں آیا اونکی ہاتھ پر بیٹھا
اور نبوت کا سلام بجالایا وَعَلٰی یَدِ عَلِیٍّ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ بِالْوَصِیَّۃِ وَعَلٰی یَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
فَسَلَّمَ عَلَیْہِمَا بِالْخِلَافَۃِ پھر دستِ علی علیہ السلام کو نشیمن بنایا اور آدابِ وصیت بجا کی
سنایا، پس حسنین کی پاس باری باری ویسا ہی تحیاتِ خلافت و امامت کو ادا کیا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ لِمَ لَمْ تَقْعُدْ عَلٰی یَدِ فُلَانٍ فَقَالَ اِنَّا لَا اَقْعُدُ فِیْ اَرْضٍ عُصِیَ عَلَیْہَا اللّٰہُ
فَکَیْفَ اَقْعُدُ عَلٰی یَدٍ عَصَتِ اللّٰہَ اَوْ بَعْیَنٍ علاوہ اون بزرگوار ونکی ایک صحابی حاضر تھی
اونکی قرین وہ طایر نگیا سید البشر نی پوچھا کیوں تو فلانی ہاتھ پر نہ بیٹھا جواب دیا میں جلوس
نہیں کرتا جس زمین میں گناہِ خدا کا صدمہ گذرتا، پس کیونکر صاحب تمکین ہوتا ایسی جاکہ جو اسکا
چالیس برس نافرمان رہا، رُوِیَ اَنَّ الْجَنَّۃَ قَالَتْ یَا رَبِّ اَسْکَنْتَنِی الضُّعَفَاءَ وَ
الْمَسَاکِیْنَ بحار میں یہ روایت کی کہ خدا سی جنت نی شکایت کی الٰہی تیری حکم سی مجھ میں جو
ساکن ہیں وہ سب ضعفا و فقرا و ساکین ہیں، فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَا تَرْضَیْنَ اَنِّیْ
زَیَّنْتُ اَرْکَانَکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَمَاسَتْ کَمَا تَمِیْسُ الْعَرُوْسُ فَرَحًا بِالْعِزَّۃِ
فرمایا اس بات سے تجھی نہیں ہی رضا کہ تیام حسنین سی تیری ارکان کو جلوہ دیا یہ سنکی جنت نے عشوہ کیا
ناز جیسی روزِ شادی دولہن کا ہوا انداز، وَمِنْ کِتَابِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
قَالَ سَاَلَتِ الْفِرْدَوْسُ رَبَّہَا فَقَالَتْ اَیْ رَبِّ زَیِّنِّیْ فَاِنَّ اَصْحَابِیْ وَاَھْلِیْ
الْاَتْقِیَاءُ الْاَبْرَارُ کتابِ فردوس میں بی بی عائشہ سی منقول آیا ہی کہ رسولخدا نی فرمایا بستانِ خلد نی
سوال کیا ہی بار الٰہا مجھی زینت دی کہ میری مجاور ہیں ابرار و اتقیا فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہَا
اَلَمْ اُزَیِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پس اللہ تعالیٰ نی اوسکو بشارت بہیجی کی کیا تجھی سادہ نہیں حسن و
حسین سی نہیں آرائش دی اہلِ مجلس عزا کو معلوم ہو کہ مرتبہ بزرگی و مناقب سید الشہدا علیہ السلام

ابو بصیر و ابو جندل الی الساحل و ناس من قریش فاسرو ابی العاص ... وکان اذن لھا حین خرج الی الشام ... المدینۃ تلک من رسول اللہ ... خدیجۃ بنت خویلد ... فی ذی الحجۃ من سنۃ ست

... فقال لعلی لا اعطین الرایۃ غدا رجلا کرار غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ ...

الناس فقال ... فاصبح رسول اللہ ... ولا مانع لما اعطیت ... اللہم لا معطی لما منعت ... فقال علی علیہ السلام ...

اکیسویں مجلس حسنین کی لئی جامۂ عید کا آنا اور جہاد سید الشہدا

درگاہِ خدا میں جد بیان سی دو بالا ہی اور محبتِ رسولِ مجتبیٰ پیاری نواسوں کی ساتھ درجۂ امکان سی بی انتہا
اکثر اوقات جنابِ رسالت مآب مجمعِ اصحاب کو خطاب کرتی فضایلِ دوستی اور قدر و منزلتِ حسنین میں
ایسا فرماتی تہی ان دونو فرزندونکی چاہت اور الفت مین آرام و چین جاتا ہی دلکو بغیر دیکہی حسن و
حسین کی ایک لحظہ بہی قرار نہیں آتا ہی جب فاطمہ زہرا کی بیٹون نی کوئی تمنا کی فوراً خدای تعالی اور محمد
مصطفی نی اوسکو عطا کی جسوقت نور چشم مرتضیٰ خامس آل عبا نی خواہش کو اپنی بیان کیا خالقِ ارض و سما نی
اوس چیز کا غیب سی سامان پیدا کردیا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْمُفِیْدِ النَّیْسَابُوْرِیْ فِیْ اَمَالِیْہِ
قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ عَرِیَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاَدْرَکَهُمَا الْعِیْدُ شیخ مفیدنی
کتاب امالی مین بشارت دی ہی اور معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی مدینۂ طیبہ مین
ایک دفعہ عید آئی کہ اوسکی وہم و گمان ہی اور حسنین کی بدن پر مناسب آراستہ لباس تحفہ نہی فقالا
لِاُمِّهِمَا قَدْ تَزَیَّنَتْ صِبْیَانُ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا نَحْنُ اپنی مادر مہربان فاطمہ زہرا سی عرض کی اطور رعایت
سن و سال یہ بات کہی ای والدہ ماجدہ سارے اطفال شہر جامہ رنگین و عمدہ پہنی فرحان و خندان ہین
مگر ہم دونو فرزند تمہاری دیکہو عریان ہین فقالت لا تزینا لما سیب ہو تم تمہاری بدن کو جا
نہین پہنا دیتی ہو اور ہمکو بالباسِ پارہ میلی کرتون سی دیکہتی ہو اسی حالت سی ہم کیونکر باہر جاینگے
ہمجولی لڑکو کو اپنا منہ کیا دکہاینگی فقالت اِنَّ ثِیَابَکُمَا عِنْدَ الْخَیَّاطِ فَاِذَا اَتَانِیْ زَیَّنْتُکُمَا
فاطمہ زہرا کی اپنی ناداری پر آنسو آنکہوں مین بہر آئی واسطی تسکین حسنین کی یہ کلمات فرمائی ای نور دیدہ
ای سرور دلِ محنت کشیدہ تمہاری کپڑی درزی کی پاس ہین جامہ خانۂ توکل کی بوتی ہوی وہ لباس ابتک
جب وہان سی دوخت ہوکر آئینگی تو ہم وہ پوشاکِ زیبا تمکو پہنا دینگی صدیقۂ کبریٰ نی اس کلام سی خاطرِ حسنین کو
تسلی دی اور وفای وعدۂ غیب مین کریم خدا پر نظر کی لاکن جتنا دن گذرتا تھا فاطمہ زہرا کو زیادہ
ہوتا تھا زبان حال سی محراب عبادت کو سنا تین بی نیاز کی درگاہ مین یہ دعا مانگتین قطعہ فصیح

من خيبر فقعد لها ثم قال من يقوم اليه ... فما خلاه بحقه وهو يريد ان يبعث به واليه
الى حوائط فدك فقام النبي واليه ... اطعمنه ثم قام اليه
فقال انا فقال له اطعمنه ثم قال يا علي
سعد فقال له اطعمنه فبعث الى فدك
ثم اليه فخذه فاخذه
فصالحهم على ان يحقن دماءهم فكانت

بائیسویں مجلس حسنین علیہما السلام کی لئے جامۂ عید کا آنا اور جواب الشہدا

کہاں سے عید کی جوڑی میں لاؤں میری پیاری میں تنگی کیا پہناؤں سہو نگی بچّی آرایش کرینگے
نئے جاموں سے زیبالیش کرینگے نہ انکی پاس پیراہن نہ جامہ نہ پا میں نعل (یعنی جوتا) نہ سر پر عمامہ کہیں اپنی
انسے یہ بہانی کہ ہیں درزی کی گھر جوڑے تمہارے ابھی ہوگی خجالت عید کی روز نہ پاؤنگی جو کپڑے دل کی فرزند
خداوند اثر رحم کی نظر کر میری پیارونکو جامے زیب بر کر عزیزو یہ مقام خون فشانی ہے کہ زہرا حسرت کی
جانی فغان کرتی تہی روزِ عید کی رات کہ میری لاڈلی عریان ہیں ہیہات اگر وہ دیکہینگی تکاتن شاہ
کٹی تیغ جفا سے گردن شاہ تو کیسی پیٹتی اور خاک اڑاتی پہاڑیں مضطرب ہو ہوکی کہاتی یہانتک
شاہ کو اعدانی لوٹا کہ کہنہ پیراہن تن پر نہ چہوڑا پڑا تہا دھوپ میں زہرا کا جایا بچہونا تہا نہ تکیہ تہا
نہ سایا محمد کا نواسہ نور دیدہ رہا تہا خاک و خون میں سربریدہ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْعِيدِ
اَعَادَا الْقَوْلَ عَلَى اُمِّهِمَا راوی کہتا ہے جب عید کی رات آئی حسنین نی مادرِ مہربان کو وہی بات سنائی
فَبَكَتْ وَرَحِمَتْهُمَا فَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْاُوْلٰى وَاَمَلَهُمَا فاطمہ زہرا رونیں
انکی حال پر اختلال پر ترس کہایا اور مقال وعدہ لباس کو اعادہ فرمایا با چشم تر کہا اے نورِ دیدہ
خاطر جمع رکہو اور طلب میں جاموں کی پریشان دل نہو اگر درزی کپڑے لاتا ہے خدا مجکو خوشنود کرتا ہے
تو انشاء اللہ عید کی جوڑی نہیں پہناؤنگی دونو کو حسب دلخواہ دولہ کی صورت بناؤنگی حسنین علیہما السلام
پہر تکرار کی فاطمہ نی دلداری بہت اُستوار دی یہ سنکر شہزادونکو اعتبار آیا بستر خواب میں آرام
قرار پایا فَلَمَّا اَخَذَ الظَّلَامُ قُرِعَ الْبَابُ قَارِعٌ جناب فاطمہ زہرا جاگتی تہیں مشوّش ہوئی تہیں
اس فکر و خیال میں روتی ہوش کہوتی تہیں جب آدہی رات اندہیری گذری تو یکایک دروازہ
کسی نی کہٹکہٹایا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هٰذَا قَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا خَيَّاطٌ جِئْتُ
بِالثِّيَابِ فاطمہ زہرا نی پوچہا کون ہے بولا آواز دی کہ اے دختر رسول اے درِ دولت سر اکہولو
اور ڈیوڑہی میں تشریف لاکر دیکہو مقام اندیشہ نہیں دیکہی رکہو میں درزی راہ دور سے آیا ہوں

هوا يط فدك الى رسول الله ... خالصا
... قال ان الله عز وجل
... فقال حبيب ... فقال يا حبيب
... في حقه ... فاعطها
... ان تعطي ذا القربى حقه قال فاطمة فاعطاها
من ابي و... حقها قال فاطمة ومال رسوله
حوائطها ... فاطمة عليها السلام
فيها ما ... الله فاطمة عليها السلام ... رسول الله
كتب لها كتابا ... فقال هذا كتاب رسول الله
الى ابي بكر ... قال ... اقتطع رسول الله
لي فدك ... قال ... النبي ... فلما

صلى الله عليه واله ...

٥٩٩

بفتح خيبر ام بقدوم جعفر وعن
سفيان الثوري عن ابي الزبير عن جابر
قال لما قدم جعفر بن ابي طالب من
ارض الحبشة تلقاه رسول الله صلى الله
عليه واله فلما نظر جعفر الى رسول الله
صلى الله عليه واله حجل يعني مشى على
رجل واحدة اعظاما لرسول الله
صلى الله عليه واله فقبل رسول الله
بين عينيه ... عن ابي
جعفر عليه السلام ان رسول الله ... لما
استقبل جعفر التزمه ثم ...

عينيه قال وكان ... بعث ...
عليه واله بعث ...
الى ... عمرو بن امية الضمري
الى النجاشي عظيم الحبشة ودعاه
الى الاسلام فاسلم وكان امر
عمرو ان يقدم بجعفر واصحابه

تحت النجاشي جعفراً واصحابه بجهاد حسن فالي لهم كسوة وحملهم في سفينتين ثم
بعث رسول الله صلى الله عليه وآله والدفيما عبد الله بن رواحة
ورواه الزهري ... في ثلثين راكباً فيهم عبد الله بن انيس الى يسير بن رزام اليهودي لما

بائیسویں مجلس در اسلی حسنین علیہما السلام کی آنا جامۂ عید کا اور جیا و سید الشہدا

تمہاری فرزندونکی پوشاک میں لایا ہون فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَاِذَا بِرَجُلٍ وَّ مَعَهٗ مِنْ
لِبَاسِ الْعِيْدِ فاطمۂ زہرا نی جب دروازہ کہولا قدرت خدا کا تماشا دیکہا ایک آدمی آدہی
کہڑا ہی ساتہ اوسکی لباس عید کا جوڑا ہی قَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَمْ اَرَیٰ رَجُلًا اَهْيَبَ شِيْمَةً
مِنْهٗ بتولِ عذرا فرماتی ہین وہ شخص نہایت ہیبت دار نظر آیا کہ ایسا بشر کبھی مینی نہین پایا +
فَنَاوَلَهَا مِنْدِيْلًا مَسْدُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ اوس مرد صاحب تمکین و شیرین گفتار
نی ایک بقچہ بندہوا دیا اور جدہر سی آیا تہا جلدی اپنی راہ چلا گیا + فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَفَتَحَتِ
الْمِنْدِيْلَ فَاِذَا فِيْهِ قَمِيْصَانِ وَ دِرَاعَتَانِ وَ سَرَاوِيْلَانِ وَ رِدَاءَانِ وَ عِمَامَتَانِ
وَ خُفَّانِ اَسْوَدَانِ مُعَقَّبَانِ بِحُمْرَةٍ سیدۃ النسا فکر و حیرت مین گئین + رومال بستہ کو لیکر
گہر مین تشریف فرما ہوئین جب بقچہ کہولا تو ملاحظہ کیا اوسمین عمدہ نفیس دو کرتی دو قبائین
دو پاجامی دو عبائین دو عمامی دو جوڑی سیاہ موزی جنکی پاشنی پر سرخ چمڑا لگا تہا اوس بیش بہا
پاکیزہ تحفہ کو ملاحظہ کرکی نفسِ طاہرہ بہت خوشی مین آئین اور سجدۂ شکر و سپاس خدا کو بجالائین +
فَاَيْقَظَتْهُمَا وَ اَلْبَسَتْهُمَا صبح روز عید حسنین کو خواب راحت سی جگایا اور اعلیٰ تبدیل لباس کی بعد
صورت حسین کا حسن بڑہایا سب نورانی کپڑی پہناکر عمامی سرون پر باندہی آنکہون مین سرمہ لگایا + عنبرین
زلفون مین شانہ کیا خوشبو سی بسایا + دونوشاہزادونکو شکل نوشاہ بنایا + تب جی کو جناب زہرا کی چین
اور سرور خاطر خواہ آیا + بلائین لیتی تہین گلی لگاتی تہین + وَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ
فَحَمَلَهُمَا وَ قَبَّلَهُمَا یکایک حضرت رسولِ خدا نی گہر مین بتولِ عذرا کی قدم رکہا حسنین کو
خلعت فاخرہ سی سراپا مزین دیکہا اپنی آغوش مین زینت کنارہ دوش کو اوٹہا لیا پیشانی پر رکہا
تا بان حسن اور حسین پہ بوسہ دیا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتِ الْخَيَّاطَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
اَنْفَذْتَ بِهٖ مِنَ الثِّيَابِ پہر نفسِ طاہرہ سی پوچہا کہ تمنی درزی کو ملاحظہ کیا فاطمۂ زہرا بولین

بلغه انه يجمع غطفان ليغزو بهم فاتوه فقالوا له ان ارسلنا رسول الله اليك ليستعملك على خيبر فلم يزالوا به حتى تبعهم في ثلثين رجلاً مع كل رجل منهم رديف من المسلمين فلما ساروا ستة اميال ندم يسير فاهوى بيده الى سيف عبد الله بن انيس ففطن له عبد الله فزجر بعيره ثم اقتحم يسوق بالقوم حتى اذا استمكن من يسير ضرب رجله فقطعه واقتحم يسير وفي يده مخرش من شوحط فضربه به ... وقتل الله كل رجل من اليهود ...

بائیسویں مجلس تمہید بکاڑنا جامہ پہنکی جاوڈ کو جانا سید الشہدا کا

دیکہا اور جو بقیہ لباس کا آپنی بہیجا تہا وہ لیا قَالَ یَا بُنَیَّۃ مَا ھُوَ خَیَّاطٌ اِنَّمَا ھُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ پیغمبر خدا نی کہا ای دختر نیک اختر وہ خیاط نہین آیا تہا رضوان خازن جنت حلّہ فردوس تمہاری فرزندونکی واسطی لایا تہا قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَمَنْ اَخْبَرَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُمُّ الْاَئِمَّۃِ النُّجَبَا فاطمہ نی پوچہا کہ پہر آپ سی اونکی انی کا حال کسنی کہا قَالَ مَا عَرَجَ حَتّٰی جَاءَنِیْ وَاَخْبَرَنِیْ بِذٰلِکَ مخبر صادق نی جواب دیا ای بتول عذرا اوس ملک نی اپنی مقام کو قدم نہین رکہا یا جبتک مجہی سارا ماجرا نہین سنایا نظم قصیح فاطمہ تو نی جو ر و کری دعا حق تعالی نی جلی عطا اوہ نی تیری کیا ایسا اثر آیا درزی بنکی رضوان تیری گہر ای محبان اہلبیت مصطفی ای سامعان حدیث صدق و صفا سنّی تمنی حکایت فضیلت امام حسن و حسین علیہما السلام کی معلوم ہوئی انکو جامہ بہشت اور محبت خدای عالمین اور رسول الثقلین کی پایا امام حسین آکدن جنت کی جلی پہنی خوشحال تہی یاما شورہ کی روز اپنی لہو مین لال تہی جسکی ولادت کی شب خدا درجنت کو لی آتش دوزخ بند کری اوسکی گہر کو لشکر شام و کوفہ آگ لگا کر لوٹی اور جسکی پیغمبر سی نہ دوری خانہ زہرا مین امام حسین کی واسطی جبرئیل جہولا ہلاتی اوسکی لاش کو خولی و شمر گرم خاک مین لٹائین جسکی بدن کو خدا قطرات بارش سی بان ستانین بچائی اوسکی جسم پر اسپ پر بہا تیرونکا مینہ برسائی جس نازپرور کو ملک دادر سایہ مین آفتی ہن کی تہا آفتاب سی محفوظ رکہی وہ شہزادہ ضرب شمشیر سی مجروح کربلا کی دہوپ مین تہی جسکی رنج و الال کی غیب سی ہرن کا بچہ آئی اوسکی شیر خوار پر تونپ پانی کی واسطی حرملہ تیر لگائی جب حسین کی سلامتی بابت رسول کریم اپنی پسر ابراہیم کو فدا کرین اوسکی سرکہی گلی پر اہل اسلام چہری پہرین جس پیکر ناز نین کو پیغمبر اپنی دوش سپر اعیدگاہ لیجایا کرتی تہی دشمن اوسی پشت زین سی زمین پر گرا کر پاوںسی کہوڑونکی روندتی پہرتی تہی جس فرق کو خیر البشر چہاتی سی لگائی رہتی تہی کربلا و کوفہ مین اوسکو نیزہ بلند پر کہینچتی تہی جب امام حسین کو رسول دوسرا زبان اپنی چوساتی تہی اہل کینہ بہوک پیاس مین بہانی پانی کو ترساتی تہی

وانا ھربۃ ثلثۃ ایام وتزوج بھا یمنیۃ بنت الحارث الہلالیۃ ثم خرج الی المدینۃ فاقام بہا بہا شرف الخ ومضت سنۃ ثمان وکانت غزوۃ ثم بعث ... ما تۃ فی جمادی من سنۃ ثمان الی السلام علی الحبشین حلیا عظیما واصحابہ وآلہ علیہ ثم قال فان اصیب زید ... نابہ ... فجعفر فان اصیب جعفر فعبد اللہ بن رواحۃ فان اصیب فلیرتض المسلمون رجلا منہم ... عثمان بن ... وفی روایۃ ابان بن عثمان عن الصادق علیہ السلام انہ استعمل علیہم جعفر فان قتل فزید فان قتل فابن رواحۃ ... ثم خرجوا حتی نزلوا معان فبلغہم ان ہرقل ... فی مائۃ الف من الروم ... فی کتاب ... وانما سمیت السیف المسمی فیہ لانہا طبعت لسلیمان بن داود علیہما السلام فلما ... رسول اللہ ... ثم قالوا نبعث الی ... فی ذلک رأیہ فقال عبد اللہ بن رواحۃ یا ھولاء انا واللہ ما نقاتل الناس بکثرۃ ... وانما نقاتلہم بہذا الدین الذی اکرمنا اللہ بہ ... یقال لہا الشرف ثم انحاز المسلمون الی موتۃ قریۃ فوق الاحساء وعن انس ... مالک قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ جعفرا وزیدا وابن رواحۃ ... رواحۃ ... عیناہ تذرفان رواہ البخاری فی الصحیح قال ابان وحدثنی الفضل بن یسار عن ابی جعفر علیہ السلام

۱۰۶

قال الحبیب جعفر ... جراحة نيفا و عشرون سهمًا في وجهه قال ... عبد الله بن جعفر انا اصطحبني ... خارج رسول الله ... على اخي فتى فطالب فانظر اليه وهو ... على راسه و رأس اخي و عيناه تهملان

ان جعفرًا قد قدم اليك الا احسن الثواب فاخلفه في ذريته باحسن ما خلفت احدًا من عبادك في ذريته ثم قال اللهم ... يا اسماء الا ابشرك قالت بلى بابي انت و امي يا رسول الله قال ان الله جعل لجعفر جناحين يطير بهما في الجنة قالت فاعلم الناس ذلك فقام رسول الله صلى الله عليه وآله و اخذ بيدي يمسح بيده راسي حتى رقى الى المنبر و اجلسني امامه على الدرجة السفلى و الحزن يعرف عليه فقال ان المرء كثير باخيه و ابن عمه الا ان جعفرًا قد استشهد و جعل له جناحان ...

ایسویں مجلس پرانا جامہ پہننا سید الشہدا کا جامہ چھپانا

جس پیاری فرزند کا حالِ اپنا رونا آنسو نکلنا نہیں دیکھہ سکتی تہی ضرب تیغ و نیزی سی اوسکی پرنالی بدن سی بہتی تہی جس امام حسین کی زلفین سلجہاتی ہین تاکوئی بال نہ ٹوٹی فاطمہ زہرا بشرِ یک بہائی اوسکی گردن کاٹ کی خون آلود گیسو کو سنانِ ابنِ انس نیزی مین لٹکائی جس فرزند کی حلق مین گریبانِ پیرہن سی اگر شان پڑتی تو فاطمہ زہرا سہتی سانس گلی مین اٹکی اوسکا وہی نازنین خنجرِ بران سی کٹی اگر دن کی رگون سی خون ٹپکی فوارہ بہتی ہی پانی چادر بہی جنازہ پر نہ کوئی پہنی تو شک ہی اگر جسد بی سر کی تلی نہ چہپاتی ہوا خاک بیابان اوڑاکی لاتی ہی اوس ماہِ انور کو دامانِ غبار مین چہپاتی تہی تلوار و نیزی کی زخمون مین ریت سماتی تہی فریاد و زاری اہلِ حرم لاش کی گرد قربان جاتی تہی امام زین العابدین سی تدبیرِ دفن و کفن نہ ہو سکتی تہی سکینہ خاتون باپکی بدن صد پاش کو حسرت تکتی اور بلکتی تہی زینب و ام کلثوم و اسپیاد و وا اخاہ کہکر چلاتی تہین تمام عورات اوس حالت کو دور سی دیکہکی گہبراتی تہین نظم

ضیحہ ای اہلِ عزا گریہ و زاری کی یہ جا ہی اوس سبط پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہی پانی خلفِ ساقیِ کوثر نی نہ پایا وہ خشک گلا دشت مین خنجر سی کٹا یا نیزی پہ رکہا شاہ کا سر جور و جفا سی تہی گیسو کی بال پراگندہ ہوا سی بی جرم اوسی قتل کیا اہلِ ستم نی ٭ است کی بڑی جو تہی شاہِ امم سی

وکان اجناد الکتیبہ من جامعی کما ... فکتبنا فی نفوسہا ... کانا عند کتاب اللہ ... جانا ...

یکتا زانِ میدانِ رقت و زاری و جانبازانِ عرصہ تعزیت و سوگواری یعنی شناورانِ بحرِ غم و بلا و شناورانِ خیمۂ حزن و بکا و حرگرانِ دشتِ مصیبت و ملال و سربازانِ وادیِ بیانِ حال کی بیت صداقت جولان کو صفحۂ اخبارِ شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر یون دوڑاتی ہین کہ جب روزِ عاشورا کربلا مین جفای اعدا سی یار و مددگار سید الشہدا خاک و خون مین غلطان رہی اور اٹہارہ اقربا خاص آلِ عبا

لا یخفی ... فی ... خد ... ابیہا ... صاحب ... بیتہ ... سلام ... قال الصادق علیہ السلام ... قال لفاطمۃ علیہا السلام ... صلی اللہ علیہ و آلہ ... قال لما اتی ... صلی اللہ علیہ و آلہ ... اصحاب ...

ثم کانت غزوة الفتح فی شهر رمضان من سنة ثمان وذلک ان رسول الله ﷺ
لما صالح قریشا عام الحدیبیة دخلت خزاعة فی حلف النبی ﷺ ودخلت بنو بکر فی حلف قریش فلما مضت سنتان من الهدنة
من القضیة قعد رجل من ... رجل من خزاعة ...

[illegible]

بائیسویں مجلس پرانا جامہ پہننے کی سید الشہدا کا جہاد پر جانا

ضربِ شمشیرِ و نیزی سی بیجان ہوئی اوس وقت امامِ ابرار معرکہ کارزار میں بی خوشی و تنہا یکہ و تنہا گہری
نیزہ سیکھی پر تکیہ کیی ہوی چار طرف میدانِ قتلگاہ کو دیکھ رہی تہی ناگاہ آوازِ گریۂ اہلِ حرم گوشِ مبارک میں
آئی ہو اسطی پرسشِ حالِ خواہرانِ معظم عنانِ ذوالجناح خیمہ کی سمت پھرائی دروازۂ سراپردہ پر گہوڑی سے
اوتری پردۂ بیت الشرف اوٹھا کر داخل ہوئی بانوانِ حزین کو مضطر با دو زاری پایا تسلی دی ہر ایک
خواہر و دختر نیک اختر کو فہمایش کی زین العابدین فرزند بیمار کا حالِ پراختلال دریافت فرمایا سکینہ
اور فاطمہ دختران کو پیار سی گلی لگایا ای موالیانِ محبوبِ خدا و صاحبانِ لوای عزا فرزندِ بتول آج جناب
سید الشہدا نی زندگانی دنیا میں وداع دو بانوی عصمت سرا سی دو جامی طلب کیی اور وہ کپڑی جسم مطہر پر
طرازِ مدعا ہوئی ایک مدینہ میں روزِ عیدِ قربان اپنی ماں فاطمہ زہرا سی واسطی آرایشِ دنیا جیسی کہ اوس
حکایت اور عنایتِ خداو مصطفی کو تمہی سنا چکا ہوں نہ تمامی آل محمد کو نظرِ عنایت سے دیکھا دوسرا
عاشورِ معرکہ کربلا میں خواہرِ محترم زینب سی پرانی پوشاک مانگی اور بدنِ مبارک میں خلعتِ آخرت کی جا
قَالَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْغُونِي ثَوْبًا لَا يَرْغَبُ فِيهِ أَحَدٌ أَجْعَلُهُ تَحْتَ
ثِيَابِي لِئَلَّا أُجَرَّدَ ... کتاب بحار الانوار میں لکہا ہی کہ راوی متنفی کہتا ہی اوس وقت امام حسین علیہ السلام
آہستہ فرمایا ای بانوانِ طہارت اولادِ مصطفی میری واسطی ایسی پوشاک لاؤ کہ اوسکو غارتگری کوئی غنیمت
نکری بعدِ شہادت کی بدن سی لوٹنی کو اوس جامی پر ہاتہ دوڑی جاہتا ہوں کہ ایسا کپڑا اپنی لباس کی
نیچی پہنوں جسمیں سبب جور و جفا سی برہنہ نکیا جاؤں حبیب کہ لاشۂ مقطع الوصل کا زیرِ سم ستوران پامال
خالقِ میری بدن کو عریان دیکھی حجاب نکری یہ ارشاد امام عباد کا جو اہلِ بیت نی سنا اور سنا
نزدیک تہا کہ قالب سی دم نکل جاتا اتنا سنکر وہ ناتواں واحسرتاہ کا شور مچایا فریاد و انا لله وانا الیہ راجعون
عقیلۂ عشیر اوٹھا یا کہا ای برادر سپاہی تنی خطاب فرمایا کہ رشتۂ حیاتِ ثابت ہی آپ سی اور نیا
باپ کی مانند ... پوشاک موت کی میری واسطی سیتا اور جامہ کہنہ اجداد ... لا ...

قال رسول الله ﷺ ... [illegible]

[illegible marginal notes]

بائیسوین مجلس پرانا جامہ پہنکی سید الشہدا کا جہاد پر جانا

مجھی اسد هم وتیا فاتی بثیاباتٍ ناچار دو جوڑی کپڑونکی روبروی مظلوم کربلا حاضر کی سلطان شہدا نی
ملاحظہ فرما کی پھیر دی فقال لا ذاک لباس من ضربت علیہ بالذلۃ یعنی یہ کہا جسکو زندگانی دنیا
ذلت و خواری آگی آوی اوسکی پوشش مین یہ نہین مناسب ہی کہ پہنی جاوی فاخذ ثوبا خلقا
فخرقہ و جعلہ تحت ثیابہ پس حضرت نی ایک پیراہن مندرس لیا اور اوسکو ہاتھہ سی چاک کر کی
و ریدہ کیا جامہ ہای تن اطہر کو اوتار پہنی کرتی کو سب کپڑونکی تلی پہین سنوارا ثم استدعی الحسین
علیہ السلام بسراویل من حبرۃ ففرزھا و لبسہا پھر ایک پاجامہ پارچہ حبرہ کا حضرت نی
طلب فرمایا اوسی بھی چند جا سکا یا پھاڑ کر زیر پوشاک چھپایا و انما فرزھا لئلا یسلبہا
سکا تا وقت تو
غریب کربلا نی سامان شہادت کیا اور اسواسطی پیراہن و زیر جامہ کو شگاف دیا کہ ناقص و بی قدر ہو کر
قاتل بدن سی نہ اوتارین لاش صد پاش کو برہنہ دھوپ مین نہ ڈالین فلما قتل سلبہا
ابحر بن کعب و ترکہ مجردا و اصیبتاہ کہ حضرت نی یہ ساری تدبیرین کین تاکہ جسم اقدس
عریان نہو ایسی ناکارہ چیزین پہنین الا سپاہ پر کین نی شدت ظلم سی حیا چھوڑ دی اور حاجت
حرمت اولاد پیغمبر ملحوظ خاطر نہ کی بعد شہادت فرزند شاہ ولایت جامہ ہای پارہ کو بھی ابحر بن کعب نی
اوتار لیا اور لاش مطہر امام حسین علیہ السلام کو پاش پاش خاک مین برہنہ ڈالدیا راوی کہتا ہی سید الشہدا نی
جامہ کہنہ کو بجای کفن پوشاک عمدہ کی نیچی پہین کیا زرہ اور جوشن کو اوسپر زیب بدن فرمالیا
بہن اور بیٹی سی رخصت ہو کی دروازۂ خیمہ سی باہر تشریف لائی بحال عزا بایں و تنہا سوار ہو کی
میدان رزم کو عزم شہادت سی تمنای لقای خدا مین چلی رخصت الحرم پر عجب ماتم و شیون کا شور مچا
صدای الفراق اور نوحۂ الوداع لا مکان تک پہنچا شاہ بی سپاہ مانند مہر و ماہ اکیلی قتلگاہ کو روانہ
ہوئی اہلبیت روتی پیٹتی سراپردی کی در پر تنہا رہی نظم فصیح کوئی یہ کہتی ہی ہی بیت
آتی ہی سواری خلد کو سبط نبی کی جاتی ہی کشتی پار کیا اور کلبند کی فریاد کہ کربلا مین ہوا فاطمہ کا

ملاهم فقالوا ما عرفنا احدًا ثم استقبلا
خطابًا فسلّاه فقال رأيت امرأة سوداء
الخدرات من الحق فادركاها فاخذمنها
على عليه السلام الكتاب وردها الى رسول الله ص
قال بدر حاطبا فقال له انظر ما صنعت
قال اما والله انى لمومن بالله ورسوله
ما شككت ولكنى رجل ليس لى بمكة عشيرة
ولى بها اهل فاردت ان اتخذ عندهم يدا
يحفظونى فيهم فقال عمر بن الخطاب دعنى
يا رسول الله اضرب عنقه فوالله لقد
نافق فقال عليه السلام انه من اهل بدر و
لعل الله اطلع عليهم فغفر لهم اخرجوه من
المسجد فجعل الناس يدفعون فى ظهره و
هو يلتفت الى رسول الله ص ليرق عليه
فامر عليه وآله السلام برده وقال قد
عفوت عن جرمك فاستغفر ربك ولا
تعد لمثل ما جنيت فانزل الله سبحانه يا ايها
الذين آمنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء [illegible]
سورة ٦٠ [illegible]
ابان من حاضر [illegible] الشام قال لما اتى
عن ابى عبد الله عليه السلام [illegible] بالشام
الخبر الى ابى سفيان [illegible] اقبل حتى دخل
[illegible] قريش [illegible] قال يا محمد
على رسول الله ص فقال يا
[illegible] قريش [illegible]
[illegible] قال فتغض على
قال اغد سرتم يا ابا سفيان قال يا ابا الحسن
عليه فخرج فلقى ابا بكر فقال يا ابا بكر
[illegible] قريش قال ويحك واحد يجير على
[illegible] قال له
على رسول الله ثم لقى عمر فقال له [illegible]
ثم خرج فدخل على ام حبيبة فذهب ليجلس على الفراش فاهوت الى الفراش فطوته فقالت يا بنية ارغبت بهذا الفراش عنى قالت نعم هذا فراش رسول الله ص ما كنت لتجلس عليه وانت رجس مشرك ثم خرج فدخل على فاطمة عليها السلام
كربلا

فقال یا بنت سید العرب تحبین ان اکرم بنیک علیہ قریش

وتذہبین فی الملہ ہم فلکی بنیں اکرم مستنبلہ

فی الناس قالت جارتی فی جوار رسول اللہ

قال فما من بیت ابیتانہ ان بیت ابن الناس

قالت واللہ ما یدری انبای ما یحیران

بابن قریش فخرج فلقی علیا علیہ السلام

فقال انت امس القوم بی رحما وقال

بائیسویں مجلس شاہ کربلا کا نہر پہ جانا اور کثرت جراحت سے صدمہ پانا

گھر برباد ہو کہا یہ بانو نے عالم تباہ ہوتا ہے جہاز آل نبی کو فلک ڈبوتا ہے دو ہائی فاطمہ زہرا کی بانو

لٹتی ہے پسر تو مرچکے وارث سے اپنی چھٹتی ہے قَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوبَ رَوَى اَبُو مِخْنَفٍ

عَنِ الْجَلُودِيِّ اَنَّ الْحُسَيْنَ حَمَلَ عَلَى الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَجَّاجِ الزُّبَيْدِيِّ

ابن شہر آشوب نے جلودی سے روایت کی کہ اوس دم امام حسین علیہ السلام نے پیاس کی شدت میں نہر علقمہ کی

راہ لی۔ اعور سلمی اور عمرو بن حجاج زبیدی جہاں متعین تھے اوس نہر ابن اسد اللہ حملہ آور ہوئے وَكَانَا

فِي اَرْبَعَةِ اٰلَافِ رَجُلٍ عَلَى الشَّرِيعَةِ وہ دونوں نابکار چار ہزار نامردوں سے پانی کی

روکے تھے حضرت کی آمد اوس طرف دیکھتے ہی نیزے اور تیر لگاتے آگے بڑھے خلف امیر المومنین نے تمام

دین نے ضرب حسام سے پیادہ و سوار کی صفوں کو درہم و برہم کیا حملۂ اول میں دست حق پرست نے

اعدا کو شکست دیکر پسپا کیا دلبند سیدان کشتوں سے بھر دیا دریائے خون ساحل حرب و پیکار میں

بار بار روانی بحر غضب میں حباب وار کاسۂ سر اہل شر کرانا تھا پرسش ذوالفقار ابدار نے جان نثار

سیل فنا میں ڈبو یا گرداب اجل کی کشتی میں فرقہ بے آبرو نے بہر سے کنارہ کیا وَاَقْحَمَ الْفَرَسَ

عَلَى الْفُرَاتِ راوی کہتا ہے صاف فرزند عبد مناف نے جب گھاٹ صاف ہوا دلبند ساقی

کوثر نے گھوڑا پانی میں ڈالا فَلَمَّا اَوْلَغَ الْفَرَسُ بِرَاْسِهِ لِيَشْرَبَ جسم مرادت سے پانی کی

ذوالجناح کو سینہ تک معلوم دیا شدت عطش میں منہ بڑھاکر پینے کا ارادہ کیا قَالَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ اَنْتَ عَطْشَانُ وَاَنَا عَطْشَانُ وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰى تَشْرَبَ

تشنہ کام نے فرمایا اے اسپ خوش خرام ہر چند میں بہت پیاسا ہوں منہ سوکھا ہے اور تو بھی

تک ووکی بے آب و دانہ خشک لب رہا ہے بخدا قسم یاد ہے کہ تو سیراب نہ ہوگا میں اپنے لب

تر نہ کروں گا فَلَمَّا سَمِعَ الْفَرَسُ كَلَامَ الْحُسَيْنِ شَالَ رَاْسَهُ وَلَمْ يَشْرَبْ كَاَنَّهُ

فَهِمَ الْكَلَامَ اوس حیوان بے زبان نے جب کلام حضرت کو سنا منہ کو سطح آب سے اونچا کر لیا

فقالت شیخ قریش تقدم علی باب المسجد

تمیمی من قریش تقدم علی ذلک

یا ایها الناس انی قد اجرت بین قریش

۶۰۵

بائیسویں مجلس نہر پر سید الشہدا کا جانا تشنہ کام پھر کے آنا

پاس خاطر سے علیہ عطش میں ایک قطرہ بھی نہ پیا گویا سبہ کی سخن وفا کو مولا کا ساتھ دیا
فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْرَبْ فَاَنَا اَشْرَبُ پس امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ اے اسپ صبا رفتار جد بزرگوار کی یادگار مروت سے کہتا ہوں تو پانی پی لے کہ
میں بھی نوش کرتا ہوں فَمَدَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ فَغَرَفَ مِنَ الْمَاءِ
سید الشہدا نے دست حق پرست نہر میں بڑھایا کف دریا نوال میں ایک چلو پانی اوٹھایا
پینے کا ارادہ کیا ہنوز لب مبارک تک نہیں پہنچا تھا فَقَالَ فَارِسٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
تَتَلَذَّذُ بِشُرْبِ الْمَاءِ وَقَدْ هُتِكَتْ حُرْمَتُكَ ناگاہ ایک سوار آگے بڑھا اور اس
ستمگار نے شکریا پکار کے کہا یا حسین آپ پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور حریم محترم
تمہارا لوٹا جاتا ہے روتی ہیں فَنَفَضَ الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ شاہ تشنہ کام نے فرط حمیت سے
پانی اپنی کف سے پھینک ڈالا جلدی میں گھوڑے کو نہر سے میدان کی طرف نکالا وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ
فَكَشَفَهُمْ مثل شیر غضبناک لشکر دشمن پر حملہ کیا ضرب حیدری سے صف پیادہ و سوار کو
خاک میں ملا دیا راہ و گذر سے اعدای روسیاہ بھاگے بہت شتاب مسافت دور کو طے کر کے
نزدیک خیمہ گاہ آئے فَاِذَا الْخَيْمَةُ سَالِمَةٌ ہر گاہ اپنی سرا پردہ عصمت کو پہنچے بیت الشرف
الحرم برقرار و سالم دیکھ پایا کہ وہ کلام ازراہ فریب کی تھا اور اب پانی پینا ممکن نہ
رہا فَقَالُوا ثُمَّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُكَنَّى اَبَا الْحُتُوفِ الْجُعْفِيُّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ
فِي جَبْهَتِهِ اور دوسری روایت میں آیا ہے حاضران معرکہ بلا نے کہا ہے کہ ابو الحتوف
جعفی نے تیر مارا وہ پیشانی نورانی کے اندر گذرا فَنَزَعَهُ مِنْ جَبْهَتِهِ فَسَالَتِ الدِّمَاءُ
عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ جب اوس ستمگر کو تیر پیشانی سے بقوت نکالا خون کا پرنالہ چہرہ
ریش مطہر پر بہنے لگا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَا اَنَا فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ هٰؤُلَاءِ الْعُصَاةِ

الت رسول الله ص فان دمه خلفی ثم ... خبث به ثم لما انتهت الی الدار قاموا الی فانا ... رأوني قالوا هذا عم رسول الله ص خلوا ... سبیله حتی انتهیت الی الباب معروف ... ابا سفیان فقال هذا والله الحمد لله الذی ... امکن منک ...

بائیسوین مجلس نہر پر سید الشہدا کا جا کی پہر آنا اور تعداد جراحات اور تیر علاوہ زخم کہانا

فرمایا خداوندا تو ہماری حالِ پر اختلال کو دیکہتا ہی کسقدر اس گروہِ عاصی نا ظلم و ستم ہمکو پہنچاہی اَللّٰہُمَّ وَلَا تَذَرْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِنْہُمْ اَحَدًا وَلَا تَغْفِرْ لَہُمْ اَبَدًا الٰہی روی زمین پر انکو سلامت باقی نہ رکہنا اور دنیا و آخرت مین ہرگز نہ بخشنا ثُمَّ حَمَلَ عَلَیْہِمْ کَاللَّیْثِ الْمُغْضَبِ فَجَعَلَ لَا یَلْحَقُ مِنْہُمْ اَحَدًا اِلَّا بَعَجَہٗ بِسَیْفِہٖ فَقَتَلَہٗ پہر دوبارہ مانندِ شیرِ غضبناک اوس لشکرِ روباہ کی طرف حملہ کیا اور انبوہِ سوار و پیادہ کو دبایا مارکی میدان سی بہگا دیا جو سپاہی دلیری سا سامنی آیا اوسکی سرِ پرغرور کو دمِ تیغ سی خاک پر گرایا وَالسِّہَامُ تَاْخُذُہٗ مِنْ کُلِّ نَاحِیَۃٍ وَہُوَ یَتَّقِیْہَا بِنَحْرِہٖ وَصَدْرِہٖ اعدای بی دین ہر طرف سی کمین گاہِ کین سی تیروں کا مینہ برسایا اور ہیکان جگر دوز فی حلقوم اور سینۂ نازنین کو ہدف بنایا وَہُوَ یَقُوْلُ یَا اُمَّۃَ السُّوْءِ بِئْسَ مَا خَلَفْتُمْ مُحَمَّدًا فِیْ عِتْرَتِہٖ بار بار فرماتی تہی ای امتِ زبون کار بد ترین خلق ہو تم نی کیا بری رعایت حق پیغمبر کی کی تمنی اوسکی اولادِ اطہار ابرار مین قَالَ وَجَدْنَا بِالْحُسَیْنِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ طَعْنَۃً روایت کی ہی کہ حضرت صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نی فرمایا کہ قوم بنی اسد نی جب لاشہ ہای مقتولین کربلا کو اوٹہایا دیکہا تو جسدِ مبارک امام حسین علیہ السلام پر دو پایا تینتیس زخم طعن نیزہ کو شمار کیا وَاَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ ضَرْبَۃً سِوَی السِّہَامِ بدن اقدس پر چونتیس زخم ضربتِ شمشیر کو پایا کہ اوسکی علاوہ بیشمار تیروں نی جسم شریف کو مثلِ غربال بنایا تہا قَالَ وَقَعَ فِیْہِ اَلْفٌ وَّتِسْعُمِائَۃِ جِرَاحَۃٍ وَکَانَتِ السِّہَامُ فِیْ دِرْعِہٖ کَالشَّوْکِ فِیْ جِلْدِ الْقُنْفُذِ اور دوسری روایت مین کہا ہی کہ ایک ہزار او نو سو ستاون زخم تیر جسم پر لگی تہی بہتیرا ایسا زرہ مین گڑ گئی تیروں کی یہ حال تہا کہ پشتِ سیاہی پر ... بعضوں نی بیان کیا ہی کہ اون زخموں کی ...

(حاشیہ)

ان تشہد ان لا الہ الا اللہ ... قال ابو سفیان ... قال العباس ... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ...

۶۰۷

بائیسوین مجلس جہاد اعدا مین کثرت جراحت سی شاہ کربلا کا چور ہونا

فی مقتل ملا محقق ذکر کیا ہی کہ یہ ساری جراحات نی سر و صورت کلی اور سینہ و
بازو مین جا پائی اسو اسطی کہ جنگ مین اوس امام نی اعدا کی طرف پیٹ نہین پہرائی کسینی
اعتراض کیا کہ یہ بیان باور نہین آتا وسعت سینہ مین اسقدر گنجایش کہان کہ اتنی زخم
واقع لگین وہان مجیب حضرت بہت رو یا اور اوسکی جواب نی ہوش کہو یا وہ مصیبت زدہ
کہا وہ پیکر پڑتا تہا اور بہائی کا روزہ ہدف تیر بنا تہا اوپر تلی جراحات کا وفور تہا سر و سینہ
و جسم تیغ و تیر سی چور تہا قالوا فوقف یستریح ساعۃ وقد ضعف عن القتال
راوی کہتا ہی کہ حملہ ہای پی در پی و زیادتی زخم سی ہم لبون پہ پہنچا اور بہت خون بہنی حال
تغیر ہوا گوشہ میدان مین عنان روک لی گہوڑا ٹہر گیا گردن و سر مجروح جہکا کی سینہ
بیکسی پہ تکیہ دیا تا کہ لحظہ بہر استراحت اور توقف کرین ضعف مین سنبہل کی پہر لڑین تیزی
اوسوقت دہوپ کی تمازت گرمی کی شدت سی کسی جاندار کو تاب استقامت نہی پیاس اور
بہوک سی راکب و مرکب مین طاقت حرکت نہین رہی فبینما ہو واقف اذ اتاہ
حجر فوقع فی جبہتہ الشریف ناگاہ سپاہ گمراہ سنگدل سی ایک پتہر اوسکی پیشانی نورانی
لگا خون جبین رخسارون پر جاری ہوا فاخذت الثوب لیمسح الدم عن وجہہ
شاہ گلگون قبانی دامن جامہ اوٹہایا چہرہ کا لہو پونچہنی کو ہاتہ بڑہایا فاتاہ سہم محدد
مسموم لہ ثلث شعب فوقع السہم فی صدرہ آہ آہ کہ ایک مرتبہ چلہ کمان
خطا کار سی تیر سہ شعبہ زہر کا بہا سینہ حضرت پہ بیٹہا استخوان توڑ کی دہ خدنگ قضا دوسا
ہوا وفی بعض الروایات علی قلبہ اور بعض روایات مین ذکر کیا ہی کہ اوس جگر گوشہ
زہرا کی قلب پر لگا ہی دل حقایق منزل کو چہید ا پشت حال بار شقاعت سی پار نکلا فقال
الحسین غریب کربلا نی مقام صبر و رضا مین اعجاز دکہایا اور خدا کو یاد کر کی زبان حق ترجمان

ادرك سعد افخاذ الناقة منه فاذا خاطها
ادخلها فقطعها فاخذها امير المومنين قال
على عليه السلام وادخلها احكام من يدك الخ
واسلم يومئذ حكيم بن حزام ومطعم واقبل ابو سفيان
ورقاء وجبير بن مطعم دخل مكة وقاسطي الغبار
بين كفن حتى دخل مكة وقريش لا يعلم واقبل
من فوق الجبال والوادي بين كفن فتقلبت
ابو سفيان من اسفل الوادي وما هذا الغبار قال
قريش وقالوا اما وراءك وما هذا الغبار البيوت
محمد في خلق ثم صاح يا آل غالب البيوت
البيوت من دخل داره فهو آمن فعرفت
هند فاخذت تطرد بهم قالت اقتلوا الشيخ
الخبيث لعنه الله من وافد قوم طليعة قوم
قال ويلك اني رايت ذات القرون ورايت
فارس ابناء الكرام ورايت ملوك كندة و
فتيان حمير يسلمون اخر النهار ورايت
والله جاء الحق ونسيت الرابعة وغيرها

٦٠٩

سوى نفر كانوا اربعة دون النبي صلى الله
عليه وآله منهم مقيس بن صبابة وعبد الله
بن سعد بن ابي سرح وعبد الله بن خطل
وقينتين كانتا تغنيان بهجاء رسول الله
صلى الله عليه وآله وقال اقتلوهم وان
وجدتموهم متعلقين باستار الكعبة
فادرك ابن خطل وهو متعلق باستار
الكعبة فاستبق اليه سعيد بن حريث و
عمار بن ياسر فسبق سعيد عمارا فقتله و
قتل سعيد مقيس بن صبابة في السوق وقال
علي عليه السلام احدى القينتين وافلتت
الاخرى وقتل علي عليه السلام ايضا الحويرث
بن نقيذ بن كعب وبلغه ان ام هانئ
بنت ابي طالب قد آوت ناسا
من بني مخزوم منهم الحارث بن هشام
وقيس بن السائب فقصد نحو دارها
مقنعا بالحديد فنادى اخرجوا من

بائیسوین مجلس حبادو سیدالشہدا مین گہوڑ لیسی کرنا اور عبداللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھایا اور بصد الحاح بآواز کو یہ کلام جانگداز سنایا فَقَالَ اِلٰہِیْ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّہُمْ یَقْتُلُوْنَ رَجُلًا لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ابْنُ نَبِیٍّ غَیْرُہٗ خداوندا تو دانا و بینا اور جانتا ہی کہ یہ جفا پیشہ قتل کرتی ہین بر ملا ایسی مظلوم بی یار و آشنا کو جو اوسکی سوا بیٹا تیری حبیب کا زمین پر نہین و دوسرا ثُمَّ اَخَذَ السَّہْمَ فَاَخْرَجَہٗ مِنْ قَفَاہُ فَانْبَعَثَ الدَّمُ کَالْمِیْزَابِ بعد ازان تیر سہ پہلو کو روبرو سی نکالنا چاہا اسقدر پیوست گوشت مین تہا کہ ہرگز نہ کہنچا ناچار اوسکو پشت کیطرف سے بزور کشیدہ کیا تو مین زخم سی خون مثل پرنالہ کی اوبلا فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْجُرْحِ فَلَمَّا امْتَلَأَتْ رَمٰی بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ دست حق پرست کو برابر وہان جراحت کی رکہا جب لہو سی بہر گیا تو آسمان کی طرف پہینکا راوی کہتا ہی کہ اوسمین سی ایک قطرہ نہین پہر آیا اگر زمین پر گرتا تو روز حشر تک غلہ کبہی پیدا نہوتا ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ ثَانِیًا فَلَمَّا امْتَلَأَتْ لَطَّخَ بِہَا رَأْسَہٗ وَلِحْیَتَہٗ دوبارہ پہر وہ خون کف دریا نوال مین بہر ا منہ پر اور محاسن شریف مین ملا وَقَالَ ہٰکَذَا اَکُوْنُ حَتّٰی اَلْقٰی جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِیْ وَاَقُوْلُ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ کسی نی پوچہا یہ کیا کرتی ہو یا مولا فرمایا ریش سفید مین خضاب خون آلود یونہین رہیگا تاکہ نانا سے ملاقات ہو اور انسی کہونگا فلان فلان ظالم نی مجہی مارا فلان شقی کا زخم لگا عرض کرونگا فَلَمَّا ضَعُفَ نَادٰی شِمْرٌ مَا وُقُوْفُکُمْ وَمَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ قَدْ اَثْخَنَتْہُ الْجِرَاحُ وَالسِّہَامُ اوسدم خون کی بہت بہنی سی بدن حضرت مین نقاہت نی غلبہ کیا باگ ہلانا اور ہتیار پکڑنا سخت دشوار معلوم دیا شمر ستمگر یہ حال دیکہہ کی اپنی لشکر مین چلایا اور ہر شقی کو دل کی گرانی ستون دین کی پاس بلا یا کہا ای نامردو لڑائی مین کیا بلا ہی کہڑی تماشا دیکہتی ہو جہ موقع وقت ملا ہی ایک آدمی جو زخمون سی چور ناتوانی مین بیکار اور مجبور کہڑا ہی اوسکا مارنا بہت دشوار اور مشکل نہی اجماع و علیہ

فقال علی علیه السلام لا شکونک الی رسول الله صلی الله علیه و آله فجاءت تشتد حتی اتت رسول الله ... فقالت ام هانی ... اخی جعلهم ... فقالت و الله ... حلفت لا شکونک الی رسول الله ... فقالت یا عبد الله انا ام هانی بنت عم رسول الله ... فقام منه فرجعت الیه ام هانی و هی لا تعرفه ... او بتم جعلوا ابن ... کالاوراق الجاری

بائیسویں مجلس بیچ بیان مصیبت سید الشہدا میں بیچ ہیں پرگرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

ثَكِلَتْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ تمہاری ماں کو عزادار ماتم و بیچارہ ہو ہر طرف سے پیدل اور سوار گھیر لئے ضرب شمشیر و نیزہ و تیر سے حملہ کرو گے تھوڑیسی سی جلدی گرا دو فَحَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ یکبارہ وہ بہکا ہر سمت سے اوس امام ابرار پر ٹوٹ پڑے اور صدہا تیر و نیزہ و تلوار کی وار کیے فَرَمَاهُ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ فِي فِيهِ حصین بن نمیر بے پیرنی منہہ پر تیر مارا وَ رَمَاهُ اَبُو اَيُّوبَ بِسَهْمٍ فِي حَلْقِهِ اور ابو ایوب غنوی نے حلق تشنہ کو نشان ناوک ستم کیا وَ ضَرَبَهُ زُرْعَةُ بْنُ شَرِيكٍ زرعہ بن شریک شمر کے ضربت تلوار لگائی وَ كَانَ قَدْ طَعَنَهُ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فِي صَدْرِهِ سنان ابن انس کی انی سینہ میں درآنی وَ طَعَنَهُ صَالِحُ بْنُ وَهَبٍ عَلَى خَاصِرَتِهِ فَوَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ عَلَى خَدِّهِ الْاَيْمَنِ صالح ابن وہب کافر نے برچھی کا ہوا پہلوی مبارک میں ایسا لگایا کہ اوسکی صدمہ سے شاہ سوار دوش رسول کو وہنی کروٹ سیدہی رخسار کی بل زمین پر گرایا اوسوقت عرش و کرسی کو زلزلہ ہوا صحرای کربلا سے شور قیامت اوٹھا زمین اور آسمان میں غبار تیرہ و تار چہایا وحش و طیر نے ماتم و نوحہ کا غل مچایا دو پہر تک دم تیغ سے تمام اعضا کٹ گئی تہی گردن کی صدمہ سے زخم بدن ساری پہٹ گئی تہی ثُمَّ اسْتَوَى جَالِسًا وَ نَزَعَ السَّهْمَ مِنْ حَلْقِهِ وہ امام مظلوم زمین پر گری پہر سنبہلی رو بقبلہ ہوکی خاک و خون میں آلودہ بیٹہی و دستہای مبارک سے تیر کو پکڑا حلق مبارک سے نہ ور کھینچا دیر تک غش میں آنکہیں بند رہیں ہر دہان زخم سے دہاریں لہو کی بہتی تہیں بہجوم کرب و بلا میں جب قدری ہوش آتا تو آواز ضعیف کلمہ العطش زبان سے نکلتا قَالَ الْمُفِيدُ فَاَبْتَوا هُنَيْئَةً ثُمَّ عَادُوا اِلَيْهِ وَ اَحَاطُوا بِهِ شیخ مفید نے روایت کی ہی کہ وہ ظالم بتوقف پراگندہ ہوکی پہر سمٹ آئی اور عزم قتل سید الشہدا پر قدم آگی بڑہائی فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ هُوَ غُلَامٌ لَمْ يُرَاهِقْ مِنْ عِنْدِ النِّسَاءِ اوسوقت عبد اللہ ابن امام حسن علیہ السلام درواز خیمہ پر کہڑا تہا وہ لڑکا آفتاب سیما ابہی حد بلوغ کو نہیں پہنچا تہا عم نامدار کی مصیبت دیکھی نہ گئی بیتاب ہو گیا

فاتاه یا علی الی دار فقال لها فاذهبی فتری فتمکث ... قالت ام هانی فجئت الی النبی صلی الله علیه و آله و هو فی قبة یغتسل و فاطمة تستره فلما سمع رسول الله صلی الله علیه و آله کلامی قال من جاء بک یا ام هانی قلت بابی انت و امی ما لقیت من علی الیوم فقال صلی الله علیه و آله قد اجرت من اجرت فقالت فاطمة انما جئت یا ام هانی تشکی علیا فی انه اخاف اعداء الله و اعداء رسول الله ...

من الجاهلیة ... ابی طالب علیه السلام ... ان البنی صلی الله علیه و آله ... لما کان فتح مکة ... المفتاح ... قالت ... مکة ... ففتحه ...

بائیسویں مجلس جناب سید الشہدا میں بن سعی میں پر کرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اوسکی دلکو کسی طرح چین اور قرار نہ آیا اوس تلاطم محشر میں ڈیوڑھی کا پردہ اوٹھایا میدان میں چچا کی پاس جانیکا قصد فرمایا فَاشْتَدَّ حَتّٰى وَقَفَ اِلٰى جَنْبِ الْحُسَيْنِ عورات مبتلای آفات نے ہر چند چاہا بھلانا ہر گز نہ روکا اور کسیکا کہنا نہ مانا اپنی زندگی سے ہاتھ اوٹھایا امام حسین علیہ السلام کی پہلو میں کھڑے ہونیکو قدم بڑھایا فَلَحِقَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ لِتَحْبِسَهُ زینب خاتون دختر علی مرتضی نے جب اوسے آرام جان کو مقتل میں جاتے دیکھا دل سے یارای ضبط و قرار نے فرار کیا بے صبر ہو اور پریشان خیمے سے باہر نکلیں عبد اللہ کی پیچھے لگی پاؤں روتی اور دوڑتی ہوئیں اوسکا دامن پیراہن پکڑا پیاری آغوش میں اوٹھا لیا چاہا کہ اہل حرم کی پاس پھیر لیجائیں تا ان مظلوموں ولاسادی کی بہائیں فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ اِحْبِسِيهِ يَا اُخْتِي امام حسین علیہ السلام نے بہ گاہ رنج سپاہ میں عبد اللہ کو اپنی جانب آتے دیکھا آواز دردناک سے پکار کی کہا ای بہن اس دلبر کو جلدی روکو میری پاس آنی نہ دو کہ وہ سنگدل کو ہماری خرد و بزرگ پر نظر رحم نہیں مبادا کہ اس طفل معصوم کو بھی مار ڈالیں کمینہ فَاَبٰى وَامْتَنَعَ امْتِنَاعًا شَدِيدًا زینب خاتون نے پاس جانے کی ہر چند منع کیا اوسے مشتاق رتبہ شہادت نے ہر گز نہ سنا وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُ عَمِّي عبد اللہ پھوپھی کی گود میں مچلا کہا اتنا قسم خدا کی اپنی عم کی پاس جاونگا اونکو نہ چھوڑونگا رفاقت میں رہونگا جان قربان کرونگا زینب خاتون کی ہاتھ سے اپنا دست و دامن کو چھڑا کی جھپٹا اور امام حسین علیہ السلام کی پہلو سے مثل عاشق جانباز لپٹا فَاَهْوٰى اَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ وَقِيلَ حَرْمَلَةُ اِلَى الْحُسَيْنِ بِالسَّيْفِ اوس وقت ابجر ابن کعب خواہ حرملہ بن کاہل تلوار کھینچی حضرت پر حملہ آور ہوا بدن صد پاش میں وار لگانے کا ارادہ کیا فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ الْخَبِيثَةِ اَتَقْتُلُ عَمِّي عبد اللہ نے اوسکو للکار کی فرمایا ای زادہ زنا او ای اوبر بختی کس ارادہ میں قدم بڑھایا چاہتا ہے میرے چچا کو شمشیر لگا

بائیسویں مجلس جہاد مین سید الشہدا کا زین سی زمین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اور شہید کرنی نام بیچین ستائی پس ہاتھ پہیلا کی دو ڑا شاہ بیکس کی روبرو سینہ سپر کھڑا ہوا
فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ فَاتَّقَاهُ الْغُلَامُ بِيَدِهِ فَأَطَنَّهَا إِلَى الْجِلْدِ وہ شقی یہ بات سنکی
غصہ مین آیا ننگی تلوار مارنیکو منہہ اوٹھایا جب تیغ ستم نازنین ہاتھون پر لگی اسطرح زخمی ہوا
کہ فقط جلد بازو کی باقی رہی فَإِذَا مُعَلَّقَةٌ فَنَادَى الْغُلَامُ يَا عَمَّاهُ اوس طفل صغیر کی
دونو دست حق پرست کٹی خون کی فوارے رگ رگ سے بہنے لگی استغاثہ مین چچاکو پکارا یا حسین
دیکھو کہ اس کافر نی مجہی مارا فَأَخَذَهُ الْحُسَيْنُ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ جناب سید الشہدا نی ہاتھی فرزند کا
نعرہ جگر پرور سنکر گود مین اوٹھا کی سینہ مجروح پر خون سی لگا لیا وَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي اصْبِرْ
عَلَى مَا نَزَلَ بِكَ وَاحْتَسِبْ فِي ذَلِكَ الْخَيْرَ فرمایا ای فرزند برادر صبر کرو اور جو بلا نازل
ہوئی اوسمین امید خیر و برکت رکہو فَإِنَّ اللهَ يُلْحِقُكَ بِآبَائِكَ الصَّالِحِينَ خدا تجکو اجداد
طاہرہ سی ملا دیگا درجات عالیہ جنت مین ہمراہ شہدا بٹھائیگا فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلٍ
بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ وَهُوَ فِي حِجْرِ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ حضرت اوس بچہ حسرت زدہ کو پیار کرتی تہی
سر پر ہاتھ پہیر کی تسلی فرماتی تہی ناگاہ حرملہ شقی نی تیر جفا حلق عبد اللہ پر مارا آغوش امام حسین علیہ
السلام مین ذبح کر ڈالا ادہر گاہ الحرم فی دروازہ خیمہ سی یہ ماجرا دیکہا شیون اور بکا مین شور قیامت برپا کیا
فظلم فضیح ایک دہوم مصیبت کی اوٹھی دشت بلا مین اور شور ہوا چار طرف ارض و سما مین
آتی تہی صدا نوحہ و زاری کی ہوا سی ہی ہی سر مظلوم محمد کی نواسی کیسی یہ زمین گرم ہی کیا دہوپ
کڑی ہی اور لاش تری خاک پہ عریان پڑی ہی

تئیسویں مجلس فضائل موت حسنین علیہما السلام اور جہاد مین سید الشہدا کا زخم کہانا

دریاعی مجالس ماتم شہ والا کی ہی تحصیل بیان ثواب جنتی کی ہی انکی بین جو اشک پیشوائی کی لیی

تیئیسویں مجلس فرض مودت آل عبا و شہادت مظلوم کربلا

آمد آمد جناب زہرا کی ہی + وہ باعی احکام الہی کا شناسا تھا حسین + اور احمد مرسل کا نواسا تھا حسین + پانی ہی دم ذبح نہ پینی پایا + افسوس کہ دو روز کا پیاسا تھا حسین + وہ باعی ہی تعزیۂ کربلا کر و شیون و شین + روتی ہی یہاں روح رسول ثقلین + جیسی ہی مشبک یہ ضریح پر نور + غربال بھا نیزون سی یونہین جسم حسین وہ باعی کیا بزم ضیا بار ہی سبحان اللہ کیا مجمع حضار ہی سبحان اللہ یہاں جسکو ملی بار حرام او سپہ ہونار + یہ نور کا دربار ہی سبحان اللہ تمہید بکا مودت سبحان کا اہل دنیا پر فرض ہونا اور حسنین سی محبت رسول لہذا خوشا حال اور سلمان کا جو زندگانی دنیا مین دوستی اور اطاعت رسول دوسرا پر مرتا ہی + مرحبا وہ مومن کہ جو دل و جان ذریت خیر الوری کو وسیلۂ رحمت کی پیارکرتا ہی + حدیث مین وارد ہی کہ تفصیل اہل البیت اور عترت کی صحابہ نی پوچھا تو پیغمبر نی ارشاد فرمایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم التحیۃ والثنا یہ میری نور عین ہیں اونکی الفت بعینہ میری محبت اور خدای عالمین ہی سب خلق جہان پر یہ عشق فرض عین ہی فی بحار عن انس بن مالک قال لما نزل قولہ تعالی بحار الانوار مین انس ابن مالک سی روایت ہی اون صدق و صفا کی کہ جب نازل ہوی یہ آیت ارشاد قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہو ای محمد اپنی امت سی کہ نہین چاہتا ہون مین تمسی کوئی اجرت سوا دنیا شفاعت عقبی کی بلکہ دوستی اور محبت اپنی عزیز و اقربا کی قالوا یا رسول اللہ من قرابتک التی اوجبت علینا مودتہم سید المرسلین سی صحابہ نی عرض کی کہ ای رسول خدا وہ قرابت تمہاری کون ہین اونکی نام بتائیے اور جنکی الفت اللہ نی ہمپر واجب گردانی ہی اونکو بتائیے فقال علی وفاطمۃ وابناھما فرمایا علی و فاطمہ ہمتا ی ثقلین اور دو نو بیٹی اونکی نور عین ہین مگر ہم نے تمہیں ہیچ ولا امتحان مین حال و قال کی ایک علامت آشکار و نہانی کہی ہی اس صفت کی معرفت اور شناخت کیواسطی نشانی رکھی ہی یعنی محبت الہی کی شادی مین خوشی اور غم سی رونا دلیل صدق

تنبیہ بر محبت حسنین کی ساتھہ محبت رسول علیہم السلام وجہاد الشہدا

اور اونکی فاضل طینت سے خلق ہونگے اوس باسعادت کو بشارت ہی جو آدمی دلمین پنجتن کو افضل جانتا ہی اور الفت کی راہ و رسم اون سے رکھتا ہی وہ خدا کا بندہ محبوب ہی اور ملایکہ مین بھی شرف مخصوص ہی

عن عمران بن الحصین قال قال رسول اللہ لی یا عمران بن حصین ان لکل شیء موقعاً من القلب وما وقع موقع ہذین الغلامین من قلبی شیء قط

کتاب کامل الزیارت مین عمران ابن حصین سے نقل کی ہی اوسنی کہا ایکدن خیر المرسلین سے یہ بات سنی ہی فرمایا ای عمران ہر چیز کا ٹھکانا دلمین تھوڑا بہت ہی لیکن یہ دونو لڑکے یعنی انس و محبت حسنین کا میری دلمین جو کچھ ہی اندازہ نہین ہوسکتا ہی فقلت کل ہذا یا رسول اللہ میں نے عرض کی بہت بڑی بات ہی ای رسول خدا جو ایسا مرتبہ الفت کا ہی تب قال یا عمران وما خفی علیک اکثر ان اللہ امرنی بحبہما ارشاد کیا ای عمران جو تجھ سے چھپا ہی اوس سے زیادہ چھپا ہی وہ وجہ کہ اونکی دوستی کا مجھی تو یا خدا نی تاکید سے جاہت کا امر فرمایا

امل عن سعید بن راشد عن یعلی العامری انہ خرج من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی طعام دعی الیہ

اوسی کتاب مین سعید ابن راشد سے حکایت کی ہی اور یعلی عامری یہ خبر دی ہی کہ ایک روز رسول خدا کی پاس حاضر تھا جو حضرت کی ہمراہ باہر آیا اونکو دعوت طعام کیواسطی کسینی بلایا یہی خدمت باسعادت مین قدم بہ قدم ہوا فاذا ہو بحسین یلعب مع الصبیان ناگاہ راہ مین امام حسین علیہ السلام کو دیکھا کہ اطفال ہم عمر کی ساتھہ مصروف بازی ہی اوس جا فاستقبل النبی امام القوم ثم بسط یدیہ پاس سرور کائنات کی نظر جب اونپر پڑی تو فرط شوق سے تاب و دوری نرہی سب صحابہ پر کاب کی پیش علی دست طلب پہیلائی کہ زینت آغوش ہاتھہ لگی فطفر الصبی ہہنا مرۃ و ہہنا مرۃ وجعل رسول اللہ یضاحکہ وہ شاہزادہ کبھی ادہر کبھی ادہر تشریف لیجاتا

وقال علیؑ وحمق ایاما فقلت ادرک ابن اخیہ عن
یسار العدو من محمد فاذہبت لاجیہ عن
یمینہ فاذا بالعباس بن عبد المطلب قائلا
علیہ درع بیضاء کانہا فضۃ تکشف عنہا
العجاج فقلت عمہ ولن یخذلہ ثم جئتہ
عن یسار فاذا انا بابی سفیان بن الحارث
بن عبد المطلب فقلت ابن عمہ ولن یخذلہ
ثم جئتہ من خلفہ فلم یبق الا ان اسوء بالسیف اذ دفع لی شواظ من نار بینی و بینہ

تینتیسویں مجلس فرط محبت رسول حسنین علیہم السلام سے اور جہاد سید الشہدا

اورگاہی دوسری طرف پرچاہیں دیکھا تا بشیر و نذیر اوسکی دوڑنی پر ہنستے اور آپ بہی آغا
میں سبقت کرتے حَتّٰی اَخَذَہٗ فَجَعَلَ اِحْدٰی یَدَیْہِ تَحْتَ ذَقْنِہٖ وَالْاُخْرٰی تَحْتَ
قَفَاہُ وَوَضَعَ فَاہُ عَلٰی فِیْہِ وَقَبَّلَہٗ تا یہ کہ قدم بڑہا کی اپنی نواسی کو پکڑ پایا ایک ہاتہہ
ٹہڈہی کی نیچی دوسرا گدی کی پیچھی رکہا دہن مبارک اوسکی منہہ سی ملایا خوب پیار کیا رخسار کا
بوسہ لیا ثُمَّ قَالَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَا مِنْ حُسَیْنٍ پہر فرمایا کہ حسین
میرا ہی اور میں اوسکا ہو قول ثانی میں کہا کہ میں حسین کا اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ
سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ خدا دوست رکہی اوسکو جو محبت و پیار کری حسین کو وہ سبط ہی میری
اسباط سی اور محبوب ثقلین کو شاہ من سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
یَقُوْلُ فِی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہُمَا فَاَحِبَّہُمَا وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّہُمَا
کتاب ارشاد میں سلمان فارسی کی زبان سی روایت کی ہی اوسنی کہا کہ رسول سی میں نی سنا
کہ بہت سنی ہی خدایا میں ان دونوں سی محبت رکہتا ہوں تو بہی پیار کرنا اور جو انکا دوست ہو
اوسکو بہی عزیز رکہنا وَقَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اَحْبَبْتُہٗ وَمَنْ اَحْبَبْتُہٗ اَحَبَّہُ
اللّٰہُ وَمَنْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ پہر کہا سید دوسرا ہی حسن و حسین کو جو چاہتا
میں اوسی پیار کرتا اور جسکو میں پیار کرتا ہوں خدا بہی الفت رکہتا ہی اور جسکو خدا دوست
رکہتا ہی اوسپر عذاب نہیں کرتا جنت و نعیم دیتا ہی فِی الْمُسْنَدِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ذَاتَ یَوْمٍ یُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی
ظَہْرِہٖ کتاب مسند میں ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ اوسنی کہا ایک روز میں نی دیکہا کہ
مسجد میں سرور کائنات مشغول نماز تہی جب سجدی میں نبی سر فرا جہکی ناگاہ حسن اور حسین عالی نسب
طفلی سی جہٹ پٹ پیار کی ماری نانا کی پشت پر سوار ہو بیٹہی فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَمْنَعُوْہُمَا

بالسیف اذ دفع لی شواظ من نار فوضعت یدی علی بصری فالتفت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وقال یا شیب یا شیب ادن منی اللّٰہم اذہب عنہ الشیطان قال فرفعت الیہ بصری ولہو احب الی من سمعی وبصری ومن کذا ثم قال الحق الکفار ... قال ثم دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ علی البغلۃ فی الرکابین

۶۱۵

یظہروا علینا ونادی اصحابہ ... البیعۃ یوم الحدیبیۃ اللّٰہ اللّٰہ الکرۃ علی نبیکم وقیل انہ قال یا انصار اللّٰہ وانصار رسولہ یا بنی الخزرج وامر العباس بن عبد المطلب فنادی فی القوم بذلک الیہ فاقبل الیہ اصحابہ سراعا یبتدرون وروی انہ علیہ وآلہ السلام قال الآن حمی الوطیس انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال ثم ... رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ ... ثم قبض قبضۃ من تراب ... ثم استقبل بہ وجوہہم وقال شاہت الوجوہ ... الا اعینہم ...

وقتل مالک بن عوف ... فقتلوہم وغنمہم اللّٰہ ... وانہزم المسلمون ...

اَشَارَ اِلَیہِم اَن دَعُوھُمَا صحابہ نی چاہا کہ اس حرکت سی حسنین کو منع کرین تاکہ مُہرِ نبوت سی
نیچی اوتریں صحابہ کا ارادہ پیغمبر نی پایا اشارت سی اونکو سمجھایا ان دونوکو اپنی حال پر چھوڑ دو
میری جان دو دلکی یہی خواہش ہی اصلا مزاحمت نکرو فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَضَعَہُمَا
فِی حِجرِہٖ ہرگاہ برگزیدہ کونین نی نماز کو تمام کیا تھا تب بڑہا کی حسنین کو آہستہ اوتار کی گود مین
لیا وَقَالَ مَن اَحَبَّنِی فَلیُحِبَّ ھٰذَینِ بعد مراجعت حضار مسجد سی فرمایا ایہا الناس
جو مجھی دوست رکھنی چاہیی کہ ان دونو فرزندونکو پیار کری دوسری روایت مین لیث بن
سعد کی زبانی فقط امام حسین علیہ السلام کا ذکر آیا ہی کہ سید خافقین کی پشت پر سوار ہو بیٹہنا کہا
اور اتنا حال بڑہایا ہی کہ جب پیغمبر سجدی مین جاتی تو ابن حیدر دوڑکی سوار ہوتی اور پیر ونکو
ایڑ لگاتی بل جل مسرائی مسعود عبارت ذکر بڑہاتی اور لطف و مدارا اُنکی افکار کی برای اتمام نماز کہڑی ہو جاتی
فِی البِحَارِ عَن اَبِی سَعَادَاتٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ مِن بَیتِ عَائِشَۃَ فَمَرَّ عَلٰی بَابِ دَارِ
فَاطِمَۃَ الزَّھرَاءِ بحار الانوار مین مسطور ہی اور ابی سعادات سی یہ نقل مذکور ہی کہ ایک روز خاتم انبیا
گہری بی بی عائشہ کی برآمد ہوی اور دروازہ سی فاطمہ زہرا کی گذری فَسَمِعَ الحُسَینَ یَبکِی امام حسین
علیہ السلام کی آواز نالہ وبکا جو سنی تو سید البشر کی دلمین طاقت ضبط نہی ہر چند وہ رونا شاہزادہ کا
بمقتضای سن وسال تھا اوس پر بھی خاطر مصطفٰی علیہ وآلہ السلام کو اندوہ وملال ہوا فَقَالَ لَھَا
یَا فَاطِمَۃُ سَکِّتِیہِ اَلَم تَعلَمِی اَنَّ بُکَاءَہٗ یُؤذِینِی بضعۂ طاہرہ کو پکار کی فرمایا ای فاطمہ
جلدی حسین کو بہلا کی خاموش کرو سنلو اگر تم نہین جانتی ہو کہ اوسکا رونا مجھی زحمت دیتا ہی دلکو
آرام وچین نہین رہتا ہی ق عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ یَخطُبُ
عَلٰی مِنبَرِہٖ کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین عبد اللہ ابن عمر سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا اکثر
مینی رسولخدا کو مسجد مین منبر پر خطبہ ارشاد کرتی دیکہا اِذ اَقبَلَ الحُسَینُ مِن عِندِ اُمِّہٖ

تیئسویں مجلس و فور محبت رسول خدا خامس آل عباس اور جہاد سید الشہدا علیہ السلام اعدا سے

وَهُوَ طِفْلٌ صَغِيرٌ ناگاہ امام حسین علیہ السلام کہ اوس روز تک بہت صغیر السن تھے گھر سے اپنی
والدہ فاطمہ زہرا کی تنہا باہر نکلے مشتاق دیدار جد بزرگوار مسجد میں پہنچے اور جماعت صحابہ کو طی کرتے ہوئے
آگے بڑھے فَوَطَاءَ الْحُسَيْنُ عَلَى ذَيْلِ ثَوْبِهِ فَبَكَى وَسَقَطَ عَلَى وَجْهِهِ سرور شہدا کا پانو کرتے کے
دامن میں اوجھا روئے اور وہ فخر آسمان و زمین منہ کے بل گرا فَنَزَلَ النَّبِيُّ عَنِ الْمِنْبَرِ فَضَمَّهُ
وَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ پیغمبر خدا بیتابانہ منبر سے اوترکے دوڑے امام حسین علیہ السلام کو آغوش
ناز میں اوٹھایا سینہ سے لگا کے بولے شیطان کو خدا مارے اپنی غضب سے کہ اسدم پیارے کو میرے دکھ ملا
اوسکے سبب سے فَكَيْفَ لَوْ رَآهُ مُلْقًا عَلَى الرَّمْضَاءِ مَذْبُوحًا مِنَ الْقَفَاءِ واویلا کیا حال کربلا میں
رسول خدا کا ہوتا اگر دیکھتے امام حسین علیہ السلام کو بائیں صد پارہ گرم ریت میں گھوڑے سے گرا ہوا سرانور
قفا سے کٹا بدن اطہر کا جا بسملا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِهِ وَقَلَّعَ السَّيْفَ فِي نَحْرِهِ اور کیونکر تاب
لاتے جو نواسے کو مقتل میں پڑا پاتے شمر مردود چھاتی سینہ پر بیٹھا ہے کبھی حلق پر تیغ ابدار تا او ر مارتا کہاں تھے
احمد مختار کہ فرزند کو خاک و خون میں اوسنا دیکھیں زخموں کو سیر شکاف حسرت سے دیکھیں تن پاش پاش پر کر
چھاتی سے لگا کر تیغوں انداز کی پالی کو صد ہا لاکھ سے بچائیں سایہ میں دھوپ کی حرارت سے اوٹھا لیجا
زندگی میں رسول کردگار کو اشتیاق ہوتا حسین علیہ السلام کا اگر اتنا اگر لہو کا پرنالہ ہر عضو جسم سے بہتا
نظر آتا تو یہاں قرار پاتا ہائے ہائے اس مصیبت میں چشم فلک سے سیر شک انجم گرین تو بجا ہے شہا
امام حسین علیہ السلام پر یہ داستان ہو بہ ہو تو ہائے حاضرین محفل کیا ان بیان میں تصور کا
مقام اس سے ہی عالم امکان میں شہیدوں اور کہرام ہے نظم اشاعہ اے عباس علی رسالت کی خواہی کہ تو
ہر وقت زندگی آنکھوں سے خونباری کرو یاد میں عباس کی جو نہر پر مارا گیا چاہیے اشک کا دریا
چشم سے جاری کرو تا قیامت شادی حسرت کا جو چاہ رکھا اوسکی اندوہ شہادت میں عزاداری کرو
واسطے اکبر کی جو برچھی سے سینہ چھد گیا بیٹے کی چھاتی کو تم ماتم کی طیاری کرو جب بینوا اندوہگین

تیئیسویں مجلس زبان حال سی مناجات سید الشهدا علیه التحیة و الثنا وجابا و اعدا

ناظم کی اشعار بکا شورشِ محشر سی افسردن ناله وزاری کرو

سی حوم و داع و مناجات سید الشهدا بھی امین کا پڑھنا زینت زمین کرنا اسکا لٹنا خیمہ حسین کا پھینا

یکه تازانِ عرصهٔ رقت و ابتهال و جانبازانِ معرکهٔ اندوه و ملال رهنورد خوانانِ مضمارِ تسلیم و رضا و دشت پیمایانِ مصیبت و ابتلا شهسوارانِ کمیتِ ناله و آه و شبدیزانِ خونینِ سخن جسته بالکاه و دود زبانِ چهسدی عنان کو واسطی پهنچانی مضمونِ احزان کی منزلِ شور و فغان پر میدانِ فصاحت مین یون جولان دیتی هین که هرگاه دستِ غم نی روزِ دهم محرم کو گریبانِ سحر ماتم چاک کیا اور سپاهِ امام سی هر ایک ثابت قدم نی معرکِ امتحان مین جایزه هلاک و یا هر نوجوان کی چهره زندگانی کو تجشی قدرنی فرد قضا مین دیکها آه سبقت فی اجل نی رسالهٔ جوشن پوش جراحات کو آغوش میں کہا علم عباسی اسلام کا پرچم بازوی سرور کی هاتهه سی دار السلام مین گرا اور خیل انجم حشم کی شمشیره این سوارانِ داغ سوز و گداز کا پابند هاطرح و کمین تتشک مین پیادگانِ حسرت و یاس کا پانو آگی بڑها اور لشکر صبر شاه تشنه کام کا قلب وجود مرگ علی اکبر سی مرکز دایرهٔ آلام هوا عساکرِ مصیبت ملازم کی رنج و بلا هراول اور ساقهٔ فوج محنت کش مین تهین فا قراول سلطان کی پاس جب یه سامانِ بیکسی بهم پهنچا اور سواد ارانِ غریبی و تنهائی کا دهوم سی قدم بقدم جا بجا یار و مددگار و وفادار دوڑ کی نیر آئی واسطی رفاقتِ تن زار کی زخمهای کاری نی روی حال دکهائی اجزای بدن بهالون کی نشتر دل بهلانی کو سامنی ٹوٹتی اور تن چلی تهر آگی چار جانب شهیدان نقر ہیبی افسردن هی سرگذشت امام حسین علیه السلام کی عاجز هون ذکر محنت سی امام انام کی وه صبح عاشورای دو پہر تک سپاه اہل کوفه و شام کا زور و وه بغض کی زبان پر چسیدی اقتادو الحسین کا شور نوبت مین برباد الحرم کی نقاره فتح کا بجنا و دل آزاری اهلبیت پر کرنا و ذلل

الی مائة قال قلت بابی انتم وامی ما اکرمکم ان
واحلامکم واجابکم واعلمکم فقال لی ان
رسول الله صلعم اعطاه ان یعطی جملات
مع المهاجرین فان شئت فخذها وان
شئت فخذ المائة وکن مع اهل المائة
قال فقلت لعلی اشترطت علیک قال فی

تیئیسوین مجلس بزبان حال سی مناجات سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا اور ہجا اعدا

رزمی کا گرجنا وہ دشت وصحرائی جا خیر مین علمہای سپاہ مثل گہٹا چھائی ہوئی، دست جور مین
حربہ ہای خون ریز واسطی قتل سادات کی سان پر چڑہائی ہوئی عمر سعد کی سر پر چتر زر کا سایہ غرور
خولی اور شمر بدگہر سرمایہ تجمل سی مسرور اہل کین کی اسپ و شتر تک پانی سی سیراب و فرخناک
امام دین کی بچی شیرخوار ہی شدت تشنگی سی ہلاک عمر سعد کی لشکر مین ادنی و اعلی خلعت زر پا کی
خوش و خرم گہر مین سید الشہدا کی ہر بی بی کو اسیر و در بدر ہونی کا رنج و الم شیخ حسن واعظ سی یکرر
سنا ہی اوس بزرگ ترک نی اپنی محفل مین پڑہا ہی کہ قریب ظہر امام عصر حسب حال یا کیا خیال فرما تی
دلکوف ہطِ قلق اور ملال مین یون سمجہاتی یہ دشمن جان لہو کی پیاسی ہرگاہ مجہی مار کی فراغت پا کی
تو کینہ و عداوت سی سب شہدا کی بدن پر گہوڑی دوڑا ئینگی ماں بہن کی سامنی ان کشتون کی سر کا
بیدفن و کفن چہوڑ جائینگی اسباب لوٹکی آتش قہر سی قنا تین اور خیمہ کو جلا ئینگی اہلبیت بی وارث کو
پہ دوپس مین پر دی سی باہر لائینگی در دگوہر اطفال حسین کی رونی پر طمانچی کہا ئینگی سید سجاد کو بہاری
طوق و زنجیر پہنائینگی جسم کو عورات بیوہ آفت زدہ کی ضرب تازیانہ سی دکہا ئینگی مقتل مین
لاشون سی روتا ہوا جبر چہڑائینگی اونٹون پر ذلیل و خوار سوار کر کی بازار کوفہ و شام مین پہرا ئینگی
افسوس بیچاری زینب خاتون پر اوس دکہ مین کیا حالت گذری گی اسیر صبیہ سکینہ لاڈ لی
دختر رقیہ بیکس تیمیہ یکہ جیسی بچی کی اس تصدیع کی تصدیق مین دیر تک عالم سکوت رہتا اور ام کلثوم و رقیہ
فاطمہ کی اندیشہ پر آنکہون سی اشک خونین بہتا ہر دکہی زبان سی بیان ترو تازہ پر سنا جا تا
زبلت الانسان ہوتی تحمل بار مصیبت مین سبحان شکر و حمد سی فرشتون کی ہوش کہو تی الہی
تونی عہد طفلی مین آغوش نبی کو میرا جہیز ناز کیا خلعت خلد جنت سواری دوش رسالت
عید کو امتیاز دیا ایام رضاعت کی پرورش مین ابر ابجیری لعاب دہان یلایا ہر حال
وحی نی آسمان سی آکی ضرورت جہولا ہلایا آہو کا بچہ مسجد مین وشت غایت سی حمیدلا نی کا

الحق والقضل الی الفضل علینا قال النبی
619
الله بنا وقال ما شاء الله ان یقول ثم
سکت ثم قال الا تجیبون قالوا ابم
نجیبک یا رسول الله فذلک ابونا و
امنا الله الحق والفضل والطول قال
بل لو شئتم قلتم جئتنا طریدا مکذبا
فاویناک و صدقناک وجئتنا خائفا
فامنناک فارتفعت الیه اصواتهم و
قام الیه شیوخهم فقبلوا یدیه ورجلیه
وقالوا رضینا عن الله و رسوله

قد رسول الله صلی الله علیه وآله
والتقم و ان جعلتم انتم ودرسوا
قرضوا ان یجمع عشر کم بالشام
بدونا و ملکا کل ایدیکم الینا
فانقضکم اذ وقتم لا ادانا
فقال یا معشر الانصار الا
بدیات فانتم فقال

تیئیسویں مجلس مناجات وجہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

مقامِ اجابت میں ہاں وہ فطرس کو میری دعا سی پیرا بھائی حسن کی حسن سلوک میں دانہ گھر کو بر
جبرئیل فی دو کپیا تیری کرم سی فاقون میں میوہ و مایدہ بہشت کھاکی زلالِ سلسبیلِ رحمت پیا قلم
لوحِ ایجاد پر اول ہمارا نام لکھا عرش و کرسی کو نورِ شمس و قمر سی محمد و علی جو میری جد و پدر ہیں روشن کیا
تو نی شرفِ حسب میں وارثِ خلیل و ہمرتبہ ذبیح اللہ اسمٰعیل فرمایا بزرگی اور فخرِ نسب میں فرزندِ رسول
دلبندِ بتول زادہ حیدر بنایا ہماری گھر کی جعفرِ طیار نی بالِ شہادت خلد بریں میں پر ہای پرواز پائی
در پر ملایکہ مقرب کھڑی رہی پاس ادب سی پکار کی آتی ہا مون اور خالہ زینت دہ جنت الماوا ہیں
سید الشہدا والد بزرگوار کی چچا ہیں نانی اور ماں سیدہ جہان فخر آسیہ و مریم کنیزیں اہلبیت کی حورو
غلمان ہی تکرم آج بہی دربار امتحان میں منصبِ شہادت سی سرخ رو کرنا اور معراج نیزہ پر بہی سر
موردِ لطف و عطا رکہنا جو دریا دل بہائی کو تشنہ دہانی میں جدولِ تیغ کا پانی ملا ہنیئ عنایت سی
یہ باعثِ آبروی اہلِ ولایت جو فرزند پارہ جگر کی نخلِ جوانی میں برچہی کا پہل لگا اوسکا ثمرہ بار اور
و دوجہ شفاعت ہو ہماری اس مصیبت کو اجرِ آخرت کا وسیلہ اور واسطی مومنین کی ذریعہ جنت فرما
اور اہلِ شقاوت کو جو ہمسی عداوت کرتی ہیں مکر و حیلہ در کاہت عذاب میں خواری اور ذلت بہیجا
فَصَاحَتِ النِّسَاءُ فَسَكَّتَهُنَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت کی زاری کلامِ ناچاری سی
غلغلہ ہوا ہر طرف میں دوست و دشمن کو حوصلہ تحمل نہ رہا ناگاہ شیونِ اہلِ حرم کا شور خیمہ محترم سی اوٹھا
تا لجنابِ جیب گوش امام حسین علیہ السلام تک پہنچا با چہرہ پرخون گھوڑی کو بڑہاکی دروازہ عصمت پر
آئی اور ہزار حسرت و یاس میں اہلبیت کو بلا کی کلماتِ صبر و تسلی فرمائی زینب خاتون کو دیکھا
شدتِ رقت و آہ و نالہ سی آنکھوں میں حلقی پڑی ہیں کثرتِ غمسی بال بکھری ہی چہرہ سرخ ہو گیا نیلی ہوگیا
کپڑی میں ہاتھ بڑہاکی اونکو زخمی سینہ سی لگایا خاطرِ شکستہ بال سی زبانِ حال میں فرمایا تم سر
یتیم پرورِ آلِ اطہار ہو رانڈوں کی قافلہ سالار وارث و سرپرستار ہو زین العابدین پر بیماری میں جو درد و

تیئیسویں مجلس جہاد میں سید الشہدا کا حملہ کرنا اور شہادت لباس کا لٹنا

گذری مصروف تیمار داری رہنا از رباب و امّ لیلیٰ کی غربت حرمت کا ہر حال میں پاس اور لحاظ رکھنا ہجوم الم و اندوہ میں امّ کلثوم اور عورات حرم کو دلداری دینا چھوٹی نادان بچوں کو زاری او بیقراری میں بہلا لینا سکینہ و فاطمہ کو بیری صدمۂ فراق میں سمجھانا اگر کوئی اونکو ستائی تو مدارات و حسن سلوک کی بجا خلاف شرع نوحہ و شیون سی اسیری میں لب بشکوہ نہ ہلانا دعای مغفرت امت اور امید شفاعت کو نہ بھلانا جب مجکو یاد کرو رونی میں مضایقہ نہیں اشک حسرت بہانا قیدسی چھوٹکی وطن میں ہرگاہ روضۂ احمد پہ جانا تو نانا رسول خدا و والدہ فاطمہ زہرا بہائی حسن مجتبیٰ کی تربتوں کو میرا سلام کہنا زن و مرد اہل یثرب کو ماجرای کربلا سنا کی صاحب عزا رہنا لو اب ہم دشت قتال کی قدم بڑہاتی ہیں اہلبیت اور ساری گھر کو تمہیں اور تمکو خدا کی حوالی کئی جاتی ہیں بعد ازین عرصۂ قیامت میں دیدار میسر آئی گا مرنی پہ قبر ہی اگر ملی تو اوسمیں تمہارا دہیان دلکو تڑپائی گا او دم نالۂ الفراق اور نوحۂ الوداع سی آفاق زیر و زبر ہوا خیمہ گاہ حضرت میں غلغلۂ بکا سی شیون و فریاد مانند شور محشر ہوا وہ خواتین مخدرات کا اشکباری و بیتابی پر از دحام وہ عورات صحابہ و کنیزان باوفات میں سوگواری سی کہرام ایک طرف ننہی بچی خاک پر لوٹتی پہ ایک جانب بہن اور بیٹیاں کلیجہ پکڑی نالان سب کا چہرہ اندیشۂ ہجران سی اداس اور زرد چھوٹی بڑوں کی دلوں میں وسواس کا ورود پردہ حرم سر اٹھائی اٹھی رانڈیں کہڑی تہیں دامن واستین مولا کو بیبیان پکڑی تہیں قالوا ثم تام الحسین علیہ السلام و رکب فرسہ و حمل علیہ السلام علی القوم و تقدم الی القتال پہر مظلوم کربلا اوٹہی توکل خدا پر کر کی سکو روتا چھوڑا کمیت بیکسی پہ سوار عنان عزم کو طرف میدان جہاد موڑا تیغ دوپیکر سی امام تشنہ جگر نی لشکر مخالف پہ حملۂ حیدری کیا اور دشمنان ستمگر کی مقابلہ میں مقاتلۂ صفدری دکھایا جب ہر طرف سی باگ اوٹھائی پیشانی ز مرگ سی صفوں کی صفائی پائی وقوعۂ بھول بہر مشیت بنیرو میں صولت غضنفری

يقولون يا رسول الله اقسم علينا فيئنا حتى الجئ الى شجرة فانتزع عنه رداءه
فقال ايها الناس ردوا الي ردائي فوالذي نفسي بيده لو كان عندي عدد شجر تهامة نعما لقسمته عليكم ثم ما الفيتموني بخيلا ولا جبانا ولا كذابا ثم قام الى جنب بعير واخذ من سنامه
وبرة فجعلها بين اصبعيه فقال ايها الناس والله ما لي من فيئكم هذه الوبرة الا الخمس والخمس مردود عليكم فادوا الخياط والمخيط فان الغلول يكون عارا ونارا وشنارا على اهله يوم القيامة فجاءه رجل من الانصار بكبة من خيوط شعر فقال يا رسول الله اخذت هذه لاخيط بها برذعة بعير لي دبر فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اما حقي منها فلك فقال الرجل اما اذا بلغ الامر هذا فلا حاجة لي بها فرمى بها من يده ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وآله الى المدينة

تیسیوین مجلس چہارم مین سید الشہدا کا رجز پڑہنا کثرت جراحات سی زمین پر گرنا

بڑہی اور ہیبتِ دلیری و سطوتِ ناموری مین یہ رجز کی اشعار پڑہی نظم كَفَرَ الْقَوْمُ وَقِدْمًا
رَغِبُوا عَنْ ثَوَابِ اللهِ رَبِّ الثَّقَلَيْنِ یعنی خدای دو عالم کی قسم اس قوم کافرنی مدام اقرار
دین و ایمان سی انکار کیا ہی اور ثواب اللہ کی طرف کو ارادہ رغبت نہین کیا قَتَلُوا الْقَوْمُ عَلِيًّا
وَابْنَهُ حَسَنَ الْخَيْرِ كَرِيمَ الْأَبَوَيْنِ اس گروہِ بی پروائی امیر المومنین علی کو مارا پہر اونکی
فرزند حسنِ عالی نسب کا قتل کیا گوارا حَنَقًا مِنْهُمْ وَقَالُوا أَجْمِعُوا وَاحْشُرُوا النَّاسَ إِلَى حَرْبِ
الْحُسَيْنِ یعنی اشقیائی اونہین خشم سی کہا کہ جمع ہو لوگو آو گہیرا و واسطی حربِ حسین کی جاؤ لَمْ يَخَافُوا
اللهَ فِي سَفْكِ دَمِي لِعُبَيْدِ اللهِ نَسْلِ الْكَافِرَيْنِ ابن زیاد تہا رسی نہین ڈرتی میری خون
بہاتی ہین اور عبید اللہ خلعت کافرون کی خوشی مناتی ہین لِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ مِنِّي قَبْلَ ذَا غَيْرَ
فَخْرِي بِضِيَاءِ النَّيِّرَيْنِ مشتری سی ہی اونکی پاس کوئی گناہ میرا ثابت نہین تہا سوای اسکی جو مجہی
فخر ہی اپنی ماں باپ پر بِعَلِيِّ الْخَيْرِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْوَالِدَيْنِ ساتہ علی کی
جو بعد پیغمبر افضل بشر ہین اور نبی قرشی پدر و مادر کہ نسب مین سبسی برتر ہین خِيَرَةُ اللهِ مِنَ
الْخَلْقِ أَبِي ثُمَّ أُمِّي فَأَنَا ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ میرا والد ساری خلق زمانی سی بہتر ہی پہر ماں فاطمہ
زہرا سیدۂ زنان خاتونِ محشر ہی مین دونو نیک اور اچہی کا پسر ہون جہان مین و دو نعمت
رسول یادگار حیدر صفدر ہون فَأَبِي شَمْسٌ وَأُمِّي قَمَرٌ فَأَنَا الْكَوْكَبُ وَابْنُ الْقَمَرَيْنِ
پس باپ میرا مثل شمس ضحی اور والدہ مانند بدر دجی ہین مبارک و میمون اور مین سپہر کمال کی
نیرین با صفا کا روشن ستارہ مجد و علا ہون فِي سَبِيلِ اللهِ مَاذَا صَنَعَتْ أُمَّةُ
السُّوءِ مَعًا بِالْعِتْرَتَيْنِ جو بہی سلوک زشت کیا راہِ خدا مین وہ سب گذر جائیگا
ای امتِ زبون کار جفا شعار اسکا بدلا قیامت مین پیش آئیگا راوی کہتا ہی رجز پڑہتی کی وہ دہوم
مچی کہ آواز امام حسین علیہ السلام گوش زینب خاتون مین پہنچی اضطراب سی کہا سنو میرا بہائی کی

في ذي القعدة ۶۳۲ قال كعب [illegible]
وقال معاذ بن جبل [illegible] مكة معاذ بن جبل واستخلف عتاب بن اسيد ومعاذ يعلمهم
الناس في المدينة و[illegible] سنة
معاذا يفقه الناس في تلك السنة
حج بالناس في تلك السنة عتاب بن اسيد صلى الله عليه وآله بالمدينة
[illegible] وكانت ما بين ذي الحجة الى رجب لغزوة تبوك
خلف في تلك [illegible] من قدم
كتب الى قبائل العرب [illegible] عثمان
في الاسلام وبعث [illegible]
في الجهاد والغزو وكتب عتاب بن اسيد [illegible] لحق مكة [illegible]
[illegible] الله ورغب في الجهاد والانفاق فكان اول من انفق فيها عثمان بن عفان [illegible]

تینتیسویں مجلس جہاد میں سید الشہداء کا رجز پڑھنا کثرت جراحات سے زمین پر گرنا

فصاحت جوہر بلاغت دکھاتا ہے اور بزرگو کا نام و نسب ارشاد فرماتا ہے شوق سماعت سارے

عوتیں بیت پروی میں فراہم آئیں ہر شعر حسرت مضمون سے ردیف رقت و بکا جگر شیشوں میں

چھپائیں لکھا ہیں ثُمَّ وَقَفَ قُبَالَةَ الْقَوْمِ وَسَيْفُهُ مُصْلَتٌ فِي يَدِهِ پس شاہ کربلا

مثل شکوہ عرش کبریا مقابل فوج ستمگار آ تنہا کہڑی تھی۔ اور سیف ہم نیام قدر و قضا علاقت

مثالی ہاتھ میں قبضہ پکڑی تھی ایساً مِنَ الْحَيٰوةِ عَازِمًا عَلَى الْمَوْتِ وَهُوَ يَقُولُ زندگی

دنیا سے فراق عزیز و اقربا میں مایوس اور بہزارہ واسطے لقای پروردگار کی مرنی پر طیار وقت

شہادت کی انتظار میں بال و پر عزم کہولی اور بار صعوبات دل و جگر کی میزان صبر میں تولی قدم

توکل میدان جہاد پر جانبازی کو بڑھا اور مقام شرف و مباہات میں دو سرا رجز پڑھا فقطم

أَنَا ابْنُ عَلِيِّ الطُّهْرِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ كَفَانِي بِهٰذَا مَفْخَرٌ حِينَ أَفْخَرُ اولاد ہاشم سے علی طیب

طاہر کا میں بیٹا ہوں۔ کفایت کرتا ہے مجھی یہ مباہات جس گھڑی فخر کروں۔ وَجَدِّي رَسُولُ اللّٰهِ

أَكْرَمُ مَنْ مَضٰى وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ تَزْهَرُ نانا میری رسول خدا سید انبیا افضل

اکرم سب سے ہیں اور ہم زمین پر ہدایت کی چراغ رب علا ہیں وَفَاطِمُ أُمِّي مِنْ سُلَالَةِ

أَحْمَدٍ وَعَمِّي يُدْعٰى ذَا الْجَنَاحَيْنِ جَعْفَرُ فاطمہ جو میری ماں سلالۂ مصطفی سے اور جعفر طیار

چچا ہیں جنکو ہاتھوں کی عوض دو پروبال زمرد عطا ہی کبریا ہیں۔ وَنَحْنُ وُلَاةُ الْحَوْضِ نَسْقِي

مُحِبِّينَا بِكَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ مَا لَيْسَ يُنْكَرُ ہم ہیں مالک حوض کوثر جو کاسۂ ہای رسول اللہ

میں پانی بہرینگی روز قیامت میں اپنی دوستوں کو سیراب کرینگے یہ مرتبہ بزرگی و رفعت

ہمارا ہے جسکا انکار کوئی نہیں کر سکتا ہے وَشِيعَتُنَا فِي النَّاسِ أَكْرَمُ شِيعَةٍ وَمُبْغِضُنَا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُحْشَرُ خدا نے سب مخلوقات پر ہماری شیعوں کو عزت و شرف دیا ہے اور جو

دشمن ہیں اونکو یوم حشر میں حسرت و ندامت سے خوار کیا ہے عَلَيْنَا وَفِينَا أُنْزِلَ الْوَحْيُ

تنبیہ مجالس میں کثرت جراحات میں پیر گرنا بعد شہادت لباس کا لٹنا

وَالْهُدٰی ۔ وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُزْهَرُ ہماری جد پر اور ہم اہلبیت میں ختمی نایل
ہوئی اور ہماری گھر سے خلق کو ہدایت و نجات حاصل ہے ہم روی زمین پر درخشندہ چراغ نور و ضیا ہیں
خالق کی طرف سے باعث بقای ارض و سما ہیں فَطُوْبٰی لِمَنْ زَارَنَا بَعْدَ مَوْتِنَا بِجَنَّاتِ
عَدْنٍ صَفْوُهَا لَا یَتَکَدَّرُ پس انعام جنت عدن و طوبی اوسکو ملیگا جو عبد صالح بعد موت ہماری
زیارت کریگا وہ بہشت کہ جسکی صفا میں کدورت نہیں مقام زیادہ ہوگا اسمیں تفاوت
نہیں ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی اَصَابَتْهُ جِرَاحَاتٌ عَظِیْمَةٌ پس بار بار وہ ابن حیدر کرار
اعدا پر حملہ کرتے تھے بے یار و مددگار یکہ و تنہا ساری لشکر ناہنجار سے لڑتے یہان تک جو تلوار و نیزہ و تیر
ستمگروں سے چور ہوئے بدن میں کاری زخموں کی منہ کھلی دل پر بہی روزن ناسور ہوئے حدیث میں آیا ہے اصابہ
اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ جِرَاحَةً وَرُوِیَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ جِرَاحَةً یعنی بسبب غربت
کثرت جراحات بہتر درجہ تک پہنچا اور دوسری راوی نے کہا تین سو ساٹھ سے نوبت گذری
قَالَ وَجَعَلَ الْحُسَیْنُ یَطْلُبُ الْمَاءَ وَشِمْرٌ لَعَنَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا تَرِدُهٗ اَوْ
تَرِدَ النَّارَ بیان کیا اس حال میں امام حسین علیہ السلام اتمام حجت کو پانی مانگتے شمر ملعون جواب دیتا
سوگند الٰہی حلق تر کرنے کو قطرہ آب نہ پاوگی فَرَمَاهُ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ بِسَهْمٍ فَاَسْقَطَ الْحُسَیْنَ
فَطَعَنَهٗ بِالرُّمْحِ اوسوقت شمر شمشیر بیدریغ حرم محترم پر دوڑا ہوا کی سراپردۂ عصمت میں اپنا ہما لا
کہا ثُمَّ قَالَ عَلَیَّ بِالنَّارِ اُحْرِقُهُ عَلٰی مَنْ فِیْهِ پھر چلایا جلدی آگ لاؤ کہ سوز سینہ کو روشن
کردوں خانہ اہلبیت اور جو اسمیں ہیں سبکو جلا دوں وای حسرت ہای مصیبت ای اہل عزا
رقت یہ آواز جانگداز کی ساعت سے حال عورات کیا ہوا ہوگا اور نعرہ سراپا آفت سے دل اوس خانوادہ
غمزدہ کی کتنا ملال بڑہا ہوگا ایک طرف عزیزوں کا ماتم پر ماتم دوسری بھوک پیاس اوبیکسی کا غم الم
وارث کی مارے جانی کا خیال سردار کی غربی اور ناچاری پر ابتہال اوسمیں یہ اندیشہ آتش افروز کہ

تیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا

ہوش کھو دی مبتلای ہزار تشویش سب ملکی مبتاب روحی فقال له الحسین یا ابن ذی الجوشن

انت الداعی بالنار لیحرق علی اہلی احرقک الله بالنار پس امام حسین علیه السلام نی

پکار کر کہا بد بانہ جفاجو ای شقی ابن شقی ای جوشن تو آگ منگاتا ہی کہ میری عیال اطفال و ذریت

پیغمبر کو جلای خدا تجھکو نار سقر میں پہنچای سوختہ ابد بنای وجاء شبث فوبخه فاستحیی وانصرف

ناگاہ شبث ابن ربعی دوڑ کی آیا اوس کافر کو ملامت میں سمجھایا کہ بی غیرت شمر ناکی پھر گیا ثم قال

صاح الشمر باصحابه ما تنتظرون بالرجل اوس گھڑی شمر بی رحم نی اپنی لشکر سی کہا کیا کھڑی

تماشا دیکھتی ہو اس مجروح خستہ جگر کا قال فحملوا علیه من کل جانب راوی کا بیان ہی

پس چار طرفسی اوس مظلوم پر حملہ کیا مثل گھیری اشقیاء نی بین ہاتھ گھیر لیا فضربه زرعة بن

شریک علی کتفه الیسری سارا غول پیادہ و سوار و تیغ تلوار و نیزہ و تیر مارنی کو اکیا

الایا بعد بن شریک شریک نی دوڑ کی شمشیر کا وار دوش شانی پر لگایا وضرب الحسین

زرعة فصرعه حضرت امام حسین علیه السلام نی بھی اوس پر شمشیر اوٹھایا

ہاتھ مارا کہ وہ بیدین اوندھی منہ خاک پر گرا وضربه آخر علی عاتقه المقدس

بالسیف ضربة کبا بها لوجهه دوسری مرتبہ اوس ظالم نی کہ دونی سرور دین پر تیغ جفا

ایسی ماری کہ امام العابدین سر سجدہ جھکی اور بیہوش طاری ہوی وکان قد اعیا وجعل

ینوء ویکبو یوں بیہوشی کی سیدھی ہوتی پھر بیہوش گرا

فطعنه سنان بن انس فی ترقوته ثم انتزع الرمح اس حال میں سنان ابن انس

نی ایک نیزہ ان کی ہنسلی پر مارا اور کھینچا فطعنه فی بواقی صدره دوسری

مرتبہ نیزہ اوٹھایا اور سینہ اقدس پر لگایا ثم رماه سنان ایضا بسهم

فوقع السهم فی نحره فسقط علیه السلام اوسکی بعد بھی سنان کافر نی تیر

ستیسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا اور مرکب کا اپنی سوار کو حمایت کرنا

شاہ مظلوم نشانہ ہوا صد تیر پیکان سے وہ گوشوارۂ عرش بریں زمین پر گرا وجلس قاعدا
فانتزع السهم من نحره پھر کی پیاری خاک وخون میں لوٹ کی سیدھے بیٹھے وکو
سنبھالا اور ناتوان ہاتھوں سے دشواری میں گلی کا خدنگ نکالا وقرن كفيه جميعا
وكلما امتلأتا من الدم خضب بهما رأسه ولحيته دونو دست حق
پیلا کی برابر زخم لاتی جب لہو بھر جاتا تو سر و ریش مطہر کو ملتی مانند خضاب لگاتی وهو
يقول هكذا احتى القى الله مخضبا بدمي مغصوبا على حقي یہ فرماتی کہ اسی طرح
سرخ رو گلگون بدن رہونگا جب تک خدا سے ملاقات کرونگا وآن حالی کہ اپنی حق سے محروم
کی ہیں روبروی داور لہو میں تر جاونگا وقال ابن شهر اشوب روى ابو مخنف
عن الجلودي انه كان صرع الحسين عليه السلام ابن شہر آشوب نی ابو مخنف
اور اوسنی جلودی سے روایت کی جسد امام حسین علیه السلام کو زین سے زمین پر گرایا و بدید
شہادت کی ہجوم اعدا میں بدن شریف تیر و نیزہ و تیغ کا نشان تھا اور وہ مظلوم غریب خاک
خون میں غلطان تھا جعل فرسه يحامى عنه ويثب على الفارس فيخبطه
عن سرجه ويدوسه اور مرکب یکسی میں جو کوئی نصرت اور مدد کرنیوالا نہیں رکھتا تھا
دیا وفادار گھوڑا اس کیا کی حمایت آقا میں چار طرف پھرتا تھا جو سوار نابکار نزدیک شاہ شہید
آتی تھا وہ ہیبت کی زین سے گرا دیتا اور پامال کرتا حتى قتل الفرس اربعين رجلا
ایسا حیوان بی زبان کہ پیاس کی ماری بی تاب و توان اور بدن سارا زخم تیر و نیزہ و شمشیر
خونچکان اوسنے چالیس آدمی کو اعدای دین سے قتل کیا جب تک اعضا میں طاقت رہی کی
سوا کی پاس آنی نہ دیا قال فتصيح عمر بن سعد ثم قال لرجاله عن ميمنه
انزل ويحك الى الحسين واريحه راوى کہتا ہے اوس وقت عمر بن سعد نے غضبناک

تیئسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا خاک پر لوٹنا غلبۂ عطش میں بیتاب ہونا

آیا ہولا ایک سوار ناہنجار ہی جو پاس ٹھہرا تھا جا کی قتل سی حسین کو راحت و آرام دی وای
اور پہیری اپنی تلوار سی کام لی فَبَدَرَ اِلَیْہِ خُوْلِی بْنُ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیُّ لِیَحْتَزَّ رَاْسَہٗ
فَاُرْعِدَ پس ارادہ کیا کہ سر انور جدا کری خولی ابن یزید اصبحی آگی بڑھا ہر گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی
رعب حضرت سی بدن میں رعشہ ہوا اور گرا پہر فَنَزَلَ اِلَیْہِ سِنَانُ بْنُ اَنَسِ النَّخَعِیُّ فَضَرَبَہٗ
بِالسَّیْفِ فِیْ حَلْقِہِ الشَّرِیْفِ پہر جوش کین سی اوس مظلوم کی قتل پر سنان ابن انس
نخعی اوترا پہا کی تلوار کا وار اوس کی حلق شریف پر مارا وَ ھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَجْتَزُّ رَاْسَکَ
وَاَعْلَمُ اَنَّکَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَیْرُ النَّاسِ اَبًا وَّ اُمًّا یہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی تمہارا
سر کاٹ لوںگا اور تم فرزند رسول خدا و پدر و مادر سی اشرف خلق ہو یہ جانتا ہوںگا ثُمَّ اَجْتَزَّ
رَاْسَہُ الْمُقَدَّسَ پس کافر نی خنجر کین لیا اور سر مبارک جدا کیا + وَقِیْلَ بَلْ جَاءَ اِلَیْہِ
شِمْرٌ وَ سِنَانُ بْنُ اَنَسِ النَّخَعِیُّ وَالْحُسَیْنُ بِاٰخِرِ رَمَقٍ یَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ وَ
یَطْلُبُ الْمَاءَ دوسرا قول کہتا ہی کہ شمر ذی الجوشن و سنان ابن انس قریب حضرت حسین علیہ السلام جب آئی
کثرت جراحات و خون کی با فراط نکلنی سی بحال اور دم واپسین تہی غلبۂ عطش سی زبان مبارک چباتی
اور خفیف آواز میں پانی کا جرعہ طلب فرماتی فَرَفَسَہٗ شِمْرٌ لَعَنَہُ اللّٰہُ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ
تُرَابٍ اَلَسْتَ تَزْعَمُ اَنَّ اَبَاکَ عَلٰی حَوْضِ النَّبِیِّ یَسْقِیْ مَنْ اَحَبَّہٗ شمر شریر نی ٹہوکا
اور پسری بی ادبی کی طعن و تشنیع میں یہ بات کہی ای فرزند ابی تراب آیا تمکو یہ نہیں گمان ہی کہ تمہارا والد
حوض نبی پر پانی میں ساقی دوستان ہی فَاصْبِرْ حَتّٰی تَاْخُذَ الْمَاءَ مِنْ یَدِہٖ پس صبر کرو تشنگی میں
تا کہ ہاتھ سی اونکی جام آب سیر ہو پیو ثُمَّ قَالَ لِسِنَانٍ اِحْتَزَّ رَاْسَہٗ فَقَالَ سِنَانٌ وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ
پہر اوس شقی نی سنان سی کہا کہ جا اس مظلوم کی قفا سی رگ کاٹ تا کہ زحمت و تکلیف سی سر جدا
سنان نی اس شمر جفا جو سی کہا کہ ہرگز نہ ہوگا فَیَکُوْنُ جَدُّہٗ مُحَمَّدٌ خَصْمِیْ اونکی جد محمد مختار کو بہر کیا جواب دوں

رسول الله صلی الله علیه و آله اللهم اکفنی عامر بن الطفیل فلما خرجوا قال عامر لاربد این ما کنت امرتك به قال والله ماهممت بالذی امرتنی به الا حلت بینی وبین الرجل افاضربك بالسیف

وبعث الله علی عامر بن الطفیل فی طریقه ذلك الطاعون فی عنقه فقتله فی بیت امرأة من سلولیة وخرج اصحابه حین واروه الی بلادهم وارسل الله علی اربد وعلی جمله صاعقة فاحرقتهما وفی کتاب ابان بن عثمان انهما قدما علی رسول الله صلی الله علیه وآله بعد غزوة بنی النضیر قال وجعل یقول عامر عند موته اغدة کغدة البکر وموت فی بیت سلولیة قال وکان رسول الله قال فی عامر واربد اللهم ابدلنی بهما فارس العرب فقدم علیه زید بن مهلهل الطائی وهو زید الخیل

تیئیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا

روز قیامت حسرت و ندامت سے دوزخ میں سکونت ہو فَغَضِبَ شِمْرٌ وَجَلَسَ عَلٰی صَدْرِ

الْحُسَیْنِ وَقَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ وَهَمَّ بِقَتْلِهٖ اس جواب سے شمر کو غیظ آیا آگے بڑھا سینۂ صافِ

امام حسین علیہ السلام پر چڑھا ریش بخون خضاب کو ہاتھ میں پکڑا رحم و حیا کو دل سے اُٹھا ارادہ قتل میں جھوڑا

فَضَحِكَ الْحُسَیْنُ فَقَالَ اَتَقْتُلُنِیْ وَلَا تَعْلَمُ مَنْ اَنَا حسین علیہ السلام اوسکی خباثت پر ہنسے

فرمایا اے ملعون تو مجھے قتل کریگا اور یہ نہیں جانتا میں کون ہوں فَقَالَ اَعْرِفُكَ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ

اُمُّكَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَاَبُوْكَ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وَجَدُّكَ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰی وَخَصْمُكَ

الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی شمر کافر نے کینہ و عداوت کا جواب دیا کہ میں تمکو پہچانتا ہوں حق معرفت کا

تمہاری ماں فاطمہ زہرا باپ علی مرتضی ہیں نانا محمد مصطفی اور بدلہ خون اللہ تعالی ہیں اَقْتُلُكَ

وَلَا اُبَالِیْ فَضَرَبَهٗ بِالسَّیْفِ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ ضَرْبَةً ثُمَّ جَزَّ رَاْسَهٗ خدا و رسول سے ہرگز

نہ ڈرونگا اور تمکو ضرور شہید کرونگا پس اوس نجس نے بارہ تلوار کی لگائی سر اقدس کاٹا گویا کہ

نبی و علی کی لہو بہائی وَرَوٰی هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ مَعَ اَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ

اِذْ صَرَخَ صَارِخٌ اَبْشِرْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ ہلال ابن نافع سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا میں لشکر

نحس میں ہمراہیان عمر سعد کے پاس کھڑا تھا ناگاہ ایک روسیاہ اہل سیاہ کا چلایا بشارت ہو تجھکو

اے امیر کہ مژدہ فتح کا آیا هٰذَا شِمْرٌ قَدْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ یہ دیکھ کہ شمر نے دین و ایمان ہار دیا اور

امام حسین کو پیاسا قتل کیا قَالَ فَخَرَجْتُ بَیْنَ الصَّفَّیْنِ فَوَقَفْتُ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَیَجُوْدُ

بِنَفْسِهٖ راوی کہتا ہے یہ سنکے میں بہت گھبرایا دریافت ماجرا کو دونوں صفوں میں قدم بڑھایا

دیکھا کہ وہ مظلوم غریب قریب ہلاکت ہو رہا ہے زمین مقتل پر جان دیتے کو خاک و خون میں لوٹتا

فَوَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ قَطُّ قَتِیْلًا مُضَمَّخًا بِدَمِهٖ اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَنْوَرَ وَجْهًا قسم خدا کی میں نے

کوئی کشتہ بخون آغشتہ کبھی ایسا نہیں دیکھا اور نہ پایا زخمی صدپارہ جیسے حسین سے خوبتر اور اچھا کہ اوس

تیئیسوین مجلس کرشهادت مظلوم کربلا سر کاتن سی جدا کرنا

حال زار مین بهی خوشنما تها اور سراپا نور حق برستا تها وَلَقَدْ شَغَلَنِی نُوْرُ وَجْهِهٖ وَجَمَالُ هَیْبَتِهٖ عَنِ الْفِكْرَةِ فِی قَتْلِهٖ تحقیق که اونکی روشنی چہرہ نی مجکو حیران کیا اور جمال و هیبت و سانحہ کی عبرت نی محو کر دیا اس امر کی تلاش و فکر سی که کس شقی نی مارا هین دشمنون مین کون تها جسنی تن پرسی سر اوتارا فَاسْتَسْقَىٰ فِی تِلْكَ الْحَالَةِ مَاءً اوسوقت بار بار وہ تشنہ لب پکارتا تها پیاس کی شدت سی پانی مانگتا تها فَسَمِعْتُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰی تَرِدَ الْحَامِیَةَ فَتَشْرَبَ مِنْ حَمِیْمِهَا پس مینی سنا ایک آدمی کہتا تها پانی هرگز نه ملیگا تاکه حامیه پر وارد هو کی حمیم پیو و هانکا فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَنَا اَرِدُ الْحَامِیَةَ فَاَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِهَا بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَسْكُنُ مَعَهٗ فِیْ دَارِهٖ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ اس کلام ناهنجار کی جواب مین مجکو سماعت هوا + سید الشهدا نی فرمایا مین حامیه پر وارد هو کی حمیم پیونگا ای ستمگر خدا بلکه نانا سرور انبیا کی پاس جاونگا اونکی قصر خاص مقام اعلی مین جوار ملک مقتدر کی رهونگا + وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَشْكُوْ اِلَیْهِ مَا رَكِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ بِیْ وہ آب مصفا بی کدورت نهر مین و تسنیم کا نوش کرون اور تمهاری جور و جفا کا شکوه اور جو سلوک بد کیا و ایذا کا صدمه دیا سب کهون + قَالَ فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِهِمْ حَتّٰی كَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مِّنَ الرَّحْمَةِ شَیْئًا راوی کہتا هی اس کلام سی وہ اشقیا سب طیش و غضب سی بیخود هوی + گویا کہ تمامی چار طرف کی موذی بہی گو یا که رحم و مروت اونکی دلون مین خدانی پیدا نہین کیا تها حَتّٰی جَاءُوْا وَاَرَاسَهٗ وَاِنَّهٗ لَیُكَلِّمُهُمْ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ قِلَّةِ رَحْمَتِهِمْ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اُجَامِعُكُمْ عَلٰی اَمْرٍ اَبَدًا پس اون کافرون نی بلوی مین سر انور جدا کیا اور وہ جناب باتین تمام بهی کی فرما رہی تهی که خنجر پهیر دیا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ الْحُسَیْنِ راوی کہتا هی جب بار

تیسیویں مجلس شہادت مظلوم کربلا اور جامہ اور اسلحہ کا غارت کرنا

خون آشام کوفہ امام انام کو شہید کر چکے تو دفعتًا وہ ظالم لئیم اسلحہ و جامہ حضرت کی لوٹنے کو
دوڑے فَاَخَذَ قَمِيصَهُ اِسْحَاقُ بْنُ حَوِيَّةَ الْحَضْرَمِيُّ فَلَبِسَهُ فَصَارَ اَبْرَصَ اسحاق
بن حیوۃ نے تن اطہر سے کرتا اوتار لیا جب اوس پیراہن کو پہنا تو مرض برص میں مبتلا ہوا
وَرُوِيَ اَنَّهُ وُجِدَ فِي قَمِيصِهِ مِائَةٌ وَبِضْعَ عَشَرَةَ مَا بَيْنَ رَمْيَةٍ وَطَعْنَةٍ
وَضَرْبَةٍ نقل کیا ہے اوس پیراہن جناب میں جو نظر آئی تو کچھ اوپر ایک سو نشان تیر و نیزہ و تلوار پائے
وَاَخَذَ سَرَاوِيلَهُ اَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ فَرُوِيَ اَنَّهُ صَارَ زَمِنًا مُقْعَدًا مِنْ رِجْلَيْهِ
ابجر ابن کعب ستمگر نے پائجامہ غارت کیا راوی کہتا ہے وہ لنگڑا ہو کے زمین پر پانو گھسیٹتا چلتا تھا
وَاَخَذَ عِمَامَتَهُ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَقِيلَ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ
الْاَوْدِيُّ فَاعْتَمَّ بِهَا فَصَارَ مَعْتُوهًا وَفِي رِوَايَةٍ فَصَارَ مَجْذُومًا اخنس ابن مرثد یا
جابر بن یزید نے عمامہ اوتارا جب سر پہ باندھا تو غضب خدا سے دیوانہ یا مجذوم ہو گیا وَاَخَذَ
دِرْعَهُ مَالِكُ بْنُ بَشِيرٍ الْكِنْدِيُّ فَصَارَ مَعْتُوهًا مالک ابن بشیر نے جسم پاک سے
زرہ کو اوتارا جوں وقت پہنا قہر الٰہی سے زمین گیرا اور دیوانہ بنا وَاَخَذَ نَعْلَيْهِ الْاَسْوَدُ بْنُ
خَالِدٍ اسود ابن خالد نے بے ستم کو ہاتھ سے نہ یا نعلین کو پای مبارک سے چھین لیا وَاَخَذَ
خَاتَمَهُ بَجْدَلُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ فَقَطَعَ اِصْبَعَهُ مَعَ الْخَاتَمِ بجدل ابن سلیم کلبی نے
سلطان کی انگوٹھی کہ انگشت اوس ہاتھ میں بھری کی تھی اور تنگ ہو رہی تھی جب نہ اوتر سکی تو کاٹ دی انگلی
مع انگشتر قطع کر لی وَاَخَذَ قَطِيفَةً لَهُ كَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَيْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ بالاپوش
سر پر جو اوڑھی تھی خز کا اوسے قیس ابن اشعث بے اور جبہ دو پہ ہاتھ ڈالا وَاَخَذَ سَيْفَهُ جُمَيْعُ
بْنُ الْخَلْقِ الْاَوْدِيُّ وَهٰذَا السَّيْفُ الْمَنْهُوبُ لَيْسَ بِذِي الْفِقَارِ جمیع ابن خلق نے بابا
کی شاہ دین سے تلوار چھین لی اور اس شمشیر کو لکھا ہے کہ ذوالفقار نہ تھی اہل عزا دنیا کا دستور

ثم قال رسول الله صلعم ویحک یا بریدة ... احدثت نفاقا ان علی ابن ابی طالب ... الناس لک ... فقال بریدة ... ما اتعذر له ... رسول الله صلی الله علیه و آله ...

تیئیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا و آمدہ مصیبت سی الحرم کا خبر پانا

دیکھا ہی جبس گہر سی کوئی مسافر باہر جاتا ہی اوسکی ساری اہلبیت مشتاق خبر مضطر ہوتی ہین
راہ انتظار سی وسواس ہین جو اس کہوتی ہین کوئی آشفتہ و شیدا دعا مانگتا ہی خدایا جان کی سلامتی
مین جلدی مع بیدار دہا نا کوئی دروازہ پر آنی جانی والی ہی پوچھتا ہی اگر مژدہ خبر و عافیت لایا ہو
تو ہمکو سنا جبتک نامہ اور پیام نہ آئی آرام نہین لیتی بیچین رہتی ہین درد فراق و صدمہ اشتیاق
مین مستورات شور و شین کرتی ہین ہای ہای الحرم کی تباہی کا حال کیا کہون جو ہنگامہ اونکا چار طرف آسمہ
پھرنا سچ سکا رونا کیونکر بیان کرون ایک بی بی سر اپنا چوب خیمہ سی ٹکراتی دوسری خاتون آہ و نالہ
جگر بہی شق سر پیٹتی شوق سماعتین خبر وارث کی رو رہی تہین کہ ناگاہ ان شور لشکر و ہجوم گرد و غبار مین
جو تماشا نظر آتا ہوتی تہی ان اوسوقت دل زینب خاتون مین صبر و قرار نہ رہا ناچار ایک خادمہ دوڑا
سرگذشت کیسی اصلی باہر بہیجا قال وجاءت جاریة من ناحیة خیم الحسین راوی لکہتا ہی وہ کنیز بہاگا
امام حسین علیہ السلام سی میدان مین آئی اور تلاش حال مین تہا رہین کی نظر حضرت دوڑائی فقال لها رجل
یا امة اللہ ان سیدک قد قتل حاضرین مین سی ایک شخص بولا کیا اسی پہرتی ہو
قتل ہوا امام والا وہ دیکہ جسم حسین خاک پر لیٹا ہی سر انور سی خون چکان بالای سنان ہی قالت الجاریة
فاسرعت الی سیداتی وانا اصارخة وہ جاریہ کہتی ہی کہ یہ واقعہ سنکی میری حواس جاتی رہی فقط
اضطرار مین منہ پر طمانچی مارتی آنسو بہاتی دوڑتی ہوئی خواتین اندوہگین کی پاس آئی مین جگر خراش
کرتی ہوئی چلاتی ہای ہای سرور اہلبیت حسین علیہ السلام جور و جفا سی مارے گئی واویلا ہم
پردیس مین عاجز و بیکس رہ گیا ہی فقمن فی وجهی وصحن وہ بیبیان مضطر و حیران دروازہ پر
کہڑی تہین سبہی گریان و نالان آتی ہوئی جب دیکہا تو شیون کرنی لگین اپنی مصیبت اور امام کی
شہادت پر شور و شین مچایا فریاد و زاری سی اہل آسمان و زمین کا چین مٹایا بیتابی زینب خاتون کا
وہ درجہ تہا کہ نام برادر پر پچھاڑین کہاتین اور خواہران مہجور و دختران امام مظلوم بیتاب کر دیتی

فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ... فی لباس الدیباج وثیاب الحبرة ...
فقال ابوبکر بابی انت وامی یا رسول اللہ ...
... فقالوا ان بیننا کتاب فاکتب الینا ...
۱۳۱
قال ابان عن الحسن ... دینار عن الحسن البصری ...

قال غدا رسول الله صلى الله عليه و
اله اخذ بيد الحسن والحسين تتبعه
فاطمة وبين يديه علي عليهم السلام و
غدا العاقب والسيد بابنين على احدهما
درتان كانتا بيضا كالحمام فحفوا بابي حارثة
فقال ابو حارثة من هؤلاء معه قالوا
هذا ابن عمه زوج ابنته وهذان
ابنا بنته وهذه بنته اعز الناس عليه
واقربهم الى قلبه و تقدم رسول الله
فجثى على ركبتيه فقال ابو حارثة جثى
والله كما جثى الانبياء للمباهلة فكع ولم
يقدم على المباهلة فقال له السيد ادن
يا ابا حارثة للمباهلة فقال لا اني لارى
رجلا جريا على المباهلة وانا اخاف ان يكون
صادقا فان كان صادقا لم يحول والله علينا الحول و في
الدنيا نصراني يطعم الماء قال وكان نزل
العذاب من السماء لو باهلوه فقالوا

تیئیسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا اور اہلحرم کا نوحہ کرنا

ہلاک ہو جائیں وہ وہ ہزار ٹھہرایا دفعتاً پیٹنا شروع کیا جو فزع محشر کو خواب عدم سے جگا دیا +

نوحہ للمولفہ جب خیمہ میں آئی خبر شاہ دوعالم + ماری گئی اسدم سر پیٹ کی تب اہلحرم روتی

باہم کرنی لگی ماتم + کہرام ہوا ہائی حسینا کی صدا سی + دل اُڑ گیا سکا سی فلک تھا کہ ہمیں لوٹینگی اب دشمن

اظلم آفت میں پڑی ہم + اس دشت بلاخیز میں سب وارث ہمارا جنت کو سدھارا + عاجز ہیں غمی سب

گرفتار بلا ہم سر پر نہیں محرم + ہیہات کہاں جاکی چھپیں کسکو بلائیں + دکھ درد سنائیں + وارث ہا

کشتہ ہیں باقی جو کری غم + مونس و ہمدم + ای باد صبا سمت مدینہ جو گذرنا احمد سی یہ کہنا + اسی نبی

سب ساری عزیز آپکی بیدم تن خاک سی توام پہنچا یہ خبر آل پیمبر کی مدد سی زہرا کی لحد سی اٹھی کا نظارہ

کر دیدہ پرنم اٹھی نانی مریم + بی کورو کفن لاش حسین دو پہری ہی + اور دھوپ کڑی ہی

وہ ڈالی ہیں اوس پر یہ ٹیٹھی تو سکیں نہ ہوئیں + او رکھولی ہیں مرہم پھٹتا ہی جگر بچوں کی شیون کو سکینہ

کوئی نہیں سنتا + رانڈوں پہ ستم دیکھ کی ہی عرش معظم + فریاد سی برہم + فرزند و برادر ہوی ہائی دو بچے

جہاں اور جسم سی عریاں + سب تخم ہی ریت بہرے خون ان ہاتھ + بی بی فضہ و مریم + عباس کی شانی کٹی اکبر سی

پامال + اصغر کا سنو حال + آغوش پدر میں جو ہوا تیر سی بیدم + گردن کٹی تھا خم + قاسم کی مصیبت کا

بیان ہو نہیں سکتا + سینہ ہی دہلتا + تو چہار پہ تیروں کی پڑی سیف مقدم + او ر ماری تھی کلم +

ای اہل عزا سب شبیر میں رو لو + خاموش نہ بیٹھو + اس نوحہ ناظم پہ ہو نالہ سی عجب دم

کوشش یہ کرو کم + دنظم للمولفہ زیادہ کیا اگہوں خامہ کو اضطراب ہوا + قلق میں جو نمحہ کا غذ کو

پیچ و تاب ہوا + صدای شیون و ماتم سی بپا حشر + سپہر شکست دیدہ خونبار خون ناب ہوا +

قضیہ نامہ میں عیش نشاط شہر و عمر + ہزار حیف پیمبر کا گھر خراب ہوا + بیان درد و بلا کا نہی ہی

کچھ پایان + ستمگروں سی جفا شہ پہ بیحساب ہوا + خموش ناظم محزون کہ آتش غم سی

وحوش و طیر و دل انس و جان کباب ہوا +

قال کنت مع علی بن ابی طالب علیہ السلام ... فی حائط فجاءت الابنة ... علیہ فی نفسہ شیئا فلما ... عندہ من لقیتہ فاقبلت ... و رسول اللہ ص جالس فی المسجد ...

چوبیسویں مجلس طلب جنت آل عبا کی لئی انابیج صبیان اہل عزا تفصیل شہدا کربلا و ذوالجناح کا و خیمہ پر بکا

چوبیسویں مجلس ۲۴ تمہید بکا و نقل صبیہ اہل عزا درپیش خیمہ مقتل سیدی ذوالجناح کا آنا

رباعی شبیر کی غم میں جسکو رقت ہوگی + حاصل اوسی بعد مرگ راحت ہوگی + جینی کا بہروسا نہیں دنیا میں فصیح + جب مرگئی پھر کمال حسرت ہوگی + رباعی و برات سبھی عزادار ہیں مصروف فریاد و غم و زاریاں + ہر بزم میں ماتم کی بتول آتی ہیں + سرگرم ہو زہرا کی مددگاریاں + رباعی عابد غم شبیر میں ہردم روئی + فرزند نبی کا کرکی ماتم روئی + لیکن وہ تنبع ہا تہہ بالکہ بیدکہا + روئی باپ کو پر بہت کم روئی + رباعی کیا پیاس میں تہی محو عبادت شبیر + سینہ پہ عدو تھا اور گلی پر شمشیر + نکلا نہ لہو خشک تھا حلق حسین + جاری تہی مگر خون کی بدلی سے تیر + تمہید بکا ای حاضران محفل عزا و ای مستمعان حدیث بکا خوشا حال تمہارا کہ محبت و ولاکی ماتم سید الشہدا کو بہ پاکرتی ہو اور اولاد رسول خدا کی واسطی بزم غم و مصیبت میں ترتی پہرتی ہو اور عترت طاہرہ علی مرتضی علیہ السلام کی مددگاری بتول عذرا ہی ہو اداری ذریت نبی میں جاری حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا ہی نظم میرا سرا علی اس غم میں جسی رونیکی خو ہو وی گی + اسکا عاقبت نکو ہو وی گی + اشکوں کا جواب رد یہ ہو ویگا رواں + محشر میں اسی کی آبرو ہو ویگی + اقول وَجَدْتُ فِیْ بَعْضِ مُؤَلَّفَاتِ اَصْحَابِنَا اَنَّهٗ رُوِیَ مُرْسَلًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مولف بحار الانوار ناقل ہیں کہ بعض کتب اصحاب میں ہم نی پایا ہی اور مرسل ہماری علما کی جماعت سی ہر ایک اس روایت کو لایا ہی قَالُوْا دَخَلَ النَّبِیُّ دَارَ فَاطِمَةَ فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ اَبَاكِ الْیَوْمَ ضَیْفُكِ سب نی کہا کہ ایکدن رسول دوسرا گہر میں بتول عذرا کی جا کر فرمایا ای فاطمہ آج منظور ہی کہ مہمان ہوں والد کو تمہاری فَقَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ یُطَالِبَانِیْ بِشَیْءٍ مِّنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَهُمَا شَیْئًا یَقْتَاتَانِ بِهٖ فاطمہ زہرا نی

[illegible] الى رسول الله ص فسر رسول الله ص بذلك [illegible] امير المؤمنين ع وطريق اليمن متقدم الجيش [illegible] صلى الله عليه وآله مكة وطريق المدينة قادما [illegible] واهل بحران فلما قدم [illegible] من العسكر الذي صحبه الى اليمن ومعه [illegible] وثلثين بدنة وخرج من معه

چوبیسویں مجلس میوہ جنت آل عبا کی لئے نازل ہونا اہل عزا و خیمہ یزید و حجاج کا شور مچانا

جو ابدیا ای پدر بزرگوار ابہی گرسنگی سی حسنین طالب طعام ہیں مجہی کچہہ میسر نہ آیا جو اونکو دیتی کہ اپنا

قوت کرتی ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ اور پہر

رسول خدا حجری میں سیّدہ نساکی داخل ہوئے اور ہمراہ علی و حسنین و فاطمہ علیہم السلام کی ایکجا بیٹہے

وَفَاطِمَةُ مُتَحَيِّرَةٌ مَا تَدْرِي كَيْفَ تَصْنَعُ بِضَيْفَةٍ طاہرہ حیران ہوئیں کیا کریں اور اون

حضرات کو خورش کی لئی کہاں سی لائیں ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ سَاعَةً پس نبی کریم جانب

آسمان تہوڑی دیر نگران رہے اور سوای رتبہ رحیم دل و زبان سی کلام ایسا نہ کہی وَاِذَا

بِجَبْرَئِيلَ قَدْ نَزَلَ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْعَلِيُّ الْاَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ

بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ قُلْ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَيَّ

شَيْءٍ يَشْتَهُونَ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ ناگاہ جبرئیل نازل ہوکی بولی یا محمد حقتعالی تمہر سلام

بہیجتا ہی اور تحیت و اکرام سی پیام رحمت دیتا ہی کہ علی و فاطمہ و حسنین سی کہو کس چیز میوہ

بہشت سی رغبت رکہتی ہو فَقَالَ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ وَيَا فَاطِمَةُ وَيَا حَسَنُ وَيَا حُسَيْنُ

اِنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ عَلِمَ اَنَّكُمْ جِيَاعٌ فَاَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهُونَ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ

پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای علی و فاطمہ و حسن و حسین داور علیم نی جانا کہ تم بہوکی ہو ایس میوہ ہای

والا نہایہ کو اثمار بہشت سی جسکی خواہش ہو بیان کرو فَاَمْسَكُوا عَنِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَرُدُّوا جَوَابًا

حَيَاءً مِنَ النَّبِيِّ پس وہ سارے بزرگوار بلحاظ نبی الوری کی کاری حپ رہے جواب میں شرط

ادب سی لا و نعم کی حرف طلب کچہہ نہ کہی فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَنْ اِذْنِكَ يَا اَبَاهُ اَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ وَعَنْ اِذْنِكِ يَا اُمَّاهُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَعَنْ اِذْنِكَ يَا

اَخَاهُ الْحَسَنَ الزَّكِيَّ اَخْتَارُ لَكُمْ شَيْئًا مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ امام حسین علیہ السلام نی عرض کی

تمہاری اجازت سی ای پدر امیر المؤمنین اور مادر سیّدہ نساء عالمین اور برادر حسن کی امر سی

[illegible]

چوبیسوین مجلس میوہ جنت آل عبا کی لیئی آنا نقل بیت حضرت عباس و ذوالجناح کا خیمہ پر تیر چلانا

تومین تجویز کرون میوہ خلد جو پسند ہو سکی قالوا جمیعا یا حسین ما شئت فقد
رضینا بما تختارہ لنا سب نی کہا یا حسین جو تم چاہو ہماری لیئی وہی ہمنی پسند و گوارا کی
فقال یا رسول اللہ قل لجبرئیل انا نشتہی رطبا جنیا سید الشہدا بولی ای رسول
داورا کہو جبرئیل سی کہ ہمین مرغوب ہی رطب تازہ و تر فقال النبی قد علم اللہ ذلک
پیغمبر نی فرمایا علم الہی مین یہی گذرا کہ تم کرو گی اسی میوہ کی تمنا ثم قال یا فاطمۃ قومی
وادخلی البیت واحضری الینا ما فیہ اوسوقت نبی الوری نی ارشاد کیا ای فاطمہ
حجری مین جاکی دیکھو جو وہان عطای رب علا رکھی ہوا کی ہمین دو فدخلت فرأت
فیہ طبقا من البلور مغطی بمندیل (پارچہ) من السندس الاخضر وفیہ رطب
جنی (تازہ چیدہ) فی غیر اوانہ پس تو ول عذرا ی بیت الشرف مین داخل ہوکی ملاحظہ کیا طبق بلور
جنت پر خوان پوش سبز سندس ڈھکا رطب تر و تازہ سی بھرا دکھائی دیا فقال النبی
یا فاطمۃ انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء
بغیر حساب کما قالت مریم بنت عمران سیدہ نسا وہ خوان عطای رب علا
اوٹھا لائین اشرف انبیا نی پوچھا ای فاطمہ یہ کہان سی تھا و ملا عرض کی خداتعالی نی
بھیجا بتحقیق کہ وہ زیادہ رزق دیتا جسکو چاہتا ہی جیسا کہ مریم بنت عمران نی کہا تھا
کہا ہی + فقام النبی وتناول وقدمہ بین ایدیہم ثم قال بسم اللہ الرحمن الرحیم
پھر سرور کائنات نی اوٹھکی تناول کو قدم بڑھایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کو بسم اللہ
کہکی پاس بلایا ثم اخذ رطبۃ واحدۃ فوضعہا فی فم الحسین فقال ہنیئا
مریئا یا حسین پس اول بار ایک رطب دست مبارک مین اوٹھایا اور امام حسین علیہ
السلام کو پہلی کھلایا پھر نوش جان و گوارا ہو تمکو ای نور عین فرمایا رتبہ شرف ثقلین مین

الشمس فاذن موذنه لصلوة الظهر وقت الظهيرة فصلى ركعتين ثم زالت … ثم نزل عليه واله السلام وكان … من خذله وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله … مولاه فهذا علي مولاه اللهم وال من والاه … فوضعها خذ راى بياض ابطيهما فقال من كنت

فصلى بالناس وجلس في خيمته وامر عليا ان يجلس في خيمة له بازائه ثم امر المسلمين ان يدخلوا عليه فوجا فوجا فيهنؤنه بالامامة ويسلموا عليه بامرة المومنين ففعل الناس ذلك كلهم ثم امر ازواجه وجميع نساء المومنين معه ان تدخلن عليه وتسلمن عليه بامرة المومنين ففعلن وكان ممن اطنب في تهنئته بذلك عمر بن الخطاب وقال بخ بخ لك يا علي اصبحت مولاي ومولى كل مومن ومومنة وانشد حسان …

چھبیسویں مجلس آل عبا کی لیے رطب جنت کا آنا فردوس و حضرت صاحب عزا تفصیل شہدا کربلا در جنت یہ ذوالجناح کا آ کر

اوس فرزند کا بڑھایا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ وَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا
يَا حَسَنُ پھر دوسرا دانہ خرما لیا امام حسن علیہ السلام کی مُنہ میں رکھا اور ویسا ہی چونکہ
کلمہ تہنیت کہا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً ثَالِثَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَقَالَ
لَهَا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بعد ازاں تیسرا رطب چنا فاطمہ زہرا کی دہان
اقدس میں دیا اور اونسی بھی اوسی طرح سے سازگار ہونیکا فقرہ ارشاد کیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً
رَابِعَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ عَلِيٍّ وَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ آخر کو چوتھا رطب پیشوائے
علی مرتضیٰ علیہ السلام کی چشمہ نوش میں پہنچایا اور خوشگوار ہو جائے تمکو یا امیر المومنین فقرہ دعا
سنایا ثُمَّ نَاوَلَ عَلِيًّا رُطَبَةً اُخْرٰى ثُمَّ رُطَبَةً اُخْرٰى وَالنَّبِيُّ يَقُولُ لَهُ هَنِيئًا
مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ پھر مکرر پنجم و ششم اوصیا کو اوسمیں سے دیا اور سب بارہ ہی وہ ثمر جان پرور عطا کیا
ہر مرتبہ ویسا ہی ہنیئا مریئا کہا کہ اوس بذل تفقد پر سب کو عجب رہا ثُمَّ وَثَبَ النَّبِيُّ قَائِمًا
ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ اَكَلُوا جَمِيعًا مِنْ ذٰلِكَ الرُّطَبِ پس ازاں رسول خدا جلدی سی کھڑی ہوئی
پھر بیٹھی اور سب نی کھائی وہ رطب نوش کئی فَلَمَّا اكْتَفَوْا وَشَبِعُوا اِرْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ
اِلَى السَّمَاءِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى جب تناول فواکہ میں سیر ہوئی وہ طبق اوٹھا باذن خدا
آسمان کی طرف جا کی غایب ہوا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَبَتِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ مِنْكَ
عَجَبًا بتول عذرا نی پوچھا ای پدر والا قدر آج آپکا کھڑا ہونا اور بیٹھنا جو دیکھا بنظر سب کو
تعجب رہا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَّا الرُّطَبَةُ الْاُوْلَى الَّتِي وَضَعْتُهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ
وَقُلْتُ لَهُ هَنِيئًا يَا حَسَنُ فَاِنِّي سَمِعْتُ مِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ يَقُوْلَانِ
هَنِيئًا لَكَ يَا حَسَنُ فَقُلْتُ اَيْضًا مُوَافِقًا لَهُمَا فِي الْقَوْلِ مخبر صادق بولی ای
خاتون قیامت پہلی مرتبہ کا رطب جو حسن کی منہ میں رکھا اور ہنیئا کہا سنا تھا میں کہ میکائیل

المدينة من حج الوداع بعث معه اسامة بن زيد وامره ان يقصد حيث قتل ابيه فقال اوطئ الخيل اواخر الشام من اوائل الروم وجعل في جيشه وبعث [illegible] اعيان المهاجرين ووجوه الانصار وفيهم ابوبكر وعمر وابو عبيدة وعسكر اسامة بالجرف فاشتكى رسول الله صلى الله عليه وآله شكواه التي توفي فيها وكان عليه [illegible] [illegible]

چھبیسویں مجلس طلب جنت کا آنا و حال شہدائے کربلا و ذو الجناح کا خیمہ پر جانا

اسرافیل نی بھی نوش جان ہو سکا اپھر میں بھی اونکی موافقت میں وہ کلمہ ادا کیا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّانِیَةَ فَوَضَعْتُهَا فِی فَمِ الْحَسَنِ فَسَمِعْتُ جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ یَقُوْلَانِ هَنِیْئًا لَّکَ یَا حَسَنُ فَقُلْتُ اَنَا مُوَافِقًا لَّهُمَا فِی الْقَوْلِ پھر دوسری دفعہ جو حسن کی دہن میں رطب دیا جبرئیل و میکائیل کا قول سنا کہ خوشگوار ہو کہا میں بھی اونکی ساتھ دعا کو ملا لیا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّالِثَةَ فَوَضَعْتُهَا فِیْ فِیْکِ یَا فَاطِمَةُ فَسَمِعْتُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ مَسْرُوْرِیْنَ مُشْرِفِیْنَ عَلَیْنَا مِنَ الْجِنَانِ وَهُنَّ یَقُلْنَ هَنِیْئًا لَّکِ یَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَّهُنَّ بِالْقَوْلِ تیسری دفعہ ای بتول عذرا وائے خرما جو تمکو کہلایا سارے حور العین فردوس نی خوشی میں بہشت سے سر بڑہا یا اور گوارا ہو تمکو یا فاطمہ کا شور مچایا میں نی اونکی رفاقت میں وہی کلمہ فرمایا فَلَمَّا اَخَذْتُ الرَّابِعَةَ فَوَضَعْتُهَا فِیْ فَمِ عَلِیٍّ سَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنَ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا لَّکَ یَا عَلِیُّ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حبیب خدا نی تمہارے رطب ہاتھ میں لیا اور علی مرتضی کی منہ میں دیا غیب سے ندای حق سبحانہ تعالی کو سنا جو ارشاد کیا ہنیئا مریئا ہو ای ولی خدا پس میں بھی اوس آواز کی مطابق مصروف دعا ہوا ثُمَّ نَاوَلْتُ عَلِیًّا رُطَبَةً اُخْرٰی وَاَنَا اَسْمَعُ صَوْتَ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا لَّکَ یَا عَلِیُّ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِّرَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهٗ پس دوسرا رطب کا دانہ اوٹھا لیا اور علی مرتضی کو کہلایا پھر اوس بھی اونکی دہان میں پہنچایا پھر بار سنا رہا آواز باری تعالی کی جو ارشاد کرتا تھا ہنیئا مریئا لک یا علی اوسمیں میں تعظیم کو کھڑا ہوا واسطے عظمت اور جلال کبریا فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْ نَاوَلْتَ عَلِیًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رُطَبَةً لَّقُلْتُ لَهٗ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا بِغَیْرِ انْقِطَاعٍ

[illegible]

و بين احد منهم شيء يعطيه به خيرا الا نصرف
المنبر فخطب ثم قال ايها الناس انه ليس بين الله
التقيس فلما كان يوم الجمعة جلس على
اياه يا فضل ثم نزل فلبث الا ايام و
ثلاثة اواق فقال عليه واله السلام انحلها
عدة اني تزوجت فوعدتني ان تعطيني
فقام رجل فقال يا رسول الله لي عندك

چوبیسویں مجلس دختر عزادار کا فروخت کرنا تفصیل شہداءِ ذوالجناح کا و خیمہ بیاں آنا

پس گوش نہ دہوی مجہکو صدای روح افزا کہ خطاب کرتا تہا رب علا یا محمد اپنی عزت و جلال کی قسم
اگر دیتی رہو تم علی کی منہ میں اس گہری ستی روزِ جزا رطب کا دانہ دانہ ہر آینہ میں ہنیا مریگا تو مدام
انقطاع کہتا جاو نگا تو پاجی ملعونہ کیا مرتبہ سلطانِ حجازی کا ہی دیکہو یہ شرف امام خانہ کا ہی
جو پاتا دہی خدا نی اونکو بخشا الطاف و کرم سے سرفراز کیا ہی کتاب بحر البکا او رجمعیت گریہ میں
ملا محمد خلانی لکہا ہی کہ شہر بصرہ میں ایک مومن عزادار فرزند احمد مختار مشہور گذرا ہی ہر سال عشرہ
محرم کو اوسکی گہر میں مجمع اہل بکا ہوتا اور جو میسر آتا صرف شربت اور طعام آتا اسکی گردش
فلک سے نتباہی اوسکی گہر پر چلی ہر چند ہاتہہ پاؤں مارے کوئی صورت فراہمی سامان غم دلی بہتر کی
خالق نے منظور نہ کیا ناچار کرہ یا حالی دلی اور ترک شہر و فرزند کا ارادہ کیا خجالت سے داری کی
چاہا کسی طرف کو نکل جاوں کیونکہ بی اسباب پر تعزیہ خانہ میں لوگونکو کیا منہ دکہاوں اپنی زوجہ
نیک سیرت کو خلوت میں بلا یا اس سے خبر دی تدبیر کار میں التجا لایا سازی روزگار کا حال کہا
زیادہ خون ملال سے رو دیا وہ بی بی پاک سرشت بولی ای شوہر تیری ناحق بد نامی ہوگی مناسب
یوں ہی کہ واسطے مصارف محرم کی بیچو تو اس دختر کو فروخت کرو اور ہماری قیمت لیکی بقدر
ضرورت مصرف اسباب تعزیہ رہو مرد سوگوار نے کہا تیری سب میں ہیچ کار سمجہو ہی اور یا تد
پا اسنا می مجلس تیرہ ہم کرتو آنی جانی والی عورات کی خاطر مدارات کرتی ہی اور ہی والو نکو پانی
پلانا شربت اور طعام دیتی ہی لاکن ہرگاہ اس بیٹی کو جو میری اور تیری نقد حیات ہی
بیچا کی تیج والدین کو کوئی خبر نہ ہوگا خالی از قباحت ہی اور اگر یہ تجکو منظور ہی تو مصلحت یہی ہی جواب دیا
مہمان گئی ہی ہند وجہ نی اس نیک کو پسند کیا اور دل سے جان کی مقبول رکہا شوہر نی کہا ہر چند ہمارا
شیشۂ دل سنگِ بی صبری سی چور ہی لاکن رضامندی دختر کی اس معاملہ میں ضرور ہی چہرہ و منظور کرے
تو جلدی فروخت کو لیجاویں اوسکی قیمت سامان عزا کی صرف میں لاویں پس ماں باپ اپنی

و لو عصيت
... فقال ... علي ... ثم دخل بيته و كان
... بجاءت عايشة ...
... فاستحيى ...
صلى الله عليه و آله و سلم
... يا رسول الله
... فقال رسول الله صلى الله عليه و آله
... عند ... ابي طالب ...
... الى ...

چوبیسوین مجلس مرد عزادار کا دختر کو بیع کرنا تفصیل شہدا ذوالجناح کا درخیمہ پر آنا

بلاکی بہت پیار کیا اور سارا ماجرا دختر جگر کا اوس سی کہا لڑکی نی جواب دیا کہ ای پدر بزرگوار
میری جان نثار امام حسین علیہ السلام ہی اور اونکی راہ محبت مین کنیز ہونا فخر دارین اور نیک
انجام ہی بخوشی و رضا مجہی بازار مین لی چلو اور واسطی صرف ماتم داری کی فروخت کرو
زن مومنہ نی بیٹی کو نہلا کی پوشاک نفیس پہنائی بالونکو سنوار کی چادر اوڑہائی مرد عزادار
اوسکو ہمراہ لی کی بازار بردہ فروشون مین گیا اور صف کنیز و غلامونکی بیچ مین کہڑا کیا ناگاہ
ایک سوداگر واسطی خریدار کی نزدیک پہنچا اور تعداد قیمت سی کنیز کی پوچہا عزادار نی کہا
مول اسکا سو اشرفی ہی اسقدر لونگا اگر کچہہ کم کہو گی تو اس جاریہ کی بیع مین راضی نہونگا +
سوداگر نی جواب دیا اول صورت کو اوسکی دیکہون بسکہ پسند ہی زر مطلوب تجہی دونگا
مرد وفا شعار غیرت ناموس کی سبب متامل ہوا با دیدہ اشکبار سوچکی ناچار کہا اگر مین تیری
کنیز دریافت کرون اگر وہ منہ دکہانی پر آمادہ ہو تو ایسی جواب کہول اپنی گوش گذار کی
بیٹی سی اظہار کیا ای نور چشم یہ خریدار مشتاق ہی دیدار جمال کا اسمین تیری مرضی کیا ہی
دختر نی خوشی برضا کہا بہت اچہا ہی کیا میری صورت زینب وام کلثوم فاطمہ
سکینہ سی محترم ہی دختران بتول عذرا و سید الشہدا سی زیادہ عزیز و مکرم ہی کہ اونکو بازار شام
کوفہ مین سر برہنہ پہرنا و دیکہا ہو سی محذانی واسطی نجات است او حصول فقر شفاعت کی گوارا
رکہا یہ شوقسی میرا منہ دکہا دو اپنی مطلب سی دامان امید بہرلو + باپ نی سوداگر کو رخصت دی کہ
اوسنی نقاب اوٹہا کی صورت دختر دیکہی آفتاب کو حجاب برقع مین پایا تو لال ہو کر سی
ہزار جان سی خریدار بنا یا مبلغ سو اشرفی ہمیان ہمت سی نکالین + فوراً عزادار کی ہاتہ مین
حوالی کین + کنیز کو ہمراہ لیکی اپنی گہر چلا متاع خوبی کی سوداسی بہت مسرور تہا اوسوقت
دختر نیک اختر نی عرض کی منت اور عاجزی مین ہاتہونکو جوڑکی کہڑی ہوئی اکہ ... اگر

ثم منها قال امیر المومنین علیه السلام ... جبرئیل علیه السلام نزل بها من السماء ... علی بطنه اذا العین ... ذلک الیه والتمس عصابة کان یشد بها ... وعا بسیفه ودرعه وجمیع لامته ودفع ... قال ادن منی فدنا الیه ونزع خاتمه

له اقبض هذا فی حیاتی ودفع الیه بغلته وسرجها وقال امض علی اسم الله الی منزلک فلما کان من الغد حجب الناس عنه وثقل فی مرضه صلوات الله علیه وآله وکان علی علیه السلام لا یفارقه الا لضرورة فقام فی بعض شؤونه فافاق افاقة فافتقد علیا علیه السلام فقال ادعوا الی اخی وصاحبی وعاوده الضعف فاصمت فقالت عائشة ادعوا له ابا بکر فدعی فدخل فلما نظر الیه اعرض عنه بوجهه فقام ابو بکر فقال ادعوا الی اخی وصاحبی ...

چوبیسوین مجلس معا لکہ بنت صاحب عزا و تفصیل ماتم شہادہ و ذو الجناح کا خیمہ پر آنا

نسبی خصت ملی تو آرزوی دل پوری کرون آقای قدیم سی دو کلمہ حقیقت اور عذر تقصیر خدمت کہتی چاہون چنانچہ نیک بخت نی جب سوداگر سی اجازت پائی تو باپ کی نزدیک روتی آئی بولی ای پدر میری ماں کو غم فراق سی بہت تسلی فرمانا ہرگاہ صدمہ ہجر مین محو ہاو کری تو سمجہانا حال فاطمہ صغرا صبیہ حقیقیہ امام حسین علیہ السلام کو خاطر مین لائی اور مصیبت سید الشہدا پر صبر شاکر حسرت بہائی جسوقت تعزیہ خانی مین شمع و چراغ جلائی تو میری عہد بکو جو خدمت مین کرتی تہی دلسی نہ بہلائی ہمسایہ کی لڑکیونکو جو میری ہمجولی ہین سلام کہنا ماں سی ہمیشہ برفق و مدارا مہربان رہنا پدر غریب کی آنکہون سی آنسو بہنی لگی ناچار بیٹی اور باپ روکی جدا ہوی سوداگر اوس عفیفۂ زہرہ و مشتری کو جب اپنی گہر لیگیا بیت الشرف بنایا اوسکی پاکیزہ مین کہلا بلا کی بعزت و حرمت سلایا شب کو عالم رؤیا مین یہ خواب دیکہا کہ ناگاہ سارا مکان نور سی مثل مطلع خورشید بنا جناب پیغمبر وہان تشریف لائی ہین اور بہت سی ملایکہ ہمراہ ہین سوداگر نی آگی بڑہکی بآداب تمام سلام کیا رسالت مآب سی قدم رنجہ کرنی کا باعث پوچہا ارشاد فرمایا بیٹی کی دیکہنی کو آیا ہون اور اوسکی تسکین کو تحفہ رحمت لایا ہون عرض کی ای مولا آپکی بیٹی والا گہر یہان کہان ہین وہ تو مزار جنت البقیع یا روضہ اقدس مین پنہان ہین رسول خدا نی جوابدیا راست کہتا ہی واقعی وہ ماجرا تو ایسا ہی گذرا ہی لاکن وہ کنیز جو تو نی میری عزادار سی کی دختر خریدی ہی وہ بہی بمنزلہ فرزند عزیز کی پیاری ہی ای شخص اپنی سو اشرفی کو لیلی اور میری عزیزہ نور عین کو اوسکی گہر پہنچادی سوداگر دہشت سی اس واقعہ کی بیدار ہوا سو اشرفی کو اوسی سرہانی رکہا دیکہا روتی ہوی نی جاکر دختر کو خواب راحت سی جگایا اور ہاتہ پکڑکی تعظیم سی اوٹہایا بڑی عزت سی ہمراہ لیکی باپکی دروازی پر آیا آواز در زناک سی باپ بنت کو پکارکی کہا صاحب خانہ اپنی فرزند کو لیجا اوسکی جدائی اور دوری مین غم نہ کہا مرد عزادار نی رو رو سی

چوبیسویں مجلس تعداد شہدای اقربای خیر الوری اور نوا ابجد کا در خیمہ پر آنا

شاید ہماری لڑکی نی خرد سالی ہین بیتابی کی خبر یہ ہماری دروازی پر او سکو لایا ہی معاملہ سی
اپنی پشیمان ہوکی پہیر یا ہی اب کیونکہ ہم سامان ماتمداری کرینگی کہان سی مجلس کو ست
اور طعام لاکی دینگی لا بدا وس بیقرارنی دروازہ سرا کو وا کیا سوداگرنی سلام کرکی اوسکی دست
پاک کو بوسہ دیا حکایت عالم رؤیا مفصل سنائی دختر عزیز با مانت اور سلامت پہنچائی ماں پاکیا
دل دولت دارین پانی سی کمال خوشحال ہوا گہر اونکا فضائل و ذکر اہلبیت سی مالا مال ہوا سچا
کیا مرتبہ ہی اونکا جو محبت سید الشہدا این قدم آگی رکہتی ہین ہر دست افقاد مرشس اور جود
خدا و رسول سی دامن بہرتی ہین نظم لمولفہ شبیر کا ماتم جو بپا کرتی ہین طاعت کو خدا کی
وہ ادا کرتی ہین رکہتا ہی حدیثوں ہین کہ رونی والی جب ذکر غم آل عبا کرتی ہین زہرا و
علی با حسنین سب اونکی لیئی حق سی دعا کرتی ہین مرتا ہی جو مومن تو شب اول قبر
فرشتہ بہی ثنا کرتی ہین حور یہ جنت یہ نسیم ابدی اللہ و پیمبر یہ عطا کرتی ہین

واقعہ دست اندہیرا ہو نا بعد شہادت اولین اور ذوالجناح کا میدان سی خیمہ پر آنا

چابک سواران سمند آہ جہان پیما و گرم خرامان دشت حسرت و بیابان بلا و ترکتازان
اندوہ و ملال و مقدم بازان سمند گذاری و ابتہال سمند انور تر دادن منطلق العنان صفوف و ہا
زنگین بیان گلشن عرصہ ماتم توسن مضمون خونچکان کو جولانی طبع نالان سی آگی یہ اور
بیان کو تا بے وہ دو فغان سی در خیمہ سا مععہ پہ نکراتی یون نقل کرتی ہین کہ روز عاشورا جب
خانہ زین صدر نشین دین سی خالی ہوا اور فرزند راکب براق کا سر محبت نیزہ خولی پر چڑہا
شورین حسن ولاکب و قمر آسمان ہنیب خاک مین ملا اور سپہر شکست و دیدہ انجم تنگ آیا
پیچی ہی بکمند رقت اور رہوار حیات وحش و طیور خاک اوڑا ساحت ہیبت

نوا ابجد نی رمسی واستعن بالله ..... فوضعا فی ...
فاخذ علی علیہ السلم ... فوضعہا فی ...
حتی ... علیہ و اکبت فاطمۃ علیہا ... و تشکت ...
ثم قال الیتامی ...
الیٰ اللہ عینیہ و قال ابی طالب ...

یا محمد ہذا الحق ان ... الی الدنیا
الصادق علیہ السلام قال ...
الی الدنیا ... الرفیق الاعلی ... قال
ثم قال لہ یا رسول اللہ ...
الرجوع الی الدنیا ...
علیہ السلام ...

يوم الاثنين و لما اراد علي عليه السلام غسله استدعى الفضل بن عباس فامره ان يناوله الماء بعد ان عصب عينيه

لاثنتي عشرة ليلة من شهر ربيع الاول

صلوات الله عليه واله الطيبين

فاطمة عليها السلام وصاح المسلمون

چوبیسوین مجلس خیمہ گاہ میں اندھیرا ہونا آسمان سی آواز ہادی کا آنا

روزگار نی نگاہ اپنی ہلاک پر دوڑائی چہنر چہرہ چہپا ندار نی غاشیۂ خونبار شفق دوش پر اوٹھایا
اور صنر صرِ لیل و نہار کو کا وہ حسرت مین قرار و ہوش نہ رہا قَالَ السَّیِّدُ فَلَمَّا قُتِلَ
اِرْتَفَعَتْ فِی السَّمَاءِ فِی ذٰلِکَ الْوَقْتِ غَبَرَةٌ شَدِیْدَةٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ فِیْهَا
رِیْحٌ حَمْرَاءُ لَا تُرٰی فِیْهَا عَیْنٌ وَلَا اَثَرٌ بحار الانوار مین روایتِ سیّد سی ذکر فرمایا ہے
کہ ہرگاہ امام حسین علیہ السلام نی درجۂ شہادت پایا ہی سرِ مطہر اقدس کو نوکِ نیزہ پر چڑہایا تن کو
بیدفن و کفن خاک و خون مین لٹایا اوس وقت کالا غبار اس افراط سی آسمان پر چہایا اور اوسمین
ہوای سرخ انتشار و انواع رنگ سی آندہی کا تلاطم نظر آیا اس شدت سی آیاتِ قہر کا غلبہ ہوا
کہ دنیا کو تیرہ و تار کیا کچھ دکہلائی نہین دیتا تہا حَتّٰی ظَنَّ الْقَوْمُ اَنَّ الْعَذَابَ قَدْ
جَاءَهُمْ فَلَبِثُوْا کَذٰلِکَ سَاعَةً ثُمَّ انْجَلَتْ عَنْهُمْ یہان تک جو قوم ظالم نی جانا اب
زندگانی مشکل ہی کہ مکافاتِ خونِ ناحق مین غضب نازل ہی اور ہمین آفات کا ہجوم ہی ایک
ساعت وہ طوفانِ بلا موقوف ہوا قَالَ فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ بِاَقْطَارِهَا وَتَلَاطَمَتِ
الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَصَارَتْ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا دوسرا راوی کہتا ہی
کہ زمین مین چار طرف سی زلزلہ آیا دریا مین موج کی گرداب تلاطم سی حلقۂ ماتم بندھا
نہرِ فرات کا پانی خونِ جگر کہا کی ہمرنگِ تازہ لہو ہوا اور وادی نینوا مین غبارِ الم سی
عالمِ ظلمات رہا وَهَبَّتْ رِیْحٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ فَاَظْلَمَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ سیاہ
طوفانِ بلا مین کالی آندہی کو ہوا لائی مغرب اور مشرق مین اندہیری شب کی مانند
ظلمت چہائی وَهَرَبَتِ الطُّیُوْرُ مِنْ اَوْکَارِهَا جانورون نی اپنی آشیانی چہوڑ دیئے
بیتاب ہو کی سر بصحرا چلائی آہ و نالی کئی وَوَقَفَتِ الطَّائِرُ فِی الْجَوِّ مُسَبِّحَةً
بِذِکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرغ زمین و آسمان مین پر مارتا تہا کلمۂ توحید کو زبان پر

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای عترت خیر الوری اور ذوالجناح کا در خیمہ پر آنا

پرہیتاتھا وَ عَلَتِ البَوارِقُ وَاَخَذَتِ القَومَ الصَّواعِقُ مِن کُلِّ جانبٍ سیاہ
بادل مین برق قہر الہی چمکی اور بجلی قوم ظالم کی سر پر گری وَ قَطَرَتِ السَّماءُ ثلاثَ قَطَراتٍ
دَمًا عَبیطًا آسمان سی تین قطری تازہ لہو کی گری انواع صوت مین آثار غضب جبار ظاہر
ہوی وَانکَسَفَتِ الشَّمسُ سورجکو داغ مصیبت کا گہن لگا شہادت سی آفتاب سپہر دین کی
فلک نی نیلا جامہ عزا پہنا وَنادی مُنادٍ مِنَ السَّماءِ قُتِلَ وَاللہِ الاِمامُ اَخُو الاِمامِ
اِبنُ الاِمامِ اوسوقت آسمان سی ایک منادی نی پکارا قسم خدا کی امام اور بہای امام کا
بیٹا امام کا اسدم گیا مارا وَرَوی صاحبُ المَناقِبِ قُتِلَ بِاتِّفاقِ الرِّوایاتِ یَومَ
عاشِرِ المُحَرَّمِ سَنَۃَ اِحدی وَسِتّینَ وَھُوَ ابنُ اَربَعٍ وَخَمسُونَ سَنَۃً وَسِتَّۃَ
اَشھُرٍ حکایت کی ہی صاحب کتاب نی باتفاق روایات کہ شہید ہوی امام حسین علیہ السلام
دہم ماہ محرم کو سنہ ساٹھہ اور ایک ہجری مین کہ اوس روز تک سن شریف پچاس اور چار برس اور
چہہ مہینی کا کا تہا ہی مگر دن مین اختلاف کیا روز جمعہ اور شنبہ یا یکشنبہ دوشنبہ بعض بہی بیان ہوا
وَکانَ عِدَّۃُ مَن قُتِلَ مَعَ الحُسَینِ مِن اَھلِ بَیتِہٖ وَعِترَتِہٖ ثَمانِیَۃَ عَشَرَ نَفسًا اور عدد
شہدای اہلبیت جو ہمراہ امام حسین علیہ السلام کربلا مین ماری گئی ہین سترہ اور بعض روایا سے
اٹھارہ شمار کیی ہین وَقالَ اَبُو الفَرَجِ جَمیعُ مَن قُتِلَ یَومَ الطَّفِّ مِن وُلدِ اَبی طالِبٍ
سِوی مَن یُختَلَفُ فی اَمرِہٖ اِثنانِ وَعِشرُونَ رَجُلًا ابو الفرج نی کہا روز عاشورا جو
بزرگان اولاد ابیطالب نی شہادت پائی سوای اونکی جنکا اختلاف مین بنی ہاشمی
سادات بائیس تہی وَقالَ ابنُ شَھرآشُوبَ وَصاحِبُ المَناقِبِ وَمُحَمَّدُ بنُ اَبی طالِبٍ
اِنَّما فُوا فی عَدَدِ المَقتُولینَ مِن اَھلِ البَیتِ عَلَیھِمُ السَّلامُ فَالاَکثَرُونَ عَلی
اَنَّھُم کانُوا سَبعَۃً وَعِشرینَ ابن شہر آشوب وغیرہ علمای اخبار کی مقتولین بنی ہاشم

والعمر وكان في الجيش عامة المهاجرين
اسامة واستعتب بهم على من بايعك
بايع الناس ابا بكر وقيل له لو جمعت جيش
بتولية بن يزيد بن ابي سفيان قال ولما
ليلهم وبعثوا اليهم ابي سفيان فاخرجوا
على نواحي اليمن والشام وجهزوهم من
فاحضروهم وعقد لهم الرايات

چهبیسوین مجلس تعداد شهدای اقربای خیر الوری اور ذو الجناح کا خیمه پر آنا

کلام مین ہی لاکن بیشتر کی نزدیک ستائیس عزیز و قریب امام علیه السلام ہین سَبْعَةٌ مِنْ بَنِي
عَقِيلٍ مُسْلِمٌ الْمَقْتُولُ بِالْكُوفَةِ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَا عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَعِيدِ بْنِ عَقِيلٍ وَزَادَ ابْنُ
شَهْرَاشُوبَ عَوْنًا وَمُحَمَّدًا ابْنَيْ عَقِيلٍ اولاد عقیل مین سات بزرگوار تهی وَثَلٰثَةٌ
مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيطَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَوْنُ الْاَكْبَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور فرزندان جعفر بن ابی طالب سی تین نامدار تهی وَمِنْ وُلْدِ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ تِسْعَةٌ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَبَّاسُ وَيُقَالُ وَابْنُهُ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْغَرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْغَرُ وَقَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوبَ لَمْ يُقْتَلْ
مُحَمَّدُ الْاَصْغَرُ بْنُ عَلِيٍّ لِمَرَضِهِ وَاَبُوبَكْرٍ شَكٌّ فِي قَتْلِهِ ذریت طاهره علی بن ابی طالب
علیه السلام سی نو برگزیده روزگار تهی که ابو بکر کی نام پر شبهه کیا همراه نهین انکی یا شامل
انصار تهی وَاَرْبَعَةٌ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ اَبُوبَكْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَالْقَاسِمُ وَقِيلَ بِشْرٌ وَ
قِيلَ عُمَرُ وَكَانَ صَغِيرًا ابنای امام حسن بن علی علیهما السلام سی چار سعادت کردار تهی
کہ بشر اور بعض نی عمر کو صغیر کہا یہ بهی ایک اسم کی غلطی ہی ناقل آثار تهی وَسِتَّةٌ مِنْ بَنِي
الْحُسَيْنِ مَعَ اخْتِلَافٍ فِيهِ عَلِيُّ الْاَكْبَرُ وَاِبْرَاهِيمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ وَحَمْزَةُ
وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَذُبِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي حِجْرِهِ اختلاف روات سی چه
خلف امام حسین علیه السلام شهدا کی سرور تهی اور علی الرحم شهرت مقتولین مین وه زبده
اخیار تهی وَلَمْ يَذْكُرْ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ اِلَّا عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ وَاَسْقَطَ الْبَاقِي اور
مؤلف کتاب مناقب نی جو اخبار مستند کا حواله دیا سوای علی اوسط که علی اکبر مشهور ہین اور عبد الله

فقال اسامة لابي بكر ما تقول في
نفسك انت قال قد ترى ما صنع الناس
فانا اسألك ان تاذن لي ولعمر قال فقد
اذنت لكما وخرج اسامة بذلك الجيش
حتى اذا انتهى الى الشام عزله واستعمل
مكانه يزيد بن ابي سفيان فما كان بين
خروج اسامة ورجوعه الى المدينة
الا نحو من اربعين يوما فلما قدم المدينة
قام على باب المسجد ثم صاح يا معشر
المسلمين عجبا لرجل استعملني عليه
رسول الله صلى الله عليه وآله
رسول الله صلى الله عليه وآله
اولاده ... وابنه
ومن والده ... الاول
ابنته فاطمة صلوات الله
في ذكر ان اول امرأة تزوجها
عليه وآله اول ... خديجة
رسول الله صلى الله عليه وآله خديجة
بنت خويلد وهو ابن خمس وعشرين
سنة وكانت قبله عند عتيق بن
عائذ المخزومي فولدت له جارية
... فولدت له هند بن ابي هالة الاسدي
... رسول الله صلى الله عليه وآله ابنتها ...

وليس له كثير مال انما حاجة خديجة ... الى سوق حباشة فلما رجع تزوج خديجة زوجها اياها ابوها خويلد ... وقيل زوجها عمها عمرو بن اسد ... وخطب ابو طالب النكاح ... ثم الحمد لله ...

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای اہلبیت اور پہلی حملہ تیر باران مین شہید ہوئین نصیب سید الشہدا

رضیع کسی کو ذکر نہین کیا مِنْ کِتَابِ بُسْتَانِ الظُّرُوفِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ قُتِلَ
مَعَ الْحُسَيْنِ سِتَّةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ کتاب بستان ظروف مین حسن بصری سی
روایت کی ہی کہ اوسنی کہا اپنی اعتبار سی شہید ہوی امام حسین علیہ السلام کی رفاقت مین
سولہ بزرگوار اہلبیت اطہار سی مَا كَانَ لَهُمْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ شَبِيْهٌ كُلُّهُمْ اَرْكَضَ
فِيْ بَطْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْاَسَدِ اُمِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہ اوکی مثل و مانند دنیا مین کوئی
نہین ہو سکتا ہی اور نسب انکا بطن فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت شیر خدا کو پہنچتا ہی امام
حسین علیہ السلام اور عباس و عبد اللہ و جعفر و عثمان و ابوبکر فرزندان علی مرتضی علیہ السلام
اور علی اکبر و عبد اللہ ابنای امام حسین علیہ السلام اور قاسم و ابوبکر و عبد اللہ اخلاف امام حسن
علیہ السلام اور عون و جعفر و عبد الرحمان بنی عقیل کی اور عبید اللہ و عبد اللہ پسران مسلم بن
عقیل رضوان اللہ علیہم و برکاتہ وَقَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ الْمَقْتُوْلُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ
الْحُسَيْنِ فِي الْحَمْلَةِ الْاُوْلٰى بحار الانوار مین ذکر کیا کہ ابن شہر آشوب نی کہا روز عاشورا
جب جدال و قتال کا ابتدا ہوا اور دونوں فوجون کا مقابلہ ہوا ہوا اون جفا شعار اندازان
لشکر ابن سعد کا اصحاب امام حسین علیہ السلام پر باران تیر برسا اوس حملہ مین یاوران
ہمراہیان حضرت سی اتنی بزرگوار کشتہ و خون ہوا نعیم بن عجلان وعمران بن
كعب بن حارث الاشجعي وحنظلة بن عمرو الشيباني وقاسط بن زهير
وكنانة بن عتيق وعمرو بن مشيعة وضرغامة بن مالك وعامر بن
مسلم وسيف بن مالك النميري وعبد الرحمان الارحبي ومجمع العائذي
وحباب بن الحرث وعمرو الجندعي والحلاس بن عمرو الراسبي وسوار
بن ابي عمير الفهمي وعمار بن ابي سلامة الدالاني والنعمان بن عمرو الراسبي

... فاطمة فاما زينب بنت رسول الله فتزوجها ابو العاص بن الربيع بن عبد العزى بن عبد شمس بن عبد مناف في الجاهلية فولدت لابي العاص جارية اسمها ...

بالمدینة لسبع سنین من الهجرة وامامة
خویلد فخدیجة خالته وماتت زینب
فتوفیت عنده وام ابی العاص هالة بنت
بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب
وبعده امامة فخلف علیها بعد المغیرة
بعد وفات فاطمة علیها السلام وقال علی
امامة تزوجها علی بن ابی طالب علیه السلام

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا مقتل میں جانا اور وہاں سی در خیمہ پر آنا

وَزَاهِرُ بْنُ عَمْرٍو وَمَوْلَى ابْنِ الْحَمِقِ وَجَبَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَسْعُودُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ الْغِفَارِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ وَعَمَّارُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ كَثِيرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ سَلِيمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا زَيْدٍ الْبَصْرِيِّ وَعَشَرَةٌ مِنْ مَوَالِي الْحُسَيْنِ وَاثْنَانِ مِنْ مَوَالِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اس معرکہ عظمیٰ میں اٹھائیس یاران شاہ شہیدان اور دس غلام امام دو غلام امیر المومنین کام آئی اقربا و انصار بہا سی کثر کوئی بچا جسنی زخم بیدا ہم اجل نہیں پائی ہا اور دست جفا نی داغ سوخت ادس پر نہ لگائی ہو اور باقی نام نامی زمای سید الشہدا کی زیارت ناحیہ میں ظاہر ہونگی ثُمَّ قَالَ وَأَقْدَمَ فَرَسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَمْحِمُ وَيَصْهَلُ وَيَتَخَطَّى الْقَتْلَى وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پس دونوا دیکر بیان کرتی ہیں اس داقعہ جانگسل کا منظر اور ساتحہ جانگداز میں شور بکا و نالہ کا ولولہ تا گاہ اسپ سواری امام حسین علیہ السلام بے راکب مظلوم کو خاک میں طپان لہو میں غلطان دیکھا مضطرب و بیچین وہ حیوان بی زبان عزیمیں اور بکیسی سید الشہدا پر گریان ہوا چاطرف مقتل کی میدان میں یہ جگر خراش کرتا پہا وہ میں حسین کی سواری کا شاہد ہی آپ شہیدان لاش لاش میں اپنی آقا کی بدن ہر ایک شہید کو سونگہتا چونکہ ہوا کی تن پر سر اور سینہ بسبب کثرت جراحت کی قابل شناخت نہ تہا حیران پہرتا فَنَظَرَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فَصَاحَ بِالرِّجَالِ خُذُوهُ وَأْتُونِي بِهِ عمر سعد نی جب یہ حالت اوس گہوڑی کی دیکہی اپنی لشکر کی پیادوں کو ندا دی اس اسپ وفادار کو دوڑ کی پکڑ و مجھی لا دو اور جایزہ انعام لو وَكَانَ مِنْ جِيَادِ الْخَيْلِ لِرَسُولِ اللّٰهِ منقول ہی کہ وہ فرس مرتجز نام خواہ ذوالجناح خاصہ سواری جناب پیغمبر سے باقی رہا تہا کہ اوس نجیب صبار فتار کو نواسی کی سواری میں حضرت نی دیا تہا

بنت رسول الله فتزوجها عتبة بن ابی لهب فطلقها قبل ان یدخل بها ولحقها منه اذی فقال النبی صلی الله علیه وآله اللهم سلط علی عتبة کلباً من کلابک فتناوله الاسد من بین اصحابه وتزوجها بعده عثمان بن عفان فولدت له عبد الله ومات صغیراً نقره دیک علی عینه فمرض ومات وتوفیت بالمدینة زمن بدر فتخلف عثمان علی دفنها ومنعه ذلک ان یشهد بدراً وقد کان عثمان هاجر الی الحبشة ومعه رقیة

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا مقتل میں جانا اور وہاں سے در خیمہ پر آنا

قَالَ فَتَرَاكَضَتِ الْفُرْسَانُ عَلَيْهِ راوی کہتا ہے سواران شقی چار طرف سے اوسپر ہجوم
لائے شور و غوغا میں اوسکی باندہنے کو سے اور ہاتہہ دوڑائے فَجَعَلَ يَرْفِسُ بِرِجْلَيْهِ وَ
يَكْدُمُ بِفَمِهِ وہ تازی چالاک اکثر اشقیا کو دانت سے پکڑ کے قتل کرتا اور ہاتہہ پانوں سے
غصہ میں ٹاپ اور لات زور سے مارتا حَتّٰى قَتَلَ جَمَاعَةً مِنَ النَّاسِ وَنَكَسَ فُرْسَانًا
مِنْ خُيُولِهِمْ ایک جماعت کو انتقام خون امام حسین علیہ السلام میں بہم کیا اور بہت سے
سوار ونکو زین سے ٹاپ ہانکے پراولٹ دیا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ تا کہ وہ لوگ عاجز اور حیران
ہوئے کوئی تدبیر سے قابو میں نہ لاسکے فَصَاحَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَيْلَكُمْ تَبَاعَدُوا
وَدَعُوهُ لِنَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ جب عمر سعد نے یہ ماجرا دیکہا لعنہ دیکہا اپنی فوج سے کہا دور اوسکے
تمہارے ای نامرد ایک گہوڑا حضرت میں نہیں آتا ہے غیرت اللہ دور مارکی نکل جاتا ہے
تمہارا حوصلہ نہیں پڑتا کہ اوسکو پکڑو اوسکے پہرکی پاس سے زخمی ہکپا کو کہیر کی باندہ لوئے
تم سب کنارہ کرو دیکہیں اوسکا تماشا کہیں دور سے بے زبان کیا کرتا ہے اور کہاں جانے کا ارادہ رکہتا
فَلَمَّا أَمِنَ الطَّلَبَ جَاءَ يَتَخَطَّى الْقَتْلَى وَيَطْلُبُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى إِذَا وَصَلَ
إِلَيْهِ پس تمام گروہ اہل کوفہ نے راستہ سے منہہ موڑا اوسکی جانے کو میدان خالی چھوڑا جب
ذوالجناح نے خوف گرفتاری سے اطمینان پایا دوڑ کے مقتل شہدا میں قدم ڈالا لاش امام مظلوم کی
تلاش میں ہر ایک پیکر بیسر کی بوسونگہتا ہر طرف کشتوں کو حسرت میں دیکہتا پہرتا تہا کہ اوس
غور اور جستجو جسد شاہ شہدا نظر آیا اوسکے سرہانے بیٹہا تہا کہ میں زانو دوہرا یا فَجَعَلَ يَشُمُّ
رَايِحَتَهُ وَيُقَبِّلُهُ بِفَمِهِ وَيُمَرِّغُ نَاصِيَتَهُ عَلَيْهِ جسم پاش پاش کی بوسونگہتا
بوسے لیتا کف پا اور کٹی گردن کی رگوں سے آقا کی منہہ ملتا فَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَصْهَلُ وَ
يَبْكِي بُكَاءَ الثَّكْلَى ٹاپوں سے خاک سر پہ اوڑاتا مثل مادر پسر مردہ ہنہنانے سے روتا چلاتا ہے

عند عبيدة بن الحارث بن عبد المطلب
هلالية بنت عامر بن صعصعة وكانت قبله
خزيمة الهلالية من ولد عبد مناف بن
يصنعون ذلك والتاسعة زينب بنت
يوم توفيت وكانت بأرض الحبشة زمانهم
جعل لها النعش جعلت لها أسماء بنت عميس
زوجته زينب في القرآن وهي أول امرأة

وقيل كانت عند أخيه الطفيل بن الحارث وماتت قبله صلى الله عليه وآله وكان يقال لها أم المساكين والعاشرة
ميمونة بنت الحارث من ولد عبد الله بن هلال بن صعصعة تزوجها وهو محرم
وكان وكيله أبو رافع وبنى بها بسرف حين
رجع من عمرته على عشرة أميال من مكة و
توفيت أيضاً بسرف ودفنت هناك والحادي
قبله عند أبي سبرة بن أبي رهم العامري
عشر جويرية بنت الحارث

چھبیسویں مجلس ذو الجناح کا مقتل میں جانا اور وہاں سے درِ خیمہ پر شور مچانا

زمین مقتل میں لوٹا نعرہ مارکی چھاڑیں کھاتا حَتّٰی اَعْجَبَ کُلَّ مَنْ کَانَ حَاضِرًا یہانتک
ماتم مولا میں اپنا بُرا حال کیا کہ سب ناظرین حاضرین کو اوسکی بیتابی نے متعجب کر دیا ثُمَّ خَضَّبَ
نَاصِیَتَہٗ فِیْ دَمِ الْحُسَیْنِ پس اپنی پیشانی اور کاکل و یال کو خون میں امام حسین علیہ السلام کے
رنگین بنایا اور داغِ غم و الم آقا کو صورت عزا نہانی کی لیے منہہ پر لگایا ثُمَّ اَقْبَلَ یَرْکُضُ نَحْوَ
الْخَیْمَۃِ النِّسَاءِ وَ ھُوَ یَصْھَلُ وَ یَضْرِبُ بِرَاْسِہِ الْاَرْضَ عِنْدَ الْخَیْمَۃِ حَتّٰی مَاتَ
پھر ٹاپیں مارتا شور مچاتا خیمۂ اہل حرم کیطرف چلا اپنی زبان میں سانحۂ محنت و مصیبت سے جان بحق
تسلیم کرگا مرتبہ مقرر ہوکر بولتا اندام کی ضعف سے ٹھوکریں کھاتا در وازہ حرم سرا پر کھڑا ہوکی نالہ
شیون میں پکارا ماتم و غم آقا میں سرکو زمین پر دے مارا بیتابی میں فرطِ اضطراب سے یہانتک
برا حال کیا آخر کو بیدم ہوکی زمین پر گرا تڑپا اور مرگیا وَ مِنْہُ عَفَی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فَسَمِعَتْ
زَیْنَبُ صَھِیْلَہٗ فَاَقْبَلَتْ عَلٰی سَکِیْنَۃَ دوسری روایت بیان الاحزان میں مسطور ہے
مؤلف کی تحریر میں یوں وارد ہے کہ جب زینب خاتون کو اسپ برادر کی آواز پہنچی سکینہ دختر
امام حسین علیہ السلام سے اشارت کی وَ قَالَتْ ھٰذَا فَرَسُ اَخِیْ قَدْ اَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَہٗ شَیْئًا
مِنَ الْمَاءِ کہا ای یادگارِ برادر میری بھائی کی سواری کا مرکب دروازۂ خیمہ پر آیا ہے گمان ہے
کہ تیرا پدر مہربان اپنی ساتھہ تھوڑا پانی لایا ہے فَخَرَجَتْ سَکِیْنَۃُ مِنْ بَابِ الْخَیْمَۃِ سکینہ
خاتون نے جو یہ باتیں سنیں چادر اوڑھکر در حرم سے باہر نکلیں فَلَمَّا نَظَرَتْ فَاِذَا ھِیَ عَارِیَۃٌ
مِنْ رَاکِبِھَا وَ السَّرْجُ خَالٍ مِنْہُ جب صبیۂ شاہِ شہیداں کو پدر کا اسپ خونچکاں نظر آیا
اور یال و پیشانی ذو الجناح میں رنگ ہلاک پایا پیٹ کو اوسکی سوار سے خالی دیکھا
اور زین لہو سے بھرا جا بجا کٹا پہلو میں جھکا ہوا تھا فَھَتَکَتْ عِنْدَ ذٰلِکَ خِمَارَھَا وَ نَادَتْ
قُتِلَ وَ اللّٰہِ اَبِی الْحُسَیْنُ بے اختیار سکینہ نے مقنعہ سر سے اوتار کے پھینک دیا اور بآواز بلند

والثانية عشر صفية بنت حيي بن أخطب
النضيرية ... من ولد هارون
ثم أعتقها ... وجعل عتقها صداقها
ست وثلاثين ... صلى الله عليه وآله
والثالثة عشر ... بنت ظبيان
... ثم طلقها ... حين ... أهلها
ملكها ... قبل أن يدخل بها ... وماتت
الكلبية ... فاطمة بنت الضحاك ... صلى الله عليه وآله
... زينب ... ابنة ... عليه وآله ...
النساء ... أول

ودفن في ... سنة ست ... ٢٣٨

ملتقط البعيد وتقول انا الشقية اخت الصلت

الدنيا وتزوج بنا بنت الصلت عليه ونالها

فمات قبل ان تدخل عليه ثم تزوج بالها [illegible] اعوذ بالله منك

اسماء بنت النعمان دخلت عليه قالت اعوذ بالله منك الملقي بامالك

فقال قد عذت بمعاذ

وكان بعض ازواجه [illegible] عليها ذالك

فطلقها ولم يدخل بها وقال لها الحقي

بأهلك فلما دخل عليها قال لها هبي نفسك

لي فقالت وهل تهب الملكة نفسها

للسوقة فاهوى صلى الله عليه واله بيده

ليضعها عليها فقالت اعوذ بالله منك

فقال لقد عذت بمعاذ فسرحها

وتزوج عمرة بنت يزيد فرأى بها

بياضا فقال دلسوا علي وردها الى اهلها

فقال الحقي باهلك

ليلى بنت الخطيم فقالت

فقال اركبي الاسود [illegible]

۶۲۹

بياضا فلم يكن بها [illegible] فاذا هي بها

وخطب عمرة فوصفها ابوها ثم قال

وازيدك انها لم تمرض قط فقال عليه

واله السلام ما لهذه عند الله من خير

وقيل انه تزوجها فلما قال ذلك ابوها

طلقها ووهبها ابنة عمرو بن اوناه

وما مات رسول الله صلى الله عليه واله عن

عشرة وواحدة منهن لم يدخل بها وتسع

من نسوة عائشة وحفصة وام سلمة

وام حبيبة وزينب بنت جحش وميمونة

وصفية وجويرية وسودة وكانت

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا درخیام پر آنا ام کلثوم کا شور مچانا

اور دلِ پریشان سے رکی ناگہ گیا بخدا سوگند میرا پدرِ عالی قدر شہادت کو پہنچا مجھے ٹپی سن پایا
اعدا کی ہاتھ سے داغِ یتیمی ملا فَسَمِعَتْ زَيْنَبُ قَوْلَهَا فَصَرَخَتْ وَبَكَتْ عَلَيْهَا جنابِ
زینب نے جو بھائی کی خبرِ ہلاکت پائی بیتابی میں رو کر بہت غل مچایا ہائی اخاہ واحسیناہ واحبیباہ
وانظلوماہ کہتیں اور مثلِ زنِ فرزند مردہ وہڑا وہڑ ماتم کرتیں افغان وزاری میں ایسا حال تباہ
بنایا کہ نزدیک تھا جسم شریف سے دم نکلجا قَالَ فَخَرَجْنَ النِّسَاءُ وَلَطَمْنَ الْخُدُودَ
وَشَقَقْنَ الْجُيُوبَ راوی کہتا ہی صدای نوحہ و بیقراری زینب خاتون اور سکینہ محزون سے
تمام عوراتِ دلخون دروازۂ سراپردہ کی باہر نکلیں بہجومِ غم والم سے گریبان چاک آنسو بہاکی منہ
پیٹتیں کہ گھوڑیکو دیکھا زین پشت پہ سے اُلٹا ہی کثرتِ زخم سے بجام اور سارا اوسکا ٹٹا ہی صدہا تیر
اور جراحتِ شمشیر بدن پر لگی ہیں جابجا نیزی کی انی سے اعضا چھدی ہیں خونِ گلو سے گردن و
سینہ کی لہو بہتا ہی شرحِ مصیبت بانِ حال سے کہتا ہی فَوَضَعَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ يَدَهَا
عَلَى أُمِّ رَأْسِهَا وَنَادَتْ بِأَعْلَى صَوْتِهَا وَامُحَمَّدَاهُ وَاعَلِيَّاهُ وَاحَسَنَاهُ ام کلثوم نے
اپنی ہاتھ پہیلاکی ذوالجناح کی گردن میں ڈالی پیار سے سر و پیشانی کی بوسہ لیتی تیر اعضا نکالتا
لہو کو زین اور یال سے اوٹھاکی منہ پر ملا مدینہ اور نجف کیطرف متوجہ ہوکر جد و پدر سے کہا
ای نانا رسولِ خدا ای بابا علی مرتضیٰ کہاں ہو میری بھائی حسن مجتبیٰ کہ ہم پر اسقدر ظلم اور جفا
ہوا ہی اہل کوفہ نے حسین کو بہزار ستم سے شہید کیا ہی يَا جَدَّاهُ هَذَا الْحُسَيْنُ بِالْعَرَاءِ
صَرِيعٌ بِكَرْبَلَاءَ مَجْزُوزُ الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ ای جد بزرگوار
ای رسولِ مختار تم سے استغاثہ ہمارا ہی یہ حسین پیارا نواسہ تمہارا ہی جسے اپنی دوش پر سوار کر کی
پہراتی تھی جبرئیل امین اوسکی گہوارے کو ہمیشہ ہلاتی تہی رضوان خازنِ جنت جامۂ عیدکا اوسکی
پہناتی تہی ملائکہ طعامِ بہشت بارہا جسکو کھلاتی تہی اوسکا لاشہ پارہ پارہ ریگِ گرم کربلا میں گرا ہی

الا كان لرسول الله صلى الله عليه واله

اعمامه وعماته صلوات الله عليه

ازواجه الفضل الكرام في ذكر

في الجاهلية وانا ان يدان الشيخ

حين اراد طلاقها فقالت لا رغبة لي

سودة وقد وهبت ليلتها لعائشة

عبد المطلب و یکان یکنی و شہد مسعہ ابو لہب و اما الحرث و هو اکبر ولد
الاربعة الحرث وابو طالب العباس
عبد العزی و العباس و لم یعقب منہم
وضرار و المقوم و ابو لہب واسمہ
والزبیر و ابو طالب و حمزة و العیدا
تسمة اعمامہ بنو عبد المطلب الحرث

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا در خیمہ حرم پر آنا عورات کا شور مچانا

جسد پر خون بے غسل و کفن صحرا میں پڑا ہے اوسکے سر کو قفا سے جدا کیا ہے رگہای گردن سے لہو بہتا ہے
عمامہ اور لباس کو لوٹ لیا ہے راس حسین کو نیزۂ بلند پہ دہرا ہے ثم غشی علیہا یہ بین کرتی وہ
مظلومہ شدت رقت سے بیہوش ہوگئی غم برادر میں صف ماتم پہ گر پڑی ہچکی بندہی سکینہ خاتون
دوڑ کی ذوالجناح کی پیروں سے لپٹی با دل بیقرار و چشم اشکبار زبان حال سے بولی اے گہوڑے
میرے پدر غریب کو سوار کر کی خیمہ سے تو لیگیا تہا اب بصد چاک پیاسا کہاں چہوڑ آیا کسی نے
قتل کی ساعت اوسکے دہن خشک میں قطرہ پانی کا بہی پلایا کوئی پاس ہوا اوسکی بالین لاش کی
گریان بہی ہوا دم آخر میں رومال آنکہوں پر کسی نے باندہا میرے بیکس باپ کو رو بقبلہ لٹایا کسی نے قرآن
سنی پڑہا خوشی نگاہ رو کی گرتی وقت تا کیس بابا نے کچہ فرمایا تہا جب تو اون سے جدا
ہوا کیا ستم ہو رہا تہا واویلا وامصیبتا آنحضرت فاطمہ و رقیہ کہڑی روتی تہیں ایک جا سے
زینب و ام کلثوم فرط قلق سے بیہوش کہڑی تہیں خاک مصیبت سر پر ڈالتی تہیں کثرت بیتابی سے بیچاریاں
کہاتی تہیں سب چہوٹی بڑی اطراف ذوالجناح میں حلقہ باندہی ماتم کرتی تہیں ہر ایک جدا جدا
سرگذشت شاہ کربلا پوچہتی تہی گہوڑے کی آنکہوں سے دریای سرشک رواں تہا سرنگون ڈالی
شرمندگی سے اہل حرم کی نالاں تہا سید سجاد جو بیماری اسہال میں بے دوا و غذا تہے ہر دم
شدت مرض اور غلبۂ عطش سے غش میں مبتلا تہے جب خیمہ میں سانحۂ امام حسین علیہ السلام کا
اندہیرا چہایا بیکسی اور شہید کی سنائی لگی وہ بے زبان آیا اہل حرم نے اوسکی سر پر حلقۂ وقت
باندہا شہادت پدر کا پرسا دیکی ملائی واسطہ چہا زین العابدین کو یہ ماجرا سنکی ہاتہ پاؤں
رعشہ ہوا نزدیک تہا کہ اوس مریض کا شدت غشی سے دم نکلجاتا محبان سید الشہداء دستور اہل دنیا
اور سنی بہی شاید دیکہا ہے مسافر کی وطن میں جو قاصد سنانی لیکی کو آتا ہے اور اوسکی خبر موت
عورت و مرد ونکو پہنچاتا ہے نامہ بر مکین و حزین دروازے گہر رہتا ہے اہلخانہ کی سب چپ پڑی

عبد المطلب و ابو لہب و اما الحرث و هو اکبر ولد
حمزة و قتل و ولدہ ابو سفین و المغیرة
ولا عقب لہ و ربیعة و عبد شمس اما ابو سفین
فاسلم عام الفتح و لم یعقب و اما نوفل
فکان اسن من حمزة و العباس فاسلم
ایام الخندق و لہ عقب و اما عبد شمس
فسماہ رسول اللہ عبد اللہ و عقبہ بالشام
و اما ابو طالب اسمہ عبد مناف
والدہ فاطمة بنت عمرو ام عبد اللہ ابی النبی صلی اللہ
و امہ عبد اللہ و الزبیر
فاطمة بنت عمرو بن عائذ بن عمران
طالب و عقیل و جعفر و علی
و امہم جمیعا فاطمة بنت اسد بن ہاشم
عقیل اسن من جعفر بعشر سنین
الا طالب فتوفی قبل ان یہاجر النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و الاربعة
نیل و سل اللہ ابو طالب فتلبث
ملکہ و لم یتبقی لہ حتی جاء
جبرئیل علیہ السلام فقال ان اللہ یقرئک
السلام و یقول اخرج من مکة فقد
مات ناصرک فلما توفی ابو طالب
اتت فاطمة علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فقال لہا امضی یا
فاطمة فلمّا دخلت علیہ قال
علی بن ابی طالب و فاطمة علیہما السلام
فما اسلم الا بعد ذالک فلما رآہ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
علیہ و آلہ فقال و صلت
ارحامنا

حال وفات ابو طالب و نصرہ

پچیسوین مجلس شعرا کا انعام پانا اہلبیت کا لوٹا جانا

بڑو بکا ڈیوڈہی مین ہجوم ہوتا ہی ہر ایک خرد و بزرگ جدا جدا پرسش حال کرتی ہین وہ سرگذشت سنکی الفت کا دم بھرتی ہین اگرچہ معلوم ہی کہ میت کی مرض مین دوا و علاج ہوا ہی زخم بدن کو بخیہ و مرہم شفا کا لگا ہی مرنی کی وقت پہوکا پیاسا نہین رہا ہی سکرات موت مین شربت گوارا پلایا وصیت کو سنا ہی جنازیکو غسل و کفن دیکی تابوت مین لٹایا نماز پڑہکی باہتمام عزت دفن کیا ہی قبر اوسکی بنی چادر مزار پڑی ہی خویش و بیگانہ ماتم پرسی کی واسطی آئی ہین فاتحہ کی بعد عزیزونکو کلمات صبر اور تسلی سنائی ہین ہای حسرت و افسوس کہ امام حسین علیہ السلام کی گہر مین یہ رسم کچہ ادا نہوی تا لکہ کیا بیان کرون جو مصیبت جور و جفا گذری راوی کہتا ہی سانحہ اولاد رسول خدا سی دوست اور دشمن سب روتی تہی بلکہ غیر ہی اوس بیکسی عورات بیوہ کو دیکہہ کی وحش و طیر محزون ہوتی تہی نظم لمولفہ زیادہ شرح مصیبت کی اب نہین طاقت زبان سی عرش کو پہنچا ہی پایۂ رقت ہجوم رنج و قلق سی تڑپ رہا ہی جگر صدای نالہ و فریاد مین ہوا محشر وہ کسکا سینہ ہی جسمین الم کا جوش نہین بساط نوحہ پہ الٹی ہوا ہوش نہین زبان حال مین ناظم نی وہ کلام کیا کہ شور و شین سی سب ذاکرونمین نام کیا

خدا سی اب یہ دعا ہی کہ بہر آل رسول مراد و مطلب ارباب تعزیت ہو حصول

چھبیسوین مجلس شعرا کی نقد انعام پانا اہلبیت کا ناداری سی قید رہنا

دہائی ہی چشم عیش اشک نکو نابہ باد ایکدانہ ہی لاکہہ دری قیمت مین زیاد یا خوف خدا مین صرف کر یہ دولت یا جسکی حسین بن علی آتی یاد دہائی کہتی تہی بعینہ شاہ عالی نسب دکہلاتی ہی یہ خستہ حالی زینب کل تک تو بین تہی بہائیون والی مشہور اب کہتی ہین بن بہائیون والی زینب دہائی خستہ نی کہا کون ہی لڑنی والا باقی نہ رہا کوئی بگڑنی والا اب ہی الم اور [illegible]

پچیسویں مجلس شعرا کا صلہ پانا اہل حرم کا لٹا جانا

یا قتل کرو اب کوئی نہیں ہاتھ پکڑنی والا اوباعی جسدم نزدیک وقت رحلت ہوگا + بیا
سیاہی مقام حسرت ہوگا + کوئی عمل خیر جو ہوگا نسی + آخر کو وہی رفیق تربت ہوگا + تم ہیدیکا
خوشا حال اوس حسّان خوش فکر کا جو طبع موزون ولایت سی مدح رسول خدا ابن صلی اللہ علیہ وآلہ
شعر کہنا اور پڑھتا ہی مرحبا اوس محتشم مقبل کو جو ذکر شہادت پر امام حسین علیہ السلام کی روتا ہوا
رولاتا ہی مجالس مین مصیبت اہلبیت کی آنا اور بیٹھنا موجب رضای خدا ہی حدیث وارد ہوا ہی کہ
اونکی تعزیت مین سننا اور نالہ کرنا باعث مغفرت عقبیٰ ہی بزم شادی اور محفل غم مین آل خیر الوریٰ کی
مسرور و محزون ہونا محبت کی نشانی ہی علم تولا و تجدید تبرا کو دست اعتقاد مین برپا کرنا
داخل جنت کی سند جاودانی ہی جو کلیم طور سخندانی زبان رقت کو واقعۂ کربلا مین کہولی ناطق
آیات رحمت اوسکا ثناخوان ہو جو عیسیٰ دم مسیح خوش بیانی و مضمون کو صرف مرثیہ آل عبا کری
ناظم مطلع و مقطع نبوت اوسکی صفت مین رطب اللسان ہو قصیدۂ تعریف نبی مین سید الشہدا
سید المحسنین ہی قطعۂ نعت علی مین مصرع طوبیٰ جائزہ جہان آفرین ہی وفی کتاب انیس
المجالس اِنَّ الفَرَزدَق اَتَى الحُسَینَ لَمَّا اَخرَجَهُ مَروَانُ مِنَ المَدِینَةِ فَاَعطَاهُ
اَربَعَمِائَةِ دِینَارٍ کتاب انیس المجالس مین سندی لکہا ہی جب فرزدق شاعر کو مدینہ سی مروان نی
حکم اخراج کیا ہی امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا جناب نی حضرت چارسو دینار کا عطا فرمایا
فَقِیلَ لَهُ اِنَّهُ شَاعِرٌ فَاسِقٌ مُنتَهِرٌ فَقَالَ اِنَّ خَیرَ مَالِكَ مَا وَقَیتَ بِهِ عِرضَكَ
وَقَد اَثَابَ رَسُولُ اللّٰهِ کَعبَ بنَ زُهَیرٍ وَقَالَ فِی عَبَّاسِ بنِ مِردَاسٍ اِقطَعُوا
لِسَانَهُ عَنِّی تنگ قافیہ لوگون نی کہا ای ردیف بحر جود وسخا وہ مرد شاعر و فاسق اور نافرمان
تہا جسکو آپنی بالقطع نظم بہت سی موزون اکرام کیا امام نی فی البدیہہ سند اسنادہ کذائی جواب
شافی اور مطلع نورانی بہترین زر و مال وہ دولت ہی کہ جای اور عزت شخص و حفظ ہو

۶۵۳

چھبیسویں مجلس انعام پانا شعرا کا اور رائج ہونا عزت سو نجدا علیہ السلام کا

بدرستی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کعب ابن زہیر کو جانیکی بعد پیرہ بلا پاید قرارگاہ دی خزانی سی کامیاب گردانا اور عباس ابن مرداس کی حق میں فرمایا زبان قطع کرو یعنی باحسان و صلہ فراوانی دست و دامان بھردو کہ خاموش ہوویں وَقِيلَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ عَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَيْنِ الْحَمْدَ فَلَمَّا قَرَأَهَا عَلٰى اَبِيهِ اَعْطَاهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَاَلْفَ حُلَّةٍ وَحَشَا فَاهُ دُرًّا نقل ہی کہ عبد الرحمن سلمی نی فرزند امام حسین علیہ السلام کو سورہ حمد پڑھایا جبکہ والدکی روبرو حاضر ہوا سبق سنایا نو ہزار دینار و ہزار جامہ قیمتی سی معلم کو سرفراز فرمایا اور گوہرسی منہہ بھر یا دست و دہان نی مزہ کرامت پایا فَقِيلَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ وَاَيْنَ يَقَعُ هٰذَا مِنْ عَطَائِهِ يَعْنِي تَعْلِيمَهٗ وَاَنْشَدَ الْحُسَيْنُ خیراندیش اصحاب نی عرض کی آپنی اتالیق کو بڑی بخشش کی ارشاد ہوا عطا سی اوسکی کیا نسبت ہی یعنی حق تعلیم جو میری اولاد کی ثنا و صفت ہی پھر ناظم رباعیات شاعری کہا چند بیت کو رکن مفاخر نی اپنی تضمین سی کہا اِذَا جَادَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ فَجُدْ بِهَا عَلَى النَّاسِ طُرًّا قَبْلَ اَنْ تَتَفَلَّتَ فَلَا الْجُوْدُ يُفْنِيهَا اِذَا هِيَ اَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيهَا اِذَا مَا تَوَلَّتْ جبکہ دنیا تیری اوپر عطا و بخشش کی در کھولی تجھی لازم ہی کہ خلق خدا سی سخاوت پیش آئی صرف کرلی قبل اوسکی جو ناکام ہو تو اوس طرفسی بدرستی کہ جود بھی تمام ہو جاتی ہرگز کہ بہم پہنچی اور نہ بخل سناہی جس وقت کہ وہ صفت بلی یعنی دونوکو بقا پر فنا لازم دیکھی کرنسکی وبدی مختار نہی ہی وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ شَرُّ خِصَالِ الْمُلُوْكِ الْجُبْنُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَالْقَسْوَةُ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْبُخْلُ عَلَى الْاِعْطَاءِ آنحضرت علیہ السلام فرماتی کہ بدترین خصال تاجورہی اعداسی ڈرنا ضعفا پر بی رحم رہنا عطا میں بخل کرنا مروی وَقَدْ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ الْمَدِيْنَةَ فَسَئَلَ عَنْ اَكْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مروی ہی ایک اعرابی مدینہ میں آیا خلق شہرسی اکرم ناس کا جویا ہوا لوگون نی امام حسین علیہ السلام کو

اصابہم فی وادی القری فمات وابو مویہبۃ وثابتۃ وفضالۃ و[illegible] وابو ایمن وابو ضمیرۃ ویقال ابو رافع و [illegible] وابو سلمی وابو عسیب وعبید وافلح و [illegible] والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ

الباب السادس فی ذکر السیدۃ الزہراء فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وتاریخ مولدہا ووفاتہا ومبلغ عمرہا وتاریخ مولدہا ووفاتہا وہو ثلاثۃ فصول الفصل الاول فی ذکر مولدہا واسمائہا والقابہا علیہا السلام الاطہر فی روایات اصحابنا انہا ولدت سنۃ خمس من المبعث بمکۃ فی الشعب الاخرۃ وان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

و روی جابر بن یزید قال سئل الباقر علیه السلام کم عاشت فاطمة علیها السلام بعد رسول الله قال اربعة اشهر و توفیت و لها ثلاثة و عشرون سنة و هذا قریب ... قبض و لها ثمانیة عشرة سنة و سبعة اشهر [illegible]

چھبیسویں مجلس روایات جود و سخای سید الشہدا تا ابی عترت آل عبا

بتایا اوس نام سبط خیر الانام جود و عام سی فایق جتایا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ مُصَلِّيًا
فَوَقَفَ بِإِزَائِهِ وَأَنْشَأَ پس وہ تلاش کرتا مسجد مین پہنچا پہونچا محراب و مصلا کو قیام
نماز مین دیکھا عقب رکن مین جا کی کہڑا رہا ابیات مدح و سوال کو اپنی طبع حزین سی پڑہا لَمْ يَخِبِ
الْآنَ مَنْ رَجَاكَ وَمَنْ حَرَّكَ مِنْ دُونِ بَابِكَ الْحَلْقَةَ أَنْتَ جَوَادٌ وَأَنْتَ مُعْتَمَدٌ
أَبُوكَ قَدْ كَانَ قَاتِلَ الْفَسَقَةِ لَوْلَا الَّذِي كَانَ مِنْ أَوَائِلِكُمْ كَانَتْ عَلَيْنَا
الْجَحِيمُ مُنْطَبِقَةً + تیری امیدواری سی ابتک کوئی نا امید محروم نہو گا اگر جس نی دوسری کی
دروازہ توقع پر زنجیر کو ہلایا تو جواد و محل اعتماد ہی حاجت روائی مین مہرا کہ قاتل فاسقین
مرجع زمین ارشاد ہی باپ تیرا اگر نہو گا تمہاری اول سلسلہ و پیشوا کی ہدایت خلق کو نہوتی
تو جہنم کی طبقات مین ہم سب کی بود و باش ہوتی قَالَ فَسَلَّمَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا قَنْبَرُ هَلْ بَقِيَ
مِنْ مَالِ الْحِجَازِ شَيْءٌ راوی نی کہا کلام اعرابی سنکی امام حسین علیہ السلام نی اوسپر سلام کیا
اور قنبر سی پوچھا کہ مال حجاز مین سی کچھ باقی ہی قَالَ نَعَمْ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِينَارٍ فَقَالَ هَاتِهَا
قَدْ جَاءَهَا مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَّا عرض کی چار ہزار دینار کا موجود ہی فرمایا دو اوسکو جو آیا
ہمسی زیادہ حق رکہتا ہی ثُمَّ نَزَعَ بُرْدَيْهِ وَلَفَّ الدَّنَانِيرَ فِيهِمَا وَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ شَقِّ
الْبَابِ حَيَاءً مِنَ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْشَأَ پس اپنا بالاپوش اتار کی زر اوسمین باندہا شرم سی
شگاف در کی راہ دیا اور شعر معذرت کہا خُذْهَا فَإِنِّي إِلَيْكَ مُعْتَذِرٌ وَاعْلَمْ بِأَنِّي عَلَيْكَ
ذُو شَفَقَةٍ مروی ہی عمرو بن دینار قَالَ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مَرِيضٌ وَهُوَ يَقُولُ وَا غَمَّاهُ کتاب مناقب مین لکہا ہی کہ عمرو بن دینار نی کہا ہی
ایکروز امام حسین علیہ السلام اسامہ بن زید کی عیادت کو گئی وہ بیمار پڑا تھا کہ وای غم وا اوسکی صدا سنکی
ہوش ہی فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ وَمَا غَمُّكَ يَا أَخِي قَالَ دَيْنِي وَهُوَ سِتُّونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ امام نی

و ذکر الاستاذ ابو سعید الواعظ فی کتاب شرف النبی ان جمیع اولاد رسول الله ولدوا قبل الاسلام الا فاطمة و ابراهیم فانهما ولدا فی الاسلام و روی عن الصادق علیه السلام انه قال لفاطمة علیها السلام تسعة اسماء عند الله عز و جل فاطمة و الصدیقة و المبارکة و الطاهرة و الزکیة و الراضیة و المرضیة و المحدثة و الزهراء [illegible]

[illegible]

الفصل الثاني في ذكر الدلالة على عصمتها وبعض الآيات المشيرة عن مكانها من الله تعالى ومنزلتها وعلى نبيها من الدالة على فضلها وعلى عصمتها عليها السلام

پچیسوین مجلس روایات جود وسخای سید الشہدا تاراج ہونا عترت آل عبا کا

پوچہا ای برادر کونسا غم تیرا ہی عرض کی قرض کہ ساٹہہ ہزار درہم دینا ہی فقال الحسین ھو علیّ
قال اني اخشى ان اموت سرور جود وسخا نی فرمایا وہ دین تیرا مینی اپنی طرف لیا اوسی کہا
ڈرتا ہون کہ مرگ سر پر آجائی اور طالب مردم ادا نہو نی پائی فقال الحسین لن تموت حتّیٰ
اقضیہا عنک قال فقضاہا قبل موتہ شاہ مروت وعطا نی ارشاد کیا تو ہرگز
نہین مریگا جبتک خدا تیرا اوس قرض سی پاک نکریگا راوی کا بیان ہی کہ پیشتر موت سی بدر کی
حضرت واہب کرم نی وہ مبلغ حوالی کئی سبحان اللہ کیا دریا دل اور معدن فیض واحسان تہی کہ مانند
ابر نیسان دوست ودشمن کی مزرعہ تمنا پر یکسان تہی کشور اسید انہین جیسی سی ہو سنگار دنیا وآخرت مین
اشتعہ بہو وسی مالا مال کیا فی بعض مؤلفات المتاخرین انہ قال حکی دعبل الخزاعی کتاب
بحار الانوار مین لکہا ہی کہ بعض مؤلفات علمای متاخرین مین لکہا ہی کہ دعبل شاعر خزاعی نی یہہ کہا کہ دخلت
علی سیدی ومولای علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثناء فی مثل ہذہ الایام فرأیتہ
کہا مثال اس ایام عشرہ محرم کی ایکدن مین گیا اپنی مولا علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خدمت مین تو انکو دیکہا
جالسًا جلسۃ الحزین الکئیب واصحابہ من حولہ کذالک تہی باوسب سلام کیا حضرت نی
جواب دیا نظر کی اونکو محزون وغمناک بیٹہی اور جو صحابہ گرد وپیش فراہم تہی وہ بہی سب ایسی ہی بیٹہی تہی
فلما رآنی مقبلاً قال لی مرحبًا بک یا دعبل مرحبًا بمادحنا ومحبنا جب مجہی
قدم ادب بڑہایا با مزید شفقت وکرامت سی فرمایا مرحبا تجہی ای دعبل شایستہ رحمت خدا کہ تو ہمارا
دوست اور مدح سرا ہی مرحبًا بناصرنا بیدہ ولسانہ خوشا حال تیرا کہ ہمارا یاور وثنا خوان
اور دوست وزبان سی اہلبیت کا مددگار ہی ثم انہ وسع لی فی مجلسہ واجلسنی الی جانبہ
پہر بہت توقیر وعزت کی واسطی اپنی پاس جا خالی کی اور پہلو مین عنایت سی تشریف جلوس دی ثم قال لی
یا دعبل احب ان تنشدنی شعرا فان ہذہ الایام ایام حزن کانت علینا اہل البیت

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ووجہ الدلالۃ ان الارادۃ ہاہنا

ذلک لا تخصیص فیہ لاہل البیت بل ہو عام فی جمیع المکلفین ولا مدح

ایذی اللہ عز وجل ومن آذانی فقد آذی اللہ

ان اللّٰہ یغضب لغضب فاطمۃ و یرضی لرضاہا و لو کانت ممن یقارف الذنوب لم یکن من یوذیہا موذیا لہ علی کل حال بل یکون من فعل المستحق من ذمہا و اقامۃ الحدان کان الفعل یقتضیہ سارا لہ

پچیسویں مجلس انعام پانا شعرا کا اور نالہ ہونا عترت رسول خدا علیہ السلام کا

ارشاد کیا ای دعبل چاہتا ہوں کہ کچھ اشعار میری روبرو تو پڑھی کہ یہ دن ہماری حزن و الم کی ہیں
سامان قت پڑھی وایام سرورٍ کانت علی اعدائنا خصوصاً بنی امیۃ اور خوشی روز ہیں
دشمنوں ہیں مخصوص بنی امیہ کی یاورن ہیں یا دعبل من بکی و ابکی علی مصائبنا ولو
واحداً کان اجرہ علی اللّٰہ ای دعبل جو ہماری مصائب پر روتا خواہ ایک شخص کو رلاتا ہی اوسکا اجر و ثواب
خدا کی نزدیک بہت بڑا ہی یا دعبل من ذرفت عیناہ علی مصائبنا و ابکی لما اصابنا من اعدائنا
حشرہ اللّٰہ معنا فی زمرتنا ای دعبل جس مومن کی انکھ سینی اشک حسرت جاری ہو واسطی ہماری مصیبت کے
یا دوسری کو رلائی اوسکا حشر و نشر ہماری اہلبیت کی زمری میں اور ساتھ ایمہ ہدی کی ہوگا جو سرور
ہوجائی یا دعبل من بکی علی مصاب جدی الحسین غفر اللّٰہ ذنوبہ البتۃ ای دعبل جو کوئی
امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روئی گا اوسکی سب گناہ اونکو خواہ مخواہ خدا بخشیگا ثم انہ نہض
فضرب سترا بیننا و بین حرمہ و اجلس اہل بیتہ من وراء الستر لیبکون علی مصائب جدہم
الحسین علیہ السلام پس وہ حضرت اوٹھکی تشریف لیگئی محلسرا میں اور ہم انتظار کرتی رہی ظہور میں ہولا
درمیان ہماری اور اپنی اہلبیت کی پردہ ڈالا اسکو پشت حجاب عزا میں بٹھایا کہ وہ جمع ہو کی اپنی جد بزرگوار
امام حسین علیہ السلام کی مصائب کو سنیں اونکی شہادت اور محنت پر روئیں ثم التفت الی وقال
لی یا دعبل ارث الحسین پھر میری طرف متوجہ ہو کی فرمایا ای دعبل امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ
شروع کر پڑھنا فانت ناصرنا و مادحنا ما دمت حیا فلا تقصر عن نصرتنا
ما استطعت تو ہمارا ناصر اور مداح و یاور ہی اور سخنوری کی ذریعہ سی جب مضمون کا استادی
جبتک دنیا میں جیتا رہی تقصیر اس میں نکرنا جہاں تک ہو سکی ہی و کوشش میں رہنا قال دعبل
فاستعبرت و سالت عبرتی و انشأت اقول دعبل نی کہا سماعت سی اس تقریر کی
میری رو دیا آنسو جاری ہوئی اپنا کلام پڑھنا شروع کیا افاطم لو خلت الحسین مجدلا

و ذکر علی بن ابراهیم بن هاشم فی تفسیره القمی عن جعفر الصادق علیه السلام عن آبائه علیهم السلام قال: قد بلغنا عن آبائنا انهم قالوا کان رسول الله صلی الله علیه و آله یکثر تقبیل فم فاطمة سیدة نساء العالمین علیها السلام الی ان قالت عائشة انک تکثر تقبیل فم فاطمة الی ان قال...

پچیسویں مجلس انعام شعراء و تاراج ہونا عترت آل عبا کا

وَقَدْ مَاتَ عَطْشَانًا بِشَطِّ فُرَاتٖ ای فاطمہ اگر دیکھتیں تم اپنی فرزند حسین کو زخمی خاک و خون میں پڑا ہوا اور کنارے دریای فرات کی پیاسا جان سی گذرا ہوا تو کیا حال کرتیں اپنا

إِذًا لَلَطَمْتِ الْخَدَّ فَاطِمُ عِنْدَهُ وَأَجْرَيْتِ دَمْعَ الْعَيْنِ فِي الْوَجَنَاتِ

یقین ہی اوسکی بالین نعش پر آتیں تو اپنی منہ پر طمانچی مارتیں اور دیدہ حسرت سے آنسو رخساروں پر بہاتیں آہ و نالہ میں چلاتیں

أَفَاطِمُ قُومِي يَا ابْنَةَ الْخَيْرِ وَانْدُبِي نُجُومَ سَمَاوَاتٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ

ای فاطمہ دختر بہترین خلایق اوٹھکی نوحہ کرنی کو کربلا میں او جو ستاری آسمان رسالت کی زمین نینوا میں پڑی ہیں اونپر بکاکرو

قُبُورٌ بِكُوفَانَ وَأُخْرَى بِطَيْبَةٍ وَأُخْرَى بِفَخٍّ نَالَهَا صَلَوَاتِي

عالم اسلام میں اونکی پریشانی قبروں سی ظاہر ہے زندگی بھر کسی کو آرام نہیں ملا یہ نقش صفحہ خاطر ہے چند قبریں کوفہ میں ہیں اور ایک مزار مدینہ میں بنا اور ایک صحرای فخ میں کہ اونپر درود و سلام پہنچے پھر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ای دعبل اس شعر کو اپنے قصیدہ میں اور بڑھا تا وقت ختم ہو

وَقَبْرٌ بِطُوسٍ يَا لَهَا مِنْ مُصِيبَةٍ أَلَحَّتْ عَلَى الْأَحْشَاءِ بِالزَّفَرَاتِ

ایک غریب کی قبر ہی طوس میں کہ اوسکی یاد سی مصیبت زدوں کی دل جلتا ہی میری سینہ اور جگر میں ہمیشہ آہ سرد و نالہ پر درد اوٹھتا ہے دعبل نے بکمال حیرت سی عرض کیا ہے یا مولا وہ مزار کثیر الانوار کس بزرگوار کا ہی فرمایا مجھ مسافر دور از وطن کا ہوگا پھر دعبل نی رو کی اپنا کلام شروع کیا

قُبُورٌ بِجَنْبِ النَّهْرِ مِنْ أَرْضِ كَرْبَلَا مُعَرَّسُهُمْ فِيهَا بِشَطِّ فُرَاتٖ

کئی قبریں اون شہیدوں کی حوالی نہر علقمہ میں کربلا میں ہیں کہ وہ بیچارے دریای فرات کی کنارے پر اوترے تھے بھوکے پیاسے وہاں تھے

تُوُفُّوا عِطَاشًا بِالْفُرَاتِ فَلَيْتَنِي تُوُفِّيتُ فِيهِمْ قَبْلَ حِينِ وَفَاتِي

وہ بیخانمان لب نہر فرات مارے گئے اس حالی کہ دریای عطش کی شناور تھے اونپر بکا کیجیے

فتدخل الملائکة فی فیها قال جبرئیل
انه لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبرئیل الجنة فناولنی من تفاحها فاکلتها فصارت نطفة فی صلبی فلما هبطت الی الارض واقعت خدیجة فحملت بفاطمة فکلما اشتقت الی الجنة قبلتها فادخلت لسانی فی فیها وجدت منها رائحة الجنة

فذکر من ان ... وکان ... علیه السلام ... ان ... الله ... و سیدة نساء العالمین ... فی ذلک ... النبی صلی الله علیه و آله جالس اذ جاء علی ... یا علی ما جاء بک قال جئت ... السلام علیک ... هذا جبرئیل علیه السلام ... ان الله تعالی زوجک ... فاطمة ... الی شجرة طوبی ... و اوحی الله تعالی الی شجرة طوبی ... ان انثری علیهم الدر و الیاقوت ... فابتدرت الیه الحور العین ... یلتقطن فی اطباق الدر و الیاقوت

وعن ابن عباس لما كانت الليلة التي دفنت فيها فاطمة الى علي عليهما السلام كان رسول الله صلى الله عليه وآله امامها و جبرئيل عليه السلام عن يمينها وميكائيل ... وهن يبنها ... الى يوم القيمة

پچیسویں مجلس انعام شعرا و تاراج ہونا عترت آل عبا کا

اوٹھاتی تھی تکلیف کرہیں بھی اوٹھیں ہوتا بیش از مرگ رفاقت میں شہید کیا جاتا فیا عینی

ابکیهم وجودی بعبرة فقد کان للتسکاب والهلات پس ای چشم بکا کر اور اپنی

آنسو بہا اون شہیدوں کی مصیبت پر یہ وقت آیا اشکباری اور اندوہ وزاری کا بنات

زیاد فی القصور مصونة وبنات رسول الله منهتکات و اولاد

ابن زیاد قصرہای عزت وحرمت کی پردہ میں آرام سے بیٹھی ہیں رسول امجاد کی بیٹیاں

خوار و ذلیل در بدری پھرتی ہیں وآل رسول الله تدعی نحورهم

وآل زیاد ربة الحجلات حضرت پیغمبر کا گلا کاٹا گیا ہے گردن کی رگوں سے

لہو بہتا ہے اولاد زیاد حکومت و ثروت میں کامروا اور دل خواستہ ہیں اور شاہ کی طرح

کاخ ہا و خانہ ہای آراستہ ہیں آل رسول الله تسبى حريمهم وآل زياد الآمنو

السربات صد افسوس کہ حرم اور ذریت احمد مختار اسیر ہو کی شہر بشہر جائیں اور اولاد

زیاد خوش وخرم پردہ میں آسایش پائیں سأبكيهم ما ذر في الارض شارق

ونادى منادى الخير بالصلوات تحقیق کہ میں ہمیشہ اونپر اشک خون رونگا

جبتک دنیا میں جیتا رہونگا تا قیامت کبری برپا ہو راوی کہتا ہے اس شعر کی

سنکر امام نے نوحہ وبکا کیا اور شور وافغان ماتم اون خاصان خدا کا اسکا ان کو پہنچا

نظم اور افسانہ یاروں کا کلام پسند امام کو ہوا اور شاعر کی نسبت عنایت امام کو لازم ہوا

دل سے ہوتم بھی شکستہ ذکر ہے یہ حضرت کے حرم وشاہ کا آنسو بہا کر آہ سے گرد

بزم عزا میں شمع صفت اپنے نام کو کرتا ہے اپنی ماتم کی سوگ ہے

ناظم بیان صدق کی توفیق ہے

مصروف شعر و شین کیا خاص و عام کو

جبرئيل عليه السلام عن يمينها وميكائيل ... فزيارة ما وسعون الف ملك من خلفها ... المؤمنين عليه السلام ... بعد مقام روى ابو اسحق الثقفي باسناده ... عليها عليها السلام يقول لا اقول قولا لم يقله احد بعدي الا كذاب انا عبد الله واخو رسوله ووارثت نبي الرحمة وتزوجت سيدة نساء الامة ... باسناده عن بريدة قال لما كانت ليلة البناء بفاطمة ...

فاطمة ان لا يغسلها الا انا و علي و يصلي عليها امير المؤمنين ... اذا ماتت الا انا و علي

فغسلتها انا و علي و صلى عليها امير المؤمنين و الحسن و الحسين و عمار و المقداد و عقيل و الزبير و ابو ذر و سلمان و بريدة و نفر من بني هاشم

و دفنها امير المؤمنين عليه السلام ليلا ... بوصية منها في ذلك و اما

موضع قبرها فاختلف فيه فقال بعضهم انها دفنت بالبقيع و قال بعضهم انها دفنت في بيتها فلما زادت بنو امية في المسجد صارت في المسجد و قال بعضهم انها دفنت فيما بين القبر و المنبر و الى هذا اشار النبي صلى الله عليه و آله بقوله ما بين قبري و منبري روضة من رياض الجنة

و الصحيح عندي انها دفنت في بيتها ...

چھبیسویں مجلس تاراج ہونا عترتِ آلِ عبا کا

مصائب اہلِ حرم شہدا و تاراج خیامِ عصمت و سراپردۂ عترت رسولِ خدا واقع دشتِ کربلا

غارت زدگانِ صحرای اندوہ و ملال و آفت دیدگانِ بلوای زاری و ابتہال بیکسانِ وادی خونبارِ نوحہ و بکا و غریبانِ دشتِ فتنہ زارِ کرب و بلا پردہ نشینانِ سراپردۂ محنت و الم و کشادہ گریبانِ صفِ شیون و ماتم بانوانِ روایاتِ حسرت ترجمان کو پیش نظر کریں فوج شقاوت نشان ہی سیدانِ بیابان میں یوں سرگشتہ و نالان نظر کرتی آتی ہیں کہ جب ساری عزیز و اقربا اہلبیت کی شہادت پائی اور نوبت تاراجی دخترانِ رسالت کی آئی تو بیانِ ماتم زینِ علیہ السلام یہ سانحہ حد سی زیادہ جانکاہ ہی اور شرح اس غم کی محلِ نالہ و آہ ہی جہان میں عورتوں کا دل ضعیف بنسبت مردوں کی بہت ناتوان ہوتا ہی تھوڑی صدمہ درد و مصیبت سی انکی تاب و توش جاتا ہی شاعر کہتا ہی بیت افسانۂ کس نتواند شنیدنش یارب باہلبیت چہ آمد ز دیدنش وہ اذیت جو اہلِ حرم پر بعد امام امم کی گذری محنت کدۂ عالم میں کسی اولادِ آدم نے نہ دیکھی اور نہ سنی اے اہلِ عزا جا و شہری اندازۂ خواتینِ عصمت سیر آلو ذرا غور کرو اور ایک شمہ اوس ماجرا کا گوش ہوش سنو جب مادر را این اندیشۂ طغیانی اعدا سی صحابہ و اقربای شاہ کربلا نی اپنی خیموں کو آسیب بلاکی سی بچا لیا تھا تین طرف خندق کھود کی اوسمین انبار ہیزم اور خاشاک بھر دیا تھا جب کہ لڑائی شروع ہوئی اور اہلِ کین سی خیمہ پائی کی نوبت آئی تو کھائی میں آگ لگا کی ایک جانب سی راہ آمد و رفت بنائی تا پشت و پہلوی خیمہ گاہ کی سوار و پیادۂ مخالف حرم سرور دین پر دست درازی نکریں مقابلِ دروازۂ سراپردہ کی اقربا و انصار صفِ قتال باندھی کھڑی رہیں باری باری میدان جہاد کو مرنیکی واسطی جاتا اوسکا مقامِ قیام عترتِ کرام کو خالی نظر آتا اس ہنگام آفت میں جسم ستم رسیدہ کا رشتۂ امید ٹوٹا اور سپہر شکستِ حضرت کا فوّارۂ خون دیدۂ غمدیدہ سی چھوٹا یعنی ...

الباب الثاني من الكتاب في ذكر الامام علي بن ابي طالب عليه السلام و تاريخ مولده و مدة عمره و دلائل امامته و طرف من مناقبه و يشتمل على ستة ابواب

الباب الاول في ذكر مولده و تاريخ عمره و مبلغ سنه و تاريخ وفاته و هو ثلاثة فصول

الفصل الاول في ذكر ميلاده عليه السلام ولد عليه السلام بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الاصم رجب بعد عام الفيل بثلاثين سنة و لم يولد قط في بيت الله تعالى مولود سواه لا قبله و لا بعده و هذه فضيلة خصه الله بها اجلالا لمحله و منزلته و اعلاء لرتبته و امه فاطمة

بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و
كانت من رسول الله صلى الله عليه وآله بمنزلة الام وربى في حجرها وكانت
من سابقات المؤمنات الى الايمان وهاجرت
معه الى المدينة وكفنها النبي صلى الله
عليه وآله عند موتها بقميصها ليدرأ به
عنها هوام القبر وتوسد في قبرها
لتأمن بذلك من ضغطة القبر ولقنها الاقرار
بولاية ابنها كما اشتهرت به الرواية

پچیسویں مجلس تاراج ہونا زیور و اسباب عترت آل عبا

ہر ایک شہید کی لاش صد پاش ڈیوڑھی پر آتی مثل گوسفندان قربانی خاک و خون میں رکھی جاتی
یہاں تک جو سب احباب و عزیز دیکھا جنازہ فراہم ہوتی دیکھا اوس صبح سی تا دو پہر ساری اہلبیت
غم والم سی روتی گذرا علاوہ اسکی تمام رات عاشورا کی وا ہمہ سی کشت و خون اقربا میں جاگتی کٹی
اور دن بھر بھوک پیاس کی شدت میں تڑپتی بسر ہوئی ہر وقت فراق نوجوان رعنا میں شیون و بکا
کرنا ہر ساعت مرگ کشتہ تازہ پر حسرت و افسوس میں مبتلائے عزا ہونا کسی کا بھائی پارہ پارہ سامنے
پڑا ہوا کسی کا فرزند ذبح کیا مثل قربانی روبرو رکھا ہوا روتی روتی آنکھیں اونکی قطرۂ خون
بنتی پیٹتی ہاتھ اور سر و صورت نیلگون کثرت سی اندوہ و ملال کی دلمیں تاب صبر و قرار نہیں
شدت سی بی ابی کی زبان کو قوت گفتار نہیں کسی نی فرط قلق سی پیشانی زمین پر ماری کہ شق ہوئی
کسی نی آہ و زاری میں اسقدر پچھاڑیں کھائیں کہ رنگ فق ہی اطفال خردسال طلب میں پانی
پانی کی جگر چاک حال خواتین جلال اونکی بہلانی سی قرین ہلاک وہ آتش خندق اوردہ ہوئیں
جھونکا باد تند و شور جلنا وہ تمازت آفتاب سی التہاب گرمی میں جان کا بچھ کہنا کوئی سراسیمہ و مضطر
گوشہ زمین پر بیٹھی کی روتی کوئی پراگندہ خاطر در حرم سرا پر ناظر میدان ہولناک ہوتی کوئی تشویش
بی پردگی سی سہمی پھرتی کوئی تصور ہجوم نامحرم سی واسین واسین کا نالہ کرتی کوئی زینب
خاتون سی کہتی کہ ای بی بی اہل کوفہ نی سب مردوں کو قتل کیا ہی ہمیں بھی مارینگی کوئی دم
بھرتی کہ اب بی وارث پاکی نامحرم خیمہ میں آئینگی مقنعہ و چادر لوٹ کی اسیر لیجا ئینگی شہالی گھر کی
دربدر شہروں میں پھرائینگی ابن زیاد کی دربار عام میں ہمکو کیا منہ دکھائینگی یزید کی روبرو کھڑی ہونگی
ذلت و خواری کیونکر نجات پائینگی ہونہیں حاضرین دنیا میں تمنی سنا ہوگا اور شاید ایسا واقعہ کہیں
دیکھا ہو کہ جسکی گھر میں دو گھڑی کا چرچا پہنچا اور تاخت و تاراج کا دشمنوں کی غلغلہ ہوا وہ تاکی
عورت و مرد کسقدر گھبراتی ہیں رتو ہاں عزت اور ناموس میں جان و مال کو چھپاتی ہیں پس اون

امير المؤمنين عليه السلام هاشمي من هاشميين
واول من ولده هاشم مرتين وكان
في ذلك سماته والقابه عليه السلام
في كتب الله المنزلة ...
رضي الله عنهم في كتبهم وكنيته ابو الحسن
وابو الحسين وابو السبطين
وابو الريحانتين وكناه رسول الله صلى الله
عليه وآله ابا تراب لما رآه ساجدا معفرا
وجهه في التراب
كنية النبي صلى الله عليه وآله
والقابه امير المؤمنين ...

٦٦٠

لما قال سلموا على علي بامرة المؤمنين
ولم يحل لا صحابنا ان يطلق هذا اللقب
لغيره من الائمة عليهم السلام
انفس ... رسول الله
ومن القابه سيد المسلمين وامام
المتقين وقائد الغر المحجلين ويعسوب
الدين ...
الاوصياء ...
وامثال هذه ...
وزوج سيدة نساء العالمين ...
الثالث في ذكر وقت ولادته ...
ومولده بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة ثالث عشر من رجب ...

پچیسویں مجلس تاراج ہونا عترت رسولخدا علیہ السلام کا

بیکسون پہ عالم غریبی اور بیکسی مین کچھ کیا حال گذرا ہر ایک دختر زہرا کو جنگی گھر مین
بی اجازت نہ آنا سو سخلو کیسا ملال ہوتا تا جا گھبرا کی ساری بیبیان سید ساجدین کی پاس
جمع ہوئین اور اس بیمار حزین کو غش سی جگا کی بادیدۂ اشکبار بولین ای آدم آل عبا ای نوح
طوفان کربلا ای بقیۂ نسل مصطفی ای جانشین علی مرتضی میدان جہاد مین اندہیرا چھا یا
صدای تکبیر اور نعرۂ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْن کا غلغلہ سماعت مین آیا ہی جان ہماری تشویش و
حیرانی مین پڑی ہی اس وقت مرغہ و طغیانی اہل کین کی بپا و ہم زنان مصیبت زدہ کیا کرین
جو قاتلان اولاد پیغمبر کی دہشت و شر سی سلامت رہین فرمایا بردہ بند ہو کر ہاتہون پر مضبوط
باندہو چادر و چادر عصمت اوڑہو کی آمادہ اسیری ہو سامع الدعا کو بامداد و قت بیکسی
یاد کرو صابر و شاکر توکل و رضای خدا مین ہو قَالَ فَاقْبَلَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ حَتّٰی
اَحْدَقُوا بِالْخَیْمَۃِ ناگاہ سپاہ روسیاہ اعدای خدا اون خیمہ زنون پر کہ کیا چہا احاطہ کردند
طرف سی غل اور شور کی طغیان مین خیمون کو گہیر لیا سوارونکی ہیبت اور گہوڑونکی پاؤن سی
حضرت سجاد علیہ السلام پیادون کی گھبارنی ملنا مین ستائین فانین کرادین و منہم شمر بن
ذی الْجَوْشَن فَقَالَ اُدْخُلُوا وَاسْلِبُوا بَزِیْنَتِھِنَّ اور انہو مین شمر شریر آن شرارہ
نار کی بڑہا آیا ہو بعد عداوت مین اپنی ہمراہیون کی پکار کی سنا یا محلسرای امام حسین کی اندر
دوڑ کی جا و سامان و اسباب خیر البشر کو لوٹ لاو بچا ڑا او سب آستانۂ رسول کو او کہا
بی پردگی ذریت بتول مین کچھ شرم و حیا نکرو فَدَخَلَ الْقَوْمُ فَاَخَذُوا مَا کَانَ
فِی الْخَیْمَۃِ وہ اشقیای بانی ستم نی قدم اندر رکہا اسباب جو جو ہاتہ آیا غارت کیا
بیچاری شہزادیان خوف و دہشت سی حیران ادہر ادہر بہاگتی تہین ہیبت سی
نامحرمون کی اس خیمہ سی اس خیمہ مین جاتی تہین منہ چھپاتی تہین بچون کو اوٹہا کی گود مین

ولقد رأيت النبي صلى الله عليه وآله في منامي فشكوت اليه ما لقيت من امته من الاذى واللدد وبكيت فقال لا تبك يا علي والتفت فالتفت فاذا رجلان مصفدان [illegible] واذا جلاميد ترضخ بها رؤوسهما [illegible]

الحسن البصري قال سهر امير المؤمنين عليه السلام في الليلة التي قتل في صبيحتها ولم يخرج لصلاة الليل الى المسجد كما كانت عادته فقالت له ابنته ام كلثوم ما هذا الذي [illegible] وانا ابن النباح فآذنه بالصلاة فمشى غير بعيد ثم رجع فقالت له ام كلثوم مر جعدة فليصل بالناس قال نعم مروا جعدة [illegible] ثم قال لا مفر من الاجل فخرج الى المسجد فاذا هو بالرجل قد سهر ليلته كلها [illegible]

چبیسوین مجلس تاراج ہونا عترت رسول خدا علیہ السلام کا اور حکایت عورت بکر بن وائل

سینے سی لگا یا کہ دشمن جان پامال کرین زیور و سامان اوتار کی پھینک دیا تا قوم نی ہاتھ
دست تعدی نکالین حتی جعلوا ینزعون ملحفة على المرأة من رأسها و
ظهرها اوسپر بھی اون جفا کاروں نی یہانتک لوٹا کہ مقنعہ و چادر کا سر و بر عورات پہ
کوئی پردہ نچھوڑا وافضوا الى قرط كان في اذن ام كلثوم اخت الحسين
فاخذوه وخرموا اذنها یعنی ستمگاروں نی وہ بالی پر قدم اوٹھایا کہ طرف
دختر زہرا کا تھا بڑھایا ام کلثوم خواہر امام حسین علیہ السلام جو گوشوارہ پہنی تھین زور سے
کھینچا دونو کانو کو مجروح کیا خون اونسے جاری ہوا حتی کانت المرأة لتنازع ثوبها
على ظهرها حتى تغلب عليه زنان ہاشمی کی مقنع اور دوپٹہ کو دوش و سر سے
چھین لیا وہ بیبیا ہر خاتون کو عریان بدن کشادہ سر کر دیا اطفال کی ہیکل و خلخال پاؤن
اوتار لی سوتی پتا نہ پایا اونہا کی مہر کی دی وہ بی وارث ناچار ہین گھری تھین عصمت کی پردہ
اونکی سر پر صنعت ہوتی تھی ثم مال الناس على الورس والحلي والحلل والابل
فانتهبوها یعنی پھر وہ مال ہوا جیسی لوٹی غنیمت پکری فوج اشقیا لوکہ مظلوم پشت ماری کو
[illegible] لوٹ اونہا کی غنیمت جانی فرش اور اسباب وظروف اپنی سپاہی
[illegible] زیور و پوشاک کی صندوق [illegible] اور اسپ و شتر کوئی ایک
نچھوڑا وروى حميد بن مسلم قال رأيت امرأة من بكر بن وائل كانت مع
زوجها في اصحاب عمر بن سعد یعنی روایت کی حمید بن مسلم نی کہ اونی کہا ایک عورت کو
قبیلہ بکر بن وائل سی مینی دیکھا کہ وہ اپنی شوہر کی ہمراہ لشکر عمر بن سعد مین آئی تھی ماجرے خیمہ
کی ملاحظہ سی اوسکی جان کو بیتابی تھی فلما رأت القوم قد اقتحموا على نساء
الحسين في فسطاطهن وهم يسلبونهن جب اوسنی نظر کی قوم سیاہ کار خیمہ اہلبیت مین

[illegible]

قيّدت الرواية عن جعفر الصادق عليه السلام قال بعث النبي بعد البعثة ... وأسلمت نعم ... بنت عشر سنين ... بالمدينة بعد ... عشر سنين وعاش بعدها ... النبي صلى الله عليه وآله ... الامة ابناه الحسن والحسين ...

پچیسوین مجلس تاراجی سامانِ حرمِ سید الشہداء وخیام کا جلانا

جاتی ہین عوراتِ امام حسین علیہ السلام کو دستِ جور وجفا سی ستاتی ہین کوئی مردِ خدا حمایت
اونکی نہین کرتا ہی سارا لشکر ذریتِ پیغمبر کو غارت کرنی سی اذیت دیتا ہی اَخَذَتْ سَیْفًا
وَاَقْبَلَتْ نَحْوَ الْفُسْطَاطِ فرطِ حمیت سی ایک تلوار ہاتھ مین اوٹھائی اور خیمونکی سامنی سینہ
سپر کھڑی ہوئی وَقَالَتْ یَاآلَ بَکْرِبْنِ وَائِلٍ اَتُسْلَبُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا
حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ یَا ثَارَاتِ آلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہا ای اولادِ بکر بن وائل کیا حکم سوای خدا نہین
اور نہین دوسری حاکم ظالم کی ہرگز پروا نہین خیرخواہی عترتِ رسول مین کوشش کرو مردانہ وار
طرفداریِ آلِ طہا سی منہ نہ موڑو فَاَخَذَهَا زَوْجُهَا وَرَدَّهَا اِلٰی رَحْلِهٖ اوسکا شوہر بسبب
مزاحمت کو آیا ہاتھ پکڑکی اپنی فرودگاہ مین لیگیا قَالَ ثُمَّ اَخْرَجُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخَیْمَةِ وَ
اَشْعَلُوْا فِیْهَا النَّارَ حد الامکان اون مخدّراتِ ساتر پردہ نشین کو جور وعدوان کو سہا شدید مصیبت مین
پردی کی اندر قدم ثابت رہا جبر واکراہ مین اون نخر بیون کو سر اپردی سی نکالا کوئی وجہ
ذلت وخواری کا اونکی حق مین اوٹھا نہ رکھا نہ ہاریون فی سوز کینہ سی خندق کی آگ لگاتا نہین
لگائی جب التہاب عداوت سی اطراف مین جلنی کی نوبت آئی خیمہ گاہ مین کسی کو تاب
توقف نہ رہی شرارہ آتش سی بیکی جان پر بنی فَخَرَجْنَ بَنَاتُ الرَّسُوْلِ وَحَرَمُهٗ وَسَرَايَا
مُسَلَّبَاتٍ حَافِيَاتٍ بَاكِيَاتٍ ناچار حرمِ احمدِ مختار کا غول مضطر وپریشان باہر نکلا اونکو
واسطی قیامت کی مصیبت واقعہ ہولِ محشر تھا دامنکو بیتی کی خبر نہین کہ ہر گھری ہر بی بی کو
اطلاع نہ تھی کیا گذری بانوانِ عزت کی یہ صورت کہ ننگی سر اور ننگی پاون اطفال اونکا ہاتھ پکڑی
شہرہ نامحرم سی رخسار کی پردی کو بال بکھری ہوئی پر شکستہ صورت جاری ابتلای ذلت تازہ
قدم دہشت سی بھاری پُشیمان سَبَايَا فِیْ اَسْرِ الذِّلَّةِ وَقُلْنَ بِحَقِّ اللّٰهِ لِمَا
وَالْاَحْيَاءِ محنت وخواری کا سامنا فرقت مین بر بیدگی اوجہ سر اسیراتہین کہتی تہین

وتكفينه ابناه الحسن والحسين ... ووضعا ... ودفناه ... ليلا ... علي ... الامام ...

وهو المطلوب فاذا ثبت وجوب عصمة الامام فالعصمة لا يمكن معرفتها الا بالاعلام من الله سبحانه وتعالى العالم بالسرائر والضمائر ولا طريق الى ذلك سواه فيجب النص من الله تعالى عليه على لسان نبي مؤيد بالمعجزات او اظهار معجزة على امامته واذا ثبت هذه

چھپیسویں مجلس تاراج عترت سید الشہداء روایت فاطمہ صغرا

حکایت کرنے والے کہاں سے بلائیں کوئی صحرای پرخار و نشیب و فراز کو بھاگتی کوئی کہیں گرتی پڑتی
ٹھوکر کھاتی کوئی وارث نہیں جو اس حالت میں پناہ دے کوئی دلسوز نہیں کہ رانڈوں کی غمخواری
کرے دشمنوں سے التجا کرتی تہیں مانند قیدیان روم و فرنگ اسیر کیے پھرتی تہیں اپنے اقربا کو
زاری میں یاد کرتیں فراق میں دوست و مددگاروں کی نوحہ پڑھتیں وہ ظالم اتنی اونکو ڈراتے
تہی بعضی بی رحم تازیانہ ستم سے ہانکتے تہی کیوں اے محبان امام حسین علیہ السلام اگر تم اوس شور و شین کو
دیکہتی تو کیا کرتی ہرگاہ وہ سانحہ غم تمہارے روبرو گذرتا تو اوسکی سچائی میں کیا کہتی حق
فاطمۃ الصغریٰ انہا قالت کنت واقفۃ بباب الخیمۃ وانا انظر الی ابی واصحابہ
مجزرین کالاضاحی علی الرمال دوسری روایت میں فاطمہ صغرا سے حکایت کی
کہ میں دروازہ خیمہ پر کھڑی دیکہتی تہی جو اعدائی اذیت دیتے تہی لاشہ ہای پدر و برادر و اصحاب
اور اونکی کٹی ہوئی ہاتہ کہ گوسفندان قربانی ریت پر دہوپ میں پڑی ہیں والخیول تجول علی
اجسادہم تجول سواران ظالم کی سمند اوپر دوڑتی ہیں استخوان سینہ و پہلو اونکی توڑتی
ہیں وانا افکر فیما یقع علینا بعد ابی من بنی امیۃ ایقتلوننا او یاسروننا
میں فکر کرتی تہی اوس مصیبت میں کہ ہم کو بعد اسیری بابا کی آیا قتل کرینگی جیسی اقربا کو مارا یا قید میں رکہ
کر لے جائینگی فاذا برجل علی ظہر جوادہ یسوق النساء بکعب رمحہ وہن یلذن
بعضہن ببعض ناگاہ ایک سوار اپنا نیزہ ساتھ لیے ہوا نیزہ اوس خونخوار کی ہاتہ میں تہا
ساتہ دیوانہ اپنا گہوڑا دوڑاتا پہرتا بہالی کی نوک پشت عورات پر مار مار تا وہ بیچاریاں طلب
امداد میں چلاتی بہاگتیں خوف و دہشت میں ایک دوسری کی پیچھے جاتیں وقد اخذ
ما علیہن من اخمرۃ واسورۃ وہ کافر بی رحم اونکا دست بند اور طوق اور ردا جو بیبیاں
جو کچھ کہ پاس ہوتا از قسم زیور و پوشاک باقی نہ چھوڑتا وہن یصحن واجداہ واابتاہ

علیہ وعلی آلہ نص علی امیر المومنین علیہ السلام بالامامۃ ... ابن ابی طالب علیہ السلام ... بعدہ بلا فصل ...

چھبیسویں مجلس تاراج و مقید ہونا حضرت سید الشہدا کا

واجداہ واحسیناہ واقلۃ ناصراہ وہ بتلاتی آفات اپنی نانا اور پدر بزرگوار کو
پکارتی بیکسی اور غریبی میں خدا اور رسول کی دہائی دیتی نعرہ مارتی تھی خاتم انبیا کہاں ہیں
جو نامۂ رسالت کو پہنچاتے علی مرتضی نہیں ہیں کہ بیداد گروں کو زور حمایت دکھاتے حسن مجتبی نہیں
جو ظالموں سے آل خیر الوری کو چھڑاتے اور سید الشہدا نہیں جو عیال مظلوم کی آڑی آتے انا
من حجب جدنا امامن فایدینا و دعنا وہ فریادی تھیں کہ ای گروہ مسلمین اس
وحشت میں کوئی پناہ دینے والا نہیں کہ حرم پیغمبر کی نواسیوں کی حمایت کرے آیا
کوئی مومن دیندار یا خداپرست ... [illegible] ... اور سب گرفتہ ہیں قالت
فطار فؤادي واذهلت ... [illegible] ... اس حالت کی
... گذرا ہوش و حواس ... [illegible] ... جعلت اجیل طرفي
یمینا وشمالا على عمتي خشية منه ان یاتینی ... جب اپنی پھوپھی کی
تلاش کرتی پھرتی کہ کہیں نظر آئیں ... [illegible] ... ظالم
میری طرف کو رخ کرے فبينما على هذه الحالة ... اس فکر میں حیران کھڑی تھی
اپنی پریشانی سے ... فاذا به قد قصدني ففررت منه مسرعة
اتفاقاً ... نگاہ میری ... [illegible] ...
ہیبت ... ایک طرف کو چلی ... [illegible] ...
... فاذا به قد تبعني فذهلت خشية منه ...
تھوڑی دور ... [illegible] ... حالت خوف ...
ہوئی فاذا بكعب رمحه بين كتفي فسقطت على وجهي ناگاہ ...
میری شانوں میں ... منہ کی بل گری ... اذني واخذ قرطي

... واحسیناہ ... نص النبی ... السلام ...

بچیسوین مجلس تاراج و غارت عترت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا

وَقَنَعَنِي وَتِلْكَ کانونکی بندونکو زبردستی سی کہینچا ایسا جہٹکا مارا کہ دونو کانونکو زخمی
کیا سر سی دوپٹہ اور مقنعہ اوتار لیا قدم آگی بڑہایا جیسی ویساہی چہوڑ دیا وَالدِّمَاءُ تَسِيلُ
عَلَىٰ خَدِّي گوش مجروح سی لہو شانون پر بہتا تہا درد کی ماری دم سینہ مین نہین ٹہرتا تہا
وَرَأْسِي تَصْهَرُهُ الشَّمْسُ میرا سر دہوپ مین کہلا رہا شرم کی باعث قرار و آرام نہ تہا
وَوَلَّى رَاجِعًا إِلَى الْخِيَمِ وہ مردود خیمہ کی جانب پہر گیا اور تاخت و تاراج مین
حرم کی مصروف ہوا وَأَنَا مَغْشِيٌّ عَلَى الْأَرْضِ مین غش ہوکی زمین پر گری دیر تک
بیہوش خاک مین پڑی رہی فَإِذَا أَنَا بِعَمَّتِي عِنْدِي تَبْكِي جب مجہہ کو غفلت سی
افاقہ آیا دیکہا اپنی پہوپہی زینب کو سرہانی بیٹہی پایا جو میری حال زار پر روتی ہین
ہر ایک مصیبت کو یاد کرکی جان کہوتی ہین وَهِيَ تَقُولُ قُومِي يَا بُنَيَّتِي نَمْضِي مَا
أَعْلَمُ مَا جَرَى عَلَى الْبَنَاتِ وَأَخِيكِ الْعَلِيلِ وہ کہتی تہین ای جان عمہ اوٹہ خیمون کی
طرف چلین لڑکی بالو کی سرگذشت تعب دیکہین تیری برادر بیمار پر کیا گذری عورات بیوہ
آفت کیسی رہی ہمراہ وہ اہلحرم کتنا جلا ہی کونسا اسباب لوٹ سی بچا ہی فَقُمْتُ وَقُلْتُ
يَا عَمَّتَاهُ هَلْ مِنْ خِرْقَةٍ أَسْتُرُ بِهَا رَأْسِي عَنْ أَعْيُنِ النَّاظِرِينَ مینی آواز پہوپہی کی
پہچان لی سر کو سنبہالکی اوٹہ بیٹہی آنکہونکو اشک و غبار سی پاک و صاف کیا زبان عجز و
ناچاری مین اونسی کہا ای وارث ذریت رسول ای پرستار بنات بتول تمہاری پاس
کسی قسم کا کپڑا ہو تو مجہی دو سر پر ڈالون نامحرمون کی آنکہون سی منہ کو چہپاون فَقَالَتْ
يَا بِنْتَاهُ وَعَمَّتُكِ مِثْلُكِ زینب خاتون حسرت سی بولین ای دختر برادر مین بہی
تمہاری طرح بی مقنعہ و چادر ہون سر کی بال کہلی نقاب صورت کہی ہون فَرَأَيْتُ
رَأْسَهَا مَكْشُوفًا وَمَتْنُهَا قَدِ اسْوَدَّ مِنَ الضَّرْبِ فاطمہ نقل کرتی ہین جب مینی

لی ککل باب الف باب ومنها انه علیه وآله السلام جعل محبته علما علی الایمان وبغضه علما علی النفاق بقوله
فیه یا علی لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق ومنها انه علیه وآله السلام جعل طیب المولد

پچیسوین مجلس تاراج رخت حرم سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

پھوپھی کو نظر کیا تو دیکھا نہ روبند نہ چادر خاک بھری پڑی ہی اور سیہ بہتی کرتی کی نیچی پشت مبارک
نیلی ہی ہیبنی رو کی اونسی پوچھا یہ نشان سیاہ آپکی بدن مین کیا ہی فرمایا ضرب تازیانہ اعدا سی
میری شانی اور پیٹ مین زخم ہوا ہی اس کلام کو سنکی مجھی رقت آئی وہ حال دیکھکی بہت گھبرائی
زینب نی میرا ہاتھ پکڑکی اوٹھایا فرط بیقراری مین دلاسا دیا بہلایا فما رجعنا الی الخیمة الا
وهي قد نهب ما فيها ہم دونو حزین و نالان خیمو کی طرف روانہ ہوی مثال بید لرزتی تھرکتی
سراپردہ کی دیکھا طنابین دست اہل کین سی کٹی ہین آتش ظلم و جفا سی قناتین جل رہی ہین جو کچھ
اسباب تھا وہ سب غارت ہوا فرش و لباس مین کوئی چیز کا پتا نہین رہا واخی علی مکبوب
علی وجهه لا یطیق الجلوس من کثرة الجوع والاسقام بھائی علی بن الحسین کو دیکھا
غلبہ بیماری سی زار دوسری یتیمی سی زندگی دشوار فجعلنا نبکی علیه ويبكي علينا ہم روتی ہوی
بیتاب اونکی پاس آئی اوس رنجوری دیکھکی ہمین آنسو بہائی قال حمید بن مسلم فانتهينا
الی علی بن الحسین وهو منبسط علی الفراش وهو شدید المرض حمید بن مسلم کہتا
ہی مین گیا اوس وقت علی بن الحسین کی بالین پر دوڑکی پہنچا وہ غریب منہ کی بل خاک مین پڑی تھی
تاب کلام نہین شدت عطش سی غش مین سر کہین پاؤن کہین ومعی شمر جماعة من الرجالة فقالوا
له الا تقتل هذا العليل ناگاہ شمر زبون وہان آیا اوسکی پیادونکی غول نی قدم بڑھایا
اون اشقیانی عداوت مین ذی الجوشن سی کہا اس بیمار کو ہم شہید کرین تو ہم خوش ہونگا فقلت
سبحان الله أتقتل الصبيان انما هذا صبي وانه لما به ... یہ کیا بیرحمی ہی خدا سی
بیمر کی حرمت کرو سبحان اللہ ایسی علیل ناتوان کو قتل کرتی ہو جو اپنی حال مین مبتلا ہی شدت
مرض سی بیہوش پڑا ہی فلم ازل ادفعهم عنه الحرم فی حجب یہانتک کہا سب عورتون

لا ینبغی ان یجنب فی هذا المسجد الا انا و علی والحسن والحسین سدوا هذه الابواب الا باب علی

وعن ابی رافع قال خطب النبی صلی الله علیه وآله فقال ایها الناس ان الله امر موسی بن عمران ان یبنی مسجداً طاهراً لا یسکنه الا هو وهارون وابنا هارون شبر وشبیر وان الله تعالی امرنی ان ابنی مسجداً

پچیسویں مجلس تاراج و قید حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

دوپٹہ کی اونہی کھیر لیا اور گریہ و زاری بلند کی خدا و رسول کی دہائی دی ہر چند کہا ہی ہی ہیہات
سمجھایا تا کہ اون بے حیوں کی بازی بنایت یتیم کو بچایا وجاء عمر بن سعد فصاحت
النساء فی وجهه وبکین اوس وقت عمر سعد پر جفا شعار خیمہ گاہ تک آیا گھوڑی پر
سوار بجز اس حضرت وہاں کھڑا ہوا ساری خواتین حرم روتی ہوئی اوسکی روبرو آئیں اپنی مصیبت
بیان کرکی چلائیں اے ابن سعد ہمارا وارث ایک علیل ناتوان باقی رہا ہی اوسکو بھی تیغ
ہلاکت شمر مارا چاہتا ہی تو منع کر کہ اوس مریض بیکس پر ہاتھ نہ اٹھائیں مجرم الحرکر زیادہ
نہ ستائیں فقال لاصحابه لا یدخل احد منکم بیوت هؤلاء النساء
تقریرات یا انسوہ اہلبیت سے عمر سعد کی بدن میں رعشہ ہوا اہلبیت کی غریبی اور بیچارگی دیکھ کر رویا
اپنی لشکر کو منع کیا تم ہمارے اونمیں سے کوئی سیدانیوں کی خیمی میں نہ جائی اور اس بیمار
کو کوئی ایذا اور تکلیف نہ پہونچائی ولا تعرضوا لهذا الغلام المریض اور جوان جاہتی ہی تعرض
اوسکو اوسکی زار پہ چھوڑ دو ووکلها بالفسطاط وبیوت النساء وعلی بن الحسین
جماعة ممن کان معه من اصحابه اہل حفاظت عیال سید الشہدا و اطفال پر کیا و علی بن الحسین
ستم دیدہ اور بچوں کی ہمراہ تھی بعض اطراف میں پھرتی تھی وقال احفظوهم لئلا
یخرج منهم احد ولا یسیئن الیهم اور کہا انکی خوب حفاظت کرو کوئی ہونے نہ پائی
اور کوئی انکی حمایت کو پاس نہ آئی وہ ظالم اولاد پیغمبر کو مثل اسیران ترک و روم رکھا اور جگہ
الامکان دیا بذلت و خواری کو اوٹھا نہیں رکھا فظلم علی لعنه الله اب مختصر ناظم حقیقت
درد و محنت کو دیکھیں تاب بکا باقی نہ زیادہ اہل رقت کو ہوش ماتم کی ہم ہوش سب ارکان
عالم کی ہلتا ہی جو صدمی آہ کی شور قیامت کو بڑھا دو جوش نالہ حلقہ ابواب سموات کی
ہلا دو حسرت کی جگہ کہ صبر و طاقت کو غم شبیر میں رونا کلید مغفرت ہائی

الذين بعد الشيعة فمن كان احاطت فالنا

فى الذنب وانصرف على اليقين وانت فى قلة

وانفقنا فيه فهو اولى بها وقرن ذلك

على ذلك من حاله دل على امامته وان

العادة فلما ثبت فمن ثبت فى تنجيز الجليل الواقع

وتعجيله لتعظيم الله سبحانه ان يضيع

بعض ما تقدم مرتبة يبين ذلك ان

چہبیسویں مجلس اشوب روز جزا نقل خواب طالب علم و روایت قصہ شیر کو مقتل میں لانا

اجل بالین پہ آئی ہی غنیمت سمجھو فرصت کو + خدا سی یہ دعا مانگو رہی خوشدل محب شہ کا

پڑہی جو نوحہ سرور نہ دیکھی وہ مصیبت کو +

٢٦ چہبیسویں مجلس بیان اشوب روز جزا و نقل خواب طالب علم کا اور ابیات مدح سید الشہداء و ذکر انکی شیر کربلا

رباعی اس روز کا محشر میں صلہ پاؤ گی + واللہ کہ فردوس میں تم جاؤ گی + یہ ماتم فرزند نبی کا

یارو + اس غم میں نہ روؤ گی تو پچتاؤ گی + رباعی مقبول خدا شیعوں کا رونا ہوگا + کیا قبر میں

آرام سی سونا ہوگا + حوران بہشت آنکہیں بچہاوینگی + چشم بد دور یہ بچھونا ہوگا + رباعی

پیدا ہوی دنیا میں اسی غم کی لیی + رونا ہی چلا ہی چشم پرنم کی لیی + ہمکو دو دو لتین خدا نی بخشیں

آنکہیں رونی کو ہاتھ ماتم کی لیی + رباعی الفت ہی جو ابن ساقی کوثر سی + دریا کو بہاؤ جوش سی

چشم تر سی + یوں روؤ در بحر امامت کی لیی + مردم کو یقین ہو صاف موتی برسی + تمہید

عزا و روایت سید علی حسینی و خواب طالب علم منکر فضائل سید

سید الشہدا ایدوستان احمد مختار + ای موالیان حیدر کرار + ہر نوجیم کی ایک جدا

بہار ہی + ہر ایام میں مناسب وقت کی حرکت خوشگوار ہی + طفلی میں مشغولی بازی اور خندہ

بیہودہ پہر یا جوانی میں کار ہای رستمانہ قوت کی صرف ہمت سی کرنا + آخر عمر میں فکر کار قبر

اور تہیہ آخرت پہر صرف ہونا گناہوں سی پشیمان حسنات میں جان کہونا + گذر منزل ہستی

و پیش ہی + اور دست اجل میں مقراض جدائی بیگانہ و خویش ہی + راہ عقبی ترک معصیت

او ہمین نفس امارہ کا صبر شوار ہی + دوسری باعث اجر اعبادت ہی + اسکو صفائی نیت

اور ایمنی شیطان خلوص پر یاد رکہا رہر حال یہ دونوں میں مساعدت توفیق ہست

اشکال ہی + اور مواخذہ قیامت سی دل و جان کو دہشت کمال + وہ منگ لحد کا اندہیرا

چھبیسویں مجلس آشوب روزِ جزا اور عقل خواب طالب علم و روحِ فسندگانِ شیر کو متقل ہیں لانا

تنہائی کی وحشت اور منکرین نکیرین کی سوال و جواب سی شدت، وہ عالمِ برزخ کی طولِ مدت میں رہنا ہیبت بھری آوازِ صور میں خاکِ لحد سی اوٹھنا گرمیِ شورِ محشر میں بی یار و مددگار جانا عقباتِ صراط اور آفاتِ میزان سی سلامت جان بچانا، کراماً کاتبین کی تحریر میں ہستی و ہر ری ہر عضوِ بدن کی صدہا خطا پر گواہی شرمساری حساب و کتاب داورِ جبار میں نجات کا ملنا حقوقِ عباد اور داروگیرِ امرِ قہار سی پاک و صاف نکلنا، زبانہ دوزخ اور تشنگی سوزندہ جگر سی خدا کی پناہ، ہول میں پچاس ہزار برس کی جو وہ روز ہوگا دل وجان تباہ، سر پر حرارتِ آفتاب ایک نیزی کی فاصلہ سی ایسی، پاؤں تلی زمین مثلِ گداختہ چاندی پگھل جاتی کی فزعِ اکبر وہ صاف بقدرِ مدتِ صدہا سال واقعی کہنا امید میں ستھرا ساقی دنیا کی شافع کو تلاش کرتی پھرنا، دیکھئی اس راہ ہولناک میں ہماری سر پر کیا گذرتی ہی اور سفرِ پرخطر میں تہید ست بیاد فرد تقدیر کیا کرتی ہی، ہر دانا اس معاملہ عاقبت کا بینا ہی کہ ہمیشہ دارِ فنا میں نہیں جینا، أَيُّهَا الْغَافِلُ السَّكْرَانُ، إِنَّمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْأَحِبَّةِ وَالْأَقْرَانِ ای غفلت سی مست کیوں نہیں جاگتا نہیں کہ جب موتِ دوست و عزیز پائی اور وہ سب گذر گئی اب تیری مرنیکی باری آئی یار و فرصت غنیمت جانو، عمر کو بی وفا اور بی مروت پہچانو سالِ گذشتہ میں کیا کیا جوانانِ رنگین تہی یہاں مجلس نشین، اکی بر سر حسرت و ارمان کفن سی منہہ ڈہانکی ہیں تہِ زمین کہنکہوری اور کیڑی اونکی مصاحب و یار ہیں، یادگاری آل و عیال اور بدرقہ اعمال جلیس و غمخوار ہیں تَخَيَّرْ خَلِيطًا مِنْ فِعَالِكَ إِنَّمَا، قَرِينُ الْفَتَى فِي الْقَبْرِ مَا كَانَ يَفْعَلُ ای مردِ ہوشیار با توفیق اختیار کر اپنی عملِ خیر کا رفیق ہم طریق بدرقہ کہ انیس تیری قبرِ تیرہ و تار وہی ہوگا اور مجسم ہو کی تیری ساتھ ابد ا رہیگا فَإِنْ كُنْتَ مَشْغُولًا بِشَيْءٍ فَلَا تَكُنْ، بِغَيْرِ الَّذِي يَرْضَى بِهِ اللَّهُ تَشْغَلُ اگر کسی چیز کی شوق میں مشغول ہو

چھبیسویں مجلس عاشوب روز جزا نقل خواب طالب علم روایت فضہ کا شیر کو لانا

تو وہ پیشہ کرو جسمیں باوجود رضای خدا و رسول کو بہاری او سی کام پر صرف رہو جو آخر ایام میں

کام آتا ہی ایسا ذخیرہ سمیٹ لو کہ ہلاکت سی بچاتا ہی یہ نقد آمرزش جو ہین بہا دون چشم

رغبت سی یہ کہلو جنس مغفرت کا نام سنا دون دست محبت مین رکہلو حق عَنِ السَّیِّدِ

عَلِیِّ الْحُسَیْنِیِّ قَالَ کُنْتُ مُجَاوِرًا فِیْ مَشْہَدِ مَوْلَایَ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا عَلَیْہِ

التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ مَعَ جَمَاعَۃٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کتاب عاشر بحار الانوار مین سید علی حسینی سی

حکایت کی ہی کہ راوی نی کہا مین ایک مدت سی ہمراہ مومنین مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام کا

مجاور تہا فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَا ابْتَدَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا یَقْرَاءُ مَقْتَلَ الْحُسَیْنِ

عَلَیْہِ السَّلَامُ فَوَرَدَتْ رِوَایَۃٌ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ جبکہ روز عاشور آیا ہماری مجلس میں

ایک شخص کہڑا ہوا حال شہادت امام حسین علیہ السلام کو پڑہنا شروع کیا اس نقل قول میں حضرت

باقر علیہ السلام کا نام لیا اَنَّہٗ قَالَ مَنْ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فِیْ مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ

الْبَعُوْضَۃِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ کہ جو شخص اپنی دنیا

جو روتی آلام سی اور اشک چشم مین رخسارون پر غم حسین علیہ السلام سی اگر پر مگس کی برابر بہا

کمر و اونا ہون او سکی گناہونکو خدا بخشی گا ہر چند معاصی مثل کف دریا کی اتہا ہون وَکَانَ

فِی الْمَجْلِسِ مَعَنَا رَجُلٌ جَاہِلٌ مُرَکَّبٌ یَدَّعِی الْعِلْمَ وَلَا یَعْرِفُ فَقَالَ لَیْسَ ہٰذَا

بِصَحِیْحٍ وَالْعَقْلُ لَا یَعْتَقِدُ ہماری محفل مین ایک طالب العلم مبتلای جہل مرکب مثل اہنا

وہ مرد بہت پڑہا لاکن کچہہ خاک نہ سمجہا تہا بولا کہ یہ حدیث صحیح معلوم نہین ہوتی اور عقل اس مسالہ کو

قبول نہین کرتی وَکَثُرَ الْبَحْثُ بَیْنَنَا وَافْتَرَقْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ وَہُوَ مُصِرٌّ عَلَی

الْعِنَادِ فِیْ تَکْذِیْبِ الْحَدِیْثِ ہماری اوسکی درمیان بہت بحث ہوئی ہر ایک اپنی اپنی کہتا رہا

کیا مگر وہ انکار میں حدیث کی ویسا ہی برسر اصرار باقی رہا فَنَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ تِلْکَ

چھبیسویں مجلس آشوب روز جزا خواب طالب علم وروایت فضہ کا شیر کو لانا

اللَّيْلَةِ فَرَأَى فِي مَنَامِهِ كَأَنَّ الْقِيَامَةَ قَائِمَةٌ وَحُشِرَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ صَفْصَفٍ
لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا وہ مرد رات کو سو رہا شب کی وقت عالم رویا میں خواب
دیکھا قیامت برپا ہوئی انبوہ خلایق کو میدان وسیع میں گھیرا ہی کہ جسکی ابتدا وانتہا معلوم
نہیں کہاں تک برابر پھیلا ہی وَقَدْ نُصِبَ الْمِيزَانُ فَامْتَدَّ الصِّرَاطُ وَوُضِعَ
الْحِسَابُ وَنُشِرَتِ الْكُتُبُ وَأُسْعِرَتِ النِّيرَانُ وَزُخْرِفَتِ الْجِنَانُ
میزان برپا صراط کو بالا ہی دوزخ کھینچا ہی حساب کیا جاتا نامۂ اعمال کھلتا ہی آتش جہنم کو بھڑکایا
بہشت کی آرایش بیان سی سوا ہی وَاشْتَدَّ الْحَرُّ عَلَيْهِ وَإِذَا هُوَ قَدْ عَطِشَ عَطَشًا
شَدِيدًا وَبَقِيَ يَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهُ اوسوقت طالب علم شدت سی گرمی کی
گھبرایا پیاس کی غلبہ سے بھی تاب نہ لایا چار طرف پانی کا جویا ہوا کہیں اوسکا نشان اوسکو
پتا نظر نہ پڑا فَالْتَفَتَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا بِحَوْضٍ عَظِيمِ الطُّولِ وَالْعَرْضِ
یمین وشمال جو حسرت سی تکتا ناگاہ ایکطرف بڑا حوض دیکھائی دیا کہ اوسکا عرض وطول
نہ اوسکو معلوم ہو سکا ہجوم ملایکہ اور ازدحام خلایق بشیار ہو رہا تھا قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي
هٰذَا هُوَ الْكَوْثَرُ وَإِذَا فِيهِ مَاءٌ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ الْعَذْبِ
راوی کہتا ہی میری دلمیں تصور ہوا کہ یہ چشمہ نہر کوثر سامنی آیا ہی جو اسمیں صاف پانی
مثل بحر شاک دیدہ لہراتا ہی دیکھا مانند برف کی ٹھنڈا از قبیل شہد شیرین وگوارا وَإِذَا
عِنْدَ الْحَوْضِ رَجُلَانِ وَامْرَأَةٌ أَنْوَارُهُمْ تُشْرِقُ عَلَى الْخَلَائِقِ وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ
لُبْسُهُمُ السَّوْدَاءُ وَهُمْ بَاكُونَ مَحْزُونُونَ ناگاہ اوس حوض کی کنارے مجمع ملایک
نظر آیا اوسمیں دو مرد ایک عورت کو پایا کہ انوار اونکی چہروں سی خلایق پر شعشعہ فشان
ہوتی تھی اور وہ پوشاک سیاہ سی غمناک روتی تہی فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ فَقِيلَ لِي هٰذَا

لا داما ائمة افردة عليه السلام يجيبها وما ... متى ورد في هذا الباب من الاشتراك وفضائل ... الجواب فمن ضعفها الكتب الكبار ... واما النص من طريق الامامية فمنها قوله ... عليه السلام يوم غدير خم ... وقوله انت مني بمنزلة هارون من موسى ... فان الخبران ... ما روي واما الشيعي والناصبي ... على اختلافهما في التأويل ...

چھبیسویں مجلس خطاب طالب علم واقعہ وزیر اعظم بابالی بدن شہادت فضہ کا شیر لانا

محمد المصطفى وهذا الامام علي المرتضى وهذه الطاهرة فاطمة الزهراء یعنی یہ جو
بزرگ کون ہیں ایک نے کہا یہ جلوۂ محمد مصطفی ہیں اور دوسرے امام علی مرتضی اور وہ خاتون
طاہرہ فاطمہ زہرا ہیں فقلت ما لي اراهم لابسين السواد وهم باكون محزونون
یعنی کہا یہ جناب کالی پوشاک کیوں پہنے ہیں اور محزون وگریان کس واسطے کھڑے ہیں فقيل
لي أليس هذا يوم عاشوراء يوم مقتل الحسين فهم محزونون لاجل ذلك
مجکو جواب دیا کہ تو نہیں جانتا ہے کہ آج شہادت امام حسین علیہ السلام کا دن روز عاشورا
ہے اوسکی سبب مبتلای غم والم ہیں اور کالی کپڑے پہنے مصروف ماتم ہیں فدنوت
الى سيدة النساء فاطمة الزهراء میں اس حرف کو سنکے نزدیک گیا فاطمہ زہرا کی
جا کے کھڑا ہوا وقلت يا بنت رسول الله اني عطشان کہا ای دختر رسول خدا میں پیاسا ہوں
تھوڑا پانی دو کہ میری سوزش عطش بجھاؤں فنظرت شزرا وقالت لي انت الذي
تنكر فضل البكاء على مصائب ولدي ومهجة قلبي وقرة عيني الحسين
الشهيد المقتول ظلما وعدوانا اوس خاتون نے شکر بار نظر سے میری طرف
تیز نظر سے دیکھا اور کہا تو وہ نہیں ہے جو میری فرزند کی مصیبت میں رونے کی انکار کیا
کرتا ہے کہ وہ میرا پارۂ جگر نور بصر حسین شہید قتل کیا ہوا ظلم وجفای اعدا ہے لعن الله قاتليه
وظالميه ومانعيه من شرب الماء لعنت کرے خدا قاتلوں اور اسکے ظالموں پر
اور ظالموں پانی پینے سے مزاحم ہوئی والوں پر قال الرجل فانتبهت من نومي فزعا
مرعوبا فاستغفرت الله كثيرا وندمت على ما كان مني راوی کہتا ہے کہ میں
گھبرایا ہوا ہراسان خواب سے چونکا بہت توبہ اور استغفار کرکے اپنی اعتقاد سے نادم ہوا وأتيت
الى اصحابي الذين كنت معهم وخبرتهم برؤياي وتبت الى الله عز وجل

... اهل اللغة وانا كما ... انهم يقولون ان السلطان اولى باقامة الحدود ... والولد اولى بميراث ... وقوله سبحانه النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم لاخلاف بين المفسرين ان المراد اولى بتدبير المؤمنين والامر والنهي فيهم من كل احد منهم واذا كان النبي صلى الله عليه وآله اولى بالخلق من انفسهم ...

چبیسویں مجلس عزم پامالی بدن شہدا شبیر کو مقتل میں فضہ کا لانا

دوڑتا گیا اوس محفل میں بحث جہان کی تہی باکمالِ روسیاہی اونکو اس رویا کی خبر سنائی خدا کی امرزشِ خطا چاہی پس ای حاضرانِ بزم بکا یہ ماجرا تمنی سنا کہ رونا واسطی رنجِ تشنگی روزِجزا کی کسقدر مفید کہا ہی اسی چشمہ سی منبعِ رحمت ملا دریای فیض و مغفرت بہا ہی ایک قطرہ اشک شوریجیز نے خارِ قہر الہی سی پار لگاتا ہی آہ کا شرارہ نایرہ سقر کو نالہ کرنی والون پر بجہاتا ہی نظم

جناب فاطمہ کرتی ہین اسطرح ارشاد جو میری لعل کو روتی ہین حق رکہی اونہین شاد کرونگی حشر کی دن مین ہرایک کی امداد اوسی نہ بہولونگی جس جس کو ہی حسین کی یاد حسین انکو ہی پیارا

یہ مجکو پیاری ہین ذرہ آفتاب ہی میرا تو یہ ستاری ہین

شہدا اہل حرم پامالی شہدا شیں مقتل کو میدان فضہ کا لانا اسیں کا جانب لیجانا

شہیدانِ پامالِ خیلِ غم و ذبیحانِ لگدکوبِ توسنِ الم بیران نیستانِ آہ و زاری و جانثارانِ نالہ و بیقراری ناقہ سوارانِ محملِ اندوہ و ملال و سرنشینانِ جنازہ رفت و اتہالِ اجسادِ مضا کشتہ فغان پر جولانی کمیتِ سپاہِ بیان کی خبر سراپردہ گوشِ سامعین مین یون پہنچتی ہین کہ جب اعدانی سرِ شاہِ کربلا خنجرِ جفا سی کاٹکی نیزی پر چڑہایا اور خیمہ ناموسِ خیرالوریٰ کو آتشِ عناد سی جلایا اوسپر قدم جفا بڑہا پامال و اسباب کو دستِ یغما سی لوٹا سرِ زینب و ام کلثوم پر چادر و مقنعہ بہی نہ چہوڑا لشکرِ شہادت اثر مین نقاری شادیانہ کی بجی ابنِ سعد کو سرداروں نی مژدہ فتح کی دی سپاہِ کوفہ و شام مین اہلبیتِ امام اسیر ہوگئی سید سجاد طوق و زنجیر مین بندہی پاسبانوں کی دستگیر ہوی اہلِ کین نعمت اور عیش مین مسندِ تمکین پر جلوہ گزین حرمِ شاہِ دین وحشت اور ذلت سی خاک نشین بے ردو پوششِ اعدا خلعت و زر سی گرانبار ضربِ تازیانہ سی بدنِ عریانِ بانوان فگار اطفالِ دشمن خندہ و بازی مین محو حسرت یتیمانِ تشنہ دہن گریہ و زاری مین سوزِ دلِ تشنہ

ذلک الجمع فی مثل تلک الحال و یخطب علی المنبر المعمول من الرحال لینبأ بما قد وقع
الناس من صنیعه ما لا یعلمونه فهم لم یعلمون
وکذلک ولاء العتق لبنی العم تلک التی نعبه
آن ولاء العتق لبنی العم
وبعدها و نبطل ذلک ایضا ماجاء فی
الروایة من مقالة عمر بن الخطاب له
التی تم نحوه یا علی اصبحت مولای
ومولی کل مومن ومومنة وعنها
علیه السلم انه
ماکان حاصلا له وجب ان یثبت له و
هذا اولی بما بید الامة واعلمهم فیهم
لانا اذا ابطلنا جمیع الاقسام وعلمنا انه
یستحیل ان یخلو کلامه من معنی وفائدة
ولم یبق الا هذا القسم وجب ان یثبت له
وقلنا انه من کان بهذه الصفة فهو
الامام المفترض الطاعة واما استیفاء
الکلام فی الکتب الکبار فهذا واما

چھبیسویں مجلس مصائب عترت سید الشہدا علیہم بپا مالی پر قصہ کاشمر کو متقل بیان یا

چہرۂ مشرکین جوشِ شادی کی حمار سی آسودہ رخسارہ خواتین فرطِ رقت سی بلا میں غبار آلودہ عورات لشکر کوفہ زیور و لباسِ فاخرہ میں سج دہج بنائی دختران علی عمران شرم کی مارے شانوں میں منہ چھپائی سایۂ فلک بی مدار میں آل اطہار کی رہنی کو ہٹا خیمہ ملا زمین ناہموار شہزادیوں کا ڈیرہ بپا ہوا زبانی شیخ کی سنا ہی کہ دلائل الشہادت قاضی عسکر میں لکھا ہی کہ اسوقت زینب خاتون کو یارای صبر نہ رہا زبانِ حال سی روکی کہا کیا علاج کروں کہ سید سجاد بہت بیمار ہی شدت مرض میں ایک ساعت بیٹھنا اوسپر دشوار ہی ای خواہر کلثوم کوئی قسم کا بستر یا کپڑا تلاش کر اوسی بہا کی بتلای آزار کو سلا دو ہای ہای محنت ایام کچھ میسر نہ ہا تو شک اور گدیہ اور لحاف کہیں نہ پایا ناچار ایک چادر بوسیدہ پرانی کہنہ و پرانہ و پارہ کو وہ ہو اوسکو لاکی گوشۂ زمین پر بچھا دیا بالین کی واسطی خاک جمع کرکی تکیہ بنایا دونوں بیمار کی بازو پکڑی اور آگی بڑھایا اوس فرش لایق فقرا پر شاہ زادی کو لٹایا چاروں طرف چھوٹی بڑی بی بیاں ہوئی حلقہ ماتم باندہ کی اپنی بیکسی اور غریبی سی خوب روئی دن بھر کی تکلیف و ابتلای آفات کا تذکرہ شروع کیا اندھیری رات کی ہیبت اور اندیشۂ فردا میں چین نہ لیا ہر چند ہزار طرح کی دردہی پھر بھی جورِ مخالف کی وسوسی تھی تشویش جانِ امام زین العابدین سی کسیکو بی خواب رواہمہ میں دربارِ ابن زیاد کی تبلای اضطراب زبانِ حال میں باہم یہ کلام تھا لاشہ ہای شہدا کو خاک و خون سی کون اوٹھای گا کہاں وارث جنازونکو ہماری نماز پڑہ کی کون دفنای گا دوای سر بی جسم سی کاٹ لئی ہیں ہای ہای کپڑی اوتار کی بدن عریان چھوڑ دئی ہیں کسکی پاس جائیں کہ اس دشتِ بلا میں امداد کو آئی کہاں فریاد کریں جو غریبان عترت محمد کو جا سی بچائی جس شہر کوفہ میں علی مرتضی کی عہدِ خلافت کو ہم سامان سلطنت سی ہاتی تھی شالِ شہزادونکی حکومت اور عزت میں چھوٹی سی بڑی ہوئی ہیں نبی زادی کہتی تھی وہاں

من موسی الا انه لا نبی بعدی فانه یدل
علی النص من وجهین احدهما ان هذا
القول یقتضی حصول جمیع منازل هرون
من موسی لامیر المومنین من النبی
علیهما السلم الا ما خصه الاستثناء المتصل
فی الخبر من النبوة وما جری مجرىه کما
وهو المعروف من لحمة النسب وقد علمنا
ان منازل هرون من موسی علیهما السلام
الشرکة فی النبوة واخوة النسب والتقدم
عنده فی الفضل والمحبة والاختصاص
علی جمیع قومه والخلافة له فی حال غیبته
علی امته وانه لو بقی بعده لخلفه فیهم
واذا اخرج الاستثناء منزلة النبوة
وخص العرف منزلة الاخوة الارث
کلامن عموم اطار الهدایة بقی
ابا واحد بعد النظم علیه ثبت
ما عداها من المنازل المذکورة في النازل

۱۶۵

فقد ثبت له الخلافة في حال حياته وقد نطق به القرآن في قوله تعالى وقال موسى لاخيه هارون اخلفني في قومي واصلح لو بقي بعد موسى لخلفه في امته لانه بعده بلا شبهة وانما قلنا ان هارون السلام عليه وآله السلام وجب له الامامة وعلمنا بقاء امير المؤمنين بعد وفاة خلفه وذريته في امته وقام فيهم مقامه الامر واذا كان في جملة تلك المنازل

واذا ثبت له الخلافة في حال الحيوة وجب حصولها له بعد الوفاة لو بقي اليها لان خروجها عنه في حال من الاحوال مع بقائه عزل له وحط عن رتبة سنية كانت له ومثل ذلك يقتضي التنفير وقد جنب الله تعالى انبياءه من تنفير ما هو اقل مما ذكرناه فلا بد من ان يكون ... بينهما ... المعنى ... وهو الامامة

چہیسویں مجلس عزم پامالی بدن شہداء خصوصا کاسئہ کو مقتل میں لانا

اس حال تباہ سی ننگی سر و پا اونٹوں برہنہ پہ سوار لیجا ئینگی بھائی بیٹی کی سر ہمراہ کوچہ بازار میں در بدر پھرائینگی ایکدن وہ تھا کہ سرداروں کی بہو بیٹیاں باجازت ہماری گھر میں آتیں کنیزوں کی مانند خم ہوکی باادب ہمکو سلام اور مجرا کرتیں آج ہم مثل لونڈیونکی بلکہ اونسی بدتر ہوگئی ہیں بزرگونکی سب حرمت اور فخر تھا وہ سب مرگئی عورات محلہ جو یوں دیکھینگی تو کیا کہیں کی اطفال یتیم کو روتا پیٹتا پہٹی کپڑوں سی پائینگی تو کیا چرچا کرینگی کاش ہمکو ہمراہ تحیت والا اقدم مجینگی شاید حقارت اور ذلت میں لقب اسیری ہو لینگی کاش کہ جیسا عزیز و اقربا کو مارڈالا ہمکو بھی مار ڈالتی اس محنت و اذیت و خواری سی بچ رہتی کی چھڑاتی ثم نادی عمر بن سعد في اصحابه من ينتدب للحسين فيوطئ بالخيل ظهره اوس وقت عمر سعد نی ستم تازہ کیا اپنی لشکر میں یہ حکم دیا کون ہی جو بدن مطہر امام حسین علیہ السلام پامال کری اور اصحاب سید الشہداء پر سوار اسپ پہری فانتدب منهم عشرة وهم اسحاق بن حيوة الذي سلب الحسين قميصه واخنس بن مرثد وحكيم بن الطفيل السنبسي وعمر بن صبيح الصيداوي ورجاء بن منقذ العبدي وسالم بن خيثمة الجعفي وصالح بن وهب الجعفي وواحظ بن ناعم وهاني بن شبيث الحضرمي واسيد بن مالك یہ اشقیای سیاہ روسیاہ دس ملعون آگی بڑھی کہ وہ سب نسل اولاد الحج کہنوالی لباس امام ہی تہی فداسوا الحسين بحوافر خيولهم حتى رضوا ظهره وصدره جسم مقدس امام حسین علیہ السلام پہ گہوڑی دوڑائی اور لاشہای سادات پہ گہیٹ ستم دیتا سب وہ اونکی پشت اور سینہ سر ورانہیں کو بہت چور کیا نسل ہم توسن سی بدنہای عترت رسول کو خاک میں ملادیا

شعر عربی فدا لك يا حسين وعترتي وانت عفير بالتراب جديل

... ان ... الاستثناء ... المنازل ... بعده ... ما الا ... الخلافة في الحيوة وثبت بعده ... النبي عليه وآله ... بقاء امير ... الاستثناء في الخبر

مسائل الكلام الذاتية و شانه اذا قيل يثبوت

او حال ان يوجب ثبوت ما لم يثبت ... الا لذاته

في ذات الوقت ومن تلك القائل ضرب امثال لا يثبت ... كان

ان قول القائل يدل على ان ... استثناء بذلك في

في الذات يتعلق الاستثناء ... في هذا الباب

الاسولة والجوابات في هذا كفاية لمن تدبر

كتب وفيما ذكرناه هنا كفاية من الفاظ النصوص

چہبیسویں مجلس فضہ کا متوسل ہونا شیر کو لانا خولی کا سر امام کو لیجانا

یا حسین مظلوم تیرے جان اور اہل وعیال تیری نثار ہوں کہ آپکا جسم شریف گرم ریت پر لہو میں

غلطان آلودہ خاک اور غبار ہو وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرَى عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ

الظَّالِمِينَ تَجُولُ تمہارا بدن دشت کین میں پڑا رہا اور ظالموں نے اپنی گھوڑی لاش پر پھرا کی

روندا اقول المعتمد عندی ما سیاتی فی روایة الکافی انّہم لم یتیسّر لہم

ذٰلک ملا محمد باقر نے کتاب بحار الانوار میں لکھا ہے بموجب روایت کلینی کی یہ ثابت ہوتا

کہ پہلی اس حرکت شنیع کا ان اشقیائی ارادہ کیا تھا لاکن یہ عزم فاسد بسبب بعض موانع کی ظہور میں

نہ آیا میری نزدیک معتبر یہی ہے وہ حدیث کافی کا مضمون سند قوی ہے مروی فی الکافی

قال حدثنا عبد اللہ ابن ادریس عن ابیہ ادریس بن عبد اللہ الاودی

قال لما قتل الحسین اراد القوم ان یوطئوا الخیل علی ظہر الحسین و

اصحابہ کتاب کافی میں ملا یعقوب کلینی نے ذکر کیا کہ جب سرداری عزا امام حسین علیہ السلام کو

درجہ شہادت پہنچا لشکر شقاوت اثر نے میدان خالی پایا اعضای مطہر و اصحاب پر گھوڑی دوڑانا

چاہا فلما بلغ ذٰلک الخبر اہلبیت الحسین عظم علیہم ذٰلک زبانی پاسبانوں کی

یہ خبر وحشت آئین کو اہلبیت نی سنا زینب خاتون اور سب حرم حضرت کو مصیبت تازہ

بہت قلق گذرا فقالت فضة لزینب یا سیدتی ان سفینة صاحبہ کسر

فی البحر فخرج بہ الی جزیرة فاذا ہو باسد حسرت و یاس میں روتی تہیں +

بیہوش و حواس ناچاری میں مضطرب ہوتی تہیں اس حال پر ملال کو دیکہ کی ملال ہوا

فضہ خادمہ زہرائی باشیم بیکسا لاسی خاتون محشر کی تہی بتایا سب ہو خدا کو یاد کرو خدا علیہ

رکہو میں نی سنا ہی ایک سفر میں سفینہ کنیز پیغمبر کشتی پر سوار تہی راہ میں طوفان کی سبب سے کشتی ٹوٹ گئی

وہاں شیر صحرائی کو ناگہان دیکہا جان کی خوف سی کمال ہراساں ہوا فقال

واما یختص الشیعة بنقله من الفاظ النصوص الصریحة علی امیر المؤمنین علیہم

علی الائمة من ابنائه صلوات الله علیہم

کثیرة ... الی ... والمعجزات الخارقة للعادة الدالة علی امامته

ما فی هذا الباب ... الباب الثالث

والمعجزات الخارقة للعادة الدالة علی امامته

وجلالة منزلته ... هذا الباب

من الآیات والدلالات ... والمعجزات

علی نبوته کما نطق به التنزیل من قوله تعالی وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم

آیات نبینا صلی الله علیه وآله

ایضا مثل ما جاء فی القرآن من قوله

انه قال ... السید ...

چہبیسویں مجلس فضہ کا مقتل میں شیر کو لانا خولی کا اپنی گھر سر امام کو لیجانا

یا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللهِ فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيَّ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الطَّرِيقِ صفیہ نے دل قوی کرکے اوس وحشی کو پکارا یعنی اور عاجزی میں یوں حیوان سے کہا ای ابو الحارث میں کنیز آزاد کی ہوئی پیغمبر کی حادثہ میں مبتلا ہوں لللہ مجھے راہ بتادے کہ اپنے مقصد کو پھر جاؤں شیر نے نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سنا تو سمجھ کر کے اشارہ سے کہا ہٹ گیا بکمال مہربانی اوسکی ہمراہ کیا طریق مدعا پر پہنچا کے ایک طرف ہوا وَالْاَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاحِيَةٍ فَدَعَتْنِي اَمْضِي اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ بِمَا هُمْ صَانِعُونَ غَدًا یعنی ہے اس وادی کے قریب ایک شیر بیٹھا سنا ہے گاہ گاہ بنی آدم کو کھا لیتا ہے اگر تم اجازت دو تو جا کے مدد کو بلا دوں اس ارادہ فاسد سے جو اعدا کل ظلم کرینگے خبر پہنچاؤں فَاَجَازَتْهَا زَيْنَبُ فَمَضَتْ اِلَيْهِ زینب خاتون نے آہ سرد بھر کے فرمایا جب کوئی آدمی ہماری کام نہیں آیا تو وحشی کی پاس خبر دینے کو جلدی جا پیام سلام کہکے ماجرای مصیبت سنا اے فضہ خدا تجھے جزای خیر دے یہ سخت مشکل آسان اور سہل کرے جسدم سے یہ تمہید شکر یہ بیدلی سے جان میری قالب میں نہیں ہے فضہ سب کو نے اور شامی سے پنہان بیشہ کی طرف دوڑتی گئی دیکھا شیر میں اپنی جان سے سیر اوسکے نزدیک کھڑی ہوئی فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ دیکھا کہ وہ جانور خونخوار پیلا ہوا زمین پر لیٹا ہے جا سمت نظر حیرت اور شدت سے دیکھتا ہے ہر گاہ اپنی بالین پر قدم کی آہٹ پائی غصہ میں اوٹھکے انگرائی لی فضہ نے کہا اے ابو الحارث میں کنیز رسول خدا شاہزادہ فاطمہ زہرا ہوں شیر نے اوس نام کو سنکے گردن جھکائی یعنی کیا تیری تعظیم و خدمت ادا کروں ثُمَّ قَالَتْ اَتَدْرِي مَا اَرَادَ بَنُو اُمَيَّةَ اَنْ يَصْنَعُوا غَدًا بِجَسَدِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ يُرِيدُونَ اَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ فضہ بولی اے ابو الحارث تجکو شیر خدا علی مرتضیٰ کی بیٹی رسول کی نواسی زینب

معجزات النبی لاتصل به فكان جميع ذلك علما قال وما كان من هذا الفن منقولا عن امير المومنين عليه السلام وامثال ذلك وقد مر ذكرها في بيان من ان يحصى ولا يمكن انكاره هو اكثر الخلق اشتهارا فلا يخفى على الخاص و العام ما حفظ عنه عليه السلام من الملاحم والحوادث في خطبه وكلامه وحديثه بالكائنات قبل كونه فمنه قوله قبل قتال الفرق الثلثة بعد بيعته أمرت بقتال الناكثين والقاسطين والمارقين فقاتلهم ومنه ما صنعت الايام حتى [illegible]

وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين
الروم الم غلبت الروم في ادنى الارض
يولون الدبر وقوله في غلبة فارس
بدر قبل الوقعة سيهزم الجمع و
ومقصرين لاتخافون وقوله في يوم

الصحة وانا شهيد ان الصحة [illegible] ٨ ٧ ٦ [illegible] والامام [illegible]

كما قال وقوله عليه السلام في وقتله من قبل وهو جالس لاخذ البيعة لا يأتيكم من الكوفة الف رجل لا ينقصون رجلا ولا يزيدون رجلا يعني فيما قال ابن عباس فجلست احصيهم فاستوفيت عددهم تسعمائة رجل وتسعة وتسعين رجلا ثم انقطع مجئ القوم فقلت انا لله وانا اليه راجعون ماذا حمله على ما قال فبينا انا متفكر في ذلك اذ رأيت شخصا قد اقبل حتى دنا فاذا هو رجل عليه قباء صوف معه سيفه وترسه واداوته فقرب من امير المؤمنين عليه السلام فقال امدد يدك ابايعك فقال عليه السلام على ما تبايعني فقال على السمع والطاعة والقتال بين يديك حتى

چھبیسوین مجلس مقتل شریف کو فضہ کا لاناخولی کا اپنی گھر سر امام کو لیجانا

سلام کہا ہی اپنی حمایت اور مدد کو اس وادی پر وحشت مین بلا یا ہی راست پر جفائی امام حسین پیغمبر کی فرزند کو بی جرم و گناہ بہوکا پیاسا مارا ہی اوسکی چہوٹی بڑی بہائی اور بیٹونکا سر تن سی اوتارا ہی اہلبیت اطہار کا لباس و زیور لوٹ لیا ہی دختران فاطمہ زہرا کو مثل مردم دیلم با یزنگبار اسیر کیا ہی سپر ہی یہ ظالم دست بردار نہین ہوتی ہین ہر دم جفا تازہ کرنی سی ہوش اور قرار کہوتی ہین اب اونکا ارادہ ہی کہ لاشہای شہدا پر اسپ دوانی کرین جسد نازنین سبط خیر المرسلین گہوڑونکی سم سی روندین اس گہری اندوہ الم حرم زیادہ ہوا ہی اور مجہی تیری پاس بہیجا ہی کہ شتاب کچہہ تدارک اسکا کرنا اون اشقیا کو حرکت ناسزا سی پہیرنا ظلم نبی کی ال پہ گذرا ہی جو رحد سی زیادہ ستمکر و نہ فاطمہ کا گہر برباد ہنین ہی کوئی محرم زنان فگار بغیر سید سجاد نیم جان بیمار یتیم بہی زمین پر بیتاب کہاتی ہین دکہا کی کوڑا اونہین اشقیا دیتی ہین قَالَتْ فَمَشَى حَتّٰى اَقْبَلَ اِلَى الْعَسْكَرِ فضہ روایت کرتی ہی کہ یہ قصہ سنکر شیر کی آنکہون سی اشک ہوئی جاری پنجہ سی اپنی خاک اوٹہاکی سر پر ڈالی ہمہمہ کرتا فضہ سی لرزتا کہا یا اشاری سی کہا تو آگی چل میں بہی آیا پہر کہبراکی فضہ کی ہمراہ چلا دم بدم سر دہہرتا گرم تکاپو ہوا اور وہ ضعیفہ بہی گریان اور نالان آگی ہوگئی جبکہ سر دوراہ پہنچی ایک راستہ مقتل کو دوسرا خیمہ گاہ کو پہرتا تہا فضہ سرا پردہ حرم کو گئی شیر قتلگاہ شہدا مین گیا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى جَسَدِ الْحُسَيْنِ وَاَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا اِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِتْنَةٌ لَا تُثِيرُوهَا وَانْصَرَفُوا واویلا ہر گاہ درمیان قربانگاہ ال مصطفی گذر کی لاش ہر شہید کو جسد امام مظلوم کی تلاش مین سونگہتا پہرتا بعد سی چوبین خونچکان امام حسین علیہ السلام کو خاک مین بی سر دیکہا فرط قلق سی باحال تباہ جسم پارہ پارہ مظلوم کربلا کی پاس بیٹہا بہت حسرت اور غم سی گلی لگایا

القوم وقطعوا النهر فقال لا ... بلی والله لقد فعلوا قال کلا ما عبروه فقال فانه لکذلک اذ جاء اخر فقال یا امیر المؤمنین قد عبر القوم قال کلا ما عبروا ... فادس ... فقال یا امیر المؤمنین قد عبر ... قال فاشر الیه فاشر ... فقلت یا امیر المؤمنین ... نعم ... فقال یا اخا الازد ... ثم اقبل ... مجلس فی ظل الترس فاذا ... فمضی حتی لما ان ...

چہبیسویں مجلس مقتل میں فضہ کا شیر کو لانا خولی کا سر امام کو اپنی گھر لیجانا

شیل میں فرزند مردہ چلایا اونکھون سی سیل اشک خونین بہاتا تھا بیابان میں فرط اندوہ کی پہاڑ پہ سہاتا تھا زبانی روضہ خوانان بشیتر سنا ہی کہ ذاکرین معتبر فی پڑہا ہی فضہ فی جاکی زینب خاتون کو سرگذشت شیر سی خبر دی سب اہلِ حرم کی نظر اوس طرف مصروف ہوئی یکایک سکینہ خاتون روفی لگین پہوپہی کی پاس نالان سر پٹکتی دوڑین کہا عمہ جان میدان کی طرف دیکھو مصیبتِ تازہ کی خبر لو اور کچھ تدبیر کرو شیر ہماری عزیزوں کی لاش کہانی کو جاتا ہی میری دلکو اور بہی اضطراب و صدمہ ستاتا ہی اوس مظلومہ فی تسلی کی فرمایا طفلِ نادان کو یہ کہکر بہلائی اِی لاڈلی بیٹی بہائی کی ہم بیکسون کی امداد کو یہ شیر آیا ہی آدمیون فی مروت چہوڑی اوسکون فی رحم کہایا ہی جس وقت ابن سعد کی ہمراہی ارادہ فاسد مقتل میں آئی شیر کو دیکھ کی خوف سی تھرائی کہ وہ حیوان درندہ تھا تن بی سرِ امام حسین علیہ السلام پر دہری بیٹھا ہی مانندِ نگہبان ہر سمت منہ اوٹھا کی غرا رہا ہی ہر چند گہوڑون کو مہمیز کرکی بڑہاتی شیر کی خوف سی اگی قدم ہٹاتی عمر سعد فی پوچھا یہ کیا ماجرا ہی سب فی کہا شیر جنازہ حسین کی پہلو میں کہڑا ہی کسیکی جرأت نہیں پڑتی جو مقتل میں گذر کری سید الشہدا کی لاش کی نزدیک قدم دہری اس خبر کو سنکی ابن سعد بولا چپ رہو یہ فتنہ ہی ہرگز ظاہر نکرو اپنی لشکر میں پہر چلو وقال صاحب المناقب وابن نما ذکر ابو مخنف ان عمر بن سعد لما دفع الراس الی خولی بن یزید الاصبحی لیحمله الی ابن زیاد صاحب کتاب مناقب وابن نما فی کہا کہ ابو مخنف یحیی ابن لوط فی اس روایت کو ذکر کیا جب سر امام حسین علیہ السلام کو شمر و سنان ابن انس فی تن سی اوتار لیا وہ فرقِ مطہر افسر خونچکان بشارتِ ظفر میں لاکی عمر سعد کو دیا سرداران بدکار خولی بن یزید اصبحی سی بولا یہ راس امام انام جلدی ابن زیاد کی پاس لیجا اور اوسکو مژدہ فتح و ظفر سنا خبر قتل فرزند رسول و خاتمۂ آل عبا جلد پہنچا اقبل بہ

الیہ فقال یا امیر المؤمنین قد عبر القوم قال کلا ما عبروا ... والله ما جنت حتی رأیت الرایات فی ذلک الجانب ... ثم نهض ... ونهضت معه فقلت فی نفسی الحمد لله الذی بصرنی ... امری ... بینة من امره ... القوم ...

... فقال یا اخا الازد ... فقلت ... ثم ... الی الصفوف ... والقتال ... الرایات ... فقال یا امیر المؤمنین ... قلت ... حتی انفقت ... حین انقضت ... الفتنة ... والله ... فی ... قول ... الکتاب ...

سیطلع علیکم بعدی رجل رحب البلعوم مندحق البطن یاکل ما یجد و یطلب ما لا یجد فاقتلوه ولن تقتلوه

الا وانه سیامرکم بسبی والبراءة منی فاما السب فسبونی فانه لی زکاة ولکم نجاة واما البراءة فلا تتبرؤا منی فانی ولدت علی الفطرة وسبقت الی الاسلام والهجرة

چھبیسویں مجلس خولی کا اپنی گھر لیجانا سر شہدا علیہ السلام

خولی لیلاً فوجد باب القصر مغلقاً فاتی به منزله خولی بامید زر سر انور لیکر قدم بڑھایا بہت رات گذری باب قصر پر آیا تو اسی بند پایا وہ شقی بیرون شہر کوفہ رہتا تھا راس مقدس لیکر اپنی گھر وارد ہوا و کان له امرأتان امرأة من بنی اسد والاخری حضرمیة یقال لها النوار اس کافر سنگدل خولی دو قبیلہ سے جدا جدا دو بیبیاں رکھتا تھا ایک اسدیہ دوسری حضرمیہ جسکا نام نوار تھا فاوی الی فراشها فقالت له ما الخبر فقال جئتك بالذهب هذا راس الحسین معك فی الدار پس اس پلید ملعون نے مکان حضرمیہ کی اور تہ لکھاپی کی آرام سے ہمبستر ہونا چاہا عورت نے پوچھا اتنی دنوں سے کہاں گیا تھا اور کیا لایا جواب دیا کہ بدرہ زر و کان طلا زیادہ سر حسین میری ساتھ تیری گھر آیا فقالت ویلك جاء الناس بالذهب والفضة وجئت براس ابن رسول الله زوجہ نے کہا وای تیری اوپر لوگ تحفہ در و مع چاندی اور سونا لائی اور تو سر فرزند رسول خدا میری پاس لاکر خوش ہوا ہی والله لا یجمع راسی وراسك وسادة ابداً قالت فقمت من فراشی فخرجت الی الدار قسم اللہ کی میں ہرگز تیری ساتھ بستر پر نہ ہوں اور کبھی صورت نحس تیری نہ دیکھوں و نہ یہاں رہوں جنجیہ کہتی ہی میں اوٹھی روتی پیٹتی سرا سے محل کی باہر صحرا و بیاباں کی طرف گئی و دعا بالاسدیة فادخلها علیه روضۃ الشہدا زبان فارسی میں لکھا اور بحار میں پڑھا ہی کہ خولی نے حضرت زوجہ کی منہ میں سر امام علیہ السلام رکھا ہی دوسری جورو اسدیہ کو پاس بلایا کہ اوس سر مبارک ظاہر کیا تھا فقالت والله انظر الی نور ساطع مثل العمود من السماء الی القبر فنظرت الی راس الحسین الی السماء وہ عورت کہتی ہی ناگاہ بخدا قسم نور ساطع دیکھا کہ آسمان

فجع الى صلى الله عليه واله وودع سالما
ميثم واكتني بابي سالم فقال له امير
المومنين ذات يوم انك توخذ بعدي
فتصلب وتطعن بحربة فاذا كان اليوم
الثالث ابتدر منخراك وفمك دما
فيخضب لحيتك فانتظر ذلك الخضاب
وتصلب على باب دار عمرو بن حريث
انت اقصرهم خشبة واقربهم من المطهرة
وامض حتى اريك النخلة التي تصلب على جذعها
وكان ميثم يأتيها فيصلي عندها ويقول
بوركت من نخلة لك خلقت ولي غذيت
ولم يزل يتعاهدها حتى قطعت وكان
يلقى عمرو بن حريث فيقول له اني مجاورك
فاحسن جواري وهو لا يعلم ما يريد وحج
في السنة التي قتل فيها فدخل على ام سلمة
فقالت من انت قال انا ميثم قالت والله
لربما سمعت رسول الله صلى الله عليه واله
يوصي بك عليا في جوف الليل فسألها
عن الحسين ع فقالت هو في حائط له
قال اخبريه اني قد احببت السلام
عليه ونحن ملتقون عند رب العالمين
ان شاء الله ثم دعت بطيب فطيبت
لحيته وقالت له اما انها ستخضب بدم
فقدم الكوفة فاخذه عبيد الله
بن زياد فقال له ما اخبرك صاحبك
انى فاعل بك قال اخبرني انك تصلبني
عاشر عشرة انا اقصرهم خشبة واقربهم
الى المطهرة قال لنخالفنه قال كيف
تخالفه فوالله ما اخبرني الا عن النبي
صلى الله عليه واله عن جبرئيل عن
الله وكيف تخالف هؤلاء ولقد
عرفت الموضع الذي اصلب عليه
اين هو من الكوفة وانا اول خلق
الله الجم في الاسلام فحبسه وحبس
معه المختار بن ابي عبيدة فقال
ميثم للمختار انك تفلت وتخرج
... ٦٨٣

چھبیسویں مجلس خولی کا سرِ امام کو اپنی گھر لیجانا مرغان سفید کا نوحہ کرنا

رات چمکتا رہا ہی جہاں سرِ امام حسین علیہ السلام رکہا تھا وہاں سی مانند عمود طرف آسمان
جاتا ہی وَرَاَیْتُ طُیُوْرًا بَیْضَاءَ تُرَفْرِفُ حَوْلَهَا وَحَوْلَ الرَّاْسِ مرغانِ سفید کو
نظر کی اطرافِ سرِ اقدس میں پر مارتی پھرتی ہیں اور مثالِ ماہی بی اب گرداوڑتی اور تڑپتی
گویا وہ نوحہ واشہیداہ و نالہ واقتیلاہ کرتی اور بی زبانی میں شور و انطلاہ مچاتی رہتی انکا
حسبِ حال یہ مقال تھا اور بیقراری میں ابتہال تھا نوحہ ای سبطِ نبی انکی غربت پہ فدا
جان اور آلِ محبان اس گھر میں ہوی فرقِ پر از خون سی مہمان واحسرت و دردا
پالا تھا جسی نازون سی دزات علی نی احمد کی وصی نی اور فاطمہ ہوتی تہین ہر اک بات پہ
قربان واحسرت و دردا یہ تازہ ستم جفا ہی کہ اوسی خولی نی لاکہ آزردہ خنجر تو قہرِ سبحانی کو
کیا رکہہ میں پنہان واحسرت و دردا آرام کو جسکی نہی تاک آنکہین بہماتی اور جہولا ہلاتی
فریاد ہی وہ جسم رہا خاک پہ غلطان واحسرت و دردا جس شہ کی ہون جبریل و اسرافیل سی
خادم میکال ملازم اوسکی سر پرنور کو دین نیزی پہ جولان واحسرت و دردا خالق کی
دہائی ہی پیمبر کا نواسا مارا گیا پیاسا امت کی جفانی کیا شبیر کو ویران واحسرت و دردا
ماتم پہ کرو اہلِ عزا سینہ کو صد چاک پہ سر پہ ملو خاک اس غم سی ہوا زیر و زبر عالمِ امکان
واحسرت و دردا ہیں سوگ نشین جن و بشر تا صفِ محشر آشفتہ و مشتشدر خونبار شیشی
ہوی افلاک ہیہات واحسرت و دردا جو بیت پہ ناظم رہا اندوہ سی دکہون افسردہ
محزون اشکون کی فزونی سی ہوا نوح کا طوفان واحسرت و دردا وَاَقَامَ بَقِیَّۃَ
یَوْمِهٖ وَالْیَوْمَ الثَّانِیْ اِلٰی زَوَالِ الشَّمْسِ راوی کہتا ہی کہ عمرِ سعد باقی روزِ عاشورا
اور دوسری دن زوالِ آفتاب تک دشتِ کربلا میں رہا ہر طرح کی ظلم اور جفا کینہ و
عداوت سی اہلِ حرم پہ تمام کرتا کیا فَجَمَعَ قَتْلَاهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِمْ وَدَفَنَهُمْ اپنی کشتوں کی

چھبیسویں مجلس خیمے سے بعد تاراج لیجانا حرم کا اور سر سید الشہدا ہمراہ خولی بجوانا

نعش کو جمع کرکے اوپر نماز پڑھی اور سبکو دفن و قبر بنانے مین سعی بشیار کی، وَتَرَكَ الْحُسَيْنُ وَاَصْحَابُهُ مَنْبُوْذِيْنَ بِالْعَرَاءِ جسم سید الشہدا حسین مظلوم علیہ التحیۃ والثنا اور صحابِ انام کو راہ وگذر صحرا مین چھوڑ دیا بغیر ازینکہ مزار بنانے پر اجسادِ خاک و خون آلودہ کے شہر زندان خیر الانام سے منہ موڑا، ثُمَّ رَحَلَ بِمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ عِيَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابن سعد نے بازار وہیر سپاہ کو حکم دیا، دارالعدوان بھر جانے کی طیاری کرو، سوار و پیادے انکو مامور کیا بعزم کوفہ اپنا پرتل بار برداری کا لادو دشت کی چار سمت سے خیمہ اوکھڑنے لگی لشکرِ ستم وجفا مین کوچ کی نقارے بجنے قبایلِ عرب مین جو نہ دیکھا سنا ہی خونخوار دوڑا دوڑی واسطے سواری آلِ محمد علیہم السلام کی چند قطار شتر بیگانے کے گرچہ دلوایا بنتِ شب یازدہم و روزِ دوم عاشور تفصیل عبارت عربی مین کتاب مقتل کی مسطور نہین الا تالیفات فارسی اور بعض نسخے معتبر ذاکرون نے نہین جو مشہور نہین وہ مذکور کرتی ہے دستور سواری مخدرات شہر یاری کو یون پایا ہے اور دختران امرای درباری کا مرکب عجم و عرب مین ایسا ہوتا آیا ہے کہ تختِ روان کو پشت مرکب مین باندھتی ہین پردہ محمل و بانات زر دوز اوسپر ڈالتی ہین یا کجاوہ پوشش کی ساتھ شتر و خچر پر تل عماری لادتی ہین ہنگام سفر دروازہ حرم سرا پر لاتی ہین ہر مرد بیگانہ کو مدنظر سے ہٹاتی ہین خواتین کو جو مقیم اور چادر ڈالی ہی پردہ بند ہوکر بڑھاتی ہین بسم اللہ کہکی محمل اور ہودج مین بٹھاتی ہین کوزہ آب اور دستر خوان طعام بھی اوسمین لگاتی ہین آگی پیچھے ملازمان قدیم اور مردان محرم ہمراہ ہم کو جاتی ہین اسماء آیات مناجات پڑھی ہوئی راہ بھر سناتی ہین بیشتر یون راتوکو قطع مراحل کرتی ہین ہر بیگانہ کو آنے سے قریب سواری کی روکتی ہین تاکہ عزت اور توقیر بزرگی برجا رہی اور کسی بانوانِ محترم کو آشفتہ حال نکرے ایسا ہی قاعدہ والی علیا جناب زینب خاتون بنت حیدر کی

ما اشتهرت به الرواية انه عليه السلام خطب فقال في خطبته سلوني قبل ان تفقدوني فوالله لا تسألوني عن فئة تضل مائة الا انبأتكم بناعقها وسائقها الى يوم القيمة فقام اليه رجل فقال اخبرني كم في رأسي ولحيتي من طاقة شعر فقال عليه السلام لقد حدثني خليلي رسول الله ص ...

... وابنه الملعون الذي قتل الحسين عليه السلام هو عمر بن سعد لعنه الله ...

جب سے مجالس کربلا سے تھیہ روانگی عترت رسولخدا علیہ السلام

مقرر تھا ام کلثوم دختر علی مرتضی علیہ السلام اور شاہزنان و رباب وام لیلی محلات سلطان کربلا کی واسطی کچھہ زیادہ سامان میسر تہا کہ عباس دلاور پردہ داری کرتی علی اکبر جلو مرکب سواری پکڑی رہتی قاسم وعون و محمد اہتمام بزرگ داشت میں کہیرتی امام حسین علیہ السلام بدہ خود انکی ہر ایک سیدہ عالم کا ہاتھہ تہامتی ہودج و عماری پرفعت میں بہوجب تہاتی فوج عصمت و طہارت کی بری ساتھہ جاتی نقیبان شوکت وحشمت ہر عجم و محنت کو دور کرتی ساتی اسی صورت سے ہر منزل میں جیتی اوترنی کا انتظام ہادی نی کیا وورود مقام کربلا تک یہی روتیہ حرمت و اکرام نبا رہا مگر واقعہ تباہ و واحسرتاہ کہ یوم دو انکی ہمت کو فہ کیا اسباب تباہی ہمراہی میں چلا اور کیا نزک ذلت اور خواری اونکی ساتہہ مہیا ہوا کہ مومنین سنکی آہ و نالہ کرینگی بدرتہ رتت وحسرت میں بیتاب ہونگی ہای اہل حرم اسے پیتی کی جاہی گرکہ یا اپنا بہر پہاڑ نا روا ہی ہوہ ستم جدو عصمت سی سواہی فاطمہ زہرا کا کنبہ اسیری میں چلا ہی حسینی قافلہ لوٹا ہوا کربلا سی کوفہ کو راہ پیما ہی مسافران ملک عدم میں بھی شور و نوحہ واحمدا برپا ہے اس بیان میں مصیبت کی زبان تحریر و تقریر کو شکستہ ہو رہا ہی یقین ہی کہ قصر جنت میں رسم عزا اسی اسدم ماتم سرا ہی او سوقت عمر نحس نی طبل رحیل بجانی کا امر کیا محمل مردوں اور بیبیاں شہزادیاں میں سوار ہو کی اہلبیت کو بقیہ عیال امام حسین علیہ السلام سی ہمراہ لیا قال

فساقه وسار وسباياه صلوات الله عليه على الحلاس اقتاب بغير وطاء ولا غطاء

تھا کہ حرم سید الشہدا کو بڑے و چہوٹے تڑونکو اونٹوں پر بٹہا دیکھا انون نی جا کی بانوں مقید میں غل اور شور مچایا ناموس کبریا کو کہبرا کی خاک سی اوٹھایا سار بانوں نی ناقی لا کی پاس بٹہائی ہر ایک خاتون بہ جبر و اکراہ نام لیکی چلائی ہمنا زپروردہ ہای خاندان رسالت کو برہنہ پالان شتر پر چڑہایا اطفال خردسال کو اونکی گود میں رد یعنی دینا بتایا انہونا

و هذا الخبر مستفيض في اهل الكوفة و من ذلك
ما رواه اسمعيل بن زياد قال ان عليا
عليه السلام قال للبراء بن عازب يا
براء يقتل ابني الحسين

چهبیسوین مجلس خیمہ گاہ سی روانگی عترت سید الشہدا علیہ السلام

عادی محمل و عماری اوس چوبی پالان سی کرتی تہین اپنی صدمات اندوہ مین ستم نالہ فرسودہ
نالہ کرتی تہین کہ وسکان صغیر عورات کی آغوش مین چلاتی تہی کہ فریاد بی پدری تشنگی تاوارث
اور تازیانی اوتہاکی دہمکاتی تہی سید سجاد کی ہاتہون مین ہتکڑی گردن مین طوق آہنی
ڈالاتہا ایک مرکب برہنہ پر سوار کرکی نیچی شکم رہوار کی پای ناتوان زنجیرون سی باندہا تہا مکشفات
الوجوہ بین الاعداء وھن ودایع خیر الانبیاء پریشانی اور بربادی سی بی بی
اور لونڈی مین امتیاز نہ تہا طغیانی ستم سی کوئی دربہ خواری تہا جو آل رسول کو نہ ملا ہو بی بی
سی نقاب و چادر کی شاہزادیون کا منہہ کہلا ہوا سر برہنہ بال بکہری رخسارون پر اقربا کا خون ملا
اس صورت تباہ سی اونہین سپاہ ظالم انبوہ عام عام مین لائی ہا بنوہ کوفہ و شام کو دو بیت
خیر الانبیا او حرمت اصفیا دکہاتی وساقوھن کما یساق سبی الترک و الروم
فی اسر المصائب والھموم ساربانون نی کجن بری کی مقام شور و فغان واہ اہل حجاز
تہیں دختران فاطمہ واولاد علی علیہما السلام کی بندی گریبان فالان محنت مین گرفتار کی
سواران لشکر چار طرف سی گہیری ستوران ترکی و تازی پر چڑہی ہا سلسلہ اسیری مین قید کری
آل نبی کو مانند محبوسین ترک و روم کی تہی وہ حضرت مین سوگوار بیکسی و غربت سی نا چار
سر جگائی رہاتی تہین ہر قدم پر دکہہ اور آفت مین شکر باری کو بجالاتی تہین واللہ در القائل
شعراً خدا رحمت کری قایل شعر کو جو حسب حال کہا اس نظم الم کو یصلی علی المبعوث
من آل هاشم ويغزى بنوه ان ذا لعجب یعنی جس پیغمبر برگزیدہ آل ہاشم پر بہیجا جاتی
درود و سلام ہمیشہ اوسکی اولاد کو مصیبت و عزا مین مبتلا کیا اسپر تعجب کا مقام ہی
بیچارہ راوی نی زبان حال سی بیان کیا ہی کہ یہ مضمون مناسب وقت لایق انشا ہی
اوسدم زینب خاتون نی بنظر حسرت جانب قتلگاہ دیکہا اپنا سر پیٹ کی لاشہ امام حسین

فقال له امير المؤمنين عليه السلام
هل قرب قايمك ماء فقال
يطلبون الماء فلم يجدوه

فهيهات بينكم وبين الماء فسحان
وما بالقريب من شيء من الماء فلوى عليه
السلام عنق بغلته نحو القبلة واشار بهم
الى مكان بقرب من الدير فقال اكشفوا
الارض في هذا المكان فكشفوا بالمساحي
فظهرت له صخرة عظيمة تلمع فقالوا يا امير
المؤمنين ههنا صخرة لا يعمل فيها المساحي
فقال عليه السلام ان هذه الصخرة على الماء
فاجتهدوا في قلعها فاجتمع القوم وراموا
تحريكها فلم يجدوا الى ذلك سبيلا و
استصعبت عليهم فلوى عليه السلام رجله
عن سرجه حتى صار على الارض ثم حسر عن
ذراعيه ووضع اصابعه تحت جانب
الصخرة فحركها ثم قلعها بيده ودحى بها
اذرعا كثيرة فلما زالت عن مكانها ظهر
لهم بياض الماء فبادروا اليه فشربوا منه
فكان اعذب ماء وابرده واصفاه فقال
لهم تزودوا وارتووا ففعلوا ذلك ثم جاء الى
الصخرة فتناولها بيده ووضعها
حيث كانت وامر ان يعفى اثرها بالتراب
والراهب ينظر من فوق ديره فلما استعلم
ما جرى نادى يا معشر الناس انزلوني انزلوني
فاحتالوا في انزاله فوقف بين يدي امير المؤمنين
فقال له يا هذا انت نبي مرسل قال لا قال فملك
مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصي
رسول الله محمد بن عبد الله خاتم النبيين
قال ابسط يدك اسلم لله على يديك فبسط
عليه السلام يده وقال له اشهد الشهادتين
فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
رسول الله واشهد انك وصي رسول الله واحق الناس بالامر من بعده
ثم قال امير المؤمنين ان هذه الصخرة
...

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عبا و ذکر بکای زہرا و رود حرم بمقتل ہین اور وداع لاش قریبا

علیہ السلام سے مدعای دل کہا ای برادر خدا حافظ ہم سفر کوفہ و شام کو جاتی ہین قید زنجیر بلا مین بی پردہ ذلت کی صدمات اوٹھاتی ہین اگر دشمنون کی ہاتھ مہلت پاتی تو اپکی لاش سے وداع آخر کو ضرور آتی فاطمہ و سکینہ کو بھی ہمراہ لاتی اپنا درد فراق روکی سناتی اب ناچار ہون مجھی بخشدو جو قصور ہوا ہو معاف کرو ای برادر قیامت مین دیدار میسر ہوگا مرتی دم تک تمہارا ذکر مصائب دل سے نہ بھولیگا شعر اَخِیْ وَدِّعْ یَتَامَا فَقَدْ اُہِیْنُوْا وَ قَدْ اَضْحَوْا بِاَسْرِ الْاَدْعِیَاءِ ای برادر جان کاش کہ مقتل سے اوٹھکی ہماری نزدیک آو اپنی فرزندان یتیم کو وداع کی واسطی گلی لگاو کہ یہ چھوٹی بچی اسیری مین ذلیل و خوار ہوی ہین اعدا کی ہاتھ سے ایذا او ٹھاتے ہین گرفتار چلی ہین اونکی بیان رقت ترجمان سے دوست و دشمن کی آنکھون سے سرشک بہی ایسی ہی مبتلای مصیبت اور ہزار ہا محنت و بلا وہ مظلوم اگی بڑہی نظم لمؤلفہ ناظم خموش اب نہین تاب خروش ہی ہر بزم عزا مین نالہ و افغان کا جوش ہی دل کی و فور غم سے ہوا سینہ چاک چاک باقی نہین حواس کسیکو نہ ہوش ہی ہر جا حسین شیون و زاری ہین جن و انس سر پیٹتی ہین کالی ردا زیب دوش ہی ہر عرش عالم نوحہ ماتم کی دہوم ہی سادات کی الم سے فلک سبز پوش ہی آفت کا یہ بیان ہی کیا شور و شین سے رقت ہی مرحبا کو سنا نا سروش ہی

ستائیسوین مجلس تعزیت بیان نصرت کربلا و اہلکم مقتل کا بیان کہ نا شہدا کا بدن سی کٹنا اسکی رداری بوہند

دریا عمی پیری سے بدن زار ہوا زاری کر دنیا سے اب تو بیزاری کر کہتی ہین بال جا لکی سوی سفید ہی صبح اجل کو چلکی تیاری کر دریا عمی مردم کا جہان رونی کو آنا دیکھو اور پاک کنہ سے ہو کی جانا دیکھو امید کو دیر دہ ہی بخشش منظور آنسو کی بہانی کا بہانہ دیکھو

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عبا و ذکر بکای زہرا فتتل مین ابلحرم کا آنا اور وداع لاش قربا

رباعی کس طرح نہو جان فدای احمد ہی سرمہ چشم خاک پای احمد آیات ہی ثبوت اسکا نادر واجب ہی ہر ایک پر ولائی احمد رباعی پیری مین یہ تن کا حال ہوجاتا ہی دہری بدن وبال ہوجاتا ہی آخر ہی کمال کو ہی ایکروز زوال جب بدر ہوا ہلال ہوجاتا ہی

حدیث فضایل بکا و تمہید عزا و تعزیت رسولخدا و علی و فاطمہ و حسن علیہم السلام عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا اَلَّذِیْنَ شَارَکُوْنِیْ الْمُصِیْبَةِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ عَلٰی مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

کتاب منتخب فخریہ مین صادق آل محمد ابی عبد اللہ علیہم السلام سی روایت کی ہی فرمایا خدا رحمت کری ہماری پیرون کو جو ہم اہلبیت کا مانند عزیز و دوست کی ساتھ دیتی ہین بار حزن مصیبت کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر مدام اوٹھاتی ہین محبان امام ہمیشہ دیکھا ہی اور قاعدہ سلوک اصناف بنی آدم مین دیکھا ہی کہ جس خاندان محترم سی کوئی بزرگ اوسکا چھوٹا بھائی بیٹا خواہ داماد جانشین و صاحب ماتم ہوتا ہی ہر شخص دور و نزدیک اوس گھر کی راہ ہمیشہ رکھتا ہی دعا کی فاتحہ پڑہتا تعزیت کی فقرات کہتا ہی اگر کسی سردار قبیلہ کا فرزند گذر جاتا ہی اوسکی حضور مین ہر شخص آ کلمات عذر خواہی سناکی پرسا دیتا ہی یتیم دن تک قرآن کی تلاوت مین رہتی ہین ہر روز مخلصان حسب طعام و خورش حاضری اوسکی گہر بہجتی ہین سوم کو چادر گل شاہانہ عزت شمع حسرت مزار پر چڑہاتی ہین نذر بہشت رنگارنگ کہانا بانٹتی ہین دسوان بیسوان دہوم سی ذکر خیر مین ہوتا ہی چہلم کو مجالس رقت و زاری مین شور واویلا ہوش کہوتا ہی صد حیف کہ ہماری مولا سید الشہدا کی واسطی کچھ ممکن نہوا افسوس کہ جیسا امام اس طریق دنیا سی محروم رہا لاش بیدفن وکفن تین دن گرم صحرا مین پڑی رہی آقا کی فرزند سید سجاد کو اوس مصیبت مین کسی ماتم پرسی کی جنازہ اوٹھا

ذی بہا فی ملعب قالا اشربوا من تحتها متسلسلا عذبا یزید علی الاذلال
فکانما کرة بکف حزور وحبل الذلاع
اهوی لها
حتی اذا اشربوا جمیعا ردها
مکانها لم یقرب اعنی ابن فاطمة الوصی
ومن یقال فی فضله و فعاله لم یکذب
ومن ذلک ما استفاض به الاخبار
ونظمت فیه الاشعار من رجوع الشمس
مرتین فی حیوة النبی صلی الله علیه وآله
مرة وبعد وفاته اخری فالاول قد روت
اسماء بنت عمیس وام سلمة زوج النبی صلی الله
علیه وآله وجابر بن عبد الله وابو سعید
۶۸۸

کالجین المذهب قال اقلبوها انکم
ان تقلبوا ترو ولا تروون ان لم تقلب
فاعصوصبوا فی قلعها فتمنعت منهم
تمنع صعبة لم ترکب حتی اذا اعیتهم
رد المغالب تغلب

ستائیسویں مجلس تعزیت آل عبا و ذکر بکا ی زہرا و قتل بین الحرم کا لانا اور وداع لاش اقربا پر سوچنا

بدلی کہوڑی اوسپر دوڑائی اولادِ غمزدہ کو تسلی اور دلداری کی عوض تازیانہ جفا سی ن کہا کی
قرآن و فاتحہ کی جا قصیدی مذمت کی پڑہی طعام و آتش کی مقام پر حرم سرور مین خونِ جگر
تحتِ دل ٹپی اہلبیت مین صفِ ماتم بچہانی کی لئی فرش بوریا تک نچہوڑا رنڈسالا پہنانی کی
نام چادر و مقنعہ بہی سر پہ نہ لوٹا شالِ عزا کی بدلی لشکر یا ستقید فی زین العابدین بیمار کو
طوق و زنجیر پہنائی اطفالِ یتیم کو رفو ی گریبان کی جا آستین پکڑ کی دامنِ مقتل مین بریدہ گردن
پدر و کہائی غم سرور مین حرم کی رونی پر شادی کرتی تہی اسیری اور دربدر پہ نا موس
پیغمبر کی نقارہ فتح بجتی تہی بہت حسرت ہی کہ وہان ہم غلاموں سی کوئی حاضر نتہا کہ جان و
مال کو ادای حقِ دوستی مین فدا کرتا مرد و عورت ہمارا بچہ تک بہی اگر عاشور این ہوتا
تو حضورِ خدمت جان نثاری کو خاطر خواہ بجا لاتا اب لازم ہی کہ قانونِ مودت کو حاضر و
غائب دہیان مین رکہیں اونکی جدّ بزرگوار پدر و مادر سوگوار برادر غمخوار سی رسم تعزیت ادا کرو
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ
مُصِیْبَتِ وَلَدِکَ وَسِبْطِکَ الْمَذْبُوْحِ مِنَ الْقَفَا درود و سلام نازل ہو اوپر تمہاری
یا رسول اللہ خدا نیک فرمائی اپکی واسطی عزا کو مصیبت مین فرزند اور سبط ارجمند کی جو ذبح
کیا او سکو پشت گردن سی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنَ
اللّٰہُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ اِبْنِکَ وَسُرُوْرِ قَلْبِکَ الْمَطْرُوْحِ بِاَرْضِ
کَرْبَلَا سلام اور تحیت پہنچی تمکو ای ولی اللہ امیر المؤمنین خدا بخیر کری تمہاری عزا اور دلبند کی
مصیبت اور محنت کو جگر اکیا ہی کہوڑی سی زمینِ کربلا مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَةَ
النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکِ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَةِ نُوْرِ عَیْنَیْکِ
وَفِلْذَةِ کَبِدِکِ الَّذِیْ جُثَّتُهٗ غَرِیْقٌ بِالدِّمَاءِ سلام و رحمت اوتری تمپر ای سیدہ نسا

فی وقتہا تم غربت قالت اسماء بنت عمیس
فاما الثانیة فبعد النبی
الحال اذ ان تغیب الشمس
بقول

اشتغل کثیر من اصحابہ بتجہیزہ ودفنہم
وبحالہم وصلی بنفسہ فی طائفۃ
معہ العصر فلم یفرغ الناس من
دفنہم حتی غربت الشمس وفاتت
کثیرا منہم الصلاۃ وفاتت جمعہم
فضل الجماعۃ معہ فتکلموا فی ذلک فسأل اللہ سبحانہ

ستائیسوین مجلس تعزیت آل عبا کی سید نساء الحرم کا مقتل مین لاشۂ آنحضرت پر بین کرنا

بتول طاہرہ اللہ صبر و جزا دی تمہین مصیبت مین نور چشم اور پیاری لال کی جسکا بدن لہو مین ڈوب گیا
اس جا نکتہ رقت ہی کہ عبارت روایت سی صاف ظاہر ہی کہ مصائب سید الشہدا دنیا مین
جو مارا جاتا ہی اپنی بدن کی خون مین ڈوب کر وہ ایسا ہی لہو کہلاتا ہی اور یہان فقرات شہادت
کا اشارہ ہی غَرِیقٌ بِالدِّمَاءِ بیضمون دلالت کرتا ہی خون عباس مین جبین و رخسار
ہوی قاسم کی لہو سی دست و سینہ شاہ مین بھری علی اکبر کی خون سی اپنا بدن گلگون کیا علی اصغر کا
لہو خضاب ریش گو سنہ پر ملا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ
الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ اَخِیْکَ الْمَسْلُوْبِ الْعِمَامَۃِ وَالرِّدَاءِ سلام تمپر ای ابو محمد حسن مجتبی
اچھی جزا دی تمکو خدا مصیبت مین برادر بزرگوار کی جسکا عمامہ اور ردا بعد شہادت کی لوٹا گیا
یَا ہَامِنْ وَقَدْ بَقِیَ مَنْ ہُوَ قَتِیْلُہٗ مَنْہُوْبٌ وَصَدْرُہٗ مَکْسُوْرٌ فریاد و فغان ہی حضرت و غم
اوس مظلوم کی جسکی حلق پر نیزہ و تیر لگا خنجر کا خنجر اعدا سی اور سینہ چور ہوا گھوڑون کی سم جفا سی
رَاْسُہٗ عَلَی الرِّمَاحِ مَشْہُوْرٌ وَجَسَدُہٗ عَلَی التُّرَابِ غَیْرُ مَسْتُوْرٍ اوسکا سر نیزہ
سنان پر شہر شہر پھرایا جسد مطہر تک زمین پر دھوپ مین پڑا رہا نہین ویا یَا الَّذِیْ دَمُہٗ
غُسْلُہٗ وَشَیْبُہٗ قُطْنُہٗ وہ غریب کہ جسکا آب غسل بدن کا لہو تھا اور تھا مین سفید کو
مین بنایا وَالتُّرَابُ کَافُوْرُہٗ وَنَسْجُ الرِّیَاحِ اَکْفَانُہٗ خاک کربلا کافور حنوط کی عوض
جسم مین لگی ہوا کی جھونکون سی چادر کفن بنی بیت رو کش لاش ہوی یعنی مَیْدَانُ الرِّمَاحِ
نَعْشُہٗ وَقُلُوْبُ مَنْ وَالَاہُ قَبْرُہٗ چوب نیزہ و تمام تابوت جنازہ کیا دوستون کی دل مین
مدفون ہوا یعنی یاد گور باقی رہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ السَّالِکِیْنَ اَحْسَنَ
اللّٰہُ لَکُمُ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِیْبَتِ مَوْلَاکُمُ الشَّہِیْدِ الْمَقْتُوْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
اَوِ الْاِثْنَیْنِ سلام اوپر تمہاری ای گروہ مسلمین رونی والی اس سید الساجدین کی غم

ستائیسویں مجلس بکاے سیدۃ نساء والمحرم کا بیان اور شکر نعمت میں سجیانا

جزای خیر دی اور اجر یا تم آقا کرامت کری، وہ شاہِ کربلا جو روزِ جمعہ خواہ دوشنبہ کو شہید ہوا

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ سِبْطُ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ

وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ مِنْ اَعْلَامِ الْوَرٰى يَرْفَعُهُ عَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَائِهٖ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اِنَّ اللهَ لَيَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضٰى لِرِضَاهَا

کتاب اَعْلَامُ الْوَرٰی میں روایت سے امام رضا کی لکھا ہی کہ جناب سیّد انام حضرت رسالت

پناہ نی کہا ہی، فاطمہ زہرا کی ملول و ناراض ہونیسی خدا غضب کرتا ہی، اور خوشنودی پر مشغول

عذرا کی مسرور ہوتا ہی، اسلیئی کہ وہ پارۂ دل و جزوِ بدنِ رسول ہی، اوسکی صلت و

مطابقت اسکو مقبول ہی، فی عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي

وَمَنْ سَاءَهَا فَقَدْ سَاءَنِي فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ اِلَيَّ سعد بن ابی وقاص نی بیان کیا

کہ پیغمبرِ خدا فرماتی تہی جو میں سنا، خاتونِ محشر میری گوشت و پوست کا ٹکڑا ہی جسنی اوسی

مسرور پہنچایا بعینہ مجہی مسرور دیا، اور اوسکا ستانی والا صدر و رسیرا موذی اور ازار دینی والا

پس تصور کرو کہ واقعۂ سیّد الشہدا سی خاتونِ محشر کس درجہ اندوہ و قلق ہوگا، اور جو اس ماتم کو

برپا کری وہ خوشنودی زہرا سی کیسا نورِ لطف و احسان ہوگا مل عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ وَاُحَدِّثُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ فَقَالَ لَهُ مَرْحَبًا

وَضَمَّهُ وَقَبَّلَهُ کتاب کامل الزیارت میں ابی بصیر سی روایت کی، اوسنی کہا مجہی ایکدن

صحبت ابی عبد اللہ کی شرافت ملی، پاس بیٹہا باتیں کرتا تہا کہ اونکا بیٹا داخل ہوا دیکہہ کی

اوسی حضرت نی فرمایا، مرحبا تجہی اور بوسی لیئی گلی سی لگایا وَقَالَ حَقَّرَ اللهُ مَنْ حَقَّرَكُمْ

وَانْتَقَمَ مِمَّنْ وَتَرَكُمْ وَخَذَلَ اللهُ مَنْ خَذَلَكُمْ یعنی ذلیل اور خوار کری اللہ

کلام الحیتان لامیر المؤمنین

فرجعوا الى امير المؤمنين عليه السلام وركب بغلة رسول الله صلى الله عليه وآله وخرج الناس معه حتى اتى شاطئ الفرات فنزل عليه واسبغ الوضوء وصلى والناس يرونه ودعا الله عز وجل بدعوات سمعها اكثرهم ثم تقدم الى الفرات متوكيا على قضيب بيده حتى ضرب به صفحة الماء وقال انقص باذن الله ومشيته فغاض الماء حتى بدت الحيتان من قعر فنطق كثير منها بالسلام عليه بامرة المؤمنين ولم ينطق منها اصناف من السمك وهي الجري والمارماهي والزمار فتعجب الناس لذلك وسألوه عن علة نطق ما نطق وصموت ما صمت فقال انطق الله لي ما طهر من السموك واصمت عني ما حرمه ونجسه وبعده وهذا الخبر مستفيض اكثر استفاضة

٦٩٠

وكلام الذئب للنبي صلى الله عليه وآله وتسبيح الحصى بكفه واشباه ذلك من الآيات ... ومن ذلك ما جاءت به الاخبار عن النبي صلى الله عليه وآله ... وناشدوا ... حتى ... الفرات ... حتى اشفق اهل الكوفة من الغرق ... ففات الكوفة وذلك حديث الحيتان وكلامهم له في ... اياها وودعا لي بخير وانصرف ومن ... هنية مضارك يستغنى عنها فهمنه ... انما هو حاكم من حكام الجن التبست عليه

... ان استنطقوا العادي ... ان الى هذا ... السلام ... العادي ... الله الذي بيد ... الى اطالت الله ... اياها

ستائيسوين مجلس بکاي سيدۃ النسا روالمحرم کا قتل ہين لانا ولشکر حسين کو ليجانا

جسنی تمکو حقير کردانا اور تمهين مظلوم و پامال کيا اوس سی انتقام لی اور توانا و لَعَنَ اللّٰهُ

مَنْ قَتَلَكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَنَاصِرًا جنهون نی تمهاری خرد و بزرگ

قتل کي ايزد باری اونکو لعنت کري اور پروردگار تم سبکا حافظ و ناصر و نگهبان رہی

فَقَدْ طَالَ بُكَاءُ النِّسَاءِ وَبُكَاءُ الْاَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَمَلَا

ئِكَةِ السَّمَاءِ تحقيق کہ سانحہ عاشورا پر عورات کو ہماری بہت زمانہ گذرا رقت و بکا مين اور

ارواح انبيا و صديقين و شهدا کا رونا و زاری ملايکہ مصيبت کربلا مين ثُمَّ بَكَىٰ وَقَالَ يَا

اَبَا بَصِيْرٍ اِذَا نَظَرْتُ اِلَىٰ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَتَانِي مَا لَا اَمْلِكُهُ بِمَا اُوتِيَ اِلَىٰ اَبِيْهِمْ وَاِلَيْهِمْ

بعد ازان حضرت خود بهی گريان ہوي اور بولی اي ابی بصير جس وقت کسی فرزند امام حسين عليہ السلام کو

ديکهتا ہون بی تاب ہو جاتا اور جو اونکی والد و اقربا پر آفات و بلا کا سامنا رہا ياد کرتا ہون

يَا اَبَا بَصِيْرٍ اِنَّ فَاطِمَةَ لَتَبْكِيْهِ وَتَشْهَقُ فَتَزْفُرُ جَهَنَّمُ زَفْرَةً اي ابی بصير اس

غم و الم سی فاطمہ زہرا بہت روتی ہين جہنم بہی جوش بيقراری مين خروش کرتا ہی جو بتول

عذرا نالان ہوتی ہين لَوْلَا اَنَّ الْخَزَنَةَ يَسْمَعُوْنَ بُكَاءَهَا وَقَدِ اسْتَعَدُّوْا لِذٰلِكَ

مَخَافَةَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا عُنُقٌ اَوْ يَشْرُدُ دُخَانُهَا فَيَحْرِقُ اَهْلَ الْاَرْضِ اگر ملايکہ موکلان

دوزخ مادام بکاي زہرا خوف و انديشہ سی نہ سنا مين اور شعلہ و شرارہ بيتابی اوسکا بار

اسی تو ہر آئينہ اہل زمين سب جل جاتين فَيَكْبَحُوْنَهَا مَا دَامَتْ بَاكِيَةً وَيَزْجُرُوْنَهَا

وَيُوْثِقُوْنَ مِنْ اَبْوَابِهَا مَخَافَةً عَلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَسْكُنُ حَتّٰى يَسْكُنَ

صَوْتُ فَاطِمَةَ پس جبتک وہ روتين ہين محافظ نار دوزخ کی آگ تهامی رہتی خوف اہل ارض کی

ليئی اوسی روکتی اور دروازی بند کيی رکهتی وہ زفير شور و شين سی آرام نہين ليتا مادامی کہ آواز

بتول عذرا کا نالہ موقوف نہين ہوتا وَاِنَّ الْبِحَارَ تَكَادُ اَنْ تَنْفَتِقَ فَيَدْخُلُ بَعْضُهَا

٦٩١

ستائیسویں مجلس آشوب گریہ سیدۃ نساء العالمین کا متصل ہیں ...

علی بعض وما منها قطرة الا بها ملك موكل دریاؤں کو جو ہر قطرے پر فرشتہ
موکل ہی قریب پہنچتا ہی ازہم شکافتہ ہو جائیں اور یہ تلی ایک دوسری کی تلاطم سی جنگ کرنا
چاہیں فاذا سمع الموكل صوتها اطفاها باجنحته وحبس بعضها
على بعض مخافة على الدنيا ومن فيها ومن على الارض جب موکلین جاری کی
صدای بجا سنتی ہیں اپنی پروں سے امواج کو روکی رہتے ہیں اس اندیشہ سی کہ خلق دنیا پر
طغیان طوفان نہ لائی لطمہ شورش سی مال و جان کو نہ بہائی فلا تزال الملائكة
مشفقين يبكون لبكائها ويدعون الله ويتضرعون اليه ہمیشہ ملائکہ ان
آفات ارضی و سماوی پر ڈرتی ہیں درگاہ خدا میں تضرع و زاری سی دعا مانگتی اوس کی رونے پر
چشم تر کرتی ہیں ويتضرع اهل العرش ومن حوله وترفع اصوات من الملائكة
بالتقديس لله سبحانه مخافة على اهل الارض ولو ان صوتا من اصواتهم
يصل الى الارض لصعق اهل الارض وتقلعت الجبال وزلزلت الارض
باهلها حاملان عرش اور جو اوس کی اطراف میں قدسی رہتے ہیں ذکر تقدیس تہلیل پر نالہ و فغاں
بلند کرتی ہیں اگر اوس کی بانگ سی ایک بھی زمین تک پہنچی تو عالم پر صاعقہ موت گرے پہاڑ پراگندہ ہو
زلزلہ سی خلق زندہ نہ بچی قلت جعلت فداك ان هذا الامر عظيم قال غيره
اعظم منه ما لم تسمعه راوی کہتا ہی میں عرض کی میں فدا ہوں یہ امر بڑا ہی فرمایا اس
واقعہ سی عظیم تر تو ہرگز نہ ہوا نہ سنا ہی ثم قال یا ابا بصیر اما تحب ان تكون
فيمن يسعد فاطمة فبكيت حين قالها فما قدرت على المنطق وما
قدرت على كلامي من البكاء پھر مجھ کو خطاب کیا ای ابا بصیر آیا نہیں چاہتا ہی تو
اصحاب ہو خدمت گذاران و یاوروں سی فاطمہ کی جو بہاتی ہیں آنسو بیکسی میں شدت رونا

٦٩٣

ستائیسویں مجلس خون کا بیت المقدس میں جوش مارنا اہل حرم کا قتلگاہ میں لیجانا

کر پھر کلام پر قادر نہ رہا رقت کا تار بندھا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَدْعُوْ وَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ
عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَمَا انْتَفَعْتُ بِطَعَامٍ وَمَا جَاءَنِي النَّوْمُ حضرت اوٹھی اور مصلّے
مُصلّیٰ میں توجہ کی مصروفِ عبادت رہی اور دعا مانگی میں اسی حالِ ملال میں خدمتِ جناب سے
باہر آیا وفورِ غم کی باعث نیند نہ آئی اور طعام بھی نہ کھایا مل عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَنَّهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْنَا اَهْلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
وَنَوَاحِيْهَا عَشِيَّةَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ کتاب کامل الزیارت میں ابی نضرہ سی روایت
کی کہ ایک باشندۂ بیت المقدس نے یہ عبارت کہی بخدا قسم ہم اہل بیت المقدس اور نواح کو
معلوم ہوئی تھی وہ رات جسمیں حسین بن علی علیہما السلام کو شہادت ملی قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ
قَالَ مَا رَفَعْنَا حَجَرًا وَلَا مَدَرًا وَلَا صَخْرًا اِلَّا وَرَاَيْنَا تَحْتَهَا دَمًا يَغْلِيْ میں نے پوچھا
تو تمہیں کیونکر جاننا ہوا اوسکے کوئی پتھر اور ڈھیلا اور سنگریزہ نہیں اوٹھایا مگر اوسکے تلی خون کو جوش مارتے
دیکھا وَاحْمَرَّتِ الْحِيْطَانُ كَالْعَلَقِ وَمُطِرْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ دَمًا عَبِيْطًا سرخ ہوگئیں
دیوار و نکا یہ تھا کہ جیسے لہو جما اور تین روز تک خون تازہ کا وہاں مینہ برسا وَانْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْهَا وَاشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَانَا خَبَرُ
بِقَتْلِهٖ تین دن تک سورج گہنایا ظلمت ماتم سی اندھیرا چھایا رہا بعد ازاں کھلا رات کو ستارے
درہم و برہم آپس میں ٹکرائی اوسکی صبح سی شہادت کا چرچا پھیلا فَلَمْ يَاْتِ عَلَيْنَا كَثِيْرُ شَيْءٍ
حَتّٰى نُعِيَ اِلَيْنَا الْحُسَيْنُ پس بہت ایام نہیں گذرنے پائی کہ لوگ قتل امام حسین علیہ السلام کی
خبر لائی مل عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ع بِاَبِيْ وَاُمِّيْ الْحُسَيْنُ الْمَقْتُوْلُ
بِظَهْرِ الْكُوْفَةِ اوسی کتاب میں زبانی حارث اعور کی لکھا کہ راوی نے کہا فرمایا علی علیہ السلام
ماں باپ میرے حسین پر ہوں فدا کہ پشت کوفہ صحرا میں شہید ہوگا اور اوسکا صدمہ آسمان تک پہنچیگا

ذلك على اشتهار ما بين نقلة الاثار واعتمادا على ان نقلها من كتب معكوفة بالصحة عند نقاد الاخبار وجعلتها اربعة فصول

الفصل الاول

في ذكر نبذ من خصائصه التي لم يشركه فيها غيره وهي فنون كثيرة وفوائد جمة عزيزة ومنها انه عليه السلام ... البشر واضحة سنيرة فمنها سبقه كافة الخلق الى الايمان فقد صح عنه عليه السلام انه قال انا عبد الله واخو رسول الله وانا الصديق الاكبر لا يقولها بعدي الا كذاب

۶۹۴

وانها عمدة وقت الاسانيد تعويلا في مسودة ... في العين ... فضل ولكن من كل نقلت لهم في العين حرفين في الف طوهار ناظر العين ... الفقيه في قوله شعر قالوا خذ العين ومعتبر المعتبر سالكا طريقة مقصود

ستائیسوین مجلس مشتمل اوپر تمہید کا المحرم کا تعقل بین لکھا ہوا

وہا منہا کچہ یہہ ہی والله كاني انظر الى الوحش مادة اعناقها على قبره ومن انواع
الوحش يبكونه ويرثونه ليلا حتى الصباح فاذا كان كذلك فاياكم والجفا
واللہ گویا نظر کرتا ہون جانور صحرائی سی ہرنی کو اپنی گردن قبر پر دھرکے بیکسی کی وہری روتی ہی
اور انواع وحوش ہی وہان فراہم اتی رات بہر اشک بہاتی شیون کی مرثیہ پڑھتی سی دہوم ہی
ہوتی یونہین عزا و ماتم غریب الغربا کو ہر پا کہتی مثال زنِ فرزند مردہ آہ و نالہ سی لپا ہری ہی
واحسین کہتی ہیں خبردار ہو کر اوس پر جفا و جور نکرے ای موالیان ومحبان جب اندوہ
فاقی سی حیوان کا یہ حال ہوا ای زمرہ حاضران یہان کب روا ہی کہ اس تذکرہ پر جوش
فغان و اہتمام ہو + یہ شعر الی ہلال ماہ محرم جب آشکارا ہوا + ہجوم غم سی محبون کا دل فگار ہوا
مصیبت خلف مصطفٰی کی ون آئی + جہان شور شس ماتم سی بیقرار ہوا + کیا ہی خانہ آل رسول کو
برباد + یہ انقلاب زمانی میں آشکار ہوا + بدن پہ شاہ کی تیر وں کا سنہ جو برسا یا + خدنگ غم
جگر یہ مومنین کی پار ہوا + قتل الله واعم سی ووش پہ چڑہا ہی رسول + غضب ہی سینہ پہ اوسکی
شقی سوار ہوا + بہایا خون نگو عترت نبی کا دریغ + فلک یہ ماتم عظمٰی سی اشکبار ہوا + لہو خاک پہ
غلطان رہی تن بیسر + رخِ فلک پہ اس اندوہ کا غبار ہوا + جفا سی قبلہ ایمان کی اہلبیت لٹی +
خدا کا گہر اسی ماتم میں سوگوار ہوا + زمین پہ ونہون ہی المحرم گری بیتاب + جو مقتل شہہ کبیر
گذار ہوا + پکاری زینب دل خستہ یا علی فریاد + جفای شمر سی کنبہ تمہارا خوار ہوا + شمر
دیدہ ناظر سی تر ہوا کاغذ + شگاف سینۂ خامہ رستم نگار ہوا

اہلبیت کو خیمہ سی نکال کی مقتل مین لیجانا اشقیا کا شاہ اہلبیت کو جو کا قیدی کر کہنا

اسیران سیاہ نالہ و آہ و دختر یان راہ نورد و قربانگاہ و زائران مقتل شہیدان بلا و ماتمیان

علیه وآله يقول انت اول من آمن بی وانت اول من يصافحني يوم القيمة وانت الصديق الاكبر وانت الفاروق تفرق بين الحق والباطل وانت يعسوب المؤمنين والمال يعسوب الكافرين

وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله صلت الملائكة على وعلى علي سبع سنين وذلك انه لم يرفع الى السماء شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا مني ومن علي وعن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لقد صلت الملائكة على وعلى علي سبع سنين وذلك انه لم يصل معي رجل غيره ومن ... والاه خلفا ... بالبيعة ... يوم الاثنين ... خديجة يوم الاثنين ...

ستائیسوین مجلس ایام محرم کا فقانگاہ مین لیجانا بدن شہدا سی سر کاٹنا

فراق عزیز و اقربا دل افتادگان ناقہ حسرت و ملال و غمزدگان عرصہ قت و ابتہال کا روان اشک روان کی اوترنی کو محمل چشم احزان سی متعرکر اندوہ و فغان مین یون بیان کرتی ہین که روز عاشورا جو انبوہ ظلام کفر و نور اسلام کا مقابلہ ہوا یعنی امام حسین علیہ السلام کی قلیل ملازم و اقربا نی روبرو تیس ہزار اہل کوفہ و شام کی پرا باندھا باری باری ہر ایک سعادت سیما مولا کی سامنی آ کر رخصت جہاد پاتا میدان وفا مین قدم بڑھاتا صدہا منافق کو مارکی شہید ہو جاتا خلاصہ وہ وقت تک کچھ صحابی زندہ باقی بچی تہی اور سادات بنی فاطمہ بھی دریا جانبازی مین شناور ہوتی تہی وقت عصر کو خاتمہ سب کا بالخیر ہوا سر ہر افسر شاہدین بدن سی جدا نوک نیزی پر چڑہا اعدا نی عصمت سرا کا سامان و اسباب اور دواب لوٹ لیا بانوان حرم کی سر پر قسیم چادر اور دوپٹہ سی سنہ چہپانی کو نہ چہوڑا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ قَالَتْ دَخَلَتِ الْعَامَّةُ عَلَیْنَا الْفُسْطَاطَ یعنی عبد اللہ بن حسین سی روایت کی ہی کہ اوس جناب نی اپنی والدہ فاطمہ بنت امام علیہ السلام کی زبانی کہا ہی میرے پدر بزرگوار و اقربا و انصار نی جب درجہ شہادت پایا تو اعدای اشکار نی لوٹ مار کو خیمہ کی اندر قدم بڑھایا وَاَنَا جَارِیَةٌ صَغِیْرَةٌ وَفِیْ رِجْلِیْ خَلْخَالَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَفُضُّ الْخَلْخَالَیْنِ مِنْ رِجْلِیْ وَهُوَ یَبْکِیْ مین صغیرسن و سال لڑکی اور پیرون پاز یب طلا پہنی تہی ایک ادمی میری خلخال اوتارتا اور اوسکی انکہون سی اشکون کی لڑی بہتی تہی فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَقَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِیْ وَاَنَا اَسْلُبُ اِبْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی پوچہا اے دشمن خدا کیون روتا ہی بولا کیون نہ روؤن کس طرح رقت نکرون کہ دختر زادہ پیمبر کو لوٹتا ہون فَقُلْتُ لَا تَسْلُبْنِیْ قَالَ اَخَافُ اَنْ یَجِیْءَ غَیْرِیْ فَیَاْخُذَهٗ فاطمہ کہتی ہین مینی اوسکو سمجہایا کہ تو مت لی نہ لی مگر کہا

ابی طالب فاخذ بیدہ وقال ھذا اخی و بین الانصار والمہاجرین فبدا بعلی ابن فی خبر انت اخی فی الدنیا والاخرۃ فکان رسول اللہ وعلی علیہما السلام اخوین طویل ان رسول اللہ اخی بین اصحابہ الا کذاب وعن ابی ھریرۃ فی حدیث انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولہا بعدی انت اخی فکان علی اذا اعجبہ الشی قال وضرب بیدہ الی علی فقال انا اخوک و

ستائیسوین مجلس المحرم کا مقتل مین لیجانا سید الشہدا کا سر کٹنا

چلا جاوے یا ڈرتا ہون اگر چہوڑ دون تو اکی دوسرا لیجائیگا قالت وانتہبوا ما فی الابنیۃ حتی کانوا ینتزعون الملاحف عن ظہورنا فاطمہ ناقل ہین اسکی بعد ہجوم اعدا خیمہ پر ہوا جو سامان و اسباب اہلبیت تہا سب تاراج کیا پہر عورات پردہ نشین کی غارت مین قدم بڑہایا حتی کانونکی بندی اور ہاتہہ گلی کا زیور و سر کا کچہ کچہ نرہنی پایا حمید بن مسلم روایت کرتا ہی خواتین حرم کہ بایجکا سایہ بہی نامحرم کو نظر نآیا تہا اونکی گہر کو جلایا پردہ عزت وحرمت اوٹہایا چار طرفسی انبوہ کوفی لوٹ مار کا شور مچایا بس وہ ظلم کی ماری عورات بیچاری خیمہ مین جب ٹہر نسکین بیچاری اگی بیچہی نہی بچونکو چہاتی سی لگائی باہر نکلین سب زیور اور لباس اور برقع اونکا لٹا ہوا ننگی پانو بال منہ پر بکہری سر کہلا ہوا بحالت زار تباہ و پریشان ہٹتی جاتی تہین عاسیر ذلت اور خواری ہر قدم پر ٹہوکرین کہاتی تہین سرداران کوفہ نی تجویز کیا کہ خیمہ و اسباب امام حسین علیہ السلام جو بچا ہی برسم غنیمت اوٹہالو اور اہلبیت پیغمبر کو بہی قید کرکی اپنی لشکر مین لیچلو بہر اپردہ شاہ مظلوم سی تا مقام فرودگاہ سپاہ شوم باوہ فرسخ کا فاصلہ ساعت مین ایا اون سب ذریت رسول کو پیادہ یا خواہ اونٹون پر سوار کرکی بڑہایا وقلن بحق اللہ الا ما مررتم بنا علی مصرع الحسین علیہ السلام اوسوقت ساری انبوہ حسرت زدہ نی کہا ای قوم بی رحم برجفا خدا کی واسطی ہمکو اودہر سی لیچلو جس راہ مین مقتل امام حسین علیہ السلام اور ہماری اقربا کی لاشونکا مجمع ہو تاکہ اپنی وارثونکی جنازہ وداع کرلین بحسرت و یاس مین غم اور ماتم کا پرسا باہم دین اونکو رقت و افغان مین گلی سی لگائین صورت پریشان اور بدن عریان کو دیکہائین سرگذشت درد جگر اپنی بیتابی اطفال اونکو سنائین دفن و کفن کی تمنا شوق ناچاری سی خاک مین ملائین ساربانون نی مہار شترکی اوس طرف کہینچا بانوان حرم کا غول جب قتلگاہ مین پہنچا ہر بی بی کو جسد برادر و فرزند دور سی

و منہا ان النبی صلی اللہ علیہ والہ تفل فی عینیہ یوم خیبر ودعا لہ بان لا یصیبہ حر ولا قر فکان علیہ السلام بعد ذلک لا یجد حرا ولا قرا وکان یلبس فی الصیف الحشو وفی الشتاء الثوب الرقیق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان الناس قالوا لہ قد انکر الناس من امیر المومنین علیہ السلام انہ یخرج فی البرد فی الثوبین الخفیفین وفی الصیف فی الثوب الثقیل والمحشو

۷۶۶

فی ذلک شیء فقال ... علی علیہ السلام ... یا امیر المومنین ان الناس ... من ذلک فقال ... کانا ... رسول اللہ ... فبعث الی ... بعث ابا بکر ... انہزم ہو واصحابہ ثم بعث عمر ... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لاعطین الرایۃ ... یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ... لا یفر ... یفتح اللہ علی یدیہ ... وقال اللہم اکفہ اذی الحر والبرد فما وجدت حرا ولا بردا بعد ... فما اشتکیتہما بعد ... الخبر

ودعا ان لا تفتني حتى ولا قتّر ونى ذلك
فقال حسان بن ثابت شعر وكان على ارمد
العين يبتغي دواء فلم يحسن مداويا
شفاه رسول الله منه بتفلة فبورك
مرقيا وبورك راقيا وقال سأعطي
الراية اليوم صارما كميا محبا للرسول
مواليا يحب الهي والاله يحبه به
يفتح الله الحصون الا وابيا فاصفى بها
دون البرية كلها عليا وسماه الوزير
المواخيا وروى حبيب بن ابي ثابت قال
من الجلد ... في ثوبين في شدة
لقينا عليا عليه السلام في ثوبين ... ابيضا
الشتاء فقلنا له لا تغتر بارضنا هذه فانها ارض مقرة ليست مثل
ارضك قال اما اني كنت مقرورا فلما
بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله
الى خيبر قال ... تفل في

ستائیسوین مجلس المحرم کا قتلگاہ مین گذرنا اپنی لاش اقرباسی ملکی بین کرنا

نظر پڑا خون کی جوشِ محبت سی سبکا دل اُڈا بیقرار ہوکی ساری مبتلای مصیبت کر پڑین ہاتہ پہیلاکی بادیدۂ گریان ملنی کو دوڑین پاسبانوکی روکنی سی وہ زار و نالان ہرگز نہ ٹہرین اپنی اپنی بہائی اور بیٹی کی سرہانی جاکی بیٹہین مادرِ وہب نی بیٹی اور بہو کی پیکرِ خونین کو سینی سی لگایا زوجۂ زہیر بن قین نی کشتہ شوہر کو حالِ زار اپنا دکہایا مادرِ قاسم نوجوان بیٹی کی لاشِ صد پاش پر گری دستِ تاسف سی چہاتی اور منہہ کو پیٹتی اُم لیلیٰ نی علی اکبر کی بالین پر پچہاڑین کہائین ہای فرزند ارامِ جان کہکی تنِ صد پارہ کی بلائین لین کوئی پکارتی تہی افسوس ای سروِ روان تیری شادی کا باغِ دل مین گلِ ارمان رہا کوئی بیان کرتی ای ناکامِ جہان حیف ہم زندہ ہون تمہارا جنازہ خون مین غلطان دیکہا نوحہ و بکا کا وہ شور مچایا کہ زمین کربلا کو زلزلہ آیا سب سی زیادہ گنج شہیدان مین دولتین زینب خاتون کی لٹی تہین مین پسر نوبرادر چہہ بہتیجون کی لاشین زخمِ تیغ سی مثلِ ورقِ گل شگفتہ نظر پڑین بیچاری درد و الم کی ماری کسکو روتی کو نسی عزیز کی فراق مین جان کہوتی تا اسیرون مین قافلہ سالار بنتِ زہرا زینب خاتون اونکا سر کہلا ہوا شہیدونکی سردار امام حسین علیہ السلام اونکا سر تن سی کٹا ہوا بہن لاش کو بہائی کی تلاش کرتی تہی ایک سو چالیس کشتون مین ڈہونڈہتی پہرتی تہی ہر آہ کی علامتِ شناخت ناظرین کو سر سی ہوتی ہی وہ تن برہنہ بدن کی استقدر ٹکڑی ہوئی تہی کوئی عضو ثابت نہ رہا تہا دشتِ وحشت مین ہر سو نظر جو دوڑائی تا ناگاہ ایک لاش رو بقبلہ خاک مین پڑی پائی مشک و عنبر کی بو سی زیادہ جسم مہکتا زخمونکی چاک سی لہو بہتا ہی قرینہ سی جانا کہ یہ وہ پیکر ہی جسکو زہرا نی نازون مین پالا ہی جبرئیل نی بنجر و مباہات جہولا ہلایا ہی پیغمبر نی اپنا لعابِ زبان شیرہ جان طفلی مین پلایا ہی حلۂ جنت پہناکی مہرِ نبوّت پر چڑہایا ہی علی مرتضیٰ کا نورِ عینین ہی حسن مجتبیٰ کی دل

۱۹۷

فيه يوم خيبر عالم بقتاله لا يجد غير
ولا يوانيه انسان ولا يقاومه فيه
فقد ذكر ابو اسحاق ابراهيم بن سعيد
الثقفي في كتاب الغرر ... حدثنا
الحسين بن الحسين العرني وكان صالحا
قال حدثنا كادح بن جعفر البجلي وكان
من الابدال عن ابن لهيعة عن عبد
الرحمن بن زياد عن مسلم بن يسار عن
جابر بن عبد الله الانصاري قال لما
قدم علي على رسول الله صلى الله عليه وآله
بفتح خيبر قال له رسول الله صلى الله
عليه وآله لولا ان يقول فيك طوائف
من امتي ما قالت النصارى في عيسى
بن مريم لقلت فيك اليوم قولا
لا تمر على ملأ الا اخذوا من
تراب رجليك ومن فضل
طهورك يستشفون به ولكن

حسبك ان تکون منی وانا منک ترثنی وارثک وانک منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وانک تؤدی دینی وتبرئ ذمتی وتقاتل علی سنتی وانک فی الآخرة غدا اقرب الناس منی وانک غدا علی الحوض خلیفتی و انک اول من یرد علی الحوض غدا وانک اول من یکسی معی ... الجنة من امتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضة وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی وان حربک حربی وان سلمک سلمی وان سرک سری وان علانیتک علانیتی وان سریرة صدرک کسریرة صدری وان ولدک ولدی وانک تنجز عدتی وان الحق معک وان الحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک وان الایمان خالط لحمک ودمک ... لن یرد علی الحوض مبغض لک ولن یغیب عنه محب لک ...

٦٩٨

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا قتلگاہ مین گذرنا زینب خاتون کا بالیں اوپر بین کرنا

روح کا چین ہی بیتابی سی وا حسینا کہکی دوڑی اوسکی برابر باشتیاق ہم آغوشی زمین پر گری جا بجا
کہ اوس بیت کو گلی سی لگاون بھائی کی گردن اور سینی کو بوسہ دون دیکہا تیرونکی کثرت سی
چہاتی غربال ہی حلقوم بریدہ کی رگون سی خون روان ہی جا بجا اوسکی لہو سی تہالی بہری ہین
ہاتہ پاون تلوار و تیرون کی پڑی ہین آنکہون سی آنسو بہا کی بہت سر پیٹا دست الفت بڑہا کی
تیرونکو جسم سی کہینچا جب ننانوی مرد نی زینب کو اوس لاش کی پاس روتی دیکہا سب وہین
جمع ہو کی حلقۂ ماتم اور نوحہ باندہا جیسی پروانی سوزِ عشق مین شمع پر گرتی ہین یا بلبل کی پرِ کاہ فیما
آتش گل سی جلتی ہین ایکجانب زینب کی ام کلثوم و رقیہ و عاتکہ خواہرانِ امام نی اندوحام کیا
ایکطرف رباب و ام لیلی زوجاتِ حضرت نی نیبرون کی ساتہہ کہرام مچایا سردار کی غم سی
عورات صحابہ کا ہجوم عام ہوا شیون و زاری یہان ہین جانکاہ کی جینا حرام تھا قال فواللہ
لا انسی زینب بنت علیؑ وھی تندب الحسین وتنادی بصوت حزین
وقلب کئیب راوی کہتا ہی قسم خدا کی مجہی ہرگز نہین ہولیگا رونا اور نوحہ کرنا زینب خاتون
دختر علی مرتضی کا آوازِ حزین و دلِ غمگین سی چلاتی اور مدینہ کی سمت نانا سے مخاطب ہوکر یہ عبارت
سناتی یا محمداہ صلی علیک ملیک السماء ھذا حسین مرمل بالدماء ای محمد
مصطفی تمپر ملایکہ آسمانون کی سلام بہیجا ہی حسین پیارا نواسہ تمہارا گہوڑی سی زمین پر گرا ہی
جنازہ اوسکا اب تک نہین گڑا ہی بیکس او غریب خون مین آلودہ پڑا ہی مقطع الاعضاء و
بناتک سبایا اوسکی بدن کو تیغ و تبر سی کاٹا ہی تمہاری بہو اور بیٹی کو اسیر مین پکڑا ہی
کثرتِ جراحات سی جسد پر نور چاک چاک ہی جنازی کی نیچی جہان کربلا کی بستر خاک ہی الی اللہ
المشتکی والی محمد المصطفی اس ظلم و جفا کا اللہ سی شکوہ کرونگی بیداد امت کا گلہ
محمد مصطفی سی کہونگی والی علی المرتضی والی حمزة سید الشہداء یا علی مرتضی کہو

[illegible]

قال وحدثنی موسی ابن طریف عن عبایة بن ربعی قال سمعت علیا علیه السلام یقول والذی فلق الحبة وبرئ النسمة انی لقسیم النار اقول هذا الی ولی وهذا لک قال فذکر ذلک لجابر الجعفی فقال یعنی ان ولیی فی الجنة وعدوی فی النار

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا مقتل مین گذرنا زینب خاتون کا لاشئہ برادر پر گرنا

سناؤ کی حمزہ سید الشہدا کو اپنا حال زار دکہاؤ کی یا محمداہ ہذا حسین بالعراء تسفی علیہ الصباء ای جد بزرگوار یہ حسین بابی بی سر دشت مین پڑا ہی باد صبا کی گرم ریت کو صحرا کی اوسکی زخمون مین بھرا ہی یا حزناہ یا کرباہ الیوم مات جدی رسول اللہ ہائی ہی اس حزن اور اندوہ و محنت سی آجکا روز ہمپر ویسا ہی جو نانا کی موت مین روئی تہی مصیبت وفی بعض الروایات ہذا حسین مجزوز الراس من القفا مسلوب العمامۃ والرداء اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ یون بین بانکا کیا ہی کہ ای سیدہ کونین یہ تمہارا حسین ہی جسکا سر قفا سی کٹا ہی اوسکا پیراہن و قبا و عمامہ اوتار لیا ہی قاتل فی زانو کی استخوان سینہ کو توڑا ہی بدن مجروح کو دہوپ مین برہنہ چہوڑا ہی بابی من عسکرہ فی یوم الاثنین نہبا بابی من فسطاطہ مقطع العرا میری مان باپ فدا ہون اوسپر کہ جسکا لشکر دشمنہ کو مارا و تباہ کیا ہی اوسکی خیمہ کو ملا مین کاٹکی دشت و صحرا مین گرایا ہی بابی من لا غائب فیرتجی ولا جریح فیداوی مان باپ میری اوس غائب پر نثار جسکی پہرانی کی امید نہین ایسا زخمی ہی کہ اوسکی جراحات کو نخیہ اور مرہم نہین بابی المہموم حتی قضی بابی العطشان حتی مضی قربان اوس مظلوم جو غم کہاتا رہا تا کہ شہید ہوا وہ جوان کربلا کہ نہر فرات پر پیاسا مارا گیا بابی من شیبتہ تقطر بالدماء بابی من جدہ رسول الہ السماء بلا گردان اوس جسم شریف کی جسکی محاسن سی خون بہتا ہی تصدق اوس نواسی کی جسکا نانا رسول خدا ہی برابر لاش برادر اپنی سر گذشت مصیبت سناتی تہی دل نستہ ضرب تازیانی سی دکہاتا تہا بہائی کو دکہاتی تہی نظم فصیح پکاری رو رو کی زینب کہ کہتی جبرئیل حسین خاک پہ عریان پڑا ہی ہوکی قتیل سنان کی نوک پہ سر ہی زمین پر تن ہی نہ غسل ہی نہ کفن ہی نہ قبر و دفن ہی ہائی وارث پیغمبر ای نانا ہی حیدر تم درجۂ شہادت سی فائز ہوی جدو پدر

قال جابر الجعفی قال اخبرنی وصی الاوصیاء والوارث لعلم الانبیاء ابو جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ... یوم القیامة ... علی الصراط ... الجنة ... النار ...

وعن طارق عن علي عليه السلام قال وبيد
العباد والبلاد والسبع الشداد لاذودن
يوم القيامة عن الحوض بيدي هاتين القصيرتين
قال وبسط يديه وفي رواية اخرى
والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لاقمعن
بيدي هاتين القصيرتين عن الحوض اعداءنا
ولاذودن عنه اعداءنا ومنها اختصاصه

ستائیسویں مجلس اہلبیت کا مقتل میں گذرنا اپنی لاش اقربا سے باکی میں کرنا وصف بادر سکینہ

مادر و برادر سے جنت میں جا ملے ہیں یہاں دشمنوں کی زغہ میں آفت کا سامنا ہے ہر دم نگہبانی
زنان بیوہ اور طفلان یتیم کا غم کہانا ہے بہوک پیاس میں جو بچے بیتابی کرتی ہیں تسلی دیتی ہوں
ظلم و ستم اعدا سے جسقدر عورتیں سہتی ہیں سنتے سے تمام لیتی ہوں قَالَ فَاَبْكَتْ وَاللّٰهِ كُلَّ
عَدُوٍّ وَّصَدِيْقٍ راوی کہتا ہے بخدا سوگند ساعت سے اس بیان جانکاہ کی مقتل میں ہزاروں
آدمی کا ہجوم ہوا دوست اور دشمن کی نالہ و آہ کا شور اوٹھا آنکھوں سے دریای سرشک بہا
اوس ہنگامۂ محشر میں سید سجاد کی نظر جسد بی سر پدر بزرگوار پر جسدم پڑی باوجود ہونے بیمار و
ناتوان اور صدمات ہجر سے نیم جان آہ سرد بہری نزدیک تہا کہ بیقراری سے موت آجائی اہلبیت کی
سر پر قضا دوسری مصیبت لائی ناگاہ عورات ہاشمی کی غول سے سکینہ خاتون آگی بڑہی
ہنگامۂ رفت میں زینب محزون کی برابر کہڑی ہوئی بسبب خردسالی اور پریشانی تشنہ دہانی
گہڑی ہونسے بدنکی اور کٹنی سر و گردنکی باپ کی لاش نہ پہچانی پہوپہی سے پوچہا یہ کسکا تن صد پاش
بی سر ہے جو تم ایسا روتی ہو اور سب اہل حرم کی ساتھ اوس پر نثار ہوتی ہو فدایا جو تمہیں سینہ پر
سلاتا تہا روتی میں بہلاتا دلاسا دیتا تہا میوہ اور نعمات لاکی کہلاتا تہا جامہ رنگین و زیور
گرانبہا پہناتا تہا ہر دم دامن حمایت کی پردے میں رکہتا پیار و محبت سے دن رات پرورش
کرتا اے اہل عزا دنیا میں تمنے دیکہا ہے اور گہر میں اقربا کی سنا ہے دختر نسبت پسر کی شیریں
جان سے پیاری ہوتی ہے ماں باپکی دوش و کنار میں جاگتی اور سوتی ہے قَالَ اَبُو الْفَرَجِ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ وَاُمُّهُ الرَّبَابُ بِنْتُ امْرِءِ الْقَيْسِ وَسَكِيْنَةُ الَّتِيْ ذَكَرَهَا
اِبْنَتُهُ مِنَ الرَّبَابِ وَاسْمُ سَكِيْنَةَ اٰمِنَةُ ابوالفرج نے کہا کہ عبداللہ ابن حسین علیہ السلام
سکینہ کی والدہ رباب تہیں جو وہ بانوی مکرم ساتھ ان بیٹی بیٹا کی منظور لطف و محبت جناب تہیں
وَهِيَ الَّتِيْ يَقُوْلُ فِيْهَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ وہ ایسی محبوب گذریں جنکی الفت سے ہی

بالمناجاة يوم الطائف فروي عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وآله لما خلا بعلي يوم الطائف وناجاه طويلا قال احد الرجلين لصاحبه لقد طالت مناجاته لابن عمه فبلغ ذلك النبي عليه وآله السلام قال ما انا انتجيته بل الله انتجاه

ومنها تفرده باية النجوى والعمل بها فروي عن مجاهد قال قال علي عليه السلام ان في القرآن لآية ما عمل بها احد قبلي ولا يعمل بها احد بعدي آية النجوى كان عندي دينار

فان لم تجدوا فان الله غفور رحيم

... عن ابن عباس قال كان الناس ... رسول الله صلى الله عليه وآله ... ان تصدقوا بين يدي نجواكم صدقات

قضى فانقضى على لسان النبي الامي صلى الله عليه وآله انه قال لا يبغضك مؤمن ولا يحبك منافق ومنها ما قاله فيه يوم الحديبية لما كتب عليه السلام كتاب الصلح بين رسول الله صلى الله عليه وآله وبين سهيل بن عمرو واهل مكة فكتب عليه السلام بسم الله الرحمن الرحيم فقال سهيل يا محمد فاقتحها كتاب بيننا وبينك باسمك اللهم فقال اكتب باسمك اللهم

ستائیسوین مجلس المحرم کا منقل بین گذرنا لاش اقربا سی ملنا سکینہ کا پدر کو لپٹنا

دو بالا ہی اور امام حسین علیہ السلام نی درجہ مدح مین انشا فرمایا ہی شعر لَعَمْرُكَ اِنَّنِي لَاُحِبُّ دَارًا، تَكُوْنُ بِهَا سَكِيْنَةُ وَالرَّبَابُ، اُحِبُّهُمَا وَاَبْذُلُ جُلَّ مَالِيْ، وَلَيْسَ لِعَاتِبٍ عِنْدِيْ عِتَابُ مجھی قسم ہی اپنی جان کی کی دوست رکھتا ہون اوس گھر کو جسمین رباب و سکینہ رہتی ہون، دونو کی چاہت اور مودت مین مال و دولت فراوان دون اور ملامت کرنیوالی سی کچہ اندیشہ عتاب نہین پاتا ہون بنابران امام حسین علیہ السلام بھی سکینہ کو جو بطن رباب مادر علی اصغر سی پیدا تہی چاہتی تہی اور اوسکی محبت جمیع اولاد سی زیادہ دل مین رکھتی تہی سکینہ کو تکیہ کلام ہر دم نام حسین تہا اہلبیت کو وہ صغیرہ کی آرام سی تسلی اور چین تہا جب اوسنی باپ کا اسم مبارک سنا، دوڑ کی واحسین کا نعرہ مارا ثُمَّ اِنَّ سَكِيْنَةَ اِعْتَنَقَتْ جَسَدَ الْحُسَيْنِ ہاتہہ پہیلا کی چاہا بعادت قدیم گلی مین ڈالی وہان گردن کٹی پائی بی جہجہا چہاتی سی لپٹ کی ہای بابا کہکی چلائی، زبان حال مین زبان دوریسی شکایت کی، روح پدر سی روروکی شرح مصیبت کہی ای آقا تمہاری بعد لشکر جفا نی ہمکو بی رحمی سی لوٹا، خیمونکو جلانی سی فقت کا پہاڑ ہمپر ٹوٹا بی مقنعہ و چادر پردیسی باہر نکالا، ظلم و جفا سی ذلت و خوار کی محنت مین ڈالا، پہوپہی زینب و ام کلثوم اور اماّن کو تازیانون سی بہت مارا، بہائی سید سجاد کو بیماری سی غش تہی قتل کا ارادہ کیا میری اور بہن فاطمہ صغرا کی بندی زور سی کہینچی ہم دونو کی زیور چہین کی کان زخمی کئی ہمکو سر و پا برہنہ اسیر لیجاتی ہین جو اپنی غمسی روتی ہین تو مارکی دہمکاتی ہین ہم غریبون کی فریاد و زاری کوئی نہین سنتا، اولاد رسول کو محنت بیقراری مین پرسا کوئی نہین دیتا، کاش کہ پیشتر مین مرجاتی، تمہارا بدن بی سر جدا نپاتی اس بنی الطہر نی ایسا شیون کیا کہ حاضران لشکر ابن سعد مین بہی طاقت رقت بر پا ہوا، نزدیک تہا کہ وہ ستمگر اپنی ظلم و جفا سی باز آئین اور شور بلوای عام مین یزید کی طاعت سی پہر جائین جبر دارون نی یہ واقعہ عمر کو سنایا وہ مردود اشقیا

ستائیسوین مجلس الحرم کا مقتل مین گھر نا لاش اقربا سی ملنا جنازۂ پدر کو سکینہ کا لپٹنا

دافغان فوج سی دل مین گھبرایا، قاتلِ اولادِ مصطفیٰ شمرِ دشمنِ خدا سی کہا مقتل مین جا کی الحرم کو نعشِ اقربا سی
چھڑا فَاجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْاَعْرَابِ حَتّٰی جَرَّدُوْهَا عَنْهُ وہ شقی اپنی ہمراہ بہت سنگدل
لیکی آیا اور ہر ایک خاتون کو ضربِ جور و جفا مین سر کایا، مگر سکینۂ حسم سی اپنی پدر کی لپٹی روتی تھی
ہر چند ہاتھ پکڑ کی اوٹھاتی وہ نہین جدا ہوتی تھی قہر و غضب سی اوس مظلومہ کو طمانچہ مارا سکینہ نی
بیتاب ہو کی وارثون کو پکارا دستور ہی کہ اگر غیر آدمی کسی کی بچہ کو ستاتا ہی، تو وہ اپنی باپ بھائی
چچا کو حمایت مین بلاتا ہی چلا کی بولی عباس عمو ای مہربان مجھی پناہ دو، بھائی علی اکبر اور قاسم بجائی کی
دوڑو، افسوس کہ عباس تو شانی کٹی خاک و خون مین اٹی دور پڑی تھی علی اکبر و قاسم کی اعضا مثلِ
ورقِ گل کہلی بیجان ہو رہی تھی ہای ہای جب کوئی مددگار نظر نہ آیا، تو سیدِ سجادؑ کو با مدادِ بیمار کی بلایا،
وہ بھی زنجیر و طوق مین بندہی قید و بندِ مرغ اعدا مین گھری تھی لاعلاج آوازِ دردناک سی زینب کو پکارا
پھوپھی خبر لو کہ سکینہ مرتی ہی تمہاری بنتِ زہرا بیقرار ہو کی نزدیک تر آئین کشاکشِ طفلِ نادان ظالم
کی ہاتھ سی دیکھ کی چلائین ای فدا کستہ جور و جفا کرتا ہی خدا کی غضب سی نہین ڈرتا ہی ہر گاہ دختر
یتیم اپنی پدر کی جنازہ پی سر سی درد جگر کہتی ہی تو کیون مہلت نہین دیتا ہی اس غریب مضطر کی نوحہ
کرنی سی کیا ضرر ہی جو اسکو ماتا ہی، مگر قرآن مین تو نی پڑھا نہین فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ آیا سی
خدا کا کلامِ مجید سنا نہین کہ ذَوِی الْقُرْبٰی کی واسطی پیغمبر سی فرمایا ہی آیا یہ نازپرور وہ حسینؑ نہین ہی
کیا یہ درماندہ شور و شین اقربا سی رسولِ کریم کی نہین ہی ہر چند زینب خاتون نی سفارش کی
اوس بیمروت نی ایک نہ سنی جبر و اکراہ سی ہاتھ پکڑ کی کھینچا، سکینہ نی رو کی خدا کا واسطہ دیا ای ظالم
دم بھر اور ٹھہر جا، بولا اب کیا مدعا ہی تیرا اوس پر حسرت و ارمان نی کہا ایک چھوٹا بھائی میرا تیر
کلا چھدا گلو کی مین لہو بھرا خاک مین یہان پڑا ہی اوسکی لاش کو جا کی پیار کر لون کہ جان سی پیارا
الفت رکھتی ہون راوی کہتا ہی وہ سنگدل نی ہرگز التجا نہ مانی، اور مثلِ قصاب جو کو سفندِ قربانی کو

الفصل الثانی فی ذکر مقاماتہ فی
الجہاد مع النبی ص ومواقفہ ومشاهدہ
علی سبیل الجملۃ والاختصار الحکم بن عتیبۃ
عن مقسم عن ابن عباس قال کانت رایۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ مع علی علیہ
السلام فی المواقف کلہا یوم بدر ویوم
احد ویوم حنین ویوم الاحزاب ویوم
فتح مکۃ وکانت رایۃ الانصار مع سعد
بن عبادۃ فی المواطن کلہا الا یوم فتح مکۃ
ورایۃ المهاجرین مع علی من مقاماتہ اللیلۃ
مواساۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

٢٠٤

[illegible]

کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار
امانہ قد قال صلی اللہ علیہ والہ من
علیہ والہ فی الجن ثم قال علی علیہ السلام
وانا اخصف نعل رسول اللہ صلی اللہ
ولکنہ ذلکم خاصف النعل فی الحجرۃ
قالوا لا قال عمر انا هو یا رسول اللہ قال لا

فو ثبا لن نعتقد في ما رأوك فاخطبي

على فراش رسول الله فكانت قريش تزعم ... فيقولون

ستائیسوین مجالس اہلبیت کا مقتل میں گذرنا لاشہای اقربا پر شیون کرنا

لیجاتی طناب جفا کھینچی وہ باپکی عاشق بار بار منہ پھیر کی دیکھتی جاتی لاش پدر سی روتی ہوئی اپنی
ناچاری کو زبان حال مین سناتی نظم فصیح خدا کی واسطی باباسی ست چھڑاؤ مجھی، خدا کی واسطی
مقتل مین چھوڑ جاؤ مجھی، کٹی گلی کی بلائین مین لیکی روئگی پدر کی سینہ سی شکو لپٹ کی سوؤنگی
نہ ونکو دھوپ مین چھوڑونگی لاشہ شبیر کرونگی سایہ مجاور بنونگی مین دلگیر مصیبان حسین علیہ السلام
سب بانوان حرم جو اوس روز مقتل مین آئی ہر ایک شہید کی بالین پر شیون کر کی اشک
بہائی ماں نی فرزند کو چھاتی سی لگا کی جان کھوئی بہن ماتم مین بھائی کی سینہ پیٹ کی روئی
مگر ایک لاش بیکس اور غریب دور پڑی رہی کہ اوسکی پاس کوئی خوف اعدا سی کوئی بی بی نہ جاسکی
رسم ملک عرب مین جنازہ پی نوحہ و گریہ خوار ہوتا ہی اگر بی وارث وطن مین خواہ دشت غربت
مین بھی آدمی مرتا ہی اوسکو خدا کی واسطی پر عورت و مرد اسلام ہی کوئی تو روتا ہی وہ لاش
بیکس مظلوم عباس علی سقای حرم ہی وہ قتیبیت صد پاش برادر باوفای امام امم ہی جو بھی جان نثار
اوسکی غمسی تم مومنین ماتم کرو اور عزای کشتہ وادی تم پر اشکبار روح علی مرتضی کو پرساد و خاک لیو
روز جزا سی مرحبا کہیون کہ وہ بجز مروت پانی کی وعدی مین دریا سی پیاسا نکلا اولاد امام حسین
علیہ السلام پہ جان کو قربان کر گیا پارہ پارہ جلتی ریت مین اکیلا پڑا تھا ایک ہاتھ کٹا ہوا
دوسرا کہین سر گرز کی ضرب سی پھٹا تھا سینہ پر علاوہ صد ہا زخم تیغ و خنجر کی ایک تیر پہلو
لگا تھا آنکھون مین لہو جما تھا سکینہ کی ساتھ پامال سم ستور ہوا تھا۔ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ

بَعَثَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَهُوَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ مَعَ خَوْلِیِّ
بْنِ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیِّ وَحُمَیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْاَزْدِیِّ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ

بعد ازان عمر بن سعد نی عبید اللہ زیاد کو فتح نامہ لکھا اوسی روز کہ وہ یوم عاشورا ہنگام عصر تھا
اور سر امام حسین علیہ السلام خولی بن یزید کو دیا حمید بن مسلم کی ہمراہ کوفہ مین روانہ کیا

ستائیسوین مجلس بالمحرم کا متعلق ہین تا سیر شہدا بدن سی کاٹا جانا اسیروں کو آب و طعام کھلانا

وَاُقِیْمَ رُؤُوْسِ الْبَاقِیْنَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِبَیْتِہٖ فَقُطِعَتْ پس اپنی ناپکاروں سی
عمر نی کہا اصحابہ و اقربای سید الشہدا کی سر بدن سی کاٹو اور اون سبکو سیری روبرو لاکی
حاضر کردیا اور مصیبت تازہ تہی اہلبیت دل ملول کو اسکا غم بی اندازہ ہوا عترت رسول کو
اگر صبر کرین تو شدت بلا یہ ہو نہین سکتا ہرگاہ فریاد و زاری مچاتین تو کوئی پوچہتا اونکی
نہین سنتا کیون ای اہل عزا تصور کی جاہی علی اکبر و قاسم کا جب سر تن سی جدا کیا ہوگا تو
اونکی مادر عاجزہ نی خنجر غم کی تلی اپنا گلا رکہا ہوگا ہرگاہ عون و محمد کو ذبح کرتی ہونگی تو زینب کے
جگر پر کیا آری ستم کی چلتی ہونگی جسدم عباس مظلوم کی گردن کاٹی ہوگی ام کلثوم نی کیا خاک
مصیبت سر پر ڈالی ہوگی وَسَرَّحَ بِھَا مَعَ شِمْرِ بْنِ ذِی الْجَوْشَنِ وَ قَیْسِ بْنِ الْاَشْعَثِ
وَعَمْرِو بْنِ الْحَجَّاجِ اِلَی الْکُوْفَۃِ پھر عمر نی تہوڑی فوج کو اہلبیت مصطفی اور سرہای شہدا کی ساتھ
سپاہ اور شمر سی کہا کہ ہمراہ قیس بن اشعث و عمر بن حجاج ابن زیاد کی پاس کوفہ مین لیجا مگر از روی
وقایع اخبار سنا ہی اور قرینۂ حال کو عبارت فارسی مین دیکہا ہی کہ اوس وقت حرم محترم کو
باقی روز یا شام عاشورا عمر سعد نی اپنی لشکر ستمگر مین اوتارا جو انبوہ عفت سکان مین سات
بہنین دو بیبیان دو صبیہ چند کنیز سوا اور باقی زوجات اقربا و صحابہ قریب چالیس عورتین
تہین اونکی تو قت کو خیام حضرت سی ایک بڑا ویرہ دیا صدر نشینان عرش برین مثال
قیدیان زنگبار خاک نہ مین پر بیٹہین اندہیری مین داغ ماتم کا چراغ جلاکی بچونکو دامان
تسلی مین بہلاکی سینہ و سر کو پیٹتین عمر نی بقدر سد رمق غلہ بریان اور کوزہ آب قوت لائمود
بہیجا اوسکی ملازمان خونخوار نی لاکی مقابل الحرم رکہا جب تقسیم کرنی لگا ہر خاتون کو نخود یک یا یا
دریغ دو دو کہونی اناج پر اونکا فاقہ ٹوٹی جو ہمیشہ مائدۂ جنت کہاتی ہون صد حیف اوپر ین
مانند فقرا کی وہ غذا آل رسول کو جو بادشاہونکی افسر کہلاتی ہون اسپر کوئی وارث تنہا

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا لشکرِ اعدا مین یازدہم محرم قید رہنا سکینہ کا بیتابی کرنا

کہ اوسمین رکھین جاسکتا تھا تاد اُن مین لعین نا چار دو نو ہاتہ ملاکی ہر ایک نی حصہ لیا اگر انکار قبول سی کیا تو وہ ظالم خفا ہو کی مارنی کو دوڑا زینب نی بہائی کی بہوک پیاس یاد کر کی رو برو زمین پر رکھ دیا اور یون ہین سب بیچاریون نی جو اپنی جان سی سیر نہین کچہ منہ مین نہ ڈالا واقعی ہر گاہ جای امامِ انام اور تمامِ اقربا کو خالی دیکہین کیونکر دانہ غذا کہاتین جب علی اکبر اور علی اصغر کی تشنہ دہانی زبان پر ہو کسطرح پانی منہ سی لگاتین سکینہ جامِ آب لیکی اوٹہین ماں نی پوچہا بی بی کہان چلین جواب دیا کہ یہ پانی چہوٹی بہائی کو اول پلاونگی پہلی اوسکی پیاس کو دو چار سی بہاونگی جہی اوسکا تڑپنا پانی کی واسطی یاد ہی رہ رہ بی زبان کی اشارہ کی خدا سی فریاد ہی اس کلام سی شورِ نوحہ برپا ہوا کہرام رقت سی غلغلہ محشر نی سر اوٹہایا خلاصہ ہزار تقریر اور تدبیر سی اطفال کو سمجہایا کچہ کہلا پلا کی گود مین سلایا طبرسی عن طاوس

الیمانی قال اِنَّ الحُسَیْنَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی المَکَانِ المُظْلِمِ یَهْتَدِیْ اِلَیْهِ

النَّاسُ بِبَیَاضِ جَبِیْنِهِ وَنَحْرِهِ مومنین اس روایت کو سنو اور متوجہ نالہ ورقت ہو

طبرسی نی طاوس یمانی سی نقل کی ہی امام حسین علیہ السلام کی خصوصیات سی یہ کرامت لکہی ہی کہ جب تاریک گہر مین وہ جناب تشریف رکہتی روشنائی گردن نورانی اور درخشانی اشعہ پیشانی سی لوگ معلوم کرتی کہ خورشید سپہر رسالت اور ماہ برج امامت اس مکان مین فروزان ہین

وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کَانَ کَثِیْرًا مَا یُقَبِّلُ الحُسَیْنَ فِیْ نَحْرِهٖ

وَجَبِیْنِهٖ اسواسطی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ گلو و جبینِ امام حسین علیہ السلام کی بوسی لیتی تہی اور بیشتر دو چار سی منہ رگڑتی تہی سرور شہدا کی خادم اس بی بی کی شناسا تہی اور اطفال بہی اوس علامت کی سبب آشنا تہی چونکہ ورود قیامِ حرم کا ضربِ تیغ و تبر سی خندہ سا تہا وہان سی کپڑی مین تہوڑا تہوڑا سوراخ کہلا تہا جب یازدہم محرم قریب آدہی رات کی

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا شب یازدہم محرم لشکر عمر مین قید رہنا سکینہ کا پدر کو یاد کرنا

گذری مہتاب کی شعاع روزن کی راہ سی زمین پہ پہنچی ناگاہ سکینہ خاتون جو ماکی دامان مین سوتی تہی باپ کی اشتیاق دیدار مین خواب پریشان سی چونکی کثرت بکا وزاری سی انکہین غبار صدمہ بیخوابی اور بہوک پیاس کی ضعف سی نظر تیرہ و تار خوف و دہشت مین گہبرائی ہوئی گرد بیٹہی چہرہ پہ چہائی ہوئی اندہیری مین بچانا کو سنا سنسان ہی گہبراکی بہول گئی مقام کہان ہی حیرت سی چارطرف خیمہ مین جو دیکہا تو ایکجانب ذرا سا نور مہتاب زمین پر معلوم ہوا اتفاقا سکینہ کا پدر بزرگوار سفر سی پہر کی ائی ہین اوس گوشہ مین سب سی جدا بار الم اوٹہائی بیٹہی ہین ہر فرط بیتابی سی اوٹہ کی دوڑی ہاتہہ پہیلا کی جو کچہہ نپایا زمین پہ گری حیران ہوکی بولی ای بابا مین تمہاری نزدیک آئی تم علاحدہ ہو گئی اور یہی مراد نپائی پہر دوسری طرف وہ چمک دیکہی تو جلدی سی ادہر کو روتی ہوئی گئی جب وہان بہی ٹہکانا پدر کا نہ ملا تو زبان بیقراری سی کہا کی شکوہ کیا بابا جان کس قصور سی تم خفا ہو جو مجہسی آنا کنا کرتی اور جدا ہو زینب خاتون نی کلام سکینہ کو سنا بحیرت واضطراب پوچہا بی بی کیا ہی کہ ادہر اودہر پہرتی ہو اس تاریکی مین کسکی تلاش کرتی ہو عرض کی پہوپی بابا جان یہان تشریف لائی لاکن معلوم نہین کیون مجہسی خفا ہین جب اونکی نزدیک جاتی ہون وہان خالی جاپاتی ہون زینب نی اوسکی بیان سی اندفعتا سمجہا اوس معصومہ کو آغوش محبت مین اوٹہا لیا تسلی دیکی بہلایا پیار مین بوسہ لیکی سمجہایا سکینہ اس روشنی پہ تمکو دہوکا ہی اوسین باپکی گردن اور پیشانی کا قیاس کیا ہی یہ چاندنی کا اوجیالا ہی باپ سی کیا تمہارا پیچھا ہی جسکی مشتاق ہو وہ گلا تو کٹ گیا جبین کو تیر جفا کا نشانہ بابا حسین بہائی ماری گئی ہم بیکس اور دکہیاری رہی اوسدم سب اہل حرم نی پہر نوحہ ماتم کا حلقہ باندہا صدای گریہ اور بکا سی زمین و آسمان کو زلزلہ ہوا نظم ملوافہ بس ہی عزیزو رونیکو یہ غم کا ماجرا اب کیا کہون مصائب اولاد مصطفی گہر ہوگیا تباہ رسالت پناہ کا

يقول لما انهزم الناس يوم احد عن رسول الله ص لحقني من الجزع عليه ما لم املك نفسي وكنت امامه اضرب بسيفي بين يديه فرجعت اطلبه فلم اره فقلت ما كان رسول الله ص ليفر وما رأيته في القتلى فاظنه رفع من بيننا فكسرت جفن سيفي وقلت في نفسي لاقاتلن به عنه حتى اقتل وحملت على القوم فافرجوا فاذا انا برسول الله صلى الله عليه وآله وقد وقع على الارض مغشيا عليه فقمت على رأسه فنظر الي فقال ما صنع الناس يا علي فقلت كفروا يا رسول الله وولوا الدبر واسلموك فنظر عليه وآله السلام الى الكتيبة قد اقبلت فقال لي ردهم عني هذه الكتيبة فحملت عليها بسيفي اضربها يمينا وشمالا حتى ولوا الادبار فقال لي النبي صلى الله عليه وآله اما تسمع مديحك في السماء ان ملكا يقال له رضوان ينادي لا سيف الا ذو الفقار ولا فتى الا علي فبكيت سرورا وحمدت الله على نعمته ...

... الى النبي صلى الله عليه وآله وانصرف النبي صلى الله عليه وآله الى المدينة فاستقبلته فاطمة عليها السلام ومعها اناء فيه ماء فغسلت به وجهه ولحقه امير المؤمنين وقد خضب الدم يده الى ذو الفقار فناولها فاطمة وقال لها خذي هذا السيف فقد صدقني اليوم وقال يا فاطمة هاك السيف غير ذميم فلست برعديد ولا بمليم لعمري لقد اعذرت في نصر احمد وطاعة رب بالعباد عليم وقال رسول الله صلى الله عليه وآله خذيه يا فاطمة ...

فقال ادعی بعلاب ما علیه وقد قتل الله
ببیعة منادیک قریش ومن مقاماته
الشهیدان فی غزوة الاحزاب فتلاه
عمرو بن عبد ود فوعن بیعة النبی
قال اتیت حذیفة بن الیمان فقلت
یا ابا عبد الله انا لنتحدث من علي و مناقبه فیقول اهل البصرة انکم
تفرطون فی علي فهلا تحدثني بحدیث

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیۂ جشد ام عزا و نوحۂ مرغان کربلا

ماتم سراہی روضۂ محبوبِ کبریا، ارواحِ انبیا مین بپا شور و شین ہی، صفہای قدسیون پہ ہجوم الم ہوا رقت سی انقلاب ہی ساری جہان کو، فرطِ قلق مین دیدۂ گردون سی خون بہا، ناظم نی طرزِ تازہ جو لکہا ہی حسبِ حال، حاصل حدیث کا ہی یہ مضمون جانگزا

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیۂ جشد ہا عزا و نوحۂ مرغان کربلا مین بہوکی شفا

دن باعمی ای اہلِ عزا کی دن آپہنچی، غم کی راتین بکا کی دن آپہنچی، زہرا کی انہین نونون مین سعی اجر آبادی کربلا کی دن آپہنچی دن باعمی ای مومنو اسکو گہر سمجھو تم، اور آبروی دین تر سمجھو تم، دولت یہان حشر مین لو درِ شبیر، کیا خوب تجارت اگر سمجھو تم، دن باعمی فردوس مین آج مصطفیٰ بی ہین، کوثر پہ علی مرتضیٰ روتی ہین، دیتی ہی دعا تین او نہین روح زہرا، شبیر کو جو اہلِ عزا روتی ہین دن باعمی جس شہ مین شور آہ و فسر یاد نہو، امت سی کبہی روح نبی شاد نہو، افسوس کہ آقا تو تمہین یاد کرین اور تمکو حسین ابن علی یاد نہو، تمہید بکا فضائل اہلِ عزا و درود آیۂ ہدیٰ و نفرین اعدا وگریۂ از خوفِ خدا پیشتر اولہٖ جو دل کہ یادِ واقعۂ کربلا کری، دریای اشک چشمون سی اوسکی بہا کری، ہو وہی شورِ محشر ہلالِ شرحِ حدیثِ نوحہ و افغان سوا کری، گر ہمی شور و شین کی سنکی وہ آہ سرد صبر و تحمل فنا کری، جب رہ زندگی مین پانی ملی تشنہ کام کو، لازم ہی شہ کی پیاس پہ جانا کرے آفت زدہ شہید جو دیکہی وطن سی دور، غربت پہ اوس امام کی رنج و بکا کری، لاشہ اکبر جوان نظر پڑی، اکبر کا نام لیکے قلق سی بکا کری، بہائی کی مرنی مین جو کسیکو رہی نہ تاب عباس کی الم سی وہ ماتم بپا کری، گر دستِ روزگار عزیزون کا داغ دی، ذکرِ عزای قاسم خونین قبا کری پائی قرین موت کہین طفلِ شیرخوار، شیون برای اصغر شیرین ادا کری، گر تا ہوا کا اوسکو نظر

مبادرة فی ابیات فی کتاب ذلک
یحجب من المنادی یحجم هان من
یدعو الی البراز ویقول واحد
احد منهم علیهم ومحل عمرو بن عبد ود
سلمو والمسلمون و قوف...

[illegible]

وكان عمرو فارس قريش وكان يعدّ بالف فارس فلما طال نداء عمرو بالبراز وتتابع قيام علي قال له رسول الله ادن مني فدنى منه فنزع عمامته عن راسه وعممه بها واعطاه سيفه ذا الفقار وقال له امض الى شانك ثم قال اللهم أعنه فسعى نحو عمرو ومعه جابر بن عبد الله لينظر ما يكون منه ومن عمرو فلما توجه اليه قال النبي صلى الله عليه وآله برز الايمان كله الى الشرك كله

عمرو بن عبد ود ومعه وورائه المسلمون كأن على رؤسهم الطير لمكان عمرو بالجلوس انتظاراً منه ليتحرك غيره فيأمره رسول الله صلى الله عليه وآله يقوم علي بن ابي طالب من بينهم ليبارزه

اٹھائیسویں مجلس تحیت وسلام شہدا ومرثیہ خدام عزا ونوحہ مرغان کربلا

اے تیغ سے سپر بنتی سینہ کو ٹکی شور ونوا کرے، تاراجِ اہلبیتِ نبی کی خیال مین، برباد خانمانو کو ابل ولا کرے، جلنی کا جب خیامِ حرم کی بیان سنو، سوزِ جگر سے نالونکا شعلہ بڑہا کرے، ماتم کی یہ عاہے خدا سے کہ تا بحشر، جرچا غمِ حسین کا دایم کیا کرے، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِيْنَ مِنَ الشُّيُوْخِ وَالسَّادَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ بِالْاَوْطَانِ وَالْبُيُوْتَاتِ درود وسلام خدا نازل ہوا اوپر شیوخ وساداتِ بنی ہاشم کی، اور تحیت وثنا پہنچی اونپر جو گہراو وطن سے جبر اعدا مین نکلی اَلسَّلَامُ عَلَى اَنْضَاءِ النَّوَائِبِ وَالْكُرُبَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى اَخْيَارِ اَصْحَابِ الْحَسَرَاتِ سلام اوپر انضاءِ محنت اور دردِ وکشو نکی، سلام اوپر بہترین اصحابِ حسرت واندوہ بہرونکی اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَامِلِ الْمَصَائِبِ وَالْبَلِيَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى فُسْطَاطِ الْمَضْرُوْبِ فِي الْفَلَوَاتِ سلام اونپر جو بارِ مصیبت وبلا اوٹھاتی رہے، سلام اون خیمون پر کہ بیابان مین کہڑی کئی تہی اَلسَّلَامُ عَلَى غُرَبَاءِ الْغَاضِرِيَّاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى مَمْنُوْعِيْنَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ سلام اوپر مسافرانِ دشتِ کربلا وغاضریات کی، سلام اونپر جنکو منع کیا پینی سے آبِ فرات کی اَلسَّلَامُ عَلَى خُيُوْلِ وَالرِّجَالَةِ الْعَلَوِيَّاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى نِسَاءِ وَالْبَنَاتِ الْفَاطِمِيَّاتِ، سلام اوپر سوار وپیادہ فرزندانِ علی کی، جو حین طالبِ شہادت رہین، سلام اوپر اون بہو بیٹیونکی جو منسوبانِ فاطمہ سے آفت مین گہرین اَلسَّلَامُ عَلَى عُيُوْنِ الْبَاكِيَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى اَفْوَاهِ الْيَابِسَاتِ سلام اوپر چشمہای اشکبار کی جو فرطِ محنت ورقت مین سوجی تہین، سلام اوپر لبہای خشک اور پیاسی دہانون کی جو زبانین تالوسی لگی تہین اَلسَّلَامُ عَلَى جَرِيْحِ الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى ذَبِيْحِ الْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ سلام اوپر ایسی زخمی کی جو زین کراخون مین لوٹا تہا، سلام اوپر اوسکی جو زانوی قاتل سے دبا ہبت رکہ ون ہین خنجر کی۔

فلما انتهى اليه قال له يا عمرو انك كنت في الجاهلية تقول لا يدعوني احد الى ثلاث الا قبلتها او واحدة منها قال اجل قال فاني ادعوك الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وان تسلم لرب العالمين فقال يا ابن اخي اخر هذه عني فقال له علي عليه السلام اما انها خير لك لو اخذتها ثم قال فههنا اخرى قال وما هي قال ترجع من حيث جئت قال لا تحدث نساء قريش بهذا ابدا قال فههنا اخرى قال وما هي قال تنزل فتقاتلني قال فضحك عمرو وقال ان هذه الخصلة ما كنت اظن احدا من العرب يرومني عليها اني لاكره ان اقتل الرجل الكريم مثلك وقد كان ابوك لي نديما فقال علي لكني احب ان اقتلك فانزل ان شئت فاسف عمرو ونزل فضرب وجه فرسه حتى رجع فقال جابر فثارت بينهما قترة

اٹھائیسویں مجلس تحیت وسلام شہدا و ثواب ست اہل عزا کربلا میں طائر کا آنا مدینہ کو جانا

ذبح ہوا اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْعَطْشَانِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَلِیْبِ الْعُرْیَانِ سلام اوپر اوسکی

جو وقتِ آخر بھی زبان چاٹتا پیاس میں دم توڑا سلام اوپر اوسکی کہ سجدے میں سر کٹا جاملا

بدن دھوپ میں عریان چھوڑا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْدَاجِ الْمَقْطُوْعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صُدُوْرِ

الْمَکْسُوْرَاتِ سلام اوپر اون شہدا کی جنکی رگہای گردن تیغ جفا سے کٹیں سلام اوپر اونکی جو جسم

ستو سے سینہ مجروح کی پسلیاں ٹوٹیں اَلسَّلَامُ عَلٰی اَجْسَادِ الْمَنْبُوْذِیْنَ فِی الْبَرِّیَّاتِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی رُءُوْسٍ فَوْقَ الرِّمَاحِ الْمُشَہَّرَاتِ سلام اوپر اون اجسادِ مقتول کی جو

بے گور و کفن راہِ بیابان میں پڑی تہی سلام اون سروں پر جنکی رؤس نیزوں پر چڑہی در بدر پہری

اَلسَّلَامُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُفْجَعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلَاءِ النَّادِبَاتِ سلام اوپر اون مستورات

کی جنکی دل بار غم اور جور و ستم نے دکہائی سلام اوپر جنہوں نے مرگ برادر و فرزند میں نوحہ و فغان

شور مچائی اَلسَّلَامُ عَلٰی وُجُوْہِ الْمُکَشَّفَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعُوْرِ النَّاشِرَاتِ سلام

بانوانِ غارت زدہ کی جو بے چادر و نقاب کشادہ رو پردیس میں نکلیں سلام اوپر اون مخدرات کی جو

اپنی وارثوں کی مقتل میں روتی بال پریشان ماتم سے کریں اَلسَّلَامُ عَلٰی حَرِیْرَاتِ السَّبِیَّاتِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی ظُہُوْرِ الْمَضْرُوْبَاتِ سلام اون خواتین عترتِ عصمت پر جو دستِ اعدا

اسیر ہوئیں سلام اوپر جنکی پشت و کمر ضربِ تازیانوں سے ورم کرگئیں کس زبان سے اونکا حال

بیان ہو جب حدیثِ اندوہ سے دل پامالِ نالہ و فغان ہو افسوس ہوا شرفِ روزگار تہے وہ

مبتلای درد و آزار تہے صد حیف جو مقربِ کردگار ہوئے دنیا میں بہت ذلیل و خوار کیے

اونکی غلاموں کا مرتبہ کیا ہے دیکہو خدا نے کس درجہ شرف دیا ہے مومنین کو دارین میں نعمای

عالیہ کی بشارت ہے اور جوشِ محبت سے محنت میں رقت کی اشارت ہے مناقب و فضائل کی

سماعت سے صفتِ معرفت بڑہتی ہے اوس حال میں جو روایتِ مصیبت کان میں پڑتی صبر کی

اٹھائیسوین مجلس بحث جبرئیل واسرافیل و ثواب خدام عزاداران کا متقبل ہین آنا مدینہ جانا

تاب نہین ہتی ہی مروی فی المنتخب افتخر اسرافیل علی جبرئیل فقال انا
من حملة العرش و صاحب الصور و النفخة و انا اقرب الملائکة الی حضرة
ذی الجلال کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جو ایک روز اسرافیل نی جبرئیل این پہ
اپنی تئین مفاخرت دی ہی مین زمرہ حاملان عرش باری اور صاحب صور و نفخہ قیامت
مقربان ذو الجلال ہین ملائکہ نزدیک سبی اعلی مقام ہون فقال جبرئیل انا خیر منک
قال لم قال انا امین الله علی وحیه و صاحب الکسوف و الخسوف و
الزلازل و الرسائل جبرئیل نی جواب تعلی و بزرگی سنا کر کہنی اپنی درجہ کو کسی زیادہ پایا
پوچھا کیونکر یاور ہوا کہا حقیقت دیکہہ لو مین حامل وحی الہی رہتا ہون بارگاہ کبریا سی آمد و رفت
مین انبیا کتا ہون چاند اور سورج کی گہن پر اختیار ہی بھونچال کو قبضہ مین رکھتا ہون فاختصما
الی الله تعالی فاوحی الیهما ان اسکتا فوعزتی و جلالی لقد خلقت من هو
خیر منکما پس مرافعہ کیا دو بروی خدا تعالی اسد نی فرمایا اپنی مقام پر ساکت رہو اور تمسی بہتر
جکو پیدا کیا اوسی پہچان لو انظرا الی ساق العرش فنظرا و اذا علی ساق العرش
لا اله الا الله محمد رسول الله علی و فاطمة و الحسن و الحسین خیر خلق الله
ملاحظہ کرو ساق عرش اعلی پر جب وہان دیکہا تو لکہا ہوا تہا کہ بجز ذات مقدس الاہ الا اللہ محمد
رسول اللہ خیر الوری ہین اور علی و فاطمہ و حسن و حسین کا مرتبہ سب خلق سی سوا ہی فقال جبرئیل
یا رب اسئلک بحقهم علیک الا ما جعلتنی خادمهم جبرئیل نی عرض کی ای رب قدیم الاحسان انکی
جاہ و جلال کی قسم تجکو کہ مجہی اپنی برگزیدو نکا خادم گردان فقال الله لک ذلک فافتخر
جبرئیل بذلک حضرت داور نی اوسکو نوید اور بشارت دی کہ یہ کرامت واسطی تیری عطا کی
پس ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام اسپر فخر کرتی اور خدمت پنجتن سی ایام شرف گذرتی مروی

وعن داود الغنائم في وقت ام سلمة قالت
كان نبي الله ص قايلا في بيتي اذ انتبه
فقام من منامه فقلت الله جاره قال
صدقت الله جاري ولكن هذا جبرئيل
يخبرني ان عليا عليه السلام قادم ثم خرج
ان الناس فامرهم ان يستقبلوا عليا وقام
المسلمون صفين مع رسول الله صلى الله
عليه و اله فلما بصر به علي عليه السلام
ترجل عن فرسه واهوى الى قدميه
يقبلهما فقال له النبي عليه و اله السلام
اركب ان الله ورسوله عنك راضيان
فبكى علي عليه السلام فرحا وانصرف الى منزله
وقد ذكر بعض اصحاب السير ان في هذه
الغزاة نزل على النبي عليه و اله السلام
والعاديات ضبحا الى اخرها
خيبر وبلاده يوم الحديبية فما قول الله ...
وسأل الله ان يعطي بعض ...
صلى الله عليه و اله ...
مكة خبر بعثها ... امير المؤمنين عليه
على هذا النبي ... من ...
السلام ثم اتاه الى ... الى اهل
حاطب بن ابي بلتعة
مكة ... فيه على ... رسول الله
صلى الله عليه و اله ... اليوم
اعطى الكتاب ...
ان ياخذ على غير الطريق ... امير المؤمنين عليها
الوهي ... الى ...
السلام وقال ان ... والكتاب
الى اهل مكة ... خلف ... على
مع ... الطريق ... الكتاب منها ومعه
... الطريق ... من العوام ... على
... الطريق فادركها ... فسئل
... عن الكتاب
انه

فانکشه وحلفت انه لا شیء معها وبکت

فقال الزبیر یا ابا الحسن ما اری معها

کتابا فقال امیر المومنین یخبرنی رسول الله

الله ص ان معها کتابا ویامرنی باخذه منها

وتقول انت لا کتاب معها ثم اخترط

السیف وقال اما والله لئن لم تخرجی

الکتاب لاکشفنک ثم لاضربن عنقک

فقالت له اذا کان لا بد من ذلک فاعرض

یا ابن ابی طالب بوجهک عنی فاعرض بوجهه عنها فکشفت قناعها واخرجت الکتاب

من عقیصتها فاخذه امیر المومنین علیه السلم وصار به الی رسول الله صلی الله علیه واله

ومن مقاماته ان رسول الله ص امر ان

[illegible]

اٹھائیسویں مجلس ثواب درود پیغمبر ومحبت حیدر صفدر و سیرابی تشنہ جگر

اَنَّہٗ اَخرَجَ عَبدُ الرَّزَّاقِ الرَّسعَنِیُّ مِن عُلَمَاءِ العَامَّۃِ وَاَئِمَّۃِ اَحَادِیثِہِم عَن اَبِی

عَلقَمَۃَ مَولیٰ بَنِی ہَاشِم اب مومنین کو لازم ہی اونکی نام پر تحیت و سلام بھیجین جو بزرگوار

کہ لازم ہونا فرشتہ مقرب احترام سمجھین ثواب عظیم اوسکی درود سی پاتین ہولا کی مقام کریم

وہ بہی بہرہ مند ہو جاتین نسخہ اکسیر شہادت مین ملا دربندی نی فرمایا ہی عبد الرزاق رسعنی علمای

عامہ مقتدای محدثین سی اونکی لکہا ہی کہ ابی علقمہ مولای بنی ہاشم یون روایت کرتا ہی قَالَ

صَلّیٰ بِنَا النَّبِیُّ الصُّبحَ ثُمَّ التَفَتَ اِلَینَا فَقَالَ مَعَاشِرَ اَصحَابِی رَاَیتُ البَارِحَۃَ

عَمّی حَمزَۃَ ابنَ عَبدِ المُطَّلِبِ وَاَخِی جَعفَرَ بنَ اَبِی طَالِبٍ ایک روز ہمارے نبی نی

صبح کی نماز پڑہی بعد فراغت گردن پہرا کی یہ بات ارشاد کی ای گروہ صحابہ رات کو مین خواب

دیکہا ہی اپنی چچا حمزہ ابن عبد المطلب اور بہائی جعفر ابن ابی طالب کو پایا ہی وَبَینَ اَیدِیہِمَا

طَبَقٌ مِن نَبقٍ فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبقُ عِنَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ العِنَبُ

رُطَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً جو اونکی روبرو ایک طبق بیرون سی بہرا رکہا تہا تہوڑی دیر اوسکو کہایا

پہر وہ بیر تبدیل ہو کر انگور ہو گیا تہوڑی دیر تک اونکو تناول کیا بعد ازان وہ انگور کی

رطب یعنی خرما بن گئی اونسی بہی ساعت بہر نوش کرتی رہی فَدَنَوتُ مِنہُمَا وَقُلتُ بِاَبِی

اَنتُمَا اَیُّ الاَعمَالِ وَجَدتُّمَا اَفضَلَ قَالَا فَدَینَاکَ بِالآبَاءِ وَالاُمَّہَاتِ

وَجَدنَا اَفضَلَ الاَعمَالِ الصَّلوٰۃَ عَلَیکَ وَسَقیَ المَاءِ وَحُبَّ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ

پس مین اونکی قریب گیا اور یہ پوچہا مان باپ میری فدا کس عمل خیر کو بہتر پایا ارشاد کیا

ہم نی کون سا کام مقبول ہوا جواب دیا ہمارے ماں باپ حضور پر نثار ہو جاتین ہم نی سب سی بہتر پایا

پیش اسد دیکہا تمہر صلوٰۃ و درود کا بہیجنا پانی پیاسی کو پلانا علی ابن ابی طالب سی الفت رکہنا

یہ تین امر کو موجب وصول شرف پہچانا اِعلَم اَنَّ اَکثَرَ المُحِبِّینَ وَالمَوَالِینَ وَاِن کَانُوا

ناصح النبی علیه واله السلام ما انفذه فنفذه وهم علی الاسلام لترة کانت بینه وبینهم فخالف امره وقتل القوم الولید الی بنی جذیمة داعیا لهم الی الاسلام بینه فی امره وذلک انه انفذ خالد بن

لیعطف القوم ویسل سخایمهم وامر خالدا بامیر المؤمنین علیه السلام ان یؤدی القتلی ویرضی بذلک الاولیاء فبلغ امیر المؤمنین علیه السلام ذلک مبلغ الرضا وادی دیات القتلی واصلح عن الله وعن رسوله فتم بذلک مواد الصلاح وانقطعت اسباب الفساد من مقاماته فی غزوة حنین ان المسلمین انهزموا باجمعهم فلم یبق مع النبی علیه واله السلام الا عشرة انفس تسعة من بنی هاشم خاصة وعاشرهم ایمن بن ام ایمن فقتل ایمن وثبتت التسعة الهاشمیون حتی ثاب الی رسول الله من کان انهزم

اٹھائیسوین مجلس ثواب خدام عزا و ورود نام سید الشہدا طاہر کا تفضل بین آنا مدینہ کو جانا

غَیْرُ مُتَمَکِّنِیْنَ مِنْ صَرْفِ الْاَمْوَالِ فِیْ مَجَالِسِ الْعَزَاءِ اِلَّا اَنَّهُمْ مُتَمَکِّنُوْنَ مِنَ الْاُمُوْرِ
السَّهْلَةِ مِثْلُ سَقْیِ الْمَاءِ وَاسْتِوَاءِ نِعَالِ الْحَاضِرِیْنَ وَصَفِّهَا حسرت واندوه مین
کہتا ہون رقت وزاری مین رہتا ہون کہ بیشتر محب اور موالی بضاعت نہین رکہتی کہ وہ مجلس
عزا مین نقد وجنس لاکی صرف کرتی مگر یہ آسان کام کرین پانی پلائین یا جوتا اوٹھا کی سیدہا
رکہین ثُمَّ یَزِیْدُ الدَّرَجَاتُ وَالْفَضِیْلَةُ زِیَادَةً تَامَّةً کَامِلَةً اِذَا کَانَ الْخَادِمُ
حِیْنَ خِدْمَتِهٖ وَالسَّاقِیْ حِیْنَ سَقْیِ الْمَاءِ عَلٰی حَالَةِ الْخُشُوْعِ وَذِکْرِ سَیِّدِ
الشُّهَدَاءِ بِاَبِیْ هُوَ کان پہر درجہ فضیلت کو پاتا اور یہ بہت زیادہ تر کامل اور پورا ہو
جو کسی طرح کی خدمت بجالائی فرش بچہائی پانی پلائی اوسمین مولا کو نہ بہولائی نام آقا پر آنسو
بہائی وَالْاَفْضَلُ الْاَکْمَلُ اَنْ تَذَکَّرَهٗ کَمَا عَلَّمَنَا الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاَنْ تَقُوْلَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُکَرِّرُهَا ثَلَاثًا بہتر واچہا طریقہ ہی وہ کہ حضرت
صادق ہماری تعلیم کو فرماتی رہی جب ذکر شاہ دین ہو تین مرتبہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
تکرار کہی وَیَتَاَکَّدُ ذٰلِکَ فِیْ شَاْنِ شُرْبِ الْمَاءِ سَوَاءٌ کَانَ فِیْ مَجْلِسِ الْعَزَاءِ اَوْ فِیْ
غَیْرِهٖ وَذٰلِکَ کَمَا فِیْ رِوَایَةِ دَاوٗدَ الرَّقِّیِّ اسمین تاکید ہی اوپر اوسکی جو پانی نوش کری
مجلس عزا ہو یا غیر ازان جب پیاس لگی ورود شاہ تشنہ کام کی نام پر پڑہی جیسا کہ امر کیا
روایت بن داود رقی کی ایضا فَمَنْ تَاَمَّلَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ عَلِمَ اَنَّ الْحَدِیْثَ
الدَّائِرَ فِی الْاَلْسِنَةِ لَهٗ اَصْلٌ وَمُسْتَنَدٌ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ مَذْکُوْرٌ فِیْ کِتَابٍ
مِنْ کُتُبِ الْعُلَمَاءِ وَاِنْ لَمْ اَظْفَرْ بِهٖ فِیْ کِتَابٍ جو فکر وغور سی نگران ہو جائیگا
اس حدیث مین کہ دایر ہی زبان ثقات پر اوسکی اصل وسند کا پتا ہر چند نہی وہ کتاب علما
نہین پائی ہی ہمین یہ عبارت مذکور تحریر فرمائی ہی وَذٰلِکَ اَنَّهٗ یَحْکِیْ اَنَّ الصَّادِقَ

۱۲ ے

علی رسوله وعلی المؤمنین فهم تسعة من بنی هاشم علیا ومن ثبت معه من بنی هاشم یومئذ ثمانیة العباس بن عبد المطلب عن یمین رسول الله والفضل بن العباس عن یساره وابو سفیان بن الحارث ممسک بسرجه وامیر المؤمنین بین یدیه بالسیف ونوفل بن الحارث وربیعة بن الحارث وعبد الله بن الزبیر بن عبد المطلب وعتبة ومعتب ابنا ابی لهب حوله

وقد ولت الکافة مدبرین فقال رسول الله للعباس وکان جهوریا صیتا ناد فی القوم وذکرهم العهد فنادی العباس باعلی صوته یا اهل بیعة الشجرة یا اصحاب سورة البقرة الی این تفرون اذکروا العهد الذی عاهدتم علیه رسول الله کان

اٹھائیسویں مجلس بانی بنی ہیں باوسید الشہدا کرنا طائر کا بنیواسی مدینہ کو جانا

كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَلَمَّا اَمْسَيَا وَاَدَّيَا الْفَرَائِضَ ثُمَّ اَكَلَا الطَّعَامَ
نَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ یوں حکایت کی حضرت صادق علیہ السلام پاس ایکدن انکی اصحاب سے
کوئی شخص مہمان رہا جب رات ہوئی بعد ادای فرائض طعام باہم کہا کی وہ سویا وَاشْتَغَلَ
الْاِمَامُ بِالْعِبَادَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالتَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَالْاِبْتِهَالِ اِلَى اللّٰهِ اِلٰى
اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ رات بھر امام کو عبادت میں نماز و تضرع و زاری گذری درگاہ خدا میں
عجز و نیاز کرتی رہی تا کہ فجر طالع ہوئی فَلَمْ يَنَمِ الْاِمَامُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَصْلًا حتیم
حق میں ہمرور کو ئی لحظہ نہیں جہکی تمام وہ شب جاگتی و یاد الہی میں کٹی فَلَمَّا اَصْبَحَا
قَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ اَيِسْتُ مِنَ النَّجَاةِ وَلَا اَرْجُوْهَا اَبَدًا صبح کو وہ آدمی بولا
قسم بخدا میں تو نجات سی مایوس ہوا مجہہ بھروسا آمرزش کا اب نرہا قَالَ الْاِمَامُ فَلِمَ
ذَاقَالَ اِذَا كَانَ حَالُكَ كَذَالِكَ مِنْ كَثْرَتِ الْعِبَادَةِ وَتَبْعِيْدِ لَذِيْذِ الْكَرٰى
عَنْ عَيْنَيْكَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبُكَاءِ بُكَاءَ الثَّكْلٰى حضرت نی پوچہا کیا باعث
عرض کی ہر گاہ آپکا یہ حال دیکہا کہ محو عبادت میں خوف خدا سی رات بھر خواب و آرام نکیا
روتی رہی جیسی ماں فرزند مردہ ہوئی مصروف نالہ و بکا مَعَ اَنَّكَ مَعْصُوْمٌ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ
الْعِصْمَةِ وَلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْاَفْلَاكَ وَمَا فِيْهَا وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ فَكَيْفَ اَرْجُو النَّجَاةَ مَعَ مَا اَنَا عَلَيْهِ باوجود اسکی حضور معصوم ہیں درجۂ
طہارت سی ہو خدا نی افلاک و ما فیہا اور ساری دنیا و آخرت کو تمہاری واسطی پیدا کیا جس حال
سی میں ہوں مجہی نجات کوں دیکا فَقَالَ الْاِمَامُ اِنَّكَ عَلِمْتَ الْبَارِحَةَ عَمَلًا يُسَاوِيْ
فَضْلُهُ فَضْلَ مَا اشْتَغَلْتُ بِهِ مِنَ الْعِبَادَتِ وَالْبُكَاءِ اِلَى الْفَجْرِ امام علیہ السلام
نی فرمایا تو نی رات کو وہ عمل خیر کیا جو میری عبادت و رقت کی مساوی فضل و شرف میں ہے

فنزل جماعة الى النبي عليه واله السلام واسلموا الفصل الثالث في ذكر سبب قتل امير المؤمنين عليه السلام روى جماعة من اهل السير ان نفرا من الخوارج اجتمعوا بمكة فتذاكروا الامراء وعابوهم وذكروا اهل النهروان فترحموا عليهم فقال بعضهم لبعض لو شرينا انفسنا لله [illegible] باخواننا الشهداء وارحنا من ائمة الضلال البلاد والعباد فقال عبد الرحمن بن ملجم المرادي لعنه الله انا اكفيكم عليا وقال البرك بن عبد الله التميمي انا اكفيكم معوية وقال عمرو بن بكر التميمي انا اكفيكم عمرو بن العاص وتعاهدوا وتعاقدوا [illegible] فاقبل ابن ملجم [illegible] حتى قدم الكوفة [illegible]

[illegible]

اٹھائیسویں مجلس ثواب لعن یزید کا نینوی سی طائر کا مدینہ جانا

فَقَالَ الرَّجُلُ مَاذَا فَعَلْتَ الْبَارِحَةَ قَالَ إِنَّكَ لَمَّا نِمْتَ غَلَبَ عَلَيْكَ الْعَطَشُ فِي أَثْنَاءِ النَّوْمِ فَقُمْتَ وَأَخَذْتَ الْكُوزَ وَشَرِبْتَ الْمَاءَ اوس مردی پوچھا میں رات کو کیا فعل کیا جو اتنا ثواب عوض میں ملا ارشاد ہوا تو جب سو رہا پیاس کی غلبہ سی اوٹھا کوزہ پانی کا لیا اوسمین سی پیا فَذَكَرْتَ الْحُسَيْنَ وَصَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَلَعَنْتَ قَاتِلَهُ ثُمَّ رَجَعْتَ إِلَى مَضْجَعِكَ وَنِمْتَ هٰذَا پس امام حسین علیہ السلام کا نام زبان پر لایا محبت سی درود و سلام اوس پر بھیجا اوس کی قاتل اور اعدا کو نفرین کیا پھر خوابگاہ تک جا کی سو رہا قول مذکور سی معصوم کی معلوم ہوتا ہی کہ جو مودت اور ولای ائمہ ہدی کو اوسکے اوس کی ذکر کو سوتی اور جاگتی نہیں بھولتا ہی جسدم خیال اس حال برگزیدگان باری آتا ہی بی اختیار غم و ملال و زاریکا ہجوم ہوجاتا ہی نام عظام کرام پر درود و سلام بھیجتا ہی اور دشمنوں کو نفرین بھی بہ یکتا ہی رتبہ ثواب و رحمت الہی کا مستحق رہتا ہی دوست کی طرفداری مستلزم ہی غیر اور عدو سی بیزاری دل اور زبان کا امتحان ہی موافق و مخالف کی پہچان ہی فاعلم

أَنَّ الْمُسْتَفَادَ مِنَ الْأَخْبَارِ الْأَمْرُ بِلَعْنِ مَنْ يَدَّعِي أَمْرَ الْأَنْبِيَاءِ بِلَعْنِهِ جَوَازُ أَنْ دَأْبُ الْقَاتِلِينَ سندی اخبار سی پایا کہ خدائی بھی ایسا چند بار امر فرمایا یعنی انبیا کو بعد اطلاع واقعہ شہادت واسطی لعن قاتل کی حکم دیا اول قابیل دوسری قدار پی کنندہ ناقہ صالح تیسری ذابح یحیی چوتھی ابن ملجم مرادی پانچوین یزید کشندہ خامس آل عبا بدرستی کہ عذاب شدید اون نابکار کا سر نوشتہ شدید ہی اور چار ملعون ابن زیاد و عمر ابن سعد و شمر کا نام پلید ہی ایضا

رَوَى الصَّدُوقُ فِي الْعُيُونِ مُسْنَدًا عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أَخِي هَارُونَ مَاتَ فَاغْفِرْ لَهُ صدوق فی عیون اخبار مین سند سی لکھا کہ امام رضا نی اپنی آبا و رسول خدا علیہم السلام سی ذکر کیا

[illegible]

اٹھائیسویں مجلس ذکر عذاب یزید اور انتقام مختار کا نینوی سی مدینہ کو جانا اور گریہ کا

کہ حضرت موسیٰ پروردگار سی طالب ہوئی خداوندا میری بھائی ہارون گذر گئی رحمت و غفران اپنا
رہنما کرم اپنا اوپر نازل کرنا فاوحی اللہ الیہ یا موسیٰ لو سألتنی فی الاولین
والآخرین لاجبتک ما خلا قاتل الحسین بن علیٍ فانی انتقم لہ من قاتلہ
خدا نی اوپر اتارا وحی بھیجی ای کلیم اور مصاحب میری اگر تو واسطی نجات اولین و آخرین کی سوال
کری بخشدوں گا الا قاتل حسین بن علی علیہما السلام اوسکا انتقام منظور ہی عذاب الیم سی لوں فی
روایۃ البحار وفیہا ان موسیٰ لما ناجی ربہ قال یا رب العالمین اسألک
وانت العالم قبل نطقی بہ بحار الانوار میں ذکر کیا کہ ایکروز موسیٰ نی بعد مناجات اللہ سے
کہا ای خداوند علیم میں سوال کرتا ہوں اور اوسکی قبل تجھی واقف اور دانا جانتا ہوں فقال
نعم یا موسیٰ ما تسألنی اعطیتک وما ترید بلغتک قال یا رب ان فلان عبدک
الاسرائیلی اذنب ذنبا ویسألک العفو فرمایا ہاں ای موسیٰ جو مانگو وہ پاؤ گی جسکو
چاہو اوسکی عطا سی بہرہ مند ہو جاؤ گی عرض کی پروردگارا فلان بندہ اسرائیلی نی تیرا گناہ
کیا ہی مجھی درگاہ رحمت میں وسیلہ آمرزش لایا مغفرت کا جویا ہی قال یا موسیٰ اغفر
عمن استغفرنی الا قاتل الحسین ارشاد ہوا موسیٰ ای ندیم کبریا جو شخص آمرزش چاہی
سوای قاتل حسین کہ ہرگز نہ پائی نجات کوئی بالاسانید الثلاثۃ عن الرضا عن
آبائہ قال قال رسول اللہ ان قاتل الحسین بن علی فی تابوت من نار علیہ
نصف عذاب اہل الدنیا عیون اخبار میں امام رضا اور آبای کرام نی اونکی رسول خدا سی
روایت کی ہی کہا کہ تابوت آتش میں قاتل امام حسین ابن علی کو نصف عذاب اہل دنیا کی
اذیت دی ہی وقد شد یداہ ورجلاہ بسلاسل من نار منکس فی النار
حتی یقع فی قعر جہنم ہاتھ پیر اوسکی زنجیرہای آتشی سی محکم بندھی اولٹا لٹکایا جاتا آگ میں دوزخ کی

امة محمد وملك خير الناس ... يقولون يا عدو الله ماذا فعلت اهلكت والناس يشهقون له باسنانهم وهم فاخرج من بين يدي امير المؤمنين بالف فان خانني فابعده الله من سيف ملجم لعنه الله اشتعته بالف وسممته وان سلمت رايت فيه رأي فقال ابن

اٹھائیسویں مجلس ذکر یزید کی فتنہ و شر کا نبوی سے مدینہ کو جانا طائر کا نوحہ کرنا

تا قعر کو پہنچ وَلَهُ رِيحٌ يَتَعَوَّذُ اَهْلُ النَّارِ اِلٰى رَبِّهِمْ مِنْ شِدَّةِ نَتْنِهِ وَهُوَ فِيهَا
خَالِدٌ ذَائِقُ الْعَذَابِ الْاَلِيمِ مَعَ جَمِيعِ مَنْ شَايَعَ عَلٰى قَتْلِهِ اور ہین اسہاکی
بدبو سے کہ اہل جہنم تنگ آتی ہین شدتِ عفونت سے رائحہ کثیف کی پناہ خدا مانگتی ہین وہ عذاب
دردناک مین ہمیشہ مبتلا رہیگا اور جو اس مہم پر شہادت امام کی مطیع یزید ہوئی اونپر بھی ویسا ہی
صدمہ گذریگا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْجُلُودَ حَتّٰى يَذُوقُوا
الْعَذَابَ الْاَلِيمَ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَيُسْقَوْنَ مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ فَالْوَيْلُ
لَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ النَّارِ سوزِ آتش سے جو گوشت اور پوست جلتا ہی قادر توانا فورًا
بدل اوسکا بناتا ہی کہ سختی عذاب کو سہین اور محنت و زحمت سے کوئی دم دور نرہین جائی غذا
طعام زقوم ہو سوز انکا بہل کہانیکو واسطی رفع عطش کی پیپ اور لہو سڑا ہوا پینیکو دوای اوپر اون
اشقیا کی جو ایسا عمل شنیع کیا قہر خدا سی دارین مین کبہی آرام نہ ملیگا ايضا فَلَا بَأْسَ فِي اَنْ
نَذْكُرَ هٰهُنَا جُمْلَةً مِمَّا ذَكَرَهُ بَعْضُ اَئِمَّةِ اَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْعَامَّةِ فَقَالَ اَقُولُ
كَانَ يَزِيدُ فَاسِقًا شِرِّيرًا سِكِّيرًا جَائِرًا مُسْرِفًا فِي الْمَعَاصِي نہین پروا بیان
اس جا ذکر بعض محدثین عامہ کی قول کا جو کہا یزید فاسق بڑا شریر و مَی خوار و قمار باز تھا
اور جور کرنیوالا بیباک معاصی مین رہا وَاَقْبَحُ مَا وَقَعَ مِنْهُ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ وَقْعَةُ الْحَرَّةِ ساری قبایح سے زیادہ امر قتل ہی امام حسین علیہ السلام کا اوسکی بعد معاملہ
حرہ مدینہ کی ہتک احترام کا وَهِيَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ خَلَعُوا بَيْعَتَهُ وَحَزَمُوا عَلَيْهِ
وَاَمَّرُوا عَلٰى قُرَيْشٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُطِيعٍ الْعَدَوِيَّ وَعَلَى الْاَنْصَارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ کہا ہی کہ اہل مدینہ نی فتنہ کربلا سنا انکار بیعت سے یزید پر خروج
کیا مہاجرین قریش نی عبد اللہ بن مطیع کو امیر بنالیا اور انصار پر عبد اللہ ابن حنظلہ غسیل ملایکہ کو

ما ينطق فذهب به الى الحبس وجاء الناس الى امير المؤمنين ... في عدو الله فقد اهلك الامة وافسد الملة فقال ان عشت رايت فيه رأيي وان هلكت فاصنعوا به ما يصنع بقاتل النبي اقتلوه ثم احرقوه بالنار فلما قضى امير المؤمنين عليه السلام وفرغ من دفنه ... فضرب عنقه واستوهبت ام الهيثم بنت الاسود النخعية جيفته منه فوهبها لها فاحرقتها بالنار ...

٤١٦

علیہ السلام قال فلما حضر امیر المومنین الوفاۃ قال للحسن والحسین اذا انا مت فاحملانی علی سریر ثم اخرجانی موضع السریر فانکما ستکفیان مقدمۃ ثم ائتیا بی الغریین فانکما ستریان صخرۃ بیضاء تلمع نورا فاحفرا فیہا فانکما ستجدان فیہا ساجۃ فادفنانی فیہا قال فلما مات اخرجناہ وجعلنا نحمل موخر السریر ونکفی مقدمۃ وجعلنا نسمع دویا وحفیفا حتی اتینا الغریین فاذا صخرۃ بیضاء تلمع نورا فحفرنا فاذا ساجۃ مکتوب علیہا مما ادخر نوح لعلی بن ابی طالب فدفناہ فیہا وانصرفنا ونحن مسرورون باکرام اللہ لامیر المومنین علیہ السلام ولحقنا قوم من الشیعۃ لم یشہدوا الصلوۃ علیہ فاخبرناہم بما جری وباکرام اللہ امیر المومنین علیہ السلام فقالوا نحب ان نعاین من امرہ ما عاینتم فقلنا لہم ان الموضع قد عفی اثرہ بوصیۃ منہ علیہ السلام فمضوا وعادوا الینا فقالوا انہم احتفروا فلم یجدوا شیئا

الباب الخامس فی ذکر اولاد امیر المومنین علیہ السلام وعددہم واسمائہم وہم سبعۃ وعشرون ولدا ذکورا واناثا الحسن والحسین علیہما السلام وزینب الکبری وزینب الصغری المکناۃ بام کلثوم امہم فاطمۃ البتول سیدۃ نساء العالمین بنت سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وعلیہا ومحمد المکنی بابی القاسم امہ خولۃ بنت جعفر بن قیس الحنفیۃ والعباس وجعفر وعثمان وعبد اللہ الشہداء مع اخیہم الحسین علیہ السلام بکربلا رضی اللہ عنہم امہم ام البنین بنت حزام بن خالد بن دارم وکان العباس یکنی ابا قربۃ لحملہ الماء لاخیہ الحسین علیہ السلام ویقال لہ السقاء وقتل ولہ اولاد

۱۷

اٹھائیسویں مجلس مذمت یزید و اہلبیت کے اعداء طائر کا مقتل سے مدینہ کو جانا

عہدۂ حکومت دیا وَاَخْرَجَ عَامِلُ یَزِیْدَ عُثْمَانُ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
عامل یزید جو عثمان محمد ابن ابی سفیان تھا شہر مدینہ سے باہر نکالا اَخْرَجَ الْوَاقِدِیُّ عَنْ
عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْغَسِیْلِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا خَرَجْنَا عَلٰی یَزِیْدَ حَتّٰی خِفْنَا اَنْ نُرْمٰی بِالْحِجَارَۃِ
مِنَ السَّمَاءِ واقدی نے عبد اللہ ابن غسیل ملائکہ سے روایت کی بخدا ہمکو دہشت رہی آسمان سے
پتھر برسنے کی اِنَّ رَجُلًا یَنْکِحُ اُمَّہَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ
وَیَدَعُ الصَّلٰوۃَ بدرستی کہ وہ مرد بیدین والدۂ صاحب اولاد و زن پدر سے تزویج کو جائز کہتا
اور خواہران و بنات کی ساتھ جفت ہونیکا حکم کرتا شراب بہت پیتا نماز کو اکثر نہین پڑھتا
وَکَانَتْ تِلْکَ الْوَاقِعَۃُ فِیْ اَوَاخِرِ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ ثَلَاثٍ وَسِتِّیْنَ مِنَ الْہِجْرَۃِ
تاخت و تاراج مدینہ و خرابی مسجد نبی آخر شہر ذیحجہ سال ساٹھہ اور تین ۶۳ ہجرت مین ہوئی کما
قَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَۃِ الْاَحْزَابِ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ
اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا دلیل قول تبارک و تعالی سے کہ سورۂ
احزاب میں ارشاد آیا ہے جو ایذا دین خدا و رسول کو اونپر دنیا و آخرت مین اللہ کی لعنت ہے
اور عذاب دردناک ہے اونکی لئی شدت اونکبت ہے پس انصاف اور غور کرو جسنے رسول مقبول کی
ہتک حرمت اور غصب حق اولاد پر دکھہ پہنچایا گلا کاٹا گھر جلایا مال ان لوٹا پروردگار کو ستایا
وہ لوگ مستحق نفرین کیون نہین مومنین کو کہین اس گروہ سے کب ہے تسکین علاوہ اسکی
دیکھو اور حدیث نبوی سنو وَمِنْہَا قَالَ النَّبِیُّ یَا عَلِیُّ حَرْبُکَ حَرْبِیْ وَسِلْمُکَ سِلْمِیْ
وَلَحْمُکَ لَحْمِیْ وَدَمُکَ دَمِیْ وَمَنْ حَارَبَکَ فَقَدْ حَارَبَنِیْ وَحَارَبَ اللّٰہَ
فرمایا خیر الوری نبی سید اوصیا علی مرتضی کو یا علی تمہاری جنگ اور صلح بعینہ میری لڑائی اور
ملاپ ہے گوشت اور خون میرا تمہارا واحد مانند گو ہرخوش آب ہے جسنے تمسے حرب کری اوسنے

اٹھائیسویں مجلس خواب ام الفضل بشارت ولادت سید الشہدا طاہر کا منقول ہی مدینہ جانا

مجہسی مخاصمت کی اور جسنی میرا مقابلہ کیا اوسنی منازعت کی وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ
حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي دوسری حدیث مخبر صادق نے
فرمائی اور یہ بات مجمع علیہ صحابہ میں سنائی ہی وجہ اتحاد یہ ہی حسین میرا ہی اور میں اوسکا ہوں گوشت
اور خون بدن ابن زہرا کا میری لعاب دہن سی پیدا ہوا وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِي وَمَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِي پھر بھی سید البشر نے کہا
جو ہوا اثر اسکا ذکر کیا بعد رسنی کہ فاطمہ زہرا میری پارہ جگر قطعہ جسم اطہر ہی جسنی اوسی غضب او
غصے میں اوٹھایا وہ مجھی غیظ و طیش میں لایا اور جو اوسی دکھہ درد پہنچائی اوسنی مجھی ستایا
وَمِنْهَا اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ
عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا
هُوَ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ میں زوجہ عباس بنت حارث ام الفضل سی روایت کی ہے
جو ایک روز جناب پیغمبر خدا سی روتی ہوئی یوں حکایت کی رات کو میں نی خواب پریشان دیکھا ہی
پوچھا بیان کرو کیا نظر آیا ہی قَالَتْ اِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ
قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي عرض کی وہ بہت نا شایستہ بات ہی
ارشاد فرمایا بتاؤ کونسی بات ہی کہا دیکھا ہی گویا ایک قطعہ گوشت کا اپکی بدن سی جدا ہوا
وہ پیغمبر میری گود میں آکی رکہا گیا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ مخبر صادق بولی خیر کری خدا کہ انشاء اللہ فاطمہ کا فرزند
پیدا ہوگا وہ مولود مسعود تمہاری آغوش میں آئیگا کمال محبت میں پرورش پائیگا فَوَلَدَتْ
فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ پس وضع حمل بتول ظہور میں آیا
جیسا کہ رسول خدا نے بتایا تھا یعنی اوس گوہر بے بہا کو صدف بغل میں لیا مزید نشاط سی لعل لب کے

بنت علی علیه السلام فکانت عند مسلم بن عقیل فولدت له عبد الله ... و علیاً و محمداً ابنی مسلم و اما زینب الصغری فکانت عند محمد بن عقیل فولدت له عبد الله و فیه العقب من ولد عقیل و اما ام هانی فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل ...

اٹھائیسویں مجلس پیغمبر کا شہادت فرزند سے خبر دینا خوف الٰہی میں رونا طائر کا مدینہ جانا

بوسہ دیا فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّیْ اِلْتِفَاتَۃٌ
فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ تُہْرِیْقَانِ بِالدُّمُوْعِ اتفاقاً ایک روز پیغمبر کے پاس میرا جانا ہوا
گود میں امام حسین کو لیے تھی اونکے دامن پر بٹھا دیا اثر خواب کہا وہ میری طرف التفات و مہربانی
سے پیش آئے ناگاہ دیکھا میں نے کہ انکھوں میں سرشک حسرت بھر لائے قَالَتْ فَقُلْتُ یَا
نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَکَ ام الفضل ناقل ہیں گھبرا کے میں نے پوچھا اے حضرت گریہ کا
سبب کیا ہے رونے کا میرے ماں باپ ہوں آپکے اوپر فدا قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ
اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ جواب دیا ابھی جبرئیل درگاہ ربّ
جلیل سے آئے خبر وحشت اثر قتل حسین کی لائے کہ میری اشقیای امت مارینگی اس فرزند کو
میں بولی یہی سبط مولود فرمایا ہاں اسی فرزند کو وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ تُرْبَتِہٖ اوسکی
مقتل سے مٹی اوٹھا لائے ہیں وہ خاک سرخ مجھے دیکے آنسو بہاتے ہیں سند آیت و حدیث پر جو نظر
کرے اوسپر یہ عقدہ علانیہ منکشف ہو رہے کہ نبی و علی علیہما السلام دونو ایک اور متحد ہیں
طاعت اور عداوت و جنگ و صلح پر اونکی ثواب و عذاب خدا کی مواعید ہیں ایذای فاطمہ
بتول و جگر گوشہ رسول ہوا تو مقتول کرنا حسنین کا ہلاکت سید ثقلین ہوا تو حب و بغض علی محک
امتحان ہے ناجی و ناری کی اور جن و انس کو ذریعہ رضا و خوشی باری کی اَیُّہَا النَّاسُ خوف الٰہی
درجات رہا تا سکرات موت اور ہول قبر و ابتلای عرصات سے بچا رقت خشیت ربّ العزت
عبادت سے اور عبد کو وحشت اوسکی غضب سے موجب مغفرت ہے فَمِنْہَا قَالَ اللّٰہُ
فِی الْکِتَابِ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ اِدَامَۃِ الْبُکَاءِ تَرٰی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ
مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا الآیہ قران میں رونیوالوں کا وصف اپنا
خدا نے آیت مذکور میں رسول پر نازل فرمایا ہے وَرَوَی الصَّدُوْقُ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ

... بن ابی طالب فولدت له ... و عبد الرحمن و اما میمونة بنت علی فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل فولدت له عقیلاً و اما نفیسة فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل فولدت له ام عقیل و اما زینب الصغری فکانت عند عبد الرحمن بن عقیل فولدت له ... و اما امامة بنت علی علیه السلام فکانت عند الصلت بن عبد الله بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب فولدت ... فماتت عنده

هذا آخر ما اردنا ذکره ... اولاده و بالله التوفیق و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و سلم

٦١٩

الرکن الثالث من الکتاب فی ذکر الائمة من ابناء امیر المؤمنین صلوات الله علیه من الحسن بن علی الزکی ... و تاریخ موالیدهم و دلائل امامتهم ... و عدد اولادهم ... فی ذکر الحسن بن علی بن ابی طالب الباب الاول الامام الثانی و السبط الاول سید شباب اهل الجنة و یتضمن خمسة فصول الفصل الاول فی ذکر مولده و مبلغ عمره و مدة خلافته و وقت وفاته و موضع قبره علیه السلام ولد علیه السلام بالمدینة لیلة النصف من شهر رمضان سنة ثلاث من الهجرة و قیل سنة اثنتین من الهجرة و کنیته ...

اٹھواں مجلس زہد و ورع و خوف الٰہی کا تذکرہ اور طائر کا مدینہ کو جانا

اِبْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى مُوْسٰى شیخ صدوق نے اپنی سند میں ابن عمیر سے زبانی ایک صحابی روایت کی جو حضرت صادق نے فرمایا کہ ایکروز موسیٰؑ کو وحی ربانی ہوئی بشارت کی اِنَّ عِبَادِيْ لَمْ يَتَقَرَّبُوْا اِلَيَّ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ اے موسیٰ بندے نہیں پاتے رتبہ قرب میرا کسی قول و فعل و عمل میں تین خصلت سے زیادہ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ قَالَ يَا مُوْسٰى اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْوَرَعُ عَنْ مَعَاصِيْ وَالْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَتِيْ کلیم نے ثانی پوچھا وہ کیا ہے ارشاد فرمایا اے مصاحب کبریا اول زہد زینت دنیا سے دوسرے پرہیزگاری نہی عنہا سے جا کر منع کیا ہو تیسرے رقت خوف خدا وہ خلوتیں ہو خواہ آشکارا قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ مَا لِمَنْ صَنَعَ ذَا فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا مُوْسٰى ندیم رب کریم نے سوال کیا الٰہی جو عامل ہوا کا اوس اجر کیا دیگا فرمایا یہ شرف بلیگا اَمَّا الزَّاهِدُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْبَاكُوْنَ مِنْ خَشْيَتِيْ فَفِي الرَّفِيْعِ الْاَعْلٰى لَا يُشَارِكُهُمْ فِيْهِ اَحَدٌ جواب آیا خالق کا مع زبان کا پس زاہد اسود دنیا جنت میں رہیگا روئیوالا میری دہشت سے اعلیٰ مقام خلد میں جاگیں کریگا جو اوسکا رتبہ کسی کو نصیب نہوگا وَاَمَّا الْوَرِعُوْنَ عَنْ مَعَاصِيْ فَاِنِّيْ اُفَتِّشُ النَّاسَ وَلَا اُفَتِّشُهُمْ اہل ورع کو قیامت میں یہ اجر دونگا کہ خلق سے حساب اور جستجوی خیر و شر کرونگا لاکن تارک معاصی کو نظر لطف و رحمت سے دیکھونگا بے سوال نعمات جاوید بخشونگا مروی ہی

بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ كَانَ فِيْمَا نَاجَى اللّٰهُ بِهٖ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ اَنْ قَالَ يَا ابْنَ عِمْرَانَ اپنی سند میں ابن عمر سے روایت کی جو حضرت صادق نے یہ خبر دی ہی جب خدا و موسیٰ میں راز و نیاز ہوتا تھا پروردگار نے کہا یا ابن عمران تو نے سنا كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّنِيْ فَاِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّيْ اَلَيْسَ كُلُّ مُحِبٍّ يُحِبُّ

زہر قتلته السم وتقی علیه السلام مریضاً اربعین یوماً وتولی اخوه الحسین علیه السلام غسله وتکفینه ودفنه عند جدته فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف بالبقیع الفصل الثانی فی ذکر الادلة علی امامته وان النصوص علیه بالامامة

اٹھائیسویں مجلس بکای خوف خدا و طاعت کا فتنگاہ سی پیدا ہونا

خلوت حبیبہ در و عکو ہی جو میری محبت کا واعیہ کرتا دارت کو مجھسی غافل ہو کی سو رہتا اگر
معمول نہیں کہ عاشق محبوب سی وقت خلوت سرگرم وصال ہوتا ہی اور اختلاط میں اپنی
دوست کی دم بھر نہیں سوتا ہی هٰا اَنَا یَا بْنَ عِمْرَانَ مُطَّلِعٌ عَلٰی اَحِبَّائِیْ اِذَا جَنَّهُمُ
اللَّیْلُ حَوَّلْتُ اَبْصَارَهُمْ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَمَثَّلْتُ عُقُوْبَتِیْ بَیْنَ اَعْیُنِهِمْ یُخَاطِبُوْنِیْ
عَنِ الْمُشَاهَدَةِ وَیُکَلِّمُوْنِیْ عَنِ الْحُضُوْرِ جانو ای فرزند عمران تا دوستان کہ میں اپنی
چاہتی والونکو خوب پہچانتا ہوں جب اندھیری رات اونپر آتی ہی عجب کیفیت سی گذر جاتی
ہی اونکی چشم بصیرت کو متوجہ دل کرتا ہوں اپنی عذاب و ثواب کو روبرو رکھتا ہوں جلوہ
حضور میں وہ مجھسی مخاطب ہوتی ہیں کلام مشاہدہ سی محو لذت رہتی بھر نہیں سوتی ہیں یَا بْنَ
عِمْرَانَ هَبْ لِیْ مِنْ قَلْبِكَ الْخُشُوْعَ وَمِنْ بَدَنِكَ الْخُضُوْعَ وَمِنْ عَیْنَیْكَ
الدُّمُوْعَ وَادْعُنِیْ فِیْ ظُلَمِ اللَّیْلِ فَاِنَّكَ تَجِدُنِیْ قَرِیْبًا مُجِیْبًا ای کلیم مخاطب کبریا
میری واسطی اپنی قلب کو نرم بنا اور بدن کو تواضع سی بست بہکا اشک چشم کو رقت میں بہا
تا ریکی شب میں مجھی پاس بلا کہ حاضر و قریب و مجیب پایگا اَیْضًا وَفِیْ خَبَرٍ عَنْ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَّا کَلَّمَ اللهُ مُوْسٰی قَالَ اِلٰهِیْ مَا جَزَاءُ مَنْ دَمَعَتْ عَیْنَاهُ مِنْ
خَشْیَتِكَ اور بھی امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدن وقت مناجات
موسی نی یہ بات خدا سی پوچھی ہی کہ ای کریم کیا جزا ہی اوسکی جو تیری واسطی روتا ہی علیہ عشق
محبت میں جان کہوتا ہی قَالَ یَا مُوْسٰی اَقِیْ وَجْهَهٗ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَاٰمِنُهٗ یَوْمَ الْفَزَعِ
الْاَکْبَرِ جواب پایا اوسکی بدن کو گرمی آتش دوزخ سی بچا اور نگاہ روز محشر محنت حساب و کتاب کی
بچاونگا وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْبَیْتَ الْمَبْنِیَّ مِنَ الطِّیْنِ اِذَا انْهَدَمَ اَمْکَنَ
اِصْلَاحُهٗ بِقُرْبٍ مِنَ الْمَاءِ فَکَذٰلِكَ الْاِنْسَانُ الْمَخْلُوْقُ اَصْلُهٗ مِنَ الطِّیْنِ اِذَا فَسَدَ

من جهة ابیه علیهما السلام لنا فی ذلک طرق اولها ان نقول قد ثبت وجوب الامامة فی کل زمان من جهة العقل وان الامام لا بد ان یکون معصوماً منصوصاً علیه وعلمنا ان الحق لا یخرج عن امة محمد صلی الله علیه وآله فاذا ثبت ذلک ستینا القائل بالامامة بعد امیر المومنین علیه السلام فقالوا بما ثبت من امامته بالطلب بمن قالوا بامامة من لیس بمعصوم فقوله باطل بما ثبت من وجوب العصمة وقوله بامامة الحسن ونقول بعضهم الامامة فقالوا یقول بامامة الحسن

۴۲۱

ثانیها ان یستدل بتواتر الشیعة ونقلها خلفاً عن سلف ان امیر المومنین علیاً علیه السلام نص علی ابنه الحسن علیه السلام بحضرة شیعته واستخلفه علیهم بصریح القول ولا فرق بین من ادعی علیهم الکذب فیما تواترت به وبین من ادعی علی الامة الکذب فیما تواترت به من معجزات النبی صلی الله علیه وآله فاذا ثبت الشیعة الکذب فیما تواترت به من النص علی امیر المومنین علیه السلام وکل سؤال یسأل علی هذا فهو فی کتب الکلام وثالثها انه قد اشتهر الناس وصیة امیر المومنین علیه السلام الیه خاصة من بین ولده واهل بیته والوصیة من الامام توجب الاستخلاف للوصی الیه علی ما جرت به عادة الانبیاء علیهم السلام والائمة فی اوصیائهم

ان يستدل بالاخبار الواردة فيما ذكرناه

اجماع آل محمد عليهم السلام حجة ودليل بها

الى امامته وتنبيه على فرض طاعته و

النص عليها واحد بعينه على استخلافه واثباته

كما يثبتا الوصية علم عند آل محمد كافة اذا

اٹھائیسوین مجلس ذکر بکای خوف خدا و طائر کا مقتل سی مدینہ کو جانا

آمُرُہٗ بِارْتِکَابِ الْمَعْصِیَۃِ اَمْکَنَہٗ تَدَارُکُہٗ بِاِرْسَالِ الْعَبَرَاتِ عَلَی الْحَسَرَاتِ

اور بہی ابی عبداللہ نی فرمایا کہ مٹی کا مکان ہرگاہ منہدم ہوجائی تو مرمت مین اوسکی پانی ملانی

البتہ درستی پائی ویسا ہی انسان کی خلقت اصل مین خاک ہی جو ارتکاب گناہ سی خرابی آئی

لازم ہی تدارک مین اشک ندامت روی حسرت پر بہائی قَدْ رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ

فِی الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِنَّ الْقَطْرَۃَ مِنْہُ تُطْفِئُ اَمْثَالَ الْاَوْدِیَۃِ مِنَ النَّارِ

بعض اخبار مین وارد ہوا کہ بکای خوف خدا کا ایک قطرہ شعلہ آتش جہنم کو بجہا تا ہی اگرچہ بہوی

بقدر وسعت صحرا کیوں نہین ہتا ہی وَمِنْہَا اِنَّ دُخُوْلَکَ فِی الدُّنْیَا مَعَ الْبُکَاءِ وَالْبُکَاءُ

فِیْ وَقْتِ دُخُوْلِکَ الدُّنْیَا مِنْکَ وَالْبُکَاءُ فِیْ وَقْتِ الْخُرُوْجِ مِنْہَا عَلَیْکَ اِنْبَائِیْن

زبان تفسیر پر آیا کہ حضرت صادق نی فرمایا ہر آدمی کا ظہور جہان مین بکا کی ساتھ ہوا جو وقت پیدایش کی

رونا شگون بادوسی نکلا ایسا ہی ہنگام خروج دنیا تجہ پر شیون رہی گا یَا ہٰذَا اِنَّکَ لَمَّا دَخَلْتَ

الدُّنْیَا کُنْتَ تَبْکِیْ وَاَقْرِبَائُکَ لِسُرُوْرِہِمْ بِکَ یَضْحَکُوْنَ ای مسعود جب تو عالم دنیا

مین آیا اوس وقت بہشت دنیا سی روتا تہا اور تیری ولادت سی اقربا کو رہا ہنسی اور خوشی مین

سرور دنیا کا چرچا فَاجْتَہِدْ فِی الطَّاعَۃِ حَتّٰی اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا ضَحِکْتَ

لِمَا تَرٰی مِنْ ثَوَابِ طَاعَتِکَ اِذَا اَقْرِبَائُکَ لِاَجْلِکَ یَبْکُوْنَ پس کوشش کر طاعت

خدا مین کہ جو دنیا سی چلی تو خوش رہی ثواب واجر عبادت کو دیکہی اوس حال مین کہ سب عزیز تیرے

تیری موت سی رقت ہو وَمِنْہَا قَدْ وَصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی وُجُوْہَ الْمُطِیْعِیْنَ بِاَلْفَاظٍ

حَیْثُ قَالَ جیسا کہ اللہ نی روی نیکو کار طاعت گذار کا وصف کیا ساتہ ہنسی اور بشارت

کی مژدہ دیا اور کہا وُجُوْہٌ یَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ یعنی بعض خاص

خلق کی روز حشر نعمت پروردگار سی خندان ہونگی عطای کردگار پر فرحان و مسرور جنت کو روان

فمن ذلك ما رواه محمد بن يعقوب الكليني

وهو من اجلاء رواة الشيعة وثقاتها عن علي

بن ابراهيم عن ابيه عن حماد بن عيسى عن ابراهيم

بن عمر اليماني عن سليمان بن قيس الهلالي قال

شهدت امير المومنين عليه السلام حين

اوصى الى ابنه الحسن و اشهد على وصيته

الحسين و محمدا و جميع ولده و رؤساء شيعته

واهل بيته ثم دفع اليه الكتاب والسلاح

وقال له يا بني امرني رسول الله صلى الله عليه

وآله ان اوصي اليك وادفع اليك كتبي و

سلاحي كما اوصى الي ودفع الي كتبه وسلاحه وامرني

ان آمرك اذا حضرك الموت ان تدفعها الى

اخيك الحسين ثم اقبل على ابنه الحسين فقال وامرك رسول الله صلى الله

عليه وآله ان تدفعها الى ابنك هذا ثم

اخذ بيد علي بن الحسين

استودع ام سلمة رضي الله عنها كتبه والوصية فلما
رجع الحسن عليه السلام دفعتها اليه
وخامسها انا وجدنا الحسن بن علي قد
قال ابن بعد ابيه وبايعه الناس على انه
الخليفة والامام فقلده ولاة جماعة من
اهل التابعين انه عليه السلام خطب صبيحة
الليلة التي قبض فيها امير المؤمنين عليه
السلام فحمد الله واثنى عليه وصلى النبي عليه

اٹھائیسویں مجلس بکاء کی خوف خدا و یتیم کا رونا اور ہلانیوالیکو اجر ہونا مقتل سی طائر کا مدینہ جانا

ہونگی ایضًا وَقَدْ نَقَلَ الْبَعْضُ اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ رَجُلًا یُؤْتٰی بِهٖ
یَوْمَ الْقِیٰامَةِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْ دِیْوَانِهٖ كَثِیْرُ خَیْرٍ فَیُؤْمَرُ بِهٖ اِلَی النَّارِ بعض علمانی
ذکر کیا ہی یعنی کسی کتاب مین دیکھا ہی روزِ قیامت ایک آدمی کو عرصۂ حساب مین لائینگی
جو نامۂ عمل مین اوسکی خیر و خوبی نہین پائینگی جانب دوزخ لیجائینگی فَتُنَادِیْ شَعْرَةٌ مِنْ اَشْعَارِ
عَیْنَیْهِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَشْهَدُ عَلٰی صَاحِبِیْ اَنَّكَ ذُكِرْتَ یَوْمًا بَیْنَ یَدَیْهِ
فَبَكٰی مِنْ خَشْیَتِكَ فَبَلَّنِیْ ایک رویان اوسکی مژۂ چشم کا یعنی پلک سی چلائیگا اخدا
مین شاہد ہون اپنی مالک پر کہ ایک دن اوسکی روبرو تو مذکور ہوا خوف سی تیری اوسکی رو دیا بیان
تک جو مجکو خوب بہگو یا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی صَدَّقَتِ الشَّعْرَةُ ثُمَّ یَأْمُرُ اِلَی الْجَنَّةِ
پروردگار تصدیق کریگا راست کہا اس نحلہ نے پھر اوسی حکم دیگا وَفِیْ خَبَرٍ عَنِ الصَّادِقِ
عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا بَكَی الْیَتِیْمُ اهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
مَنْ هٰذَا الَّذِیْ اَبْكٰی عَبْدِیَ الَّذِیْ سَلَبْتُهُ اَبَوَیْهِ فِیْ صِغَرِهٖ حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی جب کوئی یتیم طفل فی آواز بلند سی رقت کی ہی اللہ فرماتا ہی
کسنی اوس بچہ کو رولایا جسکی مان باپ کو صغر سن مین دنیا سی مینی اوٹھایا فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ
وَاِرْتِفَاعِیْ فِیْ مَكَانِیْ لَا یُسْكِتُهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الحدیث
قسم ہی مجھی اپنی عزت و جلال و ارتفاع رحمت کی جو مومن بندہ اوسی خاموش کری بی پدر کو اوسکو البتہ
واجب ہو سکونت جنت کی وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اَحَبُّ
الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ زِیَارَةُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَاَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ
عَلٰی قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَاَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ سَاجِدٌ بَاكٍ الخ
دوسری جا ابو عبد اللہ نی فرمایا عمل خیر محبوب خدا ہی وہ زیارت قبر سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

السلام ثم قال لقد قبض في هذه الليلة
رجل لم يسبقه الاولون ولا يدركه الاخرون
بعمل لقد كان يجاهد مع رسول الله صلى الله عليه
واله فيقيه بنفسه وكان رسول الله يوجهه
برايته فيكتنفه جبرئيل عن يمينه وميكائيل
عن يساره فلا يرجع حتى يفتح الله تعالى على يديه
ولقد توفي صلى الله عليه واله في الليلة التي
عرج فيها بعيسى بن مريم وفيها قبض يوشع
بن نون وما خلف صفراء ولا بيضاء الا سبعمائة
درهم
٢٣
فبكى وبكى الناس معه ثم قال انا ابن
البشير انا ابن النذير انا ابن الداعي الى الله
باذنه انا ابن السراج المنير انا ابن من اذهب
الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا انا ابن من
اهل بيت افترض الله مودتهم في كتابه
فقال تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة
في القربى ومن يقترف حسنة نزد له
فيها حسنا فالحسنة مودتنا اهل البيت
ثم جلس فقام عبد الله بن العباس بين
يديه فقال يا معاشر الناس هذا ابن نبيكم
ووصي امامكم فبايعوه فتبادر الناس
الى البيعة له بالخلافة فلا يخلو من ان يكون
محقا في دعوته مستحقا للامامة ام مبطلا
النبي صلى الله عليه واله ولا خبر
بالامامة والسيادة في قوله لابنائه
هذان امامان قاما او قعدا وقوله
عليه واله السلام الحسن والحسين

من جملتہ حدیث حبابۃ الوالبیۃ اوردہ
علی امامتہ بما اظہر اللہ علی یدہ من العلم المعجز
ما تقدم القول فیہ وسادسہا ان یستدل
الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا علی
بعصمتہا فی قولہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم
سید اشباب اہل الجنۃ وشہادۃ القرآن

اٹھائیسویں مجلس بکای اہل عزا ثانی کلمہ طیبہ مستوجب خلد وطوبی ومقتل سعی طایر کا مدینہ جانا

اور بہترین امور طاعت دل مومن کا خوش کرنا ہی موجب قرب الٰہی بندیکا سجدی مین رونا ہتا ہی

فَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جَعَلَ الْبُکَاءَ عَلَی الْحُسَیْنِ قَرِیْنَۃَ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ وَنَظِیْرَتَہَا حَیْثُ قَالَ فِیْ شَاْنِ الْبُکَاءِ عَلَی الْحُسَیْنِ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ کَمَا قَالَ فِیْ شَاْنِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ

پس جان تو کہ رسول خدا نی بکای امام حسین علیہ السلام کو نظیر وہمتای کلمہ توحید گردانا ہر دو نی واسطی صفت وشان مین مخبر صادق نی یون فرمایا جو رقت کری مصیبت سید الشہدا مین واجب ہو اوسپر داخلہ جنت جیسا کہا جو پڑہی کلمہ طیبہ کو لا الہ الا اللہ لی اوسی بہشت کی نعمت واجب

فَہٰذَا فِی الْحَقِیْقَۃِ کَاشِفٌ عَنْ اَنَّ کُلَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَلْ کُلُّ مَنْ قَالَ ذٰلِکَ مِنَ الْبَاکِیْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَالْعَارِفِیْنَ بِحَقِّہٖ

یہ اشارہ عقدہ اس بات کی کہولتا ہی ہرگو بندہ لا الہ الا اللہ کا مستوجب خلد برین نہین ہوتا ہی بلکہ عزادار وآشنا امام حسین علیہ السلام کا حصہ ہی جو اونکی رتبہ امامت کی قایل حب آبا واجداد پر مایل ہین وردو زبان سمجہ او نکا بی شبہ ہی

وَلِہٰذَا قَالَ الرِّضَا مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِشَرْطِہَا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَسَمِعْتُ مِنْ بَعْضٍ یَقُوْلُ الْاِمَامُ وَاَنَا مِنْ شُرُوْطِہَا

یہی سبب ہی کہ امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو کلمہ طیبہ پڑہی شرط کا اوسکی اقرار کری البتہ وارث نعیم بہشت ہوگیا ہی اور سنا مینی بعض علما سی کہ حضرت نی ارشاد کیا ہی اپنا نام مبارک اعتقاد امامت پر بتادیا

ثُمَّ اِنَّہٗ غَیْرُ خَفِیٍّ عَلٰی اَحَدٍ اَنَّ الْبُکَاءَ وَذَرْفَۃَ الْعَیْنِ بِالدُّمُوْعِ اِنَّمَا ہُوَ بِانْقِبَاضِ الْقَلْبِ وَحُزْنِہٖ وَحُرْقَۃِ الْفُؤَادِ وَلَوْعَتِہٖ وَہٰذَا اَیْضًا بِحَسَبِ الْاَسْبَابِ وَالْمُقْتَضَیَاتِ مِمَّا فِیْہِ الْقُلُوْبُ مُخْتَلِفَۃٌ

یہ امر کسی پر مخفی نہین کہ رونا اور اشکو نکا چشم سی جاری ہونا دل کی فشار اندوہ اور سوز دردسی ہوا کرتا ہی اور بدماغ مین جاکی انقلا

الشیخ ابو جعفر بن بابویہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن احمد الدقاق قال حدثنا محمد بن یعقوب قال حدثنا علی بن محمد عن ابی علی محمد بن اسمعیل بن موسی بن جعفر عن احمد بن القاسم العجلی عن احمد بن یحیی المعروف ببرد عن محمد بن حذاہی عن عبد اللہ بن ہشام عن عبد الکریم بن عمرو الخثعمی عن حبابۃ الوالبیۃ قالت رأیت امیر المومنین علیہ السلام فی شرطۃ الخمیس الی ان قالت فلم ازل اقفو اثرہ حتی قعد فی رحبۃ المسجد فقلت لہ یا امیر المومنین ما دلالۃ الامامۃ رحمک اللہ قالت فقال ائتنی بتلک الحصاۃ واشار بیدہ الی حصاۃ فاتیتہ بہا فطبع لی فیہا بخاتمہ ثم قال لی یا حبابۃ اذا ادعی مدع الامامۃ فقدر ان یطبع کما رأیت فاعلمی انہ امام مفترض الطاعۃ والامام لا یعزب عنہ شیء یریدہ قالت ثم انصرفت حتی قبض امیر المومنین علیہ السلام فجئت الی الحسن وہو فی مجلس امیر المومنین والناس یسالونہ فقال لی یا حبابۃ الوالبیۃ فقلت نعم یا مولای فقال ہاتی ما معک فاعطیتہ الحصاۃ فطبع فیہا کما طبع امیر المومنین علیہ السلام قالت ثم اتیت الحسین علیہ السلام وہو فی مسجد الرسول فقرب ورحب ثم قال لی ان فی الدلالۃ دلیلا علی ما تریدین افتریدین دلالۃ الامامۃ فقلت نعم یا سیدی فقال ہاتی ما معک فناولتہ الحصاۃ فطبع لی فیہا قالت ثم اتیت علی بن الحسین علیہ السلام وقد بلغ بی الکبر الی ان ارعشت وانا اعد یومئذ مائۃ وثلاث عشرۃ سنۃ

۲۴

۱۱۱

وثلث عشرة سنة في ابيه راكعا وساجدا لها
مشغولا بالعبادة فبينت من التي لا اله
ومي الي بالسبابة فعادت التي شابة
قالت فقلت يا سيدي كم مضى من الدنيا
فكر بعين فقال اما ما مضى فنعم واما ما بقي
فلا قالت قال لي هاتي ما معك من
عطيته الحصاة فطبع فيها ثم اتيت
... عليه السلام فطبع لي فيها ثم
ابا جعفر عليه السلام فطبع لي فيها ثم
ابا عبد الله عليه السلام فطبع لي فيها ثم
ابا الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام
اتيت ابا الحسن الرضا عليه السلام
فطبع لي فيها ثم اتيت حبابة بعد ذلك
فطبع لي فيها وعاشت ... عبد الله بن
على ما ذكر ... محمد بن عصام
قال وحدثنا محمد بن ... قال حدثنا
الكليني قال
محمد بن يعقوب قال حدثنا محمد بن اسماعيل
علي بن محمد قال حدثني ابو ...
بن موسى بن جعفر
625

اٹھائیسوین مجلس تمہید بکاءین سید الشہدا مجمع کرب و بلا

پاتا راہ دیدہ غمدیدہ سی پانی بناکرتا ہی رقت کی سامان قلوب خلایق مین جدا ہین کیفیات
ہیجانِ مادۂ حزن کی ہر وقت علاحدہ شورافزا ہین فَاِنَّ جَمْعًا لَا یَحْصُلُ لَهُمْ رِقَّةُ الْقَلْبِ
اِلَّا بِتَذَكُّرِ الْعَطَشِ وَجَمْعًا لَا یَحْصُلُ لَهُمْ ذٰلِكَ اِلَّا بِتَذَكُّرِ قَتْلِ الطِّفْلِ الرَّضِیْعِ
پس بعض مومنین ذکرِ عطش اور پیاسکی بیانِ شدت سی رقت آتی ہی اور کسی کو حدیث شہادت سی
طفلِ شیرخوار کی حالت غیر ہوجاتی ہی وَهٰكَذَا مِنَ الْاَسْبَابِ وَالتَّذَكُّرَاتِ غَایِرِ
الْمُصِیْبَاتِ مَعَ اَنَّ قُلُوْبَ جَمْعٍ لَیْسَ لَهَا مِنَ الرِّقَّةِ اِلَّا جُزْءٌ یَسِیْرٌ وَاَفْئِدَةُ جَمَاعَةٍ
كَاَنَّهَا الْحِجَارَةُ وَالصُّخُوْرُ بَلْ اَشَدُّ قَسْوَةً ایسی ہی امورِ اندوہ وزاری دنیا مین بشمار ہین
اکثر طبایع مین گریہ وشیون کی بہت تہوڑی آثار ہین بعض جماعت کی جگر سخت پتہر سی زیادہ قساوت
رکہتی ہین جو کیسا ہی حالِ زہرہ شگاف سنین آنسو جاری نہین کرتی ہین فَهٰذِهِ الْكَیْفِیَّاتُ
الْمَذْكُوْرَةُ فِیْ شَهَادَتِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ وَتَذَكُّرُهَا مِمَّا یُجْرِی الدُّمُوْعَ مِنَ الْعُیُوْنِ
وَیُذْهِبُ الْقُلُوْبَ فَلَا یَبْقٰی قَلْبٌ اِلَّا اَنَّهٗ یَتَرَحَّمُ وَیَرِقُّ بس ملاحظہ ان مقدمات کا
شہادتمین امام حسین علیہ السلام کی جمع ہوا ہی اور تذکرہ مصیبت مین حضرت کی منبع اشکِ چشم
آہ کہرام نوحہ وشیونکا بہرا ہی کوئی شہر نہین باقی کہ اوسپر ترس نہ کہائی جزع وفزع مین آئی
اور دل ودیدہ سی فغان ونالہ وآب حسرت کا پرنالہ بندہ ہوجائی عجب مجمعِ کرب وبلا اور مشیّت
اندوہ وبکا حالِ زارِ خاصانِ آلِ عبا ہی کہ ہر کتاب شور ونوا کا شیرازہ اور سب مصایب دنیا کا
صدمہ نامِ سیّد الشہدا مین بند ہا ہی جہجہہ سی وطن مین غریب در بدر منتشر ہوئی مین اعدا کی ہجوم سے
یا دزامتِ جد کی مورد رنج وابدا ہان پاکی تربت قبر برادر سی جدا جور وجفای دشمن پر صابر
حق سی اپنی مایوس اور قاصر مظلوم خانمان تباہ شاہِ بی لشکر وسپاہ مبتلای کرب وبلا دشمن
دریای فرات پہ گرسنہ تشنہ دہن بفراقِ احباب مین اشکبار قتلِ اصحاب سی خاطر فگار بہائی کی

دعا لها علي بن الحسين عليه السلام فرد الله
عليها شبابها واشار اليها باصبعه فحاضت
لوقتها ولها يومئذ مائة سنة وثلث عشرة
سنة

الفصل الثالث في ذكر طرف
من فضائله ومناقبه عليه السلام

روي عن جابر بن عبد الله قال لما
ولدت فاطمة عليها السلام الحسين عليه
السلام قالت لعلي عليه السلام سمه فقال ما كنت
لاسبق باسمه رسول الله صلى الله عليه
واله فجاء رسول الله ص وما كنت لاسبق
باسمه ربي عز وجل فاوحى الله جل
جلاله الى جبرئيل قد ولد لمحمد
ابن فاهبط اليه فهنئه وقل له ان
عليا عليه السلام منك بمنزلة هارون
من موسى فسمه باسم ابن هارون
فهبط جبرئيل ع فهناه من الله
جل جلاله ثم قال ان الله تعالى

كتاب شرف النبي عليه السلام مرفوعًا

ابو سعيد محمد بن عبد الملك الواعظ

الحسن فسماه الحسن اورده الاسناد

اسمه قال شبر قال لسانى حرب قال فسمه

يا علي ان قتيبة باسم ابني هرون قال وما كان

اٹھائیسویں مجلس شہید ہونا بن سید الشہداء جمیع کربلا وطائر کا مقتل سے مدینہ جانا

غم شہادت سے کمر شکستہ مرگ فرزند جوان مین جگر خستہ بھتیجی کی موت سے دیدہ پر آب طفل
شیرخوار کی لاش پر سینہ کباب وفور جراحت سے تن بدن سارا چور حضور تنہائی مین آفت و
ستم کی محصور ایک جان کی ہزار خواہان سو کہی خنجر کو سیکڑون خنجر بران جسم نیزہ و تیر و شمشیر سے
صدپاش چشم حسرت واندوہ کو شہادت کی تلاش غارت حرم پر اعدا سے قرین یاس سے
تاراج زوجہ وخواہر سے رہین ہراس پسر بیمار کی فکر اسیری مین سلسلہ بند رضا و حضر صغیر کی
یتیمی سے دست نگر قدر و قضا لہو بہنی پہ دہان زخم سے بیتاب و توان دریاس مین مناجات و شکر سے
عذب البیان سر کا نوک سنان پر چڑہا دربدر پہرا جسد جلتی زمین پر دہوپ مین عریان رہا لاشہ
صدچاک بہی سم ستور سے پامال گور وکفن کہان جو قید ہون عیال گہر بار کی پہر کون سے رہی توبہ
جب سارا کنبہ تنگی او نٹون پہ ہو تشہیر خواتین مقلات کا وہ حال کہ دشمن سے نہ دیکہا نہ سنا جائے
منقل کا انتہال جب فلک اور ملک نے سرشک خون برسائے رسول کی مستورات بے چادر
نقاب کہلی سر پہرتین بتول کی بنات رفع تظلم پر اعدا سے التجا کرتین زور و شور سے اطفال خرد سال کی
زاری فرط اندوہ و ملال پر بیوہ زنون کی بیقراری زنجیر وطوق مین بیمار ناتوان بند ہا ہوا کہانے
پینے کا سہارا سوائے خدا کی تنہا دہوپ مین منزل محنت کا چلنا راکی اونہین جاڑے سے بچوکا
لڑکی چلنا بیبیان نامحرمونکی سامنے ذلیل وخوار وارثونکی سرکٹے لہو بہری دکہینی ہی ناچار
نشست کو زمین پر بیٹہا پڑا نا بستر نہین خواب وخور کو سامان سفر کچہہ میسر نہین نظم المولفہ
جلا یا سوز حسرت نے محبونکی دل وجان کو سرو سینہ بہت پیٹو پہر واشکون سے دامان کو
رہو سرگرم شیون مین مصیبت پر شہیدونکی کرو ماتم مین شدت سے بپا پہر آہ وافغان کو غم
سلطان دین مین قطع ہووے جامہ ہستی بڑہا دو دامن محشر سے بہی چاک گریبان کو عزائے آل یسین
جگر دو دن سے لہو برسے ہمان برہم نہو کیونکہ الم ہی جان وانسان کو پریشان طبع ناظم ہے

صلى الله عليه وآله وعن جابر ايضا قال قال رسول الله من سره ان ينظر الى سيد شباب اهل الجنة فلينظر الى الحسن بن علي

عن عبد الله بن بريدة عن ابن عباس قال انطلقت مع رسول الله ص فنادى على باب فاطمة ع ثلثا فلم يجبه احد فال الى الحائط فقعد فيه وقعدت الى جانبه فبينما هو كذلك اذ خرج الحسن بن علي عليهما السلام قد غسل وجهه وعلقت عليه سبحة قال فبسط النبي صلى الله عليه وآله يده ومدهما ثم ضم الحسن الى صدره وقبله وقال ان ابني هذا سيد وان الله يصلح به بين فئتين من المسلمين

٢٦

وروى ابراهيم بن علي الرافعي عن ابيه عن جدته زينب بنت ابي رافع قالت رايت فاطمة اتت بابنيها الحسن والحسين الى رسول الله صلى الله عليه وآله في شكواه الذي توفي فيه فقالت يا رسول الله هذان ابناك فورثهما شيئا فقال اما الحسن فان له هيبتي وسؤددي واما الحسين فان له جراتي وجودي

ومن كان ابن اسحاق قال ما بلغ احد من الشرف ما بلغ الحسن بن علي كان يبسط له على باب داره فاذا خرج وجلس انقطع الطريق فما مر احد من خلق الله اجلالا له فاذا علم قام ودخل بيته فمر الناس ولقد رايته في طريق مكة ماشيا فما من خلق الله احد رآه الا نزل ومشى

وانہ سمعت ابی وقاص قد نزل ق الی جنبه و قد روی عن انس بن مالک

قال لم یکن احد اشبه برسول الله صلی الله علیه وآله من الحسن بن علی علیهما السلام

وقال امیر المومنین علیه السلام الحسن اشبه برسول الله صلی الله علیه وآله ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبه به ما بین الصدر الی اسفل من ذلک

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر یہودی کا شفا پانا

بند ہی کب صبر کا مضمون سکتا ہے شعر میں موزون زمین میں اختر کو

مجلس ۲۸ ملتان طائر از مقتل شہداء تاشیانہ طیور و عبور در مدینہ و خبر نمودن و شفا ہونے دختر یہود

طایرانِ بلند آشیانِ مبیتُ الاحزان و قمریانِ سروِ چراغانِ نالہ و افغان و طوطیانِ خوش لہجۂ گلشن عزا و بلبلانِ ہزار نغمۂ چمنِ بکا و طاؤسانِ داغدارِ سوز ماتم و کبوترانِ سبز منقارِ ہوائے غمِ اہلِ حرم بوستان بیان میں آوازِ شیون و الم سے یوں روتی ہیں ہمدم ہوتی ہیں کہ جب باغبانِ قدر و قضا نے دامِ گرفتاری کو مرغانِ اُولی اجنحہ شاخسارِ نبوت کی لئے بچھایا اور دہقانِ کرب و بلا نے قفسِ محنت میں عندلیبانِ عالی خوش نغمہ گلزارِ امامت کو بے آب و دانہ بٹھایا زاغ کمان کی چنگلِ جور و جفا شاہینِ رسالت پر کہاں جھپٹا تیر اوجِ ستم سے ہمائی تقدیس و طہارت پر بالِ پر تولی چلی پنجۂ تیغ نے قبضِ ارواح میں دست درازی کی اور منقارِ سنان نے ہر قدم پر آنکہ سرفرازی دی ربطِ ابدانِ شہیدان دریائے خون و تختۂ موت میں حباب آسا شنا ور کبھی ہوا کبکِ جانِ ہمسفیرانِ ملاءِ اعلیٰ دامِ حیات سے مرغزارِ جنان کو خراماں گذری بازِ سدرہ پرواز عرصۂ میں شاستہ باز وصیدِ اہل کین ہوا سمندرِ آتش بلا و کمین سنگِ حوادث کی صدمے سے خاک نشین رہا شپرہ طبعانِ کوفہ و شام کو صبحِ اُمید سے شبِ ظلمانی نظر آئی اور چغد مزاجانِ بنی اُمیہ کو خرابیِ خانۂ اللہ و رسول سے ویرانیِ عالم نشاط میں لائی یعنی شمر نے سرِ امام ہمام کو کاٹ کیا غارت و لوٹ سے اہلِ حرم کو ماتم دیا اہلبیت کو قید و اسیری میں نظر بند رکھا بھوکا اور پیاسا ذرۂ ذلت و خواری سب نے تکرار چکھایا ناقہ سوارانِ عترتِ نبی کا محمل سفر بند ہاندھ لشکرِ ابن سعد کربلا سے راہی کوفہ ہوا دلا شیں اولادِ سید المرسلین کی بے دفن و کفن خاک و خون میں پڑی رہیں زمان و زمین میں دیدۂ ماہ و ماہی فلک اور ملک سے آنسوؤں کی ندیاں بہیں انقلاب دو رکا

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا اور مدینہ جانا و خبر یہودی کا شفا پانا

جن و انس بیتاب خواب و خور میں وحش و طیر کو اضطراب مُروِیَ عَنْ طَرِیْقِ اَهْلِ الْبَیْتِ

اَنَّهٗ لَمَّا اسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ بَقِیَ فِیْ کَرْبَلَاءِ صَرِیْعًا وَ دَمُهٗ عَلَی الْاَرْضِ مَسْفُوْحًا

طریقِ اہلبیت سے یہ روایتِ صدق دِرایت کی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو روزِ عاشورا دشمن

اعداسے دولتِ شہادت ملی تن بے سر وشتِ کربلا میں مع لاشہای اقربا پڑا تھا لہو بدن کا

خاک پر جا بجا جما تھا وَ اِذَا بِطَائِرٍ اَبْیَضَ قَدْ اَتٰی وَ تَمَسَّحَ بِدَمِهٖ وَ جَاءَ وَ الدَّمُ

یَقْطُرُ مِنْهُ ناگاہ سفید ایک جانور پرندہ مقتل میں آیا کشتۂ امام کی صدقی ہوا چونچ سے آبِ

حسرت بہایا اثر کی خونِ سید الشہداء میں لوٹا پر و نکو بھگویا لہو گرتا ہوا بال اپنے سے اُڑا

جہاں اور طیور کا مجمع تھا جا پہنچا فَرَاٰی طُیُوْرًا تَحْتَ الظِّلَالِ عَلَی الْغُصُوْنِ

وَالْاَشْجَارِ وَ کُلٌّ مِنْهُمْ یَذْکُرُ الْحَبَّ وَالْعَلَفَ وَالْمَاءَ اور پرندوں کو دیکھا

جو سایہ میں شاخ و درختوں پر بیٹھے چہچہ زن تھے دانہ اور پانی اور سبزہ صحرا کی ذکر میں گرم

سخن تھے فَقَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ الطَّیْرُ الْمُتَلَطِّخُ بِالدَّمِ یَا وَیْلَكُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ

بِالْمَلَاهِیْ وَ ذِکْرِ الدُّنْیَا وَ الْمَنَاهِیْ منع خون آلود اون سے روکی بولا وای اوپر تمہاری

ذکرِ عیش اور چین کرتے ہو دنیا کا وَ الْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا فِیْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًی

عَلَی الرَّمْضَاءِ ظَامٍ مَذْبُوْحٌ وَ دَمُهٗ مَسْفُوْحٌ تمکو خبر نہیں کہ حسین سبطِ خیر المرسلین

علیہما السلام کربلا کی زمین تپی پڑا ہے گرم ریت پہ بدن جلتا پیاسا ذبح کیا ہوا لہو ابھی تک

رگوں سے بہتا ہے یا غافلین اَفِیْقُوْا وَ انْظُرُوْا وَ احْزَنُوْا لِمَا جَرٰی لِلْحُسَیْنِ الطُّهْرِ فِی

الزَّمَنِ مَطْرُوْحٌ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا وَ الرِّیْحُ سَافِیَةٌ عَلَیْهِ وَ الرَّاْسُ مَشْهُوْرٌ

عَلَی الْقَنَا فِیْ وَطَئُوْا عَلَیْهِ مُلَاعِیْنَ بِلَا سَبَبٍ مَا یَخْشَوْنَ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذُو الْمَنِّ

اَطْفَالُهٗ فَجَرٰی اُطْلُقًا وَمَا وَجَعُوْا وَ اُسَارٰی عِتْرَةُ الْمُخْتَارِ وَ الْحُزْنِ دو جانو

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

بیٹھا زبان حال میں یہ اشعار پڑھتا اور دمبدم اوسکا نالہ و فغان و نوحہ کا شور بڑھتا فعادت
الطیور کل منہم قاصداً کربلا اس میں جگرخراش کو سنکی ساری جانور بیتاب ہوئے
باچشم تر و دل مضطر جانب کربلا اوڑکے پہنچی فرأوا سیدنا الحسین ملقی فی الارض
جثۃ بلا راس ولا غسل ولا کفن سوائی غریب سید الشہدا حسین علیہ السلام کو خاک
مقتل میں پڑا دیکھا لاش بی سر کو نہ غسل و کفن ہی نہ دفن کیا قد سفت علیہ السوافی
وبدنہ مرضوض قد ہشمتہ الخیل بحوافرہا جسم صد پاش پر سوار و نکی مرکب
دوڑی ہیں استخوان سینہ و پہلو سم سوار نی توڑی ہیں ہوای جنوب و شمال اوس پر چلتی ہی
غبار صحرا لاکی ہر زخم کا منہ بھرتی ہی وزوارہ وحوش القفار وندبتہ جن السہول
والاوعار قد اضاء التراب من انوارہ وازہر الجو من ازہارہ سوائی بیکسی
بالین پہ کوئی پرستار دیا ور نہیں تو بیابان کی جانوران وحشی زیارتکو آتی ہیں دشت غربت کی
ہلاکت پر ایک نوحہ گر نہیں ہی تو زن و مرد جنات وادی کی نالہ و فغان کرتی جاتی ہیں اوس جگر
غیر مستور کا نور خاک جنگل میں چمکتا ہی زمین و زمان کو وادی طور سی زیادہ روشن کرتا ہے
فلما راتہ الطیور تصایحن واعلن بالبکاء والثبور وتواقعن علی دمہ
یتمرغن فیہ یہ ماجرای غم افزا ہر گاہ پرندونکو نظر آیا بیتاب ہوکی سب نے آہ و فریاد کا
شور مچایا اشک حسرت دیدۂ رقت سی بہایا داویلا و وادیناسی ہنگامۂ محشر کو خواب عدم
جگایا دوڑکی سب اوس مقتول پر گری خون میں کشتۂ مظلوم کی خوب لوٹتی رہی وطار
کل واحد منہم الی ناحیۃ یعلم اہلہا عن قتل ابی عبد اللہ پس ہر ایک جانور
شہر و بلاد و اطراف میں اوڑگیا خلق ہی وہاں کی شہادت امام حسین علیہ السلام کا ماجرا کہا
فمن القضاء والقدر ان طیرا من ہذہ الطیور قصد مدینۃ الرسول

وکان جلیل القدر کثیر التبعات
وله سبعون سنة وخرج من الدنيا
ولم يدع الامامة ولا ادعاها له مدّعٍ
من الشيعة ولا غيرهم واما الحسن بن الحسن فكان
جليلا فاضلا وكان يلي صدقات امير
المؤمنين عليه السلام [illegible] على عبد الملك
بن مروان متحيا على الحجاج فقال له عبد
الملك [illegible] رحب به واحسن مسائلته
لقد اسرع اليك الشيب يا ابا محمد وكان
عنده يحيى بن ام الحكم وقد وعده ان ينفعه [illegible] يا امير المؤمنين
عنده فقال يحيى وما يمنعه [illegible] العراق
شيبه اماني اهل العراق [illegible]
يمنونه [illegible]
بئس والله [illegible] عبد الملك
[illegible] الشيب [illegible] الحجاج
فقال هلم ما قدمت له [illegible] صلة
[illegible]
صلة الحسن واكرمه فلما خرج من عنده
لقيه يحيى بن ام الحكم فعاتبه الحسن على
سوء محضره فقال له يحيى ايها عنك
فوالله لا يزال يهابك ولولا هيبتك ما
يقضي لك حاجة وما الوتك رفدا [illegible]
انه خطب الى الحسين [illegible]
له الحسين احدى ابنتيه فقال
له الحسين عليه السلام يا بني اختر احبهما
اليك فاستحيى الحسن فقال له الحسين
عليه السلام فاني قد اخترت لك ابنتي
فاطمة فهي اكثرهما شبها بامي فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه وآله وقبض
الحسن بن الحسن وله خمس وثلاثون
سنة واوصى الى اخيه من امه
ابراهيم بن محمد بن طلحة وكان عبد الله
بن الحسن قد [illegible] الحسين عليه
السلام ابنة سكينة [illegible]
هذا الباب الثاني في ذكر سبط الشهيد

629

ذکر تاریخ مولده ومبلغ سنه وُلده بالمدينة يوم الثلثاء وقيل يوم الخميس لخمس خلون من شعبان وقيل لخمس خلون منه سنة اربع من الهجرة ابى عبد الله الحسين بن علي بن ابي طالب سيد شباب اهل الجنة عليهم السلام وهو خمسة فصول الفصل الاول في

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

وَجَاءَ يَرِفُّ وَالدَّمُ يَتَقَاطَرُ مِنْ اَجْنِحَتِهٖ اتفاقاً ایک مرغ اوسمیں سے مدینہ رسول کو
خروشاں و نالاں چلا وارد ہوا تو پروں سے لہو گرتا اور وہ ہوا میں پھڑپھڑاتا وَدَارَ حَوْلَ
قَبْرِ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اَلَا قَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ اَلَا قَدْ
ذُبِحَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ روضۂ پیغمبر پر جب وہ نوحہ گر پہنچا اور گنبد اوڑتا پھرتا با بانگ بلند کہتا
تھا ہای افسوس کہ امام حسین علیہ السلام کو دشت کربلا میں با خویش و اقربا بحسرت و
دریغ کہ بھوک پیاس میں اوس مظلوم کا سر خنجر جفا سے اوتارا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
رَاْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰى قَنَاةٍ يُجَلَّا وَالْجِسْمُ مِنْهُ بِالتُّرَابِ مُرَمَّلًا وَاَوْلَادُهٗ وَبَنَاتُهٗ
وَنِسَائُهٗ يُشْهَرْنَ مَا بَيْنَ الْقَبَائِلِ وَالْمَلَا تَنْدُبُ سَكِيْنَةُ اِلٰى اَبِيْ وَوَا اَبَتَاهُ
مَنْ ذَا يُحَامِيْ وَلِيْ مُتَكَفِّلًا يَا وَالِدِيْ اَوْحَدْتَنِيْ وَاَخَبْتَنِيْ دُوْنَ
الْاَنَامِ اَرَاكَ عَنِّيْ تُرْحِلًا وَزَيْنَبُ تُنَادِيْ يَا اَخِيْ ضَيَّعْتَنِيْ وَالدَّائِرُ
اَنْوَارُ وَجْهِكَ قَدْ خَلَا اس میں جگر خراش سے روتا سامعین وحش و طیر و انس و جن کے
ہوش کھوتا فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَيَنُوْحُوْنَ اس کلام کے
جانوران شہر اوسکے اطراف میں فراہم ہوے اور روکے اپنی زبان میں شور نالہ و فریاد کرتے ہوے
فَلَمَّا نَظَرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الطُّيُوْرِ ذٰلِكَ النَّوْحَ وَشَاهَدُوا الدَّمَ يَتَقَاطَرُ
مِنَ الطَّيْرِ لَمْ يَعْلَمُوْا مَا الْخَبَرُ حَتّٰى اِنْقَضَتْ مُدَّةٌ مِنَ الزَّمَانِ ہر گاہ اہل مدینہ کو
یہ ہنگامہ طیور کا نظر پڑا خلغلۂ آہ و شیون اونکا سننا لہو گرتا پر و بال سے دیکھا تعجب کیا
لاکن نہ جانا کون سا حادثہ گذرا تاکہ ایک مدت کا زمانہ بسر ہوا وَجَاءَ خَبَرُ مَقْتَلِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمُوْا اَنَّ ذٰلِكَ الطَّيْرَ كَانَ يُخْبِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ وَقُرَّةِ عَيْنِ الرَّسُوْلِ نامہ شہادت امام حسین علیہ السلام کی مضمون کا

منه سنة اربع من الهجرة ولم يكن بينه وبين اخيه الحسن عليهما السلام الا الحمل والطهر اشهر وجاءت به فاطمة الزهراء عليها السلام الى رسول الله صلى الله عليه وآله فسماه حسينا وعق عنه كبشا ... عليه السلام سبعا وخمسين سنة وخمسة اشهر كان مع رسول الله صلى الله عليه وآله سبع سنين ومع امير المؤمنين عليه السلام سبعا وثلثين سنة ومع اخيه الحسن عليه السلام سبعا واربعين سنة وكانت مدة خلافته عشر سنين واشهرا وقتل صلوات الله عليه يوم السبت وقيل يوم الجمعة وقيل يوم الاثنين يوم عاشورا سنة احدى وستين من الهجرة

الفصل الثاني في ذكر الدلائل على امامته من جهة ابيه واخيه انه النص من عليه من جهة الطرق يدل على امامته ان الدلائل على امامة الحسن بعينها دالة على امامة الحسين عليه السلام امامته ابي عبد الله الحسين وقد صرح النبي صلى الله عليه وآله على امامته من بعده بقوله ابناي هذان امامان قاما او قعدا وانهم يعرفون وصية الحسن عليه السلام ووصية امير المؤمنين عليه السلام الى الحسن عليه السلام على امامته بحسب ما دلت وصية رسول الله صلى الله عليه وآله الى امير المؤمنين عليه السلام على امامته من بعده

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

آیا اوسوقت جانا کہ وہ جانور پہلی سی خیر البشر کی ایسی خبر لایا کہ فرزند نانہ پر وہ بتول مارا گیا

لخت دل و نور دیدۂ رسول کی تن پرسنان نیزہا رُوِیَ وَقَدْ نُقِلَ اَنَّہٗ فِیْ ذٰلِكَ

اَلْیَوْمِ الَّذِیْ جَاءَ فِیْہِ الطَّیْرُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ رَجُلٌ یَھُوْدِیٌّ

وَلَہٗ بِنْتٌ عَمْیَاءُ زَمْنَاءُ طَرْشَاءُ مَشْلُوْلَۃٌ وَالْجُذَامُ قَدْ اَحَاطَ بِبَدَنِہَا

بیچ میں اس حکایت کو مؤلف لایا ہی اوس دن جو طایر مذکور مدینہ میں آیا ہی ایک یہودی

وہان مدت سی رہتا تھا جسکی بیٹی اندھی لنجی لنگڑی بہری اور جذام سی بدن سارا بھرا

تھا فَجَاءَ ذٰلِكَ الطَّائِرُ وَالدَّمُ یَتَقَاطَرُ مِنْہُ وَوَقَعَ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَبْکِیْ طُوْلَ

لَیْلَتِہٖ وَکَانَ الْیَھُوْدِیُّ قَدْ اَخْرَجَ اِبْنَتَہٗ تِلْكَ الْمَرِیْضَۃَ اِلٰی خَارِجِ الْمَدِیْنَۃِ

اِلٰی بُسْتَانٍ وَتَرَکَہَا فِی الْبُسْتَانِ الَّذِیْ جَاءَ الطَّیْرُ وَوَقَعَ فِیْہِ یہودی کا بوستان

شہر کی باہر تھا اوسمین اپنی دختر مریضہ کو مقیم رکھا وہ جانور اندھیری رات میں آیا اوسکا

باغ میں شاخ ایک درخت پر بیٹھا روتا رہا پر وبال سی لہو ٹپکتا جاتا فَمِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ

اِنَّ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ عَرَضَ لِلْیَھُوْدِیِّ عَارِضٌ فَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہٖ

فَلَمْ یَقْدِرْ اَنْ یَّخْرُجَ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ اِلَی الْبُسْتَانِ الَّتِیْ فِیْہَا اِبْنَتُہُ الْمَعْلُوْلَۃُ

قدر و قضا سی یہودی اوس شب اپنی کام کو شہر میں گیا ایسا مبتلا رہا جو پھر کی جہان دختر

مریضہ تھی جا نسکا وَالْبِنْتُ لَمَّا نَظَرَتْ اَبَاہَا لَمْ یَاْتِہَا تِلْكَ اللَّیْلَۃَ لَمْ یَاْتِہَا النَّوْمُ

لِوَحْدَتِہَا لِاَنَّ اَبَاہَا کَانَ یُحَدِّثُہَا وَیُسَلِّیْہَا حَتّٰی تَنَامَ جب یہودی کی بیٹی نے

دیکھا باپ رات کو نہیں آیا گا اوسنی بیقراری میں خواب و آرام نکیا چین اور سکون چھوڑ دیا

ہر دم انتظار میں پرستار کی تڑپتی گذرا کیونکہ پدر اوسکو بہلاتا ایدھر اودھر کی باتیں کرتا

تا نیند آ جاتا تسلی کی سلاتا فَسَمِعَتْ عِنْدَ السَّحَرِ بُکَاءَ الطَّیْرِ وَحَنِیْنَہٗ فَبَقِیَتْ

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل سے مدینہ جانا و دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

تَتَقَلَّبُ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اِلٰی اَنْ صَادَفَتْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الَّتِیْ عَلَیْہَا الطَّیْرُ ہر گاہ

اس کا پھیلا پھر شدت اضطراب میں ہوا ہکا و نوحہ مرغ کا شور سنکی اور یہی جی اوڑا زمین پر لوٹتی

اوس اواز کی طرف کو بڑہی تا کہ جس درخت پر جانور بیٹھا تھا پہنچی اوسکی جاڑہی فَصَادَفَتْ

کَمَا حَکٰی ذٰلِکَ الطَّیْرُ بَاکِیًا وَّبِہٖ مِنْ قَلْبٍ مَّحْزُوْنٍ جزاری اور فریاد اوسکی سنتی اپنی دل

حزین سی جواب اشاکرنی فَبَیْنَمَا ہِیَ کَذٰلِکَ اِذْ وَقَعَ قَطْرَۃٌ مِّنَ الدَّمِ فَوَقَعَتْ عَلٰی عَیْنِہَا

فَفُتِحَتْ ناگاہ ایک قطرہ لہو کا بال طایر سی چشم دختر پر ٹپکا قدرت خدا و برکت مولا سی دیدۂ

نابینا روشن اور پرضیا ہو گیا ثُمَّ قَطَرَتْ اُخْرٰی عَلٰی عَیْنِہَا الْاُخْرٰی فَبَرِئَتْ پھر دوسری

آنکھہ میں گری وہ بہی تارسی کہل گئی ثُمَّ قَطَرَتْ عَلٰی یَدَیْہَا فَعُوْفِیَتْ عَلٰی رِجْلَیْہَا فَاَبْرَئَتْ

وَعَادَتْ کُلَّمَا قَطَرَتْ قَطْرَۃٌ مِّنَ الدَّمِ تَلْطَخُ بِہٖ جَسَدَہَا فَعُوْفِیَتْ مِنْ جَمِیْعِ

مَرَضِہَا مِنْ بَرَکَاتِ دَمِ الْحُسَیْنِ پس اوسی شحہ بقا و شفا نا تہون پر اکی ہہا دو نو دست

مریضہ کو اچھا کیا و یسا ہی پیر دن پی جو دم مسیحا کا رنگ اثر پہنچا علت فرسنہ کو دور اور جان کو مسرور

گردانا اور سی حسب قطرہ نزول کرتا وہ علیلہ بدن میں ملتی صحت دیتا تا کہ سب رنجوری لاعلاج

دور ہوئی برکت خون امام حسین علیہ السلام سی تندرست بن گئی فَلَمَّا اَصْبَحَتْ اَقْبَلَ اَبُوْہَا

اِلَی الْبُسْتَانِ فَرَاٰی بِنْتًا تَدُوْرُ وَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّہَا اِبْنَتُہٗ فَسَاَلَہَا اَنَّہٗ کَانَ لِیْ فِی

الْبُسْتَانِ اِبْنَۃٌ عَلِیْلَۃٌ لَمْ تَقْدِرْ اَنْ تَتَحَرَّکَ صبح کو باپ دختر بیمار کا باغ میں آیا

ایک لڑکی مانند سرو ناز کو خیابان نگاہ میں خرامان پایا زیبائی حسن و جمال سی نہ پہچانا کہ وہ

اوسکی مبتلائی آفت اور بلا ہی پوچھا ای حور لقا ہماری بیٹی اپاہج کہ حرکت نہ کر سکتی تہی تمنی کہیں

دیکہا ہی فَقَالَتْ اِبْنَتُہٗ وَاللّٰہِ اَنَا اِبْنَتُکَ فَلَمَّا سَمِعَ کَلَامَہَا وَقَعَ مَغْشِیًّا

عَلَیْہِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَامَ عَلٰی قَدَمَیْہِ فَمَضَتْ بِہٖ اِلٰی ذٰلِکَ الطَّیْرِ بنت یہودی کی فہمکہا

اٹھائیسوین مجلس طائر کا دشت کربلا سی مدینہ جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

بولی ہین تمہاری مرضیہ قرین سوت ہون وہی اس کلام کی سماعت سی بایکو غش آیا ہر گاہ پھر
ہوش وحواس کو اپنی پایا قدمِ شوق سی بیتاب دوڑا جہانتی سی لگا کی ماجرا دریافت کیا وہ قصہ
سنکی ہمراہ دختر چلا تا کہ مرغِ قبلہ نما کی پاس جا پہنچا فَرَاٰہُ وَاکِرًا عَلَی الشَّجَرَۃِ یَئِنُّ مِنْ قَلْبٍ
حَزِیْنٍ مُحْتَرِقٍ مِمَّا رَاٰی مِمَّا فَعَلَ بِالْحُسَیْنِ شاخِ درخت پر اوسکو دیکھا بیٹھا نوحہ کرتا تھا
دلِ حزین سی شورِ نالہ کا دم بھرتا وہ حالِ سولاجر اوسنی مشاہدہ کیا تھا اوسکا جی جلا قرار نہ تھا
واقعہ امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ پڑہتا تھا فَقَالَ لَہُ الْیَہُوْدِیُّ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ بِالَّذِیْ
خَلَقَکَ اَیُّهَا الطَّیْرُ اَنْ تُکَلِّمَنِیْ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَنَطَقَ الطَّیْرُ مُسْتَعْبِرًا یہودی
بولا ای طایر سوگند ہی تجکو اوسکی جسنی پیدا کیا کہ مجھی ہم سخن ہو کی اپنی سرگذشت بتا کون ہی کہان سی
آیا پس وہ جانور چالاکی رو بہ نطق وبیان ہی ہوش کہو یا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ وَاکِرًا عَلٰی بَعْضِ
الْاَشْجَارِ مَعَ جُمْلَةِ الطُّیُوْرِ عِنْدَ الظَّهِیْرَۃِ وَاِذَا بِطَیْرٍ سَاقِطٍ عَلَیْنَا وَهُوَ یَقُوْلُ
صحرا مین روزِ عاشورا وقتِ زوال تھا مین شاخِ درخت پر بیٹھا اپنی یارانِ پرند سی گرمِ مقال تھا
ناگاہ ایک جانور باحالِ تباہ وہان آیا پریشان اور نالان روتا ہوا بولا اَیُّهَا الطُّیُوْرُ تَاْکُلُوْنَ
وَتَتَنَعَّمُوْنَ وَالْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا فِیْ هٰذَا الْحَرِّ عَلَی الرَّمْضَاءِ طَرِیْحًا ظَامِیًا
ای طایرانِ غفلت پیشہ تم کہاتی پیتی چہچہاتی ہو اپنی مقام پر عیش وآرام سی خوشی مناتی ہو اور حسین
رسول الثقلین کا نواسہ بھوکا پیاسا کربلا مین مارا گیا ہی زمینِ گرم پر جنازہ پڑا خاک وخون مین ملا
ہی دیکھا ہی وَالنَّحْرُ دَامٍ وَرَاْسُہٗ مَقْطُوْعٌ عَلَی الرُّمْحِ مَرْفُوْعٌ وَنِسَاؤُہٗ سَبَایَا حُفَاۃً
عُرَاۃً اوسکی حلق کی رگہای بریدہ سی لہو بہتا ہی سر کٹا نیزۂ اعدا پر چڑھا پھرتا ہی عورات حرم
اسیر کیا عریان اونٹون پر بٹھایا ہی بی چادر وبی معجر شہر و دیار مین قیدی بنایا ہی فَلَمَّا سَمِعْنَ
بِذٰلِکَ تَطَایَرْنَ اِلٰی کَرْبَلَا فَرَاَیْنَاہُ فِیْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ طَرِیْحًا الْغُسْلُ مِنْ دَمِہٖ

مع الكف والصوت وعجب اخيه عليهما السلام في زمان المدينة والسكوت
فلما انقضى زمان الهدنة بهلاك الشقية
ما جيء به في الظاهر الانصار واظهار الحق
بعض الاطهار وتشمر للقتال وقلعه الى
العراق ابن عمه مسلماً للاستنصار فبايعه
اهل الكوفة وضمنوا له النصر ثم نكثوا بيعته
وخذلوه واسلموه وخرجوا اليه ...

عن جعفر بن محمد عليه السلام قال اصطرع الحسن والحسين عليهما السلام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله فقال رسول الله ايهاً حسن خذ حسيناً فقالت فاطمة عليها السلام يا رسول الله استنهض الكبير على الصغير فقال لها هذا جبرئيل يقول للحسين ايهاً حسين خذ حسناً وروى الاوزاعي عن عبد الله بن شداد عن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله فقالت يا رسول الله رأيت الليلة حلماً منكراً قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كأن قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وآله خيراً رأيت تلد فاطمة غلاماً فيكون في حجرك فولدت الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله قالت فدخلت يوماً ...

اٹھائیسویں مجلس طائر کا قتلگاہ سے مدینہ جانا دختر یہود کا شفا پانا اور ایمان لانا

وَالْكَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِي عَلَيْهِ یہ خبر وحشت اثر سنکے سب جانور با دل مضطر اور دیدۂ گریاں دشت
کربلا میں مقتل سلیمان بلا کی جانب اڑے سر حسین پاش پاش پایا کہ خون میں اپنے نہایا تھا ہوائی ریت اور
غبار صحرا سے کفن پہنایا بیکسی اور غریبی نے شور مچایا تھا فَوَقَعْنَا كُلُّنَا عَلَيْهِ نَنُوحُ وَنَتَمَرَّغُ
بِدَمِهِ الشَّرِيفِ ہم ساری طائر بیتاب ہو کے اوس لاش پر گرے خون میں لوٹے اپنے پر و بال
بھگوئے نالہ و زاری کرتے رہے وَكَانَ كُلٌّ مِنَّا طَارَ إِلَى نَاحِيَةٍ فَوَقَعْتُ أَنَا فِي هَذَا
الْمَكَانِ ہر ایک ہماری ابنای جنس کا ملک دور و نزدیک میں روتا گیا میں یہاں اُس غم کی خبر
ماتم فرزند کا پہنچا دیا فَلَمَّا سَمِعَ الْيَهُودِيُّ ذَلِكَ تَعَجَّبَ وَقَالَ لَوْلَمْ يَكُنِ الْحُسَيْنُ ذَا قَدْرٍ
رَفِيعٍ عِنْدَ اللَّهِ مَا كَانَ دَمُهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ جب یہودی نے سب کلام حسرت انجام
اوس طائر کا سنا تعجب سے دل میں کہا اپنے اعتقاد و بند ہاء اگر حسین شفیع خدا کو بیں مرتبہ و قدر عظیم
نپاتا ہرگز اوسکا خون ہر مرض کو اثر شفا و دم مسیحا نہ دکھاتا ثُمَّ أَسْلَمَ الْيَهُودِيُّ وَأَسْلَمَتِ
الْبِنْتُ وَأَسْلَمَ خَمْسُ مِائَةٍ مِنْ قَوْمِهِ پس وہ یہودی اور اوسکی بیٹی دونو اسلام لائے اور
اس معجزہ کی دیکھنے سے پانچ سو اوسکی برادری نو مسائی دایرہ ایمان میں ائی تنبیہ سبحان اللہ کیا سعادت
اور جای حیرت و رقت ہی بنت یہودی جو باپکی تسلی اور دلداری کی عادی تھی اوسکی پہلو میں بآ رحت
و آرام باپکی کلام سے شاد کام سو جاتی جب فراق نے پدر کی صدمہ بیخوابی و اضطراب و یاد در دیکر دونا
ہوا اونہونے سے مونس و غمخوار کی دل تڑپا کیا ایک قطرۂ خون امام حسین علیہ السلام سے چین عمر دو بارہ
لی آغوش اجل سے چھڑایا جامۂ صحت و حسن صورت پہنایا دولت دین و ایمان سے ملایا لاکن دختر
سید الشہدا کو خرابۂ شام کی بستر زمین سر پدر امام حسین علیہ السلام سے جینا محال پڑا فرط شوق
اور جذبۂ الفت نے ایسا گھیرا کہ مرض ہجر سے انتقال کیا ہای ہای اہلبیت کا مصیبت پر مصیبت کو
سہنا وہ قید کا صدمہ اوسمین سکینہ کا مرنا کوئی وارث اور سر پرست نہ رہنا فکر گور و کفن بیت

وفی مسند الرضا علیه السلام عن علی بن الحسین قال حدثتنی اسماء بنت عمیس قالت لما کان بعد حول من مولد الحسن علیه السلام ولد الحسین علیه السلام فجاء النبی صلی الله علیه وآله وسلم وقال یا اسماء هاتی ابنی فدفعته الیه فی خرقة بیضاء فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ووضعه فی حجره وبکی قالت اسماء فداک ابی وامی مم بکاؤک قال من ابنی هذا قلت انه ولد الساعة قال یا اسماء تقتله الفئة الباغیة من بعدی لا انالهم الله شفاعتی ثم قال یا اسماء لا تخبری فاطمة فانها حدیثة عهد بولادة ...

فقال رسول الله ... فقال الجبار ... فقال ... التأم ... وما اسم ابنیها ... الحسین ... اصحاب ... القائم ... وقال الامام ...

ام سلمة رضی الله ... رسول الله ذات یوم جالس والحسین فی حجره اذا هملت عیناه بالدموع فقلت یا رسول الله ما لی اراک تبکی جعلت فداک قال جاءنی جبرئیل فعزانی بابنی الحسین واخبرنی ان طائفة من امتی تقتله لا انالهم الله شفاعتی ... روی ... عن ام سلمة

ان رسول الله صلى الله عليه وآله ... عندنا ذات ليلة فغاب عنا طويلا ثم جاءنا وهو اشعث اغبر ويده مضمومة فقلت له يا رسول الله ما لي اراك شعثا متغيرا فقال أسري بي في هذه الليلة الى موضع من العراق يقال له كربلا فاريت فيه ...

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سرور کائنات اور حال ساربان بد ذات

تڑپتا ہر رومال کا جنازہ مین صرف کرین نہ اپنا وطن اور جا ر عزیز و آشنا جو شریک رہین دیوانون سر تکراتی ناچار توکل خدا مین رہجاتی نظم لمولفہ قصہ کوتاہ کرون لوگونکی گہبرانی سے اشکِ خون چشم سی بہنی لگی غم کہانی سی مرغ بسمل تو مرے دل سی مقابل کب ہو برق شرمندہ ہی بیتابی کی دکہلانی سی جوشِ ماتم سی ہوا چاک جگر سینہ فگار تن بدن جلتا ہی اندوہ کی بہڑکانی سی آہ و فریاد نی برہم کیٔی ساتون افلاک نالہ کرتی ہین ملک عرش کی تہرانی سی چشمِ امید ہو ناظم کو بدا سدی تہی نقدِ تحسین ملی اوسکو عزاخانی سی

۲۹ اونتیسوین مجلس برسات کی تمہید بکا و اعزوات خاتم انبیا حالاتِ سید الشہدا

مرباعی نیسان کو محمل بدہ تر سی پایا دامن کو بہرا ہوا گہر سی پایا یہ لطف اوٹھایا نہ کسی نی دکہ سی جو حظ غمِ شاہِ بحر و بر سی پایا مرباعی کاٹا ہوا جسم آکا چمن ہی رنگین زہرا و برات تعزیہ رنگین ہی کیونکر نہ رہین سوگ نشین تعزیہ دار شبیر کی لاش بی کفن ہی رنگین مرباعی حاصل وہین رونیکا مزہ ہووی گا بیچین ہی یہان چین سی وہان سووی گا غفلت مین نہ بیٹھ ورنہ روزِ محشر اس اپنی نہ رونی پہ بہت رووی گا مرباعی زہرا جو بصد آہ و فغان پیٹتی ہین سر ہاتہون سی حوران جنان پیٹتی ہین کیا غم ہی جو نوحہ زن زہرا کی لئی منہ دستِ قدرت سی پتلیان پیٹتی ہین تمہید بکا موسم برسات عجب ہنگام ہی جسکا قدم فیروزی سی آتا خس و خاشاکِ زمینِ پژمردہ کو قوتِ نامیہ مین ہرا بہرا بناتا فیضِ ابیاری سی خشک لبانِ بیابان سیراب ہوتی ہین ریزشِ دامانِ سحاب سی دریای زخّار جوشی اور سوتی ہین کیا سفید و سیاہ بادل کا دل اودہر تلی اوٹہتا ہی کوہسار ہوا ہی ہر جہوم جہوم کر منہہ برستا ہی جہیل و تالاب لبالب نیسان سی چار طرف چہلک رہی مور و کویل و پپیہی مرغانِ خوش نوا جوشِ خوشی سی چہک رہے

دلایل النبوۃ قال اخبرنا الحفاظ ... و ذکر الشیخ ابو بکر البیہقی فی کتاب ...

قال حدثنا عبد الله بن جعفر حدثنا یعقوب بن سفیان حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد بن زید عن معمر قال اول ما عرف الزهری تکلم فی مجلس الولید بن عبد الملک فقال الولید ایکم یعلم ما فعلت احجار بیت المقدس یوم قتل الحسین بن علی فقال الزهری بلغنا انه لم یقلب حجر الا وجد تحته دم عبیط قال واخبرنا القطان باسناده عن علی بن مسهر قال حدثتنی جدتی قالت کنت ایام الحسین علیه السلام جاریة شابة فکانت السماء ایاما علقة قال واخبرنا القطان باسناده عن جمیل بن مرة قال اصابوا ابلاً فی عسکر الحسین علیه السلام یوم قتل فنحروها وطبخوها قال فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منها عن ابن عباس قال رأیت النبی صلی الله علیه وآله فیما یری النائم ذات یوم بنصف النهار اشعث اغبر بیده قارورة فیها دم فقلت بابی انت وامی ما هذا قال هذا دم الحسین علیه السلام واصحابه لم ازل التقطه منذ الیوم [illegible]

سبزۂ صحرا و مرغزار بستر مخمل کی مثال لہراتا ہی کشتِ امید ہر شجر و خار گلزار نہال ہو جاتا ہی کام و
دہانِ اطفالِ غنچہ و نباتِ نبات شادابی سی لبریز تشویشِ خزان و بی برگی سی حنظل و منغیا انکو
سینۂ و آوبزدا اس فصل کا سماچشم تماشا کو انس و جان کی بہلا معلوم دیتا ہی زور شور میں نزولِ
رحمتِ باری کا ہونا قحطِ غلا کو اٹھا لیتا ہی لاکن اسوقت جو پانی کا پڑنا دیکہا مجکو یاد آیا واقعۂ روز
عاشورا دل سیلِ اندوہ میں ڈوبا او سدن کا تلاطمِ ابر بلا دہیان سی گذرا جسطرح کالی گہٹا کی جہپی
ہماری سامنی ہی اومنڈ کی آتی ہی ویسی ہی پیادہ و سوار اعدا کی صف پر صف جانبِ مولا ہجوم لاتی
جیسی جوش و خروش سی بارانِ بہاری قطرہ افشان ہی ویسا ہی تیر دشمن کی بوچھار تہی اور جسم آلِ رسول
شاہِ شہیدان پر جسطرح غرشِ رعد پر شعلہ برق چمکتا صاعقہ ہی گرتا میدان لرزتا ویسی ہی کمانین
کڑکتین سنانین چمکتین تلوارین لپکتین رن دہلتا جیسا ندی نالون مین بیابان کی گرد پانی ہی بہتا
ویسا ہی خونِ اولادِ نبی و علی تہا خاک پر گذرتا جس طور کا تختۂ صحرا و صفحۂ دشت مین سبزہ نظر
آتا ہی لہراتا ویسا ہی جا بجا تو نہالانِ بتول کا لال لال لہو جما تہا جس رنگ پر اثر آب و ہوا سی
شاخ دبن و زخمون مین پہول کہلی پاتی ہوئی نہین قد موزونِ فرزندانِ مرتضی مین گلِ زخم شگفتہ بصدور
کرد جس عنوان کوئل اور شور فرطِ نشاط سی بن مین شور مچاتی عندلیب چہچہاتی ویسا ہی بال و پر شکستہ
طائرانِ حرم بی آبی و تشنہ دہانی سی چلاتی بار بار غش کہاتی کوئی نالہ کرتی ہای پروردۂ دامان
پسر جوان کیا مارا کوئی آہ سرد بہرتی کہ حیف بہر اسپتیا پیاسا جان سی گذرا کسی کا شیون و افغان
تہا افسوس بہائی کی مصیبت سی کہینی سر و سینہ پیٹا دریغ و درد شاہِ بیکس کی غربت سی تم
ای سوالیانِ شاہِ کربلا تہوڑی دیر جو ایک جہالا پانی کا پڑتا ہی بہیگ جانی کی ڈر سی گہر پہنچنا تہا
نہین ہو سکتا ہی بعد یساعت آرام سی مراجعت کر کی اہل و عیال کو بافراغت دیکہو کی خورد و نوش سی
کامران ہو کی بسترِ خوابِ ناز پر تکیۂ آسایش دو گی لاکن جانِ جہان فدای امام حسین علیہ السلام کی

فی هذه الخبر کثیر من ان یحیی و ما روی
فی السبطین صلوات الله علیهما ما رواه
عتبة بن غزوان قال کان النبی صلی الله
علیه و اله یصلی فجاء الحسن والحسین علیهما
السلام حتی کان ظهره فانصرف فوضعها
فی حجره و جعل یقبل هذا مرة و هذا اخری
فقال قوم اتحبهما یا رسول الله صلی الله
علیه واله فقال ما لی لا احبهما و هما ریحانتی من
الدنیا و روی سلمان الفارسی رحمة الله
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه واله
یقول فی الحسن والحسین علیهما السلام انه
من احبهما احببته و من احببته احبه الله
و من احبه الله ادخله الجنة و من ابغضهما
ابغضته و من ابغضته ابغضه الله و من ابغضه
الله ادخله النار علی وجهه و روی ابن الصیقل
عن ابن عباس قال انه فی جنة الله ذلك
قال ان الحسن والحسین شنفا العرش و ان
الجنة قالت یا رب اسکنتنی الضعفاء و المساکین
فقال الله لها اما ترضین انی زینت ارکانك بالحسن والحسین قال
فماست کما تمیس العروس فرحا و روی
عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی یقول
کان رسول الله صلی الله علیه واله یخطبنا فجاء الحسن والحسین
و علیهما قمیصان احمران یمشیان و یعثران
فنزل رسول الله صلی الله علیه واله من المنبر فحملهما
بین یدیه ثم قال صدق الله و رسوله
انما اموالکم و اولادکم فتنة نظرت الی
هذین الصبیین یمشیان و یعثران
فلم اصبر حتی قطعت حدیثی و رفعتهما

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سرورِ کائنات و حال ساربان بدذات

ہای ہای جور و جفای اہلِ کوفہ و شام سے ہماری مولا کو طغیانی اعدا و خدنگ باری ہمامِ ابتلا مین ہم
تنہا خیمہ تک جا سکین ہنگ اندازی مخالفین و ضربِ نیزہ و تیغ سے دشوار ہوا کہ اہلبیت کو دو تین
دم بھر استراحت کرین تمہاری زن و فرزندِ پردہ ناموس مین بخوف و ہراس مین ہو کہ مین
طعام آمادہ پیاس پر پانی موجود مزین بازیور و لباس مین افسوس کہ امت بیمروت نے ہا
اسیرانِ کہا ہی اونکی قدر و منزلت نہ کی ذریت و عترتِ رسالت کو ہر طرح کی ذلت و اذیت
قید و بند مین دی قَالَ وَاَخَذَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْمَنْ اَخَذَ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیِّ بْنِ
اَخْطَبَ فَدَعَیٰ بِلَالًا فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ وَقَالَ لَهٗ لَا تَضَعْهَا اِلَّا فِیْ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
حَتّٰی یَرٰی فِیْهَا رَاْیَهٗ راوی کہتا ہی جب حیدرِ صفدر نی فتحِ قلعۂ خیبر کی جان و مال لوٹ
واسطی پیغمبر کی صفیہ بنتِ حُیَیّ بن اَخطب بسہمِ غنیمت لی بلال کو بلا کی وہ خاتون سونپی اور کہا اپنی
ساتھ اس کو خدمتِ رسول مین پہنچا یہ امانت کو سوای اونکی نہ دینا اس دختر کی حق مین کیا حکم
بنی ہی وہی کہینا فَاَخْرَجَهَا بِلَالٌ وَمَرَّ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَی الْقَتْلٰی وَقَدْ کَادَتْ تَذْهَبُ
رُوْحُهَا بلال اوس راہ سے صفیہ پر بلال کو لیکی چلا جدھر لاشین پدر و برادر و اقربای صفیہ پڑی
تہین گذر جب اجسادِ مقتولین پر نگاہ اوسکی پڑی بی اختیار دوڑ کی جنازون سی لپٹی ایسا روئی
اور در دِ جگر سے بیتاب چلائی کہ نزدیک تھا قالب سے روح کی ہو جائی جدائی ہزار تسلی و دلداری
مین کشتہ ہای عزیزون سی چھڑایا بعزت و حرمت بڑی کی حضورِ سیدِ انبیا پہنچایا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ لِبِلَالٍ اُنْزِعَتْ مِنْكَ الرَّحْمَةُ یَا بِلَالُ یہ ماجرا سنکی سرورِ عالم نی بلال کو ملامت کی
ای غلام تیری دل سی کیا رحم و مروت جاتی رہی اس حال پر تصور کی جا ہی یہ واقعہ مشابہ الی سید
الشہدا ہی صفیہ ہر گاہ اقربا کی جنازون پر آئی نوحہ و زاری مین مرنی کی صورت بنائی پیاسی بھوکی اور
لباس و زیور سی لٹی تہی واسطی تشہیر کوچہ و بازار کی ضربِ تازیانون سی دکہتی تہی وکانت

الی الحسن والحسین فی جحورهما فی احسن شأن السید الحمیری شعراً

ویکفیه اخذها و غیر ذلك مما یتعلق فی ثواب زیارته و فضل تربته المطبوعة والکتاب من اما الطاهرین اللغات المکان روی محمدهما تکاره فنعم دفنهما و تقدیر لها فکان الدیه بذلک الرسول ومن قد مر بحق یلعبان فضمهما

بجلال رتبته وعلو منزلته عند الله
مکثیرة وما ذکرناه کاف فی هذا الباب
الفصل الرابع فی ذکر جملة مختصرة من
اخبار سخ وبیعہ چوتھی فصل ذکر مختصر مین خروج
سید الشهدا علیه السلام کی جو صفحہ ۲۱۶ سے حاشیہ پر
مطبوع ہو چکی ہے اور سیاست ائمہ اطہار کا حال
اوسکی ساتھ ترتیب سے لکھا اور کتاب تمام ہو گئی
والحمد لله رب العالمين والصلوة على
محمد و اله الطاهرين
فی ۱۲ ذی قعدہ ۱۲۹۰

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات وحال ساربان بدذات

غَزْوَةُ مُؤْتَةَ فِی جُمَادی مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ جَعْفَرًا وَزَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَابْنَ رَوَاحَةَ نَعَاهُمْ قَبْلَ اَنْ یَجِیْئَ خَبَرُهُمْ
وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ غزوہ روم قدیم جو ہرقل پادشاہ دولاکھ عرب وعجم کا جامع تھا آٹھوین
سال ہجری مین تین ہزار غازیون سے قریہ مؤتہ حوالی بلقا جسے شراف کہتے واقع ہوا بہت مجاہد
اسلام جان سے کام آئے اور پیش از وصول خبر پیغمبر نے صحابہ سے حالات واقعہ فرمائے کہ جعفر ابن
ابی طالب وزید بن حارثہ وابن رواحہ نے صدمات ہلاکت پائے یہ کہکے چشم حق بین سے اشک
حسرت بہائے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیْحِ قَالَ اَبَانُ وَحَدَّثَنِی الْفُضَیْلُ بْنُ یَسَارٍ
عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اُصِیْبَ جَعْفَرٌ یَوْمَئِذٍ وَبِهٖ خَمْسُوْنَ جِرَاحَةً
خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهَا فِیْ وَجْهِهٖ بخاری نے ابی شیخ ابان بن تغلب راوی فضیل بن یسار
وحضرت ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی فرمایا پچاس زخم کاری لگی تہی جب کہ جعفر علیہ الرحمۃ کو
شہادت ملی پچیس جراحات سے چہرہ پر زیح باقی الم تیر ونیزہ وتلوار ساری بدن کو پہنچا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ جَعْفَرٍ اَنَا اَحْفَظُ حِیْنَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی اُمِّیْ فَنَعٰی لَهَا اَبِیْ فَاَنْظُرُ اِلَیْهِ
وَهُوَ یَمْسَحُ عَلٰی رَاْسِیْ وَرَاْسِ اَخِیْ وَعَیْنَاهُ تُهْرَاقَانِ الدُّمُوْعَ حَتّٰی تَقْطُرَ عَلٰی
لِحْیَتِهٖ عبداللہ ناقل ہین مجھے خوب یاد ہے جس وقت ایام یتیمی آئی رسول خدا والدہ کو پرسا دینے پر
بزرگوار کا ہماری گھر تشریف لائے وہ میری سر پر دست شفقت پہراتے اور بہائی کو بہت پیار
کرتے جاتے اس حال مین دیدۂ انور کی آنسو ٹپکتی قطرات اشک محاسن مبارک پہ پہنچے ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدِمَ اِلَیْكَ اِلٰی اَحْسَنِ الثَّوَابِ فَاخْلُفْهُ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ بِاَحْسَنِ مَا
خَلَفْتَ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ پس ہماری واسطے دعا مانگنی یہ کہا الٰہی بدرستیکہ
جعفر تیری پاس بڑی کار ثواب سے پہنچا پس تو اوسکی عیال واولاد کا بہترین وجہ مین نگہبان ہو

۷۳۸

اونتیسوین مجلس ۲۹ روایات غزوات سید کائنات وجفای یاران بدذات

رہنا جیسا کہ محافظ ہو کسی بندہ خاص کی ذریت کا اور چاہی اسی ابہار کہنا ثم قال یا اسماءُ
اَلَا اُبَشِّرُکِ قَالَتْ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بعد ازان فرمایا ای اسماء
چاہتی ہو کہ بشارت عظمی دون عرض کی ہان یا نبی اللہ تم پر مان باپ سے فدا ہون قَالَ اِنَّ اللّٰہَ
جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ قَالَتْ فَاَعْلِمِ النَّاسَ ذٰلِکَ یعنی تحقیق
کہ پروردگار نے جعفر کو دو بال عطا کئے ہین کہ اون پرون سے بہشت مین ہمراہ ملائکہ اوڑتے پہرتے
ہین والدہ نے کہا مژدہ اس بات کا اگر خلق کو بخشو تو بہی بجا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ
یَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَاْسِیْ حَتّٰی رَقَا اِلَی الْمِنْبَرِ وَاَجْلَسَنِیْ اَمَامَهٗ عَلَی الدَّرَجَةِ السُّفْلٰی
وَالْحُزْنُ یُعْرَفُ عَلَیْهِ پس خیر الوری اوٹہی میرا ہاتہ پکڑے مسجد مین چلے بار بار کمال پیار سے دست
رحمت فرق پر جعفر یتیم کی پہراتی سیر منبر پر پہنچ اپنی آگی پایہ ثانی مین بٹہایا جو تمہو کی درجے پر ہے
چہرے سے حزن و اندوہ ظاہر و فور غم کی سبب متغیر تہے فَقَالَ اِنَّ الْمَرْءَ کَثِیْرٌ بِاَخِیْهِ وَابْنِ
عَمِّهٖ اَلَا اِنَّ جَعْفَرًا قَدِ اسْتُشْهِدَ وَجُعِلَ لَهٗ جَنَاحَانِ یَطِیْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ فرمایا اے لوگو
آدمی کی بہائی و فرزندان عم و عزیز بہت کام آتی ہین لاکن برادر وفا پرور مثل جعفر کہان میسر آتے ہین
تحقیق کہ وہ غزوہ موتہ مین شہید ہو گئے اور خالق نے دو پر کٹے ہاتہوں کی عوض اونکو دئیے تاکہ فردوس
مین پرواز کرین اور جہان چاہین سیر کرین ثُمَّ نَزَلَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَدَخَلَ
بَیْتَهٗ وَاَدْخَلَنِیْ مَعَهٗ وَاَمَرَ بِطَعَامٍ یُصْنَعُ لِاَهْلِیْ وَاَرْسَلَ اِلٰی اَخِیْ فَتَغَدَّیْنَا
عِنْدَهٗ غِذَاءً طَیِّبًا مُبَارَکًا پہر منبر سے اوتر کی دولتسرا مین رونق افروز ہوئی اور مجہے بہی شفقت
مہربانی سے اپنے ہمراہ لیگئے خدام سے کہانا پکانے کی واسطے امر کیا رنگین طعام جب طیار ہوا مان اور بہائی
کو لیے ہمارے گہر مین بہیجا مجہے دسترخوان پر مبارک و اچہا کہانا کہلایا با فراط لطف و عنایت سے
کامیاب فرمایا وَاَقَمْنَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فِیْ بَیْتِهٖ نَدُوْرُ مَعَهٗ کُلَّمَا صَارَ فِیْ بَیْتٍ

مختارنامه
بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام
علی خیر خلقه محمد المصطفی صلی الله علیه
وآله اجمعین اما بعد محمد احمد النخعی چنین
روایت میکند از زیاد بن قدامه
که مختار بن ابی عبیده بن مسعود الثقفی
رحمة الله علیه چون در شکم مادر بود می شنیدم
مادرش گفت که از هوا آوازی شنیدم از آسمان
هاتفی میگفت ای جهنی ندا میدهد
زیان باشد که این دوستدار اهل بیت
پیغمبر است و دشمنان آل محمد از جهان
خواهد کند دیار و نام مادر مختار
حلیمه بود چون مختار از مادر بزاد
مختار نام نهاد چون سه ساله شد
میرود و مادرش او را میبرد
او را بعد چون مختار بچه گشت
تا قوانین ظاهرات و باطنات
نوشته
۴۲۹
ندیدم که مختار با کودکان بازی کند
کشتی گرفتی و با اسپ سوار شدی
میکنند که مختار را دیدم
و شتاب میکرد و میگفت
آرزو چنین دارم و این را میخواهم
دران روز متولد شد که حضرت محمد
مصطفی صلی الله علیه وآله
رفته بود پدر او
که حضرت امیر المؤمنین علی علیه السلام
بیک فرسنگ و او را در کنار نشاند
دعای خیر کرد و مژده داد که این
الحق حضرت امام حسن علیه السلام را
که رفته در خانه عم مختار در وقت مختار
گفت در آن مجلس بالای بام بودم
چون حضرت امام حسن را دیدم از بام
بزیر آمدم و در قدم امام افتادم
و در خدمت آنحضرت میبودم تا آنکه

حضرت امام حسین علیه السلام بجانب کوفه

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات اور حال ساربان بد ذات

إِحْدَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى بَيْتِنَا یعنی شبانه روز مین بیت الشرف پیغمبر مین انکی
پاس رہا جس حجرۂ ازواج کو جاتی ہر جا ساتھ پھرتا بعد ازان رخصت ہو کی اپنی گھر آیا جعفر
دلداری فرمائی کہ غم بی پدری کو بھلایا فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا أُسَاوِمُ شَاةً أَخٍ لِي
فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَتِهِ پھر میری مکان مین رسول خدا نی قدم رنجہ کیا اور مین
بھائی کا دنبا خرید رہا تھا ملاحظہ سی ہماری خوش ہوی اور کہا خدایا اسی ہر کار مین برکت و نفع
دیا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَمَا بِعْتُ شَيْئًا وَلَا اشْتَرَيْتُ شَيْئًا إِلَّا بُورِكَ لِي فِيهِ
عبداللہ نی خبر دی کہ اوس دن سی جو چیز بیچی خریدی اوس مین فایدہ کی ساتھ برکت دیکھی قَالَ
الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِفَاطِمَةَ إِذْهَبِي فَابْكِي عَلَى ابْنِ عَمِّكِ
وَلَا تَدْعِي بِثُكْلٍ وَمَا قُلْتِ فَقَدْ صَدَقْتِ ابو عبد اللہ جعفر نی بیان کیا کہ پیغمبر نی
فاطمہ زہرا کو ارشاد ہوا وہ اسطی عزا داری کی خانہ ابن عم یعنی جعفر جا اور رو کی رسم غم و ماتم کو بجا لاؤ
مگر واثکلاہ واویلا کہنا اور جو بین کرو کی وہ صدق و سچ بین بجا سناتی رہنا قَالَ وَانْصَرَفَ
رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْمَدِينَةِ حِينَ دُفِنَ الْقَتْلَى راوی کہتا ہی جب واقعہ احد تو آج
مدینہ مین گذرا حمزہ عم نبی کو درجہ شہادت پہنچا جو مقتولین مسلمین تھی مدفون ہوی سرور
کائنات رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام شہر مین پھری فَمَرَّ بِدُورِ بَنِي الْأَشْهَلِ وَبَنِي ظَفَرٍ
فَسَمِعَ بُكَاءَ النَّوَائِحِ عَلَى قَتْلَاهُنَّ فَتَرَقْرَقَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ بِالدُّمُوعِ وَ
بَكَى عولہ انصار مین گھرون سی بنی اشہل و بنی ظفر کی عبور فرمایا وہان شیون و نالۂ عورات کہ
اپنی عزیز و اقربا کو روتی تہین گوش پیغمبر مین آیا بی اختیار دیدۂ حق بین سی آنسو بہی برس کہا کی فوراً
غم سی بہر و بکا ہی ثُمَّ قَالَ لَكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ الْيَوْمَ تاسف کی مقام پر کہا
یعنی کہ ہمارا چچا حمزہ اسی شہر مین غریب الوطن تھا اوسکی زن و فرزند و خواہر و دختر سی کوئی نہین ہا

اونتیسویں مجلس روایات غزوات سید کائنات اور جفای ساربان بدذات

جو رسم عزا و رقت کو برپا کرتا فَلَمَّا سَمِعَهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَاُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ قَالُوا لَا
تَبْکِیَنَّ اِمْرَأَۃٌ حَمِیْمَہَا حَتّٰی تَأْتِیَ فَاطِمَۃَ فَتُسْعِدَہَا ہرگاہ یہ کلام خیر الانام سعد بن معاذ
و اسید بن حضیر نی سنا تو اپنی سب زنان عمزدہ نوحہ گر سی کہا خبردار کوئی عورت اپنی وارثوں کے
ماتم سی نہ روئی، مگر یہ کہ خانۂ زہرا میں جاکی فاطمہ علیہا السلام کو حمزہ کا پرسا دی، نالان ہوئی
پس جمیع نسوان بیت الشرف بتول میں فراہم آئیں لوازم سوگ و اندوہ و اشکباری بجا لائیں
فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْوَاعِیَۃَ عَلٰی حَمْزَۃَ وَہُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ
اِرْجِعْنَ رَحِمَکُنَّ اللّٰہُ فَقَدْ اٰسَیْتُنَّ بِاَنْفُسِکُنَّ جس وقت مصیبت حمزہ میں فریاد و فغان
زنان خانۂ زہرا سی خیر الوریٰ نی سنا خوش ہو کی فرمایا اب اپنی گھر پھر جاو آرام کرو رحمت بھیجی
تم پر خدا بتحقیق کہ غم کیا یا تمنی اپنی جان سی اور کرم کیا ہنگامۂ عزا نالۂ سوزان سی صد افسوس کہ ہم
عزاداری و بنای نوحہ و زاری جو تمنی سنی جور و جفای اعدا سی ہماری مولا کی اُنہی ادا ہوئی سید الشہدا
امام حسین علیہ السلام کو رونی والا کوئی نتہا گھر بار لٹا اہلبیت قید میں گئی کون ماتم کا سوگ
رکہتا پرسا دینا در کنار جنازہ بی گور پڑا تھا، آنی جانی والی فاتحہ خوان کہاں ہم تو سن سی
لاش کو روندا کیون ای محبان آلِ عبا روحِ شہید کربلا کی نذر چاہتی ہو میں سورۂ قرآن پڑہوں
اوس کشتۂ غریب کی اوپر تم عورت اور مرد نالہ و فغان کرو تا علاقۂ الفت و کہوں وَ ذَکَرَ مُحَمَّدُ
بْنُ اِسْحَاقَ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ فَرَّ وَاِنَّ خَیْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
قَدْ اَخَذَتْ اُخْتَہٗ فَقَدِمُوْا بِہَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ محمد بن اسحاق نی ذکر کیا غزوۂ طائف میں
جو لشکر اسلام چاروں طرف پہیلا عدی بن حاتم طائی خوف سی جانب شام مفرور ہوا سپاہ
رسول اللہ نی خانمان حاتم و اوس قبیلہ پر تاخت و تاراج کی اسیری میں خواہر عدی یعنی
بنت حاتم پکڑی رو برو پیغمبر لاکی حاضر کی وَاَنَّہٗ مَنَّ عَلَیْہَا وَکَسَاہَا وَاَعْطَاہَا

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات اور جفای ساربان بد ذات

نَفَقَةً فَخَرَجَتْ مَعَ رَكْبٍ حَتّٰى قَدِمَتِ الشَّامَ وَاَشَارَتْ عَلٰى اَخِيْهَا بِالْقُدُوْمِ

سرور کائنات نی اوس عورت کو راہ کی بخشش اور لباس عمدہ بنا بر پوشش عطا کی سواری و زاد راہ

بھی علاوہ دی وہ مرکب عزت و شرف پر خوش و خرم چلی تا کہ بلاد شام کو قرین برادر پہنچی

بھائی سی جب مسرور و شادمان ملی تو اوسی شرفیابی خدمت رسول پر فہمایش کی فَقَدِمَ

وَاَسْلَمَ وَاَكْرَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى وِسَادَةٍ رَمٰى بِهَا اِلَيْهِ بِيَدِهٖ

وہ سعادت مند حضور نبی مین آیا رغبت سی اسلام لایا خیر الوریٰ نی بہت اکرام فرمایا اپنی

دست مبارک سی مسند احترام کو بچھایا اوس پر نور وتفقد پاس بٹھایا وَقَالَ وَقَدْ كَانَ فِيْمَا

سُبِيَ اُخْتُهٗ بِنْتُ حَلِيْمَةَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اُخْتُكَ

شَيْمَاءُ بِنْتُ حَلِيْمَةَ راوی نی کہا جب غزوہ طایف مین غنیمت اور بندی کفار کی اہل اسلام

نی پائی اوسمین کچھ کی رسالت پناہ کی یعنی رضاعی خواہر بھی پکڑی آئی وہ خاتون بالین پیر انا کی بیٹی ہمشیر سنین مین

پہنچین باحال زبون بولین یا محمد مین شیما بہن تمہاری بنت حلیمہ ہون قَالَ فَنَزَعَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بُرْدَهٗ فَبَسَطَهَا فَاَجْلَسَهَا عَلَيْهِ حضرت نی بالاپوش اپنا

بُردیمانی اوتار کی زمین پر بچھایا اوس بی بی کو عزت و حرمت سی بالای ردای مبارک بٹھایا

ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهَا يَسْاَلُهَا وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْضُنُهٗ اِذْ كَانَتْ اُمُّهَا تُرْضِعُهٗ پھر فرط

شفقت مین نبی رحمت دور کی اوسکو لپٹی صحبت گذران پوچھی یہ بی بی وہ تھی کہ جب حلیمہ خاتون

حضرت کو دودھ پلاتی شیما بہلاتی اور پیاری کہلاتی وَاَدْرَكَتْ وَفْدُ هَوَازِنَ رَسُوْلَ

اللّٰهِ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ اَسْلَمُوْا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَنَا اَصْلٌ وَعَشِيْرَةٌ وَقَدْ

اَصَابَنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ جب رسول

مقام جعرانہ پر متوقف تھی قبیلۂ ہوازن کی لوگ خدمت مین پہنچی اسلام لائی اور عرض کی ای خدا

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات وجفای ساربان بدذات

ہم شرفا اور صاحبِ قوم ہین عرب کی ہمپر بلا و مصیبت پڑی جو تمسی پوشیدہ نہین رہی پس
ہماری اوپر احسان کرو اپنا پروردگار تمکو عوض دیگا وَاِنَّمَا فِی الحَظَائِرِ خَالاتِكَ وَبَنَاتُ
خَالَاتِكَ وَخَوَاضِنُكَ وَبَنَاتُ خَوَاضِنِكَ اللَّاتِیْ اَرْضَعْنَكَ وَلَسْنَا
نَسْاَلُكَ مَالًا اِنَّمَا نَسْاَلُكَهُنَّ ان احاطون مین تمہاری خالاؤ اور انّا وُدّا اور اونکی بیٹیان
جنہون نی اپکو دُودہ پلایا یا کہلایا رہتی ہین ہم مال ومنال کی ہم سایل نہین وہی طلب کرتی ہین
وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ قَسَمَ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ اللهُ تحقیق کہ وہ سب اسباب واسیرونکو
رسالتمآب نی تقسیم کیا تھا زمرۂ غازیون پر جیسا کہ اللہ نی حکم دیا تھا فَلَمَّا كَانَ كَلَّمَتْهُ
اُخْتُهُ قَالَ اَمَّا نَصِیْبِیْ وَنَصِیْبُ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكِ وَاَمَّا مَا كَانَ
لِلْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَشْفِعِیْ لِیْ عَلَیْهِمْ پس ہرگاہ اس امر مین ہمشیرہ نی سفارش کی فرمایا
جو میرا اور اولادِ عبد المطلب کا حصہ ہی وہ تو لیجا باقی جسقدر سایرِ مسلمین کو ملا ہی میری نام
اونسی مانگ پہیر دینگی یقین ہوتا ہی فَلَمَّا صَلَّوُا الظُّهْرَ قَامَتْ فَتَكَلَّمَتْ وَتَكَلَّمُوا
فَوَهَبَ لَهَا النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ جب نمازِ ظہر سب پڑہ چکی صفِ مصلی پر بہی شیما کہری ہوگی
اپنی لئی اسوال پہیر مانگی ساری مجاہدون نی غنیمت مسترد کی او نام رسولخدا کی حرمت وتوقیر
بڑہادی تنبیہ سبحان اللہ جنکو پاس خدا ورسول تھا وہ اونکی نام پر جان ومال فدا کرتی اور یا
گمراہِ کوفہ ہر چند اللہ و پیغمبر کی واسطی سنتی آخر ما جور وجفا سی نہ گذرتی روزِ عاشورا فرزندانِ نبی بہوکی
پیاسی ماری گئی لاشونکو روندا یا سر کٹی بدنِ صد چاک دہوپ مین پڑی رہی اونپر کہوڑ دوڑا یا
عوراتِ بیوہ و اطفالِ یتیم کی تاراج مین وہ ستم کیا کہ ایسی ذلت وخواری کا صدمہ ہرگز کسیکو
نہین دیا وہ دخترانِ زہرا کا مصیبت مین دشمنون سی التجا کرنا اور بچون کا ایسی اسیری مین بنا
پشتِ ناقہ سواری سی گرنا زین العابدین کی طوق و زنجیر پر سلسلہ رقت کا شور مچانا حسرتا

پسران مسلم بن عقیل را از کشتن امام حسین و وفات مسلم خبر نبود و
که در اینجا از ایشان کسی نبود چون خبر کشتن
پدر ایشان شنیدند حالت بسیار گریه و
زاری میکردند پس ابراهیم محمد را گفت که
ما در کوفه بودن مصلحت نیست اگر آن
دشمن خدا و رسول خبر بشنود ما را بقتل
رساند چون شب شد برخاستند و از شهر
بیرون رفتند و بدست عسس گرفتار شدند
و آخر الامر ایشان را نیز بکشتند حضرت امام
حسین از ایصال خبر یافت اندوهگین آمد

امام حسین را از کشتن مسلم خبر نبود و
مسلم بن عقیل در کوفه بودند و حضرت
کوفه به زندان فرستاد و محمد و ابراهیم پسران
یقین شد که عبیداد ... امده است او را
ایشان در زندان او نقل کردند پس پناه او را
چون در پیش او بردند ایشان نقض ... نمود

او شقیوں مجلس روایاتِ غزواتِ سیدِ کائنات او جفای ساربانِ بد ذات

پیغمبر کا مانندِ گنہگار روکی بازارِ کوفہ و شام سے روتی جانا، کیوں ای حاضرانِ مجلسِ عزا تم اگر
وہاں موجود ہوتی تو خدمت سے پیش آتی اپنی مولا حسین علیہ السلام کی زن و فرزند کو اور
آفت میں دیکھتی تو کسطرح سے بچاتی، اب اونکی ذکرِ محنت و فکرِ اذیت پر شیون کرو تا روحِ پنجتن
راضی رہے، و واسطے اوس کشتۂ بیجا و زاری کی ساعی ہو کہ جسکی لئے سرشکِ خونین افلاک و ارضین
بہی لمواقعہ بزمِ عزا میں نالہ و فریاد چاہیے، زہرا کی اشک و آہ سے امداد چاہیے، اس غمسی
مصطفیٰ و علی کی حضور میں بجانِ فگار و خاطرِ ناشاد چاہیے، شبیر کا الم جو عبادتِ خدا کی ہی
و زیادت اوسمیں نوحہ سے اوراد (وظیفہ) چاہیے، آتی ہو گر بنای مصیبت کی واسطے بیت الحزن کو
روفی کی بنیاد چاہیے، ناظم سفر ہی پیش نظر دلکو سونکا، جانا ہی راہ دور بہت زاد چاہیے

کربلا سے لشکرِ ابن سعد کا حرمِ پیغمبر کو لیجانا ساربان کا قتلگاہ میں انا انگلی کی لئی دست بریدہ ہونا

غلطیدگانِ خاک و خونِ ملال و طپیدگانِ دشت و ہامونِ ابتہال، ستمدیدۂ طغیانِ زہی از
ورفت و بند و بریدہ پنجۂ بیقراری و مصیبتِ شہیدانِ بی غسل و کفن و قتیلانِ ستمگر اندہ
ہمن دست اندازی ساربانِ غم سے اعضای جثۂ ماتم کا قلم ہونا، پامالی سینۂ رقم پر مر کہ (شکست)
قصہ الم سے رونا یوں کہتی ہیں کہ جب قافلۂ بلاکش اشکبار مسافرانِ غریب الدیار اسیر کا
وادیِ کربلا میں زاد و راحلۂ جان سے گذرا، منزلِ شہادت پر ہر ایک سرنشینِ محمل ابتلا نے
مرکبِ حیاتِ مستعار سے اوترا، محملِ بدن او سر دم بار گردن سے خالی ہوئی اور توسنِ سبک خرامِ تن
فانی کو کمندِ اجل سے بندہی سوار و پیادہ فی خیمۂ فنا فی اللہ میں جا پائی، اونماین خیر الناس کے
خستگی آمد و شد سے راحت آئی جنسِ خاکساری رایگان بخشِ قدر و قضا نے سبکی نام پوری تولی اور
بسترِ قتلگاہ میں جوان و پیر نے زخم کہائی خونِ جگر پینے کو کمر کہولی، ایک ماندہ و کوفتۂ راہِ جہاد نے

چون خبر آمدن امام حسین و فرزندان امام بسعد
انحضرت نکی بلا ... عمر سعد ... عجب ...
... عمر سعد ... دشمنان
و اینخبر ... زندان کی ...
... دشت ...
... در ...
... فرزندان رسول
تا جان ... عجب امام حسین
فلاکی ... عمر سعد ... فرزندان
وقت ... امام معصوم ... عبید الله
... عمر سعد ... گفت ای ...
... ال ... الی ... باش

اونتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

بالش نیزی پہ سرا تیا ز رکہا تاکہ ہم بغل اور پہلوی سوت مین منزہ خواب ناز چہاہ اجسام نگلگون کو
چادر حریر صبا و شمال روکش آرام تہی سامان ترک وطن و فرزند و زن و جان و تن سی فکر
فردا مین غیبت قیام کی دوسری دن الحرم قطار سہر شک و جنازہ نالہ کی رفیق مقام پا تراب
چلی داغ حسرت کی بوجہ سا تہہ بندہی الوداع پڑہتی سفر آفات پر تلی زینب و ام کلثوم بدیدۂ
زہرا کی عماری نشین بی کجاوہ شتر پر چڑہین سکینہ و فاطمہ درای کاروان کی مانند نالہ زنان وادی
محنت کو بڑہین مروی عن سعید بن المسیب قال لما استشہد سیدی
ومولای الحسین علیہ السلام وحج الناس من قابل دخلت علی علی بن الحسین
فقلت لہ یا مولای قد قرب الحج فماذا تامرنی کتاب عاشر بحار مین سعید بن مسیب سی
روایت کی جب میری مولا امام حسین علیہ السلام کو شہادت ملی خلق ذی استطاعت نی ثواب حج
لیا مین اپنی مقتدا علی بن الحسین علیہ السلام کی پاس گیا بعد استلام عرض کی ای رکن کعبہ صفا
اور پس از تلبیہ کہا ای مسجود ملک و مینا طوف حرم الہی کی وارث شرف بیت و مقام ابراہیم کی
باعث قربانی ذبح عظیم کی خلف مروہ و تقبیل حجر کی موصوف ایام تشریق الا احرام نزدیک آئی
اس غلام کو اب کیا فرماتی ہو جو بجا لائی فقال امض علی نیتک وحج وہ حجت خدا بولی اپنی
نیت پر جا ارکان وقوف و تمتع کو بجا لا فحججت فبینما اطوف بالکعبۃ واذا انا برجل
مقطوع الیدین ووجہہ کقطع اللیل المظلم وھو متعلق باستار الکعبۃ
وھو یقول پس مینی قصد کیا اور پہنچا سعی مین پہرتا تہا ناگاہ ایک مرد ہاتہہ کٹا چہرہ مانند
شب تار کالا پردہ کعبہ سی لپٹا دیکہا کہ یون کہتا اللھم رب ھذا البیت الحرام اغفر لی
وما احسبک ان تفعل ولو تشفع فی سکان سمواتک وارضک وجمیع ما
خلقت لعظم جرمی ای خدا و مالک حرم کبریا مجہی بخش اگرچہ مذنب نہین کہ ایسا گناہ کیا

یاد کرد و آب نخورد و گفت لعنت خدا بر آن کس باد که امام حسین را از تشنگی کشت و او را از آب منع کرد پس پشیمان آمد حاضر بود برخاست و گفت ای معلم آن کس که امام حسین را از آب منع کرد پدر من بود و تو میدانی که ما فرزندان آن مرد ایم ما چنین لعن کردی و هیچ اندیشه نکردی که اینجا عشیره اش ... این کار کردند اکنون بیچم پسر زیاد ... ناسزا گفت معلم ... شنید و گفت ...

... امامیه ... دو ... ستاد ... از دست او بگرفت که آب خورد ... روزی سقای ... بود ... او را ... شنیده ... و در سفر و حضر و ... ارشاد حضرت پیغمبر از حضرت امیر المومنین ... اصحاب ... [illegible]

اوتیسویں مجلس حال ساربان بد افعال

اگرچہ خلق آسمان و زمین شفیع ہوں النجاسی ہرگز مغفرت نپاؤں بزرگی جرم و خطاسی قَالَ سَعِيدُ بْنُ

الْمُسَيِّبِ فَشَغَلَتْ وَشَغَلَ النَّاسُ عَنِ الطَّوَافِ حَتّٰى حَفَّ بِهِ النَّاسُ وَاجْتَمَعْنَا

عَلَيْهِ سعید بن مسیب ناقل ہی کہ میں اوسکی باتوں سی مبہوت ہوا خلق نی ہجوم کیا اطراف میں اوسکو

گھیرا فَقُلْنَا يَا وَيْلَكَ لَوْ كُنْتَ اِبْلِيْسُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَيْاَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

فَمَنْ اَنْتَ وَمَا ذَنْبُكَ سبنی کہا وای اوپر تیری اگر شیطان ہو تو بھی نہ چاہیی رحمت خدا سی

محروم ہیں اپنا نام بتا اور جو عصیان ہو فَبَكٰى وَقَالَ اَنَا كُنْتُ جَمَّالًا لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ

الْحُسَيْنِ لَمَّا اَخْرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ وہ روکی بولا میں ساربان تھا ابی عبد اللہ کا

جبکہ مدینہ سی حضرت نی سفر عراق کیا وَكُنْتُ اَرَاهُ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ لِلصَّلٰوةِ يَضَعُ

سَرَاوِيْلَهُ عِنْدِيْ فَاَرٰى تِكَّتَهُ تَغْشَى الْاَبْصَارَ بِحُسْنِ اِشْرَاقِهَا میں دیکھا

کرتا تھا کہ جس گاہ وہ امام واسطی وضو نماز کی اوترتی اپنا پاجامہ بدلکی میری حوالی کرتی اوسمیں ازار بند

بیش قیمت پاتا کہ چمک سی آنکھوں میں اوجیالا آتا وَكُنْتُ اَتَمَنَّاهَا تَكُوْنُ لِيْ اِلٰى اَنْ صِرْنَا

بِكَرْبَلَا وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ وَهِيَ مَعَهُ میں بہت آرزومند تھا کہ بند کو مجھی ملتا یہاں

تک جو کربلا پہنچی اور حسین علیہ السلام شہید ہوی وہ اونکی پاس تھا فَدَفَنْتُ نَفْسِيْ فِيْ

مَكَانٍ مِنَ الْاَرْضِ فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ خَرَجْتُ مِنْ مَكَانِيْ شور و شر لشکر عمر سی میں چھپ رہا

جب رات اندھیری چھائی کمین گاہ سی نکلا فَرَاَيْتُ مِنْ تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ نُوْرًا لَا ظُلْمَةً وَ

نَهَارًا لَا لَيْلًا وَالْقَتْلٰى مُطَرَّحِيْنَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اوس معرکہ میں رات کو دیکھا نور تھا نہ

روز روشن ہر طرف چمکتا ہی سر لاشیں لہو میں تر ایک سا نہیں کری ہیں اور جوان و پیر و طفل کی

صورتیں میں پہچان پڑی ہیں فَذَكَرْتُ لِخَيْبَتِيْ وَشَقَائِي التِّكَّةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ

لَاَطْلُبَنَّ الْحُسَيْنَ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ التِّكَّةُ فِيْ سَرَاوِيْلِهِ فَاَخُذُهَا اوس وقت کمبخت

... پشیمان ... خاص ... ساخت ... در میان ... علم ... [illegible]

... بخانه رفت ... [illegible]

و گفت لعنت خدا بر آن کس باد که امام حسین را در کربلا به تشنگی بکشت چون

من این سخن شنیدم گفتم لعنت ... [illegible]

گفت ای حرامزاده ملعون اول بر ... [illegible]

میگفتم ... [illegible]

اونتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

شقاوت فی جذبہ پاپاجو پہولا ہوا پہر ازار بند یاد آیا دلمین کہا قسم خدا کی حسین شہید کو ڈہونڈہونگا

شاید اونکی پاجامہ مین رشتہ امید پاؤن تو اوسی لونگا ولم ازل انظر فی وجوہ القتلی حتی

اتیت الی الحسین علیہ السلام اس تلاش پلنگاہ ال پیغمبر مین کیا بہت پہرا تہا ایسا شہر

کو اوپر تلی کیا جو بیکر امام حسین علیہ السلام بہی نظر سی گذرا فوجدتہ مکبوبا علی وجہہ

وہو جثۃ بلا راس ونورہ مشرق مرملۃ بدمائہ والریاح سافیۃ علیہ

پہر اونکو اس حال مین دیکہا کہ اوندہا جنازہ صد پاش پڑا ہی سر کٹا نور چمکتا ہی تمام جسم نیزہ وتیغ سی مجروح

خاک وخون مین اٹا جا اور سہوا کا جہونکا چلتا مانند مشک وعنبر مہکتا ہی فقلت ہذا

واللہ الحسین فنظرت الی سراویلہ کما کنت اراہا واسی حسین ہین بی شبہ

مینی دل سی اپنی کہا اور نظر کی تو سراویل وہی ہین پاجامہ جیسا دیکہا تہا فدنوت منہ وضربت

بیدی الی التکۃ فاذا ہو قد عقدہا عقدا کثیرۃ مینی قریب جا کی ازار بند

ہاتہ ڈالا حضرت کی احتیاط سی بہت گرہ لگا ہوا مضبوط پایا فلم ازل احلہا حتی

حللت عقدۃ منہا فمد یدہ الیمنی وقبض علی التکۃ سیری سعی ... نی

ایک ایک پہندا کہولنا شروع کیا تا کہ عقدہ آخر جب رہا تو اوس پر امام نی اعجاز سی دست

رکہا فلم اقدر علی اخذ یدہ عنہا ولا اصل الیہا فدعتنی النفس الملعونۃ

الی ان اطلب شیئا اقطع بہ یدہ ... ہر چند سعی مین زور مارا کہ اوس ہاتہ کو ...

فرزند ید اللہ کا اور مطلوب لی نکہ ہوسکا نفس باعون اس بات کا خواہان ہوا تا کوئی چیز ڈہونڈ

لاؤن اور ہاتہ جو ہی قطع کر ڈالون فوجدت قطعۃ سیف ملقی فاخذتہا

واتکبت علی یدہ ولم ازل احزہا حتی فصلتہا عن زندہ ... ساری ...

تلاش کی تا گاہ ٹوٹی تلوار جیسی ملی اوسکو بار بار دست حق پرست پر ... کاٹا ...

[illegible]

اوتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

جو بوسہ گاہِ روح القدس تی صدمہ قطع پایا ثُمَّ نَحَّاهَا عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَّدْتُ يَدِي

اِلَی التِّكَّةِ لِاُحِلَّهَا اوسوقت جا ہا رشتۂ امید کہینچون ہاتہ بڑہایا کہ اوسی کہولون خواہ

پاجامہ اوتارلون فَمَدَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى فَقَبَضَ عَلَيْهَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلٰى اَخْذِهَا

سلطان وارث شرم وحیائی کرامت سی قبضہ پایان محکم رکہا مینی بہت اپنی طاقت کو صرف

کیا الا کسی طرح جدا نہ کرسکا فَاَخَذْتُ قِطْعَةَ السَّيْفِ وَلَمْ اَزَلْ اَجُرُّهَا حَتّٰى فَصَلْتُهَا

عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَّدْتُ يَدِي اِلَی التِّكَّةِ لِاٰخُذَهَا پہر اوسی پہل سی تیغ کی ستواں ضرب

لگائی تاکہ دو ٹکڑی ہوی دوسری بہی کلائی کف جود وستم کو اپنی پہیلایا بادشاہ مدعا بہا

لی اسپر ارادہ دوڑایا فَاِذَا الْاَرْضُ تَرْتَجِفُ وَالسَّمَاءُ تَهْتَزُّ وَاِذَا بِغَلَبَةٍ عَظِيمَةٍ

وَبُكَاءٍ وَنِدَاءٍ ظہور سی اس بیداد کی چارسُو نالہ و فریاد مانند عرصۂ نشور بلند ہوا زمین کو

زلزلہ آیا آسمان کانپا جوش رقت وزاری ہوا مین ووچند بڑہا نزدیک تہا تختۂ خاک او

جائی ابر قہر الہی پانیکی آگ برسائی ابتو کشیدہ کہائی دیا اور مجکو اندیشہ نی گہیر لیا وَقَائِلٌ

يَقُولُ وَا اِبْنَاهُ وَامَقْتُولَاهُ وَاذَبِيحَاهُ وَاغَرِيبَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اوس ہنگام

قیامت مین آوازِ دردناکِ غم پروری کہ جیسی میت پر فرزند نوجوان کی ماد نوحہ کر چلاتی

وای پسر کشتۂ کرب و بلا ہای ذبیح خنجر جور وجفا ای غریب مجروح تیغ دشمنان ای سبزہ

نازوکی پالی حسین يَا بُنَيَّ قَتَلُوكَ وَمَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوكَ

ای بیٹا تجکو ظلم سی مارا اہو بہایا سبط نبی نہ پہچانا حق حرمت کو بہلایا مرتی دم تک پیاسا

پانی سی ترسایا ایسی نازنین بدن پہ تیر و تلوار برسایا فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ صَعِقْتُ

وَرَمَيْتُ نَفْسِي بَيْنَ الْقَتْلٰى وہ شتربان کہتا ہی جب مینی دیکہا یہ ماجرا غیب سی سنا

بین اور نوحہ بانگ حواس باختہ ڈر کی تہرایا اپنی تئین درمیان مقتولین چہپایا وَاِذَا بِثَلَاثٍ

اونتیسوین مجلس حال ساربان بدخصال اورجسم اور سر خامس آل عبا

نَفَرٍ وَاِمْرَاَةٍ وَحَوْلَهُمْ خَلَائِقُ وُقُوفٌ وَقَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ بِصُوَرِ النَّاسِ

وَاَجْنِحَةِ الْمَلَائِكَةِ ناگاه بالین سید الشهدا پر تین مرد اور ایک عورت تشریف لائی

اور نظر کی تو بیشمار خلایق اونکی اطراف مین فراہم آئی ساری زمین دشت و صحرا اونکی صورتونسی

بھری پائی پر وار ملایکہ فی ارض نینوا رشک سما وغیرت وادی ایمن بنائی وَاِذَا اِبْنُ وَاحِدٍ

مِنْهُمْ يَقُوْلُ يَا اِبْنَاهُ يَا حُسَيْنُ فِدَاكَ جَدُّكَ وَاَبُوْكَ وَاُمُّكَ وَاَخُوْكَ

اونمین ایک بزرگوار دل بیقرارسی بولی ای فرزند مہ لقا یا حسین تیری نانا اور بابا مادر

برادر اس بیکس ستمزدہ کی فدا وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ جَلَسَ وَرَاْسُهُ عَلٰی بَدَنِهِ

وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَيَا اَبَتَاهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا

اُمَّاهُ يَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَيَا اَخَاهُ الْمَقْتُوْلُ بِالسَّمِّ عَلَيْكُمْ مِنِّي السَّلَامُ یکایک

امام حسین علیہ السلام اوٹھکی بیٹھی اور سر بدن سی ملا نوا ز حزین سی کہنی لگی لبیک یا جداه محمدا

لبیک ای پدر امیر المومنین شاہ اولیا ای والدہ فاطمہ زہرا یا اخا کشتہ زہر جفا مپر اسلام

تمپر پہنچی اور اجر قدم فرسائی اللہ دی ثُمَّ اِنَّهٗ بَكٰی وَقَالَ يَا جَدَّاهُ قَتَلُوْا وَاللهِ رِجَالَنَا

يَا جَدَّاهُ سَلَبُوْا وَاللهِ نِسَاءَنَا پس روکی اوس مظلوم فی جا نا ما جرا سنانا زبان حال سی

خطاب کیا ای نانا اہل کوفہ نی جہان بلاکی لب دریا پیا سا مارا ہماری ساری انصار و اقربا کا

سر تن او تارا خیمہ ناموس جلایا سامان حرم لوٹا عورات کا زیور و معجر لیا پردہ رخسا تپئ سلطان

يَا جَدَّاهُ ذَبَحُوْا وَاللهِ اَطْفَالَنَا يَا جَدَّاهُ يَعِزُّ وَاللهِ عَلَيْكَ اَنْ تَرٰی حَالَنَا

وَمَا فَعَلَ الْكُفَّارُ بِنَا یا جداه برادر و فرزند حسین جیسی نہ و نی حتی اطفال شیر خوار بھی تیغ

کی یقین ہی تمپر دشوار ہوگا اس میری حال پر نظر کرنا اور جو کفار نی درجہ خواری و زاری میں

سامنی گذرنا وَاِذَا هُمْ جَلَسُوْا يَبْكُوْنَ حَوْلَهٗ عَلٰی مَا اَصَابَهٗ پس وہ ساری بزرگوار لاش

اونتیسوین مجلس حال ساربان جسم و سرشار شهیدان

امام حسین علیہ السلام کی اطراف مین سوگوار بیٹھی اور مصیبت شہادت مین رونیکی شور وفغان

صف حشار سے اوٹھی وفاطمة تقول یا ابتاه یا رسول الله اما ترى ما فعلت

امتك بولدي فاطمہ نے عرض کی ای بابا دیکھتی ہو جو سمی کینہ سینہ کا بدلا لیا امت

عاصی نے کیا سلوک میری فرزند کی ساتھہ کیا أتأذن لي ان اخذ من دم شيبه

واخضب به ناصيتي والقى الله عز وجل وانا مختضبة بدم ولحيه

الحسين مجھی اجازت دو تا اوسکی محاسن کا خون لون پیشانی و رخسار پر اپنی ملون رو

قیامت حسین کی لہو مین مختضب خدا سی ملاقات کرون فيقال لها خذي ونأخذ

يا فاطمة پیغمبر نے فرمایا اچھا یہ رنگ منہ پر لگا دو ہم بھی ایسا کرتی ہین ہاتھہ بڑہا دو فترام

يأخذون من دم شيبه وتمسح به فاطمة ناصيتها والنبي وعلي و

الحسن يمسحون به نحورهم وصدورهم وايديهم الى المرافق پس دیکہا

مینی کہ فاطمہ و نبی و علی و حسن علیہم السلام گردن و محاسن مقتول سی لہو لیتی اور اپنی گلی و سینہ

دست مین کہنی تک ملتی وسمعت رسول الله يقول فديتك يا حسين

يعز والله علي ان ارايت مقطوع الراس مرمل الجبينين دامي النحر

مكبوبا على قفاك میری ساعت مین آیا جو رسول مقبول نی فرمایا قربان تیری ای

حسین کیونکہ یہ غم ہمسون بہت ناگوار ہی جہمکو اس حال سی تجکو دیکہون سر کٹا چہرہ خاک و

خون مین اٹا ہی لہو گلی سی بہتا نیزون پر گوشوارہ بدن ٹپکی قد كسا لك الذاري وانت

طريح مقتول الكفين تحقیق کہ تن عریان کو ریت سی پنہان کری ہوای جنوب شمال

اور تو مقتول اور دست بریدہ نظر آئی پاجال یا بني من قطع يدك اليمنى والشمال

اليسرى فقال يا جداه كان معي جمال من المدينة وكان يراني اذا وضعت

اونتیسویں مجلس حال ساربان وسیم وسر شاہ شہیدان

سَرَاوِيلِي لِلْوُضُوْءِ فَيَتَمَنّٰى اَنْ تَكُوْنَ تِكَّتِي لَهٗ یعنی اے فرزند علاوہ سارے ظلم
جفاکے یہ دہنا اور ساربان ہاتھ تیر الحسنی جدا کیا چو ابد یا میری ساتھ جمال مدینہ سے آیا تھا
درمیان راہ جب میں وضو کو پاجامہ اوتارتا اوسکا ازار بند قیمتی جو وہ شوم دیکھتا تو آرزومند
وصول رہتا پس تمام قصہ پرغصہ اپنا امام نے بیان کیا اور اشون مین جب رہنی کو میری
جلوہ عیان دیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَ الْحُسَيْنِ بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا جب رسول خدا نے
کلام حسین علیہ السلام سنا ایسا روئے کہ ریش مقدس کو سر شک سے بھگو یا وَاَتٰى اِلَى
بَيْنِ الْقَتْلٰى اِلَى اَنْ وَقَفَ نَحْوِيْ فَقَالَ مَالِيْ وَمَالَكَ يَا جَمَّالُ تَقْطَعُ يَدَيْنِ
طَالَ مَا قَبَّلَهُمَا جَبْرَئِيْلُ وَمَلٰئِكَةُ اللّٰهِ اَجْمَعُوْنَ وَتَبَارَكَتْ بِهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِيْنَ کشتون میں سرہانے میری آکے پیغمبر کھڑے ہوے اور بولے کیا تھی عداوت مجھسی کہ
جو ایسی متبرک ہاتھ قلم کئے جنکو جبرئیل و ملائکہ مقرب دست بسی چومتے اور اہل ہفت آسمان و زمین
شرف جان کی بوسے لیتے اَمَا كَفَاكَ مَا صَنَعَ بِهِ الْمَلَاعِيْنُ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَهَتَكُوْا
نِسَاءَهٗ مِنْ بَعْدِ الْخُدُوْرِ وَانْسِدَالِ السُّتُوْرِ آیا کافی نہین تیری نزدیک جو ستم کا ہوا ستمگار
اور سلوک ایذا وجبر کہ اعدای لعین نے کیا ذلت وخواری میں آزار دیا جان سی مار ساربان ارشاد
لیا لاش صد پارہ پے سر کو سم ستوروں سے روندا حرم پردہ نشینان احترام کو خیمہ کی باہر نکالا سَوَّدَ اللّٰهُ
وَجْهَكَ يَا جَمَّالُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ وَجَعَلَكَ
فِيْ حِزْبِ مَنْ سَفَكَ دِمَاءَنَا اے جمال دنیا و آخرت میں ذو الجلال تجھے روسیاہ کرے
ہاتھ پیر سے لولا اور لنگڑا بنائے او شمار فرمائے گروہ ظالمون سے ہمارے پس یہ دعای خیر الوری
نہین تمام ہوئی کہ دیکھی علامات اجابت دست و پا اپنے دیکھے اے حاضران جلسہ عزادوای مستمعان
واقعہ کربلا فرزند حالمین بہ فدای سکیسی و مظلومی امام حسین ستم شہر لعین نا بہ ور کا وہ حال

بردند وبہ ایشان جو کی قتلہ و پیش علیہ السلام من ... معلم بخواسید من ... گفت ای معلم ... با ادب باشید که ... گفت ای امیر ... بہ عفو کن دم بعد از این ... خطا کنانه معلم ... نیک دیم ... معلمی ... ان کوتا ... من بیست و ان ... داشت ... معلم مال فراوان داشت ... زن را طلاق داد ... و زن واقف شد ... و زن باز کرد ... برسر ... فرزندان ... گفت ... معلم گفت ... ان ... آنگفت ای ... نہ ... عقاد ... بجای خود بنشاند ... معلم بجان دستور ... فرزندان ... و معلم را ... و از ... که ... و تو ... داری معلم گفت ... پر ... بود ... برای ... باقی ... گفت ای برادر ... باشی ... عقاد ...

بیرون آمدم از من التماس دوات و کاغذ و قلم کرده اگر میتوانی اینها را بتو میدهم تا بوی رسانی که ثواب دارد زندانبان گفت این بس کار عظیم ست فاما بر سر و چشم این حاجت را ادا کنم بسر زیاده ... اعتقادی تمام داد دوید جماعت که حواله من کرده ...

از تیسوین مجلس حال ساربان و جسم و سر شاہ شہیدان

گذرا جو کسی شہد نی ہرگز نہیں دیکھا اور نہ سنا یعنی سو سا ٹھہ زخم ہی شمشیر و نیزہ و تیر کی بکڑی ہوا
نعل سے پای ستور کی روندا گیا بیدفن و کفن خاک و خون میں پڑا رہا مثل کشتۂ غریب الدیار
دکی دہوپ آگی اوس کا صدمہ سہا عریانی بدن کو جامہ ہای صد چاک دست قاتلون سی کہٹے
اوسپر ظلم و بیدادِ ساربان میں ہاتہ کٹی عزا و ماتم کہاں جو بیت کی وارث قید و اسیری میں
پکڑ جائیں قرآن و فاتحہ خوان کی صوت مرغانِ ہوا اوس پر آئیں جانورانِ صحرا نوحہ میں چلائیں
شامیانہ مزار کی جا غبارِ دشت نی سایبانِ شور و غلغلہ چہایا شمع تربت کی عوض تکیسی نی بالیں پر
طلوعِ آہ و نالہ کو جلایا سر کی مصیبت وہ کہ از فرق تا گردن درقِ گل سی زیادہ پاش پاش چہدہا
تلوار کی وار پتہر کی گہاو نیزہ کی زخم تیرون کی نشان پیشانی قدر اندازون کی تختۂ مشق ستم ہو وکی
قامت کشش بار جفا سی مانند کمان خم آنکہوں میں نظارہ مرگ برادر و فرزند سی حلقی پڑی پلکیں پیدا
ساحلِ دریای رفت پر جیسی بیگانہ غریق کہڑی پتلیاں غم سی یتیم کی سیاہ پوش نگاہ میں قتل
آقربا سی خون کا جوش خشم پیکان سی رگِ شقیقہ کا منہ کہلا ہوا رنگِ مثلوی میزانِ سپہر میں شفق
شہادت سی نور اللہ ہوا رخساری داغدارِ فرقتِ عیال دماغ شمیم سوز جگر سی خواہر و دختر کی آلا
لب وہاں پیاس کی شدت پر گبو و کام و زبان تلخی دشنام اعدا سی زہر آلود آبداری دانتوں کی
سو کہی سان جانی میں تمام قوت گفتار شکر پروردگار کی ترجمانِ الہام چاہ ذقن یوسف اندوہ کا
بیت الحزن چہرہ سراپای غربت کا دیباچہ حسن اوس پر جلوہ حسن جیسن گویا فریاد و خروش
اٹی ہوی گردن کی بند من القفا خنجر شمر سی کٹی ہوی محاسن حلقوم کی لہو سی رنگین اوس پر خون
اکبر و اصغر کا خضاب گلِ عنبرین کو عریانی سر ام لیلی و رباب سی پیچ و تاب بال بال اپنے
صاحب کی حال سی پریشان کمالِ جلال اوس شمشیرہ کا شاخوان بوسہ گاہ رسول بارہ ضرب
تیغ سی فگار حلق تشنہ کی رگ رگ و پی سی العطش کی پکار اس صورت سی نیزہ خولی کی دوش پر سوار

از ایشان اندیشه تمام دارم یک چیز
که از جانب رسیده باشد بگویم ... گفت
ان کدام ست زندانبان گفت امروز
فردا صبح که بعد از آن طعام میسازد
در میان آن ایشان ...
از تو سوال خواهم کرد این چه چیز ست
... بیرون آمدن ...
[illegible]

معلم آنچه زندانبانان گفته بود بهمان نحو بیان

ببست حال باو کرده بیا ودید

زندانبانان چون معلم را دید بیرون شده وکفت بچه

برای بهبی زیاد فریاد میکرد و بیتابی میکرد

پیش‌نهاد او را طلب کن و گفت ایها الامیر بیلان تا بگاه

مهم انیک گفت

باش

اونتیسوین مجلس حال ساربان بی ایمان

کربلاسی کیا محلاتِ کوفہ و قریون مین در بدر پہرا خونبارہ کہی گرمی ہنگامہ جفاسی خاکستر ہوکا جہان رہا دکہا ہی صندوق مقفل مین دیرِ نصرانی کی واقعہ سرگذشت کہا آفتاب کی مانند سر کسوت مین سرگردان تلاوتِ قرآن سی کوچہ و بازار مین آیاتِ بلا کا ترجمان لگنِ زرین روبروی ابن زیاد چوبِ جفاسی خستہ سنگِ مجوزہ شامی سی تارک مہر افسر شکستہ اس نقل و تحویل مین بزم یزید کی نقلِ محفلِ شراب سوز کینۂ اعداسی جان و دل کباب اور نمک پاشِ جگرِ شیخ و شاب ایک مدت تک دَرِ قصرِ یزید پر مانند گنہکاروں کی لٹکا یا ہتیارہ ہی مین بند کرکی خزینۂ بنی امیہ کا ذخیرہ بنایا دفنِ زیرِ خاک مین شہرِ دمشق و مصر کو ذکر کیا ہی اور مدینہ و نجف مین بہی اختلاف اخبار دیا ہی بعد از مدتِ بعید تن سی ملحق ہونا کربلا مین بعض نی لکہا اس تباہی سرورِ دین کو اہلِ کین کی ظلم و ستم نی روا رکہا کیون ای موالیانِ آلِ عبا یہ مصیبت سید الشہدا اگر تمہارا سا سی گذرتی تو جان و دل کو کب تسکین ہوتی اور طاقتِ صبر کہان رہتی ہو شیعہ

یا شیعۃَ المَولیٰ اَبِی الحَسَنِ عَلَی الحُسَینِ غَرِیبِ الدَّارِ وَالوَطَنِ زاری و نوحہ کرو ای شیعہ مولا ابی الحسن کی اوپر ذکرِ بلا حضرت حسین غریب خانمان و وطن کی وابکوا

عَلَیہِ طَرِیحًا بِالطُّفُوفِ عَلَی الرَّمضَا مُختَضَبُ الاَوداجِ وَالذَّقَنِ

یاد مین اس آفت کی جو بیابان مین گرم ریت پر وہ بی سر پڑی تہی رو لو اور اونکی رگہای گردن جفاسی کٹی ہوی محاسن لہو مین بہری تہی نالان رہو وابکوا علی صَدرِہ بِالطَّعنِ تُرضَضُہُ خُیُولُ اَہلِ الخَنَا وَالظُّلمِ وَالاِحَنِ داد نوحہ و فغان دو بیانِ سینہ امام

حقد و حسد و غضب / اضغان
کہ قتلگاہ مین پامال ہوا گہوڑی دوڑاتی پہرتی تہی اوسپر اہلِ ظلم و جفا وابکوا علیٰ رَاسِہٖ بِالرُّمحِ مُشتَہِرًا اَتیٰ یَزِیدَ اللَّعِینِ الفَاجِرِ اللَّکِنِ شور و بکا بپا ہو سراوس امام کی اوپر جو نیزۂ بلند کی نوک پر دہر کر بلاسی کوفہ اور ہر شہر و قریہ مین پہرا کی یزید فاسق کو بہیجا

میکنند و با معلم بگی شده راستفادہ

قلم و دست میان نان پنهان کرده بجای

اورد زندان طعمه رو سیاه جهت

حکایت شنید و حال سوال شد یکی

خانه زندانبان رفت و در میدان

دیدند که همه در خاک زندان بیچه

با امان و سیاه و خشم المعه شده

زندانبان کرد که بهم حرام یافت

زندانبان گفت ایها الامیر

کرده امر

۴۵۳

بعبید الله عمر نوشید تا

در جوع اهل و اولاد خلاص کنید زندانبان

گفت ایها الامیر چندی از سالها

کهی در خدمت امیرم هر گز چنین

کاری از من ظاهر نشده بود

معلم که در زندان بود

آن خلاص شوم طعام

دم او بنده خود و آن

که طعام حاضر است

وانکه ده ملاحظه فرمایند

طعام دوات و قلم باشد

معلم بر شما حلال است

بیرون آمد و گفت تا طعام

هلاک خواهند کرد

ببین زندانیان را

بدست خود مسیحیت و چیز بالا

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ و روایت دفن شہدا

وَ اَبْکُو بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بَیْنَ بَنِی اللِّیَامِ یُشَہِّرُنَ فِی الْاَمْصَارِ وَالْمُدُنِ

رقت سی اشکبار ہو دختران بتول کی واسطی کہ اسیر تہین اور خواتین آل رسول جو کشاکش ستم سہے ہر بلد مین تشہیر ہوئین اونکی چہری آفتاب سی سونولائی گرد و غبار بیابان مین اٹی ہوئی نا دار تہین کپڑی بدلی نہین وہ بہی میلی اور پہٹی ہوئی پشت و پہلو ضرب تازیانہ و چوب نیزہ سی فگار چادر و برقع جو سر پر نہین تو بال منہہ کی اطراف بکہرائی اشکبار لونڈی اور بی بی کی صورت پریشان یکسان تہی خواب و خور اگرچہ حرام جانتی اوسکی بہی مہلت کہان تہی بچون کی زاری بیقراری پر اولاد والی ترس کہاتی روتی اور خرما صدقات مین لاتی دورسی دیتی اور دل کہاتی

نظم لمولفہ آگی ہوئی ہی لال قلم کی زبان حال صفحہ پہ ساری دہر کی پہیلا غم و ملال روتی ہین جن و انس حسین شہید کو سردار دو سیدوں کی الم سی ہین پایمال قصر جنان مین سوگ نشین فخر کائنات ارواح انبیا کا ہوا کہہ مین جی نڈہال پہنچا یہ شور نالہ زمین سی فراز عرش باقی ادب سی کہہ نہین سکتا جو ہی خیال ناظم یہی ہی دولت عقبیٰ جو ساتہ جائی دُرہای اشک و حسن عزا نقد بیبہا

تیسوین مجلس تمہید بکا و زیارت ناحیہ حال دفن شہدای کربلا

رباعی وارد سجاد زمین جب آن ہوا دفن شہ بیکفن کا سامان ہوا اعضا تہی جدا جدا بلا یا سیپاری جو کہلگئی تو قرآن ہوا رباعی عابد کہتی تہی دم اوکہڑتی دیکہا نقشہ سب زیست کا بگڑتی دیکہا ان کانون سی بابا کو سنا قتل ہوی ان آنکہون سی لاشہ رن مین گڑتی دیکہا رباعی جو مرگئی فی الفور وہ سب دفن ہوی لاکہ حسین تشنہ لب دفن ہوی عاشور سی چہلم کا تفاوت دیکہو کب قتل ہوی حسین کب دفن ہوی رباعی مرقد بہی شہیدونکی بنا ہی نگئی کچہہ اوک بہی فاتحہ کو آئی نگئی چالیسوین تک پڑی رہی ریتی پر وہ پہول سوم کو بہی

تیسوین مجلس تمہید بکا و زیارت ناحیہ و حال دفن شہدا

اوٹھائی گئی + خلقت حضرت آدم علیہ السلام سی یہی دستورِ عالم چلا آیا ہی کہ جو انسان
بیدم ہوا یا مار گیا اوسی یگانہ خواہ غیر نی دفنایا ہی بیت مسافرِ غریب جہان خلق دہر نی
فوراً طریق ہین اپنی اوٹھا کی میان قبر یادِ ختمہ رکہی یہہ نیا قاعدہ جو اہلِ کوفہ سی نکلا دنیا مین
کبہی سنا نہین اور اس درجہ بیرحمی و جفا کا ظہور بالقوہ صاحبِ حیا نہین قربان مظلوم بی
خانمان جسکی جنازہ نی ارضِ ماریہ مین کئی روز و شب گور نہین پائی ہناتش قدر و قضا نی
محبوبکی دلون مین جای قرار و تربت بنائی نہ نیم لاش پہ عوضِ بخیہ و مرہم ریت صحرا کی اُڑتی تہی
خاک و خون سی نہ نعلِ سمند نی روندی گردن ہی کٹی تہی آہ آہ نقشہ قتلگاہ کا قلمِ زبان سی صفحہ کاغذ
پہ کہینچون اور مرقع صورت ہر جوان و پیر مثال کا آب و رنگ بیان سی سراپا بنا دون اگر دیدہ
آنصحی کو موضع قربانی نظر پڑا ہی تو جانو کہ وہ نمونہ میدان کربلا ہی ہرگاہ شمع کی ضیا مین وہ میدان
گذرا ہی پروانی کیونکر بی جان فرشِ زمین ہوتی ہین وہ نشانہ کشتگانِ آلِ عبا ہی آئینہ
تصور مین وہ منظر کہ اولادِ رسول دیکہو بچشم بصیرت اوس واقعہ فرزندِ بتول پہ متوجہ رہو
درمیان مین پیسر پیغمبر کا پیکر ہر طرح کی زخم سی چاک چاک پڑا ہی اطراف مین اپنی بہائی برادرانِ
اور شہیدانِ اصحاب و غلامون کا پڑا ہی کسی کی لاش صد پاش ہی ہاتہ کٹا کہین گرا بدن مین تیر
پیوست ہین کسی کی اعضای جسم تلوار و نیزی سی از ہم جدا کہوڑیکی نگونساری مین استخوان
سینہ و پہلو شکستہ ہین متفرق تن بی سر اُڑتی رہی خاک پر طپان ہر ایک مانند ذبح کیے
گوسفند و شتر کی بی جان قطرہ قطرہ لہو زخمون سی بہتا ہی رگ و پی گردن کا سنہ کہ سلا
خوناب جگر نکالکر اوس پر جتا ہی کاش کہ ہم او رتم اوس روز موجود ہوتی رفاقت مولا مین
جان کہوتی یا حد بنا کی روتی شعر هَاتُوْا لِبَابِ اَصْحَابِ الْعَبَاءِ وَنَوَّحُوْا سِبْطَ
خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ مجمع عزا مین و اسطی رونی آلِ عبا کی اسبابِ رقت لاؤ اور مرثیہ سبط

عمران یک کتابت بابای خود مختار فرستاد که عبد الله عمر داماد عبد الله ... که او را باو دهد چون نزد یک رفت سلام گفت که او نامه داد و او بخواند ... عبد الله عمر کنیز را

صفیه از شوهر خود دستور خواست تا

معلوم کند احوال برادر خود و معلم را نزد او فرستاد صفیه از معلم احوالات مختار پرسید معلم کرد به سکوت احوال مسلم عقیل و حضرت امام حسین را و قصه مختار از اول تا آخر همه را با وی گفت صفیه فی الحال مقنعه از سر بر داشت گریه و زاری در گرفت عبد الله عمر گفت ای زن این چه مصیبت است زن بعبد الله گفت بخدا سوگند و رسول که تا مختار در بند باشد از فرستادیه او بر نمی خیزم عبد الله گفت نامه من ابن زیاد می نویسم بی معلم گفت این کار من است پس عبد الله

اُنیسوین مجلس زیارتِ ناحیہ در روایت وفن شہدا

خیر الانبیا کی سماعت پرگوش رغبت پڑہا وُ بِنَفْسِي جِسْمٌ مَطْرُوحٌ جَرِيحٌ اَلْاٰنَ بِکُو
اَلْمُرَمَّلَ بِالدِّمَاءِ ہمیری جان اوس جسم مجروح کی فدا جو دشت مین پڑا رہا اشک بہاؤ
ای حاضرین ذکرِ مولا پر کہ آلودہ خاک وخون نہین کرتا تہا وَلْنَذْكُرْ هٰهُنَا زِيَارَةً اَوْرَدَهَا
السَّيِّدُ فِي كِتَابِ الْاِقْبَالِ يَشْتَمِلُ عَلٰى اَسْمَاءِ الشُّهَدَاءِ وَبَعْضِ اَحْوَالِهِمْ
وَاَسْمَاءِ قَاتِلِيهِمْ آخوند مجلسی ...ـہ اس مین نقل کرتا ہون زیارت کو جسی لکہا ہی سید نی
کتابِ اقبال مین شامل اوس پر اسمای شہدا وبعض ماجرا ونام قاتلین آن سین قَالَ رُوِّينَا
(یعنی ملا محمد باقر)
بِاِسْنَادِنَا اِلٰى جَدِّي اَبِي جَعْفَرٍ الطُّوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ
الشَّيْخِ الصَّالِحِ اَبِي مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ النُّعْمَانِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ خَرَجَ
مِنَ النَّاحِيَةِ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ عَلٰى يَدِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ
الْاِصْفَهَانِيِّ حِينَ وَفَاتِ اَبِي وَكُنْتُ حَدِيثَ السِّنِّ وَكَتَبْتُ اَسْتَاْذِنُ
فِي زِيَارَةِ مَوْلَايَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَارَةِ الشُّهَدَاءِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ کہا
روایت کی اسناد مین جد بزرگوار شیخ ابو جعفر طوسی نی عن عن ابی منصور بن عبد المنعم بن
نعمان بغدادی سی کہ ذکر کیا اوسنی یہ زیارت سال دو سو باون ۲۵۲ مین ناحیۂ صاحب الامر
علیہ السلام سی نکلی بدست شیخ محمد غالب اصفہانی کی جو مین اوس اوقات مین چہوٹا لڑکا تہا
(بروایت یعنی)
پس مینی واسطی خطاب مولا ابی عبد اللہ علیہ السلام وسایر شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم اوسی
لکہا فَخَرَجَ اِلَيَّ مِنْهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِذَا اَرَدْتَ زِيَارَةَ الشُّهَدَاءِ
فَقِفْ عِنْدَ رِجْلِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ قَبْرُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
بِوَجْهِكَ فَاِنَّ هُنَاكَ حَوْمَةَ الشُّهَدَاءِ فَاَوْمِ وَاَشِرْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَقُلْ اسطرح پایا الفاظ عبارت کو جو بعینہ نقل کیا ہی کتابت کو جب چاہی پڑہی تو زیارت

... ۲۵۶ ...

تیسویں مجلس زیارت مفجعہ شہدا و دفن مقتولان کربلا

شہدا ان پائین پای مبارک رو بقبلہ کھڑا ہو کہ وہ قبر علی بن الحسین ہی اور اشارہ کرنا تہہ سے جو وہاں
مدفن شہدا ہی اور پہلی سب سے علی اکبر کو سلام دے اقول راقم اخبار ماتم عرض کرتا ہی کہ
اس روایت کو بنظر غور جو دیکھا تو صحت و اعتبار میں شبہ عظیم پایا اول یہ کہ سال دو سو ساٹھ ۲۶۰ ہجری
میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا واقعہ شہادت گذرا جو امر غیبت و تعین سفارت و
برآمد توقیعات میں ابھی کچھ نہ تھا دوسری کلام امام جامع تحقیق مقام و حامل غیب و الہام بلا
تفاوت و شک چاہیے چونکہ اس زیارت میں ذکر قاتل ہر مقتول ہی پس ضرور تھا کہ جو نام
مذکور ہو وہ واقعی و یقینی ہو نہ کہ مذبذب درمیان اثبات و نفی ماثور ہو یعنی یہ ہوا خواہ وہ ہوا
جیسا کہ عبارت میں قاتل عبد اللہ بن مسلم بن عقیل کو پہلی عامر بن صعصعہ پھر لفظ قیل سے اسد بن
مالک یا اسید بن مالک ذکر کیا یہ شان ارشاد وحی ترجمان و بیان خلیفۃ الرحمان سے بعید ہے
تیسری جو قاتلوں کی اسم اور حالات شہدا سیر و تواریخ میں پائی گئی وہی یہاں بھی دکھائی دی
اب ہمکو ضرور پڑا بنانا اور کہنا کہ لفظ قیل و شبہ عامر و اسد سہو کسی ناقل روایت کی دہان
نکلا وہ بنا رہا اور تاریخ برآمد توقیع میں کاتب اول ایک سیکڑا خواہ کم و زیاد ہوا پھر کسیکو بیان
اور سمجھ نہ آیا ویسا ہی باقی مراتب کا حال گذرا لاکن چونکہ مضامین گریہ خیز ہیں و داعی ساعت
رقت کی ضبط قلم ترجمہ انگیز میں برفع ملالہ کی داعی نسخہ سرکار سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب
طاب ثراہ و کتب خانہ سید العلما مولوی میر نصاحب نور اللہ مضجعہ اور وہ خانہ جناب سید محمد تقی صاحب
محمد کاظم علیخان بہادر دام اقبالہ اور مجلد چھاپہ تبریز اور بہی کتاب اکسیر العبادات ملا آقا دربندی
سبکو دیکھا لاکن بعینہ ہر جا یوں ہیں ہی تفاوت پایا و اللہ اعلم زیادت مفجعہ ذکر نام
شہدای اهلبیت و صحابہ کرام امام علیہ السلام السلام علیک یا اول
قتیل من نسل خیر سلیل من سلالۃ ابراهیم الخلیل سلام خدا بر تو ای شہید اول

تیسویں مجلس زیارت منجملہ شہدا اور روایت دفن مقتولان کربلا

نسل سی بہترین اولاد فرزندانِ ابراہیم خلیل کی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ اِذْقَالَ فِیْکَ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ درود خدا ہوا وپر اور تیرے اور تمہاری پدر بزرگوار جس وقت کہ اوس جناب نی تمہین شہید پایا فرمایا کہ اللہ قتل کری اون ظالموں کو جنہوں نے تجھے حق مارا یا بُنَیَّ مَا اَجْرَاَھُمْ عَلَی الرَّحْمٰنِ وَعَلَی انْتِہَاکِ حُرْمَۃِ الرَّسُوْلِ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بڑی جرات کی تیری قتل کرنی سی خدای عزوجل پر اور ہتک حرمت رسول مقبول پر بعد تیری خاک ہی دنیا و زندگانی دار فنا پر کَاَنِّیْ بِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَاثِلًا وَلِلْکَافِرِیْنَ قَاتِلًا گویا میں حاضر اور تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنی والد کی سامنی کافروں سی جہاد کرتی اور کہتی ہو اَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ نَحْنُ وَبَیْتِ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ کہ میں ہوں علی بیٹا حسین ابن علی کا قسم ہی خانہ کعبہ کی کہ ہم سزاوار تر اور قرابت میں نزدیک تر ہیں پیغمبر خدا سی اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰی یَنْثَنِیْ اَضْرِبُکُمْ بِالسَّیْفِ اَحْمِیْ عَنْ اَبِیْ میں تمہیں زخمی کرونگا اپنی نیزے سے جب تک پھلا میرا دوہرا ہو جائے اور قتل کرونگا تلوار سے درحالیکہ حمایت کرتا اور دشمنوں کو ہٹاتا ہوں اپنی پدر بزرگوار سے ضَرْبَ غُلَامٍ ہَاشِمِیٍّ عَلَوِیٍّ عَرَبِیٍّ وَاللّٰہِ لَا یَحْکُمُ فِیْنَا ابْنُ الدَّعِیِّ مرد اسیر امانند ضرب جوان ہاشمی عربی ہی اور بخدا سوگند کہ ہماری اوپر حکم نکرے گا پسر زنا کا ابن زیاد اور بدبخت ہی حَتّٰی قَضَیْتَ نَحْبَکَ وَلَقِیْتَ رَبَّکَ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَوْلٰی بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَاَنَّکَ ابْنُ رَسُوْلِہٖ وَحُجَّتِہٖ وَدِیْنِہٖ وَابْنُ حُجَّتِہٖ وَاَمِیْنِہٖ ایسا ہی تم رجز پڑھتے تھے اور جہاد کرتی تھی یہاں تک جو شہادت تمہیں پائی اپنی پروردگار سے ملاقات کی میں گواہی دیتا ہوں بدرستی کہ تم سزاوار تر ہو نزدیکی خدای تعالی اور اوسکی رسول سی تم فرزند خیر الوری ہو اوسکی امین و جانشین کی بھی

تیسوین مجلس زیارت مفجعہ شہدا اور روایت دفن مقتولانِ کربلا

ہو حکم اللہ علی قاتِلِكَ مُرَّةَ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ النُّعْمانِ الْعَبْدِيِّ لَعَنَهُ اللّٰهُ
وَاَخْزاهُ وَمَنْ شَرِكَهُ فِي قَتْلِكَ وَكانُوا عَلَيْكَ ظَهِيراً اَصْلاهُمُ اللّٰهُ جَهَنَّمَ
وَساءَتْ مَصِيراً اسپر حکم کری تہاری قاتل مُنقذ ابن مُرّہ ابن نُعمان عبدی پر لعنت اور
ہو او سپر و خوار کری اسے او سکو اور جن لوگون نی شرکت کی اوس مردود کی تہاری
مارنی مین اور جس گروہ نی اوسکی نصرت و یاری کی تہاری شہادت مین اون سبکو
جہنم مین پہچائی کہ بُری جای بازگشت ہی وَجَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ مُلاقِيكَ وَ
مُرافِقِيكَ وَمُرافِقِي جَدِّكَ وَاَبِيكَ وَعَمِّكَ وَاَخِيكَ وَاُمِّكَ الْمَظْلُومَة
گردانی مجہی تہاری ملاقات کرنیوالون مین اور تہاری رفاقت پانی والون مین سے
اور جد کرام رسول خدا و علی مرتضی اور والدہ ماجدہ حسین مظلوم و عم بزرگوار حسن مسموم اور
برادر والا تبار سید سجاد و مادر ناشاد صلوٰۃ اللہ علیہم کی رفیقون سی وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ
مِنْ قاتِلِيكَ وَاَسْأَلُ اللّٰهَ مُرافَقَتَكَ فِي دارِ الْخُلُودِ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ
اَعْدائِكَ اُولِي الْجُحُودِ بیزار ہوتا ہون خدا کی طرف تہاری اون دشمنون سی کہ
جنہون نی تہاری حق کا انکار کیا اور مانگتا ہون ملازمت تہاری بہشت خلد مین
اور دوری اعدا کی دنیا و آخرت مین وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ
ہمیشہ تمپر سلام اور رحمت و برکات خدا نازل ہو اَلسَّلامُ عَلى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ
الطِّفْلِ الرَّضِيعِ الْمَرْمِيِّ الصَّرِيعِ الْمُتَشَحِّطِ دَماً الْمُصَعَّدِ دَمُهُ فِي السَّماءِ
سلام خدا ہو عبد اللہ فرزند امام حسین علیہ السلام پر وہ بچہ دودہ پیا تیر کہا کر گرا
خون مین لوٹتا ہوا کہ آسمان پر گیا ہو اوس جگر گوشہ سید الشہدا کا اَلْمَذْبُوحِ بِالسَّهْمِ
فِي حِجْرِ اَبِيهِ وہ ذبح کیا گیا خدنگ جفا سی اپنی باپ کی آغوش مین لَعَنَ اللّٰهُ حَرْمَلَةَ

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ شہدا و روایت دفن مقتولان کربلا

بن کاہل الاسدی و ذویہ خدا لعنت کری حرملہ ابن کاہل اسدی اور اوسکی
ہمراہیوںکو السلام علی عبد اللہ بن امیر المؤمنین مبتلی البلاء والمنادی
بالولاء فی عرصۃ کربلاء المضروب مقبلاً ومدبرا سلام ہو عبد اللہ
پسر امیر المومنین علیہ السلام پر جو امتحان کئی گئی بلاسی اور ندا کرنیوالی اپنی برادر گرامی
امام حسین علیہ السلام کی دوستی سی معرکہ کربلا مین کہ مجروح کیا اونہین اعدا نی سینہ اور
پشت فناسی لعن اللہ قاتلہ ہانی بن ثبیت الحضرمی خدا لعنت کری اونکی
قاتل ثبیت حضرمی کو السلام علی ابی الفضل العباس بن امیر المؤمنین المواسی
اخاہ بنفسہ الآخذ لغدہ من امسہ الفادی لہ الواقی سلام ہو حضرت
عباس بن علی علیہ السلام پر جنکی کنیت ابو الفضل ہی وہ یاری کرنیوالی اپنی برادر بزرگ
امام حسین علیہ السلام کی جان وتن سی اخذ کرنیوالی ثواب دنیا واسطی روز محشر کی فدا کرنیوالی
اپنی جان کو بھائی کی لئی الساعی الیہ بمائہ المقطوعۃ یداہ تلاش او سعی کرنیوالے
پانی لانی مین نہر فرات سی اپنی برادر نامدار کی خاطر تا اطفال مبتلای عطش کو پلائین وہ مظلوم
جسکی دونو ہاتھ تیغ ستم سی کاٹی گئی لعن اللہ قاتلیہ یزید بن الرقاد الجہنی وحکیم بن
الطفیل الطائی خدا لعنت کری اوس جناب کی دونو قاتل پر جو یزید بن رقاد اور حکیم
ابن طفیل ہی السلام علی جعفر بن امیر المؤمنین الصابر بنفسہ محتسبا
والنائی عن الاوطان مغتربا المستسلم للقتال المستقدم الی القتال المکثور
بالرجال سلام ہو جعفر ابن امیر المومنین علیہ السلام پر وہ صبر کرنیوالی امید وار ثواب رب
العالمین غریب الوطن گردن رکھنی والی جہاد اور قتال کی لئی سینہ پیش کرنیوالی لڑائی مین جمعیت کثیر
اعدا سی مغلوب ہوی افواج ظلم سی چور ہوی لعن اللہ قاتلہ ہانی بن ثبیت الحضرمی

خبر او و فرزند دیگر معلم برخاست و نماز کرد وجامہ پاک پوشید و نامہ عبید اللہ بر گرفت و بدر سرای یزید آمد چنانکہ بقال با او گفتہ بود از ہمہ درہا بگذشت کہ تفصیل او طول دارد و بدر آخر رسید از اینجا نیز بگذشت دید بر ہمہ فرش عنبر و عود ملبوس انداختہ و آن دو غلام را دید کہ مشک و عادت یزید پلید آن بود کہ نماز بامداد بگردی و بخفتی تا آفتاب بر آمدن آنگاہ بر خاستی و کیما بہ دقت پس معلم بر گوشہ بنشست چنانکہ بقال گفتہ بود بعد از آن غلام نزدیک او رسید

[illegible]

چون بیدار شد صورتی کردی و پہنم چشم نو بر روی او افتد و بنہ و دی مردی و نامہ بوی دہی کہ او جواب بنویسد و اگر نہ دہد نامہ یزید دہد و جواب بستاند تدبیر کار تو اینست کہ گفتم معلم چون این سخن از بقال بشنید گفت جزاک اللہ

ای معلم چہ آمدن تو را مرحبا یا صاحب الصلاۃ ... ای فرزند اولاد رسول خدا ... تو را بہا فرزند ... کہ ... معلم بالای سر ... انتظار تو میکشیدم ... گفت چہ بیاید غلام ... عجیب ... گفت این کلام ... معلم گفت ... حسین بن علی ... ماتم کہ گفت ... امام حسین ... تاجی غلام کہ نام حضرت ... گفت ان ... امام حسین را ... شہید ... واقعہ ... نامہ بیت حضرت امام ... ماہ قضیب امامہ و گفت ... از دنیا و بہشت را ... دوستان ... بانکہ ... ماتم ... امام ... نامہ ... از جمیع ... ورا

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ شہدا و دفن مقتولان کربلا

خدا لعنت کری ہانی ابن ثبیت خضرمی اونکی قاتل کو اَلسَّلَامُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِیِّ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَعَنَ اللّٰہُ رَامِیَہٗ بِالسَّہْمِ خُوْلِیَ بْنَ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیَّ الْاَیَادِیَّ وَالْاَبَانِیَّ الدَّارِمِیَّ سلام ہو عثمان پسر امیر المومنین علیہ السلام پر جو ہمنام ہین عثمان ابن مظعون کی وہ بزرگ کہ جلیل ترین اصحاب جناب رسالتمآب تہی خدا لعنت کری اونکی قاتل اور تیر مارنی والی خولی ابن یزید اصبحی ایادی اور ابانی دارمی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَتِیْلِ الْاَیَادِیِّ الدَّارِمِیِّ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَضَاعَفَ عَلَیْہِ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَعَلٰی اَہْلِ بَیْتِکَ الصَّابِرِیْنَ سلام ہو محمد فرزند امیر المومنین پر خدا لعنت کری اونکی قاتل ایادی دارمی کو اور اوسپر زیادہ عذاب دردناک الہی اور درود و سلام ہو تمہاری محمد اور تمہاری اہلبیت پر جو صبر کرنیوالی ہین بلا و مصیبت مین اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ الْوَلِیِّ الْمَرْمِیِّ بِالسَّہْمِ الرَّدِیِّ سلام خدا ہو ابی بکر پسر امام حسن علیہ السلام پر کہ پاک اور دوست خدا شہید تیر جفا ہین لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیَّ خدا لعنت کری اونکی قاتل عبداللہ ابن عقبہ غنوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ وَرَامِیَہٗ حَرْمَلَۃَ بْنَ کَاہِلٍ الْاَسَدِیَّ سلام ہو عبداللہ خلف امام حسن علیہ السلام پر کہ پاکیزہ اور طاہر اور محبت الہی تہی لعنت اونکی قاتل حرملہ ابن کاہل اسدی تیر مارنی والی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَضْرُوْبِ عَلٰی ہَامَتِہِ الْمَسْلُوْبِ لَامَتُہٗ سلام خدا ہو قاسم فرزند امام حسن ابن علی علیہما السلام پر جنکی جراحت بدن کی علاوہ سر مین زخم کاری لگا جامہ پارہ ہی اور تا گیا حِیْنَ نَادَی الْحُسَیْنَ عَمَّہٗ فَجَلَّا عَلَیْہِ عَمُّہٗ کَالصَّقْرِ وَہُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْہِ

التُّرَابَ جب اوسکی عم بزرگوار نی آواز قاسم سنی تو مانند عقاب وہ حضرت بالین پر آئی
اوسوقت وہ معصوم غش مین پاون زمین پر رگڑتا تھا وَالْحُسَيْنُ يَقُولُ بُعْداً لِقَوْمٍ
قَتَلُوكَ وَمَنْ خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَدُّكَ وَاَبُوكَ حضرت امام حسین علیہ السلام
فرماتی تھی خدا دور کری اپنی رحمت سی اوس قوم کو جنہون نی تجھی قتل کیا اور عذاب میں
او نہین جنکی تیری جد و پدر دشمن ہون ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَاللّٰهِ عَلٰى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا
يُجِيبُكَ اَوْ اَنْ يُجِيبُكَ وَاَنْتَ قَتِيلٌ جَدِيلٌ فَلَا يَنْفَعُكَ بعد اسکی فرمایا
واللہ بہت شاق اور ناگوار ہی تیری چچا پر کہ تجھی اس حال تباہ سی دیکھی اور تو اوسی طلب کری
اور وہ تیری فریاد کو نہ پہنچی اور اگر اجابت بھی کری تو کچھہ اعانت نہو سکی خاک و خون مین
پڑا دیکھی او رتیسی طور تجھی نفع نہدی سکی هٰذَا وَاللّٰهِ يَوْمٌ كَثُرَ وَاتِرُهُ وَقَلَّ نَاصِرُهُ قسم
خدا کی آجکا وہ دن ہی کہ زیادہ ہوی دشمن اور کینہ ور اور کم ہوی انصار و یاور جَعَلَنِيَ اللّٰهُ
مَعَكُمَا يَوْمَ جَمْعِكُمَا وَبَوَّاَنِيْ مُبَوَّاَكُمَا اللہ مجھی تمہاری ساتھ کری ملاقات کی دن
یعنی روز قیامت اور جگہ فرمای میری لئی جو تمہاری واسطی آمادہ کیا ہی منازل بہشت اور
نعمات سی وَلَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ عُمَرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ نُفَيْلِ الْاَزْدِيَّ
وَاَصْلَاهُ جَحِيْماً وَاَعَدَّ لَهُ عَذَاباً اَلِيْماً لعنت کری پروردگار تیری قاتل عمر ابن سعد
ابن عروہ ازدی کو اور پہنچای جہنم مین اور دی اوسی عذاب دردناک اَلسَّلَامُ عَلٰى عَوْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي الْجِنَانِ حَلِيفِ الْاِيْمَانِ وَمُنَازِلِ الْاَقْرَانِ
النَّاصِحِ لِلرَّحْمٰنِ التَّالِي لِلْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنِ سلام ہو عون پسر عبد اللہ جعفر پر کہ طیران
کرتی ہین جنت مین صاحب ایمان کامل اور مبارز اپنی ہمسر او شجاعون سی نصیحت کرنیوالی
خشنودی خدا و رحمان کی لئی تلاوت کرنیوالی سورہ حمد اور قرآن کی لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهُ

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قُطْبَةَ النَّبْهَانِيَّ لعنت ہو اونکی قاتل عبد اللہ ابن قطبہ نبہانی پر اَلسَّلَامُ

عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّاهِدِ مَكَانَ أَبِيهِ وَالتَّالِي لِأَخِيهِ

وَوَاقِيهِ بِبَدَنِهِ سلام ہو محمد ابن عبد اللہ ابن جعفر طیار پر کہ اپنی باپ کی عوض میدان

کربلا مین حاضر ہوی تہی اور اپنی بہائی کی تابع ہمراہ رہی کہ بعد اونکی معرکہ جہاد مین آی

اور نگہبانی برادر کی اعداسی کرتی تہی لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ عَامِرَ بْنَ نَهْشَلٍ التَّمِيمِيَّ

عامر ابن نہشل تمیمی اونکی قاتل پر اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ

وَرَامِيَهُ بِشْرَ بْنَ حُوطٍ الْهَمْدَانِيَّ سلام ہو جعفر ابن عقیل پر اور لعنت کری خدا

بشر ابن حوط ہمدانی اونکی قاتل اور تیر مارنی والی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَقِيلٍ

لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ عُمَرَ بْنَ خَالِدِ بْنِ أَسَدٍ الْجُهَنِيَّ سلام ہو عبد الرحمان بن

عقیل پر خدا لعنت کری اونکی قاتل اور تیر کمانی والی عمر بن خالد ابن اسد جہنی کو اَلسَّلَامُ

عَلَی الْقَتِيلِ بْنِ الْقَتِيلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ عَامِرَ بْنَ

صَعْصَعَةَ وَقِيلَ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ سلام ہو اوپر شہید ابن شہید عبد اللہ فرزند مسلم ابن

عقیل کی لعنت خدا اونکی قاتل عامر ابن صعصعہ پر اور بعضون نی کہا ہی قاتل اونکا اسد بن

مالک تہا اَلسَّلَامُ عَلٰی أَبِي عُبَيْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ

عَمْرَو بْنَ صُبَيْحٍ الصَّيْدَاوِيَّ سلام ہو ابی عبید اللہ پسر مسلم ابن عقیل پر خدا لعنت کری

اونکی قاتل اور تیر مارنی والی عمرو ابن صبیح صیداوی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ بْنِ

عَقِيلٍ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ لَقِيطَ بْنَ نَاشِرٍ الْجُهَنِيَّ سلام ہو محمد ابن ابی سعید ابن عقیل پر

لعنت کری اونکی قاتل لقیط ابن ناشر جہنی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَهُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَوْفٍ الْحَضْرَمِيَّ سلام ہو سلیمان

[illegible handwritten marginal notes]

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

غلام امام حسین ابن امیر المومنین علیہما السلام پر اور لعنت خدا کی اونکی قاتل سلیمان ابن عوف
حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى قَارِبٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مُنْجِحٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ سلام قارب اور منجح غلامان امام حسین
علیہ السلام پر اَلسَّلَامُ عَلٰى مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَةَ الْاَسَدِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ
وَقَدْ اَذِنَ لَهُ فِي الْاِنْصِرَافِ سلام ہو مسلم ابن عوسجہ اسدی پر جنہی امام حسین علیہ السلام سے
یہ بات کہی جب حضرت نے اونکو پھر جانے کی رخصت دی اَنَحْنُ نُخَلِّي عَنْكَ وَبِمَ
نَعْتَذِرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَدَاءِ حَقِّكَ آیا ہم آپکی نصرت و یاری سے ہاتھ اوٹھالیں اور
ایسا کریں تو پھر تمہاری حق کی ادا کرنے میں اپنی پروردگار کے سامنے کیا عذر کہیں لَا وَاللّٰهِ
حَتّٰى اَكْسِرَ فِي صُدُوْرِهِمْ رُمْحِيْ هٰذَا وَاَضْرِبَهُمْ بِسَيْفِيْ مَا ثَبَتَ قَائِمَةٌ فِيْ يَدِيْ
قسم خدا کی ہم آپسے ہرگز جدا نہونگے جبتک اپنی نیزے دشمنوں کے سینوں میں مارکے توڑ نہیں
اور جبتک کہ قبضہ تلوار کا ہماری ہاتھ میں وَلَا اُفَارِقُكَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيْ سِلَاحٌ
اُقَاتِلُهُمْ بِهٖ لَقَذَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ وَلَمْ اُفَارِقْكَ حَتّٰى اَمُوْتَ مَعَكَ کہی آپسے
جدا نہونگے اعدا کو مارینگے اگر ہتیار بہی ہماری پاس نرہینگے تو پتھروں سے اونسے لڑینگے
ہم آپکی خدمت سے کہیں نہیں جاتے اور نصرت و رفاقت سے ہاتھ نہیں اوٹھاتے جبتک تمہارے
ساتھ مارے جائیں اور سعادت شہادت آپکی ہمراہ پائیں وَكُنْتَ اَوَّلَ مَنْ شَرٰى
نَفْسَهٗ وَاَوَّلَ شَهِيْدٍ مِنْ شُهَدَاءِ اللّٰهِ وَقَضٰى نَحْبَهٗ فَفُزْتَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
جو شخص کہ پہلی اپنی جان کو بیچے اور شہدائے راہ خدا سے اول مرنے چلا ہوئیں ہوں پس قسم خدا کی
ای مسلم ابن عوسجہ تمنے رستگاری پائی شَكَرَ اللّٰهُ لَكَ اِسْتِقْدَامَكَ وَمُوَاسَاتَكَ
اِمَامَكَ اِذْ مَشٰى اِلَيْكَ وَاَنْتَ صَرِيْعٌ خدا تمہیں نیک جزا دے تمہاری پیش قدمی

[illegible handwritten marginal notes]

مجلس سوم در بیان احوال عثمان بعد از ملاقات
از خلاصی وی از قید و ملاقات بسم الله الرحمن الرحیم روایت مکه
عبد الله عمر بیاد دست از عثمان کہ بیش

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ نام شہدا و حال دفن مقتولان کربلا

گرنی پر اور اپنی امام کی نصرت و یاری مین ساعی ہوی جسوقت گئی حضرت تمہاری بالین پر اور تم
سیدان قتال کی زمین پر پڑی ہوی تہی فَقَالَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یَا مُسْلِمُ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَأَ
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا حضرت نی فرمایا
خدا رحمت کری تمکو ای مسلم ابن عوسجہ اور اس آیت کو تلاوت کیا یعنی بعضون نے اپنی موت کو پایا اور بعض ان مین انتظار کرتی ہین
اور اپنی دین کو بدل نکیا اور ایمان پر ثابت قدم رہی لَعَنَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ قَتْلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ الضَّبَابِيَّ
وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَشْكَارَةَ الْبَجَلِيَّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبَابِيَّ اور خدا لعنت کری اون
لوگون پر جو تمہاری قتل کرنی مین شریک ہوی عبد اللہ ضبابی اور عبد اللہ بن خشکارہ بجلی اور
مسلم بن عبد اللہ ضبابی اَلسَّلَامُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَهُ فِي الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْكَ حَتّٰى يَعْلَمَ اللّٰهُ
اَنَّا قَدْ حَفِظْنَا غَيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فیات سلام ہو سعد ابن
عبد اللہ حنفی پر کہ اوسنی کہا امام حسین علیہ السلام سی جسوقت کہ اونہون نی پھر جانی کی اجازت
رخصت قسم خدا کی ہم آپکی نصرت و یاری سی دست بردار نہونگی ہر گز آپکا ساتھ نچھوڑینگی تا حق
تعالی جانی کہ ہمنی رعایت حرمت پیغمبر خدا غیبت مین تمہاری اپنی پوری کی اور وہ خدا ہوا اور
اور اونکی اولاد پر وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ اُذْرٰى وَيُفْعَلُ
بِيْ ذٰلِكَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً و اسکرمین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اور خاکستر میری
اوڑائین ستر مرتبہ ایسا ماجرا گذری خواہ اور بیشتر تا مین مَا فَارَقْتُكَ حَتّٰى اَلْقٰى حِمَامِيْ
دُوْنَكَ وَكَيْفَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِيَ مَوْتَةٌ اَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ بَعْدَهُ
هِيَ الْكَرَامَةُ الَّتِيْ لَا انْقِضَاءَ لَهَا اَبَدًا تو بھی ہرگز آپسی جدا ہونگا جتبک جان اپنی آپ پر
فدا کرون اور کیونکر مفارقت کی راہ لون جو ایک مرتبہ سی زیادہ مرنا خواہ ماری جانا نہین ہی

665

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال فن مقتولان کربلا

اور بعد اسکی سعادت ابدی آخرت ہی کہ جسکی انتہا نہین فَقَدْ لَقِيتَ حِمَامَكَ وَوَفَيْتَ
امَامَكَ وَلَقِيتَ مِنَ اللهِ الْكَرَامَةَ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ پس تحقیق کہ ای سعد پایا تمنی
اپنی مرگ مقدر کو اور نصرت کی اپنی امام کی اور ملاقات کی ہی پروردگار کی ثواب
اور نوازش سی بہشت مین حَشَرَنَا اللهُ مَعَكُمْ فِي الْمُسْتَشْهَدِينَ وَرَزَقَنَا اللهُ
مُرَافَقَتَكُمْ فِي أَعْلَا عِلِّيِّينَ خدا ہمکو محشور کری زمرہ شہدا مین اور تمہاری رفاقت نصیب ہو
مدارج اعلای جنت مین اَلسَّلَامُ عَلَى بِشْرِ بْنِ عُمَرَ الْحَضْرَمِيِّ شَكَرَ اللهُ لَكَ قَوْلَكَ
لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَكَ فِي الْاِنْصِرَافِ أَكَلَتْنِي اِذَنْ السِّبَاعُ
حَيًّا اِنْ فَارَقْتُكَ وَاَسْأَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ وَاَخْذُلُكَ مَعَ قِلَّةِ الْاَعْوَانِ لَا
يَكُونُ هٰذَا اَبَدًا سلام ہو بشر ابن عمر حضرمی پر جزای نیک دی تمہین حق تعالی اور مشکور کری
تمہاری قول کو جسوقت امام حسین علیہ السلام نی تمہین پھر جانیکی رخصت دی پس کہا تمنی
کہ بھی درندی پہاڑ ڈالین اگر تم سی جدا ہوں اور قافلوں سی تمہاری شہادت کا احوال پوچھوں
باوجود قلت اعوان و انصار کی تمہین چھوڑ دوں یہ ہرگز ہوگا قیامت تک تمہاری خدمت سی
ہاتھ نہ اوٹھاونگا اَلسَّلَامُ عَلٰى يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيِّ الْمَشْرِقِيِّ الْقَارِيِّ الْمُجَدَّلِ
بِالْمَشْرَفِيِّ سلام ہو اوپر یزید بن حصین ہمدانی قاری قرآن شریف کی قتل کرنیوالی تمنان
دین کی تیغ مشرفی سی اَلسَّلَامُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ سلام عمر بن کعب انصاری پر
اَلسَّلَامُ عَلٰى نُعَيْمِ بْنِ الْعَجْلَانِ الْاَنْصَارِيِّ سلام ہو نعیم ابن عجلان انصاری پر اَلسَّلَامُ
عَلٰى زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَهُ فِي
الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ اَبَدًا سلام ہو زہیر بن قین بجلی پر کہ اونہون نی
حضرت امام حسین علیہ السلام سی عرض کی جسوقت اونکو پھر جانی کی اجازت دی قسم بخدا

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا وحالات مقتولان کربلا

ہرگز نہوگا اَتْرُكُ ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَسِيرًا فِي يَدِ الْاَعْدَاءِ وَاَنْجُوا اَنَا لَا اَرَانِي اللهُ
ذٰلِكَ الْيَوْمَ کہ فرزند رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو اعدای دین کی ہاتھ مین گرفتار چھوڑ دوں
اپنی جان بچاکی چلا جاؤن وہ دن خدا مجھی نہ دکھلائی کہ تسی امام اور پیشوا کی رفاقت ترک
مین کرون اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمْرِو بْنِ قُرْظَةَ الْاَنْصَارِيِّ سلام ہو عمرو ابن قرظہ انصاری
اَلسَّلَامُ عَلٰى حَبِيبِ بْنِ مَظَاهِرِ الْاَسَدِيِّ سلام حبیب ابن مظاہر اسدی پر اَلسَّلَامُ
عَلَى الْحُرِّ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيِّ سلام حر بن یزید ریاحی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ
الْكَلْبِيِّ سلام عبد اللہ ابن عمیر کلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى نَافِعِ بْنِ هِلَالِ بْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ الْمُرَادِيِّ
سلام نافع ابن ہلال بجلی مرادی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ كَاهِلٍ الْاَسَدِيِّ سلام
انس بن کاہل اسدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى قَيْسِ بْنِ مُسْهِرٍ الصَّيْدَاوِيِّ سلام قیس ابن مسہر
صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ عُرْوَةَ بْنِ حَرَّاقٍ الْغِفَارِيَّيْنِ
سلام عبد اللہ وعبد الرحمان فرزندان عروہ ابن حراق غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰى جَوْنِ بْنِ حَوِيٍّ
مَوْلَى اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ سلام جون آزاد کردہ ابی ذر غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰى شَبِيبِ
بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْشَلِيِّ سلام شبیب ابن عبد اللہ نہشلی پر اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ
السَّعْدِيِّ سلام حجاج ابن یزید سعدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى قَاسِطٍ وَكَرِشٍ ابْنَيْ ظُهَيْرٍ
التَّغْلِبِيَّيْنِ سلام قاسط اور کرش فرزندان ظہیر تغلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى كِنَانَةَ بْنِ
عَتِيقٍ سلام کنانہ ابن عتیق پر اَلسَّلَامُ عَلٰى ضِرْغَامَةَ بْنِ مَالِكٍ سلام ضرغامہ ابن مالک
اَلسَّلَامُ عَلٰى جُوَيْنِ بْنِ مَالِكٍ الضُّبَعِيِّ سلام جوین ابن مالک ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى
عُمَيْرِ بْنِ ضُبَيْعَةَ الضُّبَعِيِّ سلام عمیر ابن ضبیعہ ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى يَزِيدَ بْنِ ثُبَيْتٍ
الْقَيْسِيِّ سلام یزید بن ثبیت قیسی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ وَعُبَيْدِ اللهِ ابْنَيْ

سیسوین مجلس زیارت ناحیه اسمای شهدا و حال دفن مقتولان کربلا

يَزِيدَ بْنِ ثُبَيْتٍ الْقَيْسِيِّ سلام عبد اللہ و عبید اللہ فرزندان یزید ابن ثبیت قیسی پر السّلام
عَلَى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ سلام عامر بن مسلم پر اَلسَّلَامُ عَلَى قَعْنَبِ بْنِ عَمْرٍو النَّمَرِيِّ سلام
قعنب بن نمری پر اَلسَّلَامُ عَلَى سَالِمٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ سلام سالم آزاد کردہ عامر ابن
مسلم پر اَلسَّلَامُ عَلَى سَيْفِ بْنِ مَالِكٍ سلام سیف ابن مالک پر اَلسَّلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ
بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ سلام زہیر بن بشر خثعمی پر اَلسَّلَامُ عَلَى زَيْدِ بْنِ مَعْقِلٍ الْجُعْفِيِّ سلام
زید ابن معقل جعفی پر اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْجُعْفِيِّ سلام حجاج ابن مسروق
جعفی پر اَلسَّلَامُ عَلَى مَسْعُودِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَابْنِهِ سلام مسعود بن حجاج اور اوسکی فرزند
اَلسَّلَامُ عَلَى مُجَمِّعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَائِذِيِّ سلام مجمع ابن عبد اللہ عائذی پر اَلسَّلَامُ
عَلَى عَمَّارِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ شُرَيْحٍ الطَّائِيِّ سلام عمار بن حسان بن شریح طائی پر اَلسَّلَامُ عَلَى
حَيَّانِ بْنِ الْحَارِثِ السَّلْمَانِيِّ الْأَزْدِيِّ سلام حیان ابن حارث سلمانی ازدی پر اَلسَّلَامُ
عَلَى جُنْدَبِ بْنِ حُجْرٍ الْخَوْلَانِيِّ سلام جندب ابن حجر خولانی پر اَلسَّلَامُ عَلَى عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ
الصَّيْدَاوِيِّ سلام عمر ابن خالد صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلَى سَعِيدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ
الصَّيْدَاوِيِّ سلام سعید غلام آزاد کردہ عمر بن خالد صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ
زِيَادِ بْنِ الْمُظَاهِرِ الْكِنْدِيِّ سلام یزید بن زیاد ابن مظاہر کندی پر اَلسَّلَامُ عَلَى زَاهِدٍ
مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ سلام اوپر زاہد آزاد کردہ عمرو ابن حمق خزاعی کی اَلسَّلَامُ
عَلَى جَبَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ سلام اوپر جبلہ ابن علی شیبانی کی اَلسَّلَامُ عَلَى سَالِمٍ مَوْلَى
بَنِي الْمَدِينَةِ الْكَلْبِيِّ سلام اوپر سالم آزاد کردہ بنی مدینہ کلبی کی اَلسَّلَامُ عَلَى أَسْلَمَ بْنِ
كَثِيرٍ الْأَزْدِيِّ الْأَعْرَجِ سلام اوپر اسلم ابن کثیر ازدی اعرج کی اَلسَّلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ
سُلَيْمٍ الْأَزْدِيِّ سلام اوپر زہیر ابن سلیم ازدی کی اَلسَّلَامُ عَلَى قَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ الْأَزْدِيِّ

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال دفن مقتولان کربلا

سلام اوپر قاسم ابن حبیب ازدی کی اَلسَّلَامُ عَلیٰ عُمَرَ بْنِ جُنْدَبٍ الْحَضْرَمِیِّ سلام ابن
جندب حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ اَبِیْ ثُمَامَۃَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الصَّائِدِیِّ سلام ابی ثمامہ
عمر ابن عبداللہ صائدی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ حَنْظَلَۃَ بْنِ اَسْعَدِ الشِّبَامِیِّ سلام حنظلہ ابن اسعد
شبامی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْکَدِرِ الْاَرْحَبِیِّ سلام عبدالرحمان
ابن عبداللہ ابن کدر ارحبی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ سَلَامَۃَ الْھَمْدَانِیِّ سلام عمار ابن ابی
سلامۃ ہمدانی پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ عَابِسِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ الشَّاکِرِیِّ سلام عابس ابن ابی شبیب
شاکری پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ شَوْذَبٍ مَوْلیٰ شَاکِرٍ سلام شوذب آزادکردہ شاکر پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ
شَبِیْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام شبیب ابن الحارث ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَالِکِ
بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام مالک ابن عبداللہ ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْجَرِیْحِ الْمَاْسُوْرِ
سَوَّارِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْرٍ الْفَہْمِیِّ الْھَمْدَانِیِّ سلام ہو زخمی قیدی سوار ابن ابی حمیر فہمی ہمدانی پر
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَتَّثِ مَعَہٗ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْجُنْدَعِیِّ سلام ہو عمرو ابن عبداللہ جندعی
اور سوار ابن ابی حمیر کی ساتھ تنگا دی اوٹھایا گیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خَیْرَ اَنْصَارٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بَوَّاَکُمُ اللّٰہُ مُبَوَّاَ الْاَبْرَارِ سلام ہو تمہاری بہترین انصار
سلام ہو تم پر عوض اوس چیز کی جو صبر کیا تمنی اور شکیبائی رکھی جمیع مکروہات پر پس نیک ہی تمہارا
سرانجام آخرکا مہیا کری تمہاری لیئی خدای عزوجل مقام اور محل نیکوکاروں کی بہشت برین مین
اَشْہَدُ لَقَدْ کَشَفَ اللّٰہُ لَکُمُ الْغِطَاءَ وَمَہَّدَ لَکُمُ الْوِطَاءَ وَاَجْزَلَ لَکُمُ الْعَطَاءَ وَ
کُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَیْرَ بِطَاءٍ وَاَنْتُمْ لَنَا فُرَطَاءُ وَنَحْنُ لَکُمْ خُلَطَاءُ فِیْ دَارِ الْبَقَاءِ وَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مین گواہی دیتا ہون بتحقیق کہ اوٹھادیا پروردگار
تمہاری روبروسی پردہ اور بچھائی تمہاری واسطی فرش ہای نیک اور بڑھایا تمہاری بخشش

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و مدفین مقتولان کربلا

نیابت بہتر کو اور تم حسیب اور چالاک تہی حق تعالی کی طاعت اور فرمان برداری مین اور تم ہماری واسطی اجر و ثواب کا ذخیرہ ہو کہ ہمنی آگی بہیجا ہی اور ہم تمسی باہم ملین گی اور مختلط ہونگی دار بقا مین سلام ہو تمپر سلامتی دایم کا اور دوری مکروہات دنیا و آخرت سی اور تمپر ہو رحمت خدا کی اور نازل ہوں برکتین عَنِ الْمُفِیْدِ مَا یُعْطِی اَنَّ الْحَفِیْرَةَ الَّتِیْ فِیْهَا اَهْلُ الْبَیْتِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ مِنْ اَوْلَادِهٖ وَاِخْوَتِهٖ وَاَوْلَادِ اَخِیْهِ الْحَسَنِ وَبَنِیْ عُمُوْمَتِهٖ غَیْرَ الْحَفِیْرَةِ الَّتِیْ فِیْهَا اَجْسَادُ الْاَصْحَابِ اکثر عبادات مین قول شیخ مفید سی کہ جو اسی تحقیق کہ جس جا اولاد امام حسین و ابنای حسن علیہما السلام و انکی بنی عم اور برادر و عزیزون کو دفنایا ہی وہ مقبرہ گنج شہدا و مقبرہ ہمراہیون کی سوا دوسرا بنایا ہی وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمَّا ذَکَرَ اَسَامِیَ مَنْ قُتِلَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ وَهُمْ کُلُّهُمْ مَدْفُوْنُوْنَ مِمَّا یَلِیْ رِجْلَیِ الْحُسَیْنِ فِیْ مَشْهَدِهٖ حَفَرَ لَهُمْ حَفِیْرَةً وَاَلْقُوْا جَمِیْعًا فِیْهَا وَسَوّٰی عَلَیْهِمُ التُّرَابَ یہ امر ایسا ہی کہ جب ہو نی بیان کیی نام قتیلان بنی ہاشم کی تو کہا وہ سب پائنتی امام حسین علیہ السلام کی اپنی مقام قتلگاہ مین گڑی ہین ایک بہت وسیع گڑھا کہود الاشون کو باہم لٹایا خاک اوپر ڈال کی برابر کردیا اِلَّا الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّهٗ دُفِنَ فِیْ مَوْضِعِ مَقْتَلِهٖ عَلَی الْمُسَنَّاةِ بِطَرِیْقِ الْغَاضِرِیَّةِ وَقَبْرُهٗ ظَاهِرٌ سوای عباس ابن امیر المومنین علیہ السلام کہ اونکو موضع شہادت کا اجاڑہ غاضریہ کی دوراہ مین جو مزار شریف ظاہر بنا رکہا وَلَیْسَ لِقُبُوْرِ اِخْوَتِهٖ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ سَمَّیْنَاهُمْ اَثَرٌ وَاِنَّمَا یَزُوْرُهُمُ الزَّائِرُ مِنْ عِنْدِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَیُوْمِیْ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ نَحْوَ رِجْلَیْهِ بِالسَّلَامِ قبرین برادران و عزیزان سید الشہدا جنکی اسم ذکر ہوی اشکار نہین اسی واسطی زیارت پڑہنی والی تربت امام حسین علیہ السلام کی قریب سی طرف پای اقدس کی سلام کا اشارہ کرتی ہین وَعَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ جُمْلَتِهِمْ وَیُقَالُ اِنَّهٗ اَقْرَبُهُمْ دَفْنًا اِلَی الْحُسَیْنِ

چہ اینها در ابتدا باشید که سر خویش کیمیا
و جب و ہم میان آکہ بلای دیگر کوفتا شویم
و ہم بادل یادی نمیاد که بود و خدا در اینا
احوال جا دران و ما در ومخدا در جاکہ
منظماست معلوم کند کہ اینان
تا بکجا و سیلہ و کہ بخشیا می آمدند تا اختہ
هزار سوار و پیادہ و جمع شدہ دشمن ساختند
اهلبیت جمعی آمدند و در میان ایشان

تیسوین مجلس زیارت ناحیه اسمای شهدا و حال دفن مقتولان کربلا

شامل اون سکی علی بن حسین علیہ السلام کو پایا ہی اور بعض فی نزدیک تر اور ون سی امام کی پائین پایا

وَاَمَّا اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا مَعَهٗ فَاِنَّهُمْ دُفِنُوْا حَوْلَهٗ وَلَسْنَا نُحَصِّلُ لَهُمْ

اَجْدَاثًا عَلَی التَّحْقِیْقِ وَالتَّفْصِیْلِ اما اصحاب جناب کی جو ساتھ مارے گئی تحقیق ہے اونکی

اطراف مین گڑی ہین تفصیل و تعیین سی جای قبر انصار کو ہم ثابت نہین کر سکتی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَشُكُّ

اَنَّ الْحَائِرَ مُحِیْطٌ بِهِمْ مگر یہ شبہ اراضی مقدسہ حائر محیط بمدفن شہدا ہی اور اوسمین حبیب ابن مظاہر

بنی اسد اوسکی ہم قوم نی جدا پنہان کیا ہی عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا وَجَدُوْا فِیْ ظَهْرِهٖ اَثَرًا اَنْکَرُوْهُ

شعیب ابن عبد الرحمن خزاعی سی حکایت کی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوی تو اونکی پشت

مبارک مین سیاہی دیکھی ہی فَسَاَلُوْا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ ذٰلِكَ مَا هٰذَا

الْاَثَرُ الَّذِیْ نَرَاهُ فِیْ ظَهْرِ اَبِیْكَ امام زین العابدین علیہ السلام سی پوچھا یا ابن رسول اللہ یہ

نشان ہی جو اپکی والد بزرگوار کی پیٹھ پر مانند پای شتر کہنہ سا نمایان ہی فَبَکٰی طَوِیْلًا وَقَالَ

هٰذَا اَثَرُ مِمَّا کَانَ یَحْمِلُ قُوْتًا عَلٰی ظَهْرِهٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْفُقَرَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی

وَالْمَسَاکِیْنِ اس بات کو سنکی حضرت پر دیر تک رقت رہی دلِ پر درد سی حسرت مین فریاد آہ

کی جوابدیا یہ علامت ہی جو اپنی اوپر نفقہ اور طعام کا بوجھ لادکی اوٹھایا کرتی ایک ایک فقیر

بیوہ و یتیم و مسافر کی مکان مین لیجاکی دیتی رہتی فَاِنَّهٗ کَانَ یَنْقُلُ لَهُمْ طَعَامًا فِیْ جِرَابٍ

وَیَنْقُلُهٗ اِلٰی دُوْرِهِمْ طُوْلَ لَیْلَةٍ ہمیشہ عادت تہی کہ انبان مین کہانی کی جنس بہرتی اندھیری

رات کو خانہ بخانہ لوگون کی واسطی لئی پہرتی وَکَانَتْ نَفَقَةُ السِّرِّ اِلَّا اَنَّ الصَّدَقَةَ

السِّرَّ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ یہ خوراک عطای پوشیدہ تہی جو پہنچاتی اور اوسکی علاوہ نقد

بہت انعام فرماتی تہی یہ سمجھکی صدقہ پنہان آتش قہر الہی کو بجھاتا ہی اور خوشنودی رضای خدا کو

مردی بود دیندار و پاک و صفات حمیده
امیرالمؤمنین علی بخانہ ای بود
سلیمان بن صرد خزاعی
بیعت کردند
آن حضرت امام حسین
کہ ایشان
نامہ ها نوشتند
و اینها اول کسانی بودند کہ
امیرالمؤمنین علی بودند
از میان اینجماعت
و اول این پنج تن سلیمان بن صرد الخزاعی
دوم مسیب بن نجبه سوم عبداللہ بن
وائل چهارم عبداللہ بن
پنجم شداد بن
بزرگان کوفہ بودند و این پنج تن از
بیشان بودند و قوم عرب ایشان
حضرت امام کہ میکردند پس این پنج تن از برای
کہ ببینند برای آن امام معصوم
فرستادیم کہ متوجہ اینجانب شوید ما
برای شما جان فدا کنیم و سپاه
جواب میگوییم

امید ما از
بودیم عبداللہ و
اکنون
تمام
بیست و
و ما

تیسویں مجلس امام کو دوسری امام کا دفن کرنا اور حال شہدای کربلا

بڑھا تاہی مروی عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ سَہْلٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا قَالَ کُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِی حَمْزَۃَ وَابْنُ السَّرَّاجِ وَابْنُ الْمُکَارِیِّ

اسماعیل ابن سہل سی بعض اصحاب نی یہ روایت کی اونسی کہا مین ایکدن امام رضا علیہ السلام کی پاس تہا جو ابی حمزہ و ابن سراج و ابن مکاری حاضر ہوی اداب سلام و تحیت بجالای اور بیٹہی فَقَالَ عَلِیٌّ بَعْدَ کَلَامٍ جَرَی بَیْنَہُمْ وَبَیْنَہٗ فِی اِمَامَتِہٖ اِنَّا رُوِّیْنَا عَنْ اٰبَائِکَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَنَّ الْاِمَامَ لَا یَلِیْ اَمْرَہٗ اِلَّا اِمَامٌ مِثْلُہٗ بعد ایک بہت کلام رد و قدح کی درمیان حضرت اور علی کی حق امامت مین تو اوسنی کہا ہم روایت کرتی ہین تمہاری آبای کرام علیہم السلام سی تحقیق کہ امر تجہیز و تکفین امام نہین سرانجام ہوتا مگر ہاتہ سی دوسری امام مثل و مانند کی فَقَالَ لَہٗ اَبُو الْحَسَنِ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ کَانَ اِمَامًا اَوْ غَیْرَ اِمَامٍ قَالَ کَانَ اِمَامًا ابو الحسن علیہ السلام اوس سی بولی حسین بن علی علیہما السلام کی خبر دی مجہی کہ آیا وہ امام تہی جواب دیا برحق خلیفۃ اللہ و رسول کی قایم مقام تہی قَالَ فَمَنْ وَلِیَ اَمْرَہٗ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ سوال نی پوچہا اونکا دفن کسکی اہتمام سی ہوا کہا علی بن الحسین علیہما السلام نی اوکیا قَالَ وَاَیْنَ کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَحْبُوْسًا فِیْ یَدِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ خَرَجَ وَہُمْ کَانُوْا لَا یَعْلَمُوْنَ حَتّٰی وَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ حضرت نی فرمایا کہ علی بن الحسین کہان تہی وہ تو عبید اللہ بن زیاد کی قید سی درمیان زندان تہی علی نی بتایا کہ وہ بند اسیری سی یون نکلی آئی جو کسی کو معلوم نہوا والد کا امر بجالائی اور پہر گئی فَقَالَ لَہٗ اَبُو الْحَسَنِ اِنَّ ہٰذَا اَمْکَنَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ اَنْ یَّاْتِیَ کَرْبَلَا فَیَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ ثُمَّ یُمْکِنُ صَاحِبَ الْاَمْرِ اَنْ یَّاْتِیَ بَغْدَادَ وَیَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ ابو الحسن علیہ السلام نی ارشاد کیا جیسا ممکن ہی کہ زین العابدین کو نصیب کربلا تشریف لائی لاشہ پدر اور شہدا بھی تھے بغیر دفنائی ہو نہین ہو سکتا ہی کہ امام زمان مدینہ

چون عالم سفید دید شاد شد نزد سلیمان
پس سلام کرد سلیمان او را زیاده شناخت
سلام داد و گفت ای عبدالله از کجا می آئی
از کجا می روی گفت از مدینه می آیم
و به زیارت حضرت امام حسین علیه
السلام می روم گفت چه خبر داری
گفت پسر عبدالله زیاد را دیدم

تیسوین مجلس روایت بنی اسد مین شبیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

بغداد پہنچی اپنی والد کو دفن کرکی وطن مین پھری یہ اشارہ امام رضا علیہ السلام کا مدینہ سی اپنی
جو امام موسی کاظم علیہ السلام کی واقعہ مین تجہیز سی دی خبر ٭ مقام زاری و رقت ہی مصیبت
عترت حضرت رسالت کہ جور و جفای اعدا مین سیاہ اونکی متفرق ہوی مزار و تربت بعض مدینہ مین
اور کوئی زمین بغداد و خاکِ خراسان پر دفین کسی نی صحرای نجف کی جا پائی دو سر ونکو سُر من رای کا
مقبرہ ملا ایک نینوا کی مکین ٭ ذکرِ شہادت و بیان محنت و بلا مین سراپا مظلوم بیکسی و غریبی کی باعث
جنازی رونقِ تجہیز و سامانِ عزا سی محروم ہوا اونکی نام لینی پر الزام و سزای قید و قتل ملا کرتی ہو الاتُ
دوستی سی قوم و قبیلہ کی ہلاکت ہو رہتی نظم ملولفہ ای دریغا الِ احمد منور دریغ و بلا ٭ زہر سی ماری
گئی یا تیغ سی کاٹا گلا ٭ جسکی جہولی کو ہلاتا تہا سدا روح الامین ٭ اوسکا لاشہ خون سی آلودہ مقتل مین رہا ٭
گہر جلایا قہر سی اور خانمان لوٹا تمام ٭ زیور و معجر اوتارا دارثِ تطہیر کا ٭ حسرت افزا ہی بہت داستانِ
اہلبیت ٭ شرح مین اسکی زبانِ حال کو سکتہ ہوا ٭ ہی غضب اولادِ زہرا کو ستایا دہر نی ٭ ناظم اس اندوہ نی
عالم تہ و بالا کیا ٭

مجلس حالات دفن شہدای کربلا بتوقیتِ اسدیان بمشہد در قتلگاہ و دفن جنابِ

تابوت کشانِ قربانیانِ ذوالجلال و جنازہ بردوشانِ اندوہ و ملال لحد سازانِ یاس و حسرت
و خاک سپارانِ بیرشکِ رقت ٭ نوحہ خوانانِ عزای غریبانِ ٭ و مجمر سوزانِ بزم نالہ و فغانِ وادی
لاشہای روایت کو مدفنِ سامعہ مین یون سپرد کرتی ہین کہ جب پشت کوفی مین امت پرجفا نی
فرزندانِ و موالیانِ رسول خدا کو شہید کیا اور سینہ اہل زمین و آسمان کو ماتم اولادِ علی مرتضی علیہ السلام کا
داغ دیا ابن سعد بیحیانی اپنی لشکر کی ساری مُردونکو اطراف و جوانب سی اوٹھا یا عزت و حرمت سی
اونپر نماز پڑہکی قبرون مین گڑوایا جو روحا دسی امام حسین علیہ السلام کی بدن صد پاش کو بے سید دفن کیا

پس روی بدشمن آوردیم و دیگر
دشمنان که کشته شدند
حضرت امام حسین علیه السلام افتاده

پیش قبر آمد و جامه بدرید و خاک
بوسه کرد و گفت السلام علیک
یا ابن رسول الله السلام علیک
یا شهید ابن شهید السلام علیک
یا طاهر ابن طاهر السلام علیک
یا وصی ابن الوصی السلام علیک

یا عالم ابن العالم السلام علیک یا نقی ابن النقی السلام علیک یا سید ابن سید السلام علیک یا مظلوم ابن مظلوم السلام علیک یا مقتول ابن مقتول

و بعد از آن روی بر زمین نهاده و نالید

تمیسوین مجلس روایت بنی اسد میں شیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

تمازت آفتاب میں سید الثقلین کی پیار و بگوشت تن چھوڑا وہ بیکر مطہر جو مہد آغوش فاطمہ زہرا میں ورش پایا بکنارہ دشت کربلا میں خاک و خون سے آلودہ پڑا رہا جو سر انور کہ زینت دوش خیر الوری ہوتا تھا پیاسا خنجر ابدا شمر سے کٹا نوک نیزہ خولی پر چڑھا جس حلہ پوش کرامت کو مدام جامۂ جنت سے رب العالمین خلعت دیتا دامن صحرا میں گھوڑوں کی سم سے روندا لباس کہنہ سے بھی عریان ہوا وقال حکی عن رجل اسدی قال کنت زارعاً علی نہر العلقمی بعد ارتحال عسکر بنی امیۃ کتاب بحار میں ایک مرد بنی اسد کی زبانی یہ حکایت کو ذکر کیا جو کہتا ہے کہ بعد چلی جانی سپاہ عمر سعد کی اطراف نہر علقمہ میں زراعت کرتا تھا فرأیت عجائب لا اقدر احکی الا بعضها منها انی اذا هبت الریاح تمر علی نفحات کنفحات المسک و العنبر میدان قتلگاہ میں جو لاشیں شہیدوں پڑی رہیں اونسے اتنی عجائب کرامات دیکھیں کہ بیان اوسکا ہرگز نہیں ہو سکتا مگر اونمیں سے بعض باتوں کا سبب اوسکے ہوا صبا و شمال آتی تو بوئے خوشبوئی مشک و عنبر معلوم ہوتی رہتی واذا سکنت اری نجوما تنزل من السماء الی الارض و یرقی من الارض الی السماء مثلها اور جو ہوا بند ہوتی آفتاب غروب کرتا تو آسمان سے بہت ستارونکو زمین پر اوترتے دیکھتا پھر ویسا ہی نور کا شعلہ فلک پر جاتے پاتا تو انکو نظارہ سے حیرت ہوتا تھا وانا منفرد مع عیالی ولا اری احدا اسئله عن ذلک اوس دشت میں اکیلا میں اور میرا قبیلہ دوسرا کوئی نہ تھا جو اوس آدمی سے حقیقت ماجرا کی پوچھتا وعند غروب الشمس یقبل اسد من القبلۃ فاولی عنه الی منزلی ہنگام شام قبلہ کی جانب سے شیر مہیب آتا تھا میں بازگشت پر اوسکی روبرو سے پوشیدہ اپنی گھر چلا فاذا اصبح طلعت الشمس و ذهبت من منزلی اراه مستقبل القبلۃ ذاهبا پھر کو جب دھوپ نکلی تو میں گھر گیا شیر کو قبلہ کی طرف مراجعت کرتے پایا فقلت فی نفسی ان

[illegible]

تیسویں مجلس روایت مرد از بنی اسد اور دفن شہدا

هؤلاء خوارج قد خرجوا على عبيد الله بن زياد فأمر بقتلهم وأرى منهم ما لم

أراه سائر القتلى میرے دل میں اس بات کا خیال گذرا یہ قوم نے عبید اللہ ابن زیاد پر خروج

کیا اوسکی لشکر نے آکے سبکو مار ڈالا اور سامان لوٹا اہلبیت کو اسیر بنا کر لے گئے مگر تعجب ہے انکی لاشوں سے

وہ عجیب ماجرا مشاہدہ ہوتا ہے جو ہرگز دنیا میں کسی مقتول کا نہیں سنا ہے فوالله هذه

الليلة لا بد من المساهرة لأبصر هذا الأسد يأكل من هذه الجثث أم

قسم خدا کی آج رات بھر پاسبانی کرونگا تا دریافت ہو یہ شیر ان کشتوں کا بدن نوچتا ہے یا نہیں کھاتا

فلما صار عند غروب الشمس إذا به قد أقبلت شمعة وإذا هو هائل المنظر

فارتعدت منه وخفت بأن إن كان مراده لحوم بني آدم فهو يقصدني

جب سورج ڈوب گیا وہ شیر ناگاہ بن سے نکلا بہت ڈراونی صورت اور مہیب تھا خوف سے اگرچہ میں

چھپ رہا مگر سارا جسم لرزنے لگا اور یہی اندیشہ جان میں دہشت نے گھیرا جو وہ گوشت آدمی کا

طالب ہے ضرور میری اوپر حملہ کریگا وأنا أحاكي في نفسي بهذا فمثلته وهو يتخطى القتلى

حتى وقف على جسد كأنه الشمس إذا طلعت فبرك عليه میں اپنی دل میں

یہ تصور کرتا تھا اسی عرصہ میں شیر کو دیکھا قتلگاہ میں چلا گیا سب لاشوں سے گذر کے ایک پیکر

کی برابر پہنچا کہ وہ جسد نورانی مہر تابندہ سے زیادہ چمکتا تھا پس اوس پر گر پڑا مثال عشق

فقلت يأكل منه وإذا به يمرغ وجهه عليه وهو يهمهم ويدمدم

میری دھیان میں وسوسہ آیا کہ اوس لاش سے گوشت کھاتا ہوگا ناگاہ شیر کو عجب حال

میں پایا وہ جسم مطہر سے اپنا منہ ملتا مانند نوحہ گر کی چلاتا بیقراری میں چھپاڑیں کھاتا

آنکھوں سے آنسو بہاتا پنجہ سے خاک سر پر اوڑاتا فقلت الله أكبر ما هذه إلا أعجوبة

میں کہا اللہ اکبر کیا عجب ماجرا ہے جو اس دم نظر سے گذرا ہے فجعلت أحرسه حتى اعتكر

اعرابی گفت که سپاه شام را دیدم متوجه شده اند و سپهسالار ایشان عمر سعد است
پسندیدند پس گفت سپاه شام با کجا میروند
بارک الله فیک و نام اعرابی را پرسید
العرب چه نام داری گفت حمید گفت
و بر وی سلام کرد و گفت مرحبا یا اخا
مسیب روانه شد و نزد اعرابی آمد
شعر میخواندند که نشان بشارت فتح بود پس

تیسویں مجلس بروایت بنی اسد مین شیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

الظَّلَامِ وَاِذَا بِشُمُوْعٍ مُعَلَّقَةٍ مَلَأَتِ الْاَرْضَ یعنی مین گھبرانی کو ٹھرا رہا تا کہ وحشت مین
اندھیرا خوب چھا یا نا گاہ بحساب شمع او چراغ کو روشن پایا کہ ہوا مین کوئی لٹکی پھرتا تھا
وَاِذَا بِبُكَاءٍ وَنَحِيْبٍ وَلَطْمٍ مُفْجِعٍ فَقَصَدْتُ تِلْكَ الْاَصْوَاتِ فَاِذَا هِيَ تَحْتَ
الْاَرْضِ یکبارہ بہت دردناک شور و غل رونی اور پیٹنی کا اوٹھا مین اوس آواز نالہ و فریاد کی
طرف دوڑا کسی کو ظاہر مین نہ دیکھا بلکہ زمین کی اندر سی نوحہ ہوتا تھا فَفَهِمْتُ مِنْ نَاعٍ
فِيْهِمْ يَقُوْلُ وَاحُسَيْنَاهُ وَوَااِمَامَاهُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِيْ اوس ہنگامہ شور و شین مین
ماتم کرنیوالیکا بیان سنا کہ وُوا اماما وو احسین کا مرثیہ پڑھتا تھا مجھی اس حال پر خوف ہوا لرزہ
چڑھا رقت کا جوش آیا فَقَرُبْتُ مِنَ الْبَاكِيْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مَنْ
تَكُوْنُ پس رونی والو کی قریب گیا خدا و رسول کی قسم سی پوچھا تم کون ہو جو ایسا غم کھاتی ہو
اور کسکی واسطی کہرام رقت کا مچاتی ہو فَقَالَ اِنَّا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ فَقُلْتُ وَمَا شَاْنُكُنَّ جواب دیا
ہم عورات جنات مین مینی کہا پھر تمکو کیا ایسی صدمات ہین فَقُلْنَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا
عَزَاؤُنَا عَلَى الْحُسَيْنِ الذَّبِيْحِ الْعَطْشَانِ وہ بولین کہ ہم لوگ ہر روز و شب عزا مین نوحہ کرتی
ہین حسین شہید علیہ السلام اور پیاسی قتل ہوی کی واسطی روتی رہتی ہین فَقُلْتُ هٰذَا الْحُسَيْنُ
الَّذِيْ يَجْلِسُ عِنْدَهُ الْاَسَدُ قُلْنَ نَعَمْ یعنی دریافت کیا وہ حسین جسکی لاش پر شیر بیٹھا
چلاتا ہی جواب دیا ہان وہی بیکس غریب جو خدا و رسول کا پیارا ہی دادرینا کہو انا ان الیہ نبی تھا
گوسفند ان قربانی ذبح کی تھی اور اونکی اعضا کٹی ہوی جا بجا متفرق رکھی تھی کوئی مونس و یاور
نتھا کہ جسد پارہ پارہ سید الشہدا و صحابہ ہمراہی مولا کو اوٹھاتا اور مجاہدان معرکہ دغا کو مانند عزیز
پردہ لحد مین چھپاتا وہ سب کشتگان رہ حق اپنی لہو سی نہائی تھی اجسام پاش پاش نی غسل
صحرا سی کفن پائی تھی یعنی حنوط ریگ گرم بیابان سی ملا اور صندوق و عماری چوب تیر و نیزہ سی ہوا

عمر سعد با عما کرد و با ایشان وصف
یاران است و مردم خود را گفت ای کشتگان آن
مردم بهر تراب عرداد باشید و آل کشته
کشته کو دید شهید باشید
نگاه دید رضا خواجه باشید
بعض بعد از لشکر اسلام از سمت سلیمان
در آمدند و گفتند که سلیمان

تیسوین مجلس حال دفن شہدای کربلا

فرارا وسکا سینۂ پر الم محبان بہا اور شامیانہ اونپر بال و پر مرغان کا بند ہا ہر گاہ اہلبیت سالار
پناہ سپاہ گمراہ کی ہاتھہ سی لٹی اور اسیر و تباہ کوفہ کو راہ قتلگاہ شہدا سی گذری ہر ایک
خاتون کو اپنی وارث و عزیز کا جنازہ بی سر نظر آیا اونٹ پر سی گر کی فریاد و نالہ واجداہ واعلیاہ کا
شور مچایا نہ بدوستی سی اعدا کی پیکر اقربا میدان میں چہوڑ کی چلی دلمین حسرت وارمان بہری تہی
کہ ہای بیکسو نکو ہماری ہمو نکہ قبر ملی کاش ہم عورات غارت زدہ یہان رہتی پانی جو اپنی بہا
بیٹی کی لاش کو اوٹہاتی رو رو کی نماز پڑہتی زمین میں دفناتی ہر او ماتم کا سامان فاتحہ اور
سوگ پہیلاتی وَلَمَّا انْفَصَلَ ابْنُ سَعْدٍ مِنْ كَرْبَلَا عَمَدَ اَهْلُ الْغَاضِرِيَّةِ مِنْ
راوی کہتا ہی عمر سعد نی روز عاشورا کو اور دوسری دن کی دو پہر تک مقام کیا بعد ازان عترت پیغمبر کو
مقید لیکی ہمراہ لشکر چلا گیا جب اوس بیدین کی روانہ ہونیسی وادی کربلا میں عرصہ گذرا قبیلہ بنی
اسد میں جو نزدیک غاضریہ رہتا تہا یہ سانحہ پہنچا کہ مردم کوفہ نی سبط رسول فرزند بتول کو
بہوکا پیاسا مارا ہی اور کئی دن ہوی کہ وہ بدن بی سر دبیابانی پڑا رہا ہی اوس قوم کو سنتا
اور بیداد ابن زیاد سی توقف تہا کہ اگر تجہیز و تکفین کرینگی تو وہ جفا بنیاد خفا ہوگا بعض جو ہر
عورات نی جو یہ کلام دہشت انجام سنا جامۂ توفیق سعادت پہنا پکار کی کہا تم ہر گاہ اقدام
انتقام رکہتی ہو عقیدہ اللہ کی ڈرسی گہر میں بیٹہو ہم بخوف و خطر جائنگی شہیدان آل پیغمبر کی قبرین
بنائینگی اس تقریر شماتت سی مردونکو حمیت دامنگیر ہوی بہت سی بیل اور کلنک اوٹہاتی تعزیت کی
راہ لی ہر گاہ وادی قتلگاہ میں با حال تباہ پہنچی تو عجب سامان نالہ و آہ اور اسباب جانکاہ
دیکہی اکثر جوانان نونہال سرو قامت تیغ و تبر سی کٹی پڑی تہی خاک میں اونکی گہاؤ کی گرد ونکی
لہو کی تہالی جمی ہین ملاکن بہ تپا جا و نیزہ و ملغیان ہی کہ سبکا بدن صد پارہ و پوشاک بی تن
چارون طرف سی لاشہای پریشان کو فراہم کیا اور میں پیکر مطہر شاہ شہید کا کہ تمقص مقدم تہا

یاد و خدا و وی و اسید و دو تن یاران
کربلا ای شاوات الحسین ای دو تن یاران بود
اہلبیت عرداد باشید و سرها او بر
کرامان بکربید و ملکه ایشان
بیرون بود از دست بیداد و
چاپلیتان ایشان رضا خواجه بهم
سپاه او ایشان و بدند علیه اللعنه
نهادند مکرم سعد و بگفت
میکرد و شمر سر سید
چاپلیتان و نشنید و کربلا سلیمان

بیرون بود از دست بیداد عمر سعد
روی بکوبید نهاد و حرب
تکبیر گفت و از غضب ایشان در
و غنیمت بسیار کردند و از
کوفه آمدند پند انشتند که
و با اهل کوفه
و هر بیابان خبر میکند
کردند از آن خبر
ترسیدند و در
بر سر راه بود و

غافل شد و مرکب بوی داد و بگفت
از هول جان عمر سعد خان رسید
اسپش او کنده بود پیاده میدوید
سر برهنه و پای ابله که دوازده
آگاه کنند در مجلس عمر سعد در رسید
سوادی فرستاد تا آگاه شد ایشان
و مصنف برکشید و ای حسین

تیسویں مجلس بروایت بنی اسد میں شبیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

الظَّلَامُ وَاِذَا بِشُمُوعٍ مُعَلَّقَةٍ مَلَأَتِ الْاَرْضَ یعنی میں گھبا نی کو ٹھر ا رہا تہا کہ دشت میں اندہیرا خوب چھایا ناگاہ بسبب شمع اور چراغ کو روشن پایا کہ ہوا میں کوئی لئیے پہرتا تھا وَاِذَا بِبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ وَلَطْمٍ مُفْجِعٍ فَقَصَدْتُ تِلْكَ الْاَصْوَاتَ فَاِذَا هِيَ تَحْتَ الْاَرْضِ یکبارہ بہت دردناک شور وغل رونی اور پیٹنی کا اوٹھا میں اوس آواز نالہ وفریاد کی طرف دوڑا کسی کو ظاہر میں نہ دیکھا بلکہ زمین کی اندر سی نوحہ ہوتا تہا فَفَهِمْتُ مِنْ نَاعٍ فِيهِمْ يَقُولُ وَاحُسَيْنَاهُ وَااِمَامَاهُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِي اوس ہنگامہ شور وشین میں ماتم کرنیوالیکا بیان سنا کہ وَا اِمَامَا وَا حسین کا مرثیہ پڑہتا مجہی اس حال پر خوف ہوا لرزہ چڑہا رقت کا جوش آیا فَقَرُبْتُ مِنَ الْبَاكِي وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ مَنْ تَكُونُ پس رونی والونکی قریب گیا خدا ورسول کی قسم سی پوچہا تم کون ہو جو ایسا غم کہاتی ہو اور کسکی واسطی کہرام رقت مچاتی ہو فَقَالَ اِنَّا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ فَقُلْتُ وَمَا شَأْنُكُنَّ جواب دیا ہم عورات جنات میں ہیں کہا پہر تمکو کیا ایسی صدمات ہیں فَقُلْنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا عَزَاؤُنَا عَلَى الْحُسَيْنِ الذَّبِيحِ الْعَطْشَانِ وہ بولیں کہ ہم لوگ ہر روز وشب عزا میں نوحہ کرتی ہیں حسین شہید علیہ السلام اور پیاسی قتیل ہوی کی واسطی روتی رہتی ہیں فَقُلْتُ هٰذَا الْحُسَيْنُ الَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهُ الْاَسَدُ قُلْنَ نَعَمْ یہی دریافت کیا وہ حسینؑ کی لاش پر شیر بیٹھا چلاتا ہی جو ابد یا ہان وہی بیکس غریب جو خدا ورسول کا پیارا ہی اور دنیا کے جوانان الی نبیؐ کو سفند ان قربانی ذبح کئی تہی اور اونکی اعضا کٹی ہوی جا بجا متفرق رکہی تہی کوئی مونس ویاور نہ تہا کہ جسد پارہ پارہ سید الشہدا وصحابہ ہمراہی مولا کو اوٹہاتا اور جا بجا اِن معرکہ وغا کو یا نند عزیا پردہ لحد میں چہپاتا وہ سب کشتگان برحق اپنی لہو سی نہائی تہی اجسام پاش پاش فی عنبار صحرا سی کفن پائی تہی متغفر رنگ گرم بیابان سی طلا اور صندوق وکاری جوب تیر وشمشیر کا ہوا

عمر سعد با جماعتی کہ دو با ایشان و صف ... آن کشتگان ... بیابان است و مردم ... نبایستی ... و آن گشت
... مردم بی ... باشید ... باشید و ... اسلام ... کشتہ ... دیدند ... گفتند ... سلیمان ...

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

فرارا ونکا سینۂ پر الم محبان بنادا ور شامیانہ اونپر بال و پر مرغان کا بندھا ہر گاہ اہلبیت رسالت
پناہ سپاہ گمراہ کی ہاتھہ سی لٹی اور اسیر و تباہ کوفہ کو راہ قتلگاہ شہدا سی گذری ہر ایک
خاتون کو اپنی وارث و عزیز کا جنازہ بی سر نظر آیا اونٹ پر سی گرکی فریاد و نالہ وا محمداہ وا علیاہ کا
شور مچایا نہ بزور دستی سی اعدا کی بیکس اقربا میدان مین چھوڑ کی چلی دلمین حسرت و ارمان بھری تھی
کہ ہای بیکسو نکو ہماری کیونکر قبر ملی کاش ہم عورات غارت زدہ یہان رہتی باقی جو اپنی بھایا
بیٹی کی لاش کو اوٹھاتی رو رو کی نمانہ پڑھتی زمین مین دفناتی عزا و ماتم کا سامان فاتحہ اور
سوگ پھیلاتی وَلَمَّا انْفَصَلَ ابْنُ سَعْدٍ مِنْ كَرْبَلَا عَمَدَ اَهْلُ الْغَاضِرِيَّةِ مِنْ
راوی کہتا ہی عمر سعد نی روز عاشورا کو اور دوسری دن کی دو پہر تک مقام کیا بعد ازان عترت پیغمبر کو
مقید لیکی ہمراہ لشکر چلا گیا جب اوس بیدین کی روانہ ہونیسی وادی کربلا مین عرصہ گذرا قبیلہ بنی
اسد مین جو نزدیک غاضریہ رہتا تھا یہ سانحہ پہنچا کہ مردم کوفہ نی سبط رسول فرزند بتول کو
بھوکا پیاسا مارا ہی اور کئی دن ہوی کہ وہ بدن بی سر دبیابان پڑا رہا ہی اوس قوم کو سعیا
اور بیداد ابن زیاد سی توقف تھا کہ اگر تجہیز و تکفین کرینگی تو وہ جفا بنیاد خفا ہوگا بعض جو مرد
عورات نی جو یہ کلام وحشت انجام سنا جامۂ توفیق سعادت پہنا پکار کی کہا تم ہرگاہ اندیشہ
انتقام رکھتی ہو عقیدہ اللہ کی ڈرسی گہر مین بیٹھو ہم بحوف و خطر جاینگی شہیدان آل پیغمبر کی قبرین
بنا ینگی اس تقریر شماتت سی مردونکو حمیت دامنگیر ہوی بہت سی بیل اور کدال لیکر اوٹھائی مقتل کی
راہ لی ہر گاہ وادی قتلگاہ مین باحال تباہ پہنچی تو عجب سامان نالہ و آہ اور اسباب جانکاہ
دیکھی اکثر جوانان نونہال سرو قامت تیغ و تبر سی کٹی پڑی خاک مین اونکی گھاس گردن سی
ہو ہو کی تہالی جمی ہین لاکن یہ نیا حادثہ جور و طغیان ہی کہ سب کا بدن صد پارہ پوشاک سی عریان
چاروں طرف سی لاشہای پریشان کو فراہم کیا اوسمین پیکر مطہر شاہ شہید کا شخص مقدم تھا

با دو ہزار مرد ... یا لثارات الحسین ... کربلا ... اہلبیت ... کہ ایشان ... بیرون ... سپاہ ابن ... عمر سعد علیہ اللعنۃ ... سلیمان ...

بیابان ... دست ... تکبیر گفت ... و ... کہ ... و با اہل ... و ... کہ ... تو ... بر سر راہ ... وصف ... سواری ... آگاہ کنند ... سر برہنہ و پای ... اسپی ... ان ہول جان ... عاشق شد ...

چنان تنها بدید که چند سنگ در فرسنگ ... هر دو دیدند که سر ها کشته اند و هر دو را
... کشته اند و هزار و هشتصد ... سر برنیزه کرده بودند ...

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

چونکہ وہ قربانیانِ راہِ خدا کی جسد بے سر تنہا کسی کی شان اور شوکت کا پتا و نشان نہیں ملا
تاکہ موافقِ مرتبہ سعید مبارک بنائین اون بزرگوارونکو جدا جدا خواہ ایکجا باہم دفنائین تا
دعا کی ہاتھ درگاہِ پروردگار مین اٹھائی کہ خداوند کسی پیغمبر کو اسد مہیبی بھیجی جو ہمین نام و
نسب بتائی حدیث مین وارد ہی کہ اگر امام مشرق مین قضا کریگا تو مغرب سی دوسرا
حجتِ کبریا آکی تجہیز کا منصرم ہوگا بعضی فارسی کتابون مین یہ اخبار لکھا ہی جسکو راقم نی
سنا اور یاد رکھا ہی ناگاہ جانبِ قبلہ سی یکبارگی وہ غبار او ٹھا اور اوسمین شہسوار سوار نقاب دار
کو آتی دیکھا کہ آدم صفی اللہ اوسکی رقت و مصیبت سی اشکبار اور نوح نجی نوحہ و فریاد محنت پر
و گلزار ابراہیم خلیل سوز آتش تپ سی مشتعل اور اسمٰعیل ذبیح قربانی راہ وفا کا بابِل یعقوب
اوس چشم گریان کا شرمندہ اور یحییٰ زہد و عبادت کا بندہ ایوب کثرتِ صبر و شکیبائی کا
شناسا اور خضر تشنۂ اخلاص وارادت کا پیاسا موسیٰ عصای آہ سی جامہ مین طور گویان عیسیٰ
انفاسِ مسیحائی کا ہمدم رطب اللسان خاص و عام نی اوسپر سلام کیا امداد و ارشاد
جنازہ سواری دفن کا سرانجام کیا فَصَلُّوا عَلَى بِالْبَدَنِ الْمُنْتَصِبِ الطَّاهِرِ الْمُرَمَّلَةِ
بِالدِّمَاءِ اوس جماعت نی ساری شہدای بی سر پر کہ خون کا وسی نہائی تہی اور بردیمانی
رحمت سی خلعتِ آخرت پائی تہی امام مقتدا کی طاعت مین صف نماز باندہی نماز دین کی
روح اور جسد پر تحیت وافر بہیجی وَدَفَنُوا الشُّهَدَاءَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ
الَّذِينَ صُرِعُوا حَوْلَهُ مِمَّا يَلِي رِجْلَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمَعُوهُمْ فَدَفَنُوهُمْ
جَمِيعًا مَعًا اوس قوم نیک عمل نی پل پر نگنگ سی نزدیک مقتل خاک زیارتگہ سر کا یا اور
مجاہدان اہلبیت اور اصحاب جناب کی دخمہ بنایا جو کہ روبروی امام حسین علیہ السلام وہ سب بدن
پڑی تہی سبکو اوٹھا یا نیز بہ قدم خازن مین اوسی زمرہ عالی گہر کو ایکجا گنج شہیدان مین لٹایا

پیش ... آمد ... سلیمان ... کرده ... شهیدان ... لشکر ... دیدند ...
... ایشان صف کشیدند و همه ... بیکدیگر ...
... عبید الله ... ایشان صف ... کشیدند ...

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

نجوم فلک شرف اور سیادت کو قمر رسالت کی تحدسی قریب زمین کو سونپا اور تلاش باقی جہا
مقتول میں صحرا و دشت کا پھرا کیا وَكَانُوا يَجِدُونَ لِأَكْثَرِهِمْ قُبُورًا وَيَرَوْنَ طُيُورًا
بِيضًا وَرُقًا فَدَفَنُوهَا عَلَى مَا هِيَ الْآنَ عَلَيْهِ پس ایک جوان کہ تازہ آغاز شباب اور ناشا
تھا اوٹھالائی اوسکی بدن کی اعضا سم توسن سی روندی پائی پوچھا ای واقف پنہان وآشکا
یہ فرزند نامراد کا نام و نشان بتا شتر سواری اوس لاش کو پاش پاش دیکھ کی رو دیا آہ و نالہ سی
آنسو بہاکی ارشاد کیا یہ قاسم خلف امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہی کہ تلواروں سی ٹکڑی ہوا اثر
عیش سی ناکام ہی بنی اسد نی دوسری جوان شمشاد بالا کی لاش نکالی جو صدہا زخم سی پرزہ پرزہ
برچھی کی انی چھاتی کی باہر تہی سوال کیا ای مولا یہ بہی سرو رعنا کون گیسو والا ہی کہا ہمارا
بھائی علی اکبر جسی ام لیلیٰ اور زینب خاتون نی سونا سی پالا ہی اون سروران دین کی
دفن کرنیکو جو اشین اوٹھائیں تو اکثر کی واسطی سابق سی طیار قبریں پائیں مرغان سفید
نورانی کو دیکھا اوڑتی پھرتی تہی رو ایح جنت کی نخلخہ مہک رہی جیسا زائرونکو مزار مقدس
جلوہ دیتا ہی اوسی ہیئت پر سبکو آغوش لحد میں سونپا ہی وَدَفَنُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَيْثُ قَبْرُهُ الْآنَ وَدَفَنُوا ابْنَهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ الْأَصْغَرِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ پس امام
جسم مطہر کو تابوت رحمت میں اوٹھایا جگر سینہ سوزان لیکی نوحہ خوان ذکر و اشہید گریان ٹہلا یا
یہان روضہ رضوان باب خلد جنان ہی خاک مکر کائی لوح سنگ خوش رنگ تن مبارک پہ لٹا
جب اوس پتھر کو ہٹایا تو معدن گوہر اور غیرت لعل و یاقوت پایا شمال چشم ملک صاف و شفاف کیا
نکہت مشک و عنبر پیدا ہوا حظیرہ قدس کا غرفہ ملا بدن افتخار عالمین کو چشمہ نور کی پاس رکھا
زلال آب دیدہ مفروح پاکیزہ غسل دیا چادر عصمت و پیراہن عفت و عمامہ شہادت و لنگ سیادت
کفن پہنایا جریدہ میں شفاعت اور مغفرت امت پہلو میں رکھی حنوط خاک شفا لگایا سینہ ہائی

تیسوین مجلس حال دفن شہدای کربلا

وارواحِ طیبہ کی ساتھہ نمازین پڑہین اونکی جانبِ قدم فرزندِ خاصت علی اکبر و علی اصغر کی لاشین دفن کین راوی کہتا ہی پس طایفہ بنی اسد اشکبار و نالان اوٹہی طرف نہرِ علقمہ ہمراہِ نوحہ و فغان چلی ناگاہ اثنای راہ مین ایک عبرتِ ماہ مثلِ کتان پارہ پارہ خاک و خون مین ڈوبا دیکہا کہ دونو ہاتہہ کہنی سی کٹی ہوی سینہ مین صدہا تیر کار دوزن بہالون کا زخم وار پار لگا تہا سیلِ غم والم سی سبکا دل تلاطم مین آیا دریای سرشکِ حسرت چشمِ حیوان اور انسان سی بہا پوچہا ای مولا یہ کسکا جنازہ خوشبو ہی کہ ہاتی پرشک دہری کٹا ہوا بازو ہی جواب پایا یہ علمدارِ لشکرِ حسینی عباس وفادار ہی کہ سقای اہلِ حرم عمِ سکینہ پسرِ حیدر کرار ہی وَدَفَنُوا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ عَلَىٰ طَرِيقِ الْغَاضِرِيَّةِ حَيْثُ قَبْرُهُ الْآنَ پس لاش مین دستہای ابن حیدر (غاضرۃ قبیلۃ من اسد) بہت پہری کنارِ نہر سی ڈہونڈہکی وہ دونو کتف پیدا کی راہِ غاضریہ مین جہان کہ تیری سیدہم گری تہی اوس جا قبر کہود کی دفن کیا جو نشانِ علمدار جدا ہی راوی کہتا ہی بسبب اہتمامِ سعادت مین عوراتِ بنی اسد مدد کرتی رہین جب سامانِ تجہیز اور تکفین سی فراغت پائی تو مصروفِ زاری و شیون ہوئین نظم ملولانہ ہی ہی شدہ کشتہ و مظلوم حسین ہای ای سبطِ نبی خامسہ قوم حسین افسوس جی فاطمہ سو ناز سی پالی اوجہار ہو تیر کی لگین سینہ مین کہاں ہی چاند سی تصویر تری خاک مین سونی سوم ہی نہ چہلم ہوی رسمِ عزا کی تربت پہ نہین شمع یہ اندہیر تر اہی ہاتہہ سی لی جن و ملک داغ ہوا

اس نوحہ جانسوزسی ناظم کی ہوی وہ دم دفتری مصیبت کا ہر اک مصرع منظوم

اکتیسوین مجلس بکا ستم شہید فخر امام رضا علیہ السلام ذکر قصیدہ اسمعیل و زبیر اہلبیت اطہار

قربان بود که در دو جنگ نام و نسب خواست و نام خود پیش میگفت قاعدہ عرب میکشتند و خالد میگفت که من این جنگ از برای خدا میکنم نه از برای شهرت ولیکن بد خالد پیش دفت و مبارز طلبید ... و امام بن بدر خالد که ابن شهید بیک ضربت او را بجهنم فرستاد پس غلام خالد ...

وششم همچنین می آمدند و خالد اشیان را
بهرام منصور ستاد تا هیجده مرد نامدار را
کشت و یکی که سیاه او بیامد خالد کرد
چهان و بیدا باز کشت در باب شکر را زد و قطعه را
شده و شخصی در این قلب لشکر سعد بر سانان تو از شیب باب
خود را بعمرسعد بر سانان روی هر او بیهان ایستاده بعد
آنکه در میان رود همه در میدان پیدا
کرد حمله میکرد و باز گشت
و به هر جانب که حمله میکرد و باز گشت
تا دوازده کس یکی یکی بقتل آورد و بیرون
تا ده انداز کس یکی بیستاد و فرمان بیابان
و در میدان بایستاد و گفت آن امام
خود را بایستاد در آن بیست
تن در بایستاد و گفت که حمله
بهم در سالم تن نماند حمله سپاه
که یا ال ثارات الحسین تن
لشکر را در میدان که
کرد و سعد کیشید تا تمام ده
چهان کیشید و از اسپ بیفتاد و سپاهیان
ایشان خفت و از اسپ و حمله کرد
استغفر و بیرون پشت
و ساینده و گفت ای ولدالزنا اکبر

۱۸۱

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیه السلام وشهادت ابنای مسلم خواہ جعفر علیه الرحمة

رباعی اعدا کی تصرف مین جو آیا پانی + پیاسو نکو کسی نی نہ پلایا پانی + حیوان تلک سیراب ہوی + پر شاہ کی بچون نی نہ پایا پانی رباعی شہ کہتی تہی اللہ کا پیارا مین ہون + عرش اعظم کا گوشوارہ مین ہون + ساری عالم مین روشنی ہی جس سی + ای لشکر شام وہ ستارا مین ہون رباعی کس پر یہ ستم قاف سی تا قاف ہوا + تہی طرفہ عدالت عجب انصاف ہوا + سیراب ہوی کہیت تلک دریا سی + تلوار و نسی نہر کا چمن صاف ہوا + ترا جو فاطمہ کی شریک ماتم ہونگی + اور ادنکی مصائب کی جنہین غم ہو نگی + کہتی ہین امام ہشتم اونکی حق مین وہ حشر مین وہان ہونگی جہان ہم ہونگی + تمہید بکا اعیان روزگار بنظر غور دیکہین کہ تعمیر امام بارہ سی انہدام دنیا تک بنای نام و نشان ہی + صاحبان ہوشیار بگوش دل سنین کہ تزئین عزاخانہ سی بی سامانی عالم فنا مین کیا اسباب جاودان ہی + فرش بچہانا صف ماتم کا عرش عزت پر جا بچہانا روشن کرنا شمع و چراغ ماہ محرم کا تاریکی لحد کو نہ دیکہانی گا + خدمتگاری اس مکان رقت بنیاد کی سرداری دو جہان سی بہتر ہی + جہانداری گردہ نالہ و فریاد کی مختاری ملک قیصر و خاقان سی برتر ہی + پانی پلانا نذر امام حسین علیہ السلام مین تسنیل نجات دارین کہانا دینا نیاز اہلبیت مین ذخائر نعمات کو نین صرف کرنا ایک درہم کا تہیہ سی حشر تک دیکہا + پہنانا دو کپڑون کا عریانی بیکسی مین تن عاصی کو ڈہانک لیگا + ای اہل عزا جو آج کی شب بزم ماتم مین سید الشہدا کا غم کری گا + وہ کل روز حشر کو ساتہ پیغمبر خدا کی شاد رہیگا + جو مسکین واسطی ہستی ذکر آل نبی کی بیٹہی گا + وہ تنہائی قبر مین بشارت جنت لیکر اوٹہی گا + دست الفت کی جو گریبان چاک ہو کر بہری گا + دامن قیامت تک آستین بلال شہ پر نہ دہرے گا + پای محبت جو صحبت نالہ و فغان مین سرگردان ہیگا + وہ پیش و کنار دوستان ملائکہ عذاب کی بچہ مین رہیگا + روا مجلس مصیبت کا باعث خندۂ آخرت ہی + سونا لیالی عاشورا کا شورش بیداری قیامت ہی

و باقی کار که پشیمان آمدند و در هم و
و هزار و دویست مرد دیگر کردند
تا قریب بهمان هزار و دو را کشتند
جماعت و رفته و میزدند و میکشتند
و رفتند و سپاه سلیمان از این لشکر
از تا تلاش حضرت امام حسین بن علی
تهاد و سلیمان این را نیز بکشتند
عمرسعد چون چنان دید

کردن بریدند و مسوز لیدند و بعد از ان
بدکجک کرده بود بعد از ان دو پسر
ومیخواندیکن نکرویدند پس همه را قیمود
فضائل حضرت امیر المومنین علیه السلام
و سلیمان اسیران را پیش حق دعی الدوان
دینار و اسپ و سلاح را غارت کردند

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیه السلام وشہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

پیاسا رہنا یادِ تشنگی امام حسین علیہ السلام میں جامِ کوثر پلائیگا بھوکا پھرنا واسطی گرسنگی مولا کی
نعماتِ ابدی بہشت میں دلائیگا ننگی پاؤں پھرنا سرورِ دین کی الم سی تاجِ بزرگی فرق پر پہنائیگا
سر و سینہ پیٹنا امامِ مبین کی غم سی پشت و پہلو کو آتشِ دوزخ نہ دکھائیگا محبون کا جامۂ سیاہ
وسیلۂ خلعتِ آمرزش ہی عزاداروں کی اشک واہ گناہونکی خاطر ذریعۂ بخشش ہی کہنا مرثیۂ
احوالِ کربلا کا موجبِ رضای پروردگار لکہا ہی پڑہنا اشعارِ حزن وبکا کا سببِ تقربِ ائمۂ
اطہار کہا ہی چنانچہ کتاب بحار الانوار میں بسندِ معتبر یہ حدیث بیان کی کہ سہیل بن ذبیان سی
روایت صادق سی خبر دی ہی حکی سہیل بن ذبیان انہ قال دخلت علی الامام
علی بن موسی الرضا علیہ السلام فی بعض الایام قبل ان یدخل علیہ
احد من الناس کہتا ہی کہ ایکروز ایام چالیسوین باتفاق حسنہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی
خدمت سی مشرف ہوا ایسی گہڑی کہ ابہی کوئی اوس جناب کی روبرو نہین فقال لی مرحبا
بک یا ابن ذبیان الساعۃ اراد رسولنا یاتیک لتحضر عندنا مجکو دیکہکی ارشاد
کیا مرحبا او پر تیری ای فرزند ذبیان اس گہڑی مین چاہتا تہا کہ آدمی بہیجون اور تجہی اپنی پاس طلب
کرون فقلت لماذا یا ابن رسول اللہ یعنی عرض کی کس واسطی ای فرزند رسول خدا فقال
لمنام رایتہ البارحۃ ازعجنی وارقنی فرمایا بیان کرنی کو ایک ماجرا جو رات کو
یعنی خواب مین دیکہا ہی اور اوس واقعہ نی پریشان ومضطر کیا ہی فقلت خیرا یکون
ان شاء اللہ تعالی یعنی کہا بہت اچہا خدا خیر کری یا مولا فقال لی یا ابن ذبیان رایت
کانی قد نصب لی سلم فیہ مائۃ مرقاۃ وصعدت الی اعلاہ فرمایا کہ
عالم رویا مین دیکہا کہ ایک نردبان بلند کہڑی ہی کہ اوسمین ایکسو زینہ ہین اور میں اوسکی اوپر
راہ صعود لی ہی فقلت یا مولای اہنیک بطول العمر وربما تعیش مائۃ

و لیکن باطنا ... و اطفال ... را غارت کردند
... پس ای اهل کوفه ...

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام وشہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

سنتہ سہیل نقل کرتا ہی مین عرض کیا ای مولا اسکی تعبیر طول عمر ہی کہ آپکی سو برس تک زندہ ہوگی
برابر ہر زینہ کی ایکسال حیات ہیگی فقال لی ما شاء اللہ کان کہا حضرت نی
یہ خدا کی ارادی پر ہی قال یا ابن ذبیان فلما صعدت الی اعلی السلم
رأیت کانی دخلت قبۃ خضراء یری ظاہرہا باطنہا ورأیت جدی
رسول اللہ جالسا فیہا یا ابن ذبیان جب اعلای زینہ تر وہان کو پہنچا ہون تو
یون پایا کہ ناگہان مکان زمرد سبز تابان مین داخل ہوا ہون ہر بہ صفائی سی وہ قصر
ایسا تھا کہ اندر کا حال باہر سی نظر آتا نانا رسول خدا کو وہان بیٹھی دیکھا والی یمینہ وعن
شمالہ غلامان حسینان یزہر النور من وجوہہما اور اونکی دہنی بائین دو
نوجوان رعنا بہت خوب صورت ایسی ہین کہ نور اونکی چہرون سی چمکتا ہی ورأیت
امرأۃ بہیۃ الخلقۃ ورأیت بین یدیہا شیخا بہی الخلقۃ جالسا
اور ایک خاتون مقدسہ کو پاس اونکی نظر کیا اور ایک سرور عالی منظر نی بہی جلوس کا ابر
پیغمبر جلوہ دیا ورأیت واقفا بین یدیہ وہو یقرء ہذہ القصیدۃ
التی اولہا سقابل مین جد بزرگوار کی ایک آدمی ادہیر کہڑا پایا کہ وہ شخص قصیدہ کی شعر
پڑہتا تھا جسکا مطلع اول یہی لأم عمرو باللوی مربع فلما رآنی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ قال مرحبا بک یا ولدی یا علی بن موسی الرضا سلم علی ابیک
علی بن ابی طالب جب رسول خدا نی مجکو دیکہا فرمایا مرحبا اور بہتری ای فرزند میری
علی بن موسی الرضا سلام کرو اوپر اپنی والد بزرگوار علی بن ابی طالب کی فسلمت علیہ
پس بموجب امر پیغمبر مین نی سلام کیا ثم قال سلم علی امک فاطمۃ الزہراء فسلمت
پھر ارشاد ہوا جناب مصطفی کا سلام کرو اپنی مادر طاہرہ فاطمہ زہرا کو مین اونکی واسطی بہی بجا لایا

که داشتیم و گریه ... پسر زیاد را دیدم که ... بصری دست بر دست ...
جهنم و مت و پسر زیاد بکریخت وو ملا ... خبر در بصری افتاد که یزید پلید بود ...
که سبب و قتل او چه بود در ... و شتاب میرفتند و هیچکس نداشت

اکتیسویں مجلس خواب امام رضا علیہ السلام وشہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

سلام بجالایا فقال لی سلم علی ابویک الحسن والحسین فسلمت علیہما یا سیوم
حضرت خیر الوری نی کہا مجہسی کہ سلام کرو اوپر اپنی پدران والاگہر حسن اورحسین کی میں اوسی
اکرام بجالایا ثم قال لی وسلم علی شاعرنا ومادحنا فی دار الدنیا السید اسمٰعیل
الحمیری پھر فرمایا خاتم انبیا نی مجکو کہ ای فرزند سلام کرو ہماری شاعر اور مداح کو جو بیچ
دار دنیا کی ہی سید اسمٰعیل حمیری فسلمت علیہ یعنی اوسکی اوپر بہی سلام کیا وقال لہ
عد الی ما کنا فیہ من انشاد القصیدۃ فانشاء یقول ای پہل جب میں
ارشاد رسول خدا اسکو بجالایا اورادای مراسم تحیت وسلام کو تمام کر دانا حضرت خاتم انبیا نی
اوس شاعر سی فرمایا شروع کرو اپنی قصیدہ کو جہاں سی چہوڑا تہا وہ کہنی لگا لام عمرو
باللوی من بعد طامسۃ اعلامہ بلقع فبکی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ سرور انبیا
اوس کلام کو سنکی روتی تہی اور کثرت ملال سی آنسو بہتی تہی فلما بلغ المادح الی قولہ
ہرگاہ شاعر مداح نی یہ مصرع پڑہا ووجہہ کالشمس اذا تطلع بکی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وفاطمۃ ومن معہ جناب سیدہ ومراد فاطمہ زہرا ہی سب حاضران
مجلس روتی تہی فلما بلغ الی قولہ قالوا لہ لو شئت اعلمتنا الی من الغایۃ
والمفزع جبکہ حضرت پیغمبر ساعت اشعار میں دوسری مقام پر پہنچی یا تہ او کہا
کہنی لگی قال الہی انت الشاہد علی وعلیہم انی قد علمتہم ان الغایۃ والمفزع
علی بن ابیطالب فاشار بیدہ الیہ وہو جالس بین یدیہ یا خداوند تو
شاہد ہی میری وحیثیت اور ساری خلقت کی فضیلت معاملہ میں اونکو آگاہ کیا انتہا اور انتہا
کرو علی ابن ابی طالب ہی پھر اشارہ فرمایا سید وسیا کی طرف جو روبرو بیٹھی تہی فلما فرغ
السید اسمٰعیل الحمیری من انشاد القصیدۃ التفت الیّ وقال یا علی

لذا نشستیم و گریه و زنان پسر زیاد ...
می‌خواستیم اکنون ما میدانیم که ...
بکدام راه و فته پس ... سنهبر و او
سلیمان صرد که پسر زیاد از بصری کریخت ... ملعون
و بدمشق میرود ... و رسید نزد
کنام او عمرو بن حارث بود ... کرفته
و غلامانش همراه اند و همراه وی مال ... فرزندانش
و او تنها است و هیچ پناه ... ندارد چون سلیمان
صرد این خبر شنید منادی فرمود که یا لثارات
الحسین جمع شوید و آن چهار هزار کس جمع
شدند و گفتند او چیست سلیمان گفت
... از بصری ...

... اندر ... بدست ...
... اوه ... فرمان ...
... بستانیم ... ایشان ...
پس ... شدند ...
... بر راه دمشق ...
... ایشان ... کرد
... یکی از ... بر ...
... بسیاری ...
... گفت ...
... ما ... آمدند ...
... مادر ... انداز ...

... ما بستانیم ... گفت ...
... پسر زیاد ... سر ...
... و ایشان ...
... ما ...

اکتیسویں مجلس خواب امام رضا علیہ السلام اور شہادت فرزندان مسلم خواہ جعفر طیار

بن موسی الرضا احفظ هذہ القصیدۃ وأمر شیعتنا بحفظها جو وقت سید اسمعیل نے

تمام قصیدہ کی پڑھنی سی فراغت پائی تا بار سو بخدا فی میری طرف نگاہ کی یہ بات ارشاد فرمائی اے فرزند

یا علی موسی الرضا اس قصیدہ کو حفظ کرو اور سب اپنی اور ہماری دوستوں سی کہو کہ ان ابیات کو

یاد رکھو واعلمهم ان من حفظها وادمن من قراءتها ضمنت له علی الله الجنة اور جو

زمرۂ محبونکو جو بصدق دل ان اشعار کو پڑھا کریگا مین ضامن ہون اوسکی جنت کو جو مخلد رہیگا

وقال الرضا علیه السلام لم یزل النبی یکررها علی حتی حفظتها منه پس

جناب امام رضا علیہ السلام بیان کرتی ہین سہیل بن ذبیان سی کہ رسول مختار بار بار اون اشعار

تکرار کرتی تا کہ مینی حفظ کیا اونسی فانتبهت من نومی وقد لقنتها وحفظتها منه

اپنی نیند سی مین چونکا وہ سب قصیدہ پیش نظر ہی اور سارا قصیدہ مجھی ازبر ہی وحلتها الکثیر

من اصحابی روایت کرتاہی کہ مینی جناب امام رضا کی زبانی وہ ابیات یاد کیئی اور بہت

محبونکو بموجب ارشاد حضرت سکھادیئی ہیں ای سامعان حدیث صدق وصفا دیکھا تمہین

اور ذاکران مصطفی دنیا مین کیا توقیر اور عزت ہی عقبی کسقدر پایہ آرام و راحت ہی جنت کی ہی

عمدہ سکونت کو نعمات ابدی کی ساتھ حور و غلمان خدمت کو ایسی کام مین اگر سو جان جاتی بجا

اور تعزیۂ امام حسین علیہ السلام مین جو بن آئی سب لازمۂ اہل ولاہی ای مجمع ایسی بزم مصیبت مین

جب باہم بیٹھو واجب ہی کہ تم سرگذشت مولا سنکر رقت سی او ٹھو ہر گاہ اختلال حواس پیش

نہ آئی تو صفرہ رنگ لال صورت محزون دکہائی سند معتبر سی روایت کی ہی تعزیۂ جناب امام

حسین علیہ السلام مین آنا و اسلی حالات کی بیٹھنا اہل مجلس کی خدمت کرنا مومنین کو رلانا

اور آپ بہی ساتھ رونا خواہ آنسو نہ نکلی تو اہل بکا کی صورت بنانا ساری امور مذکور مستوجب

مغفرت یوم نشور اور وسیلۂ حصول قصور جنت اور حور ہین یہ بات باور کرو کہ رحمت خدا

طاقت ... بسبب ایشان ندارم و من متحیر
مانده ام و هیچ چاره ندارم الا آنکه شما
بدست ایشان میسپارم و من در عراق
مشهورم که مرد شتر بانم و شتر را بکرایه
میدهم حالا میخواهم کهشما را بطلوع فجر از
این بیابان بیرون آورده و بدمشق میبرم
اعتقاد بی فرزندان پیغمبر پناه آورده ام
... بیست و ... الله ...

٦٨٥

پادشاه کاینجا امید گفتند ... خلوت که چنان دید پیش آمد و گفت ای
امام حسین را کر یزید ... نزد عمر برد
پسر فرمایاد و عمر سعد و شمر ذی الجوشن ...

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ اولادِ جعفر طیار

ایک ساعت کی زحمت میں راحت سرمدی ہو گی یقین مانو کہ عنایتِ مولا سے دو چار دم کی نالہ و آہ سے مسرتِ ابدی رہیگی بفکرِ بلند صرفِ تضمین مصائب کرنا طبع رسا کا نتیجہ ہی خاطرِ سوز و گداز بہ وقفِ حسرتِ اشعار کہنا قطعاً نجات کا وسیلہ ہی نظم مولفہ ای مومنو شبیر کا جو مدح سرا ہو وہ بندۂ شایستۂ مقبولِ خدا ہی مصروف رہو ذکرِ غمِ آل نبی میں الفت کا یہی نام و نشانِ فخر کی جا ہی کرتا ہی محبت سی جو اک بیت کو انشا جنت کا مکان نذرِ لبِ اوسکا صلہ ہے ہی دولتِ جاوید بڑی مرثیہ خوانی اس امر کو تاکید سی ارشاد کیا ہی کیا خوف ہی محشر کی

عزادار کو ناظم جب ہاتھ میں اوس شاہ کا دامانِ ولا ہی

در روایتِ شہادتِ محمد و ابراہیم اطفال اولادِ جعفر طیار بدستِ حارث لعین

ذبیحانِ ساحلِ فراتِ حسرت و قتیلانِ منزلِ بلا و آفات بیچارگانِ صحرای اندوہ و بلا غریبانِ اسیر پنجۂ ابتہال راویانِ اخبار جگر سوز و ناقلانِ آثار غم اندوز قصۂ شہادت فرزندانِ یتیم یوں حکایت کرتے ہیں کہ جب بیوفائی خلق کوفہ سی جناب مسلم بن عقیل بمع ہانی بن عروہ اور فرزندِ عقیل بیدفن و کفن خاک پر رہی ابن سعد و شمر نے لشکر اپنا کربلا میں روزِ عاشورا امام حسین علیہ السلام کو ساتھ اولاد و انصار کی پیاسا مار لیا حرمِ پیغمبر گرفتار دردِ بلا اسیر بیس بتلا چلی ہمراہی شہیدوں پر سوار ہمراہ اونکی دو طفل یتیم تھی قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِكَرْبَلَا هَرَبَ غُلَامَانِ مِنْ عَسْكَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ وَالْآخَرُ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَكَانَا مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ صاحب کتاب روایت نے ... کا حال یوں لکھا ہی اولادِ جعفر طیار سی کہ محمد و ابراہیم نام تھا ... سپاہ شمر کی ...

ادیشان عمر گفت آکنون امید کاز من و ... ان فرزندان ... کہ من ... شتربانان و شتران را ...
پنجاہ و دو ... شتربانان ... سلیمان گفت ...

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ اولاد جعفر طیار

پیادہ پھرنی سی ہر قدم پاؤن لڑکھڑاتی تہی ناگاہ سپاہیان لشکر اونسی وہان دوچار ہوئے
اور دونو کو پکڑ کی ابن زیاد کی پاس لیگئی اوسنی زندان محنت مین قید کا حکم دیا تا عرصۂ ایک
سال کا اونپر بہت تکلیف سی گذرا پاسبان سارا دن اونکو حجرۂ تنگ مین بند رکہتا شام کو
کہولکر دو قرص نان جو ایک کوزہ آب دیتا بیچارونکی طول مدت مین کپڑی سب پہٹ گئے
بال اور ناخن بڑہی ہوی خاک مین اٹی تہی شدت سی خوفکی رنگ رخسارونکا پران تہا ماری
فاقونکی بدن لاغر بید سا لرزان تہا رات کو اندہیری سی ڈرتی اور گہبراتی تہی دنکو وحشت کی
باعث در و دیوار سی ٹکراتی تہی نازونکی پالون کو نہ تکیہ نہ بچہونا زمین پر سونا تہا صبر بنا ناچار
زندانکی گوشی مین ہر دم رونا تہا ایذا سی گرمی اور سردی کی تڑپتی تہی اونکی نالۂ زار سی اہالی
دوست اور مخالف بہی پہٹتی تہی کبہی باپ کا پیار یاد کرکی بیخود ہوجاتی گاہی ماکی نازبرداری کی
دہیان مین چلاتی بہائی بہن کی فراق مین چین نہ آتا تہا بیکسی کی واسطی یارای ضبط باقی نہ رہا
تہا اپنی بہری گہر کی تصویر زندان بلا مین بیقرار تہی آرزوی زیارت مین کنبہ کی زندگی تہی اگر
کوئی وہان پرستار نہ تہا جو درد جگر اونکو سناتی ایک ہمزبان غمخوار نہ تہا تا بیان مصیبت مین
دل بہلاتی عالم مجبوری مین بڑی بہائی کو چہوٹا صورت محزون دکہاتا اپنی بیان حال سی
شرح محنت یون کہتا کیون بہائی ہماری آقا کیسی ایکدفعہ چہوٹی کسطرح اعدانی مارکی پہونکی
سامان خیمہ مین اوٹی خاک و خون مین امام حسین علیہ السلام پڑی رہی عزیزونکی لاشی
گہوڑونکی سم پامال کئی لشکر نی ہجوم کرکی اہلبیت مین کیا تہلکہ ڈالا تہا ننگی سر اور ہاتہ باندہ کر
حرم کو اونسی پردی کی ہی نکالا جیب فاطمہ کی بالیان لین اور کان زخمی کی تو سکینہ رتی تہی
سکینہ کی منہ پر طمانچہ مارا تو کیسی چہاتی پہٹتی تہی کیا قیامت کا شور ہوا سب گہر کی ان مین
مقتل مین کہڑی تہین افسوس ہم اسیر ہو کی چلی آئی اشقیاء نی بیڑیان پہنا دی

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ اولادِ جعفر طیّار

ابنِ زیاد کا جو نام و نشانِ آلِ محمدؐ سمجھیگا اگر ہم بھی اس قید میں مرجائیں تو جنازے کون
رو ئیگا خانۂ زندان میں بے وارث مردہ پڑا رہیگا شاید ہماری بیکسی کا ذکر پاسبان کیا کریگا
ایسے تذکرہ میں وہ معصوم دنیا کی ایذا سہتے تھے حسرت کی آغوش میں طالبِ موت رہتے تھے
ایک دن چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا عرصے سے ہم قید میں ہیں آج اپنے نام اور نسب کو
زندان بان سے بیان کریں بلکہ ہماری مصیبت پر وہ رحم کھائے کچھ تکلیف خور و خواب میں
آرام پہنچائے شام کو جب موافق عادت کے زندان بانے قفل در کھولا اور وہ نو باوۂ فلک سیاہ بختی
اُفقِ ظلمت سے باہر نکلا شہزادوں نے الحاح و زاری سے کہا اے شیخ افسوس تو ہمکو نہیں پہچانتا
کہ اقربائے اہلبیتِ پیغمبر ہیں ماں باپ سے چھوٹے یتیم و دربدر ہیں آسمانِ محنت و بلا گردشِ بخت
میں بھر ٹوٹے ہوئے دامانِ شہادت سنگرِ کربلا میں ہاتھ سے چھوٹے ہوئے سامانِ قضا و قدر سے تیرے گھر
جہاں میں شدتِ رحمت سے خُرد سالی میں نیم جان ہیں تو ہمکو اولادِ تُرک و روم سے دشمنِ دین
جانتا ہے اسواسطے ہماری عاجزی اور غریبی پر ترس نہیں کرتا ہے اے شیخ پیر شبیرؐ کی بچون پر ظلم
تاکے یہ کہاں روا ہے اور بے تقصیر ہم صغیروں کو بند جفا میں اسیر رکھنا قہر کیا ہے وہ دیندار اس کہتا
کو سنکے نادم ہوا پیار سے دونوں کی ہاتھ پیروں کو بوسہ دیا شرمندہ ہوکے عذر خواہی میں کہنے لگا
تمہاری طرف سے اتنی مدت غفلت میں گذاری اب خطائے گذشتہ کو معاف کرو اور باباں ترسندا
میری ساتھ چلو پس باعزازِ تمام انکو کھلایا پلایا بند قید سے رہا کیا یا داب ہمراہ لیا اور دروازہ
کوفہ سے باہر جاکے راہِ حجاز کو بتا دیا کہا بخوف اس طریق پر رات کو چلنا دن کو کسی گوشے میں
چھپ رہنا تاکہ مدینہ میں روضۂ رسول پر پہنچو اور آفاتِ شرِ اعدا سے سلامت رہو قضا کی
ہوئیں پیشترے راہِ مقصد بھول گئے ہر چند چار طرف دربدر پھرے شہر سے باہر نہ ہو سکے فَاِذَا ہُمَا
بِاِمْرَاَۃٍ تَسْتَقِیْ ناگاہ صبحِ اجل طالع ہوئی ایک عورت انکو پانی بھرتی نظر پڑی فَقَالَتْ

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ ابنای جعفر طیار علیہ الرحمۃ

فَنَظَرَتْ اِلَى الْغُلَامَيْنِ وَاِلٰى حُسْنِهِمَا وَجَمَالِهِمَا فَقَالَتْ لَهُمَا مَنْ اَنْتُمَا جبکہ اوس زن
نیک سیرت نی حسن صورت کو دیکھا اور دونوں کی چہرہ تابان کو پریشان پایا پوچھا تم ستارہ
برگشتہ کس آسمان کی ہو گلِ پژمردہ کون سی بوستان کی ہو وطن تمہارا کہاں ہی باپ کا
کیا نام و نشان ہی فَقَالَا نَحْنُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ فِي الْجَنَّةِ شہزادون نی آثارِ محبت
پاکی اوس عورت سی کہا ہم دو نو اولادِ جعفر طیار ہین کہ جنت مین ساتھ ملایکہ کی وہ پرواز کرتے
هَرَبْنَا مِنْ عَسْكَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ ہم لشکرِ ابن زیاد سی فرار کرکی آتی ہین زندان سی
جان بچاتی پھرتی اور تھکی جاتی ہین فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ اِنَّ زَوْجِيْ فِيْ عَسْكَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
بْنِ زِيَادٍ وہ عورت بولی میرا خاوند سپاہِ ابن زیاد مین نوکر ہی وہ بڑا بدذات ستمگر ہی
وَلَوْلَا اَنْ اَخْشٰى اَنْ يَّجِيْءَ اللَّيْلَةَ لَاَضَفْتُكُمَا وَاَحْسَنْتُ ضِيَافَتَكُمَا اگر مجھی
اسکی اوسکی آنیکا خوف نہوتا اور کہین دوسری مکان مین وہ جاکی آج سوتا تو اپنی گھر تمہاری
مہمانی کرتی اور اچھی ضیافت کی سامان سی تکلیف کرتی فَقَالَا لَهَا اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ انْطَلِقِيْ
بِنَا فَنَرْجُوْا اَنْ لَا يَاْتِيَنَا زَوْجُكِ اللَّيْلَةَ عالمِ اضطرار مین محمد و ابراہیم نی کہا ای
خجستہ سیرت ہمکو اپنی مکان مین ہمراہ لیجا تیکسی اور دربدری پر رحم کہا شاید آج تیرا شوہر
نہ آئی اور پردہ غیب سی آرام ایک شب صورت دکہائی فَانْطَلَقَتِ الْمَرْاَةُ وَالْغُلَامَانِ
حَتَّى انْتَهَيَا اِلٰى مَنْزِلِهَا عورت نی قبول کیا دونو کو ہمراہ لیا منزلِ خلوت مین قریب
کمالِ الفت سی وہان ٹہرایا فَاَتَتْهُمَا بِطَعَامٍ فَقَالَا مَا لَنَا فِي الطَّعَامِ مِنْ حَاجَةٍ
اِئْتِيْنَا بِمُصَلًّى نَقْضِيْ فَوَائِتَنَا فَصَلَّيَا کہانا تحفہ رو برو لاکی چنا پانی ٹہنڈا لاکی
شہزادون نی فرمایا ہمین طعام کی حاجت نہین پانی اور جا نماز لادی تاکہ جو صلوٰۃ قضا ہوئی
اوسکو پڑہین عورت نی سب حاضر کیا وہ عابدون نی نمازِ قضا کو پڑہا فَانْطَلَقَا اِلٰى مَضْجَعِهِمَا

جسرکرد از آمدن مسیر زیاده و گفت ای امیر جاسوس بدو شناسه روز رفته سلیمان را ایشان بود و چه ایشان در الخافی و دامد و جاسوس سلیمان همراه سلیمان دمشت با جای سپید کان را عراقه ... هزار سوار ... و داع کرده و از دمشق بیرون آمده و

خویشتن را نگهدار که چهار هزار کس با امیر
نیاد دست و محب
بعراقیه کداشتم زمان تا زمان خواهند
چون این خبر را شنید روز دیگر
که از همه ...
و سلیمان ... دستوری بگیرد
شهرهای عراق فرستاده بود و عاملان را
جدا جدا ... کرده بود ... ان دو ماه
شاالله همراه کرفته روز ...
نشسته چشم براه ...

اکتیسوین مجلس شهادت فرزندان مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

پس تھکی ماندی جای خواب پر سو رہی ناگاہ شوقِ اجل سی بیدار ہوی فَقَالَ الْاَصْغَرُ لِلْاَکْبَرِ
یَا اَخِیْ وَ یَا اِبْنَ اُمِّیْ اَلتَزِمْنِیْ وَ اسْتَنْشِقْ مِنْ رَائِحَتِیْ چھوٹی بہائی نی بڑی سی کہا
ای ماں جائی میری گلی لپٹا اور ہاتھونکو گردنمیں ڈال دی سینہ سی سینہ سینہ کو سینی سی ملا
ہم تم خوب سا آپسمیں دونو پیار کریں ایک دوسری کی بو سونگہیں اور حسرتسی آہ بھر بیا
فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّہَا اٰخِرُ لَیْلَۃٍ لَا نُصْبِحُ بَعْدَ ہَا مجہی گمان ہی کہ یہ آخری رات ہماری حیات کی
اور صبح کو موت جیتا نہ چھوڑیگی وَاَنَقَا ہاتھ پہیلا کر ابراہیم کو گلی لگایا دونوں نی باہم بہائی
سر کو ملایا وَ سَاقَ الْحَدِیْثُ اور دونوں فی اِبْکَاہُمَا ناگاہ حارث عورت کا خاوند گہرمیں آیا بسبب
سگِ دیوانہ زن و فرزند پر جہنجلایا اطفالِ یتیم کا زندان سی نکلجانا اپنا سارے دن تلاش میں
پہرکی آنا اور جو سی سارا قصہ بیان کیا عورت نی بہت خوفِ خدا دلایا اوسکو شقاوت کی
سبب کچہہ اثر نہ ہوا بعد از گفتگوی زن و شوہر حارث کہانا نہر مار کر کی سو رہا اطفال کا اونہا
یکبارگی نالہ اطفالِ یتیم کو شکی نیند سی جاگتا ہی کی شب میں اونکی آواز پر گیا اور چہری میں چار طرف ٹٹو
کرتا تہا ناگاہ دستِ نحس حارث کا شانہ پر ابراہیم کی لگا گہبرا کی پوچھا تم کون ہو جلدی
اپنا نام و نشان بتاو محمد و ابراہیم نی سوال کیا تو کون ہی اوسنی جواب دیا میں گہر کا مالک
ہوں اطفالِ یتیم نی صاحب خانہ کو دوست تصور کیا کہا ای شیخ اگر ہم اپنا حال کہیں
کہیں تو خدا کی امان ہوگی حارث بولا ہاں خدا کی امان ملیگی فرمایا ہم تیری پیمبر کی اولاد ہیں
جو زندان سی بخوفِ مرگ نکلی ہیں اوس مردود نی کہا اجل سی ڈر کی بہاگی تہی سو مکی پنجہ میں
گرفتار ہوی پس اگی جاکی ظالم نی دونو کو بازو پکڑکی باہر کہینچا دستِ جفا سی ہر ایک کی منہ پر
طمانچہ مارا رسیمان ستم سی ہاتہونکو باندہا ستون مکان میں کسکی کھڑا کیا رات بھر وہ غریب روتی
دہشت میں نالہ زاری سی ہوش کہوتی رہی زن حارث بیتاب پہرتی تہی شوہر سی منت اور سماجت

از و علاوه را انجا و ... سلیمان
اشان رسید ... چهار هزار سوار
آمدند و سلیمان با آن چهار هزار
بیهوا ایستاده ...
آمدند ...
سپید با هیان ... کودکان بیا مدند
...
با ایشان سپید ...
هوش و ... آمدند و ایشان
... ایشان ...

... ایشان چهار ... ایشان مردمان
... آمدند ...

نعیبه بود با هفتاد سوار باعلی سفید و تران ... شهادت عبدالله
نوشته بود که لا اله الا الله محمد رسول الله ... عبدالله بن عقیل
بیرون آمد با هفتاد مرد ... و اولاد ... همه سواران
راسته ... با هفتاد سوار و از پی او عبدالله
آمد با هشتصد سوار ... با کیمیای شاه
و ایلیا با هفتاد ... شدند و باو کیمیا ... و در آمن غرق شد ... نوشته بود ...

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواجہ جعفرِ طیار علیہ الرحمۃ

کرتی تھی جب دستِ قضا نے گریبانِ صبحِ غم چاک کیا، حارث مثلِ فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا، دونو
یتیم بیکس کو رسن میں بندھا ہوا مثلِ گوسفندِ قربانی کھینچا، عداوت سے مارتا ہوا کنارِ فرات لیگیا
تلوار نکالکر اونکے قتل پر آمادہ ہوا، ہرگاہ برقِ تیغ کو مظلوموں نے دیکھا، زبانِ عجز اور التماس سے کہا
اے مرد ہم تیرے شہر کے مسافر گھر کے مہمان ہیں، اولادِ پیغمبر اور غریب و بیخانمان ہیں، ہماری
خردسالی پر رحم کر، اور بدر بچونکو زیادہ نہ ستا، ہرگاہ مالِ دنیا چاہتا ہے ہماری گیسو کتر کے
بازار کنیز و غلام میں لیجا، مثل اونکے فروخت کر تاکہ تجھے ہماری قیمت سے فایدہ میسّر ہو، برای خدا
ہم بیگناہونکے قتل سے دست بردار ہو، حارث نے یہ مدعا بھی منظور نکیا، بیچاروں نے ہاتھ جوڑکر کہا
اے دشمنِ آلِ مصطفی اگر ہماری التماس نہیں مانتا ہے تو شمشیرِ عاجزکشی ہمونکی گردن پر سے پھرا
ہم دونوکو جیتا ابن زیاد کے پاس لیجا، اوس خونخوار نے یہ بھی قبول نکیا، اور بہت غصہ ہوکر کہا
میں تمکو ضرور قتل کرونگا، ابن زیاد کے پاس تمھی سر لیجاکر جائزہ (عطا و بخشش) انعام لونگا، اے اہلِ عزا اتنے کوکی جا
او سدم نہی سمجھونگا کیا حال ہوگا جو گذرا ہے جبکہ ظالم کو ننگی تلوار ہاتھ میں لئے سر پر کھڑا دیکھا
کوئی مونس و غمخوار گردو پیش نظر نہ آتا تھا، کسی طرح کی منت اور عاجزی کو وہ کافر نہ مانتا تھا، نہ دو
دور چار طرف حسرت سے دیکھتے تھے، موت سے بچانے والا یار و آشنا نہ دکھتی تھی، مثلِ گنہگار روبروے
جلاد کے روبرو گردن جھکائے کھڑے تھے، خوف سے رنگ زرد، آنکھوں میں حلقی پڑی تھی، چھوٹا بھائی
بڑے کی ناچاری پر روتا تھا، گاہے بڑا بھائی چھوٹے کی گرفتاری سے جان کھوتا تھا، ہرگاہ کسیطرح یتیمونپر
حارث نے رحم نکیا اور تلوار بلند کرکے قدم پیشتر بڑھایا، بچوں نے زندگی سے مایوس ہوکے رو رو کے
بالبِ خشک سانس اوکھڑی ہوئی حارث سے کہا ہمکو ایک لحظہ مہلت دے تاکہ دو رکعت نماز
پڑھیں اور عبادتِ پروردگار سے دمِ آخر وداع کریں، حارث نے کہا اگر تمہارا مدعا پورا ہوتو دونوکی
نماز پڑھ لو، پس وہ یتیم رو بقبلہ کھڑے ہوے، ابھی ذکرِ خدا میں مشغول تھے کہ تلوار کی چمک سر پر نظر آئی

491

... با امامان ... بیرون آمدند ... کروه کروه از پی یکدیگر ... عبیدالله زیاد ... بالشکر گاه ... رسیده بود ... ایام ... سلیمان خبر یافت ... ایشان ... پناه ... بیرون ... سپاه ...

دوییم آنحضرت حضرت امام حسین ... بخواهیم ... گفت صلاح در اینست
که بفرستاد ... فرمان ایشان ... بکشیم پس از اینها ...
ای برادران هلاک ایشان بدست ... خواهد بود که روزی از حضرت امیر
المومنین و امام المتقین علی ابن ابیطالب شنیدم که روزی بر کنار فرات ایستاده
بود و ... گفتند یا امیرالمومنین چرا گریه میکنید
گفت ای سعد ... که فرزندان و اهلبیت ...
... پس گفت وای بر کشندگان
فرزندان ... سر ...
بر ... گردن ... سر بریده ...
بود او کشند از قاتلان امام حسین ...

او ایشان را از ایشان پاک خواهد کرد و قول
امیر المومنین هرگز دروغ نبود بنابر
آنکه هر چه میگفت از قول پیغمبر میگفت
و آنحضرت از جبرئیل و جبرئیل از قول خدا
میگفت و رسیده ام که هلاک ایشان دور نیست
[illegible] حالا بیاید که [illegible] زیاد
[illegible] خواهد بود [illegible]
[illegible] کشته میشوم چه غم داریم که [illegible]
اهلبیت خواهد بود همه را این سخن خوش آمد
با این اتفاق کرده دل بر حرب نهادند [illegible]
دیگر باره لشکر را عرض کرد چهار هزار سوار
[illegible] و بعضی سپاه [illegible]
پاسبانی سپاه [illegible] داد
لشکر [illegible] بن سعد داد و [illegible]
آب میداده باشد [illegible] داد
[illegible] و عرض لشکر [illegible]
[illegible] داد و [illegible]
با دو هزار [illegible] داد و اورا
[illegible]
٩٢

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ جعفر طیار علیہم الرحمۃ

جانِ حزین قالب میں گھبرائی بڑی بھائی نی کہا ای ظالم پہلی مجھی قتل کر کیونکہ چھوٹی کا سر جدا ہوتی
بدن تڑپتا نہیں دیکھہ سکتا ہوں چھوٹی لڑکی نی حارث کا دامن پکڑا کہ اول مجکو ذبح کر تا کہ برادر
عزیز کو میں ہاتھ سے بسر نہ دیکھوں ثُمَّ هَزَّ السَّيْفَ وَضَرَبَ عُنُقَ الْاَكْبَرِ وَرَمٰى بِبَدَنِهٖ
اِلَى الْفُرَاتِ ناگاہ جلاد نی تلوار تولی اور چمکا محمد بڑی بھائی کی گردن پر لگائی کہ سب رگیں کٹ کر
سر زمین پر گرا حلقِ مظلوم سی خون بہکی خاک پر پھیلا بدن مثلِ ماہی بی آب تڑپنے لگا اوس فی
بی رحم نی جسمِ محمد کو اوٹھایا نہر میں ڈالدیا اور سر کو لیکر توبڑی میں رکہا فَقَالَ الْاَصْغَرُ
سَاَلْتُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَتْرُكَنِيْ حَتّٰى اَتَمَرَّغَ بِدَمِ اَخِيْ سَاعَةً ابراہیم فرزند صغیر نی
التماس کیا ای کشندۂ عترت مصطفیٰ واسطی خدا کی مجھی ذرا فرصت دی تا کہ اپنی بھائی کی خون میں
لوٹوں اور سر و رو کو مشاہدہ داور کی لئی رنگین کروں قَالَ وَمَا يَنْفَعُكَ بِذٰلِكَ
اوسنی پوچھا اسکی پر لہو میں لوٹنا کیا فائدہ دیگا قَالَ هٰكَذَا اُحِبُّ فرمایا یوں دل چاہتا
بھائی کی خوشبو پر جی تڑپتا ہے حارث نی کہا اچھا ایسی بیتابی کی مجھی نہیں پروا فَتَمَرَّغَ بِدَمِ
اَخِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ سَاعَةً پس وہ طفلِ یتیم خون میں بھائی کی تڑپتا غلطان رہا سر و رو کو
لہو سی اپنی ماں جائی کی رنگین کیا چلاتا تھا ای برادر تم گلشن جنت کو آگی بڑھی مجھی تنہا کر
صحت چھوڑ گئی ثُمَّ قَالَ لَهٗ قُمْ فَلَمْ يَقُمْ پس چند بار جلاد نی اوسکو پکارکی کہا ای نادان
اب کھڑا ہو جا جب وہ مصیبت زدہ زمین سی نہ اوٹھا سر پکڑا بھائی کو روتا رہا فَوَضَعَ
السَّيْفَ عَلٰى قَفَاهُ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا وَرَمٰى بِبَدَنِهٖ اِلَى الْفُرَاتِ
حارث نی تلوار اوس مظلوم کی گدی پر پھیرا سر کاٹ کر لاش دریا میں بہائی فَكَانَ بَدَنُ
الْاَوَّلِ عَلٰى وَجْهِ الْفُرَاتِ سَاعَةً راوی کہتا ہی کہ بدن محمد کا پانی سی اوپر آیا باشتیاق
معانقہ برادر دیر تک ٹھہرا رہا حَتّٰى قُذِفَ الثَّانِيْ فَقَبَّلَ بَدَنُ الْاَوَّلِ رَاجِعًا

[illegible] اهلبیت [illegible] سلیمان [illegible]
[illegible] دشمنان اهلبیت [illegible]
[illegible]

بتیسوین مجلس خطبۂ تمہید کا مرثیہ عربی قبائل کو تقسیم سر شہدا اور کوفہ کا داخلہ

يَشُقُّ الْمَاءَ حَتَّى الْتَزَمَ بَدَنَ اَخِيْهِ وَمَضَيَا فِي الْمَاءِ تاکہ وہ لاشہ بھی فرات مین بہی
ڈالا + بدن اول پانی کو چیر کر دوڑا جسم ابراہیم کو ہاتھ پہیلا کر چہاتی سی لگا یا ہم آغوش ہو کر
دریا مین ڈوب گیا اس ماجری پر آب روان نی چشم حباب سی دریا ی سرشک بہایا ایسی
واقعہ مین مچہلیون نی باہم جوش رقت سی شور مچایا دست حسرت سی موج سینہ زن تہی پایا
مصیبت پر فرات بہی متلاطم ہی طلعلہ شدن او ٹہایا خاک پر نقش آفت اور محن ثبہا وَسَمِعَ هٰذَا
الْمَلْعُوْنُ صَوْتًا مِنْ بَيْنِهِمَا وَهُمَا فِي الْمَاءِ رَبِّ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَا فَعَلَ بِنَا
هٰذَا الْمَلْعُوْنُ فَاسْتَوْفِ لَنَا حَقَّنَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سے دم لاشہ ہای بریدہ
حارث نی آواز حزین سنی کہ پانی کی اندر سی ہما رکی یہ بات کہی خداوندا تو دیکہتا ہی اور
کہ ہماری ساتہ اس ملعون نی کیا ستم کیا پس روز قیامت اس شقی سی عوض لینا اور ہماری
حق کا انتقام کر کی سزا دینا ظلم کیا اگی کہون ناظم احوال مصیبت کو سنی کی نہین طاقت
اس مجمع رقت کو ماتم مین یتیمون کی عالم تہ و بالا ہی زہر کی ہائی نی برہم کیا جنت کو +
اسدم یہ مناسب ہی ای اہل عزا انکو خالق سی دعا مانگو پہنچای اجابت کو + جو روتی
رولاتی ہین ای بار خدا انکو آسایش دنیا ہو اور ہین قیامت کو ہی صاف یقین ناظم
اسد و پیمبر نی + مقبول کیا ہوگا اس طرز رو بہشت کو +

بتیسوین مجلس خطبۂ تمہید کا مرثیہ عربی و فارسی اور قبائل کو تقسیم سرہای شہدا اور کوفہ میں داخلہ

رباعی کعبہ ہی وہان تعزیہ خانہ یہ ہی + آنسو نہین تسبیح کا دانہ یہ ہی + بار غم شہ سی جہک کر
گرنا + شیعون کی نماز پنجگانہ یہ ہی دعا ہی ہر شب غم شبیر مین روتی ہی بتول + ہر روز
سنہ آنسوؤن سی دہوتی ہی بتول + ایام محرم کی جب آتی ہین قریب + بس اور بہی بیقرار

بتیسویں مجلس خطبہ تمہید سکا فرتیبی عربی تقسیم قبایل کو سر شہدا کوفہ کا در سلسلہ

ہوتی ہی مقبول ریاضی سر سبز جو نخل باغبان نبی کاٹی + ون رو رو کی خسرو زمان نبی کاٹی
جسکا کہ شتر بنا تہا محبوب خدا + ہاتہہ اوسکی ستم سی ساربان نبی کاٹی + ریاضی زہر غم
سر وہیں سدا ہی دلگیر + ہی کنج لحد میں ہی الم کی وہ اسیر + مرقد پہ سنو جو کان وہر کربلا
آتی ہی صدا کہ ہای پیاری شبیر + خطبہ اور حدیث فضایل بکا ومرثیہ
عربی ذکر عزا حمد مجید درگاہ خدا میں واجب الادا ہی جسکی سجدہ رضا محراب تیغ میں
اہل ولا سر دیتی ہیں + سپاس بیحد بارگاہ کبریا میں روا ہی کہ اوسکی کعبہ صفا کو جانی والی
ترکیب نیزی پہ دم لیتی ہیں + قربانگاہ تمنا میں ارباب بشارت ذبح فرزند کو ذریعہ خلعت
پہچانتی ہیں + دشت وفا میں اصحاب طاعت اسیری عیال کو وسیلہ کرامت جانتی ہیں
مرنا اوسکی راہ محبت اور حجت میں زندگانی ابدی ہی + فنا فی اللہ ہونا طالب عشق کی نسبت یقین
سعادت کی نشانی سرمدی ہی + بادیہ عبودیت کا خار چمن گلزار افتخار ہی + ناجیہ الفت کا سجا
انجمن انجمن سیج کردار زندہ روزگار ہی + اوسکی تیغ کو وصال میں زخم بدن کو جا ان سیال
شہادت پیرایہ چشم آرزو رکہتی ہیں + جو حصہ کمال میں غارت مال اور ہتک حرمت کو بلا لیا
کوی و دہشت سرمایہ جستجو کہتی ہیں + جل شانہ وعظم بیانہ درود و بالا کلام اور نعت مسعود
نذر ہی جسکو خلعت فخر اور مصیبت عالم بزم ازل میں طوع وکم شفاعت ورسالت سی نوازا ہی
اور تحیت وسلام اوس خلاصہ وجود کو ہدیہ ہی جسی جا گیر بلایای آدم تا خاتم علاوہ سند
ولایت کی با نوبت ونشان شہادت نسلاً بعد نسل عنایت کی اور نکی متوسلان آستانہ کو
رتبہ خطاب خیر الامم سی ممتاز کیا اور پیروان خاندان کو عہدہ وشیعتہ لابراہیم
اعزاز دیا پر رونق والوںکو اونکی ذریت پہ ثواب بنای کعبہ میں شریک خلیل فرمایا بکرار او
اہلبیت عصمت کی برای دوام ملک وسیع جنت تملیک اجر جزیل بتلا یا جو ذکر آل محمد علیہم السلام

اگر در محل کشتہ شوم خصم شما
خداو رسول باد اگر از دشمن روی بگردانم
میباید کہ ہمہ یکجا کشتہ شوید تا رضای
خداو رسول او دریافتہ باشید چون او
این سخن گفت ہمہ برپای خاستند وگفتند
کہ از رحمت خدا دور باد کسی کہ اینچنین نکند
بکند و بجا نیاورد چون سلیمان چنان دید
شاد شد و ہمہ را دعا کرد پس طبل کوچ زدند
واز اینجا کوچ کردند و بر آب فرات رسیدند
و یکشبانہ روز رفتند تا بکربلا رسیدند
و پس زیارت ...

بتیسویں مجلس خطبۂ تمہید بکا و مرثیۂ عربی و قبائل کو تقسیم سر شہدا و کوفہ کا داخلہ

کری وَ مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اوسکا ثنا خوان ہو جو سرگذشت اولادِ علی علیہ السلام کہی
یا سنی خطیبِ منبرِ سَلُونی ماہرِ علمِ لدنی اوسکی مدح بین عذب البیان ہو وَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ
مَنْ ذُكِرَ الْحُسَيْنُ عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ مِنَ الدُّمُوعِ مِقْدَارُ جَنَاحِ ذُبَابٍ
كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللهِ وَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِدُوْنِ الْجَنَّةِ صادق آل محمد جعفر ابن محمد باقر
علیہ السلام نے ارشاد کیا جو مؤمن کی روبرو بیان ہو شہادت امام حسین علیہ السلام اور آنسو
نکلی اوسکی آنکھون سے بقدر پر مگس اوسکا ثواب خدا کی پاس بہت ہی اور بدون عطائی فردوس
راضی ہوگا قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللهَ اِطَّلَعَ اِلَى الْاَرْضِ
فَاخْتَارَنَا حضرتِ امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہا حق تعالی کی مشیت و ارادہ نے
سبقت کی خلقت دنیا پر پس اون سب موجودات سے ہمین پاک اور برگزیدہ فرمایا وَاخْتَارَ
لَنَا شِيْعَةً يَنْصُرُوْنَنَا وَيَفْرَحُوْنَ بِفَرَحِنَا اور ہماری واسطی دوست اور پیرو اختیار
کئی وہ دار دنیا مین اپنی دست و زبان سے یاری کرتی ہین ایام سرور و شادی مین خوش
ہوتی ہین وَيَحْزَنُوْنَ بِحُزْنِنَا وَيَبْذُلُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْنَا ہماری سوگ مین غمزدہ ہوتی ہین اور ماتم مین
روتی ہین اور طریق طاعت و رضا مین اپنی مال صرف ہوتی ہین اُولٰئِكَ مِنَّا وَاِلَيْنَا
قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ طِيْنَتِنَا وہ لوگ خاص ہماری غلام ہین اور ہم اونکی امام ہین
اسواسطی کہ وہ ہم اہلبیت کی زیادتی طینت سے ایجاد ہوئی ہین پس ای اہل عزا ماہ محرم کو
غنیمت جانو ایام و لیالی عاشورا کو بے حزن و الم تلف نکرو ہر ساعت واقعۂ دشت کربلا
سنو ہر دم یاد مین سانحۂ سید الشہدا کی رہو مرثیہ فَوَاللهِ لَا اَنْسَى الْحُسَيْنَ وَشِلْوَهُ
وَعِتْرَتَهُ بِالطَّفِّ لَمَّا تَفَرَّقُوْا قسم خدا کی مین نہین بھولتا امام حسین علیہ السلام اور اونکی
لشکر اور اولادِ تشنہ جگر کو جو دشتِ کربلا مین محنت و بلای سر و رسی زاری کرتی تھی

چھبیسویں مجلس مرثیہ عربی و قبائل کو تقسیم سر شہدا و کوفہ کا داخلہ

وَكَمْ أَنَّسَهُ وَالشِّمْرُ مِنْ فَوْقِ صَدْرِهِ بِهِشَّمٍ صَدْرًا وَهُوَ فِي الْعِلْمِ مَجْمَعٌ

فراموش نکرونگا اوس غریب کو جس ہنگام میں زخموں سے چور ہوا اور زمین مقتل میں گھوڑے سے گرا

شمر چھاتی پر چڑھا استخوانہای سینہ کو توڑتا تھا اور اوس جناب کا صدر گنجینہ علم خدا و اسرار

امامت سے بھرا تھا۔ وَكَمْ أَنَّسَهُ مَظْلُومًا ذَبِيحًا مِنَ الْقَفَا وَقَدْ كَانَ نُورُ اللهِ

فِي الْأَرْضِ مَطْلَعٌ نہیں بھولتا مجھ وہ مظلوم تشنہ دہن کہ ذبح کیا اوسے پشت گردن

باوجود اس شرف کے جو وہ نور خدا زمین پر درخشاں تھا زیادہ آفتاب روشن سے اوف

حِينَ كَبَنَاتُ الْبَتُولِ حَوَاسِرًا وَلَمْ يَبْقَ جَيْبُ الْأَيْتَاقِ وَبُرْقُعٌ

اوسوقت دختران زہرای بتول قتل شہدا میں آئیں اسطور سے کہ بے نقاب اور بے چادر تھی

برہنگی سر کے بال پردہ رخسار میں کھلے بدن ضرب تازیانہ سے نیلے خاک چہروں پر سینہ

کا نوں کی لہو سے گردن و شانے بھری حبیب عزیزوں کی لاشیں دکھائی دیں اشال ہر کے غم ان

اونکے پہلو میں گرین ہر ایک نے اپنی وارث کا جنازہ بغل میں لیا شدت رقت سے چھاتی

اور سر کو پیٹا شکوہ مصیبت اور درد فرقت با حمایت سنایا گریبان پیراہن اوڑھ جو

جو بچا تھا پھاڑ ڈالا۔ تَقَبَّلَ جُثْمَانَ الْحُسَيْنِ سُكَيْنَةُ وَتَمْرُغُهَا بِالتُّرْبِ

تَمَسَّحَ اوس ہنگامہ میں سکینہ خاتون باپ کی جسم بے سر سے لپٹی روتی تھی سینہ کو

بوسہ دیتی منہ ملتی جان کھوتی تھی اوسکی شیون جانگداز سے حاضرین میدان کا شور

نوحہ بلند ہوا دوست و دشمن کو اوس بیکس کی فراق کی بیان سے یارای قرار نہ رہا اندیشہ

بلوا میں شمر کو ڈالیکی و ڈرا دو دین ہاتھ ہار کی نالہ و فریاد کو منع کیا فَيَوْمًا صَاحَ بِ

السِّيَاطِ فَتَلْتَقِيْ بِمِقْنَعِهَا مِنْ حَيْثُ بِالْقَلْبِ تَوَجَّعُ جب پشت سکینہ

تازیانہ لگایا پیکر نازپروردہ دختر سرور دو کونین کا اوس بیتاب ہو کے اپنی پھوپھی زینب

بتیسویں مجلس مرثیہ عربی و قبائل کو تقسیم سر شہدا اور کوفہ میں حرم کو داخلہ

سکوہ کیا دیکھو یہ غدار مجھی بی سبب مارتا ہی یہ باپ کی بالین یتیم سی بزور و اکراہ اوٹھاتا
تَقُولُ لَهُ يَا شِمْرُ وَيْحَكَ خَلِّهَا اِذَا كَانَ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ زینب نی
شمر کو فرمایا وای او پر تیری ای خونخوار اس یتیم کو چھوڑ دی ہرگاہ اپنی باپ کی پیار کرنی سی راضی
ہوتی ہی جنازہ بی سر کو بوسہ لینی میں تسکین پاتی ہی تو کیون بی درد ستاتا ہی بچہ بی پدر کو
زجر سی چھڑاتا ہی رونی نہین دیتا ہی وَتَرْفَعُ صَوْتًا اُمُّ كُلْثُومٍ بِالْبُكَاءِ وَتَشْكُو
اِلَى اللّٰهِ الْعَلِيِّ وَتَضْرَعُ اوس وقت امّ کلثوم رقت اور نوحہ مین آواز بلند کی درگاہ خدا
شکایت ظلم اعدا سی دہائی دی وَتَنْدُبُ مِنْ عُظْمِ الرَّزِيَّةِ جَدَّهَا فَاَوْحِشْنَا
يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَيَسْمَعُ شدت مصیبت مین نالہ اور بین پر حسرت کیا جدّ بزرگوار کو صفت
اضطراب سی پکار کی کہا ای نانا رسول خدا کاش کہ اس وقت حال عترت طاہرہ دیکھتی ہمارا
ذلیل و خوار ہونا استغاثہ کرنا سنتی آیَا جَدَّنَا نَشْكُو اِلَيْكَ اُمَيَّةً فَقَدْ بَالَغُوا
فِي ظُلْمِنَا وَتَمَادَّعُوا یا رسول اللہ جور و ستم بنی امیہ کی تم سی شکایت کرتی ہون بہ کہ
بدعت سی بہت اذیت دی وہ ظلم کی حکایت کہتی ہون آیَا جَدَّنَا هٰذَا الْحُسَيْنُ
مُعَفَّرًا عَلَى التُّرَابِ جَزُّوا الْوَرِيدَيْنِ يُقْطَعُ ای جدّ بزرگوار یہ نواسہ پیارا تمہارا
حسین صحرا مین خاک و خون الودہ پڑا ہی شاہ رگ گردن اور سر اوسکا تیغ جفا سی کٹا
فَجِسْمَانُهُ تَحْتَ الْخُيُولِ وَرَاْسُهُ عِنَادًا بِاَطْرَافِ الْاَسِنَّةِ يُرْفَعُ جسم گھوڑوں
سم تلی روندا جاتا ہی عداوت سی راس خونچکان کو نوک نیزہ پر اطراف میدان مین ظالم
پھراتا ہی آیَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا مِنْ رِجَالِنَا كَبِيرًا وَلَا طِفْلًا عَلَى الْقَدِّ يَرْضَعُ
ای سید و سردار ملک غربت مین اس لشکر ناہنجار نی ہمارے سب مردونکو مارا ہی
شیرخوار بچہ کو بھی ماں کی چھاتی پر دودھ پینے کو نہین زندہ چھوڑا ہی آیَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا

تیسیویں مجلس مرثیہ عربی و مقابل عترت کو تقسیم سر شہدا و کوفہ میں حرم کا داخلہ

مِنْ فِيْنَا يُنَا خِمَا رًا وَّ لَا ثَوْ بًا فَلَمْ يَبْقَ بُرْ قَعٌ ای نانا ہم عورتوں کی سر پر کوئی چادر برقع
نہیں رکھا ہی چھوٹی بڑوں کی روبند اور ساری لباس بدن کو لوٹ لیا ہی آيَا جَدَّنَا
اَنْ تَرَانَا اَذِلَّةً اُسَارٰى اِلٰى اَعْدَائِنَا نَتَضَرَّعُ ای جد نامدار اگر آپ نظر کریے
پریشانی اور ذلت کو جو ستم پیشہ گذرتی ہیں اسیری میں ناچار ہو کی روبروی اعدا زاری
کرتی پھرتی ہیں آيَا جَدَّنَا شِمْرٌ يَجُرُّ قِنَاعَنَا وَ يُغْرِ بِنَا ضَرْبَ الْاِمَاءِ وَ يُوجَعُ
ای پیغمبر خدا ہماری چادر شمر دشمن دین نی سر سی چھین لی اور جیسی لونڈیوں کو مارتی ہیں
ویسا ہی مار کی پشت دکھائی آيَا جَدَّنَا سِرْنَا عُرَاةً اَسَارٰى كَاَنَّنَا سَبَايَا الرُّوْمِ
بَلْ هُنَّ اَوْضَعُ ای جد بزرگوار ہم جور و جفای اشرار سی ننگی سر عریان بدن تباہ حال
ایسی دربدر ہیں جیسی اسیران روم خوار و گرفتار ہوتی ہیں بلکہ اونسی بھی بدتر ہیں آيَا
جَدَّنَا زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ مُكَبَّلٌ عَلِيْلٌ سَقِيْمٌ مُدْنَفٌ مُتَوَجِّعٌ ای نانا یہ
زین العابدین بیمار و صاحب آزار ناتن نحیف و زار پڑا ہی کثرت بیقراری سی ناچار طوق
زنجیر میں گرفتار و رو فراق حسین علیہ السلام سی مرنی کی سزا ہوا ہی اِذَا مَا دَنَا نَاجٰی
بِلَا خِطَابٍ تَكَادُ الشَّا تَتَفَتَّتُ وَالرُّوْحُ تَنْزَعُ جب ہم اہلبیت اور ان بیبیوں کو
سر پریشان بی چادر دیکھتا ہی اوسکا جگر پھٹتا دل و کہتا جان دینی کا ارادہ رکھتا ہی
فَيَصْرِفُ عَنَّا الْوَجْهَ مِنْ غَيْرِ نَهْضَةٍ وَ يَبْدُوْ اِلٰى رَاْسِ الْحُسَيْنِ فَيَجْزَعُ ہماری
حال تباہ سی ناچار شمر کی منہ پھیر لیتا ہی سر امام حسین علیہ السلام کی نزدیک آ
بلا بین فغان و زاری کرتا ہی نظم ای اہل لقا ای ہواداران سبط مصطفی شیون کرو
شمع آہ و نالہ سی ماتم سرا روشن کرو رونی کو مجلس میں آتی ہیں کیا ان حزن و ملال
تم بھی ای اہل عزا اشک سی دامن کرو ابن پیغمبر کی جب آئی مصیبت کا خیال

۱۹

تیئیسویں مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا و حرم کا شہر میں داخلہ

گوہر اشکو نثر اپنی سامنی خرمن کرو + بیت احزان میں جو بیٹھو واسطی شبیر کی + سینہ حسرت زدہ
اندوہ کا مخزن کرو + گلشن زہرا کیا ہی باغیوں نی پائمال + داغ ماتم سی ہر ایک عضو بدن
سوسن کرو + صفحہ مجلس کو ناظم دعوی تصدیق پر + جلوۂ حسن بیان سی وادی ایمن کرو

قبائل سپاہ کو تقسیم سر شہدا و کوفہ میں داخلۂ اسیران کربلا و مقال حسرت افزا

جانبازان معرکہ قربانگاہ + و سرفرازان نیزۂ نالہ و آہ + اسیران لشکر محنت و الم + شہیدان
سپاہ تعزیت و ماتم + ناقہ سواران خیل اندوہ و ملال + و نوحہ سرایان محافل شیون و اہتمال
سامان زاری و بکاسی آنا + بانوان روایات حسرت افزا کا + بلدۂ سامعہ اہل عزا میں
سواری بیان مقرا پر یوں بتاتی ہیں کہ جب غارتگران کاروان دین و ایمان نے
کمینہ کو آل شاہ مردان کی سپاہ کیا اور اسباب عترت بیتا ایس و جان کو لوٹ کی
خیمہ بھی جلا کی گرا دیا + عورات و اطفال عریان کو قید و دستگیری میں لائی + دختران ثانی
مریم کو بی چادر و مقنعہ صدمات ذلت اور تشہیر دکہائی + ہر دو خاتون کو ایک اونٹ
کجاوہ بی پوشش میں بٹھایا تھا + اور انکی بچوں کو واسطی رسن کی رقت گودیوں میں لٹایا تھا +
قطار شتر میں آگی پیچھی بیکسان حرم سوار + اور شرم نامحرموں سی بال بکھرائی منہ کا پردہ
اشکبار + سرہای شہدا نیزوں پر قبائل عرب کی روان + اسیروں کی دل اوسی خون اقربا اور
فرزندوں سی پریشان + جس ہنگام میں عترت پیغمبر کو نزدیک شہر پہنچایا + ابن زیاد کو
بشارت سنا کی داخلی کا وقت پوچھا + اوس پر جفا نی حکم دیا کہ علی الصباح دکان اور
بازار کو آئین بندی کرو + اہل حرم کو ہمراہ سرہای شہدا سب کو دکھاتی ہوی سیری دروازہ
تک لاؤ + نقارہ خانہ میں نوبت فرحت اور شادی بجی + ہر شخص باہم گلی ملکی مثل عید سیاہ بکیاہ

۶۹۹

بتیسویں مجلس قبائل کو تقسیم سر شہدا اور کوفہ میں حرم کا داخلہ

تھی کچھ فوج سوار و پیادہ سے ناکون پہ محلات کوفہ کی حاضر رہی تاکہ اپنی گھر سے کوئی نکلنے
باہر نہ پائے راہ و گذر میں تردد نکرے حمایت میں اولاد رسالت کی دوستان علی کا بلوا
ہونی پائے بتعزیت اور ماتم حسین کی کہیں شور و غلغلہ سر نہ اوٹھائی پس تمام شب
دل آزاری میں عترت خیر الانام کی اہتمام رہی صبح کو وہ روسیاہ بالباس رنگین سیرو
تماشی کی لئی جفا و عدوان سے نکلے جو اشقیا ہمراہ شمر و عمر سعد واسطے جدال سید الشہدا شہید
کمی تھی اونکی اقربا زن و مرد استقبال کو دور تک خارج شہر پہنچی تھی وقال محمد ابن ابی طالب
اِنَّ رُؤُسَ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ ثَمَانِیَةٌ وَسَبْعُوْنَ رَاْسًا
سوالیان شاہ شہیدان سنو اس بیان کو دریغ نکرو آج اشک شور اور نالہ و فغان کو
محمد ابن ابیطالب سے روایت کی ہے اور لہوف سید ابن طاؤس میں لکہی ہے سر ہای اصحاب
پیغمبر و اہلبیت سید بے سر و فرزندان امام تشنہ جگر اٹہتر تہی کہ دشت کربلا میں تیغ جفا
کا لشکر عمر نے اونکی برابر کی تھی وَاقْتَسَمَهَا الْقَبَائِلُ لِیَتَقَرَّبُوْا بِذٰلِكَ اِلٰی
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ وَاِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ پس تقسیم کی وہ سب قبایل عرب کو
جو ہمراہ تھے قتل اولاد نبی کرنے میں حق سے روسیاہ اہل سپاہ تھی تاکہ اس وسیلہ سے ابن زیاد کے پاس
سرخ رو جائیں اور اپنی بیداد کا خلعت اور جایزہ یزید سے پائیں فَجَاءَتْ كِنْدَةُ بِثَلٰثَةَ
عَشَرَ رَاْسًا وَصَاحِبُهُمْ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ پس قبیلہ کندہ کہ سردار اونکا قیس ابن اشعث
تیرہ سر جبلیہ ہمراہ لیکے کوفہ میں پہرا وَجَاءَتْ هَوَازِنُ بِاثْنَیْ عَشَرَ رَاْسًا وَبِرِوَایَةٍ
عِشْرِیْنَ وَصَاحِبُهُمْ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ اور طایفہ ہوازن نے کہ افسر اونکا شمر
تھا بارہ سر پائے اور دوسری روایت میں بیس سر مطہر ہمراہ لائے وَجَاءَتْ تَمِیْمٌ
بِسَبْعَةَ عَشَرَ رَاْسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ تِسْعَةَ عَشَرَ قوم بنی تمیم کو سترہ سر انور ملے اور روایتی

بیسویں مجلس کوفہ مین سپاہ کا پھرانا سرہای شہدا و اسیروں کو لانا

ثانی اوئیں سر معطر ہاتھہ گی وَجَاءَتْ بَنُو اَسَدٍ بِسِتَّةَ عَشَرَ رَاْسًا وَبِرِوَايَةٍ فَبِتِسْعَةِ
رُؤُوسٍ زمرہ بَنِی اَسَد سولہ سر ہمراہ لیکر لائی اور ایک روایت مین ہی کہ نو سر اونکو ہمراہ
لائی وَجَاءَتْ مَذْحِجٌ بِسَبْعَةِ رُؤُوسٍ عشیرہ آل مذحج نی سات سر لیکر اختر یا
کہ اونکو چمکاتی وہ روسیاہ پھرائی وَجَاءَتْ سَائِرُ النَّاسِ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رَاْسًا اور باقی
سب لشکر شقاوت اثر کو تیرہ سر مقدس لی کہ اپنی بھالون پر طرہ دستار جفا بناکی چلے
وَجَاءُوْا بِالْحَرَمِ اُسَارٰی اِلَّا شَهْرَ بَانُوْيَه فَإِنَّهَا اَنِفَتْ وَاَلْقَتْ نَفْسَهَا
فِي الْفُرَاتِ پس وہ نامردان پر جفا ساری اسرا و سرہای مقربان خدا کو لائی اور اپنی
قبایح اعمال کو دست شقاوت سی دکھاتی آئی مگر شہر بانو زوجہ امام حسین علیہ السلام نے
شوہر کی فراق مین جینا گوارا نکیا اہلبیت سی جدا ہوکی بارادہ ہلاکت اور سر بادی جان دریا
فرات مین اپنی تئین گرادیا فَاَقْبَلُوْا حَتّٰی قَدِمُوْا بِهَا الْكُوْفَةَ وَاجْتَمَعَ اَهْلُهَا لِلنَّظَرِ
اِلَيْهِنَّ اوسدن کوفہ مین خلق کا ہجوم عام تھا راہ و گذر مین ہر محلی کی اژدحام تھا سب
دوکانون مین اور بالای بام بانتظار دیدار بیٹھی تھی عورت و مرد اپنی اطفال کو دوش پر اور
کنارہ مین لی کوچہ و بازار مین کھڑی تھی ہر ایک مشتاق تماشا جانی آتی و اون سی خبر پوچھتا
کہتا و اب ہمارا لشکر جو اسیران کربلا کو لاتا ہی کہان تک پہنچا ناگاہ حاملان سرہای شہدا
آل مصطفی پیشتر آئی تا کہ سب اہلبیت خدا کو دروازہ شہر کی اندر لائی چار طرف سی فرود یدہ
ہر مقام پر شور و ہنگامہ ہوا زن و مرد اہل کوفہ کا واسطی نظارہ کی مجمع ہوا پر تلی آتی تھی الحاصل
وہ حال پر اختلال مشاہدہ مین آیا کہ خدا کسی کو نصیب نکری برگزیدہ ہای ذوالجلال کو ایسا خستہ
پریشان پایا کہ سنی اور نہ آنکھون سی گذری قَالَ وَكَانَ مَعَ النِّسَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
قَدْ نَهَكَتْهُ الْعِلَّةُ وَفِي عُنُقِهِ الْجَامِعَةُ وَيَدُهُ مَغْلُوْلَةٌ اِلٰى عُنُقِهِ

تیئیسوین مجلس کوفہ مین سپاہ کا پھر آنا سرہای شہدا و اسیرون کولانا

تھا ہی کہ با نوان شاہ کونین کی ساتھ علی بن الحسین علیہ السلام بھی قید مین گرفتار تھی اور صدمۂ مرضِ فراق سی لاغر و ضعیف و صاحبِ آزار تھی او سپر گلوی ناتوان بھاری طوق آہن پڑا تھا اور ہاتھ ہتکڑی سی باندھی اونکو گردن مین کسا تھا با وجود نقاہت جسمانی ایک اشتر پر سوار اپنی مصیبت اور ذلت مادر و خواہر سی اشکبار فرقِ مبارک پر عمامہ نہین عریان بدن مین کپڑی پھٹی میلی چاک گریبان تا بدامان شرم سی اعدا کی نیچی سر جھکائی لب پر تبخالی حرارت بخار کی جوش مین آئی وَالحَسَنُ المُثَنّٰی بنُ الحَسَن وَكَانَ قَدْ وَاسٰى عَمَّهُ وَاِمَامَهُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الرِّمَاحِ وَاِنَّمَا ارْتُثَّ وَقَدْ اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ وَكَانَ مَعَهُمْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَلَدَا الْحَسَنِ السِّبْطِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حسن مثنی ابن امام حسن مجتبی علیہ السلام کہ صفِ جان نثاری مین سر کف ساتھ آئی تھی اپنی چچا امام حسین علیہ السلام کی حامی ہو کر کربلا مین جہاد پر گئی تھی حضرت کی بڑی شجاعت و دلیری سی بڑھی زخم نیزہ و تلوار پر صابر و قائم ہو کی لڑی جب کثرت جراحت تلوار و نیزہ کی چور ہو تی غش کھا کی مقتل مین گھوڑی سی گری درمیان لاشہای شہدا بیہوش پڑی ملازمانِ عمر سعد اونکو اوٹھا کی لشکر مین لیگئی تھی وہ بھی ہمراہ اولادِ پیغمبر ناقہ پر اور اونٹ پر بندھی تھی علاوہ اونکی زید و عمر فرزندان امام حسن علیہ السلام بھی گرفتار تھی اور امام محمد باقر بن سید سجاد علیہما السلام و عبد اللہ بن عباس اسیرو ناچار تھی فَجَعَلَ اَهْلُ الْكُوفَةِ يَنُوحُونَ وَيَبْكُونَ ومصیبتِ عترتِ رسول اللہ صلعم ریستہ تباہ مین مبتلا آئی کہ اونکی دیکھنی مین کسی کو تابِ ضبط نرہی بی اختیار سب نے اشک بہائی ہر سمت سی پشت بام کی خلائق خاص و عام نی غلغلۂ شیون اوٹھا لیا سر راہ گذر کی زن و مردونی او نپر ترس کھا کی نوحہ و گریہ کو کی کہا یہ جوانِ ناتوان جو شتر آتا ہی نی عمامہ وبرداچہرہ زرد اشک بہاتا بدن لرزتا

ہتیسویں مجلس کوفہ میں سپاہ کا پھرانا سرہای شہدا و اسیروں کو لانا

نالہ کرتا ہی ظاہرا بیمار اور اسیروں کا قافلہ سالار ہی او سر سے پا طوق و زنجیر میں گرفتار ہی +
اسکو قید میں دوا کون پلاتا ہوگا، غذای پرہیز کون کھلاتا بستر استراحت پر سلاتا ہوگا
اس وہم میں اپنی عزیزوں کی سر کٹی دیکھتا ہو جیتا ہوگا، ماں بہن کو بی پردہ نظر کرتا ہی کسیکو اچھا ہوگا
کوئی اپنی پہلو نشین سی جدا نہ تھا اور عمر اور حسن مثنی کو بتاتا ہی یہ بھی ہر چند صورتیں غریب و یتیم ہیں
لاکن چہروں سی نشانِ بزرگی دیکھو تو ثابت ہی کہ وارثِ مرتبۂ عظیم ہیں بعضی بخشش بقا رب الشباب
اور برادو بھائی جانب زینب خاتون اور ام کلثوم بڑھائی کہ اونکی شباہت میں شانِ حیدرِ کرار کا
پتا ملتا ہی سب عورتوں کی سرداری و سلسلۂ غمخواری کا زنانوں انہیں چہروں پر کہلتا ہے
اولاد والی سکینہ و فاطمہ کی بیلی اور بہی کرتوں پہ بہت ترس کہاتی اونکی چھوٹی سن پر صدمہ
بی پدری کی تصور میں متأسف رہجاتی فقال علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ
أتنوحون وتبكون من أجلنا فمن ذا الذي قتلنا اور سید علی ابن الحسین نے
با وازِ ضعیف کہا کہ ای اہل کوفہ دغا و جماعت کوفیانِ جفا آیا ہماری شدت مصیبت اور
غلبۂ محنت پر تم نوحہ کرتی ہو حالتِ بیکسی اور کثرتِ اندوہ و آفت پر آہ سرد بھرتی ہو
پس ہمکو کسنی قتل کیا ہی اور کون متوجہ بربادی و غارت کا ہوا ہی تمہاری خنجرِ عداوت سے
فرزند پیغمبر نی شہادت پائی تمہی بتنگ حسرت تھی اور حمید سی ہماری یہ نوبت پہنچائی تمہارا
دستِ ظلم نی سامانِ لباس اور عزتِ حرم لوٹا ہی ہنوز کہاں سی خیمۂ اہلبیت کو ایسا جلایا کہ کچھ
نہ چھوڑا کہ چھوڑوں سی لاش حسین علیہ السلام اور اصحاب کو روندا ہی او دو نیزہ سوکی قتل
ذلیل و زنجبار اسیر و خوار باندہا ہی قال فاشرفت امرأة من الكوفيات فقالت
من أي الأسارى أنتن پس آہستہ آہستہ قافلۂ غارت زدہ کربلا کو آگی بڑہاتی جہاں ہجوم
خلق زیادہ پاتی وہاں ٹھیراتی تاکہ سوالی ابنِ زیاد وہ چہرہ و سید اونکو دیکھیں سادات ہی فاطمہ کی

قربان بر داریم و دل بر شهادت نهادیم
کنید که خدا وقت میدهد همه گفتند
شما دل بشهادت خوش کنید و با خدا عهد
حرب توانیم که سلیمان گفت ای برادران
که در ما هیچ قوتی نیست و نمانده که با کشمان
ای امیر نیکو فرمودی ما همه بر آنیم اما چکنیم
پس از ایشان این بشنیدند همه بیکبار گفتند

تیسویں مجلس کوفہ میں سپاہ ابن زیاد کا پہرانا سرہای شہدا و اسیروں کو لانا

آہ و فریاد کو سنکی خوشی کرین ناگاہ اوس ہنگامہ میں ایک عورت کوفی اپنی کوٹھی پر اکی کھڑی ہوئی سلسلہ
شرف و بزرگی کو جو پریشان و تباہ پایا بحیرت پرسش کی ای لوگو مجھی بتاؤ تم کہاں کی رہنی والی او
کس جا بستی ہو نسب و حسب میں کون خاندان سی نسبت رکھتی ہو کہ ایسی نورانی جمال کی قیدی
کبھی اس دیار میں نہیں آئی یہ روز محنت زمانی عالی دودمان پر فلک نہ لائی ہو اید یا واقعی ترا
خانۂ احمد و مہر احب برباد ہوا تو اونکی بہو بیٹی کا ننگی سر بیابان کنبہ آیا فَقُلْنَ نَحْنُ اُسَارٰی
آلِ مُحَمَّدٍ ہم عترت محمد مصطفی ہیں اور اسیران آل خیر الوری ہیں ہم وہ لوگ ہیں جنکی گہر کی ملک و بیان
تہی وہ امین ہیں جو شارع دین و ایمان تہی عصمت و طہارت پر خدا گواہ صبر و رضا کی راہ میں فنا فی اللہ
فَنَزَلَتْ مِنْ سَطْحِهَا فَجَمَعَتْ مُلَاءً وَ اُزُرًا وَ مَقَانِعَ فَاَعْطَتْهُنَّ اوسنی جب اہلبیت کا
تباہ پایا ناموس کبریا کا قافلہ عریان نظر میں آیا فورا اپنی بام سی اوتری دوڑتی گہر کی تاب و
طاقت ضبط باقی نہ رہی بہت مقنعہ و چادر و زنہ بند و پاجامہ و کرتی لائی گہری لباس کی نا محرم
رد برو پہلا اہلبیت نی بضرورت ناچاری اونکو قبول فرمایا زینب خاتون نی سب عورات
اطفال کو دیا کہ اپنا چہرہ اور بدن چہپایا قَالَ بَشِيرُ بْنُ حَذْلَمٍ وَ نَظَرْتُ اِلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ
عَلِيٍّ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ اَرَ خَفِرَةً قَطُّ اَنْطَقَ مِنْهَا بشیر بن حذلم روایت کرتا ہی کہ اوسوقت
زینب خاتون دختر علی مرتضی علیہ السلام پر نظر کی وا لیسی مصیبت زدہ درد آلودہ فصیح کلام والی
کبہی نہیں دیکہی کَاَنَّمَا تَفْرَغُ مِنْ لِسَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِبَالٰبِ
آیجۂ عزا کہا گمان پڑتا ہی جیسی زبان امیر المومنین علی علیہ السلام سی کلام ادا ہوتا وَ قَدْ اَوْمَأَتْ
اِلَى النَّاسِ اَنِ اسْكُتُوْا فَسَكَتَتِ الْاَجْرَاسُ وَ ارْتَدَّتِ الْاَنْفَاسُ اشارے
سی خلائق کو امر فرمایا چپ رہو پہر ایسا ہی بلاغت نشان سب سنو پس غل اور شور
موقوف کیا مرد و عورت نی سکوت میں دم بہر قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰى اَبِيْ

وجان برای حضرت امام حسین فدا کنیم
و بر این بیعت کردند و سوگند خوردند
پس برخاستند و بجای خود رفتند و
و سلیمان نیز سر بر بستر نهاده بخوابید
در آن وقت سر بر بالین نهاد نزدیک بود
و چون ایشان رسیدند و هیچ آوازی
نشنیدند بنا بر آنکه تا آن محل تکبیر گفتند
و صلوات میفرستادند پس خواب ایشان
بر هم زدند و طلایه شامیان باز گشتند و نزدیک
آن ملعون رفتند و گفتند که ایها الامیر
[illegible]

علی بن بیان کن کوشک افتاده سلیمان خواست که
افتاد ان کوشک کرده ورق زنی از پس پرده بیرون
یا ان کوشک افتاد از عرب بیرون او متیاقت چون افتاب
نعره از سرون او متیانت ای زن تو چه کسی جواب
سلیمان کفت ای زن دل شاد دار که من
داد که ای سلیمان منم حور حضرت محمد مصطفی
کنیز کی ام حوری بهشت ...
خدیجه فاطمه زهرا دیده ... مصطفی
دختر م فاطمه ... مسکن ...
... ام سلام منم ... شما نیشتمان ...
... ام امامین ... کنیز کی ...
کنیزان شهدا ... شهیدان ...
... ال ... ایشان ...
... بتی ... ایشان ... حضرت
کوشک ... امام حسن ...
... ان ... حضرت امام ... سلیمان ...
امام حسین ... سلیمان ...

بتیسوین مجالس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ مین الحرم کا داخلہ

محمد وآله الطیبین اما بعد یا اهل الکوفة اتبکون وتنتحبون ای واللہ
فابکوا کثیرا واضحکوا قلیلا پھر کہا حمد وثنا بی انتہا سزاوار درگاہ خدا ہی اور سلام
میری نانا رسول دوسرا پر اور اونکی پاکیزه اولاد کو روا ہی اما بعد ای مردم کوفہ ہماری مصیبت
بیکسی پر شیون ورقت کرتی ہو وعده نصرت اور اقرار حمایت مین بلا کی گاون پر بلوا کر
رکھتی ہو واللہ کی قسم ہی بہت چاہیے روتی رہو تہوڑا ہنسو جو ستم الحرم پر کیا ہی اوسکی حسرت
کبھی نہ بھولو اتدرون ای کبد رسول اللہ فریتم وای کریمة له ابرزتم
وای دم سفکتم ای غفلت پیشہ بنا اندیشہ ایا جانتی ہو کتنی دل وجگر پیغمبر کو پاره کیا
اور کیسی حرم خیر البشر کو بی دیسی باہر نکالا کسکا لہو زمین پر بہایا کون سا سر کاٹکی برچھی پر چڑھایا
وای حرمة له انتهکتم افعجبتم ان مطرت السماء دما ہی جانتی ہو کیا حرمت
رسالت کو بی عزت وخوار کیا ہی اس مصیبت مین تعجب کرتی ہو کہ آسمان سی لہو برسا ہے
قال فواللہ لقد رایت الناس یومئذ حیاری یبکون قد وضعوا
ایدیهم فی افواههم راوی کہتا ہی بخدا سوگند دیکھا مینی اوس دم تمام سامعین کو حیرت زده
روتی تہی اور کثرت ندامت وحسرت سی اپنی منہ پر ہاتھ رکھی تاسف کرتی ہوئی تہی ورایت
شیخا واقفا الی جنبی یبکی حتی اخضلت لحیته اور ایک پیر مرد کوفی جو
میری پہلو مین کھڑا ہوا تہا اوسکو ایسا روتا پایا کہ ریش پر دریای سرشک بہتا تہا
وهو یقول بابی انتم وامی کهولکم خیر الکهول وشبابکم خیر الشباب
ونساءکم خیر النساء عرض کی میری ماں باپ آپکی متوسلی اور عزت پر فدا ہوں
حق ہی بوڑہی تمہاری عالم کی بڑون سی افضل اور جوان ساری جہان کی جوانون سی اعلی
اکمل خواتین سب دنیا کی عورات سی اشرف نساء ہین اور طفیل ذات جدبزرگوار کی افلاک

۸۰۵
بو یاران خود را نشان داده ...
این کوشک را برای شما آفریده ...
... در این کوشک خواهند
سلیمان کفت یا مولا چرا ... ایشان
کر یامن اند همه زخمی اند ...
کردن ندارند پس حضرت امام حسین
از پس پرده طاسی از یاقوت سرخ
در دست کرفته بیرون اورد و
داد دران طاس آبی بود سفیدتر از
شیر و شیرین تر از شکر و خوشبوتر از مشک
و کفت ای سلیمان این چشمه ... دوست
یاران خود و یاران ... مال
بجراحتهای خود ... سلیمان از
تا در وقت ... شود پس سلیمان
خواب بیدار شد دید که ان طاس
بر بالین او نهاده پس سلیمان شاد شد
و قدری از ان آب بر جراحتها
یاران میمالید تا همه ... شفا یافتند

تیسویں مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ میں الحرم کا وحشلہ

زمین پیدا ہین رَوٰی جُدَیْلَۃِ الْاَسَدِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الثِّقَاتِ قَالَ کُنْتُ
بِالْکُوْفَۃِ فَرَاَیْتُ نِسَاءَ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ مُھَتِّکَاتِ الْجُیُوْبِ مُخَمَّشَاتِ الْوُجُوْہِ
وَھُنَّ یَلْطِمْنَ الْخُدُوْدَ وَدَ اَبِی مِخْنَفٍ مقتل مین سند مصیبت دی ہی کہ جُدَیْلَہ اسدی فی ایک
مرد ثقہ سی روایت کی ہی اوسنی کہا مین کوفہ مین تھا جو عورات اہل شہر کا غلغلہ نوحہ سنا
گریبان چاک کرتین بال اور چہرہ نوچتین منہہ پر طمانچی مارتین اونکی شیون سی مجھی تعجب ہوا
یارای صبر و قرار باقی نرہا فَاَقْبَلْتُ عَلٰی شَیْخٍ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَقُلْتُ لَہٗ
مَا ھٰذَا الْبُکَاءُ وَالنَّحِیْبُ ایک بوڑہی کوفی کی نزدیک جا کر گیا اور مینی پوچہا یہ
کیسا رونیکا غلغلہ اور نالہ کا شور مچاہی قَالَ مِنْ اَجْلِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَدْخُلُوْنَ کہا فرط مصیبت و ماتم آل عبا ہی کہ سر حسین علی علیہما
السلام کو شہر مین لانیکا اہتمام ہو رہا ہی فَبَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُنِیْ اِذْ دَخَلُوْا بِالسَّبَایَا
وَالرُّءُوْسُ بَیْنَھُمْ اوسکی ہمراہ مین مشغول کلام تھا فراغ نہین پایا تھا
سامنی سی قافلۂ اسیران کربلا اور کاروان سرہای شہدا نظر آیا وَنَظَرْتُ اِلٰی
جَارِیَۃٍ جَسِیْمَۃٍ عَلَی الْجَمَلِ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَلَا غِطَاءٍ اوسمین ایک بی بی با وقار
تمکین و تنومند کو دیکہا اونٹ کی کجاوہ پر بی پوشش اور محمل بٹہایا تہا ہجوم تماشائیو
اپنی حالت زار مین روتی غوغای عام بازاریون سی پریشان ہوتی فَسَاَلْتُ عَنْھَا
فَقِیْلَ لِیْ ھِیَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ اُخْتُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مینی پوچہا یہ خاتون
کون ہی اور کیا نام ہی جواب دیا دختر زہرا خواہر حسین علیہ السلام ہی فَدَنَوْتُ مِنْھَا
وَقُلْتُ لَھَا یَا جَارِیَۃُ حَدِّثِیْنِیْ مَا نَزَلَ بِکُمْ مینی زار و نالان اوسکی قریب جا کر
پوچہا ای بی بی ارشاد کرو تم پر کیسا صدمہ گذرا فَنَظَرَتْ اِلَیَّ مَلِیًّا وَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ

اٹھائیسویں مجلس قبائل کو تقسیم سر شہدا کو فہ میں حرم کا داخلہ

یا شیخ اوسنی میری طرف لطف و بکا سے توجہ کی اور کہا ای شیخ تو کون ہی اور کہا
کہا سے فقلت من البصرۃ وانا ولی من اولیائکم میں عرض کی اہل بصرہ او
یہاں غریب الوطن ہوں آپکی دوستوں سے میں بھی ایک محب پنجتن ہوں فقالت یا
شیخ اعلم انی کنت فی الخیمۃ فسمعت صہیل الفرس فاخرجت
واسنی جوابدیا یا الشیخ یہ جان لی کہ ہم روز عاشورا تمام اقربا میں نالان تہی بھوک پیاس کی
شدت سے جان بلب ہو رہی تھی بیکسی امام حسین علیہ السلام کی ذکر میں رو رہی تھی کوئی
مرد باقی نہ رہا تھا جو امام کی خبر میدان سے لاتا تشویش میں بھائی کی پڑی تھی مضطر حال
بیٹھی اور کھڑی تھی ایک مرتبہ گہوڑے کا شور نالہ و فریاد پایا پردہ ہٹا کی خیمہ سے سر باہر نکالا
واذا انا بفرس عاریا والسرج خالیا ناگاہ دیکھا رہوار خالی سواری سے آیا
زین کا دامن بھائی کی لہو سے بھرا لال ہو رہا ہی صدہا تیر و تبر او سپر لگی ہیں تلوار و نیزی
بدن کی ٹکڑی ہوئی ہیں لجام و رکاب کٹی ہی یال و کاکل خاک و خون میں اٹی ہی بیدل زنا
غمسی نوحہ کرتا ہی فصرخت النساء فسمعت من جانب الخیمۃ ہاتفا
یقول مشاہدہ سے اس مصیبت کی سب عورات نی شیون کیا گوشہ خیمہ سے ایک ہاتف کا
مرثیہ آواز دردناک میں سنائی دیا مرثیہ واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ
بالطف منعفر الخدین منحورا بخدا کہ میں تمہارے پاس نہیں آیا تا انکھوں سے
دیکھا سر حد احسین کو دشت بلا میں پڑا خاک میں رخسارہ بھرا کان الحسین سراجا یستضاء بہ اللہ
یعلم انی لم اقل فندا حسین مشعل ہدایت ہی کہ اوسکا نور دارین میں چمکتا
قسم خدا کی میں راست خبر دیتا ہوں جھوٹ نہیں کہا ہی قال فما درت ام کلثوم
وقالت یعنی منعوک الاخت انی من انت راوی کہتا ہی ام کلثوم نے

چھبیسویں مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ میں الحرم کا داخلہ

فرمایا کہ میں اوسکی طرف دوڑی قسم دیکر حقیقت حال پوچھی تم کون ہو بیان کرو یہاں تک بلکہ
آئی صاف کہو فقال انا هاتف من الجن الذی اسلمنا علی ید ابیک علی بن
ابی طالب اتیت انا و قومی فی نصرت الحسین فعاقنا فی الطریق امرًا
جواب عرض کیا میں ہاتف قوم جنات سے ہوں جو کہ تمہاری والد کی ہاتھوں ایمان لائی تھی
اپنی لشکر اور قبیلہ کی ساتھ نصرت حسین علیہ السلام کو ہم آئی تھی اوس جناب نی حضرت مہمات
سیا ہمراہ رکاب اپنی حاضر نہیں رہنی دیا واذا هم قد اقبلوا برأس الحسین معه
ثمانیة عشر راسًا من اهلبیت محمد صلوات الله راوی کہتا ہی ہم اس گفتگو میں
تھی ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام اور اوسکی ساتھ اٹھارہ سر ہمراہ راس الحسین بن علی
ابن زیاد نی مامور کیا تھا کہ ہمراہ اسیران حرم اہل شام لی جاتی ہیں کہ سر حسین کی علیہا
لبیة الحسین وقد فصل الخضاب بها والنبی لم یشنی اذ دخلوا بیا
تھا ریش شریف حسین علیہ السلام میں وسمہ لگا تھا لاکن ابھی خضاب سے فراغ نہیں پایا تھا کہ
رہا تھا جب اوس سر پر ہوا چلتی داہنی بائیں پریشان کرتی فلما نظرت الی راس اخیها
فی اول الرءوس ضربت خدها وجبینها حتی رأینا الدم من تحت النقاب
کئی روز گذری تھی کہ ام کلثوم سی بھائی بچھڑی تھی جب دم سر حسین علیہ السلام آگی سی گذری
نظر میں اوس محنت زدہ کی آیا بہ غلبہ شوق دیدار میں اس صورت کا کھا ہو ہمرا منہ سے کہا بابا
اپنا رخسار و پیشانی چوب چارہ ستر سی تکرایا ایسا کہ خون ٹپکنے لگا تھا اور جوش کہا یا ثم
اومت قلبها وجعلت تقول پھر سوز دلی اوسکا نالہ زار بہ ہاں زبان حال سی یہ شعر
ادایم حرارت تشنگی
پڑھا مرثیہ یا هلال لما استتم کمالا غاله خسفه فابدی غروبا
ای میری چاند جب کہ تیرا نور جمال کمال کو پہنچا تھا گہن لگا اور راہ حیات نی غروب کیا ما توهمت

و چہار هزار نامرد بجانب موکل بودند همه بتر الذان بی بہر زیاد فرمود کلشکر سلیمان را تیرباران کردند و سلیمان خود پیاده شد و داعی را بمیان زد و تیغ بکشید و بهر سو که حمله میکرد و مردم بر یکدیگر می افتادند و خلق را تباه میکرد و سپاه شام حمله کردند و او را در میان گرفتند و مبتلا کردند که او را ببینند ناگاه جوانی از دور تیری بر پیشانی سلیمان زد که از آن تیر
داشتند و یاران مسیّب را اب نبود و دو روز کم شده سر آن سپاه شام و از سپاه شام بهم مسلم و اصلا شدند و واقع شد چنانچه در یکساعت دو هزار و پانصد مرد حمله کردند و حق بجهت حمله کرد و عبدالله بن والی با دو هزار

۸۰۸
روضة الشهداء
بسم الله الرحمن الرحیم
وهو حسبنا الحسنی

افتاد و جان بحق تسلیم کرد و انا لله و انا الیه راجعون و خلق را عجب حالتی پیدا شد بر ایشان حمله کرد و کشته دیگر گفت بیشتر سلیمان را کشته و علم سلیمان را انا لله و انا الیه راجعون بر کرد حمله کرده میان ملاعین بیکی رفت و حمله کرده و بسیار بکشت سپاه بسیار بیعه و ناگاه او را بکشتند بالشیان از تیغها بنهایت شد گرفته و او را بهمراه عبدالله انجیم
رحمة الله علیه بیشتر افتاده کشته سلیمان باب گرفت سپاه شام پیش آمد بالشان یک شب ... سپاه او را بپاکه میسایان کرد و او یا سپاه

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیرانِ کربلا اور ام کلثوم کا مرثیہ پڑہنا

یا شَقِیقَ فُؤادِی کانَ ھٰذا مُقَدَّراً مَکْتُوبا یہ گمان مین تہا ای میری دل و جگر کی

ٹکڑی ایسی محنت رکہی ہی اور تیری مصیبت جدائی مقدر مین لکہی ہی یا اَخِی فاطِمَۃُ

الصَّغِیرَۃُ تَبْکِی فَلَقَدْ کادَ قَلْبُہا اَنْ یَذُوبا ای بہائی فاطمہ صغرا کا تمہاری

شوقِ دیدار مین رونا نہین تہمتا ہی اور اوسکا دل آتشِ فراق سی جلتا ہی یا اَخِی کُوتَری

عَلِیّاً ذَلِیلاً وَہُوَ فِی الاَسْرِ لا یُطِیقُ نَحِیبا ای برادر سید سجاد اپنی فرزند کو

اگر دیکہو اسیری و ذلت مین گرفتار ہی اور ضعفِ بیماری مین نالہ و فریاد بہی دشوار ہی

کُلَّما اَوْجَعُوا بِالضَّرْبِ ماذا یا اِلٰہِی وَدَمْعَۃُ مَسْکُوبا جسقدر ضرب تازیانہ

اعدا سی درد وایذا پاتا ہی مانندِ غریبانِ بیکس روتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہی یا اَخِی

ضُمَّہُ اِلَیْکَ وَقَرِّبْہُ وَسَکِّنْ فُؤادَہُ الْمَرْعُوبا ای برادر اوسی بلا کی پہانسی

گلا لو اور دلِ بیتاب کو اوسکی تسکین دو یا اَخِی عِزٌّ عَلَیْکَ اَنْ تَرانِی بِسَیْنِ

الاُساریٰ مُقَیَّداً مَضْرُوبا ای بہائی تم پر بہت دشوار ہوگا اور تمہین رنج و ملال

گذریگا جو دیکہو ہمین اسیری مین مار کہاتی اور بدن دکہتا ہی عَلَیْنا ما اَلَیْنا اَرَدْتَ

مُغِیباً یا اَخِی بِالرُّجُوعِ وَعَداً قَرِیبا ای برادر اگر اپنی فرزندانِ یتیم کی نظر سی تم پنہان

ہوی ہو تو کچہ اونسی وعدہ قریب کر جاو کب اکی لوگی مین کہان تک اونہین بہلاؤن

کہ دل میرا ملاحظہ سی اونکی شق ہوتا ہی ما اَقُلْ الیَتِیمَ حِیْنَ یُنادِی یا اَبِیْہِ وَلا

یُراۃُ یَکادُ مُجِیبا ای برادر کس صدای محزون اور دلِ غمناک سی یتیم تیری تمہاری ہائی بابا

کہکی پکارتی ہین اور تم کچہ اونہین جواب نہین دیتی ہو وہ شور مچاتی ہین نظم مولفہ

آگی زیادہ کیا کہون رقت کا جوش ہی قابو نہین ہی دلپہ طاقت نہ ہوش ہی ہکلی

لکنت سے زبان پہ فلق کو ہی اس مقال سی مجلس کا حال غیر ہوا اتہال ہی ناظم قلا

بسبب شنیدن شهادت سلیمان وغیره و فتح نمودن مختار اهل شام را بحکم عبد الله بن زبیر و خروج نمودن وی باجازت محمد حنفیه از مکه رضی الله تعالی عنه

بسم الله الرحمن الرحیم خداوند امداد

ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی روایت

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو خواب مین دیکھنا و حسرم کا کوفہ مین داخل ہونا

نام کیا روزگار مین + نہ ہراہی نالہ کرتی ہی اسدم فزا مین + مصروف ہی جو ذکر غم پنجتن مین + مقبول خاص و عام ہی اہل سخن مین تو + اسکا صلہ ملیگا خدا سی بروز حشر + ہمسایہ رسول ہو ویگا تیرا قصہ

تینتیسوین مجلس رسولخدا کو خواب مین دیکھنا ابن عباس کا اور کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا

رباعی گردشمین نہ کیون چرخ ستمگار پھری + ہی ہی سر شبیر پہ تلوار پھری + خورشید نی دیکھا نہو سایہ جسکا + در در وہی زینب سر بازار پھری + رباعی دریا پہ کٹا ہوا تھی بی پردگی + بجلی تھی سر شاہ پہ شمشیر دغا کی + بارش جو زیادہ ہی تو پیغ سر کو + شبیر پہ یار تھی یہ نہین تیر دغا کی رباعی کوفی مین نہ زادبون کی دید ہوئی + ردئی جو حرم سبط کی تاراج ہوئی + شبیر ہوئی عجب زمانی مین شہید + ماتم نہ کسی گہر مین ہر اعید ہوئی رباعی سیم شبیر سی عابد خستہ تھی + اور دلمین جگر مین سکینہ کی دم تھی + کہتی تھی سید فغان پہ یا شہید جہتر تین + وہ قافلہ کیا ہوا کہ جسمین ہم تھی + تمہید بکا ابن عباس کا رسولخدا کو خواب مین دیکھنا اے دوستان رسولخدا مجلس ماتم حسین علیہ السلام مین حاضر ہونا ثواب رکھتا ہی + عاشقان علی مرتضی غم سید الشہدا مین رونا عجب ثواب دیتا ہی ملائکہ مقربین اس بزم عزا کی خدمت مین سرفراز ہوتی ہین + رحمت رب سی حاضرین کی سب گناہ قطرہ اشک مین دہوتی ہین + شرف عزاداری کو سعادت سمجہو فرصت کو غنیمت زندگانی کو بیوفا جو سید ایام عشرہ محرم کو تصور کرو کیا دن تھی اور اس ہنگام مین خاندان رسول پر کیسی جفا گذرتی رہی + امت بیوفا نی پیغمبر کی نواسی کو فریب سی مہمان بلایا + ناکارہ وطن شہر مدینہ اوسی چھڑایا تیغ و نیزہ و تیر کی نرغی مین گھیرا چھوٹی بڑے کی

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبرؐ کو واقعہ مین دیکھنا کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

سو کہی گناہون پر خنجر آبدار پہیرا نہی بچونکو اوس تمازتِ گرما مین بہوکا پیاسا مارا اہر ایک با وفا
دل و جان زہرا کا سر تن سی اوتارا ڈیرونکو جلا کی لباس و زیور حرم کو غارت کر لیا عورات
بیوہ کو مثلِ کفارِ دیلم و زنگبار کی سلسلۂ قید مین کیا اٹہا ہی عزیز و اقربای خیر البشر پر
گہوڑونکو دوڑایا فرزند بیمار سید الشہداؑ کو طوق و زنجیر آہن پہنایا دختران علی مرتضیٰؑ کو
دربدر اذیت و ذلت پہنچاتی پہری عیالِ امام حسین علیہ السلام کو حرمات پہ تازیانی
لگاتی رہی ایسی بیدین بوجب سنی اپرو کبہی دنیا کی نہین معلوم ہوگا کہ با گوانِ اسیر ضعیف کا
دل تحمل مین بلا کی نازک ہوتا ہی تہوڑی صدمۂ رنج و محنت سی مانندِ حباب ٹوٹ جاتا ہی
مجہی کمال حیرت اور غلبۂ رقت ہی اس حادثہ مین بہت حیرت ہی کہ وہ شدائد ستم جو ان
حرم پر کیونکر سہی اور جبر و ظلم اعدا کی وادی خوار مین کس درجہ اونپر گذری اگر کوئی بیا
تو ہرگز نہین ہو سکتا ساعت ہی ضبط کا یارا نہین رہتا صد حیف اجساد تجہیز کو اپنی لشکر کی
اہل شام و کوفہ باحترام دفن کرین بدنہای عترتِ خیر الانام سر کٹی خاک و خون مین پڑی
رہین کوئی فقیرون کا بچہ اپنی موت سی اگر مرجاتا ہی تو اوسکی ماتم و نوحہ کا چرچا رہتا ہی
پیغمبرؐ کا نواسہ مع تاایس امامزادونکی ہمراہ مثل گوسفند قربانی ذبح ہوا وہ سانحہ گذرا کہ تین
شبانہ روز آسمان سی لہو برستا رہا لاکن کسی مسلمان نی اوسکی فاتحہ کو ہاتہہ نہین اوٹھایا کوئی
دلسوزی اوس مصیبت مین آنکہہ سی آنسو نہ بہایا اگر خیر البشر زندہ ہوتی اوس غم مین کیا
کرتی ہر گاہ جسدِ مطہر وہ ماجرا دیکہتی تو کیا کہتی رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِیْ مَنْزِلِیْ بِمَدِیْنَةِ الرَّسُوْلِ وَقْتَ الظُّهْرِ کتب معتبرہ مین
عبداللہ ابن عباس کی زبانی روایت لکہی ہی کہ یہ عبارت پر حسرت حال رقت سی کہتی
ایکدن وقت دوپہر خواب قیلولہ مین اپنی عادت سی مدینہ رسول مین سوتا تہا ناگاہ

۸۱۱

وفطلبہ بنام عبداللہ زبیر مشغول ... / و نکاہ و اولاد و امیران ... / و امیری مدینہ را ببیاد ... خراسان بعبداللہ / نہ باید داد و ولایت ... غلامی ... / و از غفلتان ... / خواہ گفت کہ غفلتان ... / و از ان ... / ... عبداللہ ...

او نیز ... داشتی و ولایت دادی
لیکن با این ... حالا او ... دشمن ...
و میدانی کہ ... ابا ال عبد
... نیست با ... ہمہ
... تا امیری کوفہ ...
... عبداللہ ...
... امیر ... و ...
... و ... و سید ...
... و باقی
و ... بیرون ... کشید

و از وعدہ ... / و ... طایفہ ... / و ... و ... / ... / ...

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو خواب مین دیکھنا کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

امام حسین علیہ السلام ہین اور سفر کی خیال سی مجھی اندیشہ ہوتا تھا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ
ھُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا وَھُوَ اَشْعَثُ اَغْبَرُ وَالتُّرَابُ عَلٰی شَیْبِہٖ
خیر الوری کو عالم رویا مین جانب کربلا سی پہر آتی دیکھا کہ پریشان صورت غبار آلودہ
خاک محاسن شریف مین بھری چہرہ متغیر تھا وَھُوَ بَاکِی الْعَیْنَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ
وَمَعَہٗ قَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا وہ جناب با دل حزین انکھون سی سرشک
بہتی بیتاب کھڑی تہی دو شیشی لہو سی بھری ہاتہون مین لیی تہی فرط مصیبت سی دم سرد
بھرتی بیقراری مین آہ و نالہ کرتی اس آفت مین مجھی یارای صبر نہ ہا سلام کر کی سبب اندوہ
بکا پوچھا ای حبیب خدا یہ کیا ماجراہی زاری و اشکباری کا باعث کونسا واقعہ گذراہی
فَقَالَ لِیْ ھٰذِہٖ فِیْھَا مِنْ دَمِ الْحُسَیْنِ وَھٰذِہِ الْاُخْرٰی مِنْ دَمِ اَھْلِبَیْتِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ فرمایا ای عبد اللہ بن عباس آج میرا پیارا حسین دشت کربلا مین شہید ہوا
ظلم و جفاسی امت بیوفانی بہوکا پیاسا میرا سارا کنبہ مارا ہی یہی ایک شیشہ مین اوسکا
خون ناحق لیا ہی اور دوسری مین اصحاب و اقربا کا لہو بھرا ہی وَاِنِّی الْاٰنَ وَجَدْتُ
مِنْ دَفْنِ وَلَدِی الْحُسَیْنِ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی نی ہرگاہ مقتضای مقام یہ کلام
حسرت انجام فرمایا ہو تو بجاہی جسکا ذکر ساعت بیقرارین لی جیونکو رقت افزاہی صبح روز عاشورا
حسین کو لشکر مصیبت نی گہیرا تھا ایک ایک یار و انصار بھائی اور بیٹی کو شمشیر کہا
مہمان بلا کی غربت مین کہانی کو ترسایا پیاسونکو ایک قطرہ آب نہین پلایا افسوس کہ میری
فرزند مظلوم کو زخم تیغ و نیزہ و تیرسی چور کیا قاتل شوم نی سوکہی گلی کو آب خنجر سی پانی دیا سینہ
مجروح کو زانو کی تلی زور سی دبایا لہو بہتی سر کو نیزی پہ چڑہا کی میدان مین پہرایا لاش
صد پاش کو بیدفن و کفن خاک و خون مین چہوڑا ہی گہوڑی اوسپر دوڑا کی ہڈی اوسکی

باشد همه عراق شورسیده بود و همه عراق او میده بود و اگر کوفه شورید
عراق ست و هر گاه که کوفه شورید باشد
چه امیری کوفه و تو میدانی که کوفه تاج
عبد الله زبیر گفت ای برادر هیچ میدانی
و الله کز غدار با طباطبائی میدهم

کو در ..... عراق
علی ابن ابیطالب است و ان شیعه
میکنند من اگر او را بولایت کوفه میفرستم
و اصلا ایمنی نباشد از کار عراق که چون
او عراق بگیرد قوی شود و اهل خراسان
کند و فارس و خراسان را بگیرد و بهمان
زیر و زبر کند دیگر عبد الله مطیع گفت
پس چه خواهی کرد با عبد الله زبیر گفت
اگر و میدانستم که عقوبت پیش از گناه
میبایستی کردن من او را هلاک میکردم
تا بهمان یاس ..... عبد الله مطیع .....

۸۱۳

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو رویا مین دیکھنا اسیران حرم کا بازار کوفہ سی گذرنا

توڑا ہی اہل حرم کو اسیر مین پکڑ کی تشہیر کو لیگئی مقتل مین بی وارث جنازی سر کٹی پڑی تا رہی
نا چار ہینی اوس معرکہ محنت مین قدم بڑہا یا دا سعدم حسین و سایر شہدا کو دفن کر کی فراغ
پایا حالِ نالہ و زاری مہیر طاری ہی خاک و غبارِ کربلا سر و سیما مین بھری ہی وَهُوَ
مَعَ ذٰلِكَ لَا يَفِيقُ مِنَ النَّحِيبِ خاتم انبیا یہ سرگذشت بیان فرماتی روتی جاتی
اور نالہ و فغان سی ایک دم تسکین نپاتی بیتاب چلاتی اہل عزا تصور کرو انصاف کے
جاہی حزن و الم اس غم مین سرور عالم کا حصہ ہی یہ وہ لاڈلا نواسہ تھا جسی بجای شیر کی
لعابِ زبان ہنگامِ رضاعت پلایا برسون نازون سی جان کی برابر پالا رات دن سینہ پر
سلایا عید کو حلہ جنت پہنا کی دوش کرامت پر چڑہایا شغل مین لیجا کی سوار شتر بنوت سکو
دکہایا ابراہیم اپنی یگانہ فرزند کو اوسکی حیات پر نثار کیا نسل سیادت و امامت کو اوسکی
اولاد مین شرف اشتہار دیا لیجادتِ اطفال ہی گرچہ حسین علیہ السلام سی بچپن ہوتی
کوئی طرح کا قلق اوسکی دل کا گوارا نہین کرتی است پر اوسکی محبت اور مان باپ کی ولایت
فرض عین فرمائی وہ چراغ حرمین جسکی بزرگی حدیث ثقلین مین سنائی ایسی محبوب لال کی
رگ گردن سی جب لہو بہی پیغمبر کی چشم کیونکر اشک ریز نہوی جس گاہ سر امام حسین علیہ السلام
نیزون پر سوار ہوا شہر بشہر جای خیر البشر کو قصر جنت مین کسطرح قرار آی وہ تن صد پاش کہ
جس گاہ سمند امدا لگد کوب کری جسم حبیب خدا کیونکر بستر راحت کا آشنا ہی جب حسین علیہ
السلام کی گہر کا سامان لٹی خیمہ جلی مصطفی کی سینہ مین کب تک آتش حسرت کا شرارہ
نہ نکلی حسین کی تہوڑی رحمت سی شاہ کونین مثل مادر فرزند مردہ حیران ہوتی پس مصیبت
شہادت سی اوس نور عین کی شور و شین کیونکر جان نہ کہوتی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاسْتَيْقَظْتُ نَوْمِي فَعَامُوا بِاَجْمَعِهِمْ حَتّٰى جَاءَ النَّاعِي اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِقَتْلِ

تینتیسوین مجلس کو مہین المحرم کو بازار سے لانا

الحسین علیہ السلام ابن عباس نی کہا کہ یہ حادثہ خواب مین دیکھا پریشان اور وہشت زدہ بیدار ہوا دیا امام حسین علیہ السلام مین از خود فراموش رہا دن رات آہ و نالۂ رقت سی سرو کار رہتا چند روز کی بعد قاصد کربلا اور کوفی سی آیا خبر شہادت فرزند زہرا کو روضۂ احمدی مین لایا محبان اہلبیت یہ ایام وہی دن ہین کہ حسین خاندان رسالت مین رقت کا جوش تھا ہر وقت ذکر محنت اور وردسی ابتلای نوحہ اور خروش تھا اس صورت مین امت خیر الوری کو واجب ہی تقریب عزا مین اونکی فرزند کی نالہ و بکا کرین اور جسکو اونسی امید شفاعت روز جزا ہو لازم ہی کہ ماتم کی تشویش مین ساکت نہ رہین یہ وہ غم ہی کہ حسین فلک سی نہو سہا اور دیدہ ملایک ہفت آسمان کا سیر شاک اشک سی بہین سو کہا جن و انس گریان ہین وحش و طیر نالان ہین فنظم سبحان ای اہل عزا گریہ و زاری کی یہ دن ہین اوس سبط پیمبر کی گرفتاری کی دن ہین یہی حرم جسمی قتل کیا اہل ستم نے امت کی بڑی جور شاہ امم نی سب یار و برادر و فرزند کو مارا لب تشنہ جہان سی سوی فردوس سدہار عریان رہا لاشۂ شبیر سر خاک کو فیکی لعین لوٹ کی سب لیگی پوشاک ناظم

تڑپا ہی دل زار افلاک بہوتی ہین روان آہ شرربار

کویہ میں داخل اہل حرم رسالت مسلم معاکا مو نتیجہ نوحہ سن وہ سب خطبہ پڑھنا عابد بیمار کا

معاران بنت العزای شاہ کربلا و اشکباران و مصیبت سرای کرب و بلا ہمدردان اہلبیت خاتم عالم و بیقراران دار الامارت غم و الم مستمعان صحیفہ اندوہ و ملال ہو ذاکر شان بنیاد زاری و ابتہال وردو اہلبیت کی قصہ حکایت کو شمہ بیان مین ناکی حسرت دا سبب یون بناتی ہین کہ جب زلزلۂ بلائی روز عاشورا آیا ان دین گرایا سیل حوادث نی اہا کین

وگفت صادق امام العادل علی ابن ابیطالب [illegible] گفت کلیب ابن ناصر [illegible] اری وین [illegible] تا انکه سینہ [illegible] بدادیم از نہایت [illegible] حضرت امام زین العابدین [illegible] [illegible] حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ [illegible] حضرت اہلبیت صلوات اللہ علیہم [illegible]

تینتیسوین مجلس مسلم معارکی روایت سی اہل حرم کو بازار کوفہ مین لانا

آل یاسین کو بٹھایا+طاق حرمت رسول کو جور ستمگرین پرکین نی خراب کیا+رواق عزت
عترت بتول کو تیشہ جفای ابن سعد نی ڈہایا+یعنی کہ ون فرزند شاہ ولایت کی دشمنہ
ستم سی کٹی+زینت ورونق کاشانہ امامت سراسر لٹی+اہل حرم کو مسکن شرافت اور بزرگی سی
باہر نکالا+واسطی لیجانی کوفی کی شتری کجاوہ دپوشش پہ بٹھایا+سرہای شہدا کو مع اسلحہ و
لباس قبائل عرب نی غنیمت پایا+واسطی تشہیر و بارہ بہ نامی و رسوائی کی اپنی نیزون پر چڑہایا
کربلاسی جانب دارالعدوان روانہ ہوی+ہرگاہ حوالی شہر شقاوت بنیان مین وہ بی بیان
پہنچین+اوس روز اہل وعیال امام حسین علیہ السلام کو رنج وقلق سی صدمہ کمال تہا+بی پردگی
ہزاروں طرحکا مقابلہ دشمنان بدخصال تہا+راوی کہتا ہی جسدم سر امام حسین علیہ السلام کو
شمرنی بدن سی جدا کیا+فوراً عمر سعد نی بدست خولی بن یزید حضور ابن زیاد مین بہجا+اوسکا
سرودونی منکام ورود اہل حرم مین بہیرہ دیا+اور سردار جاہل عیال رسول کی پاس روانہ کیا
سوا کہ ہمراہ اسرای اولاد مصطفیٰ شہر کی اندر لاؤ+خوشنودی یزید کی واسطی ہماری دوستونکو دکہاؤ
رُوِیَ عَنْ مُسْلِمِ الْجَصَّاصِ قَالَ دَعَانِي ابْنُ زِيَادٍ لِإِصْلَاحِ دَارِ الْإِمَارَةِ
بِالْكُوفَةِ کتب معتبرہ مین روایت کی ہی مسلم معمارسی کہ اوسنی کہا ابن زیاد نی مجہی بلاکی
مرمت دارالامارۃ کوفہ کو حکم دیا+فَبَيْنَمَا أَنَا أُجَصِّصُ الْأَبْوَابَ جس ہنگام مین اوسکی
دروازہ شقاوت بنا کی مرمت کرتا تہا اور جگل کہ غونا حسرت مین گندہ ہی ہی وست محبت
لگاتا تہا وَإِذَا أَنَا بِالزَّعَقَاتِ قَدِ ارْتَفَعَتْ مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ یکایک
شورش عظیم ایک طرفسی کوفہ کی بلند ہوی کہ روز محشر سی وہ فریاد اور غل دوبالا تہا
فَأَقْبَلْتُ عَلَى خَادِمٍ كَانَ يَعْمَلُ مَعَنَا مین ورطہ فکر و حیرت مین مبتلا تہا ناگاہ
خادم ابن زیاد جو میری ہمراہ کام کرتا تہا آیا فَقُلْتُ مَا لِي أَرَى الْكُوفَةَ

اللہ علیہم [illegible] گفت [illegible] خدا [illegible]

۸۱۵

اہلبیت بودن [illegible] گفت یا سید [illegible] مختار [illegible] گفت اندر [illegible] حال عراق [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]

فاسقان [illegible] واللہ [illegible] فتنہ بود [illegible] اہلبیت [illegible] وگفت [illegible]

شیعہ بودند چہ از آمدن مختار و قوع ... کہ بسیار کنندہ بلاد گشت و قوم از محلہ هم ... گفتیم و مختار بگوفہ رفت و از محلہ ... کہ تو نسبیام دیکو حو نگفتیم و از بیم او ... عقبہ شمشیر کہ در سلیمہ گفت واللہ

تیئیسوین مجلس مسلم جصاص کی روایت سی اہلِ حرم کو بازار کوفہ مین لانا

تنقیح اوس نابکار سی یعنی مراد نصیب کی پوچھا آج کیا ہی جو کوفہ مین شور و ہنگامہ برپا ہوا
قَالَ السَّاعَةَ اُتِيَ بِرَاْسِ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ جواب دیا ایک خارجی کا
سر کاٹ کی لائی ہین جسنی یزید پر خروج کیا تھا اور سپہر فتح و نصرت پائی جو ابن زیاد نی
لشکر بھیجا تھا۔ ابھی اوسکا سر مع قبایل کی داخل ہوتا ہی نظارہ سی قافلہ اسیرو
ایک عالم روتا ہی قُلْتُ مَنْ هٰذَا الْخَارِجِيُّ فَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عليهما السلام
یعنی سوال کیا اوس خارجی کی نام و نسب کا وہ کون تھا کہا حسین ابن علی مرتضی علیہما
فرزند نازپرور فاطمہ زہرا قَالَ فَتَرَكْتُ الْخَادِمَ حَتّٰى خَرَجَ وَلَطَمْتُ وَجْهِيْ
حَتّٰى خَشِيْتُ عَلٰى عَيْنَيَّ اَنْ تَذْهَبَا تھوڑی دیر خوفسی اوس خادم کی مین چپ رہا
جب چلا گیا تو ہجوم غم سی اپنا منہہ دونو ہاتھ سی پیٹا یہان تک سر و سینہ پر دستہاے غم
مارا کہ بصارت جاتی رہنی کا اندیشہ ہوا وَغَسَلْتُ يَدَيَّ مِنَ الْجِصِّ وَخَرَجْتُ مِنْ
ظَهْرِ الْقَصْرِ وَاَتَيْتُ اِلَى الْكُنَاسَةِ چونی کی ہاتھ پھری جلدی دہوکی پشت قصر سی
اوترا سراغ آلِ حرم محترم لیا تحاشا کناسہ مین جاکی پہنچا۔ فَبَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ وَالنَّاسُ
يَتَوَقَّعُوْنَ وُصُوْلَ السَّبَايَا وَالرُّؤُوْسِ زیادتی ہجوم تماشائیون سی آگی راہ پا
کر قدم بڑھانا چاہا۔ وہین انتظار مین بقرار و اشکبار کہڑا ہا ہو رود اسرای آلِ محمدؐ کی راہ مین
انبوہ خلایق کو نگران دیکھا پہر ایک جھنڈا تہا کہ دیکہین سرہای شہدا لیکی ہمارا لشکر آ پہنچا
اِذْ قَدْ اَقْبَلَتْ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ شُقَّةً تُحْمَلُ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ جَمَلًا فِيْهَا الْحُرَمُ
وَالنِّسَاءُ وَاَوْلَادُ فَاطِمَةَ ناگاہ ازدحام عام گذرگاہ کا برہم و درہم ہوا اور بی
قافلہ بیوہ زنون کا آتا نظر پڑا بقدر چالیس کجاوی کہ اونٹون پر لادا تھا اور جنمین بانواے
حرم و اولاد فاطمہ کو بٹھایا تھا کثرت مردم سپاہ کو پیادہ و سوار دونو طرف ہٹاتی

برادران بشارت باد شما را کہ وقت شادی کردن شما آمد و آن دوستان شاد میکردند و یکدیگر را بشارت میدادند و مختار میرفت تا بمسجد رسید چون آن جماعت مختار را دیدند و شادی میشدند اورا مختار گفت ای برادران تا کی رنج و بلا و ناراحتی کشید این زمان وقت آن آمد کہ بہا راحت مبدل شوید مردم اورا دعا میکردند و میگفتند کجا خواهد بود مختار گفت حالا محل این سخن نیست

۸۱۶

ارمهتران کوفہ ... پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ ... گفت ای دوستان ... مختار گفت ... امام حسین ... حضرت امام محمد حنفیہ ... انشاء اللہ ... طالب ... امام حسین

۱۸

تیئیسوین مجلس کوفہ بین داخلہ اسیرانِ اہلِ حرم کا

چہار پگڑی ساربان شترہای سوار نکو آہستہ آگی بڑہاتی، بیتاب ہوکی پاؤن ہی ہی نزدیک گیا
عجب حالِ پریشان سی اوس قافلۂ غارت زدہ کو دیکہا، تاراجی مقنعہ و چادر سی عریان
بدن منہ کی پردی بین بال بکہری، خواتینِ حرم کی میلی کپڑی خاکِ محنت بین بہری، جسم ضربِ
تازیانون سی دستِ جفا کی نیلی، خونِ اقربا چہرہای نورانی پر ملی، اطفالِ خُردسال اونکی
گودون بین بیٹہی روتی، طعنہ اور شماتتِ اعدا سی خوف کی ماری مضطر ہوتی، ساری اسیرانِ گردن
جہکای نظارۂ نامحرمون سی شرماتی، اوس مصیبت بین ناچار اور بیقرار مثلِ گرفتارانِ زنگبار
چلی آتی، جدا اگر سر اونچا کرتی عزیزون کی سرکٹی خون بہری ہمراہ دیکہتی تو چلاتی، نگہبان اونکو
تازیانہ و کعبِ نیزہ اوٹہا کی دہمکاتی اور ڈراتی کہ یزید کی جشنِ فتح بین فتنہ نکرو ابن
زیاد کی شادی اور خوشی پر ساکت رہو وَاِذَا بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلٰى بَعِيْرٍ بِغَيْرِ
وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخَبُ دَمًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ ناگاہ کافران
اسیرو کی جلو بین علی بن الحسین علیہ السلام کو دیکہا، شترِ عریان بی جہاز پر بیٹہا یا طوق و زنجیر (بجاوہ و پالان)
بین اوس علیل کی ہاتہ پیر کو باندہا تہا کہ اوسکی صدمہ سی بدن اور گلا چہلا خون رگون کا
بہتا تہا مانند سیلابِ اشکِ حسرت آنکہون سی جاری، ضعف اور نقاہت بیماری
بدن ناتوان پر طاری، کثرتِ حزن و اندوہ بین مبتلا تہا، ان اشعارِ جانسوز بین اہلِ کوفہ کو
خطاب کرتا تہا يَا اُمَّةَ السُّوْءِ لَا سَقْيًا لِرَبْعِكُمْ يَا اُمَّةً لَمْ تُرَاعِ جَدَّنَا فِيْنَا
یعنی خدا تمہین تشنگی قیامت بین کبہی سیراب نکری ای بدترین امت کہ تمنی مطلق حرمت
رسولِ خدا سی نہین کی ہماری باب بین رعایت لَوْ اَنَّنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَجْمَعُنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَا، فردای روزِ محشر کہ جب تم حضورِ پیغمبر بین جمع
ہوگی تو یہ سلوک بد جو ہم سی کیا ہی اسکا جواب کیا دوگی تُسَيِّرُوْنَا عَلَى الْاَقْتَابِ

۸۱۷

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران الحرم کا

حَاوِیَۃٌ ۔ کَاَنَّنَا لَمْ نُشَیِّدْ فِیْکُمْ دِیْنًا سرورِ اولادِ نبی کو بی جرم و خطا تشنہ لب

قتل کیا اور بناتِ زہرا کو قیدِ اسیری مین ننگی اونٹون پر بٹھایا گویا ہمین بنِ اسلام

بیگانہ جانتی ہو اور ذُرّیّتِ طاہرہ خیر الوریٰ کو زمرہ کفّار سی مانتی ہو یعنی ناسزا ہماری حق مین

کہتی ہو ذلت و خواری ہر دم روا رکھتی ہو اَلَیْسَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلَکُمْ

اَھْدَی الْبَرِیَّۃَ مِنْ سُبُلِ الْمُضِلِّیْنَا آیا تم نہین پہچانتی کہ نانا رسولِ خدا نے

اصلاحِ دین مین کتنا جہاد کیا جو تمکو گمراہی سی پہیر کی طریقۂ نجات دنیا و آخرت بتایا

ای منکرو عذابِ ابدی مین مبتلا ہو یکافاتِ جور و جفا خدا سی پاو یَا وَقْعَۃَ الطَّفِّ

قَدْ اَوْرَثَتْنِیْ حُزْنًا وَاللّٰہِ یَہْتِکُ اَسْتَارَ الْمُسِیْئِیْنَا ای معرکۂ دشتِ کربلا

بد بستی کہ تو نی ہمکو مصیبت و اندوہ مین ڈالا ہی قسم خدا کی پردہ حرمتِ آلِ نبی کو جسنی توڑی

پہاڑا ہی قَالَ وَسَارَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ یُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ الَّذِیْنَ عَلَی الْمَحَامِلِ

بَعْضَ التَّمْرِ وَالْجَوْزِ وَالْخُبْزِ راوی کہتا ہی جنکو خدا نی مروت و رحم دیا تہا مشاہدہ

بیتا ای اطفال سی دل اونکا بہر آیا روٹی اور جوز و خرما دو سی لڑکون کیطرف پہینکتی تہی بطور

خیرات اونکو اقسام خورش لاکی دیتی تہی فَصَاحَتْ بِھِمْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ

اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَیْنَا حَرَامٌ جناب ام کلثوم نی یہ واقعہ دیکہا پکار کی او بی خلق حیا

کہا ایہا ہم پر صدقہ حرام ہی کہ ہمارا سلسلہ عترتِ افضل البشر سید انام ہی وَصَارَتْ

تَاْخُذُ ذٰلِکَ مِنْ اَیْدِی الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاھِھِمْ وَتَرْمِیْ بِہٖ الْاَرْضَ ام کلثوم نی

جسکی پاس دیکہا چہین لیا بچونکی منہہ اور ہاتہ سی لیکی دور پہینکا قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ وَالنَّا

سَ یَبْکُوْنَ عَلٰی مَا اَصَابَھُمْ عورات بلاحظہ مصیبتِ اہلبیتِ عصمت گریان ہوتی تہین اور نیز

تباہی اور خواری پر اونکی پہیر کو یاد کرکی روتی تہین ثُمَّ اِنَّ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اَطْلَعَتْ رَاْسَھَا

تینتیسویں مجلس کوفہ میں داخلہ اسیرانِ اہلِ حرم کا

مِنَ الْمَحْمِلِ وَقالَتْ لَهُمْ صَه یا اَهْلَ الْکُوفَةِ تَقْتُلُنا رِجالُکُمْ وَتَبْکِینا
نِساءُکُمْ فَالْحاکِمُ بَیْنَنا وَبَیْنَکُمُ اللهُ یَوْمَ الْفَصْلِ لِقَضایا اور قتِ اُمِّ
کلثوم نے اپنا سرِ مطہر محمل سے باہر نکالا آوازِ دردناک سے پکار کی فرمایا اے سنگدلانِ کوفہ عجب ماجرا تمہارا
ہے کہ مردوں نے سب وارثوں کو ہمارے مارا ہے عورتوں نے ترس کہا کی بغربت پرشدہ
پکا مچایا ہے فردائے قیامت میں ہمارے اور تمہارے درمیان خدا حکم کریگا یہ تعدی اور انکا
بدلا عذاب اور نکال سے دیگا ان بیچاؤں نکو شرم کی مارے سکوت میں رقت تہی اپنی ہمراہ لکے
فعلِ زشت پر ملامت کی فَبَیْنَما هِیَ تُخاطِبُهُنَّ اِذا بِضَجَّةٍ قَدِ ارْتَفَعَتْ
وَاِذا هُمْ قَدْ اَتَوا بِالرُّؤُسِ یعنی جسگہڑی وہ مظلومہ یہ کلام کر رہی تہی ناگاہ ایک شورش کی
دہوم اوٹہی سوارانِ خونخوار نے آگے قدم بڑہائے سرہائے شہدا انکے نیزوں پر عَلَم اِلٰی یَقْدُمُهُمْ
رَاْسُ الْحُسَیْنِ وَهُوَ رَاْسٌ زُهَرِیٌّ قَمَرِیٌّ اَشْبَهُ الْخَلْقِ بِرَسُولِ اللهِ وَ
لِحْیَتُهُ کَسَوادِ السَّبَجِ سب کے اول سرِ سلطانِ مشرقین امام حسین علیہ السلام نظر آیا کہ
اسکو نور افشان مانندِ قمرِ درخشان اشبہِ خلق صورتِ رسول سے پایا قَدِ انْتَصَلَ مِنْهَا
الْخِضابُ وَوَجْهُهُ مِثْلُ دارَةِ الْقَمَرِ الطّالِعِ وَالرِّیحُ تَلْعَبُ بِها
یَمِیناً وَشِمالاً اثرِ خضاب کا محاسنِ شریف میں دیکہا جاتا وہ چہرہ ماہِ شبِ چہاردہ
زیادہ چمکتا جب ہوا کا جہونکا اوسپر چلتا تو دہنی بائیں سوی ریشِ اقدس کو ہلاتا تہا
لاکن فرقِ مبارک پر غبارِ صحرا و بیابان پڑا ہوا جبہۂ مقدس ضربِ سنگِ جفا سے پہٹا ہوا
دیدۂ پرضیا میں لہو کی تختی جمی تہی رخساروں پہ پتہرا اور تیر کی زخم لگی تہی لبہای [illegible]
شدتِ پیاس میں سوکہی رگہای گردن سے قطراتِ خون بہتی اس حالت میں تلاوتِ قرآن
کرتا زبانِ وحی ترجمان سے آیاتِ عبرت نشان پڑہتا فَالْتَفَتَتْ زَیْنَبُ فَرَاَتْ

تیئیسویں مجلس کوفہ میں داخلہ اسیران الحرم کا

وَرَاسُ اَخِیْہَا فَنَطَحَتْ جَبِیْنَہَا بِمُقَدَّمِ الْمَحْمِلِ حَتّٰی رَاَیْنَا الدَّمَ یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ قِنَاعِہَا جب سرِ انور امام حسین علیہ السلام نیزے پر کجاوۂ زینب خاتون کے برابر پہنچا چاروں طرف سے خواہر کو جمالِ برادر جو نہیں ملا تھا باشتیاقِ تمام اُس آفتابِ صبح کی طرف دامانِ بصر پھیلایا شفق خون میں مہرِ سپہرِ رسالت کو ڈوبا پایا بفرطِ قلق اور غلبۂ رنج سے آہ و نالہ کا دم بھرا اپنی پیشانی کو شدتِ اندوہ میں چوبِ محمل پر مارا کہ جبینۂ مبارک شق ہوا اور نقاب کی تلی بہنے لگا وَاَوْمَتْ بِخِرْقَۃِ قَلْبِہَا سوزِ آتشِ فراق میں سرِ برادر کو بکمالِ بے اختیار نعرہ و اَخاہ و وا حبیباہ و وا اخاہ کہہ کر یا مرثیہ فَقَالَتْ یَاضِیَاءَ عَیْنِیْ وَیَا اَمَلِیْ فَقَالَتْ یَااَخِیْ لَکَ الْیَوْمَ ضَیَّعَتْنِیْ کہتی تھی اے آنکھوں کے تارے اے دل کی سہارے اے میری مددگار آج تیری غیبت نے مجھے برباد و تباہ کیا اور بے حرمتی و خواری میں سامانِ دربدری دیا یَااَخِیْ یَاحُسَیْنُ اَمَا تَرٰی مَقَامِیْ اَیَا حُسَیْنِیْ وَحُرْمَتِیْ اے بیکسوں و غریبوں کے بھائی اے پشت و پناہ حسین یا میرے بھائی آیا تم نہیں دیکھتے بہن کی یہ ذلت اور دشمنوں کے نامناسب ہوں اور جای قامت کے جو کہیں کہیں بھٹی ہوں اَقَسَمْتُ بَیْنَ الْاَعَادِیْ لَا کَفِیْلَ وَلَا مُسَاعِدٌ فِیْ مَا اَلْقَاہُ یُسَاعِدُنِیْ دشمنوں میں تن تنہا بسر کرتی ہوں کوئی مونس پرستار نہیں کہ غمخواری کرے اور بلا و ایذا میں ظلم غداری سے مجھ کو بچائے یَااَخِیْ مَا کَانَ فِیْ نَظَرِیْ اِنِّیْ اَرَاکَ وَمِنْکَ الرَّأْسُ فِی الْقَنَا اے برادر اور پشت و پناہ و حامی خواہر میری دھیان میں یہ مصیبت ہرگز نہ تھی کہ تم کو شہید دیکھوں گی اور تمہارا سر خون بہتا ہوا نیزۂ بلند پر چڑھا پاؤں گی یَالَیْتَ عَیْنِیْ قَبْلَ الْاٰنِ قَدْ عَمِیَتْ وَلَا اَرَاکَ خَضِیْبَ الشَّیْبِ وَالذَّقَنِ کاش کہ اس وقت سے پہلے میری بینائی جاتی رہتی اور تمہاری ریشِ سفید کو لہو میں ڈوبا نہ دیکھتی قَالَ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ

پچیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا جانا سید الساجدین کا حسب و نسب شریف سنانا

عَلَیْهِ السَّلَام اَوْحَی اِلَی النَّاسِ اَنِ اسْکُتُوْا فَسَکَتُوْا بعد ازان نقیبِ آلِ عبا آدم
سرانذیبِ بلا، نوحِ طوفانِ کربلا، ابراہیمِ آتشِ ابتلا، اسماعیلِ قربانگاہِ تحمل، اسحاقِ اسباطِ توکل
ایوبِ صبر و شکیبائی، یحیی زہد و پارسائی، خضرِ چشمہ سرشکِ روان، الیاسِ بیابانِ نالہ
فغان، یعقوبِ کنعانِ زاری، یوسفِ زندانِ گرفتاری، موسیِ طورِ غم و الم، عیسیِ دارِ مصیبت
ماتم، احمد لقا، حیدر شمائل، حسن سیما، حسین خصائل، خلیفۃ اللہ فی الارضین حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کو ضعف و نقاہتِ بیماری مین اونکو طاقتِ کلام نتھی دستِ حق پرستی
لوگونکو اشارت کی، اندک ساکت اور خاموش رہو میری تقریر کو بگوشِ ہوش سنو، پس
چپ ہوئی، اوس طرف کان دہری گئی فَقَامَ قَائِمًا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ
وَذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ، باتنِ زار و ناتوان سیدہی ہوئی، لرزتی ہاتہون سی طوقِ گلو
بیڑی سنبہالی اوٹہی زبانِ فصاحت بیان سی حمد و ثنای خدا کی نامِ پیغمبر لیا درود بہیجی
ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا عَلِیُّ بْنُ
الْحُسَیْنِ بن علی ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ پہر اوس وارثِ رتبہ ہارونی اور
وارثِ مسندِ سلونی خطیبِ منبرِ لو کشف الغطا، حبیب فرزندِ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نی فرمایا
ای گروہِ خلائق جو میرا حسب و نسبِ بزرگی جانتا ہی وہ جانی، اور جو نہین واقف ہی
اب پہچانی کہ مین بیٹا حسین ابن علی ابن ابیطالب علیہما السلام کا ہون، و نسلِ خیر البشر مین
قتیلِ راہِ خدا سی مین پیدا ہون اَنَا ابْنُ الْمَذْبُوْحِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ مِنْ غَیْرِ ذَحْلٍ
وَلَا تُرَاثٍ مین فرزندِ دلدار اوس بزرگوار کا ہون جسنی راہِ خدا مین سر دیا، اور بیجرم و گناہ
بہوکا پیاسا شطِ فرات پر مع اقربا مارا گیا، اَنَا ابْنُ مَنِ انْتُهِکَ حَرِیْمُهٗ وَسُلِبَ
نَعِیْمُهٗ وَانْتُهِبَ مَالُهٗ وَسُبِیَ عِیَالُهٗ مین پسر ایسی سرور کا ہون جسکی الحرم و عزت لوٹی

تیئیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا سر بازار پھرانی لانا سید سجاد کا خطبہ پڑہکی رولانا

اور حسرت کیا ہی × سامان خدم و حشم اہلبیت کو چہین لیا ہی مال و اسباب کو غارتگرون نی
لوٹا عیال و اطفال کی سر پر قید و اسیری کا پہاڑ توڑا اَنَا اِبْنُ مَنْ قُتِلَ صَبْرًا وَکَفٰی
بِذٰلِکَ فَخْرًا مین سبط خلف ہون اوسکا جو میدان تسلیم و رضا مین شہید ہوا ×
یہ فخر و مباہات مجہی کفایت کرتا ہی کہ ایسا شرف دنیا مین کسیکو نہین ملا ہی اَیُّہَا
النَّاسُ نَاشَدْتُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّکُمْ کَتَبْتُمْ اِلٰی اَبِیْ وَخَدَعْتُمُوْہُ
ای گروہ حضار قسم ہی تمکو پروردگار کی سچ کہو جو بات سینی اظہار کی جانتی ہو کہ تمنی
کسقدر خط لکہی اوس بزرگوار کی بلانیکو آپ و تاب سی اور فریب دو غا کی ہی ظلم و
جفا مین اوس جناب سی وَاَعْطَیْتُمُوْہُ مِنْ اَنْفُسِکُمُ الْعَھْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَالْبَیْعَۃَ
وَقَاتَلْتُمُوْہُ تمنی بہت جان نثاری کی عہد و پیمان کئی اور بیعت و طاعت کی اقرار کئی
جب وہ تمہاری دیار مین مہمان آیا ہی تو ہمراہ اصحاب و فرزندان بہوکا پیاسا
اونا ہی تیزی پر چڑہا کی دربدر پہرایا × اپنی عہدی بہول کی ہر طرحسی جور و عدوان کیا
بیچارہ و مضطر بنایا فَتَبًّا لَکُمْ لِمَا قَدَّمْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وای اوپر تمہاری اور کردار ناصواب
جو ذخیرہ کئی ہین اپنی واسطی بِاَیَّۃِ عَیْنٍ تَنْظُرُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِذْ یَقُوْلُ لَکُمْ
قَتَلْتُمْ عِتْرَتِیْ وَانْتَھَکْتُمْ حُرْمَتِیْ فَلَسْتُمْ مِنْ اُمَّتِیْ روز محشر مین روبروی پیغمبر
کس منہہ سی جاوگی کن آنکہوں سی جمال خیر البشر پر نظر کروگی جب وہ تمہین کہینگی اور یہ بات کہینگی
ای بیداد گرو میری اولاد کو تمنی قتل کیا حرمت اہلبیت کو میری گنوا دیا پس دور ہو کہ
تم میری امت سی نہین ہو اوس دن خدا اور رسول کا جواب کیا دوگی اور یہ بیعت بلا کا
عذر کس زبان سی کروگی قَالَ یَضِجُّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ وَالْحَنِیْنِ وَالنَّوْحِ وَنَشَرَ
النِّسَاءُ شُعُوْرَھُنَّ وَوَضَعْنَ التُّرَابَ عَلٰی رُءُوْسِھِنَّ وَخَمَشْنَ وُجُوْھَھُنَّ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین اہل حرم کا سر بازار پہرائی لانا سید سجاد کا خطبہ پڑہکی سبکو رلانا

وَضَجَّتْ خِنْدِفُ وَدَهْنٌ راوی کہتا ہی اہل کوفہ نی جب یہ بیان حسرت نشان سنا شور
نالہ و فغان شدت سی بلند کیا اور سر دہنا عورات بال پریشان کرکی سر پر خاک ڈالتی تہین
سینہ پیٹ کی رخساری نوچکی شیون اور ماتم کرتی تہین فَلَمْ یُرَ بَاکٍ وَبَاکِیَةٌ اَکْثَرَ
مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شہر کوفہ مین مرد و زن کا رونا کبہی اسقدر نہین ہوا اتفاق حقیقت
ایسا سانحہ اوس بستی مین کاہیکو گذرا تہا وہان تو ایک زمانی مین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام پادشاہ تہی امام حسین علیہ السلام شاہزادہ اور مالک رتبہ شوکت و جاہ تہی
زینب و ام کلثوم ایوان جلال مین مسند اقبال پر بیٹہتی تہین امیرزادیان اونکی حضور مین
باارادت و نیاز کہڑی رہتی تہین گہر مین سب طرحکا اسباب راحت بہرا رہتا لونڈیونکی
سر پر بہی مقنعہ عزت و حرمت پڑا رہتا دروازہ حشمت مین خادم اور غلام پاسبان تہی
حکومت دوام کی ہزارون اہتمام اور سامان تہی ہر روز صدہا فقیرونکو نقد آب و طعام
بٹتا ننگونکو لباس اسیرونکو آزادی کا فیض عام ملتا ساری شہر کی بیوہ اور یتیم اونکی انعام سی
پرورش ہوتی ہزارون مظلوم داد رسیدہ بیخوف بستر آسایش پر سوتی اونہین بیکسونکو
مصر و یمن و فارس کی سند ملتی زمین سی آسمان تک آل محمد مصطفی علیہم السلام کی نام پر دوہائی
پہرتی اہلبیت کی سواری مین جن و ملک پردہ داری کرتی عماری اور محافہ اہل حرم کی ہمراہ
اقربای محترم گرد و پیش چلتی اطفال مہد ناز و استراحت مین شادمان بکنبہ عزیز و یگانہ ہوتی
آفت دہر سی قرین امان لاکن آجکی دن وا مصیبتا بیت نہ لشکر وہ نہ سپاہ وہ نہ کثرت الناس
نہ قاسم وہ نہ علی اکبر وہ عباس امام حسین علیہ السلام کا سو کہا گیا خنجر اعدا سی کٹا ہوا گردن سی
نگون سی لہو بہتا سر نیزی پر چڑہا ہوا زینب و ام کلثوم برہنہ سر و پا شتر بی عماری پر سوار
بہائی بیٹی اور اقربا کی سر خونچکان آگی آگی قطار بانوان حرم کی جسم صدمہ ضرب تازیانہ سی

تئیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اہل حرم کا

نیلگون کپڑے پہنے اور بیبی بال کہلی بحال زبون ذلت اور خواری مین شکل ردوم وزنگبار کی اسیر
اوسی شہر کوفہ کی بازار مین نامحرمونکی روبرو تشہیر بجای ایوان اقبال قید خانہ مین کو صف
تخت و مسند جلال بستر خاک بیٹھنی کو وہ نادان بچونکا مصیبت اور عسرت مین چلا کی
رونا اعدا کا بھائی اور کوڑی اوٹھا کی بضرب و شتم غصہ ہونا دہ خرات اون غریبونکو
فاقہ مین آب و طعام سی کشش تھی طعنہ اور شماتت سی قوم شریر کی ہر دم رنجش تھی اپنی
وارثون کی غمسی اونکو اشکباری کرنی ندیتی یزید و ابن زیاد کی خوشی مین دل آزاری سی
انتقام لیتی زینب خاتون اس فکر مین بیہوش ہوتی کہ جنازہ بھائی کا بی گور و کفن پڑا ہے
ام کلثوم اس غم مین جان کہوتی کہ میر عباس شانی کٹا دریا کی ریت پر اکیلا رہا ہی ام لیلی
تن صدپاش کو علی اکبر کی یاد کرتی کہ ہای کیسا جوان مرگ پیارا مارا گیا کبھی واعلی علی اصغر کی
نعرہ مارتی کہ وہ بچہ سوتی جنگل مین ڈرتا ہوگا سکینہ اور فاطمہ در یتیمی سی بیتاب و نوان
کانونکی زخمسی طمانچون کو یاد کرکی نالان لونڈیان دختران بی بی زہرا پر مبتلای حسرت
عورات صحابہ بالاحظہ حضرت سید الشہدا سی محو رقت کبھی زنجیر و طوق بیمار کو اوکی
دست و پا مین دیکھتی سلسلہ محنت مین غل مچاتی کبھی اپنی بی پردگی اور ناموس لٹنی
کو نظر کرتی ہیں اس اونگل ہو جاتی اوس دکھ مین ایک دلسوز نہین جو واقعہ محنت سنا مین
ایسی شہر نا پرسا مین کوئی خدا ترس نہین جو فریاد کو جا پہنچی جسکی گہرسی ہزارون عورت
بیوہ طفل یتیم پرورش پاتی اونکا دلاسا دینی والا نظر آتا جو سبکی غم اور الم کو زبان تسلی سی
ہلاتی اونکی تی ماتم اقربا کا پرسا دیا جو ننگون کو لباس فاخرہ پہناتی اونکی چیبا
عریان کو کپڑا سر چھپانی تک نہین جو اسیرونکو بند قید سی چھڑاتی اونکی اہل بیت
زندان مین بیٹھی در بدر پھرتی تک نہین جو دار الامارہ پناہ ولایت رہا کرتی اوسکی وارث

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین اہل حرم کا جانا

اہل حرم کو مبتلای مصیبت پہنچایا وہان ابن زیاد تخت ضلالت پر بیٹھا تہا اہلبیت کو مثل
گنہگارونکی طرح کہڑا کیا نظم ملولعنہ ناظم زیادہ طول نہ دو اس بیان کو ⁂ رقت مین ہوش باقی
نہین انس و جان کو ⁂ دریای اشک آنکھون سی مردم کی ہی روان ⁂ بیدم کیا ہی شور و شین نی
پیر و جوان کو ⁂ جاتا رہا سکون زمین و زمان کا ⁂ اس غم سی خم ہوا ہی کمر آسمان کو ⁂ گذرا جو حال
محمد کی آل پر لکنت ہی اوسکی شرح مین اپنی زبان کو ⁂ کاٹا ہی سر حسین کا زینب ہوی اسیر
⁂ کافی ہی بس یہ رونیکی حق مین جہان کو ⁂

پینتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا بلکہ فتح دربار ابن زیاد مین جانا حرم کا اور قتل ہونا کربلا اور قید ہونا اہلبیت امام کا

دباعی ایدل تو رہا عیش کا جویا تو کیا ⁂ اور قائم و مستجاب پہ سویا تو کیا ⁂ کچھ فکر عقبی کی
غم شاہ مین رو ⁂ غفلت مین اگر جان کو کہویا تو کیا دباعی آفاق مین مرنیکی لیی جینا ہے
اس زیست پہ کیا حسد ہی کیا کینہ ہی جم کا ہی نہ جام اور دارا کی شکوہ ⁂ احوال سکندر کا تو
آئینہ ہی ⁂ دباعی ای مومنو خوش ہو کیون ہو مغموم ⁂ تم ہی ازل سی فضل رب قیوم ⁂ کیا غم
محشر مین بلا خوف اوسی ⁂ جسکی ہون شفیع حشر چودہ معصوم دباعی یا تو کہتی تہی لٹ گیا
راج میرا ⁂ شوہر ہی کفن کی لیی محتاج میرا ⁂ سر ننگی مین کس طرح سی در در پہرون ⁂ مارا گیا وارث میرا
سرتاج میرا ⁂ تمہید بکا معجزہ سید شہدا و طلب باران برای کوفیان پر خطا
ای عزاداران اہلبیت رسول و ای سوگواران دار الحزن عترت بتول آج مجالس مین سالہای
متقدم احبابی رونق دو بالا پاتا ہون مجلس کو غلامان اہل حرم سی رشک خورنق دیکہتا ہون
مین بہی چاہتا ہون کر اسیت با چہرہ مولا سی ایوان کیوان بیان کو آرایش کرون یعنی چاہتا ہون
کہ فقرات معجزہ سید الشہدا سی مکان صنو سعہ سامعہ کو زیبایش دون ⁂ آئینہ طبع کو جلا دیون

بعد از آن عمر سعد بر پای برخاست
و گفت فرمان برداریم عبید الله را
عبید الله مطیع که چنان دید دیگر
نیکو دانست که اگر چیزی دیگر گویم
مردم در کوه شوند و فتنه برخیزد
از منبر بر آمد و بکوشک رفت
و مردمان پراکنده شدند و مختار
در آن روز ... ثابت بن مالک رفتند و نامه
نوشتند و از هر چه گذشته بود او را
آگاه کردند مختار چون نامه را برخواند
بشهر آمد ... مختار بر عبید الله مطیع
گفت یا امیر از مختار حذر کن
گفت من از مختار اندیشه ندارم
چرا که میان ما و او دوستی قدیم است

٨٢٥

عماد آمد انس را گفت او را چه باید کرد
گفت او را می باید کشت و در بند کرد
گفت یا انس چه علت او را بگیریم
انس گفت تدبیر این است که کس میرود
و در بند کنیم چون از و کاری صادر نشده

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین الحرم کا جانا

حق نماسی ایسا مُستفاد کہاؤن کہ سورج کہی جہر مینو چہر حیران ضیا ہو تصویرِ خاطرِ نگدز کو وہ آ
رنگِ تقریر دکہاون کہ نقشہ نگارخانۂ جہان محو تماشا ہو کنولِ دلِ مومنین کو غبارِ غفلت سے
جہاڑ کی روشن کرون کہ شعلۂ طور اوسکی شمعِ تجلی پر جلی جہاں چشمِ اہلِ دین کو رومالِ
پوچہون تا کیلاسِ اعتقاد مین قندیلۂ عشقِ حسین علیہ السلام کی لو لگی ہر طاقِ اخلاص و محبت مین
قندیلِ شوق لٹکی ہر محرابِ رواقِ الفت مین حبابِ ذوق چمکی پردۂ عجز و ناتوانی کو اوٹہا
کہ ناظرانِ محجوبِ بصیرت بیحجاب شاہدِ قدرتِ امام کو دیکہین فرشِ اوصافِ علیِ عمران اون
کر شیفتگانِ رخسارۂ ارادت واسطی مرکا شیفۂ جمالِ قوت میشوا اونکی آرام سی بیٹہین تشالکی
بالاغت سی عروسِ سخن کو جلوۂ ناز و ادا بخشون کہ روح الامین خواستگار ہو اور حدیث مسعاودہ
کتاب کو حسن فروشی مین طرازندہ ادون کہ آسمان و زمین مین اشتہار ہو وہ یوسف مضمون کو
عزیزون کی روبرو بساطِ خوبی پر چہرہ آرا لاون کہ سوزیخای طبایع کو مصرِ عقیدت مین بیخ
حیرت سی ہاتہ کٹواون قب الاصبغ بن نباتۃ قال سالتُ الحسین فقلتُ
سیدی اسالک عن شیءٍ انا بہ موقنٌ کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین اصبغ
ابن نباتہ سی روایت کی ہی کہ اوسنی یہ عبارت صدق و راستی کہی ہی ایک دن مین آقا
امام حسین علیہ السلام کی پاس حاضر ہوا اور اوس جناب سی زبانِ عجز و تمنا مین کہا ای مولا
چاہتا ہون ایک رازِ سربستہ کو آپ سی پوچہون ہرچند کہ مین بخوبی اوسپر اعتقاد رکہتا ہون
وانہ من سر اللّٰہ وانت السر والیہ ذالک السر وہ مطلب خدا کی بہید
ہی اور تم خازنِ اسرارِ الہی ہو کہ یہ مرتبہ تمہارا جاویدی ہی فقال یا اصبغ اترید
ان تری مخاطبۃ رسول اللّٰہ لابی دون یوم مسجد قبا امام عالم نہان اوسکا
نی بدونِ اظہارِ سائل کی مطلب پہچان لیا اور معجزہ کی روسی وہ مقصد اوسکا تفصیل انشا

عماد بفرستی و او را بگیرید و در بند کنید تا او را شهادت
معزول کن و اینکار نمیکنی مرا از خلافت
کہ عبید اللہ میباد اندیشه ناک شد انس گفت
ای امیر دیدی که شیعیان در مسجد

چوبیسویں مجلس سید الشہدا کا مسجد قبا و مخاصمۂ الدہ دکہانا و دریا ابن یاد بین الحرم کا جانا

سکہا ای اَصْبَغ تو جانتا ہی کہ دیکہی رسول و دوسرانی جو مرتبہ حق جنابا میری والد علی مرتضی علیہ
السلام کی طرفسی مسجد قبا میں اوس رجل سی کیا مواخذہ فرمایا قُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اَرَدْتُّ
میں عرض کی یا ابن رسول اللہ یہی غرض تہی قَالَ قُمْ فَاِذَا اَنَا وَ هُوَ بِالْکُوْفَةِ بولی اوٹھکی
کھڑا ہوا اور دیکہہ قدرت خدا کو پس وہ تو سائل اور مسئول جب اپنی مقام پر سیدہی ہوی
اوسدم میں اور وہ جناب شہر کوفہ میں تہی فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْمَسْجِدُ مِنْ قَبْلِ اَنْ
یَّرْتَدَّ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ بیجا یاست ہمنی آنکہ پلک جہپکانی سی پہلی مسجد قبا میں
دیکہا میں نی بہت تعجب کیا تو میری حیرت پر حضرت نی ہنس دیا ثُمَّ قَالَ یَا اَصْبَغُ اِنَّ
سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ اُعْطِیَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرًا وَ رَوَاحُهَا شَهْرًا کہا ای اصبغ
خدا نی سلیمان ابن داؤد کی طاعت میں ہوا دی تہی اونکی بساط اوٹہاکی صبح کو کہیں کہیں
شام تک دوسری شہر میں پہنچاتی وَاَنَا قَدْ اُعْطِیْتُ اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ سُلَیْمَانُ اور مجہی
پروردگار نی زیادہ سلیمان سی صاحب اقتدار فرمایا ہی کہ وہ اختیار خاص اولاد سید ابرار نی
پایا ہی فَقُلْتُ صَدَقْتَ وَاللّٰهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ میں نی کہا بخدا حق ہی قول تمہارا
ای فرزند رسول دوسرا فَقَالَ نَحْنُ الَّذِیْنَ عِنْدَنَا عِلْمُ الْکِتَابِ وَبَیَانُ مَا فِیْهِ
ارشاد کیا ہم وہ لوگ ہیں جو ہماری پاس علم کتاب و لوح محفوظ ہی ہمپر عیان ہی جو اوسمیں بیان
پنہان خواہ امر و نہی حساب کا محفوظ ہی وَلَیْسَ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مَا عِنْدَنَا
لِاَنَّا اَهْلُ سِرِّ اللّٰهِ جو فضل و کرامت ہمکو عطا فرمائی کہیں موجود نی عالم امکان میں نہیں باقی
کہ ہم خزینہ دار قدرت کردگار ہیں اور حجت ناطق ایزد غفار ہیں فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ
نَحْنُ اٰلُ اللّٰهِ وَ وَرَثَةُ رَسُوْلِهٖ پہر از روی مہربانی میری منہ پر مسکرا کی کہا ہم ہیں آل
الہی اور وارث شرف و بزرگی رسالت پناہی فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ میں نی شکر بجا

۸۲۷

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین الحرم کا جانا

نعمت و عنایت خدا کا ہے کہ ہمکو ایسا امام اور مقتدا دیا اشرف دنیا کا ثُمَّ قَالَ لِي اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ بعد ازان امر کیا اندر جا مین داخل عمارت مسجد ہوا فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ مُحْتَبٍ فِي الْمِحْرَابِ بِرِدَائِهِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَابِضٌ عَلَى تَلْبِيبِ الْاَعْسَرِ ناگاہ وہان رسول اللہ کو محراب مین ردا سے مبارک اوڑہی بیٹھا پایا اور ایک طرف علی مرتضیٰ کو دیکھا کہ اپنی خصم کا گریبان پکڑ کے کھینچا تھا فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَعَضُّ عَلَى الْاَنَامِلِ وَهُوَ يَقُولُ پیغمبر کو مشاہدہ کیا انگشت کا اونکا کی منہہ مین دباتی اوس دشمن علی سے غضب فرماتی بِئْسَ الْخَلَفُ خَلَفْتَنِي اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ میری بعد بُری پاسداری اور بد رعایت کی تمنی اور بہت زیادتی کیا تمہاری یارون نی الی آخر الحدیث پس ایک لحظہ مین وہان سی اپنی مقام پر آئی جیسیری دیکھا وہ صاحب کرامت سیدالاثی یہ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِيثَمٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَبَايَةُ بْنُ رِبْعِيٍّ عَلَى امْرَاَةٍ فِي بَنِي وَالِبَةَ قَدِ احْتَرَقَ وَجْهُهَا مِنَ السُّجُودِ کتاب بصائر الدرجات مین صالح ابن میثم اسدی سی ذکر کیا راوی کہا مین اور عبایہ ابن ربعی ایک عورت کی پاس بنی والبہ مین گئی جسکی پیشانی پر سجدی کا نشان اور داغ تھا فَقَالَ لَهَا عَبَايَةُ يَا حَبَابَةُ هٰذَا ابْنُ اَخِيكِ قَالَتْ وَاَيُّ اَخٍ قَالَ صَالِحُ بْنُ مِيثَمٍ قَالَتْ اِبْنُ اَخِي وَاللّٰهِ حَقًّا اوسکو عبایہ نی کہا یا حبابہ تیرا بھتیجا آیا پوچھا کون فرزند برادر جواب دیا صالح ابن میثم بولی واقعیت مین ہی بھائی کا بیٹا يَا ابْنَ اَخِي اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا عَمَّةُ ای بیٹی بھائی کی چاہتی ہو بیان کرون امام حسین علیہ السلام سی جو سنا ہی راوی بولا کہو ای پھوپھی جو حضرت نی کہا قَالَتْ كُنْتُ زَوَّارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ فَحَدَثَ

چونتیسوین مجلس معجزہ سید الشہدا کو فہ مین حرم کا وخلہ

بَیْنَ عَیْنَیَّ وَضَحٌ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیَّ وَاحْتَبَسْتُ عَلَیْهِ اَیَّامًا بیان کیا حبابہ نی
مین بہت زیارت کو جایا کرتی تہی حسین ابن علی علیہما السلام کی ناگاہ پیشانی پر سفیدی مجہکو
عارض ہوئی اوسکی سبب سی محروم رہی فَسَئَلَ عَنِّیْ مَا فَعَلَتْ حَبَابَۃُ الْوَالِبِیَّۃُ
فَقَالُوْا اِنَّهَا حَدَثَ بِهَا حَدَثٌ بَیْنَ عَیْنَیْهَا ایک دن حضرت نی پوچہا حبابہ
کیا ہوا لوگون نی عرض کی درمیان آنکہونکی وہ چہپا نکلا ہی اوس شرم سی باہر آنا موقوف
کردیا فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا اِلَیْهَا فَجَاءَ مَعَ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیَّ وَاَنَا
فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا پس اپنی صحابہ سی فرمایا اوٹہو اوسکی پاس چلین پہر ہمراہ رفقا میری
قریب آئی اور مین اپنی عبادتگاہ مین تہی فَقَالَ یَا حَبَابَۃُ مَا اَبْطَاَ بِکِ عَلَیَّ قُلْتُ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَدَثَ هٰذَا بِیْ قَالَتْ فَکَشَفْتُ الْقِنَاعَ فَتَفَلَ عَلَیْهِ
الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ارشاد کیا ای حبابہ کس امرنی ہماری نزدیک آنی سی تجہی روکا میری
کہا ای سبط رسول خدا میری ماتہی پر یہ سفیدی برص کا دہبہ پیدا ہوا ہی اور یہ باعث شرمندگی
میرا مقنعہ اوٹہایا اور حسین بن علی علیہ السلام نی آب دہان مبارک اوس پر لگایا فقال
یَا حَبَابَۃُ اِحْدِثِیْ لِلّٰهِ شُکْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ دَرَءَهٗ عَنْکِ فرمایا ای حبابہ اللہ کا
شکر کرو اوس نی تحقیق کہ اوسنی تمہاری بیماری کو دور کیا قَالَتْ فَخَرَرْتُ سَاجِدَۃً قَالَ
فَقَالَ یَا حَبَابَۃُ ارْفَعِیْ رَأْسَکِ وَانْظُرِیْ فِیْ مِرْاٰتِکِ حبابہ کہتی ہی مین درگاہ
خدا مین جہکی سجدی کو امام مجھ سی فرمایا بولی سر اوٹہا کی آئینہ مین چہرہ دیکہو قَالَتْ فَرَفَعْتُ
رَأْسِیْ فَلَمْ اُحِسَّ مِنْهُ شَیْئًا قَالَتْ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی جب اوسنی سر سجدی سی
الہی سی کہ دن اوٹہائی آئینی پر نظر کی مطلق علامت بیماری نہ پائی مَرْوِیٌّ صَفْوَانُ
بْنُ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ رَجُلَانِ اخْتَصَمَا

منعقد شد و مقرر شده که شب پنجشنبه خروج کنند
کو بند و ابراهیم بن مالک اشتر با ایشان
باشد که هر ده هزار کس با ایشان بیعت
از خروج کردن عنقاد و گفت برحذر
پس کس بر من و این را آگاه کرد
بکار سازی جنگ مشغول شدند
فرمان بردادیم پس همه مستعد و

چونتیسوین مجلس زن و فرزند مین معجزہ سید الشہدا و کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

ذکر من الحسین فی امرأۃ و ولدها فقال هذا لی صفوان ابن مهران کہتا ہے کہ حضرت
صادق علیہ السلام سے میں سنا ہے فرمایا زمانہ امامت میں حسین بن علی علیہما السلام کے دو فرد آپس مین
ایک عورت اور اسکی فرزند پر خصومت کرتے وہ کہتا میری جورو اور بیٹا ہے دو سرا سند لاتا کہ
میری میرا و جورو ہے فتحاکما الی الحسین فقال لهما فیما تمرحان قال احدهما ان الامرأۃ
لی وقال الآخر ان الولد لی ناگاہ فرزند شاہ نجف اوسکی طرف گذری پوچھا کس
[illegible] دو سرا بولا
بچہ پہچی نظر کیے فقال للمدعی الاول اقعد فقعد وکان الغلام رضیعا
فقال للمرأۃ یا امرأۃ اصدقی من قبل ان یهتک الله سترك ایام
پہلے ادنی کہا علاحدہ ہو جا وہ کنارے بیٹھا لڑکا آغوش مادر مین شیر خوار تھا
[illegible] فرمایا ای زن راست بتا قبل اوسکی جبتک پردہ فاش کری خدا
فقالت هذا زوجی والولد له ولا اعرف هذا عرض کیا یہ میرا شوہر اور فرزند
بھی اوسی کا ہے اس دو سرے کو نہین پہچانتی کہان سے آیا ہے فقال یا غلام ما
تقول هذه انطق باذن الله تعالی فرمان فرمای قدر و قضا نی ارشاد کیا ای
لڑکے کیا کہتا ہے یہ بول باذن باری تعالی فقال له ما انا لهذا ولا لهذا وما ابی
الا راعی لآل فلان فامر علیه السلام برجمها قدرت خدا و معجزہ سید الشہدا
دیکہو یا ہو لڑکا ای واقف راز نہان امر کون و مکان ذمن و آشکار این نطفہ دو
نہ اسکا ہون اور نہ اوسکا بلکہ میرا باپ کوئی نہین مگر گلہ بان اولاد فلان قوم کا ہے
حضرت نے واسطے زانیہ کے حکم رجم دیا سبب نے ظہور اعجاز و کرامت سے خاک قدم کو سرمہ
بصیرت کیا قال جعفر علیہ السلام فلم یسمع احد نطق ذلك الغلام بعدها

[illegible]

چونتیسوین مجلس غلام حبشی سی روغن راہ مکہ مین لینا و کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

مخبر صادق علیہ السلام نی کہا بعد ازان اوس کو وکسی کسینی کلام کرنا نہ سنا مخجم مِنْ کِتَابِ
الدَّلَائِلِ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الْحِمْيَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِاللّٰهِ قَالَ
خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِيًا فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ كتاب
دلایل مین عبداللہ ابن جعفر نی اپنی سند لایا ہی اور ابی عبداللہ جعفر علیہ السلام سی ذکر
کیا ہی کہا ایک سال پیادہ پا امام حسین علیہ السلام جانب مکہ چلی راہ سفر مین قدم
عرش فرسا پر ورم چڑہا چہالی پڑی فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ لَوْ رَكِبْتَ لِيَسْكُنَ
عَنْكَ هٰذَا الْوَرَمُ غلام نی عرض کی یا حضرت بہتر ہو آپ سوار ہو جاتی تو شاید
حدتہ ورم مین قدری تسکین پاتی فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هٰذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ
يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِهِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ فرمایا
جب منزل آیندہ مین ہم وارد ہونگی تو ایک حبشی سامنی آئیگا اوسکی پاس تیل ہوگا مول
خرید لینا تو قف نکرنا فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قُدَّامَنَا مَنْزِلٌ
فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هٰذَا الدَّوَاءَ اوسکی غلام نی کہا یا مولا میری ماں باپ آپ پر فدا
ہمنی اس راہ و منازل مین جو ایسی دوا بیچتا ہو کوئی نہین دیکہا فَقَالَ بَلَى أَمَامَكَ
دُونَ الْمَنْزِلِ فَسَارَ مِيلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ جواب دیا بیشتر ایسا ہی تہسط
تکرار سامنی تیری وہ آئیگا پس ایک میل آگی بڑہی ناگاہ غلام حبشی سی ملاقی ہوئی
فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِمَوْلَاهُ دُونَكَ الرَّجُلَ فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَأَعْطِهِ
الثَّمَنَ امام علیہ السلام نی خادم کو اشارہ کیا دیکہہ وہ آدمی تیری آگی آیا تیل کو لینا
دام دینا فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هٰذَا الدُّهْنَ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ
بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِهِ إِلَيْهِ فَصَارَ الْأَسْوَدُ مَعَهُمْ غلام نی پوچہا یہ روغن

چوبیسوین مجلس معجزۂ سید الشہدا غلام حبشی سی روغن لیسینا کونیین حرم کا ذکر

اسکی واسطی چاہتا ہی جو ابدیا حسین ابن علی علیہما السلام نی مانگا ہی وہ بولا اوسکی باپ
میری ساتہ چلو پس خدمت جناب مین جاکی حاضر ہوی دونو فَقَالَ یَابْنَ رَسُوْلِ
اللهِ اِنِّیْ مَوْلَاكَ لَا اٰخِذُ لَهٗ ثَمَنًا وَلٰكِنِ ادْعُ اللهَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ وَلَدًا ذَكَرًا
سَوِیًّا یُحِبُّكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنِّیْ خَلَفْتُ امْرَاَتِیْ تَمْخَضُ عرض کی ای فرزند
رسو لخدا مین غلام و محب ہون تمہارا قیمت تیل کی نہین لونگا بلکہ .... و نذر و دیکا لا
اسکی عوض دعای خیر کرو تا خدا مجہی بیٹا بخشی جو اچہا ہو دوست رکہی اہلبیت اطہار کو
دین و ایمان مجہی اونکی طاعت کو بیٹی اپنی جورو کو درد زہ مین چہوڑا ہی وضع حمل مین اوسکی
عرصہ تہوڑا ہی فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰی مَنْزِلِكَ فَاِنَّ اللهَ قَدْ وَهَبَ لَكَ وَلَدًا ذَكَرًا
سَوِیًّا فرمایا بشارت ہو تجہی اپنی گہر جا کہ خالق نی بیٹا خوش اندام کرامت کیا زوجہ نی
اوسکی پیدایش سی فراغت پائی لڑکا صالح و نیک عرصہ وہ وہین لائی ثُمَّ رَجَعَ الْاَسْوَدُ
اِلَی الْحُسَیْنِ وَدَعَا لَهٗ بِالْخَیْرِ بِوِلَادَتِ الْغُلَامِ لَهٗ حبشی گیا پہر امام حسین علیہ السلام کی
پاس آیا اپنی پسر زیبا منظر کی ولادت سی دعا و ثنا بجا لایا وَاِنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ مَسَحَ
بِرِجْلَیْهِ فَمَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰی زَالَ ذٰلِكَ الْوَرَمُ پس امام علیہ السلام نی
جب وہ دوا کو پیرون مین ملا اپنی جا سی نہ اوٹہی کہ درد ورم جاتا رہا پہر چند یہ روایت
معجزات امام حسن علیہ السلام کی تہی لاکن نام شاہ تشنہ کام سی یہی لکہی و کہی شاید کہ دو نو
کرامت ظہور مین آئی جو مؤلفین احادیث نی معتبر و مشہور پائی قب عَنْ زُرَارَةَ بْنِ
اَعْیَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ یُحَدِّثُ عَنْ اٰبَائِهٖ اِنَّ مَرِیْضًا شَدِیْدًا
الْحُمّٰی عَادَهُ الْحُسَیْنُ فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ بَابِ الدَّارِ طَارَتِ الْحُمّٰی عَنِ الرَّجُلِ
زرارہ ابن اعین روایت کرامت درایت سی کہتا ہی کہ سنی ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام

چوبیسویں مجلس روایت اخلاق کریمانہ سید الشہدا و اہل حرم کا کوفہ میں داخلہ

مناقب صحت رکہتا ہی حضرت اپنی آبای کرام کی زبانی بیان کرتی ہی کہ امام حسین علیہ السلام
ایک بیمار بخار شدید میں گرفتار کی عیادت کو قصد رکہتی تھی جب تشریف والا اندر مکان
مریض میں پہنچی فوراً تپ نی جسم رنجور سی مفارقت کی فقال لہ رضیت بما اوتیتم
بہ حقا حقا والحمی تھرب عنکم فقال لہ الحسین واللہ ما خلق اللہ
شیئا الا وقد امرہ بالطاعۃ لنا صاحب خانہ بولا راضی و مسرور ہوں جو
فضایل و کرامات اسد نی تمکو دیی ہیں کہ علالت و حمیات تک نی قدم مولا سی فسخ
کئی ہیں فرمایا کوئی قسم کی خلقت خدا نی نہیں پیدا کی الا ہماری طاعت و فرمانبرداری کی
تاکید اوسی پہنچادی قال فاذا نحن نسمع الصوت ولا نری الشخص یقول
لبیک قال الیس امیر المومنین امرک ان لا تقربی الا عدوا او مذنبا
لکی تکونی کفارۃ لذنوبہ فما بال ہذا راوی کہتا ہی کہ آواز ہماری کان میں
آتی ہی مگر صورت نظر میں نہیں سماتی عرض کرتی لبیک فرمایا امیر المومنین نی تجہی امر
نہ کیا تھا کہ سوای دشمن خواہ گناہگار دوسری کی نزدیک نہ جانا کہ اوسکو عصیان کا
کفارہ ہوجای ہیان کیا تھا کہ جو تیری صدمات سہوم لای فکان المریض عبد اللہ
شداد بن الہادی اللیثی قب ومن تواضعہ انہ علیہ السلام
مر بمساکین وہم یاکلون کسرا لہم علی کساء فسلم علیہم فدعوہ الی الطعام
کتاب مناقب میں لکہا ہی تواضع سلطان دین کا درجہ کہا ہی حضرت نی ایک روز چند
فقیر کو راہ میں دیکہا بیٹھی تہی پارچہ نان دریوزہ چادر پر لئی کہاتی تہی بولای شاہ گدا کو
رسم سلام ادا کی سب نی آداب تحیت سی اپنی طعام پر صلا کی فجلس معہم
وقال لو لا انہ صدقۃ لاکلت معکم صدر نشین عرش و کرسی نی فرش

دہ بیش خسارا انداخت فرمان دادند بپیمان شاد شد
چنان در ابراهیم برادر سرداران شد و گفت ای
ابراهیم برادر سرداران ... سپاه نیکو ست در دلتا
نهایت سپاه ... ابراهیم گفت کس
فتح ... ورانان را طلب کن فرستاد ...
برادر ... سلاح پوشیده و ...
خروج کردند ... مردم
ابراهیم علم دو ... آتش
خسارت ... ابراهیم ... افتاد
و ... بود کہ ...
و نمایان ... گفت
کر ابن مضارب ...
خروج کرد ...

ایشمجلس ...
فرماندار با تفاق ابراهیم ...
۳۳۸
اخبار چنین روایت کرد کہ چون ابراهیم
ابن مضارب را بکشت و نزد عبد الله
وقت خبر به عبید اللہ مطیع رسید
غمگین شد و پسر ابن مضارب را طلب کرد گفت
ای پسر ابن بدانکہ ابراهیم اشتر پدر ترا
بکشت و در مبدم سست کہ او از طلب
خون پدر بر نمی آید ابشد چون پسر پدر
خود شنید کہ بسیار گریہ کرد انکاہ عبد اللہ
مطیع بانگ بر وی زد کہ گریستن سود
دارد و در بر و بجای پدر بایست
و خون پدر خود را بخواه و بیاید را
از اسپ فرود بیای تا سر ابراهیم را
نزد من بیاری و ابن ... سپهسالار
سوار و پیادہ در بازار کوفہ
نیکو نی بود بیرون آمد با دو ... بایستاد و در ان محل ... بیرون
آمدہ علم بر پای کردہ بود ...

چون بدو رسی و هشت تن از یاران و سپاهی که با وی بود انها شان ده غلام
و صد سوار با ابراهیم بودند و چون
مختار ایستاده بود و با وی سپاه بنود
میگفتند که ابن ملک دیر ست و مختار
دیده شد و او از طبلها ی شنیده شد و
وعده خروج شود و چند انتهای
تمام نا امیدوار کرده بودند و در آن شب

چونتیسوین مجلس فقراسی تواضع سید الشہدا کو فہ مین الحرم کا ذکر

خاک پر قدم رکہا اونکی پاس اجلاس فرما کی خلق و کرم سی کہا اگر یہ کہانا جنس صدقہ سی نہ ہوتا جو ہم پر حرام ہی تو مین ضرور تمہاری رفاقت کرتا۔ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا اِلٰی مَنْزِلِیْ وَاَطْعَمَهُمْ وَكَسَاهُمْ وَاَمَرَ لَهُمْ بِدَرَاهِمَ پہر ہدایت کی او ٹہو او ر میری گہر مین چلو سبکو ہمراہ لیکی دولت سرا مین گئی بعد ضیافت مائدہ لذیذ کی خلعٰ لباس بہی دیے نقد درہم سی اونکی جیب و دامن بہری بار سلوک و انعام دوش درویشون پر دہری
ثم عن مسعدة قال مر الحسين بن علي بمساكين قد بسطوا كساءهم والقوا عليه كسرا فقالوا هلم يا ابن رسول الله مسعدہ نی کہا امام حسین علیہ السلام ایک دن راہ سی گذری کچہ مساکین چادر بچہائی او سپر ریزہ نان خشک پہیلائی کہاتی دیکہی فقرانی حضرت سی بعد سلام تمنا کی آورو تی حاضر ہی نوش کر دیجئے فثنی ورکه فاكل معهم ثم تلا ان الله لا يحب المستكبرين سرور خوشخو جاکی دو زانو بیٹہی چند لقمہ تناول کرکی بولی خدا دوست نہین اوسکا جو تکبر کرکی غربا کو تکبر سی خوار اور بی عزت سمجہی ثم قال قد اجبتكم فاجيبوني قالوا نعم يا ابن رسول الله پہر فرمایا مینی قبول کیا تمہاری دعوت کو تم بہی میری ضیافت مین چلو سب نی عرض کی بہت اچہا ای فرزند رسولِ خدا و سید او صیا فقاموا معه حتى اتوا منزله فقال الجارية اخرجي ما كنت تدخرين پس وہ سب بینوا ہمراہ سرور گئی تاکہ دلبر پیغمبر کی آئی بیت الشرف مین مہر حیدر کی قرانِ السعدین پائی مہمان نوازی کا ئی نیازی جاریہ سی کہا جو کچہ طعام چاشت و شام دہرا ہو سامنی لا اس مبارک تذکرہ مین نکتہ پنہان ہی جو اہلِ دین جانی کہ وہ حضرات ابتلای مصیبت مین مثل ہماری عاجز و ناچار نہی ارباب یقین سمجہ جانی قدرت خداسی کائنات پر حاوی

چھتیسویں مجلس اہل کوفہ کی واسطی باران طلب ہونا سید الشہدا کا و شہر محرم کا داخلہ

تصرفاتِ تبدیل و فنای اشیا میں ذی اقتدار تھے جو حادثہ قتلِ نفوس اور ہتکِ حرمت سہا بعض پاسِ طلبِ اجرِ عقبیٰ تھا کبھی صلۂ تحمّل جفا میں مرتبۂ شفاعت مدِّ نظر رہا کبھی التجا بندگی کو رضای مولا میں اپنی ذمّہ پر لیا کش عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کتابِ رجالِ کشّی میں حضرتِ صادق سے روایت کہی کہ اوس جناب نے اپنے والد اور جدِّ بزرگوار کی زبانی کہی ہے جَاءَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى عَلِيٍّ فَشَكَوْا اِلَيْهِ اِمْسَاكَ الْمَطَرِ وَقَالُوْا لَهٗ اِسْتَسْقِ لَنَا ایک دفعہ کوفہ میں سنہ نہ برسنے سے خشک سالی ہوئی اشجارِ باغات اور ساری کھیتی سوکھ گئی قحط نے اثر کی دکھائی دینے خلق کی ہوش و حواس بجا نہ رہے سب جمع ہوکے اپنے بادشاہ علی ولی اللہ علیہ السلام کی پاس آئے شکایت کی آنے وشنہ لبی سے اشکِ چشم میں بہ رنگ بھر لا حالتِ خرابی زراعت کہی تمنای مناجات طلبِ باران میں التجا کی فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ ساقیِ کوثر امام بحر و بر نے اپنے پسر حسین علیہ السلام کو بلایا واسطی اوس قومِ مضطر کی دعای نزولِ باران کو فرمایا فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَقَالَ وہ آبیارِ مزرعۂ شہادت اور اسطارِ سحابِ شفاعت اوس سپہر جود و سخا اور دریای مروت و عطا اوٹھکی آئے درگاہِ خدا میں حمد و ثنا نعتِ سید انبیا بجا لائے پھر یہ کلماتِ فصاحت و بلاغت بھری کہی دوستِ دعا اٹھا کی وقت میں فقری پڑھی اَللّٰهُمَّ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاسْقِنَا غَيْثًا مِغْزَارًا وَاسِعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا سَفُوْحًا ثَجَّاجًا تُنَفِّسُ بِهِ الضَّعْفَ عَنْ عِبَادِكَ وَتُحْيِيْ بِهِ الْمَيِّتَ مِنْ بِلَادِكَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ یعنی ای پروردگار دینے والا خیرات کا اور

[illegible]

چونتیسوین مجلس اہل کوفہ کی لئی باران طلب کرنا سید الشہدا کا اور شہر مین حرم کا داخلہ

کرنیوالا برکات کا ہماری واسطی آسمان سی مینہ کو برسادی اور سیراب کر ہمکو باران رحمت بی انتہا سی کہ آسایش پائین اوس سی تیری بندہ تفتیدہ جگر سر سبز ہووین زمین خشک مین کہیت اور شجر فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى غَاثَ اللّٰهُ تَعَالٰى غَيْثًا بَغْتَةً پس وہ مقرب درگاہ الٰہ کا کلام ابہی تمام نہین ہوا تہا کہ بادل گرجا ہوا ن دار آسمان پر آیا دفعتاً اس شدت سی جہڑی لگی کہ ساری دنیا سیراب ہوگئی وَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ فَقَالَ تَرَكْتُ الْاَوْدِيَةَ وَالْاٰكَامَ يَمُوْجُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ یہان تک جو ایک اعرابی اطراف کوفہ سی آیا سر تا پا شور پور وہ کہنی لگا یعنی اس پانی سی نالی اور ندیکو بہرا دیکہا جہیل اور تالاب کو نیستان مین لہراتا چہوڑا پس ای اہل ولا ذرا غور کیا دیکہو کہ ہم اپنی مولا کا اور عالم تصور مین انصاف کرو سلوک پر خلایق کو فہ کی کیا ہی جہا کیا جو منبع فیض و احسان ایسا مہربان ہوا اوسکی ساری قبیلہ کو جہان بلا کی پیاسا مارا جو چشمہ لطف جاودان ظلمات عسرت مین حیات بخش جان ہوا اوسکی گہر کو لوٹا کی آگ لگائی جسکی دعا سی ابر رحمت اوٹہی مینہہ برسی اوسکا فرزند تشنہ جگر علی اکبر اور علی اصغر چلو بہر پانی کو ترسی جو برگزیدۂ سبحان خدا کا پیارا فلک نبوت کا ستارہ ہو اوسکی لاش تین دن تک بی گور و کفن خاک و خون مین سو پارہ ہو جو سرور علی مرتضیٰ علیہ السلام کی آنکہو نکا اوجیالا فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نازون سی پالا ہوا اوسکا سر نیزون پر چڑہا کو چہ و بازار شہر مین در بدر پہرتا ہو جسکی اہل و عیال مردم کوفہ کو جسکا بارش مین ہلاکت قحط سی بچایا ہوا اوسکی خواہر اور دختر کو ننگی سر و پا بلوۂ عام مین تشہیر کرین جسکی سبب دواب اور مزرعہ و باغ کو زندہ و تازہ پایا ہوا اوسکی کنبہ کو دانے

[illegible]

[illegible]

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہلحرم کا

ذلت کی دروازۂ ظالم پر لٹکی کہڑی رہین دیا ہی اس محفل سرور کی عجب رفعت سے ہی +
تھا کہ یہ بزم گلشن جنت ہی + رونق کو ہین جمع عاشقان شبیر کیا وقت ہی کیا
لوگ ہین کیا صحبت ہی نظم ملولغہ ای اہل عزا ماتم شبیر مین رو لو + دامن دامن
صدف چشم کی موتی رولو + خاموش نہ بیٹھو کہ یاس آتی ہین گریان + عقدہ ہی قسمت کی
دست غمسی کہولو + اس عمر دو روزہ کو غنیمت سمجہو + بیجر زاری مین فردوسیان ہو
مجلس مین کرو شیون و فریاد کا شور + مرقد مین تقسیم عیش لیکر سو لو + بازار جہان
مین جو ہو خریدار خدا + نقد جنت سی تفسیر ماتم تولو +

اہل حرم کو یادان با دمنان اور تقریب [illegible] کا
و بار قہر کو فہ [illegible]

حاضران در بار مصیبت و ملال و ناظران رخسار محنت و انتہائی متقیان سلسلۂ
قدر و قضاء و مقربان جانب تسلیم و رضاء غریبان شہر زاری و افتادان دو بیکسانِ دور
خواری و عدد ان چہوٹی بڑی قبیلۂ مضمون کو رشتۂ عبارات عبرت مقرون سی
مجلس بیان حسرت مشحون مین وارد ہوتی یون سنتی ہین کہ جب خاندان رسول
سرصر جور و جفای امت سی تباہ ہوا + قافلہ پراشک و آہ غارت زدہ سپاہ
گمراہ متصل شہر پناہ کو فہ پہنچا راوی کہتا ہی دوسری روز عاشورا کی سر امام حسین علیہ السلام
جو ابن زیاد کی پاس آیا تھا وہ سر وا حال اسیران کربلا اور باقی سرہای شہدا کو بیجہا
کہ سب عیال و اطفال او سر و نکو ہمراہ لائی آفتاب سپہر امامت کو افق نیزی کی اوپر
شفق خون مین ڈوبا دکہائی پیادہ و سواران لشکر کی غول آگی پیچہی چلی آتی نقارہ و
طنبور او طبل شادی کو و سدم بجاتی بہالی والی سرہای شہدا کو علم کی جلو مین قدم بقدم

[illegible]

روی هم این جوانمرد که سر راه ایستاده است خواهد آمد و زن و فرزندان ما را اسیری خواهد برد باید که اول با او حرب کنیم و چون او منهزم شود بعد از آن بنزد عمار روییم پس همه اتفاق کردند

چونتیسویں مجلس کوفہ میں داخل کرنا اہلحرم کا

اوسکی بعد کجاوی اونٹوں پر بندہی اہلحرم سوار وو ہری قطار ساربان لاتی عن سہل بن حبیب قال کنت فی سنۃ التی قتل فیہ الحسین علیہ السلام قد اردت الحج واعتقت عنہ فلبثت بالکوفۃ کتاب مقتل ابی مخنف میں سہل بن حبیب سی روایت کی ہی ناقل کہتا ہی یعنی اپنی آنکھوں سی یہ مصیبت دیکھی جس برس بت پرستان کوفہ نی کعبہ ایمان کو گرایا کفار نا بہ بندوں نی رکن دین ڈہایا صاحب مقام صفا و مروہ کی ہتک حرمت کی حج و عمرہ کی واسطی تمتع دنیا پر چشم زمزم سی سیر شک حسرت نی جوش مارا حرم نی عزای اہلبیت میں جامہ سیاہ پہنا یعنی امام محراب اور منبر حسین علیہ السلام شہادت کو پہنچا قبلہ جن و بشر کا مصلا جامہ ور والا میں بعزم طواف خانہ خدا نیت ادای فریضہ پر احرام باندہا مناسک شعر و منا سی فارغ ہوکی کوفہ میں وارد ہوا واذا الاسواق فی ذالک معطلۃ والدکاکین مغلقۃ والناس مجتمعون خلفا خلفا ناگاہ شہر کا نقشہ دیکہا مانند اوراق مرقع برہم ہوا تہا ہجوم خوشی میں بازار دلن کا راستہ سونا پڑا دوکانداروں نے دوکانوں کو بند کیا تہا ایک طرف شادی کی کرنا اور ڈہول بجتی ایک جانب ماریا طرب کی مغنی اپنی ساز طنبور و بربط بجاتی کوئی لباس رنگین پہنی گہر سی خندان نکلتا آپس میں گلی ملتا مبارکباد کہتا کوئی اشعار مدح یزید پڑہتا ابن زیاد کی تعریف کرتا دعای ازدیاد عمر کا مرتب کرتا کوئی جای بلند پر فرش جلوس بچہاتا ہنگامہ صحبت کو آشنا و بیگانوں سی وہاں گرم کرتا جوق جوق عورت و مرد کا ہر کوچہ و محلہ سی سامان تماشا چلا آتا فقیر و امیر زینت و زیور سی خود آرا سب کو دوشی و کنار میں لیی ہوتا ہنسا قدم بڑہاتا ومنہم من یبکی سرا ومنہم من یضحک جہرا بعضی دوست خدا

چوبیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہل حرم کا

رسول دشمنان پر جفا سی پنہان حلقۂ ماتم باندہی سینہ زن یعنی محبّ اولاد بتول گوشۂ

تنہا مین سینہ ڈہانکی نوحہ و الم سی مصروف ہون جو بینای حق دیدہ آنکہون مین بصارت

رکہتی تہی نور چشم پیغمبر پر سرشک خون سی بہاکرتی جو شناسای خدا رسیدہ کی دل معرفت سے

چہلکتی تہے پارہ جگر زہرا پر سینہ مین انگشت حیرت دہرتی جو دست امید سی دامن حشر مین

استین شفاعت کا طالب تہا حلۂ پوش جنت کی شہادت سی گریبان چاک پہرتا +

جو پہلوی نجات کو پشت و پناہ است کی جانتا پای مصیبت ورقت سر پر خاک ڈالتا

کوئی ظاہر و آشکارا سُرور و بہجت سی قہقہہ مارتا کوئی ساز و نواہش و فرحت مین

طاؤس وار ناچتا پہرتا کوئی باغی گلشن افتخار مین پہولا نہ سماتا کسی خارجی کا غنچۂ

لب ریاض عشرت مین شگفتہ ہوتا فَتَقَدَّمَ اِلَیَّ شَیْخٌ مِنَ الْقَوْمِ وَ قُلْتُ لَہٗ

حَدِّثْنِیْ مَالِیْ اَرَی النَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ اَلَکُمْ عِیْدٌ اَلَسْتُ نَعْرِفُہٗ یعنی

سینہ زنی ماتم اور ابتلای اندوہ غم سی حیرت ہوئی + یا کوبی نشاط اور ادای اصول

شادی مین فکر بشدت ہوئی اوس گروہ مین ایک مرد پیر کہڑا دیکہا و آسی دریافت حال

کی نزدیک جاکی کہا بیان کرو کیا سبب ہی جو لوگ اسقدر جمع ہوکی آئی ہین بعضی

ان مین روتی اکثر گاتی بجاتی خوشی مناتی ہین آیا کوئی عید کا دن ہی جو مین نہین جانتا

یا تقریب عروسی کا اہتمام ہو رہا ہیاہ رچا فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَعَدَلَ بِیْ اِلٰی

نَاحِیَۃٍ عَنِ النَّاسِ وَقَالَ یَا سَیِّدِیْ مَا ہُوَ عِیْدٌ ثُمَّ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا

حُرْقَۃِ قَلْبِہٖ اوسنی ہمارا میرا ہاتہ پکڑا + سب خلق سی کنارہ لیجاکی کہا ای بزرگ

یہ عید کا دن نہین ہی کیا بیان کرون جو ماجرای سنگین ہی + سوزِ دل سی بہت رویا

یہان تک کہ میرا بہی ہوش کہویا فَلَمَّا اَفَاقَ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ جب او

چونتیسویں مجلس کوفہ میں داخل کرنا اہلحرم کا

شور سکا سنی ذرا کچھ افاقہ پایا پہنی سوال کیا جلدی خبردی تجہی رحمت کری خدا فقال حبیبی
اِنَّمَا بُكَائِي بِسَبَبِ عَسْكَرَيْنِ عَسْكَرٌ مِنْهُمْ مُنْهَزِمٌ وَعَسْكَرٌ مِنْهُمْ ظَافِرٌ جوابدیا
ای دوست رفت کا سبب دو لشکر ہیں ایک نی فتح پائی دوسری نی شکست کہائی
ہر طرحکی اوسیر تباہی آئی فَقُلْتُ وَلِمَنْ هٰذَانِ الْعَسْكَرَانِ میں پوچہا اونکی حقیقت
سنا دو دونوں کی سردار ہیں کیا نام تہا فقال عَسْكَرُ الْحُسَيْنِ هُوَ الْمُنْهَزِمُ وَعَسْكَرُ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ الظَّافِرُ بولا فوج حسین علیہ السلام سب ہاری گئی سپاہ
ابن زیاد نی نصرت پائی قَالَ وَاحَسْرَتَاهُ كُلُّ سَاعَةٍ يَدْخُلُ عَلَيْنَا رَأْسُ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پہر نالہ و زاری سی کہا واحسرتا اسی دم حسین علیہ السلام کا
سر ہماری پاس لائینگی اور اہلحرم کو اسیر و مقید بازار میں پہرائینگی فَمَا اسْتَتَمَّ
كَلَامَهُ حَتّٰى رَأَيْتُ الْبُوقَاتِ تُضْرَبُ وَالرَّايَاتِ تُخْفَقُ وَالْأَعْلَامَ
قَدْ نُشِرَتْ اوسکی باتیں یہ ہورہی تہیں ناگاہ ایک جانب سی شور و ہنگامہ ہوا
کہ بوق اور دف بجاتی نشان اوڑاتی پہریری کہولی ایک غول آیا فَالْتَفَتُّ طَرْفِي
وَاِذَا بِالْعَسْكَرِ قَدْ اَقْبَلَ وَدَخَلَ الْكُوْفَةَ جو نظر ورائی تو سواد لشکر معلوم ہوا
کہ بہری تہرکو فہ میں سوار و پیادوں نی قدم رکہا فَلَمَّا انْقَضٰى دُخُولُهُمْ سَمِعْتُ
ضَجَّةً عَالِيَةً اوس روز بانتظار ورود اہلحرم آرایش میں حاکم بلد کا اہتمام تہا
ہر مقام پہ خلق جمع کا تماشای سرہای شہدا و اسیران کربلا کی واسطی ازدحام تہا
عترت سید ابرار کو جفاکار کوچہ و بازار میں پہراتی لاتی ہر محلہ کی راہ و گذرگاہ میں حرم
احمد مختار کو ٹہراتی اتی جسدم اونکی داخلی سی تہوڑی دیر گذری خلق کی رقت وزاری
نوحہ و بیقراری بلند ہوئی کوئی چلاتا افسوس حسین کی مظلومی اور تشنہ دہانی کوئی

وظفر ما را بود ابراہیم گفت ای یاران ... بر سید اخوان ایشان را ہزیمت کردم ... خود را بشہر رسانیدم و او را ضربتی زدم ... پیش آمد ... حرب کردند و ...

... بر دو بخان رو دید و ... وقت چون پاس راہ دیگر رفت ناگاہ ... شنید ابراہیم پیشتر ... و گفت کہ شما چہ کسانید و چہ علامت دارید گفتند علامت ما منصور یا آل ثارات الحسین بن علی علیہ السلام ... گفتند قاسم بن قیس ... ابراہیم گفت ... شما کیست ... کہ ابراہیم ... پیش آمد و ابراہیم ... قاسم ... او را ... از انکہ ... قاسم ...

... قاسم ... عبداللہ ... حضرت امام ... ابراہیم ...

... گفت ... عبداللہ ... ابراہیم ... کہ خدای تعالی ... ایشان ...

چونتیسوین مجلس کو فہ مین اہلِ حرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا

کہتا حیف جوان فرزند و نکی مرگِ ناگہانی کو کوئی نالان کہ لاشین بیدفن اور بیکفن پڑی ہین
کوئی گریان کہ گھوڑ و نکی سم سی استخوانِ پہلو و سینہ چور ہوئی ہین کوئی جامہ صبر پارہ کرتا
کہ بانوانِ حرم عریان ہین کوئی فرطِ اندوہ مین نوحہ پڑہتا کہ امام اُمم کی بچی یتیم اور بیکس ہا
ہین کوئی سوزِ غم سی کباب کہ خیمو نکو جلا یا ہی کوئی دردِ جگر سی بیتاب کہ بیبیو نکو تازیانو
مارا ہی کوئی زنجیر و سلسلہ رقت کا پابند کہ درینا بیمارِ کربلا کو طوقِ گران پہنایا ہے
کوئی سر پیٹ کی نقابِ زاری کا پیوند کہ واحسرتا چادر و مقنع کو سر زینب وام کلثوم
اوتار لیا ہی کوئی فریاد مچاتا کہ آج دخترانِ امیرِ خیبر گیر اسیر آتی ہین کوئی سانحہ بیدا
سناتا کہ فاطمہ اور سکینہ پدر کو روتی کان کا زخم دکہاتی ہین کوئی شدتِ قلق سی چلاتا
کہ سائہ کشتہ بتول کا مارا گیا ہی کوئی کثرتِ حزن سی ہوش مین باقی نہ تہا کہ نسل رسول مین
ایک جوانِ علیل زندہ بچا ہی وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ عَلٰی رُمْحٍ طَوِیْلٍ قَدْلاحَتِ
الْاَنْوَارُ مِنْ وَجْہِہٖ فَلَمَّا تَاَمَّلْتُہٗ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَۃُ اوس انبوہ مین سالہ
سوارون نی آگی قدم بڑہا یا ناگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام نوکِ نیزہ پہ نظر آیا کہ چہرۂ
مبارک سی شعشعۂ نور عیان تہا خاک و خون مین رخسارۂ تابان پنہان تہا جب نگاہ
عبرت سی اوسکی طرف مینی دیکہا بی اختیار آنکھون سی سرشک کا دریا بہنی لگا وَاَقْبَلَتْ
مِنْ بَعْدِہٖ السَّبَایَا یَقْدُمُہُمْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اوسکی پیچھی
قافلہ اسیرون کا اونٹون پر سوار بڑہا تہا ہر کجاوہ بی پوشش مین خواہر و دختر امام
عوراتِ صحابہ کو بٹہایا تہا سب سی آگی علی بن الحسین بیمار کو باتنِ لاغر اور نقاہت
مرض لاتی ہین اہلِ حرم رسول کو بصورتِ خواری و زاری تماشای خلایق کو دکہاتی ہین
وَاَقْبَلَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَعَلَیْہَا بُرْقُعُ خَزٍّ اوسمین اُم کلثوم بنتِ علی کی سواری

چھتیسویں مجلس کوفہ میں اہلحرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد کے لیجانا

اگی رہی وہ معصومہ برقع خز اوڑہی تہی وَهِيَ تُنَادِي يَا اَهْلَ الْكُوفَةِ نَحْنُ وَاللّٰهِ سَبَايَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْنَا
با دل بیقرار فریاد کی ای کوفیان بیباک قسم خدا کی ہم اسیران اقربای حسین بن علی علیہما السلام ہیں ہر چند کربلا میں بیوارث ہوی لاکن صاحب شرف اور مراتب عالی کی ذوی الاحترام ہیں ہماری بیکسی اور پریشان حالی پر نظر حقارت سے دیکھو اور تماشای عترت رسول سے خوف کرو اگرچہ لباس بدن سے ساماں ہیں اخر تمہاری پیغمبر کی نواسیاں زبدۂ جہاں ہیں يَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَا يَسْتَحْيُونَ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ تَنْظُرُونَ اِلٰى حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ وَحَرَمِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَبَنَاتِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ای لوگو افسوس ہی تمکو کہ ہمکو اسیر و قید میں پاکر اور خوشی مناتے ہو کیوں تمکو خاطر سے کچھ نہیں جاتی نہ شرماتے ہو خدا سے کرو وہی یہیں اہلحرم مصطفیٰ کی اور ذریت علی مرتضیٰ واولاد فاطمہ زہرا کی فَغُضُّوا النَّاسُ اَبْصَارَهُمْ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهِمْ اس نوحہ سے خلقت کو بہت عبرت آئی رقت اور حسرت میں آنکہیں نیچی کر دیں نگاہیں قَالَ سَهْلُ بْنُ حَبِيبٍ وَاَوْقَفُوا بِبَابِ بَنِي خُزَيْمَةَ وَالنَّاسُ عَلَى الْفِنَاءِ سہل کہتا ہی کہ حرم کا یہ شاکو دیدہ گریان سینہ بریان بال پریشان سرہا برہنا کرکے رفتہ رفتہ دروازہ پر محلہ بنی خزیمہ کی پہنچایا وہاں ساعت بھر نیزہ دار سرہای شہدا علم کئی کہڑی رہی اور اونٹوں کی قطار کو ساربان تہامی روکی رہی اوس وقت اہلبیت کا حال غیر تہا کسی کو ہوش اور حواس درست نہ تہا دن بھر کی مشقت سواری خستہ ہوی اور گرمی آفتاب راہ سے گرد و خاک میں کوفتہ اور تفتہ تہی بہوک کا غلبہ پیاس سے شدت ناچار ہوکی نگاہ کی بیکسی اپنی ناچاری اور بیکسی کی حسرت سرہای اقربا کی مصیبت

چونتیسویں مجلس کوفہ میں اہل حرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد کے لیجانا

رقت ہر چند دلکو سنبھالا صبر کا پتھر چھاتی پر رکھا ضبط کا یارا نہ ہا یکبارہ شیون و
زاری کا جوش مرثیہ لحن حجازی کا خروش بلند ہوا سب سی زیادہ اطفال و ذات اہل
کرتی اہلبیت پر ملال اونکو تسلی دیکی بہلاتی وَهُوَ یَقْرَءُ سُوْرَةُ الْکَهْفِ راوی
کہتا ہی او سوقت سر حافظ سر یزدان رأس قاری اور مفسر قرآن نی لب اعجاز نما
ہلایا اور تلاوت کو سورہ کہف کی فصاحت میں شروع کیا اس آہنگ سی وہ کلام
زبان نی کلام خدا سنایا کہ ارباب وحی کا دل صفا منزل صبر و توان میں سی پارہ ہوا
اِلٰی اَنْ بَلَغَ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا
عَجَبًا تاکہ اس آیت کو پڑھا کہ معنی کا ہر اوسکی یہ ہیں کا فی ہی تجھی قصہ اصحاب کہف و
رقیم البتہ سی کہ وہ نشان عجایب سی ہی ہماری ترقیم کا فَبَکَیْتُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ
هٰذَا اَمْرٌ فَضِیْعٌ سماعت سی اس کلمات کی مجھی بہت رقت ہوئی اور بآواز بلند
میں عرض کی نجدا قسم ای فرزند رسول تیرا معاملہ بھی عجیب ہی اور سی زیادہ کوئی واقعہ
نہیں غریب ہی ثُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَسْمَعَ فَوَقَفْتُ مَغْشِیًّا فَلَمْ اُفِقْ حَتّٰی
فَرَغَ مِنَ السُّوْرَةِ پھر تو میری دلکو تاب شنوائی کی نہ ہی غش ہو کی رہگیا افاقہ ہوا تہا
کہ اوس جناب نی تلاوت سورہ کی تمام فرمائی قَالَ السَّیِّدُ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ زِیَادٍ جَلَسَ
فِی الْقَصْرِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ راوی کہتا ہی کہ عترت سید ابرار کو ساری دن کوچہ و
بازار میں پھرا کی دروازۂ حاکم پر کہڑا کیا ابن زیاد خونخوار نی واسطی نظارۂ حرم محترم کی
اہتمام دربار و آرایش بسیار کا حکم دیا ہر قسم کی او سوقت ظالمان پرکین اکی کرسی اور
مسند تمکین پر بیٹھی اور بعض داخل اسیران حزین خواتین آل اللہ یاسین کی انتظار میں
کہڑی رہی ثُمَّ اُمِرَ بِاِحْضَارِ رَأْسِ الْحُسَیْنِ فَاُحْضِرَ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ

یاران مختار ...
مختار ...
هزار مرد نزد مختار جمع شدند
پس یکباره بانگ کردند یا لثارات ...
یا لثارات الحسین ... علیه السلام
ابراهیم چون چنان دید امیدوار شد

ای برادران و ای شیعیان اهلبیت رسول الله صلوات الله علیهم بخدا امید و توکل باو کنید و پناه کنید که خدا یار شماست و شما حزب خدا اند دیدید و آن منافقان ملعون جفا اندرند پس جهد کنید اگر کشته شوید شهید شده باشید و اگر شما بر ایشان غالب آئید بوجهی که پیش خدا ضایع نخواهد شد شما نصرت رسالت پناه ست عنقریب نوح سخنان میگفت شما ...

چھتیسویں مجلس کوفہ میں اہل حرم کا آنا اور مقابل ابن زیاد کے بیٹہانا

میں ذہب مشایخ بنی امیہ سرداران کوفہ و شام کو اون عام سنایا اور سلسلہ اہلبیت
کرام اور سر سروران انام کو روبرو منگایا افسران سپاہ نے سرہای شہدا نیزوں سے اوتارکر
دست امید اور احسان میں لیے اور فرزندان شاہ مردان و بانوان اسیر مبتلای غم
سجاؤن سے پیادہ کئی اوس کاروان نالان کو مثل قیدیان روم و زنگبار شہر میں لایا اور
دار الامارہ میں لیجا کی صحن تعال میں ٹھہرایا سر جوانان آل رسول کو دربار میں زمین پر
قطار لگایا اور طشت زرین میں سر امام حسین علیہ السلام کو سامنے سریر ابن زیاد پایہ افتخار بنایا
چھوٹی بڑی ذریت اطہار نے قبیل گنہگاروں کی گردن جھکائی کھڑی تھی زندگی سے مایوس ہتیاں
حسرت و افسوس تشویش جان میں پڑی تہی زینب خاتون اور ام کلثوم شرم سے نگاہ نیچے کیے
بیٹہو کی پیچھے پنہان تہیں تحیر جناب کا روتین تخت پر ابن زیاد کو تکیہ غرور لگائے جو دیکھا تو حیران
تہیں ہای اہل عزا جای غور و انصاف ہے وقت مصیبت کا ماجرا تقریر سے اختصاص ہے کہاں
رہ وانتہا کہ تنہا امید زیاد کی روبرو سر حسین علیہ السلام خنجر سی کٹا خاک و خون میں بھرا ہوا
سید سجاد امام کو نہیں بی عمامہ و ردا دشمن خدا کی مقابل کہڑا ہو اطفال خرد سال دہشت
اور خوف سے لرزتی تہی اوس حالت مصیبت میں اہلبیت نبوت کی ماری اور نالہ کرتی تہی
نقاب تہی جو منہہ چہپائیں برقع نہیں کہ سر برہنہ پر ڈالیں کو تہ کلا کہ پردی میں بیٹہیں
کو چہوں کا لحاظ و پاس نہیں جو اونکی طرف نہ دیکہیں ناچار بعض مستورات ہاتھ رخساروں پر رکہی
کوئی بیٹہی کرتی کی آستین سی حجاب کئی کسی نی بال بکہرا کی صورت ڈہانکی کسی نی خاک ملی چہرہ
تغیر دی نقل کی ہی وہ غریب ایسی حالت زار سی حاضر تہی کہ دشمن بہی اونکی تباہی پر گریان اور
پریشان خاطر تہی شعبی سے روایت ہے عن سعید بن معاذ و عمرو بن سہل انہما حضرا
عبید اللہ یضرب بقضیبہ انف الحسین علیہ السلام و عینیہ

چونتیسوین مجلس المحرم کا رو برو ہی ابن زیاد جانا چھڑی بید کی لب الشہید پر لگانا

وَ یُطْعَنُ فِیْ فِمِہٖ الشَّرِیْفِ سعد ابنِ معاذ اور عَمْرو بن سہل دونوں روایت کرتی
ہین کہ روزِ وُرُودِ اسیرانِ المحرم دربارِ ابنِ زیاد مین ہم بھی داخل ہوی اور بیکسی اولادِ
احمدِ مختار سی جو بہت شکستہ حال آی افسردہ دل تہی ہمیشہ اسکو دیکھا حد سی زیادہ غیض و
عناد مین بھرا ہوا تھا ذُرِّیّت رسولِ خدا کو نگاہِ حقارت اور ذلت سی دیکھتا ہر ایک کا احسرا
پوچھتا تھا چھڑی چوب بیت کی ہاتھ مین لیی اوس سی کھیلتا تھا اور سرِ امام حسین علیہ السلام
جو سامنی دھرا تھا اون بزرگوار کی ناک اور آنکھون مین لگاتا تھا کبھی لب اور دہان
مُقدّس پر مارتا تھا اپنی آبا و اجداد کا بغض کٹی سر سی نکالتا تھا مصاحبانِ خوش آمد گو سبب
مذمتِ اولادِ علیؑ و بنی ہاشم کہتا تھا اس جفای تازہ کو سبب اہلبیت مصطفیٰ کی چشم سی معاینہ کیا
فرطِ اندوہ و غم سی اونکی دل کو یارای قرار باقی نہ تھا عیانِ ال عبا سی دیکھا ہوگا اور جن
جو سانحہ گذرا سنا ہوگا انصاف یہ ہی روزگار سی کسی شہر یا گھر یا قبیلہ پر حاکم کی دوڑ جاتی ہی
مردونکی سر کٹی قید ہونگی بندی وہان سی دربار سلطان مین آتی ہی جسوقت کہ اونکی
روبکاری ہی اور حکم صاحبِ اختیار سی تجویز فیصلہ جاری ہو سبکو کیسا اضطراب اور دہشت
رہتا ہی پر نہیں زیادہ اندیشہ خواری اور ذلتِ عورت و مردِ باعزت کو ہوتا ہی ایسا ہی
حالِ زبون تھا قبیلہ و اولادِ امام ہمام کا چپکی چپکی آپسمین تشویش جان زین العابدین
علیہ السلام کی باتین ہوتین اشاری مین باپ بھائی فرزند کی سرونکو ایک دوسری
بتاتی ماجری اوربیکسی مین روتین فَقَالَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَم اِرْفَعْ قَضِیْبَکَ اِنِّیْ
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاضِعًا شَفَتَیْہِ عَلٰی مَوْضِعِ قَضِیْبِکَ ساری حاضران
دربار خموش بارگہ سکتہ ہو رہا تھا وہان زید بن ارقم صحابہ سید عالم بھی بیٹھا تھا جو یہ ستم
آنکی ہاتھ سی دیکھا جوشِ محبت سی بیقرار ہوکی بولا یا ابن مرجانہ خدا تیری پنجہ خون ریز کو

چونتیسوین مجلس المحرم کا روبروی ابن زیاد جانا چھڑی بید کی لب سید الشہدا پر لگانا ٭

بازوی طاقت کو کف عذاب سی تھوڑی حسین علیہ السلام کی چشم و دہان سی اپنی
چھڑی اوٹھا۔ یہ بدعت مادر جگر خوار ہمکو نہ دکھا۔ ای جفاکار پیغمبر کی نواسی کو مارچکا
سر کاٹ لیا اوس پر یہ بغض نکالا۔ قسم خدا کی بارہا دیکھا ہین رسول دوسرا کو ان
آنکھون پر اپنا منہ ملتی۔ لبونکو مثل رطب جنت چوستی۔ رخسارونکی بوسی لیتی۔ پیار سی
اس لاڈلی پر جان دیتی۔ ثم انتحب باکیا۔ پس زید نی مشاہدہ عناد ابن زیاد سی
رو دیا اور نالان جلسہ بیداد سی اوٹھ کھڑا ہوا فریاد کرتا وامحمدا و واعلیا و وافاطمتا
کس قدر بے ماست بیجا ہین کہ اپنی نبی کی فرزند کو بھوکا پیاسا ذبح کرتی ہین اب یہ
عداوت سی چوب بیت مارتی ہین کہان ہین وہ جناب جو اس مصیبت بیجا کو
دیکھین۔ فرق خون آلودہ کو ابن ابوتراب کی نظر کرین۔ فقال لہ ابکی اللہ عینیک
یا عدو اللہ لولا انک شیخ قد خرفت و ذہبت عقلک لضربت
عنقک۔ ابن زیاد نی غضب ہو کی کہا اللہ تجھی رولاتا رہی ای دشمن خدا ہرگاہ
پیرانہ سالی سی تیری عقل بجا ہی اور درازی عمر سی خرافت ناگہانی آئی ہی گردن مارنی کا
حکم دیتا۔ زندہ دنیا مین تجھی چھوڑتا۔ فقال زید لاحدثنک حدیثا ھو
اغلظ علیک من ھذا رایت رسول اللہ اقعد حسنا علی فخذہ
الیمنی وحسینا علی فخذہ الیسری فوضع یدہ علی یافوخ کل
(استخوان سر)
واحد منہما۔ زید نی کہا ای بانی جفا ایک حدیث بیان کرون تا مجھ کو اظہار
اورجو تجھ پر اس واقعہ سی زیادہ ناگوار ہو۔ شہر مدینہ مین ایک روز خاتم انبیا کی پاس
حاضر ہوا حضرت کو مسجد مین بیٹھی دیکھا کہ اونکی داہنی زانو پر امام حسن اور بائین طرف
امام حسین علیہما السلام کا جلوس تھا رسول مقبول اونکی پیشانی اور دہن کو بوسہ دیتی

چوتیسوین مجلس المحرم کا روبروی ابن زیاد جانا طعنہ و شماتت مین ستانا

اورکبہی پیار مین دو مہری کی سر و سینا کو چومتی ہر ایک کی فرقِ سر پر ہاتہ رکہلیا اور
آسمان کی جانب اشارہ کیا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَستَودِعُكَ اِيَّاهُمَا وَصَالِحَ
الْمُؤْمِنِيْنَ کہا خدایا اپنی دونو فرزندونکو تیری پاس امانت سپرد کرتا ہون اور
انکی باپ امیر المومنین علی کو تیری حمایت مین دیتا کہی انکا کفیل جانتا ہون فَکَیفَ
کَانَ وَدِیْعَتُكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ پس کیا خوب ودیعتِ رسالت مین رعایت رکہی
اور حرمتِ نبوت کو اس درجہ تک ذلت پہنچادی پہر زینب روتا چلا گیا اور شہر مین
ابن زیاد نی ہر ایک اسیرِ فلک سیر کو نزدیک بلا یا اوسکا نام اور نسب جو پوچہا
تو ہر ایک نی مفصل سنایا جب باری قافلہ سالارِ خواتین حضرت زینب کی آئی
تو وہ بی بی اوس مردود کی جواب و سوال سی شرمائی فَقَالَ کَیْفَ رَأَیْتِ
مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِأَخِيْكِ وَأَهْلِ بَيْتِكِ ابن زیاد نی خطاب کیا ای بنت علی دیکہا
سماوکہ خدا کا اپنی بہائی اور اوسکی اہلبیت سی کیا انتقام لیا معاذ اللہ سیدۃ النسا
اوس بانی جفا کا اس طعنہ سی پیچ و تاب کہا آزار و ایذای دل زینب خاتون کا قصد کرتا تہا
یعنی حسین علیہ السلام کو برادر و فرزند کی غمسی روتا دیکہا ہو کہ پیاسے زخم تیغ
سنان کہا کی گرتا دیکہا خاک و خون مین زانوی شمر کی نیچی تڑپتی دیکہا سر کٹا نیزی پر
چڑہا لہو بہتا در بدر پہرتی دیکہا نامحرمون نی گہر مین جا کی المحرم کو کیسا لوٹا بلوی مین
عورتونکا زیور اور لباس بدن مین نہچوڑا اطفال خورد سال زید و حسن و علی قید ہوکی
آئی ہین فاطمہ و سکینہ نی حسین علیہ السلام کی پیاری نہین کیا طمانچی کہائی ہین انکو
زمین سی اوٹہا کی دفن کرنیوالا نہین کوئی سوئم اور چہلم اور فاتحہ کا نام لیتی والا عوض
ناموس اونٹون پر سوار کوچہ و بازار شہر مین در بدر پہری ہر طرحکی بہاری مصیبت اوٹہائی

تا طلب لشکر شاہ سپہدار و ہشت نفران ای نامردان بکشت عبد اللہ

مطلع چو چنان دید بتر سید بگفت اگر یاران عماد جملہ او رند یاد اسما ہزیمت شوند می گفت کی وا ابیدا

چہتیسویں مجلس المحرم کا روبروی ابن زیاد جانا حکم قتل سید سجاد سننا

او نظر او پر غالب رہی زینب خاتون نی روکی جواب دیا اور کلامِ بالغہ قاطعہ کہا ای قاتلِ اولادِ مصطفیٰ ہمنی سب واقعہ دیکھا اور سہا ہی کیونکہ ارادۂ الٰہی مین شہادت پانا ازل سی ہمارا عہدہ مقسوم ہی اور بلا و محنت واسطی مقربانِ پروردگار کی لوحِ مین قلم سی مرقوم ہی وہ قتل ہکو زندگانی جاودانی ہی یہ قید آزادی و رہائی دو جہانی ہی حشر کی میدان مین یہ فتح اور شکست کا نتیجہ ملیگا حوض کوثر کی کنارے اس تشنگی اور محنت کا درجہ دیکھی گا کہ کسکے تئین آلِ بکا مین کہا ہی ملا علی نقی تبریزی نی کہا ہی ناگاہ ابن زیاد نی امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا اور اکی بلا یا اپنی مالازمان بدین سی پوچھا یہ کون ہی بیان کیا علی ابن الحسین مرض مین مبتلا ہی وہ کہنی سنا ہی علی مارا گیا ہی عمر سعد نی کہا وہ دوسرا فرزند حسین کا مسمی علی اکبر تھا بیماری کی باعث لڑنی کو نہ آیا خیمہ مین ضعف رنجوری سی آشنای بستر تھا اولاد پیمبر مین یہی اکیلا باقی رہا ہی جو تیری اقبال سی لشکر اسیر کر لا یا ابن زیاد نی غالب ہو سید او سید سجاد کی طرف متوجہ ہوکی پکارا شکر خدا کا جو تمہاری کذب اور دعوی باطل کو مٹایا لشکر کو منہزم مردوں کو قتل عورات کو اسیر مال کو غارت کیا اور مظلوم حضرت نالث قیوم نی جواب دیا کہ رسوا ہوتا ہی فاسق اور جھوٹا۔ ہم سب پاک اور اہلِ صدق و صفا حضرت رب العزت نی طہارت و عفت پر گواہی دی ہی قرآن مین ہماری صفت اور ثنا کہی ہی اور اس شریر کو اس تقریر سی غیظ آیا جلاد کو بلا کی حکم قتل غریب بیچارہ کا جب ایک خونخوار نی نزدیک آکی قصد کیا قیدی رنجور کی مارنی اولادِ محمد و علی علیہما السلام نشان کا نام لیا ساری بانوان حرم دوڑکی لپٹ گئین اور صدای نوحہ و بیقراری بلند کرکی بولین ای بانی جفا پہلی ہمارا سر تن سی اتار پھر اس مریض یتیم کو لیجا کی مار یہ تو

ہر کہ می داند بداند و ہر کہ نداند بداند منم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

چونتیسوین مجلس ابن زیاد کا اہل حرم کو قید خانہ مین بھجوانا

وارث الحرم پرستار ذریت سید عالم ہی یہی ایک بقیۂ نسل امام امم ہم راندۂ سکا ومبتلای شادی اور غم ہی او سوقت بعضی حضار کو سکیبی و زاری عترت اطہار پر رحم آیا ابن زیاد کو ارادۂ قتل بیمار کربلا سی ڈرایا قَالَ حَدَّثَنِيْ صَاحِبُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِيَادٍ لَمَّا جِيْئَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ وَعِيَالِهِ أُمِرَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَغُلَّ وَحُمِلَ مَعَ النِّسْوَةِ وَالسَّبَايَا اِلَى السِّجْنِ وَكُنْتُ مَعَهُمْ ایک مصاحب ابن زیاد سی مقتل مین روایت کرتا ہی کہ اوسنی کہا جب سر ہای امام حسین علیہ السلام اور شہدای کربلا و اہلبیت مصطفیٰ اوس بیحیا کی روبرو آئی سب کی نام و نشان اور حال پریشان و تباہ ثانی شداد کو بتای ہزید کو نامۂ فتح و مبارکباد بھیجدو کہا اونکی حق مین اندیشہ کیا کرون اوس سی پوچھا زین العابدین کو طوق و زنجیر گران پہنا پابستہ عیال شاہ دین سبکو زندان مین بھجوایا راوی کہتا ہی مین بہی غمگین اور ملول اونکی ہمراہ قید خانہ مین گیا مصائب خاصان خدا کو اپنی انکہون سی دیکہا وہ نازو اعزاز کی صدر نشین جب ایسی مکان تنگ اور خراب مین داخل ہوئی لاش بی سر آقا یاد امام حسین علیہ السلام کو جو بیدفن پڑی تہی یاد کرکی خوب روئی بعدہ اپنی بی سامانی اور سرگردانی حلقۂ ماتم باندہ کی سر و سینہ پیٹا سید سجاد کی بستر استراحت کو کچھہ نہ پایا زمین پر لٹا یا اوسکی گرد آپ بہی بچونکو زانو پر لیکی چہاتی سی لگا کی جلوس فرمایا اور فکر آب و طعام اطفال سی اندہیری گہر مین خون جگر بہایا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْنَا عَرَبِيَّةٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ اَوْ مَمْلُوْكَةٌ فَاِنَّهُنَّ سُبِيْنَ وَقَدْ سُبِيْنَا عزا دستور دنیا ہی کہ جو تازہ وارد کسی شہر یا گہر مین غریب الوطن ہوتا ہی تو اوسکی ملاقات کو اشراف لوگ آتی ہین خیر و عافیت پوچھتی ہین غم او مصیبت مین تسلی

[illegible]

وسیاه شده پس عثمان فرمود عبد الله

النجی را طلب کرد و گفت ای برادر

چه کن و ایزد فرمود از خاصان عثمان

ای فرمود عثمان را چه شد که از این دو

چونتیسوین مجلس کے فقرہ مین سر آلِ مصطفی پھرانا اہل محلہ و قبائل کو دکھانا

سناتی ہین ۔ دعوت اور مدارات مین نعمات کھلاتی ہین ۔ باغ و صحرا الیجا کی سیر و تماشا دکھاتی ہین ۔ جو مطلب ہوتا ہی اوسکی تدبیر انصرام بتاتی ہین ۔ دعوات او سکا دل تصدیع سفر مین بہلاتی ہین ۔ واحسرتا و واویلاہ کہ عترت اسیر پیغمبر خدا جو وہان بند ہوی مثلِ مقیدانِ گنہگار بی سامان فرشِ خاک پر بیٹھی ۔ زینب خاتون فرماتی ہین کہ ہماری پاس کوئی عورت عزت دار نہ کبھی گذر نہ کیا ۔ کسینی ہمکو اوس زندان مین ماتم عزیز و اقربا کا پرسا نہ دیا ۔ مگر گاہ گاہ لونڈیان او جواری کی قسم سی آتین کہ ہم گرفتار نظر بند تھی وہ بہی وہان شکستہ تھین ہماری برابر زمین پر بیٹھ کی اپنا دکھ روتین ۔ جو مصیبت گذری اور شدت ہو رہی تہی سنکی ہوش کہوتین ۔ ثُمَّ اَمَرَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَطِیْفَ بِہٖ فِیْ سِکَکِ الْکُوْفَۃِ وَقَبَائِلِہَا ۔ پھر اوس نابکار نی حکم دیا کہ سر سلطان کربلا مظلوم علیہ السلام کو نیزی پر چڑہایا ۔ واسطی ذلت اور ایذا کی بازار و محلات و قبائل کوفہ لیجا کی پھرایا ۔ نظم المولفہ ۔ بس ختم کرو ناظم محزون یہ روایت ۔ آفاق مین ہی ماتم شبیر کی ہر روز وکی کیا ہی جو ۔ تم حال حرم کا ۔ قرطاس کو سکتہ ہی جگر شق ہی قلم کا ۔ ای سوسو کا دنیا نہین روئی کو ۔ واسطہ زینب پہری بلوی مین سر شاہ کی ہمراہ ۔ اب ناکو دعا ہی کہ ای خالق اکبر ۔ جو مقصد ہو بر لاوہ سر اسر ۔

پینتیسوین مجلس فضائل مرتضی علی علیہ السلام کے شب معراج مین لیلۃ النساء وہ بہت تر تر زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملنا

مرتبہ اوسکا معراج نبی مین جا ای شک نہین ۔ ای نور کا سر کا شب تار ہی تسیمین ۔ قوسین کی فرق سی یہ ثابت ہی دو پیمبر ۔ اتنا کوئی اللہ کی نزدیک نہین ۔ دوا جی یا ختم رسل خاصہ یزدان تم ہو ۔ قرآن کا لب ہی جان قرآن تم ہو ۔ ومعرف کوئی

[illegible]

پینتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و مناقب مولا ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

سو سینت کا مگر مومن وہ ہی کہ جسکی ایمان تم ہو + مرہا جی نہ ہراسی کو ئی غم پیمبر
پوچھی + زینب سی کوئی فراق حیدر پوچھی + پوچھی عابد سی کوئی شبیر کا غم
بانو کی جگر سی داغ اکبر پوچھی + مرہا جی آیا ہی محرم یہ تعب کی دن ہین + جہانی
سلطان عرب کی دن ہین + ماتم کی لئی ہوش نہین نہ ہراکو + ای اہل عزا روو
عضب کی دن ہین + تمہید مناقب شاہ لا فتیٰ اعداد ائمہ ہدی
مدح شعرای امثال تنبیہ ذاکر کذاب روایات موہومہ عقا
غلام ہون ایسی مولا کا جسکی درگاہ مین بندہ بی دام ہین شاہنشاہ + نام لون او
آقا کا جو سفید و سیاہ جانتی ہین ہمنام خدا نہین پر اسرار کردگار سی رب سنا
رسول نہین مگر پروردگار سب انبیا + صاحب شریعت نہین الا ہر مذہب کی رکن
دین مخاطب تنزیل و وحی نہین لاکن ہر آیت مین نشان ملتی ہین + ساکب معراج
ہان وسعت تصرف سی داور کا پہنچاتی ہین + مہ چرخ نار و تقسیم نہین البتہ دوزخ
بہشت تقسیم فرماتی ہین + خالق لوح و قلم نہین مگر تقدیر کو صفحہ تکوین پر خط لکہنا بتا
قدیم بالذات نہین ازل مین جو مشیت نی پیدا کیا سینہ وشتی اوکی ولایت پر
مدعی ردای کبریائی نہین الا جامہ حق پرستی عبا کو پہناتی ہین جو بای خو وارائی
نہین لاکن فرشتہ روح کو سبق ارشاد پڑہاتی ہین بندگی مین تقصیری کو مانع
شان بی نیازی نام و نشان الوہیت پایا + بشرہ آدم پر اوسی مہر کی پرتو نی تجلا دکہایا
جو ملایکہ نی سجدہ تعظیم کو سر طاعت جہکایا + خلیفہ پروردگار کی منصوص جانشین کہتے
سنتی ماننی پاتی + اول ما خلق اللہ نوری کی جلوہ گزین جسکو ارباب قدم اور حدوث
پہچانتی ہی + اوس غازی کی تیغ نی ضربت دو دم سی عالم امکان مین سکہ اسلام

۱۵۸

[illegible]

پینتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و حاکمِ مدینہ کو ابن زیاد کا نامہ لکھنا

سیفِ زبانِ سید ریغ نی خطبۂ حمد اور نعت سی صدرِ منبر کو درجۂ عرشِ باری دیا، تلوار کی آبِ وارِ عبادتِ ثقلین سی اجر و ثواب مین بر تر ٹھری، سپر کی پشت و پناہ رہی جو سی کہ بھاگا دامنِ ایمان سی گلِ ظفر جھڑی، شہابِ ثاقب کی قدر انداز ہی کمانِ قضا قدر نی کی، تا پیکانِ تیرِ ملّت اور خدنگِ ولایت نشانِ رونق پکڑی، ابنِ ابیطالب کے دہنی جسکی نیزی کی آنی نی بند بند فتح کھولی، اور پلّۂ قصور مین اعدا کی زخمِ جگر تولی، سرِ اشرف کا مغفر جسکی سایہ مین ہمای اوجِ سعادت نی بالِ نشو و نما پایا، بر کا چار آئینہ جسکی ہر جوہر نی دیدۂ حرب کو متوجۂ دریای شجاعت دکہایا، فرقِ سرور جمال کمال کا ظہور مہبطِ لمعانِ طور ہی، کہ سپہرِ وصایت اور امامت مین فرقدین کہا تا رکہ تاجِ ہل اتی نور علیٰ نور ہی، جو گوہر اور گہرِ انبہای مضمونِ معانی او مین جڑا ہوا پیشانی عنوانِ رضا و تسلیم کی رو نمائی بخش، لوحِ جبین سی قلمِ ایجاد کو تراش و الکشن ابرو قابِ مسجد مین اسمِ اعظم کی مدّات، یا بیتِ حرمِ جلال مین محرابِ کعبۂ حسنات، چشم کو عینِ لطافت مین وہ چشمۂ عرفان دیکھا کہ نادیدہ کی صحبتِ شناخت کا پتا مردم کو ملا، حسنِ علی کہا عارض گلیاتِ صدق و صفا سی دو صفحۂ ضیا بار، یا دیباچۂ بیاضِ معانی کی منتخب مطلعِ اشعار، دماغِ اوجِ حق بینی مین مرتبہ دانِ کبریائی، مشامِ جانِ انس و جان کو معطّر رکھی ترکیب سو تنہائی لبِ معجز طراز سب کہلی عدم سی وجود کا رنگ نکلا، کلام وہ معنی کہ ردِ شمس اور احیای اموات کا ڈہنگ ملا، دندان وہ درجِ کرامت مین لآلی بیضا کی آبرو دینی والی، یا برجِ سعادت نی ماہ و مہر پرو بالا انجم نکالی، زبان وہ کہ قوتِ ناطقہ کو شرحِ انّی انا اللّٰہ سی کلمۂ توحید بتائی، شکرِ ثنا اور شکر کی زلال کا شربت تقدیس بنای جہان کو کامیاب فرمائی، ذقن جسکی چاہ مین کوثر و تسنیم سی بھرین او

مونیسید اورا وی عجز و بیچارگی کای امیر جلیل کبیر امیر مختار بن … بندہ وی … پس نامہ ویکر نوشت چنانکہ بند … مردم … بکار ما خواہد آمد … و عرض … دار … و … بیم و از کشندگان حضرت امام حسین … کشتہ ام … دار … آب کہ از آب دور ماند … و … باش کہ امام … بود و انکہ … از کرم تو … گناہ … عفو از خداوند … گناہ … باشد … کرم … عی … و السلام … پس نامہ را … دستار … بست و او را … کشند … ۵۵۳

و بر سید و گفت … را بکشند و … نامہ را بخواند … کوشک … انداختند عبد اللّٰہ مطیع … و ہلاک شد … تا نامہ را … بستند … و بانداز …

… امام … عبد اللّٰہ مطیع … امام حسین … ابراہیم … مختار … خان کشیم … امیر … عبد اللّٰہ مطیع … مختار … کشتہ …

پینتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکہنا

سبزۂ آبحیات کی اہرین پانی بھرین اور سیب جنت محو تماشا رہین سو یوسف کنعان عنان تحقیق
نظر مین ڈوباکرین محاسن وہ کہ تفسیر قرآن مین وَاللَّیلِ وَالفَجر اوسکی شان پر نازل ہی
اور قیافہ دان چہرۂ حقیقت کرن آفتاب کی تعبیر کا قایل ہی گردن ایسی کہ طالع سعود مین
جب اوٹھائی تو سربلندی دارین ہی طلب پائی پنہنہ دیکھو تو وَجہُ اللّٰہِ فِی الاَرض کہو
دست و پا کی صفت مین یَدُ اللّٰہ سی بیعت عرض کرے بازو نی گلبن شریعت اور
طریقت کی شاخ و شانہ کو ثریا پایا بقبول کتاب او سنّت کو دوش رواج پر چڑھایا
کلائی نی شمشیر پنجۂ حیدری کی پنجہ قضا کو پھیرا جب آستین اولٹی چرخ کج رفتار کو خوف خلافت
پیدا کف دریا نوال کو صدر جود و ہمت و عطا پایا انگشت شاہ جلال نی خیبر کا
پا وہی جہان مین اوٹھایا سینہ گنجینۂ علوم لَدُنّی اور خزینۂ کشف و کنز آفرین شکم آنزع
البطین کو راز فقر اور مائدہ فَنا فِی اللّٰہ سی فخر و مباہات روزی جوع و قوت صبر و
تحمل ہی قناعت پر ثابت ناف کو نقاوہ خاندان عبد مناف کہو نقطہ مسدسہ
البحرین یَلتَقِیان کا حباب کہا جو گرداب اوصاف مین تیرا کی بنا کیا فخر زمین
غوطہ کہاتا رہا کمر درمیان ثقلین رشتۂ تالیف اور بندش اجسام عنصری کا
برداشت بار امانت کی شان مین میزان صفدری ایسا راستی نما جسکی پایہ مین
شجر طوبی نہال ہوتا ہی پنجۂ پہلو بندی مین جناب کی طنطنہ شجاعت فارغ البال
سوتا ہی شمع حرم لم یزلی اوس قامت پر نثار نخل بہشت کی بغل مین ولایت سرور کی
اثمار قدم عرش فرسا دوش نبی کی بکین نعلین کی غبار سی روشنی دیدۂ حور العین سراپا
تجمل اور شکوہ فخر و علا کا پتلا ہمہ تن قالب مین ابوالحسن کی نور خدا نکلا صورت اور
معنی مین تمثال صفت ذات باصفات کرنا محال فَاعلَم اَنّہ مِنَ الاُمورِ [illegible]

بعون اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینتیسویں مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم شریح کو بلکھنا

بالأدلة الأربعة من العقل والكتاب والسنة والإجماع أن حب أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب وموالاته مفترضة على جميع أهل السموات والأرضين ملا دربندی کتاب اکسیر العبادات میں لکھتے ہیں یعنی زبان خامہ تحقیق سے بلاغت کرتے ہیں اے بصیر تو الی سخن حق جان اور اسبات کو صدق سے پہچان کہ امر معلوم ادلہ اربعہ سے عقل اور کتاب و سنت و اجماع کی تاسے جو حب اور دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو خدا نے اوپر اہل آسمان و زمین کی فرض کیا ولا يعذر الله تعالى فيه أحدا فهذا كما أنه من ضروريات المذهب فكذا من ضروريات الدين على التحقيق عند الإنصاف والتباعد عن الاعتساف پس اس معنی و مضمون سے کہی گئا اسمین کسی کی [illegible] کو یہ ضروریات مذہب اور لوازمات دین سے امیر و فقیر کو بشرط آگہی جو ورکہ [illegible] سے اور انکار کرنا حقیقت میں جائے انصاف سے وقد ذكر الشيخ الأجل الحر العاملي في كتاب الجواهر السنية في الأحاديث القدسية خبرا بإسناده عن سلمان الفارسي عن رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible] شیخ حر عاملی نے بیچ کتاب جواہر سنیہ جامع احادیث قدسیہ میں ذکر کیا ہے کہ سلمان فارسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کیا قال هبط علي جبرئيل يوم أحد وقد انهزم المسلمون ولم يبق غير علي وقد قتل الله على يده بعض من المشركين من قتله فرمایا کہ روز غزوۂ احد جب سلمانوں کو شکست ملی سب فوج صحابہ مقابل سے بھاگ نکلی سوائے علی کے کوئی باقی نہ رہا اور علی کے ہاتھ سے جو مارا گیا اس وقت جبرئیل امین نازل ہوئے اور [illegible]

بعد ان الامان آمدہ بحکومت [illegible] بدست افتاد و از بیت المال پنجاہ ہزار دینار یافت پس بام کوشک [illegible] بودند که بیعت آن حضرت [illegible]

[illegible]

۸۵۴

پینتیسویں مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم شتر کو نامہ لکھنا

لائی دیتی فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُولُ
لَکَ اِخْبِرْ عَلِیًّا اِنِّیْ عَنْهُ رَاضٍ حامل وحی الٰہی بولی ای محمد خدا تمپر سلام
بھیجتا ہی اور خبر دو علی کو میں اوس سی بہت راضی ہوں یہ کہتا ہی وَاٰلَیْتُ
عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَا یُحِبَّهُ عَبْدٌ اِلَّا اَحْبَبْتُهُ وَمَنْ اَحْبَبْتُهُ لَمْ اُعَذِّبْهُ
بِنَارِیْ فرماتا ہی کہ اپنی نفس رحمت پر میں واجب کر دانا جو کوئی اوسی دوست رکھیگا
میں اوسکا محب ہونگا اور جس عبد کو ولای علی کی سبب سی پیار کرونگا آتش
دوزخمیں ہرگز عذاب نہ دونگا وَلَا یُبْغِضُهُ عَبْدٌ اِلَّا اَبْغَضْتُهُ وَمَنْ
اَبْغَضْتُهُ مَالَهُ فِی الْجَنَّةِ مِنْ نَصِیْبٍ لائق دشمنی نہیں کری گا کوئی بندہ
اوسکی ساتھ مگر یہ کہ میں اپنا عدو جانونگا اور جسکو خدا اعدو جانیگا بہشت سی
محروم رہیگا قَالَ وَهَبَطَ عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ لَمَّا قَتَلَ عَلِیُّ بْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ عَمْرًوا فَارِسَ سَهْمٍ پھر دو بارہ غزوہ احزاب میں ہر گاہ علی ابن ابیطالب
نی عمرو شہسوار کفار کو مارا رسول خدا نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس آیا فَقَالَ یَا اَحْمَدُ
اِنَّ اللهَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنِّیْ اِفْتَرَضْتُ الصَّلٰوةَ
عَلٰی عِبَادِیْ فَوَضَعْتُهَا عَنِ الْعَلِیْلِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُهَا بولی یا احمد
حق تعالی تمپر تحیت ادا کرتا اور کہتا ہی میں عباد پر نماز واجب کی لیکن بیمار کو معاف
ہوئی جو نہیں پڑہ سکتا ہی وَافْتَرَضْتُ الزَّکٰوةَ فَوَضَعْتُهَا عَنِ الْمُقِلِّ لوگون پر
فرض کیا دینی زکوٰۃ کو اور کہا نادار سی یہ تکلیف رفع ہو وَافْتَرَضْتُ الصِّیَامَ
فَوَضَعْتُهُ عَنِ الْمُسَافِرِ وَافْتَرَضْتُ الْحَجَّ فَوَضَعْتُهُ عَنِ الْمُعْدَمِ فَمَنْ
مَنْ لَا یَجِدُ السَّبِیْلَ اِلَیْهِ روزہ خلق پر لازم فرمایا اگر مسافر کو اوسکی ادا

حضرت امام حسین ع در شهر مدینه بود
ایشان خروج کردند چهار کوس فروکوفتند
که میگفتند یا آل ثارات الحسین
بر علی علیه السلام پیش دشمن باز
شوید پیش از آنکه دشمن بشما رسد

پینتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاه اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامه لکھنا

بچا یا حج کا جانا مومنین پر واجب کر دانا لاکن مفلس کو اسمین معاف ہی بار سفر اوٹھانا و افترضت حب علی بن ابی طالب وموالاتہ علی اھل السموات والارض فلم اعذر فیہا احدا ولایت اور محبت علی بن ابی طالب پر ساری خلق آسمان و زمین کو امر کیا ہو اوسکی ترک سی کوئی عذر مسموع نہین ہی کا فمن تمسک بحبہ فمن احبہ فبحبی ومحبک احبہ ومن ابغضہ فببغضی وبغضک ابغضہ الحدیث پیرا پنی است کو اوسکی دوستی کا حکم دیا کہ اگر میری اور تمہاری الفت کی باعث کوئی چاہی گا مین اوسی اپنا محبوب جانونگا اور جو شخص اوسکی ساتھ عداوت کری اپنا اپنی اور تمہاری بغض کی باعث دشمن سمجھونگا الحدیث ایسی مضمون بہت جا وارد ہوی ہین اگرچہ عبارات مین اختلاف پایا گیا ہی ومنہا فی خبر کعب بن عیاض ان لعلی نورین نور فی السماء ونور فی الارض فمن تمسک بنور منہما دخل الجنۃ ومن اخطأہما دخل النار کعب ابن عیاض کی خبر مین آیا ہی پرستی کہ علی علیہ السلام کا ظہور دو نور مین پایا ایک آسمان مین اور دوسرا زمین پر جو اسمین ایک سی متوسل ہوی ضرور بہشت مین داخل منزل کری اور جسنی خطا کی دوزخ مین رہا اور البتہ آتش دوزخ کا عذاب سہا وما بعث اللہ نبیا الا وقد دعاہ الی ولایتہ علی طائعا او کارہا کوئی ولی اور کوئی نبی پیدا نہین ہوا مگر یہہ کہ اللہ نی اوسکو دوستی علی پر دعوت کیا اسمین خوشی سی اور ولایت کو ناخواہ مکروہ خاطر انکو ارجانا قولہ یا علی انت وصیی وخلیفتی اولا ثم اخری وہنیئا لک فہیّی اور ارشاد کیا خیر الوری نی یا علی تم وصی اور خلیفہ میری

پینتیسویں مجلس فضائل شاہ اولیا اور ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

اور وہی تمہارا بعینہ میرا ہی اُقسِمُ بِالَّذِی بَعَثَنِی بِالنُّبُوَّۃِ وَجَعَلَنِی خَیرَ
البَرِیَّۃِ اِنَّکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی خَلقِہٖ وَاَمِینُہٗ عَلٰی وَحیِہٖ وَخَلِیفَتُہٗ
عَلٰی عِبَادِہٖ وَاَنتَ مَولٰی کُلِّ مُسلِمٍ وَاِمَامُ کُلِّ مُؤمِنٍ وَقَائِدُ
کُلِّ تَقِیٍّ قسم ہی مجکو اوسکی جسنی رسالت پر بہیجا اور اپنی غایت سی خیر خلق کیا
تم حجت رب جلیل اور امین وحی و تنزیل خلیفہ ہو اوپر عباد کی تم مولای سب مسلمین
اور امام مومنین و پیشوای متقین ہو ہمد و ایجادی یو لا بِکَ صَارَت اُمَّتِی
مَرحُومَۃً وَبِعَدَاوَتِکَ صَارَتِ الفِرقَۃُ المُخَالِفَۃُ مِنہَا مَلعُونَۃً یعنی
دوستی کی سبب میری امت مرحومہ ہوئی اور عداوت سی مخالفین کو نفرین ملا
لی وَاِنَّ الخُلَفَاءَ مِن بَعدِی اِثنَا عَشَرَ اَنتَ اَوَّلُہُم وَاٰخِرُہُم
القَائِمُ الَّذِی یَفتَحُ اللّٰہُ بِہٖ مَشَارِقَ الاَرضِ وَمَغَارِبَہَا یعنی
کہ میری بعد جو بارہ خلیفہ ہونگی تم اون سب سی اول اور مقدم ہو آخر ان کا قائم
پیدا کیگا جسکی ہاتہ سی خداوند کو مشرق اور مغرب میں فتح و نصرت دیگا فی
کِتَابِ ابنِ اَبِی الحَدِیدِ فَقِصَّۃٌ طَوِیلَۃٌ عِندَ عُمَرَ بنِ عَبدِ العَزِیزِ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ لِفَاطِمَۃَ وَہُوَ عِندَہَا فِی بَیتِہَا مَا بَالُہَا
یَا بُنَیَّۃُ مَا حَالُکِ قصہ طویل کتاب ابن ابی حدید میں سندی لکہا ہی جو عمر بن
عبد العزیز کی روبرو گذرا ہی فاطمہ زہرا جب مریض تہین رسول خدا انکی عیادتکو قدم
رنجہ کیا اونکی بیت الشرف مین بیٹہے تو پوچہا کیا حال ہی تمہارا قَالَت الوَجَعُ
یَا اَبَتَاہُ وَکَانَ عَلِیٌّ غَائِبًا فِی بَعضِ حَوَائِجِ النَّبِیِّ عرض کی ای پدر بزرگوار
بیماری نی ستایا ہی جی لوہ کا بخار آتا ہی اور سید ان علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ابراہیم بن مالک اشتر بیرون آمد با سواران عرب
حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام

بجنگ مختار مرحوم خود را هم دید
الحسین بن علی صلوات اللہ علیہما
او از بر آوردہ اند کہ یا لثارات
سوار و پیادہ جمع شدند و جنگ
باندک زمانی سہ ہزار کس از
امیران مختار بیرون امدند

پینتیسویں مجلس فضائل شاہِ اولیا و ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

گہر سی غایب تہی کسی ہم شغیر پر مصروف اہتمام مطالب تہی فَقَالَ لَهَا تَشْتَهِيْنَ
شَيْئًا قَالَتْ نَعَمْ اَشْتَهِيْ عِنَبًا وَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّهُ عَزِيْزُ الْوُجُوْدِ وَلَيْسَ هٰذَا
اَوَانَ عِنَبٍ سیّد انبیا نی پوچہا ای میوہ نہال زندگانی کسی چیز کو تمہارا جی چاہتا
عرض کی انگور کہانی کی رغبت ہی مگر جانتی ہوں اوسکا موسم نہیں رہا ہی فَقَالَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ يُّجِيْئَنَا بِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِهٖ
مَعَ اَفْضَلِ اُمَّتِيْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً فرمایا ای جان پدر تمہارا دل تو کہہ رہا ہے
خدا قادر ہی کہ غیب سی آجای پس دعا کی الٰہی عطا کر تنا ای زہرا کو ساتہ اوس شخص کی
جو تیری نزدیک امت سی میری افضل اور عالی رتبہ فَطَرَقَ عَلِيٌّ اَلْبَابَ وَمَعَهٗ
مِنْدِيْلٌ قَدْ اَلْقٰى عَلَيْهِ طَرْفَ رِدَائِهٖ ناگاہ علی مرتضیٰ دروازہ پر دستک دی
اور اونکی ہمراہ زنبیل جو گوشہ ردا سی پوشیدہ تہی فَقَالَ النَّبِيُّ مَا هٰذَا فَقَالَ
عِنَبٌ اِلْتَمَسْتُهٗ لِفَاطِمَةَ اندر آئی تو رسول خدا نی پوچہا یا علی یہ کیا ہی جواب دیا
خوشہ انگور جو فاطمہ کی لئی لایا ہوں فَقَالَ النَّبِيُّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَمَا
سَرَرْتَنِيْ بِاَنْ خَصَصْتَ عَلِيًّا بِدَعْوَتِيْ فَاجْعَلْ فِيْهِ شِفَاءَ لِاِبْنَتِيْ
پیغمبر بشیر و نذیر نی دو مرتبہ تکبیر کہی اور درگاہ احدیت میں عرض کی بار الٰہا
تو نی میری دعا سی علی کو بلایا و بہایا ہی داناء انگور میں فاطمہ بنت رسول کو شفا دو
ثُمَّ قَالَ كُلِيْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ فَاَكَلَتْ وَمَا خَرَجَ النَّبِيُّ حَتّٰى بَرِئَتْ
پس کہا ای بیٹی کہاؤ باسم خدا پسندیدہ نسا نی نوش کیا سرور کاینات نی مرحمت
نہیں فرمائی جو بیماری سی حصول صحت پائی یہ واقعی مناقب علی مرتضیٰ علیہ
التحیۃ والثنا وہ دریای بی پایان ہی کہ احصی اوس شمار اوسکا خارج از حیطۂ بیان

پینتیسوین مجلس فضائل شاہِ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

شعر کتابِ وصفِ ترا آبِ بحر کافی نیست * کہ تر کنم سرِ انگشت و صفحہ بشمارم

خوشا حال اوس ناطق کا جو اپنی مولا کا ثنا خوان ہی اور شانِ سیدِ اولیا مین کچھ مدح کہی سلکِ نظم اور نثر مین آیۂ ہدیٰ کی صفت پر شرح لکھی فی الاخبارِ المسبلِ والرّاسِ الامام روی الصدوق باسنادہٖ عن جعفر بن محمدٍ عن ابیہ عن جدّہٖ قال قال النبیُّ لیلۃً اُسری بی الی السماء فبلغتُ السماءَ الخامسۃَ نظرتُ الی صورتِ علیّ بن ابی طالبٍ

شیخ صدوق نی اپنی سند سے جعفر ابن محمد اور انکی باپ دادا سی روایت کی جو نبی نی جس شب کو مجھی افلاک پہ لیگئی اور آسمان پنجم تک نوبت پہنچی وہان علی بن ابی طالب کی صورت نظر مین ائی بھائی کی عجب شان اور شوکت اوس جا پائی فقلتُ حبیبی جبرئیلُ ماھذہِ الصورۃُ یعنی جبرئیل تو بتا یہ کسکی شبیہ دکھائی دیتی ہی اسکا بھید بتا فقال جبرئیلُ اشتھتِ الملائکۃُ ان ینظروا الی صورتِ علیٍّ فقالوا ربّنا انّ بنی ادمَ فی دنیاھم یتمتّعون غدوۃً وعشیّۃً بالنظرِ الی علیّ بن ابی طالبٍ حبیبِ حبیبکَ محمّدٍ وخلیفتہٖ ووصیّہٖ وامینہٖ حامل وحی خدا بولی کہ ملایکہ نی پروردگار سی کر زیارت کرین جمال علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اونھون نی عرض کی الٰہی بنی ادم دیدار علی سی دنیا مین مسرور ہوتی ہین تیری دوست کی حبیب اور خلیفہ وصی وامین کو نظر کرتی رہتی ہین فمتّعنا بصورتہٖ قدرَ ما تمتّعَ اھلُ الدّنیا بہٖ ہماری لئی بھی ویسا ہی اسباب ہوی مہیا جو اہل دنیا شرف پاتی ہین نصیب ملایکہ فرما فصوّرھم صورۃً من نورٍ قدسیّتہٖ عزّ وجلّ

٨٥٩

امام حسین میکنیم و ما طلب خون حضرت
پس شما خبر دهی به همه که خواهید
چون مردمان ان ولایت
شنیدند از هر دهی دو لشکرگاه نهاد
میشود ابراهیم
با پانزده هزار مرد

پینتیسوین مجلس فضائل شاہ اولیا وحسکم شرب کو ابن زیاد کا نامہ لکھنا

پس خالق عالم نے صورت نور قدسی مشابہ علی علیہ السلام بنائی اور صدر مسند جلال عظمت پر اوسکی زیبائی دکھائی فَعَلَّقَہُ بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ لَیْلًا وَّ نَہَارًا یَزُوْرُوْنَہٗ وَ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ غَدْوَۃً وَّ عَشِیَّۃً گویا علی اونکی پاس رہتی کہ روز و شب فرشتی سب آسمانونکی آتی ہین زیارت کرتی آداب سلام اور تحیت حضور میں بجالاتی ہین قَالَ فَاَخْبَرَنِی الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا ضَرَبَہُ اللَّعِیْنُ اِبْنُ مُلْجَمٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَارَتْ تِلْکَ الضَّرْبَۃُ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ فِی السَّمَآءِ راوی کہتا ہی اعمش نے جعفر ابن محمد علیہ السلام اور انہون نے اپنی والد سے یہی ذکر کیا جب ضربت اس ابن ملجم لعین کی فرق علی مرتضی علیہ السلام دو پارہ ہوا وہی جراحت صورت آسمانی مین دیکھی کہ لہو کی دہار سر کی زخم سی بہتی تہی فَالْمَلَائِکَۃُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ غَدْوَۃً وَّ عَشِیَّۃً وَّ یَلْعَنُوْنَ قَاتِلَہُ ابْنَ مُلْجَمٍ سب ملایکہ صبح وشام اوس حال پر نظر دہ رہاتی ہین ابن ملجم قاتل حضرت کی نفرین زبان پر لاتی ہین فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ہَبَطَتِ الْمَلَائِکَۃُ وَ حَمَلَتْہُ حَتّٰی اَوْقَفَتْہُ مَعَ صُوْرَۃِ عَلِیٍّ فِی السَّمَآءِ الْخَامِسَۃِ جس گاہ امام حسین علیہ السلام کو دشت کربلا مین ملایک نے نزول کیا اس مطہر کو سید الشہدا کی اوٹہا لیجا کی پانچوین آسمان صورت علی علیہ السلام کی پاس رکہا فَکُلَّمَا ہَبَطَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنَ السَّمٰوٰتِ مِنْ عُلًا وَ صَعِدَتْ مَلَائِکَۃُ سَمَآءِ الدُّنْیَا فَمَنْ فَوْقَہَا اِلَی السَّمَآءِ الْخَامِسَۃِ لِزِیَارَۃِ صُوْرَۃِ عَلِیٍّ پس جو فرشتی اوپر کو صعود کرتی اور فوق سے نیچی اوترتی دنیا سی آسمان پنجم کو جاتی آتی ہین زیارت علی علیہ السلام کی شوق میں اپنی مقامات سی قدم ارادت بڑہاتی ہین وَ النَّظَرِ اِلَیْہِ وَ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

پینتیسویں مجلس بیچ کر جسد مدفون اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بِدَمِہٖ یَلْعَنُوْا یَزِیْدَ وَابْنَ زِیَادٍ وَقَاتِلَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

اوس حال میں چہرۂ شاہِ مردان کو با سرِ مجروح پاتی ہیں اور امام حسین علیہ السلام کو
اونکی برابر لہو میں ڈوبا صد پارہ بدن نظارہ فرماتی ہیں یزید و ابن زیاد اور قاتلانِ سبطِ
پیغمبر کو نفریں سناتی ہیں روزِ محشر تک یوں ہیں طوف عز و شرف بجالاتی ہیں قَالَ
الْاَعْمَشُ قَالَ لِیَ الصَّادِقُ هٰذَا مَکْنُوْنُ الْعِلْمِ وَمَخْزُوْنُهٗ لَا تُخْبِرْ بِهَا اِلَّا
اِلٰی اَهْلِهٖ الحدیث اعمش نے کہا کہ مجھسے حضرت صادق نے فرمایا یہ روایت علم کے پوشیدہ
اور مخزون میں سے ہے اسکو چھپائے رہو اور سوا اہل کے ہرگز زبان پر نہ لانا وَفِیْمَا
رَوَاهُ الصَّدُوْقُ عَنْ مَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الصَّادِقِ قَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ وَلَا وَصِیِّ نَبِیٍّ یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ
اَیَّامٍ حَتّٰی تُرْفَعَ رُوْحُهٗ وَعَظْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اِلَی السَّمَآءِ دوسری جا صدوق نے
روایت کی جو ابی عبداللہ جعفر ابن محمد علیہما السلام سے نسبت دی فرمایا حضرت نے کہ
کوئی رسول اور وصی نبی دنیا سے نہیں گذرتا کہ اوسکا جنازہ روح اور گوشت و استخوان کے
ساتھ تین شبانہ روز سے زیادہ قبر میں ہو لیکن بالا بالا لیجا کر اوٹھاتی ہیں فوق آسمان کے
لیجاتی ہیں وَاِنَّمَا یُؤْتٰی مَوَاضِعَ اٰثَارِهِمْ وَیُبَلِّغُوْنَهُمْ مِنْ بَعِیْدٍ السَّلَامَ وَ
یَسْمَعُوْنَهُمْ فِیْ مَوَاضِعِ اٰثَارِهِمْ مِنْ قَرِیْبٍ الحدیث جو اونکی مزار پر آتا ہے اونکا
سلام کی قریب پہنچاتی ہے وہ اپنی تربت سے کلام زائر سنتے ہیں پیام نزدیک اور دور
اونکی سماعت میں جاتا ہے تَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنَالُ الْمَقَابِرَ حَشْرًا کَثِیْرَةً بِالْبَدَنِ
حَتَّی الثَّرٰی فِیْ اِفَادَتِهَا اَنَّ الْاَجْسَادَ الطَّیِّبَةَ الطَّاهِرَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ
هٰکَذَا مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْصِیَاءِ الْبَاقِیْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ اِلَی الْقِیٰمَةِ وَمِنْهَا

پینتیسویں مجلس ذکر حسید و سر شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

مولف کہتا ہی یہ اخبار مذکور قول احادیث ہیں کہ مقابلہ اجماع و سنت و کتاب ہین محل استبعاد ہین بدرستی کہ اجساد طیبہ طاہرہ محمد و آل محمد علیہم السلام اپنی قبور پر نور ہین مدفون ہوتی ہین اور یونہین سب انبیا اور اوصیا تربت مقدسہ ہین جاتی تا روز قیام سوتی ہین

مروی عن المفضل بن عمر فی حدیث طویل عن الصادق وفیہ قال اذا زرت امیر المؤمنین فاعلم انک زائر عظام آدم وبدن نوح وجسم علی بن ابی طالب مفضل ابن عمر نی حضرت صادق سی حدیث طویل مین روایت کی فرمایا جب تو زیارت کری امیر المومنین شاہ ولایت کی تو استخوان ابو البشر آدم اور بدن نوح پیغمبر و جسم حیدر صفدر کا بھی زائر ہی کہ ان بزرگوار و نکی اجساد کا وہی روضہ پر نور مین محل مقابر ہی الی الآن قال فاذا زرت جانب النجف فزر عظام آدم وبدن نوح وجسم علی بن ابی طالب فانک زائر الآباء الاولین والآخرین الی آخر الحدیث تک ارشاد کیا جب جانب نجف کی جانب کو تو زیارت کو ہی وہان سلام کر استخوان آدم اور بدن نوح اور پیکر علی ابن ابی طالب کو اس حال مین آبای اولین اور آخرین کا زائر ہوگا شرف دنیا و دین سی فائز مفاخر ہوگا اما الرأس الشریف اختلف الناس فیہ وقال صاحب المناقب یزید بن معاویۃ بعث برأس الحسین الی عمرو بن سعید وھو اذ ذاک عاملہ علی المدینۃ لاکن حال مین سر امام حسین علیہ السلام کی علمای اخبار کا اختلاف پایا صاحب مناقب سی نقل ہوا کہا کہ یزید نی عمرو بن سعید کو بھیجا جو اوس دنین حاکم تھا یزید کی طرف سی مدینہ کا فقال عمرو وددت انہ لم یبعث بہ الی عمرو حسرت و افسوس مین بولا ابھی تمنا ہی کہ یہ سر مجکو نہ بھیجا جاتا ثم امر عمرو بہ فدفن

٨٦٢

پینتیسویں مجلس ذکر سرِ شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بِالْبَقِيعِ عِنْدَ قَبْرِ اُمِّهِ پھر عمرو بن سعید نے کہا لیجاؤ اور امر کیا کہ سرِ پرنور کو بقیع میں
قبرِ فاطمہ زہرا مادرِ سرور کے پاس دفن کر دیا مُرْوِيَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ جُمْهُورٍ
اَنَّهُ دَخَلَ خَزَانَةَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَمَّا فُتِحَتْ وَجَدَ بِهَا جُونَةً حَمْرَاءَ
فَقَالَ لِغُلَامِهِ سَلِيمٍ اِحْتَفِظْ بِهٰذِهِ الْجُونَةِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ بَنِي اُمَيَّةَ
منصور ابن جمہور سے علماء ثقات نے روایت کی کہ وہ جب خزانہ یزید میں داخل ہوا سرخ
پٹاری اوس میں دیکھی پس اپنے غلام سلیم سے وہ بولا اس پٹاری کو حفاظت کرنا کہ اسمیں
خزانہ ہے جو بنی امیہ نے رکھا فَلَمَّا فَتَحَهَا اِذَا فِيهَا رَأْسُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مَخْضُوبٌ بِالسَّوَادِ
جب کہ اوس ٹوپی کا منہہ کھولا ناگاہ سرِ امام حسین علیہ السلام اندر سے نکلا وسمہ کا خضاب محاسن میں
لگا تھا خوشبوئے مشک و عنبر اور نور کا ہالہ تھا فَقَالَ لِغُلَامِهِ اِئْتِنِي بِثَوْبٍ فَاَتَاهُ
بِهِ فَلَفَّهُ ثُمَّ دَفَنَهُ بِدِمَشْقَ عِنْدَ بَابِ الْفَرَادِيسِ عِنْدَ الْبُرْجِ الثَّالِثِ
مِمَّا يَلِي الْمَشْرِقَ پھر اپنے غلام سے بولا کوئی کپڑا پاکیزہ لا جو پارچہ نفیس حاضر کر دیا اوس میں
سرِ پرنور کو لپیٹا دروازہ فرادیس دمشق میں دفن کیا قریب تیسرے برج کی جو طرف شرق تھا
وہیں اوس آفتاب افق دین کو چھپایا وَحَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ
مَشْهَدَ الرَّاْسِ عِنْدَهُمْ يُسَمُّونَهُ مَشْهَدَ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ
يَقْصُدُونَهُ فِي الْمَوَاسِمِ وَيَزُورُونَهُ اور ایک جماعت نے اہل مصر کی کہا
جو مدفن سرِ اقدس اونکے شہر میں بنا ہے اوسے مشہد کریم کہتے ہیں اوسپر طلائی کلس چمکتی ہیں
ہر موسم میں زیارت کو دور و نزدیک سے لوگ آتے ہیں ارباب حاجت مراد اپنی وہاں سے
پاتے ہیں وَيَزْعَمُونَ اَنَّهُ مَدْفُونٌ هُنَاكَ خلق مصر کی خیال میں مبتلا ہے کہ سرِ امام حسین
علیہ السلام وہیں ہے انکی گمراہی وَالَّذِي عَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ مِنَ الْاَقْوَالِ اَنَّهُ اُعِيدَ اِلَى الْجَسَدِ

پینتیسوین مجلس ذکر شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بعد ان طيف به في البلاد ودفن معه جو خلاصہ اقوال سی کہ او سر کتبہ کیا تحقیق
یہ بات ہی کہ سر انور ہر گاہ شہروں میں پھرایا گیا بعد ازان مستر و کردانا جسد سی ملاکی باہم
دفنایا وقد وردت اخبار كثيرة في انه مدفون عند قبر امير
المؤمنين علاوہ ازین بہت سی روایات میں آیا ہی کہ قبر امیر المؤمنین کی قرین سر
سید الشہدا کا ہی مروي عن يزيد بن عمرو بن طلحة قال قال ابو عبد الله
وهو بالحيرة اما تريد ما وعدتك یزید بن عمرو ابن طلحہ سی روایت کی ابو عبد الله
جعفر نی فرمایا جب حیرہ میں قریب کوفہ او کی منزل تھی آیا چاہتا ہی کہ وعدہ کیا ہوا یا تجھ
سی جس سی آمادہ ہوجائی قال قلت بلى يعني الذهاب الى قبر امير المؤمنين
یعنی عرض کی ہاں یعنی جانا ساتھ حضور کی زیارت کی قبر شاہ مردان پر قال فركب
وركب اسماعيل معه وركبت معهم حتى اذا جاز الثوية وكان بين
الحيرة والنجف عند ذكوات بيض نزل ونزل اسماعيل ونزلت
معهم راوی کہتا ہی حضرت اور اسماعیل اونکی ساتھ سوار ہوی اور مین بھی اونکی ہمراہ پھر ہا
سب ایک طرف چلی تاکہ ثویہ درمیان حیرہ اور نجف ہی وہان ہی کنکری سفید کنکروں
وارد ہوکی اوتری فصلى وصلى اسماعيل وصليت حضرت نی اوس جا نماز
پڑھی اسماعیل اور مینی بھی صلوۃ ادا کی فقال لاسماعيل قم فسلم على جدك
الحسين بن علي جناب نی اسماعیل سی کہا اوٹھو اپنی دادا حسین بن علی کا سلام بجالا
فقلت جعلت فداك اليس الحسين بكربلا مین عرض کی قربان ہو جاؤن فدا
آیا امام حسین علیہ السلام کا مرقد کربلا میں نہیں ہوا فقال نعم ولكن لما حمل رأسه
الى الشام سرقه مولى لنا فدفنه بجنب امير المؤمنين ارشاد کیا ہاں لیکن جب

پینتیسوین مجلس فضائلِ شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

لاکن جب اونکی سر کو شام لیگئی ہمارا صحب وہان سی چرا لایا اور امیر المومنین کی پاس مین ہین
چھپایا قَالَ فِي ذِكْرِ الْأَخْبَارِ النَّاطِقَةِ بِفَوْزِ مَادِحِ أَهْلِبَيْتِ رَسُولِ اللهِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِالْمَثُوبَاتِ الْجَزِيلَةِ وَالدَّرَجَاتِ الْعَظِيمَةِ فِي الْآخِرَةِ
سَوَاءٌ كَانَ مِنْ قُوَّالِ الْمَرَاثِي وَذَاكِرِي مَصَائِبِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَمِنْ
غَيْرِهِمْ کہا مؤلف نی یہ ذکر اخبار ہی اجر و ثواب مدح کی بیان مین جو روز حشر پانیگی
ثنا کرنی سی اہلبیت رسول کی شان مین خواہ شاعر سخن سرا ہو یا ذاکر مصائب سید الشہدا
فَنَقُولُ إِنَّ الْأَخْبَارَ فِي هٰذَا الْبَابِ بَالِغَةٌ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ فَمِنْهَا
مَا ذَكَرَهُ الصَّدُوقُ فِي الْعُيُونِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ
کہ روایات اس باب مین حد تواتر معنوی تک پہونچی ہین ایک وہ ہی جو صدوق نی
عیون مین عبد اللہ ابن فضل سی نقل کی ہین قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَنْ قَالَ فِينَا
بَيْتَ شِعْرٍ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ حضرت صادق نی فرمایا جو ہمارے
واسطی ایک بیت شعر کہی اوسکی لئی بہشت مین خدا گھر بنا دی وَمِنْهَا خَبَرُ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا قَالَ فِينَا قَائِلٌ بَيْتَ شِعْرٍ حَتَّى يُؤَيَّدَ
بِرُوحِ الْقُدُسِ دوسری علی بن سالم نی اپنی باپ سی روایت کی اور اونسی ابی عبد اللہ
ثانی کی زبانی حکایت کی ارشاد کیا جو گوینده ہماری منقبت اور مصیبت مین شعر کہیگا
ما دام فکر برکات غیبی سی تائید روح القدس مین سرگرم رہیگا وَمِنْهَا مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ
الْأَجَلُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْكَشِّيُّ فِي كِتَابِ الرِّجَالِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى زُرَارَةَ
اور ہی عالی مرتبہ شیخ محمد ابن عبد العزیز کشی نی کتاب رجال مین لکھا ہی اور سند بر زرارہ کا
قول حضرت باقر کی ارشاد سی لایا ہی قَالَ دَخَلَ الْكُمَيْتُ بْنُ زَيْدٍ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ

پینتیسویں مجلس فضائل شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَنَا عِنْدَہٗ فَاَنْشَدَہٗ مِنْ لِقَلْبٍ مُتَیَّمٍ مُسْتَہَامٍ فَلَمَّا
فَرَغَ راوی نے خبر دی کہ میں جناب اَبِیْ جَعْفَر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا جو کمیت
ابن زیاد حاضر بزم جنت شیم والا ہوا رخصت لیکی پڑھا اس دل حزین عاجز او پریشان کا
کون ہی مدد کرنیوالا جب تمام کرچکا تو امام علیہ السلام کا منتظر ارشاد رہا قَالَ لِلْکُمَیْتِ
لَاتَزَالُ مُؤَیَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَادُمْتَ تَقُوْلُ فِیْنَا حضرت نے کمیت سے فرمایا
ہمیشہ روح القدس کا مؤید رہتا ہے جبتک ناظم ہماری ذکر میں شعر کہتا ہی وَمِنْہَا خَبَرُ
عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرِ بْنِ عَلِیِّ الرِّضَا تَأْذَنُ لِیْ اَنْ
اَرْثِیَ اَبَا الْحَسَنِ اَعْنِیْ اَبَاہُ اور خبر منجملہ عبداللہ ابن صلت نے کہا میں ابی جعفر ابن
علی رضا علیہما السلام کی خدمت میں لکھا آیا اجازت دیتی ہو کہ ابا الحسن کا مرثیہ نظم کروں
یعنی امام محمد تقی
یعنی تمہاری والد کا سانحۂ شہادت کو پڑھوں قَالَ وَکَتَبَ اِلَیَّ اَنْدُبْنِیْ وَانْدُبْ
اَبِیْ جواب دیا نوحہ گر ہونا واسطے میری اور نام پدر بزرگوار کی وَمِنْہَا خَبَرُ اَبِیْ طَالِبٍ
الْقُمِّیْ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَبْیَاتِ شِعْرٍ وَذَکَرْتُ فِیْہَا
اَبَاہُ وَسَأَلْتُہٗ اَنْ یَأْذَنَ لِیْ فِیْ اَنْ اَقُوْلَ فِیْہِ ابو طالب قمی کی روایت میں آیا
جو ناقل ہی کہا میں ابی جعفر علیہ السلام کو عریضہ لکھا ہی کہ اوس میں اشعار اور اونکی والد بزرگوار کا
بہی ذکر تھا مسودہ بھیجا اور چاہا کہ مجھی اجازت ہی ایسی کلام کی جو اپنی دیکھا فَقَطَعَ الشِّعْرَ
وَحَبَسَہٗ وَکَتَبَ فِیْ صَدْرِ مَا بَقِیَ مِنَ الْقِرْطَاسِ قَدْ اَحْسَنْتَ جَزَاکَ
اللّٰہُ خَیْرًا پس بعض ابیات کو اصلاح میں کاٹا اور پیشانی پر کاغذ کی تحریر کیا بیشک
مدحتی کہ بہت خوب کہا جزای خیر دی تجھی خدای تعالی وَمِنْہَا خَبَرُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ
حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ وَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فِیْ ثَوَابِ زِیَارَتِ الْحُسَیْنِ

خبر بعد از این شنیده این ابراهیم کفت سبحان الله
رسی برادر بنکاه کن ایان ملعون رفت و بازگشت ابراهیم بسم الله
بآنجناب برادر کفت با امیر جناب ست کرد و ناکاه
خواهی بکار کید و در حضرت ابراهیم
کفت

پینتیسویں مجلس فضائل شعراور ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکہنا

اِلٰی اَنْ قَالَ عبداللہ ابن حماد نے حضرت صادق سے اس بیان کو نقل کیا حدیث طولانی
ثواب زیارت میں امام حسین علیہ السلام کی فرمائی اور کہا بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا یَاْتُوْنَہٗ مِنْ
نَوَاحِی الْکُوْفَۃِ وَنَاسًا وَغَیْرَھُمْ وَنِسَاءً یَنْدُبْنَہٗ وَذٰلِکَ فِی النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ مجہی خبر ملی ہی کہ قبر سید الشہدا پر اطراف کوفہ سی لوگ آتی ہیں اور دور و نزدیک سی
زن و مرد ہجوم لاتی ہیں نصف شعبان کو جمعیت ہوتی ہی ہر ایک عورت نالہ و شیون
کرتی ہوئی روتی ہی فَمِنْ بَیْنِ قَارِیءٍ یَقْرَءُ وَقَاصٍّ یَقُصُّ وَنَادِبٍ یَنْدُبُ
وَقَائِلٍ یَقُوْلُ الْمَرَاثِیَ اونمیں شعر مصائب پڑہتا ہے کوئی گریہ کرتا ہی کوئی نوحہ گر فسانہ
کو ہی انشا کرتا مرثیہ شہدا میں مصروف رہتا ہی فَقُلْتُ لَہٗ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَاَیْتُ
بَعْضَ مَا تَصِفُہٗ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی النَّاسِ مَنْ یَفِدُ
اِلَیْنَا وَیَمْدَحُنَا وَیَرْثِیْ لَنَا میں عرض کی جو آپ فرمایا سچا ہی اور بعض کو میں نی دیکہا ہی
ارشاد ہوا شکر اوس خدا کی جسنی کہ وانا خلایق میں پیدا جو روزانہ ہماری مدح کریں مرثیہ
پڑہیں و مرحمہ بین دوستی کا وَجَعَلَ عَدُوَّنَا مَنْ یَطْعَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ قَرَابَتِنَا اَوْ
غَیْرِھِمْ یُھَدِّدُوْنَھُمْ وَیُقَبِّحُوْنَ مَا یَصْنَعُوْنَ الحدیث ہماری محبت کا طعنہ اعدا
اونکو دیتی ہیں غیرت دلاتی الزام سناتی ایذا سی ڈراتی ہیں لاکن وہ ہرگز باز نہیں آتی ولا
اہلبیت میں دن رات جان لڑاتی ہیں فَاعْلَمْ اَنَّ ھٰذِہِ الْاَخْبَارَ الْمَذْکُوْرَۃَ قَدْ
اَفَادَتْ اُمُوْرًا الْاَوَّلُ اَنَّہٗ لَا فَرْقَ فِی الْاَشْعَارِ بَیْنَ کَوْنِھَا عَرَبِیَّۃً عَلٰی وَفْقِ
وَاحِدٍ مِنَ الْبُحُوْرِ الَّتِیْ بَنَاھَا الْخَلِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ اَوْ عَجَمِیَّۃً مَلْحُوْنَۃً لِاِطْلَاقِ
الشِّعْرِ عَلَیْہِ کَافِ اخبار صادق الاعتبار سی یہ فائدہ ہوی قابل اظہار کئی امر ہیں اونکو
ابراد کیا ہی اول تفاوت نہیں اشعار میں اگر ہوں عربی اوس وزن پر جسکو بنایا خلیل

دو هزار کشته بدید که می آمدند
همچنان بر لب دریا میرفت تا
امشب از بنا بروم تا جسد انکشم
همه را از مردم پس کشتهها را دیدند
و بیرون آمد نزدیک کشته را دید

گفت
این مرد که از دور بما نگاه میکند
از لشکر ما نیست چرا که از کار ما میپرسد
مصعب در برابر ابراهیم افتاد
چشم مصعب در برابر ابراهیم افتاد
ابراهیم از کناره میکریست که ناگاه
ایستاده اند انکه از در پایه ور لرزند
نشسته وغلامان وخادمان بخدمت
او وحنه ومصعب را دید که بر تخت
که بیاده را سته و پیاده و ملاح تنها

پینتیسوین مجلس توبیخ بختیان شعرا وابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

ابن احمدی یا فارسی جو تحسین سے پڑھی جاتی ہون بلکہ ترکی اور ہندی جسپر اطلاق نظم لاتی ہیں

وَالثَّانِی اَنَّهَا قَدْ اَفَادَتْ اَنَّ بِعَدَدِ کُلِّ بَیْتِ شِعْرٍ یُبْنٰی لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ فَلَوْ کَانَ الْقَائِلُ قَدْ قَالَ مَثَلًا فِیْ مُدَّةِ عُمْرِهٖ اَلْفَ بَیْتِ شِعْرٍ یُبْنٰی لَهٗ اَلْفُ بَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ دوسری یہ کہ ثابت ہوا عوض ہر بیت شعر اوس ناظم کی لئی جنت مین ایک مکان بنایا جائیگا پس اگر مدت عمر مین ہزار شعر وسی قائل ہوگا تو ہزار دو مکان اتنی گہر مخلد رہنی کی ہایئگا وَهٰکَذَا وَلَا تَعَجَّبْ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَقَرِیْبَةٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسی طور آخر تک انتہا الی کا قیاس کو رحمت الہی و لا کبیر کا کچھ تعجب نہین کہ رحمت خدا وسیع اور قریب ہی محسنین سی اور سب چیز کا قادر ہی عطای کرم نہ د کیسے ہی محسنین ہی

اَلثَّالِثُ اَنَّ جُمْلَةً مِنْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ قَدْ اَفَادَتْ اَنَّ الْمَادِحَ مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ مَادِحٌ لِاٰلِ الرَّسُوْلِ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یُؤَیَّدَ فِی الْحَقِیْقَةِ وَالْوَاقِعِ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَیْ حِیْنَ مَدْحِهٖ اِیَّاهُمْ تیسری اخبار کا ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ مدح مین آل رسول کی مشغول رہتا ہی درحقیقت واقع روح القدس اوسکی امداد وتائید کرتا ہی بندش مضمون مین تائید وشمول کرتا ہی تنبیہ لاکن ہر بیان کا ایسا نہ وہم کرنی والا اسکان مین کو جھوٹ کہتا اورد ہاتا ہی اگر چہ افواہ سے افساد کذب لا حق ہو تاثیر مرحمت مین ستر اور ایک ملت کو طرایق سی کچھ تائید ہیبت وہ بصفت ہی جو ثواب کل جاتا ہر چند صحت اطاعت پر کری مفتری ویا کا مستحق عقاب پاتا ہی فَاعْلَمْ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْ تَمْهِیْدِ ذٰلِکَ هُوَ التَّنْبِیْهُ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ نَقْلُ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا اَصْلَ لَهَا فِی الْاٰثَارِ وَالْاَخْبَارِ وَکُتُبِ الْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ التَّوَارِیْخِ وَالْاَلْبَابِ

پینتیسویں مجلس قصہ بیخ بانی اختراوابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

وَالسَّيرِ مِنَ الْخَاصَّةِ أَوِ الْعَامَّةِ فِي مَجَالِسِ الْعَزَاءِ وَمَا ءَدَبِ مَصَائِبِ آلِ مُحَمَّدٍ

طَمَعًا فِي كَثْرَةِ بُكَاءِ النَّاسِ وَشِدَّةِ نَوْحَتِهِمْ وَضَجَّتِهِمْ وَصَيْحَتِهِمْ مِن غَرَضِ اس

تمہید سی تنبیہ برادران دینی ہی کہ ہرگز او نکو روا نہیں نقل اوس ذکر کی جو حدیث و روایت

کتب علما و تاریخ و سیر میں خاص و عام کی ایا نہیں اوس حال کو مجالس عزا و بزم مصائب

آل عبا میں بیان کرنا اسید کثرت بکا اور شدت نوحہ و فریاد و نالہ و آہ کی لیی پڑہنا فکیف

لَا وَإِنَّ ذَٰلِكَ فِي الْحَقِيقَةِ مِنْ قَبِيلِ إِخْلَاطِ الْحَسَنَاتِ بِالسَّيِّئَاتِ فَإِنَّ بُكَاءَ

أَحَدِ النَّاسِ عَلَى سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَعِتْرَتِهِ وَأَصْحَابِهِ مِنْ أَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ

وَأَقْرَبِ الطَّاعَاتِ وَأَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ پس کیونکر عاقل کہ یہ امر گوارا ہی ایسا کام کری

جو حسنات سیئات کی بدل جاتا ہی بدرستی کہ ہر آدمی کا رونا سید الشہدا پر افضل عبادت ہی

لاکن جب طاعت پروردگار شمہ دریا و بدعت سی ہوگی موجب ابتلای عقوبات ہی فکیف

يَجُوزُ الْعَاقِلُ أَوْ يَرْضَى بِأَنْ يُجَرِّبَ بُنْيَانَ ذَٰلِكَ بِتَعَمُّدِ الْكَذِبِ وَالْافْتِرَاءِ

وَوَضْعِ الْأَحَادِيثِ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ بہت عجب اما دانشمند سی کہ خرابی بنیاد ایسا کار

پر اپنی راضی ہوتا ہی دانستہ حدیث و روایت میں جہوٹ بولنا دل سی قصہ شادی اور

غم الہم بنا دین کہتا ہی اَو يَتَعَمَّدُ نَقْلَ مَا هُوَ يَعْلَمُ كَذِبَهُ وَوَضْعَهُ وَرَبِّ

قَبَائِحِ هَٰذَا الزَّمَانِ شُيُوعُ هَٰذِهِ الْقَضِيَّةِ عِنْدَ الرُّثَاةِ وَالذَّاكِرِينَ

الْمَصَائِبَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَلَٰكِنَّهَا عِنْدَ الْعَجَمِ أَشْيَعُ وَأَكْثَرُ

اوس سی عجب ہی کہ جانی روایت و حکایت کا وضعی ہونا پہر شہ منبر پر اوسکو پڑہی

خدا و رسول سی فراغت ذری دولت واہ واہ اور خلعت سبحان اللہ یعنی کو جوابدہی روز جزا

پڑی جیساکہ اس زمانی کی محدث اور ذاکر و مرثیہ گو میں یہ خصلت پہلی ہی عرب و عجم اور ہندی کی

مصعب گفت ای پسر مطیع ان مرد کو اول بد ...

عبد الله مطیع گفت ...

از فرزندان ... و ابراهیم را گفت اگر

میخواهی دست بگو اشهد ان لا اله

الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله و علی

ولی الله وصی رسول الله ...

وگفت ای پسر ... بدان و آگاه

بیئسیویں مجلس توبیخ اہل افتراء ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

خوانندوں میں جو اہندی تعلیم شیطان چلی ہی نیا مرثیہ نیا قصہ نیا حال رخصت اور شہادت کا جاتا ہے روایت اور حدیث تازہ دنو پر عالم جاہل کو مزہ آتا ہے فضلا نے بہی دستور متقدمین روایۃ اصحاب چھوڑ دیا افسانۂ فارسی اور ہندی کو عربی بنا کی اخبار جدید شانی پر ہمکیا فی روایۃ السکونی عن الصادق قال قال امیر المؤمنین اذا حدثتم بحدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان حقا فلکم وان کان کذبا فعلیہ روایت میں سکونی کی حضرت صادق سے ایراد ہوا ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب جب تم کسی حدیث کو بیان کرو سند نام راوی کی جسکی قول سی بیان کرتی ہو لیں اگر حق ہی تو البتہ تمکو ثواب ملیگا اور ہرگاہ جھوٹ ہی تو اوسپر الزام ہیگا وفی خبر محمد بن علی رفعہ قال قال ابو عبد اللہ ایاکم والکذب المفترع فقیل لہ وما الکذب المفترع دوسری حاجبر محمد ابن علی میں مرفوع پایا کہ ابی عباس نے تمہید کی طریق ارشاد نبایا تحوتم اور بازرہو کذب اور افترا سی جبابی پوچھا حضرت سے بیان اوس دروغ کی جاسی قال ان یحدثک الرجل بالحدیث فتترکہ وترویہ عن الذی حدثک عنہ فرمایا یہ بات ہی کہ کوئی آدمی ذکر حدیث زبانی کہتا اور اوسکی سند راوی چھپاتی اور روایت کرتا ہو دوسرا راوی اوسکا سے انہیں انبیات کہا دیکہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے کہا کہ اوس جھوٹ کا شریک ہو جاتا ہی جو اوسکی وہ کون ہی صورت میں کہ اوسنے جو بیان کیا ہو چاہیے کہ ایک ریزہ سنگ او تھاکے کہوکو دیا ہے فرمایا کہ اسکو تو جھٹلا کر اوسکی بیعنی خلاف واقع بیان کرتا ہو والہ لا اصل اعمال ہی جو انکے لئے وہ بغفلت رعالہ علماء واہل التواریخ والآداب

از سوی اخلاص آمدند و خود را بنمودند ... کای یاران
زدند ابراهیم میگفت ... ازین خود قوم ... مصیبت بزرگ ...
مرا بدانید ... شهیدی ... ازان ... لشکر ...

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

جانکنی ہی روایت دل سی نکالی بقول سعدی بنای ظلم در جہان اندک بود ہر کہ آمد
بران مزید کرد شادی قاسم بیاض تحریر میں لکھی دہان سی ہر جا ہیبل اب دو ہری
واضح سی کہانی نسبت علی اکبر اور عروسی عباس رضی اللہ عنہما کی نکلی امام حسین علیہ السلام
دشمن اور دوست دونوں کی مظلوم ہیں ہنگام زندگی اپنی حق سی محروم اب بنیم یتیمان کی
مبتلای ہموم ہیں آہ واویلا کہ رتبہ خلافت چھینا گیا اور مدینہ میں دشوار ہوا جینا جور وجفا
بہو کا پیاسا مارا خاک مقتل میں گرا کی تیغ اقربا سرتن سی اوتارا خیمہ جلا کی حرم محترم کو لوٹا
اونکا پردہ اسیری میں ٹوٹا در بدر خواری اور ذلت میں پھرایا دو دو خواہر و دختر کو رلایا
ابن زیاد و یزید میں پہنچایا ہر شہر میں سانحہ شہادت سنا تو رہی نقارہ فتح بجا بیہ تو
ہر بادی میں ال رسالت کی سجاتی پھری اسکو ذکر اندوہ ماتم ہر اور واقعہ نذکرہ دانی کیا کم ہی
جو کسی مصیبت جدید کی فکر پیدایش ہوئی تو بیاسی ہی نظم المولفہ یا ہی جہان میں کیا کو
اساس حلاف ... ہو چم تیا عزا کی کالی لباس پہنا چشمہ حسرت سی بحر اشک مدام بہا فرات
دو ہی خون میں سرور ناس فغان و نالہ کرو چہرا و سر پر خاک ہی جوم ... وقلق ... میں
ہیں حواس پراگندہ ماتم بچی بہت ہوا جان سوخہ بلا وحسرت ... یہ کیسی ... تیاس
کتاب نوحہ و رقت کلام ناظم ہی + کہ ... ساعت سی ہو رہی ایسی دو آنسو

نامہ ابن زیاد بنام عمرو ابن سعید حاکم مدینہ مشعر شہادت امام حسین علیہ السلام

ادس ... این نامہ غم والم و سینہ فگار ... ہنگامہ بیتم ماتم عنوان طراز ان کتاب یاد وفا
خدا و رسول سی ڈرا ... الاحزان محبران فقرات اندوہ و ملال و مضمران عبارات
پڑی چیبا کہ اس زبانی کی ... آہ و زاری کو مدینہ بیان میں ... باقی

...ساداده بازصعب ... میدان
... میدان وشمیر ... بان ... مبارکی
... ابراهیم ...

روز ... الصیف ... مدرد ...
سپاس ... ازاں خود ...

واقع شد و چون ساعتی برآمد علامت
مصعب را دیدند که نگونسار گشته
و لشکر بیکار در و هزیمت نهادند
دوری بلشکر مخالف کردند جنگ عظیم
یاران از عقب و بیایند پس همه
از کشتن عبد الله مطیع پس کشته
دانسته که مردم مصعب دلتنگ شوند
و خویشتن را بصره رسانیم ابراهیم
جنگ کنید بعد از آن بتاریکی باز کردیم

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

کہ جب دفتر حیاتِ اولادِ پیغمبر کو ہوای مخالف نے پریشان اور برباد کیا سب گلزار حیدر پر لشکر
کوفی اور شامی نے دشنۂ معکوس پھیر دیا دائرہ کربلا میں فرمانِ بلا صفحۂ محنت پر کاتبِ قدرت
قضا نے شدومد سے لکھا اور خطِ تسلیم و رضا پاک نسلِ خیر الوریٰ نے میں اجرا ہوا مضمونِ عترت
رسالت کی خونریزی ہوئی تھا شجرۂ خون سے تحریر اور تسلیم پایا بو قلمون نام اور نشانِ ذریت
امامت کو حرفِ مکرر کے طرح ایک تقدیر نے اوٹھایا منصدی روزگار دا قعۂ مصیبت امام حسین
علیہ السلام اہلِ زمان اور زمین کو رقم کر چکا منشی فلک دیوانِ شہادت مکرر کر روزِ عاشورا میں
سر قلم پر بائض علیین کو پہنچا دیا اور روسیاہی نے اربابِ عناد کی غبار بیداد ریحانِ رسول کی
گلزار میں اوڑا یا ورقِ تباہی طے پایا اسیری اور محضرِ دربدری سرنوشتِ ازل سے اہلبیت کو ہوا
خلاصہ یہ کہ سرہای اولادِ اشرف المرسلین ابن زیاد کی پاس آئی اہلِ حرم اور سید الساجدین کو
قید کر کی شہر میں پھرائی لائی اوس روز عبید اللہ زیاد نے لوحِ شقاوت پر لکھنی کو الفاظِ جفا خاطر
اظہار کو جلی کیا دختران بتول کو بجوم نامحرم اور دربارِ عام میں کھڑا کیا سب امام کو چوب بیداد
آزار دیا سیاقِ عدوان کی فردِ کینۂ دیرینہ سے واملاقی نکالی روایت وہن ای سے جیسا ضرب
شماتت کی طبلِ کمالی کی پس منشی صحیفۂ ستمگار کو اپنی پاس بلایا طغرای پیچ و پیچ کا افسانۂ سودۂ
ظلم بنایا وَكَتَبَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ اِلَى يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَخَبَرِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَكَتَبَ اَيْضًا اِلَى عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَمِيْرِ
الْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ابن زیاد نے یزید کو عرضی سا کیا دکھی اور شہادت امام کی
سانحۂ اسیری اہلبیت کی خبر زیاد کی دوسرا ایسا ہی نامہ عمرو بن سعید حاکم مدینہ کو نامزد کیا
برباد کی خانۂ خدا و رسول سے انتقام سابق کا مژدہ دیا وَلَمَّا اَنْفَذَ ابْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ
الْحُسَيْنِ اِلَى يَزِيْدَ تَقَدَّمَ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ ...

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

خبر اوسی شام کو روانہ کر چکا عبد الملک ابن ابی الحرث کو بلایا قَالَ اِنْطَلِقْ حَتّٰی تَاْتِیَ
عَمْرَو ابْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَبَشِّرْہُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ کہا مدینہ میں
عمرو بن سعید کی پاس جا اور تو بقتل امام حسین اوسکو پہنچا قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ فَرَکِبْتُ اٰجِلتی
وَسِرْتُ نَحْوَ الْمَدِیْنَۃِ فَلَقِیَنِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ قَیْسٍ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ عبد الملک
ناقل ہی کہ اپنی ناقہ پر سوار مدینہ کو چلا جب کوچہ و بازار شہر سی گذرا تو ایک مرد قریش قبیلہ
بنی قیس ملا مسافر عراق دیکہا مجہسی پوچہا کیا تو خبر لایا فَقُلْتُ الْخَبَرُ عِنْدَ الْاَمِیْرِ
تَسْمَعُہٗ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قُتِلَ وَاللّٰہِ الْحُسَیْنُ میں نے
جواب دیا جو واقعہ گذرا ہی امیر سی واضح ہو جائیگا سنکی بولا افسوس معلوم ہوا کہ
حسین ابن علی علیہما السلام مارا گیا تا سف میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہتا رہا
فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ مَا وَرَاءَکَ فَقُلْتُ مَا سَرَّ الْاَمِیْرَ
قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ راوی اظہار کرتا ہی روبروی عمرو بن سعید کی پہنچا اوسنی کہا بتا
کس مہم پر آیا میں نے جواب دیا وہ امر کہ جو دل امیر کو خوش کریگا حسین ابن علی دشت کربلا میں
بی سر ہوا فَقَالَ اُخْرُجْ فَنَادِ بِقَتْلِہٖ فَنَادَیْتُ فَلَمْ اَسْمَعْ وَاللّٰہِ وَاعِیَۃً
قَطُّ مِثْلَ وَاعِیَۃِ بَنِیْ ہَاشِمٍ فِیْ دُوْرِہِمْ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ سَمِعُوْا
النِّدَاءَ بِقَتْلِہٖ وہ بولا تو ہی نکل کی باہر جا خلق کو ماجرای روز عاشورا سنا راوی ہی کہتا
ہی میں کوچہ و بازار میں ندا کی جب محلہ بنی ہاشم سی آواز فریاد میری درگذری ناگاہ فغان
مرد و زن کا شور ہر جگہ اور شیون او ٹہا ہر گہر میں نالہ و فغان سی کہرام ہوا چہوٹی اور بڑی روتی پیٹتی باہر
آئی اونکی رقت پر در و دیوار بہی تہرائی قسم خدا کی ایسا ہنگامہ آہ و زاری کبہی نہیں پایا جیسا
کہ اوس روز ماتم امام حسین علیہ السلام سی نظر آیا ہر گاہ سماعت میں اونکی پہنچا کہ فرزند

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا ۳۵

رسول خدا کا سر کٹا سب نے دیکھا حضرت ہی سر کٹا کوئی کہتا ہائی کیسی سید الشہدا کی کوئی کہتا
وای غریبی آل عبا کی وا ویلا جسکو پیغمبر سینہ پر سلاتی اوسکی چھاتی پر قاتل چڑھا جسکی سو نا چہرہ
صفدر اوٹھاتی وہ خاک و خون مین گھایل پڑا فاطمہ زہرا کا پسر قتل ہو جائی ہو ہیہات مین لاشہ
جلی گور و کفن بھی نہ پائی دریغا عباس اور علی اکبر کی جوانی افسوس قاسم اور عبداللہ کی مرگ ناگہانی
صد حیف ناموس نبی کو اعدائی لوٹا پردہ حرمت زینب و ام کلثوم کا ٹوٹا امر حکایت
عن عمرو بن سعید فاتانا و انی تبسم الی صاحکا ثم انشاء متمثلاً بقول عمرو بن
معدیکرب ثم قال عمرو هذه واعية بواعية عثمان راوی کہتا ہی ابن
عمرو کی پاس پہر آیا تھی دیکہ کی خوشی مین مسکرایا اشعار ابن معدی کرب کا پڑہکی بولا
یہ نوحہ و فریاد عوض قتل عثمان کی نالہ و ماتم کا ثم صعد المنبر فاعلم الناس قتل الحسین
و دعا لیزید و نزل خطبہ پڑہنی کو منبر پر قدم رکہا لوگون کو واقعہ شہادت امام حسین
علیہ السلام سنایا یزید کی دعائی ترقی مانگی اوترکی اپنی گہر کی راہ لی فقام عبداللہ بن جعفر
فقال لو کانت فاطمة حیة فرأت رأس الحسین لبکت علیه
ابن سنایت کہڑا ہو کی چلایا تھا وہ مین کہرا نہ ہو بیباک عمرو آیا کہا اجکی روز تک اگر فاطمہ زہرا
جیتی رہتین حسین اپنی فرزند لعین کا سر لہو بہرا دیکہتین تو کسقدر راس مصیبت اور سختی مین
مزار پدر پر جاکی دہائی دیتی ہوئی بیان کہو مین فتحہ عمرو بن سعید فقال نحن
احق بفاطمة منک ابوها عمنا و زوجها اخونا و ابنها ابننا لو کانت
حیة لبکت عینها و حرت کبدها علیه و ما لامت من قتله و دفعه
عن نفسه ابن سعید شقی نی جواب دیا چپ رہنی کی جاہی ہمین فاطمہ کی ساتہ تم سی زیادہ قرابت کا
رشتہ ہی اونکی والد ہماری چچا ہین اگر فاطمہ زندہ ہوتین تو انکہو نسی روتین دل مین جلتین ہمین قتل

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

حسین سے کچھ ملامت نکرتین بلکہ اونکو الزام دیتین اوس شورش سے زیادہ ناراض ہوتین قال شہر بن حوشب بینما انا عند ام سلمۃ اذ دخلت صارخۃ تصرخ و قالت قتل الحسین علیہ السلام ابن حوشب نقل کرتا ہے اوسوقت ام سلمہ کے پاس مین بیٹھا تھا دفعتہ غوغای اہل شہر سے در و بام کو برہم دیکھا ایک خاتون سراسیمہ اور مضطرب اندر آئی بنائی شہادت امام حسین علیہ السلام کی زبان پر لائی یہ کہا اور یہ کہا کہ نواسا پیغمبر کا پیاسا مارا گیا اور اولاد بتول عذرا مین کوئی بچہ تک جیتا نرہا قالت ام سلمۃ من فعلوھا ملأ اللہ قبورھم نارا اور روکر ام سلمہ نے کہا افسوس اشقیائی امت نے قتل کیا سبط مصطفی کو ایسا کبھی انکے ہاتھ انکی قبرین آگ سے بھر دے کہ خدا بہری تورات سے پیغمبر کی نسل قطع ہوئی فی الامالی وقال المفید فدخل بعض موالی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب فنعی الیہ ابنیہ فاسترجع شیخ مفید نے مقتل مین روایت کی ہے کہ غلام عبد اللہ بن جعفر نے مولا کو خبر مصیبت اونکے دو نو فرزند کربلا مین مارے گئے بدن پامال ہوئے سر بریدہ ہوئے عبد اللہ کی شورش حد سے زیادہ بڑھی آیۃ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی فقال ابو السلاسل مولی عبد اللہ ھذا ما لقینا من الحسین بن علی ابو السلاسل دوسرا غلام عبد اللہ بن جعفر نے کہا امام حسین علیہ السلام سے ہمکو یہ نتیجہ ملا فحذفہ عبد اللہ بن جعفر بنعلہ ثم قال یا ابن اللخناء الحسین تقول ھذا عبد اللہ نے غصہ مین آکر اپنا جوتا اوسکو پھینک مارا کہا ای زادہ زنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی یہ کیا تو نے منہ سے نکالا واللہ لو شھدتہ لاحببت ان لا افارقہ حتی اقتل معہ بخدا قسم اگر مین وہان روز عاشورا کربلا مین ہوتا رفاقت مین رہتا بہت خوشی تھی جو اپنی جان اونکے ساتھ کھوتا واللہ لما یسخی بنفسی عنھما ویعزی عن المصاب عنھما اصیبا مع اخی وابن عمی مواسین

چندان کہ ...

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

آه صابرین معہ کہا واسد بڑی بات ہی جو اونکی ہمراه میری دو نو سر کام آئی یعنی
فدا ہوئی کو بارِ مصائب او ٹھائی بھائی اور ابن عم کی شریک غم ہوئی حق ادا کرنی پر درد
اندوه و بلا سہی اور صبر کئی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِہٖ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ
عَلَیَّ مَصْرَعُ الْحُسَیْنِ اِنْ لَا اَکُنْ آسَیْتُ حُسَیْنًا بِیَدِیْ فَقَدْ آسَاہُ وَلَدَایَ
بعد ازان اپنی اصحاب سی متوجہ ہو کی بولی بحمد خدا کی جیسی شہادت امام حسین علیہ السلام ہم
موجبِ عزا و ماتم گردانی اگرچہ میں اونکی ملازمت میں قاصر ہوا ہاتہ سی کچھ نہ بنا تو میری
اولاد نی شرطِ وفا کو پورا جان سی ادا کیا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
لَمَّا اَتٰی نَعْیُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عَقِیْلِ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِنْ نِسَائِہَا حَتّٰی اِنْتَہَتْ اِلٰی قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم
ابن عامر سی روایت کی ہی اوسنی کہا ہر گاہ سنانی شہادت امام حسین علیہ السلام کی
مدینہ میں قاصد لایا اسماء دختر عقیل ابن ابی طالب ساتھ عورات بنی ہاشم کی روتی
ہوئی نکلیں زار و نالان پرسا دینی کو روضۂ رسول مقبول میں فَلَاذَتْ بِہٖ
وَشَہِقَتْ عِنْدَہٗ اونکی بالین قبر کھڑی ہو کی چلائیں اور ماتم کر کی واقعہ کربلا
زبان پر لائیں یا نبی امت نی اوسکو جو راست اپنی اولاد پر دیکھو تمہارا نواسہ بہوکا پیاسا
یزید نی مارا ہی ساتھ اقربا کی سر تن سی اوتارا ہی اہل حرم کو غارت کیا ہی اونہیں اسیر کر کی اندوہ بار
ثُمَّ الْتَفَتَتْ اِلَی الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَہِیَ تَقُوْلُ پہر مہاجرین و انصار کو پکارا کی یا تم
ان اشعار کو سنایا مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِنْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ یَوْمَ الْحِسَابِ وَصِدْقُ
الْقَوْلِ مَسْمُوْعٌ فَخَرَجَتْ اُمُّ لُقْمَانَ بِنْتُ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ
سَمِعَتْ نَعْیَ الْحُسَیْنِ حَاسِرَۃً وَمَعَہَا اَخَوَاتُہَا اُمُّ ہَانِیْ وَاَسْمَاءُ وَرَمْلَۃُ وَ

که از دردم خود سوار شدی و از کوفه بیرون آمدی و ساعتی بگشتید پس
بعد ازان رو ببوی کربلا کردی و گفتی السلام علیك یا ابن رسول الله صلی الله علیه وآله و باز گردیدی پس روز دیگر
بعادت خویش بیرون آمده بود ناگاه
مردی را دید بر شتری نشسته از راه بادیه می آید و بجانب کوفه میرود چیز
مختار او را دادم رفتن کوم دید فرمود
این سوار را نزد من آرید پس آن سوار را
نزد مختار آوردند مختار گفت ای عرب
از کجا می آئی و بکجا میروی ان مرد بلرزه
افتاد و جواب نتوانست داد مختار گفت
ای مرد ترا چه شد که سخن نیکو نمی گوئی
گفت ای سید از قبیله خود می ایم و در
کوفه جوا دوستانی دارم بزیارت ایشان
میروم مختار بخندید و گفت ای مرد
...

[illegible]

بیتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا عورات بنی ہاشم کا مرثیہ عزیزوں پہ پڑھنا

زینب وبنات عقیل تبکی قتلاها بالطف یہ سانحہ غم افزا خبر شہادت گلگون قبا سنکی ام لقمان بنت عقیل گھر سی باہر نکلیں اونکی ساتھ کئی بہنیں ام ہانی اور اسماء ورملہ و زینب بنات عقیل کی روتی چلیں اپنی وارثوں کا نام حسرت سی لیتیں ہای بھائی وای بیٹا رقت میں کہتیں نالہ و آہ سی دہاڑ مار مار پیٹتیں چھاتیاں پیٹتیں نوجوان کی بہن قاطمہ آسکبار چا ہاں اوس سی زیادہ شیون کرتیں وهی تقول ماذا تقولون ان قال النبی لکم ماذا فعلتم وانتم اخر الامم بعترتی و باهلی بعد مفتقدی منهم اسارى و قتلى ضرجوا بدم کتاب مہیج البکا میں یہ غم کا ماجرا لکہا ہی جو ملا علی نقی نی جزو دومی فارسی میں کہا ہی فاطمہ صغرا دختر سید الشہدا مدینہ میں باپ سی جدا رہی تہی بیماری اور سپہر میں دن رات روتی ایک مدت گذری تہی اوس مرہنہ فی سبب سنا کہ خبر کربلا آئی تہی جلی شہر ساعت حال کو مسجد میں نبی کی ہجوم لائی ہی جا دیکہیں اوتہی اراده کیا وہاں جای بلکہ درد فراق کا علاج سلامتی اقربا کی نوید پائی امید وصال میں زیادہ تہمای ناگاہ یہ خواتین مخدرات واقعہ شور و شین سنکی اشکبار پھرین سانحہ شہادت امام حسین علیہ السلام کی بیقرار سنہ پیٹتی روتی لگیں ہمنام زہرا کو اندوہ جانکاہ میں ہاتہ بدرکا پہنچا دیا دل بیتاب کو اوسکی اور بہی مرنی پر آمادہ کیا اس حادثہ کی ساعت سیتم علیلہ نی گریبان پہاڑا سوک میں عزیزوں کی خاک اوڑائی صبر کا یارا نہ تہا عزای اقربا میں بصف رقت اور الم پہنچا زنان بنی ہاشم کی جمعیت فراہم آئی زبان حال پراختلال سی بین جگر خراش کرتی درمیان میں کہری اور بیٹھی نالہ و فریاد کا دم بہرتی ہای میری باپ کا غربت اور مظلومی سی مارا جانا داغ مرگ اصحاب اور اقربا تن پر اوٹھانا وہ بہوک اور پیاس کی صدمات سہنا ایک لب تو ان او کمابل پہ ہزاروں آفات کا متحمل ہونا بہوکی سی کرنی میں زخموں کا پہنچنا خنجر کی رگ گلو میں

امدادہ ابن سہادہ کہ امیر بود نامہ ... کہ عامر با سپاہ خود بان منزل فرود ... آمدند و چشم میداشتند تا آن روز ... ہلاک عبادہ بودند اما فرصت نمی ... یافتند ... و درین حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ... و پیوستہ در تدبیر ... کار مختار

چھتیسویں مجلس اہل حرم کا جانب شام بھیجا جانا اور اقصہ کا شہر بہ شہر روح بھیجا جانا

سر کا کٹنا لاش سم ستور سے روندی گئی دھوپ میں عریاں بے گور و کفن پڑی رہی عباس

چچا کی جان نثاری پر قربان قاسم اور عبد اللہ کی وفا سے عاجز ہی زبان افسوس پڑی بھائی

علی اکبر کی یاد نو جوانی چھوٹی اخی علی اصغر کی تشنہ دہانی میں آنکھیں بھرانی ہجوم اعدا میں پھوپھی

زینب اور ام کلثوم مبتلای افغان ہونگی غارت خیمہ سے امان رباب اور بہن سکینہ کہاں

پنہاں ہونگی درد و رنج و درد سینہ سجاد کو بیماری میں طوق پہنایا زنجیر سے باندھا ساری کنبہ کو

اسیر کیا شہر بشہر پھرایا نظم المولفہ بس اب و فور غم سے ہی اندیشہ ہلاک سینہ سے داغ کر بنا

جاتا ہے جلق جہاں میں رونے سے کھرا ہو رہا گلگون کیا ہی اشکوں سے رخسار تا بناک تنہا

شرا میں اہل میں کا نہیں ہی شور مجلس میں قد سیونکو ملال اذن اشتراک کیونکر نہ ہوں رسول

غمگین اور علی ملول زہرا اور اسی قصر جنان میں جو سر پہ خاک روح الامین شریک ہی ماتم کا

تا سید ہی غیب کی ہر بیت صاف و پاک

پینتیسویں مجلس کو فہ جانب شام روانہ ہونا اہل حرم کا اور خروج دہ رہ فی الصدا کے علم کا

سر ہا جی بلوی میں بنی زادیونکی دید ہوئی روی جو حرم ضبط کی تاکید ہوئی شبیر ہوئی

عجب زمانی میں شہید ماتم نہ کسی گھر میں ہوا عید ہوئی سر بابچے برگشتہ نہ کیوں کا ہو چرخ

ستمگار پھری ہی ہی سر شبیر پہ تلوار پھری دیکھا نہ ہو خورشید نی سایہ جیسکا در در دا و بھی

سر بازار پھری دیا جی سجاد تھی ماتم میں بھی ایذا میں بھی زندان میں دکھ سہتی تھی صحرا میں بھی

بیدادگروں کی دست بیداد سے ہائی ہائی دل میں بھی پھپھولی تھی کف پا میں بھی سر پا

دیدار دم تیغ دکھاتی میں علی ایذا سے جسم کو بچاتی میں علی منظور سے شیعوں پہ ہو شیعگی

پہلی ملک الموت سے آتی میں علی تمہید بکا مصائب عترت رسول خدا

چھتیسویں مجلس کوفہ سے اہل حرم کا جانب شام لیجانا اور ہ الصند کا خروج میں شور مچانا

علیہ التحیۃ والثنا بیان واہ کا سانحہ مرثیہ یا عین لا تمرابع اوا
جند معجزہ بغیر مصاب السبط دمعات ضائع ولم تصل بالخطا
الذی انت طامع سوای یا مصیبت میں فرزند نبی کی اگر تو روی آنسو برباد کریگا
اور جو مزہ نعیم آخرت کا چاہتا ہی اوسکو نہیں پہنچیگا فیا عین ابکی للحسین وما جری
علیہ وما جرت علیہ الشدائد برای چشم رکھ جوش بار واسطی امام حسین علیہ السلام
کی اور جو مصائب اونپر گذری ہیں قریب اہل کوفہ و شام کی فکل مصائب ذو
مرفوعۃ ابن فاطمۃ حقیر و مرزء السبط واللہ فادح ساری محنت و بلائی دنیا
مقابل غم و آفت ابن زہرا قلیل ہاں وہ ابتلای مظلوم کربلا واسطے کہ شہور انگیز ہیں
بہاری و جلیل ہیں اپنی سو الامام حسین علیہ السلام کی غریبی و بیکسی مدام یاد کرتا ہوں اور دا
جو افراد ستم دیکھی وہ نہیں بھولتا ہوں بیعت یزید کی لیے جبر و اکراہ میں فرار جد و پدر اپنے
چھوڑایا صدہا نامہ و قاصد بھیکی خانہ خدا سی وعدہ نصرت و امداد پر بلایا گروہ بیوفائی نے
راہ میں امام کو تو کا وادی کربلا تک اور سمت جانیسے زمرہ لیام نے روکا دوسری دن
محرم کی اباد یہاں سی دور دشت محنت میں اوتارا بعد میں لشکر اعدا نے چار طرف سے گھیر لیا
ساتویں لا بری پر و بال کٹے دن آب و دانہ بند کیا کوئی مقدر نہ تھا طاعت ابن زیاد کا بہانہ
چوتھی تاریخ سے ماہ محرم کی عمر سعد ہمراہ چار ہزار سپاہ عہد قتال پر آیا و ہرات اوسکی نصرت کو ابن
زیاد نے سردار خونخوار کو نیسے مع فوج بھیجا یا نویں عاشور آتک بائیس الف پیادہ و سوار
مجمع عام ہوا میدان و صحرا کا دامان خیمہ و خرگاہ و اسپ و شتر سپاہ سے بھرا تھا قاتلان سادات
جو غول تازہ آکے اوترا غل و شور و غبار اور نہ تھا نقارہ شادی و دہل بجتا و اہل حرم خیال
تال سے دل ہیبت و بنا اضطراب و اندیشہ میں اہل حرم کا جگر اور چھاتیاں پھٹیاں جاتی تھیں

چالاکه هر لشکر نماز و روزه و توحید و پیغمبر و همه خدا و پیغمبر و دوازده امام صلوات الله علیهم اقرار دارند و ایشان لشکر شام همه منافقانند باقی و و یعنی میدانم که این سپاه ای جان اینها فابنست و ان بهرکه مختار دید با خود اندیشه کرد و گفت واگر خواهی بروان و چهر ابراحسان ان بوی دادند و گفت اگر خواهی با ما کیان

و ایشان لشکر نه با ملک نماز و نه با کتاب الله مرحمت خوردن و زنا کردن چیزی نیست بی شرح با مختار خیانت کنم که اول بار و وقت کرد و حالا از ین بخشش بر تو دادم مختار و دفت و گفت ایها الامیر باز بخشی دادم گفت بگو اینکه هر چه که از عامه شنیده از اول تا آخر تمام بمختار گفت و گفت ای امیر اینکه گفتم از برای دنیا نگفتم بلکه بخدا و ... [illegible]

چھتیسویں مجلس المحرم کا شام لیجیانا درۃ الصدف کا در دکو آتا

خاتون کنیزوں سے خبر سنکا تین کہ یہ کیا ہنگامہ برپا ہے وہ باہر سے پوچھکی جواب دیتیں

فلان افسر لشکر لعین کی وارد ہوا ہے بہن خواہر امام بیتاب و حواس ہو جاتیں عباس بن علی

علیہ السلام کو پاس بلاتیں کہتیں ای بھائی اس آفت میں جو ابر غم چھایا ہے کوئی مسلمان

امداد کو حسین غریب کی بھی آیا ہے وہ بیان حسرت و زبان رقت میں سناتی افسوس کی جا ہے

خوف یزید واین زیاد سے زمانہ ہماری لہو کا پیاسا ہے ایک دیندار حمایت فرزند پیغمبر میں

قدم نہیں بڑھاتا ہے بلکہ بہت دنیا طلب جو ساتھ آئے تھے اونکا سلسلہ گریز چلا جاتا ہے زینب

نالہ و آہ و فریاد کرتیں تعجب روزگار سے اشک فشان ہو کہتیں ای سوز بس خواہر کیونکر جہاں میں اور

فرزندوں پر کیا گذریگی + جب وہ شہید ہوئی پردہ دنیا میں ہماری عزت و ابرو کیونکر رہیگی

ہر گاہ تم سب سے ہیں اہل کینہ خیمہ حرم لوٹینگی پدر و کو ہر دالیں گی ہماری تجہیز و تکفین کا بھیکو ہیں کی

عورات بی وارثوں کو و دست جفا سے کون بچائیگا یہ حضرت ابرار اور نپچوں کا قافلہ بہائی تنہا

زنان جا بجا علمدار شہدا تا چار سر حرم کا لیتی اور ترحم سردار کو فدی خیر تتی کہ ہمارے عاشق بہن کا

بھائی کی سر کشی کا سامان تباہی اپنی زندگی میں حیثیت زدہ اکہ مصیبت پیاسی کی ڈالتی ہیں و ہم

الم سے آتش شب و روز عترت طاہرہ کو دہر کی میں گذرتی ہے کسی کی بالش آرام و قرار پر کرنا

استراحت نہیں دھری ہی وسواس تھا دیکھیں ہماری عزیزوں کا حال کیا ہوتا ہے ہجوم جفا اور

بلوای اعدا تو حواس و ہوش کہوتا ہے جا نثران ناکام دستور دنیا تمنی پایا ہوگا کہ جب مرد دنیا

اپنی اور طرف مخالف سے خانہ جنگی یا فساد پیش ای تکرار فیما بین پر نوبت جنگ تلوار کھانی

ہو جاتی ہیں تو ماں بہن بیٹی بی بی کو اندیشہ ہلاکت ہی فرد ہو کی بھوک پیاس نیند اوڑجاتی ہے

سینہ کوٹتی روتا سر کھولی دعا مانگتا اتھتی پھرتا اور پچون کی زاری جان کہاتی ہے مادر قاسم

نالان پھرتی کہ فرزند کی خیر و عافیت رہی زوجہ عباس شوہر کی فرق کہ سردار و علمدار کی بلا

[illegible]

[illegible]

چھبیسویں مجلس کو وسی الحرم کا شام کو جانا وزہ الصدف کا امداد پر آنا

امّ لیلی مجنون وار محلِ شوق علی اکبر سی امید لگاتی کہ اوسکی جوانی کو اسد بچائی ربابِ نوحہ گر و بیتاب
کا ہوارۂ علی اصغر کی پاس جاتی اور کہتی مرگ ناگہانی میری طفل پر نظر نہ لگائی زینب خاتون و امّ
کلثوم جانِ برادر کی سلامتی مناتی ہیں کہ پنجتن سی یہی مظلوم بچا ہی اوس بیکس کی امداد میں جو دور کو
بلاتی ہیں کہ ہر طرف سی ہجوم بلا ہی جب کوئی مردِ اقربا گھر میں باہر سی آتا سب اہلبیت کا رنگ
زرد اور جانا دوڑ کی فراہم ہوتی اور پوچھتی کہو کچھ معاملہ صلح ٹہرا وہ روتا اور سناتا افسوس و
دریغ کہ عمرِ سعد کسی عذرِ فرزند پیغمبر کو نہیں مانتا ہی ہماری قتلِ سادات سی خوشنودی یزید اپنی
زیادہ حکومت رَی کا وسیلہ جانتا ہی وہ خواتین مایوس و ہراسان ہوتیں غمگین و ناچار سینہ
کوٹتی رو تیں واہمہ و اضطراب ایسا تہا کہ دل دہڑکتا بدن کا خون گہٹتا جسوقت امام حسین
علیہ السلام خیمہ میں تشریف لاتی بانوانِ حرم کہ سراسیمہ و مضطر ہوتیں پاتی تسلی فرماتی اپنی بی بی کو
براہِ رضای خدا و صبر و توکل بتاتی خواہر و نکو دلداری ایں صورت تحمل دکہاتی دختر کو پیار میں
چہاتی سی لگاتی پسر کی خبر بیماری داری سنگاتی یوہیں دو رات ساری تخمّل ات بی چین و آرام سی
تاکہ شب و روزِ عاشورا کو صد باتِ امام حسین علیہ السلام دیکہیں صبح سی وسید دم رونا اور پیٹنا تہا
اپنی بہوک پیاس میں تڑپنا بچوں کا بلکنا تہا ابنای مسلم و عقیل کی شہیدوں سی داغ نہیں ہوتی تہیں تا
جواولادِ جعفر کی لاشیں اوٹھتیں سامنی آتی تہیں ایک جوان بھائی کی الم سی فرصت نہ ہوتی تہی
کہ بہتیجی کی مصیبتِ شہادت قضا دکہاتی تہی ایک صدمہ ماتم سی اوٹہنی نہیں پاتیں کہ دو
فرزند کی پیکرِ صد پاش پر پچھاڑیں کھاتیں قاسم و عباس کی سنانی ہی ابہی رقت کا شور کم ہوتا
کہ موت اور تشنہ دہانی علی اکبر و علی اصغر کا غم جان کہوتا ہر لحظہ مصیبت بی اندازہ تازہ سی
غش کرتیں صدای اُقتُلُوا الحُسَین زبانِ شمر و عمر پر سنتیں تو شدت اندوہ سی مر مٹتیں آہ بہہ
پہر کی آنسو بھانی سی آنکہیں سوجی تہیں ہر دم سینہ کوٹنی پر چہاتیان نیلی تہیں غلبۂ عطش سی

میکویم بشرط آنکه هرچه کویم قبول کنی حاجت دیگر دارم مختار گفت بگو گفت یا امیر یک کنیز داده بن اعرابی کفت آن هدیه بی بست امام حسین داده ولیهان المدینه فرست وبا ولاد حضرت شهید کربلا کرد و از بندگان داد کو بدادم کنیزی اعرابی کفت ای امیر نفس

چهتیسوین مجلس کوفه سی اہل حرم کا شام کو جانا اور یدرة الصدف کا آنا

دہان سوکہی اور کبود صدمۂ حزن و ملال مین تاب صبر و شکیبائی نابود زخمی عزیز دنکو بی قرار کی جو گلی لگا یا ہی تو اونکا داغ حسرت ملا جا بجا بدن اور لباس مین لہو بھرا ہی جگر جان سی امام حسین علیہ السلام کی ہوش و حواس رہی نہین تسلی و حمایت کو ایک مرد آقربا و محرم بہی پاس بچا نہین اوس شدت گرمی مین شعلۂ آتش چارطرف خیام بھڑکا ہی قتل امام و تاراجی اسباب و اپنی اسیری کا دلون مین ڈر لگا ہی میدان کربلا کا ہر وحش و طیر تھرا تا جب اپنی بیکسی پاین رکے تو پلیہ منہ پر پیٹتین شور بکا زمین سی آسمان پر جاتا ہر گاہ ایک دوسرے کو بھائی بیٹی کا پرسا دیتین آپسمین چرچا یون ہوتا ان کشتونکو بی غسل و کفن کون دفن کریگا بہلانی سی کوئی بچہ بہی نہ سوتا کہ دیکہی اب دامن دشت پر شمشیر و تیر سی کون مریگا بحکم پردہ دروازہ کو سیدانیان لونڈیان اوٹھاکی ناظران میدان تہین دعا و مناجات مین سمت کعبہ و مدینہ و نجف روکی محو یار تھین ناگاہ طبل و نقارۂ فتح کی آواز آئی اور سپاہ ندای قد قتل الحسین سی چلاتی تہی یعنی امام حسین علیہ السلام پیاسی ماری گئی اور نام و نشان خیر الانام پیغمبر کی نواسی بیدم ہوئی سر خونچکان سید الشہدا نیزی پر چڑہایا لاش کی آغوش و لباس اونکی کو دست جور سے لوٹا اوس وقت حرم سرا مین دہاڑ اونکا ماتم عام ہوا اندو یاس تھا کرہ زمین سی آسمان گری ایسا کہ امام اپردہ ناموس کا پاس رہا ورنہ بنت زہرا علیہا السلام زینب کبری بیقرار ہاتھ ملتین گرتی پڑتی واجداہ واعلیاہ واحسناہ واحسیناہ کہتی جانب مقتل چلتین لاکن اون مستورات نی اپنی بس قدم تحمل محنت مین جمایا عاجز ہوکی پردہ توڑا جب تاراج کو لشکر آیا اور خیمہ جلایا زیور و پازیب زبردستی اعدانی لوٹا برقع و نقاب و چادر اوڑہنی جامہ بدن نہ چہوڑا ضرب تازیانی سی بعضی اشقیانی دختران بتول کو مارا کان چیری جو بتا فاطمہ و سکینہ و ام کلثوم کا اوتارا خونسی لی جو حمایت اور پناہ مین لوگ آتی تہی وہی جفا و ظلم سی اہل کوفہ کی نہ بچتی تہی سید سجاد کو

مختار گفت بیا تا بلشکر آن ملعون روم و تو یک تیر پرتاب از لشکر دور تا من تنها بروم و او را بکویم که از ان سپاه کتار سو کند دهد که بعهد و پیمانی که کرده بیاوری در جهان کوی هیچ و فا کند ایشان نظر کن بیاید و بایشان غدر نیاورند تا بعهد خود وفا کند مختار گفت و بیاید با لشکر بی ناسودی جماعت داده بودی ساختم بیوعدم و اگر بیاید همراه تو کرد ... وقتی آن مردان دی که طعام آورد ... کفت باین اعرابی

طعام خوب و نعمت بسیار اکنون بیا ... یا امیر کفت مختار یعنی ...

چهتیسوین مجلس کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا اور دربار ورنہ الصدف کا آنا

مان پہوپہی کی روبرو باوجود بیماری زمین پر گرایا ارادہ قتل کیا جو سب نے گہیر لیا تو زنجیر و طوق آہن پہنایا عداوت شمر نی خواتین معظمات کو انواع درد پر کڑہایا عزیزوں کی جسم خاک و خون آلودہ سی جبر و اکراہ مین چہڑایا سب لاشوں کی سر مادر و خواہر کو دکہا کی جدا کئی بدن صد چاک دہوپ مین جلانی کو کپڑی اوتارلیی عمر سعد نی اولاد نبی کو مانند کفار بعد از غارت کی قیدی و اسیر بنایا ابن زیاد نی شام تک ہر شہر مین ذلت دینی کو بصورت خواری و تشہیر پہرایا ای حاضران بزم عزا و مستمعان حدیث نالہ و بکا دنیا کا دستور لوازم سفر مین دیکہا ہی اور زندگی دور جانیوالون سی یہ نہین سنا ہی کہ تعجیل لباس پوشاک بدلنی کو قالین و نمدہ زمین پر فرش بستر کرنیکو جنس آذوقہ ساتہ لیجانیکو ظروف ہر قسم طعام خوش پکانیکو توشہ زاد راہ دستر خوان مین کہانیکو مطہرہ آب سرد پیاس بجہانیکو عورتون کی و اسطی محمل و عماری پردہ کی سواری آتی جاتی نظر بیگانہ سی حرمت کی پاسداری منزل مین اونکی سایہ کی خیام احتشام کا برپا کرنا عزیزان محترم و خدام قدیم کا حفاظت مین رہنا ہمیشہ سی کہانا پینا سونا دن رات مین کسی کا ناموس کو نہ ہونا جیسی کی اہلبیت اپنی گہر سی اسباب راحت مین کربلا تک آئی تہی فرزند و اقربا و قافلہ سالار شہدا کی ساتہہ روز عاشور سی پہلی آرام پاتی تہی لاکن وہ مصیبت و ابتلای اندوہ و بلا جب کوفہ سی شام کو حضرت خیر الورا کی قیدی چلی تو ہر وادی مین بی سامانی کی پی در پی ملی حسرت و رقت کی جا ہی آفت و محنت کا سامنا ہی لشکر ابن زیاد جس مقام پر اوترتا اپنا خیمہ و خرگاہ فورا برپا کرتا ہر ایک شقی سایہ مین آسایش کی بستر بچہاتا و ہو کی جا سہ آرایش بدلتا خوشگوار پانی سی عشرت پیالہ رنگا رنگ مائدہ لذت کہاتا اسمین ہنستی فتح و ظفر بیہ کی خوشی مناتی اولاد نبی آل علی علیہم السلام کی اہانت زبان پر لاتی ساز طرب اوسکا فراش سجاتی ایذای مقربان سبحانی کی رسم بڑہانی دوا و بیلا و واکربتا کہ حریم محترم رسول دلیل ملول

چھتیسوین مجلس کوفہ سی الحرم کا شام کو جانا درة الصدف کا امداد پر آنا

مانند اسیران کفار مقیم ہوتی فرزندان بتول چھوٹی یتیم بچونکو بھوک پیاس مین تسلی دیکی غلبہ محبت پر
آہستہ روتی نہ کوئی بستر بلکہ ٹوٹا بوریا جو زمین پر وہ بچھائین نہ پرانا دیرہ کہ اوسکی چھانو مین
دھوپ سی راحت پائین نہ ایک آبخورہ و کوزہ جسمین پانی پئین نہ کچھ میسر جو آتش و نان پکا کی
سدرمق کرین فرق پہ چادر و برقع نہین جو نامحرمون سی منہہ اپنا چھپائین قنات و سراپردہ نتھا
کہ آیندہ و روندہ کی نظر سی پردہ بنائین خواتین بکرم کپڑی میلی پھٹی ہوی بدن مین پہنی تہین بادنکی
سبب ناچار بیبی و کنیز خاک بیابان چہرہ پر ملی تہین سر کی بال غبار صحرا و بیابان سی بکھر گیا
رخسارون پر ڈالی ہوے چاندسی عارضون کی اطراف مین داغ طمانچونکی نیلگون تالی کسی کی
تہی سی اعدائی زور سی کھینچی تو گوشت کان کا پھٹا ہوا لہو جو بہا تو گردن اور شانہ پر پھیلا ہوا
جما ہوا کسی کی پشت پر ظالمونی تازیانہ جفا مارا تو نشان سیاہی کا لاگوشت سوجا ہوا ابھی تک
درد موجود صدمہ نہین بھولا نہ رات کی اوڑہنی کو لحاف و رضائی جو دفع سردی کری و نکچھ
سائبان کہ آفتاب کی تپش مین اذیت کا بچاو رہی کثرت سی پیٹنی کی دست و سینہ و پیشانی
مین ورم اور نیلی ہوی ہاتی شدت بکا و غم فرقہ یاران اشک بہانی سی کلا سیٹھا آنکھون مین
حلقی پڑی تہی ہر شالی کلاسنہ پژمردہ زانوی الم پر گردن جھکائی نالان ایک دوسری کی تھی شاکی نہ
شانہ و لائی پریشان نچی تہی نادان ہر گاہ اپدہر اودہر بلکتی پھرتی تو کہیان روسیاہ اونکو کہیکی
تازیانون سی دہمکاتی سنگدلی بی رحم قساوتی کا ای بکری کا غول نہ تہی مین بند ہا باہر نا ہموار
بہار رکھتا ہی بھوک پیاس مین آب و علف نہین دیتا پلانی پر بار نا خدا سی نہین ڈرتا تہی پیاسا
نیتو اکھو نہین ہر منزل مین گوشہ محنت کا مقام قرار ملتا کہ جای بلند و پست مین خاک پر نشست
اور قیام سی بدن چھلتا اطفال جسمین بھوکی روتی تو بہلاتی اپنی آغوش مین دلاسا دیکی تہمادتی
ہر دم حلقہ ماتم باندہی ناچار و حزین شکر خدا سی کو یا ہوتی شہادت امام حسین علیہ السلام

وبا خدا باش کہ دلم را مشغول از بغی
تعالی نا امید مباش کہ آن از عمر ما
حزینی ما فی ست ابراهیم نیست و آن
نافی نیست گشته شده و شهید شده ان
ای شیر آمد و گفت بلی نا امید نشو
و بدعا کردن مشغول شد ابراهیم

چھبیسوین مجلس مرثیہ عربی و کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا

اقربا کی ذکر مصیبت مین جاگتی اور سوتی ہی و ذرات غلبۂ اندوہ سی اشکِ حسرت روان ہی
خوفِ اعدا مین چپکی چپکی مشغولِ نالہ و فغان تہی عیالِ مظلوم کربلا کا حالِ پر اختلال
شرحِ مقال سی گذرا ہی کہ سپاہِ ضلال نی کو نسی درجۂ خواری و زاری اونکی حق مین او ٹہا نہین
رکہا ہی کیون ای اہلِ ولا روا ہی کہ ہماری تمہاری مولا کا کنبہ ایسا مبتلای آزار ہو و بیت
جفای اہلِ کوفہ و شام سی تشہیر کوچہ و بازار ہو ہر چند زمانی مین بہت خاندان پر صدمۂ
تباہی کی آئی ہین لاکن اسقدر صدمات کسی بشر نی کا ہیکو اوٹہائی ہین ہر شیء یا عَیْنُ
لَا تَبْكِي فَمَا لِي أَرَدْتُ بِمَا لَكُمَا بُدُّ الأَيَّامِ ای چشم ہرگز نہ رو نا مکانات کی
ویرانی اور جام خالی سی کہ اونکی باشندو نکو زمانہ نی تلف اور نیست کیا مقامِ عالی ہے
سَحُّ الدُّمُوعِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَحَاذِرِي أَنْ تَبْتَرِكَ الْحُسْنُ الْأَقْوَامِ لاکن گریہ کر
امام حسین علیہ السلام پر اپنی سیر شک بہا اور جو ملامت کرنیوالے انسی ڈر کی تو بازنہ آ فَلَكَ
شَيْبِ التَّرِيبِ مُعَفَّرًا وَابْكِي عَلَى النَّحْرِ الْخَضِيبِ الدَّامِي اوس بزرگ پر جو ریشِ
کہ مجروح زین سی گرا رخسار و زمین خاک بہری اور اوس گردن پر مصروف بکا ہو کہ خنجر سی کی
اپنی لہو سی لال ہی وَابْكِي عَلَى مَصَارِعِ فِتْيَةٍ عَلَوِيَّةٍ شَرِبُوا عَلَى ظَمَإٍ
كُؤُوسَ حِمَامِ گلگاہ جوانانِ علی کی یاد مین شور و شین بپا کہ اون پیاسون نی شدتِ عطش مین
جامِ شہادت پیا وَابْكِي عَلَى عَزِيزَاتِ الْحُسَيْنِ حَوَاسِرًا يَسْتُرْنَ أَوْجُهَهُنَّ
بِالْأَكْمَامِ عورات عزیز امام حسین علیہ السلام کی ذکر مین گریان ہو کہ وہ جب اسیری مین
جاتین کہلی سر بی چادر سنہ کو آستین پیراہن سی ناچار چہپاتین وَابْكِي لِزَيْنِ الْعَابِدِينَ
مُقَيَّدًا فِي الْأَسْرِ يَشْكُو كُرْبَةَ الْأَسْقَامِ اسکا رہو مظلومی اور غریبی سی زین العابدین
بیمار کی جو اسیر ہین رحمت قید سی شکوہ فرماتا نعرہ مار کی وَابْكِي لِرَأْسِ السِّبْطِ يُشْهَرُ فِي

ابراهیم گفت ای برادر تو مارا کجا
و لیکن از بردم کہ خفتہ اند مسیم
بہنگام تا ہر جا کہ خوا امید بروید
انعوذ باللہ سلام علیکم کہ تم کہ شہلا
ہیچکس از تو دوست تر ندارم
ہیچکس را از تو دشمن تر ندارم اکنون

چھتیسویں مجلس شام کی راہ میں دیر نصرانی کا ماجرا

اَلْقِبَاءِ كَالسَّدِيرِ يَجُولُوا حَنَدِسَ الْأَظْلَامِ روتی ہیں زاری مچا واسطی سر فرزند
خیر الوری کی جو شالِ بند اندھیری میں چمکتا در بدر پھرتا اوپر نیزہ جفا کی دشمنانِ امام عراق سے
شام تک جس قریہ و شہر میں جاتی نقارہ بجاتی سرہای شہدا ساتھ اسیرونکی بازار و
فرودگاہ میں لاکی ایک جانب عترت طاہرہ کو متعدد انواع جفا اوتارتی اونکی برابر بھالے
گاڑتی جنکی نوک پر سر ہوتی اور هٰذَا رُؤُسُ مَنْ خَرَجُوا پکارتی قافلہ غارت زدہ کی خرد و
بزرگ زمین پر بیٹھتی حسرت سی چار طرف نگران رہتی سامان تباہی پر زندان قید میں تنگ
ہوتی بی اختیار سبکی آنسو بہتی آہستہ روتی ساری لوگ اعدا کی سو والاتی یکان میوہ کہاتی
پر نہ دیکھتی اطفال بھی آرزو میں رو کی چپ ہو جاتی ہر روز ایساہی اسباب آزار مہیا تھا زاد
یزید تک یہی حال گذار ساتھ رہا سدی نے دلائل النبوۃ و امالی میں آیا ہے اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاحْتَزُّوا رَأْسَهُ وَبُعِثَ بِرَأْسِهِ اِلٰى يَزِيْدَ كَمَا قَالَ
امالی میں اپنی سند سے لکھا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا اور سر نیزہ پر چڑھا کے
یزید کو بھیجا ہی فَنَزَلُوْا اَوَّلَ مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ وَيَتَحَيَّوْنَ بِالرَّأْسِ
فِيْمَا بَيْنَهُمْ پہلی منزل میں ملاعین ابن زیاد اسیران آل نبی کو لیجا کی اوتری اور سہر پیدار کی
اطراف میں سامان عشرت سے شراب نشا پینی کو بیٹھی فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ كَفٌّ مِنَ
الْحَائِطِ وَمَعَهَا قَلَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَكَتَبَتْ سَطْرًا بِالدَّمِ ناگاہ ایک ہاتھ اندر سی دیوار کی
باہر نکلا کہ اوسمیں لوہیکا قلم دکھائی دیا لہو سی ان اشعار کو صفحۂ بیت پر لکھا اور پھر مضمون حسرت
جفا کی نظر سی غایب ہوگیا اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ
یعنی جس گروہ ظالم نے حسین علیہ السلام کو مارا ہے اونکی سر و اہلحرم کو تشہیر کرتی ہیں وہ لوگ
روز قیامت میں اونکی نانا سی امید شفاعت رکھتی ہیں قَالَ فَهَرَبُوْا وَتَرَكُوا الرَّأْسَ ثُمَّ

چھتیسوین مجلس شام کی راہ میں دیر نصرانی کا ماجرا

سر چھوڑ وہ ملاعین اس معجزہ سے خوف میں گھبرائے، سر کو وہاں چھوڑ کے فرار ہوئے اور پیچھے
دیر میں پھرائے رَوَى النَّطَنْزِيُّ فِي الْخَصَائِصِ لَمَّا جَاءُوا بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَنَزَلُوا مَنْزِلًا يُقَالُ لَهُ قِنَّسْرِينُ کتاب خصائص میں نطنزی نے یہ سند
یہ روایت کی ہے جب سپاہ گمراہ سر امام حسین علیہ السلام لیکے چلی ہے ایک منزل قنسرین
دیر نصرانی کہ جسکا کہول وہ مقام قنسرین تھا اور یہیں کرامت تازہ دیکھی اِطَّلَعَ رَاهِبٌ
مِنْ صَوْمَعَتِهِ إِلَى الرَّأْسِ فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ وَيَصْعَدُ إِلَى
السَّمَاءِ وہاں کا عابد عیسائی اپنی صومعہ سے باہر نکلا ایک شعشعہ نور دہان مطہر سے امام کی جھکتا
دیکھا کہ آسمان کو جاتا نظر آتا مشاہدہ قدرت میں وہ عجب لاتا فَأَتَاهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ
وَأَخَذَ الرَّأْسَ وَأَدْخَلَهُ صَوْمَعَتَهُ راہب نے دس ہزار درہم دیکے لیا اُس سر کو محافظوں سے
لیا اور اپنی صومعہ میں لیجا کے بڑی توقیر سے قبلہ نما ہوا فَسَمِعَ صَوْتًا وَلَمْ يَرَ شَخْصًا قَالَ
طُوبَى لَكَ وَطُوبَى لِمَنْ عَرَفَ حُرْمَتَهُ ناگاہ آواز ہاتف کو سنا کہ کوئی ہے نظر میں
نہ آیا جو وہ کہتا تھا خوش بخت طوبیٰ و جنت کو تو پائے گا اور جو اس شہ کی حرمت کرے
بہشت میں جائے گا فَرَفَعَ الرَّاهِبُ رَأْسَهُ وَقَالَ يَا رَبِّ بِحَقِّ عِيسَى تَأْمُرُ هَذَا
الرَّأْسَ بِالتَّكَلُّمِ مَعِي راہب نے سر اپنا اوٹھا کے دعا مانگی اے خدا صدقہ عیسیٰ کا بنا
اس سر کو قدرت کلام دے تا زبان معجز بیان کھولے میری طرف سرگذشت میں
ہم سخن ہووے فَتَكَلَّمَ الرَّأْسُ وَقَالَ يَا رَاهِبُ أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ مَنْ أَنْتَ
وہاں کرامت ظاہر فرمایا اے مرد راہب کیا چاہتا ہے عرض کی مجھے اپنا نام و نسب بتا و تم کون
اور ماجرا کیا ہے قَالَ أَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَأَنَا ابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى ارشاد ہوا میں
محمد مصطفیٰ نبی آخر الزمان ہوں میں دلبند علی مرتضیٰ وصی رسول شاہ مردان ہوں

[illegible] با امیر بازگرد کما [illegible] بیکار
نمیتوان تمام جواب بهتر ستاره هیم
جواب ایشان نداد و پنهان میرفت تا
از چشم ایشان غایب شد
اما بعد روایت کنند که چند روز شد
مختار طلب ابراهیم کرد گفتند دوش
با امیره از دیر بیرون رفت و تا حال
هیچ جا پیدا نیست مختار دست برد

چھتیسوین مجلس شام کی راہ مین دیرِ نصرانی کا ماجرا

انا ابن فاطمة الزهراء وانا المقتول بكربلا مین زادۂ خیر النسا فاطمہ زہرا ہون
جو دستِ جفای امت سی دشتِ کربلا مین مارا گیا ہون انا المظلوم انا العطشان
وسكت واسطی بیعتِ یزید کی مجھپر ستم گذرا مظلوم ہوا وقتِ ذبح پیاسا رہا چلو بھر پانی کو
ترسا جب ساری حقیقت سنا چکا بعد ازان وہ سر چپ ہو نہ بولا فوضع الراهب
وجهه على وجهه فقال لا ارفع وجهي عن وجهك حتى تقول انا
شفيعك يوم القيامة اوس وقت راہب نی رو کی اپنا منہ لبہای خشک پر دہرا
عرض کی ای مولا مین ہرگز اپنا چہرہ تیری روی تاباں سی نہ اوٹھاونگا تا کہ عنایت سی تو فرما
کہ روزِ قیامت میری شفیع رہو فتكلم الرأس وقال ارجع الى دين جدي محمد
صلى الله عليه وآله پس دوبارہ اوس حجتِ خدا نی ارشاد کیا اگر نجات آخرت چاہتا
تو میری نانا کا دین قبول کر اسمین تیرا بہلا ہی فقال الراهب اشهد ان لا اله الا
الله واشهد ان محمدا رسول الله فقبل له الشفاعة نصرانی کلمہ شہادتین پڑہکی
مسلمان ہوا سرِ پسرِ پیغمبر نی اوسکی آمرزش کا اقرار کیا فلما اصبحوا اخذوا منه
الرأس والدراهم ساری رات وہ عابد مصیبت مولا مین مشغول ہو مصلا پہ بیٹہا
اور چشمِ تر کی سیرِ شکست سی عارض دہوتا پہرا صبحکو وہ ظالم قہر و جبر سی آئی سرکو ساتھ درہم
لیکی پیشتر قدم بڑہائی فلما بلغوا الوادي نظروا الدراهم قد صارت حجارة
جب وادی مین آگی جا کی اوتری درہم کہولکی دیکہی تو درہم ہوی بشامت اعمال سی وہ ریزہ
سفال تہی ندامت زدہ قرین حسرت و ملال رہی مروی ہی في بعض الكتب انهم
لما قربوا من دمشق كتبوا الى صاحبها اور بعض کتابون مین سیر کی پایہ
کہ ہرگاہ قوم رو سیاہ نی یونہین راستہ کاٹا اور شہر نزدیک جب اپنی راہ و جور سی قریب دیکہا

میزد و بعزم خود که طلب جنگ بزنند
و خود سوار شد و از شهر بیرون آمد
همقران که فهم جمع شدند و گفتند
ایها الامیر ابراهیم کجاست مختار گفت
ای یاران امروز از دیر بجا گفت هر که
تا [illegible] را که [illegible] پیادم و
نرفتم ابراهیم را بر داشته بود و زیاد
بجان ابراهیم میترسم سپاه گفتند ایها
الامیر سوار تا ایشان بر نیم و ابراهیم را
[illegible] ۱۸۸ [illegible]
[illegible]

[illegible]

چھتیسویں مجلس اہل حرم کا بعلبک سے گذرنا دیر الصدف کا خروج کرنا

تو اوسکی حاکم کو اپنی ورود ظفر کا نامہ لکھا، فَاُمِرَتْ بِالرَّایَاتِ فَنُشِرَتْ وَخَرَجَ الصِّبْیَانُ
یَتَلَقَّوْنَهُمْ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ سِتَّةِ اَمْیَالٍ اوس دشمن خدا و رسول نے منادی کی در و بام کو
آرایش کرو، پرچم نشاط کہولو کہ ناچنے گانے سامنے ایلچو خلق نے نہادہو کی وسمہ لگایا مہندی لگائی
لباسِ فاخر پہنے اطفال کو بھی اچھی پوشاک و زیور سے زینت دی عورات بے ناموس نے
جامۂ رسوائی میں سر و بر سنوار ناز و ادا سے ساز و سرور کو پردۂ حیا سے باہر نکالا فوج فوج
طبل و بوق بجاتے خوشی مناتے آگے بڑہے استقبالِ اسیرانِ عترتِ طاہرہ اور سرہای مقدسہ کو
چھ میل تک جا کے ٹہرے جب لشکرِ ستم اہلِ حرم کو خواری و زاری سے مقدمۃ الجیش لایا اور کٹی
سرونکو خاک و خون میں بہرا نیزوں پر چڑہایا عجب حال دیکہا کہ صرف نالہ و اہمال تہا
بانوانِ حرم بہ ہائے شتر بے پوشش سوار چہوٹی بچی آغوش میں لیے ہوئے برقع و آستین سے منہ
چہپائے اشکبار کمزور و بے بس میں تباہی سے اشتباہ نہیں کوئی وارث اور سامانِ آرام سفر ہمراہ
خواتین حجاز نہیں سب راندوں کا ایک محرم اور سرپرست وہ بھی مقید و رنجور بیمار
قافلہ میں جو دیکہا تو غارت ایام سے درد و بلا و اندوہ کا وفور ہے اُمّ کلثوم نے ازدحام کی
الاخلاص رو دیا قریب جانے انے والے کو بلا کے پوچھا اس قریہ کا نام ہا اوس نے کہا یہ بار عظیم
مشہور بعلبک ہے اور حاکم یہاں کا تابع یزید جان و مال سے ایمان تک سے فَقَالَتْ اُمُّ
کُلْثُوْمٍ اَبَادَ اللّٰهُ کَثْرَتَکُمْ وَسَلَّطَ عَلَیْکُمْ مَنْ یَقْتُلُکُمْ اوس مظلومہ نے عاجز ہو کے
دستِ مناجات اوٹہائے یہ کلمات نفرین کے ارشاد فرمائے خدا تمہاری آبادی کو ویران
جماعت کو ہلاک اور پریشان گہروں کو سرنگون کرے اور ایسے جبار کو مسلط کرے کہ تیغِ خونخوار
سے سب خرد و بزرگ کا حلق دہرے فَبَکٰی عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ
وفورِ مصیبت کو دیکہہ کے سید الساجدین پر غلبہ رقت ہوا اور دل پر سوز چشم اشکبار آپ نے

تا آنکه روز بزوال رسید ... [illegible]

ناگاه سوار دیدم ... [illegible] ... نزدیک میدان ملعون ... [illegible] ... در طلب ما

چیستوین مجلس ... [illegible] ... کا بیان ... [illegible]

وناچاری میں یوں کہا شعر سوی الزمان فلا تغنی عجائبه من الکرام وما
تهدی مصائبه فلیت شعری الی کم ذا تجاذبنا فنونه ویرانا لم
تجاذبه یسری بنا فوق اقتاب بلا وطاء وسایق العیس یحمی عنه
غاربه کاننا من اساری الروم بینهم کانما قاله المختار کاذبه کفرتم
برسول الله ویحکم فکنتم مثل من ضلت مذاهبه جس کلام عالی کا
یہ خلاصہ مطلب ہی زمانہ کی عجائبات سے عزیزونکو ابتلای مصائب ہم ال رسول اولاد
بتول کو اسیر و خوار کرکی آزار دیا ہی عجائب ہماری شتر بے سوار شہر بکوچہ و بازار پہر دیا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

همان بد باید یکبار حمله کردند ... ہمراہ بست ہزار سوار ... ہزار سوار شامی ... پیادہ ... میکردند که عبد الملک مروان ...

چالیسوین مجلس المحرم کا حلب کے کنز نادرہ الصدف کا خروج کرنا

بائیسوین تئیسوین چوبیسوین شہر دمشق شام جہت اہل حرم کا

ورود ہی جو ہر وادی کی منزل مین سامان تشہیر آل خیر الانام سی زبان قلم کو طاقت

اعلان مفقود ہی اگر تباہی و ذکر جانکاہی ہر شب و روز کی صفحۂ ایام پر لکھون تو بہت بڑی

کتاب غمکدہ ارقام کی طاق ایام مین رکھون مومنین کو اتنا ہی کافی ہی کہ ہماری مولا کی

سر انور در بدر پہری اور فرزندان رسول ... اسیر و مضطر ہر دیار مین خوار و محل تماشا

نامحرم رہی بس دیدۂ دل کہولو مصائب شاہ کربلا مین رو لو حسرت کا مقام ہی آہ و نالہ

کا ہنگام ہی حیف دختران زہرا مبتلای آفت پہرین دشمنان دین اونکی سر پر ہاتہی پر شادی کا دم

بہرین نظم المؤلفہ جو مومن روان اشک گلگون کری سو جنت کی پہلو ان سی دامن بہری

ہوی نقش غم سی ... مظلوم کی میری سینہ مین زخم دل کی بہری ... ماتم

ارام سی غش ... عیسی گری سر و سینہ پیٹو کہ نوحہ سی اب ... قیامت ...

دعا ہی یہ خالق سی بہر رسول ... شبیر کی ... ہو

مجلس ... و اہل حرم ... مین ... خروج ...

منزل بیابان وادی غربت و خواری و بیابان گردان مبتلای رقت ...

اسیر بلا و بینوایان دشت آفت سیر کربلا غم خوار ... فرزند شاہ نجف ... قصہ ...

حکایت و خروج درة الصدف حلب بروایت ابی مخنف سی ... بیان کو ...

مجمع اتفاق کی یون ... مشتاق ہین کہ حبیب است ... وفاق سر ...

بدن سی جدا کیا ... اشقیا کو ہمراہ اسیران آل خیر الورٰی ...

فرمان دیا ... دشمنان خدا جہان آباد ... ولایت ...

چنین روایت کنند ... شام را شکست داده ... حضرت امام حسین علیه السلام ... ابراهیم گفت ایها الامیر ...

چهبیسوین مجلس المحرم کا حلب سی گذرنا درة الصدف کا خروج کرنا

مرتضی پر شور مچاتی ہر قریہ و بلد مین راہِ شام کی دن بھر پھراتی آرایش دیار وازدحام خلق سی

روز عید کو شرماتی وَنَزَلُوا بِهِ غَدَايَا وَكَتَبُوا اِلیٰ صَاحِبِ الْحَلَبِ اَنْ يَّخْرُجَ

يَلْقَانَا فَاِنَّ مَعَنَا رَاْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ناکہ ظالمون کا منزل

غدایا مین فرود ہوا فرمانرواے حلب کو نامۂ بشارت لکہا ہم قتل ذریت رسول اور عترت

بتول ظاہر مین لائی ہین ہمراہ سر حسین ابن علی علیہما السلام او ر اہلبیت اسیر ہماری حفاظت مین

اُئی ہین رعیت کی ساتہہ پیشوائی کرنی کو باہر آنا ساز و سامان طرب سی نقارۂ شادی بجانا

جسکو اولاد علی کا گلا کٹنا خاک و خون مین اٹا دیکہنا ہو قدم بڑہائی اور جو دختران زہرا کو قید

بلا مین بندہا بہار شتر پر سوار محمل تماشا چاہی ملاحظہ فرمائی وہ آئی فَلَمَّا وَصَلَ الْكِتَابُ

اِلیٰ صَاحِبِ حَلَبٍ وَحَاكِمِهَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْاَنْصَارِیُّ عَظُمَ عَلَيْهِ وَ

كَبُرَ لَدَيْهِ وَعَظُمَ بُكَائُهُ وَاَسَفُهُ ہرگاہ عبید اللہ ابن عمر انصاری حاکم حلب کو مضمون نامہ

بکا پہنچا اور واقعۂ سید الشہدا و وا خلال اسرای عترت طاہرہ کا ماجرا سنا جوش محبت سی قوت کی

طاقت صبر و قرار جاتی رہی بیتاب چشم سی اشک خونبار پر شکیب حسرت ہائی ہر کالہ

جات مین غبار کدورت و زنگ اندوہ کی چہائی آتش دل پر سنگ غم ایسا لگا کہ چور ہوا

پیمانۂ تحمل مین زہر الم اتنا بہرا کہ خوناب جگر چھلکا وَكَانَ قَدْ سَبَقَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَا لَا يُفَارِقُونَهُ وَاَهْدٰى اِلَيْهِمَا سَبْعٌ وَثَلَاثِينَ بِلَدَفَاتِ

وَاَدْهَمَيْنِ اَوْ هٰذَا اسو اسطی کہ عبید اللہ عمر ساتہہ امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی طفولیت سی

پلا تہا اونکی خدمتین راہ و رسم عقیدت رکہتا تہا وہ بہی اسکی ہمراہ کہیلا کرتی دایم پاس رہتی

سعادت جبکہ جدا نکرتی تہی عبید اللہ بیشتر تحفہ ہدایا ہمیشہ بہیجا کرتی تہی امیر المومنین کا حاکم

مقرر کیا ہوا تہا اسی مین ہی اپنا نام کیا تہا ... طلا و نقرہ اور ... چہتیس بادام کا

۵۹۲

چھتیسویں مجلس سر کا قریب حلب گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

معمول رہا ہر سال عرائضِ نیاز کی ارسال میں کبھی فرق نہ پڑا فَلَمَّا بَلَغَهُ سَمُّ الْحَسَنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَثَّلَ قَبْرَهُ فِي دَارِهِ وَحَلَّاهُ بِالدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَشَبَّهَهُ بِقَبْرِهِ
وَكَانَ يَبْكِي عَلَيْهِ صَبَاحًا وَمَسَاءً جب وقت خبر زہر نوشی امام حسن علیہ السلام کی پائی
شبیہ تربتِ مقدسہ نامِ امام سے گھر میں بنائی چادر حریر و دیباج اوڑھائی تھی دن رات وہاں
بیٹھ کے روتا غمگین و ملول جاگتا اور سوتا فَلَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَحُمِلَ رَأْسُهُ مِنْ كَرْبَلَا وَاَنْتَهَاهُمْ عَلَيْهِ لاکن جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا
واقعہ سنا کہ سر کا ناہی کربلا سے کوفہ میں پہنچا اب حلب کو وہ آتا ہے روبروی یزید جاتا ہے
اَقْبَلَ فِي قَوْمِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَمَمَالِيكِهِ حَتَّى دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ گھبراتا ہوا
غلبۂ ملال میں لرزتا ڈرتا گھر چلا با دیدۂ پر نم نالہ و فریاد میں مبتلا داخل ہوا فَاسْتَقْبَلَتْهُ
اِبْنَتُهُ دُرَّةُ الصَّدَفِ وَقَالَتْ لَهُ يَا اَبَتِ مَا لَكَ تَبْكِي مِنْ عُدُولٍ فَلَا
اَبْكَاكَ الدَّهْرُ وَلَا نَالَكَ الْقَهْرُ اوسکی دختر نیک اختر دُرّۃ الصدف نے پدر کا استقبال
کیا باپکو آنسو بہاتی جو دیکھا تو ماجرا پوچھا خدا تمکو آفت زمانی میں نہ رلائے اور فلک ستم
مخالف سامنے نہ آئے جوش رقت کا سبب کیا ہے کونسا دکھ آجکی رویندہ پایا ہے آہ و نالہ نے
درد کی تاثیر ہے چہرہ اور داس لب پر حسرت کی تقریر ہے چاک گریبان ہے دل و جگر شق ہوا
خاک جو سر میں ڈالی ہے غبار اندوہ میری ہوش کھوتا قَالَ فَبَكَى فِي وَجْهِهَا وَاَنْشَأَ
يَقُولُ عُبَيْدُ اللهِ روبروی دختر اور بھی بیتاب ہو کے چلایا اشعار مضمین کو شدت گریہ و
فغان میں سنایا حَلَّ الْعَزَاءُ وَفَاضَتْ عَيْنَانِ وَسَمَوْا بِالْحُرْقَةِ الْاَحْزَانِ
قَتْلُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَا وَتَفَرَّقُوا حَرَمَ النَّبِيِّ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ سخن اور ماتم کا نشان
آیا دو نو آنکھوں نے دریای سرشک بہایا سوزِ الم نے بیتری باپکو جلایا صف غم و اندوہ

چھتیسویں مجلس المحرم کا عقب گذرنا دره الصدف کا خروج کرنا

شہا یا صد حیف کہ مولا میری حسین علیہ السلام کو دشت کربلا میں مارا ساری عزیزو اقربا کا سر تن سی اوتارا حرم نبی کو لوٹا اونٹ کی پالان پر چڑھایا ہی بنات رسول کو ہر شہر میں بی پردہ دربدر پھرایا ہی مَمْنُوعٌ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِكَرْبَلَا اَهْلُ النِّفَاقِ وَعُصْبَةُ الشَّيْطَانِ سَلَبُوا عِمَامَتَهُ وَنَزَعَ قَمِيصَهُ وَالرَّاسُ مِنْهُ فَوْقَ حَدِّ سِنَانٍ افسوس کہ زمرہ شیطان واہل نفاق نی پانی نہیں دیا دریا فرات پر کربلا میں پیاسا ذبح کیا عمامہ و پیراہن لاش صد پاش سی اوتار لیا و بیوہ جنازہ بیکفن بی گور و کفن چھوڑ دیا نوک نیزہ پر سر لیئی پھرتی ہیں خواہر و دختر کو ایذا جہان اوٹرتی ہیں فَقَالَتْ لَهُ يَا اَبَتِ اَطِيْبُ نَفْسَاتُ لِلْحَيَاتِ بَعْدَ قَتْلِ الْهُدَاةِ بیٹی نی کہا ای بابا اس حادثہ کی بعد جینا کو اگر کیا اور شہادت امام علیہ السلام سی کیونکر دل کو چین رہیگا وَاللّٰهِ لَاَهْتِكَنَّ لِلْحُسَيْنِ مُرْفَعِی وَلَاَخْرُجَنَّ فِي اَرْبَابِ وَبَنَاتِ عَمِّي وَلَاَلْحَقَنَّ بِهَا الْجَمْعَ وَلَاَخُذَنَّ الثَّارَ قسم خدا کی حمایت امام حسین علیہ السلام پر جان دونگی اور اپنی پھوپھیوں اور بنات عم کی ساتھ خروج کرونگی خدا کی مددمیں اعدا سی لڑونگی صف باندھونگی سبب اہلبیت سید الشہدا کو جمع ہونگی فَنَاخُذُ رَاْسَ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ وَنَدْفِنُهُ فِي دَارِنَا فَنَكُوْنُ نَسْجُ وَنَشُمُّ بِهِ وَيَكُوْنُ عِنْدَنَا فِي الدَّارِ نَفْتَخِرُ بِهِ مَا بَقِيَ مِنْ اَعْمَارِنَا اِلَانُ سَاقِنَا الْاَقْدَارُ اپنی مولا و سید شہدا کا سر انور اونسی لاونگی صد حیف خانہ عزت میں کاڑکی مزار بناونگی تا وقت کہ ہماری واسطی اسباب نالہ و فریاد و شیون ہو اور سونگھوں تو وہ خاک تربت شب و روز خالیہ جان و تن ہو زندگی بھر فخر و مباہات کروں جو یہ شرف ہماری گھر میں رہی اگر قضا و قدر یاور ہو جای تو سر مقدس یہیں رہی فقالا

ونقرها بعد ... بشمارانه ببیند و اکشند
و بعد از آن یاد دیگر عبد الله گفت
ای پدر مراد او آن بود که ولایت بگیرد
تا او را امیر خوانند مراد او میسر شد
و او را چیزی دیگر کاری نیست
چون اینها را بشنید دو روز دیگر که عبد الله
آذر دی نام داشت و با او مشورت کرد
که تو چه میکوئی و چه صلاح می بینی
وزیرش گفت ای امیر میان تو و عبد الله
زیاد دشمنی ست و نزد او نمی توان رفت
و اهل خراسان هم دشمن تو اند

حمله کردند و موصلیان نیز جمله اوباش و اقلیم
شدند جنگ سخت میان ایشان ثابت آمد تا چهار صد کس از
آخر الامر مردم موصل ثابت شدند و چهار صد
و غالب شدند و چهار هزار
بقتل او رسیدند و خزانه او
دادند و خزانه او را غارت کردند
پس چهار هشت و رسول نزد مختار
آمد و داماد او گردید
و انجه موصلیان با او کرده بود نامه
آن بنوشت مختار نامه را مطالعه
نمود تا سپاه با استقبال او فرستاد
و جمعیت تمام او را بمکه بفرستاد
ابراهیم خود فرمود و اورا بیابان
مختار رفت که فرستاده
بر خاست و دست که گفت
راست خود بنشاند هشت داد
ای سپه سالار خدای

چہتیسوین[۳۶] مجلس ابراہیم کا حلب سی گذرنا و درۃ الصدف کا خروج کرنا

لما یا بنیۃ بل ہلکنا و رب الکعبۃ فقالت واللہ لابد لی منہم فیقضی
اللہ ما ہو قاض عبید اللہ نی سنکی جواب دیا ای بیٹا اگر ایسا ارادہ کیا تو ساری قوم
اور قبیلہ کا مرنا و تباہی کو مول لیا درۃ الصدف نی کہا مجھی نہین پرواہ بلا نصیب ہو
مینی اوسپر جو لڑا یا قال وخرجت درۃ الصدف تنادی فی طرقات حلب
وازقتہا راوی نی کہا درۃ الصدف بیت الحزن سی فریاد کرتی باہر نکلی ہر ایک راہ و گلی مین
حلب کی کہری ہوی دہائی دیتی پہرتی و ہی تنادی یا لثارات الحسین بن علی
بن ابی طالب یا قوم لا صلوۃ و لا صوم لمن یقعد عن ثار الحسین
واثاراہ و واحسناہ و واحسیناہ آواز جانکاہ سی چلاتی ای طالبان خون امام
حسین علیہ السلام قدم بڑہاو فرزند فاطمۃ زہرا دشت کربلا مین بہوکا پیاسا مارا گیا
اوسکی واسطی لہو بہاو الیقوم نماز و روزہ قبول نہین جو سبط رسول کی انتقام سی منہ موڑی
شفاعت پیغمبر سی محروم رہی گا جو حمایت اہلبیت مین بیراسا تہ چہوڑی قال ثم انہا اکشفت
عن وجہہا الطنی و حرت عن ذوایبہا و لطمت خدہا و بعلت
تقول بعد ازان فرط غم سی چہرہ تابان کی نقاب اوٹہای بال سر کی نوچی اور گریہ کی
صورت ماتم بنا کی سر و سینہ ہاتہون سی پیٹ کی منہ پر طمانچی ماری پہر یہ بیتی کو زبان پر لا
سوگ مین اوتاری اترجون وقد قتلوا نبیا و اکرم من مشی فوق الثری قتلہم البین
وما عتیہم نبی اللہ فی خیر الشباب آیا وہ ظالمین جنہون نی حسین علیہ السلام شہزادہ
نبی کو شہید کیا امید شفاعت رکہتی ہین ایسا مکرم سردار جوانان جنت سید اولاد رسول
سب سی بہتر جو زمین پر چلتی ہین حسین کا بی جرم و خطا گلا کاٹا حرمت نبی کا پاس نہ کہا
اوسکی برگزیدہ پیاری کا لہو بہایا عورات و اطفال پر کچہ رحم نہ کہایا قال ثم ان درۃ الصدف

۱۹۵
خدای را شکر
پس اشتر خدمت کرد و برگشت
ابراهیم گفت ای امیر زید بن انس
ولایت موصل فرست که او مرد
زاهد است و شجاع زمانه است مختار
گفت ای برادر او را بموصل فرستم
و نستادگان والی بهر کاری فرستم
موصل دشمن نخواهم فرستاد که او
یکی دوست واکه هلاک شود دشمنی
نخواهد شد ابراهیم گفت خوب فرمودی
ای امیر و بعد از ان عبد الرحمن
ابن سعید الهمدانی را بخواند و خلعت داد
و هزار مرد با او همراه کرد و گفت
بموصل رو و آن ولایت را بگیر
بود آدم عبد الرحمن بموصل
دفت همه مردمان بفرمان
او آمدند و هفده روز

شد پس پسر زیاد حصین بن نمیر را خواند

وکالت نامه ... را بگرفت و گفت

چھبیسویں مجلس حرم کا حلب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

دَخَلَتْ اِلیٰ مَنْزِلِهَا فَاَفْرَغَتْ عَلَيْهَا دِرْعَهَا وَشَهَرَتْ بِالسَّوَادِ وَخَرَجَتْ

بعد از گردش ہر طرف درۃ الصدف اپنی مکان میں پھری سیاہ پوشاک بر میں ڈالی اور

زرہ پہنی اور گھر سی باہر نکلی وَقَدْ تَبِعَهَا سَبْعُوْنَ فَتَاةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّهَا وَبَنَاتِ

الْاَنْصَارِ وَهُمْ بِالدُّرُوْعِ وَالْجَوَاشِنِ وَالْبِيْضِ وَالْمَغَافِرِ وَقَدْ تَشَهَّرْنَ بِالسَّوَادِ

وَنُوحَ الْاَجْفَانِ بِالدُّمُوْعِ اوسکی رفاقت میں ستر بنات جوان عمزاد و دختران انصار

جوشن و زرہ بھی اپنی نکالی کپڑی اور خود بھی ہتھیار لگائی رفتے سی انھوں نے کلمی پڑی بیٹیاں

چلاتیں وَتَقَدَّمَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِيِّ

وَاَنْشَاَتْ وَتَقُوْلُ سب سی پیشتر نائلہ بیٹی محمد ابن ابی بکر ابن قیس کی مقدمۃ الجیش تھی

ماتم کرتی نوحہ پڑھتی روتی مبتلای تشنہ لبی ہو شعر پڑھا اَلَا يَا عَيْنُ جُوْدِيْ بِعَبْرَةٍ وَعَوِيْلَةٍ

وَانْدُبِيْ اٰلَ بَيْتِ اٰلِ الرَّسُوْلِ وَسِبْطَ الْبَتُوْلِ غُوْدِرَ فِيْهِ قَدْ عَاوَدَ بَعَاوَ

مَصْقُوْلِ ای چشم ہرگاہ رونا ای تو آنسو بہا دو سینہ کی حسرت میں نالہ زار کا نوحہ کر

نوحہ پڑھو شیون کرو اور آل رسول پر مصروف انہال و بکا رہو کہ فرزند بتول کو مقید کیا

قتل پر صیقل زدہ تلوارین ماری ہین دختران فاطمہ زہرا کی بلیات جیسے ہماری ہین مَا

لِقَوْمِیْ اَيَقْتُلُوْنَ حُسَيْنًا ثُمَّ لَا تَطْلُبُوْا الْمَحْضَ الدُّخُوْلَ لَعَنَ اللّٰهُ حَيْثُ

كَانَ فِيْ اٰبَاءٍ وَاَبْنَائِهِ وَالْعَجُوْزَ ذَاتَ الْبَعُوْلِ کیا ہوا میری قوم کو جو [ای اہلبیت]

نبی رحمت حسین علیہ السلام کو شہید کریں اور میری لوگ دشمنی میں کینہ و بازخواست سی

قدم کی نہ دھرین خدا کی لعنت ہو زیاد پر جہاں ہو کہ ایسا حکم ستم کیا اور اوسکی [دو بیبیاں]

زوجہ فاحشہ پر کہ سبب ظلم کا ساختہ دیا قَالَ اِنَّهُمْ جَدُّوْا فِی الْمَسِيْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَ

عِنْدَ طُلُوْعِ الْقَمَرِ لَاحَتْ لَهُمُ الْاَعْلَامُ وَالْبُنُوْدُ وَسَمِعُوْا اَصْوَاتَ الْبُوْقِ

[1136 / 1137]

چھتیسویں مجلس اہل حرم کا علیت گذرنا درۃ الصدف خروج کرنا

وَالطُّبُولُ تُوَقِّعُ وَكُنَّ فِي الْمَكَانِ حَتّٰى دَنَوْا مِنْهُمْ راوی کہتا ہی پس یغول اندوہ
بکار اِ مقصد کو چلا تاکہ ہنگام طلوع ماہتاب وادی میں پہنچا دیکھا کہ اعدا البتی نیزی ہاتھ میں
لیے سپاہ کی پرچم اور نشان کبھی چمکتی ہیں سوارونکی رہوار تک دو کرتی بوق اور طبل کی
آواز آتی کہ سنتی ہیں وہ ہمراہیان درۃ الصدف سب ایک طرف کمیں گاہ میں جا کی پوشیدہ
ٹھہریں تاکہ سواریاں ذریت نبی و لشکر شام کی سینوں نزدیک ہوئیں فَسَمِعْنَ بُكَاءَ الْاَطْفَالِ
وَعَدِيدَ النِّسْوَانِ وَعَوِيلَ الْوِلْدَانِ اندوہ شمس میں بکاء اطفال کا جوش اور نوحہ
عورات کا خروش سیدون کا شیون گوش میں آیا کہ درو بھری صدا سے چھاتی دہلا کے
جاتا جہان کو ماتم میں لایا ایسا میں جگر خراش ہوتا کہ عالم میں آسمان کی ہوش کو
وَزَيْنَبُ اُخْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْدُبُ اَخَاهَا وَتَقُولُ اور اس
عشرہ میں زینب خاتون خواہر امام حسین علیہ السلام کی آواز آتی ہی بی بی کہ روتی تھیں تاکہ
برادر کو یاد کرتی زبان حال سی فرماتی تھی شعر هَلْ مُسْعِدٌ لِبُكَاءِ النَّادِبَاتِ
سِبْطِ الرَّسُولِ يَا مَنْ هُوَ الْحَاضِرُ بَيْتِ اَكْبِيرٍ اِذْ قَتَلُوا اَصْحَابَ سُفَهَائِهِمْ
اِلٰى صِدْقٍ وَاَخْيَارٍ وَسَادَاتٍ آیا کوئی مددگار ہی کہ رونی میں ہمشیرہ کی یاری کرے
اور ماتم فرزند رسول کشتہ کربلا میں مصروف نالہ و زاری رہی میں انکا ہمدوش یا دیں
اوس وقت کی جو اصحاب صادق اور حسین علیہ السلام کی یا اہل سادات اخیار کو ستمگاروں نے
عداوت سے جیتا نہ چھوڑا فَنَادِيْنَ فَخْرِ الْاَبَاءِ مُطْلِبِهِمْ فَطَالِبُوْا بِاَحْشَاءِ قَلْبِهِمْ
اَكْبُوا الْيَتِيْمَ عَلِيًّا وَاَبْنَ فَاطِمَةَ يَا اٰلَ قُوْمِيْ اَسِيْرَ الْهَاشِمِيَّاتِ وہ مظلوم پیاس کی
شدت میں تھا اقرباء کو پانی طلب کرتا اور سب لشکر عداوت قدیم سی تلوار و نیزہ و تیر مارتی
اکی بہنیں اور بیبیاں ستم اولاد ہاشم کی جو اسیر ہوئی تھی ماتم پر یاد و زین العابدین بیمار

دو هزار کس پیش رفت و سه روز ... شنیدند که یزید ... تعالی که سلامت ... و بنمایان ... سلامت ... و عبد الرحمن ... و گفتند ان شاء الله

٣٦

چهتیسوین مجلس المحرم کا حلب کے گذرنا دُرّۃ الصدف کا خروج کرنا

فرزندِ فاطمۂ زہرا کی غمی گریبان رہو قال فلمّا سمعت دُرّۃ الصّدف ذٰلک من

کلامها بکت وبکوا اترابها وقامت وقالت قوموا بارک الله فیکم

وبادروا الی اللّئام وها انا ضامنة منکم العباد جب یہ مرثیہ جانسوز کلام

دخترِ بتول کو سنا رو دیا اور ساری بناتِ ہمراہی نی دُرّۃ الصدف کی شیون کیا پس فرط

قلق سی کہڑی ہوئی بیٹی صبیا سہ کی بولی اوٹہو جلدی چلو اعدای لئیم کیطرف چلو خدا تمہارا ناصر

یاور رہو مجھی ضامن لو کہ تمکو صدمۂ ہلاک اور آسیب جان نہ پہنچیگا سلامتی سی حملہ کرو فقالوا

لها اصبری حتی یقربوا منّا وننظر فی القوم لنکون ملتقا لهم علی خبرة

ومع ذالک فما انت الاّ انیسة الرّای بصیرة بعظائم الامور وها

نحن سامعین قولک طائعین امرک رفقانی جوابدیا تہوڑی دیر ٹہرو کہ وہ لوگ

ہماری قریب آئیں قوم گمراہ کی جمعیت دیکہیں خبر تحقیق پائیں اسپر بہی تو عاقل اور تجربہ کار و

دانا ہی جو امر کری طاعت و فرمان برداری مین ہمکو بجالانا ہی فقالت نعم ما اشرتم

به وبالله المستعان علی الاعداء دُرّۃ الصّدف نی کہا اچہا مشورہ ہی تمہارا مدد

اپنی دشمنون پر لطف دی خدا قال فلمّا قربوا القوم منهم وطلعت المشاعیل

ولاحت لهم الرؤس علی اطراف الرّماح فمدّت دُرّۃ الصّدف

شتبها راوی کا بیان ہی جب لشکرِ شوم اونسی نزدیک ہوا مشعل کی روشنی سی سنان کا

سنان نیزون پر سرہای شہدا کو خاک و خون مین الودہ دیکہا دُرّۃ الصّدف نی غور کی تو الحرم کا

عجب حال نظر پڑا چہوٹی بڑی لباسِ سندس پہنی کسی کی سر پر تاج بہی نہیں عورات بچگون

اغوش مین لی کجاوۂ بی پوشش پر سوار ہیں زنانِ اصحاب ہمراہ بانوانِ امام فیض

راہ بلا اشکبار ہیں اونکو چارون طرف سوار دونکا پر اگہیری ہوئی قافلہ راندہ دنکا

٣٦
چھتیسوین مجلس المحرم کا حلب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

سر جھکائی بال بکھری عَلیِ مرتضیٰ علیہ السلام کی مستورات فاطمۂ زہرا کی بنات رسول کی نواسیان حسین کی زوجات مَوردِ آفات تھین جہان کی شہزادیان اسیر ہوسنان کی بہو بیٹیان مانندِ اسیرانِ زنگبار و فرنگ قید مین گرفتار بلکہ غلام و کنیز سی بدتر مبتلای صدمات تھین بچہ کی سونی کو جای آرام نہین اونٹ کی جہاز پر سوار کہانی پینی کو سامان ظروف نہتی بہوک پیاس مین فگار ہکا پوی لشکر سی خاک بیابان راہ مین جو اوڑتی وہ بسبب بی پردگی چہرہ پہ بانوانِ حرم کی پڑتی تہی انہمین ایک جوانِ رنجور نالان نظر آیا کہ طوق و زنجیر مین گرانبار فرط اندوہ سی روتا تھا سر پر عمامہ و بر مین ردا نہین عریان ہی بڑا ہرا وہی حال عمو اور سید کاروان ہی شکلِ مرقع پریشان سب کی حالت تباہ بیکسی مین لب پر شورِ نالہ و آہ کسی کی منہہ پر طمانچی لگی داغ نیلی آشکار بعض کی مجروح کانو سی گلی مین لہو بہا نمودار کوئی لڑکی ہر دم آہ الٰہی کہتی تہی دلِ حزین سی بہائی چچا کی یاد مین نوحہ پڑھتی سبکو نام وار لیتا وردِ زبان تھا شہدا پر مصیبت سی جینا وبالِ جان تھا کٹی سر اپنی اقربا کی جو سامنی آتی دیکھتی تو فرق پیٹتی ناچار آنسو بہاتی چوب جہاز پر بیخود پیشانی مارتی کہ ماتہی شق ہوجاتی تہی اس صورت کی ملاحظہ سی جگر صبر و تحمل ٹکڑی ہوتی ہماری ہواخواہانِ قصاص نی دستِ تاسّف اور حسرت

نَظَرْتُ اِلَی الشِّمْرِ وَخَوْلِیِّ ابْنِ یَزِیْدَ وَسِنَانِ ابْنِ اَنَسٍ وَشَبَثِ ابْنِ رِبْعِیٍّ وَجَبَلِ ابْنِ مُحَارِبٍ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْاَشْعَثِ وَیَزِیْدَ ابْنِ الْمُثَنّٰی وَدَغْفَلِ ابْنِ جَمِیْلٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَاقِدٍ وَصَخْرِ ابْنِ مَالِكٍ وَاَمْثَالِهِمْ مِنَ الْاَبْطَالِ وَقَدْ تَلَثَّمُوْا بِالْعَمَائِمِ وَالسُّيُوْفُ مُجَرَّدَةٌ وَالْقِسِيُّ مُوَتَّرَةٌ وَالرِّمَاحُ مُشْرَعَةٌ تَلْمَعُ وَالدُّرُوْعُ تَتَشَعْشَعُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَذْكُرُ نَفْسَهُ بِالشَّجَاعَةِ كَاَنَّهُمْ وَاقِفِيْنَ فِي الْمَصَافِّ ہر کوئی کو دیکہا تحتُ الحنک سیاہ عمامہ کی باندہی

چھتیسویں مجلس الحرم کا حلب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

تلوار سنگی لیے چرگان ودوش پر دہرے سنان درخشان کا نیزہ ثانی زرہ وخود براق سے ہو سلاح
آتا ہے اور ہر ایک اپنے دلمین ذکر شجاعت اور فن سپاہگری پورا کرتا کو یا میدان رزم مین
گہوارہ لڑتا ہے فَاَقْبَلَتْ دُرَّۃُ الصَّدَفِ اِلٰی اَتْرَابِہَا وَقَالَتْ مَالَنَا بِہِمْ طَاقَۃٌ
لِکَثْرَۃِ عَدَدِہِمْ وَاحْتِرَازِہِمْ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ درۃ الصدف بھی ہمجولیان اپنی ساتھ والون سی
بولی نہین اس جماعت کثیر سی طاقت جدال نہین یہ سب جان سی ستعد لڑنی پر لیکن غافل
اور بی تجربہ قتال نہین وَلٰکِنْ ہَلُمُّوْا بِنَا اِلٰی بَعْضِ الْبُلْدَانِ اَوْ بَعْضِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ
لَعَلَّنَا نَجِدُ مَنْ یُعَاوِنُنَا وَیَشُدُّ اَزْرَنَا فَنَلْقَا الْجَمْعَ بِالْجَمْعِ فَسُرَّتْ
اَتْرَابُہَا بِذٰلِكَ وَاسْتَجَادُوْا شَوْرَہَا وَكَمَنُوْا حَتّٰى جَاوَزَ الْجَیْشُ
وَبَعُدَ عَنْہُمْ وَرَكِبُوْا وَمَضَوْا لِیَطْلُبُوْا مَنْ یَقُوْمُ مَعَہُمْ لیکن بلاد وقبائل عرب مین
جاکی ہم امداد مانگین شاید جو ہمارا ناصر ومعین ہو کی امید بر لائی وہان سی پائین اوسی
ان منافقون پر حملہ کرین جمعیت لاکی اس انبوہ سی لڑین قوت پاکی جہلت ندین سرہای شہدا
اہلبیت کو چہین لین پس تمام ہمراہیون نی جانا کہ اوسے پیاری شہزادی درۃ الصدف کا یہ منصوبا
اوسوقت خواہران درۃ الصدف راہ سی علاحدہ ہوکی کمین میں بیٹہ رہی پوشیدہ یہان تک کہ سپاہ
لشکر گذر گیا اور اوسی دور ہوکی بڑہا پہر بہی سوار ہوکی تلاش مین چلین جو کہ مددگار ہو انکا سبا
اونکی طالب تہلین سارے دختران انصار فی شمال درۃ الصدف اپنی بیٹہیان ہمراہ ماکر
کرین اور ایک جا بیٹہین بلند کی نشان استغاثہ و فریاد بپا کی در بدر لیے پہرین وَاَمَّا
الْعَسْكَرُ فَتَوَجَّہَ اِلٰی حَلَبَ وَقَدْ تَقَدَّمَ صَاحِبُہَا بِالرَّایَاتِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقَوْمَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَمْیَالٍ پس لشکر اکفر بالکہ وفرا ولاد پیغمبر کو لیکی شہر حلب میں پہونچا
حاکم وہان کا ناچار و مضطر اعلام ظفر کی ساتھ تین میل تک استقبال کو نکلا داشتہ و

قیس بن عمرو در مقاتلت
کرد و مجروب صفین پسر کاشف معاویہ
حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام
بکشت و حضرت مثنی برکہ دست زد و
براو حملہ کرد و چند طعن در میان ایشان

چہنیسویں مجلس داخلۂ الحرم شہر حلب میں

الرؤس علی رماحٍ طویلۃٍ ثمّ دخلوا بہ من باب الاربعین ملا زمان ابن زیاد
سرِ فرزندِ خیر البشر کو طولانی نیزہ پر چڑھایا نشانِ ظلم و جفا کھولی رجز پڑھتی باب اربعین سے
آبادیکی اندر قدم بڑھایا و اتوا بہ الی رحبۃ الدلالین فنصب ھناک ساعۃً
من النہار فہی الی یومنا ھذا لا یمرّ بہا احدٌ یرید حاجۃً مقضاۃ لہ ابداً
حرمِ یاسین وطاہا کو سر ذکی ہمراہ ذلیل و خوار کی لائی ہر جا انبوہ میں ٹھہراتی نام و نسب انکا
بتاتی تشہیر کرتی ائی تا کہ شوق دلالوں میں واسطی سودای متاعِ ایما کی ٹھہری اور جنس ظلم اور بیکسوں
بازار گرمی عداوت میں بی بہا دینی لگی جو مشتری تہی کا لای خسارت کی او پر تلی گری اور لیفا عت
شادی و مسرت کو نقدِ جو سی کو ل لیتی پھری ادین فروشوں نی رات سی سقف دکان اور
عمارت پر فرش تکلف بچھایا عزیز و آشنا کا ازدحام و اسطی تماشای اسیر کی چار طرف
تھا یا ہر چار راہ و گذر میں بزمِ عشرت سجا تھا آیند و روند میں فتح یزید اور قتل امام کا چرچا
تھا چند ساعت فرزند رسالت کو وہاں ٹھہرایا تا کہ سامان تباہی اور بربادی کو بیکسی
شوق سی دیکھا سر امام حسین علیہ السلام کو لٹکایا دیدہ میں و آسمان سی خون حسرت بہایا او
شرف و بزرگی سی بڑھایا سکان یارت و اجابت دعا بنایا اب بھی وہاں حاجت
بر آتی نہی جو مراد مانگتا پوری ہو جاتی ہی ہو ا سبیا و واسطہ باستو صحابِ مولا وہان
ہر دکان پر اقسام میوہ و طعام خورش جو اطفال حرم کو نظر آیا و الدہ اور پھوپی کی
طرف دیکھا اونہوں نی ناداری کی سبب رو دیا دلاسی میں بہلایا خلائق شہر کی
لباس فاخرہ نوسی وہ یتیم سادات شرماتی بچونکو ماں باپ کی ہمراہ شادمان پھرتی پاتی تو جو
جگر پھاتی اہل کینہ انگشت حقارت سی بتاتی کہ وہ زینب خاتون و ام کلثوم دختران فاطمہ
زہرا ہیں بعضی اشرار کی بھی ہجوم لاتی کہ سکینہ و فاطمہ بنات حسین سبطِ مرتضیٰ ہیں سکینہ

۹۰۱

رسول بازگشت و هرچه شنید
بود با ان گفت پس روز دیگر
جانب طلب ...
بیاراستند سواری از لشکر شام
بیرون آمد و گفت ای شیعیان
مرد مبارزی میخواهم
شعر بن ابی شعر ...
گفت نام خویش بگو تا بدانم کنام
دانسته میکوشی یا در ...
عمر بن زید قاسم بن قیس
ای ساعت چه شرف داری

پس عبد الله بمیدان در مت و هر دو سپاه
چشم بر ایشان نهاده بودند
سپاه سالار بودند [illegible]
گفت ای ملعون پیغمبر ما [illegible]
کیا اولادش چندین عداوت میکنی
گفت ال پیغمبر [illegible] علی و فاطمه و حسن و حسین
[illegible]

باک سعد عبد الله [illegible]

سینتیسویں مجلس یادتی رکھات نماز امام شہید کی قیام سی اور گذر اہل حرم کا حوالی شام سی

اشارہ زوجۂ امام حسن علیہ السلام پر کہ وہ قاسم ناشاد کی ماں ہی کوئی مادر علی اکبر کا پتا دیتا
کہ بانوی شاہ شہیدان ہی ایک نی کہا بی بی وکنیز کی صورت پریشان کیان ہی تادو
بولا خاصان خدا کا وقت وزمان امتحان ہی کیون ای اہل عزا و غلامان باوفای مولا
اگر ہماری تمہاری ناموس کا پردہ سوا ہین کہل ہمای توکیسی غیرت کی ماری جان پربنی
اور آتش شر بار ای ہر گاہ کو دک ناموم زنانی سکان مین بخبر اندر قدم رکہاہی تو کتنا غصہ دل
ہجوم لائی کہ بی ماری اور قیدیکی چین نہ آئی ذکر و تصور کرو رو کی دہائی دو کیا صبر تہا
سید الساجدین کا جو احدانی بلوی مین والدہ اور پہوپہی اور بہن کو بی چادر و معجر پہرایا در زنت
ستم دکہایا با وجود قدرت شکوہ سی لب نہ ہلایا مرتبۂ تسلیم و رضا مدنظر شفاعت امت برونہ
محشر باعث تسکین قلب وجگر توکل محض پر اوقات کا گذر نظم باولوفہ کمیت قلم ترکرلو
پس ہیان کہ میدان رفت مین ٹوٹی عنان ہمعنین آہ وزاری کی رہنما رہین فلک پر ہوا
شور ماتم عیان زیادہ نہین تاب شنیدن مجہی کہ اگی غم شام ہوگا بیان کرون طبع محزون کی
او دیکہو رقم کہ ہو جای اشکون کا دریا روان خموش رہو تاکہ نظم شور و شین کرا اسکا جانا کی خدای جہان

سینتیسوین مجلس یادتی رکہات نماز امام شہید کی قیام سی اور گذر اہل حرم کا حوالی شام

رباعی لکہاہی کہ اگر نہی محشر بپا + شبیر کی لب چوستی تہی سل زلب + اعاز تو ید انجام
حسین + نالام کی جہر سی آہ کہولی وہ لب رباعی عابد کو دوا اور نہ غذا دیتی ہین + سوتا ہی تو
زنجیر ہلا دیتی ہین + سادات کو قید اس بیتی مین کیا + قیدی کو محرم مین جہڑا دیتی ہین
رباعی یہ جوشش گریہ کل مزا دیوی گی + طوفان قیامت سی بچا دیوی گی + یہ چشم دو ہی
کہ محشر مین تہین + کوثر کی کنارے سی لگا دیوی گی رباعی در بہری فاطمہ کی جانی زینب

[illegible]

سینتیسویں مجلس زیادتی رکعات نماز امام شہید کی قیام سی اور کذر اہلحرم قریب شام سی

دربار میں بہی کتنی بلائی زینب ، جاری ہوی طشت میں سر شاہ سی اشک ، بازو بندے
سر کہلی جوانی زینب ، حدیث ایزادی رکعات نماز و تقریر تکبیر
از تکلم امام قتیل و گہوارہ جنبانی جبرئیل ای حاضران جامع اندوہ و بکا
اور معتقدان امام ارض و سما خوشا حال تمہارا نہی کو کہہ اقبال جو تمنی پایا کہ سید عالم کی
فرزند دلبند کا ماتم برپا کرتی ہو صف ملال پر دنرات میٹھہ کی ذکر مصیبت میں رہتی ہو
صدق بیان سی مناقب مولا کو سنو تاکہ درجہ عرفان کامل کی چشم ایمان سی مصاحبت میں
آقا کی رو پاکر وہ کہ جنت و رضوان حاصل رہی مقالہ منقبت صفحہ محبت کو شاہ ولایت کی
صفا دیتا ہی اور نالہ تعزیت عرصہ رقت میں دل مردہ کو عارضہ کمند سی جلا لیتا ہے
شکر خدا کا جو بندگی سی امیر المومنین کی دنیا و دین میں نامور کیا احسان و کرم بخشندہ
بی انتہا کا جو اونکی شادی میں سرور و غم سی دلکو اثر دیا قب عن عبد اللہ بن
سُلَیمَانَ الْعَامِرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ کتاب مناقب میں عبد اللہ
بن سلیمان سی روایت کی ہی کہ اونی کہا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی یہ حدیث
سنی ہی قَالَ لَمَّا عَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَزَلَ بِالصَّلٰوةِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ فرمایا کہ جب رسول اللہ نی معراج میں قدم رونق عرش علا کو بڑھایا دس
رکعت نماز فریضہ واسطی امت کی پانچ وقت میں لای فجر و ظہر و عصر و مغرب و عشا کو
دو دو رکعت ہی اور چند مدت تک وہی عبادت رہی فَلَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَبْعَ رَكَعَاتٍ شُكْرًا لِلّٰهِ فَاَجَازَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ہر گاہ حسن اور
حسین علیہما السلام کی وجود کا ظہور ہوا سات رکعت کو سید ثقلین نی نماز میں بڑھا دیا
ونرات میں بطور شکر الٰہی کی عوض میں اس عطیہ غیر متناہی کی خدا نی بہی اضافہ حسن کو

شامیان برد [illegible] مثل کرگی که در [illegible]
افتد شامیان همچنان دیدند
رو بهزیمت نهادند و سپاه شیعه
از عقب ایشان در افتادند و میکشتند
تا هشت هزار و [illegible] کشتند
از ایشان بکشتند و [illegible]
از ایشان اسیری کردند [illegible]
با خود آوردند [illegible]
در جهاد صفین [illegible]
و دیگران را از او میکرد [illegible]
خدا را شکر بسیار میکرد [illegible]

گذاردند و ورقا او را از کرسی [illegible]
گفت ای یاران [illegible]
گفتند یا امیر نمیدانیم رحمه خدا
و اصحاب گفت رحمة الله علیه
و گفت انا لله وانا الیه راجعون
و بسیار بگریست و چنین [illegible]

سینتیسوین مجلس نمازِ عیدین امام شہید کی قیام سنتہ بنای تکبیرۃ الاحرام اور الحرم کا ورود سلام

قبول فرمایا کرامتِ حسین سی ہند وتھا معمول بنا باب عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِی الصَّلٰوۃِ وَاِلٰی جَانِبِہِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ
عَلَیْہِمَا السَّلَامُ دوسری روایت کی ہی امام ربانی ابی عبد اللہ ثانی سی کتاب مجالس مین
کہ ایک روز قبلۂ انام اور کعبۂ اسلام رسولِ کرام نی مسجد الحرام مین نیتِ نماز پر قیام کیا
اور مقتدای صفِ بلا و پیشوای محراب و مصلا قاری فرقانِ شہادت فاتحۃ الکتاب قرآن
سعادت امام حسین علیہ السلام کو بہی اپنی پہلو مین کہڑا کر لیا فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَلَمْ
یُجِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ سید ثقلین نی ہاتہہ اوٹہا کی تکبیر کہی امام حسین نی سکت
ہو کی زبان نہ کہولی ثُمَّ کَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَلَمْ یُجِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ پہر
خیر البشر نی اللہ اکبر کہا مگر حسین ابن علی علیہما السلام کا منہہ نہ کہلا وَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ یُکَبِّرُ وَیُعَالِجُ الْحُسَیْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَلَمْ یُجِرْ حَتّٰی اَکْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَبْعَ
تکبیرات یونہین حضرت رسول خدا اللہ اکبر کہتی رہی اور امام حسین علیہ السلام کو چاہتی
تہی کہ نام خدا سی نطق کری وہ محبت پروردگار جد بزرگوار کی تکرار سی سکوت مین رہا
تا کہ افتتاحِ نماز مین چہہ تکبیر کو پیغمبر نی پورا کیا ساتوین پر گویا ہوا فَاَجَادَ الْحُسَیْنُ
التَّکْبِیْرَ فِی السَّابِعَۃِ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَصَارَتْ سُنَّۃً
اوسوقت وہ ششجہت کا رہنما ساتوین مرتبہ نانا کی ساتہہ اللہ اکبر بولا جناب صادق
فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی وجہہ سی نماز واجب مین تکبیرات سبعہ کا سنت ہوا
قب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ قَدْ
تَثَقَّلَ لِسَانُہٗ وَاَبْطَأَ کَلَامُہٗ کتاب مناقب مین جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی
کہ اونہی کہا ایام خردسالی مین گویائی کو امام حسین علیہ السلام کی بعادت اطفال دیر کی

[margin notes, Persian, partly legible:]
اسب و سلاح ما سبیل کرده و پنجاه و ... ده هزار دینار از آن و مانده است و گفت
بوند که نامه از ایشان موصل رسید که ظفر که خدا تعالی با ایشان داده بود
الحمد للہ و المنة که ظفر مومنان را شد ... اگاه باش که پسر زیاد با صد هزار ... آمد
در فاکهت ... مجلس یازدهم ... بسم اللہ الرحمن الرحیم

٩٢٩

[illegible]

۳۲ ستائیسویں مجلس نماز عیدین میں ہمراہ نبی تکبیر کہنا سید الشہدا کا اور شوق میں ان کلمات کو اپنی زبان مبارک سے کہنا

اور تکلم میں بانِ معجزبیان تاچند سال نہیں کہی فخرج رسول اللّٰہ فی عیدٍ من الاعیاد

وخرج معہ الحسین بن علیؑ پس ایک دن عید اضحیٰ میں واسطے نماز کی رسول نبی نیاز عیدگاہ کو

تشریف فرما ہوئے اور امام حسین علیہ السلام کو بھی اپنی ہمراہ لیکر رونق افزای مصلا رہی فقام

النبیؐ اللّٰہ اکبر یفتتح الصلاۃ فقال الحسین اللّٰہ اکبر پیغمبر نی صف عابدین میں

قدم رکھ کی اللّٰہ اکبر کہا اور امام حسین علیہ السلام نی بھی نماز کی ہمراہ زبان سی نام خدا لیا فقال

فسر بذالک رسول اللّٰہ فلم یزل رسول اللّٰہ یکبّر والحسین معہ یکبّر

حتی کبّر سبعًا [illegible] ولا یتغیّر [illegible] حسین علیہ السلام کی

زبان کہا [illegible] شادمان ہوکی [illegible] امام حسین [illegible]

رسول داور کی [illegible] مرتبہ پیغمبر [illegible] نام خدا کو [illegible]

حسین علیہ السلام [illegible] شیرین زبانی سی [illegible]

ثم وقف الحسین عند السابعۃ فوقف رسول اللّٰہ عندہا ساتویں تکبیر

امام حسین علیہ السلام ٹھہری پیغمبر خدا بھی [illegible] ثم قام

الی الرکعۃ الثانیۃ فکبّر الحسین حتی بلغ رسول اللّٰہ خمس تکبیرات

پھر سید المرسلین دوسری رکعت کو کھڑی ہوی جب تکبیر کہی تو امام حسین علیہ السلام نی

[illegible] پانچ تکبیریں پوری ہوئیں ووقف الحسین عند الخامسۃ ووقف

رسول اللّٰہ عند الخامسۃ [illegible] آل عبا نی سکوت کیا سرور انبیا نی بھی

ناطقہ روک لیا فصار ذالک سنۃ فی تکبیر العید پس اعداد تکبیر نماز عیدین میں

بقدر مذکور سنت ہوئیں کہ سید الشہدا کی زبان پر آتی ہی جاری ہیں قب عن علی

بن موسی الرضا وعن امیر المومنین علیہما السلام ان الحسن والحسین

[illegible]

۳۷ سینتیسوین مجلس فضایل سید الشهداء و دمشق مین ورود اسیران کربلا

كانا يلعبان عند النبي صلى الله عليه وآله حتى مضى عامة الليل

کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین علی ابن موسی الرضا و علی مرتضی علیہما السلام سے منقول ہی

کہ ایک روز حسنین اپنی نانا رسول صلی اللہ علیہ و الہ کی پاس بازی مین مشغول تھی رات

بہت گذری اور اندھیرا چھا گئی ثم قال لهما انصرفا الى امكما بعد ازان خیر الوری نے

فرمایا دو نور راحت جان و دل کو اوٹھایا ای نور نظر اپنی والدہ کی پاس جا کر وہ منتظر

بیٹھی ہونگی دیدار دکھاو فبرقت برقة فما زالت تضيء لهما حتى دخلا على

فاطمة جب فرزندان زہرا اوٹہ کر شب مین چلی تو مشعلہ برق اونکی راہ مین عالم افروز

ہوکی بڑہی روشنائی سامنی ہم طریق رہی تاکہ سواری شہزادونکی دربار فاطمہ علیہا السلام

پہنچی والنبي ينظر الى البرقة وقال الحمد لله الذي اكرمنا اهل البيت

حضرت پیغمبر نی بجلی کو چمکتی دیکہا تو شکر داور زبان مبارک سی کہا حمد اوس خدا کی جسنی ہم

اہلبیت کو محترم و مکرم کیا اور مرتبہ عزو شرف ساری عالم پر دیا وعن ابي عبد الله

قال بينا رسول الله في منزل فاطمة والحسين في حجره اذ بكى وخر

ساجدا کتاب کامل الزیارت مین ابی عبد اللہ صادق سی روایت کی ہی کہ ایکدن

خلوت سرای فاطمہ زہرا تشریف رسول خدا سی غیرت منزل قمر تہی ۔ اوسوقت آغوش

بتول مین امام حسین جلوہ نما تہی ناگاہ سید ثقلین حسرت سی روئی اور سجدہ کیا

ثم قال يا فاطمة يا بنت محمد ان العلي الاعلى ترائى لي في بيتك

هذا ساعتي هذه في احسن صورة واهيا هيئة پہر فرمایا ای فاطمہ

بتحقیق کہ اللہ تبارک و تعالی نی اسوقت مجہی دیکہا تیری گہر مین احسن صورت اور بہترین

جامہ نشاط مین اور پیرایہ زینت سرور گہر مین وقال لي يا محمد اتحب الحسين

۱۳۷ سینتیسوین مجلس فضایل سید الشہدا و دمشق مین داخل اسیران کربلا

فقلت نعم قرة عینی و ریحانتی و ثمرة فؤادی و جلدة ما بین عینی

اوسپر ارشاد الہی پہنچا کہ ای حبیب میری آیا حسین کو چاہتی ہو وہ تمہارا دلبر ہو آنکھ

عرض کی ہان خداوندا نواسا میرا نورنظر و گل معطر و ثمر جگر کا ثمر و جلد میان چشم میری فقال

الیٰ یا محمد و وضع یده علیٰ رأس الحسین بورک من مولود علیه برکاتی

و صلواتی و رحمتی و رضوانی ہاتھ پیغمبر کا رکھا تھا فرق حسین پر جو کہا کہ خدا ای ام

جبھی ارشاد کیا الہی نیتی ربانی سبارک کیا وہو اس مولود اچھا دکھ اور میری برکات و صلوٰة

رحمت و رضوان پہنچی اوسکو و لعنتی و سخطی و عذابی و خزیی و نکالی علیٰ من

قتله و ناصبه و ناواه و نازعه اوسکی قاتل اور جو سردار لشکر اعدا و انصار

کر ہوا ہو میری لعنت و عذاب و نکال و قہر الہی مین مبتلا ہو اما انه سید الشہداء من

الاولین والآخرین فی الدنیا والآخرة و سید شباب اہل الجنة من

الخلق اجمعین جانو کہ وہ دنیا و آخرت مین اولین و آخرین کا سردار شہیدان ہی اور

بہشت برین مین سب خلق کا سلطان ہی و ابوه افضل منه و خیر پدر اوسکا

فرزند سی عالی درجہ ہی اور بہتر و نیکو ترین والا مرتبہ ہی فاقرأه السلام و بشره

بانه رایة الهدیٰ و منار اولیائی و حفیظی و شهیدی علیٰ خلقی پس اوکو

میرا اسلام پہنچا او بشارت شہنشہ ہی اغاز و انجام سنا کہ یا حسین تم میری نشان ہدایت اولیا

الہی کی منارہ برکت ہو اور پناہ و شہید درمیان خلقت وسیلہ رحمت ہو و خازن علمی و

حجتی علیٰ اهل السموات و اهل الارضین و الثقلین الجن والانس خازن

علم خدا و حجت اوپر اہل آسمان و زمین کی ثقلین ہست اور جن و انس مومنین کی سر دفتر ہو

جبرئیل نزل یوماً الی الارض فوجد الزهراء نائمة و الحسین فی مهده

ان حضرت که در این شهر خواهند رسید

امام ست و سپاه وی و بعید که این ...

عجب چه اندیشه میکنی که این کجا از آن

در خواب دیدم که یکی و گفت ...

در این اندیشه بودم و بخواب رفتم

که دایم که مصروف این شود ناگاه

شستم مجلس میں حضرت سید الشہدا کو جبرئیل کا جھلانا و دمشق میں اسیران کربلا کا جانا

یبکی علیٰ جاری عادۃ الاطفال مع امہاتہم کتاب بحارین میں روایت کی ہی

ایکروز جبرئیل زمین پر نازل ہوئی ناگاہ دولت سرای زہرا کی طرف سی گذری بتول عذرا کو

شدتِ زہد و کثرتِ عبادت سی خستہ اور سوتا دیکھا اور امام حسین کو بعادت اطفال جھولی میں

روتا پایا ماں کی تلاش میں بیتاب ہوتی نہیں پاتی تو شوق میں روتی مجلس جبرئیل

عِندَ الحُسَین وَجَعَلَ یُناغِیه وَیُسَکِّتُهُ عَنِ البُکاءِ وَیُسَلِّیهِ ایسی ہی مذا

جھولی کی پاس امام حسین علیہ السلام کی جا بیٹھی جھلا نی کو رقت ہوئی اور بچی کی تشفی دلجوئی

وَلَم یَزَل کذالک حتّیٰ استیقظت فاطمۃ من منامہا دیر تک وہ باتیں کرتی رہی سید الشہدا کی

خدمت اور دلداری کی تاکہ فاطمہ زہرا کی خواب راحت سی آنکھ کھلی جو سنا کہ ...

یُناغی الحُسَین فالتفتت الیہ فلم تر احدًا ... نسائی اپنی فرزند کی جھلا

اور جھلانی میں آدمی کو نہیں دیکھا ... کو گہوارہ میں پایا ... کیا

فاعلمہا ابوہا رسول اللہ انّ جبرئیل کان یناغی الحسین علیہ السلام

بابا کی خدمت میں جا کی ماجرا کہا ... آواز انسان کی ... کہیں دیکھا

سرور کائنات نی خبر دی کہ وہ جبرئیل مقرب جلیل تھا جب تمہاری بیٹا ...

گذرا حسین کا رونا خوش نہ آیا حسین ہو کی بیٹھا ... کہ سکین الطفال ...

اسکو سلا یا خدا نی یہ مرتبہ بزرگی کا خدمت ملائکہ سی میری فرزند کو دیا ... فریاد

فغان و آہ فکر و تصور کی یہ جا ہی محبان اہلبیت مقام نالہ و بکا ہی کہ فرشتہ ایسا کبریا ...

بتول عذرا دلبند علی مرتضیٰ کو اسقدر پیار کریں امام حسین علیہ السلام کا رونا طفلی میں دیکھہ

سکیں یہ حال اسکا ... عادت بشری لڑکی اکثر روتی ہیں اور ذراسی خلاف طبع پر محزون ہوتی

ہیں پس کیا منہہ دکھائیگی وہ بیچارہ روز محشر رسول دوسرا کو اور کس عذر خواہی جواب دیگی

ان حضرت که در این ... امیر ایشان ... ابراهیم ... کہ ...

... ابراهیم ... ۹۰۵ ...

... ابراهیم ... امام ... السلام ... حنظلہ ...

سینتیسویں مجلس کو جس جا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

خدا و علی و فاطمہ زہرا علیہم السلام کو تعزیت جانسوز کربلا مین اپنی جگر گوشہ کی مکرر سنایا۔ اور قتل کر کی برادر و فرزند و دختر یا کو لاش پرخون پر سید الشہدا کو رولایا منقول ہی کہ جب عباس علی نے حضرت علقمہ پر بسیدم ہوی کٹی ہاتھہ مین سقای حرم جلتی زمین مین گری امام حسین علیہ السلام بیتاب ہوی و اخیتاہ و یا اخا کہتی دوڑی بھائی کو پارہ پارہ دیکھا تو کہو کو روی اور تری کثرت بکا مین ایسا نالہ کیا کہ ارکان عرش کو ہلا دیا کلمات اَلآنَ اِنکَسَرَ ظَہرِی وَقَلَّت حِیلَتِی فرمائی ریش مبارک پر غم برادر مین سیر شک خونین بہائی لاش پسر علی اکبر شبیہ پیغمبر کو جب زخمون سی چور لہو مین تر خاک پر دیکھا کثرت اندوہ و زاری مین آہ کا نعرہ مارا بیقراری دل سی پکار کی کہا یا بُنَیَّ قَتَلَکَ اللّٰہُ قَوماً قَتَلُوکَ ای بیٹا قتل کری اوس گروہ ستمگار کو خدا جنہون نی تجہسی جوان رعنا کو مارا یا بُنَیَّ عَلَی الدُّنیَا بَعدَکَ العَفَا ای فرزند تیری شہادت سے اُف اوپر دنیا کی اور اب زندگانی مین حیات کا مزہ نہ رہا فرط تشنگی مین امام حسین علیہ السلام کا دہن پر خشک ہونا چلو بھر پانی واسطی علی اصغر کے بہونی پر اشکون سی منہہ دہونا حرملہ بن کاہل کا تیر ستم حلق پر طفل کی لگانا خون کا فوارہ حلقوم شیر خوار سی بہانا بچہ معصوم کا تڑپ کی بحسرت باپ کو دیکہنا دم توڑنی سیر کی مظلوم کربلا غمگین بیٹہنا اور بہی زیادہ اس جا سی امام حسین علیہ السلام کی سر پر جو بلائین گذرین کہ بہن بی بی بیٹی ننگی اونٹون پر سوار مقتل مین گرین فوج اعدا کی نرغہ جور مین بی ہتیا ر و تجہیز چلین بہائی بیٹی کی لاشین بیدفن خاک و خون مین پڑی رہین اہلبیت کی بندی قیدیان در بدر عریان سر پہرتی خلایق اونکا نظارہ ذلت و خواری مین کرتی سرہای فرزندان سرو نیزون پر عالم خوش ہو کی تماشا بلوای کو فہ و شام مین عترت سید عالم کو اسیر دیکہ کی تماشا کہاتی دربار حاکم مین امام زین العابدین علیہ السلام کو لائی طوق و زنجیر مین بندہا مقول عذر کا کنفہ شکستہ حال

ستمگرون نے بعد شہادت کے حرم امام کا قید کر کے شہر شام کو جانا اور داخلہ حرم امام کا شہر شام کا

مثال گنہگاروں کی کہڑا کیا اور روبروے یزید سر امام حسین علیہ السلام طشت طلا میں رکہا وہ پلید لب و دندان سید الشہداء کو چوب خیزران سی کہولتا حضرت سے نگاہِ اہلبیت کی چشم سہ دار شہدا پر خون زینب وام کلثوم گرفتاری بلا سی محزون ہائی ہائی سالار و امام پر حرم محترم کی او ستم کیا صدمہ گذرتا ہوگا اور ناچار وہ ستم میں اپنی مصیبت پر کیونکر صبر کرتا ہوگا اگر پیغمبر خدا ماجرا غم اثر کو دیکہتی تو کیا کہتی ہرگاہ علی مرتضی علیہ السلام اوس واقعہ جانگزا پر نظر کرتی تو کیونکر چپ رہتی فاطمہ زہرا کی دل پر کسقدر آتشِ اندوہ والم جلتا حسن مجتبیٰ کا سینہ کتنا سوز ماتم سی جلتا

نظم للمؤلفہ جو ظلم گذراہی کربلا میں رسولِ حق کی دل و جگر پر نہ کہا ہوگا کسی نی ہرگز تمام عالم کی ایک بشر پر وہ یاد آتا ہی غم کا ساماں لہو میں اپنی حسین غلطاں ہیں کاگر ناز میں پہ اوس آن سکینہ روتی تہی جب پدر پہ پیاسا ہو کا شہید ہونا سناں نیزہ پہ سر کا پہر نا حرم کا بالوں سے منہ چہپانا کنگہی ہو جسی نخ قمر پہ عقرب و ماتمی شہ کی رونا بسر شک گلگون میں چہرہ ہونا نشانِ الفت ہی جان کہونا بیانِ ناظم سی اوسکی سر پر

روانگی اہلبیت کرام از کوفہ و داخلہ شام و سنانی دن یزید زن بر سر امام

قصہ خوانانِ سرگذشتِ کرب و بلا و فسانہ گویانِ شکست لشکر شہدا و بیانِ جگر سوز صدمہ مقال نا قلانِ انجمن افروز حزن و ملال و واقعہ نگارانِ حکایات گریہ خیز و سخن سرایانِ بزم مصیبت انگیز کاروانِ شرح غم نشان کو ساتہہ لشکر نوحہ و فغان کی بیابان بیان میں یوں لاتی ہیں کہ جب اہلِ عراق سر فرزند رسول کو ہمراہ سایر شہدا کی ابن زیاد کی پاس لائی اور بقیہ اولاد بتول گرفتارِ قید بلا سینہ زنان کوفی میں آئی وَکَتَبَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ یُخْبِرُہٗ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَخَبَرِ

بیستوین مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

اہلبیتِ امام چند روز اونکو زندانِ محنت مین محبوس رکھا + قلمِ طغیان سی بشارتِ فتح کا یزید کو
نامہ لکھا کہ ای امیر بخواہش تقدیر نگونساری عَلَمِ اہلبیت مین ہماری تدبیر کارگر ہوئی او
جنگ اولادِ امیرِ خیبر گیر سی شمر شہر کی بخوبی سر ہوئی حسین مارے گئی تمام عقیلی جعفری
اب مین محمدی نہ حسینی و حیدری + کہ تا تنہا جہان مین کوئی جنسی ہمسری + پیاسے ہی گئی
بہشتی و کوثری + پہولا پہلا رسول کا گلزار کٹ گیا + جس سی تجہی خلش تہا سو وہ خار ہٹ گیا
در بابِ روانگی عترتِ خیر الانام بسوی شام اجازت چاہی + واسطی دکہانی سر ہائی خواہر
دختران امام ہر شہر کی اذن حاکم کو رخصت مانگی وَاَمَّا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّهُ لَمَّا
وَصَلَ کِتَابُ عُبَیْدِ اللهِ وَوَقَفَ عَلَیْهِ ہرگاہ ابنِ زیاد کا نوشتہ بشارت میں
قاصد لیکی گیا ابنِ معاویہ کو وہ مخبرِ قتلِ عترتِ طاہرہ پہنچا + سر تا بپا جو حظ زادہ یا
مژدہ سی ماری خوشی کی نہ سما کی ہوا وہ شاد + بولا ہزار شکر برآئی مری مراد + اب دشمن
جہان سی مٹا باپ کا فساد + بیعت نہ کی تو حلق سی تیغ جفا ملی + بیہودہ کج کرنی کی آخر سزا ملی
اَعَادَ الْجَوَابَ اِلَیْهِ یَاْمُرُهُ فِیْهِ بِحَمْلِ رَأْسِ الْحُسَیْنِ وَرُؤُوْسِ مَنْ قُتِلَ
مَعَهُ وَحَمْلِ اَثْقَالِهٖ وَنِسَائِهٖ وَعِیَالِهٖ راوی کہتا ہی بعد اطلاع مضامین فرمانِ [illegible]
آگین عبید اللہ کو جواب لکہا اور سر امام حسین علیہ السلام و سائر شہدا و اہلِ حرم کی روانگی کا
امر کیا قَالَ فَدَفَعَ ابْنُ زِیَادٍ رَأْسَ الْحُسَیْنِ اِلٰی زَحْرِ بْنِ قَیْسٍ وَدَفَعَ اِلَیْهِ
رُؤُوْسَ اَصْحَابِهٖ وَسَرَّحَهُ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ وَاَنْفَذَ مَعَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ
عَوْفِ الْاَزْدِیَّ وَطَارِقَ بْنَ اَبِیْ ظَبْیَانَ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ
ابنِ زیاد نی مطابقِ حکمِ یزید عمرِ سعد اور خولی کو بلا یا چار سو سوار دیکر اونکو حفاظتِ اہلبیت
طریقہ جور و جفا بتایا زحر بن قیس کو سبکی سرداری کا رتبہ دیا اور قبایلِ عرب کو اہلِ کوفہ سی

911

و گفت لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم [illegible]
یا اهل العراق این زنان و فرزندان [illegible]
ابراهیم گفت [illegible]

ستائیسویں مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

حال سرہای شہدا و امام حسین علیہ السلام کیا۔ ثُمَّ اِنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ ابْنَ زِیَادٍ بَعْدَ اِنْفَاذِہٖ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اَمَرَ فِتْیَانَہٗ وَصِبْیَانَہٗ وَنِسَائَہٗ فَجُہِّزُوْا پھر ابن زیاد نی بعد بھیجنی سر امام حسین علیہ السلام و اقربا عیال و اطفال کو مظلوم کربلا کی بلایا اونکو با شہر و صورت برہنہ شترہای بی کجاوہ پر مثال اسیران روم بٹھایا۔ وَاَمَرَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَغُلَّ بِغُلٍّ فِیْ عُنُقِہٖ سوز کینۂ دیرینہ سی رشتۂ عداوت کا لا طوق و زنجیر آہن کو امام زین العابدین علیہ السلام کی سر و گردن مین ڈالا۔ ثُمَّ سَرَّحَ بِہِمْ فِیْ اَثَرِ الرُّؤُوْسِ مَعَ مُحَفِّرِ ابْنِ ثَعْلَبَۃَ الْعَائِذِیِّ وَشِمْرِ ابْنِ ذِی الْجَوْشَنِ ابن زیاد کو بلا سی دوستان محبان علی علیہ السلام کی اندیشہ تھا اسواسطی کوفہ سی دو تک پہلی سر ونکو ہمراہ لشکر بھیجا اوسکی بعد حرم محترم کی واسطی محفر ابن ثعلبہ و شمر بن ذی الجوشن سی کہا ساماں جور و جفا کی ساتھ یزید پلید کی پاس انکو لیجا۔ فَانْطَلَقُوْا بِہِمْ حَتّٰی لَحِقُوْا بِالْقَوْمِ الَّذِیْنَ مَعَہُمُ الرُّؤُوْسُ عترت نبی کو اہل ظلمت کہیری جانب سواد شام چلی تاکہ دو نو غول سپاہ کفر و نفاق کی باہم جا ملی۔ فَسَارَ بِہِمْ مُحَفِّرٌ اِلَی الشَّامِ کَمَا یُسَارُ بِسَبَایَا الْکُفَّارِ یَتَصَفَّحُ وُجُوْہَہُنَّ اَہْلُ الْاَقْطَارِ وہ شریر بیہ ہر قریہ مین اہل حرم کو تشہیر کرتی تاکہ ایک منزل مین حوالی دار الخلافہ کی پہونچی یاس پلید یزید کو بذریعہ عرضی اپنی وارد ہونی شہر کی اور داخل ہونی مین رات یا دن کی ساعت پوچھی وہ ملعون دلدادۂ وصول سر سید الشہدا سی بہت شاد ہوا اوسکی آنی کو گرفتاران کربلا کی شہر دمشق مین وارد ہو کیا تھا لیکن شہر مین اپنی خدام مقہور سی لوا سنانی کو یہ فرد ہ مسطور شہر کا سنا تاکہ شہر شام کو صبح روز عید سی زیادہ آرائش کرین زن و مرد ہر طرح کی زینت مین آمادہ افزائش رہین ہر کوچہ بازار کی در و بام پر طرح طرح رنگ کا پردہ و پارچہ آویزاں کرین مجمع و بازیگر اور انواع بزم و سرود کا تماشا بارگاہ خلافت پایگاہ ہی کو تاکوی ایستادہ کرین خلایق کو حاضر ہونی مین بلا قید کی اجازت دو

سینتیسوین مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

موتیہ ہان جو بدارشن کی احکام لیکی جاتین + جو بخبر ہون فتح کی اونکو خبر سناتین + دنیا
خوشی کی لیکی رہتیان شہر آتین + گہر لٹ گیا ہی کا خزانی کا زر لٹاتین + ڈنکا ہماری نام کا
اب ہی زمانی مین + نوبت بجاتین عیش کی نقارخانی مین + راوی کہتا ہی سرداران سپاہ
کوفہ نی سواری کا یون بند و بست کیا اس طور سی اولادِ مصطفیٰ کی قافلہ کو آگی بڑہانی کو
نرغہ مین لیا + سکی بیچ مین امام زین العابدین کو بی عمامہ و ردا ناقۂ عریان پر بٹہایا + جسپہ
طفل صغیر مانند امام محمد باقر و عبد اللہ بن عباس کو بحزار خواری اونٹون پر چڑہایا ایک شتر
بی کجاوہ و محمل پر زینب خاتون سوار او کی برابر سنان این انس نیزی پر سر امام حسین علیہ
السلام لیی رہ رہا دوسری اونٹ پر ام کلثوم حزین و مغموم پہلو مین سکینہ ابن الفضیل کی ہاتہ
مین سر عباس مظلوم سکینہ و رقیہ کو باہم پشت ناقہ پر سوار کیا آگی اونکی سر عبد اللہ بن علی کی
خزنگہ کابلی لیکی چلا دو جدا امام حسن علیہ السلام کی قرین سر قاسم اور عبد اللہ کو خولی اور طارق
اوٹھایا ام لیلیٰ کی برابر سر علی اکبر کو قنفذ ابن مرہ عبدی نی سنان پر چڑہایا امام ہانی کی آگی
ملا ہوا سر فرزندان مسلم کو عمرو بن خالد و جویہ نی بلند کیا خاتکہ و رباب کی پاس سر عون و
جعفر کو بشر بن حوط و ہانی بن ثبیت نی جلوہ دیا باقی گردوپیش زوجات اصحاب کی سر ہا
بریدہ کو بہالو نکی نوک پر چمکایا سامان و اسباب نالہ و زاری کی ہمراہ بیوہ زنان کی ہم
چار طرفسی بڑہایا مرثیہ کہون اگر سروں کا شہیدوں کی مرتبہ ہو کرجای چشم سی سر وخورشید کی
ضیاء نیزون پہ یون تہی وہ سر پرنور باوفا + قرآن مین جس طرح سی ہین سورۃ جدا جدا
نورِ خدا تہا رخ پہ ہر ایک خوشخصال کی + پڑہتی تہی سب وہ مصحف ناطق کی لال کی تہی
گردوپیش یون سرشہ کی وہ حق شناس + پروانی جیسی شمع شبستان کی آسپاس +
ظاہر تہی خشک ہونٹون سی اونکی کمال پیاس + تہا مرگئی پہ بہی اونہین مولا کا اپنی پاس

چون تو نزدیک بودی البته او را هلاک میکردم سم آنکه اگر ابن جعفر به لشکر او میرسید

تمام فرزندان تو میکشت و رزش نمی کردم

کرد الی شود سید چو آنکه بالمامیکوئی کرده

کو تو آن گفت ای امیر مثل او نشنیده ایم

عرفه ست با اسلم عقیل گفته های خود را

سنتے ہیں مجلس نظم و نثر میں حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

جا بجا نثار کرتی وہ آفاق کی گردین، گویا کہ بلبلین گل زہرا کی گرد ہین، تھا سبکی بیچ مین پر
سلطان بحر و بر، زینب آئی بہین گرد ہین تہی ہو منہ خون سی تر، ثابت یہ تھا کہ شکر
انجم مین ہی قمر، زخمی جبین سی سجدی کی آثار جلوہ گر، غل تھا کہ پھر پیا ہی جو نور خدا ہین
خورشید آسمان مین یہی یہی ضیا ہین، ارشاد ہی قاضی عسکری کہا ہی کتاب دلائل الشہادہ
مین مفصل لکھا ہی ... کی ... ہی بقدر چالیس ... مرد ... تھی اور
دست ... روم و فرنگ ... نما ہی جشن ... کی قافلہ مین پانچ
لڑکی عبداللہ بن عباس و امام محمد باقر و حسن مثنی و زید وغیرہ بہت خورسال اپنی بزرگون کی
ماتم مین پر ملال اندوہ ... حالت ہی زی حال ... کی غول کی ... تہا کا ... وان
اور ... اگی ... حلقہ ... چار ... جنون ... ست درد ... ہ
قدم ... او ... امام زین العابدین علیہ السلام ... پریشان
تا ... ہر ... کا ... ہوا ... چار ... کی ... مین
دل ... یوسف ثانی ... غربت ... الہی ... شکر
وہ سلاسل کی گرانی، کرکی ... زینب کی پیچ ... کو دیکھا، ... افلاک کو دیکھا
... تھا ... کی ... گرا ... تھا وہ ... پالا تھا جاندی
سینہ مین ... بالا ... طوق ... الا ... با ... فکر ... تھا
اک جان حزین لاکھ مصیبت مین پڑی تہی، دو ستون ہی بیمار کی ہین پاؤن دیاتی، پا پیڑیان
بہاری او سی لاکہ ہین بہاتی، ماتم کی خبر کہہ مین مرثیون سی چہپاتی، پا پانچ سر کاٹ کی
اونکو مین دکہاتی، یہ دکہہ نہ کسی صاحب آزار نی دیکھا، ہان بعد پدر عابد بیمار نی دیکھا
وا ویلا و وا حسرتا جب اسیران دشت کربلا او پر کو منہہ اوٹھاتی تو اونکو لالہ ... درد

الله را ساخت و مسلم را گفت ای سید

... یاد ... ای سید

... نیاد

... ای سید در خانہ ما ... داد

... آن ملعون ...

ابراہیم ... گفت ای براد

... ۹۱۲

... ابراہیم ...

فاینجا باشی تا امدن من وخود با ... ت

هنا و سوار بر خواست و طلب اب کردند ... پس آن کنیز

... و امد چنانکه گفته شد ... گفت که همین شیخ علیه

تا ... ایشان را گفت ... بیت ...

یا ال ... السلام ... که ... کشیده ...

سینتیسوین مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

برادر کی سر لہو مین تر نظر آتی ہی اختیار شہید کی گردن کٹی دیکھتی سی اشک بہاتی بہا کار
ملازم شمر بے تیغ رفت مین تازیانون سی دھمکاتی ہا اور نیزوں کی ڈانڈو بوریاں فرق سر اوپر
شانون پہ کھاتی رکلمات سخت طعنہ اور شماتت کی بیچارونکو سناتی تھی جب ہر گاہ
بہوک پیاس کی شدت سی چلاتی تو وہ ظالم بی خوف خدا جہڑکی سی ڈراکر خون جگر پلاتی
اس محنت اور تکلیف مین وہ نازونکی پالی سر ڈالی چلی جاتی دل پر درد سی آہ کا نعرہ
بہرکی آہستہ اشک بہاتی سب کی بدنین سیلی کپڑی جا بجا پہٹی ہوئی چاند سی چہرا کی
غبار اوڑکر دبیابان مین اٹی ہوئی طمانچون سی ماتم کی چہری دا غدار بہ فرط شرم کی نقاب سی
عاری اور پیشانی فگار دست جفا کی تاراج چادر ونقاب تھا تی تو صورت آستین اور بالون
چہپاتی سب خورد و بزرگ گردن جہکائی مانند چیونٹی نالہ کرتی بہ شرم نظارہ نامحرم کی خیال سی
لرزتی جناب سید سجاد جو تھا قلہ سالار اور بیماری مین ساری کنبہ کی پرستار تہی پیہ بیتابی
الالما سی ناچار اپنی زندگی سی بیزار تہی وہ شیر بیچہ بیابان سیر ناقہ نظر آتی تہین کہلی سر
ہاتہون سی پیپانی ہوئی سینہ ردتی تہی ماں کی پردہ تہی وہ نازکی پالی ہوئی خواہر تہی ایک
اوس انبوہ مین بی مقنع و چادر ناموس محمدیہ تو یہ ظلم و ستم تہا اور سامنے سر کا یہ سیرتی
علم تہا اوس روز کثرت امد و رفت کا اہل شام کی یہ حال تہا کہ شتر و باغ کا دل جا بجا تہا
ہر گاہ مقدمۃ الجیش مین چند سوار لشکر شوم کی انبوہ خلایق کو راہ سی ہٹاتی تو سارہ بان اونٹ
اسیران احمد مختار کی تہوڑا بڑہاتی بہ جب کہ وہ کاروان تباہ نزدیک شہر پناہ وارد ہوا آواز
دف و چنگ وفی کو زینب خاتون نی سنا ایک شخص کو آتی بلایا زبان بیکسی مین فرمایا
ای مرد اس شہر مین یہ نقارہ و جلاجل کی غل کیسی ہی اوسنی کہا تمہاری اسیری کی خوشی کی
نوبت بجتی ہی فرمایا افسوس کہ خدا نی سید انبیا کی خاندان رسالت سی عداوت بڑہا ہی

با ... کشیدہ ... که خدای تعالی ناصر ...

شما ... ابراهیم ...

۹۱۵

از دمید ... هر ... که گذشته باشیم

باز یابی خود ... کرد که ما ...

در ... کین نشسته باشند ... بچه

از آب ... ایشان ... هلاک ...

خواهند کرد ... حاجیه که در ...

سنت ... که ... بدخواه ... خواند

وا ... کشته بود ... نفر از ... هاشم

کشته بود ... پسر زیاد ... بجای خود

قتل ... چنانکه هر که دید ... ود

که در ... پسر زیاد و ... ابراهیم

چون ... عماری ... دید ... شاد شده ...

بانک بر ... من نبید ... ام

فنیاد ابراهیم گفت ای خادمان

از نزدیک عماری امیر عبید الله

وکشند ای ... دور شوید

خادمان بانک بر وی زده ...

بوی نهاد چون نزدیک رسید

دمشق بکرفت واز عماری بیرون کشید و در میان ان خارجی زد کار اورا تمام کرد و اوان برداشت که یا ال نبی ازین حاجت داری عماری برداشت و پیش آمد و گفت ای امیر المؤمنین ابراهیم پیش امد و گفت ای امیر بفرما شد تا الکه عماری زد بابت رسید نزد امیر این را بگفت و خاموش شد رسیده واز دست ظالم اعدام

سنیے یہ مجالس نظم و نثر میں حرم امام کا داخلہ شہر شام کا

اے اس قوم ستمگر سے ہیں یہ آل محمد کی بلوائے محنت میں آئے ہماری حالت پر امت کو بھی رحم نہیں روا نہ کہ بر خلاف رحم و مروت یزید کی خاطر سے خوش ہونا اگر یہ لوگ ہمکو اولاد پیغمبر نہیں جانتے ہیں تو کیا مسلمان اور یہ بھی و بندۂ خدا بھی نہیں جانتے ہیں وہ شرات نانا ہمارے کا کلمہ پڑھتے ہیں اور ہماری مصیبت میں ساز و نواز کی صدا بلند کرتی ہیں ہر شہر ہر کوچہ میں ہی رقص ہر ایک گھر میں غنا ہی ماتم نہیں حرم عیش میں اولاد زنا ہی ہاتھوں زنان و مرد کی سرخی حنا ہی ہر بام پہ نقارہ و نوبت کی بنا ہی الغرض کا ہی شور نوہ الفتح غل ہی و دیکھو یہ عزای پسر ختم رسل ہی راوی کہتا ہی کہ جب اہلبیت اپنی بی سر و سامانی اور اہل ستم کی طغیانی سی ناچار ہوئیں اور بی حیائی اس مردم شام کی جو شکیب و طاقت مارتی انکی شکار ہوئی امام زین العابدین کی طرف بحسرت دیکھا اپنا دکھ زبان حال سی رقت میں کہا حرشیه فریاد تھی راند و نمین کرای کل کی مددگار ہو کا ہی ہای ڈہا نہیں خرم احمد مختار کس درد سی فاقی تھی سجاد دل افگار ہو جو مرشی تمہارے نہیں فی کار داد نکی عبث بیج و الم ہی کیا چادر تطہیر کا پردہ نہیں کم ہی سر پہ تو نہی چہرہ ونکو چھپا لو شکوی کی کوئی بات زبان سی نہ نکالو لازم ہی تمہیں صبر کا ہونکو سنبھالو غربت میں اسیری کی ہی تکلیف اوٹھالو چادر نہیں سر پر تو صبر کیا ہی تمہارا پردہ رہی است کا یہ پردہ ہی تمہارا وہ قوم نابکار اسیر و نکی شتر جانب مقصد بڑہاتی اور راہ میں کبھی نیزی والی سرہای شہدا کو گھوڑا جگہ کی ہلاتی قال دَنَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ مِنْ شِمْرٍ وَكَانَ فِي جُمْلَتِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ اِلَيْكَ حَاجَةٌ راوی کہتا ہی کہ خواہران سرور کی جب یہ طغیان کو دیکھا تو ام کلثوم نی شمر سی یہ سخن کہا کہ وہ ظالم اونکی ہمراہ تھا ای بیرحم سنگدل ای ذریت نبی کی قاتل بیری ایک حاجت ہی تیری پاس اگر بر لائی تو کہوں و الا شکوہ عرش خدا

اب امام ۔۔۔ شام رسید و حال اوقیان را میدیدند شنیدند و حطام ایشان ... ایشان ... پس بوده ... تو ... ایشان را ... کشتند ... شدند ... ابراهیم ... که ... برای ... نیزه عليه

حاصل انشا که پیش ... سیاه ... الغرض ... اوراق ... شام ... الیس ... علیه ... با ایشان ... ساکن

۹۱۴

سینتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ الحرم امام کا

ساکت اور شاکر ہون فَقَالَ لَهَا مَا حَاجَتُكِ فَقَالَتْ اِذَا دَخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ
فَاحْمِلْنَا فِي دَرْبٍ قَلِيلِ النَّظَّارَةِ اوسنی پوچھا وہ مطلب کیا ہی دختر زہرا نی ارشاد
کیا تو جانتا ہی کہ ہم پیغمبرِ خدا کی نواسیان علی مرتضیٰ کی بیٹیان منصوصِ آیت ذوی القربیٰ
مخصوصِ بشارت وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا جور و ستم سی آج بی مقنعہ و ردہ بند ہین چہرہ می سے
نامحرم نظرونکی پیوند زمین کی آرزو مند ہین جب ہمکو شہر مین داخل کرنا اوس دروازہ کی راہ
لی چلنا جدہر انبوہِ خلایق کمتر دکہینا بازار و گذر خلوت سی دریزید پہ اوترنا اور تَقَدَّمْ اِلَيْهِمْ
اَنْ يُخْرِجُوا هٰذِهِ الرُّؤُوسَ مِنْ بَيْنِ الْمَحَامِلِ وَيُنَحُّوا عَنَّا فَقَدْ خُزِيْنَا مِنْ
كَثْرَةِ النَّظَرِ اِلَيْنَا وَنَحْنُ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ یا حکم دی اپنی سوارونکو سرہای شہدا کو نیزون
لیکی ہماری اونٹون سی پیشتر چلین کہ ہم اس حالت مین کثرتِ ناظرین سی شرماتی ہین کہ الہم کی
سر عریان سی آنکہین پھر الین اور شہدا کی سرونکا خلایق تماشا کرین فَاَمَرَ فِي جَوَابِ سُؤَالِهَا
اَنْ يُجْعَلَ الرُّؤُوسُ عَلَى الرِّمَاحِ فِي اَوْسَاطِ الْمَحَامِلِ بَغْيًا مِنْهُ وَكُفْرًا اوس
ظالم نی جواب ام کلثوم مین غضب کیا عداوت و انکار سی اپنی سوارونکو کہا کہ سب اونہی
سرونکی نیزونکو نزدیکِ حرم لاوہ ہر خاتون کی شتر کی برابر شل سایہ قدم بقدم تا کہ سب اپنی
وارثونکی گردن کٹی دیکہین زیادہ اندوہگین ہو وین ہماری اسیر فاسقین یزید کی دولت
انکو غارت سی نظر کرین خوش ہوین وَسَلَكَ بِهِمْ بَيْنَ النَّظَّارَةِ عَلَى تِلْكَ
الصِّفَةِ حَتّٰى اَتٰى بِهِمْ بَابَ دِمَشْقَ واحسرتا واحسینا ای اہل عزا برباد ہوی اولاد
رسول کا رتبہ کہان پہنچا برخلافِ مرادِ اہلبیت جدہر انبوہ زیادہ تہی شمر اوسی راہ سی لیچلا
کوئی درجہ خواری کا جو ممکن تہا اونکی ستانی کو باقی نرکہا راوی کہتا ہی کہ اوس دن تمام شہر شام
باشندی صحرا کی ہجوم آور تہی شوقِ دیدار مین غریبانِ دیارِ بلا کی اپنی جامہ سی باہر تہی

امدو او را اعزاز هر چه تمامتر بشهر در آورد تمام این مجلس [illegible]

۳۶ چھتیسویں مجلس شہر شام کا داخلہ حرم امام کا

حو یثیہ اب آگی ہی سجاد سی اسطرح یہ روایت ہے جب شام میں پہنچی حرم شاہ ولایت شہر کی
تھی بالون سی چھپائی ہوی صورت بیبی دختر خاتون قیامت یہ زنجیر گران تو تھی
پاون میں پڑی تھی اور چار طرف خلق تماشی کو کھڑی تھی خلاصہ مضمون شمر ملعون اہلبیت کو لیکر
اس حال سی لیکی برابر دروازۂ جیرون کی پہنچا بسبب کثرت مرد و زن کی راہ نہ ملی تو آگی نہ بڑھا
تو دو ساعت وہان توقف کیا نور خان مصیبت نگار سی یہ باعث کو شاہی کہ دروازہ کا
اوس روز سی باب ساعات لقب ہوا ہی کس زبان سی ماجرای اولاد سید الشہدا بیان کی
سامنی کہون کو منی بیابان میں سرگشتہ تھی اور تباہی پہ ہون جہر گاہ امرای در شہر کی
اندر داخل ہوکی چند قدم بڑھی تو عجب سامان دلسوزی اپنی برابر اونکو نظر پڑی حو یثیہ
القصہ پہنچی شام میں جب اہلبیت شاہ نقارہ داخل کا بجانی لگی سپاہ پھر تو گھر ون کی خلقت
چلی یون سمت کی آ رہی تھی جیسی عید کی دن سوی عیدگاہ دیکھا کر وش فلک سی کا بہر
بجا ہوی قابل تماشی کی حرم مصطفی ہوی تھا اوس دن حکم یزید سی راہ و گذر کی صفائی ہوی
رات بھر خلق آرایش در و بام میں سرگرم رہی تھا کہ دو پون نی زمین فرصت میں جہاڑ دی
سقون نی ڈنکو راحت بہجت پر آب پاشی کی جابجا پشت بام و زمین میں فرش تکلف
بچھائی جلسۂ عشرت والون نی جوق جوق بکثرت اختلاط پھیلائی تماشا میں زن و مرد
گلی میں بھری تھی چھوٹی بڑی سر ہای شہدا کی مشتاق در و دیوار پر کھڑی تھی کہیں گانا
بجانا شادی کا رنگ جماتا کوئی مدح یزید اور مذمت آل نبی میں غزل و ترانہ سناتا
ایک طرف سی آواز تہنیت اور مبارکباد گوش حاضرین میں آتی دوسری سمت سی قلقل مینا کی
صدا ہوش لیجاتی دوکان و بازار بکمال زینت سی آراستہ کیا ہر قسم کا میوہ خوش رنگ
ترکاری کو افراط سی خوانچی والی چار طرف سجا تی لیی پھرتی خریداران لذت عیش کا

ستّیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ حرم امام کا

کمس ایک دوسری پر گرتی ، ہر جانب سقّی جامِ آب سرد کو پھراتی لب تشنگانِ انبوہ شادی کو

دل بھر کی پلاتی ، کہین رنگا رنگ سے کہانا پکتا ، کوئی جا بوسہ و کنار کا سودا بکتا ، تا بعانِ

یزید اور بنی امیہ اظہار مین خوشی کی باہم گلی ملتی ، اٰلِ اطہار کی دیدۂ گریان پر مانند گل خندان

ہنسی پھرتی ، جو شیبہ بیتاب سکینہ تہی بہت درد کی ماری ، ماتم مین شہِ دین کی لگی کرنے زاری

پھر دیکھ کی شبیر کی سر کو یہ پکاری ، یا سبطِ نبی لاڈلی مرتی ہی تمہاری ، بیٹی کی غریبی پہ نظر کیجئی

بابا ، پاس اپنی مجہی جلد بلا لیجئی بابا ، عورات اہل شام نی ان کو سنا تہا ، کہ علی الصّباح

یزید کا جشن عام ہوگا ، زنان و طفلانِ امامِ تشنہ لب شکستہ حال آوینگی ، لشکر کوفہ سرِ

شہیدان کو خون مین غلطان لاوینگی ، زینب خاتون اور ام کلثوم بی چادر و مقنعہ ننگی سر آتی

ہین ، سکینہ و رقیہ بال پریشان نامحرمون سی شرماتی ہین ، اہلبیت حسین علیہ السلام بی سر و سامان

ہین ، کار و انیانِ حرم شور و شین سی گرمِ فغان ہین ، سب نی عید سی زیادہ طیاری کی ، سب کے

اسبابِ شادی کی رسم و راہ جاری کی ، اپنی لڑکی دریائی خوشی مین نہلائی ہی ، کرتی زیور پہنا

پہنائی واسطی بناؤ کی بالون مین کنگھی کی ، انکھون مین کاجل کی سلائی پھیری ، ابرو مین وسمہ

لگایا ، لبون پر رنگ تبسم جمایا ، رخ کو صفای بشارت سی جلا بخشی ، ہاتہون مین خون

بہجت کی مہندی ملی ، بسانِ دلربایان بی نام و ننگ آپ بھی خود آرائی کی ، زنانِ شوخ

شنگ سی عشوہ گری کی داد لی ، بر مین پوشاکِ سبز و زرد و لال سجی ، سر و گردن مین

انواع اقسام کی زینت پہنی ، زر کی خلخال پانو مین ڈالی ، ناز و ادا کی سراپا آہنگ نکالی

رات بھر ہزار طرح کا سنگار کرتی رہین ، ان کو بیچ و شش و بر مین لیکی باہر نکلین

دریچون مین غرفون کی شاد مان قرار کیا ، خیلِ اسیرون کی آمد آمد کا سراغ لیا ، اجی حاضران

بزم عزا دو یا اوو دا حسرتا ، مردم شام مین یہ سب اہتمام و اسطی دل سوزی اٰل عبا کی ہوا

وگفت ای یاران عهد او برما امیر میکنید
فرستاد کشند کان حسین ابن علی را جمع کرد
گفت راست میگوئی بن عمر سعد کس
تلہمان باشند ازان باز بگویید عمر سعد
اید رکشند کان حسین دیگر کار کنید

سینتیسویں مجلس شہر شام کا داخلہ اہل حرم امام کا

خاندانِ رسالت پر اوس روزِ جفا کا حادثہ حد سی دو بالا گذرا جب راندون کا قافلہ نظارۂ
منظرِ اعدا کی برابر آیا سب نی کہڑی ہوکی نیرنگیٔ زمانی کا معاملہ بنگاہِ تماشا دیکہا جس مولا کو
زہرانی نازون سی پالا تہا اوسکا سر خاک وخون سی آلودہ زیبِ سنانِ اعدا تہا جو سرور
رسولِ بشیر ونذیر کی دلبند تہی وہ کشورِ خواری مین طول سی تشہیر کی درد مند تہی دشمنون کا
بزمِ نشاط اونکی ملاحظہ سی برہم ہوا نظارۂ اہلِ حرم سی جماعت کو بیداد گرونکی ضبط کا یارا نہ تہا
کوئی اپنی ہمپلو کو اہلبیت کی تباہی سناتا کوئی انگشتِ حقارت سی سیادت کا پتا بتاتا
وہ لڑکا جو طوق وزنجیر مین بندہا ہی امام حسین علیہ السلام کا بیٹا نسلِ نبی مین یہی باقی رہا ہی
جو حلقۂ رسن مین توام بندہی اونٹ پر بیٹہی ہین دو نو سلطانِ کربلا کی بہنیں دامِ بلا مین پہنسی ہین
کوئی زینب اور ام کلثوم کی صورتِ پریشان پر شناخوان تہا کوئی ام لیلی اور مادرِ قاسم کی
اضطراب سی انگشت بدندان تہا کوئی رقیہ اور سکینہ کی صغیری واسیری مین افسوس کرتا
کوئی مثالِ نوحہ سرا کی شور کو سنکی چہاتی پر دستِ حسرت دہرتا کوئی زبانِ شماتت سی طعنہ زن
کوئی زخمِ دلِ عترت پر ملامت سی نمک افگن کوئی آلِ علی کی رسوائی پر ہنستا ہوا کہتا انکی پردادا نی
دعوای امامت کیا تہا آخر کو لشکرِ یزید کی تیغ سی پیاسا گلا کٹا ابوتراب کا نام ونشان
دنیا سی گہٹا گہربار کا اسباب کربلا مین جلا اور لٹا موت کی تفرقہ سی بہن بہائی کا ساتہ
چہٹا ایسی لاشون نی کفن نہین پایا قید ہوئیں وارثونکی کسینی جنازہ نہین اوٹہایا
واویلا شورا شوبِ حرم نی جب یہ مقالِ اہلِ ستم کی سنی جفاکارون سی زبانِ زاری مین تقریر کی
ای لوگو ہماری ملامت اور شماتت سی چپ رہو آزارِ اولادِ نبی مین خدا کی غضب سی ڈرو
ہم غم رسیدونکی حالِ زبون پر خوشی نکرو داوری روزِ محشر سی ذرا اپنی کو یاد رکہو راوی
کہتا ہی ایک بی بی محترم نی تیر سبہ کی طرف سی پہر ایا زبانِ حال مین کلام جان سوز ادا کیا

چھتیسویں مجلس اہل یاسین کا دمشق میں لیجانا سروں کا اور پر عجوزہ کا پتھر لگانا

ہوتیہ پھر دیکھہ مدینہ کی طرف بادلِ خونبار سر پیٹ کی کہتی تھی وہ بیکس و ناچار فریاد
اور دادہی یا احمد مختار حلق شہ تشنہ پہ تو خنجر کی چلی دہار سر آپکی ناموس کا بلوہ میں
کہلا ہی گنبد شہ مردان کا مصیبت میں پہنسا ہی اب آپکی اولاد کا پہنچا ہی یہ درجہ
ہر بات میں اونکو یہ لعین دیتی ہیں طعنہ یا احمد مرسل ہی کلیجا مرا پہٹا دیکہا نہیں جاتا
یتیموں کا تڑپنا بہوکی ہیں پیاسی ہیں نہ بابا نہ چچا ہی کٹا ہی پہٹا سر ہی صغیروں کا گلا
قَالَ سَهلُ ابنُ سَعدٍ وَنَظَرتُ اِلیٰ دَرُوشَنٍ عَلَیهِ سُتُورٌ فِیهِم
کَثِیرَةٌ طَائِفَةٌ فِی السِّنِّ مقتل ابی مخنف میں لکہا ہی کہ سہل ابن سعد روایت کرتا ہی کہ
با ہزار دشواری جب کاروانِ رقت و زاری پیشتر چلا ایک قصر مرتفع کی قریب جب لشکر
پہنچا تو وہاں ٹہرا عورات او میں اعدای اہلبیت کی فراہم تہیں صحبت نشاط میں گرم
سرگرم باہم تہیں میں کسو کی جانب نظر دیکہا انہوں نے با اسپ و خندان پوچھا یہ کس گروہ
کا سر آیا ہی اور سپاہ لشکر کہاں کی سردار کا سر لایا ہی ایسی قیدی نورانی غیرت ماہ
کنعانی اور سرہای زہرہ پیشانی عالم فانی میں کبہی نظر نہیں پڑی چشم فلک نے باہمہ سرگردانی
عینک ماہ و مہر سی خاک پیمانی پہر بہی ایسی بلند اختر نہیں ملی کہیں کہا یہ قبیلہ بنی ہاشم کی
شمع ہای مدینہ کی رفیع درجات عرب سی گزیدہ ذات اشراف عجم کی سطافت بزرگان آل
رسول کی پیاری بتول کی دلاری علی عمرانی کی بہانی مقرب درگاہ سبحانی امام حسین علیہ السلام
اور اقربای سید کونین کی سرہیں فخر حرمین کی بہو بیٹیاں کربلا کو تیسی پکڑی اہلبیت مطہر
ہمرکاہ جفاکار دل بی اسیروں کا نام و نسب بتایا شاہ تشنہ لب کی سر اقدس کا پتا بتایا
راوی کہتا ہی کہ اس قصر میں ایک عورت عجوزہ پشت خمیدہ سن رسیدہ دیکہا کہ سب سی زیادہ
سرہای شہدا و اسرای کربلا کی نظارہ میں گرویدہ ہی فَاَتَا رَجُلٌ اِلَی الرَّأسِ مُقَابِلَ الدَّرُوشَنِ

سینتیسوین مجلس حرم امام کو دمشق مین لیجانا سر شاہدین پر عجوزہ کا پتھر لگانا

وَثَبَتَ الْعَجُوزَۃُ وَاَخَذَتْ حَجَرًا ہرگاہ سر شاہِ کربلا مقابل مین اوس آبدہ قصر کی پہنچا زن پیر بی پیر نی اپنی دلِ سخت سا ایک پتھر دوڑ کی ڈہونڈ ہا دوا و بلادہ و اصیبتا
محبانِ سیدِ الشہدا سر پیٹو آنسو بہا کی چہاتی کوٹو فَضَرَبَتْ بِہٖ رَاْسَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَوَقَعَ الْحَجَرُ فِیْ وَجْہِہٖ وہ بیجانی سنگ جفا تاک کی سر امام حسین علیہ السلام کو
مارا فرق مبارک پر زور سی جا کی لگا کہ زخم گہرا ہوا سب اہلبیت کی دل کو بہت صدمہ پہنچا
دوالان بار غم کو ضبط کا یارا نہ رہا فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہَا قُلْتُ اَللّٰہُمَّ اَہْلِکْہَا
وَاَہْلِکْہُنَّ مَعَہَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ سنہ کہتا ہی یہ شدت کی مصیبت جو مینی دیکہی جان پر
چوٹ لگی تاب صبر و قرار جاتی رہی بی اختیار ہاتہ اوٹہایا دعا مانگی الہی اس کفر و طالمہ کو
ہلاک و فنا کر دی اوسکی یار و انصار سی غبار موت مین انتقام لی بحق محمد و آلہ الطاہرین وہ اکو
مقام اسفل السافلین فَوَاللّٰہِ مَا اَتْمَمْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی سَقَطَ الرَّوْشَنُ
وَسَقَطْنَ وَھَلَکْنَ جَمِیْعُہُنَّ وَھَلَکَ تَحْتَہُنَّ خَلْقٌ کَثِیْرٌ قسم خدا کی پوری
تمام نہین ہوئی تہی کہ اوس مکان کی زمین زلزلی بہت ہلی اس قدر تلاطم ہوا کہ سارا قصر وہ
گرا زن و مرد جو وہان تہا ٹہہا کی شامت سی مرگیا اور خلق کثیر کو اوسکی تلی دبا کر دوزخ کی
پہونچایا فَوَقَفُوْا عَلٰی دَرَجِ بَابِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَیْثُ یُقَامُ السَّبْیُ راوی
کہتا ہی وقت صبح عترتِ خیر الانام دروازۂ شہر شام مین داخل ہوئی کثرت ازدحام خلائق اور
طول بازار و گذرگاہ سی آخر روز دروازی پر مسجد جامع کی وارد ہوئی کہ وہان ہمیشہ اسیر
روم اور بلاد مشرکین کو لا کی ٹہراتی وہین آل رسول کو بہی ٹہرا کر کی خلق کو ذلت اونکی دکہا
کی نظم المولفہ آگی نہین زبان کو طاقت کلام کی + دلپر ہجوم غم ہی مصیبت سی شام کی
ختم سخن دعا پہ کرون بافغان و آہ + اک بات بہری ہاتہ لگی ہی یہ کام + ناظم طریق بندگی

اٹھتیسویں مجلس عزاخانوں میں نزول ملایکہ بروز عاشورا تھر دشوں میں حرم کا داخلہ

شہ کا ہوں غلام + مجکو طلب نہ زر ہی نہ شہرت ہی نام کی + جاگیر خلد منصب غفران اوسی کی
روی رولائی مدح کری جو امام کی جسنی گاکاشا کی ہوا شافع قیام اور دوستو نپہ آتش دوزخ حرام کی

اٹھتیسویں مجلس نزول ملائکہ بروز عاشورا ور رباعی کو رعفا اوبکا بیانا دمشق میں حرم کا داخلہ

رباعی جو چشم غم شہ میں سدا روتی ہی + ہر تحفہ فردوس او سمین پیدا ہوتی ہی + اشک غم
شبیر کا رتبہ دیکھو + یھان پانی کا قطرہ ہی وہان موتی ہی + رباعی فرزند رسول کی
قتل ہوا + دلبند شہنشاہ عرب بیقتل ہوا + جو انکو تو پانی دیکی کرتی ہین نہ بج + افسوس حسین تشنہ
قتل ہوا + رباعی کیا کیا نہ ستمکار جفا کرتی تہی + شبیر کو خدا خدا کرتی تہی + یھانتک کہ جب گیا
شمر خنجر لیکر + کانونکو سنا کہ شہ دعا کرتی تہی + رباعی پانی جو پلانی کو کوئی لاتا تھا
سجاد کو روز قتل یاد آتا تھا + روتی تہی تشنگی پدر کی کر یاد + وہ جام سب آنسو ونسی
بھر جاتا تھا + حدیث نزول ملائکہ بروز عاشورا و اسطی فراہمی اشکہا
وخلاص عرده عاصی کا مرحبا مردم پسندیدہ حق ہین کو جو حلقۂ مصیبت مین تعزیت
نور چشم احمد مختار پر گریان ہون رخوشا حال اوس جمع سوگوار کا جو صفت رقت مین سحاب
حمت سی دلبند سید کرار کی نالان ہوں ایسی کی ابی اشکباری کر وجو مظلوم کربلا کی تعزیہ
باری ہی روز قیامت کو آتش دوزخ کی سپر تمہاری ہی ایک قطرہ اشک دریای معفرت کی
جوش کو بجھاتا ہی حزن واندوہ سی رہنا بزم تعزیت مین بہشت جانی کا ٹھکانا ہے
ب مروی عن الصادق علیہ السلام انہ قال کتاب بحار الانوار مین حضرت
صادق علیہ السلام سی ذکر کیا ہی کہ فضایل بکا مین اوس نور دیدہ خیر الانام نی کہا ہے
اِذَا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ روز دہم

ودر راه شد و گفت چرا از راه برگشتی گفت
و از حق برنگشتم لیکن نعمت و مال بسیار
که او را بان راغب کرد ند ابراهیم گفت
بد بختی بر نیک بختی اختیار کردی این
گفت و حمله کرد ضربتی بر دست وی زد
کرد که دستش را بیند اخت خواست که

اٹھتیسوین مجلس نزول ملایکہ بروز عاشورا دمشق مین حرم کا داخلہ

محرم عالم مین ظاہر ہوتا ہی زمین پر آسمان سی فرشتون کا غول آتا ہی وَمَعَ کُلِّ مَلَکٍ
مِنْهُمْ قَارُورَةٌ مِنَ الْبَلُّورِ الْأَبْيَضِ ہر تک غم و الم سی صورت عزادار بنا تا ہی ہاتہ مین
سفید شیشہ بلورجنت کا لاتا ہی وَيَدُورُونَ فِي كُلِّ بَيْتٍ وَمَجْلِسٍ يَبْكُونَ فِيهِ
عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سب گہرون مین جہان جہان ماتم برپا ہوتی ہین جو لوگ
امام حسین علیہ السلام کی واسطی روتی ہون اونمین پہرتی ہین فَيَجْمَعُونَ دُمُوعَهُمْ فِي
تِلْكَ الْقَوَارِيرِ جو انسو مومنین کی آنکہہ سی گرتا ہی اوسی ہر ملک شیشی مین بہرتا ہی فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَتَلْتَهِبُ نَارُ جَهَنَّمَ روز قیامت جو آتش دوزخ کا زبانہ اوٹہی گا گرد میدان
محشر مین مانند برق چارطرف دوڑی کا فَيَضْرِبُونَ مِنْ تِلْكَ الْقَوَارِيرِ فَتَقَعُ عَلَى
النَّارِ اوس شیشی کو حکم خدا سی ہر فرشتہ لائی گا جو ایک قطرہ اومین سی جہنم کی اگ پر گرائی گا
فَتَهْرُبُ النَّارُ مِنَ الْبَاكِي عَلَى الْحُسَيْنِ مَسِيرَةَ سِتِّينَ أَلْفَ فَرْسَخٍ پس ہٹی
اوس اشک عزا کی شرارہ نار فرار کریگا امام حسین علیہ السلام کی رونی والی سی ساٹہہ ہزار
فرسنگ دور جائیگا فی الحقیقت امام حسین علیہ السلام کا ہونا امرزش مین شفاعت کا
وسیلہ ہی اور دارین مین ولایت کی سبب خوشنودی خدا و رسول کا ذریعہ ہی عن عبد اللہ
بن بکر قال حججت مع ابی عبد اللہ فی حدیث طویل کتاب کامل الزیارت مین
روایت ہی کہ عبد اللہ ابن بکر نی کہا ایک روز مین حضرت صادق علیہ السلام سی حدیث طولانی
مین بہت اوکہا فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَلْ كَانَ
يُصَابُ فِي قَبْرِهِ شَيْءٌ عرض کی ای فرزند رسول خدا ہرگاہ قبر امام حسین علیہ السلام کو شگافتہ
کرین آیا کچہہ اومین جسد مطہر کا اثر پائین فَقَالَ يَا ابْنَ بَكْرٍ مَا أَعْظَمَ مَسَائِلَكَ إِنَّ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخِيهِ فِي مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ وَمَعَهُ

تکرزد و سرش بینداخت محمد اشعث
بانک برد دیگری زد و این ملعون آن بود
که در کربلا حضرت علی اکبر را کشته بود
اوراگفت کہ تو بر و بمیدان و سر ابراهیم
اشتر را نزد من آر گفت و سوگند خورد
که بحرب ابراهیم نروم بعد از آن حکم
طنبار را گفت کہ برابر ابراهیم برو
کرد آن دیگری بودی برابر وی
جو و وا ابراهیم با هم نان و نمک
خورده ام بیاران من او میدان بیشتر
سوطار را گفت تو بمیدان ابراهیم برو

اٹھائیسویں مجلس فضائل شاعر جعفر بن عفان اور دمشق میں داخلہ اسیران

يُرْزَقُونَ وَيُحْبَرُونَ جناب نے تعجب سے فرمایا کہ اے مسمع بکر کی بہت بڑا سوال ہے
نیز بدرستی کہ حسین بن علی علیہما السلام مع اپنی والدین اور بھائی کی منزل بہشت میں ہیں
ہیں اور اونکی ہمراہ نعمات الٰہی سی کامیاب ہوتی پھرتی ہیں وَاِنَّهُ لَعَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ
مُتَعَلِّقٌ یعنی بدرستی کہ وہ بزرگوار داہنی طرف عرش پروردگار کی متعلق ہیں اور تمکین و وقار
مشمول عز و شرف دربار خالق يَقُولُ يَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ خدا سی مستدعی
ہیں کہ تونے جو وعدہ کیا ہی میری حق میں وفا کر سابق جو فرمایا ہی وَاِنَّهُ لَيَنْظُرُ اِلٰى زُوَّارِهِ
فَهُوَ اَعْرَفُ بِهِمْ وَبِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ وَمَا فِيْ رِحَالِهِمْ مِنْ اَحَدِهِمْ بِوَلَدِهٖ
بدرستی کہ ہر دم اپنی زوّاروں کیطرف نگران ہیں اونکو پہچانتی نام اونکی اور والدین کی
ورد زبان ہیں جو کچھ اسباب و سواری ہو سب کا شمار ہی جیسی کسیکو زن و فرزند کی او
استحضار ہی وَاِنَّهُ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيَسْئَلُ اٰبَاهُ الْاِسْتِغْفَارَ
لَهٗ ہمیشہ اپنی روئیوالونکو بنظر لطف دیکہتی ہیں اور انکی لئی طلب آمرزش کیا کرتی ہیں والد
خواہاں ہوتی کہ تم بھی متوجہ ہو میری عزاداروں کی دعای مغفرت خدا سی مانگو وَيَقُوْلُ
اَيُّهَا الْبَاكِيْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ وَاِنَّهٗ
لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ مہربانی سی فرماتی ہیں ای شخص کہ مجہ غریب کی
یاد مصیبت میں رو رہا ہی اگر جانتا تو جو خدا نی اجر تیری واسطی مقرر کیا ہی ہر آئینہ شور و
شین سی بھی زیادہ مسرور ہوتا آرزوی رحمت میں دعوات پیشکش عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ
عَفَّانَ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ کتاب رجال کشی میں زید شحام سی
روایت کی ہی جو اونہی کہا ہم لوگ اہل کوفہ خدمت میں حضرت صادق علیہ السلام کی

انتیسویں مجلس فضائل شاعر جعفر بن عفان اور دمشق میں داخلہ حرم شاہ شہیدان

حاضر تھی کہ جعفر ابن عفان آیا جناب امام نے اوسکی عزت و توقیر کو بڑہایا اپنے پاس بلا کی

صدر میں بٹھایا ثُمَّ قَالَ يَا جَعْفَرُ قَالَ لَبَّيْكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ بَلَغَنِي

اَنَّكَ تَقُولُ الشِّعْرَ فِي الْحُسَيْنِ وَتُجِيدُ پھر اوسکو نام لیکے پکارا وہ بولا لبیک

تمپر قربان کرے مجکو خدا فرمایا مینے سنا ہے تو فکر صواب سے شعر مرثیہ کہتا ہے اور مصیبت میں

امام حسین علیہ السلام کی اچھا مضمون باندہتا ہے فَقَالَ لَهُ نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ

قَالَ قُلْ فَاَنْشَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وہ بولا ایسا ہی بلاگردان ہون تمہارا فرمایا

اوس اپنے کلام سے ہمکو سنا جسپر اوس والا گوہر آبدار سخن کا لا اور وانی سے بحر طبع کی بہا

شروع کیا آیات و اخبار شاہ تشنہ جگر کو کہ قرۃ العین رسول اکرم تھے نظم کیا فَبَكَى وَمَنْ

حَوْلَهُ حَتَّى صَارَتِ الدُّمُوعُ عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ ساعت سے وہ جناب اور

سب حاضرین اصحاب بہت روئے یہانتک کہ چہرہ مبارک و محاسن پہ آنسو جاری ہوئے

ثُمَّ قَالَ يَا جَعْفَرُ وَاللّٰهِ لَقَدْ شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ هٰهُنَا يَسْمَعُونَ

قَوْلَكَ فِي الْحُسَيْنِ مقام تحسین و تبسم مین ارشاد کیا ای جعفر واللہ کہ ملایکہ مقربین

یہان حاضر و ہوا خواہ امام حسین علیہ السلام کو سنا تیری کلام موزون بلیغ غم و الم دیکہا و لَقَدْ

بَكَوْا كَمَا بَكَيْنَا وَاَكْثَرَ وَلَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ يَا جَعْفَرُ فِي سَاعَتِهِ الْجَنَّةَ

بِاَسْرِهَا وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ جیسا ہم روئے اونالہ و زاری فرشتہ ہای بارگاہ نے زیادہ

اشکباری کی اور نے تیری واسطی اسی دم پورا جملہ جنت مین بہشت کو واجب العطا کردانا

اور ساری گناہون کو بخشا کہ اسنہ و پاک خلد مین جانا فَقَالَ يَا جَعْفَرُ اَلَا اَزِيدُكَ

قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي پھر بولی ای جعفر چاہتا ہی کہ تیری اجر و ثواب کی بیان کو زیادہ

کرون عرض کی ہان ای فرزند بشیر و نذیر مین تمپر قربان ہون قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ قَالَ

اٹھتیسویں مجلس وسیلۂ حسنین علیہما السلام سے رہائی گنہگار و دمشق میں داخلہ عترت کا

فِی الْحُسَیْنِ شِعْرًا فَبَکٰی وَاَبْکٰی بِهٖ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَغَفَرَ لَهٗ

فرمایا جو ناطق مظلوم کربلا کی مصائب میں شعر کہتا ہے کہ اوسکی سماعت سے لوگ روتے ہیں
اور صورت حزن و ملال بناتے ہیں لازم ہوتا ہے وہ ناظم بحر حسنات کی غواصی میں بہشت
بہشت خدا سے باسبب تقطیع سیئات سے آمرزیدہ فردوس بریں کو موزون الشعر ہو جاتا ہے

قب عن محمد بن علی علیہما السلام انه قال کتاب مناقب شہر آشوب میں
یہ روایت لکھی ہے کہ حدیث فرمائی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ [illegible] اَذْنَبَ
رَجُلٌ ذَنْبًا فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَتَغَیَّبَ حَتّٰی وَجَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فِیْ طَرِیْقٍ خَالٍ زمان حیات سرور کائنات میں ایک شخص نے ایسا
گناہ کیا کہ مستوجب عقوبت ہوا پیغمبر نے اوسکی پکڑنے کو حکم دیا وہ مجرم خوف سیاست
اپنی جان لیکے بھاگا اطراف مدینہ میں حیران پھرتا تھا ایک راہ میں ناگاہ حسنین کو پایا
اونکو لیکے کھڑا ہو گیا فَاَخَذَهُمَا فَاحْتَمَلَهُمَا عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَاَتٰی بِهِمَا النَّبِیَّ دونوں
بزرگواروں کو دست آویز مغفرت جانا با ادب سلام کر کے پیار سے اونکو اوٹھا لیا دوش اپنا
عرش خدا کو دوش [illegible] پیغمبر کی [illegible] لایا جان [illegible]
مصطفی کو دکھایا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ مُسْتَجِیْرٌ بِاللّٰهِ وَبِهِمَا [illegible]
گویا ہوا کہ اے شہنشاہ دوسرا تمہارے دونو فرزندوں کی حمایت میں خدا کی پناہ میں آیا
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى رَدَّ يَدَهٗ اِلٰى فَمِهٖ یہ کلام سنکر خیر الانام کو ہنسی [illegible]
نہ پایا ہنستے ہنستے دست مبارک کو منہ پر رکھا ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ فَاَنْتَ طَلِيْقٌ
اوس مرد چالاک سے بمہر و شفقت ارشاد کیا اے شخص اپنے گھر چلا جا ہوا تو [illegible] سے آزاد ہے
وَقَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَدْ شَفَّعْتُكُمَا فِيْهِ اَيْ فَتَيَانِ رسول الثقلین [illegible]

یکی از شام و زن شامی بیاد و شمر الا ... یافتند او را و زن بود یکی از کوفه

عمر وجمعی پیاده همراه خود برده و او را در خانهٔ خود پنهان شده است عبد الله

اصحبو را طلب میکرد یکی گفت که او

برداشت و عبد الله کاملہ خولئ ملعون

جای حرکت نیکرد هفتاد دست از وی

اٹھتیسوین مجلس شفاعت حسنین علیہما السلام سی رہائی گنہگار و دمشق مین داخلہ آل اطہار

علیہما السلام سی کہا بدرستی کہ تمہاری شفاعت سی آیا اللہ نی اسکو بخشا تمہاری متوسل گناہگار

ہم نوجوان باعث مغفرت ہم اور سادات شباب اہل جنان ہم فَاَنزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اوسوقت بزید رحمت

پروردگار نی یہ آیت نازل کی جسکو رتبہ فضیلت سی حسنین علیہما السلام کی بشارت کامل ہی

وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ظاہر معنی یہ ہین کہ ہرگاہ وہ لوگ جو اپنی ہاتھوں سی نفوس پہ بگیر ظلم

کرتی ہین × خدا کی توبہ کرکی تیری پاس نادم اور پشیمان آتی ہین اونکی واسطی پیغمبر استغفار

کرتا ہی داور کریم اونکی گناہ بخش دیتا ہی + ہر آیہ قریب ہی کہ اللہ کو امرزگار پائیگا اور وہ

بندونکو اپنی رحمت سی قرین نجات فرمائیگا فضل لطف دنیا و آخرت مین وسیلہ حسین ہی

ہر درد دلا دوا کا مسیحا حسین ہی + بھر رفاہ امت عاصی ہوا شہید + سب مومنون کا شافع

فرد احسین ہی جسکی فروغ سی ہوا روشن چراغ دین + شمع حریم شیر سبا و حیا حسین ہی نور خدا

امام ہدیٰ انبیا کی روح + بحر شرف مین گوہر یکتا حسین ہی + فرمان دہ قضا و قدر نائب الٰہ

کرسی نشین عرش معلی حسین ہی کیا غم ہی دوستدار کو محشر کی ہول سی + ناظم کا دوجہان

مولا حسین ہی + سب خلق سی مقرب درگاہ ذو الجلال + سبط نبی علی کا پسر فاطمہ کا لال

مجلس دخل اہلبیت کرام شہر شام مین بانی سہل ساعدی صحابی الانام

زایران بیت المقدس تعزیت سرا و مسافران شہر دمشق رفت و بکار او یان اخبار درد

بیقراری و ناقلان آثار اندوہ و سوگواری عزیبان دیار حسرت و پریشانی و تماشائیان

بازار محنت و حیرانی و داخل ہونا قافلۂ غم و الم کا شام ماتم مین زبان قلم سی صفحۂ رقم پر یون

بیان کرتی ہین کہ جب کوفیان بی شرم نی اپنی پردہ حیا کو دست جفا سی پھاڑ انقشہ ہی

عمل بود عبد الله زن شامی را که ... بیاد و شمر الا

تو بیکار دفت واست بگو ان زن سوگند

بخورد که من خبر ندارم و بیگاه شد که

او را ندیده ام زن کوفی بخانه همسایه

چه غوغا بشنید بخانه خود امد و دید که زن

شامی را میزند زن کوفی را گفت

زن شقی کافر گفت او را کشتند شوهرت

اشارت نمود ... دیگر ... میکنم

الا او پی پیادگان بر سر وی امدند

حوالہ او گرفته بیرون کشیدند زن کوفی گفت

۹۲۱

... عبد الله را گفت ...

... هزار دینار ...

عبد الله گفت ...

... عبد الله ان زن

دینار بای ...

... زن کوفی ...

ان زن کوفی ...

... ان زن شامی را ...

که بنقد آن گفت و دشمن اهلبیت

ان سر ... که این ملعون سر مبارک امام حسین را بخانه خود آورد

حضرت امام ... سر مبارک را ... دست ... بیت

نهاد ... بخانه همسایه ...

اٹھتیسوین ۳۸ مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

دین و ایمان کو عقیدۂ ابن زیاد کی مانند بگاڑا پیغمبر کی اولاد کی سر کٹی ہوی اہلبیت رنجیدہ

رسّی مین بندہی ہوی مثالِ قیدیانِ کفار نرغہ مین سپاہ کفار کی گرفتار تماشاگاہِ خلق مین

ہر دیار کی ذلیل و خوار و سطی ملاحظۂ یزید کی نزدیک شام کفر مقام آئی اہل شہر کی ازدحام

دیکہہ کی غیرت سی گہبرائی کیون ای اہل عزا ذرا غور کرو اس مصیبت کی شدت کو چشم تماشائی دیکہو

اگر ہماری مان بہنین بیٹیان دشمنون کی ہاتہہ مین گرفتار ہون ننگی سر ہٹی کپڑی ماں اون سی منہہ

چہپائی اونٹ کی جہاز پر سوار ہون بلوای عام مین انکو دربدر پہراتین اپنی دکہہ پر رونین تار سے

دہمکاتین یہ اندوہ والم ہم سی کیونکر سہا جائی ہرگاہ کچہہ بہی اقتدار ہو اوسکا ہیکو صبر آئی قربانِ سلسلہ جِگر

تسلیم و رضای سید الشہدا جان فدای وفا و ابتلای مظلوم کربلا اپنی خوبہا مین ناناکی امت

دوزخی چہڑائی ہماری نجات کو کس درجہ بلا و محنت اوٹہائی اپنی بہن کا سر کہلا خاک سی بہرا

بہائی کا سر کٹا نیزہ کی نوک پر وہ ہرا بی بی کی چہرہ کو نقاب شرم سی پردہ وہ بہی ہو جاتا

بیٹی کا سیلا گلا ہی پٹا لہو کا داغ لگا بی بی سارہ و رداطوق و زنجیر سی سجا سر بندہی سہار کی گفتہ

سرونکی ہمراہ شہرون مین بی مقنعہ و چادر پہری جو خوانین عماری نور کی مسند نشین ہون وہ محل قید مین

تو امِ غم والم سیٹہین جنکی گہر کا خادم روح الامین ہوا انکو لونڈیونکی صورت نا محرم دیکہین بزم

اگر اپنی اقربا کی ماتم سی رونین تو دشمن تازیانون سی دہمکاتین تہکی ماندی ہرگاہ زمین پہ بیٹہین

تو طعنہ زن مار کی ہنکاتین ناوان بچی روتی مین چلاتین تو ستمگر ہنس کی طمانچی لگاتین پیاسی سی

عزیزونکو بلاتین تو کٹی سر لہو بہری دکہاتین بہوکی ہون تو غم کہاتین پیاس لگی خون جگر پیاتین

فریاد کرین تو بیداد سہین چپ رہین تو چین نہین جب حیف کہان پردہ نشینان اہلبیت

اور بازار کی تشہیر افسوس ہی کجا دختران فاطمہ زہرا اور نابینا سیر کہیڑا اور برہنہ سر و پا آسیر

رُوِیَ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ زَیْدٍ عَنْ اٰبَائِہٖ اَنَّ سَہْلَ بْنَ سَعْدٍ

داد و منبر غلام مختار پاره کرد

ده هزار دو صد و پنجاه ... زن ...

سر کسی را از تن جدا کردند و مختار

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

٩٢٩

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

قَالَ خَرَجْتُ اِلیٰ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ حَتّٰی تَوَسَّطْتُ الشَّامَ صاحب کتاب منتخب

باسناد معتبرہ زید و اوسکی بزرگون سی روایت کی ہی کہ سَہْل بن سَعْدِی مصیبت عترت

مشکل کشا سی کہتی ہی ایک سال مین سفر زیارت بیت المقدس کی پہر اثنای راہ مین

شہر شام کو پہنچا فَاِذَا اَنَا بِمَدِیْنَةٍ مُطَّرِدَةِ الْاَنْہَارِ کَثِیْرَةِ الْاَشْجَارِ ناگاہ

اوس بلد مین پانی نہرون کا جاری دیکہا باغات کی اشجار کو گہنا میوہ بہرا تر و تازہ پایا

وَقَدْ عَلَّقُوا السُّتُوْرَ وَالْحُجُبَ وَالدِّیْبَاجَ بالاخانون مین پردی دیباکی بندہی تہی

سامان آرائش کوشون مین ہر قسم کی دہری تہی وَہُمْ فَرِحُوْنَ مُسْتَبْشِرُوْنَ ہر طرف

علم نشاط کی پرچم کہلی ہوئی رنگا رنگ زین اور لجام کی گہوڑون پر لوگ چڑہی ہوئی زن

و مرد لباس فاخر پہنی پہرتی پشت بام اور دوکان مین سیر و تماشا کرتی وَعِنْدَہُمْ نِسَاءٌ

یَلْعَبْنَ بِالدُّفُوْفِ وَالطُّبُوْلِ اونکی ساز عشرت مین عورتین ناچتی گاتین خوشی مین

دف اور نی کو بجاتین لوگ باہم گلی ملتی بکباد کہتی عیدسی زیادہ جوش عیش کا دم بہرتی فَقُلْتُ

فِیْ نَفْسِیْ لَا نَرٰی لِاَہْلِ الشَّامِ عِیْدًا لَا نَعْرِفُہٗ یعنی مین اپنی دل مین بہت تعجب

کیا کہ اہل شام مین کوئی عید ہی کہ اوسکو مین نہین جانا فَرَاَیْتُ قَوْمًا یَتَحَدَّثُوْنَ

فَقُلْتُ یَا قَوْمُ اَلَکُمْ بِالشَّامِ عِیْدٌ لَا نَعْرِفُہٗ یعنی ناگاہ ایک طرف خلایق کی

ہجوم کو باتین کرتی دیکہا پوچہا تمہاری ملک مین آج دن کیسا تقریب کا ہی مجہی

نہین معلوم کس خوشی کا چرچا ہی قَالُوْا یَا شَیْخُ نَرَاکَ غَرِیْبًا جواب دیا کہ ای شیخ ظاہرا

تو غریب الوطن دکہائی دیتا ہی جو اس ماجرای عظیم کا حیرت سی سوال کرتا سراغ لیتا ہی

فَقُلْتُ اَنَا سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یعنی کہا میں اجنبی تازہ وارد ہون

نام میرا سہل ابن سعد ہی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا صحابی ہون قَالُوْا یَا سَہْلُ

۹۳۱

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

مَا أَعْجَبَكَ السَّمَاءُ لَا تَمْطُرُ دَمًا وَالْأَرْضُ لَا تَنْخَسِفُ بِأَهْلِهَا یعنی

اے سہل بڑی حیرت کی جا ہے کہ آسمان سے لہو کا مینہ نہین برستا ہے یہ زمین کیون

نہین ہوتی اور باشندونکو اپنی خاک مین ڈبوتی۔ قُلْتُ وَلِمَ ذَالِكَ مین گھبرا کے اوسے کہا

کونسا باعث ہے کیا واقعہ ہوا۔ قَالُوا هٰذَا رَأْسُ الْحُسَيْنِ وَعِتْرَتُهُ یہ پہلے

يُهْدٰى مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ مجھے سمجھایا کہ دیکھ سر حسین علیہ السلام اور اولاد رسول الثقلین کو

تن سے کاٹا ہے اہلبیت پیغمبر خدا کو اسیر اور قید کیا ہے۔ ملک عراق سے یزید کی واسطے تحفہ بھیجا

ہر شہر و دیار مین پھرا کے لشکر ابن زیاد لایا ہے فَقُلْتُ وَاعَجَبَاهُ يُهْدٰى رَأْسُ

الْحُسَيْنِ وَالنَّاسُ يَفْرَحُونَ مینے سینہ پیٹ کے آہ و فریاد کا نعرہ مارا گریبان صبر و

تحمل کو دست بیتابی سے پھاڑا کہ ہای ہای سر حسین علیہ السلام فرزند نبی کو ظالم ہدیہ لاتے ہین

اہل حرم کی خواتین خلق نامحرم کو دکھاتی ہین اوسے پر لوگ جشن کرتی ہین باشندے روز عید کی روش

مرد خوش پھرتی ہین فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ بَابٍ يَدْخُلُ فَأَشَارُوا إِلٰى بَابٍ يُقَالُ لَهُ

بَابُ السَّاعَاتِ مینی پوچھا اونسے کس راہ سے شہر مین داخل کرینگے اور کب وہ باغی حبیب

سرونکو شہدا کی لیکے بڑہینگی مجھے بتایا اوس دروازے سے جسکو باب ساعات کہتی ہین اہل حرم

اولاد رسالت کی اسیر ادہر سے گذرتی ہین قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ الرَّايَاتِ

يَتْلُو بَعْضُهَا بَعْضًا مین رو رو کی اونسے یہ کلام کرتا تھا ناگاہ سامنے سے نشان لشکر کی

دیکھا فوج فوج پیادہ و سوار کا غول طبل بجاتی آتی ہے ازدحام زن و مرد واسطے تماشی کی اوس طرف

ہجوم لائے فَإِذَا نَحْنُ بِفَارِسٍ بِيَدِهِ لِوَاءٌ مَنْزُوعُ السِّنَانِ عَلَيْهِ رَأْسٌ مِنْ

أَشْبَهِ النَّاسِ وَجْهًا بِرَسُولِ اللّٰهِ دفعتہً دیکھا ایک ستمگار گھوڑی پر سوار آتا نظر پڑا کہ وہ شقی

ساری ہمراہیون سے زیادہ خوشی کرتا آگے بڑہا طویل نیزہ کہ سنان اوسکی ٹوٹی ہوئی ہاتھ مین

کہ میخواہم خلوت سخنی بتو گویم عبداللہ خلوت کرد پسر گفت کہ من سہ ھا و اعتقاد او مغیرہ ام و پدرم دشمن اہلبیت است کہ بنی امیہ از بنی ھاشم افضل اند و در سہ خانہ یا سہ ھا از قاتلان حضرت امام حسینؑ ہستند کہ پدرم ایشان را در زیر زمین پنہان کردہ

اٹھتیسویں مجلس روایت سہل ساعدی و دمشق میں آمد عترت اطہار کی

لیتی تھا سر پُر خونِ نورانی کو اوسپر بلند کئی تھا یعنی شورِ محشر میں کھیرا کی بغور دیکھا تو سرِ امام
حسین علیہ السلام کو مانند آفتابِ قیامت چمکتا پایا سارے خدائی میں رسولِ دو سرا کی نقشی
سی شباہت ملتی چشم و ابروی خیر الوریٰ کی صورت بعینہ انکھوں میں پھرتی لاکن فرقِ مبارک پر
تلوار و پتھر کی زخم موجود اور لبِ گلبرگ تر پیاس کی شدت سی کبود و محاسنِ سفید میں لہو کا
خضاب لگا بالوں میں غبارِ صحرا و بیابانِ کربلا بھرا رخسارے مارے تمازت کی پھول سی مرجھائی
پیشانی پر پیکانِ تیر و نشانِ خدنگ نظر آئی علامت سرداری چہرہ تابان نمایان بشرہ
مجروح پر ابنیا کی روح بلاگردان خشک دہان سی ذکرِ الٰہی میں تر زبان ساتھ فصاحت کی لاکھ
قرآن میں بلاغت کا بیان صورتِ اعجاز سی اواز درد ناک میں یہ آیت کو پڑھا اَمْ حَسِبْتَ
اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا کیوں مجھ کو اگر رسولا کی سر کو
تم نے ایسا کرنے کی کٹا پایا تو کس قدر آنسو بہا کی خاک حسرت سر پر اوڑاتی کربلا میں ہوتی اور بی
بیدفن و کفن پر کیسا ماتم کرتی اہلبیت کی دروازۂ خیمہ پر کیونکر زینب خاتون کو پچھاڑیں کھاتی
سید سجاد کو طوق و زنجیر سی بندھا دیکھتی تو نالہ و شیون کا غل مچاتی فاطمہ اور سکینہ کو
پدر کی جدائی سر برہنہ نیل فساد طمانچے مارتی تو کیا کچھ ہو کی بیقراری ام کلثوم و زوجات امام
مظلوم کو سر و پا برہنہ دیکھتی اپنی گھر سی کوئی چادر لاکی اوڑھتی کوند دیتی آنکا کی حمایت میں
جان و مال سی دریغ نہ ہوتا ادائی حق غلامی پر زن و فرزند سی ہر شخص ہاتھ دھوتا و اذا انا
مِنْ وَرَائِہٖ رَاَیْتُ فَتًی عَلٰی جَمَلٍ بِغَیْرِ وَطَاءٍ راوی کہتا ہی کہ میں اسی
حیرت و افسوس میں گھرا تھا ناگاہ سوار و کی غول میں پیچھے سر ہای شہدا کو لاتا تھا
ال نبی کی عورات اسیر کا قافلہ آتی دیکھا اک او کی جوان اونٹ پر سوار پا یا تھا الحرم کا تھا
ہجوم ملال کی بیہوش کچھ تی ہو او کی اشنا و بیگانہ کو الم و حزن کی شدت اور گریہ سے

اٹھائیسویں مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق میں واخلہ حرم نبیؐ

رخساری سونلای عزیز و نکا لہو عارض رشک مہتاب پر لگائی ہوئی کہری وہ بہی بہت
سیلی ضربت تازیانہ اور کعب نیزون سی بدن نیلی طمانچون سی رخساری نیلی ہوی ہوی
کثرت سی آنکھون میں حلقی پڑی ہوی لب خشک گرد بھری بال چہرے تباہ فرط غیرت
ابہال آستینون سی منہ چہپائی شرم کی ماری سر جہکائی چلی آتی بچے گودیون میں تہمائی
باتون سی بہلاتی جاتی غربت اور بیکسی اونکی صورت سے برستی عاجزی اور ناچاری کی تصویر بنی
جاتی تہی فَدَنَوْتُ مِنْ اَوْلَاهُمْ فَقُلْتُ یَا جَارِیَةُ مَنْ اَنْتِ ساربان اونٹونکی
قطار کو لئے بڑہا آتی مگر ہجوم سی تماشا بینون میں خلق جنکی راہ نپاتی حالت زار کو
اہلبیت سید ابرار کی شامی دیکہتی ایک دوسرے کو ہنس ہنس کے امام مظلوم کی بتا دیتے وا ویلا
کیا انقلاب روزگار جفای یزید بدکار ہی کنبہ رسالت آج اس دکھ میں گرفتار
جنکو کچہ چشم بصیرت کہلی تہی وہ روتی جاتی تہی لعین بغض اور عداوت رکہتی بہت خوش ہوتی
راوی کہتا ہی میں بہیڑ کو ہٹا کے بڑہا گیا ایک لڑکی زہرہ منظر کو سب سی پہلی اونٹ پر پایا
پایا باادب سلام کر کی افسوس سی ماجرا پوچہا ای صاحبزادی تو کون ہی اپنا نام اور نسب بتا
وقار شاہزادگی کا تیری وضع سی پیا ملتا ہی مجہہ بیقرار کا جی تمہاری مصیبت کے ملاحظے سی جلتا
فَقَالَتْ اَنَا سُکَیْنَةُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کہا ای شیخ میں سکینہ امام حسین
علیہ السلام کی لاڈلی بیٹی ہون جو وفات باپکی شہادت سی روتی پیٹی ہون چہوٹی ہون
ظالمون نی صفت یتیمی پر بٹہایا بابا نانا رسول خدا دادا علی مرتضی علیہ السلام کا پاس بہیجا سر پدر کی نیزے پر آتا
در بدر پہراتی ہیں نامحرمون کی دکہاتی کو جہان ہجوم پاتی وہان ٹہراتی ہیں اگر ابہی کچھ
شمہ بیان کروں تو آسمان و زمین کو سینہ شگاف خون سی رلا دون تو کون ہی کہ دیکہتی ہی
سلام کرتا ہی مہربانی سی خاطر داری اپنا حال کا دم بہرتا ہی لوگ تو ہمکو اگلی سول دا لا

وکشندگان فرزندان جعفر طیار
عبدالله کامل و ابوعمر حاجب کشتند که
بالامیر مادر طلب و کوشش سعی بسیار
میکنیم امید که یک تن از ایشان زنده
نخواهیم گذاشت پس کشتند

اٹھائیسویں[۲۸] مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق میں داخلہ حرم نبیؐ

پہچانتی ہیں بلکہ بخوشی خاطر یزید اہل بغی اور خروج میں گنتی مسلمان بھی نہیں مانتی ہیں فقلت
لھا الک حاجۃ الیّ فانا سھل بن سعد ممن رای جدک وسمعت
حدیثہ راوی کہتا ہے یعنی جو ابدیا بندہ سہل بن سعد تمہارے جد بزرگوار محمد مصطفی صلے اللہ
علیہ والہ کا صحابی ہوں مثبت المقدس کی سفر سے پھرا واقعہ جانکاہ میں رہین بیتابی ہوں
اپکے نانا رسول کو بہت دیکھا ہے کلام اور حدیث صدق مقال بارہا سنا ہے اے خاتون
قیامت کی پوتی اگر کوئی خدمت ہے تو فرماو بجالاوں جو چیز کی حاجت ہو وہی بہم پہنچادوں قالت یا سھل قل لصاحب ھذا الرأس اما منا حتی یشتغل
الناس بالنظر الیہ ولا ینظرون الی حرم رسول اللہ کہا اے سہل ہم ذریت
رسول کو اپنی بی پردگی سے حیا آتی ہے منہ چھپانی کو عورات غارت زدہ کے پاس کوئی
چادر اور مقنعہ نہیں باقی ہے یہ خوشتو ار کسینہ و عداوت خاک و خون بھری سر کو ہمارے
برابر لیجاتی ہیں ہمکو دوہری سوزش بلا و محنت میں جلاتی ہیں اگر سر کو اوپرا ٹھاتی ہیں
تو بھائی یا باپ کا سر نیزے کی رفعت پہ چلاتی ہیں جو گردن جھکا کے بالوں سے چھپاتی ہیں تو
تماشائی کو ہماری طرف نظر دوڑاتی ہیں تو کار ثواب جانکے وہ سوار جو حامل سر حسین علیہ السلام
اوسے کہدے آگے بڑھ جائے خلقت میری سر پدر کی دیکھنے میں مشغول ہو کے نظارہ حرم
ہا ہٹا دے قال سھل فدنوت من صاحب الرأس فقلت لہ ھل
لک ان تقضی حاجتی وتأخذ منی اربع مائۃ دینار مطابق ارشاد سکینہ
ناشاد میں دوڑا حامل سر حسینؑ کے پاس جاکے منت سے کہا ہو سکتا ہے کہ حاجت کو میری
پورا کر دے اور چار سو دینار مجھ سے لیلے قال وما ھی قلت تقدم الرأس امام
الحرم ففعل ذالک فدفعت الیہ ما وعدتہ ظالم ستمگر نے پوچھا وہ کیا ہے جو توا

اڑتیسویں مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق میں داخلہ حرم نبی

عوض میں زر دنیا کی یعنی اوسکو مطلب اپنا سمجھا یا کہ سید الشہدا علیہ السلام کی راس پر نور کی
الحرم سے آگی بڑہا وہ مردود گہوڑے کو مہمیز لگا کی پیچھی نکالا تب پیشتر جا کی آہستہ چلا یعنی
زیر موعود اوسکو دیا یہ کچھ کو ہٹا کی خدمت اہلبیت کا قصد کیا عین الکتا میں لکھا ہی کہ راو
یوں کہتا ہی میری ہمراہ ایک مرد نصرانی مسافر تھا کہ شوق عقیدت سے بیت المقدس کا
وہ بھی زائر تھا ہر روز پیادہ پا ذکر خیر میں قطع مسافت کرتا محافظت راہ کو ایک تلوار
پوشاک میں چھپائی پھرتا جب اوس نی جانا کہ امت نے پیغمبر کی نواسی کو شہید کیا ہی سر امام حسین
علیہ السلام کو بنات رسول کی ہمراہ واسطی یزید کی بھیجا ہی تماشا دیکھنی کو اسیران اہلبیت کی
طرف گیا وہ نوبت خواری و زاری کی جو نظر پڑی بیخود ہوا نزدیک تھا کہ فرط غم سے اوس کا
دل جوش سے رحم کہا کی انسو نکل آئی ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام سی انہیں آیت کو تلاوت
کرتی سنا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ یعنی گمان نکرو اس بات کا
عمل سے ظالموں کی غافل ہی جب اوس بیچارہ کو اپنے فرزند حضرت رسالت کی حجاب کفر
مقابل سے نصرانی کی اوٹھہ گئی اوسنے کہا ہاتہوں انی دروازی سعادت کی کھول دیئے
صدق دل سے کلمہ طیبہ کو پڑھا اپنی تلوار کو غلاف سے نکالا اور بیت نبی کی دشمنوں پر حملہ آور ہوا
جہاد میں بہت اشقیا ماری درہم و برہم لوگ اوپر گر پڑی گردہا نامرد اوس پر ٹوٹ پڑی
چار طرف سی پتہر اور تیر اور تلوار کی زخم لگی آخر کو وہ تازہ مسلمان شہید ہوا جان کو را
دین میں قربان کیا راوی کہتا ہی کہ میں پھر سواری حرم کی اونٹوں سی قریب پہنچا
ام کلثوم خواہر امام مظلوم نی پاس بلا کی پوچھا بازار شام میں آج کی روز کیا ماجرا گذرا
میں نصرانی کا قصہ بیان کیا مدینہ کی طرف رو کی فریاد کی نانا پیغمبر یہ روداد دیکھی
واعجباہ کہ نصرانی حرمت کو عترت رسالت کی بجا لائے اور مسلمان دشمن ہو گئی کا

اٹھتیسوین مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلۂ حرم نبی ۳۸

پھر لوٹین عورات کو در بدر پھراتین ای مرد اگر تیری امکان مین کوئی چادر او مقنعہ موجود ہو
تو واسطی منہ چھپانی دختران فاطمہ کی لا دو مینی عبا کو اپنی دوش سی اوتار ا چھاڑا
ٹکر ون کو ہر بی بی کی خدمت مین حاضر کیا سب نے لیکی چہری پر ڈالا وہ قافلہ اسیرونکا
دار الامارہ کو بڑھا راوی کہتا ہی اوسی صورت سی جملہ اہلبیت کو بلوای عام مین لیکی چلے
یہان تک جو دروازۂ مسجد جامع کی قریب پہنچی وہان توقف کیا وہ مقام ایسا تہا کہ یہان
کفار کی ہندی کا ٹھہرنا ہوتا اسیران حبش او زنگ و فرنگ جب لاتی خلایق کو اونکی
ذلت و خواری دکہاتی گرفتاران اولاد رسول کو وہان کہڑا کیا اہل شام کی زن و مرد دیکھنی
بنظارت دیکہا بعضی اونکی نور جمال پر تعجب کرتی حیرت زدہ ایک دوسری کہتی قسم خدا کی
ایسی اچھی قیدی کبھی نظر سی نہین گذری اللہ ہی پوچھا تم اون لوگ کیا مذہب رکھتی ہو
کس ملک سی ای دیار عجم یا عرب سی پکڑی ہو اوس وقت سکینہ خاتون نی لڑکی زبان حال سی کہا
ظلم و ستم سی یزید کی ہمارا گہر برباد ہوا ساری سردار و عزیزونکو بھوکا پیاسا مارا ہمکو لی
اہل روم و فرنگ لاکی در بدر پھرایا فی الحقیقت تمہی ہماری صورت کی قیدی کہان دیکہی
مصیبت کسی کی نقش اسقدر کب بگڑی ہم ہین آل مصطفی کی اسیرا و لاد علی مرتضی بنات
فاطمہ زہرا کی بی بی تقصیر خلایق کو اس کلام کی سماعت سی تعجب ہوا رقت وزاری مین اولا
والون کو ضبط نہ رہا فقط ملولانہ خاموش رہو ناظم دکھنہ بکاسی پیٹتا ہی جگر
ہای حسینا کی صدا سی ہوئی چار طرف غلغلہ نوحہ و فریاد اس بزم مین رو رو قی آئین ملک
چہرہ فاسی بیتاب ہوئی پیر و جوان و نصر الہ مین شمار کو اب ہوش نہین تور و لوا
مانگو یہ دعا اس گہڑی درگاہ خدا مین محفوظ رہین اہل عزا رنج و بلا سی مقبول ہو یہ ذاکر
شبیر کا پڑہنا + شبیر کا انعام لی زینب عُلا سی

حسین را ایہم سوگند بخورد کہ ہر کہ
در کوفہ بیاید و در عراق ہم نیز بیاید
عدی قبول کرد و گفت کہ چنین باشد
در بیز محل عبداللہ کامل از در در آمد
عجبا و گفت چکردی با حکیم بن طفیل
گفت یا امیر خبر در کوفہ افتادہ کہ اورا
کی قتم مردمان غوغا کردند کہ او کشندۂ
عباس علیہ السلام است اورا بما بسپار تا بکشیم
هرچند گفتم بگذارید او را از دامیر
بعم فرمان فرستد بند
کردند اینک سر ش را اوردہ و پارہ پارہ
عدی گفت دروغ میگوئی چون در شتم
کہ امیر او را میخواهد بخشید
کردی عبداللہ گفت چو تو میگوئی کہ
فنا او را کشتم یک فاسق و شرابی را
کشتہ باشم چہ میشود کہ او کشندۂ عباس علیہ السلام
بود و من از خدا بتعالی ثواب عظیم طمع
۹۳۶
حضرت امام حسین
آن گفت خانم در
علیہ اختر کردست ولیکن عجبا و چیزی
توانست گفت اما عبداللہ کاملا
گفت آنکہ ہمت امیر بودی یا نی
کار عمل کہ ست و نا کار دھا
میگفت امام پیش ما و تو حضرت
نیست خواہد کرد کہ ما نی خصم العدو از
نو مختار بیرون امد و گفت امید
میادم از خدای عز و جل کہ ترا
مناک فتنکنند انتقاب کہ مردم شیعہ
آ مختار محمد عدی را حرمت نگاه
و اما او را بگذشت می مردم زنا
وجاعقار از مردمان کوفہ شہادت قرن الجن
در بیان ما اندہ تنبیہ اشتہر
قیمان آتش ما عقاب
و نمایت عذاب
الصلاة جہا الابہا
مجلس

اونتالیسوین[39] مجلس فضائل اہل بکا و اسیران کربلا کا دمشق میں داخلہ

انتالیسویں[39] مجلس فضائل اہل بکا و اہل عبا اور اہل بیت رسول خدا کا دمشق میں داخلہ

رباعی حاصل جسی آقا کی حضوری ہو جای + عصیان کی تیرگی سے دور ہو جای + ای اصل علی مجالس پر نور حسین + ناری جو یہاں آئی تو نوری ہو جای و رباعی طفل پسر شاہ و شاہ کشتہ جای + پا عشر میں تو سیم جوانی کشتہ جای + سب کچھ پہ عبث ہی ای غلامان علی رونق رہے تو زندگانی کشتہ جای + رباعی گر خرچ ہی خود کو ای خرد شب جداہ جامہ نظر آتا ہی پیوند جداہ + دولت تری پاس کب رہی جب ترا خاک + ہو جای گا گریہ تیرا ہر بند جداہ رباعی قارون نے بہت عزیز تھا مال کیا + اوس مال نے آخر اوسی پامال کیا جس نے کیا غم حسین ابن علی + بربادی عبث نامہ اعمال کیا + تمہید یکا فضائل مجالس عزا و اہل ماتم سرا و اشک رقت و مدح شیعیان عترت رسالت کی اہل ولایت کو سایل فضائل سماعت کرنا سنت خدا بندی شیعیان مکلفین رقت کو رسایل شیعوں پہ بنا طاعت واجب ہی کہ نوحہ کو دل سی کہنا اسلام کا شعار قدیم نہ ای کو اچھا جاننا دین کا ہم والو کا اعتبار اقرار حضرت ابن الکبرا کی دوستی پر ستمگاری اعتراف آل عبا کی محبت میں نشانہ ابراری پانچوں وقت اقتداء میں ذکر امام رہنما عبادت ہر روزہ قبلہ انام کی نیت تقریب میں پہر حاصل فضیلت چشم پر دور پر رونا نور دیدہ رسول پر عمل مقبول دیکھا تو ہی سایہ سبالغہ خاتون والم عالی آل بتول کی ایمان کا اصول پایا یہی بندہ خاص خدا وہی جو متقربان کبریا کی غلامی کرے آزاد ہر جمعہ خدا میں پہری وہ کہ افغان دیکھا میں ناحق رہے اپنی محفل کی قدر و منزلت جا مجالس کی وجاہت کرامت سمجھا اور اشک عزا کی قیمت تو شرافت دیکھ مولا و آقا کی قربت

اوسنا لیسوین مجلس میں شمائل سپہر شکیب بکا و اسیران کربلا کا دمشق میں داخلہ

منزلت میں روایت معتبر سے قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الثَّانِی زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ
الْحُسَیْنِ فَاِنَّ ذِکْرَهٗ یُحِبِّطُ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ وَصَغَائِرَهُمْ وَلَدَیْنَا اُسْمُهٗ
کتاب بحار الانوار میں نقل کی ہی امام جعفر صادق علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی ای مجلس
با ایمان اپنی مجمع مجالس کو ذکر امام حسین علیہ السلام سی زینت دو بدرستی کہ اوس کی ملاوم کا
واقعہ سر گذشت سناہان کبیرہ کو ناعمل سی قابل و ساریج کی سناتا ہی اور مانند اوس
روز کی جو ماں کی بطن سی پیدا ہوا تھا پاک و صاف بناتا ہی اَیْضًا وَقَالَ الصَّادِقُ
عَلَیْهِ السَّلَامُ نَفَسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِیْحٌ وَهَمُّهٗ لَنَا عِبَادَةٌ
وَکِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور بہی اوسی حضرت سی روایت کی
مخبر صادق نی اہل عزا کو بشارت دی ہی مجالس مومنین میں جہاں فضیلت و مصیبت
ہم اہلبیت کی بیان کریں لوگ زن و مرد آکی وہاں سامعین جتنی اوکی سانس لینا
برابر ثواب تسبیح خدا ہی ہماری واسطی غم کہانا عبادت ہوتا ہی چہپانا ساری بہید کا ہمارے
سخنی کا اہل خلاف سی جہاد راہ الہی کا اجر دیتا ہی ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یُحِبُّ اَنْ
یُکْتَبَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالذَّهَبِ پہر فرمایا ابو عبداللہ نی دوست رکہتا ہوں کہ
یہ حدیث سونی سی لکہی جای اور ہر محب اسکا پڑہا ایک دوسری کو پہنچای فِیْ کِتَابِ
الْبِحَارِ عَنْ اِسْنَادِ الْاَخْبَارِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ
یَاْمُرُ مَلٰٓئِکَةَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَنْ یَتَلَقَّوْا دُمُوْعَهُمُ الْمَصْبُوْبَةَ لِقَتْلِ
الْحُسَیْنِ اِلَی الْخُزَّانِ فِی الْجِنَانِ کتاب بحار الانوار میں اسناد اخبار سی روایت ہی
مخبر صادق رسول خدا نی زبان معجز بیان سی کہی ہی بتحقیق کہ اللہ تعالی یون تعزیت دیتا
کہ اپنی ملائکہ مقرب کو حکم دیتا ہی آنسو حسین کی مصیبت میں رونی والو کی فراہم کرتی ہین

از برای دیدن بادی را بر بلندی دید
پسر عبدالله کامل نیکو داشته بود
با جمعی بطلب ایشان
از ایشان بگذشتند و بدر فرود آمدند

اونسٹھویں مجلس فضائل اہل بیت و اسیران کربلا کا دمشق میں داخلہ

اور بہشت میں خازن جنان کو بہچانیں فیمزجوا بماء الحیوان فتزید عذوبتہا

تاکہ وہ فرشتے آب چشمۂ حیوان میں ڈالتے ہیں قطرہ اشکوں کی لطافت و شیرینی کو آبحیات کی

بڑھاتی ہیں حل عن ابی ذر الغفاری قال رایت رسول اللہ یقبل

الحسین بن علی علیہما السلام وھو یقول کتاب کامل الزیارت میں ذکر کیا

ابی ذر غفاری سے روایت کو جو اونسے کہا میں دیکھا ایکدن حضرت رسالت کو اپنی گود میں

لئے امام حسین علیہ السلام کی رخسارہ دندان پر بوسے دیتے پیار سے بار بار کہتے تھے من احب

الحسن والحسین وذریتہما مخلصا لم تلفح النار وجہہ ولو کانت

ذنوبہ بعدد رمل عالج الا ان یکون ذنبہ یخرجہ من الایمان جو کوئی

حسن اور حسین وا اونکی اولاد کو محض رضای خدا کی واسطی دوست رکہی گا وہ آتش دوزخ میں

باوجود عصیان کی جلایا نہ جای گا ہر چند ریگ بیابان عالج کی قدر کثرت گناہ کا ہووی الا

مگر یہ کہ اوس خطا کا مرتکب ہو جس میں ایمان نرہا ہو عن ابی الفتح المغار عن ابن

عباس وابی رافع قالا کنا جلوسا مع النبی اذ ھبط علیہ جبرئیل

کتاب امالی میں روایت لکہی ہی کہ ابی فتح غفاری ابن عباس اور ابو رافع سے نقل کی

ہم دو نو خدمت میں نبی کی بیٹھی تہی ناگاہ جبرئیل نازل ہوی ومعہ جام من البلور

الاحمر مملوا مسکا وعنبرا بلور سرخ کا جام خوش قطع دیکہا کہ مشک و عنبر سے

بھرا ہوا ہی تھا فقال لہ السلام علیک اللہ یقرء علیک السلام ویحییک

بھذہ التحیۃ اوسنے سلام کیا اور کہا خدا تم پر درود و سلام بہیجتا ہی اور یہ تحفۂ جنت عطا

کرتا ہی ویامرک ان تحیی بہا علیا وولدیہ فرماتا ہی تمکو کہ اس کرامت کو

علی اور اونکی دونو فرزندون تک بہنچاؤ فلما صارت فی کف النبی ھللت

اڑتالیسویں مجلس جام بلور جنت کی روایت و دمشق میں ورود آل رسالت

ثَلٰثًا وَّکَبَّرَتْ ثَلٰثًا جب کہ پیغمبر کی ہاتھ میں وہ کٹورا گیا تین مرتبہ تہلیل اور تین دفعہ
تکبیر سی گویا ہوا ثُمَّ قَالَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی پھر زبان فصیح اور بلیغ میں اوس نے ان کلمات طیبات کو پڑھا
فَاَشَمَّہَا النَّبِیُّ ثُمَّ حَیَّا بِہَا عَلِیًّا رسول خدا نے اوسکی رائحہ جانفزا کو سونگھا اور علی ابن
ابیطالب کو دیا فَلَمَّا صَارَتْ فِیْ کَفِّ عَلِیٍّ قَالَتْ ہرگاہ دست علی ید اللہ فوق ایدیہم
مالامال کرامت و شرف میں صاف ہوا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ الایہ اس آیہ کو نام ولی خدا سی زبان پر مع بسم اللہ تا آخر تلاوت کیا فَاَشَمَّہَا
عَلِیٌّ وَحَیَّا بِہَا الْحَسَنَ علی مرتضی نی اوسکی خوشبوئی و دماغ معطر فرمایا پھر حسن مجتبی علیہ
السلام کو پہنچایا فَلَمَّا صَارَتْ فِیْ کَفِّ الْحَسَنِ قَالَتْ جب کف مبارک میں امام حسن کے
وہ کٹورا پہونچا بہت صاف کلام کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ
النَّبَاِ الْعَظِیْمِ الایہ اس آیت کو ساتھ بسم اللہ کی قرارت کیا فَاَشَمَّہَا الْحَسَنُ وَحَیَّا
بِہَا الْحُسَیْنَ امام حسن نی اوس ارمغان ربانی سے شام خوشبو کرکی ریحان رسول امام حسین کو
دیا فَلَمَّا صَارَتْ فِیْ کَفِّ الْحُسَیْنِ قَالَتْ جب امام حسین کی پنجہ معقدہ کشا میں داخل
ہوا تو لطف سی بولا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ
فِی الْقُرْبٰی ان کلمات طیبات کو دست سید الشہدا میں سنایا اور تاکید محبت کو اوسکی حد
ثبوت تک پہنچایا ثُمَّ رُدَّتْ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَتْ پھر سرور کائنات کی ہاتھ میں دیا گیا
اور جام باصفا یوں بولا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اس فقرہ کو مع بسم اللہ کے ساتھ بلاغت کی سنایا فَلَمْ اَدْرِ عَلَی السَّمَآءِ صَعِدَتْ اَمْ
فِی الْاَرْضِ نَزَلَتْ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ راوی ناقل ہیں کہ پھر نہیں معلوم وہ کٹورا فلک چارم پر چڑھا

نعمان گفت پس تو با این قوم چگونه
شنید که آن میکنی گفت عبدالله را اهل بیت
و اندوه بسیار آن مجلس خوش کشته
هرا خبر نکنند و اگر غایب باشم جنب
نپسندند و اگر سلام کنم جواب ندهند
عبدالله انقوم را گفت که این مرد را بی [illegible]
شما میباشید بخدا و رسول سوگند
مینویسم که اگر ایمان دارید [illegible]

اونتالیسوین مجلس وفات ابراہیم فدیہ سید الشہداء و مشق بین و اخلہ اسیران کربلا

یا زمین کی اندر غایب ہوا قدرت خدا سی کہاں پہنچا فی تفسیر النقاش باسنادہ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَعَلیٰ فَخِذِهِ
الْاَیْسَرِ ابْنُهُ اِبْرَاهِیمُ وَعَلیٰ فَخِذِهِ الْاَیْمَنِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ تَارَةً
یُقَبِّلُ هٰذَا وَتَارَةً یُقَبِّلُ هٰذَا تفسیر نقاش مین اپنی سند سی ابن عباس کی بابت
ہی لکہا جو اونسی کہا ایک روز مین خدمت نبی الوری مین مشرف تہا وہ جناب ران
راست پر امام حسین علیہ السلام کو بٹھائی تہی اور طرف چپ ابراہیم اپنی فرزند کو اور کمال اہتمام
چہ ہائی تہی کبہی اوسکی جبین و رخسار کا بوسہ لیتی تہی کاہی اسکو پیار و الفت مین ہنسا دیتی
اِذْ هَبَطَ جِبْرَئِیلُ بِوَحْیٍ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِینَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ اَتَانِی
جِبْرَئِیلُ مِنْ رَبِّی فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ یَقْرَأُ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُولُ
لَسْتُ اَجْمَعُهُمَا لَكَ فَافْدِ اَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهِ ناگاہ جبرئیل وحی الہی لیکر نازل
ہوی جب وہ حالت گئی تو رسول خدا بولی کہ ابہی میری پاس روح الامین آیا اور پیام رب
العالمین یون لایا کہ خدا تمپر سلام بہیجتا ہی بغیرت محبت و پاس حرمت سی کہتا ہی کہ ان دو
تمہاری آغوش مین اکٹہا رہنا مصلحت نہین چاہتا ہی جسی چاہو دوسری پر فدا کر دو یہ حکم
ویا ہی فَنَظَرَ النَّبِیُّ اِلیٰ اِبْرَاهِیمَ فَبَکیٰ وَنَظَرَ اِلیٰ الْحُسَیْنِ فَبَکیٰ اوسوقت سید
انبیا نی ابراہیم و امام حسین کی طرف دیکہا اور حسرت مین باری باری دونوں کی جانب سی
رو دیا وَقَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیمَ اُمُّهُ اَمَةٌ وَمَتیٰ مَاتَ لَمْ یَحْزَنْ عَلَیْهِ غَیْرِی فرمایا
کہ مادر ابراہیم اُمِّ وَلَد تہی مدت ہوئی کہ مرگئی اب کون سوای میری غم ابراہیم کا بار اوٹہانی والا
اگر مر جائی تو البتہ اوسکا درد و سرمایہ اندوہ دیکہا میرا ہی وَاُمُّ الْحُسَیْنِ فَاطِمَةُ وَاَبُوهُ
عَلِیٌّ ابْنُ عَمِّی لَحْمِی وَدَمِی وَمَتیٰ مَاتَ حَزِنَتْ ابْنَتِی وَحَزِنَ ابْنُ عَمِّی

جواب حضرت امام حسین علیہ السلام
امدہ بودند و عمر سعد را
که عبیدالله زیاد و جمله فرود
که در کربلا بودم و ان روز
السلام دیدند و سوگند میخورم
که حضرت امام حسین علیہ
مومنم و از ین جماعت بیزارم

[illegible]
کنید بود هر شما را [illegible] پس عبدالله
هر گفتند فرمان عبدالله را جوان ...
دینار را و سر خود بپس ... [illegible]
و گفت این را قبول کن که [illegible]
روم از ابا بنو هاشم [illegible]
پس عبدالله ... [illegible]
... [illegible]
... اسیران ... [illegible]
امدند مختار ... [illegible]
۱۳۹
لعنت میکردند و ان سرها را بردار کردند
حادث بن [illegible]
بزندان بردند و لشکر [illegible]
و دو هان را کنده شدند روز [illegible]
مختار از هر دو [illegible]
و حادث بن [illegible]
و رسول خدا صلی الله علیه و آله
نهان بردید که این دولت [illegible]
همیشه خواهد ماند حادث [illegible]
که دشمن خدا و رسول [illegible]

اونتالیسوین مجلس بروایت هارون مناقب حسنین علیهما السلام امر حرم کا و اعلانیه تمام

وَحَزِنْتُ اَنَا عَلَیْهِ و ما حسین فاطمه زهرا باپ علی مرتضی هی جو میرا بهائی اور تو

خون هم دو نو کا انسین ملا هی جو خبر میری روئی براد رجان کهوئی اگر حسین مرجائی او

مجهی حزن والم اوسکی فراق مین ستائی وَاَنَا اُوْثِرُ حُزْنِیْ عَلٰی حُزْنِهِمَا یَا جِبْرِیْلُ

یُقْبَضُ اِبْرَاهِیْمُ فِدْیَةً لِلْحُسَیْنِ فرمایا که بخوشی و رضا مین اپنی غم کو اوکی الم

بدل ای جبرئیل درگاه خدا مین عرض کرو ابراهیم کو سلامتی حسین پر قربان کیا قَالَ

فَقُبِضَ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکَانَ النَّبِیُّ اِذَا رَاَی الْحُسَیْنَ مُقْبِلًا قَبَّلَهٗ وَ

ضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ وَرَشَفَ ثَنَایَاهُ وَقَالَ فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُهٗ بِابْنِیْ

اِبْرَاهِیْمَ راوی حدیث ابن عباس نی کها که تین روز بعد مرض بحارسی ابراهیم گذر گیا

پهر جب رسول الثقلین اپنی پاس امام حسین علیه السلام کو اتا دیکهتی چهاتی سی لگا

لب و دندانکی بوسی لیتی فرماتی قربان هون تیری ای پیاری ناناکی جو تجهپر فدا کیا

ابراهیم اپنی فرزند کو یعنی ای جان اندکیا و در محبت حضرت رسالت پناه اور کس

مرتبه پر و لیکن العنت هی جو بیتی کا مرنا گوارا کیا نواسه پر فدیه سلامتی دیا اَیْضًا

فِی الْبِحَارِ مَرْوِیٌّ مَرْفُوْعًا اِلٰی اِسْحَاقَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْهَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

کُنَّا عِنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ هَارُوْنَ الرَّشِیْدِ کتاب بحار مین بسند مرفوع اسحاق

بن سلیمان هاشمی سی روایت کی هی که ایک دن هارون رشید کی پاس هم موجود

تهی اور یه حالت دیکهی هی فَتَذَاکَرُوْا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ صحبت

حکایات مین و ابرهیم دان با یادکرده علی ابن ابیطالب علیه السلام درمیان آیا

فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ هَارُوْنُ زَعَمَ الْعَوَامُّ اَنِّیْ اُبْغِضُ عَلِیًّا وَوَلَدَهٗ

حَسَنًا وَحُسَیْنًا هارون بولا عوام لوگ یه گمان کرتی هین جو کهتا هون که مین علی

اونتالیسوین ۳۹ مجلس روایت بارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا داخلہ شام

ابن ابیطالب اور اونکی فرزند امام حسن و امام حسین علیہم السلام سی بغض و عداوت رکہتا ہون
وَلَا وَاللّٰہِ مَا ذٰلِکَ کَمَا یَظُنُّوْنَ قسم خدا کی ایسا نہین یہہ حرف بیجا ہی جو اس مین
خلق کو وہم کا ہی وَلٰکِنَّ وُلْدَہٗ ہٰؤُلَاءِ طَالَبُنَا بِدَمِ الْحُسَیْنِ مَعَہُمْ فِی
السَّہْلِ وَالْجَبَلِ لاکن یہہ اونکی اولاد خونخواہی امام حسین علیہ السلام پر چڑہی
ہماری ساتہہ کوہ و بیابان مین ساعی پرخاش رہی حَتّٰی قَتَلْنَا قَتَلَتَہٗ ثُمَّ
اَفْضٰی اِلَیْنَا ہٰذَا الْاَمْرُ یہہ کہ بڑی لڑائی اور ہنگامہ جدال درمیان ہین ہوا پہر قضیہ
قدرسی امر خلافت ہمکو ملا فَحَالَفْنَا ہُمْ فَحَسَدُوْنَا وَخَرَجُوْا عَلَیْنَا فَقَاتَلُوْا فَقَتَلْنَاہُمْ
پس آمیزش کی ہم سی حسد مین اور خروج کیا ہمنی اونکی راہ کہولدی یعنی اونکی حال پر
چہوڑدیا وَاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمَہْدِیُّ اَبِیْ جَعْفَرِ الْمَنْصُوْرِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
قسم خدا کی یہہ روایت پہنچی مجکو اپنی آبا و اجداد عبداللہ ابن عباس کی بیان سی کہ ایک روز
مین خدمت رسول خدا مین حاضر تہا دل و جان سی اِذَا اَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ تَبْکِیْ ناگاہ فاطمہ
زہرا صدمہ سی بلبلاتی ہوئی روتی ہوئی پدر کی پاس آئین فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ مَا یُبْکِیْکِ
پیغمبر نی پوچہا بیقرار ہوا نور دیدہ کیون اشکبار ہو قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ خَرَجَا فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَیْنَ سَلَکَا عرض کی ای رسول خدا
میری فرزند دلبند حسن و حسین گہر سی باہر نکلی ہین دیر ہوئی معلوم نہین کہ کہر گئی ہین
فَقَالَ النَّبِیُّ لَا تَبْکِیْنَ فِدَاکِ اَبُوْکِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَہُمَا وَہُوَ اَرْحَمُ
بِہِمَا فرمایا نبی نی کہ ای دختر جان پرور تیرا فدا ہو مطلوب کہو رقت نکر دنیقین کہ جس خدا نی
اونکو پیدا کیا ہی وہ اونپر بہت مہربان وہر بلا مین نگہبان ہای اَللّٰہُمَّ اِنَّہُمَا نَا

کندہ رو در آن محلہ بگرد شاید کہ

یکی از کشتند کان حضرت امام حسین

اوستالیسویں مجلس روایت ہارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا داخلہ شام

اَخَذَا فِی بَرٍّ فَاحْفَظْهُمَا وَاِنْ كَانَا اَخَذَا فِی بَحْرٍ فَسَلِّمْهُمَا پھر دعا مانگی خدایا وہ
میری فرزند خشکی میں سیٹھی ہوں تو حفاظت کرنا اور اگر دریا میں اوتر گئی تو سلامت
پہنچانا فَهَبَطَ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا اَحْمَدُ لَا تَغْتَمَّ وَلَا تَحْزَنْ هُمَا فَاضِلَانِ
فِی الدُّنْيَا فَاضِلَانِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا اوسدم جبرئیل نازل ہوی
کہا ای احمد مجتبیٰ غم نکہا و حزن دلمیں نہ لاو تمہاری نواسی دنیا و آخرت میں برگزیدہ
فاضل ہیں اور اونکی والد اونسی اچھی اور کامل ہیں وَهُمَا فِی حَظِيرَةِ بَنِی النَّجَّارِ نَائِمَيْنِ
وَقَدْ وَكَّلَ اللهُ بِهِمَا مَلَكًا يَحْفَظُهُمَا وہ بزرگوار حظیرہ بنی نجار میں سوتی ہیں تھوڑا
عرصہ گذرا ہی خدانی ایک فرشتہ کو اونکی حفاظت پر مقرر کیا ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَامَ رَسُولُ اللهِ وَقُمْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا حَظِيرَةَ بَنِی النَّجَّارِ ابن عباس روایت
کرتی ہیں پس نبی رسول خدا کہڑی ہوی اور ہم بھی اونکی ساتھ اوٹھی یا ہم چلی تاکہ حظیرہ بنی نجار
پہنچی فَاِذَا الْحَسَنُ مُعَانِقُ الْحُسَيْنِ وَاِذَا الْمَلَكُ قَدْ غَطَّاهُمَا بِاَحَدِ جَنَاحَيْهِ
دیکہا کہ حسن اپنی چہوٹی بہائی حسین کو پیارسی گلی لگائی ہوی ہیں اور ملک ایک پر اپنی پر سایہ کیا
جیسی خادم ہوتی ہیں فَحَمَلَ النَّبِیُّ الْحَسَنَ وَاَخَذَ الْحُسَيْنَ الْمَلَكُ وَالنَّاسُ يَرَوْنَ
اَنَّهُ حَامِلُهُمَا پیغمبر نی اونکو جگایا حسن کو نبی نی دوش پر چڑہایا اور حسین کو فرشتہ نی
کاندہی پر بٹہایا ظاہر میں لوگ دیکہتی اور جانتی تہی دونو کو حضرت اوٹہائی قدم بڑہاتی
تہی فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِیُّ يَا رَسُولَ اللهِ اَلَا نُخَفِّفُ عَنْكَ
بِاَحَدِ الصَّبِيَّيْنِ بنظر حسن خدمت ابوبکر و ابو ایوب الانصاری نی عرض کی ای رسول خدا
دونو فرزندوں میں ایک ہمیں دیجئی کہ آپکا بوجھ ہلکا ہو فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا فَاضِلَانِ
فِی الدُّنْيَا فَاضِلَانِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا فرمایا انکو اپنی حال پر چہوڑ دو

اونتالیسوین مجلس روایت مین ہارون سی فضیلت حسنین علیہما السلام اور حرم کا وداع تمام

یہ فاضل ہین دنیا و آخرت مین اور والد اونکی بہتر ہین اونسی خلقت مین ثم قال قال اللہ
لا شرف فیہما الیوم بما شرفہما اللہ بعد ازان ارشاد کیا آج ظاہر کرونگا اونکی
شرف و بزرگی کو جو خدا نی فرمایا فخطب فقال ایہا الناس الا اخبرکم
بخیر الناس جدا وجدۃ پس مسجد مین رونق افزا ہوی منبر پر گئی خطبہ پڑھا
پیغمبر کی شادمانی ہی + ای گروہ خلایق تمکو خبر دون بہترین مردم کی نانا اور نانی کا
قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدہما رسول اللہ و
جدتہما خدیجۃ بنت خویلد صحابہ نی پوچھا کہ ہان ای خیر الوری بتاؤ کون
اچھی ہی فرمایا حسن اور حسین نانا اونکا رسول خدا نانی خدیجہ بنت خویلد ہی الا اخبرکم
ایہا الناس بخیر الناس ابا واما پھر فرمایا آگاہ ہو ای گروہ حاضرین خبر دیتا ہون
تمکو اشرف بنی آدم سی باپ اور ماں کی نسبت تمہی قالوا بلی یا رسول اللہ
قال الحسن والحسین ابوہما علی ابن ابیطالب وامہما فاطمۃ بنت
محمد اونکو ن نی کہا ارشاد کرو ای سید دوسرا فرمایا حسن اور حسین ہین اونکی باپ
علی ابن ابی طالب ماں فاطمہ بنت محمد شرف ثقلین ہین الا اخبرکم ایہا
الناس بخیر الناس عما وعمۃ فرمایا ای مجمع چاہتی ہو کہ تمہین بتا دون بہترین
ناس کو چچا اور پھوپھی کی جانب سی جتاؤن قالوا بلی یا رسول اللہ قال
الحسن والحسین عمہما جعفر ابن ابیطالب وعمتہما ام ہانی بنت
ابی طالب صحابہ نی گذارش کی ہان ای خاتم انبیا ہدایت کرو فرمایا
حسن اور حسین چچا اونکی جعفر ابن ابی طالب اور پھوپھی ام ہانی بیٹی عمران کی الا ایہا
الناس الا اخبرکم بخیر الناس خالا وخالۃ پھر فرمایا تمکو خبر کر دون افضل

او روز کسی را کشتم که بمن نزدیک بود

او روز کسی را کشتم که بتو نزدیک بود

خدایتعالی تراچه دهاد پس گفت ای عبدالله

که عبدالله زن خود را طلاق داده بود

اونتالیسوین مجلس روایت ہارون سی مناقب حسنین علیہما السلام وحرم کا ذکر

انام سی اونکی ماموں اور خالہ کی نام سی قَالُوا بَلیٰ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ خَالُہُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰہِ وَخَالَتُہُمَا زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ
اللّٰہِ جواب یار شاد کروای سیہ اصفیا جو مطلب حسب ونسب ہی فرمایا حسن وحسین
ماموں بیٹا پیغمبر کا قاسم خالہ بیٹی نبی کی زینب ہی اَلَا اِنَّ اَبَاہُمَا فِی الْجَنَّۃِ
آگاہ ہو کہ باپ اونکا بہشت میں وَاُمُّہُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور ماں اونکی جنت عنبر سرشت
میں وَجَدُّہُمَا فِی الْجَنَّۃِ نانا اونکا خلد برین میں وَجَدَّتُہُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور نانی
اونکی علیین میں وَخَالُہُمَا فِی الْجَنَّۃِ ماموں اونکی جنان میں وَخَالَتُہُمَا فِی الْجَنَّۃِ
اور خالہ اونکی بہشت جاودان میں وَعَمُّہُمَا فِی الْجَنَّۃِ چچا اونکا فردوس رحمان میں
وَعَمَّتُہُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور پھوپھی اونکی عدن رضوان میں وَہُمَا فِی الْجَنَّۃِ وہ دونو
روضہ جاوید میں وَمَنْ اَحَبَّہُمَا فِی الْجَنَّۃِ جو اونکو دوست رکھی نعیم ابدین میں
وَمَنْ اَحَبَّ مُحِبَّہُمَا فِی الْجَنَّۃِ اور جو اونکی محبون سی چاہ کری قصور طوبیٰ میں قدم
پس ای الم زدہ موالیان آل عبا محبت میں عترت رسالت کی داخلہ جنت کی سند
جاودان پائی اور بیان اعدا سی مولا کی فضیلت تمہاری سماعت میں آئی جب دوست کا
دوست ہی مستوجب فردوس اعلیٰ ہوا بہشتی ہونی میں کسی دوزخی کو شبہ رہا ہو نظم
باولفہ ای مومنو کیا رتبہ فرزند علی ہی محبوب خدا جان رسول اور نبی سی ہی
جبرئیل تو خادم ہی سرافیل پاسبان دیکھو تو بھلا کسکو یہ توقیر ملی ہی بطلاوی
نعمت کا ساہو مشعر جو چاہا تم کی دل زار میں تصویر کھنچی ہی اب ہر دو نکا اس میں
[illegible]

[illegible]

اوننالیسویں مجلس آرایش دیار شام و داخلۂ حرم امام

مجلس اخلۂ اہلبیت ۳۹ شام دلگیر و کلام وہ بعوعہ مدیچہ ریہ امام ان پھیر افسوس دہائی

مصیبت زدگانِ شامِ غریبان، و محنت دیدگانِ مقامِ احزان، متقیدانِ سلسلۂ دو
بکا، و گرفتارانِ حلقۂ تسلیم و رضا، خاک نشینانِ زاویۂ ملال، و اشک ریزانِ حجرۂ
ابتہال جیل اشکبار ماتم کو وہرانہ منزل غم میں اوتر تی یوں نقل کرتی ہے کہ جب کاروان
غارت زدہ خواجۂ عالم کا قریب حوالی دمشق میں پہنچا یوسف کنعان رسالت کی قید ای
دہ مصر اشتاہ میں حرچا پہیلا خریداران تماشا نقد عداوت کو لیکے ہجوم لائے اور بیٹ
فروشان بازار جفا نے اُلٹی بلاسی فتنہ اٹھائی کیسی کی سر میں یہ سودا تہا کہ فرزند
یعقوب کربلا کو غلامی میں لیں کسی کی نظر میں یہ آنہ پہیرا تہا کہ دختران عزیز دیکھوں
کنیزی میں مانگیں کوئی اس آرزو میں سرشار کہ سر کٹے امام حسین علیہ السلام کی
کوئی اس گفتگو میں بیقرار کہ فرق عریان کو آل رسولین کی ملاحظہ کرے ہر دم کو بالین
آنکہیں تماشا میں نوحہ خوان ہر ایکی کاران خلق سینہ در دکی دل طلب میں حسرت
حرم کی ہر سہ دہ ان نالہ اول تھی قافلہ اسیران کربلا کا دروازۂ شام میں پہنچا اہل
شہر نے از دحام ہی راہ و گذر کو مسافران تشنہ لب کی مسدود کیا ہر چند کہ بیمارانِ سیبا
ایسے یاد و فریاد کرتی لوگوں نکو ہیں ہٹاتی وہ بی ایمان گمراہ اور تلی کرتی قید یاں کی
ٹہاتی شہر شہر میں ایان کثرت وانبوہ زیادہ ویکہتا سار بانوں کو اہلی ٹہ دنکی اور کرتا
گرد و بام پر عورت و مرد کہڑی ہوکی اہلبیت کی زیارت کرتی انگشت نمائی
ایک دو مر کہ بانوان شام میں کا نیا دیں بہ حضرت علی جعفر بن محمد علیہما السلام
قَالَ لِي اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ عَلِيٍّ سَأَلْتُ اَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ حَمْلِ يَزِيدَ لَهُ فَقَالَ حَمَلَنِي

میکنند که بواسطه ملک ری ایشان را از دست میدهی و تو قبول نکردی
تو میگفتی بجنگ در زمین بهتر از جنگ در اسمان و دو بیت از …

اڑتالیسویں مجلس در داخلہ شام اور خرابہ میں قیام حرم امام

محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد محمد باقر علیہ السلام نے یہ بیت کہی
اپنے پدر علی ابن الحسین علیہما السلام سے ماجرا پوچھا اے فرزند رسول خدا دشت کربلا سے
یزید کے پاس کیونکر آپکا جانا ہوا فقال حملنی علی بعیر یظلع بغیر وطاء
فرمایا اوس اونٹ پر مجھے چڑھایا جسکی پشت پر کجاوہ اور محمل نہ تھا ورأس الحسین
علی علم امام حسین بن علی علیہما السلام کا سر اقدس لمبی نیزے پر دھرا تھا اوسکو آگے
سواری سب سے آگے بڑھا تھا ونسوتنا خلفی علی بغال واکف سب عورات
حرم بھی مرکب ہواری کی بیری سوار تھیں ناہمواری جای نشست سے ٹھہر نہ سکتی گری
پڑتی تھیں اور نہیں والفارطۃ خلفنا وحولنا بالرماح چار طرف سے ہمکو لشکر
گھیری بھالی تانی قدم بڑھاتا فراغت اور دورباش کی واسطی خلق کو ہٹاتا ان
دمعت من احدنا عین قرع راسہ بالرمح ہماری اہلبیت میں اگر کسی کی
آنکھوں سے آنسو بہتا پاتی تو اوسکی سرزنش کو فرق پر نانکی برچھا لگاتی حتی اذا دخلنا
دمشق صاح صائح یا اہل الشام ہؤلاء سبایا اہل البیت
الملعون حتی تاکہ بعد ازاں ہمکو شہر دمشق میں داخل کیا ایک منادی نے اوسدم
چلاکی لوگوں سے کہا اے گروہ اہل شام یہ قیدی جو آئی ہیں اہلبیت زبون رحمت خدا
ہم لائی ہیں فی البحار وقالوا فلما دخلنا دمشقا ادخلت بالنساء و
السبایا بالنہار مکشفات الوجوہ بحار الانوار میں رواۃ اخبار سے کہا
کہ اہلبیت اسیر کا داخلہ زنانی حریم محترم یوں کہا جب اعدائی ہمکو شہر دمشق میں بھیجا
روز روشن عورات و اطفال کا منہہ کھلا سبکو دکہایا فقالوا اہل الشام الجفاء
ما رأینا سبایا احسن من ہؤلاء اہل شام سے مردم بازار و بلوائی جو ہر طرف

وامام حسین کرده و کرم ... سید بند ... بلعنت ... مکاید باشند ...

مستحب ... مکاید ... بخشاید ... ابراهیم ...

او تالیسویں مجلس اہلبیت کا ورود شام اور کلام مرد پیر کا بجام

وا ہم نہی بولی ایسی قیدی اچھی صورت و نورانی طلعت کی اسقدر تباہ کبھی نہیں دیکھی

فَمَنْ اَنْتُمْ فَقَالَتْ سَكِيْنَةُ اِبْنَةُ الْحُسَيْنِ نَحْنُ سَبَايَا آلِ مُحَمَّدٍ یعنی تمہا

تم کون ہوا اور یہ بندی کہاں سے آئی ہے سکینہ دختر امام حسین علیہ السلام نے جواب دیا

اولاد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں جنکو امت بکربلا ئی ہے فَاُقِيْمُوْا عَلٰى دَرَجِ

الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُقَامُ السَّبَايَا وَفِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فَتًى

شَابٌّ ایسی خواری میں آہستہ جاتی آخر روز بابِ مسجد جامع پہنچایا اور یہ تماشا

ہیں جہان کفار کی بندیکو ہمیشہ ٹہرا تی کہڑا کیا اونمین علی بن الحسین علیہما السلام جوان

دستگیر تہی گردش دوران سے امام زمان کوچہ و بازار میں مسلسل ہمراہ آتی تہی قَالَ

وَجَاءَ شَيْخٌ فَدَنَا مِنْ نِسَاءِ الْحُسَيْنِ وَعِيَالِهِ ... اُقِيْمُوْا عَلٰى دَرَجِ

الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ راوی کہتا ہے کہ جب سپاہ ظلم و ستم نے اولاد ... [illegible]

کیا اہل شام سے ایک مرد ضعیف آیا اور حرم امام کے نزدیک ... دم لیا ... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

الَّذِيْ قَتَلَكُمْ وَاَهْلَكَكُمْ وَاَرَاحَ الْبِلَادَ مِنْ رِجَالِكُمْ وَاَمْكَنَ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْكُمْ ازبسکہ اوس شہر میں کثرت سے آبادی خلق کا شمار نہ تہا ایک

واقعہ عجیب کہیں کدرتا خواہ کوئی سانحہ نظر آتا دوسرے کو معلوم نہو تا ہو جیسا ...

اوس روز کسی مقام پر اپنی فضائل کہی رو ہا کی زبان و مردمکی افسوس اور حسرت کدن

سر پیٹتی رہی پھر جو دہ کی ٹہری تو انبوہ تازہ میں ہر جا کی کہڑی ہوی اور کی شکستہ حالی

زبونی قیدی ناظرین نے آہستہ ای فرنگ ... مردم تاکی ... پیر ... کا شکر خدا

جاوسی تمہاری وار تو نکو مارا تہیں لشکر امیر نے سلسلہ قیدی ... را ... ہ ...

ہلاکت سی فتنہ و فساد اسلام رفع ہوا تمام ملکوں میں ... کیا امام ... پیر ...

دیباہر ... خدا را ... ابراهیم ... رحم ... ابراهیم ...

اوستائیسویں مجلس اہلبیت کا ورود شام اور کلام پیر مرد نیک انجام

مرتبۂ سطوت دیا اوس پیر نی عترت خیر البشر کی مذمت حد سی زیادہ کہی با سباب
ظاہر اولاد رسول ہونی کی خبر نتہی ظلم ابن زیاد سی حال ایسا تباہ تھا کہ ذریت احمد بلکہ
اشراف عرب کا بہی منظر نہوتا فَقَالَ لَهُ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ یَا شَیْخُ هَلْ قَرَأْتَ
الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ سید الساجدین جو طوق و زنجیر مین گرفتار کہڑی تہی ہر حلقہ گلو دان
اسیر گردن جہکائی رو رہی تہی اوسکو خطاب فرمایا اپنی فضایل کو جتایا اے شیخ تو نی
یہ باتین نادانی سی کہین ہم گنہگار اس جفا کی سزاوار نہین تہی ہمارا حال برخلاف تہا
آیاتِ قرآن جو ہماری نانا پر نازل ہوا پڑہا ہی اوسنی تلاوت کا اقرار کیا اور حالت
سکتہ مین دیکہا فَقَالَ هَلْ عَرَفْتَ هٰذِهِ الْآیَةَ زین العابدین نی پوچہا مصحف
دیکہا ہی اس آیت کو تو نی یاد رکہا ہی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِی الْقُرْبٰی قَالَ الشَّیْخُ قَدْ قَرَأْتُ کہا بخوبی حفظ کیا ہی لوح دل پر نقش مدعا ہی
فَقَالَ لَهُ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ فَنَحْنُ الْقُرْبٰی یَا شَیْخُ فرمایا مصداق آیۂ کریمہ ہم ہین
کہ مقصود خداوند عالم ہین ہماری محبت کو اپنی بندون پر لازم کر دیا صلۂ رسالت و
اجر ہدایت مین دوستی اقربا کو چاہا فَهَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآیَةَ پہر مرد پیر سی سوال کیا
کہ یہ آیت کو تو نی کتاب خدا مین ہی پڑہا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَأَنَّ
لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی الْقُرْبٰی قَالَ نَعَمْ شامی نی تصدیق کی
کہ ہان مینی تلاوت کی اور یاد بہی رکہی قَالَ عَلِیٌّ فَنَحْنُ ذِی الْقُرْبٰی یَا شَیْخُ ہمیا
کربلانی کہا وہ لوگ ہم ہین جنکی واسطی یہ آیت خدانی بہیجی اپنی پیغمبر کو ہمارا حق دینی کی
بات بتائی ہی هَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآیَةَ فرمایا اے شیخ یہ آیت بہی تو نی دیکہی ہوگی
بلکہ صفحۂ خاطر مین لکہی ہوگی إِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

چیست وانگہ پیش ابن عبد اللہ
کاسال تا ہو کردہ ام و ندانستم کہ کاہ
پیداشد و سید کہ او خلیفہ امیر شود دیگر
آنکہ مذہب او را نمیدانستم اکنون
چون او بینداز او کند و گفتہ اند که زخم
زبان بدتر از ضرب شمشیر و از خدا
میخواستم که شب و روز در خدمت امیران
و سرداران باشم ابراهیم گفت مترس
کہ شاعران مدح و هرچه میگویند تا
شان کافی نیست و شنیده ام کہ حکم
پدر و وان بود هفتاد بیت در هجو پیغمبر خدا

950

اونتالیسوین مجلس اہلبیت کا وروو شام اور کلام پیرمرد و نیک انجام

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا قَالَ الشَّيْخُ قَدْ قَرَأْتُ ذٰلِكَ عرض کی میری
پڑہی ہی اور یہ عبارت یاد رکہی ہی قَالَ لَهُ عَلِيٌّ فَنَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ
خَصَّصَنَا بِاٰيَةِ الطَّهَارَةِ يَا شَيْخُ زین العابدین علیہ السلام فرمایا ای پیریہ آیت
ہماری تو قیر مین آئی ہی خدانی ہمکو طہارت کی ساتہ تعبیر فرمائی ہی فَقَالَ فَبَقِيَ الشَّيْخُ
سَاكِتًا نَادِمًا عَلٰى مَا تَكَلَّمَ بِهٖ ساعت سی ان حضرات کی وہ مرد شامی نادم اور شرمندہ
ہوا ہیرت مین رہ پیاد زبانی کی دیر تک چپ اور درماندہ رہا وَقَالَ بِاللّٰهِ اِنَّكُمْ
هُمْ اوس مرد نی پوچہا تمکو قسم ہی خدا کی وہی لوگ ہو جنکی شان مین یہ آیتین نازل ہین
وہ بزرگ مبتلای ہو گئے ہو فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ تَاللّٰهِ اِنَّا لَنَحْنُ هُمْ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ
وَحَقِّ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّا لَنَحْنُ هُمْ علی ابن الحسین علیہما السلام نی جواب دیا اوسکو
بے شبہ بلا ادنی اللہ کی سوگند بدون شک ہم وہی ہین اور اپنی جد امجد احمد مختار کی قسم
ہم وہی ہین فَبَكَى الشَّيْخُ وَرَمٰى عِمَامَتَهٗ وَرَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ مرد پیر نی رو یا
عمامہ سر سی اوتارکی زمین پر مارا سر کو آسمان کی جانب مناجات کو اوٹہایا اور کہا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خدایا مین آل
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیزار ہون جن و انس مین جو مخالف اونکی ہین سب سی اوسکا انجام
ثُمَّ قَالَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ روکی مرد پیر بولا ای فرزند رسول مجہ سی جو خطا سرزد ہوا
تمہین یہ ہوا یا معاف کرو آیا میری توبہ قبول ہوگی جو گناہ بخشدو فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ
اِنْ تُبْتَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ مَعَنَا فرمایا جب تو نی پشیمانی ظاہر کی
خدا تیری توبہ قبول کریگا اور حشر مین ہماری ساتہ دوستو مین موصول رہیگا فَقَالَ
اَنَا تَائِبٌ عرض کی مین نادم اور تائب دل سی ہوا تمہاری جناب مین اوسکا فدا ہوا

حسین علیه السلام کشته؟ نزد گفت
عمار گفت اول بگو که در حضرت امام
مختار قبول کرد و گفت چنین باشد
ما از اخلاص گفت تا و هم خواهم بروم
گفت همه را من میدانم و میگویم بشرطی
کی که کی کشته با نیزه زده ابو القلیج
ایها که فرزند پیغمبر را کشتند و آگاه

انتالیسویں مجلس اہلبیت کا داخلہ شام اور خرابہ میں مقام

جو بی ادب کلام کیا فَبَلَغَ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ حَدِیثُ الشَّیْخِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ
راوی کہتا ہی جب یزید نی یہ ماجرا مرد پیر کا سنا اوس بی پیر نی حکم قتل کا شیخ کی دیا
عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ لَمَّا اُتِیَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ وَمَنْ مَعَهُ جَعَلُوهُ فِی بَیْتٍ محمد ابن حلبی
حضرت صادق سی روایت کی کہ ایک دن جناب نی یہ حدیث روبرو میری کہی جب
شہر ورود علی ابن الحسین علیہما السلام اور سایر اہل حرم یزید کو پہنچی ہمراہ اوس کا نی شہدا کی
جو ابن زیادی پوری ہوئی حکم دیا اہل بیت کو مکان ویران میں اوتار وا اور دوسری
روایت میں سناہی مسجد میں رہی دو چوب یا پنا استہ کردیا تا اوسکو ساسی بلا و گیا
پس سار بانون نی جہاز کو اوہر کہینچا وہ داری پریشانی کی اوسکا کہول ٹہیا پہر ایکی
سواری سی پیادہ کیا بارسر بستہ جو وہ ظالم سارا کہول دیا پہر بیمار کربلا کو جو ضعیف سی
قوت حرکت نہیں رہی او پیروں پہ بیڑی تیزی سی زخم کی شکستگی ہی زینب خاتون وام
کلثوم نی قدم بڑہایا بازو پکڑکی اوس ناتوان کو پہنچی او تا اتمام اہل حرم نی دامن ہی نالہ کرتی
اندر قدم رکہا ساری مکان کو مانند اپنی دل کی ٹوٹا ہوا پایا ان میں سبب دیکہتی
ہوا ری بہتی جو کوئی وہان آرام کری سقف و دیواری ایک میں استواری نہی کی اوسکی سا
یہ بیٹہتی حجرون میں جالی اور کوڑا پہرا پڑا طاق او محراب میں سوای شکست کی کچہ باقی
نہ ہا بنیاد عمارت قریب الانہدام در و دیوار کا افتادگی نام مانند درون زندان پیرو تار
ہر گوشہ میں سوراخ عقارب و سوسمار استوار سمت میں کہ جیتے جی کا جاو تہا نہ قوت میں
بیٹہتی کچہ زندان کا استخوان دکہیہ ہو بہ بیکسی شدت میں تحیر ہو تا رات کو
جو شیم کہ جسم سی زنجیر کا بدن لرزتا ہوا بسبب زخم کی دل تازہ ہو جاتی تہا

حسن را کشت گفت عقبہ الغنوی ... ابن جعفر بن ابی طالب ... و کشتند
گفت محمد بن علی ابن جعفر گفت عروہ بن عبد اللہ
را کشت گفت میان غلام حمزہ گفت ... کشت گفت عبد الصمد الباہلی و عمر بن ابی الحلیج
النعمی گفت ... الطالب را کشت ...
... قتوہ بن عبد ...

اونتالیسوین[39] مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمرو

تہی کہ مستورات کا نامحرم سی پردہ ہو قسم فرش سی کچہہ بہیا جو زمین پر بچہائین کوئی سامان
نہین تہا کہ دروازی مین حجاب کو لگائین حیران ہوی کہ بیمارِ کربلا کہان سُلائین فکر کرتی
کرتی بچونکہ کس جا بٹہائین ناچار ایک چادرِ بوسیدہ کو ٹوٹی دیوار کی چہپر بہیلا یا زین
العابدین کو اوسپر لٹا کی مٹی کی ڈہیلی سی تکیہ بنایا نہ کوئی برتن جسمین پینی کا پانی بہرین
نہ کچہہ آذوقہ جو اطفالِ خرد سال کو کہلا کی تسکین دین اندہیری گہر مین روشنی چراغ نہین شمعِ
جان پر ایک دم فراغ نہین کبہی اس خیال مین مدہوش کہ امام حسین علیہ السلام و اقربا کی
لاش میدانِ کربلا مین چہوڑ آئی ہین کبہی یہ ذکر ہی نالہ و خروش کہ سرہای پرخون شہیدوں
دروازی مین لٹکائی ہین نہ دفن و کفن سی شہیدوں کی خبر ہی نہ اونکی ماتم مین رونی کی مہلت
اوٹہہ بیٹہی اب جو مکانِ بیت الاحزان مین اوتری سیدِ سجاد کی چاروں طرف خاک پر بیٹہی
حلقۂ نوحہ و ماتم باندہکی تعزیہ خانہ بنایا یکبارگی مین رقت کا شور اوٹہا یا سروں پہ خاک اوڑائی
فِی الْاَمَالِیْ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ عَلِیٍّ قَالَتْ ثُمَّ اِنَّ یَزِیْدَ اَمَرَ بِنِسَاءِ الْحُسَیْنِ
فَحُبِسْنَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فِیْ مَحْبِسٍ لَا یُکِنُّہُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قُرٍّ حَتّٰی تَقَشَّرَتْ
وُجُوْہُہُمْ کتاب امالی مین شیخ صدوق نی روایت کی ہی جو فاطمہ بنت علی علیہ السلام
سنی ہی یزید نی عوراتِ امام حسین علیہ السلام کی رہنی کو ایسا شکستہ مکان دیا اور
علی ابن الحسین کی ساتہہ جب وہان قیام کیا اوسمین نہ دن کو تمازتِ آفتاب سی پناہ
تہی نہ رات کو سردی کی بی چینی سی تاب ہتی خرابہ گہر مین زحمت پائی یہان تک
تکلیفِ فراوان اوٹہائی کہ مارے گرمی کی رخساروں کا پوست اوتر آیا اور چہرونکی
رنگ غیرت معصومہ ماہ سو ہو گیا فَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّمَا جُعِلْنَا فِیْ ہٰذَا الْبَیْتِ
لِیَقَعَ عَلَیْنَا فَیَقْتُلَنَا اہلبیت مین درد کی کیسی کہا یزید نی اپنی جا سی ہمارا دہ اراہ

اونتالیسویں مجلس شام کی خرابہ میں قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمر

اس خرابۂ شکستہ میں ہمکو اوتارا ہی حرم پیغمبر سی مکر و عداوت کرتا ہا ہی اوسی منظور ہی
یہ دیوار و بام ہمپر گر جائیں چھوٹی بڑی و بکی اپنی جان گنوائیں وَاَطْلَنَ الْحُرَّسُ فَقَالُوْا
اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰؤُلَاءِ یَخَافُوْنَ اَنْ تَقَعَ عَلَیْهِمُ الْبَیْتُ وَاِنَّمَا یُخْرَجُوْنَ غَدًا
فَیُقْتَلُوْنَ جب یہ کلام بانوانِ حرمِ امام کی کہ در وازی کی پاسبان ملازمان یزیدی سنا
حیرت سی آپسمیں چرچا کیا دیکھو یہ اسیرِ غریب اندیشہ کرتی ہیں رو رو سیاہ ایوان کی
در و دیوار سے سرپر گری کسی کی دست و پا میں چوٹ لگی صدمہ پہنچی نہیں جانتی کہ ردا آئندہ
اسیران سبکو قتل کریگا عورت و مرد میں ایک بچہ بہی زندہ نہ ہوگا قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ فِیْنَا اَحَدٌ یُحْسِنُ الرَّطَانَةَ غَیْرِیْ امام زین العابدین علیہ
السلام فرماتی ہیں وہ اندوہ و بلا سہی کہ سوای میری غم و الم کی شدت سے ہماری اہلبیت
کسی کی ہوش بجا نہ تہی کتابِ عیون البکا میں منہال ابن عمرو سی روایت کی ہی جن ایام میں ہاے
شہدا و حرمِ امام کو عمرِ بدل ہیبت پی ورپی دی ہی انہیں میں شہر شام میں وارد تہا باقتضاے
وہ ماجرا سنا کہ عترت سید الشہدا بہی کشتی میں اوتری ہیں اونکی تلاش میں پہرتا تہا نا گاہ ایک مرد
کو چہ ہی سیر انجود ہوا تہ در مرد کی آواز سیون کان میں آئی جو آگی بڑہا تو خرابی سی سر باد نکلتی
پائی ساعت سی ول سیر انگری ہوا قدم بڑہا کی دروازۂ شکستہ پر پہنچا ایک طرف دیکہا
جوان ماہ طلعتِ خورشید سیما با چہرۂ زرد و قدِ خمیدہ حال ژولیدہ تنگی سے کہڑی پہٹی بغبار آلودہ
بال اٹی دو نہرِ اشک آنکہوں سی روان لب پر ہجوم نالہ و افغان دیوار کی سایہ میں کہڑا ہی
جسکا پرستار نالۂ زار غمخوار آہِ شرربار مونس تنہائی بیکسی یاد غریب شکیبائی بی بسی ہمدمِ
ایام دربدری منصب ناکام یتیم پروری ہی فکرو حیرت میں ہوا یہ ستمزدہ کون ہی مولا صاحب
پیکر قسمر میں زنجیر و طوق کا سبب کیا ہی شاید سرورِ دین زین العابدین یہی ہونگی وہ مظلوم

اونتالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبرؐ اور ملاقات منہال بن عمر

شدت ضعف سی زمین پر بیٹھ گیا کوئی فرش اور تکیہ جو تھا پشتہ خاک پر سہارا دیا منہال
تھاہی بہت میرا دل کباب ہوا ادب سی آگی بڑھا سلام کو سینہ پر ہاتھ دہرا کمال نقاہت
مزید عنایت سی جواب فرماکی پوچھا کہاں رہتا ہی ای مرد تو کون ہی جو ہم آفت زدوں کو
سلام کرتا ہی اسواسطی کہ یہ شہر کی لوگ تحیت و اکرام روا نہین رکھتی کو یا آل خیر الانام کو
اہل اسلام سی سمجھا نہی منہال نی عرض کی مین تمپر فدا ہون تمہاری گھر کا غلام ہلا تابعو
دوستی اور محبت کا دم بھرتا بہت مدت اکی جد بزرگوار کا ملازم رہا چند روز سی اتفاق
زمانہ یہان لایا تمہاری مصیبت دیکھی لہو کی آنسو رولایا ای فرزند رسول کرام آپکی
صبح و شام کیونکر گذرتی اس شام مین فرمایا مثال بنی اسرائیل قوم فرعون ایام مین کہ سب کی
مرد و نکو ہلاک و قتل کیا عورات بچوں کو اسیر اور لونڈیان بنا لیا یہی عرض کی ای نور چشم
کوئی حرم رسالت کی حال پرسی کرتا ہی کوئی اس مصیبت مین پرسا دیتی کو یہان گذرتا
فرمایا کنیز و غلامان مردم شہر آتی ہین اپنا دل ہماری سوز مصیبت پر جلاتی ہین کہ ہم اسیر
دلگیر ہین روہ بھی مقید اور دستگیر ہین پھر پوچھا کہ ای بیمار تپ درد و بلا و ای رنجور کربلا
جفا کوئی اکی عیادت پر خبر لیتا ہی شدت مرض مین کوئی تسلی دیتا ہی رو کی زبان
حال سی جواب دیا کہ آزار مین ناچار ہون بستر ایذا مین بی پرستار ہون شربت تبرید
کرما گرم سیر شکیب کا نحلخلہ دماغ بوی خون سرہای شہیدان غذا ای بیہیزی و دوری ترا
مداوای خارجی طعنہ اور شماتت دیا شوپہ کر نیکو حلقہ زنجیر نہین دیکھتی کو تعبیر دوہر بانی
طوق کی ہاتھ گردن مین حمایل دل بہلانی کو آہ و نالہ مصاحب بی بدل عرض کی ای اسیر ال
تم قوت رفتار نہین رکھتی ہو اس وقت کہ ہر جائی کا قصد کرتی ہو ارشاد کیا اپنی گھر
جو مین کہا ہی چیت کا تختہ ہی سایہ نہین رہا ہی چرخ کا سایہ ہو یا عافیت کا گوشہ ہو اتفاقا

شد و بفرمود تا نام همه ایشان
در کوشهای انها بیاو بختند [illegible]
[illegible] پوشیده و [illegible] سوار شده
کوفه بیرون رفت عتار عبدالله
را فرستاد و او را کرفتند
با چادر و موزه روی کشاده
بازار اورده [illegible]
میکردند تا او را پیش عتار
عتار فرمود تا [illegible]

بگرفت و این نشست تمام شد

تم مجلس بعون الله تعالی و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله اجمعین الحمد لله رب العالمین مجلس سیزدهم بسم الله الرحمن الرحیم خداوند اخبار چنین روایت کنند که چون مختار از قاتلان حضرت امام حسین علیه السلام پرداخت و ولایت عراق را تسخیر کرد و بعد از آن مصعب که برادر پسر زبیر لشکر بحرب او بفرستد و قصد او کند اما غرض مختار آنکه او را ...

اونتالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمر

شعاع تیز اور تند آتی ہی بدنکو سوزش گرمی کی ستاتی ہی مین ناتوان دہوپکی تمازت سی

بیچین ہوا جاتا ہون کہ دیوار کی نیچی بیٹہون منہال کہتا ہی مین اوس غریب

پرملال کی حال کو پوچہتا حسرت سی روتا تہا ناگاہ دیکہا ایک ضعیفہ بلند بالا خمیدہ

لباس قضریت مین پیچیدہ آمدیدہ بارغم کشیدہ خاہی باہزاری نالہ و اتعاہ و واولداہ

سوزجگر سی بلند ہی جاکر دیوار کو اوسپر کمال رقت آتی بیمار کا ہاتہ پکڑ کہتی ہی نحیف

روکی کہا ای غریب مادر وای یتیم در بدر تیری بیکسی اور مظلومی پر مین فدا ہوں اس طوق

زنجیر سی جسنی ہی سیر اور گردن کی بالون بابرہنہ سر واندر چلو کہ زیادہ ضرب تازیانی کی

متحمل نہین ہو جاوا یہہ دشمن غدار جفا جو ہون واسطی ایذا دہی کی آشفتہ ترہون زبان درازی

ستاتین مارپیٹ سی پیش آتین اپنی کلیجہ اجران مین جا کی بیٹہ رحمت خدا کو ہوجون

جگر اشک بصر نور نظر پدری خلاف رکہو ہم تمہاری ساتہ بیٹ کی ماتم کرین باپ بہائی کی

مرثیہ آنسو بہاکی پرسا دین غم مین خاک سیہ سی اوٹہا کی کہاوا وآہ و نالہ مین صبر اونکا

کی راہ بتاو اسکا غم نہ کہا او کہ منزل قیام ویرانہ ہی خرابہ کہ جا نوسا کین بی وارث بی نوا

ویرانہ ہی منہال کہتا ہی افسوس بی بی کی باتون سی ہوا حال غیر ہوا پوچہا ساہیں یہ کہ

پوچہا کہ یہہ خاتون کون ہی جو تیر مہربان ہی ملال زہرا کی شبیہ صورت پریشان بلا

زنان ہی حضرت نی فرمایا کہ یہ ستمرزدہ دکی پرستار تیمو کی غمخوار انیس بیابان مونس ہمدم

زنان سرور ایکار دالی اسیر خواہر نالان حضرت شبیر میری پہوپہی زینب خاتون ہی

کہ بہائی اور اقربا کی عزا مین نہایت مصروف ہی ناگاہ ... نی سرور عابدین کا ہاتہ پکڑا

کر لی چلتی اندر مکان کی ... آرام کیا جب وہان داخل ہوی تو سب نی جمع آوری کی

شیون و زاری کی اونکی ... بیقرار ہوی ... مصیبت ال نبی اوٹہائی

چالیسوین مجلس میوهٔ جنت پیغمبر کا نواسونکو بینا آرایش دربار یزید و حرم کا داخله

شام مین کسنی دیکهی وه خرابی صفحهٔ ایام مین + شاهدین کا سر کٹا ناموس خالق لٹ گئی
ننگی سر زینب پهری بلوای خاص و عام مین + هی غضب تشهیر هو وین دختران فاطمه
اہل کینه شاد بیٹهین خانهٔ آرام مین + کوٹ کر سینه بها و اشک حسرت مومنین
شور ماتم هو رها هی چرخ نیلی فام مین + بدلی اس تضمین کی ناظم بهی امید هے
خلد کی جاگیر پای حشر کو انعام مین

چالیسوی مجلس میں تمہیا عزادونمنا ایسیه نالیدو شنا آرایش دربار یزید و حصا عجم امام الشہدا

رباعی تها کیا ستم اہل جفا نی کهینچا + لا کر نه قدم راه رضا سی کهینچا + سر دار تهی هما هو سجاد حزین + کاٹا هی نه جبکر کف پاسی کهینچا رباعی تها مرتبہ سلطان حجازی کا کیا عز و شرف امام غازی کا هی + سجدی کا نشان دیکهی سب کهتی تهی + پیری یه سر کسی نمازی کا هی رباعی عابد سی غم شاه مین سونا چهوٹا + لیٹی هی جو خاک چهونا چهوٹا + کهانا پانی نشاط و عیش و آرام + سب چهوٹ گئی مگر نه رونا چهوٹا رباعی جب ماتم سرور کا مزا پڑتا هی + دل ابر مصیبت مین گرا پڑتا هی + ای جو تو نهین برستا نه برس یهان اشکون کا روز دونگرا پڑتا هی + شهید کربلا سید الشهدا سی محبت سرور انبیا جنت کی میوه هی دینا وانیکا روز حشر دیکهنا دربار یزید مین اهتمام داخله حرم امام نظم للمولفه ای ناله جانسوز اثر اپنا دکهادی + ای آه شرربار مجلس کی ضیا دی + ای نطق رسا حرف غم و درد سی اپنی + دریای سرشک آنکهه مردم کی بها دی + ای فکر صواب اسمین خطا تجهسی نهووی + رحمت کو تم اشک کی حصه مین بتا دی

۹۵۷

از خانه خدا بیست کرده در خانه خود نشسته ام و اینجا در آن می باشم و نزد ... امد ترا مطلب اجابت کن محمد حنفیه ... رخاست و مصحف نهاده بود بجلد ... امام حسین جایل

چالیسویں مجلس حدیث امامت حسنین علیہما السلام و دربار یزید میں داخلہ عترت امام

ای طبعِ صفا پیشہ بس آئینۂ دلکو + بندش میں مضامین کی صیقل سی جلا دی + ای خاطرِ ناشاد زہی عزّت و توقیر + جو مدح کہی شہ کی خدا اوسکو صلہ دی + ای خامۂ انگشت قسم کر وہ حدیثیں + تا روحِ رسول اور بتول اوسکی جزا دی + ای سیفِ زبان جوہرِ تقریر سی اسمدم + میدانِ عزا میں صفِ شیون کو جما دی + ای چشم ذرا دیکہہ فضیلت کو بکا کی + آنسو جو بہی شعلۂ دوزخ کو بجہا دی + ای کامِ دہان تشنگی شاہ کو مت بہول + تا ساقیِ کوثر می جنت کو پلا دی + ای سینہ ماتم یہ تری پیٹنی کا داغ + امید ہی حوروں کی گل جلد بلا دی + ای دردِ جگر اوٹہہ کہ یہی وقت مدد ہی + فریاد کو اپنی دلِ زہرا کو سنا دی + ناظم کو بتایا ہی جو اس طرز کا پڑہنا + ای طفلِ دبستانِ علی خوش ہو دعا دی + کیا فضیلت کہوں عزای مظلوم کربلا کی + ہزاروں کرامت و آمرزش بہیاں دیکہی گویا خدا کی مغفرت کا دریا ماتم اشک کا سوتا ہی اور جوشش رحمتِ حق آہ کی سوز سی پیدا ہوتا ہی زہی توفیق اوسکی جو اس بہانہ کو یاد کری خوشا سعادت نصیب کہ مصروف نالہ و شیون یاد رہی مرثیہ غمِ امام حسین علیہ السلام کا احاطۂ رقم سی باہر ہی بیان میں ایک شمہ کی زبان قاصر ہی شمار ہی منقبت وہ پڑہوں جو معتبر ہو بتوجہ خاطر سنو روایت ایسی عرض کروں کہ حزیں رہو دل سی آفرین کہو قسم وَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْقِبْلَةِ عَلٰى اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِمَامَانِ قَامَا اَوْ قَعَدَا کتاب مناقب میں روایت کی ہی کہ اہلِ قبلہ و اسلام کی رای متفق ہوئی ہی جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ امام حسن و امام حسین دونو کو خلیفۂ الٰہی و پیشوای امت بنایا ہی چاہیں اعلانِ ظہور و خروج کریں اور مناسب جانیں گوشۂ عزلت میں بیٹہیں مُرْوِیٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَیْنٍ

کرده و انگشتری حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله در انگشت کرده و عصای آن حضرت را بدست گرفت و پیاده بیرون آمد قیس گفت ای سید بر اسپ سوار شو که تا زحمت نباشد محمد حنفیه گفت جزاک الله خیرا از آن وقت که برادرم در کربلا شهید گردید بر اسپ سوار نشده ام قیس نیز اسپ را بغلام داد و او هم پای پیاده می رفت محمد حنفیه ضعفی که داشت قدمی چند می رفت و می ایستاد و عصا ... [illegible]

٩٥٨

[illegible]

چالیسویں مجلس حدیث محبت نبی باحسنین علیہما السلام و درباریزیدین و حلہ حرم امام

وَحُسَیْنٍ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ کتاب حافظ ابوبکر
محمد متوانی میں زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ خیر الوریٰ نے علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا و حسنین
علیہم السلام کو بشارت دی ہے میں آشتی و ملاپ رکھتا ہوں جسکی ساتھہ تم اصحاب مع
اور جنگ و پرخاش کرتا ہوں جو تم سے میں ایک سے لڑتا ہو رُوِیَ اَنَّ الْعَبَّاسَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَاءَ یَعُوْدُ النَّبِیَّ فِیْ مَرَضِہٖ فَرَفَعَہٗ وَاَجْلَسَہٗ
فِیْ مَجْلِسِہٖ عَلٰی سَرِیْرِہٖ سند معتبرہ سے روایت کی ایک دفعہ آنحضرت کو
علالت ہوئی عباس چچا حضرت کی عیادت کو آئی رسم آداب و تحیت بجالائی +
سرورِ کائنات نے تعظیم سے اُگی بلایا اپنی تخت پر پاس بٹھایا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَفَعَکَ اللّٰہُ یَا عَمِّ فَقَالَ الْعَبَّاسُ ھٰذَا عَلِیٌّ یَسْتَاذِنُ خاتم انبیاء نے
یا عم خدا تمہارا مرتبہ بڑا کری عباس نی کہا در پر حیدر صفدر کہڑی منتظر ہیں رخصت کی
فَقَالَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ وَمَعَہُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رسول مقبول نی پکارا کہ یا علی
اندر آو جب وہ تشریف لائی تو حسن و حسین بہی اونکی ہمراہ آئی فَقَالَ الْعَبَّاسُ
ھٰؤُلَاءِ وَلَدُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھُمْ وَلَدُکَ یَا عَمِّ عباس نی عرض کی
یارسول اللہ یہ آپکی فرزند ہیں فرمایا ای چچا ہاں وہ تمہاری جگر بند ہیں فَقَالَ
اَتُحِبُّھُمْ قَالَ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اُحِبُّھُمَا عباس بولی میں پیار کرتا ہوں تمہاری
دونو بیٹوں کو سید البشر نی کہا اللہ تمہیں دوست رکہی جیسا کہ انسی الفت کرتی ہو +
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَۃَ سلمان فارسی کی زبانی روایت ہی جو کہا ایک روز خدمت
سرورِ کائنات میں گیا او پر سلام کیا پہر فاطمہ زہرا کی پاس آیا آداب و بندگی کرو

با اصحاب عبداللہ زبیر ... عبداللہ زبیر ... و تعظیم کرد ...
... بنشاند و گفت ...
او را با ... دست ... یا ... خداوند ...
و اللہ ...
... است کہ ... و لیکن ...
... از تو ... شما ... است
... از شیعہ ... و ...
... بر ... و ...
از ایشان بر ... محمد حنفیہ گفت ...
... عبداللہ زبیر گفت ...
... عبداللہ ...
... بیعت ...
... حنفیہ گفت ...
... عبداللہ زبیر ...

۹۵۹

ای پسر زبیر تو هم بدانکہ هرچہ از دنیا
میگویم در دل این جهان دارم و در
در خانہ نشستہ ام و در ... بستہ
و دلم ... مال نیست ...
دنیا پسر زبیر گفت از مشرق
تا بمغرب هر کہ می آید نزد تو می آید
محمد حنفیہ گفت ای پسر زبیر ...
می آیند همچنان می آیند کہ ...
حلال و حرام ...

... امام زین العابدین ... امامت
... از دوست ... امامت ...

و با وجود این همه ها با او چگونه کردند
نامه که در کتاب خدای عز و جل است
منسوخ و قصص و امثال و محکم و
چه بقرآن و تاویل و تنزیل و ناسخ
و صادر تر و داناتر از کسان دیگر هم
از کسان دیگر بود و دیگر شایسته تر

چالیسویں مجلس میں حضرت پیغمبر کا نواسوں کو [illegible] دربار یزید میں حرم کا جانا

وتحیت سے بجالایا فقالت یا عبد اللہ ہذان الحسن والحسین جائعان
یبکیان فخذ بایدیہما فاخرج بہما الی جدہما مجھ سے کہا اے عبد اللہ یہ دونو
حسن و حسین بھوک کی روتے ہیں بھلا دونوں ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ خدمت جد میں انکی لیجاؤ
فاخذت بایدیہما وحملتہما حتی اتیت بہما الی النبی یعنی انکو دونو
چڑھا کے عزم مسجد کیا تا کہ حضور میں سرور خدا کے پہنچا دیا قال ما بالکما یا حسنای
قالا نشتہی طعاما یا رسول اللہ سید الانبیا نے جب دیکھا بیتاب بھوک کی
نواسوں سے پوچھا میری جان کیا حال تمہارا ہے عرض کی بھوک میں طاقت نہیں طعام کی
استدعا ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اللہم اطعمہما ثلاثا
حبیب خدا نے درگاہ الہی میں دست مناجات اٹھایا تین مرتبہ کہا اے رزاق انکو بھی
نعمت کھلا قال فنظرت فاذا سفرجلۃ فی ید رسول اللہ شبیہۃ
بقلۃ من قلال ہجر اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل والین
من الزبد راوی کہتا ہے ناگاہ میری دست نبی الہی میں ایک بہی عمدہ دیکھی مانند قلہ
پتھر کی برف سے زیادہ سفید و شہد سے شیرین و مکھن کی مثال نرم تھی ففرکہا بابہامہا
فصیرہا نصفین ثم دفع الی الحسن والی الحسین نصفہا بعد ازاں اپنی
انگشت قدرت کی شگاف سے اسکو توڑا جب دو حصہ دو شفتالو کی قدر انکو برابر کر لیا تو
حسن و آدھی حسین علیہما السلام کو دیا وہ دو نو میوہ دل نہ ہوئی کہنا سے شروع کیا
فجعلت انظر الی النصفین فی ایدیہما وانا اشتہیہما قال یا سلمان
لعلک تشتہیہما قلت نعم راوی نے کہا میں دونوں کے ہاتھ میں وہ پارہ بہی کے
دیکھتا تھا اور دل میں اشتہا و حسرت کے آرزو مند عطا بیٹھا تھا اشرف انبیا نے پوچھا اے سلمان

همه شما ها را معلوم است و بر هیچکس
پوشیده نیست و لیکن برادرم کردند
نامه ها بنزد وی فرستادند که ما
امامی و پیشوای نداریم پدر نوع
او را طلب کردند و چون بدانجا رسید
ان را منظور نساختند کما [illegible]
فرستاده او را طلب کردیم و [illegible]
او را شهید کردند با فرزندان
و برادرزادگان و عمیان و دوستان
و عیالان ایشان را [illegible]
[illegible]

[illegible]

شمان را نکاه میدارنید و اینچه معاف می‌نمان
با پسر که هیچ چیز نخواهی شمان میدارنید و بالله
شمان را ثواب میدانید که ما را بنهاها کار دنی نیست
شما میدانید که کسی قصد و تزلید اکابر
و دیگر بگناه کسی خشم کرفت و کفت کرد
عبدالله را خشم کرفت عبدالله نا مهر را
دست از نهی ترا دست از نیکارها

چالیسوین مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید مین لانا

تو گویا چاہتا ہی عرض کی ہان ای قاسم جنت وطوبی بہت جی للچاتا ہی قَالَ یَا سَلْمَانُ هٰذَا طَعَامٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا یَاْکُلُهٗ اَحَدٌ حَتّٰی یَنْجُوَا مِنَ الْحِسَابِ فرمایا ای سلمان یہ خورش جنت ہی کہ مزید کرم سی ہدیہ رب العزت ہی جایز نہین اور کوئی جو اسی کہائی جبتک حساب قیامت سی نجات نپائی وَ حُکِیَ فِی کِتَابِ الْبِحَارِ اَنَّ اِمْرَاَۃً ذَاتَ فُحْشٍ کَانَتْ مَشْهُوْرَۃً بِالْمَدِیْنَةِ وَلَهَا جَارٌ وَکَانَ مُوَاظِبًا عَلَی الْمَاتَمِ کتاب بحار مین نقل کی ہی اوسکی بنا اعتقاد پر حوالہ رکہی ہی کہ شہر مدینہ طیبہ مین ایک عورت زانیہ رہتی تہی بسبب فحبہ گری کی شہرت علاقہ رکہتی تہی اوسکی ہمسایہ مین قدیم سی مرد مومن کا گہر تہا + وہ ہمیشہ ماتم امام حسین علیہ السلام کی مجالس مین نامور تہا وَکَانَ عِنْدَهٗ ذَاتَ یَوْمٍ رِجَالٌ یُنْشِدُوْنَ وَیَبْکُوْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاَمَرَهُمْ بِاصْطِنَاعِ طَعَامٍ بعادت معہود ایک روز بہت لوگ اوسکی مکان مین فراہم آئی ذاکر کی بیان پر مصیبت سید الشہدا مین وقت و شیون کی علم اوٹہائی ہوا تہا کہلانی پلانی مین مرد باہمت تہا خورش اہل بکا کی واسطی پخت طعام کو امر کیا فَاَحَاطَتِ الْمَرْاَۃُ الْفَاحِشَةُ تُرِیْدُ نَارًا وَاِذَا بِالنَّارِ قَدِ انْطَفَئَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ فِیْهَا وہ عورت فاحشہ کو نار درکار ہوئی ہمسایہ سی دہوان اوٹہتی دیکہا وہان آگ لینی کو گئی چولہی مین غفلت سی اہل خانہ کی آتش خاموش پائی سب لوگ جہڑنی مین مصروف تہی اشتعال کو کسی نی لکڑی نہ لگائی فَاَلْهَبَتْهَا تِلْکَ الْفَاحِشَةُ بِالنَّفْخِ سَاعَةً حَتّٰی اَنْتَنَتْ یَدَاهَا وَ تَشَدَّقَتْ عَیْنَاهَا وہ زانیہ چولہی کی برابر جا کی بیٹہی منہہ سی چند مرتبہ پہونکتی رہی آگ سلگانی مین اوسکی ہاتہ ذرا جلگئی دہوئین سی قطرات اشک آنکہہ کی نکلی اور یہی فَلَمَّا اَوْقَدَتْ اَخَذَتْ مِنْهَا وَمَضَتْ لِقَضَائِهَا

وبشنا دو را کعتی تا دست نشسته و بیت
بی دارد و در خانه باید دهند
از ولایت می حکومت نیست که مشغول
کفت برف و اجب آن نامه بی معاوم
از پیشکاه رشک کنم از این قسم
نیست که قبول کناه باید از ایشان در
میگفتند تا سخن دسمیان همکین
وهمه اشراف مکه حاضر بودند
دسمیان سخن بگفت بی قشان ای او
حاضر بود و او هم از همتران مکه

٩٦١

اور انتقاد از مهلت دهم کنار سود
از مکه بکوفه رود و باز آید
دست از نیکار باز داشت
اگر نه ترا بکشم پس بفرمود
ذوقم چنین نه دیدند و محمد حنفیه
ببهانه بود و ای محمد حنفیه
و نامه نوشت و قلم طلب کرد
این نامه ایست از محمد بن علی
علیه السلام بجناب یزید

از این کار بدار و اکر بنداند
بنوده هزار نوشتی که دست
تا سه ماه مهلت دادم که نام
و وا ایمهتی بخواند و گفت ترا
حضرت امام حسین را
بر شهر میکرد

چالیسوین مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا صدقہ امام کو دربار یزید مین لانا

تمام پہا جب آتش خوب روشن ہو چکی اوسمین سی تہوڑی بقدر حاجت لی اپنی گہر مین
پہر مراجعت کی رفع ضرورت مین سرگرم مقصد ہوئی فَلَمَّا صَارَ الظُّهْرُ وَكَانَ
الْوَقْتُ صَائِفًا فَرَقَدَتْ وَكَانَ لَهَا عَادَةٌ بِالْقَيْلُولَةِ سَاعَةً مِنْهُ
دوپہر کو وقت ظہر ہوا + وہ موسم شدت گرمی کا تہا عورت خواب قیلولہ کی روز عادی
تہی پر سر دوپہر کی ایک ساعت سوئی وَاِذَا هِيَ تَرَى طَيْفًا كَاَنَّ الْقِيٰمَةَ قَامَتْ
ناگاہ عالم رویا مین میدان ہولناک دیکہا کہ عرصہ محشر بروز قیامت برپا ہوا + وہ روز
گرمی کی حدت ہجوم وانبوہ خلائق بکثرت دار وگیر مین ملائکہ عذاب کی سختی اور شدت
عقوبات شور نشور مین لوگ تباہ + زبان پر دور عطش سی نالہ و آہ + ہنگامہ دار و نفسی نفسی ہر طرف
ہوش ربا + واقعہ دہشت مین گویا خطاب کلام اشارہ ہوتا صراط کی راہ باریک
اور پر خطر سی جی نڈہال + میزان کی تول ناپ سرنوشت عذاب محال سب کی جان پر
بنی مرنی کی آفت ہی ہول گہی وَاِذَا بِنَبِيِّ جَهَنَّمَ يَسْحَبُوْنَهَا بِسَلَاسِلَ
مِنْ نَارٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا زَانِيَةُ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَاُمِرْنَا بِاَنْ
نُلْقِيَكِ فِيْ قَعْرِ جَهَنَّمَ ناگاہ فرشتہ ہای باہیبت وخوف زبانیہ جہنم کی
ساتہہ ووڑی + زنجیرین آتشین سوئی لگی لیی اوس عورت کی سمت بڑہی چلاتی تہی ای
فاحشہ خدائی تیری اوپر غضب نازل کیا ہی ہمکو واسطی قعر دوزخ مین ڈالنی کو بہیجا
وَهِيَ تَسْتَغِيْثُ فَلَا تُغَاثُ وَتَسْتَجِيْرُ فَلَا تُجَارُ جب بخدا الہی مین آوی
پکڑا + بی وردی یہا نب سقر کہینچا + وہ مددگار و یار کو پکاری + فریاد و استغاثہ مین
بہت جان ماری کوئی بچانیوالا نپایا + بیکسی اور عاجزی مین ایک حامی نہ آیا قَالَتْ
وَاللّٰهِ لَقَدْ صِرْتُ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ وہ بیاں سرگذشت کی کہتی ہی قسم خدا کی

چالیسویں مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید میں لانا

جبھی لیکی چلی تاکہ مارتی ستاتی سنا جہنم پر پہنچی چاہا کہ قعر میں اولٹا گرا دیں سر سے پیر تک پاداش گناہ میں جلا ئیں وَاِذَا بِرَجُلٍ اَقْبَلَ یَصِیْحُ بِہِمْ خَلُّوْہَا ناگاہ جوان رعنا مانند رحمت خدا پایا کہ حالت یاس و نومیدی میں گوشہ سے آیا بزبان شفقت و مہربانی فرشتوں کو پکارا میری رہائی کی واسطے حکم فیض توام دیا اس ضعیفہ سے مزاحمت نکرو زنجیریں کھولکی چھوڑ دو قَالُوْا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا سَبَبُہٗ عرض کی ای فرزند رسول کیا سبب ہی جو اس زانیہ پر رحم کھاتی ہو جناب باری سے نفی اوسکی عذاب کو فرمایا تم رہائی دلاتی ہو قَالَ فَہُمْ اِنَّہَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ جِیَاعٍ عُرَاۃٍ وَقَدْ اَوْقَدَتْ لَہُمْ نَارًا یَخْتَبِزُوْنَ بِہَا طَعَامًا ارشاد کیا بیشک یہ زانیہ عقوبت تہی جیسا کہ رب کریم نی تمکو اوسکی حقیقت کہی لاکن وہ میری عزاداروں کی گھر میں گئی جو بیان مصیبت پر بہی روتی تہی اونمیں بہی جب چولہی پر کھانا پکتا تہا اوسکی آگ اوسی نی روشن کیا تہا مزدور نہ تہا اوس سے طعام پکایا سوا ہاتہ لی تہی تو اسکی دو جوان آنکھوں میں بہا اشک پھر عفو و آمرزش کا ملا اسے مقام عتاب اور سوا اسکی گناہ باقی نہ رہا فَقَالُوْا کَاِمْتِثَالٍ یَا ابْنَ الشَّافِعِ وَالسَّاقِیْ فرشتوں نی کہا بہت خوب ای فرزند شافع محشر ساقی تعمیل تیری ارشاد کی طاعت ہی جو تو کہی وہ مرضی رب العزت ہی قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیَّ بِکَ زن زانیہ کہتی ہی جب میں مصیبت سے ہوئی رہائی پائی دم ٹھہرا جان میں جان آئی تو اوس بزرگ سے پوچھا ای مسیحای درد و بلا عاجز و بینوا شافع جرم و خطا تو کون ہی جو اس حالت یاس میں کام آیا تیری طفیل سے خدا نی مجھی آمرزیدہ فرمایا قَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فرمایا میں حسین فرزند علی ہوں دلبند رسول شہید کربلا ہوں فَانْتَبَہْتُ وَاَنَا مَرْعُوْبَۃٌ وَمَضَیْتُ اِلٰی

چالیسوین مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید مین لانا

اَلْمَجَالِسِ قَبْلَ اَنْ یَتَفَرَّقُوْا وَحَکَیْتُ لَهُمْ اوس عورت نی کہا مین خواب سی ڈرتی لرزتی اوٹہی مجلس مین عزادارونکی دوڑتی گئی مین انلوگونکی متفرق ہو جانی کی پہلی اونسی یہ ساری حکایت اپنی بیان کی فَتَعَجَّبُوْا وَقَامَ الْبُکَاءُ وَالْعَوِیْلُ اوس مجمع نی یہ ماجرا سنکی تعجب کیا فرطِ شوق مین رقت اور شیون کو بڑہایا وَ تُبْتُ عَلٰی اَیْدِیْهِمْ مِنْ فِعْلِ الْقَبِیْحِ رو برو حضارِ اشکبار کی مین دعای توبہ پڑہی اپنی کردار سی پشیمان ہوئی ترکِ امر قبیح مین نیت کی سبحان اللہ غلامانِ مولا دیکہا تمنی اقتدار و اختیار سید الشہدا کا او محبانِ آقا سنا وہ پایہ و کرم نسبتِ امام حسین علیہ السلام کی رتبِ علا کا نظم للمولفہ کیا مرتبہ نام فرزندِ نبی ہی بخشش کا وسیلہ یہ خفی اور جلی ہی ہی آہ جگرسوز درِ خلد کی مفتاح + یہ راہِ مصفّا توصیفون سی کہلی ہی آسیا وسعتِ رحمت ہی ذرا غور سی دیکہو قیمت دُرِ شہوار کی آنسونکو ملی ہی ہرچند گنہگار ہون شبّیر کی غمخوار اندیشہ نہین ہاتہ مین دامانِ علی ہی + اللہ سی توفیق طلب کرتا ہی ناظر + لکہی وہ مصیبت کہ سند جسکی ملی ہی +

مجلس آرایش دربار یزید و داخل حرم امام شہید و چوب زدن بر لب سعید

اشکبارانِ منزلِ اندوہ و ملال + و بیقرارانِ محفلِ زاری و ابتہال + حاشیہ نشینانِ مسندِ ماتم و صدر گزینانِ وسادۂ غم و الم + سرگردانانِ بازار و کوچہ اخزان + و ایستادگانِ درِ ماتم نوحہ و فغان + مستوراتِ حکایات کو + دُرِّ فرد المحرم کی دربارِ یزید بانی ستم مین ترشیحہ نالہ و فریاد سی بند ہار + راہِ بیابانِ بیان سی یون آتا نظر کرتی ہین کہ جب واقعہ آیدِ اسیران کربلا و سرہای شہدا اوس شقی نی سنا + اور سب اسبابِ جشن و خوشی کو اپنی دیدہ مین آمادہ دیکہا حکم دیا کہ عمارتِ خلافت کو واسطی دربارِ عام کی آراستہ کرو جا بجا زینت اور

کہ از قضا کان خواستہ نا شنیدہ ... نعوذ باللہ ...
محمد حنفیہ گفت ... فتنہ آنکہ ... کہ کیست ... نوشتہ بعثمان ...
... محمد حنفیہ گفت ...

چالیسویں مجلس بارگاہ یزید میں زینت ٹرا نا اہلبیت کا خرابہ سے روبرو جانا

دبدبہ و شوکت کی سامان دل خواستہ مہیا رکھو ملازمان بی ایمان فی حسب الامر کار نمائی
کی در و دیوار ایوان کو اندر سے باہر تک صفائی دی پھر کو آبشار دیدۂ حسرت سے لبریز پھرا
چمن میں خزان باغ رسالت سے رنگا رنگ غنچہ یاس کھلا فرش ہای دیبای رومی اور قصب
مصری سطح شقاوت میں بچھائی پردۂ زربفت زنبوری طاق و محراب شناست پر لٹکائی
آئینی صورت نمائی اعمال ناہنجار مقابل میں رکھی حباب آبلہ دل احباب کی قندیل وار
بندھی عود و سوز بخارات سینہ پر کینہ کی ہر طرف دھری گلدستی شگفتگی حدیقہ مراد کی قرینہ سی
چنی تخت عاج کو بصد زیب ملاست وسط میں عمارت کی نصب کیا اوسکی گرد و پیش کرسیو
داسطی جلوس امراکی بچھائی ملا دربان اور چوبدار بند دست میں کھڑی ہوئی دروازہ کی
چوکی پہری کی سپاہی دھری ہیات کھڑ دیوان جور و طغیان کی آرایش میں اہتمام رہا
بسیج کو بارگاہ فرعون اور شداد سے زیادہ دار الظلم مرتب ہوا روز گذشتہ سے ہی آہستہ
بزرگان شام کو اذن عام تھا ہر محلہ میں منادی کی زبان پر خلق کو دعوت عشرت کا پیام
تھا جو چاہی سر بریدہ فرزند رسول اور بندی اولاد بتول کی ذلت و خواری میں آنکھی حکم
امیر الفاسقین ہی کہ خوشی اور شادی ہی ضمیمت حضور میں ہی فراہم آکی بیٹھی یزید نی واکی
نمائش کی لباس فخر و مباہات پہنی تیغ خونریزی سادات کی کمر عداوت میں باندھی تاج تکبر
در یاقوت رسوائی کا سر پر دھرا قصد میں جلوس مسند ضلالت کی اپنی محل سرا سے نکلا +
عَنِ الفَضلِ قَالَ سَمِعتُ الرِّضا عَلَیهِ السَّلامُ یَقُولُ لَمّا حُمِلَ رَأسُ
الحُسَینِ عَلَیهِ السَّلامُ اِلَی الشّامِ اَمَرَ یَزِیدُ فَوُضِعَ وَ نُصِبَ عَلَیهِ مائِدَةً
کتاب بحار میں فضل کی زبانی روایت کی ہی + حضرت امام رضا سے یہ حدیث سنی ہی
جس گاہ سر امام حسین علیہ السلام و قیدیان اولاد سبطین وارد شام ہوئی دن بھر کوچہ بازار میں

... صلی اللہ علیہ وآلہ پس سر فرزند رسول ... نہاد و گفت ... خوردہ شدہ ... نو ... کہ یا ... اول ... کہ ...

... جواب سلام باز داد و گفت ... محمد حنفیہ سلام ...

چالیسوین مجلس یزید کا حاضری سر و کہانا اہلبیت کا دربار مین آنا

تشہیر ہو کی مکان خراب مین اور نری ہیرہ ہی نی اکابر قریش کی اکل و شرب مین ستر خوان بچھوایا، خوان سالار نی جب ہر طرح کا طعام لذیذ بساط پر پہیلایا فَاَقْبَلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ الْفُقَّاعَ اپنی اصحاب کا سہ لیس کو ہمراہ لیکی مائدی پر بیٹہایا بریانی دل محبان و کباب جگر ایمان سی کہانا شروع کیا، ندیمان بزم کفر کی ساتہہ پیمانہ نبیذ کو دور عشرت مین پیا، جب وہ حریص لقمہ حرام کسی خونخوار بدمست کو جام دیتا سلام کرکی لیتا فَلَمَّا فَرَغُوْا اَمَرَ بِالرَّاْسِ فَوُضِعَ فِيْ طَسْتٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ ہر گاہ وہ بادہ نوش خم جور و ظلم سر خوش ہوا، دا سطی حاضری سر انور کی اپنی روبرو خدام سی کہا پس ایک طشت طلا مین سر نور باور پیغمبر کو لائی اور سامنہ اوس سر واپس شہدا کی روس اقربا اصحاب بہی آئی کتب فارسی مین لکہا ہی کہ شمر مرد چالاک عیار تہا، دریافت ضمیر یزید کی لیکی سنان کو سر انور دیا کہ تو اپنی ہاتہہ مین سامنی لیجا، وہ مردود جو فرق خون آلود لیکی بڑہا فخر و مباہات مین ان ابیات کو پڑہا اِمْلَاءْ رِكَابِيْ فِضَّةً اَوْ ذَهَبًا اِنِّيْ قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا یعنی بہر دی میری رکاب تک زر و سیم کا صلہ کہ مینی بڑی بادشاہ کا سر تن سی اوتارا قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ اُمًّا وَاَبًا وَخَيْرَهُمْ حَسَبًا وَنَسَبًا جو ماں باپ سی بہترین خلایق تہا اوسی قتل کیا افضل و اشرف حسب و نسب کا تہا یہ سنکی غضب مین آیا بولا اگر ایسا جانتا تہا تو کیوں لیکر آیا وَ بُسِطَ عَلَيْهِ رُقْعَةُ الشَّطْرَنْجِ وَجَلَسَ يَزِيْدُ يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اوسوقت بساط شطرنج کو بچہایا یزید نی اپنی حریف سی مہرہ بازی لگایا دین کی نقد کو قمار مین ہار دیا کو لہو و لعب کی داؤن جیت ہارا وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَاَبَاهُ وَجَدَّهٗ وَيَسْتَهْزِءُ بِذِكْرِهِمْ حیلہ مین امام حسین علیہ السلام اور جد و پدر کو ذلت سے یاد کرتا اور ان ممدوح خدا کی ذکر پر استہزا

چالیسویں مجلس شراب نشاط پینا یزید کا اور روبرو منگانا سرہا و عترت امام سعید

ہجو کی شعر پڑہتا فمتی قیرصاحبہ تنا والفقاع فشربہ ثلاث مرات

ثم صب فضلتہ مما یلی الطست من الارض جو بار شاہ کو مات کرتا

تو پیمانہ چہلکا کی شراب کا پیتا تین جام چڑہا کی تہ جرعہ اوس طشت میں ڈالتا جسمیں

سر امام حسین علیہ السلام رکہا زمین پر دہرا تہا قال یا حسین لقد اسرع الیک

الشیب جب ہوا رخسارہ امام حسین علیہ السلام کیطرف چلتی محاسن کی بال پریشان

کردیتی یزید کی نظر موی مبارک پر جو پڑی خضاب خون کی بیچ سفیدی دکہائی دی بولا

یا حسین تمکو جلدی پیری نی گہیرا زمانہ نی ضعیف اور بڈہا کیا عن سہل ابن سعد

قال وضع راس الحسین علیہ السلام فی حقۃ و دخلوا علی یزید

دوسری روایت میں سہل ابن سعد نی کہا سر امام حسین علیہ السلام کو ایک ظرف میں یزید کی

روبرو لیجا کی رکہا فدخلت معہم وکان یزید جالسا علی سریرہ وعلی

راسہ تاج مکلل بالدر والیاقوت وحولہ کثیر من مشایخ

قریش پس میں بہی اون سروں کی پیچہی دربار نابکار میں گیا یزید تخت نحوست پر بیٹہا تاج

مرصع موتی اور یاقوت کا پہنی تہا اوسکی اطراف میں صدہا مشایخ بنی امیہ اور قریش کا

جلسہ دیکہا ہر گاہ وہ سر پر نور مانند آفتاب روز فشور عرصہ نگاہ میں چمکا بجز چشم اہل شام

تماشی کو یہ ہم وہم ہوا ہر ایک اپنی جا سی کہڑا ہو کی آگی بڑہا وا ویلا عجب صورت کا آہ آہ

دنیا میں نظر پڑا فرق فرقدین سا ملاحظہ میں سر عریان بانوان کی پر غبار زلف معنبر شام

سی گیسوی پریشان خواہران بہ میں سر شار پیشانی نورانی شکستہ جبہہ زینب خاتون

سی فگار ابروی ہلال نما گرفتاری اعدا سی حرم کی ساتہہ زخم دار دیدہ حق بین سکینہ کی

چشم نمائی شمر سی سفر و ح رخسارہ جدا عارض فاطمہ سی داغدار مجروح

چالیسویں مجلس دربار یزید کی زینت بڑہانا اہلبیت کا خرابے سے بارگاہ میں جانا

بہار باغ رسالت بوی راحت سے مشام مسدود دلہای گلبرگ نو اطفال کی پژمردگی
بشدت خشک اور کبود دہانِ درجِ گوہرِ تلخ گو تی بدزبانون کی عترت سی ناکام
طاقت دقن رشک کوثر اہلبیت کی عرق ابی چاہ بلاسی فتادہ بحرِ حیرت گوش مطہر
سکانکی شکافتہ سی ام کلثوم کی خون آلودہ گلوی سنور طوق سی گردن اولاد کی قطع رگ
جان مین فرسودہ محاسن سفید جو کی نیل تازیانہ پشت سی سیاہ خالِ جبین چاک
طعنہ دشمن کا آماجگاہ صورت مبارک سلاسل ہونی سی زین العابدین کی حلقہ کاکل مین
گرفتار قدہای تارک جہپی آنی مین اسیران حرم کی خنجر الم سی دو چار خلاصہ شیرہ طبعان
تابنگی خورشید چہرہ اند ہاسیاہ دیکہنی سی اوس مہر فلک رسالت کی ہر شخص کو سکتہ ہوا
جو مردم چشم شفاعت نور الہدی خیر الوری سی رکہتی تہی ضیای دیدۂ مصطفی کی سرگذشت
عقیاب رونق بتی بود اوکی جو شبیہ علی مرتضی کو ایمان سمجہاتی تہی صورت سید الشہدا کی اندوہ
قلق مین جان کہوتی تہی ثُمَّ اُدْخِلَ ثِقْلُ الْحُسَيْنِ وَنِسَاؤُهُ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ
اَهْلِهِ عَلٰى يَزِيْدَ وَهُمْ مُقَرَّنُوْنَ فِى الْحِبَالِ بعد ازان یزید نی حکم دیا کہ خواہر و دختر
اولاد امام حسین علیہ السلام کو دربار مین لاو اور اونکو اسیر و مبتلای خواری و زاری
دوستونکو دکہاو کو قیاس چاہیئے مکانِ خرابہ مین جاکی پکاری ای ال رسول اوٹہو چلو
سب اہل دربار منتظر ہین تمہاری بعضی لوگون سی ایسا ان کی سناہی کہ قوم عرب مین دستور تہا
جب اسیرانِ خاندانِ امرا و سلاطین کو ربرو ی حاکم لاتی ہین تو چادر اوڑہا کی اوسپر
کمر مین رسی باندہ کی بڑہاتی ہین تا حلق ناظرین اونکی عظمت قبیلہ کو جانین ترقی اور شوکت
اسلام و ذلت کفر کو پہچانین اسیت سیدین فی آلِ طہ و یاسین کو بہی ویسا ہی خوار بنایا
سارا قافلہ ایک رسن مین باندہ کی دارالفساد کو بڑہا یا اہلحرم کو اندیشہ تہا دیکہین یزید

چالیسویں مجلس الحرم کو دربار میں لانا یزید کا اپنی گھرا و نہیں بچہ انا

امام زین العابدین کو شہید کری یا چہوڑ دی اور ہم عورات بی وارث کو کیا دکہہ پہنچائی کونسا کلام
بیہودہ کہی ما نند بید خوف سی لرزتی ماری غیرت کی پانو آگی نہ بڑہتی رہ دختر امیر المومنین
جو قدمیں بلند بالا تہیں کنیز وں کی آڑ میں جا تہیں زبان حال سی زینب خاتون سبکو تسلی فرماتی
ای خواہران در بدر آج ہماری مصیبت بہاری ہی بمقابلہ میں صد ہزار ذلت و رسوائی کی
بیقراری ہی منہ پر آستین شکیبائی رکہو سر کی بالوں سی چہرہ کا پردہ کرو اگر سخت سنو
تو نرم جواب دو وہ کوئی برا بہی کہی تو اچہا سمجہو امام زین العابدین کی نزدیک کہیں آواز درد
انگیز سی آہستہ بولیں ای فرزند برادر یزید سی کلام درشت درمیان میں نہ لانا اوسکی گفتار
ناہنجار سی جلال میں نہ آنا راہ صبر میں ہم کہنا مبادا وہ خونخوار تمکو ہماری ہاتہ سی کہوئی
خدا نکری نسل رسول اور اولاد بتول دنیا سی قطع ہوئی راوی کہتا ہی ایک بید تن تنہا کی
کشاں کشاں جاتا تہا انون کا پرا چار وں طرف سی خلق کو ہٹاتا امام زین العابدین علیہ السلام
کی روایت مشہورہ ہی زبان اہل سیر پر اوسکا مذکور ہی نحن اثنا عشر رجلاً مغلولون
یعنی ہم بارہ آدمی ایک ساتہہ طوق پوش رسی میں جکڑی تہی جیسی قصاب گوسفند ان
قربانی کو باندہکی لیجاتا ہی ویسی بہندی کڑی تہی کہ گاو نمیں آنکو ہاتہہ لگی تہی سینہ میں دم
رکی تہی زینب خاتون کو سید سجاد کا بڑا دہیان تہا اونکی حال میں ہر وقت تشویش کا سامان
دل ہراسان تہا جب بندی آل رسول کی زینہ ایوان پر چڑہنی لگی زین العابدین کو بسبب گرانی
طوق و زنجیر اور نقاہت بدن کی اوپر جانی میں دقت پڑی ایکجا توقف میں زینب ڈری
مبادا ستمگر دیکہی تازیانہ لیکی ماری ام کلثوم کو پکاری ای خواہر دوڑو اس ناتوان کی مدد کرو
جب وہ دونو بنات زہرائی ارادہ دستگیری کیا نا چاری میں ہاتہہ جو بندہی تہی بازو کا
سہارا دیا اندر جاکی ہجوم مردانی میں پہنچی بساری اسیر مقابل فرعون ثانی کی کہڑی ہوی بر سر

وفنا هلت ... بود از همه عالم و ما بین ...
بود از همه کس و ... صادق ... بود و کرم ... بود و ... رسول وزن ...
راست گو ... بود و ... بود و سرشتش از عفاف بود ... و مشفق
و مهربان بود و چشمش از عبرت بود و گوشش از لطافت
از حکمت بود و زبانش ...
و سینه اش از بلاغت بود و بیانش ...
و کفش از کفایت بود و قلبش ...
شجاعت و پایش از طاعت ...
از نیکی ... و نهادش از ...
از خدمت بود و نامش علی
بود و تنش از طهارت بود و مصطفا از
مرتضی بود و خدا از ولی بود و ...
و حق بود و خدای عز و جل ... تعالی ...
یاد کرده و ... گفته ... و جای دیگر گفته ...
و جای دیگر گفت انما یرید الله لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت ... و جای دیگر
گفته ان الشمس والقمر ... و جای
دیگر گفته بسم الله الرحمن الرحیم ...
... و جای دیگر گفته قل لا اسئلکم
علیه اجرا الا المودة فی القربی و همچنین
خدای عز و جل در صد و هشتاد
آیت ولایت و جلالت حضرت
امیر المومنین علی ابن ابی طالب ...
یاد کرده و بعد از وی در حق فرزندان
وی حضرت امام حسن و امام حسین
که این هر دو برادران دختر حضرت
محمد مصطفی اند و بعد از وی ...
حق حضرت امام زین العابدین
که فاضل و زاهد و عالم بود
در همه علوم و ... انبیا ...
بود و ... به هیچکس ... حضرت

چالیسویں مجلس دربار یزید کی زینت بڑھانا اہلبیت کا خرابہ سی بارگاہ میں جانا

بید باغی عیال پر بوی راحت سی مشام مسدود و لبہای گلبرگ تر اطفال کی پژمردگی
بشدت خشک اور کبود و دہان دُرج گوہر تلخ گوئی بدزبانون کی عترت سی ناکام
ملاقات ذوقِ رشکِ کوثر اہلبیت کی غرقابی چاہِ بلا سی فتادہ بحرِ حیرت گوش مطہر
سکینہ کی شگاف سی اُمّ کلثوم کی خون آلودہ گلوی سنور طوق سی گردنِ اولاد کی قطع رگ
جان میں فرسودہ محاسنِ سفید بحو کی نیلِ تازیانہ پشت سی سیاہ خالِ جبینِ جگر تاب
طعنہ دشمن کا آماجگاہ صورتِ مبارک سلاسل ہونی سی زین العابدین کی حلقہ کاکل میں
گرفتار قفای تاریک چھپی آنی میں اسیرانِ حرم کی خنجرِ الم سی دو چار خلاصہ شہرہ طبعانِ شام کو
تابندگی خورشید چہرہ بینی اندہا سیاہ دکھنی سی اور مہر فلکِ رسالت کی ہر شخص کو ستہ ہوا
جو مردم کو چشم شفاعت نور الہدی خیر الوری سی رکھتی تھی ضیای دیدہ مصطفی کی سر گند شہ
بیتاب رہتی تھی وہ لوگ جو شیعہ علی مرتضی کو ایمان سمجھاتی تھی صورت سید الشہدا پہچانی اندوہ
قلق میں جان کھوتی تھی ثُمَّ اُدْخِلَ ثِقْلُ الْحُسَيْنِ وَنِسَاؤُهُ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ
اَهْلِهٖ عَلٰى يَزِيدَ وَهُمْ مُقَرَّنُوْنَ فِي الْحِبَالِ بعد ازان یزید نی حکم دیا کہ خواہر و دختر و
اولاد امام حسین علیہ السلام کو دربار میں لادو اور انکو اسیر و مبتلای خواری و زاری ہماری
دوستوں کو دکھاؤ کوفیانِ جفا پیشہ مکانِ خرابہ میں جا کی پکاری ای آل رسول اٹھو چلو
سب اہل دربار منتظر ہیں تمہاری بعضی لوگوں سی ایران کی سنا ہی کہ قوم عرب میں دستور تھا
جب اسیران خاندانِ امرا و سلاطین کو روبروی حاکم لاتی ہیں تو چادر اوڑھاکی اور
کمر میں رسی باندھکی بڑھاتی ہیں تا حلقِ ناظرین اونکی عظمت قبیلہ کو جانیں توقیر اور عزت
اسلام و ذلت کفر کو پہچانیں اسی سبب سی آل طہ و یاسین کو بھی ویسا ہی خوار بنایا
سارا قافلہ ایک رسی میں باندھکی دار الفساد کو بڑھایا اہل حرم کو اندیشہ تھا کہ کہیں یزید

چالیسوین مجلس الحرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی گھر او نہین بھیجوانا

امام زین العابدین کو شہید کری یا چہوڑ دی اور ہم عورات بی وارث کو کیا دکہہ پہنچائی کونسا کلام

بیہودہ کہی مانند بید خوف سی لرزتی ماری غیرت کی پانو آگی نہ بڑہتی وہ دختر امیر المومنین

جو قدمین بلند بالا ہتین کنیزونکی آڑمین جاتین زبان حال سی زینب خاتون سبکو تسلی فرماتین

ای خواہران دربدر آج ہماری مصیبت بھاری ہی مقابلہ مین صد ہزار ذلت و رسوائی کیا

بیقراری ہی بہنہ پر آستین شکیبائی رکہو سرکی بالون سی چہرہ کا پردہ کرو اگر سخت سنو

تو نرم جواب دو وہ کوئی برا بہی کہی تو اچہا کہو امام زین العابدین کی نزدیک گئین آواز درد

آگین سی آہستہ کہتی تہین ای فرزند برادر یزیدسی کلام درشت درمیان مین نہ لانا اوسکی گستاخ

ہاتہون سی جلال مین نہ آنا راہ صبر مین قدم رکہنا مبادا وہ خونخوار تمکو ہماری ہاتہہ سی کہوئی

خدا انکی نسل رسول اولاد بتول دنیا سی قطع ہوئی راوی کہتا ہی ایک بیدرد سنی کمر کی

کشان کشان جاتا تہا نون کا پرا چارون طرفسی خلق کو ہٹاتا امام زین العابدین علیہ السلام

کی روایت مشہور ہی زبان اہل سیر پر اوسکا مذکور ہی نحن اثنا عشر رجلا مغللون

یعنی ہم بارہ آدمی ایک ساتہہ طوق پوش رسی مین جکڑی تہی جیسی قصاب گوسفندان

قربانی کو باندہکی لیجاتا ہی ویسی ہی رسی کڑی تہی گلو نمین آڑکو ہاتہہ لگی تہی سینونمین دم رکی

رکی تہی زینب خاتون کو سید سجاد کا بڑا دہیان تہا اونکی حال مین ہروقت تشویش کا سامان

دل ہراسان تہا جب بندی آل رسول کی زینۂ ایوان پر چڑہنی لگی زین العابدین کو بسبب لنگر

طوق وزنجیر اور نقاہت بدن کی اوپر جانی مین وقت پڑی ابہی توقف مین زینب ڈرگئی

مبادا شمر دیکہی تازیانہ لیکی ماری ام کلثوم کو پکاری ای خواہر دوڑو اس ناتوان کی مدد کرو

جب وہ دونو بنات زہرانی ارادۂ دستگیری کیا ناچاری مین ہاتہہ جو بندہی تہی بازو کا

سہارا دیا اندر جاکی ہجوم مردانی مین پہنچی ساری اسیر مقابل فرعون ثانی کہڑی ہوئی تہین

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و بجای دیگر گفته ان السمع والبصر والفؤاد [illegible] و بجای دیگر گفته بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] و بجای دیگر گفته قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی و همچنین خدای عزوجل در صد و هشتاد آیت ولایت و جلالت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب یاد کرده و بعد از وی در حق فرزندان

969

بوده و سید بر هیچکس از بیرون حضرت در همه علوم و اینها از بر امت که فاضل و زاهد و عالم بوده یعنی حضرت امام زین العابدین محمد مصطفی اند و بعد از وی که این هر دو برادر از دختر حضرت وی حضرت امام حسن و امام حسین

والله کا این امت باوی بیات نکردند و او با شهید کردند
ازدود بر حضرت محمد مصطفی
حسین را در کربلا با هفتاد و دو تن از فرزندان و برادران و خویشان
زهر دادند و فرزند وی حضرت امام حسن را
و فرزند وی حضرت امام ... را بهمه شما معلوم است
علی بن ابیطالب را شهید کردند

چالیسوین مجلس بار یزید مین حرم کا داخلہ فاطمہ و زینب دختر امام کا نالہ

خاتون اور اُمّ کلثوم نے اپنے کنیزون کی بیچ مین چھپایا دیدہ ناچار سون سے منہہ کو پھرایا فَلَمَّا وُقِفُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُمْ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ ہرگاہ مسافرانِ کربلا کی صف روبروی تختِ یزید کھڑی ہر ایک ظالم کی نظر اونکی سر و صورتِ پریشان پر پڑی ہای ہای اوس حالِ تباہ سے دیکہا + خدا کسی کا ایسا درجہ نکری جو اونکا ہوا رشتہ جور و جفا دست و گردن و کمر مین بندھا تھا سر سے پیر تک شبیہ بربادی اور ابتری کا مرقع کہنچا تھا میلی کپڑی جا بجا سے پہٹی ہوی بے چادر و مقنعہ در و بند سر کہلی ہوی پردہ رخسار کو بال بکہری اوسہ بہی گرد و خاک سے بہری دہوپ کی ماری رنگِ عارض سونلا ہوا کثرت بکا سے آنکہون مین حلقی پڑی ہونٹ سوکہے پپڑی کسی کا گوش دریدہ لہو جما ہوا کسی کا ہاتھ شق زخم اوبھرا ہوا کسی کا فرق بہالی کی انی سے پہٹا کسی کی اوپر نشان تازیانون کی نیل پڑگیا سب کی منہہ پر سے نور اوڑ گیا نظر شرم سے گردن نیچی زمین کو جہکی ہوی مثالِ عندلیب تصویر خاموش ہر یک سلسلہ قید بلا مین از خود رفتہ ہوش اونکی عریانی اور تباہی مین نظر کو رقت سے فرصت نہین سرگردانی اور ناچاری پر سنگدل کو بہی ضبط کی قوت نہین قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا يَزِيْدُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَبَايَا اوسدم بیقرار و اشکبار ہوکی فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام نی کہا اے یزید یہ ہجوم عام نا محرمون کا اور غارت زدہ رسول خدا کا کنبہ ہم بہو بیٹیان پیغمبر کی بے چادر کہلی سر اونکی روبرو آ وین نا اہلون اسیران کنہگار کہڑی ہوکی بلوی مین دکہہ پاوین یہ لوگ ہمین خوار و زار دیکہتی مین اہلبیت نبی بار غم سے اس گہڑی مرتی مین فَبَكَى النَّاسُ وَبَكٰى اَهْلُ دَارِهٖ حَتّٰى عَلَتِ الْاَصْوَاتُ یہ سنکی ساری حضار دربار نے بیقرار کی رو دیا اور گہر یزید کی بہی شیون اور فریاد سے کہرام ہوا با وجود بیرحمی کی سنگدلون کا زن و مرد شام نی نوحہ اور نالہ بلند کیا قَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ

چالیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا داخلہ فاطمہ و زینب دختر و خواہر امام کا نالہ

یا یزیدُ وما ظنُّکَ برسولِ اللہِ لو رآنا علیٰ ہٰذہِ الحالۃِ اوسوقت سید سجاد نے یزید سے خطاب فرمایا اے ظالم تجکو خدا کی قسم دیتا ہون سچ بتا تیری گمان مین کیا آتا ہی اگر نانا خیر الوریٰ ہمکو اس طور ذلیل و خوار گہر از زن و مرد عترت کو رسی مین بندہا آشنا و بیگانہ کا محل تماشا دیکہین تبہی کیا کہین وہ بانی جفا سنکر پہر اکے چپ ہو رہا ثُمَّ وُضِعَ رأسُ الحسینِ علیہِ السلامُ بینَ یدیہِ واُجلِسَ النساءُ خلفَہٗ لِئلّا ینظُرُونَ الیہِ اس کلام امام سے خجل ہو کی سر سید الشہدا علیہ السلام کو اپنی پاس رکہوایا اور اہل حرم کو بلا کی پشت تخت بٹہایا تا کہ وہ سر امام حسین علیہ السلام پر نظر نہ کرین اور کی دل اور جگر سوز آتش حسرت مین زیادہ نہ جلین ثُمَّ اَقبلَ یزیدُ علیٰ اہلِ مجلسِہ فقالَ اِنَّ ہٰذا کانَ یفخَرُ علیَّ یہ اذان اہل مجلس کو سنایا کہا یہ اوسکا سر کہ سارا کنبا سر میان بکہا ہی جو میری اوپر فخر و مباہات کرتا تھا ویقولُ ابی خیرٌ من اَبِ یزیدَ واُمّی خیرٌ من اُمِّہٖ فرماتا کہ میرا باپ حیدر صفدر بہتر ہی یزید کی پدر اور مان فاطمہ الزہرا شرف و بہتر ہی یزید کی ماں سے وجدّی خیرٌ من جدِّہٖ وانا خیرٌ منہ فہٰذا الذی قتلَہٗ ارشاد کرتا کہ نانا میرا پیغمبر افضل بشر ابو سفیان جد یزید اور مین حسین بن علی کا لال اور اعلیٰ ہون خود یزید سے پس دیکہو اب کیسا مارا گیا سر تن سے جدا لاش کو سم مرکب سے روندا گہر بار لٹا زن و فرزند کا قافلہ اسیر ہو کر بسیت پہر اشکر سیر الایا وامّا زینبُ علیٰ فانّہا لمّا رأتْہُ اَہوتْ جیبَہا فشقّتہ راوی کہتا ہی کہ زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ علیہ السلام نے جو سر برادر کو طشت طلا مقابل تخت یزید دیکہا شدت زاری اور حالت بیقراری مین دلکو یارای ضبط نہ رہا دست اندوہ گریبان پیراہن پر مارا بے اختیار جامہ صبر کیا پارہ ثُمَّ نادتْ بصوتٍ

حضرت امیرالمومنین علیہ ...

دوست نداشتم و دیگر آنکہ ...

چالیسوین مجلس اہل حرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی آونہین سجوانا

حزینِ تفزع القلوب یا حسیناہ یا حبیب رسولِ اللّٰہ نالۂ حزین و
اندوہگین سی بھائی کو پکاری کہ سامعین کی چھاتی اوس نعرۂ جانسوز سی پھٹتی کسی کو طاقت
ضبط نہ ہی یا مظلوم حسین ای نور عین رسول الثقلین ای پیاری فرزند سید کونین ای
سرپرست ہر غریب و بیمار ای بیوہ اور یتیم کی پرستار ای کہانا دینی والی بہوکونکی ای تھا
مزینوالی بیچارونکی یا ابن مکۃ و منیٰ یا ابن فاطمۃ الزھراء سیدۃ النساء
ای صاحب مکہ و منیٰ کی لاڈلی ای چشم فاطمۂ زہراکی او جیالی ای سبط محمد مصطفیٰ یا ابن البتول
سیدۃ النساء زبانِ حال سی یہ مقال کی پھر بہادرسی اپنی سرگذشت انہال کہی ای بہائی
بنظر حسرت ہماری طرف دیکہو جو صدماتِ غم اور دکہہ اوٹھاتی ہین غور کرو رسی کی ہاتہہ رسن مین
بندہی ہین بلوای عام مین بی مقنعہ اور چادر کہلی سر مانند گنہگاران کہڑی ہین ساری
اسیر ہوئین تمہاری بیٹیان تشہیر ہوئین زین العابدین بیمار کو بھاری طوق پہنایا زنجیری
باندھا سکینہ کو ردنی پہ ایکبار زور سی طمانچہ مارا بنا فاطمہ کا گوشوارہ چہینا بیرحمی سی کان چیراکہ
لہو بہا گہرون اکی اسباب لوٹا خیمہ جلا کی پردیسی باہر نکالا در حسرت لوٹا شتر بی کجاوہ پہ
ہمکو بٹہایا ناہمواری سواری نی چند بار زمین پر گرایا ہر شہر و قریہ مین ذلیل و خوار پہرا تی
لائی منزل ویران اور پر زحمت مین ٹہراتی آئی اب وطعام کی جا خون جگر و بجای خواب و آرام
ماری تانہ یا نونکی بی خبر کیا یہ اطفالِ نادان کو کس بہانہ سی بہلاؤن یہ عیالِ نالان کو
کس بیان سی صبر اور تسلی مین بٹہاؤن تم جنت مین اپنی جد و آبا کی وصال سی شادمان
مین اس غارت زدہ کنبہ کی پرستاری مین حیران قال فابکت واللّٰہ کل من کان
فی المجلس و یزید ساکت راوی کہتا ہی کہ ساری حاضرین دربار نی اس کلام
آہ و نالہ کیا افسوس اور اندوہ مین ہر ایک نی رو دیا یزید بغض و حسد سی چپ رہا اوس

چالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا بید کی چھڑی لب امام پر لگانا

اوس سنگدل سی نیا ظلم اور ہوا ثُمَّ دَعَی یَزِیْدُ بِقَضِیْبِ خَیْزُرَانٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ
بِہٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ پہت کی چھڑی خام سی منگائی اپنی ہاتھ سی منہ
شاہِ مظلوم کی لگائی اوس لبِ نازنین کو چوب سی کہولتا زبانِ حقارت مین ونہون کی
تعریف کرتا کہون ای محبانِ علی علیہ السلام پُرستم ہی مقامِ فغان و نوحہ و ماتم ہی حسین علیہ السلام
فرزندِ نازپرورِ فاطمہ کا سر تن سی کاٹا جائی در بدر پھرایا جاوی ور نظرِ یزید کی آئی وہ بی ادبی
ہاتھ بڑھائی پیاسی ہونٹون پر کہ ایسی ضرب لگائی فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ اَبُوْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیُّ
وَقَالَ وَیْحَكَ یَا یَزِیْدُ اَتَنْکُتُ بِقَضِیْبِكَ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ بْنِ فَاطِمَۃَ جب اس
شدتِ مصیبت کو ابو برزہ اسلمی صحابی رسولِ خدا نے دیکہا با چشمِ گریان و دلِ بریان چلا کی کہا
وای او بی شرم یا یزید ای دشمنِ خدا حسین جانِ زہرا کی لب و دندان کو اپنی چھڑی سی لتا
اَشْهَدُ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشِفُ ثَنَایَاہُ وَثَنَایَا اَخِیْهِ الْحَسَنِ اسکی قسم سی
گواہی دیتا ہون کہ بارہا دیکہتا ہون پیارے احمدِ مختار حسین کی منہ کو چومتی اور اوسکی بھائی
حسن کی بہی کو بوسہ دیتی وَیَقُوْلُ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ فَقَتَلَ
اللّٰہُ قَاتِلَکُمَا وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا فرماتی تم دو نور
جوانانِ جنان ہو بر گزیدہ اہلِ زمین اور آسمان ہو خدا لعنت کری تمہاری قاتلون کو جہنم مین
بہری دونون کی مارنی والون کو وہ بری جای بازگشت اور قرار ہی یہ کلماتِ سفیر بن دشمن آلِ
پیغمبر کا مقام دار البوار ہی قَالَ فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهٖ فَاُخْرِجَ سَحْبًا
راوی کہتا ہی یزید بہت غصہ ہوا اور مالانِ شقی سی اخراجِ صحابی کا حکم دیا وہ بندہ خدا
کشان کشان نکالا گیا آزردہ حال روتا ہوا باہر چلا قَالَ وَجَعَلَ یَتَمَثَّلُ یَزِیْدُ
بِاَبْیَاتِ ابْنِ الزِّبَعْرٰی اوس وقت یزید اشعارِ ابن زبعری سی تمثال دیتا اپنی اجداد

[illegible]

اکتالیسوین مجلس معجزۂ امام و دربار و حرم یزیدین و داخلۂ عترت کرام

بت پرست کو یاد کرکی کہا لَیتَ اَشیاخِی بِبَدرٍ شَہِدُوا جَزِعَ الخَزرَجُ

مِن وَقعِ الاَسَلْ کاش بزرگ ہماری مشایخ قریش جو بدر مین ماری گئی قبر سی بڑکی

دیکھتی کہ بنی ہاشم بہالون سی بنی خزرج کی کیونکر بیتابی کرتی رہی وَاَہَلُّوا وَاستَہَلُّوا

فَرَحًا ثُمَّ قَالُوا یَا یَزِیدُ لَا تُشَلْ خوش ہوکی چلچلہ کرتی اور کہتی ای یزید تیرا ہاتہ شل نہو

قَد قَتَلنَا القَومَ مِن سَادَاتِہِم ... ... فَاعتَدَلْ غازیان بدر نی

جیسا کیا تہا ہمنی اوسکا انتقام لیا جنگ بدر مین اونکی اولاد کو مارا بدلا اوسکا خوب برابر اوتارا

لَستُ مِن خِندِفَ اِن لَم اَنتَقِم مِن بَنِی اَحمَدَ مَا کَانَ فَعَلْ مین نہ ہوی

خندف سی ہوون اگر آل احمد سی مارکی عوض نکرون + نظم الولغہ مجالس ورد و شام کی

اندوہناک ہی + شرح بیان سی دلمین قلق سر پہ خاک ہی + آئین غم کی آینہ بندی کو ... کہ

آنکہون مین اشک لب پہ فغان سینہ چاک ہی + سوز جگر سی جن و ملک بیقرار ہین + ماتم مین

شاہ دین کی عالم ہلاک ہی + ای چرخ کج روش یہ ہجوم الم کی ساتہہ آوارہ ہو وہ قوم جو دشتی سی

پاک ہی + ناظم جو اشکبار ہی ذکر حسین مین + عصیان سی روز حشر نہین اوسکو باک ہی +

اکتالیسوین مجلس فضایل و معجز امام و دربار یزید مین اہلبیت کرام

رباعی شبیر کی غم مین جان سب کہوتی ہین + کہاتی ہین نی پیتی ہین نی سوتی ہین + دریا

جو سوتی ہین غم سرور مین + وہ بہی نہین سوتی ہین سدا روتی ہین + رباعی یکتا ہی بلح

مدام اوسکا ہون + واحد جو ہی عبد بیکنام اوسکا ہون + پنجتن پنج کبیرین تو کہہ دون کا

انیس + قنبر کا جو مولا ہی غلام اوسکا ہون + رباعی کس کس طرح سی ہمکو نہ رنج و الم ہوی

غافل پہ شکر حق سی نہ ہم ایک دم ہوی + جن دوستو کی دیکہنی سی تہا بہت سرور ...

[illegible]

اکتالیسوین مجلس مصیبت امام و دربار یزید پلید و اخلہ عترت کرام

افسوس وہ مسافر ملک عدم ہوی رباعی سجاد کا دم سینہ مین گھبراتا ہی جب دشت شہادت
اوسی یاد آتا ہی یون ہو گئی صحبت اوسکی برہم جیسی تصویر کا ایک ورق اولٹ جاتا ہے

تمہید بکا رِوایت ابو ہریرہ واحیای زن مردہ ازادی غلام یہودی وکنیز
امام کی یہودی عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنَا
وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ اِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حدیث مین وارد ہی جو شخص برادر مومن سی عزا مین ملاقات کری اپنی
آقا کی مقام مصیبت اور بکا مین ان کلمات کو حسرت سی کہی معاصی کبیرہ کی سند مغفرت با خلعت
شفاعت پائی ساتھ شہدای کربلا کی بی سفارش جنت مین جائی محبان مولا و غلامان باوفا
گوش غیبت مین فضیلت آقا کی روایت حسن سنو چراغ ایمان کو خلوت مین دل وجان کی نور
معرفت سی روشن کرو صدق ارادت سی رونا اوسکی سرگذشت پر شعار ماتم ہی حق محبت مین
لوازم تعزیت سی ادا ہونا افتخار عالم ہی ب عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعَ جَنَازَةٍ لِاَصْحَابِهٖ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ كَمَا
منتخب فخری مین انس ابن مالک سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا امام حسین علیہ السلام کو دیکھا
اپنی مصاحب مردہ کی ہمراہ باہر قدم رکھا تشییع جنازہ کی لئی جماعت مسلمین ساتھ چلی اوس
امام کی پیچھی ہم سب فی نماز میت پڑھی فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلٰوةِ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
يَقْبِضُ التُّرَابَ عَنْ اَقْدَامِ الْحُسَيْنِ وَيَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهٗ جب کہ فارغ ہوی
فریضہ موقتی سی تو ابا ہریرہ کو نظر کی میں خاک قدم امام حسین علیہ السلام کی تحت سی اوٹھا
پاک اعتقادی نام مبارک پہ درود پڑھتا چہری پر صورت غازہ عنبر وغالیہ مشک و عنبر
بی باک ملتا آیئنہ رخسار کو غبار نعلین سی فرزند لولاک کی جلا کرتا فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ

وشمارا معلوم است که ... کشیده ام تا و لا ... بود

... گفت ای مستور ... وار و را تعظیم و تکریم بسیار ...

... مستور با مد پسر زبیر برخاست و بصحبت حضرت پیغمبر رسیده بود

مستور ... و مستور ... از مهتران ...

اکتالیسوین مجلس معجزہ امام دربار وحرم یزیدین و اخلاق اہلبیت کرام

لم تفعل هذا یا ابا هریرة امام حسین علیہ السلام نے اونکو ٹوکا اور کہا ای ابا ہریرہ

یہ فعل نکرو مٹی کو منہہ پر ملنا فقال دعنی یا ابن رسول الله فوالله لو یعلم

الناس مثل ما اعلمه من فضلك لحملوك على اعناقهم فضلا

اعناقهم اوسنے کہا ای فرزند رسو لخدا مجھکو چھوڑ دو ملامت نکرو کہ تمہاری خاک پاسی رخسار

سیہ انور افزا ہو قسم خدا کی جو مین واقف ہون کرامت اور بزرگی سی تمہاری اگر لوگ بہی

اوسکا شمہ جانتے تو ہر آئینہ آنکھونکی پتلی پر بٹہاتے گردن تحت قدم شریف جہکاتے

یا ابن رسول الله فی هاتی اذنی سمعت رسول الله یقول علی منبره

ای سبط مصطفی ان دونون کانو سی اپنی سنا کہ نبی الوری نی عرشہ منبر پر آپکی مدح مین فرمایا ہے

هذا ولدی الحسین سید شباب اهل الجنة من الخلق اجمعین

یہ فرزند دلبند میرا حسین سردار جوانان جنان ہی اور ساری خلق مین برگزیدہ خالق جہان ہی

و انه یموت مذبوحا عطشانا مظلوما لعن الله من قتله تحقیق کہ نور عین

علی و فاطمہ جور و جفاسی پیاسا مارا جائیگا غریب و مظلوم اپنی خون مین نہائیگا خدا لعنت کری

اوسکی قاتلونکو میری شفاعت سی محروم رکہی اون ظالمونکو عن ایوب بن

اعین عن ابی عبد الله قال ان امراة کانت تطوف و خلفها رجل

کتاب تہذیب مین ایوب بن اعین اور ابی عبد الله ثانی سی معاملہ لکہا ہی کہ ایام طواف

کعبہ مین ایک عورت پیشتر جاتی اوسکی پیچہی مرد نامحرم چلا آتا تہا فاخرجت ذراعها

فمال بیده حتی وضعها علی ذراعها ناگاہ عورت نے اپنی ہاتہکو باہر نکالا

مرد بیگانہ نی ہاتہ بڑہا کی باہم ملایا فاثبت الله ید الرجل فی ذراعها

حتی قطع الطواف قدرت خدائی ہاتہ اور پہنچا مرد و عورت کا جڑ دیا کہ بہی

... اوردم و باین بدین معاف ... کردم اکنون ... از و ... مستور گفت ای ... مکن که فرزند علی ابن ابی طالب شجاع ... زمانست ... بزبان ... کاری مکن که بدنام شوی ... ضامن میشوم ...

۹۶۶

پس فرمان پیغمبر ما ... در ولایت ...

اکتالیسویں مجلس تیسدات امام و دربار یزید میں و احسلہ آل خیر الانام

کسی عنوان ان سے ہم چند انہوں سکا طواف دونوں نے قطع کیا خلق نے اونکو باہر نکال دیا وَاُرْسِلَ
اِلَی الْاَمِیْرِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَاَرْسَلَ اِلَی الْفُقَهَاءِ فَجَاءُوْا یَقُوْلُوْنَ
اَقْطَعْ یَدَهٗ فَهُوَ الَّذِیْ جَنَی الْجِنَایَةَ پس حاکم کی روبرو پہنچایا تماشایوں کا ہجوم چار طرف
فراہم ہوا امیر نے علمای شہر بلای فقہاسی فتویٰ پوچھی سب نے تجویز کی ہاتھ کاٹو یہی سزا ہے
کہ دونوں سی یہ گناہ کبیرہ ہوا ہی فَقَالَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ وُلْدِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ
قَالُوْا نَعَمْ اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ قَدِمَ اللَّیْلَةَ فرمانروای مکہ نے پوچھا یہاں کوئی
اولاد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ سی تشریف رکھتی ہیں لوگوں نے بتایا کہ ہاں امام حسین
علیہ السلام رات کو آئی خبر سنتی ہیں فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا اَتَی هٰذَانِ
پس اونکو آدمی بھیجا بلایا جب فرزند رسول کا تشریف لایا تو کہا دیکھو کیا ہوا و دونوں کو
جو مناسب ہو وہ حکم دو فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَمَکَثَ طَوِیْلًا
یَدْعُوْ ثُمَّ جَاءَ اِلَیْهِمَا حَتّٰی خَلَصَ یَدَهٗ مِنْ یَدِهَا وہ مجسمہ صدق و صفا اور
مقتدای مردہ و بنا جانب قبلہ پھری ہاتھ اوٹھاکی دیر تک دعا میں مصروف
رہی پھر اونکی طرف آئی دونوں کی ہاتھ ہمدیگر سی چھڑائی فَقَالَ الْاَمِیْرُ اَلَا تُعَاقِبُهُمَا
بِمَا صَنَعَا قَالَ لَا حاکم نے پوچھا کہ ان کو سزا دو جو عمل زشت کیا فرمایا نہیں
مواخذہ کرنا چھوڑ دینا مروی عبد العزیز کثیر اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا اِلَی الْحُسَیْنِ
وَقَالُوْا حَدِّثْنَا بِفَضَائِلِکُمْ عبد العزیز نے بہت مرتبہ ذکر کیا کہ ایک جماعت نے امام
حسین علیہ السلام سی کہا ہماری سامنی کچھ بیان کرو اپنی فضایل کا مرتبہ قَالَ لَا
تُطِیْقُوْنَ وَاَنَا ذَاعِیَةٌ لِاُخْبِرَ اِلٰی بَعْضِکُمْ فَاِنْ اَطَاقَ سَاَحْدِّثُکُمْ
فرمایا تم سماعت متحمل نہ کر سکو گی اور ہماری فضایل کی معرفت میں طاقت نہ پاؤ گی

فلان زمان از پیغامبر دو درود
بیز گفته شاد باش که خدا ایتعالی ترا
برساند بانجا که وعده کرده بعد
الکفت وقت وفات من نزدیک شد
و رسید وقت آن ... که مجاهد
کرد و گفت باز کرد و پسر زبیر را که
وود و بیاید ... که رسول ... بعد
تا زنده باشد ... و من و قوم
و پسر زبیر را گفت که محمد حنفیه جمیع
میگوید پسر زبیر گفت او را امان دادم
[illegible]

پس پدر ... و صیت کرده که در
شکر الله ... اجل ...
زیرا که او ... ایشان ... که ... نزد وی میرود
و او را ... از ... پسر زبیر ... داده
... کشتن کلیم محمد حنفیه گفت ای قوم او را

اکتالیسوین مجلس معجزهٔ امام در دربار یزید مین داخله عترت امام

واسطے امتحان کی دور جا بیٹھو تا ایک سے مین تہوڑا بہید کہون اگر وہ بار کراہت کو اوٹھا
تو تحریر تم سبکو واقف کرون فَتَبَاعَدُوا عَنْهُ فَكَانَ يَتَكَلَّمُ مَعَ اَحَدِهِمْ
حَتّٰى دَهِشَ وَوَلِهَ وَجَعَلَ يَهِيْمُ وَلَا يُجِيْبُ اَحَدًا وَانْصَرَفُوْا
عَنْهُ حسب الامر سب نے کنارہ کیا ایک مرد عاقل ہوشیار کو حضرت کی پاس چھوڑ دیا
جناب سر اللہ اور ابن ولی اللہ نے لب اعجاز کھولی تہوڑی کلام راز و نیاز اوسکی ساتھ کیا
ایک ساعت سے وہ وحشت زدہ اور دیوانہ ہو کے فریاد کرنے لگا جو کوئی پوچھتا تو جواب
نہ دیتا مبہوت تہا سارے لوگ عاجز و پریشان سرور اصفیا سے جدا ہوے مراتب آل
پر حیران و از خود رفتہ پھرے بمصداق مقال ہے حَدِيْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ
لَا يَحْتَمِلُهُ اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فرمایا کہ حدیث ہماری بہت دشوار
بھاری ہے نہین اوسکا تحمل کرتا الا نبی مرسل یا جو ملک مقرب ایزد باری ہے قب
عَنْ يَحْيَى ابْنِ اُمِّ الطَّوِيْلِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْحُسَيْنِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ
يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ مَا يُبْكِيْكَ کتاب مناقب مین یحیی ابن ام طویل سے
روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ہم کسی شخص کی جمعیت خدمت امام حسین علیہ السلام مین حاضر
تہے ناگاہ ایک جوان نالہ و آہ کرتا ہوا سامنے آیا سید الشہدا نے مزید لطف سے باعث
رقت اور بکا پوچھا قَالَ اِنَّ وَالِدَتِيْ تُوُفِّيَتْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَلَمْ تُوْصِ
عرض کی اے مولا ابھی میری مان دنیا سے گذر گئی اور کچھ وصیت اوسنے نہین کہی وَلَهَا
مَالٌ وَكَانَتْ قَدْ اَمَرَتْنِيْ اَنْ لَا اُحْدِثَ فِيْ اَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى اُعْلِمَكَ
خَبَرَهَا اوسکا مال اور اسباب بہت سا تہا مرتی وقت بتاکید مجھے کہا اے فرزند
میرا کوئی کام بغیر ... پہلی مولا کو خبر دینا فَقَالَ الْحُسَيْنُ قُوْمُوْا حَتّٰى

[illegible]

اکتالیسوین مجلس معجزۂ امام و در بار یزید مین داخل عترتِ امام

نَصِیْرَ اِلیٰ هٰذِهِ الحُرَّۃِ امام حسین علیہ السلام فی صحابہ سی فرمایا اوٹہہ کی چلو تاکہ اوس
نیک عورت آزاد کی خبر لو فَقُمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی انْتَهَيْنَا اِلیٰ بَابِ الْبَيْتِ
الَّذِیْ تُوُفِّيَتْ فِيْهِ الْمَرْاَۃُ مُسَجَّاۃً ہم سب حضرت کی ساتہہ کہڑی ہوکی
بڑہی تاکہ اوس دروازی پر جسکی گہر مین وہ ضعیفہ مری اور ڈہکی پڑی تہی پہنچی فَاَشْرَفَ
عَلَی الْبَيْتِ وَدَعَا اللّٰهَ لِيُحْيِيَهَا حَتّٰی تُوَصِّیَ بِمَا تُحِبُّ مِنْ وَصِيَّتِهَا سیج
فلک اعجاز جب مکان متوفی مین رونق افزا ہوی و اسطی جلانی زن بیجان کی الفاظ
دعا حضور خدا مین پڑہی تاکہ مردہ پہر زندہ ہو جای اپنی وصیت جو چاہی بجالائی فَاَحْيَاهَا
اللّٰهُ وَاِذَا الْمَرْاَۃُ جَلَسَتْ وَهِیَ تَتَشَهَّدُ راوی کہتا ہی کہ اوس قبلہ عز و شرف کی
مناجات ابہی تمام نہوئی تہی کہ زن متوفیہ زندہ ہوکی کلمہ شہادت پڑہنی کو بیٹہی ثُمَّ
نَظَرَتْ اِلَی الْحُسَيْنِ فَقَالَتْ اُدْخُلِ الْبَيْتَ يَا مَوْلَایَ وَمُرْنِیْ بِاَمْرِكَ
پہر دیکہا اوسکی آنکہونکو زیارتِ حسین علیہ السلام نور خدا سی ضیا دی آواز شوق مین لب
تمنا سی عرض کی یا مولا اندر گہر کی قدم عرش فرسا رکہیو مجہی اپنی ارشاد اور ہدایت سی زندہ
جاوید کرو فَدَخَلَ وَجَلَسَ عَلٰی مِخَدَّتِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا وَصِّیْ يَرْحَمُكِ اللّٰهُ امام
ہُدی اندر حجری کی تشریف فرما ہوی و قرین اعزاز بیٹہہ کی عورت سی بولی خدا تجہہ پر اپنی
رحمت اور مغفرت بہیجی فرصت غنیمت ہی جو چاہی وصیت کر لی فَقَالَتْ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ لِیْ مِنَ الْمَالِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا عرض کی ای فرزند رسول
سی پوشیدہ کیا ہی میرا مال اتنا اور وہان وہان دہرا ہی فَقَدْ جَعَلْتُ ثُلُثَهٗ
اِلَيْكَ لِتَضَعَهٗ حَيْثُ شِئْتَ مِنْ اَوْلِيَائِكَ اوس نقد و جنس کا تیسرا حصہ بطریق
نذر تم لو اپنی دوستو مین جسی چاہو عطا کرو وَالثُّلُثَانِ لِابْنِیْ هٰذَا اِنْ عَلِمْتَ

کہ معود ... بیعت ...
گفت ای برادران ابراہیم پیغمبر
ہجرت کرد از بیت اللہ بشام و موسیٰ
ہجرت از بیت المقدس بمصر کرد
و حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
و آلہ ہجرت کرد از مکہ بمدینہ و از
پیغمبران بہتر نیستم چنانچہ ایشان
ہجرت کردند منم ہجرت خواہم کرد
بسوی یمن و طایف از دست پسر
زبیر و ابن زیاد فتن ... ہجرت از
جبر ... عالم شما ...
و با ... باشید

سخن امام زین العابدین
امام بر حق بدانید ...
سخن بگفت بیعت ...
مکہ مشاہد ... قائم و صلاۃ
بن حارث الہاشمی ...
عبداللہ عباس ...

بازگردید که کارهای خود بسازید
شما را ببرم تا آنجا که توانید آمدن و گرنه
که من میروم آن جای عظیم است لیکن
سید گفت با ما نتوانید آمدن آنجا
رضا بدهید میخواهیم که در خدمت باشیم
که بیای خواستند گفتند که اگر بیاید

اکتالیسویں مجلس امام کا عورت مردہ کو جلانا اور بروی یزید جہنم کا ہنسانا

آنہ من موالیك واولیائك اور وہ تمھاری واسطے میری بیٹی کی ہی اگر جانو کہ
وہ تمھاری غلام اور ... میں ثابت رہی وان کان مخالفا فخذہ الیك فلا
حق للمخالفین فی اموال المؤمنین ہرگاہ معلوم ہو کہ یہ مخالف ہی اور دشمن سمجھو تو
وہ بھی اوس لڑکی سی لی لو اپنی تصرف میں رکھو منافقین کا حق اموال مومنین میں کب
ہوتا ہی جو لونڈی غلام کی پاس ہو وہ آقا کو پہنچتا ہی ثم سالتہ ان یصلی علیہا
وان یتولی امرھا پھر درخواست کی شاہ دین سی کہ میری جنازی پر نماز پڑھنا تجہیز او
تکفین میں متوجہ رہنا تلقین عطا کرنا ثم ماتت المرأة میتا کما کانت
پس وہ ضعیفہ رو بقبلہ ہو کی جیسی تھی مردہ گری فقط جان رو نمائی میں آقا کی نثار کی
حضرت نی اوسکی دولت کو بموجب وصیت تقسیم کر دیا تشییع جنازی کی واسطی اپنی
اصحاب کو ہمراہ لیا بطہارت نہلایا کفن پہنایا اسکا فرد لوایا چچا ... کی ساتھ نماز
پڑھکی تابوت اوٹھایا باعزاز واکرام قبرستان میں پہنچایا لحد میں لٹا کی تلقین سنا کی گھر آیا
ہمیشہ ایسی رحمت میں پرستاری شیعیان و بیوہ زنان اور بیچاروں کی مصروف رہتی تا
نانا کی امت پدر کی اہل ولایت کا سر انجام امور کرتی ہیں لاکن دست جفاسی فریاد ہی
ظالم اعدا کی بیدادی اشقیائی ایسی امام رہنما پرورش کرنیوالی غربا کو جب بیگناہ مارا اور
لاش صد پارہ پی سر کو گھوڑوں کی سم سی روندا دفن اور کفن کا سامان درکنار سر کو نیزی پہ
چڑھا لیا عیال و اطفال کو غارت زدہ اسیر و بی نوا کیا ماتم چہر اوکا کیا کربلا کی دو آتشہ
بالین شہدا پہ رونی نہیں دیا وہ بدن نازنین جلتی ریت پر عریان پڑا رہا اہلبیت کی
مصیبت میں اہتمام ایذا دہی سو کیا طعام حاضری کی جا کسی نی ایک جرعہ پانی کا نہ پہنچایا
زینب کو سوگ برادر میں کوئی غمخواری پرسا نہ یا زین العابدین سی با کی تعزیت میں ...

زنان و فرزندان را پدر و دکید
... همه مستحب پدر سرای ... جمع شوید
پس همه باز گشتند و کارها ساختند
عبدالله عباس پسر خود را خواند گفت
ای پسر با سید برو و بهر جا که شما
برد چشم از و بر مدار که با او بودن
عبرت است و هرچه ترا گوید بکن و از
هر جا که ترا باز گرداند باز گرد و هر چه تو
مشکل میشود از وی بپرس عطا گفت
چنین کنم پس سلاح پوشید و بخدمت
سید رفت یاران دیگر نیز جمع آمدند
۹۸۰
[illegible]

اکتالیسوین مجلس غلام یہودی کو آزادی لانا الجرم کا دربار یزید میں جانا

مناقب وروی عن الحسین ابن علی علیہما السلام انہ قال صح عندی
قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کتاب مناقب میں روایت کی حسین ابن علی
علیہما السلام سے کہ اوس حضرت نے کہا صحت کو پہنچا میری نزدیک یہ قول جناب
رسالت کا افضل الاعمال بعد الصلوٰۃ ادخال السرور فی قلب المؤمن
بما لا اثم فیہ بہترین عمل حسنات بعد صلوٰۃ کی دل برادر مؤمن کو خوش کرنا ہی جس بات میں
گناہ نہو اور خلاف مرضی خدا سے نہ ہو فانی رایت غلاما یواکل کلبا فقلت
لہ فی ذالک فرمایا ایک دن میں راہ سے گذرتا تھا ناگاہ ایک غلام کو دیکھا کتی کو اپنا
طعام کھلاتا تھا میں اس حرکت کا باعث اوس مردی سے پوچھا فقال یا ابن رسول
اللہ انی مغموم اطلب سرورا بسرورہ لان صاحبی یہودی
ارید افارقہ اوس نے کہا ای امام بندہ وآزاد میں یہودی کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ
اس کام سے کتی کی خوشی میں اپنی مسرت کا طالب ہوں بلکہ امید قوی ہے کہ یہ جانی
الہی کا وسیلہ ہو جائی اور آقای اشرار سے علاقہ چھوٹ جائی ترک بندگی کی ہو جائی فاتی الحسین
الی صاحبہ بمائتی دینار ثمنالہ امام حسین علیہ السلام رحم فرما کی بغرض شفاعت
آپ یہودی کی گھر گئی دو سو دینار قیمت اوس کی بہائی غلام کی طالب ہوئی فقال
الیہودی الغلام فداء لخطاک وھذا البستان لہ ورددت علیک
المال یہودی نے عرض کی یا مولا غلام کو تمہارے اقدام پر میں نے نثار کیا اور اپنا باغ بھی
اوسکو بخشا اشرفی وزر آپکا جو لائے ہو پھیر دیا اس تشریف آوری کو غنیمت جان کر
سے مول لیا فقال علیہ السلام وانا قد وھبت لک المال قال قبلت
المال ووھبتہ للغلام اوسنے بخشنہ ہی بہشت اور صاحب جود وہمت نے فرمایا

اکتالیسویں مجلس شرف و بزرگی امام و دربار یزید میں و خطبہ آل خیر الانام

کہ مال کو بھی بخشا یہودی نے عرض کی میں نے پایا قبول کیا اور اسکو بھی غلام کو دیا فقال
الحسین اعتقت الغلام و وهبت له جمیعا پھر ظفر کش رایت آزادگی
رفقہ کشای عقدہ بندگی نے فرمایا کہ اے یہودی اس غلام کو میں نے عتیق کیا اور خزفہ عطا کی
مال توفیق الہی نے اوسکی واہلی سمیا فقالت امراته قد اسلمت و وهبت
زوجی مهری زوجہ یہودی نے کہا میں طریقہ اسلام پر ایمان لائی اور اپنی مہر شوہر کو بخشا
کردی فقال الیهودی وانا ایضا اسلمت واعطیتها هذه الدار
یہودی بولا میں بھی مسلمان ہوا اسکا ان کو تحت تصرف میں زوجہ کی سونپا سبحان اللہ
کیا برکت ہے قدم سید الشہدا میں جسے ہر حال نفع پہنچاتی ہے کرم میں خلق خدا میں غلام
یہودی کی نجات و رہائی میں شفاعت کرتی کا فر کی راحت کو اپنی اوقات اور مال صرف
کرتی حیران ہوں جب دشمن پر یہ مہربانی فرمائیں دوست کو کس درجہ کرامت اور عزت
دلوائیں ماں باپ کی سوائی جو مال و جان کو اونکی راہ میں اوٹھاتی ہیں اپنی پر دنی و نیا
جو ذرات سر و سینہ پیٹ کی خاک اوڑاتی ہیں یہ لوگ کیا مرتبہ عالی میں جائیں گے
کس قدر صلہ و احسان سے خوشحالی پائیں گی، فقال حدثنا محمد بن یزید
المبرد النحوی فی اسناده ذکره قال انصرف النبی الی منزل فاطمة
فرآها قائمة خلف بابها محمد بن یزید مبرد نے اپنی سند میں ذکر کیا کہ ایک روز
انبیا کا جانب خانہ فاطمہ زہرا سے گذر ہوا دیکھا وہ معصومہ بیتاب دروازہ پر کھڑی ہیں
اور بکہ وتہا فرط الم سے رو رہی ہیں فقال ما بال حبیبتی ههنا فقالت
ابناك خرجا غدوة وقد غبی علی خبرهما پوچھا اے پیاری بیٹی میری یہاں
توقف کا سبب کیا ہے عرض کی صبح سے دونوں فرزند تمہارے باہر گئے اور ابتک نہیں آئے

کہ امیر ... حب ... بیستم بدر ... الفقار ... امیر المومنین علی ...

... پس حملہ کرد ... حضرت امیر المومنین ... مثل آتش ... دشمنان ...

اکثر الیقوبین مجلس فضیلت امام و در بار یزید مین داخلہ عترت امام

فمضی رسول اللہ یقفو آثارہما حتی صار الی کہف جبل پس ہو
سہرای ہوی اونکی اثر قدم پر چلی تاکہ جستجو مین خارج شہر کہف جبل مین پہنچی فوجدہما
نائمین وحیۃ مطوقۃ عند رؤسہما وہان دیکھا ایک بھائی دو سرکیو
کلی لگائی سوتا ہی اور سانپ اونکی چار طرف حلقہ کئی بیٹھا قربان ہوتا ہی فاخذ
حجرا واہوی الیہا فقالت السلام علیک یا رسول اللہ واللہ
ما نمت عند رؤسہما الا حراسۃ لہما فدعا لہا بالخیر حضرت نی زمین
پر ... سنگ اوٹھا کر سانپ پر پھینکا اوسنی آدمی کی بولی سی کہا السلام علیک یا رسول اللہ
... کہا ... مین ... نہین آیا مگر واسطی نگہبانی ... کی ...
... دعا ... خیر دی اور ... کو ... کی ...
تشریف رکہی ثم حمل الحسن علی کتفہ الیمنی والحسین علی کتفہ الیسار
پس دو نور ... جان کو ... پر ... کی اور ... راست ... پر چڑھایا
جانب بیت الشرف قدم بڑھایا فنزل جبرئیل واخذ الحسین وحملہ
اوسوقت جبرئیل زمین پر نازل ہوئی ... امام حسین علیہ السلام کو ... کاندہی پر
فکانا بعد ذلک یفتخران فیقول الحسن حملنی خیر اہل الارض
ویقول الحسین حملنی خیر اہل السماء بعد اون دونو بہادر بہائی ...
کہتی اور مقام فخر و مباہات مین ... امام حسن علیہ السلام فرماتی کہ مجہی بہترین اہل
زمین نی کندہی پر اوٹھایا امام حسین علیہ السلام اپنا شرف بتاتی کہ مجہی روح الامین
فلک نی شانہ پر اٹھایا کشف قال ادنی کنت عند الحسین علیہ السلام
فلحظت علیہ جاریۃ حبشیۃ بطاقۃ ... کشف الحسین ...

... [illegible]

بود بدین سبب سید گفت ای غسان پدر تو
پیغمبر و مردم طایف همه بدعهد او
کہ پدر او از خوارج بود دشمن آل
باد سید را عجب آمد از گفتار غسان
غسان گفت مال و جان ما همه فدای تو
همه مسلمان بودند سید را شاکر دند
بحضور آمد و تواضع کرد و مردم طایف

اکتالیسوین مجلس کرم امام وو ربا ہر یزید میں داخلہ عترت خیر الانام

ابن بابک سی روایت کی ہی کہ سند صحیح میں یہ حکایت نقل ہوی ہی ایکدن ہم ریاض چمن
امام حسین علیہ السلام کی حاضر تہی گل حدیقۂ رسول کی رنگ و بوی اخلاق سی شگفتہ خاطر
تہی ناگاہ ایک لونڈی بصورت نسیم بہار آئی اپنی ہاتہہ مین شاخ ریحان کو سبزی
باغ قبول کی امید پر ہدیہ لائی فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَهَا اَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ
اوس ابہار چمن عطانی غنچۂ لب کہولا کی فرمایا اسکی عوض تجہی راہ خدا مین گلزار آزادی
برومند بنایا فَقُلْتُ تَجِیْئُكَ بِطَاقَةِ رَیْحَانٍ لَا خَطَرَ لَهَا فَتُعْتِقُهَا
راوی کہتا ہی مینی التماس کیا تمہاری کنیز نی دستۂ نہال ناچیز دیا کہ قدر و قیمت کا
کچہہ انداز نہین ہو سکتا اوسکی مقابل آپنی طوق بندگی کہو لا ڈالا ہے کو میزان عدل مین نقد
خوشدلی سی تولا قَالَ كَذَا اَدَّبَنَا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سرورِ دین و زبان وحی
کرامت و احسان بولی ہمکو ایسا ہی ادب بتایا قرآن مین خدای تعالی نی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ
بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنی جب کوئی ہدیہ سی تحیت پہنچاوی
تمکو تو اوسکو بہتر اوس چیز سی بدل کر دو یا مثل و برابر پہیر دو وَكَانَ اَحْسَنَ مِنْهَا
عِتْقُهَا اس لونڈی کی واسطی آزادی سی اچہا کوئی بدل نتہا یعنی وہی سعادت
مین اوسکو دیا ہی ای تماشائیان خیابان محبت و ای گلچینان ریاض ولایت
خوشا حال اون زارعان حدیقۂ تعزیت کا جو ہردم ریا حین آہ و نالہ کو تر و تازہ لاتی ہین
نہی کال و سنگاران بساتین معصیت کا کہ پی ہم سنبل و یاسمین فریاد کو رو ضۂ ماتم پہ
بڑہاتی ہین یہ گل اشک لالہ گون سید الشہدا کی عزا مین دامن شیون مین بہرتی ہین
دستۂ غم والم کو رشتۂ حسرت سی باندکی مولا و آقا کی بزم حضور مین سوگ برپا کرتی ہین
روز حساب کو آزادی بند عقاب پائینگی سند آمرزش لینگی داخلہ جنان کا سیاب ہونگی

ووردم این شهر را هم مهربان می بینم
سبب این را میخواهم بدانم غسان
گفت ای سید چنین بود که شما میشنوید
ولیکن قصه پدرم بشنو قصه عجیب
بدانکه پدرم زندیق بود شب و روز
بر علی ناسزا میگفت و مرا خوش نیامدی
چونکه از کودکی دوستدار شما بودم یکروز
پدرم را گفتم ای پدر چرا بد میگوئی
کسیکه خدا او را دوست دارد و رسول خدا او را دوست دارد
قریب میخواهی و خدای تعالی ...

٩٨

آٹھاونیں مجلس رو برو یزید حرم کا جانا کلام امام سے اوسکا شرمانا

نظم مؤلف ای سوسنو بشیر بہت اہل وفا ہی + یہ عقدہ شہادت کی گواہی کہلاہی + احسان کسی کا نہیں کرنی کا فراموش + الفت کی لئی مال ہی کیا سر کو دیا ہی + جو نذر کری قیمت کو باخلاص + جاگیر جنان کنج نعیم اوسکا صلہ ہی + غم کہانی سی شہ کی جو اوسی شاد کرو کی + یاد کی وہ رتبہ کہ جسکی نہ خود سنا ہی + ای اہل عزا قدر کو اس بزم کی جانو + خاموش نہ بیٹھو کہ یہی وقت بکا ہی + غافل ہی وہ عاقل کہ دمِ موت کو بہولی + جینی کا بھروسا ہی کہاں عمر فنا ہی + مضمون احادیث و روایات کو ناظم + کرتا ہی رقم یہ مددِ لطفِ خدا ہی

مجلس یزید حرم کا داخل ہونا شہر دمشق میں اور جناب علی بن الحسین کا آگاہ کرنا یزید کو

بستگانِ عقدۂ اندوہ و ملال + وخستگانِ صدمۂ زاری و ابتہال بیچارگانِ منزلِ جور و جفا دلستانِ منزل خواری و ابتلا ناظرانِ خوابِ حسرت و پریشانی + و ناطقانِ محبت و برہانِ بیانی مصیبت زمرۂ اولیاکو دوستی و بلا میں قاعدۂ امتحانِ بلاغت اور فصاحت سی یوں ثابت ہی کہ جب شبِ تعزیت سحر المصیبت شافعِ محشر پر خرابہ دمشق میں گذری + اور صبحِ تعب روز قیامت بدتر و اسطی داسوزی آلِ خیر البشر کی ظاہر ہوئی یزید پلید بانیِ فتنہ اور بیات سوتی سی جاگا لباس و تاجِ فخر و مباہات کو قتلِ عترتِ نبی کی بابت پہنکر اور بار کو ہزار سامان جفا سی آراستہ کیا + ونقارۂ رسوائی کو بامِ طغیان اور شرارت پر شورا فزا کیا + مشایخ بنی امیہ اور بزرگانِ شام کو مہمان بلایا + صدرِ تماشا میں اسیرانِ کربلا و سرہای شہدا کی جابجا کہ جیسون پر بٹہایا + اور نخوت میں بادۂ شقاوت کی پیا + پر ہاتہہ مارا + حریف کفر کی ساتہ بساطِ شطرنج میں مہرہ لگا ہارا + وہ ازو جامِ ذلت و خواری پہنچانی کو ذریتِ سید انام کی بی مزاحم تہا اہتمام سازی و تہیہ غم ہلاکت پر امام حسین علیہ السلام کی جشنِ عید قربان کا لازم تہا قال ابن نما قال علیؑ

۹۸۵

نہادی بہ پایم و امر بستہ ام ہم پیاسا سینی

ان بعضی ماست بدہ ایم با الیدان سند ہا

تمام ان باہم بیعت رفتم حضرت بنا

گفت ببرید ان حضرت را بیاورید ان حضرت را

امام زین العابدین

مناجات او کنید

میخواہید

اکثر اہلبیت مجلس میں مقابل یزید بیحرم کا جانا بالاست بیمار کربلا سے اوسکا شہر لانا

ابن الحسین علیہما السلام اذا دخلنا علی یزید نحن اثنا عشر رجلا

مغللون ابن شاہ سید الساجدین سے روایت لاتے ہین کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے

ہین ہرگاہ یزید کے روبرو ہمکو دربار مین داخل کیا مردون سے بارہ آدمی کا گلا طوق و زنجیر

مین بندھا تھا فلما وقفنا بین یدیہ فقلت أتأذن لي في الكلام ہرگاہ

اوسکے سامنے کھڑے ہوے مین بولا آیا اجازت ہے بات کرنیکی فقال قل ولا تقل

ہجرا کہنے لگا کلام کر و مگر بیہودہ نہ بول فقلت لقد وقفت موقفا لا ینبغی

لمثلي ان يقول الهجر مین جواب دیا کہ ایسی جا کھڑا ہوکے میرا جیسا کلام ہذیان نہین کرتا

ما ظنك برسول الله لو رآني في الغل اے یزید مجھے بتا کیا گمان رکھتا ہے کہ ہرگاہ

رسول اللہ طوق و زنجیر سے بندھا میرا دست و گلو دیکھین فقال من حوله حولہ اپنی

خادمون سے بولا کہ انکو کھولدو اور سلسلہ مہر سے رہا کرو کہ جلاد ان اہل عزا ہے کہ

تخت خلافت پر تکیہ کرے حضرت شاہ ولایت نشستہ ہوا میرے سامنے کھڑی رہے پرچے مرد و

عورتین سیلی چادر ہو نکے اوڑھے نالان ہون بیچے صغیر السن رشتہ دار زنجیر بلا کے ہند و شکستہ

بیتاب و ناتوان ہون اعدای شہر اور تہ نشین ہی پیر طفل و جوان کی سیر مین خوشنود ہوا

شادی اور سرا کیا وہ بزم اپنی فرعون و نمرود کوئی نظارہ بانوی حمیدہ سے اپنی چشم کو

صاف رکھتا تاکوئی حادثہ شنیدہ سی گوش دیدہ کی بات ہرا کرے سنا تاکوئی سلسلہ

اہلبیت کی آواز طوق و زنجیر سے بلا قید ضل مچا تا کوئی نالہ طفلان حرم سے شور رفتہ کا

زخم جگر پر لگاتا کوئی بی بی کی چہل ہوی گلون پر پیچ و تاب کھاتا کوئی گل داغ پر چشم خستہ کی

ضرب طمانچون کے ... سنا تا بعضی سرکٹی لہو بہری سروران دین کی ملاحظہ سے پریشان

بعضی مخدوان اپنی کہڑی ننگے بال ... کی مشاہدہ سے سینہ کوبان اوضلع تباہی الحرم

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین عترت کا جانا اونکی حال کو پوچھوانا

رسالت پناہی کی بزم ستم بہم انواع بیکسی اور غریبی سی عترت امام امم کی جلسہ عشرت یزید ناتمام
قیدیون کا غول گنہگارون سی بدتر روبروی ہمنشینان یزید کی کہڑا ہوا بیبیون نی اپکو پس پشت
کنیزون کی پردہ عصمت مین چہپا لیا بچی اس حالت مین مانند طفل اشک خاک پر گرتی
پڑتی لوٹتی اونکی صورت پر ہاتہہ پہیرکی دلاسا کرتی بیبی لباس کہنہ اور مقنعہ سر مین پنہان
سر برہنہ پیرون مین چہالی پڑی گرد و غبار چہرا مین بہری عاجز و حیران اپنی حال پریشان
آشفتہ جان ہوا اندوہ دشمن سی خوف کی ماری لرزان و ہراسان رخسارونپر خون غمسی مرجہا کر
چہرونکا پوست دہوپ سی پاش پاش اذیت کی دہشت مین رنگ اوڑی ہوئی گلو مین ریسمان بستہ
حلقی پڑی ہوئی لباس غربت عقیق مین پڑی ہوئی سر اور ادنی صورت مین گہرائی ہوئی
عقد ثریا وہ ستاری فلک سیادت کی نظرون مین سمائی تہی صورت تسلیم و رضا مین
دو سلالہ شرافت گردن جہکائی تہی اپنی مصیبت پر آہستہ روتی کہڑی ہوئی مقام
عصمت مین وارد بلا پڑی ہوئی حوریہ وَمَا طَرَقَا الصحبی الکرام وَاُدِي بنت
الحسین تتلظی الوجہ بالکئیب یزیدی نخوت و تکبر مین اسیرونکی جانب
التفات کیا بیبیان ادب سے گوشہ چشم سی حقارت مین متوجہ ہوکی دیکہا بیٹی عزیز
امام حسین علیہ السلام کی جگر کردن ہاتہہ سی سنبہالی ہی شرم بی پردگی سی اپنی شانہ مین منہ
ڈالی ہی فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ الحَسَنُ الَّتِي مَلَكَتْ وَجْهًا كَبَدْرٍ عَلٰى قَدٍّ
کالالف پوچہا یہ دختر نیک اختر جو درخشندہ رو و جبین ہی کیا نام کون قبیلہ کی بیٹی
ایسی حسین ہی اسکا چہرہ مانند ماہ چاردہ چمکتا ہی اور قد سہی بالا مثال الف لاغر ہوا ہی
ای اہل عزا وہ لاڈلی کہ دبلا ہونا کیا تعجب کی جا ہی جسکا باپ مارا جاے اتنا ستم اوٹہائی
عزت سی ذلت پائی یا تو وہ ناز و نعم مین سو طرحکا پیار تہا یا شمر کی طمانچی دربدری کا آزار

اکتالیسویں مجلس دربار یزید میں آل نبی کا جانا مقال سکینہ کا و بیان آنا

جینا دشوار تھا فقالوا سکینۃ بنت الحسین ومن جمیع ملکات یا امیر
عف ابل کو فہ جو بیٹی اور بہن کو سید الشہدا کی جانتی تھی آگی بڑھی باد ب کہنی لگی یہ سکینہ
خاتون بنت حسین علیہ السلام پروردہ ناز ہی باقی سب کنبہ اوسکا لونڈیاں اور تابع آسمیہ
سرفراز ہی اونکی خطا کو بخشدی آل نبی سی بدلا لی فقالوا کیف رایت ابالک
قالت صح الکبس قلبلت منا یا العین شعف زینب خاتون نی جو دیکھا
کہ یزید پر سان ہوا سکینہ کی حال پر اسگھڑی مہربان ہوا بنظر اسکی کہ دشمن جان نبی کی
عترت پر کبھی ستم کرتا ہی زبانی اور گویائی میں سلوک و بخشش کو مضائقہ نہیں رکھتا
اشارہ کیا پھوپھی قربان آگی جا کی باتیں کرو بلکہ یہ خونخوار ٹھہرا ور غضب سی پشیمان ہوا
علی ابن الحسین کا قصد ہلاک نکری بقیہ عترت کی قتل سی پھر مصیبت تازہ نہ پڑی شبیر کی
جائی تخت یزید کی نزدیک آئی جبکی کھڑی ہوکی گردن جھکائی یزید نی کینہ دیرینہ سی کہا
ای سکینہ کیسا دیکھا حال اپنی بابا کا یعنی کثرت زخم سی بدن پھٹا بھوک پیاس میں سوکھا
گلا کٹا گھوڑونکی سم سی جنازہ پامال تیری پر سر پر خاک و خون سی لال وہ خنجر کی تلی مرغ
بسمل سا تڑپا زانوئی تمر سی جدائی کا دبنا بھائی کا بحسرت بہن کو اسطرح دیکھنا سنبہ کی
و سی عورتونکا نا چار دہائی دینا اوس شاہزادی کا جگر اس طعنہ سی دکھا قاتل اولاد پیمبر
زبان حسرت میں کہا ای بیرحم اتنی ظلم و جور ہمپر کر چکا ابھی تیرا دل ہماری مصیبت اور خواری
سی نہیں بھرا سمع منا یا رایت عینا یا اذ فطرت فی لیلۃ ھذہ قال اللعین
قصی منوجہ ہوکی بیرا ماجرا سن حالم رہ یا کا اس شبکو میں عجیب واقعہ خواب میں دیکھا
یزید بولا ای سکینہ بیری رو برو نقل کرو خاطر جمع رہو کسی بات میں نہ ڈرو واوس عنبرہ و نا
عن المھدی فی سرگذشت کہی تا کہ سر پدر کی زیارت جو رات کو ہوئی تھی بیان کی ب فی

پس عبد الله عباس گفت آواز بگیرها شنیدم که از هوا می آمد و کس را ندیدم شنیدم که گفت ای قوم رحو دبر سید کا کا او خاله بر شما ادیک کس از دست او جان بیرون نبرد این قوم ملعون است و شما را پیروز بنزد این قوم ملعونست و نزدیک سید امد

و سلام کرد و گفت یا امیر المؤمنین گفتم دیگر شما را اینده و نزدیک فرزند رفتم تو دانی و این قوم سید گفت تو بی و فرمید ایم با ایشان چه باید کرد امیر عنان بگرد اینده و برفت و سپاهیان او هزیمت در رفتند یاران خواستند که از عقب ایشان بروند سید ایشان را منع کرد ایشان بازگشتند و بیند سید امدند و چمن آن راه برفتند راه گم کردند و در میان بیابان افتادند تشنگی بر ایشان غلبه کرد خواستند که باز گردند ناگاه از پیش روی ایشان آوازی آمد بیاید و کس را ندیدند

۹۸۸

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا کلام والزام سید سجاد کا فرمانا

فی کتاب الاحمر روی انہ قال لزینب تکلمی فقالت ھو المتکلم

کتاب احمر مین روایت کی ہی سرگذشت اہلبیت برقت کہی ہی ناگاہ کاروان غارت شدہ
مین یزید کی نگاہ پڑی ایک زن بلند بالا کمر خمیدہ پرنالہ وآہ دیکھی کہ مانند نخل ماتم سراپا سوز
غم سی جلتی ہی صورت مین اوسکی طہارت اور عصمت رسول و بتول کی شان نکلتی ہی پوچھا یہ خاتون
کون پرتعب ہی کہا اسیرون سی بڑی دختر علی ابن ابیطالب زینب ہی یہ قافلہ اسیران حرم کی
سردار بیمار کربلا کی ہی سنا یزید نی زینب کو خطاب کیا جیسی باتین کرچکی ہی علی جواب دیا
جو چاہتا ہی سید الساجدین سی پوچھ علی اس کلام سی یزید پلید بیتاب ہوا حلقہ اسیر نشین
بنظر عتاب دیکھا ایک جوان مانند خورشید تابان کہڑا ہی قد سرو بالا لنگر سی طوق در گردن مجبور کیا
دوہرا ہی ضعف اور نقاہت کی زردی چہرے پر عیان غلبۂ جفا و محنت مین تشریح کی صورت
پوست و استخوان ہی سر برہنہ بی عمامہ و ردا عاجز و ناچار سلسلہ اہلبیت سی بندہ بلا مین
گرفتار پوچھا یہ دلگیر کیا نام بتا و اس دستگیر کا نسب کرام جتا و کوئی بولی تقیہ و شتہ
سید ثقلین ہی علی فرزند بزرگ مظلوم حسین ہی فانشد السجاد حضرت زین العابدین
علیہ السلام فی طبع حزین سی یہ شعر تضمین کہی ہی نکرا اندہ کہین مین الفاظ کیتی شیرین کہی
لا تطمعوا ان تھینونا فنکرمکم وان نکف الاذی عنکم وتوذونا
ای بنی امیہ ہرگز طمع نہ کرو حسب رشتہ جو ہم مین بندھا ہی کہ تم ہمین ذلیل کرو ہم تمہاری ساتھ
رہین واللہ یعلم انا لا نحبکم ولا نلومکم ان لا تحبونا قسم خدا کی ہم تم کو
دوست نہین کہتی اگر ہمین نہ کہو تو وہ ہم بہر نہین رہتی فقال صدقت یا غلام
ولکن اراد ابوک وجدک ان یکونا امیرین والحمد للہ الذی
قتلھما وسفک دماءھما یزید نی بیمار کربلا سی کہا سچ ہی لاکن باپ و داد تمہا

[illegible]

پس آن روز گشت مانا پدید شد سیّد را گفتم که هر کو نشسته سخت تر از این بما نگذشت باید که ما را آگاه کنی که آن اشقی چه بود و آن که بود سیّد گفت ای عزیز که بر آن شتر نشسته بود ما را بلد بود و راه راست مینمود و اشقی هم او بود و آن ساربان ملعون بود ملعون و این مولای پدرم هست وگفت ای یاران بروید ایستادن ما مصلحت نیست که از آن طرف چنان کافر شب و روز با ساربان ملعون

کوید همچنین میرفتیم تا روز روشن شد پسر عبد الله عباس ایشان را دل میداد و همی میکردند و سیّد و یاران سیّد و اهلبیت و علغله ایشان که شهادت رسیدند پیش پیش میرفتند از آواز و بانگ و وقت صبحگاه بر شتند و آن ساربان ملعون

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا آنا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

چاہتی تھی کہ امیر ہون حکمرانی خلایق سی بدام تاج و تخت سلطنت تسخیر اور مہیا رہی لشکر خدا کا جو اوسنی دونو کو مار لشکر آفت اور تھرا اونکی گھر مین اوتارا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اوس حجت کبریٰ نی آیت قرآن سی جواب دیا قول باریتعالی کو سننی مین تلاوت کیا وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ فَقَالَ يَزِيدُ لِابْنِهِ خَالِدٍ اُرْدُدْ عَلَيْهِ اوس وقت خالد بیٹا یزید کا پہلو مین بیٹھا تھا باپ نی واسطی رد قول امام کی اشارہ کیا فَلَمْ يَدْرِ خَالِدٌ مَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ قُلْ خالد حیران ہوا کس زبان سی خلاف امام کہی یزید نی بتایا کہ یہ فقرہ یزکی سناو مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَا ابْنَ مُعَاوِيَةَ وَهِنْدٍ وَصَخْرٍ لَمْ تَزَلِ النُّبُوَّةُ وَالْإِمَامَةُ لِآبَائِي وَأَجْدَادِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تُولَدَ اوس امام حق و یقین وارث منصوب دین زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا ای یزید پسر معاویہ اور ہندہ پسر صخر ہمیشہ نبوت و خلافت رب العزت کی ہماری اجداد کو رہی ہی اور تیری پیدایش کی بزرگی ہمین حاصل تھی وَلَقَدْ كَانَ جَدِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ وَالْأَحْزَابِ فِي يَدِهِ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ میری دادا علی مرتضیٰ کی ہاتھہ مین علم اسلام خیر الانام رہا کرتا اور جنگ بدر و احد و احزاب مین عمیرت بدر آباب تیرا لواے کفار وَأَبُوكَ وَجَدُّكَ فِي أَيْدِيهِمَا رَايَاتُ الْكُفَّارِ اور تیری پدر و جد جاہلیت مشرکین اور اعدای احمدی تھی جنکو وہان سی پہنچایا قتل علی و انکا بھی ثُمَّ جَعَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ پھر اوس برگزیدہ قادر سبحانہ

عبد الله عباس ... [illegible]

۹۹۰

[illegible]

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

نظم دیوان ابتلا بمضمون شاہ بیت قطعہ ایمان اور مطلع و مقطع قصیدہ عرفان بحر عروض آفات تین
پڑہی اور بندش آہ و نالہ مین یہ شعر پڑہی ماذا تقولون اذ قال النبی لکم ماذا
فعلتم وانتم آخر الامم کیا جواب دو کی جب نبی الوری تمسی پوچھی ای امت آخر الزمان
کیا سلوک تمسی پیش آئی تہی بعترتی وباہلی عندک مفتقدی منہم اساری و
منہم ضرجوا بدم جب مینی دنیا سی انتقال کیا عترت رسول واولاد بتول کو آستہ
بلال دیا کسی کو نیزہ و تلوار سی مارا لہو بہایا کسی کو ذلت و خواری مین اسیر بنایا در بدر پھرایا
مینی اپنی ہدویت کی حق مین جو جو شفقت کی تہی یہ اوس رعایت کی بدلی اذیت دی ثم
قال علی بن الحسین ویلک یا یزید لو تدری ماذا صنعت وما الذی
ارتکبت پہر بولی سید الساجدین وای او پر تیری ای یزید اگر جانی کہ جو تونی غضب کیا
وہ بڑی جور و جفا کا مرتکب ہوا ہی من ابی واہلبیتی واخی وعمومتی اذا لفرت
فی الجبال وافترشت الرماد ودعوت بالویل والثبور میری والد
اہلبیت بھائی اور چچا کی ساتھ ایذا سی پیش آیا رسول کی اولاد کا لہو خاک پر بہایا پہر تو
پہاڑون مین وحشت زدہ دوڑی خاکستر ذلت اور ندامت پر بیٹھی عذاب دوزخ کو
پکاری سر اپنا دیوارسی مارے ان یکون راس ابی الحسین ابن فاطمۃ وعلی
منصوبا علی باب مدینتکم وھو ودیعۃ رسول اللہ فیکم ای بیرحم
جائز ہی کہ میری والد حسین علیہ السلام مظلوم کا سر اپنی شہر کی دروازی مین لٹکای وہ امانت
رسول خدا ہو است کو سپرد کی تہی انتی اذیت پہونچائی فابشر بالخزی والندامۃ اذا
اجتمع الناس لیوم القیامۃ بشارت ہو تجہی فردای حشر مین ندامت کی اور اپنا
خون مین ابتلای عذاب قیامت کی قال الملعون انما انت الخطا لی الجیم

نوزدهم بوقت برآمدن آفتاب پیغ ... و روز
که دران ماه شدم گفت این چیست ... گفت هر سال که ماه رمضان درآید

اکثا لیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا داخلہ حکم قتل سجاد کربلا

قَالَ یَزِیْدُ لِجَلْوَازِہٖ اَدْخِلْهُ فِیْ هٰذَا الْبُسْتَانِ وَاقْتُلْهُ وَادْفِنْهُ فِیْهِ

کتاب بحار میں ثقاتی سی روایت کی ہی جو امام زین العابدین علیہ السلام نی رسول ہاشمی سی
اپنی نسبت قرابت کہی ہی یزید خونریزی الی خیر البشر کی ہتیہ پر آیا ملازمانِ اجلاف کو پکارکی
جلاد بلایا کہا اس جوان بی نوا کو باغیچہ سر ایں لیجا سر کاٹ اور وہیں خاک میں دبا آہ وا ویلا
ہرگاہ اہل حرم نی یہ خبر جانگاہ پائی زندگی سی بیزار ہوی فرط غم سی منہ سر پر آئی چار طرف این
سپہر کی اوس مظلوم کو بچایا نالہ و فریاد و شیون میں شور محشر کو جگایا مانند بنات نعش سب
اوس قطب سپہر حزن کی پاس جمع ہو گئیں جلاد کو سید سجاد کی پکڑنی سی مزاحم ہو گئیں زینب
خاتون کو یارای ضبط و قرار جاتا رہا شفاعت فرزند برادر میں یزید سی پکار کی کہا اہلبیت
مخدرات تطہیر ہیں اگرچہ تیری رشتہ جور میں اسیر ہیں بہو بیٹی نواسی نبی العربی کی غربت اور
بیکسی دیار بلا کی بی یار و مددگار بی حامی و پرستار ہیں پردیس میں سو طرح کی مصیبت پڑی
ذلیل و خوار ہیں ای یزید ہماری مرد و نامرد سب چہوٹی بڑون کو مارا کوئی وارث اور محرم اوسکی
بیوہ عورتوں کی نہیں رہا ہمارا ہمدم یہی کشتہ غم ہی مونس اور حامی جو تھا اسی کا دم ہے
عاجزی پر آل پیغمبر کی رحم اور مروت کر اس گرفتار بلا و محنت کی قتل سی درگذر ہر چند وہ بانوان
سر برہنہ روتی خدا و رسول کی واسطی چلّاتی ہوتی رہیں اوس پر کین اور دشمن دین کو وہ باتیں
باعث مزاحمت نہوئیں ایک طرف ام کلثوم بیتاب ایک جانب ام لیلیٰ چشم پر آب
سکینہ بہائی کا دامن پکڑی نالان فاطمہ و رقیہ دونو ہاتہ سی بلا گردان ناگاہ جلاد مند خوی
زشت رو آگی آیا سید سجاد کا بازو بزور و خشونت کہینچا جب اہلبیت کا کچہ بس نہ چلا تو
سب نی چیخ کو دیکہ کی رو دیا اوس غریب کی پیچہی بحسرت نگران نالہ واغوثاہ واحیرتاہ واعلیاہ
جلو افغان شد بیحال کہ وہ سرور یتیم اسیر کی ساتہ جا سکیں کہ رسن بجیہ میں بند ہی تہی تا می

۹۹۲

رفت سفینہ ان در دریا بگذرد ... بہمہ دریا دیدہ معلق بایستد ... بانگ کند ... دریا بجوش می آید ... آب از زمین دور شود ... [illegible]

تا سال دیگر کس انہ ی ... ماہ رمضان ... ایشان ... سال ...

و مہمان ... کامہ ... فرمان ...

اکتالیسویں مجلس حرم کا دربار یزید میں داخلہ و حکم قتل بیمار کربلا

توان دلمیں کہ بیکس و عاجز کو شہید ہوتی دیکھیں اور جوش اندوہ میں جیتی رہیں فَاَدْخَلَ

اللُّاوانُ اِلَى الْبُسْتَانِ وَجَعَلَ يَحْفِرُ الْقَبْرَ وَالسَّجَّادُ يُصَلِّي جلاد زین عباد کو لیکی

باغمیں پہنچا وہ باغی اول قبر کہودنی میں نونہالِ زہرا کی مصروف ہوا بیمار کربلا یاد خدا میں

روبقبلہ کہڑی ہوی صدقِ نیتِ شہادت پر نماز پڑہنی لگی روا عجبا کہ ہر گاہ اہلبیت نی بیابان

دیکہا تو علی بن الحسین علیہ السلام کی زیست کا سہارا نہ رہا سب خواتین مضطر و پریشان بنظرِ یاس

اسیدِ یزید کی جانب دیکہتیں کہ شاید پشیمان ہو کی قتل سید سجاد سی باز آئی۔ اہلِ مجلس بہی

ایک ایک کا منہ تکتیں بلکہ انمیں کوئی خداترس شفاعت کری بچائی کوئی درگاہ خدا میں

دستِ التجا بڑہاتی امداد غیبی اور نجات سید کی دعا مع دانا کو سناتی کبہی جانب بستان

کہ اکی سمر گشتہ بیمار کربلا دیکہتی اپنی ناچاری اور قید و ابتلای مصیبت پہ اشک رودیتی

ہو بیمان پہنچن بہنیں سمر گرم شیون و شیین والدہ گریان کہیں دست بسر زنان نام علی

ور دِ طفلان سوای خدا کوئی نہ تہا نگہبان ان کی حالت زاری و اشکباری پہ حاضرین مجلس کو

رقت آئی لاکن خوف یزید اور اندیشہ غضب شدید میں کسی نی زبان نہ ہلائی وَلَمَّا هَمَّ بِقَتْلِهِ

ضَرَبَهُ يَدٌ مِنَ الْهَوَاءِ فَخَرَّ لِوَجْهِهِ وَشَهَقَ وَدُهِشَ جلاد تیغ بیداد کو انکی زیر عبا کی

سر پر چاہتا تہا ماری کہ باعجاز و کرامت و نعمتِ حمایت سی اللہ اوسکی منہ پر ایسا طمانچہ ملا

مار کہ غش ہو ازمیں پر گر پڑا اسکی سمر اکی دہین میں تو دیا فَرَآهُ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ وَلَيْسَ لَهُ إِلَّا

بَقِيَّةُ خالد پسر یزید نی فرزند امام شہید کی غریبی او وحشت دیکہی بستان میں جا کی

شدید جو نظر پڑی ہیزید اعضا کو دست آویز بی جلاد کی نزدیک آکی گیا تہا بالکی اوس

مردود کا دیکہا مردہ صد سالہ سی بدتر منقبض ہو پایا فَانْقَلَبَ إِلَى أَبِيهِ وَقَصَّ

عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِدَفْنِ الْجَلَّادِ فِي الْحُفْرَةِ خالد کی اپنی پدر کی پاس پہنچا ماجرای کہا

اشہد ان لا الہ الا اللہ ...

اشہد ان محمدا رسول اللہ ...

بیالیسوین مجلس تمہید بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی گھر مین جانا

جلاد مجبور ستید سجاد سی کہا اوسنی حکم دیا یہ راز کرامت و اعجاز بنی ہاشم کو چھپاو جلاد دیدہ نمادکو اوسی قبر مین دفناو نظم المولفہ خموش ناظم مضمون نہین ہی تاب سخن بیان کس سی ہو اہلحرم کی شرح محن تڑپ رہی ہین محبان مرتضی غمسی فلک کو پہنچا ہی یہ شور نالہ و شیون ہزار حیف زنان یزید زیور پوش حریم آل نبی کی گلی مین طوق و رسن بساط عیش پہ بیٹہین شادیان قریش ستم ہی اونکی برابر کہڑا امام زمن مصائب شہ مظلوم کو جو لکہا ہی اثر سی ابکا ملجای ہم فقیر زمن

بیالیسوین مجلس بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی محل مین جانا

ہر یابھی دنیا سی طبیعت نہین ہٹتی ہی اوقات بری طرح سی کٹتی ہی تری آگاہ ہو گذری جاتی ہین زیست کی دن بڑہتی ہین گناہ عمر گہٹتی ہی تری دریابھی حسرت لئی دنیا سی چلی جاوینگی کچہہ ساتھہ بجز کفن نہ لیجاوینگی اس جسم کی احتیاط کتب تک ایدل ایک روز خاک کی تلی جاوینگی ہر یابھی آرام سی کسدن تہ افلاک رہی عالم مین اگر رہی تو کیا خاک رہی عبرت کا محل ہی ہم رہینگی کبتک دنیا مین نصیب پنجتن پاک رہی دریابھی تیرسی غافل نہین جو دانا ہی اب چوکا تو تا بحشر پچہتانا ہی گر قیصر قدرتین ہو سب شہی بارینگی وہ کہ زیر زمین جانا ہی تم سیاہ بکا بیوفائی دنیا مو ت حضرت امام مصائب سید الشہدا علیہ السلام ای اہل عزا دنیا بیوفا ہماری تمہاری زندگانی کم بقا ہی جو آج آیا کل ضرور جائیگا جو ہم پہنچا یا وہ سب رہجائیگا آدمی کی عمر ایک مار فی مین گذرتی ہی ہر دم بدنکی قوت ضعف سی بدلتی ہی طفل نادان تہی جوانی ہوئی بڑہاپا دیکہا عنقریب ہونگی بجہہ مین گرفتار اندہیری قبر مین رہنا ہوگا ہر چند مہلت جوانی و پیری کی لا محالہ قسمت نہین

بیان اکیسوین مجلس تمہید بیوفائی دنیا و اہلبیت کا رو برو یزید سے گھر مین جانا

ساعت اجل مین لحظہ بھر کی مجال اقامت نہین بہت خرد سال چھوٹی سی نہ اوٹھی تہی کہ
تابوت مین مری پڑی صد ہا جوان باکمال و جمال مراد کو نہ پہنچی تہی کہ خاک مین گڑی نہین کہتی
کہ ہنگامی گور نے کیا صورتین مٹائی مین جو مٹی کا عطر نہ ملتی تہی اجل نے اونکی کیا شکلین
بنائی ہین جسم نازنین اونکا کیڑون نے کہایا ہے ہر ذرہ رگ و پی کو سوراخ مین پہنچایا ہی
اَیُّهَا الْغَافِلُ السَّكْرَانُ اَمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْاَحِبَّةِ وَالْاَقْرَانِ ای غافل
نشۂ زندگانی سی بدمست کیون اپنی عبرت نہین کرتا مرگ سی دوست و عزیز کی سیانہ ہوش
نہین بہرتا مُرْوِیَ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ قَالَ لِیَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَمَا
تَحْزَنُ اَمَا تَهْتَمُّ اَمَا تَتَاَلَّمُ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ ابی بصیر نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی اوس جناب نے ایک دن مجھسی یہ بات پوچھی آیا کبھی تو محزون
غمدیدہ و متاسف ہوتا ہی مینی عرض کی واللہ بہت مجھ پر الم کا عالم گذرتا ہی قَالَ
اِذَا کَانَ ذٰلِکَ مِنْکَ فَاذْکُرِ الْمَوْتَ وَوَحْدَتَکَ فِیْ قَبْرِکَ فرمایا
وہ صدمہ ہو تو یاد کر مرنے اور قبر کی تنہائی کو وَسَیَلَانَ عَیْنَیْکَ عَلٰی خَدَّیْکَ
وَتَقَطُّعَ اَوْصَالِکَ فِیْ قَبْرِکَ وَاَکْلَ الدُّوْدِ مِنْکَ اور تیرا آنکھون کی پتلیون
رخسارون پر جدا ہونا ہر بند کا جسد کی وسط و کنارون پر وہ گوشت تازہ پروردہ جو
کیڑون کی خوراک ہوگا سارا اپلاسن کا از ہم جدا ہو نہ خاک ہوگا وَبَلَاکَ وَانْقِطَاعَکَ
عَنِ الدُّنْیَا دہیان مین لا اوس بلا کو کہ سخت آفت تیری ہی دنیا کی علاقہ سی جب قطع امید
ہوی کی فَاِنَّ ذٰلِکَ یَحُثُّکَ عَلَی الْعَمَلِ وَیَرْدَعُکَ عَنْ کَثِیْرٍ مِنَ الْحِرْصِ
عَلَی الدُّنْیَا یہ خیال تجہی آمادہ کریگا اور عبادت کی فراہم ہوگا بہت حرص دنیا و
معصیت سی مَرْوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ بَکٰی عَلٰی ذُنُوْبِهٖ

۹۹۵

بیالیسوین مجلس بتصید بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی گھر مین جانا

حَقٌّ فَسَیَلَ دُمُوعَهٗ عَلٰی لِحْیَتِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی دِیْبَاجَةَ وَجْهِهٖ
عَلَی النَّارِ سید المرسلین علیه السلام سی کتاب تنبیه الغافلین مین روایت کی ہی جو
مسلم کہ شخص سی اپنی گناہو کی روئی اور انسو حسرت کا داڑھی پر چشم سی روان ہووے
حق تعالی اوسکو عذاب سی بچائی گا بدن کو آتش جہنم مین نہین جلائیگا تو یا ہم لوگ خواب
غفلت مین سوتی ہین کہ ماں باپ عزیزونکو زیر قبر دیکھی اپنی موت سی بیخبر ہوتی ہین +
قَدْ مَرَّتِ الْاَیَّامُ بِالْغَفَلَاتِ + وَحَانَ زَمَانُ الْمَوْتِ وَالسَّکَرَاتِ بدرستی
کہ ایام حیات و جوانی کا زندگی غفلت و نادانی مین، قریب ہوا زمانہ سکرات کا اور ابتلای
جان کنی
مرگ ناگہانی مین وَمَا لِیَ مِنْ شَیْءٍ اُعِدُّ ذَخِیْرَةً لِیَوْمِ نُشُوْرِیْ مَا خَلَا الْعَبَرَاتِ
کوئی عمل نیک میرا نہین ہی کہ اوسکو ذخیرہ حسنات جانو سوای
اشک حسرت + فَیَا عَیْنُ مَا اَدْرِیْ مَا ذَا تَجَهَّدَتْ + دُمُوْعُكِ لِلْعَطْشَانِ
بِالْحَرَقَاتِ ای چشم کیون تیری انسو جم رہی اوس پیاسی کی مصیبت پر نہین بہتی
جسپر دو عالم کو فرض ہی ہین ہی اور وہ نور چشم پسندیدہ سبط رسول الثقلین ہی
ای حاضران صحبت آج واسطی رقت کی فرصت ہی کل بعد از جدا ہوئی روح و تن کی سر
ندامت ہی، جان عزیز مستعار و جانی والی اور جہان ناپایدار و فا و بقا سی خالی پیدا
ہماری زہر موت کہانی کو پرورش اجساد کی و دوش ناز پہ خاک مین ملانی کو، لاکن جائی
و مقام شکر یہی کہ شخص درمیان عزیز و اقربا کی مری عورات و فرزندونکو دم واپسین
جدا جدا سکو وداع کری چہاتی سی لگائی اپنی مصیبت مین تسلی کی وصیت بہی فرمائی
ہنگام نزع جان ای ہاتہ پیر طرف قبلہ پہیلائی عیال و اطفال اوسکی آنکہون پر رومال باندہ
گریبان پہاڑکی سر کی بال کہولین بالین میت پر نالہ و نوحہ سی بین کرین ماتم کی صف بچھائی

بیالیسویں مجلس حرم کا روبروی یزید آنا اور گھر میں اوس پلید کی جانا

عزا و سوگ میں بیٹھیں پاکیزہ پانی سی سب ملکی نہلائیں تحفہ کپڑی کا خلعت آخرت یعنی کفن
پہنائیں جنازہ کو عزت و حسرت سی اوٹھائیں مزار شہدا و جوار علما میں پہنچائیں لحد میں
قبر میں لٹائیں تلقین کہیں تختی برابر بچھائیں تربت پر پانی چھڑکائیں چادر گل اوس پر چڑھائیں
لحد کا اگر سوز جلائیں شمع و چراغ کی روشنی کریں فاتحہ خوانی کی واسطی لوگ آئیں سوم و
چہلم کو طعام رنگین کھلائیں اور اگر مرد غریب و مسافر کا مردہ نظر پڑی اوسکی قوم و خویش
یگانہ میں کوئی بہم نہیں پہنچی تو اہل محلہ و ہمسایہ ترس کھا کی آتی ہیں میت کو دوش پر اوٹھا
تی ہیں غسل و کفن میں شریک ہوتی ہیں دفن و عزا میں ہر او مسلمان کی جان کھوتی ہیں
میں قربان بیکسی و مظلومی امام حسین علیہ السلام اور تنہائی و غریبی شاہ تشنہ کام کہ اوس
صحرائی کربلا کو یہ کچھ میسر نہوا جدائی سر و تن کی بعد لاش کو دفن و کفن ایک [illegible] تلا جسد اطہر گرم
ریت پر بیابان میں پڑا تھا سر منور تو کہ نیزہ پر سنان کی چڑھا تھا دستور ہی میت کو [illegible]
میں ٹھنڈا پانی یا شربت پلاتی ہیں [illegible] جان کندن میں جو تشنگی کا غلبہ ہوتا ہی [illegible]
پیاس بجھاتی ہیں مولا کو شدت عطش میں جو غش آتی تو اعدای بی آبرو دو گھونٹ پانی کی
نہ دیتی [illegible] ہر چند فقرہ ما قتلت عطشانا سناب خنجر سی گلا سوکھا تر کیا [illegible]
بدن پر رفع اذیت کو کس رانی کرتی ہیں او تنا [illegible] کہ نا گوار ہی تو ہاتھ
ہلا کی راحت دیتی ہیں اوسکی عوض لاش امام حسین علیہ السلام پر گھوڑی دوڑائی [illegible]
شہید کی اعضا توڑ کی خاک میں ملائی قاعدہ ہی جسکی گھر میں کوئی مرجاتا ہی اپنا بیگانہ
ہر ایک پرسا دینی کو آتا ہی اہلبیت کی باتیں عزیز مری سر کٹی خاک و خون میں سانی [illegible]
قبر میں نہیں گڑی تھی جو اونپر لشکر کوفہ و شام نے چڑھی ہر طرفی سی تلواریں چمکا کی آمد
مار گری تھی طریق سلوک کہ کر مریض کو اقربا کی خبر مرگ نہیں سناتی ہیں افاقہ [illegible]

بیالیسوین مجلس المحرم کا رو بروی یزید آنا اور گھر مین اوس پلید کی جانا

پھر آہستہ دباتی ہین وہ شمر بیرہ سیہ ہم بابکا سر زین العابدین بیمار کو دکھاتی بھاری زنجیر وطوق ہین دست وپا وگردن باندھی در بدر پھراتی رسم ہی کہ عورات ماتمدارکا رقت مین پلکہ چھڑاتی ہین آہ ونالہ مین صبر وشکیب کی راہ بتاتی ہین اوسکی بدلی اعدائی المحرم کی چادر پوشش اوتاری سر عریان کو ایک رومالی بہی پردی کی واسطی نچھوڑیا خمہورکا رونا ہی یتیم بچونکو مان باپکی غم مین دلاسا دیتی ہین گریبان دریدہ کو رشتہ الفت سی سیتی ہین سکینہ وفاطمہ وام کلثوم کی بندی کان چیرکی اوتاری لہو بہاکی زیور ولباس کو لوٹا پدر کی روتی مین طمانچہ ماری مشہور ہی کہ ماتمدار کو سب خلق جاکی تعزیت کہتی ہین فاتحہ پڑہکی حاضری کہلاکی پانی پلاتی ہین امت سید ین نی اولاد سید المرسلین کو اندر گہر مین جاکی باہر نکالا خیمہ جلاکی غلام وکنیز سی ہتر بہوک پیاس مین مارا معمول زمانہ ہی شاہ وگدا کی سوم وچہلم مین ختم قرآن کرتی ہین اگر پردیسی مرتی تو بہی اہل محلہ اوسکی لئی بیٹہا چالیسوان قرار دیتی ہین واویلا کہ دشمنان حق نی اہلبیت کو ذرا مہلت ندی کہ اقربا کا جنازہ دفن کرین سوم واربعین کیا ہوتا ہمراہ رقت کو چھوڑا کہ دم بہر مشغول رہین لوازم دنیا وسنت شرع انبیا ہی کہ میت وصیت کہی جو وارث ہو اوسکی بجالانی مین سبقت کری ہمارا مولا تو وقت شہادت قتلگاہ مین تنہا تہا زیر تیغ جانب راست وچپ کوئی دوست نہ تہا ہین دور بیٹہا چہوڑ بیٹی صغری بی معتمد ورلہذا غلامونکو اپنی مورد خطاب کیا ہی کلام رقت افزا حسرت سی کہا ہی مین چاہتا ہون تم بہی شو عمر بہر اوسپر عمل کرو سکینہ خاتون دختر امام ہمایون نی فرمایا جب ہمارا قافلہ اسیر مقتل شہدا مین آیا ہر ایک بانوی خونبار نی اپنی تئین اونٹ سی گرایا شوق بتابی مین دوڑکی بھائی بیٹی کا جنازہ گلی سی لگایا مین پہوپہی زینب خاتون کی ساتھ پہنچی بابا کی لاش

[illegible]

بیان اکتیسویں مجلس حلقوم لاش امام سے اشعار فرمانا خانہ یزید میں حرم کا جانا

سیجان سے روتی پیٹتی مانند عشق بیچا لپٹی ناگاہ پدر کی حلقوم بریدہ سے آواز یہ آئی
اس مرثیہ کی چند بیت پدر و بکا انشا فرمائی، شعر شیعتی ما ان شربتم ماء
عذبا فاذکرونی او سمعتم بغریب او شہید فاندبونی یعنی اے محبان
با وفا ہرگاہ سرد پانی پیو تو میری اوپر نوحہ و افغان و شیون کرتی رہو لیتکم فی
یوم عاشورا جمیعا تنظرونی کیف استسقی لطفلی فابوا ان یرحمونی
کاش روز عاشورا تم گروہ اہل ولا کربلا میں ہوتی اور ہماری محنت و بلا کو جو اعدا سے
دیکھتی روتی میں طفل صغیر کو اعلی کیونکر پانی طلب کرتا تھا اور اس لشکر بیرحم کا انکار
سیا ظلم ہم پر گذرتا تھا وسقوہ بسہم بغی عوض الماء المعین بالرزیۃ والمصا
حذا رکان الجرنی اور تشنہ لب کو پانی کی بدلی اب پیکان دیا سو کہی کلی کو بچی کی
ذبح کیا اس مصیبت میں ارکان حرم کو ہلایا زمین آسمان میں غم و ماتم کو پہیلایا انا
السبط الذی من غیر جرم قتلونی وبجرد الخیل بعد القتل عمدا
سحقونی مجہہ فرزند رسول خدا کو بی جرم و گناہ مارا بعد قتل کی لاش پر گہوڑی دوڑا
تن مجروح کو نعل سمند سے روندا خاک و خون میں بیدفن جنازہ سونپا ساعت اس بیان
حسرت نشان کی شور واسینا بلند ہوا حرم کی آواز شیون اور بچہ کی فریاد نی مقتل کو
سر پر اوٹھایا ایک بیوہ غمدیدہ لاش سر بریدہ سے لپٹ دیا ایک عاجزہ ستم
دیدہ سی سرگذشت میں محو گفتار تہی جب متوکلان بی پیری مسیحہ الرحیل سنایا
ہر بی بی کو جبر و اکراہ کشتہ عزیز سی چہڑایا اور الوداع والفراق فی احسامہم مچا
شہیدو کی ہلا یا بہت بہن بیٹی کو غلبہ درد جدائی سے غش آیا نظم المولف امامی ... و
سن چکی شبیر کی ، داد و درو شیبی سپہر کی خامہ تقریر کی اس مصیبت میں ہی افلاک پر ...

[illegible]

بیالیسوین مجلس الحرم کا رد بدی یزید نامرد شامی کا فاطمه کو مانگنا

جوشش چشمہ کا یا کہان جب آہ کی تاثیر کی + یہ نہی نالان علی کرتی تہی یہ مجلس

ماتم ہی یہ فرزند خیبر گیر کی + یا ربّی زہرا کرو سر ہیٹ کی یارو ہم + یاد رکہو رات دن

ناظم کی جو تقریر کی شاد ہو روح حسن بہر حسین وہ غم کرو ہم ہو خدا راضی کی فردوس ہی جا گیر کی

مجلس بیالیسوین احوال اہل حرم مین یزید کی ہمنشین شامی کا فاطمہ کو اپنی کنیز ہونی کیواسطی مانگنا

رسن بستگان حلقہ تقدیر و محن دیدگان حابسہ تخفیر آفت نصیبان نیزہ دشمن و مصیبت کشان

صحبت شیون مجاہدان طریق تسلیم و رضا و صابران مسلک اندوہ و بلا کا رو ان ستمکا

آہ و فریاد و زاری کو در بار تعزیت و سوگواری مین اس صورت سی شکستہ حال آتی اور ان

احزان سی محل اتہال مین جاتی دیکہتی ہین کہ جب یزید ستم آرا نی مجلس جدید کو رنگا رنگ

سامان جفا سی ترتیب دیا و اسباب تمہید دل آزاری اولاد رسول مجید کی وہ دار العنا

ابن آکلۃ الاکباد نی اپنی ہم نوالہ و پیالہ کی ساتھ بادۂ فرحت کہا یا ہو کی پیاسونکی عترت

اسیر کو واسطی جرعہ خواری بلا انکی سامنی بلا یا خاندان باغی کی گل و غنچہ بوستان رسالت کو

مانند دستۂ ریحان رشتۂ عدوان سی باندہا اور قاطعان ریاض ایمان کی نونہالان

خیابان زہرا کو شاخ شجر ملعونہ کی لیی پیچ و تاب طغیان مین کسا ایک سرا حبل المتین

دین کی بیٹی زینب خاتون کی بازو مین باندہا دوسری طرف سکلاک کی دختر ام کلثوم کی

شانی مین پہندا پڑا جو اطفال رشتہ دار حرم کی چہوٹی قد تہی اونکی گلون مین رسن کو ڈالا

کمال ذلت و خواری مین وہ سلسلۂ آل طہٰ و یاسین کا کشان کشان ہر بار ہر گاہ در بار

یزید نابکار مین پہنچی مثال گنہگاران صف نعال مین کہڑی ہوی اوس نی ایک ایک

خاتون کی نام و نسب کو پوچہا شمر نی بطور خوش آمد حقارت سی سب کا پتا کہا

بیان عیشِ اہلِ مجلس الحرم کا روبروی یزید آنا اور نالان اوسکی گھر میں جانا

پانچ بیٹیاں علیِ مرتضیٰ کی کہ اونمین بڑی زینب اور ام کلثوم و رقیہ و صفیہ و ام ہانی چار بیبیاں
امام حسین علیہ السلام کی ام لیلی بیٹی ابی مرہ ثقفی کی مادر علی اکبر و رباب بنت امرء القیس والدہ
سکینہ و عبد اللہ کی و ام اسحق دختر طلحہ بن عبد اللہ مادر فاطمہ کی و زینب زوجہ عبد اللہ بن جعفر کی
باقی زوجات اصحاب و کنیزان جناب و گیارہ چھوٹی بڑی قسم مرد و ان سے کہ سب فرزند و عزیز ہمشیرہ بیبیوں
لرزان مشاہدہ بیحرمتی و عداوت سی بہت ہراسان قَالَ الْمُفِيدُ ثُمَّ دَعَا بِالنِّسَاءِ
وَالصِّبْيَانِ فَاجْلَسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ شیخ مفید روایت کرتے ہیں کہ یزید نے حرم جفا کو بلایا
واسطے دیکھنے کی اہلبیت و اطفال امام حسین علیہ السلام کو نزدیک بلا یا پردہ اک جا
قطار سے کو بٹھایا پردہ بیحیائی میں ظالم نے روالا یا فَرَاٰى هَيْئَةً قَبِيحَةً واصبنا ہو دیا
ہر ایک صورت دیکھی سو طرح کی رنگ محنت میں افسردہ وہ حالت مشاہدہ میں کہ نہ
کرو ہم و خیال ہوا اوس آفت میں آزردہ سرون پہ ماتم عزیزو نکی خاک ڈالی پیشانی کی
زمین پہ ٹکرانی اور بالانِ سر پر مارنے سی زخم آئی ابرو ناخن غمسی خراشیدہ آنکھوں میں لگا
مانند مہر شکیب حسرت جوشیدہ دیدہ باقی اعدا سی خاک میں دم ہوا تشنگی کربلا کا نیل لگا
لبوں پہ چہرہ ہائے ذقن ابدا حیرت سی زانوی اندوہ پر دہری گیسوی مشکبا بجای شقیقہ
سینہ پہ بکھری عارضِ رشکِ ماہتاب شکلِ کتان راہ کی دہوپ سی پاش پاش بجہنا کیا
غیرت آفتاب طمانچوں کی ضرب سی پر خراش کان اوترنے سی بندہی گوہر کی شگافتہ
گردن مہر نگون حلقہ رسن میں بہم یافتہ سیلی کہیں پیوند لگی ایک دوسری سی بندہی پشت
بہت جاتا زیانوں کی نشان بدن میں بہی خوف جان سی بچون کو لرزہ چڑہا ذکی تشنگی میں
بانوانِ حرم کو مرنا پڑا مردانِ نالان عورتوں کی حال پہ بیخود رہے وہ بہی حیات سی بیخبر
مایوس ہوئی بیوہ زنان فرطِ تشویش میں پریشان فکر زندگانی میں بقیۃ الہاشمی کی سرگردان

بیالیسویں مجلس حرم کا رو برو ی یزید آنا مرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

فقال قبح الله ابن مرجانة لو كانت بينكم وبينه قرابة ورحم ما فعل
هذا بكم ولا بعث بكم على هذا اوس مرقع ابتر کی دیکھتی ہی یزید نی ترس کہا یارو
سنگدل کا جگر بھی تب صبور ہستی اوسکی منہ کو آیا بولا خدا رو سیاہ کری ابن مرجانہ کا بڑا ظلم
ستم کربلا میں بی رحمانہ کیا ای اہلبیت اگر تمہاری اور اوسکی درمیان قرابت و خویشی کا سلسلہ
ہوتا تو ہرگز ایسا قہر و برا سلوک نکرتا اتنی ذلت و خواری میں تمکو نہ بھیجتا فقالت فاطمة
بنت الحسين عليه السلام ولما جلسنا بين يدى يزيد رق لنا فاطمہ بنت
امام حسین علیہ السلام نی کہا ہرگاہ ہم اہل حرم کی بی سر و سامانی کو یزید نی دیکھا اپنی نزدیک بٹھا
بلاکی ہمکو بٹھایا جب وہاں ٹھہری اوس مصیبت پہ بیساختہ مہربانی رقت میں آیا اور ہی
فقام اليه رجل من اهل الشام احمر جس وقت کہ ہم سب اپنی غریبی و بیکسی میں تھی
بیم و امید میں مرنی جینی کی خایف ہوتی تھی چار طرف ہر ایک ظالم کا منہ تکتی جستجوی حامی
رعایت جانب کو ترستی ناگاہ ایک مرد سرخ موی تند خو پاس یزید کی اوٹھا ہمر روی
عترت شاہ شہید کو جو بربادی میں مبتلا دیکھا ہرگز نہ جانا یہ کنیزکیں کاہی اسیروں کا قافلہ
کیس رستی حیرت میں بند ہا ہی جب اوسکی نظر دختر امام حسین علیہ السلام پہ پڑی یعنی نور دیدہ
بتول بنت سید الشہدا لایق کنیزی پسند کی فقال يا امير المؤمنين هب لي
هذه الجارية یعنی کہا ای امیر چاہتا ہوں یہ لڑکی مجھی بخشدی کہ پاس رہی
گھر کی میری خدمت کری وكنت جارية وضيئة فارعدت وظننت
ان ذلك جائز لهم فاطمہ کہتی ہیں کہ اوس زمانی میں کم عمر تھی میں ڈری کہ شاید یہ
انکی نزدیک یہ بات جائز ہو کی اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی لونڈی بنائیں قتل و اسیر تو
کر چکی سیاہ و تباہ ظلم کہا ہیں فاخذت بثياب عمتي زينب وہ کی پھوپی زینب

بیالیسوین مجلس حرم کا دربار یزید میں آنا مرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

دامان پکڑ لی اور وہ کی اپنا نیا دکھہ پرانی مصیبت میں کہا دہشت کی ماری شال بید لرزتی
اونکی پناہ میں جاکی چھپ رہی وَکَانَتْ تَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ وَفِیْ رِوَایَۃِ
السَّیِّدِ قُلْتُ اُوْتِمْتُ وَاُسْتَخْدَمُ وہ الحرم کی بزرگ جانتیں تہیں کہ یہ ستم اسلام
میں ناروا ہے عترت مصطفی پر کا فرسی بھی ایسا جفا نہیں ہوگا عرض کی ای وارث اہلبیت سرا
ماجرا اتنی سنا شامی کی طرف میں اشارہ کیا خدارا فریاد ہی پہوپہی دیکہو مجھی خدمتگاری میں
مانگتا ہی کوئی تدبیر کرو فَقَالَتْ عَمَّتِیْ لِلشَّامِیِّ کَذَبْتَ وَاللّٰہِ وَلَؤُمْتَ وَاللّٰہِ
مَا ذٰلِکَ لَکَ وَلَا لَہٗ زینب نی جسدم اغوش کہولی دُرِّ یتیم کی طرح بھتیجی کو دین چہپالی
شامی سی کہا قسم خدا کی تو جہوٹا ہی دعوا کرتا ہی اوسی ملامت فرمائی تہی اور یزید کو ہرگز نہیں
پہونچتا ہی کہ پادشاہوں کی بیٹی خادم اور لونڈی بنائی اسیران فرنگ و روم کی مانند سمجہی
ولوائی فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَقَالَ کَذَبْتِ وَاللّٰہِ اِنَّ ذٰلِکَ لِیْ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ
اَفْعَلَ لَفَعَلْتُ یہ کلام سنکی یزید کو غضب آیا زینب مظلومہ سی بولا وہ اشقیٰ تم جہوٹی
سمجہی ہو اگر میں چاہوں تو اختیار ہی لونڈی غلام بناؤں قَالَتْ کَلَّا وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ
اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا وَتَدِیْنَ بِغَیْرِھَا فرمایا خدا شاہد ہی ای
لعین ہرگز تیرا مقدور نہیں جبتک ہماری جد بزرگوار کی دین کو چہوڑی اور دوسری ملت
اختیار نکری ای یزید آج تو بزم حکومت پر مغرور ہی + شراب عداوتی ہماری مخمور ہی
ہرگاہ نشہ زندگانی جاتا رہیگا تو اس بدمستی کا کیف و خمیازہ دیکہی گا فَاسْتَطَارَ یَزِیْدُ
غَضَبًا وَقَالَ اِیَّایَ تَسْتَقْبِلِیْنَ بِھٰذَا اِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّیْنِ اَبُوْکِ وَاَخُوْکِ
اس کلام سی یزید کو ہوش و حواس نہ رہا غصہ میں بیساختہ کہا تم جرأت جواب کرتی ہو میرے مقابل
مدِ سخن میں کرتی ہو دین سی تمہاری والد اور بھائی نکلی جواونپر اذیت کی حربی چلی قَالَتْ

راهب گفت امیر حمزه کشته خواهد شد
کفتم راست و از کجا خواهد بود
ابراهیم گفت یا راهب ایا بیت
دو دخانه و حرب ... خواهد شد
بود با امیر حمزه ... کند را
میرسند و ... ایشان مبارز ... دانه

بیان اپنی مجلس حرم کا دربار یزید میں آنا اور شامی کا فاطمہ کو مانگنا

وَدِیْنِ جَدِّیْ وَدِیْنِ اَبِیْ وَدِیْنِ اَخِیْ اِهْتَدَیْتَ اَنْتَ وَاَبُوْكَ وَجَدُّكَ اِنْ كُنْتَ مُسْلِمًا زینب خاتون بولیں میری دین پدر و برادر سے تونے اور باپ دادا نے تیرے ہدایت پائی اگر اسلام و ایمان سے رکہتا ہو اُسنا نے قَالَ كَذَبْتِ يَا عَدُوَّةَ اللّٰهِ قَالَتْ لَهُ اَنْتَ اَمِيْرٌ تَشْتُمُ ظَالِمًا وَتَقْهَرُ بِسُلْطَانِكَ فَكَاَنَّهُ اِسْتَحْيَا وَسَكَتَ یزید نے رد قول کیا کہ جھوٹ کہا اے دشمن خدا بنت زہرا نے فرمایا تو امیر ہی جو سب و شتم ظلم و قہر سے کرتا ہی بادشاہی کا تجھی غرور سر میں بھرا حق سے خلاف رہتا ہی سنکے یہ بات چپ ہو بہت شرمایا وہ حیا وَعَادَ الشَّامِيُّ مَقَالَتَهُ فَقَالَ هَبْ لِيْ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ پھر دوبارہ شامی نے وہی کلام کیا کہ اے امیر یہ لڑکی مجھی عطا فرما فَقَالَ لَهُ يَزِيْدُ اُغْرُبْ وَهَبَ اللّٰهُ لَكَ حَتْفًا قَاضِيًا یزید غصہ سے بولا دور ہو سکوت میں شیطا اے مردود بد خو خدا تجھی ناگہانی موت دے اس آرزو میں ہو بد زمین کری فَقَالَ الشَّامِيُّ مَنْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ شامی نے پھر اکے پوچھا کیا سبب اس دختر کا نام و نسب کیا کس خاندان کی جائی ہی قوم خارجی یا اسلام سے آئی ہی فَقَالَ يَزِيْدُ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ وَتِلْكَ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ یزید نے کہا جسے تو لونڈی بنانی کو چاہتا ہی وہ بیٹی حسین کی جو کہ بلا میں مارا گیا ہی اور وہ دوسری جو مبتلائے ایذا و تعب ہی دختر شاہ علی زینب ہی فَقَالَ الشَّامِيُّ اَلْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَةَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ نَعَمْ شامی تعجب سے پکارا کہ حسین بیٹا فاطمہ بنت مصطفیٰ کا اور فرزند دلبند علی ابن ابیطالب شیر خدا کا یزید نے سمجہایا کہ ہاں نواسہ رسول دوسرا کا وہی پیارا حضرت کبریا کا جگر گوشہ فَقَالَ الشَّامِيُّ لَعَنَكَ اللّٰهُ يَا يَزِيْدُ تَقْتُلُ عِتْرَةَ نَبِيِّكَ وَتَسْبِيْ ذُرِّيَّتَهُ شامی چلایا کہ اے یزید لعنت کرے تجھی خدا جو تونے ایسا قہر و غضب کیا عترت ختم رسل کا

راهب آواز داد و گفت ای جوان مرد چنین معلوم میشود که سپه سالار عراق تو باشی و این ظفر ترا خواهد بود ابراهیم گفت خدا این گفتار ترا راست گرداند و چون لشکریان دیدند که ابراهیم تنها رفت و دیر کرد [illegible] و برادران ابراهیم با تنی چند طلب ابراهیم رفتند و بهم رسیدند ابراهیم گفت ای برادران بشارت باد شما را بفتح و نصرت گفتند بشرک الله بالخیر پس ابراهیم قصه راهب را از اول تا آخر بگفت جمله شاد شدند و بلشکرگاه آمدند و با سپاه خبر کردند تا [illegible]

[illegible]

بیالیسوین مجلس حرم کا رو برو یزید آنا اوسکی محل مین جانا

خنجر جفا سی مارا ذریتِ طاہرہ کو زنجیر و طوقِ بلا مین کسا مخدّراتِ عصمت و عفت کو در بدر پھرایا سرہای نوباوہ رسول و بتول کو دروازون پر لٹکایا ہی عیال و اطفال مشکل کشا کو رسن مین باندھا ہی بلوای عام مین ودیعتِ خیر الانام کو کنارہ کی بندی سی بدتر بلوایا ہی واللہ ما توھّمت الّا انّھم سبی الرّوم بخدا سوگند کہ مینی اونکی ذلت و خواری سی جانا قیدی روم مین ہرگز گمان نہوا کہ یہ سادات عرب و عجم الحرم مظلوم ہین فقال یزید واللہ لالحقنّھم ثمّ امر بہ فضربت عنقہ یزید کو بہت غصہ آیا بغض و کینہ سی بولا سہنہ بنایا ہین اسدم تجکو بھی الحرم کی ماتم مین بٹہاتا ہون اوراونکی وارثونکی مانند ملک عدم کو پہنچاتا ہون جلاد کو بلا کی حرف جفا کہا تیغ ستم سی شامی کا گلا کاٹا گیا قال صاحب المناقب انّ یزید امر بان یصلب الرّاس علی باب دارہ مؤلف کتاب مناقب ذکر کیا کہ یزید نی اپنی خدام کو حکم دیا سر امام حسین علیہ السلام کو روبروی لیجا دروازی پر باندھکی ہماری در دولت سر اوسکا لٹکا دو تاکہ چشم عبرت سی خلقت دیکھی اور بیعت نکرنی کی سیاست کہی یاد وامر باہلبیت الحسین ان یدخلوا دارہ اہلبیت امام حسین علیہ السلام کو محل سرای اوتھا یا اپنی گہر مین محل خلافت کی بہرایا یہ اونہی مصیبت ہی کہ مردان شہید عرب و عورات پر تعب مین جدائی ڈالی زینب کو برادر شہید الشاہدین سی دور ہونی کی تدبیر نکالی پردہ نشان نالان دو ہری مصیبت مین گرفتار آیا ایک وہ فراق تنہون کا جو تہی طوق و زنجیر نکہا کہ دوسرا اپنی تباہی لونڈیون سی بدتر بہی کپڑون مین جانا یزید کی حرم و بیٹیاںہن کی زیور و لباس حشمت کی روبرو شرمانا فلمّا دخلت النّسوۃ دار یزید لم یبق من ال معٰویۃ وال ابی سفیان احد الّا استقبلھنّ بالبکاء والصّراخ والنّیاح علی الحسین علیہ السّلام بیبیان حرم باچشم پرنم و گردن خم اوس بی درد کی دار میں پہنچ کر وسیان اپنی قدم

[illegible]

بیالیسوین مجلس اہلبیت کا حرم یزید مین جانا شور نالہ وزاری مچانا

ہوئین یا خجلت سی پڑ پڑا او ٹھتا ایک دہ سر کا ہاتھہ پکڑی چلین جب محلسرا کی دروازی
اندر جا نی لگین پردہ وا نی دو ڑکی زنان یزید و معاویہ کو خبر پہنچا ئی وہ حضور مین رشک ماہ
مہر جبہ کلفت مصیبت مین نکہین او نکی شرح سنا ئی اے بی بی کچھہ اسیر ملک حجاز کی دربار مین وارد
ہوی اب آ ہی وہ سب تمہاری پاس رہنی کو بہیجی غریبو نکی حالت سی بدتر فقیر و نکا ستھا ہی
پادشاہون کی شان و شوکت او پر سزاوار ہی ایک خاتون بلند بالا خمیدہ قامت سن رسیدہ
ظاہر اسبکی سردار ہی ایک لڑکی زہرہ شمایل وہ بہی او ن مین مشابہ تمیو نکی اشکبار ہی کیا کہون
جو وہ نور او نکی چہرہ سی ٹپکتا نمایان ہی طرز چلن کون سی خاندان عالی کا او نکی وضع پر عیان ہی
عورات بنی امیہ سب استقبال کو دو ڑین تہذیب و حجاز کی لہجہ مین تقریر سنکی رقت دلون مین کرنی
لگین جب نظر حیرت او نکا سرو سیما دیکھا تو عجب نقشہ تعزیت کا نگاہ مین پھرا سب نی
تعظیم سلام کیا خیر مقدم کہا بعد جواب مزاج پوچھا تو زبان حال سی سنا یہ بہائی بیٹو نکی مرگ
نوجوانی پر ہلاک سوگ مین عزیزو نکی گریبان صبر تا بدامن چاک جامہ و لباس کی پرزی نکی بربادی
سامان و اساس مین گہر کی ویرانی چادر و معجر کی عوض برقع سر گردانی رو بند و نقاب بی
زخم پیشانی آئینہ دیکھنی کو صفحہ حیرانی گنا ہی کرنی کو پنجہ قہر آسمانی آنکہو نکا سرمہ یاسمین گرانی
بالونکا وسمہ رنگ پریشانی علاوہ خدمتگار ظالم کی طغیانی ہوس و پرستار او قات گران جانی
دست بند و خلخال کی جوڑ مین حلقہ رسن زر و زیور کی جا ہماری شماتت و طعنہ دشمن
کہانی کو خوان غربت مین مائدہ محنت پکی پینی کو سبیل محنت مین زلال چشم تر بستر آرام زمین
تا ہوا تکیہ بالین نام پروردگار پر سادینی کو دست ماتم جنبش پنکہ کو ہر دم بلا زم غم ہر پرسی کو
خاک بیابان روکی تسلی کو نالہ و افغان محمل سواری او نٹو نکا بہاشکستہ منزل قیام زندان
خراب و خستہ زاد راہ توشہ فریاد و اہ بدرقہ سفر کینہ سپاہ گمراہ بی بی او نکی سینہ میں ذلت و خواری

و ازین سبب حضرت امام حسین علیه السلام متوجه شده
نیزه برداشت و حمله بر ابراهیم کرد ایشان این سخن شنید
قنبر و بن زبیر ابراهیم کرد و چون
ابراهیم بانگ بروی زد و ضربتی برو
زد که تا سینه اش برید و از نافش درگذشت
پس از اسپ در گردید و ان دو بسته بود
دو هزیمت نهادند غلام ابراهیم نیزه
از دست سواری بیرد و بروی زد و او را
بکشت یاران از قفای ایشان و قتی بچاه
کس را مجروح کردند و باقی هزیمت شدند
زلزله در میان لشکر شام افتاد [illegible]

ابراهیم میگفت ای جبهه کان
ابراهیم با یاران حمله کرد و ظلم
کرد ایشان زدند ابراهیم غافل بودند کابها خود را
دیدم رفتم انجا که ابراهیم گفته بود و بایستادم
بر بلندی برو و نگاه کن شامی گفت

١٠٠٦

[illegible]

[illegible]

بیالیسوین مجلس اہلبیت کا حرم یزید مین جانا شور نالہ زاری مچانا

تمیز نہین۔ فرط قلق مین کسی کو جان عزیز نہین عورات ابی سفیان و معاویہ نی دختران سیدہ
نسا کو لیجا کی بٹھایا سامان عزت و توقیر بہانی کو بہت سا بڑہایا ماتم حسین مظلوم کا نوحہ پڑہ
شیون مچایا۔ فرط بکا مین شور محشر کو خواب عدم سی جگایا وَ اَلْقَیْنَ مَا عَلَیْہِنَّ مِنَ الثِّیَابِ
وَالْحُلِیِّ وَ اَقَمْنَ الْمَاتَمَ عَلَیْہِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اہلبیت کی موافقت رقت مین اونہی نی اپنا
اپنا زیور اوتارا پیرایۂ عشرت کو عزا سی بدلکی جزع و فزع مین سر مارا تین شبانہ روز علم ماتم کو
بام پر پا کیا فریاد جوش و خروش مین نالہ و فریاد حرم کا ساتہ دیا وَخَرَجَتْ ہِنْدُ
بِنْتُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ اِمْرَاَۃُ یَزِیْدَ وَکَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ تَحْتَ
الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی شَقَّتِ السِّتْرَ وَہِیَ حَاسِرَۃٌ ہند عبد اللہ بن عامر کی
بیٹی زوجۂ یزید جو سابق امام حسین علیہ السلام کی نکاح مین تہی مدت مدید کثرت اندوہ سی تاب
نہ لائی بیقرار ہوئی روتی پیٹتی پردہ جاہ و حشمت کو توڑ کی باہر نکل پڑی چادر و معجر کا ہوش
نہ تہا عریانی سر زینب پردہ بیان فَوَثَبَتْ اِلٰی یَزِیْدَ وَہُوَ فِیْ مَجْلِسٍ عَامٍّ جیسی یزید
تخت خلافت پر عام دربار مین بیٹہا تہا اوسکی پاس دوڑی اپنی ننگی سر اور ہجوم خلق مین
نظارۂ نامحرم سی نہ ڈری فَقَالَتْ یَا یَزِیْدُ اَرَاْسُ ابْنِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
مَصْلُوْبٌ عَلٰی فِنَاءِ بَابِیْ کہا ای یزید یہ روا ہی حسین فرزند فاطمہ بنت رسول علیہم
السلام کا سر میری دروازی پر لٹکایا جای اوس گہر مین تہا جہی وہ ذات کہاتی تہی جسکی
ایام کیونکر آئی زندگی بہر وہ نام لیکی روتی رہونگی بخدا کہ اوسکی غمسی اپنی جان دونگی فَغَطَّا
اِلَیْہَا یَزِیْدُ فَغَطَّاہَا وَقَالَ نَعَمْ فَاَعْوِلِیْ عَلَیْہِ یَا ہِنْدُ وَابْکِیْ عَلَی ابْنِ بِنْتِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَرِیْخَۃِ قُرَیْشٍ عَجَّلَ عَلَیْہِ ابْنُ زِیَادٍ فَقَتَلَہٗ قَتَلَہُ اللّٰہُ
کتب فارسی مین لکہا ہی صحن بارگاہ مین تہلکہ پڑا سب نی سنہ پہیر لیا جو بیٹہا تہا اوٹہ گیا

١٠٠٦

بسم الله الرحمن الرحیم اما بعد این نامه
ایست از ابراهیم بن مالک اشتر صاحب
لشکر حضرت امام حسین شهید مظلوم
علیه السلام بعبید الله بن زیاد طاغی باغی
صاحب لشکر ظالم بدان و آگاه باش
که نامه شوم تو برسید خواندم
آنچه یاد کرده بودی ای پسر مرجانه
واما ولایت [illegible] والله بولایت
حضرت امیر المؤمنین و سید الوصیین
علی بن ابی طالب [illegible]
و امام مطلق و امیر المؤمنین [illegible]

و وصی حضرت محمد مصطفی [illegible]
فاطمه زهرا است کار همه ولایت
جهان باشد [illegible]
و بالکه تو هم [illegible]
واما آنچه گفته که پدران ما [illegible]
دوستی بود [illegible]

میزد و میکفت جنک کن و از هول مترس و آن روز حمله کردم و از مبارزان شام هفتاد کس بیک حمله بکشتم و از آن تا امروز باز حرب میکنم و هشتاد سال که در حرب صفین دست بدست و علیه الرحمة در خدمت حضرت امیر المؤمنین سیزده ساله بودم پدر و مادر حرب میدید سالی بدان ازان تا دیگر که ملاد و ور بترجمت تو ندارم و انکو وا تیغ میزد بر روی پدر تو پس ترجمت من

تا امروز خلقان را بامامت حضرت امیر المؤمنین علی علیه السلام میخوانم پس مسلمان ازحرب کردن و از حرب بیشتر هم و کار ون به بسیاری لشکر نیست کار در نصرت حق است کقوله تعالی کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله والله مع الصابرین

ای پسر زیاد ازین دنیای ...

بیا آلتیسوین مجلس حرم امام کا روبروی یزید آنا اور اوسکی محل مین شیون و زاری مچانا

یزید کو بی حجابی ہند مین اہل مجلس کی روبرو شرم آئی وہ وڑ گیا اپنی عبا اوسکی سر پر ڈالی عورت نی کہا ای بیحیا اپنی ناموس کا پاس کہتا ہی رسولخدا کی بیٹی کو بلوا ای خلق مین بی پردہ کرتا ہی وہ خونخوار بولا ای ہند جہی ہدہ پہنچا اوسکی ماتم و عزا مین کہ یہ بڑا حادثہ گذرا اہی عالم دنیا مین بنت رسول اللہ کی فرزند کو روتی رہنا سردار قریش و سید بنی ہاشم کی غم کو زیادہ دریغ و افسوس کہ ابن زیاد نی اوس پر شدت کی جلدی مین گردن کاٹی سر کاٹ لوٹی عترت قید کر کی بھیجی ہند نی سر امام حسین علیہ السلام لیجانیکی اجازت مانگی حضرت یزید سی وہ گلدستہ ریاض شہادت بلبلان شوریدہ کیو اسطی لیچلی ای غلامان مولا و محبان شاہ کربلا خدا کسی بہن کو بھائی کا سر کٹا نہ دکھائی کوئی بیٹی کی پاس راس خونچکان پدر نہ آئی زینب خاتون نی دوڑ کی اوس نازپروردہ زہرا کا فرق ہاتھ مین لیا چھاتی سی لگایا سینہ کو سکینہ کبھی منہ ہونٹ ملا گلاب سر شک سی دہو یا عطر حسرت و تحیت مین ڈبویا سکینہ نی پہوپہی کی پاس جا کی بابا کا سر مانگا سینہ پر دہر کی حسرت سی دیکہا جابجا زخم تلوار و سنان جفا سی پہٹا ہوا بالون کا کاکل و محاسن کی غبار بیابان اٹا پیشانی مین تیر سہ شعبہ کا انوالخوق کی گہا دہی آنکہون مین خاک و خون مقتل کا جا ہی رخساری شمر کی رکڑون سی پاش پاش لب و دندان یزید کی چوب خراش زبان حال سی روکی کہا ای بابا یہ کیا ماجرا گذرا کبھی یہ سر سنان کی نیزہ پر تابان کبھی خاکستر تنور مین پنہان ہی کبھی طشت مین روبروی ابن زیاد و یزید ہی کبھی کوچہ و بازار مین سرگشتہ و بازیچہ دیدہ ہی کبھی صندوق مین رکہا جاتا ہی کبھی دروازی مین لٹکا رہتا تمہاری بدن پہ مصیبت سر سی زیادہ دونو کی اندوہ و محنت کا بیان بی اندازہ ای پدر نازنین محاسن پر لہو سی خضاب ہوئی بلاگردان اس گردن کی جسپر اذیت خنجر و تیر کی بہت ہوئی جسم آپ سی جدا ہو کی جنت کو سدہاری ہم ستم اعدا سی اسیر و بیچاری جی جلا کی

و مخلوق را که در اندیشان نخستین یاد کرد ... امید ... ترحم
عنصرها و جفاهای که بر امید رد ...
الیٰ پیغمبر صلی الله علیه و آله که ... کرده و خلق ... نخبه
و ایشان ابراهیم که ... ابراهیم ... ایمان
تا بت ... ابراهیم ... خداوندا مرا نصرت ده
کسی دو گفت خداوندا ... آنگه گفت ... و اهل
بیا ایشان کافران ای مسلمانان ای اهل
جهاد است ... ای اهل
و کلام ... ایشان ...
این سخن بگفت ... که فضائل
جهاد است و ... پیغمبر ...
جان ما فدای آل پیغمبر ایشان
تا آن وقت که شهادت ...
میکشیم ... دو ...
ایشان ... شام ...
تا ... سپاه ...
خیر ... سپاه ...
ابراهیم ... ١٠٠٩

تینتالیسویں مجلس فضائل محبانِ محزون و وفات سکینہ خاتون

پردیسی با ہر سُنا الا لوٹ مار کی آفت و بلا میں ڈالا سکی اونٹوں پر چڑھایا ذلیل و خوار
در بدر پھرایا روتی پیٹتا نہ پانی مارتی عداوت سی خارجی پکارتی قید میں ہی انتہا اُفتادہ
او ٹھائی فریاد و التجا کی تو ملامت پائی نظم لمولفہ رقت افزا ہی حجبو سرگذشت
شاہ دین کس زبان سی ہو بیان جور و جفای اہل کین + ماتم فرزند احمد دیکھنا پہچانہا
ہی خدا ما جب سر اوپر کیا روح الامین پیٹتوں و فریاد میں رہتی ہی زہرا رات دن
اس مصیبت سی علی نالاں حسن اندوگین اشک حسرت دیدہ ناظم سی ہوتی ہین رواں
ہی یقین روز جزا حق سی ملی خلد برین اب دعا مانگو برای مطلب اہل مجلس کی جو ہین

یا الٰہی بحق ... آمین بحق ختم المرسلین

تینتالیسویں مجلس فضائل اہل عزا ... و مثنوی وفات سکینہ خاتون

رہا نہ جیتی ہی سکینہ قتل بابا دیکھا + بھیا اصغر کا ہی لاشہ دیکھا + زندان میں ...
اور طمانچی کھائی + اس ننھی سی عمر کی سن میں کیا کیا دیکھا + بابا کی تاریکی و اندوہ
بلا کو پایا + نہ دوست نہ یار و آشنا کو پایا + امداد کو نہ بہن نہ بھائی ...
بالین پہ شہ عقدہ کشا کو پایا + دربار یزید میں جب آئی زینب + روتی تھی
رسول کی نواسی زینب + روتی تھی کھڑی تھی تہنیت ستی کی آگ + بیکس زینب فلک ستا
زینب ... بالی جا بسا کوئی اشک فشاں کم ہو دیگا + بیکس بی بیر سا جوان کم
ہو دیگا + پیاسی تو بہت ہوئی ہین اور ہونگی بہت + شبیر سا پیاسا تشنہ دہان کم
ہو دیگا + فہمیدہ بکا و حدیث راوی قصاید و دیگر فضایل عزا
ای غلامانِ حیدر کرار ای محبانِ اہلبیت اطہار ای تعزیہ داران سید الشہدا ...

قوم ... تا ...
شام کدام ... که از سپاه
جوان و ابراهیم که دیگر لشکر با ایستاده
و ... است ... ابراهیم
قرآن ... سپاه شام هفتاد
هزار ... صفت ...
علیه اللعنه ...
با بیست هزار ... داد
داد و با بیست هزار ...
لشکر با ایستاد و سپاه ...
... تا ... شامیان ...
بزلال افضال کیست ...
... تا ...
هر که ... ایشان ...
عرق شده ... و ...
نامش ... بزلال افضال ...
سپید ... از شامیان ...

تینتالیسوین مجلس فضائل بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

مجمع نالہ و بکا مجھی یقین ہی کہ اگر تم حسین بن علی علیہما السلام کی عہد مین ہوتی بلاشک
مثل کربلا مین نصرتِ فرزند رسالت کی واسطی جان اپنی کہوتی یاری مین اوس مظلوم
بیکس کی تلوارین سینہ پر کہاتی مدد گار مین سید الشہداؑ کی پیاسی گلی کٹاتی امام حسین علیہ
السلام کی سامنی سرخ رو ہو کر جنت کو جاتی خلعتِ شہادت اور حضرت رسالت کی
رضامندی پاتی لاکن وہ وقت وہنگام تو ہاتہہ نہ ایا ✦ طلبِ سعادت کا زمانہ گذرا
اب لازم ہی کہ اونکی مصیبت کو یاد کرو فریاد و زاری مین مصروف ہو واقعہ مصیبت کو
الم کی گوشِ دل سی سنو فغان و نالہ سی خاموش نہ ہو تمہاری شفاعت کی واسطی مولائی
کیا تیغ سہی اوس جناب کی سب اصحاب و خویش و تبار لب تشنہ مارے گئی علی اکبرؑ جوان کی
برچھی سی کلیجا چہدا اصغر سی زبان کی زمین پر گرا عباسؑ علمدار ہاتہہ کٹا کر نہرِ علقمہ پر دریا
خون مین غوطہ زن ہوا قاسم ناشاد عون و جعفر زخمی تیغ و نیزہ خاک ہلاک مین طپان ہوئی
امام زین العابدین بیمار قیدِ جفا مین گرفتار کربلا سی شام کو گئی سرہای شہدا نیزون پر
علم سا تہہ اسیران حرم کی در بدر پہری اہلبیت پیغمبر خدا مانند گناہگارونکی رسن بستہ
ستم سی بندہی دربارِ یزید مین سبکو کہڑا رکہا زندان مین لیجا کی قید کیا اگر تمہاری دل کو
شوقِ یاری و نصرتِ مظلوم غریب ہو تو اشکباری کرو ہرگاہ امیدِ شفاعت رسولِ خدا
رکہتی ہو تو اس مجالسِ ماتم کو غنیمت جانو عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السّلام
قَالَ لِفُضَیلٍ یَا فُضَیلُ تَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ قَالَ نَعَم جُعِلْتُ فِدَاکَ
بسندِ معتبر کتاب بحار الانوار مین فضیل سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ایکروز مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین گیا ہرگاہ اوس جناب کی پاس پہنچا بادب
بندگی سلام کیا اور جواب پایا جب بساطِ فیض بساط پر بیٹہا تو از روی لطف و محبت

تیئتالیسویں مجلس فضائلِ بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

حضرت نے پوچھا یا فضیل جسوقت تم گروہِ اخلاص کیش باہمدیگر ایک جا ہوتی ہو ہماری
فضایل و کرامات واسطی اپنی شمرہ کی اور مصایب برای حزن و اندوہ و نالہ بیان کرتی ہو
ہینی عرض کی ہلی یا مولا تمپر میری جان اور ماں باپ بہی فدا تمہاری حالِ شادی غم کو
ہمیشہ روبروی اہلِ ولا کی پڑہتا ہون اور اس خدمت سی دنیا مین فخر و مباہات
پھرتا ہون قَالَ اِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّهَا فَاَحْيُوا اَمْرَنَا يَا فُضَيْلُ فَرَحِمَ اللّٰهُ
مَنْ اَحْيَا اَمْرَنَا فرمایا ابی عبد اللہ ثانی امام ناطق صادق نی کہ اوس مجلس کو
مین دوست رکھتا ہون اور وہان جمع ہونی والونکو بہت پیارا جانتا ہون پس یادہ
سعی کرو ہماری تذکرہ فضیلت اور مصیبت کی بپا کرنی مین مدام کوشش مین رہو
بیان کی سنکر مسرت اور بکا و رقت کی تہ زبانی مین مدامت کرکی اوسپر جو ہمکو پہونچی
برکت و مغفرت پہونچای اونکو جو براہِ طاعت و رضا مین چلی یا فُضَيْلُ مَنْ
ذَكَرَنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ دَمْعٌ مِثْلَ جَنَاحِ الذُّبَابِ
غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ یا فضیل جو کوئی ہمارے
احوال کو ذکر کری یا روبرو اوسکی دوسرے کی زبان پر آوی اور وہ بیت سنکر روئی تو اوسکی
انکہ سی آنسو نکلی ہر چند قطرہ اشک مثال پکہی کی پر کی ہووی تمام گناہونکو اوسکی خدا
بخشی گا پاک و آمرزیدہ کریگا ہر چند خطا مین بکثرت زیادہ کفِ دریا سی ہون اور دوسری
روایت مین کہا کہ ریگ صحرا کی برابر شمار ہون و قَالَ اَيْضًا مَنْ دَمَعَتْ عَيْنُهُ
فِيْنَا دَمْعَةً لِدَمٍ سُفِكَ لَنَا اَوْ حَقٍّ لَنَا نُقِصْنَاهُ اَوْ عِرْضٍ انْتُهِكَ لَنَا
اَوْ لِاَحَدٍ مِنْ شِيْعَتِنَا بَوَّاَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ حُقُبًا دوسری حدیث مین
حضرت صادق نی فرمایا جس مومن دیندار کی آنکہہ سی اشک روان ہوا و بسبب کثر

1011

در خواب غفلت بودم اکنون بیدار شدم و گفت ای شامیان شوم و ناامیدان
از خواب بیدار کرد و حالا از شما بیزارم و بنصرت کردن آل محمد آمدم
او بیا ساعت و آید شامیان گفتند کیست که این سوار دیگر به بینید که مهلب با
ماچه که میکند مردی بیرون رود و او را هلاک کند پس مردی بیرون آمد
نام او هشام بن حجیه با سلاح تمام و گفت ای مهلب چه صحبت امید و امان
داشتی که از صحبت ما دوری کردی و بنصرت ایشان [illegible]

ایشان پس نا [illegible] و گفت [illegible] و مهلب [illegible]
و من در سپاه که میکردند از دوستان بخواهم مهلب نافع را در برگرفت
داد ان امام مظلوم شهید کربلا
ای [illegible] جان شیرین فدای آل محمد کنم و

بیستمین مجلس فضائل بکا بر مصائب معصومین اور وفات سکینہ خاتون

غم سبب آہ و فغان ہو واسطی ہماری خون ناحق کی جو بہایا ہی باعث ہمارا جو حسین کیا
یا حرمت و عزت اہلبیت کی جو ستائی + اور ذلت و خواری۔ عداوت سی پہنچائی ہی
یا جو انکو ہماری دوست جانکی ستایا ہی اور الفت و اخلاص میں ہماری رنج دیا ہی
اوسکی اجر و ثواب میں خدا جنت عطا کریگا ہمیشہ دار خلد میں وہ ساکن رہیگا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما من قوم اجتمعوا بمجلس یذکرون
فضلنا اہل البیت الا حفت بہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ
من اللہ تعالی عز وجل واستغفرت لہم الملائکۃ ان یتفرقوا کتاب
فوائح حسینیہ میں بسند معتبر لکھا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و ما ینطق عن الہوی نی
فرمایا ہی جس مجلس میں بپاس محبت لوگ جمع ہوتی ہیں اور میری اہلبیت کی فضائل
مناقب بیان کرتی ہیں ملایک عظام اونکی اطراف کو گھیر لیتی ہیں اوپر رحمت و مغفرت کی
طبقات نزول فرماتی ہیں جبتک وہ اہل مجلس ذکر میں مشغول رہتی ہیں فرشتے انکی واسطی استغفار کرتی ہیں اور
حسنات میں اوس مجمع کی مصروف رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ مومنین برخاست کریں
فارغ ہوکی اپنی گھر کا راستہ لیں و یباہی بہم اللہ فی الاعلی خدا بسبب اسی مجالس کا
خاص کی نام فخر و مباہات میں لیتا ہی اور حاملان عرش و ملایک پر اونکو بزرگی و شرف
دیتا ہی پس خوشا حال تمہارا کہ محبوب الہی نی اس صفت کی ثنا فرمائی ہی اور مجالس عزا
انکی باعث خدا تعالی سی تمہیں شرف و بزرگی باقی ہی ہر چند کہ فقط مصیبت غم والم
ائی اور سیہ پوشی ہی تمہیں تمرا نہیں رہا بلکہ اظہار محبت میں بہت سی زحمت کو اپنی دوش پر
لیا آرایش و لذت بدن کو دل سی دور کیا سیاہ پوش ہوکی گریبان کھول دیا بالونکا
سنوارنا کا چین و آرام چھوڑ کر گھر سی آفتاب میں عزا خانون سی سینہ زنی میں ہوا بھائی باپ کی

شیطان و قوم ابلیس بجان امام معصوم
والاتبہ کہ صحبت [illegible]
حضرت امام زین العابدین [illegible]
جهان در دنیا [illegible]
شامی گفت [illegible] مهلب [illegible]
[illegible] حمله اول [illegible]
[illegible]

۱۰۱۲

[illegible] امام [illegible] و میدان رفت [illegible] مهلب [illegible]

تینتالیسوین مجلس فضائل حبیبای محزون اور وفات سکینہ خاتون

ماتم سی زیادہ سر و سینہ پیٹ کی دو کہایا نالہ و فریاد مین آنکھون سی آنسو کا دریا بہایا
زن و فرزندون پہ ہر گہڑی رقت کی تاکید رکہی بصرف زر و مال سی اقسام طعام اور شربت
کی تقسیم کی بعض دوستون نی تین دن پانی سی ہات اوٹھایا اکثر خلق بلکہ اطفال نی بہی
روز عاشورا فاقہ کیا لاکن بنظر انصاف دیکہو اپنی دلین ذرا غور کرو امام حسین علیہ السلام نی
تمہاری نجات کو کس درجہ مصیبت اوٹھائی گناہ کا روکی طلب مغفرت مین اپنی کیا کیا تو
پہنچائی اگر تمنی کالی نیلی کپڑی سوگ دارونکی پہنی ہین امام حسین علیہ السلام کی بدن کی لہو بہری
پرانی پہٹی کپڑی اوتکیا ہین اگر تمنی بخوشی اپنی گہر سی خرابی مین قدم رکہا ہی امام حسین
علیہ السلام کو سفر غربت سی پہر جانا نصیب نہوا ہی اگر تمنی اپنا گہر بار ان جانون دیران کیا ہی
امام حسین علیہ السلام کا کلا سو کہا سترہ تن اقربا کی ساتہ کاتا گیا ہی تمنی اگر تمنی دکا
چین اقامت رفت مین چہوڑا امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا سر دربدر پہرایا اگر تمنی
بہین کا ماتم کر کی ہوا تمازت آفتاب مین مجلس کو رونق دی امام حسین علیہ السلام کی آل نی
سہ پاس تین دن دہوپ مین پڑی رہی تمنی عزیزونکی طرح سی نوحہ و ماتم کیا امام حسین علیہ السلام
کی سر و سینہ کو سوارون نی گہوڑونکی سم سی روندا تمہاری آنکہونسی سرشک بصورت خون ٹپکا
امام حسین علیہ السلام کی زخم سرا پا سی لہو کی پرنالی بہی تمہاری زنان فرلتی پہ وہ مصیبت
جنبہ کی روئین امام حسین علیہ السلام کی بہنین اور بیٹیان رونی پہ مار کہاتی پہرتی تہیں
زر و مال صرف تعزیہ داری مین اوٹہایا امام حسین علیہ السلام نی سارا گہر بار اپنا کربلا
لٹایا تمنی ایک روز عاشورا کہانا پانی کو نہین چہر سنہ پر نہین رکہا امام حسین علیہ السلام اور
بنی فاطمہ نی پیاس و بہوک مین اپنی تیغ و خنجر کہایا تمنی دس دن محرم کو اپنا حال ماتم دارو
بنایا امام حسین علیہ السلام کی اہل حرم نی پہینی تک قید کوفہ و شام مین چین و آرام نپایا

امدم بی مهلب حمله کرد و تیغی بر فرق زد گفت بیکار امدی گفت بهلاک کردن تو پسر زیاد ملعون گفت [illegible] دوم و سواران را فضی یا امام بنزد تو و گفت رضا میخواهم که بنزد مهلب امد و پیش ازان بنزد پسر زیاد [illegible]

تینتالیسویں مجلس دمشق میں وفات سکینہ خاتون

اے محبان سید الشہدا و اے موالیان علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا ایام رقت و زاری و ہنگام نالہ و بیقراری زیادہ تر از عشرۂ محرم ہیں کہ اندنوں میں اہلبیت پیغمبر خدا ہمراہ سرہای اقربا در بدر گرفتار اہل ستم ہیں کبھی بی چادر و مقنعہ سر و پا برہنہ مانند اسیران ترک و دیلم کوچہ بازار میں پھرتی کبھی رسن جور و جفا سے بندھی مثال گنہگاروں کی روبروی ابن زیاد و یزید کھڑی رہتی امام زین العابدین علیہ السلام اور چند طفل صغیر طوق و زنجیر سے بندھی تھی کبھی رداکھڑی بیٹھی خاک بھری زندان میں قید رہی فقط ملولانہ یہ دن وہ ہیں کہ مدینہ کا ویران ہے + لحد میں روح پیمبر حزین و نالان ہے + سر شک خون سے تر جن و انس کا دامان فلک پہ زمرۂ کروبیان خروشاں ہے + پچھتو پیٹتے سر و سینہ اور کرتے شیون + کہ جبرئیل امین بھی (فرشتہ اس) الم سے گریاں ہے + نجف میں حیدر و زہرا بقیع میں پیٹیں حسن حزیں فراق میں مصروف آہ و فغاں ہے + عقیل و حمزہ و جعفر کو بھی قرار نہیں جہان میں ہائے حسین سے ماتم کا سامان +

مجلس ۴۳ وفات سکینہ خاتون معصومہ بنت حضرت امام حسین علیہ السلام

محبان دلپرور و غریب نواز اسیران سلسلۂ غم نصیب عاشقان دیدار طلب و جانبازان طریق ادب بنالہ کشتگان خرابہ اتہال و سینہ زنان عرصۂ اطفال ہر شک کو دامن آنکھ سے شیون و بکا کی یوں قرار دیتے ہیں مروی ہے اَنَّہٗ لَمَّا تَقَدَّمَ آلُ اللّٰہِ وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ عَلٰی یَزِیْدَ فِی الشَّامِ کتاب مقتل میں لکھا ہے یحییٰ بن نوح سے نقل کیا ہے کہ جب شہر دمشق میں اہل خدا و آل مصطفیٰ کو جور ابن زیاد نے وارد کیا دربار یزید میں ہر طور کا ماجرا ذلت کی سے اوپر گذرا اور مصیبت و خواری انتہا کو پہنچا دہ و بزم ستم یا ملاحظہ حال اہلبیت ہم ہوا + اَفْرَدَهُمْ دَارًا وَكَانُوا مُشْتَغِلِيْنَ بِإِقَامَةِ الْعَزَاءِ یزید نے حکم دیا کہ ایک مکان شکستہ

با وجود ان خواست که دیگر ضربتی زند فرزند که چنان دید در آمد و ضربتی بر سر مهلب زد [illegible] ابراهیم چون چنان دید [illegible] پسر زیاد ان ملعون باز کرد دید و پیش پسر زیاد امد ابراهیم نافع را طلب کرد و بجامه و یراق وجود را بصورت او بیاراست و بمیدان [illegible] ۱۰۱۳ [illegible]

تینتالیسویں مجلس وفات سکینہ خاتون

مسجد میں خالی کیا، خانہ زادِ الٰہی کی حرمِ محترم کو وہاں لیجا کی رکھا، سب اسیروں کو اوس ویران
پرانی گھر میں ہر گاہ پاسبان لائی، خواتینِ عرش نشین نی فرشِ خاک پر بیٹھ کی داغِ اقربا کی چراغ
جلائی، بیمارِ کربلا کی اطراف میں حلقۂ ماتم باندھا، اپنی عزیزوں کی شہادت بیان کر کی شور بکا مچایا،
سامانِ خانہ داری میں اسبابِ پریشانی، رخت و لباس کی بدلی جانگران جانی، اطفالِ خرد سال
کی واسطی کھانی کو سختیٔ جگر، مریضِ بیحال کی لئی شربت پیالۂ چشم میں اشکِ مقطر، کوئی انیس و
مصاحب نپایا سوای غربت و بیکسی کی، ایک دستگیر نتھا بغیر از حلقۂ زنجیر و بیتی کی، نہ ہمزبان بجز
نالہ و آہ کی جو اوس سی بات کریں، نہ ہمراز سوای حسرت و یاس کی کہ اوس کی روبرو اپنا درد واقعی
کہیں، بپرسا دینی والا نہیں جو پلکِ رقت کا چہری سی اوٹھائی، دلاسا کرنی والا نہیں جو شدّتِ
مصیبت کا غم دل سی بھلائی، ناچار بہت رو پیٹ کی آپ ہی چپ ہو جاتی، تنہائی میں تنفس کو چپا
کھا کی سو جاتی، اوس خراب گھر میں نہ چھت تھی اور نہ دیوار تھی جو آفتاب کی تمازت سی دن کو
پناہ ملتی، دھوپ سی بدن و رخسار کا رنگ بدل گیا تھا، رات کو بسبب نہ ہونی اوڑھنی بچھونی کی
سردی میں بدن لرزتا تھا، صبح سی شام تک اہلِ شہر کا سیر و تماشی کو ہجوم ہوتا، شب کو قفل
دروازہ بند پاسبانوں کا التماس و شماتت موجود تھا۔ وَاَنَّهُ كَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِنْتٌ عُمْرُهَا ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ راوی کہتا ہی حلقۂ اسیرانِ اہلبیت میں ایک بیٹی
امام حسین علیہ السلام کی کہ نہایت ہی ادنیٰ تین برس کی عمر میں درِّ یتیمی و بی پدری سی داغدار تھی
دستور ہی کہ چھوٹی اولاد کو ماں باپ بڑا پیار کرتی ہیں، اس طرح سی ناز و نعم اوٹھا کی ہر دم گود میں
رکھتی ہیں، سکینہ سی امام حسین علیہ السلام کو بہت الفت تھی، وہ بھی باپ کی شیدا و فریفتہ
ذاتِ پدر کی سینی پر سوتی آرام، ایک ساعت کی دوری میں رو رو نی لگتی [illegible]
اُسْتُشْهِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا تَرَاهُ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَكَبُرَ لَدَيْهَا

1015 [illegible]

قتل حضرت امام حسین را و اندرون قیامت بوده و از بیم ابراهیم زمین می لرزید
اورده میگفت با اهل عراق یاد او دید
بچهار صد حمله کرد و بسیاری بقتل
بیکبار حمله کنند و ابراهیم اشتران دوند
پسر زیاد را خشم گرفت بهزمت سپاه
سپاه خود را بقلب سپاه شام رسانید
و باقی رو بهزیمت نهادند و آنچه

تیسوین مجلس وفات سکینہ خاتون

واضح ہو کہ جب دن سی غریب کربلا کو شہادت کا درجہ ملا تھا وہ صغیرہ زادی اپنی باپ کو نہیں دیکھا تھا محنت و ابتلا مجبوری او سپر دشوار ہوئی فراق مین وحشت یاد حالت تسکین جاتی رہی راوی کہتا ہی کہ جب سیت جفائی اوسی دامان پدرسی دور کیا آل عبا زینب خاتون نی اوسکو آغوش مرحمت مین لیا و زات گلی کتاکی ہر بہانہ سی بہلا جو ہمیشہ تھا کہلا پاکی مانند دل اپنی سینہ مین سلاتین لاکن وہ طفل کہ خوگر زانو و دوش امام ہی تھی اوس کی طرحسی کا روان اسیران مین قرار دارام نہ لیتی خورد سالی کی سبب سی نہین سمجہتی تھی کہ میری بابا کربلا مین مارے گئی ہین بلکہ جانتی کہ وہین سفر کو بضرورت سدہاری ہین تہوڑی مدت کی بعد آئینگی یا مین جاتی سی لگا تی تہی وَكَانَتْ كُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاهَا يَقُولُوْنَ لَهَا غَدًا يَاْتِيْ وَمَعَهُ مَا تَطْلُبِيْنَ ہر ایک اہلحرم سی پوچہتی تہی میری پدر کیا ہوئی کبہی نہین کون سی کام کو کہان جا رہی ہین لوگ اوسی وعدہ دیدار پر بہلاتی تہی ہر دن نیا بہانہ کرکی سناتی تہی تہی بی بی روئی سی نہ ہو اسکا دن جب گزرا حضرت کل آوینگی تم جو چاہتی ہو وہ لا دینگی وہ بیچاری نادان مدام گریہ و زاری مین خفا ان و نالہ کرتی پدر بزرگوار کی شوق دیدار مین خاک پر چلتی گوشہ زندان مین ملا صدہ مین ہی کرتی کا دامن بہر پیتی بابا کی نام پر بیتابانہ روتی اپنی سیاہ بختی دو دست و دشمن کی ہوش کہوتی اِلٰی اَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِيْ وَاَتَتْ اَبَاهَا فِيْ دِمَشْقَ بِقَوْمِهَا کثرت اشتیاق و محبت دوری میں جان پہ بنی جب صبر و قرار کی طاقت اوسکو باقی نہ رہی سارا دن پدر کی یاد مین رو نالہ کرتی گذرا اوسکو جہان روشن نظر وشبین تاریک ہوا پہوپہی زینب خاتون کی دامن سی جا کی لپٹی بابا کی تصور دیدار مین آنکہین بند کرکی سو رہی جا لم رؤیا مین دیکہا پدر مہربان آئی ہین چہاتی سی لگا کی آنکہون مین اشک بہرلائی ہین رخسار و نکو پیار سی بوسہ دیتی ہین سر پر ہاتھ

[illegible]

این مجلس بعون الله تعالی و حسن توفیقه
و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله اجمعین
مجلس چهاردهم در ذکر شهادت
یعنی از اقوام ابراهیم رحمة الله علیه
و پسر [illegible] بسم الله
الرحمن الرحیم راویان اخبار چنین روایت [illegible]
کرده‌اند که ابراهیم [illegible]

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

پھر کی غبار پونچھتی ہین اکانونکی زخم کو دیکھ کی نالان ہین گالکی نیلی داغ پر مجو آہ و فغان
ہین فلمّا انتبهت صاحت وبکت واُزعجت سکینہ سرگذشت مصیبت
کہتی ہین خواب سی چونکی دہشت کی ماری پھوپھی کی زانوسی اوچھل پڑی گھبراکی چار طرف
دیکھا تو گھر مین اندھیرا پایا جب کچھ نظر نہ آیا سر پر ہاتھ مارا آواز درد ناک سی پدر کو
پکارا کہین سی جواب نہ ملا تو بیتاب ہوکی رو دیا مثال ماہی بی آب تڑپتی تھی زمین پر
لوٹتی زلفین نوچتی بار بار این ابی کہتی بیقراری مین ساکت نہ ہتی فهجعوها
یعنی کہان ہین بابا میری
وقالوا ما هذا البکاء والعویل اہلبیت فی جانا شاید سوتی مین ڈری ہی
یا کوئی تازہ دکھ مین پڑی ہی تھپکتی سی گود مین اوٹھا لیا ہر ایک نی دلاسا دیکی پیار
کیا وہ معصومہ اور بھی بیتاب و بیقرار ہوئی سر پیٹ کی شدت کا سی جان کھوتی الحرم سے
پوچھا سبب اسقدر نالہ و فغان کا کیا ہی تونی کس کی صورت کو خواب مین دیکھا ہی فقالت
ایتونی بوالدی وقرة عینی ومهجة فوادی بولی میری باباجان کو بلادو جو
ابھی نظر آئی تھی اونسی ملادو میری نور چشم اور سرور دل کی پاس پہنچادو اونکی آغوش محبت
ایجا کی بٹھادو وکلما هیجوها الا ازدادت حزنا وبکاء عترت پیغمبر نی جانا کہ جو
لاڈلی بیٹی نی باپ کو خواب مین دیکھا ہی جدا وسکو بہلانی سی ہرگز صبر وقرار نہین
آتا ہی سبب نی باری باری تسکین دیکی گلی لگا یا لاکن رونا و افغان و سہدم زیادہ ہوتی شدید
لایا فعظم ذلک علی اهل البیت فضجوا بالبکاء والعویل یہ غم جانکاہ
الحرم پر زیادہ ہوا حلقۂ ماتم باندہ کی شور بکا بلند کیا وجددوا الاحزان ولطموا
الخدود وحثوا التراب علی رؤسهم ونشروا الشعور وقام الصیاح
مصیبت تازہ کی صف ہر طرف بچھائی منہ پر طمانچی مار کی خاک سر پر اوڑائی بال کھسوٹ کی

کرد و گفت ابراهیم [illegible] و گفت
او بگفت ابراهیم [illegible]
[illegible] رسول [illegible]
[illegible]
۱۰۱۷
[illegible] محمد مصطفی و حضرت علی مرتضی [illegible]
دارم [illegible] گفت صلاح چیست [illegible]
گفت [illegible]
[illegible] برای طلب [illegible]
علیه السلام [illegible]
[illegible]
[illegible] از پسر زیاد [illegible]
دیگر [illegible]
داد و گفت ای برادر [illegible]
برسان [illegible]
نیکو شود انشاء الله تعالی [illegible]
باز گشت و پیغام باز گفت [illegible]
اخبار [illegible]
[illegible] پسر زیاد [illegible]
چنین [illegible]
گفت ای [illegible] ابراهیم [illegible]
[illegible]

تینتالیسویں مجلس دمشق میں وفات سکینہ خاتون

دیا و واعیناکی دہوم مچائی اونکی نالہ ہای سوزش سی در و دیوار کو رقت آئی شب تار میں

وہ زاری و آہ کی غلغلہ اوس گہر سی اٹہا کہ شہر شام میں کبہی ایسا رونا و نوحہ و ماتم نہین

ودیہا وسائغا فسمع یزید الملعون ضجتہم و بکاءہم فقال ما الخبر

ناگاہ صدای رقت اہلبیت کی یزید پلید نی سنی اوس فتنہ خوابیدہ کی نیند اوچاٹ ہوگئی

غضب و طیش میں آیا خادمان حاضرباش سی پوچہا کیا ہی شیون و نالہ جانگاہ کہان ہوتا ہی

اس وقت رات کو مصیبت زدہ کون روتا ہی قالوا ان بنت الحسین الصغیرۃ

رأت اباہا بنومہا فانتبہت وھی تطلبہ و تصیح و تقول این ابی

خبر دار کیفیت خواب سکینہ بولا اوس ماجرا کی بیان سی روبرو یزید پلید کی کہ بولا ای ستمگر سکینہ

بیٹی حسین بن علی علیہما السلام کی بہت صغیرسن طفلہ ہین اوکو زندان بنی ہاشم کی اسیری ہی

اوسکو خواب میں باپ کا جمال نظر آیا ہی ہمرنا پاپ کو ... بابا بابا کہہ رہی ہی اور پیاسی جاگی کہتی

روتی چلاتی ہی خاکپر لوٹتی دیواروں اور در سی سر ٹکراتی ہی باپ کا دیدار چاہتی ہی

صبر و تسلی کو نہیں مانتی ہی اوسکو آتش حسرت سی چلاتی ہی یہ جگرخراش سناتی ہی اللہ

أفجعنی والدهر أبکانی أفنی رجالی وبالتفریق أبلانی افسوس کہ ہمکو

زمانہ غدار نی دکہہ میں ڈالا بہت رولایا کہ ولیوں پر ایسا الم وارد ہوا وہ موت کی ایذا

دین اونکی جدائی سی ہمین آلام و ستم اٹہائے صالوا علینا امیۃ واعتدوا

وبغوا وقتلوا سادات منا وفوسانی بنی امیہ نے ظلم و ستم سی لوٹ مچائی

بدعت دہر وجفا کی ہماری بزرگوں کو پیاسا مارا کوئی شہسوار نہین باقی رہا ... کا

تن ہی کا میدان کہو نکی سمون سی روند کر سیرونی علی الاقتاب عاریۃ

متبلوۃ الوجہ اسیرۃ یا اسری میں عورات عاجز کو اسیر کی اونٹون پر چڑہایا

تیئتالیسویں مجلس دمشق میں وفات سکینہ خاتون

ذلت وخواری کو شہر و دیار میں پھرایا بے چادر و مقنعہ سر پر خاک سینہ ہا پر کہلا تھا شرم نا محرم سے
روتی آستین اور ہاتھ رخساروں پر دھرا تھا رِجَالُنَا قُتِلُوا وَاَطْفَالُنَا ذُبِحُوا وَ
اَمْوَالُنَا نُهِبُوا ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ہماری پدر و برادر سب عزیز تشنہ مرے پیاسے
چھوٹی بچی حتی شیرخوار کو بھی ذبح کیا، مال و اسباب کو بھی جلا کے لوٹا سر چھپانے کو معجر و
رومال نہیں چھوڑا ظلم و ستم سے ننگے سر و پا پردے سے نکالا رسن سے باندھا طوق آہن گردن میں ڈالا
الحرم اوسکی ہمراہ روتی سر پیٹتی شیون کرتی تھیں ہنگامہ ماتم میں سب شہیدوں کا ستعد راہ
بھرتی ہیں فَلَمَّا سَمِعَ يَزِيدُ ذٰلِكَ قَالَ اَوْ قِفُوا اُسَارَى اِلَيْهَا وَحُطُّوْهُ بَيْنَ
يَدَيْهَا وَاسْتَظِلَّ الشَّمْسُ جب یزید نے یہ کلام حضرت فرمایا تو سنا تو
بیرحمی سے ملازمونکو حکم دیا اوٹھا کی جلدی اوسکی پاس سر لیجاؤ بچی نادان کی روبرو رکہو جو دیکھ
پدر دیکھا دے مردہ و زندہ میں وہ طفل تیز نگی رو دے اس گہری چپ ہوگی فَجَاءُوا بِالرَّأْسِ
الشَّرِيفِ اِلَيْهَا مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ دِبِيقِيٍّ ملازمان یزید روشنی مشعل ہاتھ میں لئے گرد اہل
البیت میں آئی سر پر نور امام حسین علیہ السلام طشت میں دھرا رومال حریری سے پوشیدہ لا کے فَوُضِعَ
بَيْنَ يَدَيْهَا وَكُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْهُ طشت کو بچی کے روبرو رکھا کہ سر پا کو کھولا
اور تحفہ غم و الم سکینہ کی روبرو دھرا فَقَالَتْ مَا هٰذَا الرَّأْسُ اوس نے جانا کہ بہلانے کو کہانا
لایا ہی شاید بچی بہوکا پیاسا تصور کیا ہی جب ناحق کی خوان پوش کو اوٹھا لیا سر پر بیکسی
کربلا کو لہ یاد اوس معصومہ نے ایکبارہ جو نظر کی بہ باش پاش چہرہ دیکھا کی خون آلودہ بال ہیں پیشانی
بحسرت پر نہیں خون میں ڈوبا خوان میں سرکٹا شہیدوں کی پہنا خاک میں اٹا لہو کا خضاب
داڑہی میں لگا کسکا ہی اور میری پاس کیوں اسکی رکہا ہی فَقَالُوا لَهَا رَأْسُ اَبِيكِ بیچاری بچی
اى بی بی ذرا غور سے دیکھو یہ تمہارے باپ کا سر ہی اسے پہچانو جسکی فراق میں تو دلگیر تھی

ستیئسواں مجلس وفات سکینہ خاتون

خاک و خون بھری تصویریں فوقعشۃ من خاضتۃ لہ سکینہ مضطر بیقرار جلد نیچی و یک
مخاضتہ شتقبازی کردن

آئی پدر کی چشم پرخون سی آنکھہ ملائی جب صورت امام حسین علیہ السلام خوب پہچان لی بابا بابا

کہکی دل پر درد سی فریاد و آہ کی دوڑ کی سر فرزند فاطمہ زہرا کو نہی ہاتھوں نہیں اوٹھا یا

ڈہونڈہی کو پکڑ کی پیار و محبت میں سینہ سی لگایا سوکہی ہونٹھوں کی حسرت میں بوسی لیتی جہاں

مجروح پر اپنا منہہ ملتی کبھی لہو سی خضاب داڑہی کو دیکھتی گاہ بنگاہ حیرت حلق بریدہ کی رگونکو

تکتی بیتابی شوق میں بلائیں لیتی سر شکِ چشم سی پدر کی سرکو غسل دیتی گرد تی کی دامن سی بالوں کی

غبار صحرا کو پونچہتی لہو کی تھی آنکھوں سی چہرا کی روتی وہی تقول یا ابتاہ من ذی الذی

خضبک بدمائک یا ابتاہ من ذی الذی قطع راسک ومن یدلہ سیکھی

کہتی ہائی بابا وہ کون ظالم تھا جسنی تمہاری سرکی لہو سی ریش مقدس کو بھر او دہ کیا اور رحم نکالکہ

چھری کردنکی رگونکو جدا کیا یا ابتاہ من ذی الذی ایتمنی علی صغر سنی کون سا

جلاد تھا کہ مجھی تین برس کی عمر میں اوسنی یتیم بنایا بہین تباہی میں ڈالا چھوٹی بچون پر ترس نکھایا

یہ سرکا تلوار و پتھر کی ضرب سی پہٹا ہی مقتل کی خاک و خون میں اٹا ہی یا ابتاہ من لیقی

بعدک توجواہ ای پدر بعد انہ تمہاری کس سی امید لطف و کرم رکھونگی کسکی سہاری دن باتین

رہونگی مجھہ یتیم کشتہ غم کی بات کون پوچھی گا محبت و نازبرداری کا خیال کریگا پیار سی اپنی پہا

پرکون سلاتی گا ہر چیز تحفہ اور میوہ کہانیکو لائیگا یا ابتاہ من للیتیم حتی یکبروا

تمہاری ننہی فرزندونکو شال پدر کون پالیگا اونکی حمایت و سرپرستی کا بار اوٹھالیگا

یا ابتاہ من للنساء الحاسرات یا ابتاہ من للارامل المسبیات یہ عورتیں

اسیر جنکی سر ہیں کون اونکا مددگار ہی جو اطفال صغیر کی بی پدر ہیں کون پرسان ہی یا ابتاہ

من للعیون الباکیات یا ابتاہ من للضایعات الغریبات ای بابا جو تہاری

زنده شده است ابراهیم ...
کہ امیر مومنان بکشید این منافقان را ...
میساخت و حمله میکرد و از کشته پشته ها
کم شد و خلق بسیار کشته شدند ...
در میان امدند و هر دو سپاه ...
۱۰۲۰

اقبال ... دارا ابراہیم ... بپنصد سوار ...
ہمان سوار ... ابراہیم ... خیل ...
دیگر ...

سینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

حرم محترم روتی ہین اونکی انکھون سی آنسو کون پونچھی گا جو بیچاری مان پھوپھی کی ہمراہ تھی
ہوش کھوتی ہین اون غریبونکو تسکین کون دیگا آپکی شہادت سی تمام کنبہ غارت و دربدر ہوا
بی نقاب و چادر اونٹون پر سوار شہر و دیار مین پھرا سیری بندی ہمین لیئی کان دو تورے
گیئی بھائی سید سجاد کو زنجیر و طوق پہنائی پھوپھی زینب و ام کلثوم کو تازیانی لگائی تمہاری
لاش پر رونیسی مجھی مارا وداع اخر کو دکھہ سنانی مین رانڈ و نکا ہاتھہ کھینچا گیا ہمکا رونی نہ
ہمین ستی مین باندھا دربار ابن زیاد و یزید مین ننگی سر کھڑا کیا تمہاری بعد ہمارا سر پرست
غمخوار کوئی نرہا ملک غربت مین وارث و مددگار ہمکو نملا دور از وطن برباد ہوا کے
ہوئی تمہاری ماتم مین گریبان صبر چاک ہوئی ساری عزیز و اقربا کربلا مین مارے گئی بھائی اور بھتیجا
یار و آشنا باقی نرہی فاطمہ زہرا کی بیٹی کو دلاسا دینی والا نہین مسافرت مین قید کی بیحد بلا
نہین محنت و بلا مین جب دشمنون سی التجا کرتی ہین جبر و تعدی مین کوڑی او نکی کھڑکی
اہلبیت اپنی دکھہ مین عاجز و ناچار رہجاتی ہین بھوک پیاس مین تمہاری مظلومی کو یاد کرکی غم کھاتی
ہین ہم بیکسون کی گذران اپنی حسرت و ناکامی ہی اسی یتیم بیکسو جگر پر ایذا دی آرامی ہوئی
یَا أَبَتَاهُ لَيْتَنِي كُنْتُ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ عَمْيَاءَ يَا أَبَتَاهُ لَيْتَنِي وُسِّدْتُ
الثَّرَى وَلَا أَرَى شَيْبَكَ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ ای پدر کاش تم سلامت رہتی ہمین اپنی
جان کھوتی تمہارا گلا نہ کٹتا میری گردن بدن سی جدا ہوتی کاش اسدن سی پیشتر میری آنکھون کی
روشنی جاتی تمہاری خون بھری صورت نظر نہ آتی کاش مین زندہ رہتی خاک مین ملتی تمہاری
محاسن سفید کو لہو سی بھری نہ دیکھتی ای پدر مہربان ای بابا جان ... قتل ہوئی
خون کی دریا مین نہائی زندان مین الفت سی ملاقات کو آئی کہتی تھی پھوپھی یا ... کی
سیدہاری ... پیاس مین بابا کی یاری مین جاتی تھی دیکھونگی تمکو سلامت ... سود ...

1021

تیئتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

مری رکہی افسوس یہ حسرت رستی مین گئی مرتبہ یہ سر نظر آیا پہچانا نہ مینی تمہین اوس حال
پایا آثار یتیمی کی پدر جان گئی ہین یہ صورت پرخون کی قربان گئی ہین آوی کہتا ہی عورات
اہلحرم چار طرف سکینہ کی فغان واہ مین شراکت کو فراہم تہی اوسکی بین جگر خراش کو سنکی
باہم صرفِ ماتم تہی ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَهَا عَلٰى فَمِهِ الشَّرِيْفِ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا
حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا ناگاہ سکینہ خاتون نی سرِ پدر کو سینہ سی لگایا شوقِ محبت مین اپنا منہ
باپکی سوکہی لبون سی ملایا اتنا چلائی اور نالہ و رقت مین برا حال کیا کہ آخر کثرتِ اندوہ و
قلق سی دم رکا غش نی گہیر لیا مثالِ بلبل تصویر گل ہمراہ پر خاموش رہی جب عرصہ گذرا
عاشقِ پدر ہوش سی گئی گردن کا سر کا ڈہلا پسینا آیا چہرہ پر مردنی کا رنگ چہایا انکہین
دنیا کی محنت سی بند کین ہاتہ پیر ونکی رگین کہیچین ہائی حسین کہکی جان دی ایسی چپ ہوئی
کہ پہر سانس نہ لی فَلَمَّا حَرَّكُوْهَا فَاِذَا بِهَا قَدْ فَارَقَتْ رُوْحُهَا الدُّنْيَا اہلبیت کو
گمان ہوا کہ سوتی ہی باپ سی پیار مین ہمراز ہوتی ہی چہوٹی ہاتہون سی اپنی پدر کی سر کو پکڑی تہی
چہاتی پر دہری ہوئی خاک مین پڑی تہی جب آثار بی طور دیکہی گہبرا کی سب آگی بڑہی بی بی سکینہ
دخترِ شاہِ مدینہ کہکی پکارا ہر گاہ جواب نہ پایا تو شانہ پکڑکی ہلایا اندہیری گہر مین روشنی نہین
کیا کرین جو غور سی اوس طفل کی انکہین دیکہین تو سینہ سی جانا کہ فرطِ قلق سی مرگئی ہائی باپکی ہمرہ
جان سی گذرگئی فَلَمَّا رَاَوْا اَهْلُ الْبَيْتِ مَا جَرٰى عَلَيْهَا عَلَنُوْا بِالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ
وَاسْتَجَدُّوْا الْعَزَاءَ اون غریبون نی جو یہ حالِ پرملال دیکہا کہ سکینہ پر لقای پدر مین
گذر امیت صغیر کی گرد جمع ہوکی بلبلائی پیٹیون و فغان مین روکی مانند بلبل چلائی ہر جو
ماتم کا شور و غل تازہ کیا سر مین خاک غم ڈالکی بہت پیٹا اپنی مصیبت سی گریان و نالان تہی
فکر دفن و کفن مین حیران و سرگردان تہی نہ کوئی مددگار کہ سکینہ کا جنازہ اوٹھائی نہ دوست

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

واقفِ کار کہ جای قبر و فرار بتائی رباب بنتِ امرأ القیس سکینہ کی ماں کو بڑا صدمہ ہوا کیا ہے
گری بیٹی کی لاش کو چھاتی سی لگایا زینب خاتون سی زبانِ حال مین آنسو بہایا پکار کے
بادلِ بیقرار یون کہا ای وارث اسیرانِ اہلبیت تمہاری بھائی کی پیاری سفرِ آخرت کر گئی
امام حسین علیہ السلام کی نشانی جنت مین جا بسی میری اغوش تمنا خالی ہوئی دل بہلانی کی
امید اب کوئی باقی نہ رہی اُمِّ کلثوم شتابی سی امام زین العابدین علیہ السلام کی پاس گئین
وفاتِ سکینہ کی سرگذشت سناکی رونی لگین بزبانِ حال بولین ای فرزند برادر تجہیز و
تکفین کی تدبیر کرو اس چہوٹی میت کو اوٹھا کی کہین لیچلو ای اہلِ عزا ہیاں مانی عترتِ پیغمبر
کیونکر بیان کرون پریشانی و مصیبتِ آلِ نبی کس زبان سی کہون دریای سرشک بہا کے
لاش کو نہلایا پردۂ چشم حسرت و غیرت سی کفن پہنایا تختۂ سینۂ ماتم کا تابوت بنایا کافور
آہ سرد سی حنوط کر دیا دوشِ غم والم پر جنازہ اوٹھا لیا نالۂ فلک فرسا کا شامیانہ کیا
زمین عصرت و محنت مین قبر کہودی خاکِ طیب و طاہر مین میت رکہدی داغ دلکی چراغ جلائی
ناامیدی و یاس کی پہول چڑہائی وَكُلُّ مَنْ حَضَرَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ فَضَجُّوا فَلَمْ
يُرَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا بَالٍ وَبَاكِيَةٌ راوی کہتا ہی سب اہلِ شام باوازِ بلند روتی
وہ ماجرا سنکی شال زن فرزند مرد و نالان ہوتی کوئی گہر نزدیک و دور کا باقی نہ رہا جہ
اوس رات کو سکینہ کا ماتم وہان برپا نہیا جابجا باپ بیٹی کی الفت کا چرچا ہو کہیں اہلبیت
عورت و مرد کا شور و بکا ہو ش کہو تا دختر امام حسین علیہ السلام کی دوست و دشمن عزادار ہوئی
زینب خاتون نی حسب حال یہ بین شروع کی نوحہ واحسرت و دردا ہوئی بیجان سکینہ
مظلوم پدر پہ ہوئی قربان سکینہ ای لاڈلی صدقی تری الفت کی مری جان آغوش
پدر مین گئی نالان سکینہ لاشی پہ ماں بہی کہڑی کہتی ہین تیری سو طرح کی دلمین ہی ارمان

گفت و سر و روی او و ابو سعید و در ... ابراهیم امد و ابراهیم او را در کنار

ابراهیم دو نان ... چه خواهد گفت باز کرد ... از شب پاس بگذشت

ان ملعون را گفت امشب بر چیزی زند ... شنیده بود با او گفت پسر زیاد ملعون

چو السّین مجلس قبرستان اموات سی خطاب کرنا سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

سکینہ یہ چہپا ہی صورت تیری بھائی کی نشانی + کیونکر ہین کروں خاک ہین پنہان سکینہ + آبادی زندان ہی دم سی تیری بھکو + یہ گھر بھی ہو انظروں مین ویران سکینہ + تدبیر ہین ہم رہتی ہی بہلانی کی دنرات + یا ہونی لگا دفن کا سامان سکینہ + سجادکفن قطع کری روروکی تیرا + بھلانی کو حاضر ہی پہوپھی جان سکینہ + چہوٹا سا یہ تابوت اوٹھانیکو کھڑی ہین + سب لوگ جو ہین شام کی نالان سکینہ + دنیا مین جو روتا ہی شہ دین کو واللہ + محشر مین اوسی کرتی ہی خندان سکینہ نظم لمولفہ آگی زیادہ کیا کہوں دلکو ہی اضطراب + جلتا ہی سوز غمسی جگر کہا کی پیچ و تاب + قابو مین دل کسی کی نہین شور و شین سی + مصروف آہ و نالہ ہوی سب کی شیخ و شاب + چارون طرف ہجوم الم سی یہ حال ہی + سینہ تو چاک خانۂ طاقت ہو خراب + جن و ملک جہ روتی ہین اسدم حسین کو + پھر کیوں نہو جہان مین حسرت سی انقلاب + ناظم حضور قلب سی کر تو خدا کا شکر + ہر شعر ہی بیان مصیبت کا انتخاب

چو السّین مجلس خطبۂ قصّۂ آہاۓ سید السّاجدین کا خطبہ و ہنا شہدای کربلا کی عزا اوٹھا نا

رباعی پانی دل اہل شرم ہو جاتا ہی + پتھر کا جگر بھی نرم ہو جاتا ہی + سینوں سی نکلتا ہی جو آہ ہو نکا دہواں + دربار حسین گرم ہو جاتا ہی رباعی یارب ہی نزا ہین آقا میرا + ہو دامن کربلا متصلا میرا + تہلیل ہو جب روح کرون ذکر حسین + ڈہلکی اسی سبب سین منکا میرا رباعی ایام حیات ہین گذرتی کی لیئی + خالی ہی زمین مردون سی بھرنی کی لیئی کیا خوب دعا دیتا ہی شبیر کو جبرئیل + جیتی رہو کربلا مین مرنی کی لیئی رباعی ہین دو رکی کربلا سی لب پر نالی + اب یہ جاتی حسین ابن علی بلوالی + ہیں سستی طالع سی ہون قاصر ورنہ ہر روز چلی جاتی ہین جانی والی تمہید ہمکا خطاب قوم اہل ولا وتاسف

١٠٢۴

جو الیسویں مجلس قبور اموات سے خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑھنا

اموات دنیا و ذکر احادیث کا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الْقُبُورِ مِنَ
الشُّيُوخِ وَالشَّبَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمُفَارِقُونَ لِلْأَقَارِبِ وَ
الْأَحْبَابِ ای مجاوران قبرہای تنگ و تاریک بوڑھے اور جوان تمپر سلام ہے ای مہاجران
لقای عزیز و اقربا و دوستان ہمارا یہ مختصر پیام ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمَحْرُومُونَ
مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَسْبَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمُوَسَّدُونَ بِالتُّرَابِ
ای مایوس دنیا اسپہ اپنی مال و اسباب سے تمپر سلام ای مانوس فرش خاک اور ساکنان
منزل خراب تمپر سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الشَّمَائِلِ الْمُتَغَيِّرَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا سُكَّانَ الْمَنَازِلِ الْمُعَفَّرَةِ ای جنکی شکلین صورتین بکاڑین مٹی ہو کیا ظلمت
مٹی بھری صورت کی تمپر سلام ای رہنی والو اندھیری مکانات پر وحشت کی تمپر سلام
كُنْتُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مَسْرُورِيْنَ بِالْقُوَّةِ وَالشَّبَابِ مَشْغُولِيْنَ فِي
اللَّذَّاتِ بِاللَّهْوِ وَالصِّحَابِ خدا تمکو رحمت کرے کہ اپنی جوانی میں زور و قوت پر مغرور
غفلت زندگانی میں کھیل کود پر چہچہانی ہوئی مسرور تھی إِذَا انْتَفَضَتْ مِنَ الْأَحْبَابِ
وَمَنْ يُونِسُكُمْ تَحْتَ هٰذَا التُّرَابِ اب کہو پیاری یاروں کی بدلی کون ہمنشین ہے
اور اندھیری گوشہ میں کسکے ساتھ دل کو تسکین ہے فَكَيْفَ أَنْتُمْ فِي وَحْدَتِكُمْ وَ
انْفِرَادِكُمْ فَكَيْفَ بُلِيَتْ فِي التُّرَابِ أَجْسَادُكُمْ بتاؤ کہ وہان تنہائی میں
تمہاری کیونکر بسر ہوتی اور بدن نازنین جو خاک ہو گئی اونپر کیا گذری افسوس دریغ کہ
اس حال میں کوئی جواب دیتی والا نہیں بولتا ہی اپنی اعمال و افعال کی مبتلا ہو خاموشی
انکو بند کیا ہی تُنَاجِيَاتُ أَجْدَاثٍ وَهُنَّ سُكُوتٌ وَسُكَّانُهَا تَحْتَ التُّرَابِ
خُفُوتٌ بدستی کہ قبرین ہماری اور تمہاری مرنے کو چاہتی ہین مگر جو اون مین ہیں قست

حمله کردن و بعضی مسلمانان ابن مرد کیا تا ... گفت جمله ...
شهید کردند و بعض سپاه ... کشتن ... بود ...
مبارز کسی ... باشد ... گفت راست ...
ابراهیم گفت ...
پیاده ... قبول کنند ...
رفت و زمودنا اسپهان ...
بعد صبح دمیده سپاه ... فرود کرد و فتنه ...
بقیه ... فرود ... کردند ...
و تکبیر گفتند و دو ... اسپهان و سپاه ...
اکا دو کردند از امام ... ابراهیم ...
بیند مد و عمر ... گفت امیر ... و صف سپاه ...
و حرب ... ایشان ...
کردند کلانی و بیست ... سپاه ابراهیم ...
... خواست

۱۰۳۵

ابن سعد دلیر که نیست گفتند عمر بن ...
ست و بجنس جه بمیدان آمد ...
برکرفت و برتو ...
کودکیا اهل العراق هرکه ...
و هرکه نداند بداند هم عمر بن مطیع
مبارز دیگر برابر آید ابراهیم ...
گفت ای ملعون در لشکر من ...
نیست تیرا که تو بد ...
زاده اند عمر را خشم گرفت ...
وازسپاه عراق ...
امد و مبارز خواست ...
داشت نامش ابان بن ...
از ... دستور ... خواست ...
ان ملعون ...
ابان بن جابر الاسدی میگویند
عمر بن چندید و گفت من برابر او روم
بادی حمله کردند و بحمله اول ابان

کارو میدان می‌آید هیچکس میدان بیرون نرفت ابو المیمون دید
وگفت ای اهل شام از میان شما کیست
پس غلام ابراهیم ابو المیمون بمیدان آمد
وجوان بود با ان امد و رقابروی او بیزد
از اسپ بزمین افکند و اسپ او را بگرفت
او ورد کلیک ... از پیش بیرون رفت
اندر امد و گفت یا محمد و یا علی ...

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و دمشق مین سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

کلام ہیں جسکی نشانی ہین ، اونکی مقیم تحت زمین دبی پڑی ہین ، باوجیش وطرب مین باس وحسرت سی بھری ہین ، یَا جَامِعَ الدُّنْیَا بِغَیْرِ الْاٰخِرَۃِ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْیَا وَ اَنْتَ تَمُوْتُ ای فراہم کرنیوالی زر وسیم دنیا کسکی لئی جمع کرتاہی اوسی چہوڑ کی خالی ہاتہہ جائیگا غیرونکی ہنچانی کو عبث گہر بہرتاہی فی الحقیقت حریص مال پر وبال رہتاہی مرتی دم کمال حسرت سی مالا مال جاتاہی ، رُوِیَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَ اَوَّلِ یَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَۃِ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ وَ وَلَدُہٗ وَ عَمَلُہٗ کتاب تنبیہ الراقدین مین جناب امیر المومنین علی علیہ السلام روایت کی ہی کہ جب آدمی کی مدت زندگانی گذرتی ہی آخر عمر دنیا کا دن آتا و اول دن آخرت ہوتاہی اوسکی مال وعیال و اعمال تین صورت کو مجسم کہاتاہی فَیَلْتَفِتُ اِلٰی مَالِہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ عَلَیْکَ لَحَرِیْصًا شَحِیْحًا فَمَا ذَا عِنْدَکَ

پس وہ مرد مایوس حیات شمائل دولت سی اول کہتاہی واللہ مین تیری پیدائش اور حفاظت مین بڑا راغب تہا اب توبہی کیا مدد کرتاہی فَیَقُوْلُ خُذْ مِنِّیْ کَفَنَکَ وہ شکل اموال صاف جواب دیتی ہی کہ میری خدمت تیری ساتہہ بغیر کفن اور کچہہ نہین ہی فَیَلْتَفِتُ اِلٰی وَلَدِہٖ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ لَکُمْ لَمُحِبًّا فَمَا ذَا عِنْدَکُمْ پہر جانب شمائل اہل وعیال منہہ پہراکی پوچہتاہی کہ قسم خداکی مین تمہارا بڑا چاہنی والا تہا تمسی میری واسطی کیا سلوک ہوتاہی فَیَقُوْلُ نُؤَدِّیْکَ فِیْ حُفْرَتِکَ وہ بہی یہ کہتاہی کہ لیجاینگی اور ہم تجہی قبر کو سونپ اینگی فَیَلْتَفِتُ اِلٰی عَمَلِہٖ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ عَلَیَّ لَثَقِیْلًا وَ اِنِّیْ کُنْتُ فِیْکَ لَزَاہِدًا فَمَا ذَا عِنْدَکَ

اوسوقت سب سی ناامید ہوکی جانب عمل دیکہتا زبان ندامت سی بولتاہی پرور دگار کی سوگند

از آن ملعونان نمیکشم بان بیکار امدا نام ... از سپاه شام مردی بنام ... ابراهیم ...

انت تنزیست ... از سپاه شام مردی را بخواند نام

چوالیسویں مجلس بیوفائی دنیا و دمشق میں سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

تو مجھ ناگوار اور میں ہمیشہ تجھسے بیزار تھا اب کوئی طرح کا ساتھ نہ دیتا ہی فَیَقُولُ اَنَا
وَنِیْسُکَ فِیْ قَبْرِکَ وَیَوْمَ حَشْرِکَ حَتّٰی عَرَضُ اَنَا وَاَنْتَ عَلٰی رَبِّکَ
وہ اقرار کرتا ہی خاطر جمع رکہنا اور نہ گہبرا میں روز محشر تک قبر میں مصاحب ہوں تمہارا
تا کہ میں تیری ہمراہ خدا کی پاس لیجاؤں جو مقام معین ہوا ہی وہاں پہنچاؤں فَلَا تَتَّخِذْ
خَلِیْطًا مِنْ فِعَالِکَ اِنَّمَا قَرِیْنُکَ فِی الْقَبْرِ مَا کَانَ تَفْعَلُ ای ہوشیار اپنی لیئے
اختیار کر نا رفیق عمل ثواب کا جو وحشت گور میں انیس و یار ہو نیک جزای خدا کا فَاِنْ
کُنْتَ مَشْغُوْلًا بِشَیْءٍ فَلَا تَکُنْ بِغَیْرِ الَّذِیْ یَرْضٰی بِہِ اللّٰہُ تَشْتَغِلُ اگر کسی
کام پر تو مشغول ہوتا ہی تو رضای الہی کا دہیان رکہنا اور بغیر اسکی مرضی کوئی امر میں
ہرگز مصروف نہ ہونا اَیُّہَا الْغَافِلُ السَّکْرَانُ اَمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْاَحِبَّۃِ وَ
الْاَقْرَانِ ای غافل نشہ دنیا میں سرمست کیوں خبردار نہیں ہوتا اور دوست دارا نکی
مرنی سے عبرت نہ مانتا اپنی فکر پر دست بسر نہیں ہوتا ہَا اَنْتَ تَرٰی فِیْ رُبُوْعِکَ الْاِلْتِبَاتُ
وَتَسْمَعُ فِیْ جُمُوْعِکَ الْاَطْمَعَ فُلَانٌ مَاتَ آیا اونکی مرگ سی مجالس اخلاطین تیری
تفرقہ نہیں دیکہا اور یاروں کی زبانی فلان شخص مرگیا نہیں سنا اَیْنَ الْاٰبَاءُ الْاَکَابِرُ
اَیْنَ الْاَبْنَاءُ الْاَصَاغِرُ آیا وہ آبا و اجداد بیر مرد کیا ہوئی چہوٹی بچی جو سیلتی تہی کہاں گئی
اَیْنَ الْخَلِیْطُ وَالْمَعَاشِرُ اِبْتَلَعَتْہُمْ وَاللّٰہِ الْحُفَرُ وَالْمَقَابِرُ دوستان ہمنشین جو
اختلاط کرتی تہی چپ رہی بخدا کہ قبروں نی سبکو کہا لیا جو رفاسی لَوْ کُشِفَ عَنْہُمْ اَغْطِیَۃُ
الْاَجْدَاثِ بَعْدَ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اگر تختہ پردہ قبر کا اونکی دو تین روز
پیچہی اونکی ڈہونڈہیں لَرَاَیْتَ الْاَحْدَاقَ عَلَی الْخُدُوْدِ سَائِلَۃً وَالْاَلْوَانَ
مِنْ ضِیْقِ اللُّحُوْدِ حَائِلَۃً ہر آینہ آنکہوں کی تیلیاں رخساروں پر بہتی نظر آئیں اور رنگ
تیرہ و سیاہ نشان

کیست پسر زیاد و مردی به میدان رو ... وی عمرو بن قطبه و گفت بمیدان ...

... گفت دانم که ... حریف ... امدی ... ابراهیم ... میدان امد عمر گفت ... شام بود ... ابراهیم ...

کمیاید و پوشید عمرو را خشم گرفت

و هر دو برابراهیم راست کرد و هر دو سپاه بر ایشان چشم داشتند و ایشان هر دو با هم او بجنگیدند تا چند حمله رد و بدل کردند میدان ... و شمشیرها را و ... زدند از تیغ با همدیگر ... حمله کردند ابراهیم ضربتی از دو دست او را ...

در ویران فوج ... ابراهیم ... بر ابراهیم گفت یا ... گفت تا این ساعت ... سپاه ... بودم این زمان ... والله ... کافر ... میبودی ... میدادم ولیکن تو کافر ... دیگر ... و سرش ... عراق تکبیر کردند و بر پیغمبر صلوات ... سلام فرستادند ... سپاه شام ... در چشم آمد و زبان ایشان ... گفت ... حمله کنید سپاه شام ... حمله کردند و ...

چوالیسویں مجلس اموات قبور سے خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑھنا

گور سے گوشت و پوست کا رنگ متغیر اور مٹی پائین ۔ تفکر کیف افنی الموت قوم
ثمود و قوم فرعون وعادا ۔ ذرا غور کرو موت نے کیسا قوم ثمود و عاد و فرعون کو برباد
اور فنا کیا جو اونکا زور و سامان قوت کس درجہ پر انتہا تھا ۔ وسل دار البلا کم
قد ابادت ملوکا طال ما رکبوا الجیادا ۔ پوچھو دار بلا دنیا سے کہ اوسمیں کتنے بادشاہ
گذر گئے جو ترکی و تازی سمند پر دھوم سے چڑھتے تھے اونکی جاہ و حشم سے نشان باقی نہ رہے ۔
وسل بیت الفنا کم من ملوک عظیم شانہم صاروا رمادا ۔ اور بیت
کرو تنگنای لحد سے کتنے جہاندار و شہریار تھے کہ سبکی بدن رعنا خاک ہوئے اور اثر
استخوان بھی کچھ نہ رہا ۔ نقل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال
اکثروا ذکر ہادم اللذات فانہ یمحص الذنوب ویزہد فی الدنیا ۔
علمای ثقات نے سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے فرمایا اکثر اپنی موت
مٹانے والی لذات کو یاد کرو اوسمیں معصیت ... ذکر و فکر انسان کو ... سے مانع
آنے خطا کو دھوئے سامان زاد آخرت میں مشغول فرمائے ۔ و نقل عن امیر المومنین
علی علیہ السلام انہ قال ایہا الناس من یمشی علی وجہ الارض فانہ
یصیر الی بطنہا ۔ مولای متقین امیر المومنین علی علیہ السلام سے حکایت کی ہے کہ ہادی
سبیل نجات نے یہ وصیت کہی ہے کہ وہ خلایق جو صفحہ زمین پر چلتا پھرتا ہے لامحالہ ایک روز
اوسمیں جاکے پیوند ہونیوالا ہے ۔ واللیل والنہار یسرعان فی ہدم الاعمار
متصل روز و شب مقراض کی مثل ہیں جو رشتہ حیات کاٹتے ہیں آدمی غفلت میں نہ رہے کہ دونو
جامہ زندگانی پھاڑتے ہیں ۔ ولکل ذی رمق قوت ولکل حبۃ آکل وانت
القوت للموت وان من عرف الایام لم یغفل عن الاستعداد ...

چوالیسوین مجلس مقابر اموات سی خطاب کرنا و دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑہنا

واسطی ایک خوراک اور بہر دانی کو وہ کہاتا ہی یعنی تو غذای موت اور لامحالہ پیٹ مین اوسکی
عنقریب سماتا ہی یعنی ایام جان کندن و ہنگام سکرات کو پہچانا ہرگز تہیہ آخرت اور عمل
مغفرت سی غفلت کو مناسب نہ جانا وَلَمْ يَبْقَ عَنِ الْمَوْتِ غَنِيٌّ بِمَالِهِ وَلَا فَقِيرٌ
لِإِفْلَاسِهِ کبہی اپنی دولت کی باعث غنی مرنیسی نہ بچیگا اور فقیر بہی افلاس کی سبب نہ
باقی رہیگا مَرْوِيٌّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ كَمْ مِنْ غَافِلٍ
يَنْسِجُ ثَوْبًا لِيَلْبَسَهُ وَإِنَّمَا هُوَ كَفَنُهُ وَيَبْنِي بَيْتًا لِيَسْكُنَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مَوْضِعُ
قَبْرِهِ دوسری حدیث مین فرمایا ہی امیر المؤمنین علی علیہ السلام فی جانا ہی کہ بسا
مرد ناوان کپڑا سلاتا ہی پہننی لاکن وہ صرف کفن مین آتا ہی اور مکان رہنی ساتی بنا
کر سکونت کرنی الادہ اوسمین دفن ہو جاتا ہی بَاتُوا عَلَى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ
غُلْبُ الرِّجَالِ فَمَا أَغْنَتْهُمُ الْقُلَلُ بہت لوگ پہاڑونکی چوٹی پر خوف اعدا سی
حفاظت جان مین سوتی ہین لکر اونکی بلندی انہین صدمہ قضا سی ہرگز مستغنی نہین کرتی
ہین وَاسْتُنْزِلُوا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ وَأُسْكِنُوا حُفَرًا يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوا
نکرجاتی عزت و حکومت سی جنازہ امرا و سلاطین کو غلام نی اوٹھایا ہی اور بہت خواری
زاری سی گرہون مین قبر کی دفنایا ہی نَادَاهُمُ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا قُبِرُوا أَيْنَ
الْأَسَاوِرُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ جب وہ اجیاد کہو چکی تب انہین پائین زیر کی
پیچہی چہپایا ہی منادی فی شماتت سی پکار کی اونکو سنایا ہی ای خاک مین پڑنی والو
تمہاری زینت و ثروت کی لباس اور تاج و تخت کیا ہوی سامان زیور و عمارات
سروری تباہ کسی ہوی أَيْنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ
الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ افسوس وہ صورتین جو راحت و چین مین پردون مین رہتی تہی کہ

از قفای ایشان تاختند بسیاری را
دو بکر بنہادند و سپاہ عراق

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و مشق بین سید الساجدین کا خطبہ پڑہنا

پر وہان زر لیست لٹکائی جاتی کہ اپنا اپنا ہو جوب نہ لگی وہ کہان گئین فافصح القبر عنہم حین سائلۃ تلک الوجوہ علیہ الدود یتنقل زبان فصیح سی خبر دیتی ہین وہ نقشی بگڑگئی ہین جن شکل و شمایلون کو تو ڈہونڈہتا ہی اونمین کیڑی پڑی ہرذرہ گوشت ایک طرف لگیئی ہین۔ قد طال ما اکلوا دھرا وما شربوا فاصبحوا بعد ذلک الطول قد اکلوا مدت تک اون لوگون نی طعام لذیذ سی پیٹ بالا بہرا پانی سیکی جسم کو عادات آرام و عیش مین ڈالا اب دو مدت کا اسیا دن اونپر گذرا سب حشرات الارض نی ہجوم کیا منہہ مارا گوشت و پوست نوچکی اپنی سوراخ مین لیجاکی کہایا سارا بدن بوسیدہ ہوا نشان بہی نہین رہا۔ الموت لا والدا یبقی ولا ولدا ہذا السبیل الی ان لا تری احدا دست مرگ وہ غارتگر ہی کہ جانکو باپ اور بیٹی چہوڑی کا یہ ایسی راہ ناگزیر ہی کہ جسمین سبکو جانا پڑیگا للموت فینا سہام غیر خاطئۃ من فاتہ الیوم سہم لم یفتہ غدا موت ایک تیر قضا و قدر ہی جسکا نشانہ خطا نہین جلیگا اگر اجیا آجکی دن نہ لگا تو کل ضرور ہدف کریگا۔ وروی انہ سئل صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بعض الناس فقال یا رسول اللہ ہل یحشر مع الشہداء احد بعض صحابہ حضرت رسالت نی ایکروز مخبر صادق سی پوچہا کہ یا رسول اللہ ایسا ہو سکتا ہی بسبب عمل خیر کی شہدا مین کسی کو محشور کری خدا فقال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلۃ عشرین مرۃ فرمایا البتہ جو شخص دن رات مین مرتبہ اپنی مرنیکا دہیان لائیگا وہ درجہ شہدا کا ثواب روز جزا پائیگا سبحان اللہ کیا باب رحمت درگاہ پروردگار ہی کہ یاد مرگ جو سرمایہ حسرت و ندامت ہی اوسکو بہی اجر شہادت کا کیا ہی جای غور و تدبر ہی کہ صرف اپنی موت کا ذکر یہ مرتبہ اجلال دلائی کا

چوالیسویں مجلس بیوفائی دنیا و دمشق میں سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

تواشرف کائنات کا بیان شہادت کس درجہ رضا و مغفرت پانیکا باعث ہو جائیگا
کلام اللہ کی بہت آیات اس دعوی پر شاہد و ناطق ہیں صدہا حدیث و روایات پیغمبر و امام کی
ناطق ہیں اُذْکُرُونِی وَاذْکُرُکُمْ الایہ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا الایہ وَمَنْ تَذَکَّرَ مَصَائِبَنَا
لِمَا ارْتُکِبَ مِنَّا کَانَ مَعَنَا فِی دَرَجَاتِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قرآن و سنت اور دنیا
امامیہ سی اجماع ہوا ہی کہ اون حضرات کی فضیلت و مصیبت کا پڑہنا اور سننا عبادت ہی
اسواسطی کہ محبت و طاعت آئمہ دین بنص رب ہی طرفہ سید المرسلین کی اور پیروی و مودت
خاتم النبیین عین معرفت والفت ہی رب العالمین کی قال الحسین انا قتیل
العبرات لا یذکرنی مؤمن الا استعبر مظلوم کربلا سید الشہدا جناب امام حسین
علیہ السلام نی کہا ہی کشتۂ گریہ و زاری ہوں جور و جفا کا میرا ذکر کسی مومن کی روبرو نہیں
ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ مثل جوش حسرت سی رو دیتا ہی واقعی جہان نام لیا حسین علیہ السلام
کو القصہ میں گذرا سرمایۂ شور و شیون سی کہرام یعنی مہجور وطن جدا بہتر شہید و دشمن بغربت آوارہ
بیابان کا دربدر مغصوب حق جدّ و پدر و مادر جہان دشت کربلا مبتلای داغ مرگ عزیز و اقربا
بیکس فرزند و برادر کشتہ بی بس اور تیرہ آفت و بلا میں سرگشتہ قتیل ہوکا پیاسا تماشای
خنجر جفا غارت زدہ خانمان شہید بیاسہ بدن سی سر بالینا کی اہلبیت کو بی حرمت و اسیر کیا
خواہر و دختر و زوجہ کا زیور لوٹ لیا نعش پر سبط پیغمبر کی لشکر بانی نی عدد گیارہ الاش
کو سواروں نی روندا سر پرخون نیزی پر چڑہایا تن بی غسل و کفن خاک میں پڑا رہا اونکی
بچونکو طمانچی اور تازیانی ماری اونکی کجاوہ اونٹوں پر اقصم شہائی اور اوتارا ساربان نی کیم ام
ہاتھ کاٹ لیئی پسر زنا زادہ سی سول و مقتول پر انواع جبر جفا ہی اور بہن ساری قبیلہ کو اسیر
در بدر پھرایا فرزند بیمار یتیم کو طوق و زنجیر پہنایا کتنے عقدۂ ناگہی صورت سی بیان کیا

۱۰۳۱

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑہنا و اہلحرم کا ماتم کرنا

و بارابن زیاد و یزید مین کہڑی ہو کی ظلم سہا ذلت و شماتت کا دو نوجا سا سنا ہوا ابکسی
وای غریبی کا شور و غل مچا نظم مولفہ زبان نالہ و فریاد ہی کر و شیون + بنا و صحن عزا این مجمع
بیت حزن + وہ شور نوحہ و ماتم ہو جسمین عرش ہلی + ہر شاک دیدۂ حسرت سی تر کرو دامن
اوڑا و خاک سرون پر یہ وہ مصیبت ہی کہ بیقرار ہٹی ہین افتخار زمن + جہان مین جسید
زہرا چہ ہی و فورِ ملال + فلق سی شیون و زاری مین ہین امام حسن + کلام ناظم محزون ہی
طوطیای سکا + ہر ایک مصرع رقت تو اسکا سخن

خطبۂ مناجات فرزند ... سید سجاد ... حرم ... اہلبیت ... امام ... [illegible]

و اعظان مجامع سوگواری و اتہال ... خطیبان منابر زاری و حزن و ملال یا تمزدگان شام
غریبان و نوحہ خوانان ایام نالہ و فغان آزادان قید بلا و آفت و مہاجران دشت
اندوہ و محنت راویان سرگشتہ روایات کا ہنگامۂ تعزیت مین شیون و فریاد و حیانا
زمزمۂ محبتکو سنانی ہین کہ جب یزید نی سر امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدای کرام کی روشنی
چشم اور سرور دل پایا اہلبیت سرور انام کو تباہ صورت شکستہ حال و آسلی انتظام
خلافت کی خاص و عام اہل شام مین لایا لب و دندان نازپروردہ رسول پر چہڑی لگا
اور دختران افسردہ بتول کو ذلت و خواری پہنچائی وہ منکر بنیاد پیغمبری حرمت تکبیر کی
توڑنی کو مسجد جامع مین قعود کیا اور اپنی قیام کفر کی لیی مقتدای بن امام زین العابدین
بہی بلا لیا خطیب بی ایمان شہادت نصیب سی کہا جو منبر پر گیا مذمت آل نبی اور مجو علی
ولی علیہما السلام اور مدح بنی امیہ کو پڑہا ثم قال علی ابن الحسین یا یزید
آتأذن لی حتی اصعد ہذہ الاعواد فاتکلم بکلمات اللہ فیہن

چوالیسویں مجلس خطبہ پڑھنا سید الساجدین کا

رضاہ وَلِهٰؤُلاءِ الجُلَسَاءِ فِيهِنَّ أَجْرٌ وَثَوَابٌ حضرت سید الساجدین نے یزید سے
فرمایا اگر تو مجھے اجازت دیتا کہ او پر جاتا رضای خدا میں ایسا کلام کرتا جو تو خوش و راضی
ہوتا اور حاضرین کو اجر و ثواب ملتا قَالَ فَأَبَىٰ عَلَيْهِ ذٰلِكَ يَزِيدُ اوس منکر اسلام نے
سخن امام نہ مانا اوکی بیان سے اپنا ثبوت نفاق جانا فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ
اِئْذَنْ لَهُ فَلْيَصْعَدِ المِنْبَرَ فَلَعَلَّنَا نَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا سب لوگ بولے اے امیر
المنافقین ان کو اذن دو کہ منبر پر جائیں شاید اہل یثرب و حجاز میں کچھ ہمیں باتیں سنائیں
فَقَالَ إِنَّهُ إِنْ صَعِدَ لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا بِفَضِيحَتِي وَبِفَضِيحَةِ آلِ أَبِي سُفْيَانَ
یزید نے جواب دیا اگر یہ منبر پر چڑھینگے تو مجھے اور آل ابی سفیان کو رسوا کرینگے فَقِيلَ لَهُ
يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ وَمَا قَدْرُ مَا يُحْسِنُ هٰذَا فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ قَدْ
زُقُّوا العِلْمَ زَقًّا اہل شام بولے اے رئیس منافقین اس لڑکے سے کیا ہو سکتا ہے یزید نے کہا
یہ اوس خاندان کا ہے جنکو علم میراث ملتا چلا آتا ہے قَالَ فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّىٰ أَذِنَ لَهُ
فَصَعِدَ المِنْبَرَ راوی نقل کرتا ہے کہ شامیوں نے اتنی منت کی کہ یزید نے وہ سرور کو
اجازت دی اور قدم امام نے عرشہ منبر کو زینت بخشی فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ
ثُمَّ خَطَبَ خُطْبَةً أَبْكَىٰ مِنْهَا العُيُونَ وَأَوْجَلَ مِنْهَا القُلُوبَ بعد حمد و ثنا
خطبہ پڑھا روئی اور فرزند ناطق سلونی نے تشنیع و نالہ الصغرا و سرور دل شیرین زبان احمد
ترجمان کوثر حمد و ثنای بزبان فصاحت و بلاغت بیان اوکی وہ خطبہ پڑھا جو دیدہ کو رلا کر
رلایا اور جگر سخت بت پرستوں کو بھی ہلایا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أُعْطِينَا سِتًّا وَ
فُضِّلْنَا بِسَبْعٍ پھر فرمایا اے گروہ حاضرین ہمکو چھ فضیلتیں اچھی ملی ہیں اور سات فضیلتیں
رب العالمین سے کرامت ہوئی ہیں أُعْطِينَا العِلْمَ وَالحِلْمَ وَالسَّمَاحَةَ وَالفَصَاحَةَ

که بیت وگفت با امیر چه بیت شنیدم که حضرت ...
در این ساعت حضرت امام حسین آمده و با جمعیت ...
حضرت امام مصاف کرد تا آنکه شهید شد ...
از جهاد و دلتنگ شد و یاران یاد آورید وگفت
و فرزندان ...

خدا تعالی ترا رحمت کند ...

جو الٰہیٰ مین مجالس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ ہی سنا

وَالشَّجَاعَةَ وَالْمَحَبَّةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِيْنَ خدا نی صفتِ علم و حلم و جوانمردی

اور فصاحت و شجاعت ہمکو دی ہی اور محبت ہماری مومنین کی دلون مین بھری ہی

وَفَضَّلَنَا بِاَنَّ مِنَّا النَّبِيَّ الْمُخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنَّا الصِّدِّيْقُ

وَمِنَّا الطَّيَّارُ وَمِنَّا اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ وَمِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ

ساری جہان پر مراتبِ بزرگی دیی کہ ہماری درمیان سی پیدا ہوی رسولِ مختار محمد سید البشر

اور صدیقِ اکبر حیدرِ صفدر اور جعفرِ طیار اور اسد کردگار اور شبیرِ نبی الوری اور سبطین یعنی

حسنِ مجتبیٰ و حسینِ شہید کربلا مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ اَنْبَأْتُهٗ

بِحَسَبِيْ وَنَسَبِيْ جو میرا شناسا ہی وہ جانی اور نہین تو خبر دون کہ پہچانی اَيُّهَا النَّاسُ

اَنَا ابْنُ مَكَّةَ وَمِنٰى اَنَا ابْنُ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَنَا ابْنُ مَنْ حَمَلَ الرُّكْنَ بِاَطْرَافِ

الرِّدَا اَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنْ طَافَ وَسَعٰى مین ہون ابنِ مکہ و منا و زمزم و صفا

فرزند اوسکا جسنی گوشۂ ردا مین اپنی سنگِ رکن کو اوٹھایا اور بہترین طواف و سعی کنندہ کا

تھا اَنَا ابْنُ مَنْ حُمِلَ عَلَى الْبُرَاقِ فِي الْهَوٰى اَنَا ابْنُ مَنْ اُسْرِيَ بِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى مین ہون بیٹا اوسکا جو سوارِ براق ہوا مین گیا اور مسجدِ حرام سی

مسجدِ اقصیٰ مین پہنچایا اَنَا ابْنُ مَنْ بَلَغَ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اَنَا

ابْنُ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مین ہون پسر اوس خلیفۂ

داور کا جسکی ساتھ جبرئیل سا مقرب سدرۃ المنتہیٰ سی اگی نہ جاسکا اور وہ اعلیٰ درجہ کو پہنچا

چلا تا کہ بساطِ قابَ قوسین او ادنیٰ کو پہنچا اَنَا ابْنُ مَنْ صَلّٰى بِمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ اَنَا

ابْنُ مَنْ اَوْحٰى اِلَيْهِ الْجَلِيْلُ مَا اَوْحٰى مین فرزند اوسکا ہون جسنی صفِ ملائکہ پر نماز

امامت کی اور خدانی رازکی باتین بواسطۂ رسالت کہی جو منظور تہی اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى

چوالیسویں مجلس دمشق میں سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

اَنَا ابْنُ عَلِیٍ الْمُرْتَضٰی میں نواسۂ محمد مصطفی ہوں میں زادہ علی مرتضی ہوں اَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ خَرَاطِیْمَ الْخَلْقِ حَتّٰی قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ بِسَیْفَیْنِ وَطَعَنَ بِرُمْحَیْنِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ میں اوسکا خلف ہوں جسنے تلوار مارکی دماغ کفار کو توڑا تاکہ زبان سے کلمۂ شہادتین کو پڑھا دو شمشیر سے روبروئے پیغمبر جہاد کیا اور دو بھالوں سے حمایتِ خیر البشر میں لڑتا رہا وَھَاجَرَ الْھِجْرَتَیْنِ وَبَایَعَ الْبَیْعَتَیْنِ وَقَاتَلَ بِبَدْرٍ وَحُنَیْنٍ وَلَمْ یَکْفُرْ بِاللّٰہِ طَرْفَۃَ عَیْنٍ دو بار احمد مختار کی رفاقت میں راہ ہجرت کی دو مرتبہ تصدیق رسالت پر بیعت کی غزوۂ بدر حنین میں قتل مشرکین سے مظفر آیا ہی شرک و انکار خدا سے ایک لحظہ بھی واقف نہ ہوئے اَنَا ابْنُ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ النَّبِیِّیْنَ وَنُوْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ وَزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَاَفْضَلِ الْقَائِمِیْنَ مِنْ اٰلِ یٰسِیْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں یادگار بہترین مومنین اور وارث انبیا و مرسلین نور مجاہدین زین العابدین ہوں نمازمیں قیام کرنیوالوں سے افضل اولاد یاسین کا اکمل نشان رب العالمین کا پیغمبر ہوں مَکِّیٍّ مَدَنِیٍّ مِنَ الْعَرَبِ سَیِّدُھَا وَمِنَ الْوَفَا لَیْثُھَا وَارِثُ الْمَشْعَرَیْنِ وَاَبُو السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ذَالِکَ جَدِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پیغمبر سرور مکی و مدنی جو عرب کا سید ہی بہنگام حرب میں شیر احمد صمد سے مالک مشعرین والد سبطین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام یہ میری جد بزرگوار علی ابن ابی طالب شاہ مرداں ہیں صف ایجاد و جہاد میں سرور نامدار و صاحب ذو الفقار ہیں ثُمَّ قَالَ اَنَا ابْنُ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ اَنَا ابْنُ سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ پھر فرمایا میں ابن فاطمہ زہرا بنت سرور کونین ہوں دل و جان بضعۂ خیر الوریٰ سیدۂ نسا ہوں اَنَا ابْنُ مَقْتُوْلٍ ظُلْمًا اَنَا ابْنُ

کلید ها و کلید های این باغ در دست ... ورودی و امشب کلید در کجا ... در دست منست و از ان سه در دیگر ... در دست خزینه داران امیران ست ... در این باغ اند الحق سپاه را بفرماید ... تا بدر های کلان بایستند و نوبت ...

در کوچه ها بروند تا بگشایم و چون درون شوی کلید آمد های بزرگ از ایشان بستانم و دروازه ها را بگشایم تا سپاه تو در آیند و هر چه خواهی بکن ابراهیم سپاه را بر در های بزرگ بداشت و خود برفت ... روایت کند ... ابراهیم ... بگشود ابراهیم پیاده شد و تیغ برکشید ... و ابراهیم از عقب وی ... شد ... جای تاریک

[illegible]

چوالیسوین مجلس خطبہ پڑہنا سید الساجدین کا

مجزوز الراس من القفا مین ہون فرزند اوسکا جو مظلوم و غریب قتل ہوا ہی سر اوسکا قفای گردن سی کاٹا گیا ہی انا ابن العطشان حتی قضی انا ابن طریح کربلا مین ہون بیٹا اوسکا جو مرتی دم تک پیاسا رہا اور میدان کربلا مین زین سی گرا گیا انا ابن مسلوب العمامۃ والرداء انا ابن من بکت علیہ ملائکۃ السماء اوسکا عمامہ و رداء و پیراہن اوتار لیا لاش صد پاش کو دہوپ مین بیدفن رہنی دیا اوسکی ملائکہ آسمان گریان رہی تعزیت مین مقربان خدا کی آنسو بہی انا ابن من ناحت علیہ الجن فی الارض والطیر فی الہواء مین اوسکا خلف ہون جسکی ماتم پر زمین کی جنات نوحہ پڑہا اور مرغان ہوا کا شور بکا سی غوغا بڑہا انا ابن من راسہ علی السنان یہدی انا ابن من حرمہ من العراق الی الشام تسبی اوسکا سر پرخون نیزی پر چڑہا کی شہرون مین پھرائی ہدیہ لائی اور اوسکی حرم محترم اسیر ہو کی عراق سی شام آئی ای گروہ حاضرین جای شکر ہی کہ حق تعالی نی ہم اہلبیت طہارت کو بلا مین آزمایا اور نشان ہدایت و تقوی ہماری گہر کو بنایا فلم یزل یقول انا انا حتی ضج الناس بالبکاء والنحیب وخشی یزید ان یکون فتنۃ یونہین وہ حجت خدا مسلسل انا انا کہتی رہی تاکہ حاضرین سب رونی پیٹنی لگی آواز شیون و فریاد کو بلند کیا یزید ڈرا مبادا فتنہ و آشوب ہو جائی فامر المؤذن فقطع علیہ الکلام فلما قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر قال علی لا شئ اکبر من اللہ وہ باقی اقامت جفا یزید دنیا مؤذن سی بولا اذان دی اور کلام فرزند وما ینطق عن الہوی کو روک لی جب اوسنی اللہ اکبر کہا سید سجاد نی کہا گواہی دیتا ہون کوئی خدا سی نہیں ہی بڑا فلما قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال علی بن الحسین شہد بہا شعری وبشری ولحمی

[illegible]

چوالیسوین مجلس خطبہ امام سی بکا ی اہل شام و یہود کا الزام

وَدھی ہرگاہ مؤذن نی اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا زین العابدین نی ارشاد کیا میرا بال بال

اور گوشت و پوست و خون بہ بن شاہد ہی اوسکا فَلَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَشْہَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلْتَفَتَ اِلیٰ یَزِیْدَ مِنْ فَوْقِ الْمِنْبَرِ پس جس وقت مؤذن فقرہ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کو پہنچا جناب امام ہمام نی فوق منبر سی یزید کیطرف خطاب فرمایا

فَقَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا جَدِّیْ اَمْ جَدُّکَ یَا یَزِیْدُ فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّہٗ جَدُّکَ

فَقَدْ کَذَبْتَ وَکَفَرْتَ وَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّہٗ جَدِّیْ فَلِمَ قَتَلْتَ عِتْرَتَہٗ

پوچھا ای پرجفا اگر اس محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو اپنا نانا جانتا ہی جہوٹ کہتا و دعوای کفر کرتا ہی

اور ہرگاہ میرا جد بزرگوار اپنا جانتا ہی پہر کیون اوسکی عترت کو بیجرم مارا ہی نو اسی کا پیاسا

گلا کاٹا نیزی پر چڑہایا ہی حرم کو لوٹا اسیر و دربدر پہرایا ہی قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ

وَالنَّحِیْبِ راوی کہتا ہی لوگ فریاد و زاری مین مشغول تہی اور حالت مضطربانہ بیقراری کرتی رہی قَالَ فَاَطْرَقَ یَزِیْدُ فِی الْاَرْضِ لَمْ یَدْرِ اَیَّ شَیْءٍ یَقُوْلُ یزید کا

شرم و ندامت سی زمین پر جہکا رہا کوئی جواب درست نہ تہا جو وہ بیان کرتا قَالَ وَ

فَرَغَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ وَتَقَدَّمَ یَزِیْدُ فَصَلّٰی صَلٰوۃَ

الظُّہْرِ مقتدای فاسق نی مؤذن کو للکارہ یا یا اذان و اقامت کو تمام کیا پس یزید پیش

صف باطل کہڑا ہوا نماز ظہر کو امامت جماعت سی پڑہا قَالَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ

مَجْلِسِ یَزِیْدَ ھٰذَا حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْیَہُوْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الْغُلَامُ یَا اَمِیْرَ

الْمُؤْمِنِیْنَ راوی کہتا ہی اوسدن بزم یزید مین ایک عالم یہودی حاضر تہا او سنی جو

ماجرا دیکہا پوچہا یہ جوان کون ہی اسیر بلا قَالَ ھُوَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ فَمَنِ الْحُسَیْنُ

قَالَ ابْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جواب دیا کہ یہ علی بن الحسین علیہ السلام سوال کیا اوسکی والدہ

مجلس پانزدہم نامہ نوشتن پسر زیاد ملعون با براہیم

کار و نیت ناراست و خراب میشود

چوالیسویں مجلس دربار یزید میں یہودیکا ملامت کرنا

سیا نام ہی بولا ابن علی ابن ابیطالب کہ ساری عرب وعجم پر ہین غالب قَالَ فَمَنْ اُمُّهٗ
قَالَ اُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ یہودی نی کہا اوکی والدہ کا اسم بتا خبردی کہ فاطمہ زہرا بنت
رسولخدا فَقَالَ الْحِبْرُ يَا سُبْحَانَ اللهِ فَهٰذَا ابْنُ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ قَتَلْتُمُوْهُ
فِيْ هٰذِهِ السُّرْعَةِ موسائی تعجب سی چلایا سبحان اللہ فرزند کا اپنی یہ درجہ بنایا بنی کا
نواسا مارا بہوکا پیاسا ایسی جلدی رحلت مصطفی کی بعد لحاظ جاتا رہا بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْهُ
فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ اولاد وعترت رسول باری کی تمنی بری رعایت وپاسداری کی وَاللهِ
لَوْ تَرَكَ فِيْنَا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ سِبْطًا مِنْ صُلْبِهٖ لَظَنَنَّا اَنَّا كُنَّا نَعْبُدُهٗ
مِنْ دُوْنِ رَبِّنَا واللہ صلب موسیٰ بن عمران سی ہرگاہ بیٹا باقی رہتا ہوا حسندا
ہما اتنحص اوسکو سجدہ کرتا وَاَنْتُمْ اِنَّمَا فَارَقَكُمْ نَبِيُّكُمْ بِالْاَمْسِ فَوَثَبْتُمْ
عَلَى ابْنِهٖ فَقَتَلْتُمُوْهُ سَوْءَةً لَكُمْ مِنْ اُمَّةٍ ابہی دو روز قبل تمہارا نبی گذرا فرزند
اوسکی دوڑی اور جان سی مارا بدگروہ ہو بن ہو نفرین است لی تم سبکو قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ
يَزِيْدُ فَوُجِئَ فِيْ حَلْقِهٖ ثَلَاثًا راوی ناقل ہی یزید نی اوسکی قتل کا حکم دیا تین بار جلاد نی
پہری کا وار کیا فَقَامَ الْحِبْرُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَاضْرِبُوْنِيْ وَاِنْ شِئْتُمْ
فَاقْتُلُوْنِيْ اَوْ ذَرُوْنِيْ فَاِنِّيْ اَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ پس وہ عالم جبرکہڑا ہوکی بولا ای
معاندان خدا تم چاہو مجہی مارو قتل کرو یا کہ چہوڑ دو میں توریت میں ہی دیکہا اِنَّ مَنْ قَتَلَ
ذُرِّيَّةَ نَبِيٍّ لَا يَزَالُ مَلْعُوْنًا اَبَدًا مَا بَقِيَ فَاِذَا مَاتَ يُصْلِيْهِ اللهُ نَارَ جَهَنَّمَ
تحقیق کہ جو ذریت نبی کو شہید کریگا ہمیشہ مادام زندگی ملعون رہیگا اور جب وہ شقی دنیا سی گذریگا
تو خدا نار دوزخ میں اوسی جادیگا فَوَثَبَ رَجُلٌ مِنَ الشِّيْعَةِ وَقَالَ كَيْفَ هٰذَا يَا
رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَنَحْنُ فِيْكُمْ بِمَنْزِلَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فِيْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید الساجدین سی ملاقات منهال بن عمرو

اوس حال مین ایک دوستدار عترت اطہار آگی بڑہا باچشم اشکبار و دل فگار پوچہا ای فرزند
رسول کیا نقشہ ہی تمہارا ۔ گویا وہ شخص منہال بن عمرو طائی تہا یا مکحول صاحب خیر اوس
فرمایا ہماری گذران تم لوگون مین مثال بنی اسرائیل گذری ہی قوم فرعون مین یُذَبِّحُونَ
اَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَهُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ جو وہ
اولاد پیغمبر کی ذبح کرتی رہی عورات بیوہ کو قید و بند مین رکہتی تہی اسمین بلای خدا کی مستحق
ہوتی اور قہر و غضب الہی سی نہین ڈرتی قَالَ وَنُقِلَ عَنْ هِنْدٍ زَوْجَةِ يَزِيدَ
قَالَتْ كُنْتُ اَخَذْتُ مَضْجَعِي فَرَاَيْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَتْ وَالْمَلَائِكَةُ
يَنْزِلُونَ كَتَائِبَ كَتَائِبَ اِلَى رَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ زبانی ہند زوجہ یزید کی
نقل ہی جو اوسنی کہا ایک شب مین بستر آرام پر سوتی تہی ناگاہ خواب مین دیکہا دروازہ عنبیہ
دروازہ اسمان کا کہلا ہی فوج فوج ملایکہ خدا کا سر امام حسین علیہ السلام پر ورود ہوتا ہی
وَهُمْ يَقُولُونَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
رَسُولِ اللّٰهِ وہ سب تعظیم سلام بجالاتی ہین ادب مین یا ابا عبد اللہ یا ابن رسول اللہ
کہتی جاتی ہین فَبَيْنَمَا اَنَا كَذَٰلِكَ اِذْ نَظَرْتُ اِلَى سَحَابَةٍ قَدْ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ
وَفِيهَا رِجَالٌ كَثِيرُونَ یکایک نظر پڑا سفید ابر کا ٹکڑا زمین پر آسمان سی اوترا بہت
نورانی مرد اوسمین نیچی آئی سر مظلوم کربلا پر سلام کرتی روتی ہوی ہجوم لائی وَفِيهِمْ رَجُلٌ
دُرِّيُّ اللَّوْنِ قَمَرِيُّ الْوَجْهِ فَاَقْبَلَ يَسْعَىٰ حَتَّىٰ اِنْكَبَّ عَلَىٰ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَبِّلُهَا اون بزرگوارون مین ایک سردار سفید رنگ ماہ رخسار بیقرار ہوکی
دوڑا تا کہ سر امام حسین علیہ السلام پر جا کی گر پڑا سینہ سی سینہ ملا کی آنکہون سی ملا سوکہی لبون کی
بوسی لیتا تہا وَهُوَ يَقُولُ يَا وَلَدِي قَتَلُوكَ اَتَرَاهُمْ مَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ

رفتند کہ با خلیفہ خود بیعت نمایند عم خویش را میان
ابراهیم چون چنان دید پسر عم خود در میان قبیلہ
بمیدان فرستاد با پانصد مرد شامیان
ایشان حرب سخت شد و از خلایق
بسیار کس کشته شدند بر شامیان
قبیله با قبیله جنگ میکردند چنانچه نزدیک بود
سخت میکوشیدند ابراهیم
سپاه ابراهیم بیمدد شد و ثبات کرد
چون چنان دید پیاده شده حمله کرد
استوار کرد و بمیدان آمده کناره
حمله کرد و بر شامیان را از جای
ناگاه سواری تاخت ابراهیم
آمد و گفت ای امیر ابراهیم
ابراهیم شد که کشته شد
پشت ما سواران بسیار
کمک کرده سواران
شده و ...
۱۰۳۹
لشکر ما ایدا کرد و در میان
کار تباه ست تو با جماعت خود
ایشان در و جنگ کن و ما با جماعت
با این جماعت جنگ کنیم ورقا گفت
ای امیر فتح ما نزدیک شده بود
لشکر دیگر بمدد ایشان آمده است
امید بخدا باید داشت
باید کوشید و تن و جان را فدا کرد
و نام و ننگ نباید داد که ابراهیم گفت ای برادر
تو پیش این سپاه برو و نام و ننگ را
میکنم که همیشه تا قیام قیامت میگویند
پس ورقا را بان سپاه کرده با جماعت خود
و ابراهیم نیز سپاه بسر زیاد آمد و حرب
میکرد و ورقا بمیدان سپاه رسید
حمله بر لشکر شام کرد و در پیادگان
عزم کرد و گفت هیچ باک مدارید
که از کشته شدن ما بهتر از هزیمت

چوالیسوین مجلس خواب دیکھنا ہند زن یزید کا

اَلْمَاءِ مَمْنُوْعَۃٌ ڈالتین مار کی آنسو بہاتی یہ بین جگرخراش سناتی ہای ایعزیز ند حسین
مظلوم مجہی است فی مار ڈالا کیا تیرا تشنہ نہین ہچانا جو بیعض نکالا کہانا دیکھا جور و ستم کا
وقتِ ذبح پانی بہی نہ پلایا جو تن صد پارہ نہین کاڑا سر کٹا ہوا در بدر پھرایا یہ محاسن سفید
لہو سی تیری خضاب ہی نظارہ مین اس حالِ خراب کی میرا دل بیتاب ہی اَنَا جَدُّكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَهٰذَا اَبُوْكَ عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى وَهٰذَا اَخُوْكَ الْحَسَنُ وَهٰذَا عَمُّكَ جَعْفَرُ
وَهٰذَا عَقِيْلٌ وَهٰذَانِ حَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ ای بیٹا مین تیرا نانا رسول خدا زیارت کو
آیا ہون یہ سر خاک و خون مین بھرا کیونکر دیکھون حسرت و اندوہ کی مبتلا یہ تیری والد علی مرتضی
اور بھائی حسن مجتبی اور چچا جعفر و عقیل ساتھ آئی ہین حمزہ اور عباس کو بھی ہمراہ اپنی اکثر
سوگوار لائی ہین ثُمَّ جَعَلَ يُعَدِّدُ اَهْلَ بَيْتِهٖ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پھر ایک ایک
باری باری وہ بزرگوار قریب سر جاتی اور گود مین لیکی بوسی دیتی لب چوستی آنکھون سی لگاتی
تہی قَالَتْ هِنْدُ فَانْتَبَهْتُ مِنْ نَوْمِيْ فَزِعَةً مَرْعُوْبَةً وَاِذَا بِنُوْرٍ قَدِ انْتَشَرَ
عَلٰى رَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ہند کہتی ہی کہ مین دہشت زدہ نیند سی مضطرب کی جاگ
سرِ امام حسین علیہ السلام دوڑی نظر کی تو اوس سر پر ہالہ نور کو دیکھا چھایا ہوا تھا صفحہ زمین سی
افلاک تک بندھا پایا فَجَعَلْتُ اَطْلُبُ يَزِيْدَ وَهُوَ قَدْ دَخَلَ اِلٰى بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَ
قَدْ دَارَ وَجْهَهٗ اِلَى الْحَائِطِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا لِيْ وَلِلْحُسَيْنِ سراسیمہ و حیران ہوئی
یزید کو جا بجا ڈھونڈھتی پھری ناگاہ ایک حجرہ تاریک مین وہ رو سیاہ بالکہ دیوار مین
سر ٹیکراتا اور چلاتا تھا ہای شقاوت و ندامت کیون حسین کو ناحق ستایا کیا کام کیا جو اوکی
جد پدر کو دشمن بنایا وَقَالَتْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْهُمُوْمَاتُ فَقَصَدَتْ عَلَيْهِ الْمَنَامَ
وَهُوَ مُنَكِّسُ الرَّأْسِ دیر تک ہند اوسکی برابر تاسف کرتی رہی پھر ملامت سی اپنی خواب کی

[illegible]

پچاسویں مجلس پشیمانی یزید و رخصت عزای امام شہید

حکایت کہی وہ تنگی سے تضرع و زاری میں تحیر تہا یہ ماجرا اسکی اور بہی گردن جہکانی شرمندہ ہوا
قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَدْعٰى بِحَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُنَّ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكُنَّ
الْمَقَامُ عِنْدِیْ اَوِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَكُمُ الْجَائِزَةُ السَّنِيَّةُ جب صبح طالع
ہوئی تو اہلبیت و سید الساجدین کو پاس بلایا عزت و حرمت سی بٹہایا مدارات میں پوچہا
آیا میری شہر میں آرام سی رہنا گوارا ہی یا اپنی وطن مدینہ کو پہر جانا مدعا ہی دونو صورتین
تمکو اختیار ہی بڑا سامان نقد و جنس آپکی واسطی طیار ہی قَالُوْا نُحِبُّ اَوَّلًا اَنْ نَنُوْحَ
عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وہ سب غمزدہ بولین پہلی ہماری آرزو ہی عزاداری کرین
اپنی بہائی بیٹون کی سوگ میں مصیبت امام حسین علیہ السلام سی روئین قَالَ اِفْعَلُوْا مَا
بَدَا لَكُمْ ثُمَّ اُخْلِيَتْ لَهُنَّ الْحُجَرُ وَالْبُيُوْتُ فِیْ دِمَشْقَ یزید نی رخصت دی
چوجا ہو کرو مقصد و مکان خالی کیئی تاکہ اونمین رہو وَلَمْ تَبْقَ هَاشِمِيَّةٌ وَلَا قُرَشِيَّةٌ
اِلَّا وَلَبِسَتِ السَّوَادَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَنَدَبُوْهُ عَلٰى مَا نُقِلَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ اون
بتلای اندوہ و بلانی طیاری سوگواری کی مصیبت ماتم بہائی ساری شہر میں غم بہا
دعوت بہیجی کہ یزید نی ہمکو اپنی مصیبت میں رقت کی اجازت بخشی ہی اب سامان عزای
شہدای کربلا کی تدبیر نوحہ و بکا ہوئی ہی اے محبان آل رسول با دل ملول اداد مین وہ دو
بادلِ بیکسی و غریبِ اَبِی عَبْدِ اللّٰہ سی منہہ نہ موڑو ہس تمام عورات قریش و بنی ہاشم واسطی
امام حسین علیہ السلام کی جامہ سیاہ پہنی آئین اور دختران فاطمہ زہرا کی ساتہ رسم شیون
سات شبانہ روز بجالائین کوئی زینب خاتون اور ام کلثوم کی ہمراہ امام حسین علیہ السلام
اور عباس و عون و جعفر پر آنسو بہاتی کوئی رباب و ام لیلی کی پاس علی اکبر و علی اصغر کی
واسطی فرزند کا نعرہ مارتی پچہاڑین کہاتی کوئی سکینہ و فاطمہ و رقیہ کی سر پر ہاتہ پہیرتی

[illegible]

چوالیسوین مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہل حرم کو رخصت کرنا

سکی لگاتی ہیں تم بچہ کو رونی پیٹنی سی ہلاتی و لاسا فرماتی ہو دستور ہی ماتم ہمرا ہین سینت کا بیان
کرنیو الا کہتا ہی تا ہی اوسکی فضیلت و سرگذشت کی ذکر سی سلسلۂ رقت بڑہاتا ہی دختر
فاطمۂ زہرا جو سر حلقۂ عزا ہین اونکی زبان حال مین شرح محنت ارشاد کرتی لگین اے گروہ
شام آجکی دن تہوڑا ماجرا ہمارا سنو تا کہ قدر شاہ آل خیر الوری کی پہچانو اہل کوفہ نے ہمین صدہا
نامہ و قاصد بہیجکی بلایا خوف ابن زیاد و طمع دنیا مین یاری و نصرت سی ہاتہ اوٹھایا
کئی دن آب و دانہ ہمارا بند کیا و پھر مین ساری مردون سی کوئی نہ بچا حتی چہوٹی لڑکی
باقی نہ چہوڑی شیر خوار تک بہی تہ تیغ کئی ہائی تمنی نہین سنا جو دکہہ مین ہمنی سر دہنا پایکی
قطرہ کو اطفال کیسا تڑپتی تہی رعنا جوان تلوار و خنجری سی ٹکڑی ہوکی خاک و خون مین گرتی تہی
وارثونکو مارکی لشکر اعدا ہمین لوٹنی کو دوڑا گہر مین اندر آکی ناموس پیمبر کو ستایا باہر نکالا
ساری بہو بیٹیون کا زیور و لباس اوتار لیا سامان و اساس کچہہ نہین چہوڑا خیمہ جلا دیا
زین العابدین بیمار کو بہوکا پیاسا زمین پہ گرایا اوسکی شہادت پہ شمر کا ارادہ تہا خنجر اوٹہایا
بہنی اپنی کی سینہ سی لگایا ابن سعد کو استغاثہ مین پکاری و وروکی بچایا اے اہل شام تمہنی نہین
دیکہا جو اوس روز ہمپر طغیان جفا گذرا وہ قاتل کا بہائی کی پاش پاش چہاتی پہ چڑہنا اور ہمیرا
حسرت زدہ عاجز و مضطر تڑپنا اوسدم بی پردہ نامحرمون مین خوف اعدا سی پہرتی تہی اشکبار رو رو
نالان ہر ناکس کی روبرو التجا کرتی تہی آخر کو اسیر و حقیر کرکی اونٹون پہ بٹہایا ہماری
سامنی اقربا و فرزندونکا سر تن سی کاٹکی نیزون پہ چڑہایا مقتل مین لاشین عزیزون کی
بیدفن چہوڑ آئی ہین اونہین ٹاپی کو جو دوڑی تو بیرحمون کی تازیانی کہائی ہین رو احسرتا ہمین
خوار و زار در بدر شہر ولات مین پہرایا ہی دربار ابن زیاد مین لونڈیونکی مثال بنایا ہی زندان بلا مین
قید و گرفتار بلا رہی طعنہ و شماتت کی بہا دیوری انتہا سہی اس تقریر سی خواہر شبیر کی

مسکین بند و می گفتند کہ ای ثارات الشیعہ

وای پشت و پناہ دین و دیانت بین ... بالجملہ ... آنکہ

میرفت تا اینجا رسید کہ ... بیرون آمد و ... گفت

لعنت خدا بر تو باد ای ... عثمان باز پس ...

چوالیسوین مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہلبیت کو رخصت کرنا

نعرۂ واحسین علیہ السلام کا شور مچایا اپنی بیگانی کی نوحہ و فریاد نی پایۂ عرش کو ہلایا

فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الثَّامِنِ دَعَاهُنَّ یَزِیْدُ وَاَعْرَضَ عَلَیْهِنَّ الْمَقَامَ فَاَبَیْنَ

وَاَرَادُوا الرُّجُوْعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ دنزات سکو روتی گذرا جب آٹھوان اوس مصیبت

غم کا ہوا یزید نی براہِ ندامت و عذرخواہی اہلبیت کو بلایا اور کہا احترام سی شام مین رہنی کو

سروار اہلحرم سی پوچھا اون غریبون نی سکونت کو نہ مانا اپنی وطن مدینہ مین جانا چاہا

قَالَ وَدَعَا یَزِیْدُ یَوْمًا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَلَیْهِمُ

السَّلَامُ وَقَالَ لِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ اُذْکُرْ حَاجَاتِكَ الثَّلَاثَ الَّتِیْ وَعَدْتُكَ

بِقَضَائِهِنَّ دوسری طرق سی راوی نی ذکر کیا ہی کہ ایکروز یزید نی امام زین العابدین و

عمرو ابن الحسن علیہم السلام کو بلایا ہی کہا بیان کرو اپنی تین حاجتین جنکی بر لانیکا وعدہ ہوا ہی

کہ میری پاس تمہاری واسطی ہر طرحکا سامان مہیا ہی فَقَالَ الْاُوْلٰی اَنْ تُرِیَنِیْ

وَجْهَ سَیِّدِیْ وَاَبِیْ وَمَوْلَایَ الْحُسَیْنِ فَاَتَزَوَّدُ مِنْهُ وَاَنْظُرُ اِلَیْهِ

وَاُوَدِّعُهُ فرمایا اول مجھی والد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کا سر انور دکھا دی کہ مسرف

ہون بہرۂ ثواب پاون چہاتی سی لگاون تکی وداع واپسین کرون وَالثَّانِیَةُ

اَنْ تَرُدَّ عَلَیْنَا مَا اُخِذَ مِنَّا دوسری جو سامان اہلبیت کربلا مین لوٹا ہی وہ تیری

لشکر کی پاس ہوگا پہیر دین کہ اوسمین بزرگون کا تبرک ہی وَالثَّالِثَةُ اِنْ کُنْتَ

عَزَمْتَ عَلٰی قَتْلِیْ اَنْ تُوَجِّهَ مَعَ هٰؤُلَاءِ النِّسْوَةِ مَنْ یَرُدُّهُنَّ اِلٰی حَرَمِ جَدِّهِنَّ

تیسری اگر میری بہی قتل کا ارادہ ہی تیرا بیس ان عورات کو روضۂ جد و الا تبار مین کسی معتبر کی

ہمراہ بہیجدی فَقَالَ اَمَّا وَجْهُ اَبِیْكَ فَلَنْ تَرَاهُ اَبَدًا وَاَمَّا قَتْلُكَ فَقَدْ عَفَوْتُ

عَنْكَ یزید پر خناجواب مین بولا کہ ایکی والد کا سر تو کبھی نہین دیکھیگا اور اگرچہ مارا کنت سی تمہاری

لعنت خدا بر تو باد و بعد از آن

انا بسیف فرو دامد و گفت الحمد للہ الذی

و با واز بلند گفت الحق ...

نصرت جانب ... داد و ...

ان خدای را کہ نصرت داد ... کرد ...

و دشمنان آل محمد را ہلاک ... کرد

پس گفت ای ... زیاد ...

بارک ... ناپسند ...

آنکہ ... دنیا داری و ...

ولایت شاد ... ہو الخسران المبین

... فرو ...

۱۰۴۳

زیاد را پیش خود نہاد و آب دہان را

بروی انداخت و گفت ای ملعون تو

مید انستی کہ این جہان ... باشد

چو ... کردی آنگاہ ...

چشمش بکندند و ...

وپسر ان کاہ ... کشیدند

برای مختار فرستاد ... فرستاد

... از ابراہیم ... نوشتہ کہ ...

... و مضمون نامہ ... مختار

بود کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم این نامہ

از ابراہیم ... بمختار ...

... شہیدان اہلبیت ...

... کہ ...

چوالیسویں مجلس شام سے رخصت الحرم

بیٹی ہاتھ اوٹھایا راست سمجھنا ۔ دو نو امر کا خیال اپنے دلمیں ہرگز نہ کرنا وَاَمَّا النِّسَاءُ فَمَا يَرُدُّهُنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ غَيْرُكَ وَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنْكُمْ فَاَنَا اُعَوِّضُكُمْ عَنْهُ اَضْعَافَ قِيْمَتِهٖ یا علی حرم محترم کو سوای تمہارے کوئی نہیں لیجا ئیگا اور جو اسباب غارت ہوگیا اوسکی بدلی مضاعف دونگا ۔ فَقَالَ وَاَمَّا مَالُكَ فَمَا نُرِيْدُهٗ وَهُوَ مَوْفُوْرٌ عَلَيْكَ وَاِنَّمَا طَلَبْتُ مَا اُخِذَ مِنَّا لِاَنَّ فِيْهِ مِغْزَلَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَمِقْنَعَتَهَا وَقِلَادَتَهَا وَقَمِيْصَهَا سید سجاد نے فرمایا ای یزید تیرا مال میں نہیں چاہتا ہوں ۔ وہ تجھی زیادہ ہو میں اپنا سامان تاراج مانگتا ہوں ۔ کہ اوسمیں مجر و برقع و گلوبند فاطمہ زہرا بنت رسولخدا ہے اور تبرکات بتول عذرا و سایر اجداد کا ذہیان پڑاہی فَاَمَرَ بِرَدِّ ذٰلِكَ وَزَادَ عَلَيْهِ مِائَتَيْ دِيْنَارٍ حاکم شام نے وہ اشیاکو مسترد لانی میں تاکید کی اور علاوہ اوسکی دوسو دینار بھی بہ سہم نذر مزید کی + فَاَخَذَهَا زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَفَرَّقَهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ امام زین العابدین علیہ السلام نے وہ زر لیکی فقرا و مساکین شام کو پہنچایا اور مال سے کچھ اپنے پاس باقی نہیں بچایا ثُمَّ اَمَرَ بِرَدِّ الْاُسَارٰى وَسَبَايَا الْبَتُوْلِ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ بِمَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ پس یزید نے ضروریات سفر کو واسطی اہلبیت کی بہیجا اور اسیران و دختران رسول کو وطن بتول میں جانیکا حکم دیا ۔ وَاَمَّا الرَّاْسُ الشَّرِيْفُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُوِيَ اَنَّهٗ اُعِيْدَ فَدُفِنَ بِكَرْبَلَاءَ مَعَ جَسَدِهِ الشَّرِيْفِ وَكَانَ عَمَلُ الطَّائِفَةِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الْمُشَارِ اِلَيْهِ لاکن سر حضرت سید الشہدا میں روایات فی اختلاف کیا ہی قول معتبر یہ کہ اپنی جسد شریف کی ساتھ کربلا میں دفن ہوا ہی کوئی عجب خزانہ بنی امیہ سے چرالایا ہی تربت مطہر میں بدن مبارک سے ملادیا ہی ۔ ایک ذکر تتمہ کا بیان سنا ہر کاہ اہلبیت فی شام

[illegible]

بیشتالیسویں مجلس ثواب زیارت و ذکر خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت حرم شاہ سے جانب کربلا

غربت سفر عراق کی از باب زوجۂ امام حسین علیہ السلام جا کی قبر سکینہ سے لپٹی اپنی دختر نازنین کی
فراق میں روتی آہ سرد بھرتی اوسکی بیکسی و حسرت دیدار پدر میں مرنی کو یاد کرتی غرض کہ سب
فریاد میں سب کا حال غیر تھا اوس ہنگامۂ بیقراری میں شور الرحیل و صدای کوچ کا غل ہوا ندائی
شامی ہر ایک بی بی کی کلی ملتیں زار و بیقرار و توشۂ ناکامی اونکی ہمراہ کرتیں فقط مولفہ غمزدہ
نالی سی برہم ہی آسمان و زمیں ہر ایک عاشق مولا ہی اشکبار و حزیں تمام جن و ملک ہیں خوں فشاں
ہلاک وہ کون دل ہی جو اس بزم میں فگار نہیں جوان و پیر کی طاقت نہیں ہی ہر ایک تڑپ رہا ہی
ہیں بیاض ایسے کہ نشیں رنجی و حیرت ... صاحب ماتم جو اونکی پیسی کو آئی ہیں
... کلام ناظم ... باقی ... دی بہشت ...

[illegible]

و واجب خوش ... مولای ... کرتی ...
... آیا ... ہاتھ ...
دوا پیدا کی یعنی کہ زمین کربلا پیدا کی ... علاج ...
پیدا کی ... کوشش و طلب کو پایا ...
... شاہ ... کو پایا ...
ہوئی جنت سی قریب ... خاک شفا ...
بس وہیں کا نور ہوئی ... اہل ولایت کو ...
کہ مظلوم امت سید الشہدا کا واقعہ و اسیری اہلبیت ...
روز الست ...

[illegible]

بیتالیسوین مجلس اجر زیارت و خرابی تربت سید الشهدا و بازگشت حرم جانب کربلا

سبط رسول شہادت میں درجۂ اعلی پائیں اونکی ذکر و باکی و زایر مستحق جنت الماوا ہوتی ہیں ہر ہمانہ سی دروازۂ رحمت کہلا رہی جسکو توفیق رفیق ہو انکی توسل مذکور پیدا کری پہر دیکھی بنظر یقین مظہر عنایت و کرامت خدا کو اجر و ثواب بہم اشک سرا و قدم سی زیارت کربلا حدیث و روایت سابقہ لوامع حسنات ہین اور اینده بہی عبارت لاحقہ جامع عطیات ہین

رُوِیَ مُسْنَدًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الزَّائِرُ مَا فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ مِنَ الْفَضْلِ لَمَاتُوْا شَوْقًا وَتَقَطَّعَتْ اَنْفُسُهُمْ حسرات محمد ابن مسلم اور اونسی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی فرمایا ہرگاہ زایر جانی فضیلت زیارت کو تربت امام حسین علیہ السلام و التحیۃ کی ہر آینہ غلبہ شوق سی جانی دیکر او سکی ہر گز حین آی قُلْتُ وَمَا فِیْهِ راوی کہتا ہی مین پوچہا اوسمین ثواب کیا ہی قَالَ مَنْ اَتَاهُ تَشَوُّقًا عَلَیْهِ کُتِبَ لَهُ اَلْفُ حَجَّةٍ مَقْبُوْلَةٍ وَاَلْفُ عُمْرَةٍ مَبْرُوْرَةٍ وَاَجْرُ اَلْفِ شَهِیْدٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ کہا جو اپنی شوق میں اوسکی زیارت کو آتا ہی اللہ تعالی اوسکی واسطی مقبول ایک ہزار حج لکہتا ہی ہزار عمرۂ مبرور کا حسنہ دیتا ہی ہزار شہید کا ثواب مثل شہدای بدر کی مقدر کرتا ہی وَاَجْرُ اَلْفِ صَائِمٍ وَثَوَابُ اَلْفِ صَدَقَةٍ مَقْبُوْلَةٍ وَثَوَابُ اَلْفِ نَسَمَةٍ اُرِیْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ ہزار دنکا صوم اور ہزار صدقۂ مقبول خدا ہو ہزار بندہ آزاد کرنی جو کہ راہ الہی میں کیا ہو وَلَمْ یَزَلْ مَحْفُوْظًا سَنَةً مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ اَهْوَنُهَا الشَّیْطَانُ اوس برس مین مدام جملہ آفات سی محفوظ رہی گا ضعیف وہ بلا ہی کہ شیطان سی بچا رہی گا وَوُکِّلَ بِهِ مَلَکٌ کَرِیْمٌ یَحْفَظُهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ یَمِیْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَاْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ اور ایک فرشتہ کریم کو خالق اجازت دیگا نا پیشرو اوسکی داہنی بائین اوپر بہی

پینتالیسویں مجلس اجر زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و بازگشت حرم جانب کربلا

طرف سے پناہ میں رکھیگا وَاِنْ مَاتَ حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ يَحْضُرُوْنَ

غُسْلَهٗ وَاَكْفَانَهٗ وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ وَيُشَيِّعُوْنَهٗ اِلٰى قَبْرِهٖ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ

پس جب وہ مریگا ملائکہ رحمت انکی استغفار کرتی ہوئی غسل دینگی کفن پہنائینگی ہمراہ جنازہ قبر تک

جائینگی ہمراہ مغفرت اور امرزش گناہ لائینگی وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ تنگنائی

لحد میں کشایش دینگی روبرو فضا کو دور تک روشن کرینگی وَيُؤْمِنُهُ اللّٰهُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ

وَمِنْ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ اَنْ يُرَوِّعَانِهٖ فشار قبر سے اللہ تعالی اوسکو رہا اور نجات دیگا منکر و نکیر کو

سوال کو انا نہایت حسن و جمال سے شگفتہ کریگا وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُوْرًا يُضِيْئُ لِنُوْرِهٖ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ جنت کی انکے

بہشت سے دروازہ کھولینگے نامہ اعمال روز حساب کو داہنی ہاتھ میں سونپی کی قیامت کی

دن نور تابان ساتھ رہیگا مشرق سے مغرب تک وہ اوجیالا کریگا وَيُنَادِيْ مُنَادٍ هٰذَا

مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ شَوْقًا اِلَيْهِ ایک منادی اہل عرصات کو پکاریگا

یہ نور ہی زوار شوقیہ حسین کی رخسار کا فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْقِيَامَةِ اِلَّا تَمَنّٰى يَوْمَئِذٍ

اَنَّهٗ كَانَ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پس خلق محشر سے اوسدن کوئی

باقی نہیں رہیگا مگر یہ کہ زوار حسین بن علی علیہما السلام ہونیکی آرزو کریگا اَيْضًا وَعَنْهُ

عَنِ الصَّادِقِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ اَيْنَ زُوَّارُ الْحُسَيْنِ

اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی یوم جزا منادی پکاریگا کہاں ہیں وہ

حسین علیہ السلام کی زیارت کی فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ لَا يُحْصِيْهِمْ اِلَّا اللّٰهُ

اتنی لوگ سر اور گردن اوٹھائینگی جو شمار اونکا سوای خدا کوئی نجانی فَيَقُوْلُ لَهُمْ مَا اَرَدْتُمْ

بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ اَتَيْنَاهُ حُبًّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَحُبًّا لِعَلِيٍّ وَحُبًّا

و عبد الملک حی و ان بیعت کنند بر هر دو لعنت
ببکند و ایشان را کافر میدانند مصحف گفت
ای عهد ملت غلط کردی در جهان کس نیست
که او توانگری را نخواهد اگرچه زاهد و
پارسا باشد و چند مال دنیا سیر ببیند
[illegible] کرده که حضرت را بپانصد هزار دینار

پینتالیسویں مجلس ۴۵ ثواب زیارت و ذکر خرابی تربت سید الشہدا و تشبیہ حرم شام سی جانب کربلا

لفاطمة وسحقاً لہ فقال انک میت پس اوپنچا جائی گا زیارت سید الشہدا میں کیا
مقصد تھا تمہارا جو اپنی محبت رسول خدا و دوستی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا و [illegible]
مصیبت جو اعدا کی ہاتھ سی گذری اوس پر [illegible] بہت روتے رہے فیقال لہم ہذا
محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین فالحقوا بہم فانتم معہم فی
درجتہم الحقوا بلواء رسول اللہ رب العزت سی خطاب ہوگا اون زوار کو محمد
علی و فاطمہ و حسن و حسین ہیں جا کی اونسی ملو تم سب درجات عالیہ میں اونکی ساتھ رہو
اور لوائے پیغمبر سی ملحق ہو جاو فیلحقون الی لوائہ واللواء فی ید علی علیہ السلام
حتی یدخلوا الجنۃ جمیعا فیکونون امام اللواء وعن یمینہ وعن
شمالہ ومن خلفہ پس وہ لوگ جانب علم پیغمبر کی [illegible] لواء [illegible] دست راست [illegible]
ہوگا اور پیچھے [illegible] رسالت کی [illegible] تمام [illegible] ہمراہ [illegible] بہشت میں
قدم رکھینگی ایضا عن الصادق علیہ السلام فی حدیث طویل قال وما
علیک یا سدیر ان تزور الحسین فی کل جمعۃ خمس مرات وفی
کل یوم مرۃ راوی حضرت ابی عبد اللہ صادق سی حدیث طویل میں ذکر کیا ہی [illegible]
امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہر جمعہ کو پانچ دفعہ اور ہر روز ایک مرتبہ [illegible]
جعلت فداک ان بیننا وبینہ فراسخ کثیرۃ یعنی کہا [illegible] ہمارے اور
اون حضرت کی درمیان [illegible] فقال لی اصعد فوق سطحک ثم التفت
یمنۃ ویسرۃ ثم ارفع راسک الی السماء ثم تنحو نحو القبر جانب [illegible]
پشت بام پر چڑھ جاو [illegible] جانب دیکھ [illegible] آسمان کی طرف [illegible]
بعد ازان قبر مبارک کی سمت کر اشارہ فتقول السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشهدا ومراجعت حرم شام سے جانب کربلا

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تُكْتَبُ لَكَ زُوْرَةٌ وَالزَّوْرَةُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ
اسی بیت چاہیے ان الفاظ کو زبان سے کہے تو اجر زورہ کا تجکو ملے جسے ثواب حج وعمرہ کیسے
ہیں اور وہ اعمال مقبول سے رہتے ہیں اَيْضًا فِي خَبَرِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ
ذَكَرَ لَهُ ثَوَابَ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ فِي يَوْمِ عَاشُورَا دوسری حدیث میں علقمہ کی حضرت
ابی جعفر سے نقل ہوا کہ جناب نے ثواب زیارۃ امام حسین علیہ السلام بروز عاشورا کو
اوس سے کہا فَقَالَ لَهُ فَمَا لِمَنْ كَانَ فِي بُعْدِ الْبِلَادِ وَأَقَاصِيهِ وَلَمْ يُمْكِنْهُ
الْمَصِيرُ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ راوی نے پوچھا اوسکی واسطے کیا ارشاد ہوتا ہے جو شہر
دور میں رہتا اور اس دن زیارت کو نہیں پہونچ سکتا ہے فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ بَرَزَ
إِلَى الصَّحْرَاءِ أَوْ صَعِدَ سَطْحًا مُرْتَفِعًا وَأَوْمَى إِلَيْهِ بِالسَّلَامِ فرمایا اگر ہو ایسا
تو صحرا میں باہر جاوے یا بلند کوٹھے پر چڑھ کر اشارہ جانب قبر مطہر کرے
وَاجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى قَاتِلِهِ وَصَلَّى مِنْ بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ قاتل کی نفرین کی
کوشش میں رہے اور دو رکعت نماز زیارت کی پڑھے وَلْيَكُنْ ذٰلِكَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ لیکن یہ عمل اول روز میں ہو پیشتر قبل اسکی جو زوال ہووے
ڈھلنا آفتاب کا ثُمَّ ذَكَرَ زِيَارَةً طَوِيلَةً ثُمَّ قَالَ وَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَزُورَهُ
كُلَّ يَوْمٍ مِنْ دَارِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَارَةِ فَافْعَلْ الحدیث پس زیارت طولانی کو ذکر کیا
اور کہا اگر ہوسکے تو اپنے گھر سے روز اس عبارت کو پڑھنا اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
كَثِيرٍ عَنِ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَجَّ دَهْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْحُسَيْنَ
لَكَانَ تَارِكًا حَقًّا مِنْ حُقُوقِ رَسُولِ اللّٰهِ لِأَنَّ حَقَّ الْحُسَيْنِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللّٰهِ
وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ روایت ہے عبد الرحمان ابن کثیر کی حضرت صادق سے فرمایا

[illegible] ابراهیم افزون کرده و گفت بخوانند او بر [illegible]
از ابراهیم کسی را ندیدیم و شکر ابراهیم را
همه کس میگفتند و کار [illegible]
و به جانب نامه ها [illegible] و دوم را
میخواند مصعب بن زبیر جوابنامه
فرستاده بود پس مصعب سراو وه
بیرون زده و عبد الله بن عبد الله را
بخواند و در بعض خلیفه کرده

ابن امیران همی آمدند تا سراپرده ببرون زدند و عمار بن [illegible]
وحذیفه بن الیمان و محمد بن سعد و [illegible]
و فرا امیر بن حارث و حذیفه بن [illegible]
که امیر بالا بود بیامد و اسحاق [illegible]
فرستاده بود امیران بیامدند و عمر
سراپرده ببرون زد و عمار بن [illegible] نامه‌ها
و جاسوس بمختار خبر آورد که مصعب

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہداء و بازگشت اہل حرم جانب کربلا

کہ درمیان سے تمہارے اگر کوئی حج کرے زمانے کا اور امام حسین کی زیارت سے مشرف نہ ہو تو
اوسنے چھوڑ دیا صلہ رسولخدا سے ایک حق کو بدرستیکہ زیارت سید الشہداء فریضہ ہے اسکی
طرف سے اور سب مسلمین کی رحمت کا وسیلہ ہے أيضاً وعن هارون بن خارجة عن
الصادق قال سألته عمن ترك زيارة قبر الحسين من غير علة قال
هذا رجل من أهل النار ہارون ابن خارجہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابی عبد اللہ سے پوچھا
کیا فرماتے ہو اوسکے حق میں جو بے سبب زیارت امام حسین علیہ السلام کو ترک کیا فرمایا کہ وہ
مرد اہل آتش جہنم سے ہوگا أيضاً في كامل الزيارة بسنده عن عنبسة
عن الصادق أنه قال من لم يأت قبر الحسين حتى يموت كان منتقص
الدين ومنتقص الإيمان کتاب کامل الزیارۃ میں اپنی سند سے لکھا ہے کہ حضرت
صادق آل محمد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہا جو شخص زندگی میں زیارت امام حسین علیہ السلام
نہ پہنچا تا یہ کہ مرجاوے اوس آدمی کا دین اور ایمان ناقص ہے وإن أدخل الجنة كان
دون المؤمنين في الجنة اور اگر جاتا داخل بہشت ہے تو اوسکا درجہ فروتر مومنین سے ہوگا
أيضاً عن الصادق قال من لم يأت قبر الحسين وهو يزعم أنه لنا شيعة
حتى يموت فليس هو لنا بشيعة وإن كان من أهل الجنة فهو من ضيفان
أهل الجنة یہ بھی حضرت صادق سے روایت آئی ہے کہ اسی مضمون کی حدیث فرمائی ہے
جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرے اور جانے کہ ہمارے شیعہ میں ہے تا دنیا سے گذرے
وہ ہمارا اور دوست ہمارا ہرگز نہ ہوگا ہرگاہ اہل جنت سے ٹھہرے تو مہمانوں کی طور میں رہیگا
أيضاً أخبر محمد بن مسلم عن الباقر عليه السلام قال مروا شيعتنا بزيارة
قبر الحسين فإن إتيانه مفترض على كل مؤمن يقر للحسين بالإمامة

ابراهیم نوشت بموصل و گفت ای امیر
اشتر بدانکه حرب مصعب بن زبیر
کردم و این کار بر نیاید مگر بحضرت
و یاری تو و از این طرف روی بصره
آوردم و تو نیز از آن راه آهنگ بصره کن
تا جایی که هر دو بهم رسیم و بصره را
شویم والسلام چون نامه با براهیم رسید
بخواند و جواب نامه نوشت که ای امیر

1050

[illegible]

سپاه بود گفت ایها الامیر الفوارس ... ستر نوقی وافعاد

امروز وقت ثبات ونپاه من توفی وابیات ... کارحیف است که

ش بر پشت وبست ... تا کفت الله اکبر ... خوشا گفت

می ... که گفت ... ما نکهداریم ... عمار گفت

تو کوه را نگه دار ... ومرا با امیر ... مبادا ... گفت

فرمان بردار ... تو ... الله تعالی

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشہدا اور حقیقت الحرم سے جانب کربلا

اور خبر محمد ابن مسلم سے آیا ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے ہماری شیعہ کو تاکید کرین

امر کرنا کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی سفر کو چلنا واجب ہے ہر مومن پر جو اعتقاد رکھتا ہے

اور اونکو اپنا امام مفترض الطاعة جانتا ہے ایضا وعن المفید فی الارشاد عن الصادق

علیہ السلام زیارۃ الحسین بن علی واجبة علی کل مؤمن یقر للحسین

بالامامة من اللہ عز وجل کتاب ارشاد مین جعفر ابن محمد علیہما السلام سے ذکر کیا ہے

جناب نے کہا جانا زیارت حسین ابن علی علیہما السلام کو خدا سے واجب ہوا ہے واسطے اون مومن کی

جو کامل ہے اور اونکی امامت کا قائل ہے ایضا وفی خبر الوشا عن الرضا ان لکل

امام عہدا فی عنق اولیائہ وشیعتہ وان تمام الوفاء بالعہد زیارة

قبورہم روایت وشا مین امام رضا علیہ السلام سے مذکور آیا ہے کہ ہر امام کا حق اوپر دوست

اور پیرو کی لازم ہوتا ہے مانند ... کہ تمام وفای عہد وہ ہے جو اونکی مرقد اور قبرونکی زیارت

کیا کرے ایضا وفی خبر عن ہشام بن سالم وفیہ قال فمن زارہ قال الجنة

ان کان یاتم بہ ہشام ابن مالک کی خبر مین ذکر ہوا ہے کہا امام علیہ السلام سے پوچھا ہے

کیا اجر و ثواب ہے واسطے اوسکی جو سید الشہدا کی زیارت کرے جواب پایا بہشت پاوے اگر ماتم کی

رسم بجالاوے قال فمن ترکہ رغبة عنہ قال الحسرة یوم القیامة سوال کیا تارک

زیارت کی لیے کیا ہوگا فرمایا روز قیامت حسرت اور ندامت اوٹھاوے گا ایضا وفی

روایة ابی سعید عن الصادق فی حدیث قال ومن اتی قبر الحسین

فی سفینة فتکفئت بہم سفینتہم نادی مناد من السماء طبتم وطابت

لکم الجنة روایت ابی سعید مین حضرت صادق سے نقل کی کہ حدیث طولانی مین یہ عبارت

کہی جو زیارت امام حسین علیہ السلام کو جہاز پر سوار جاوے اور کشتی اوسکی اپنی مقام پر پہونچے

سلامت رسیدن بر کنار

ست میرو ... ما ... ایشان اشتاء الله

فیروزی ... تعالی ... چنین ...

اول ... تو ... پیشتر ...

افکن ... گفت ... خلیفه ...

وعبدالله ... امیر ... خلیفه ...

گفت قبول کرد ...

ودو هزار مرد ...

پیاده ... از ... رسول ...

1051

با ایشان از کوه بیرون آمد

راه باستاد تا سپاه ... رسید

اسحاق بن عمر روایت میکند که

آن روز در پیش پشت امیر بودم

ایستاده تا او ... امیر ...

دیدم در مقدمه لشکر عبدالله

بود پیاده ... در پیش ...

وعلامت وی سرخ بود چون ...

هفتاد سپاه پیاده شد وهفتاد ...

او را در کنار گرفت وگفت ...

وخاص خدا تعالی ...

باز او را وداع کرد ...

از پس وی عبدالرحمن بن عوف ...

وعلامت سبز بود هفتاد ...

افکنده وازوی او ...

سعد ... با ایشان ...

تمام چون ... سپاه ...

در کار کرمند عنتا باوی سخن بیاد گفت واز عقب وی حبلہ نعمان بر زونی می امد واز دنبال او عبداللہ بر مشکو زمی امد وسواران بلاحج اراستہ می امدند واز پی وی سوارند غیمی امد با چہار صد مرد کہ ہمہ عموزھا

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت حرم شام سے جانب کربلا

آسمان سے ایک فرشتہ پکارے گا بہشت کی راحت تجھے ہو گوارا ایضاً فعی مرفوعة
منصور ابن العباس عن الصادق قال حرم الحسين خمس فراسخ من
اربع جوانب القبر روایت مرفوعہ میں منصور ابن عباس نے جناب صادق سے
ذکر کیا کہ فرمایا حرم امام حسین علیہ السلام کو چاروں طرف سے قبر مطہر کی پانچ فرسخ بتایا ایضاً
وفی مرسلة اخری عن الصادق قال حرم الحسين فرسخ فی فرسخ من
اربع جوانب القبر دوسری روایت میں بطریق مرسل صادق آل محمد علیہم السلام سے
بیان ہوا کہ روضہ امام حسین علیہ السلام کا فرسخ سے فرسخ تک چاروں طرف تربت ارشاد کیا
ایضاً وفی مرسلة اخری عنه ایضاً قال یؤخذ طین قبر الحسين من عند
القبر علی سبعین ذراعاً اور ایک روایت مرسل میں اسی جناب سے مذکور ہے کہ لینا
چاہیے تربت مطہر امام حسین علیہ السلام کی خاک شفا ستر درعہ تک ہیں منزوری ہے ایضاً
وفی خبر موثق عن اسحاق بن عمار قال سمعت ابا عبد الله يقول ان
الموضع قبر الحسين حرمة معروفة من عرفها واستجار بها اجير خبر موثق
میں اسحاق ابن عمار نے کہا کہ ابا عبد اللہ سے سنا ہی اس حدیث کو سنا فرماتے تھے قبر امام حسین
علیہ السلام کی حرمت معروف اور مشہور ہے جس نے پہچانی اور اس قبر سے طالب حفظ ہو پناہ
دیا جاوے گا قلت صف لی موضعها قال امسح من موضع قبره اليوم
خمسة وعشرين ذراعا من ناحية رجليه وخمسة وعشرين ذراعا
من ناحية رأسه راوی ناقل ہے میں نے عرض کی بیان کرو صفت اوس نورانی ارض کی
ارشاد کیا پچیس درعہ ناپ لی جانب سے پائیں کی اور ایسا ہی سرہانے سے اوس تربت
معلی کی وموضع قبره من يوم دفن روضة من رياض الجنة جس روز سے

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشہدا و شام سی حرم کی رجعت کربلا

کر سید الشہدا نی وہان مدفن پایا اوس زمین مقدس کو خدا نی باغ بہشت بنایا در زیارت رسولخدا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ اَتَانِیْ زَائِرًا وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ وَمَنْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ پیغمبر خدا نی کہا جو میری زیارتکو آیا اوسکی لیئی واجب ہی شفاعت میری اور جسکو شفاعت پہنچی اوسکو جنت لازم ٹھہری وَفِیْ جُمْلَۃٍ اُخْرٰی مِنَ الْاَخْبَارِ مَنْ زَارَ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمَنْ زَارَ اللّٰہَ فَوْقَ عَرْشِہٖ دوسری فقری مین حدیث کی آیا ہی جسنی زیارت رسولخدا کی اوسنی عرش پر اسکو پایا ہی وَفِیْ جُمْلَۃٍ اُخْرٰی مِنْہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ زَارَنِیْ اَوْ زَارَ وَاحِدًا مِنْ ذُرِّیَّتِیْ زُرْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَنْقَذْتُہٗ مِنْ اَہْوَالِہَا جملہ ثانی مین اوس حضرت سی مروی ہی کہ نبی کریم نی کہا ہی جسنی میری روضہ مین اکی اور ایک بیت کی جو اوسکی فرزند اولاد میں سی زیارت کی روز قیامت مین اوسکی ملاقات کرونگا اور اہوال محشر کی زحمات سی چھڑاؤنگا وَفِیْ خَبَرٍ عَنِ الْبَاقِرِ اِبْدَءُوْا بِمَکَّۃَ وَاخْتِمُوْا بِنَا الحدیث ایک روایت مین جناب باقر علیہ السلام سی نقل کیا ہی مشغول ہونی یون فرمایا ہی ابتدای سفر مین جانب مکہ حج کو چلو اور ہماری مزار ون پر اختتام کرو وَفِیْ خَبَرٍ عَنِ الصَّادِقِ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَارِفًا بِحَقِّہٖ غَیْرَ مُتَجَبِّرٍ وَلَا مُتَکَبِّرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ مِائَۃِ اَلْفِ شَہِیْدٍ ابی عبداللہ سی روایت کی ہی حضرت نی کہا جو امیر المومنین کی زیارت کری اور خالی ہو جبر و تکبر سی اوسکو ملی اجر لاکھ شہید کا وَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَبُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ وَہَوَّنَ عَلَیْہِ الْحِسَابَ اسکا اگلا گزشتہ سب بخشدیگا اور آیندہ کا بھی مواخذہ نکریگا روز حشر تسکین و آرام سی اوٹھایا جائیگا سہولت اور آسانی مین حساب سی نجات پائیگا وَاسْتَقْبَلَتْہُ الْمَلٰئِکَۃُ فَاِذَا انْصَرَفَ شَیَّعَتْہُ

ہنگامہ و کثرت کردند تا فرو شدن آفتاب ... سپاہ در تعجب بماندند و سپاہ ... مختار شبیخون ... کردند تا نصرانیان ازجا بکندند و در ... مختار شبیط و داد ... مصعب باک کرد تا ان ...

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت قبر علی و فاطمہ علیہما السلام و رجعت المحرم ایام تمام

اِلیٰ مَنْزِلِہٖ روضہ مین آنی کی وقت ملائکہ استقبال کرتی ہین اور ہنگام مراجعت و رستی گہر تک پہنچاتی ہین فَاِنْ مَرِضَ عَادُوْہُ وَاِنْ مَاتَ شَیَّعُوْہُ بِالْاِسْتِغْفَارِ اِلیٰ قَبْرِہٖ پس اگر بیمار ہو تو وہ اسکی عیادت کو آتی ہین ہرگاہ مرجاتی استغفار کویان جنازہ قبر تک لیجاتی ہین وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ عَنْہُ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَنْ زَارَ جَدِّیْ عَارِفًا بِحَقِّہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَعُمْرَۃً مَبْرُوْرَۃً دوسری روایت مین اوسی جناب سی ذکر ہوا کہ فرمایا ای ابن مارد جو زیارت کری میری جد علی ابن ابی طالب کی اور معرفت رکہتا ہو اونکی افضل مراتب کی اللہ تعالیٰ اوسکی نامۂ اعمال مین یہ شرف لکہی کہ عوض ہر قدم ثواب حجۂ مقبول اور عمرۂ مبرور کی۔ وَاللّٰہِ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَا تَطْعَمُ النَّارُ قَدَمًا تَغَبَّرَتْ فِیْ زِیَارَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَاشِیًا کَانَ اَوْ رَاکِبًا بخدا قسم ای ابن مارد ہرگز آتش دوزخ مین اون قدم کو ملایکہ نہ جلائیگی جو پیادہ خواہ سوار سفر زیارت امیر المومنین مین آلودہ ہو گی یَا ابْنَ مَارِدٍ اُکْتُبْ ہٰذَا الْحَدِیْثَ بِمَاءِ الذَّہَبِ ای فرزند مارد اس حدیث کو یاد رکہنا اور خالص آب زر سی لکہنا ہو وَاَمَّا زِیَارَۃُ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ فَنَکْتَفِیْ فِیْہَا بِذِکْرِ خَبَرِ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اما زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پس کافی ہی اوسمین خبر یزید ابن عبد الملک جو اوسنی اپنی باپ اور دادا سی سنا قَالَ دَخَلْتُ عَلیٰ فَاطِمَۃَ فَبَدَاَتْنِیْ ثُمَّ قَالَتْ مَا غَدَا بِکَ قُلْتُ طَلَبْتُ الْبَرَکَۃَ کہتا ہی خدمت مین بتول عذرا کی ایک دن مین گیا مجہی خاطر داری بہاکی پوچہا کس تشویش اور فکر مین تو ہی مبتلا ہوا عرض اور برکت کا ہوں جویا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَہُوَ ذَا اَنَّہٗ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلَیَّ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فرمایا میری والد نی خبر دی اور وہ یہی کہ اونپر اور مجہپر تین روز سلام کری بہشت مین جانا

مختار شبیط گفت ... پیش از آنکہ شب در آید یاران عراق حملہ کردند ... حملہ کردند و این در ان محل بود کہ مصعب باز گردیدہ بود و سپاہ مصعب را ہزیمت کردند و علمہای ایشان را نگونسار کردند و نیزہ ہای ایشان شکستہ شدند تا بلشکرگاہ ... و بسیار مردم مجروح کردند و بسیاری را کشتند از عقب ایشان رفتند و بسیاری را کشتند مصعب و لشکر منصور باز گشت و ... مختار مظفر و منصور باز آمد و ... از لشکر شیعہ بود و دل منافقان افتاد و مصعب ...

... چنانکہ کشتہ شدہ بود ... شش ہزار مرد کشتہ شدہ ... و گفت ...

پیتالیسویں مجلس حال زایران مولا و مراجعت حرم شام سے جانب کربلا

اللہ کیطرفسی اوسکو واجب ٹہری قُلْتُ لَهَا فِي حَيَاتِهِ وَحَيَاتِكِ قَالَتْ نَعَمْ وَبَعْدَ
مَوْتِنَا الحدیث یعنی عرض کی ایّام حیات مین اونکی اور تمہاری جو ادب سلام بجالاتا ہی
جو ابدیا ہان اور بعد موت ہماری بہی ایسا اجر پاتا ہی ابتلای جفای زواران و
اہل عزا و حکایت عورت زاین و خرابی قبور شہدای اہل مصیبت
بکا بہت جای شکر و سپاس باری تعالی ہی کہ ہمین اور تمہین ایسی اخر زمانی مین امن و امان کی
پیدا کیا ہی جو الفت اور ولای آل عبا پر کوئی حاکم نہین ستاتا جان و مال کو خوف تلف
علامی شاہ نجف مین نہین رہا جو چاہی محبت عترت طاہرہ مین زبان کو صرف مدح و ثناگری
جو چاہی اونکی نام پر ایّام شادی مین لٹاتا اور ہنگام غم مین اوٹہاتا ہی کوئی تعرض دشمن کا
مسرت و رقت پر دوستی اولاد مصطفی و مرتضی سی نہین ہوتا اور عرض و ناموس زوار و
تعزیہ دار ذریّۂ حیدر کرار سی نہین بولتا سابق زمانی مین یہ جور و ستم مریدان خاندان سید عالم
گذرتا کیا مجال تہی جو کوئی رسم الم یا عزم زیارت پر اون حضرات کی علانیہ قدم رکہتا
اہتمام ظلم و فساد سی اہل عناد کی ودیعت نبی برباد ہوئی اور تمامی بلاد اسلام مین یہ
نوبت دین بہم پہنچی تہی کہ شخص کو دشنام ناموس جورو و بیٹی کی گوارا پڑتی اور لقب شیعۂ ائمہ
محبت علی علیہ السلام سی تاب ضبط نہ تہی اوس نسبت مین اپنی ذلت و رسوائی جانتا
محکمۂ قاضی مین جاتا گواہ و دعوا سنواتا کہ فلان آدمی نی مجھی حیدری و امامیہ کہا ہی اس
میری ہتک آبرو کا جرم قابل سزا ہی وہ مفتی خطاکار مرتکب جفا کو عدالت و دیانت مین بلا تامل
شیعہ کہنی والی کو ضرب تازیانی سی حدّ قذف لگاتا مسلمانوں کو ارشاد پیروی بنی فاطمہ
دشنام
علی علیہا السلام سی بچاتا حدود الہی کو طریقہ خلاف کتاب و سنت مین محسوب بناتا ہماری
اکابر ذکر فضیلت اور مصیبت ائمۂ ہدیٰ کو ایک دوسری کی روبرو حب لاتی کہ غیر دین سے

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت و ذکر تربت سید الشہدا و شام سی حرم کی باز گشت کربلا

ستان کی اوپر عہد و پیمان قسم باہم ہو جاتی اشرار نی بہت اخیار و ابرار ہوالی حیدر کرار کو پکڑ کی دارمین پہنچا ہی جنہی مدح بنی امیہ اور بیزاری اہلبیت اطہار ظاہر نہ کی فورًا جلا دیا ہی ہواداران آل خیر الانام کا مدام سامان بضاعت لوٹا جاتا اور جسم و جان کو اندیشہ تلف نام شاہ نجف سی لگا رہتا تعزیہ داری مین سوگ نشین ماتم زندگانی ہوتی قصد زیارت پر تنگنای لحد مین مبادی عیال و اطفال کو روتی ہر ایک خلیفہ بنی امیہ نی تقید اسکان الحرم اور اونکی محبین کو ستایا انواع کینہ و حسد سی بنی عباس نی بھی حق ادا دین ہیا یا اگر طاہر مین تلوار و نیزی سی پیاسا نہین مارا تو خنجر ایذا سی زہر کی قطع رشتہ حیات کیا خرابی تربت مطہرہ مین انواع تدبیر سی کاوش کی راہ آمد و رفت مین زوار ونکی بندش کی اطراف مشاہد مقدسہ مین نگہبان بٹہائی کہ جو کربلا جای اوسی جاسوس بلا پکڑ لائی شحنہ سیاست اوسکی حلق پر تیغ چلائی آخر کو ایسی غضب کا حکم ہوا کہ جو کوئی مرقد سید الشہدا پر آتا دست تعدی سی اوسکا ہاتہ کاٹا جاتا ایک شخص غلبہ شوق مین گیا بلا زمان خلیفہ کو بازہو الی کیا دوسری برس جذبہ الفت نی اوس محب اہلبیت کا شانہ ہلایا کہ جیب اسباب زیارت کف ہمت مین موجود اور توتی قدم مردانہ نہین ٹوٹا پاؤں چلتی کربلا یا حسین کہتا سر زدہ دوید سیر جا پہونچا مجاورونکو مزاحم طریق دیکھا پایا کہ ہاتہ بہی راہ مولا مین کہوادیا لہذا ہر چند زوار یا ہتہ پیر کاٹی وہ معاندین بیدین تنگ آئی کوئی طرح انسداد آمد و رفت کی منصوبات نہ پائی ایک دن وزرا و مقربان بارگاہ کو خلوت مین بلایا دربار سباب منع تعزیہ داری و آمد و رفت زایرین کی بستر مشورہ پوچھا ایک نی کہا ای امیر خلایق کی پاس جنس جان بہت ارزان موجود ہی جب تو ہا ہی راہ محبت اہلبیت مین نقد دینکی لاکن ہاں مفقود ہی عمر بہر کی زحمت مین کچہہ پیدا ہو جاتا ہی اوہ کبہی ایسا ہی جو ہرگز میسر نہین آتا ہی اگر تو مناسب جانی تو یہ حکم جاری کردی کہ جو ازو سند قبر

١٠٥٦

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت قبر سید الشہدا و مراجعت الحرم شام سے جانب کربلا

امام حسین علیہ السلام ہو بخوف جائے بکر سوا شہر فی ہذا زمانہ واسطے سرکار خلافت مدار کی
لاتے اس شہر میں عاجز و محتاج درماندہ بیٹھے ہینگے اور غنی لوگ تھوڑے ہیں کہ وہ زکوۃ
دریغ نکرینگے بدون خونریزی یہ سبیل بندش ہو جائیگی اور آمدنی بیت المال میں افزایش
پائیگی وہ مغرور دنیا جیلہ مذکور سے نہایت مسرور ہوا منادی سے کہا یہ دستور العمل نزدیک
و دور میں سبکو سنا اتفاقات سے ایکروز اپنی منظر قصر پر جلوہ گر تھا ہو سا منی قافلہ حجیم
سے آتا دیکھا کہ ہر ایک محافظان طریق کو اپنا محصول دیتا سوار ہو کے جانب مقصد
قدم آگے راہ لیتا اوسکے آخر میں عورت خستہ حال شکستہ بال شامل گروہ کاروان چلی آتی
جو لباس کہنہ میں پای پیادہ ضعف کے مارے آہستہ قدم بڑھاتی مشاہدہ ضعیفہ کی
شرارہ کینہ سینہ خلیفہ میں تیز مشتعل ہو کے ملازموں سے احضار مستورہ کا امر کیا زن
زن پارسا اوس نامرد کی پاس آئی حقیقت ماجرا پوچھی تو کہاں سے تشریف لائی جواب دیا
میں فلانی شہر سے آتی ہوں اپنی مولا مظلوم کربلا کی زیارتکو جاتی ہوں خلیفہ جذبہ غضب
او بلیس سے چلایا بلکہ تو نے نہیں سنا جو ہم نے اس باب میں کیا دستور مقرر فرمایا وہ عاجزہ
رو کی خاک پہ بیٹھی اپنی پیٹ کا بوجھ اوتار کے تھیلی سے اشرفی نکالی روبرو او لاکر
اوس دشمن خدا اور رسول نے تعجب او شماتت سے کہا اگر تجکو ایسا مقدور تھا کیوں پیادہ پا
سفر کیا عورت نیک سیرت نے آہ سرد بھری جواب میں اپنی حقیقت یہ کہا یہ ہوئی کہ اے
امیر میں زن بیوہ نادار تھی جو یہ بات ایام جوانی میں سنی برسوں مزدوری کرتی چرخہ کاتتی
سوت بیچتی رہی تاکہ وجہ محصول میری پاس فراہم ہو گئی واسطے مصارف کرایہ سواری کی
بھی یہ خیالات گذرے سواد بالعین پر حاصل اس حوصلہ میں آئی اور تمنای زیارت دل بیتاب میں
رہجاتی بڑھاپا قافلہ کے ہمراہ پیدل بہ ہمت رفتار گوارا کی شکر خدا جو قدر مقدور تھا لائی نذر کیا

بسم الله الرحمن الرحیم

اعلم بالصواب

تمام شد این مجلس بعون الله تعالی

۱۰۵۵

بیتیا الثلثون مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا در رجعت الجیم جانب کربلا

پہنچی اس حکایت کی سماعت سی اوس پر کینہ و عداوت کو جوش آیا خرابی واسطے قبر ابی
عبد اللہ علیہ السلام کا تہیہ جی مین لایا وہ رسوم مذموم جو بانیان فساد کی اتباع سے ہا
چنانچہ راقم بھی جو قافلہ ایران کی ہمراہ سرحد عرب و عجم پر گذرا تو آدمی چار ریال عراق
دو مقام خانقیہ و یعقوبیہ مین دیتا گیا ہی اب نہین معلوم وہ بدعت برقرار ہی یا موقوف
کرنیکو حکم ہوا ہی وا حسرتا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی و غربت سی اوسدنیا مظلومی زندان
خیر الانام اور اونکی مصیبت اور ہتک حرمت سی ہر چند پیغمبر نی امت کو عترت طاہرہ کی
رعایت مین وصیت فرمائی صد مرتبہ زیادہ علی الرغم ایذا و ذلت پہنچائی جس قدر جبر
صفدر نی امانت و احسان اصحاب ملامت پر کیا عوض مین پامالی خاندان رسالت
اونکا اجماع ہو رہا ہے روی الشیخ فی امالیہ باسنادہ عن القاسم بن
احمد بن معمر الاسدی وکان لہ علم بالسیرۃ وایام الناس شیخ صدوق
امالی مین قاسم ابن معمر اسدی سی روایت کی ہی کہ اوسی علم سیر و تواریخ مین مطلع تھا
قال بلغ المتوکل جعفر بن المعتصم ان اہل السواد یجتمعون بارض
نینوی لزیارۃ قبر الحسین علیہ السلام فیصیرون الی قبرہ منہم خلق
کثیر راوی کہا متوکل جعفر ابن معتصم نی سنا کہ اطراف عالم سی خلایق کا زمین نینوا مین ہجوم
ہوتا چلا ہوا سطی زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی آتی ہین و زیارت و دعا و نماز مین اوا
تحیت و سلام بجا لاتی ہین فانفذ قائدا من قوادہ فضم الیہ کنفا من الجند
کثیرا لیشعث من قبر الحسین ویمنع الناس من زیارتہ والاجتماع الی قبرہ
ایک سردار نابکار کو لشکر دیکی بہیجا تا قبر مطہر امام حسین علیہ السلام کو خراب کری اور خلایق
کو مزار کثیر الانوار کی زیارت اور ہجوم سی روک رکہی فخرج القائد الی الطف و

پنجاہ و سیم مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا و باز گشتن ہم شام سی ... کربلا

وَعَمِلَ بِمَا أُمِرَ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ پس وہ سالار بکم
جانب دشت کربلا آیا سال دو سو سینتیس میں جو امر کیا تھا عمل میں سب لایا فَثَارَ
أَهْلُ السَّوَادِ بِهِ وَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا لَوْ قُتِلْنَا عَنْ آخِرِنَا لَمَا أَمْسَكَ
مَنْ بَقِيَ مِنَّا عَنْ زِيَارَتِهِ اہل نواح گرد و پیش اوس بانی فساد کی پاس فراہم ہوئی
مرد متفق ہو کی ایک زبان بولی اگر تو ہم سبکو مار ڈالی اور قتل سی دو چار باقی رکھی تو بھی
انا نخوبہ کی ہلاکت جان و بربادی خانمان سی منہ نہ موڑینگی وَرَأَوْا مِنَ الدَّلَائِلِ
مَا حَمَلَهُمْ عَلَى مَا صَنَعُوا پس اوس جماعت نی جو انہدام تربت پر مامور تھی بہت کرامتیں
دیکھیں اور انواع معجزات و دہشت کی باتیں اونکی نظر سی گذریں حَتَّى كَتَبَ الْأَمْرَ
إِلَى الْحَضْرَةِ فَوَرَدَ كِتَابُ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى الْقَائِدِ بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالْمَسِيرِ إِلَى
الْكُوفَةِ مُظْهِرًا أَنَّ مَسِيرَهُ إِلَيْهَا فِي مَصَالِحِ أَهْلِهَا وَالْاِنْكِفَاءِ إِلَى الْمِصْرِ یہاں تک
مختارکار نی شرح کیفیت سی خلیفہ کو نامہ لکھا متوکل نی اپنی سردار کو حقیقت امر چھپانی اور کوفہ
پھر آنی کی واسطی جواب لکھا کہ تو لوگوں سی ظاہر میں کہنا میں اصلاح امور کو مامور ہوا تھا وہاں کی
رعایا کا بندوبست کرتا ہوں فَمَضَى الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ سَنَةُ سَبْعٍ وَ
أَرْبَعِينَ فَبَلَغَ الْمُتَوَكِّلَ أَيْضًا مَصِيرُ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ وَالْكُوفَةِ
إِلَى كَرْبَلَاءَ لِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر دوبارہ بی خوف و خطر لوگ
سال چالیس اور سات میں متوکل نی سنا کہ خلایق فراوان اطراف و جوانب کوفہ کی آتی ہیں
زیارت مرقد مطہر امام حسین علیہ السلام کو بجا لاتی ہیں وَأَنَّهُ قَدْ كَثُرَ جَمْعُهُمْ لِذَلِكَ وَ
صَارَ لَهُمْ سُوقٌ كَبِيرٌ بڑا بازار ازدحام خاص و عام ہوتا ہی ہر قسم کا سودا سلف بکتا ہی خوب
بکتا ہی فَأَنْفَذَ قَائِدًا فِي جَمْعٍ كَثِيرٍ مِنَ الْجُنْدِ دوبارہ ایک سردار لشکر فراوان کی ساتھ

١٠٥٩

واکنون فانی باز گرد و امیر ... سلام رسان و ... عرض ... کربلا ... که حضرت امام معصوم برسانی ... که حضرت امام حسین باشد ... فانی گفت اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله و اشهد ان علیا ولی الله ...

پینتالیسوین مجلس ذکر خرابی تربت سید الشهدا و مراجعت اہل حرم شام سے جانب کربلا

اور مزاحمت آمد و رفت کا حکم عام دیا وَأَمَرَ مُنَادِيًا يُنَادِي بَرِئَتِ الذِّمَّةُ مِمَّنْ زَارَ قَبْرَهُ منادی کو امر کیا پکار کے سبکو سنایا جو آئندہ یہاں زیارت کو آئیگا وہ لا محالہ مارا جائیگا وَنَبَشَ الْقَبْرَ وَحَرَثَ أَرْضَهُ وَانْقَطَعَ النَّاسُ عَنِ الزِّيَارَةِ وَعَمِلَ عَلَى تَتَبُّعِ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَالشِّيعَةِ فَقُتِلَ وَلَمْ يَتِمَّ لَهُ مَا قَدَّرَهُ اوسکی عاملون نے قبر مبارک سے در کھودی زمین روضۂ مطہر قابل کہیتی کی زیارت کرنیوالون کو قتل و غارت کی سنت جلی مرتضی اور آل خیر الانام علیہم السلام کو برباد کرنا آلکت اور ہجو جیوبان حید گرار شروع کی
جو بدعت بین مبتلا تھا جو اجل نی جلد بیٹی نی جان سے مار ڈالا جو ارادہ جفا اوسکا پورا نہوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الدِّيزَجِ قَالَ بَعَثَنِي الْمُتَوَكِّلُ إِلَى كَرْبَلَا لِتَغْيِيرِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابراہیم ابن دیزج سے روایت کی ہی اوسنے کہا کہ مجھی متوکل عباسی نے کربلا واسطی خراب کرنی قبر امام حسین علیہ السلام کی بہیجا وَكَتَبَ مَعِي إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ الْقَاضِي أُعْلِمُكَ أَنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِبْرَاهِيمَ الدِّيزَجَ إِلَى كَرْبَلَا لِيَنْبُشَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ فَإِذَا قَرَأْتَ كِتَابِي فَقِفْ عَلَى الْأَمْرِ حَتَّى تَعْرِفَ فَعَلَ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ اور میری ہاتہ جعفر ابن محمد ابن عمار قاضی کو نامہ دیا کہ میں ابراہیم کو مسمار کرنی مرقد امام حسین کی واسطی بہیجا تو جب میرا خط پہونچے تو اوسکا نگران حال رہنا جب اسکو عمل مین لایا خواہ نہ لایا اور واقف ہونا قَالَ الدِّيزَجُ فَعَرَّفَنِي جَعْفَرٌ مَا كُتِبَ بِهِ إِلَيْهِ فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي بِهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ راوی کہتا ہی جعفر نے مجھی خبر دی جو عبارت متوکل نے لکہی تہی پس مینی وہ کیا جو جعفر نی کہا تہا اور اوسکی پاس پہر کی آیا ماجرا کہا فَقَالَ لِي مَا صَنَعْتَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ مَا أُمِرْتُ بِهِ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا مجھسے پوچہا تونے کیا کیا مینے جواب دیا جو آپنے فرمایا تہا لاکن وہاں کچہہ نہین دیکہا نہ کوئی نشان ملا فَقَالَ لِي أَفَلَا عَمَّقْتَهُ قُلْتُ

امیر المومنین علی ابن ابیطالب رفت ... شیعه ... که ... بنا ... و ...

آنگفت تو عجب نیست که ... سیلاب ... فردای قیامت

از شما عجب ... هیچ ... مسلمانید ...

وازانجا ... نخواهد بحضرت پیغمبر صلی الله علیه

پینتالیسوین مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا اور رجعت حرم جانب کربلا

قَدْ فَعَلْتُ فَمَا رَأَيْتُ اوسنی بتایا کیون کر ڈھا نہیں کہو دا ایسی عرض کی یہ بھی کر گذرا اگر کچھ

نہ پایا فَكَتَبَ إِلَى السُّلْطَانِ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ الدِّيزَجَ قَدْ نَبَشَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَاَمَرْتُهُ

فَمَخَرَهُ بِالْمَاءِ وَكَرَبَهُ بِالْبَقَرِ جعفر نی متوکل کو سرگذشت لکہی کہ ابراہیم نی قبر کہودی لا کوئی

چیز نہین دیکہی میں نی پانی بہایا اور ہل جتوایا ایسا ہیبت ہوا یا سب حکم عمل میں لایا قَالَ اَبُو عَلِيٍّ

الْعَمَّارِيُّ فَحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ الدِّيزَجُ وَسَاَلْتُهُ عَنْ صُورَةِ الْاَمْرِ فَقَالَ لِي

اَتَيْتُ فِي خَاصَّةِ غِلْمَانِي فقط ابو علی عماری روایت کرتا ہی کہ میں صورت ماجرا کو

ابراہیم سے پوچہا ہی اوسنی قسم سے بیان کیا کہ میں اپنی چند غلام معتمد لیکی گیا وَاِنِّي نَبَشْتُ

فَوَجَدْتُ بَارِيَةً جَدِيدَةً وَعَلَيْهَا بَدَنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَوَجَدْتُ مِنْهُ

رَائِحَةَ الْمِسْكِ جب میں تربت مقدس کو شگاف کیا تو اندر بوریای تازہ پایا اوسپر پیکر

امام حسین علیہ السلام لیٹا نظر آیا بدن مطہر سی خوشبوی مشک دماغ میں آتی اور لاش ویسی ہی

خون میں تر پائی جاتی فَتَرَكْتُ الْبَارِيَةَ عَلَى حَالِهَا وَبَدَنَ الْحُسَيْنِ عَلَى الْبَارِيَةِ

پس میں بوریا کو جیسا تہا تغیر نکیا اور جسم امام حسین علیہ السلام بہی اپنی حال میں رہنی دیا و

اَمَرْتُ بِطَرْحِ التُّرَابِ عَلَيْهِ وَاَطْلَقْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاَمَرْتُ بِالْبَقَرِ لِتَمْخَرَهُ

وَتَحْرُثَهُ فَلَمْ تَطَاُهُ الْبَقَرُ وَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ اِلَى الْمَوْضِعِ رَجَعَتْ عَنْهُ

پہر اوسکو قبر میں ہمراہیوں سی تاکید کی اور نہر آب رواں لاکی اوس زمین پر جاری کی لاکن

چاروں جانب پانی دوڑتا پہرتا فرات پر مزار اقدس کی نہیں چڑہتا راقم عرض کرتا ہی کہ یہ

البتہ نظر آیا ہی کہ وہ نشان کرامت ابتک بنا ہی روضہ مولا بہت اونچا ہی اور گرد اگرد

نشیب رہا ہی اسواسطی اراضی اطراف کا حائر نام رکہا ہی کہ پانی وہاں حیران پہرا ہی ابراہیم

کہتا ہی کہ پہر میں سیل چہوڑا کی نل چلایا کہبت ہوا کی کو فرزند اعمال کی ختم زلل پیسلا یا ہرگیا وحسبہ

والا چہ جواب گوئی کہ امام ... ... امیر المومنین ... و ... بقول خدا و رسول ... خلاف ... از ... امت خدا ... رسول ...

1061

حذیفة الیمانی ... گفت که ای برادر ... انشاء الله ...

کتاب خدا ... و ... ایشان را ... رسول ...

پینتالیسویں مجلس ذکر خرابی قبر سید الشہدا و مراجعت حرم جانب کربلا

سو ضریح مدفن کی پاس جاتی تہی اوس سی پہری آتی داہنی بائیں منہہ پہیراتی تہی فَحَلَفْتُ لِغُلَامِي بِاللّٰهِ وَبِالْأَيْمَانِ الْمُغَلَّظَةِ لَئِنْ ذَكَرَ أَحَدٌ هٰذَا لَأَقْتُلَنَّهُ میں اپنی غلام کو تاکید شدید سی قسم دی کہ اگر یہ حکایت تمنی کسی کی روبرو کہی پہر اسے مار ڈالونگا تجکو جیتا نچہوڑونگا

رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَابِيَةَ الطُّورِيِّ قَالَ حَجَجْتُ سَنَةَ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ فَلَمَّا صَدَرْتُ مِنَ الْحَجِّ صِرْتُ إِلَى الْعِرَاقِ عبد اللہ ابن دابیہ طوری سی روایت کی ہی جو اوسنی کہا سال دو سو چالیس و سات ہجری میں مکہ معظمہ کا سفر کیا جب حج سی فارغ ہوا ملک عراق کیطرف پہرا فَزُرْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى حَالِ خِيفَةٍ مِنَ السُّلْطَانِ وَزُرْتُهُ راوی کہتا ہی پس میں جب وادی نجف اشرف پہنچا بہت خوف و دہشت میں عمل سلطانی سی امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارت بجا لایا ثُمَّ تَوَجَّهْتُ إِلَى زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا هُوَ قَدْ حُرِثَتْ أَرْضُهُ وَفُجِّرَ فِيهَا الْمَاءُ وَأُرْسِلَتِ الثِّيرَانُ الْعَوَامِلُ فِي الْأَرْضِ پہر وہان سی قصد طواف ابن حضرت امام حسین علیہ السلام کی وادی کربلا کو چلا ہر گاہ اوس ارض اقدس میں وارد ہوا اور عجیب ماجرا ملاحظہ دیکہا کہ روضہ مطہر کو توڑا زمین کو اطراف سی کہودا پانی اوس پر چہوڑا ہی اور کہیت کرنیکو دور تک ہل جوتا ہی فَبِعَيْنِي وَبَصَرِي كُنْتُ رَأَيْتُ الثِّيرَانَ الْعَوَامِلَ تُسَاقُ فِي الْأَرْضِ سَوْقًا فَتُسَاقُ لَهُمْ حَتَّى إِذَا حَاذَتْ مَكَانَ الْقَبْرِ حَادَتْ عَنْهُ يَمِينًا وَشِمَالًا قسم ہی مجہی ان آنکہوں کی جو مجہکو سب یاد ہی جو بات دیکہی فراز زمین بیل جوتی ہوئی ہل چلاتی اون حیوانات کو قبر منور کیطرف ہنکاتی لیجاتی جب وہ مرقد مطہر کی برابر آتی داہنی بائیں منہہ پہیراتی ہیبت سے ہر ایک قدم نہیں بڑہاتی فَتُضْرَبُ بِالْعِصِيِّ الضَّرْبَ الشَّدِيدَ فَلَا يَنْفَعُ فِيهَا ذٰلِكَ وَلَا تَطَأُ الْقَبْرَ بِوَجْهٍ وَلَا سَبَبٍ پس وہ گستاخ بیلوں کو چوبدستی

وجواب کرفتند بازدی ای تا از اهل ارمینیاک
پیدا بود نامه بنا نامه را بستند و باشکستکاه ... و بابه
مهلب برفت و کر پهکان پیکد و سپه جاکان را کفت
تا با به خیمه مهلب و سپه ... شناخت و ...
قصد دارم ... را ... بلیست او دا و او
خوا لنا تا بینا نامه و کفت ای نا بینا ...
نامه را بخوانید و کفت ای ... بفرست

بیتیالیسویں مجالس در ذکر زائرین قبر سید الشہدا و مراجعت اہل حرم جانب کربلا

بہت مارتا کہ قبر کی اوسکی جیسی لاکن خود بخود اوسکا نشان پھر جاتا بلا زبان خلیفہ کہری یہ عجائب ماجرا
دیکھتی یہ آدمی دیوانی دو دو نو پہر یہ بد شد یہ کرتی ۞ فَمَا اَمْکَنَتْنِی الزِّیَارَۃُ فَتَوَجَّہْتُ
اِلَی الْبَغْدَادِ راوی کہتا ہی جبکہ اوس قبر کی زیارت نصیب نہ ہوئی ناچار دور سی درود
سلام پڑہکر قرین حسرت راہ بغداد لی ۞ عَنْ یَحْیَی بْنِ مُغِیْرَۃَ الرَّازِیِّ قَالَ کُنْتُ
عِنْدَ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ اِذْ جَاءَہُ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْعِرَاقِ فَسَاَلَہُ
جَرِیْرٌ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ کتاب امالی میں یحیی بن مغیرہ رازی سی روایت کی اوسنی کہا
میں جریر بن عبد الحمید کی پاس بیٹھا تھا ناگاہ ایک آدمی اہل عراق سی وہاں آیا جریر نی
اخبار ناس کا سوال فرمایا ۞ فَقَالَ تَرَکْتُ الرَّشِیْدَ وَقَدْ کَرَبَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ وَ
اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ السِّدْرَۃُ الَّتِیْ فِیْہِ فَقُطِعَتْ ... ہارون الرشید عباسی کو
دیکھا ... قبر امام حسین علیہ السلام پر ہل جتوایا بیری کی درخت قطع
کرنیکا حکم دیا ۞ قَالَ فَرَفَعَ جَرِیْرٌ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ جَاءَنَا فِیْہِ حَدِیْثٌ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہُ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ قَاطِعَ السِّدْرَۃِ ثَلٰثًا راوی کہتا جریر نی ہاتھ دعا کو
اوٹھائی اور بولا اللہ اکبر اوسکی واسطی حدیث پیغمبر خدا سی آئی ہی کہ قاطع شجر سدرہ پر تین
مرتبہ پیغمبر نی لعن فرمائی ہی ۞ فَلَمْ نَقِفْ عَلٰی مَعْنَاہُ حَتَّی الْاٰنَ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِقَطْعِہٖ
تَغْیِیْرُ مَصْرَعِ الْحُسَیْنِ حَتّٰی لَا یَقِفَ النَّاسُ عَلٰی قَبْرِہٖ ہم نہین واقف تھی
معنی کلام سی تا کہ اب جانا اور مقصود قطع حضرت سید انام کو پہنچا اس لعنون کا ارادہ درخت
بیری کی یہ تھا کہ مقتل امام حسین علیہ السلام لوگ نپائین اور علامت قبر مبارک خلق زائرین
بہول جائین ۞ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فَرَجٍ الرُّخَجِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ
اَبِیْ عَنْ عَمِّہٖ عُمَرَ بْنِ فَرَجٍ قَالَ اَنْفَذَ الْمُتَوَکِّلُ فِیْ تَخْرِیْبِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

۱۰۶۳
مختار کفت ابراز همراهان ...
اکنون ترا باعث یار باید بود تا او را ...
کم محمد سعد کفت چه باید که مختار کفت
با او بنشین تا با تو در حدیث ...
و جنگ بکویم و تو ... از ...
بکو ... جاسوسی ...
او مهلب را بدنبال تو فرستد ...
صبر کن که او بنزدیک تو آید ...
او را بکشد ... از ...
در میان کیرم محمد بن سعد کفت چنین
کی کفته خواهم که پس از ...

عبد الله سیاه موزه را برداشت و طلبا
بزدند و دو ربکوفه نهادند مختار
خشم او دو بنشست و جاسوس کی برفت
و مصعب را خبر کرد که مهلب ...
و خبر داد و کفت ای برادر ...
مختار برکشت مهلب را ... ببند

پہنچنا کبوتروں کا جو مجلس میں کر خبرانے تربت سید الشہدا و مراجعت الحرم شام سے جانب کربلا

فَصِرْتُ اِلَى النَّاحِيَةِ فَاَمَرْتُ بِالْبَقَرِ دوسری روایت میں عُمَرْبِنْ فَرَجْ نے کہا

متوکل نے مجہی واسطی انہدام قبر امام حسین علیہ السلام کی بہیجا ہر گاہ وشت ماریہ میں قبر

مزار پہنچا بیل کی جوڑی ہل سے جوتکر ہانکا فَمَرَّ بِهَا عَلَى الْقُبُوْرِ كُلِّهَا فَلَمَّا بَلَغَتْ

قَبْرَ الْحُسَيْنِ لَمْ تَمُرَّ عَلَيْهِ پس انکو ساری قبروں پر پھرایا جب کہ تربت سید الشہدا کی

طرف بڑہایا وہ دو نوجوان ٹھہر گئی اور سجدہ مبارک پہ ہرگز نہ جڑہی قَالَ عَمِّيْ عُمَرُ بْنُ فَرَجٍ

فَاَخَذْتُ الْعَصَا بِيَدِيْ فَمَا زِلْتُ اَضْرِبُهَا حَتّٰى تَكَسَّرَتِ الْعَصَا فِيْ يَدِيْ

میرا چچا عمر بن فرج ناقل ہی اپنا عصا ہاتھہ میں لیا انکو مارنا شروع کیا تاکہ وہ دو ٹکری ہوا

فَوَاللّٰهِ مَا جَازَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ وَلَا تَخَطَّتْهُ بخدا قسم فرانہ مدفن پر امام امم کی جانور دو

قدم نہیں چلا ہر چند مارا پیٹا داہنی بائیں سی پھیرا پیر آگی نہ ہلا قَبْ اَخَذَ الْمُسْتَرْشِدُ

مِنْ مَالِ الْحَائِرِ كَرْبَلَا وَقَالَ اِنَّ الْقَبْرَ لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْخِزَانَةِ وَاَنْفَقَ عَلَى الْعَسْكَرِ

مسترشد خلیفہ عباسی نی مال نذر و نیاز حائر کربلا غصب کیا بولا کہ قبر کو حاجت نذر و نیاز

نہیں وہ سب لشکر میں بانٹ دیا فَلَمَّا خَرَجَ قُتِلَ هُوَ وَابْنُهُ الرَّاشِدُ جب ظلم

کرنا حرم سے نکلا وہ اور بیٹا اوسکا راشد مارا گیا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الثِّقَاتِ اَنَّهٗ

لَمَّا اَمَرَ الْمُتَوَكِّلُ بِحَرْثِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَاَنْ يُجْرِيَ الْمَاءَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَلْقَمِيِّ نام نہر فرات

جماعت معتبر نی روایت کی جب حکم ہوا متوکل کا قبر ابی عبد اللہ پہ کہیت جوتیں نہر علقمی کا

پانی لاکی اوسپر بہادیں اَتٰى زَيْدُ الْمَجْنُوْنُ وَبُهْلُوْلُ الْمَجْنُوْنُ اِلٰى كَرْبَلَا فَنَظَرَا

اِلَى الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ مُعَلَّقٌ بِالْقُدْرَةِ فِي الْهَوَاءِ زید مجنون و بہلول دیوانہ کربلا میں

رونق ہوی آنکہ نور معرفت سے دیکہا قبر مبارک ہوا میں معلق ہی قدرت خدا کا تکیہ لگائی

فَقَالَ زَيْدٌ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ

[illegible] سعید انتظار [illegible]

پینتالیسویں مجلس ذکر قبر امام ہمایون و تعمیر زید مجنون

نورہ ولو کرہ الکافرون زید کی مصیبت و حسرت بڑہی قرآن سی آیت پڑہی

وذلک ان الحراث حرث سبع عشرۃ مرۃ والقبر یرجع الی حالہ

دہاقین مامور فی سترہ مرتبہ اپنا عمل زراعت دیکھایا اعجاز و کرامت سی مزار کو پھر

بدستور پایا فلما نظر الحراث الی ذلک امن باللہ وحل البقر فاخبر المتوکل

فامر بقتلہ ہرگاہ یہ ماجرا ازراہ عین کی ساتھ کہ در اصدق ایمان سی اقرار ولایت کیا

ہمایون کو چھوڑ دیا جب متوکل فی سنا اوسکا سر کٹوا لیا قال و لم یزل المتوکل یامر

بحرث قبر الحسین ابن بنت رسول اللہ مدۃ عشرین سنۃ والقبر

علی حالہ لم یتغیر ولا تقع علیہ قطرۃ من الماء منقول ہی مدام بیس برس متوکل حرث

کشت کو قبر امام حسین علیہ السلام پر امر کرتا رہا تاکہ نشان [illegible]

[illegible] اپنی حال [illegible] متغیر ہوئی [illegible]

زید مجنون واقف [illegible] قبر کو [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

زید کو [illegible]

داویا فقام ہو بنفسہ واخرج زیدا من حبسہ وخلع علیہ خلعۃ

سنیۃ خلیفہ نی آپ طرف [illegible] پاس بلایا [illegible] خلعت پہنایا وقال

لہ اطلب ما ترید قال ارید عمارۃ قبر الحسین وان لا یتعرض لاحد

لزوارہ پوچھا کوئی حاجت ہو تو مانگ کہا آرزو یہی تعمیر قبر سید الشہداء [illegible]

[illegible] واسطی وہاں آئین اوسکا [illegible] موقوف ہو [illegible] فامر لہ بذلک

فخرج من عندہ فرحا مسرورا خلیفہ نی ان سب امور کا اذن قبول [illegible]

بیرون کردند از ہر دو [illegible]

[illegible] رسید [illegible]

[illegible] چہ نام داری گفت سعید گفت ای

از کدام شہری گفت شہر [illegible] گفت

چرا افتادی گفت [illegible]

ہمراہ او آمدم گفت امام [illegible]

[illegible]

[illegible] خدا اجر تو باد [illegible]

گفت این عمل کردی [illegible]

پس گفت ای سعید خواہی با ما باشی خواہی

بدو گفت اینجا باشم [illegible]

صواب آنست کہ بکوفہ روم چرا کہ

با ایشان نان و نمک خوردہ ام

اگر اینجا باشم [illegible] باید کرد

روا نبود حالا بکوفہ بروم تا بنزد

شب که عماد با جمعی بسر سعد و قدیم
وگفت این مرد سر راه را هایکو نگهدارد
طلایه فرستاد و از بیم آنکه از عماد برسید
و برادر خود ابو جعفر را با پانصد مرد
که شب یاد کنی فرار شد مهلب غافل شد
یک راه گفت تا او را بکشند و آن شب
هر دو سعد و دیاشیم عماد گفت برو

در چه نشسته بود و تدبیر میکردند
مرد دیگر مضطرب طلب جنگ نمودند
چهار هزار سوار صف کشیدند و حمله
بر پا کردند عماد نیز برابر او صف کشید
مهلب با یاران خود از دور ایستاده بود
در میان جنگ نمی آمد پس محمد اشعث
پیش دستی کرد با یاران خود در میان دو صف
امد و بایستاد و گفت یا اهل العراق هر کی
خواهد بیرون اید تا با او حرب کنم سعد بن
قیس همدانی بیرون امد و خود را ... کرد

پینتالیسوین مجلس بدبختون کا اجازت خلیفہ سی امان زیارت دینا

زید خوشحال و مسرور بارگاہ سی نکلا وَجَعَلَ يَدُوْرُ فِي الْبُلْدَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ فَلَهُ الْاَمَانُ طُوْلَ الْاَزْمَانِ ہر قریہ و شہر مین جابجا کہتا پھرتا جو چاہی بخوف زیارت حسین علیہ السلام کو آئی کہ زمانہ امان ملا ای حاضران بزم نالہ و فغان کیا مقام حیرت ہی کہ اسقدر بیچارہ ال و ذریت رسالت سی منہ موڑا حیوان تک پاس حرمت جنگی رکہین اونکو شہادت کی بعد بہی ارام سی نہین چہوڑا حیف چراغ انجمن دین کی چہپانی پر دہ ہوا پرست خاموش رہی اور فانوس شمع یقین کی توڑنی پر وہ انکی اخر کو شعلۂ قہر الٰہی مین جلی بمصداق آیہ وافی ہدایہ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ہوی بیش المصیر سی آگی دیکہین کہ اون مزار کثیر الانوار مین کیسی اسباب کرامت ظہور مین اتی ہین اور اب کیونکر محل نزول ملائکہ و عبور مصیبان زیدیہ دور بین ہین ہوا ایان شاہ مردان سینہ زنان اشک ریزان اون شہیدان ستمگر جور طغیان کی تعزیہ داری کرتی ہین غریب الوطنان اہل ہند و ایران شوق زیارتین وہان جاکی فرین نالہ و فغان بجنت ان واہان ہستی ہین نظم ماولہ وہ ظلم و ستم جو اہل بدعت نی کیا دنیا میں کسی بشر نی دیکہا نہ سنا حسرت جو کبریا کا پیارا ہوتا سر کٹنی کی بعد بہی مصیبت مین رہا چہاتی کو تو ہیہم یاتم یارو یہ غم وہ عزا ہی جہاں اندوہ و بکا اس درد و الم سی انبیا روتی ہین خاموش نہ بیٹہو کہ نہین رسم وفا نالان رہنا یہ شرط غلامی ہی کہو حق کو ادا

مراجعت اہل حرم شام سے بدشت کربلا و زیارت قبور شہدا و عزاداری آل عبا

پینتالیسویں مجلس بازگشت اہلِ حرم شام سے جانب کربلا

مہاجرانِ شامِ غربت و خواری و آزادانِ ایامِ محنت و گرفتاری و مسافرانِ دشتِ مصیبت و بلا و رہروانِ صحرای کربت و ابتلا و زایرانِ مزارِ کشتگانِ ستم و راویانِ اشکبارِ حالاتِ الم و اخبارِ ماتم کو ساتحۂ مراجعتِ اہلِ حرم سے وادیٔ کربلا میں صفحۂ غم پر یون رقم کرتی ہین کہ جب یزیدِ پلید اپنی ظلمِ شدید سے پشیمان ہوا بتواترِ خوابِ تہدید و تخویف دیکھ کے بسترِ خذلان پر جو سگّار زیادہ اہلبیت کو خانۂ زندان مین مقید رکھنا باعثِ تباہیٔ سلطنت جانا رہائی کو سرورانِ بندہ و آزاد کی صلاحِ دولت سمجھا وَسُرِیَ اَنَّ یَزِیدَ عَرَضَ عَلَیْہِمُ الْمُقَامَ بِدِمَشْقَ فَاَبَوْا ذٰلِکَ ایکدن راہِ مہربانی سے حرمِ سیّدِ انام کو پیام دیا واسطی بود و باشِ دمشق کی مدعای دل پوچھا سب نے انکار کیا وَقَالُوا اَبَلْ رُدُّنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاِنَّہٗ مُہَاجَرُ جَدِّنَا عترتِ طاہرہ نے متفق چاہا کہ ہمکو مدینہ مین منا ہی پہنچا دینا کہ اوس شہر مین جدِّ بزرگوار کا مسکن تھا اور انکا محلِ ہجرت اور یہ پیام خدائی سنایا فَقَالَ لِنُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَہِّزْ ہٰؤُلَاءِ النِّسْوَۃَ بِمَا یُصْلِحُہُمْ یزیدنی اونکی خوشی مین قبول کیا نعمان ابن بشیر صاحبِ رسول کو بلا کے کہا تو کاروانِ حرمِ شاہِ مردان کو مدینہ مین لیجا جو کچھ سامانِ سواری و ضروریاتِ راہ درکار ہوا چاہنا کہ انکو سفر مین کسی بات کی تصدیع گذری راحت و آرام سے منزلِ غربت قطع ہوی وَاَبْعَثَ مَعَہُمْ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ الشَّامِ اَمِیْنًا صَالِحًا وَاَبْعَثَ مَعَہُمْ خَیْلًا وَاَعْوَانًا مزیدِ خاطرداری سے ایک مردِ امین پرہیزگار اہلِ شام کا ہمراہ بھیجا کہ جو نعمان سے فروگذاشت ہوا وسکو تو بجالا تا رہنا چوکی پہری کو سوار اور خدمتگذاری کو نوکر مامور کئے سبکو طاعت و فرمان برداری کی مراتب سمجھا دیئے ثُمَّ کَسَاہُمْ وَحَبَاہُمْ وَفَرَضَ لَہُمُ الْاَرْزَاقَ وَالْاَنْزَالَ پھراون حلّہ پوشانِ چادرِ تطہیر کی خا

امام حسین علیه السلام بود گفت

ای یاران یک کس دیگر مانده او نیز

کشته شود بس روز دیگر طلب جلاد

مانند و هر دو سپاه در برابر یکدیگر

ماندند و پس یکدیگر حمله کردند و مختار نیز

حمله کرد و مختار نیز حمله کرد

پینتالیسویں مجلس شام سے روانگی اہل حرم جانب کربلا

انواع لباس و جامہ ہدیہ کیا اور سراپردہ و اسباب خواب و خوراک اسی او نکو دیا +

ثُمَّ دَعَی بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ لَهُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ بعد ازاں امام زمان سید الساجدین علیہ السلام کو بلایا اور تمام

اعزاز و اکرام سے بٹھایا اور کہا یا ابن رسول اللہ ابن مرجانہ کا خدا روسیاہ کرے کہ جو تمہارے

پدر بزرگوار کی دست جفا سے ناحق بہایا اور ناحق کشتہ کیا فَوَاللّٰهِ مَا اَمَرْتُهُ بِقَتْلِ اَبِیْکَ

واسطے ہمراہی اونکے والد بزرگوار کی شہید کرنے کے نہیں کہا وہ مرید شقاوت سے اپنے

مرتکب قتل فرزند پیغمبر ہوا وَلَوْ کُنْتُ مُتَوَلِّیًا لِقِتَالِهٖ مَا قَتَلْتُهُ اگر میں اوس کا

صاحب اہتمام ہوتا ہرگز سر کو ان کے بدن اطہر سے جدا نہ کرتا وَقَالَ اَنَا وَاللّٰهِ لَوْ کُنْتُ

صَاحِبَهٗ مَا سَاَلَنِیْ خَصْلَةً اِلَّا اَعْطَیْتُهُ اِیَّاهَا میں قسم کھاتا ہوں خدا کی اگر

میں وہاں ہوتا وہ جو کچھ مجھ سے مانگتے میں ان کو دیتا وَلَدَفَعْتُ عَنْهُ

الْحَتْفَ بِکُلِّ مَا قَدَرْتُ عَلَیْهِ وَلَوْ بِهَلَاکِ بَعْضِ وُلْدِیْ وَلٰکِنْ قَضَی اللّٰهُ

مَا رَاَیْتَ ہر چند کہ [illegible] دفع کرتا اگرچہ وہ [illegible]

کی ہلاکت سے [illegible] لیکن قضا و قدر یہی تھا [illegible]

فَکَاتِبْنِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَاَنْهِ اِلَیَّ کُلَّ حَاجَةٍ تَکُوْنُ لَکَ پس آیندہ مدینہ سے مجھ کو

اپنا حال لکھا کرنا [illegible] جو حاجت ہووے بے تکلف [illegible]

ثُمَّ [illegible] بعد ازاں سامان سفر [illegible] رخصت کیا اور نعمان ابن بشیر کو پاسداری

[illegible] اہل بیت نالاں و اشکبار [illegible]

عورات و مردان بنی ہاشم و محبان پیغمبر فراہم ہوئے [illegible] روز اہل شام نے مفارقت میں

اندوہ و بکا سے شور مچایا [illegible] اونکے ہمراہ بیقرار و آرام قدم بڑھایا [illegible] عترت

[illegible]

پینتالیسوین مجلس شام سی کربلا مین آنا اہل حرم کا اور ماتم کرنا امام اُمم کا

خیرالانام سی عذرخواہی کی ہو وداع مین ہاتھہ پیر کو آنکھون سی لگایا پھر گھر کی راہ لی فَخَرَجَ

بِهِمُ الرَّسُولُ بِسَائِرِهِمْ فَيَكُونُ أَمَامَهُمْ فرستادہ یزید قاعدہ او سبہی ہر کاب

چلا با ہتمام سوار ہو کر آگی بڑھا جاتا تھا فَإِذَا نَزَلُوا تَنَحَّى عَنْهُمْ وَتَفَرَّقَ هُوَ وَ

أَصْحَابُهُ كَهَيْئَةِ الْحَرَسِ ثُمَّ يَنْزِلُ بِهِمْ حَيْثُ أَرَادَ أَحَدُهُمُ الْوُضُوءَ وَ

يَعْرِضُ عَلَيْهِمْ حَوَائِجَهُمْ وَيُلَطِّفُهُمْ حسب منزل و مقام ہر کاروان آل مصطفی اوترتا

تو وہ سعادت نشان علاحدہ اوسی رہتا اپنی ہمراہیون کی ساتھہ نگہبانی کرتا اگر کسی کو قضاے

حاجت یا وضو کا ارادہ ہوتا وہ ٹھہر جاتا ایسا ان راحت لاتا مہربانی و مدارات سی پیش آتا

قَالَ السَّيِّدُ وَلَمَّا رَجَعَتْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِيَالُهُ مِنَ الشَّامِ

حَتَّى بَلَغُوا إِلَى الْعِرَاقِ سید ابن طاوس نی ذکر کیا کہ قافلۂ امام حسین علیہ السلام کا جو شام

پھرا تو ملک عراق کی قریب وارد ہوا قَالُوا لِلدَّلِيلِ مُرَّ بِنَا عَلَى طَرِيقِ كَرْبَلَا امام زین

العابدین علیہ السلام اور سب اہل حرم نی کہا ای ساربان ہمین راہ وادی کربلا سی لیجا تا ہم اپنی

عزیزون کی نشان مزار کو دیکھین اونکی ماتم سی نوحہ و فغان کرین اور ندیم رسول نی دختر

بتول کا مسئول قبول کیا اور با دل ملول ادس وادی غم و محنت کی طرف چلا فَوَصَلُوا إِلَى

الْمَوْضِعِ الْمَصْرَعِ بعد از قطع مراحل و طی منازل جو وہ بیابان ہولناک نمایان ہوا پہ

خون شہدا و باغ جان مین عورات غارت زدہ کی پہنچا اون مین اونکی شور و شین کا جوش آیا

بی اختیار نعرہ وا مصیبتاہ و نالۂ وا حسین کا خروش مچایا اور سدن کو یاد کیا جو مدینہ سی عزت و

حرمت مین کربلا آئی تہی بابای سکینہ کی ساتھہ اقربا و انصار کی حمایت سی پری جاتی تہی

ایک طرف خیام فلک احتشام بر پا ہوتی تہی ایک جانب محمل حرم کی ناقی رہوا ہو الیبان

بندہی تہی خدام پاسبانی کی اہتمام پر دوہ باش کرتی عباس و علی اکبر پاسداری زینب و ام کلثوم

پینتالیسویں مجلس شام سے آنا اہلبیت کا کربلا میں روضۂ اقدس سید الشہدا میں

چار طرف پھرتی رہتی افسوس کہ آج سوای داغِ مرگِ عزیزان کوئی مونس و پرستار ہمراہ نہین
علی اصغر و سکینہ کی بدلی دوش و کنار مین حسرت لئے تہین سب خورد و بزرگ عماریوں کجاوے
سے اوترکی پیادہ چلے تاکہ اوس زمینِ محنت اثر کی برابر پہنچے سب کی دل فرطِ قلق مین اوڑی
رشتہ سبکا کی سینہ کی گلی مین لگی وہ مقام دیکہا جہان قاسم ضربِ تیغ و تبر سے چور پامالِ سم ستور
ہوا تہا عباس کی ہاتہہ کٹی بدن پہ تیرونکی بوچہار ہوئی سر مین عمود لگا تہا علی اکبر کی سینہ شہیر
سنانکی جراحات مین برچہی کہائی تہی لاشِ پارہ پارہ عون و جعفر کی خاک و خون بہری آہی
تہی علی اصغر بچۂ شیرخوار کا گلا ہدفِ ناوک جفا ہوا تہا عبد اللہ ابن الحسن آغوش مین چچا کی ذبح
کیا تہا بہائی بہتیجونکی لاشین ادہر تلی بی گور پڑی رہین ماں بہنین روتی پیٹتی بہوکی
پیاسی چار گہڑی تہین اوس جا کو دیکہا جہان امام حسین علیہ السلام تنہائی مین استغاثہ
فرماتی اپنی بیکسی اور عطش و مظلومی سے اعدا کو سناتی لشکر نے گہیر کی زین سے گرایا تہا
شمر و سنان و خولی نی زخمی کو مارا تہا لہو بہتا ہوا سر کو نیزی پہ چڑہایا سوارون نی گہوڑیاں
دوڑا کی جنازے کو روندا وہ خیمونکی او پہ ہجوم لانا اعدا کا وہ زیور و لباس کی لوٹ مین پہرنا
صحرا کا بچون کا دہشت سے نالہ و بیقرار مین تڑپنا یاد آیا زیرِ خنجر خونخوار امام زین العابدین
بیمار کا صدمہ انہون مین پہایا راوی کہتاہی کہ عورات کی آہ و زاری سے وہ ہجوم ہوا
جو شورش محشر کی او سے نمونہ حقیقت تہی خواہرانِ شہیدان واخاہ پکارتی دختران یتیم ہای
بابا کا نعرہ مارتی زوجاتِ مطہرات کی لب پر وارث کا نام تہا ہر مادرِ غمدیدہ کا ذکر فرزند
کام تمام تہا گریبانِ صبر دست اندوہ سے چاک ہر بانوان پردہ نشین سوگوار کی خاک اس حال
کاروانِ غارت زدہ مقتلِ شہیدان مین وارد ہوا کہ زمین و زمان کو اونکی شیون و فغان سے قرار
نہا فوجدوا جابر بن عبد اللہ الانصاری وجماعۃ من بنی ہاشم ورجالا

طرف بصره رفته با مصعب ملاقات نمود و او صد هزار درهم بوی بخشید عمرو ملازمت مصعب اختیار کرده تا در آن جنگ بعالم بقا خرامید همراهیان مصعب در شب تار دست چوب و قتال نزدند ... صبح دمید ... فتح بر علم سپاه مصعب

قدید و عمار منهزم کشته باشش هزار ... در سرای مختار ... شد لشکر مصعب ... استقبال نموده و مردم همراهی عمار از قلعت ... بفریاد و فغان آمدند و بایکدیگر مشورت کردند چاره ما جز آن نیست که دست در دامن ایشان زده از مصعب ... خواهیم عمار گفت شما پدران و برادران قوم و عشیرت جماعتی را که ملازم مصعب اند کشته و سراهای ایشان ویران کرده اید ... امان دهند ...

[illegible]

پیتنالیسوین مجلس شام سی انا اہلبیت کا کربلا مین و نوحہ کرنا عزای سید الشہدا مین

مِنْ اٰلِ الرَّسُوْلِ فَلَمَّا وَرَدُوا الزِّيَارَةَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اتفاقا اوس روز
جابر ابن عبد اللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم کہ ساتھہ بہت سا واسطہ آل رسول کی وہان بایا
کہ بلا دِ نزدیک و دور سی اونکا قافلہ واسطی زیارت امام حسین علیہ السلام کی ملول و گریان آیا
فَتَوَافَقُوْا فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَتَلَاقَوْا بِالْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ وَاللَّطْمِ اون سب کا
ایک وقت صحرای کربلا مین آنا ہوا سارے حاضرین وادی نینوا نی استقبال کو شور و نوحہ سی
قدم رکہا فریاد و بیقراری مین دست و پای امام زین العابدین کا بوسہ لیا روتی اور
پیٹتی مین حرم خیر المرسلین کو پرسا دیا ہای حسینا وای ذبیحا چلاتی منہہ پر پیشانی سی طمانچی لگاتی
قتیل پیاسا پیغمبر کا نواسا کہتی جاتی فرط غم سی زمین پر پچہاڑین کہاتی غلبہ ملال مین کوئی
گریبان نہ ہا کہ چاک چاک نہو شدت ابتہال سی فرق نتہا کہ سپر خاک ہلاک نہو وہ سب
اشکبار جب مزار فرزند سید ابرار کی برابر پہنچی حجت خدا علی ابن الحسین علیہما السلام نی باقی
ساری غمگسار اونکی پیچہی کہڑی ہوی صدق دل اور دیدہ خون فشان سی نیت کی شاید ان
الفاظ کی تقریر لب متحیر بیان پر گذری ای آرزو مندان روضہ مولا و نوحہ خوانان بزم عزا
مین اسوقت نقشہ کربلا کو آب و رنگ بیان سی بناتا ہون تا وہ منظر کربلا کا فرق تمہاری چشم
حق بین کی روبرو لاتا ہون شبیہ قبر آقا کو جسی مظلوم و بیکس مارا برابر نظر دیکہو پای تا فرق
پڑہاکی ہر ذوق سی آہ و فریاد مین تسلیم کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای پادشاہ بی سپاہ یا ابا عبد اللہ تمپر سلام
ای سبط رسالت پناہ جان حبیب الہ تمپر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ای فرزند علی مرتضی دلبند بدر اوصیا امیر المومنین تمپر

ابراهیم ... با سپاه ... عبدالله ... خاتم ... مصعب ...

١٠٨١

بسوی آن چهار صد او ... بزرگ پیش و فتح جنگ سخت کردند و ایشان مصعب هر چند خواستند که پیش ... نتوانستند و از سپاه مصعب ... کشته شدند مصعب ... ناگاه ... در گردید پس تیرها و سنگها ... تا همه یاران او بقتل آوردند ... علیهم اجمعین و چون آن مومنان ... شهید کردند سپاه مصعب از ایشان ...

مختار با یاران خود در کوشک ... در ابتدای ایشان را طعام و شراب ... با سپاه خود در کوشک ... مختار چون چنان دید با یاران خود گفت کای یاران ... مکنید ... تا اینکه ...

پینتالیسوین مجلس شام مین آنا کربلا مین الحرم کا و ماتم کرنا امام امم کا

سلام ہی ای نزادِ خیر النسا ابنِ فاطمہ زہرا سیدہ نساء عالمین تمپر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّهَا الْغَرِیْبُ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْعَطْشَانُ

ای غریب الوطن مدینہ و مکہ سی نکالی ہوی ای بہو کی پیاسی ذبح کئی ہوی یَا مَنْ هُوَ نَحْرُهٗ

مَنْحُوْرٌ وَصَدْرُهٗ مَکْسُوْرٌ ای جسکی حلقوم پر خنجر جفا بارہ مرتبہ پہیرا لاش صد پاش

روندکی استخوانِ سینہ اور پہلو کو توڑا وَرَأْسُهٗ عَلَی الرِّمَاحِ مَشْهُوْرٌ وَدَفْنُهٗ

بِلَا سِدْرٍ وَلَا کَافُوْرٍ جس کا سرِ پرخون نیزی پر چڑہا کی شہر و دیار مین پہرایا بدن کئی روز

بعد بی سدر و کافور لحد مین چہپایا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ

الْمُصِیْبَةُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ یا حسین بتحقیق کہ تمہاری حال پر

ہمکو بہت اندوہ و رقت ہی اس مصیبت سی آپکی ساری جہان کو حزن و الم کی شدت ہی

خلاصہ کلام جب عترت خیر الانام نی قتلگاہ مین قبرستان عزیزان دیکہا اور ہر ایک بی گور

مدفن شہیدان کا بی نام و نشان ملا ایک جانب سی زینب خاتون اور ام کلثوم ہای بہائی پکارتی

مزار مطہر پر دوڑین دوسری طرف سی فاطمہ و رقیہ اور دختران یتیم بابا بابا کا نعرہ مارتی لحد کو

لپٹین ام لیلی و رباب نی تربت علی اکبر و علی اصغر کی خاک پر بیتاب رخ رکہا ہر بانوی حزین کا

سمت گور غریبان کی دیدہ پر آب قدم بڑہا آرزو مین گلی لگانیکی مٹی کا ڈہیر آغوش مین لیا

اشتیاق پر ہر ایک نی عذار و پیشانی کو خاک پر ملا سینہ پر سوز مین چراغ آہ جلاکی سرہانی کہا

گلاب پاش چشم سی زلال رقت تعویذ و بیرون پر چہڑکا شرح ماجرای فراق کی تلقین پڑہی جو بر اہل

نفاق سی تضمین نوحہ و فریاد کی زینب خاتون مزار برادر پر داڑہین مار کی سرگذشت شام

کوفہ یون زبان حال مین کہتین ای سردار اہلبیت تمکو خبر نہین جو آپکی بعد ہمپر آفتین گذرین

زنان بی وارثونکو لوٹ کی خیمہ جلا دیا سارا زیور و چادر و مقنع ہمین کی بی پردہ کیا مقتل مین لاکی

پنچنا اہلبیت کا مجلس شام سے الحرم کا آنا کربلا میں

وہ ظلم وستم توڑا کہ لاشوں پہ نالہ و فغان کو ایک دم چھوڑا تازیانی مار کی چھوٹی بڑوں کا بدن دکھایا اسیر و قیدی سبکو اونٹوں پر چڑھایا شہیدوں کی سروں پہ ہماری برابر لیجاتی اگر سعید آ ہو کی آنسو بہاتی تو ماریں بکو ہاتھہ اوٹھاتی زین العابدین بیمار کو بھاری طوق و زنجیر پہناتی بی عمامہ و ردا سوار اشتر کی ایذا بہت پہنچاتی روز بچوم ذلت و خواری بازار کوفہ میں پھرایا ابن زیاد کی دربار میں کنیزوں سی بدتر دکھا رہا یارہ زندان مصیبت میں چند روز بند رہی ہم حال تباہ سی شام کو بہیجی گئی دمشق کی آفت جو ہمپر گذری حق جانتا ہی کسی شہر نی نہ دیکھی نہ سنی بلوای عام تماشا میں مانند اسیران کفار ایذای تشہیر دی بجوال نبی اولاد علی سی شماتت میں تقصیر کی تمہاری سر پر خونکو روبروی تخت یزید رکھا چوب سی لب و دندان پر مارکی ذایقہ شراب چکھا فاطمہ دختر نا پر ور کو شامی کنیز بناتی تہی ہمکو طعنہ و ملامت میں اہل حرم خارجی بتاتی تہی ایسی مکان خراب میں زندانی کیا کہ دم بند ہو کی چہاتی میں رہگیا دن کو تمازت آفتاب سی چہرہ جلتا رات ماری سردی کی بدن لرزتا ازدحام زن و مرد ہماری سیر کی واسطی ہوا کرتا کنیز و غلام کا بلوا خلائق خواری میں رہتا اسباب حلال جو ہمسی یزید کی چہوٹ کی آئی ہیں انواع محنت کا دفتر سینی میں بھر کی لائی ہیں ای برادر تمہاری بغیر وطن میں کیونکر جاؤں اہل مدینہ اور فاطمہ صغرا کو کیا منہ دکھاؤں کاش میں بہی جان کہوتی اور ایسی دربدر عزیزونکی الم سی نوحہ گر ہوتی وَآقَامُوا الْمَاتَمَ الْمُقْرِحَةَ لِلْاَكْبَادِ راوی کہتا ہی اس میں پر سب نی رو کی ماتم کیا آہ جگر خراش کا غلغلہ دشت کربلا میں پہیلا وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِمْ نِسَاءُ ذٰلِكَ السَّوَادِ وَاَقَامُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامًا اطراف غاضریہ و نینوا کی عورت و مرد قریب کی آئی دو شبانہ روز انکی ساتہہ رسم عزا کو بجا لائی بہجوم خلق سی وہ کہرام شور مچایا کہ زمین و زمان میں ولولہ پڑ گیا خون دل آنکھوں سی بہایا نظم الحق زیادہ مجکو نہیں ہی بیان کلام کی جا ہوا ہی

چہالیسویں مجلس رجعت اہل شام و کربلا سے مدینہ میں با درد و الم

رقت سے شورِ حشر بپا + ہر ایک صحب تی کیا غمسی چاک چاک جگر + لبون پہ نالہ ہی سر مین اُڑانی خاکِ عزا + یہی مقامِ تضرّع ہی اور عطای کریم + کھلی ہین بابِ اجابت بروی اہلِ دعا + بزرگوارِ خدایا تو سبکی حاجت کو + بحقِ پنجتنِ پاک جلد کر دی روا + خصوص ناظمِ دلخستہ ذاکرِ شہ دین + دیا ہند سی اوسکو ہی کربلا پہنچا +

۴۶ چہالیسویں مجلس روایات اندوہ و بکا وطن مین مراجعت سید الشہدا

سرِ راہ ہی اب خواب سی چونک وقتِ بیداری ہی + لی زادِ سفر کو چلکی تیاری ہی + مرمر پہنچتی ہین مسافر وہان تک + یہ قبر کی منزل بھی بہت بھاری ہی + مر جاعی کریجو ویعبد کی مقابلِ کعبہ + اس در سی پناہ کاہی سایلِ کعبہ + سر رکھ کی درِ علی پہ کہتا ہی دبیر + اپنا بھی یہی ہی ربّ الکعبہ + مر جاعی ظاہر ہین تو دریا پہ علم دار گئی + باطن میں وہ کوثر کی طلبگار گئی + تھا بیچ مین دریای شہادت حایل + وہ ہاتھہ مین اس پار سی اوس پار گئی + مرجاعی عابد جو اوٹھاکی رنج و ایذا آئی + نکل تھا کہ وطن مین شاہِ والا آئی + ہمرہ لیان آئین تو تھا صغرانی + کنبہ سی تھا بیماری بابا آئی + تمہید بکا ثوابِ غمِ عاشورا بکای بیمارِ کربلا و شدتِ الم واقعہ سید الشہدا + اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ + اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ + اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ وَذُرِّیَّتِکَ وَبَنَاتِکَ + اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ السَّجَّادِ وَاَسِیْرِ اَہْلِ الْعِنَادِ + اَلسَّلَامُ عَلٰی زَیْنَبَ التَّقِیَّۃِ + اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ الْمَرْضِیَّۃِ + اَلسَّلَامُ عَلٰی سَکِیْنَۃَ الْمُصِیْبَۃِ + اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ وَرُقَیَّۃَ + اَلسَّلَامُ عَلَی السَّادَاتِ الْعَلَوِیَّۃِ + اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسَاءِ الْہَاشِمِیَّۃِ + اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ

۱۰۶۴

چہالیسویں مجلس رجعت اہل حرم شام و کربلا سے مدینہ میں بادردِ الم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہلالِ شہرِ محرم سینۂ اہلِ عالم کو ناخنِ جگر خراش ہے ہر سال دورہ مار
عزا سے دلِ بنی آدم مانندِ کتان کتان پاش پاش ہے روزِ ازل سے جنھوں کو اندوہ و الم اوٹھانا
شربتِ حیات دیا او شبِ عدم سے مومنوں کو غم کھانے پر مایۂ وجود کا قرینِ لذات کیا جمیع
جملۂ اعضا و جوارح میں قوتِ ناطقہ نوحہ پڑھنے کی عطا فرمائی چشمِ مردم کو نورِ عرفان کی بصیرت
میں لباسِ ماتم کالی پہنائی تمام خلائق کو سلامتی و تندرستی دی کہ بارِ حزن و ملال اوٹھائیں
قدم کو طاقتِ رفتار کرامت کی تا مجالسِ زاری و ابتہال میں ثبات دیں سر کو خمارِ دینِ ایمانا سے
بھر اکہ نشۂ ذوق میں مینٹھ کی اندوہ خاک رہے دست و بازو کو زور دیا کہ حلقۂ سوگ میں گریبان
چاک کرے آنکھ سے بزمِ مصیبت کی بہشت میں راہ سفر سے جانا ہوگا نشست سے محفلِ تعزیت کی
سفرِ حساب میں کھڑا رہنا ہوگا جاگنے سے راتوں کی لحد میں آرام سے سونا ملیگا پیاسا نے سے ہر
اندوہ کی سندِ اکرام کا مجھو ناساتھ چلیگا ان دنوں کی رحمت سے روزِ حشر میں رحمت کا فردوس
ایک ساعت کی محنت توقف سے بساطِ شیون پر جاودان راحت و سرور کی تماشا جاری
اہلبیت کا دیکھنے سے عذابِ سقر کی بجائے گا رونا اس تذکرۂ حزن پر ہنگامِ فزعِ اکبر میں سینہ
پیاس کی تعب اوٹھانے میں زلالِ کوثر و تسنیم کی سیرابی ہے بھوک میں آنسو بہانے پر نعماتِ ابدی
کامیابی ہے پس خوشا حال اوسکا جو قدرِ نعمتِ فرصت قبلِ زوال جانے اور سالِ ماہ نزات
ہر ساعت ذکرِ سولا کو فرضِ عین پہچانے اگر تم اور ہم دوستدارانِ امام فی دستِ ماتم سے
پایۂ عرش ہلا یا لاکن غم وہ تھا کہ زن و مرد بنی ہاشم نے کئی برس پے ہم کہا یا عن عمرو
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ لَبِسَ نِسَاءُ بَنِي هَاشِم
السَّوَادَ الْمُسُوحَ عمرو بن زین العابدین سیدِ سجاد نے روایت کی جب امام حسین علیہ
السلام شہید ہوئے عورات مدینہ بنی ہاشم نے موٹی لباس کالی پہنی کبھی مردوں سے صحبت کی

کہ فغان تند حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بیست ہزار دینار فرستاد و
ان حضرت قبول فرمودند و از آن شاد
خانۂ عقیل بن ابیطالب و دیگر خانہای خراب شدہ ساختند و صحبت کلمات با گلہ
از فغان ہر فرستادہ و بعد از آن چہل ہزار دینار دیگر فرستاد و حضرت از
ہزار دینار دیگر فرستاد و ... منقول است
تک فتنہ ... امام جعفر صادق علیہ السلام ...
امام جعفر صادق ... پیوستہ ... ایشان
... اولاد کیسان ... سلیمان ...
... شیخ حسن ... ابی عبداللہ ...
... امام زین العابدین علیہ السلام ...

1065

مبارک است ... امام زین العابدین علیہ السلام ...
و می فرمود کہ او ... افتاد ...
بستہ و میگفت کہ ... ادریس ... علیہ السلام روایت کردہ کہ آنحضرت
فرمود جناب سید الثقلین و امیر المومنین
و حسنین علیہم السلام در روز قیامت
بکار ... خواہند ...
وقت از میان ... زیادہ ... رسول اللہ ...
... حضرت ... باز ... یا امیر المومنین
... آنحضرت ... بعد از آن ... حسین
... در آنوقت ... رسول خدا ...

چہالیسوین مجلس ذکر بکای عاشورا شام و کربلاسی الحرم کا مدینہ مین جانا

اور خوشبو کوئی نہین سونگہی جب سی شمر نی گردن امام حسین علیہ السلام کاٹی اپنا بغض نکالا کسی نی
اہلبیت سی فرق پہ کنگہی نہ کی سر مین تیل نہین ڈالا چشم حسرت مین جو عزیز و نکا لہو بہتا دیکہہ پایا
سوگواری سی ہرگز آنکہون کاجل بالون مین خضاب نہ لگایا جامہ زیبا و زیور نہین پہنا بناو بالائی
طاق و ہر ایک چند سال کہانا پینا سونا عیش و آرام دنیا تلخ گذار رونا پیٹنا حزن و الم سی ماتم کرنا وظیفہ
رہا یہا تک کہ خدا کی پنجہ عذاب و دشنہ قہر سی خون اعدا بہا یعنی عمر سعد اور ابن زیاد مدینہ مین آیا
دونو قاتلان جناب امام نی مختار کی ہاتہہ سی رتبہ خسر الدنیا والاخرۃ پایا لی عن علی بن
الحسن بن الفضال عن ابیہ عن الرضا قال من ترک السعی فی حوائجہ یوم
عاشورا قضی اللہ لہ حوائج الدنیا والآخرۃ کتاب امالی مین علی ابن حسن ابن فضال
سی روایت کی ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی یہ حدیث سنی ہی جو مومن کہ ترک ہر کام
کار کو اپنی روز عاشورا بسبب اندوہ و ماتم سید الشہدا و ابتلای شیون و بکا ہر حق تعالی اوسکی حاجات
دارین کو برلائی اور ثواب اجر مصیبت سی کامرو افرمائی ومن کان یوم عاشورا یوم
مصیبتہ وحزنہ وبکائہ جعل اللہ عز وجل یوم القیامۃ فرحہ وسرورہ
وقرت بنا فی الجنان عینہ جو بندہ اہل اسلام یوم عاشورا صرف اندوہ رہا
ذکر امام حسین علیہ السلام کا نوحہ و مرثیہ کہا اذکی مصیبت و بلا پر محزون ہوکی رویا فراغم سی
عیال و اقربا و احباب کا ہوش کہو یا قیامت کی دن اوسی خدا شاد مان و مسرور محشور کریگا
اور بہشت مین ہماری ساتہہ پہنچا کی آنکہونکو نور خوشی دیگا ومن سمی یوم عاشورا یوم
برکۃ وادخر فیہ لمنزلہ شیئا لم یبارک لہ فیما ادخر وحشر یوم القیامۃ
مع یزید وعبید اللہ بن زیاد وعمر بن سعد الی اسفل درک من النار
جسنی کہ دسوین محرم کا نام روز فرح و برکت و عید رکہا اور کہر مین واسطی اپنی سود اخرت کی

یہاں البتہ بین مجالس ذکر الم عاشورا و مدینہ میں شام سی حرم کا آنا

ہرگز مبارک و سزاوار نہیں سمجھا آخرت میں یزید و ابن زیاد و عمر سعد کی ساتھ بدترین

درکات دوزخ میں جائیگا رَوَی الْمُفِیدُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ فَاخِتَةَ قَالَ قُلْتُ

لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ اَذْکُرُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَاَیُّ

شَیْءٍ اَقُوْلُ اِذَا ذَکَرْتُہٗ شیخ مفید نی حسن ابن ابی فاختہ سی روایت کی ہی جو اوسنی کہا میں نی

یہ بات حضرت صادق علیہ السلام سی پوچھی ہی یا مولا میں اکثر اوقات امام حسین علیہ السلام کو

یاد کرتا ہوں پس کیا مناسب ہی جو اوس دم اوکروں زبان سی کہوں فَقَالَ قُلْ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ تُکَرِّرُہَا ثَلَاثًا فرمایا تین مرتبہ اونکی امر پر اس

عبارت سی درود کو پڑھنا کہ یہ تجکو ثواب واجر دنیا و آخرت دیگا اور جنت کا رہنا ملے

عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّیْ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِذَا اسْتَسْقَی الْمَاءَ فَلَمَّا

شَرِبَہٗ رَاَیْتُہٗ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ بِدُمُوْعِہٖ ثُمَّ قَالَ

الزیارت میں لکہا ہی کہ داود رقی نی کہا ہی میں ابی عبد اللہ ثانی کی خدمت میں حاضر تھا

تاگاہ حضرت نی اپنے خادم سی پانی مانگا جب نوش کیا تو بیتاب ہو کی روویا یہانتک کہ

پیر شکستہ ہو گئی تاب حضرت متغیر ہوا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا دَاوُدُ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَ

الْحُسَیْنِ پہر میری طرف خطاب فرمایا ای داود حق تعالی قاتلان حسین علیہ السلام کو

لعنت کری نفرین وعذاب ہر دم زیادہ ہو فَمَا نُغِصَ الْعَیْشُ ذِکْرُ الْحُسَیْنِ

اِنِّیْ مَا شَرِبْتُ مَاءً بَارِدًا اِلَّا ذَکَرْتُ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عیش حیات کو ذکر امام

حسین علیہ السلام نی بدمزہ و تلخ کیا ہی یعنی کبہی سرد پانی نہیں پیا جو اونکی پیاس

نہ یاد کیا ہی فَمَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْمَاءَ فَذَکَرَ الْحُسَیْنَ وَلَعَنَ قَاتِلَہٗ

اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَحَطَّ عَنْہُ مِائَةَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ

چھالیسویں مجلس ذکر الم عاشورا و اہلبیت کا شام و کربلا سے مدینہ میں آنا

پس جو مومن آبِ خوشگوار نوش کرنیکو پانی چاہے کہ تشنہ کامی امام حسین علیہ السلام کے
یاد اور لعنِ اعدا کو زبان پر لائے اوسکی نامۂ اعمال میں سو ہزار ثواب کو خدا لکھے اور جریدۂ خطا سے
لاکھہ جرم کو بخشے وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَكَانَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ
نَسَمَةٍ اور دیتو اونچا کریگا اوسکی واسطے لاکھہ درجۂ عزت کو اور گویا اوسنے آزاد کئے سو ہزار غلام
نَفْسِهِ ذلت کو وَحَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلِجَ الْفُؤَادِ سوز و گداز محشر میں اللہ
اوسکی دلکو برف کی مانند سرد کریگا اور فزعِ اکبر سے پناہِ امن و امان میں مسرور و مطمئن رکھیگا
رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ زَيْنَ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَكَى عَلَى أَبِيهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً صَائِمًا نَهَارَهُ وَقَائِمًا لَيْلَهُ حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہے جو بعد شہادت امام حسین سید الساجدین علیہما السلام کی یہ حالت
گذری ہے کہ چالیس برس تک دنکو روزہ رکھتے رات بھر قیام نماز و دعا میں بسر کرتے ہر دم
ماتم سے والد بزرگوار کی روتے بشدت غم و الم سے نزدیک تھا کہ جان کھوتے فَإِذَا حَضَرَ
الْإِفْطَارُ جَاءَهُ غُلَامُهُ بِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ
كُلْ يَا مَوْلَايَ جب ہنگام افطار آتا غلام حضرت پاس جاتا طعام خاصہ نان جو کوزۂ
آب لاکر رکھدیتا وہ عرض کرتا اے مولا نوش فرما فَيَقُولُ قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ
جَائِعًا قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ عَطْشَانًا جناب زین العابدین سر و پشت و چشم کہانے
اور پانی پر حسرت سے دیکھتے آہ سرد نالۂ پر درد سے والد بزرگوار و سائر اقربا کی یاد میں
کہتے کہ ہائے فرزند رسول خدا دنیا سے بھوکا گذرا شہادت کی وقت پیاسا تھا پانی نملا ناگشتا
فَلَا يَزَالُ يُكَرِّرُ ذَلِكَ وَيَبْكِي حَتَّى يَبُلَّ طَعَامَهُ مِنْ دُمُوعِهِ ثُمَّ يُمْزَجُ شَرَابُهُ
بِدُمُوعِهِ بار بار یہی گفتار کی تکرار کرتے نام پدر و اقربا لیتے اور شدت حزن و الم سے

چہالیسوین مجلس گریہ کای بیمار کربلا و اہلبیت کا شام سی مدینہ مین آنا

بی اختیار ہو کی رو دیتی اس قدر جوش رقت مین دریای سرشک چشم سی باہر آتا کہ وہ کہا نا
اور پانی آنسوؤن سی بھر جاتا فَلَمْ يَزَلْ كَذَالِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ساری عمر
یونہین مصیبت مین گذری تاکہ انتقال دار دنیا سی لاقات خدا ہوئی وَحَدَّثَ مَوْلًى
لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ بَرَزَ يَوْمًا اِلَى الصَّحْرَاءِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ
سَجَدَ عَلٰى حِجَارَةٍ خَشِنَةٍ غلام امام علیہ السلام نی یہ ماجرا بیان کیا اور کہا ایک روز
اوس مولای بندہ و آزاد نی شہر کی باہر قدم رکہا مین بہی اونکی پیچہی چلا صحرا مین جا کی
دیکہا عبادت مین محو ذکر ہوی ہین ... ... کو ... ہین فَوَقَفْتُ وَاَنَا اَسْمَعُ
شَهِيقَهُ وَبُكَاءَهُ وَاَحْصَيْتُ عَلَيْهِ ... ... ہزار بار اونکی نالہ و زاری کو
سنی کیا الفاظ مناجات کو شمار کیا ... ... پڑہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا
حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَصِدْقًا ثُمَّ رَفَعَ
رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِنَّ لِحْيَتَهُ وَوَجْهَهُ قَدْ غَمَرَ بِالْمَاءِ مِنْ دُمُوْعِ
عَيْنَيْهِ سجدہ گاہ سر پر نور کو خاک سی اوٹہایا تو میں دیکہا کہ تمام ریش اور چہرہ کو سرشک چشم سی
بہگو یا تہا فَقُلْتُ يَا سَيِّدِيْ اَمَا اٰنَ لِحُزْنِكَ اَنْ يَنْقَضِيَ وَلِبُكَائِكَ اَنْ
يَقِلَّ عرض کی ای مولا یا ابن خیر الوری آیا غم و اندوہ موقوف نہین ہوتا آپکا رونا
کوئی صورت سی نہین جاتا کہ حزن و بکا سی ہلاک جانکا درجہ پہنچا فَقَالَ لِيْ وَيْحَكَ
اِنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ نَبِيًّا ابْنَ نَبِيٍّ كَانَ لَهُ اِثْنَا
عَشَرَ ابْنًا فَغَيَّبَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فرمایا وای او پر تیری کہ یعقوب ابن
اسحاق ابن ابراہیم پیغمبر اور فرزند نبی تہا انکا درپردۂ امتحان مین اونکی بارہ بیٹون کا
ایک پسر کو خدا نی چہپا دیا فَشَابَ رَاْسُهُ مِنَ الْحُزْنِ وَاحْدَوْدَبَ ظَهْرُهُ

چھالیسویں مجلس ابن عباد کا غم پدر سی رونا حرم کا شام سی مدینہ میں آنا

مِنَ الْغَمِّ وَذَهَبَ بَصَرُہٗ مِنَ الْبُكَاءِ وَابْنُهٗ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا الم فراق اور اندوہ
اشتیاق کا وہ صدمہ ہوا جو بالوں کو سفید پشت کو خمیدہ کیا کثرت رقت میں آنکھوں کا
نور جاتا رہا، باوجود اسکی جو خلف اونکا دنیا میں زندہ تھا وَاَنَا فَقَدْتُ اَبِیْ وَاَخِیْ
وَسَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ صَرْعیٰ مَقْتُوْلِیْنَ میں نو سال کا تھا دشت
کربلا میں دست جفا سی غایب ہوتی دیکھا ہی والد بزرگوار برادران نامدار کو اپنی ہاتھ
سی کھویا ہی میری سامنی اونکا سر تن سی اوتارا ستر جوان عزیز و اقربا کو ایک دن میں مارا
زمین پر گرا خاک و خون میں لوٹتا اونکو چھوڑا سر کا پامال پاش پاش صحرا میں رہا بدن پڑا
فَكَیْفَ یَنْقَضِیْ حُزْنِیْ وَیَقِلُّ بُكَائِیْ میری دل سی وہ غم کیونکر جاتی تسکین پاتی میں
اور پھر کہاں سی آتی ہر دم ماجرای کربلا آنکھوں کی روبرو آتا ہی اور صدای العطش حرم و ستمدیدہ
پدر کا دھیان کان سی نہیں جاتا ہی ع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَیْفَ صَارَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ مُصِیْبَةٍ
وَغَمٍّ وَجَزَعٍ وَبُكَاءٍ کتاب عِلَلُ الشَّرَائِعِ میں عبداللہ ابن فضل سی روایت کی ہی کہ اونہوں
کہا میں یہ بات حضرت صادق علیہ السلام سی پوچھی ہی کہ یا ابن رسول اللہ کیونکر یوم عاشورا
مصیبت اور شیون و رقت کا دن ہوا دُوْنَ الْیَوْمِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَتْ فِیْهِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ مقابلہ میں اوس روز کی جو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی دار جاودانی میں رحلت کی اور فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نی
عالم فانی سی جنت کی راہ لی وَالْیَوْمِ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْهِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْیَوْمِ الَّذِیْ
قُتِلَ فِیْهِ الْحَسَنُ بِالسَّمِّ اور ان سی کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام نی درجہ شہادت پایا
اور حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو زہر جفا سی مار شربت وفا پلایا فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ

[illegible]

چهالیسوین مجلس مزید الم عاشورا و شام و کربلا سی در مصیبت حرم سید الشهدا

اَعظَمُ مُصِیبَةً مِن جَمِیعِ سَایِرِ الاَیَّامِ امامِ بحق ناطق فی جواب یا کہ روز شہادت
امام حسین علیہ السلام کا سب سی بڑا ہی اوس مصیبت اعظم سی اور ایام کی اندوہ و غم کو نسبت
کیا ہی وَذٰلِكَ اَنَّ اَصحَابَ الکِسَاءِ الَّذِینَ هُم کَانُوا اَکرَمَ الخَلقِ عَلَی اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ کَانُوا خَمسَةً فرمایا یہ سبب ہی کہ اصحاب کسا جو ساری خلق سی اعلی ہی وہ پنجتن
برگزیدہ خدای عز و جل مقرب کبریا آل عبا ہی فَلَمَّا مَضٰی عَنهُمُ النَّبِیُّ بَقِیَ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ
وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ فَکَانَ فِیهِم لِلنَّاسِ عَزَاءٌ وَسَلوَةٌ جب اون پنجتن
کی زندگی خاتم انبیا تو علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کا دیدار خلق کو موجب تسکین و تسلی تھا
فَلَمَّا مَضَت فَاطِمَةُ بَقِیَ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ کَانَ فِیهِم عَزَاءٌ
وَسَلوَةٌ لِلنَّاسِ ہرگاہ فاطمہ زہرا نی دنیا سی رحلت کی عزاداری و مصیبت خاطر رہا بہ
وجود علی و حسن و حسین علیہم السلام سی ہوی فَلَمَّا قُتِلَ مِنهُم اَمِیرُ المُؤمِنِینَ بَقِیَ
الحَسَنُ وَالحُسَینُ عَزَاءً وَسَلوَةً لِلنَّاسِ جب ان کہ امیر المومنین نی بھی شہادت پائی
لوگونکو زیارت حسنین سی شکیبائی تہی فَلَمَّا مَضَی الحَسَنُ کَانَ لِلنَّاسِ فِی الحُسَینِ
عَزَاءٌ وَسَلوَةٌ جب امام حسن علیہ السلام بھی زہر سی جگر پارہ خلد کو راہی ہوی تو بجز
النجاۃ [?] فقط امام حسین صلوات اللہ یادگار آل عبا ہی اونکا معاینہ رخسار آیینہ دیدار
چار بزرگوار تہا اونسی آرام جان بیقرار و ادای رسم عزا و حصول فیض کرد کا رہو نا [?] فَلَمَّا
قُتِلَ الحُسَینُ لَم یَکُن بَقِیَ مِن اَصحَابِ الکِسَاءِ اَحَدٌ لِلنَّاسِ فِیهِ بَعدَهُ عَزَاءٌ
وَسَلوَةٌ لاکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت سی اصحاب کسا کا پتا ست گیا اور
بعد خلق کو عزا و تشفی کا سہارا نہ رہا فَکَانَ ذَهَابُهُ کَذَهَابِ جَمِیعِهِم کَمَا کَانَ
بَقَاؤُهُ کَبَقَاءِ جَمِیعِهِم فَلِذٰلِكَ صَارَ یَومُهُ یَوماً اَعظَمَ الاَیَّامِ مُصِیبَةً

[illegible]

چہالیسوین مجلس مزیدِ غم روز عاشورا و مراجعت حرم سید الشہدا

پس اَبِی عَبْدِ اللہ کا مارا جانا گویا سب کا ہی فاقد و غایب ہونا جیسی اونکی وجودی
پنجتن کی نمود تہی اسلیئی روزِ عاشورا کی مصیبت ساری ایامِ غم سی بڑہکی ہوئی قَالَ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیُّ فَقُلْتُ لَهٗ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَمْ یَکُنْ لِلنَّاسِ
فِیْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَزَاءٌ وَ سَلْوَةٌ مِثْلَ مَا کَانَ لَهُمْ فِیْ اٰبَائِهٖ راوی نی
عرض کی آیا زین العابدین کو سرمایۂ تسکین نجانا اور آبا و اجداد سا خلیفۂ رب العالمین نہین مانا
فَقَالَ بَلٰی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کَانَ سَیِّدَ الْعَالَمِیْنَ وَاِمَامًا وَحُجَّةً عَلَی الْخَلْقِ
بَعْدَ اٰبَائِهِ الْمَاضِیْنَ وَلٰکِنَّهٗ لَمْ یَلْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَمْ یَسْمَعْ مِنْهُ فرمایا ہے
لاکن اونکو رسول خدا کی زیارت نہین ہوئی اور بدون واسطہ اپنی کانون سی حدیث خاتم رسالت
نہین سنی وَکَانَ عِلْمُهٗ وِرَاثَةً عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ اونکا علم موروثی
تہا جو پدر و جدِّ بزرگوار سی پہنچا وَکَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
قَدْ شَاهَدَهُمُ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ اَحْوَالٍ تَتَوَالٰی علیِ مرتضی و فاطمہ زہرا
و حسن مجتبی و حسین سید الشہدا علیہم السلام کو خلایق نی پیغمبر کی خدمتمین دیکہا تہا کہ ہمیشہ صحبت
خیر الوری کی ساتہ اونکا جلسہ رہتا فَکَانُوْا مَتٰی نَظَرُوْا اِلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ تَذَکَّرُوْا
حَالَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَهٗ وَفِیْهِ جسوقت ایکبہی اون بزرگوارو
لوک سلامت باقی تو یادِ صحابت پیغمبر اور ارشادِ خیر البشر کو زبان پر لاتی فَلَمَّا مَضَوْا
فَقَدَ النَّاسُ مُشَاهَدَةَ الْاَکْرَمِیْنَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ جب وہ سب مقتدا
دنیا سی گذر گئی تو درمیانِ خلایق وہی برگزیدہ خدا کی آل عبا نہ رہی وَلَمْ یَکُنْ فِیْ اَحَدٍ
مِنْهُمْ فَقْدُ جَمِیْعِهِمْ اِلَّا فِیْ فَقْدِ الْحُسَیْنِ لِاَنَّهٗ مَضٰی فِیْ اٰخِرِهِمْ فَلِذٰلِکَ
صَارَ یَوْمُهٗ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ مُصِیْبَةً الحدیث اون حضرات مین یہ بات نہی جو

چھالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو محزون دیکھنا حرم سید الشہدا کا مدینہ میں آنا

امید خلایق کہتی ہے کہ ایک سرور کی جانی سی نشان سب پنجتن کا مٹی ہے الا امام حسین علیہ السلام کا جو واقعہ غیبت ہوا تو جمیع ارباب کسا کا پتا جاتا رہا اسواسطی کہ وہ آبا و اجداد سی آخر مین گذری اور خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام وارثۃ الاولیا ہی لہذا جو روز شہادت مظلوم کربلا ہی وہ اعظم ایام مصایب اہل ولا ہی رُوِیَ فِی کِتَابِ کَشْفِ الْغُمَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ وَقَدْ حَمِیَ الْوَطِیْسُ وَقَدْ دَخَلَ اِلٰی بَیْتِیْ فَفَرَشْتُ لَهٗ حَصِیْرًا اِذْ نَطَرَحَ مُتَّکِیًا کتاب کشف الغمہ مین ام سلمہ سی روایت کی ہی کہ ایک دن رسول خدا کو بخار مین شدت ہوئی ہی میری حجری میں قدم رنجہ فرمایا مینی اونکی استراحت کو بوریا بچھایا صاحب مسند قاب قوسین نی تکیہ لگایا اور سپر لیٹ کی ضعف سی پانو پھیلایا فَجَاءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ وَهُوَ مُلْقٰی عَلٰی ظَهْرِهٖ فَقَالَ هُنَا یَا حُسَیْنُ فَوَقَعَ عَلٰی صَدْرِهٖ اس حال مین امام حسین علیہ السلام ناناکی پاس آئی جناب پیغمبر چت آرام کرتی تہی نواسی کی طرف ہاتہ بڑہائی بولی ای حسین یہان آجاو چھاتی پر بیٹھ کی دل بہلاو فَجَعَلَ یَلْاعِبُهٗ وَهُوَ یُمَسِّحُ عَلٰی بَطْنِهٖ پس وہ اونسی خوشی مین کہیلتی سینہ و شکم جد بزرگوار پر لوٹتی خیر الوری ذکر خدا مین تسبیح پڑہتی اپنی بیماری و تپ کا خیال نرکہتی قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَنَظَرْتُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاِذَا هُوَ یَلْاعِبُهٗ ام سلمہ فرماتی ہین کہ شگاف در سی مینی تماشی دیکہی کہ خاتم انبیا نو اسی کو چھیڑتی اور ہنستی رہی فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ یَوْمَ صَدْرِ الْمُصْطَفٰی وَیَوْمَ وَجْهِ الثَّرٰی اِنَّ هٰذَا الْعَجَبُ مینی کہا سبحان اللہ عجب ماجرا ہی ایک روز حسین کا صدر مصطفی پر لوٹنا اور کبہی زمین مقتل مین گرنا سناہی قَالَتْ ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ سَاعَةً وَعُدْتُ اِلَی الْبَابِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ

چہالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو نالان دیکھنا اور خواب مین کربلا سی حرم سید الشہدا کا بہر

وَقَدْ غَمَّضَ عَيْنَيْهِ وَفِي وَجْهِهِ نَوْعٌ مِنَ عُبُوسٍ ام سلمہ نی بیان کیا مین تہوڑی
دیر کسی طرف پہ جاکی در پر پہر آئی ناگاہ سرور کائنات کی صورت غمزدہ و اشکبار و افسردہ
نظر آئی فَقُلْتُ لَاشَكَّ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ شَطَّ عَلَى النَّبِيِّ بِصُبُوَتِهِ میری خیال مین
آیا حسین کی نادانی و طفولیت سی کچہہ اونپر شدت گذری ہاور حبیب خدا کو اوسکی حرکت
یقین ہی ناگوار طبیعت ہوئی فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَبْكِي
پس مین اونکی پاس گئی پوچہون کیا سبب سی محزون ہوتی ہین دیکہا کوئی چیز ہاتہہ مین
ہی او سپر نظر کرتی روتی ہین فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْدِيكَ
مَنْ اَرَاكَ بَاكِيًا حَزِيْنًا مَا الْخَبَرُ مین عرض کی ای رسول خدا تمپر مان باپ اور اپنی جان قربان
کرون کیا ماجرا ہی جو اسدم آپکو نالان و محزون پاتی ہون فَقَالَ اِنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ
عَلَيَّ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ وَلَدِيْ هٰذَا سَيُقْتَلُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ
وَاَيْنَ فرمایا کہ ابہی جبرئیل میری پاس آیا مجہی خبر دی کہ یہ فرزند مارا جائیگا مینی دریافت کیا
ای حامل وحی کبریا کیونکر اور کہان ایسا حادثہ گذریگا قَالَ بَعْدَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ فِيْ
اَرْضِ كَرْبَلَا جواب دیا بعد شہادت پدر و رحلت مادر کی یہ واقعہ ہونا ہی بروز عاشورا
زمین بلاخیز مین جسکا نام کربلا ہی وَاِنِ اخْتَرْتَ اَنْ اُرِيَكَ مِنْ تُرَابِهَا قَبْضَةً
اگر تم چاہو وادی اقدس مین جاؤن وہان کی خاک لاکی تمہین دکہاؤن فَغَابَ
عَنِّيْ فَجَاءَ بِهٰذِهِ الْقَبْضَةِ وَقَالَ هٰذَا مِنْ تُرْبَتِهِ پس جبرئیل میری روبروی
غائب ہوا قدم بڑہایا تہوڑی دیر مین اوس ارض مطہر کی یہ مٹی لایا قَالَ خُذِيْهَا
وَاحْفَظِيْهَا عِنْدَكِ فِيْ هٰذِهِ الزُّجَاجَةِ وَانْظُرِيْ اِلَيْهَا فَاِذَا رَاَيْتِهَا قَدْ صَارَتْ
دَمًا عَبِيْطًا فَاعْلَمِيْ اَنَّ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ سرکار کا ارشاد

کتاب مقتل مسمی بہ تحفة الاخیار در بیان اخبار ... و مطالب ... سلام الله

چہالیسویں مجلس خواب ام سلمہ میں پیغمبر کا غبار آلودہ جلوہ فرمانا اہلبیت کا شام سے مدینہ آنا

وہ خاک مجھے سونپی کہ اپنے پاس رکھو اس شیشی میں حفاظت سے بھر کے روز نظر کرتی رہو جب
اوسمیں دیکھنا یہ تربت کا خون تازہ بنا بیقین لانا کہ امام حسین اسگھڑی شہید ہوا انہوں نے کہا
قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَفَعَلْتُ مَا اَمَرَنِیْ فَعَلَّقْتُهَا فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ حَتّٰی قُبِضَ
النَّبِیُّ وَجَرٰی مَا جَرٰی ام سلمہ سے منقول ہے میں نے ویسا کیا جو مخبر صادق نے کہا تھا
شیشی کو ایک جانب حجرے کی اویزاں دہرا تا کہ رحلت خیر الورٰی کا سانحہ اور باقی ماجرا
گذرا ثُمَّ لَمَّا خَرَجَ الْحُسَیْنُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْعِرَاقِ وَاَتَیْتُهٗ لِاُوَدِّعَهٗ
جب وہ روز ہوا کہ حسین علیہ السلام سفر عراق کو مدینہ سے نکلا میں رخصت کی واسطے
پاس گئی رو دیا مجھ سے اوسکا اپنا چلا اور مسافرت غربت نے کہا نانا جان نے
اوس ... شیشہ تربت کی یاد شہادت کی کہوا ہی فَتَفَقَّدْتُ
التُّرْبَةَ وَاَنْظُرُ اِلَیْهَا الْیَوْمَ الْمَرَّتَیْنِ وَالثَّلَاثَ دل بیقرار اور چشم اشکبار سے
وعدہ شہادت پیدا ... ہر روز دو تین بار دیکھتی چند مدت گذری فَلَمَّا
كَانَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ قُرْبَ الزَّوَالِ اَخَذَتْنِیْ سِنَةٌ مِنَ النَّوْمِ
فَنِمْتُ هُنَيْئَةً تا کہ روز دسویں محرم کو قریب زوال کا ہنگام ہوا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ فِيْ مَنَامِيْ وَاِذَا هُوَ اَشْعَثُ اَغْبَرُ وَعَلٰى كَرِيْمَتِهِ الْغُبَارُ وَالتُّرَابُ
ناگاہ رسول اللہ کو عالم رؤیا میں تباہ حالت پایا کہ سر اور داڑھی میں پریشان سر مبارک
گرد پڑی نظر آئی فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لِیْ اَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُغْبَرًّا
اَشْعَثَ مَا هٰذَا الْغُبَارُ وَالتُّرَابُ الَّذِيْ اَرَاهُ عَلٰى كَرِيْمَتِكَ وَوَجْهِكَ
عرض کی ای سبب گرد کا اور وہ غم کا سبب کیا ہے جو آپکا چہرہ متغیر کا لکھری ہی خاک
غبار کہاں سے بھرا ہے فَقَالَ لِیْ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَمْ اَزَلْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ اَحْفِرُ قَبْرَ وَلَدِيْ

۱۰۸۵

بدان از عرب و عجم را بسیار کرده دیده و شاهد حال او بوده ... در همت و فضیلتی دیده ... مست شراب غفلت بوده اند ... در آن کوره شیشه هستی ... متوجه گردید و در قلع و قمع ظالمان ... مختار برای طلب ثار سلطان مظلوم

چهالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو نا مزدہ خواب مین دیکھنا

الْحُسَيْنِ وَقُبُورَ اَصْحَابِہٖ فرمایا ای ام سلمہ یہی تمام رات مصیبت و رقت طاری رہی کہ

قبر حسین مظلوم و اقربا و صحابہ سید الشہدا کی طیاری مین گذری وَهٰذَا اَوَانُ فَرَاغِي

مِنْ تَجْهِيزِ وَلَدِي الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِہٖ قُتِلُوا بِكَرْبَلَا یہی فرزند ونکو صحرای

کربلا مین است جفاکار نی مارا ہی مین ابہی حسین اور اوسکی رفقا کی تجہیز و دفن سی فراغ

پایا ہی فَانْتَبَهْتُ فَزِعَةً مَرْعُوبَةً فَقُمْتُ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَارُوْرَةِ

فَاِذَا بِهَا قَدْ صَارَتْ دَمًا عَبِيطًا فَعَلِمْتُ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ ام سلمہ

کہتی ہین خواب سی گہبرا کی اوٹہی و ونکی شیشہ تربت پر نظر کی اوسمین خون تازہ جوش مارتا

دیکہا شہادت امام حسین اور بربادی ثقلین کا یقین کیا فَجَعَلْتُ اَصِيحُ وَابْنَاهُ

وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ وَاضَيْعَتَاهُ بَعْدَكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

ام سلمہ نی بیتاب ہو کی نعرہ مارا کہ ہای فرزند رسول نور چشم بتول کیسی آفت گذری

ای حسین بیکس تیری شہادت سی حرمت اہلبیت جاتی رہی قَالَ فَجَعَلَتْ تَصِيحُ

حَتّٰى اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَهَا فَقَالُوا مَا الْخَبَرُ راوی کہتا ہی ام سلمہ نی فریاد و زاری

بہت دہوم مچائی زن و مرد فراہم ہوی پوچہا خیر ہی کیا نہ کوئی خبر آئی فَاَعْلَمَتْهُمْ

فَجَعَلُوا يُنَادُوْنَ وَاسَيِّدَاهُ وَوَامَظْلُوْمَاهُ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَتْ فَاَرَّخَ

ذٰلِكَ الْيَوْمَ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ یا د ہوشین سر پیٹ کی رونی جان

حاضرین کو خاک شیشی سی لہو بہنی کا ماجرا سنا تین جب سامعین کو ذکر اندوہ ہین تا

ضبط و قرار باقی نرہی سب نی عزا و ماتم سی چلا کی آہ سرد بہری نعرہ واسیداہ و وامظلوما

شور و شین کیا افسوس و حسرت سی نام امام حسین علیہ السلام لیا ام سلمہ بولین بحمد اللہ

مخبر صادق نی کبہی خلاف نہین کہا آج کی دن میرا پیارا فرزند نہایت غریب و بیچارہ کربلا میں

در قلم ... سر ممالک اشتراک و شاهد حال او بوده و او بالاتفاق در ملت و دین و اعتقاد و یقین خود قصوری و فتوری نداشت ... کہ اکثر علما بتوفیق اطلاع و معانی الفاظ احادیث ... غفلت چشم بصیرت وا نکرده احادیث و اخبار مدح مختار ... نمایند بعلم یقین بدانند که او از سابقین مجاهدین بوده ...

چہالیسوین مجلس جنات سوالی مدینہ کا ماتم امام سی نوحہ کرنا

مارگیا اوس تاریخ کو ندا آہ و فریاد سی لکہا جب نامہ آیا تو معلوم ہوا وہی روز شہادت مظلوم کربلا تہا فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ السَّحَرِ سَمِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ نَوْحَ الْجِنِّ عَلَى الْحُسَيْنِ وَجَاءَتْ مِنْهُمْ جِنِّيَّةٌ تَقُوْلُ ہرگاہ اوس روز جانسوز کی سحر قیامت اثر ہوی اہل مدینہ نی غم امام حسین علیہ السلام پر آواز نوحہ جنات سنی اون میں ایک جنیہ نالان اکی آئی یہ بین جگر خراش زبان پہ لائی ہو ئیہ اَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِيْ بِجُهْدٍ فَمَنْ يَبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِيْ ای چشم کوشش سی اولاد مصطفی پر اپنی آنسو بہا پہر کون ہی جو اون پر گریہ کریگا بعد میری اور گریہ کر عَلٰى قَوْمٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَايَا اِلٰى مُتَجَبِّرٍ فِي الْمُلْكِ عَبْدٍ اوس گروہ پر جنکو سرہای شہدا کی ساتھ کھینچا جہان شتر پر بٹھا یا بادشاہ متکبر سخرو نظالم کی دربار میں اسیر و خوار ہو یہ پہنچایا فَاَجَابَتْهَا جِنِّيَّةٌ اُخْرٰى تَقُوْلُ مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِيْنَهٗ فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ اَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ وَجَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ

اوسکی پیشانی پر رسول اللہ ہاتھ پہیرتی تھی اور اوس سبب سی اوسکا چہرہ اوسکا آفتاب سی زیادہ چمکتا تھا اوس بزرگوار کی سر کی نیزی پہ چڑہا یا جب میری است اور گروہ اشقیا نی جنکو رحم نہ آیا پس ای موالیان علی مرتضی اور محبان اولاد مصطفی مضمون حدیث و روایات کو سنی سناکہ یہ تواب عظیم اس مصیبت ہولناک سے اولیا کی حزن و ملال کا مجموعہ حال خاص ال عبا ہی جسنی اس غم پر انددہ و ماتم کیا اور ساری پیشوای دین کا الم اوٹھا لیا چاہی ایسی ماجرای جانگزا میں شور و شین کرو اور یا نالہ و بکا میں مقربان خدا کی واسطی کہو نظم للمولفہ وہ کون دل ہی کہ اس غم سی خون ہو ہو ہر سینہ نہ ہو اپہ اشکبار ہو ہو ہر دو ہر دو ہر دیدہ دن ہی تمہاری نہ کیا عجب ہی کہ مولا کی بیقرار ہو لرزہ ہای ہزار بیجو ہر رفت سی کہیں قیامت کبرا تو اسکا یہ ہو کہ

الحسین بحجاج رسانید او گفت البتہ شد و این حدیث را او دربان علی بن ابیطالب علیہ السلام نقل فرمودہ اما علی بن الحسین... دادم کہ ازو سولد ... حکایت کردہ بود ... و جناب امیر علیہ السلام ... میفرمایند کہ بعد از آن مدت ... حضرت زین العابدین علیہ السلام ... کہ ابو عبیدہ میگویند کہ ... ذوالنفس گیت ... از ...

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا شام و کربلا سے مدینہ میں آنا

تجلی جو مرقد سے خاک اڑانی کو + ابو تراب کی چہری پہ کیون غبار نہو + خموش ناظم اب آگے
نہین مجالِ سخن + حسن کو دردِ جگر سے بہر انتشار نہو

مجلسِ چہلم اہلحرم شام و کربلا سے مدینہ مین بعزا داری و ماتم کنان وارد ہونا و فقدان سکینہ مین

حاملانِ طغیانِ ایذا و محن و واصلانِ بیت الاحزانِ وطن بمنزل رسیدگانِ مدینہ اندوہ
بکا و محمل کشایانِ قافلہ کرب و بلا و مرثیہ خوانانِ مصیبتِ عزیزان و نوحہ سرایانِ ہجرت زدہ
بیان چنیدہ تعزیت مین آقہ ہای نالہ و رقت سے یون دست و بغل ہوتی ہین کہ جب اہلبیت
کرام سفرِ شام سے دشتِ کربلا مین آئی اور چند روز و شب ماتم امام حسین علیہ السلام کو برپا
زاری سے بجا لائی طوق پوشِ سلسلہ دین زین العابدین نے سب عزاداروں کو سمجھا یا اور دنیا
مہاجرت قبورِ شہدا و مراجعت مدینہ خیر الوریٰ کی امر فرمایا قَالَ السَّیَّاحُ ثُمَّ انْفَصَلُوْا
مِنْ کَرْبَلَا طَالِبِیْنَ الْمَدِیْنَۃَ بہر بی بی اپنی وارث کی مزار سے لپٹی بین بہا نسو
نالہ و بکا مین سینہ و سر کو پیٹی بحکم امام زمان سے حرم محترم ناچار و اشکبار سوار ہوئی
دل بیقرار مین حسرت و ارمان بہری کربلا سے وطن چلی یکاروان کاروانِ خیلِ الم کی ساتھ
وکہ اوٹھاتی قدم بڑہاتی اور ہر منزل کو غم سید الشہدا سے ماتم سرا بناتی جاتی قَالَ بَشِیْرُ
بْنُ حَذْلَمٍ فَلَمَّا قَرُبْنَا مِنْهَا نَزَلَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فَحَطَّ رَحْلَهٗ وَضَرَبَ
فُسْطَاطَهٗ وَاَنْزَلَ نِسَائَهٗ بشیر ابن حذلم نی روایت کی ہی جب سواری بانوانِ حرم کی
نزدیک مدینہ پہنچی ہی عجب طرح کی قت عورات و اطفال امام حسین علیہ السلام مین برپا
ہوئی اس واسطی کہ بجز حسرت و یاس کی کچہ اس شہر مین لوگ پوچہینگی تمہاری سردار پہ کیا گذری اور
ہنگام دیگر امام ہین سید الساجدین نے سکونت کیا اور دروازی سے باہر ایک طرف مقام کیا

گفتہ بود ... حجاج ... و غلامان ... شمشیر ... بیاید ... جلاد ... تیغ ... کلیسیا ...

استیصال مسکین و مملکت زوال پذیر ... و در پایان
خود گفت ... ننک و دریک ساعه ... امکیشی و انها
و گفت ... بیکار ... پیغمبر ... کشته شد او گفت
دیکان دیده ام که شخصی در میان
ف دیکان دیده شده نام او عثمان
عثمان پیدا خواهد شد و دولت
و دعوی پیغمبری خواهد کرد و دولت اینها را
و مملکت عجم برباد خواهد داد آنگاه گفت اکر
میکنیم کار و نظم ... ستم
چهار کتابهای ... و اکر مقوله ... فت
ان بیکانا هان را ... و اوراها ...
کبار بیست ... تعالی ... امکیشی و ان
خواهد کرد ... خواهد شد ...
او تعالی تا ... باقی ... شاید
... ۱۰۸۹

چہالیسویں مجلس مدینہ میں بازگشت حرم سید الشہدا و نوحہ کرنا بشیر کا

پیٹا پرانا خیمہ جو ہمراہ تھا عمود واہ و فریاد و پیراو ٹھا یا اہلبیت کو عماری و محمل سی اوتاری حسرت سے پیٹا یا وَقَالَ يَا بَشِيرُ رَحِمَ اللهُ أَبَاكَ لَقَدْ كَانَ شَاعِرًا فَهَلْ تَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ بشیر کو اپنی پاس بلایا اور سبلای پاس کو فرمایا تیری والد کو رحمت کری خدا جو وہ اچھا شاعر باطبع رسا تھا آیا تو بھی اوس فن میں دخل رکھتا ہی اور مضمون مکنون نظم رکھتا ہی قُلْتُ بَلَى يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي لَشَاعِرٌ عرض کی ای مطلع قصیدہ صبر و شکیبا ای مقطع قلعہ ابتلا ردیف قافیہ بکا و مصرع شاہ بیت صدق و صفا میں بھی بندش کلام چست کیا ہوں اور دیوان خیال میں بحر فکر سی در بہا لاتا ہوں قَالَ فَادْخُلِ الْمَدِينَةَ فَانْعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ ارشاد کیا ای بشیر ہماری وطن مدینہ میں جا کی شور و بکا اور ہنگامہ شہادت أبي عبد الله الحسين کی خبر سنا قَالَ بَشِيرٌ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَرَكَضْتُ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا بَلَغْتُ مَسْجِدَ النَّبِيِّ رَفَعْتُ صَوْتِي بِالْبُكَاءِ بشیر کہتا ہی کہ میں سوار ہوکی فرس کو اڑا کی تا شہر میں نوحہ کرتا آیا تا کہ مسجد روضہ رسول میں سر پیٹتا رفت سی پہنچا وَأَنْشَأْتُ أَقُولُ یہ اشعار جانسوز تصنیف کیا اور ہمراہ اپنی قریحی کو پڑھا و یا
يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا ... قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَأَدْمُعِي مِدْرَارُ
ای مردم یثرب کیا بی خبر ہو تم کہ مقام آرام رہا ہی آنکھوں سی لہو کی آنسو بہاو کہ حسین فرزند پیغمبر مارا گیا ہی
اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ ... وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ يُدَارُ
بدن اوسکا پارہ پارہ صحرای بلا میں فرش پڑا ہی اور سر اوسکا نیزی پر چڑھا در بدر پھرا ہی قَالَ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَعَ أَخَوَاتِهِ وَعَمَّاتِهِ قَدْ حَلُّوا بِسَاحَتِكُمْ وَنَزَلُوا بِفِنَائِكُمْ بشیر نی کہا میں رو کی بولا ای اہل ولا ساری جوانان اولاد پیغمبر شہید ہوئی اور میں فقط علی ابن الحسین

دست کشید ... تقدیر الہی را نسبت ... هشتاد و سه هزار آدمی ... شما خواهم کشت ... مکش ... تعالی ... خواهد داشت ... کرد ... و شکی ... بکشید ... و امیر ... برابر ... جلاد
و تو مادی را مسلط کند ... جلاد عقرب را مسلط ساخت
خلاصه و ... جلاد حاضر شد
یکی از خاصان عبد الملک ...
مروان آمد و فریاد ...
دست ... عبد الملک

او بردہ بحجاج داد مضمونش اینکه بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد ای حجاج
عز یوسف کونین نامہ ای پیش ما امد
او ان دریافت شد کہ عزم کشتن
عشار داری بہمین خیال کہ از جناب
رسالتمآب روایت میکند کہ

چہالیسوین مجلس بشیر کا بازگشت حرم سے خبر لانا اہل مدینہ کا شور وشین مچانا

علیہا السلام باقی بچی کہ وہ نوحِ طوفانِ بلا وارثِ آلِ عبا آتی ہین اسیر سے چھوٹکی
بہن اور پہوپہی اور والدہ کو لاتی ہین تمہاری دیار کے باہر منزل کی ہی سواری زینب
ام کلثوم کی ہودج و محمل سے اوتری ہی وَاَنَا رَسُوْلُہُ اِلَیْکُمْ اُعَرِّفُکُمْ مَکَانَہٗ مین اونکا
فرستادہ ابہی آتا ہوں تمکو پتا و نشان و رودِ حرم کا بتاتا ہوں جاکے اپنے سادات سے ملو
الم عزیزوں مین اندوہ و غم سے پرسا دو قَالَ فَمَا بَقِیَتْ فِی الْمَدِیْنَۃِ مُخَدَّرَۃٌ
وَلَا مُحَجَّبَۃٌ اِلَّا بَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِہِنَّ مَکْشُوْفَۃً شُعُوْرُہُنَّ مُخَمَّشَۃً
وُجُوْہُہُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدَہُنَّ یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ یعنی اوسوقت
یہ ماجرا سنکے محلاتِ بنی ہاشم سے صدای زاری و فریاد و واویلا اوٹھی گہر مین کوئی خاتون
پردۂ عصمت و طہارت کی نرہی مگر بیقراری سے باہر نکل پڑی سینہ نوچتی بال بکہرای رخساروں پہ
طمانچے مارتی شیون ورقت سے بیتاب ہوکے نوحہ و فغان مین چلاتی فَلَمْ اَرَ بَاکِیًا
اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَا اَمَرَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مِنْہُ ایسا صیحہ واحسرتاکو چہ
و بازار مین پہ پاہوا کہ دنیا مین کبہی وہ غلغلہ بپا ہرگز نہ سنا تھا نہ دیکہا تہ مدینہ مین اسقدر نالہ
رقت کا جوش ہوا نہ اہلِ اسلام پر ایسا ماجرا گذرا کوئی حسین کی واسطی پیٹ رہی سینہ کوئی
کہتی تہی ہای ویران ہوا مدینہ ایک قاسم کی نام پر جان کہوتی تہا ایک عباس کی لئی زندگی سے
ہاتہہ دہوتی تہی کوئی نالان کہ افسوس علی اکبر نوجوان تہا کوئی گریان کہ حیف علی اصغر بے
تیر کا نشانہ ہوا بعون وجعفر کی اندوہ پر دہاڑ دہاڑ ماتم سے شور مچایا اصحاب و انصار کے
اقربا نے جزع و فزع روز جزا دکہایا وَسَمِعْتُ جَارِیَۃً تَنُوْحُ عَلَی الْحُسَیْنِ
وَتَقُوْلُ اور مین سنا تہی کہ ایک خاتون حضرت حسین کو یاد کرتی اس مضمون سوز و گداز کی
شعر نوحہ کہتی تہی نَعٰی سَیِّدِیْ نَاعٍ نَعَاہُ فَاَوْجَعَا وَاَمْرَضَنِیْ نَاعٍ نَعَاہُ

کشتن نامه دیکیا نامه مقاتلش اور احیوعن کشتی
اینکه او را مکانش بین حجاج او را
ساخت و بعبد الملک نوشت
که حالا نیز اظهار دشمنی با ما میکنند هزار انصار
و میکویید که چنین خواهم کشت چگونه بکشم
نمی‌آمید خواهم
عبد الملک جواب نامه فرستاد اوقاتش
عجب بود جاهل و احمق
او کلمات نه بس ما چگونه او را
نظر نمی‌کنید که خدمت ما کرده است
بجا نیاورید و او کرامت بسیار
ما پرورش او کنید تا مسلط بر ما شود
و عون حضرت موسی را پرورش کرد
بر مسلط شد حجاج
که و امر حضرت قسمیکه
مود امر حضرت سید الساجدین
که جناب امیر علیه السلام
۱۰۹۱
بار فرموده بود ند سال
فلان روز سر عبید الله بن زیاد
شمر ذی الجوشن در فلان
خواهد آمد و ما مهمان
خواهیم بود و ما وقت چاشت
شود و ما خواهیم
او بر طبق آنچه امام فرموده
حضرت با اصحاب خود
خونریزی کرد دشمنان شما
کشته میشوند خوش باشید
کشند بجا فرموده

چہالیسوین مجلس بازگشت اہل بیت سی بشیر کا خبر لانا خلق مدینہ کا شور و فغان مچانا

فاقبعا میری مولا حسین کی سنانی لایا پیغام شہادت دیتی والا کہ اوسکی بین سی دل سجن کی
درد ہوا صفت انتہال پر بیہار ڈالا فعینی جودا بالدموع واسکبا وجودا
بدمع بعد دمعکما معا ای رونیوالی آنکہو بہانی سی میرا ساتہہ دو اور یاری
اشکباری کو اپنی ہم و غم نچہوڑو ثم قالت ایها الناعی جددت حزننا
بابی عبد الله وخدشت منا قروحا لما تندمل پہر بولی ای مخبر مصیبت
کہ پیام اندوہ لایا تو نی ہماری قلق کو ایسا بڑہایا یاد ذکر مصیبت سید الشہدا سی وہ رنج و الم
پہنچایا کہ ہرگز مادام حیوۃ کبہی نہین بہولیگا ناخن تعزیت سی اما گہرا زخم لگایا جو کسی
مرہم تسلی سی کبہی اچہا نہو گیا فمن انت رحمک الله پس تہی اپنا اسم و نام و نشان بتا
کون ہی تجہپر رحمت کری خدا فقلت انا بشیر بن جذلم وجہنی مولای
علی بن الحسین علیه السلام یعنی کہا میرا نام بشیر ابن جذلم ہی اور مجکو علی
ابن الحسین علیہما السلام نی بہیجا ہی وهو نازل فی موضع کذا وکذا مع عیال
ابی عبد الله ونسائه اوس جناب کا خارج شہر مین ڈیرہ ہوا ہی اور سب عیال
ابی عبد اللہ نی وہین دم لیا ہی قال فترکونی مکانی وبادرونی راوی کہتا ہی
پس سب اہل مدینہ نی مجہی چہوڑا گہر کی سب نی جانب صحرا خارج شہر منہ موڑا فضربت
فرسی حتی رجعت الیہم فوجدت الناس قد اخذوا الطرق
والمواضع منہم یعنی ہی گہوڑیکو مارا خیمہ گاہ کیطرف اپنا مرکب پہیرا اور کوچی
کثرت خلایق سی راستہ بند پایا تہا کہ زن و مرد کا ہجوم چلا جاتا تہا فنزلت عن
فرسی وتخطیت رقاب الناس حتی قربت من باب الفسطاط یا چار
سواری سی اوترا او کوئی ازدحام سی عاجز ہو تا گذرا سر خلق پر قدم رکہتی اکی بڑہا تا کہ دروازہ

خود نشستہ بودند کہ دو سر آوردند
برای تناول طعام با اصحاب
تعقیبات صلوٰۃ فارغ شدہ
موجود و وقتیکہ جناب امام از
در فلان روز خواهند آمد
مختار قتل میکند و عنقریب

چہالیسوین مجلس مدینہ مین بازگشت عترت سید الشہدا و بیان سید سجاد و قصہ کربلا

خیمہ کی پاس وارد ہوا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ دَاخِلًا فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ

يَمْسَحُ بِهَا دُمُوعَهُ امام زین العابدین علیہ السلام کو وہان دیکہا جب اہل وطن کا

مجمع ہر طرف بندہا تو حضرت بیان سرگذشت کو اوٹہی آنکہون سی بی اختیار آنسو بہتی

تہی رومال ہاتہہ مین لئی پونچہتی جاتی آہ و نالہ سینہ سی مجال ضبط نہین پاتی وَخَلْفَهُ

خَادِمٌ مَعَهُ كُرْسِيٌّ فَوَضَعَهُ لَهُ وَجَلَسَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَتَمَالَكُ مِنَ الْعَبْرَةِ

اوس مولا کی پیچہی ایک غلام کی صورت بہی غمزدہ نظر آتی جو اوسکی ساتہہ کرسی تہی لاکی زمین

خلایق جہائی زیب دہ عرش داورنی اوس پر جلوس فرمایا لاکن وفور ملال سی کلام نہو سکتا تہا

ایسا دل بہر آیا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النَّاسِ بِالْبُكَاءِ وَحَنِينِ الْجَوَارِي

وَالنِّسَاءِ موالی نی جو سید الساجدین کو غمگین و بی پدر بیٹہا پایا حاضرین کی نوحہ و بکا نی

شور محشر دکہایا ایک جانب سی مردونکا ضیحہ و نالہ بلند ہوا دوسری طرف عورات نوحہ گر کا

خروش بجا عالم بالا پر گیا فَالنَّاسُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ يُعَزُّونَهُ فَضَجَّتْ تِلْكَ

الْبُقْعَةُ ضَجَّةً شَدِيدَةً ہر سمت سی لوگ رسم تعزیت ادا کرتی ہر شکستہ قلب مبتلاء

حسرت بدرگو کی کہتی بشدت آہ و زاری نی اوس مکان کو لرزان کیا بین زبان

تہلکہ عظیم سی انقلاب دکہائی دیا فَاَوْمَىٰ بِيَدِهِ اَنِ اسْكُتُوا فَسَكَنَتْ فَوْرَتُهُمْ

اوس ہنگامہ شیون مین یادگار آل عبا نی اشارہ فرمایا کہ ایہا الناس چپ رہو

ذرا سنو ماجرا ہمارا جو بار غم اوٹہایا پس لوگ سب خاموش رہی اندرا و باہر ہمہ تن

گوش ہوی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ بَارِئِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ الَّذِي بَعُدَ فَارْتَفَعَ

فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰى نَحْمَدُهُ عَلٰى عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ

چہالیسویں مجلس بیچ بیان رجعت حرم و سید سجاد کا بیان الم

وفجائع الدهور والم الفجائع ومضاضة اللواذع وجليل الرزء وعظيم
المصائب الفاظعة الكاظة الفادحة الجائحة یہ خطیب منبر کوفہ نے کی
زندگی بہت دردناک فقرات پڑھے اور حمد الہی میں ایسے مضامین سنائے جو فرشتے ناخوان
عبارات ہیں ایها الناس ان الله وله الحمد ابتلانا بمصائب جليلة
وثلمة في الاسلام عظيمة ای گروہ سامعین ستایش ہے خدا کی جنے ہمکو مصائب
اعظم سے آزمایا اور اوس رخنہ اسلام کی آفت میں بلاکش الم بنایا قتل ابو عبد الله
وعترته وسبي نساؤه وصبيته ای مجاوران روضہ خیر الوریٰ روز عاشورا
دشت کربلا میں ہمسر وانہ و پانی بند رہا بھوکا پیاسا پیغمبر کا نواسا ابو عبد اللہ مارا گیا
مرتے دم تک درد و غم و الم کو اپنی صبر میں سہا ہماری روبرو ساری عزیز و رفقا کی
کٹی صد پارہ بدن شہدا خاک و خون میں اٹے گھوڑوں کی سم نے اجسام آل رسول کو روندا
کہ سینہ و پہلو ٹوٹا لشکر ستم نے اہلبیت کو خیمہ میں آکے لوٹا عورات امام حسین علیہ السلام جدا
ہوا کی اسیر ہوئیں دختران یتیم بے چادر و معجر قید میں رسن سے بند ہیں حرم محترم کو اندوہ فراق
میں تازیانہ لگایا مجھے حالت بیماری و ضعف میں زنجیر و طوق پہنایا ام کلثوم و فاطمہ کی
بندی اور تاری اطفال صغیر کو رونے پر طمانچے مارے وداروا برأسه في البلدان
من فوق عامل السنان سر فرزند بتول مع سائر شہدا کی نوک نیزوں پر چڑھایا
ہمراہ عترت رسول کی شہر شہر و دیار میں تشہیر کو پھرایا ابن زیاد و یزید کی دربار میں وہ
خواری گذری مدت تک زندان کوفہ و دمشق میں حالت رقت و زاری طاری رہی
نہی بچی بچیاں بھوک پیاس میں خاک پر گرتی اپنی بیمری گہر کو فراق عزیزوں میں یاد کرتی
وهذه الرزية التي لا مثلها رزية یہ مصیبت ہماری ایسی ہماری تہی کہ ویسی شدت

پہالیسوین مجلس اہلبیت وسید سجاد کا وارد مدینہ ہونا خلق کا انکی بیان سی رونا

ساری دنیا مین کسینی نہین دیکھی اَیُّہَا النَّاسُ فَاَیُّ رِجَالاتٍ مِنْکُمْ تُسَرُّوْنَ

بَعْدَ قَتْلِہٖ اَمْ اَیَّۃُ عَیْنٍ مِنْکُمْ تَحْبِسُ دَمْعَہَا وَتَضَنُّ عَنْ اِنْہِمَالِہَا ای گروہ

خلایق اس حادثۂ عظمیٰ کی بعد تمہاری درمیان کون لوگ ہونگی جو شادی کرینگی اور کسکی

آنکھون سی شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر سوگوا ریمین آنسو نہ بہینگی اَیُّہَا النَّاسُ

اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِیْنَ مُشَرَّدِیْنَ مَذُوْدِیْنَ شَاسِعِیْنَ عَنِ الْاَمْصَارِ

کَاَنَّا اَوْلَادُ تُرْکٍ وَکَابُلٍ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ اِجْتَرَمْنَاہُ وَلَا مَکْرُوْہٍ اِرْتَکَبْنَا

وَلَا ثُلْمَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ ثَلَمْنَاہَا ہم عترتِ خیر الانام وطن سی نکالی ہوی پریشان

در بدر پامالِ عدوان سلسلۂ جوربین بندہی ہوی ایام بسر کرتی اور ستمِ اہل کوفہ و شام

سی کفارِ ترک و کابل سی بدتر تباہی زدہ ناکام بلاد مین پہرتی ہر چند ہمسی کوئی گناہ صُدُور

نہین ہوا ہرگز عمل مکروہ ظہور مین نہین آیا کوئی رخنۂ بدعت اسلام مین نہین کیا کبہی حلال

حرام کا حکم خلاف نہین دیا اَیُّہَا النَّاسُ اَیُّ قَلْبٍ لَا یَتَصَدَّعُ لِقَتْلِہٖ اَمْ اَیُّ

فُؤَادٍ لَا یَحِنُّ اِلَیْہِ اَمْ اَیُّ سَمْعٍ یَسْمَعُ ہٰذِہِ الثُّلْمَۃَ الَّتِیْ ثُلِمَتْ فِی

الْاِسْلَامِ ای محبانِ سید ابرار کسکا دل بی رحم تاب ضبط رکہیگا جو اس واقعۂ سید الشہدا

اندوہ و حسرت سی نہین پہٹیگا کون بشر کا جگر ہی کہ خبر ان صدمات کی پائیگا

اور نالہ و فریاد سی نہین پہٹ جائیگا جسکی ساعت مین یہ ماجرا شکستِ اسلام کا

لاعلاج ہی جس ہوکی ذکرِ حسین علیہ السلام سی اشکِ خونین بہائیگا فَلَقَدْ بَکَتِ

السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِہٖ وَبَکَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا وَالسَّمٰوٰتُ بِاَرْکَانِہَا

بتحقیق کہ ابی عبد اللہ کی مصیبتِ شہادت سی شش جہت مین رونا پہیلا اور دریاء

لاطم موج سی اوٹہا شور و او یلا ساتون آسمانون مین غلغلہ مچا عالم امکان مین اتہلکہ

چہالیسویں مجلس بشیر کو زینب خاتون کا انعام دینا

پہنچا وَالْاَرْضُ بِاَرْجَائِهَا وَالْاَشْجَارُ بِاَغْصَانِهَا زمین کو و قور الم سی کھونکا

زلزلہ آیا اور اشجار کو ہموم و غم نی خاک پر گرایا وَالْحِيتَانُ وَلُجَجُ الْبِحَارِ وَالْمَلَائِكَةُ

الْمُقَرَّبُونَ وَاَهْلُ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعُوْنَ جانوران صحرا نی اضطراب سی پر مارنی یا

بحار کو صدمات بیقراری ہوئی بہت ساری ملائکہ افلاک سب اندوہناک ہوئی تمام جہان

ہر طرح کی واہمی پہنچی مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْ آبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ النَّبِيَّ تَقَدَّمَ اِلَيْهِمْ فِيْ قِتَالِنَا كَمَا تَقَدَّمَ اِلَيْهِمْ فِي الْوِصَايَةِ

بِنَا لَمَا ازْدَادُوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا بِنَا قسم خدا کی بڑا حادثہ گذرا و اتفاق کربلا ہوگی نیا

کبھی سنا نہیں گیا و الله اگر پیغمبر ہماری مارنی کو فرماتی جیسا کہ ہمیشہ عزت و حرمت

چاہتی ہر آئینہ جو سلوک ہم سی کیا ہرگز عمل میں نہ لاتی اور اس شدت عداوت سی زیادہ

فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ حالت کرب و قلق حد سی زیادہ تھی درد کی آہ

استرجاع پڑھی پس زار و نالان کرنی پیسی اور آئی عورت و مرد عذر خواہی کو ہجوم

خیمہ میں حرم محترم کی پاس ہر ایک خاتون اہل بیت جا کی پہلو نشین و فا ہوتی وگرنہ

اسکی اشک غم اسی سنہ و ہوتی سر مینٹ کی جان کہوتی قَالَ الْحَارِثُ بْنُ كَعْبٍ قَالَتْ

لِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِاُخْتِيْ زَيْنَبَ قَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا حَقُّ هٰذَا الْحَسَنِ

صُحْبَتِهِ لَنَا فَهَلْ لَكِ اَنْ تَصِلَهُ حارث ابن کعب نی بیان کیا ہی کہ بی بی فاطمہ

دختر علی مرتضی علیہ السلام کی زبانی سنا ہی جو فرمایا کہ اپنی بہن زینب خاتون سی کہا اس

بشیر نی تمام راہ میں ہماری اطاعت سی حق خدمت ثابت کیا آیا کچھ موجود ہی کہ انعام

دیں اور اوسکی دلکو خوش اور شاد کام کریں قَالَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لَنَا مَا نَصِلُهُ

اِلَّا اَنْ نُعْطِيَهُ حُلِيَّنَا جواب دیا و اللہ مال دنیا سی باقی نہیں رہا ہی اعدای کربلا نی

خواهد رسید و صاحب ...

بنا براکه همه از قبل و از آن جمله زیارتی

بود معاینه کردم و ...

که شیخ مفید علیه الرحمه ...

ایراد فرموده و آن این است

اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ سلام بر تو ای بنده

السَّلَامُ عَلَيْكَ ...

النَّاصِحُ سلام ... السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ...

السَّلَامُ عَلَيْكَ ...

۱۰۹۵

اَيُّهَا الْمُخْلِصُ لِلّٰهِ فِيْ طَاعَتِهِ ...

در طاعت او و برای امام ...

... اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ...

فِيْ مُضِيِّ الْحَقِّ الطَّاهِرِ ...

بکمال نعمه و فی رضی الائمة

رسیده السلام علیک ...

و شدید وای کسیکه ...

جنت و دوزخ ...

چہالیسوین مجلس بیچ مین رجعت حرم وعطیہ صلہ بشیر حذلم

لوٹ لیا ہی مگر دو چار چیزین جو بستر و پائی ہین زیور کی وہ اوتار کی بہیجدین اور عذر لائین یہ مختصر کی فَاَخَذْتُ سِوَارِیْ وَدُمْلُجِیْ وَسِوَارَاُخْتِیْ وَدُمْلُجَهَا وَبَعَثْنَا بِهَا اِلَيْهِ وَاعْتَذَرْنَا مِنْ قِلَّتِهَا پس بہنی اپنی اور ہمشیر کی بازوبند اور کنگن بہیجی کمی عطا مین ناداری وخجالت کی اسباب ظاہر کیی وَقُلْنَا هٰذَا بَعْضُ جَزَائِكَ لِحُسْنِ صُحْبَتِكَ اِيَّانَا کہا کہ یہ تہوڑا عوض ہی ساتہ کی رفاقت کا باقی وعدہ جزا ہی جد بزرگوار سی شفاعت کا فَقَالَ لَوْكَانَ الَّذِیْ صَنَعْتُ لِلدُّنْيَا كَانَ فِیْ دُوْنِ هٰذَا رِضَائِیْ بشیر نی عرض کی اگر تمہاری پاسداری واسطی دنیا کی میری ہاتہ سی ظہور مین آتی تو ہرآینہ اسقدر عطا بلکہ تہوڑی بہی مجہی احسان سند بناتی وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَقَرَابَتِكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لاکن صدق نیت سی کہتا ہون قسم پروردگار کی ہی ہینی یہ رعایت رضای خدا وقرابت خیرالوری کی واسطی کی ہی اون سادات نی جواب دیا کہ ہم اہلبیت کی بخشش حکم باران رحمت رکہتی ہی جہان نازل ہو جای پہر ہمین ایک بوند بہرتی ہی ناگاہ محمد حنفیہ بقرار واشکبار وہان آئی اور ام تعزیت وماتم رہی کی بجالائی ام سلمہ وام البنین وام لقمان عورات بنی ہاشم کی ہمراہ آکی ملین بعد از شیون ونوحہ خواہران وزوجات ودختران امام شہید کو اوٹہا کی روضہ پیغمبر مین چلین ثُمَّ قَالَ وَاَمَّا اُمُّ كُلْثُوْمٍ فَحِيْنَ تَوَجَّهَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ جَعَلَتْ تَبْكِیْ وَتَقُوْلُ اوسوقت ام کلثوم نی روکی شہر مدینہ کو خطاب فرمایا یہ مرثیہ جانسوز اپنا تضمین با چشم پرآب سنایا مَدِيْنَةَ جَدِّنَا لَاتَقْبَلِيْنَا فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا ای مدینہ جد بزرگوار کی سکن وما وا واقف رہنا ہمارا شہر مین قدم رکہنا گوارا نکرنا کہ حسرت واندوہ ساتہ لائی ہین اور دشت بلا وطغیان سی پہر کی

چہالیسویں مجلس مدینہ میں رجعت عترت مظلوم اور مرثیہ کلام ام کلثوم

اتی ہیں اَلَا فَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنَّا بِاَنَّا قَدْ فُجِعْنَا فِیْ اَخِیْنَا لازم ہی خبر دینا

ہماری طرفسی نانا رسولخداکو کہ بھائی حسین کی شہادت میں تمہارا و تمہائی علم عزا کو وَخَرَجْنَا

مِنْكَ بِالْاَهْلِيْنَ جَمْعًا رَجَعْنَا لَا رِجَالَ وَلَا بَنِيْنَا جب ان تیری سیاہ کی

باہر گئی تہی سب عزیز و اقربا ساتہہ لئی تہی آج قافلہ ہمارا جو وہاں سی آیا ہی تو بھائی بہتیجا

بچہ اور بوڑہا کوئی باقی نہیں رہا ہی وَاِنَّ رِجَالَنَا بِالطَّفِّ صَرْعٰى بِلَا رُؤُوْسٍ

وَقَدْ ذَبَحُوا الْبَنِيْنَا جب اشقیا سی کہنا کہ ہماری مردان وارث جراحات نیزہ و تلوار سے

کربلا میں گری ہیں بچونکو بہی مانند گوسفند قربانی ذبح کیا جو تن خاک و خون میں سپرد فن

ہی ہیں وَمَوْلَانَا الْحُسَيْنُ لَنَا اَنِيْسٌ فَرَجَعْنَا وَالْحُسَيْنُ لَيْسَ فِيْنَا سردار

اہلبیت حسین کاروان سالار و شریک و غمخوار تہی مگر اب جو مراجعت کی ہی تو وہ ہمارے

درمیان سی غائب ہو رہی فَنَحْنُ الضَّائِعَاتُ بِلَا كَفِيْلٍ وَنَحْنُ النَّائِحَاتُ

عَلٰى اَخِيْنَا ہم ایسی تباہ و برباد ہوئی جو سرپرست و حامی ایک نہیں اسواسطی اپنی

بہائی کی نوحہ گر ہیں اور بھائی کی شہادت پر بکا میں دیدہ تر ہیں وَاَخْبِرْ جَدَّنَا اَنَّا

اُسِرْنَا وَبَعْدَ الْاَسْرِ يَا جَدَّا سُبِيْنَا یہی نانا سی کہنا کہ جب حسین اور انکی

بہائی مارے گئی تو ہم بیچاری دہرا دسر لٹی پہر قید اسیری میں پکڑی گئی وَرَهْطُكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْحَوْا عُرَاةً بِالطُّفُوْفِ مُسَلَّبِيْنَا عرض کرنا ای خاتم انبیا

تمہاری کنبہ اور بیٹیان غارت شدہ قیدی دشت و صحرا میں پہرائی گئیں سب بی پردہ نشین

اہلبیت بی چادر و مقنعہ اونٹوں پر چڑہائی نامحرمونکو دکہائی گئیں وَقَدْ ذَبَحُوا الْحُسَيْنَ

وَلَمْ يُرَاعُوْا جَنَابَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْنَا یہ کہنا کہ تمہارا پیارا نواسا تشنہ

بالاہوا حسین کو امت نی بی جرم و گناہ ذبح کیا ہی اور آپکی حرمت کا لحاظ ہماری فرقہ

از سن صبا تا ... شباب و بلند قامت شدن

کهمان گوینده میگوید

سیمای سعادت و جلادت و فلت ... و اضطراب هویداست و او
خواهد بود و بخواداده خواهد شد کبیر الاتباع و ملاذ و مطاع انام
با آنچه بعد خواهد اوبود ... یکی از ابو عبیده

چہالیسویں مجلس المحرم کا مدینہ میں پہونچنا زینب خاتون کا روضۂ جد سے شکوہ ملالا کرنا

حق میں نہیں رکہا ہی فَلَوْ نَظَرَتْ عُیُونُكَ لِلْاُسَارٰی عَلٰی قَتَبِ الْجِمَالِ
مُحَمَّلِیْنَا اگر اپنی اہلبیت کو اسیری میں عریان جہازِ شتر پر سوار کوچہ و بازار میں پہرتی
نظر کرتی تو ای نانا وہ صدمات تمپر کس قدر شاق اور ناگوار گذرتی رَسُوْلَ اللّٰہِ
بَعْدَ الصَّوْنِ صَارَتْ عُیُوْنُ النَّاسِ نَاظِرَۃً اِلَیْنَا ای رسول مختار ہماری
حجاب کی ایسی بی پردگی ہوئی کہ بندی تمہاری اولاد کی بلووں میں کوفہ و شام کی شہر
دیکہی گئی اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی السَّبَایَا بَنَاتِكِ فِی الْبِلَادِ مُشَتَّتِیْنَا ای مادر ہماری
فاطمہ زہرا ذرا قبر سی اوٹہو سنو ماجرا ہمارا کاش کہ تم اوس روز کربلا میں آتیں اور اپنی
عیال و اطفال کو اسیر و پریشان در بدر شہروں میں لیجاتی پاتیں عَلٰی مَتْنِ النِّیَاقِ
بِلَا وِطَاءٍ وَشَاهَدْتِ الْعِیَالَ مُکَشَّفِیْنَا ایسی صورتیں کہ ننگی اونٹوں پر لادی
چڑہائی ہوئی تہی نہ تہی سی برقع و نقاب کی چہری کہلی دہوپ میں سونلائی تہی اَفَاطِمُ
لَوْ نَظَرْتِ اِلَی الْحَیَارٰی وَلَوْ اَبْصَرْتِ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَا ای فاطمہ اگر تم کو خیال
فرمائیں چہوٹی بڑوں کا سر کاٹا جانا عورات حیران کا لوٹ مار میں خیمہ سی باہر نکلنا اور امام
زین العابدین کو ستانا اوسپر طوق و زنجیر کو حالت بیماری میں پہنانا و زینب العابدینا
بِتَشْیِیْعِ ذٰلِكَ وَرَامُوْا قَتْلَهُ اَهْلُ الْخَؤُوْنَا اوس غریب کو قتل کی واسطی زمین پر گرایا
جب ہمیں رو کی غل مچایا تو تیغ دست میں شمشیر کو پہرایا بی عمامہ و بی ردا قطعہ شناعت میں زیر
ابن زیاد و یزید پر پہونچایا وَهٰذِیْ قِصَّتِیْ تَمَّ شَرْحُ حَالِیْ اَلَا یَا سَامِعُوْنَ
اَبْکُوْا عَلَیْنَا یہ قصہ شرح احوال مصیبت کا بہت بڑا ہی بس ای حاضرین جوتمنی سنا
اوسپر لازم نوحہ و بکا ہی قَالَ الرَّاوِیْ وَاَمَّا زَیْنَبُ فَاَخَذَتْ بِعِضَادَتَیْ
بَابِ الْمَسْجِدِ وَنَادَتْ یَا جَدَّاهُ اِنِّیْ نَاعِیَۃٌ اِلَیْكَ اَخِی الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

متولد شده عثمان بهاد پسر ... و ابو امیه و ولادت عثمان در
هجرت واقع شده و همراه پدر در سال
واقعه قتل الناطف حاضر بود و سیزده
سال داشت و در نبرد به سرعت تمام
عازم میشد و عمر سعد بن منصور مانع
می‌آمد بالجمله در شجاعت و جسارت
و عقل و کیاست و همت و سخاوت
و حاضر جوابی و بدیهه گویی عثمان از اهل
زمان و مغز امثال و اقران بالمدد و از
ارتکاب امور عظام و اکتساب تجارب
حاصل ... [illegible]
[illegible]
راوی

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا گہرمین آنا زبان حال سی مکان کا شور و فغان مچانا

راوی کہتا ہی بعد ازان وہ کاروان غارت زدہ اشکبار عجیب سامان شور و فغان سے
شہر مین آیا، کوچہ و بازار کی در و دیوار کو رولاتا ہوا روضہ نبی پر قدم پڑا، یا زینب خاتون
دونو ہاتہ سے دروازی کی بازو پکڑ کی چلائین فریاد و زاری مین ناناسے یہ کلام زبان پر
لائین یا جداہ حسین کی شہادت سے مین تمکو پرسا دیتی ہون جو مصیبت ہمپر گذری
اوسکی شکایت کرتی ہون وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ لَا تَجِفُّ لَهَا عَبْرَةٌ وَلَا تَفْتُرُ مِنَ
الْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ اس بیان غم سے دریای سرشک آنکہون سے بہاتین اور نالہ و اندوہ کی
شدت مین حال تو تغیر پاتین وَكُلَّمَا نَظَرَتْ اِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ تَجَدَّدَتْ
حُزْنُهَا وَزَادَ وَجْدُهَا جب امام زین العابدین علیہ السلام کی صورت دیکھتی ہر بار
[illegible] سامان نظر آتا بیتاب ہوکی روتین ثُمَّ اِنَّهُ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ بِاَهْلِهِ وَعِيَالِهِ وَنَظَرَ اِلَى مَنَازِلِ
قَوْمِهِ وَرِجَالِهِ روایت ہی کہ جناب زین العابدین علیہ السلام اہل و عیال
گریان و نالان کو ساتھ لیکی مدینہ مین لائی بادل حزین و حال تباہ [illegible]
روضہ رسول پر آئی فریاد و زاری مین قبر پیغمبر [illegible]
اپنی مکان مین داخل ہوی [illegible] ماتم سرای [illegible] شور و شیون [illegible]
[illegible] چار طرف اونکا فَوَجَدْتُ تِلْكَ الْمَنَازِلَ تَنُوحُ بِلِسَانِ الْحَالِ وَتَبُوحُ
بِاَعْلَى الدُّمُوعِ وَاِرْسَالِهَا [illegible]
اوکی نشست و برخاست و خوابگاہ و آمد و رفت کو اودواس [illegible]
دل اندوہ منزل جوش مین آیا ایک ایک محل نی اوکی زبان حال سی یون غل مچایا
چشم حسرت نی دریای سرشک بہایا حاضرین کو اپنا ہمدرد بنا کر [illegible] سنایا

ایشان بوقت حاضر بود گواهی داد که او با دشمنان بیعت کرده عمر بن حریث او طلبید و گفت ای پسر عبید تو بیعت عمار پیش ابن زیاد کردند نمود و چنانکه مسلم شهید شد و در خانه خود فرود او رده و با او بیعت بجانب کوفه روانه ساخت مختار مسلم را

کفت اگر عمر گواه نمیشد من ترا میکشتم وقوع نیامده عبید الله بن زیاد و دشنام داد و چوبی در دست داشت باو زد بر پلک چشمش خورده چشمش را کشت و منقلب ساخت و عبد الله بن حارث بن عبد المطلب را نیز بزندان فرستاد و مختار را مقید در زندان محبوس بود در روزی در زندان عبد الله میثم را طلبید و موهای بدن خود میتراشید و میگفت بسر زیاد ... مختار گفت ...

[illegible]

چہالیسوین مجلس بیچ بیان بازگشت اہل حرم اور بنای نوحہ و ماتم

وَتَنْدُبُ عَلَيْهِمْ بِنَدْبِ الثَّوَاكِلِ وَتَسْأَلُ عَنْهُمْ أَهْلَ الْمَنَاهِلِ

تشل یاد فرمانہ مردہ اپنی صاحبونکی فقدان بنالہ وندبہ کرتی کہو جانی سی وانکی در و دیوار بیتاب و توان تڑپتی آیند و روندسی باعث اونکی پہر نہ آنی کا پوچہتی وہ صدرنشین کیا ہوی جو ہماری درمیان ہی رہتی وَتَهِيجُ أَحْزَانُهُ عَلَى مَصَارِعِ قَتْلَاهُ وَتُنَادِي لِأَجْلِهِمْ وَاثَكْلَاهُ حزن والم اونکا اوپر شہیدونکی جو خاک و خون بین گری تہی ہر دم بڑہتا اوس مصیبت عظیم سی ہر طاق و محراب مرثیہ واثکلاہ پڑہتا وَتَقُولُ يَا قَوْمِ اعْذِرُونِي عَلَى النِّيَاحَةِ وَالْعَوِيلِ وَسَاعِدُونِي عَلَى الْمُصَابِ الْجَلِيلِ وہ خانہ تعزیت کا شانہ کہتا ایحاضرین مجہی نوحہ و فریاد مولا پر امداد کرو اور سوگ بین کربت شہادت کی میرا ساتہہ دو فَإِنَّ الْقَوْمَ الَّذِينَ أَنْدُبُ لِفِرَاقِهِمْ وَأَحِنُّ إِلَى كَرَمِ أَخْلَاقِهِمْ كَانُوا سُمَّارَ لَيْلِي وَنَهَارِي وَأَنْوَارَ ظُلَمِي وَأَسْحَارِي وَأَطْنَابَ شَرَفِي وَافْتِخَارِي وَأَسْبَابَ قُوَّتِي وَانْتِصَارِي تحقیق وہ لوگ جنکی فراق و دوری مین نوحہ کرہون اور جلوس و قیام واخلاق کرام کو یاد آورہون میری ذات کے مونس و باعث شرف و افتخار تہی اسباب قوت و تحمل میری کی انوار و پایہ تہا

كا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُصْدِقَةَ الطَّحَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً مصدقہ طحان امام جعفر صادق سی روایت کرتا ہی کہ سنا مینی حضرت نی کہا جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا اور کاروان غارت زدہ مدینہ مین آیا ہی زوجہ سید الشہدا نی

[illegible]

چہالیسویں مجلس مدینہ میں جمعیت حرم و ماتمداری زوجۂ امام اعلم

عزای شوہر میں بستر ماتم بچھایا اپنی بیگانی کو غم کہانیکی ۔ اسلی باچشم پرنم بلایا وبکت
وَبَكَيْنَ النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ وہ بی بی آپ روتی اور اونکی ہمراہ ساری عورات کنیزان
اشک بہاتی رہیں رسم سوگواری میں وہراوہر پیٹتیں مصیبت کی باتیں کہیں حَتّٰی
جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ یہان تک جو انکہوں میں آنسو باقی نرہی نور بصر گیا او
دیدۂ خشک سی بخت جگر بہی فَبَيْنَمَا هِيَ كَذٰلِكَ اِذَا رَاَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيْهَا
تَبْكِيْ وَدُمُوْعُهَا تَسِيْلُ اس حال میں ایک لونڈی کو اپنی دیکھا زاری وگریہ
چشم سی دریای سرشک بہاتا فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا مَا لَكِ اَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا
تَسِيْلُ دُمُوْعُكِ اوسی نزدیک بلایا پوچہا کیا ہی جو ہماری درمیان آبدیدہ تیرا
نہیں سوکہا ہی قَالَتْ اِنِّيْ لَمَّا اَصَابَنِيَ الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ
بولی جب رونی سی عبرات عیون کو بند پایا ستوکہول کی ایک پیمانہ پیا جسنی یہ پیالہ
بہایا قَالَ فَاَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْاَسْوِقَةِ وَاَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَاَطْعَمَتْ
وَسَقَتْ راوی کہتا ہی پہنکی اوس خاتون معظمہ نی تیاری ستو اور طعام کو امر کیا
سب حاضرین میں بانٹا اور آپ کہایا پیا وَقَالَتْ اِنَّمَا نُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ نَتَقَوّٰى
عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ فرماتی تہیں اس بخت و تقسیم سی ارادہ تقویت ہی
ماتم حسین علیہ السلام پر آزردی مزید رقت ہی ای اہل ولا تمنی و ستوہ دیناو دیکہا جو مجلس میں
صاحب عزا ہوتا تہا اپنی مصیبت کا بیان روبروی حاضرین لاتا سبکو معین شیون بناتا
دل سی رولاتا وہ بی بی محزون دنرات گہری ہیدکی حد یا جرا تہاتی نہ باین حال سی واقعہ
شہادت اور سبطینی کی ابتلا سنر ماتی ایھا الناس ہمارا مولا خوف اعدا سی وطن چہوڑکی
خانۂ خدا میں پناہ لیگیا وہاں رہنا بلا کوفیان پر دغانی بوعدہ نصرت طلب کیا دشت

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا مدینہ مین آنا و وجہ امام کا واقعہ کربلا و شام سنانا

نینوا مین چار طرف سی لشکرِ اعدا نی گہیرا یارانِ بی وفا نی حمایت و امداد سی منہہ پہیرا
عمرِ سعد نی چند روز و شب دانہ پانی کچہہ نہ دیا عاشورا کو نیزہ و تیر و شمشیر کی زغہ مین لیا
ہر ایک اصحاب و اقربای مظلوم کو مارا خاک و خون مین غلطان سر و تکون سی اوتارا
رحم و مروت کا قتلِ سادات پر منہہ موڑا طفلِ صغیر و بچہ شیر خوار تک جیتا تشنہ و گرسنہ نہ چہوڑا
فرزندِ رسول کو زین سی گرایا امام حسین علیہ السلام کا سر لہو بہتا نوکِ سنان پر پہرایا
ہم اہلبیت ذریۂ بتول پر دوڑی خیمہ جلایا دستِ جفا سی اسباب لوٹا عورات کی پردی
نکالا ردا و چادر و معجر و زیور باقی کچہہ نہ لاشون پر وارثون کی رونی اور پیٹنی نہ پائی
ضربِ تازیانہ جور سی بدنِ خستہ و جگرِ نغمہ دکہائی بیکسی و غربت مین یتیمون پر طمانچی
ماری وہ عاجز و مضطر ہوکی روحِ عزیز و تکو پکاری ایک جوانِ علیل سید سجاد جو غمین
بچا تہا اوسی بہاری طوقِ آہن پہنایا زنجیر مین بندہا بی محمل و عماری مثلِ کنیز و غلام کہا
ہمکو اونٹون پر بٹہایا جو خاتون بالکا بی قرار ہو کر گرا بہالون سی ڈرایا اسیر ہوکر
ہر شہر و قریہ مین لقبِ خارجی سی پہرایا دربارِ ابن زیاد و یزید مین روبرو کہڑا کیا بلوای
عام کو دکہایا راہِ شماتت سی الحرم کو ہزار دن طعنہ دیئی اپنی بغض و کینۂ جاہلیت کی
آلِ رسول سی عوض لی زین العابدین کو شمر و ابن زیاد و یزید نی ارادۂ قتل کیا عورات
بیکس و یادر فی لیٹ کی منت و عاجزی سی بچا لیا سرِ سید الشہدا کو دو نوالہ فی چوب
خیزران لگائی لب و دہن چہڑی سی کہولا بچہ امیر المومنین علیہ السلام سنائی ہم زندانِ
کوفہ و دمشق مین کہنا رسی بدتر قید رہی ہدتون خاک پر بیٹہی بہوک پیاس کی انواع دکہہ
سہی رشتۂ عدوان سی چہوٹ کی صحرای کربلا مین باحسرت و ارمان آئی گورِ غریبان
مدفنِ برادر و فرزند پر شور و یاد و فغان مین اشک بہائی مولف کی جگر مین تاب

ازنکه فرمان وهی ناوی ونالی رحمن بیرون ... بموجب مقتضی
آمدند وحیث ... وقت از سخن عبدالله بن عمر تجاوز نداد ... یا پیغام ... کردانند
جانب بیاشت ... کرفتار مطلق العنان از استماع فرمان ... بیرون آوردند
عبدالله بعد از ان ... کفت ...
فعال ... داشت ...

آغاز ملحقات اخبار ماتم خلقت لوح و قلم و مخلوقات عالم

آگی بیان کری شور و فغان محشر عظما عیان کری، جلتا ہی دل جو سوزِ مصیبت سی اندنون
لازم ہی آبِ چشم کو مومن روان کری، اس غم پہ اہلبیتِ رسالت پناہ کی زندہ رہی
دوام کو جو ترکِ جان کری، مانگو دعا خدا سی کہ قبرِ حسین کا، زائر بنا کی خاکِ شفا مین نہان
کری، ناظم وہ انتخاب ہی ہر کلام صاف جسکو پسند قاسم یار و جہان کری

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد پاک پروردگار کی لیئی سزاوار ہی کہ اوس خالق نی آب و خاک و آتش و ہواسی نوعِ بشر کو
پیدا کیا اور ستایش لا فتی الا اللہ الصمد کی نام پر بعنوانِ گفتار ہی جسنی قالب و روح انسان کو
سجدۂ ملایک سی رتبۂ صفا دیا، وہ سجود یکتا کہ عالمِ شہود کو واسطی نشو و نمای اہلِ معرفت کی موجود
فرمایا اور معبود یہیتا کہ مادہ امرِ کن سی آسمان و زمین و مافیہا کو عرصہ وجود مین لایا، تحیت و
سلام فراوان ذاتِ سید کاینات کی نام روا ہی جو خطابِ لولاک لما خلقت
الافلاک سی زبدہ خاص و عام ہوا ہی، و درود نامحدود عطر فشان ہو بہ ایام اور
اونکی آلِ کرام پر واجب الادا ہی جنکی واسطی اصنافِ مخلوق کو الوانِ صورت دیکر ملا
وبادۂ جنت و نار کہلائی، اما بعد اسکتاب اخبار ماتم کا خاتمہ مزین ہی اون روایات
جو مقدمہ مین ذکر کی اور بیانِ خلقت لوح و قلم و عرش و کرسی و سماوات و ارضین و فرشتہ
ابو البشر علیہ السلام کی مختصر شان دیکی فی کتاب منہاج السالکین و تحفۃ
الملوک للشیخ احمد الشہید فصلِ رابع کی بہ روایت ہی جو بزبان اردو مین
سجع و قافیہ مترجم اوسکی عبارت ہی قال الفضیل رحمۃ اللہ الفکر مرآۃ تریک حسنات
فاما الفکر فی المصنوعات فہو المراد فی ہذہ الآیۃ و امثالہا و فی ...

ہو مطلب داشت ... فائن اصحابک ...
آجائک ... بعضی ... نہایت ...
بالکعبہ ... کہ ...
مہلت دادم ... و ...
کی ... بیان ... نمود ...

[illegible]

بالجنۃ والمغفرۃ فاذالت ... وحیثیۃ بالنار والخزی ...
سخن بشنید عمر ... در یاد کرد ...
داشت ... مختار افکنده ... در
بیکشت ... موده ... جوان ... را ... کرد
در ان زمان ... شراعت ... کفت
الامیر ابن ... مختار ... میکوید که
هم حسب ... دارد ... نسب ...
او عبدالله بن عمر ... داد ...
... بن ابی وقاص ...
... از ...
... عبدالله عمر ...
... مختار ...
... اهلبیت ...
تا از مسلمانان ... را ...

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت لوح وقلم وعرش عظیم

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کا فضیل رحمۃ اللہ نی فکر آئینہ مجلّی ہی کہ اوسمین فعل ثواب و گناہ سیدھا نظر آتا ہی الّا فکر موجودات کائنات مین خدا کی موریث بصیرت رہتی اور یہی اس آیت اور امثال مین واضح دلالت کرتی حدیث مین آیا مصنوعات و صفات الٰہی سی فکر و ذکر متعلق رکھو اور ذات سراپا حسنات ایزدی مین ہرگز وہیان اور کلام نہ کرو وَفِیْ کُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْمَصْنُوْعَاتِ دَلَالَۃٌ کَافِیَۃٌ وَعِبْرَۃٌ شَافِیَۃٌ بدرستی کہ اوسکی ہر جزو مصنوع مین دلالت کافی و عبرت شافی ہی کہ طاعت و بندگی عبد و شناخت معبود کو برہان وافی ہی فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ فِی الْاَزَلِ وَحْدَہٗ وَلَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ تحقیق کہ اللہ تعالی کی ساتھ کچھ نہ تھا اور ازل مین ہمیشہ تنہا و مجرد رہا ثُمَّ خَلَقَ مَا خَلَقَ پس مشیت و ارادہ باری نی چاہا ظہور کمال دکھائی فعل قدرت سی عالم پیدا کری جو پہچانا جائی خدای تبارک نی لوح محفوظ کو دُرّ بیضا سی بنایا اور اوسکا سطحہ عنبر یاقوت احمر کا خلق فرمایا پھر قلم کو اتنی بڑی جوہر سی ایجاد کیا ہی کہ طول پانچ سو برس کی راہ لمبا ہی پس نظر ہیبت نی اوسپر توجہ کی وہ دو نصف شق ہوا نور کا دریا اوس مین سی نکلا اور بہا پھر اوسکو حکم ہوا لکھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوسنی لکھا دوبارہ خطاب کیا ثبت کر جو کچھ ہونی والا ہی تا روز قیامت اور اسنی تحریر امر پر جاری قلم کو رکھا تا کہ واقعات کَانَ وَمَا یَکُوْنُ سبکو لکھا ہنگام تحریر اسکی آواز ترجیع تسبیح مین مانند رعد نکلی اور ساری خط مرنوشت کی ہر سطر نور سی چمکتی ہیں دوسرا جوہر سبز براق خلق فرمایا کہ وصف نہین ہوسکتا جسقدر بڑا و نورانی تھا اوسکی قائمی بنائی ہر ایک سی دوسری تک فاصلہ بقدر طیران مرغ تیز پر جو ہزار برس اوڑی وہ عرش اعظم ہی کہ ستر ہزار لون نور سی ہر یوم رنگ بدلتا ہی کوئی مخلوق کو ممکن نہین جو اوسپر نظر کری اور ہزار لسان مین وہ تسبیح کرتا ہی مروی ہی جو چیز بر و بحر مین اللہ سی ایجاد ہوئی

نہایت غضبناک شدہ حکم داد کہ ...

خان غفار رفتہ بو مال او قبضہ کنند

و شمشیر ان را بہ گردن اولاد خان اعظم ...

ملتقطات کتاب اخبار ماتم خلق کرسی و زمین و جہنم و جنان و آسمان و ملائکہ مکرم

اور سب انسان کی بھی تمثال تحت عرش ہی ہر گاہ جو آدمی اچھا کام بناتا ہی اوس تصویر پر نقش
حسنہ ظاہر ہوتا ہی اگر برا فعل عمل مین لاتا ہی تو اسپہ پردہ اوسپر ڈالتا کہ دنیا نا چھپا رکھی گناہ کو جیسا
جانتا ہی روایت کی تحقیق کرسی ہی موتی درخشان کی جو طول اوسکا سوای اسکے کوئی نہین جانتا او
عرش کو دو ہزار برس قبل خلق کرسی ایجاد کیا آسمان و زمین نسبت کرسی جیسی حلقہ او پڑہ ہی طوق مین
اور کرسی کو مقابل عرش وہی پایہ ہی فوق مین پھر خلق کیا اسنے ہوا کو عرش ہی پانی پر اور پانی ہوا پر
قولہ تعالی وکان عرشہ علی الماء پھر ایزد تعالی نی جوہر سبز پیدا کیا کہ دبازت اوسکی بقدر
سماوات و ارضین ہوئی تھی جب اوسکو ندا کی وہ مضطرب ہوا ہیبت اسسی اور وہ پارچہ پھر گر کر
روان پانی ہوگیا پھر اوسپر مین آیا کہ اوسکی اوپر جو مین سا بخارا اوٹھا اور کف کیا اوس نی پیدا
طبقہ ارض بنایا پھر اوسکو سات مرتبہ پھیلایا وسعت ہر ایک زمین پانچ سو برس کی راہ اور اتنا ہی
فاصلہ ایک سی دوسرے کی درمیان دیا اور بیچ مین ہوا کا مسکن کیا ہی روایت کی زمین پانی پر تیرتا مثل
گاہوارہ ہلتی اور ڈوبتی پر تیل کرتی خدا تعالی نی جبال پیدا کی اوسپر تھاتی کرا اوسکو ہلنی سی
روکا اور خلق کیا ایک پہاڑ سبکا محیط جو دو زمرد کی ہی قاف نام ہی اور پشت جبل قاف کی
زمین ہی وسعت مین پانچ سو برس کی راہ اوسکو سرد و برودت بنایا اور اوسکی نیچے جہنم کو ایجاد فرمایا
جسکی درکات سات ہین اول جہنم دوم لظی سوم حطمہ چہارم سعیر پنجم سقر ششم
جحیم ہفتم ہاویہ پھر اسنی خلق کیا بہشت و جنان کو اور وہ آٹھ ہین دار الجلال و دار السلام
جنة المأوی و دار الخلد و جنة النعیم و دار القرار و جنة عدن و جنة الفردوس پھر اسنی
بخار جو سی آسمان کو سات درجہ اوپر تلی پیدا فرمایا کہ دبازت ہر فلک پانچ سو برس کی راہ اور اتنا ہی
درمیان مین ہر ایک سی دوسرے کا فاصلہ بنایا سب سی نیچی سمای دنیا ہی اوسمین فرشتی خلق کیی
آتش و ہوا سی نام اوکی ملک سردار کا رعد جو موکل باران ہی تسبیح کی سبحان ذی العزة والجبروت

۱۱۰۵

و کلید ها را گرفتہ رفت

ساخت و بران پنهان قفل زدند

ذکر حلقۂ ذاکرین خوش الحان

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت آسمان و زمین حضرت آدم

دوسرے افلاک فوق پر اوسکی جو بالا یکہ وہان ساکن وُہ وُہ آنجنہ و صورتہای مختلف ہین اونکا ذکر
سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ہی اسی طرح ہر ایک آسمان پر فرشتی مجاور و مصروف کار
عبادت و رکوع و سجود ہین اور اپنی ماتحت سی شمار ہین دو چند افزود ہیں ابن مسعود کی روایت سی
آسمان ہفتم سی تا کرسی پانچ سو برس کی راہ فاصلہ ہی اور کرسی سی آب مذکور تک پانچ سو برس کی راہ
اونکی فوق پر عرش ہی اور فراز عرش جو منتہای لامکان ہی اوسی کوئی نہین جانتا سوای ایزد
اور سدرۃ المنتہی کی اصل زیر کرسی و شاخین تحت عرش پھیلی ہین خلایق کا علم آگی قاصر ہی نہی ہر
شجرہ کی ایک امت کا مقام اوپر بلایکہ حفظہ مقرر ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کوئی نہین جانتا ہی مقام
جبرئیل علیہ السلام اوسکی وسط مین ہی آنا میکائیل پس جای جلوس اونکی سب سی ارفع و اعلی و محاذی
لوح اوپر ان ہی جب حکم خدا سی تختی مین نقش ہو جاتا اونکی جبین سی ٹکراتی ہی وہ عبارت پڑھتی جبرئیل
کہتی وہ انبیا کی پاس پیغام پہنچاتی اسرافیل اپنی مکان طاعت پر مستعد ہاتھ مین لئی منتظر امر
ظہور قیام رہتی ہین جب خدا امر کریگا وہ پھونکی جسکی اثر آواز سی جاندار مرجائینگی پہاڑ زمین
باہم ٹکرا جائینگی آسمان مانند پارۂ ابر منتشر پریشان ہو جائینگی خلقت جنات کہ وہ مرد و زن ہین مادہ آتش سی
ہوی اور اونکی اقامت و رسم زادہ وولد مثل بنی آدم فوق و زیر زمین رہی حَتّٰی کَانَ بَيْنَ الْاَمْرِ جبرئیل کو
رب جلیل نی حکم دیا زمین پر جاؤ ایک قبضۂ تراب و اسطی جسم ابو البشر کا لاؤ زمین کی امین خبر کی خدا چاہتا تیری
خلق پیدا کری اور عوض گناہ اوسکو آگ مین عذاب دی جب فرشتی امین کہا خدا کی پناہ مانگتی ہون مجھسی پہ اوٹھا او
امان چاہتی ہون ہر گاہ جبرئیل آئی زمین کا استغاثہ بلند ہوا وہ پھر گئی عرض کی بار الہا تیری پناہ مانگی اسلئی مین رحم کرکی
چھوڑ دی ایسی ہو نہین میکائیل و اسرافیل سطح ارض پر آئی منت و سماجت باہم رب جلیل سنکی پھر گئی آخر مین حق تعالی نی
عزرائیل کو بھیجا جب وہ نازل ہوئی گئی تھی اوسکو نام دیا تھی نالہ کیا ملک مقرب نی جواب دیا مین بھی پناہ مانگتا ہون
کہ اوسکا فرمان بجا نہ لاؤن پس مشت خاک اوپر نیچی نرم و سخت و سیاہ و سفید و زرد و سرخ تمام سطح زمین سی لیکی

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت حوا و حضرت آدم ع

پھری اور مقام و رتبہ معین پر اپنی جا کی ٹھہری یہ سبب تفاوت اخلاق و رنگ اختلاف ہی اور بنی آدم کی
صورت و سیرت مین موجب اختلاف ہی اسکی بعد پوچھی عزرائیل سی پوچھا کہ تسی کچھ ارض کا جواب سوال
نہین ہوا عرض کی ہیبت سا دا گذشت پر واسطہ دیا خدا نی کہا پھر کیون تمہی رحم او سپر نہ کیا عزرائیل نی کہا
مجھی یہی فرمان برداری اوسکی بخشایش پر بہتر تھی پروردگار نی وحی کی چاہتا ہون اس خاک سی خلق پیدا کرون
کہ پیغمبر و صالحین و اشقیا و بدکار اونمین ہون تمکو سب کی قبض روح کا اختیار دون سنا ہی ملک الموت گویا ہوی خدایا
وہ بندی تیری ساری میری دشمن ہو جاینگی ندا پہنچی اسباب قدر و قضا مین امراض ایسی ہونگی جو تمہارا نام نہ لینگی
پس جبرئیل کو ایزد جلیل نی امر کیا تا قبضہ طینت نورانی سفید پیغمبر آخر الزمان اوسکی مقام ضریح سی لاکی آدم مین ملاو
اب مختلف ہی کو نہ ہو پہلا جسم خلیفۃ الرحمان کا بنا ہر گاہ وہ جسد تیار ہوا ملایکہ سی خالق نی کہا مین بشر
پیدا کرتا ہون جب روح قالب مین اوتار دون تم سب سجدی پر جھکنا اور اس حکم سی غافل و [illegible] ہونا
پس بامر خدا لاشہ آدم کو ملایکہ نی لیجا کی بہشت مین رکھا منتظر فرمان تھی جو ارشاد ہوا ویسی ہی یعنی چالیس برس قالب آدم
برس تک باب جنت پر دہرا تھا ملایکہ آتی جاتی دیکھتی اور تعجب کرتی کہ دیبا نظر نہ پڑا تھا شیطان جو گذرا
تو جسد کو ٹٹولا اندر خالی پایا تو ملایکہ سی کہا اسکو بولا تم اسکی طاعت کروگی نہی اقرار کیا اوسنی کہا مین ہرگز
اسکا مطیع نہ ہونگا پس اللہ نی روح مطہر آدم کو بدن مین داخل ہونی پر مامور فرمایا اوسنی مکان تنگ و تاریک
جو دیکھا تو استغفار کیا خدا نی ندا کی اندر جسد بشر مین کراہت سی جانا اور کراہت سی باہر آنا جب وہ جسم
اونہونمین آدم علیہ السلام کی سمایا تو ابو البشر نی اپنی تن پر نظر کی تسبیح ملایکہ سی ہر گاہ دماغ مین جان پہنچی
چھینک آئی حق تعالی نی وحی کی اور قوت کلام و توفیق دی بولی الحمد للہ اور یہ پہلا سخن تھا جو زبان
آدم علیہ السلام سی نکلا ملایک علام نی جواب دیا یرحمک اللہ جب روح کمر تک پہنچی کہ زانو تک اتری تھی اوسکی جو قدم
پہنچی آدم نی چاہا کھڑی ہون اس حرکت سی داور نی خبر دی خلق الانسان من عجل یعنی پیدا کیا گیا
بشر عجلت سی پس روح ساری جسد مین پہیلی پوست گوشت و [illegible] رگ پی و استخوان بنی اللہ نی لباس [illegible]

ملتقطات کتاب اخبار ماتم خلق حوا و جنت سے اخراج آدمؑ

و حلۂ جنت و پیرایۂ نور پہنایا اور تخت روان پر بٹھایا اور دوش ملائکہ پر اوٹھایا اور امر کیا اطراف آسمانوں میں

پھرا کر عجائبات مخلوقات و صنع باری دکھایا ہیں پھر جس گاہ ابو البشر کو اسد نے جامۂ ہستی دیا سارے ملائکہ

نے بامر خالق اونکو سجدۂ تعظیم کیا ابلیس نے بوجہ حسد و تکبر جانب آدم سر کو نہیں جھکایا بغضب خدا

صف ملائکہ سے نکالا گیا پس فاضل طینت آدم علیہ السلام سے خلقت حوا ہوئی اور ایک روایت میں

یون آیا کہ خدا نے حضرت صفی پر خواب کو مسلط فرمایا طرف چپ سے استخوان پہلو کو نکالا جسم حوا بنایا

آدم کی جس وقت خلیفۃ اللہ کی نظر جانب حوا پڑی اوس کی طرف رغبت محبت بڑھی حق تعالی نے

بھیجا اے آدم اول نقد مہر دو پہر اوسکو تصرف کرو پوچھا وہ کیا ہے مہر حبیب کے نام پر درود و سلام

بھیجو سوال کیا ادب تعلیم فرما اے ہمدم ندا دی کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ حضرت ابو البشر

تین بار صلوات بھیجی ... وصال زوجہ مطہرۂ حوا کی اجازت ملی اسد نے وحی کی تم دو نون

باغ بہشت میں رہو لاکن شجرۂ منہیہ کے پاس نہ جاو اور نوش نہ کرو ... الا ان کے لیئے ... ابلیس جانب حوا او

سانپ مار و طاؤس میں اندر پہنچا اوس وقت آدم سوتے تھے ابلیس نے ... حوا کو اوس درخت کا

تو ... دار خلد کی ... شجرۂ ممنوعہ ... فرمایا ... قسم کہائی ... جو

ہر گاہ اوس کی ... کھایا ... شوہر کو کھلایا ... گیا

... سبز ... اوس بہشتی لباس سے ... عتاب

الم انہکما عن تلکما الشجرۃ ... الشیطان ... اخراج

بہشت سے ابلیس آدم کو ... حوا ... ابلیس ... جیسے ... اخ

... آدم و حوا ... تکمین ...

... ابلیس ... آدم ... شیاطین ... فساد ... اولاد

ابو البشر ... روزی ... صحت ... کرنا

حالات انبیاء

مختصر تذکرۂ اسماء و حالات انبیاء کرام علیہم السلام جو مشہور و معروف علمائے عظام ہیں

آدم علیہ السلام لقب اونکا خلیفۃ اللہ و صفی اللہ کنیت اونکی ابو البشر عمر شریف ۹۳۰ نو سو تیس اور دوسری روایت میں ہزار سال معتبر ہی از انجملہ روز جمعہ طرف عصر ہمراہ اپنی زوجہ حوّا کی بہشت میں گئی اور شب شنبہ کو نکلی سات ساعت جنت میں رہی دو سو برس ۲۰۰ فراق فردوس میں روتی صحرا کی گھاس کھایا کرتی تہی یا سال قتل ہابیل پر چشم و تیغ میں بسر کی اور تین سو برس آبادی دنیا میں گذرا انکی حوّا پانسو برس جنتی ہر ایک بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی اونکی پیدا ہوتی تہی دس صحیفہ اونپر نازل ہوئی قامت اونکی بہت بلند تہی کہ حرارت آفتاب سے ایذا پاتی جب دعا انکی توحید الٰہی ستر و عمر کا حصہ فرمایا اور سدان اونکو نجار آیا روضہ گیا اور ینہ حرم کو وفات پائی حوّا نی بعد رحلت حضرت آدم کی ایکسال اور سترہ دن جب گذری تو وفات کی دونو بزرگوار مکہ میں غار ابو قبیس کی اندر دفن ہوئی ہنگام طوفان اونکی استخوان کو نوح نی لا کر نجف اشرف میں دفن کیا ۔

شیث علیہ السلام خلف آدم تنہا پیدا ہوئی اور باقی سب اولاد توام ہوتی رہی یہ لفظ سریانی ہی کہ اوسکی معنی ہبۃ اللہ ہیں جامع فضائل آدم اور صورت میں مشابہ تہی آخر عمر میں باپ نی اپنا ولیعہد کیا علم ساعات روز و شب کہ خلق پر ہر وقت کیا کریں اور قدوری فرزندان قائل ہی اور ہنگام ظہور طوفان اپنی استخوان کی حفاظت کو فرمایا شریعت اونکی مطابق شریعت آدم تہی اور پچاس صحیفہ نازل ہوئی اور تین علم حکمی و ریاضی و معارف الٰہی و تفسیر وغیرہ پاس سے تہی زمین شام میں زندگانی گذرانی اولاد اونکی شیوۂ تجرد میں موانست علویات

گوشہ نشین رہا کرتی اوس عہد مین خلایق دو گروہ ہوی تابع اولاد قابیل اور مطیع شیث اوس بزرگوار نی نوسو بارہ ۹۱۲ برس کی عمر مین دنیا سی رحلت کی ٭

اِدرِیسؑ نام مبارک اخنوخ لقب ادریس تہا کہ ہر علم کی وہ درس دیتی تیس صحیفہ ان پر نازل ہوی پہلی اونکا ایجاد ہی قلم سی لکہنا جامہ سینا علم نجوم مین نظر کرنا مسجد سہلہ قریب کوفہ مین تہی اور جابرون پر مبعوث ہوی تہی جو است فی طاعت نہ کی تو نفرین فرمائی سات برس قحط رہا ہرگاہ توبہ کی دعا دی مینہ برسا بہت فردی جلائی تین سو برس ۳۰۰ زندہ رہی اپنی فرزند متوشلخ کو وصی کیا ایک فرشتہ اونکا مقرب تہا حسب درخواست ادریس کو جنت مین لیگیا ٭

مَتُوشَلَخ وصی ادریس نی نوسو انیس برس ۹۱۹ زندگانی کی اوسکی بعد لمک نام فرزند کو قایم مقام کیا اور سفر آخرت پر قدم دہرا ٭

نُوح عَلَیہِ السَّلَام اونکا نام اپنی زبان مین عبد الغفار یا عبد الرحمن تہا قوم پر کثرت نوحہ سی یہ لقب ہوا درمیان مین حضرت آدمؑ تک ایکہزار اور پانسو برس ۱۵۰۰ کا فاصلہ گذرا وہ ہزار اور پانسو برس عمر کی آٹہ سو پچاس برس کی بعد مبعوث ہوی نو سو پچاس سال تک دعوت کی بعد از وعدہ طوفان دو سو برس ۲۰۰ مین کشتی بنائی سوار ہو کی عالم مین پہری جب اوتری تو پانسو برس ۵۰۰ دنیا کی آبادی مین مصروف رہی تین بیٹی تہی کہ اونہین سی روی زمین معمور ہوی سام کی اولاد مین انبیا و سلاطین و یافث و حام کی نسل خادم و غلام و کنیز ہوی ٭

ہُود اونکی والد کا نام سان سابق مین عبد اللہ ابن رباح بن جلوث بن عاد بن عوص بن آدم بن سام تہا اور بعض کی روایت کی اسم ہود ہی جابر ابن شالخ بن ارفخشد ابن سام حوالی یمن و حضرموت مین مبعوث ہوی اونکی معجزہ سی سو برس کو ختا کا فرون پر مسلط کیا کہ چشم کو شش مین پہری آخر کو ایسی تند ہوا چلی کہ سب ہلاک

حالات انبیاء

اور آواز سے انکو اوڑا کی ہلاک کیا ۞

صالح ابن ثمود ابن عابر ابن ارخم ابن سام ابن نوح سولہ برس کی سن میں اوس قوم پر مبعوث ہوئی جنکی قریہ کو بسبب کم آبی ثمود کہتی تہی مابین شام اور یمن کی حضرت نی ایکسو بیس برس تک دعوت کی معجزہ مانگا تو پہاڑ سی اونٹنی مع بچہ ایسی نکلی کہ اوسکی دونو پہلو درمیان [illegible] جو ایک میل کا فاصلہ تہا رگڑ کہاتی ایک روز ساری قریہ کا پانی پیتی دوسری دن اونکی واسطی ویسا ہی شیر دیتی دو شقی مسمیان قدار و مصداع نی ساتھ دعوت زانیہ کی اوسی پی کیا یعنی کونچی کاٹین پیغمبر نی خبر دی تہی غضب الہی کا پہلی روز تمہارا رنگ زرد اور دوسری دن سبز تیسری روز سیاہ ہو جائیگا عصر کو ہوائی قہر ایسی چلی کہ سبکو اوڑا کی زمین پر مارا خاک ہو گئی آخر چہار شنبہ ماہ صفر کو یہ عذاب نازل ہوا ۞

ابراہیم یعنی اب رحیم یعنی پدر مہربان کہاہی حران کو فہ [illegible] تارح سے پیدا ہوئی والدہ شریفہ اونکی سارہ دختر ناحور لوط بہی انکی خواہر اور بنات الخ پیغمبر ہیں اور [illegible] زوجہ بہی سارہ خواہر لوط بہی نہیں اونکی معجزہ سی آتش نمرودی گلزار ہوئی اور [illegible] بنا جو مقام ابراہیم کعبہ میں لگا ہی بنای خانہ خدا سارب لیا [illegible] سنگ رہا نعلین کو پیر میں رکہنا قربانی فرزند اور گوسفند اور تیر اندازی شکار پر اونکی آثار ہیں نوح تک ایک ہزار دو سو و چالیس ۱۲۴۰ اور درمیان آدم کی حضرت تک ہزار پیغمبر گذری ہیں ہندرہ برس کی عمر میں نبی ہوئی ایکسو ستر اور پانچ ۱۷۵ سال کا سن شریف گذرا تو بطن ہاجرہ سی اسمعیل اور شکم سارہ سی اسحاق پیدا ہوئی ملک شام میں دنیا سی گذر گئی ۞

لوط ابن ہارون ابن تارح خالہ زادہ ابراہیم ہیں ملک مؤتفکات میں مبعوث

ہوتی کہ وہ سات شہر تھی یعنی ترشیز وکرمان وخراسان وسیستان اور قول ثانی طرف شام
راہ مصر میں حضرت ابراہیم کی طرف سے دعوت کرتی بیس برس رہی آخر کو وہ سب
طبقہ شہر پتھر تیل سے اولٹا کیا +

اسمٰعیل یہ نام عربی وعبرانی سے مرکب ہے اشماع ماخوذ ہے سمع وایل اسم خدا سے یعنی
شنیدہ شد خدا والکراونکی پادشاہ نے سارہ کو بخشا تھا حضرت نے اجازت زوجہ سے
ہاجرہ کو تصرف کیا فرزند متولد ہوا تو حسد سے خادمہ کا ختنہ کیا اور دونو کو جہاں آبادی
دور لیجا کی چھوڑ دو ناچار حضرت ابراہیم وادی مکہ میں لائی اور مراجعت کی ہاجرہ
صحرا میں پھرتی تھیں اسمٰعیل نے جو زمین پر پیر اپنی رگڑی چشمہ زمزم ظاہر ہوا پانی کی ہونے سے
قبیلہ جرہم نے وہاں سکونت کی جب اسمٰعیل حد بلوغ کو پہنچے تو کئی عورت سے شادی کی
ہر ایک سے بارہ اولاد ہوئی ایک سو تیس اور سات برس کی بعمر رحلت فرمائی مکہ میں
حجر اسمٰعیل کی تربت ہوئی +

اسحٰق کنیت اونکی ابو اسرائیل ہے ایک سو بیس برس کی عمر میں والد کی پیدا ہوئی اور
سارہ نوے ۹۰ اور چہرہ بشرہ کی ہیئت وصورت میں مشابہ اپنی والد کی ایسی تھی کہ لوک دہوکا
کہاتی تھی الاحساس ابراہیم کو خدا نے سفید کیا کہ درمیان پدر و پسر فرق رہی ایک سو
اسی برس کی عمر میں فوت ہوئی +

ذوالقرنین اونکا نام عیاش نبوت میں اختلاف ہے مگر وجہ شہرت اس لقب کی
بیان کرتی ہیں خواب دیکھا نور و ظلمت کو تسخیر کیا اور دو قرن دنیا میں زندہ رہی
اور ساری دنیا کی مالک ہوئی سد یاجوج ماجوج باندھی ابر و رعد و برق و ہوا فرمان
تھی آخر میں جہاں لاکھ آدمی کی جمعیت سے حج کو گئی حضرت ابراہیم سے ملی اونکی والد کا

حالات انبیاء ع

نام فیلقوس لکھا ہی اسّی برس سفر میں گذری اور بعضی اسکندر رومی اور اسکو ایک ہی جانتی ہیں ٭

یعقوب ماخوذ ہی عقب سی کہ اپنی بہائی عیص کی ہمراہ توام اور پیچھی پیدا ہوئی کہ ہاتھ سی اوسکا پیر پکڑی تہی نام اصلی اسرائیل ہی اونکو بارہ فرزند خدا نی بخشی اسرائیل یعقوب یا لوی اور یہودا نی شہر اصفہان بسایا کہ اوسی دار الیہود کہتی ہیں ٭

یوسف مشتق تاسّف سی لقب اونکا صدیق ہی سات برس کی تہی جو حسد سی بھائی نی چاہ میں ڈالی گئی جب کاروان وہاں گذرا تو کنوی سی نکالا مصر میں لیجا کی فروخت کیا زلیخا زوجہ عزیز کی عشق نی سات برس قید رکھا بعد از نجات کی وزیر بادشاہ مصر ہوی آخر کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا یعقوب تیرہ سو پچاس اولاد کو ہمراہ لیکی وہاں آئی اور سجدہ تعظیم بجا لائی آپنی بیٹی کا ایک سو بیس ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی ٭

ایوب ابن موص ابن رازح ابن عیص ابن اسحق ہیں ماں اونکی ایک دختر یعقوب کی خواہر یوسف تہیں زوجہ اونکی زوجہ رحیمہ افرائیم ابن یوسف تہی مدت العمر شکر خدا کرتی رہی جب مرد و صد شیطان کی سبب بلا پائی لعنت مال و عیال و بیماری نازل ہوئی پھر بہی شاکر و صابر تہی سات برس خواہ بارہ سال یا اٹھارہ برس زحمت اوٹھائی ساری بدن میں کیڑی پڑی کوئی پاس نہ آتا زوجہ خدمت کرتی رہی جب خلق کی شماتت اور ملامت کی خدا سی دعا مانگی جبرئیل آئی پاؤں کا چشمہ نکالا اوسمیں نہائی بدن مانند نقرہ خام ہوا اور جنت سی لباس پہنا اور جو کیڑی گری تھی اونسی ریشم پیدا ہوی ستر اور تین سال عمر شریف سی گذری تہی جو بلا میں پڑی ٭

بعد از نجات اوتنی مدت خدائی زندگانی بڑہادی آخر کو پروردگار نی اول سی زیادہ اولاد و دولت وجاہ عطا فرمائی ایک سو چونسٹہ ۱۶۴ برس کی عمر گذرانی اور ولایت کرمان مین یہ آفت نازل ہوئی

شُعَیب ایک قول سی ابن نویہ ابن مدین بن ابراہیم ہین اور دوسری روایت مین ذکر کیا اونکی والدکا نام لوتی ہی اور قول ثالث پسر میکیل ابن یشجب فرزند ابراہیم اور میکیل کی والدہ صفیہ لوطینی ہی شہر مین مدین کی مبعوث ہوی مدت تک دعوت کی جب فایدہ ندیکہا تو قوم بت پرست کم فروش کو زمین کی شدت سی گرمی ہوئی کہ سایہ اور پانی بچا نہ سکا آخر کو ابر آیا آگ برسی زلزلہ ہوا سب خاک ہو گئی دو سو چالیس اور دو برس اہل ایمان کی درمیان رہی تا کہ حضرت موسی اونکی پاس آئی اور بنات سی نکاح کیا ۔۔

مُوسٰی یہ اسم مرکب ہی کہ زبان قبطی مین درخت کو سی اور پانی کو مُو کہتی ہین یعنی تابوت جو درختوں کی درمیان سی آبروان فرعون کی سرا مین لایا اور آسیہ نی پایا جب کہولا تو اندر سی طفل نو پیدا نکلا اوسکا موسی نام رکہا ابن عمران ابن یصہر ابن قاہت ابن لاوی ابن یعقوب لقب اونکا کلیم اللہ اور مقرب خدا ہی ہارون بڑا برادر ہین والدہ کا نام یُخَیبذ اور بقول ثانی یا حنہ اور قول ثالث یوخا یدہ تہا وجہ تقرب الہی یہ ہی یہاں جلوس کرتی تہی ایک سجدہ بجا نہ لاتی حرکت انکی معجزہ عصا کا اژدہا اور کبہی سوار بنکا مرکب اور کی رسی پانی بہرنی کی ہوتا زمین پر گاڑ دی تخل میوہ دار ہوجاتا اور رات کو وہین محافظ بنا کرتا ہاتھ جیب مین ڈالکی جب نکالتی فروغ آفتاب سی زیادہ روشنی دیکہائی ایک سو بیس ۱۲۰ اور سات برس کی ہاتہ رو برو ہوی راہ گذر قبر مین لیٹی وہین بیدم ہو گئی ۔۔

یُوشع ابن نون وصی موسی کے توریت والواح و امانت انبیا کو او نہین سونپا کی موسی چلی راہ مین قبر کہودتی دیکہی اوسمین مد کی جب طیار ہو چکی تو کہا مین لیٹ کی دیکہون

حالات انبیاء

جای فراغت ہی ہرگاہ زمین پر استراحت فرمائی عزرائیل نی قبض روح کی شب بست وکم ماہ رمضان کو یہ سانحہ ہوا بعد ازاں صفورا بنت شعیب زوجۂ موسی نی ززار فاپر سواہو کی جنگ یوشع میں خروج کیا ستر ہزار آدمی ماری گئی روز اول مغلوب دوسری دن یوشع غالب آئی یکصد و بیست سال کی عمر پائی وقت رحلت اولاد ہارون کو سارا تبرکات اور تابوت سکینہ سپرد کیا ۰۰

حزقیل تیسری جانشین اوصیای موسی اونکو ذوالکفل بھی کہتی ہیں جو کفالت سترپیغمبر کی فرمائی ظالمونکی قید سی اونکی جان چھڑائی ساٹھ ہزار آدمی جو ترس طاعون سی بھاگی صحرا ایک جا مر گئی ساٹھ برس گذری اونکی استخوان ویسی ہی انبار پڑی تہی ایک بار دعای حزقیل سی زندہ ہو کی قریہ میں آئی رہی صاحب اولاد ہوئی اور ایک پادشاہ لشکر عظیم لیکی واسطی خرابی بیت المقدس آیا بنی اسرائیل کو محاصرہ کیا دعای حضرت سی ہلاک ہوا جب اونکی دل میں قدرتی عجب سمایا کتنی عارضہ شد ہاکہ میں بیٹھی دعا کی وحی پہونچی شیرۂ انجیر سینہ پر طلوع ہرگاہ مالش کی شفا پائی مزار شریف نزدیک شہر کوفہ ہی ۰۰

اسمعیل جو الی مکہ میں مبعوث ہوئی اونکا لقب صادق الوعد ہی قوم کافر ونی نکو زیبا پوست سر ورو کو اوتار لیا مرنگی بعد ہمراہی امام حسین علیہ السلام اونکو آرزو ہوئی خدا وہ دعا اجابت فرمائی یہ پیغمبر فرزند ابراہیم نہیں ہیں ۰۰

خضر نام اونکا الیا بن ملکا بن آرخشد ابن سام ابن نوح ہی جہاں جلوس کرتی وہ زمین سرسبز و خرم ہو جاتی سوکہی چوب سی اگر تکیہ لگاتی تو ہرا درخت برگ و بار دار ہوتا شاہزادہ تہی باپ نی دختر باکرہ سی منسوب کیا جب اونکی ساتھ

اتفاق متعارف ہوا لوگون نے کہا دو تو نا کردہ کار ہین آخر عورت نے عقد کر دیے پھر بھی مہ
پوری ہوئی عصہ مین والدین نے گھر کو مع اونکے جلا دیا وہ غایب ہو گئی سیاحت کرتی رہی تا کہ
ایام اسکندر مین ہمراہ لشکر ہو کے ظلمات کو گئی یاقوت سرخ راہ مین پایا کر اوسکی نور سے چشمہ
لیا وہ چشمہ آب حیات پر وارد ہوئے پانی پیا غوطہ لگایا کہ اب تک زندہ ہین ٭
الیاس بن یسین بن فنحاص بن عیزار بن ہارون ابن عمران سبط ہین یوشع کی تعلیمات
جاری تھی بعل نام بت تھی اور ایک شہر کو بولتی تھی جو اوس بت کی پوجا کرتی تھی نبوت مین
خلق نے تکذیب کی آزار امت سے پہاڑ مین بھاگی تفریق حضرت سے سات برس بیشتر تھا
قحط ہوا پادشاہ نے پچاس آدمی مامور کئے تا کہ پکڑ لائین بد دعا کی آگ نے گھیر کے سبکو ہلاک کیا
الیاس والدہ یونس ابن متی کے پاس آتے رہے پھر غایب ہو گئے جب یونس تین برس کا
آغوش مادر مین مر گیا اوسنے بہت نوحہ اور نالہ کیا تب پھر قدم رنجہ فرمایا سات روز کے
مردے کو جلایا پھر قوم نے توبہ کی دعا مانگی پانی برسا ارزانی ہوئی خدا نے اونکو لباس نور پہنا
آسمان پر بلایا وقت ارتفاع اپنی عبا یسع کے واسطے ہوا سے پھینکی ٭
یسع ابن اخطوب بیان ہم الیاس اور بعض نے الیا کہا ہی معجزہ اونکا پانی پر چلنا آتا ہی
اور بیمار و مبروص کو شفا دینا مردہ جلانا تھا قوم بت پرست پشت در پشت ہوئی بعد از وفات حکم کیا
طشت مین رکھا اونکا سر جدا کر کے بادشاہ فرمان ہی بجا لایا قحط سے طرفت ہوا ٭
ذوالکفل اصلی نام اونکا بشر اور فرزند ایوب ہی کہ حضرت یسع کی خلافت بموجب وفای عہد ملی اور
بعض نے کہا ابن ایوب نہین کہ حق تعالی نے ملک روم پر مبعوث کیا تھا ٭
لقمان ابن باعورا فرزند ان آزر و لیسر خالہ ایوب یا ابن کی بیٹی تھی اونکی نبوت مین
اختلاف کیا ہی چونکہ کیا داؤد کی طرف سے ابتدای اسلام کرتی اپنی خاصیت اونکو بہی اکثر حکم

حالات انبیاء

اور حکمت داؤد سی تعلیم پائی سکونت اونکی قریہ کرماش تابع موصل مین زیادہ رہی اپنی فرزند کو سات ہزار کلمی حکمت کی بتائی آخر مین کہا خلاصہ اونکا چار کلمہ ہین اول دریا عمیق ہی کشتی اپنی مضبوط بناو دوسری گہاٹی جو درپیش ہی گذرنا اوس سی مشکل ہی بوجہ اپنا ہلکا کرو تیسری سفر دور و دراز جانا ہی توشہ بہت سا اوٹہا وچوتہی عمل کو خالص کرو کہ قبول کرنیوالا بڑا دانا اور بینا اور صاحب قوت ہی ٭

داؤد اون انبیا سی ہین کہ چار پیغمبری پادشاہت کی بلاد شام اصطخر فارس تحت حکم تہا آخر کو خلیفہ روی زمین ہوی اموال ملک سی نہ کہاتی زرہ بناتی اوسکی اجرت اور قیمت صرف مین لاتی معجزہ سی ہاتہ مین لوہا موم ہوتا بعض نی کہا ہی کہ روز مشکل کو یہ ماجرا گذرتا تہا تین سو اور سات زرہ بنائین ہر ایک ہزار درہم کو فروخت ہوتی اوسکی قیمت راہ خدا مین دی اور کچہہ اپنی واسطی رکہی نان جو پر اوقات گذاری خوش آواز ایسی تہی کہ جب تلاوت زبور آہنگ مین کرتی تو جانور و کوہ و شجر وجد مین آتی حضرت موسی تک اونکا پانسو برس کا فاصلہ گذرا میان عیسی کی ہزار سال کا زمانہ ہی شریعت سو برس کی ہوئی ٭

سلیمان ابن داؤد سات سو بارہ برس دنیا کی پادشاہی کی مشرق سی مغرب تک ساری انس و جن و وحش و طیور و دیو و پری پانی و ہوا و باقی مخلوقات تابع رہی تین سو زن نکاحی سات سو کنیز ہزار قصر اونکی رہنی کو چوب اور آئینہ کی بنی تہی سو فرسخ کا مقام لشکرگاہ ہوتا چہیس فرسخ خشت طلا کو فرش کیا تہا جسکو بساط سلیمانی کہتی ہین اوسپر بلوالیت انس و جن و حیوان جلوس کرتی دفتر و کارخانہ و سپاہ اوسمین حاضر ہوتی مطبخ عظیم الشان تہا کہ جسمین ہر دیک کی اندر بیس اونٹ کا گوشت پکتا

حالات انبیاء

جب ہوا کو حکم دیتی باد تند سبکو خاک سی اونچا کرتی نسیم ملایم دن بہر مین دو مہینی کی راہ پر لیجاتی تخت مرصع کی دہنی طرف ہزار کرسی طلا فرش ہوتی اوسپر اُمرای انسان جلوس کرتی اور جانب چپ ہزار کرسی پر جنات کی بزرگ بیٹہا کرتی مرغ اور فیل مصنوعی ایسی بنائی تہی کہ جب حضرت سلیمان تخت پر زینت افزا ہوتی وہ سر مبارک پر عطر چہڑکتی ہر ہفتہ مین دو روز جشن اونکی واسطی کد لنصنہ ہوتا ساری جانورون کی زبان سمجہتی اوسمین تکلم کرتی باوجود ایسی سامان کی اپنی گذران کو زنبیل بافی فروخت کرتی حاصل کو خورش اور پوشش مین خرچ فرماتی ایک ہزار اور پچاس تین سال عمر پائی چالیس برس نبوت کی ۔+۔

اِشمویل اوصیای موسیٰ اور اونکی شریعت پر تہی وحی الٰہی سی طالوت کو درمیان بنی اسرائیل کی پادشاہ بنایا ایک طاس بیت المقدس سی تا دیا کیا تہا کہ جسکی لیئی ہو شیمین آتی وہ پادشاہ بنی اسرائیل ہو اور ایک زرہ تہی جسکی قامت پر ٹہیک آتی قاتل جالوت ہوگا لہذا واسطی طالوت کی طاس اوبلا زرہ چست بیٹہی اوسنی داؤد کو جالوت سلطان کافر کی مارنی کو حکم دیا وہ ضرب سی سنگ داؤد کی ہلاک ہوا ۔+۔

حیقوق بعد از شعیا نبی اسرائیل پر مبعوث ہوی دانیال کی ہم عصر تہی ظہور پیغمبر آخر الزمان کی ہمیشہ خبر دیتی رہی کہ شتر سوار اور شتر سوار آنیوالی ہین +

شعیا بنی اسرائیل مین جو بدعت اور بت پرستی شایع ہوی خدا نی اونکو نبی کیا ہر چند خلق کو راہ رضای الٰہی بتاتی وہ گمراہ باز نہ آتی تاکہ پادشاہ بابل اوپر لشکر لایا جب بیتاب ہوی توبہ کی وہ پہر گیا دوبارہ قوم نی بدعت شروع کی لاکہا آدمی پر عذاب آیا چالیس ہزار ہلاک ہوا اور ساٹہ ہزار نیک اسواسطی کہ عمل زشت پر کیون مانع نہوی اور بعض اشقیا پیغمبر کی عزم قتل پر دوڑی وہ بہاگی راہ مین نزدیک درخت وارد ہوی

حالاتِ انبیاء

وہ درمیان سے کہل گیا حضرت اشعیا جس میں چہپے شیطان نے بتہی کو شجر جا سمیت باہر نکالا درخت باہم

ملا آخر کو آرہ سے امت نے دو پارہ کیا ❊

حنظلہ مبعوث ہوئے اصحابِ رس پر جنہوں نے بتیس پیغمبر کو مار ڈالا تھا بلاد انطاکیہ یا حضر

موت میں رہتے بت پرستی کرتے مرد لواطہ عورات باہم مساحقہ میں مصروف ہوتی

اور معتبر یہ پایا ہے کہ رس خطہ ہے منتہائے آذربایجان نزدیک ارمینیہ بارہ شہر کنارِ نہر

مذکور پر تھے سوسم آبان آزر دے فروردین بہمن اردی بہشت خرداد تموز و مرداد تیر

و شہریور بہر درخت صنوبر اور ہر ایک دختر کی پرستش کرتی تھی جب نفرین پیغمبر سے شجر

سوکہا تو حنظلہ کو قفسِ آہن میں بند کیا اور تہ دریا میں گاڑا ہر گاہ نبی نے شہادت پائی

قہرِ خدا سے آگ مثلِ شعلہ کو گرد وحشت قدم سے نکلی سب کو جلا دیا دو سرخ بدلی میں سے یہ مرغ گردن

دراز الوان رنگ آیا جسے عنقا کہتے ہیں اطفال کو نگلتا خلائق کو مارتا گیا ❊

زکریا مقتدی اکابر بنی اسرائیل ذاکر توریت قربانی کی نذر و ہدیہ بیت المقدس تھی ایک

۱۲۰ بیس برس آرزوے فرزند میں عمر گذری اوں کی زوجہ حنانہ یا ایشاع ہمشیرہ حنہ مادر

مریم اور بقولے خواہر مریم دو کم سو برس کی ہوئی ایکدن ہمراہ زوجہ مریم کو دیکھا اپنی

بچہ کی منہ میں دانہ بہرا تا تہا دو تاریخ اول محرم تھی او سدن اشتیاق پیدا ہوئی

اولاد کا شب بانالہ و زاری میں دعا کی فی الحال زوجہ کو حیض آیا طہارت پاکی شوہر سے

ہم بستر ہوئیں حمل رہا اور بقولے بشارت ملائکہ سے بعد پانچ سال کی یحیی موجود میں

آئے قتلِ زکریا علیہ السلام کو معتبر لکہا ہے کہ جب مریم حاملہ ہوتیں تو علمائے یہود نے اونکو

زنا سے بہتان کیا اس واسطے کہ بغیر از مرد پیشِ رہنا سلامت عادت دیکھا اور کوئی

مرد بیگانہ سواے زکریا جنابِ مریم کا مصاحب نتہا وہ خوف سے قوم کی بقصد گریز چلے

راہ میں درخت دیکھا اوسمیں سی آواز نکلی میری پاس آؤ جب نزدیک پہنچی وہ شجر ازہم شگافتہ ہوا حضرت اوسکی اندر جا کی چھپی وہ پایہم ملا ابلیس نی گوشۂ دامن باہر نکالا اور طالبان حضرت کو دکھایا خلق نی ارہ بنا کی درخت کو دوپارہ کیا وہ اوسمیں چیری گئی +

یحیی بعد عزیر نبی سات برس کی عمر میں پیغمبر ہوی بوریا ہی کھجور کا جامۂ پوشش اور برگ درخت کھاتی یا خاربیان لاکی فروخت کرتی اوسمیں خورش تھی مدت حمل اور ولادت میں امام حسین علیہ السلام کو اونسی شباہت رہی وہ بہت روتی اور قوم کو عذاب الہی سی ڈراتی پادشاہ وقت دختر خواہر یا بنت زوجہ پر کہ شوہر اول سی تھی عاشق ہوا معشوقہ تھی راغب عقد تھی یحیی نی منع کیا عورت کو بغض پڑا فتنہ گر میں پادشاہ نی اوسپر ہاتھ دوڑایا سر یحیی کو شرط رضا بتایا آدہی رات کو جلاد گئی محراب عبادت سی پکڑلائی طشت میں سر کاٹ روبروی پادشاہ حاضر کیا +

آرمیا ساکن شہر زلیلیا مصر میں مدت سی تھی کہ شہادت یحیی سی خدا نی خبر دی فرمایا بنی اسرائیل پر بخت نصر کو مسلط کیا مردونکو ماری عورات و اطفال کو اسیر کری بیت المقدس کو اسقدر کہ خون یحیی جوش سی ٹھہری آرمیا نی جا کی بخت نصر کو دیکھا مرض جذام میں مبتلا مفتر کہ میں پڑا شیر خوک پیتا تہا بشارت پادشاہی دی پیمان عیال و مال و جان اپنی واسطی لیکی رکھی پس آتی بنی اسرائیل گئی کہ لہو پہاڑی کی برابر بہا خون یحیی کا تا خون گرا یا تہا پہنچا +

دانیال فرزندان یہود ال یعقوب سی ہیں طفولیت میں بخت نصر نی پکڑ لیکیا مادہ شیر کی ساتھ کنوین میں قید کیا شیر نی کا دو چھاتی چھاتی رہی سو برس کی بعد پادشاہ نی خواب دیکھا تعبیر کو بلایا فرمایا میں روز ہی میں تو مارا جائیگا ویسا ہی کہ ذرا علم رمل اونکا ایجاد

حالات انبیاء

مریم زبان عبری میں یعنی کنیز خدا انکا نام حنہ بنت فاقود بن قبیل اور دوسرا قول اسم والدہ مریم اور والد عمران ابن اشہم فرزندان یہود اخواہ ماثان اولاد سلیمان سے ہیں لقب اونکا بتول یعنی پاکیزہ ہی حسن وجمال میں ایسی تھیں کہ رخسار کی نور سے حاجت چراغ نہ تھی ماں نے نذر کی اگر فرزند پیدا ہو سلامت رہے تو بیت المقدس میں عبادت کرے گو چہ نا ہی جب بیٹی ہوئی تو اندوہ میں تھیں تھا کہ ین علما کے پاس صورت حال بیان کی وحی الہی زکریا پر نازل ہوئی کہ خدا کو یہی قبول ہے ناچار ان وہاں پرورش پائی زکریا نے اونکی لئے گوشہ جدا بنایا میوہ فصل الگ مریم کی پاس دیکھا پوچھا تو جواب دیا عطا سے خدا ہے ۔

عیسیٰ لقب اونکا مسیح ہے جس بیمار پر ہاتھ پھیرتے شفا پاتا روح جبرئیل تھا انہیں جبرئیل مرد قوی کی صورت میں آئے گریبان میں پھونکا فوراً حاملہ ہوئیں مسجد اقصیٰ سے بیت لحم الارض کیا کربلا میں آئی قبر امام حسین علیہ السلام کی پاس جنین وہاں نخل خرما سوکھا تھا معجزہ سے ہرا ہوا بار لایا دو دو دریا جاری کا چشمہ دکھائی دیا مریم نے اوسمیں دہویا عیسیٰ نے فوراً کلام کیا روز تولد اونکا شنبہ وہم شہر ہی بات اوصیا دعوت کو اطراف دنیا میں روانہ کئی عالم کی سیر کرتی مردہ کو جلاتی اندہی اور برص ہر قسم کی بیمار پچاس ہزار اچھی کئی کہانی پینے اور غائب کی خبر دیتے مٹی کا پتلا بنا کی اوڑاتی پتھر اور کلوخ سے جواہر آبدار کرتی تین اور تیس سال کی عمر میں یہود نے اونکی قتل کا ارادہ کیا وہ شب تھی اکیسوں ماہ رمضان کی جو آسمان پر عروج فرمایا

عزیر نبی اسرائیل پیغمبر تھی اپنی بھائی عزرہ کی ساتھ توام پیدا ہوئے بخت النصر کی قید سے چھوٹ کی جب وطن چلی گدہے پر سوار مطہرہ پانی کا اوسمیں شیر تھا اور میوہ انگور و انجیر کا ساتھ لیا قریہ ایلیا پر گذرے جو اکہ آدمی طاعون سے بھاگی وہاں مرے پڑے استخوان کی انبار تھی تعجب سے کہا خدا کیونکر جلائیگا انکو اپس اوتری تھوڑا میوہ کھایا

حالات انبیاء

پانی پیا سو رہی قبض روح ہوئی راہ مین پڑی ہتی کوئی نہین دیکہتا تہا بعد از مدت خدا نی جلایا پوچہا کسقدر یہان گذری عرض کی تہوڑی دیر فرمایا بلکہ سو برس ہوئی گدہی کو بندہا دیکہا میوہ تازہ پایا اوس قریہ کی آبادی ہوئی بتیس برس کی تہی جو مری ہرکارہ پہر کی آئی بہائی کو ایک سو بیس کی عمر مین بوڑہا دیکہا آپ جوان ہتی یا ہم بیس برس رہکی عزیز و عزیزہ دونو ساتہہ مری لہذا قوم نی کہا عزیز پسر خدا ہین ✤

خالد ابن سنان قبیلہ بنی عبس سی تہی اوس قوم پر مبعوث ہوئی جنکی درمیان آگ آتی اذیت پہنچاتی فرمایا اگر یہ بلا دور کرون تو ایمان لا ؤ پس آتش سوزان مین داخل ہوئی سلامت رہی لاکن کافرون نی نہ مانا خبر دی کہ فلان روز مین مرونگا میری لاش دفن کرنا بعد چند روز گور پر بہت آؤنگی مجہی قبر سی نکالیو جو سوال تم کروگی مبت سی جواب سنوگی ویسا ہی ہوا پہر بہی وہ لوگ منکر تہی ✤

پیغمبر اہل فلسطین روم تہا بادشاہ بت پرست آذانہ نام تہا پر مبعوث ہوئی کافرون نی اونکا بدن زخمی کیا پہر کہہ کا کمل باندہا کرم سیخ سی داغا آگ مین سیخ لال کرکی سر مین گاڑی سینہ مین سیخ ٹہوکی بلا یا ستون عمارت کی نیچی دبا یا وہ بزرگ ہر دفعہ زندہ ہوتی دعوت حق کرتی ناچار آگ سی جلایا راکہ ہوا مین اوڑا دی دیگ مین چہپا ڈالا پانی بہرکی جوش کیا یہ ہمین مرتی پہر حیات پاتی ہتی آخر کو نفرین کی پیغمبر کا سرکاٹا قوم پر عذاب آیا ✤

یونس فرزند متی ہین چالیس یا بتیس برس کی نبی ہوئی امت گنہگار کو موعظہ کرتی رہی ایک مین بیقیل نام قبول دعوت کا مانع تہا اور شوخا عابد نی بد دعا کرنا چاہا یونس نی اشارہ سی عابد کی نفرین فرمائی روز چہار شنبہ نیمہ شوال کو نزول عذاب ہوا یونس ہمراہ عابد دور جاکی مخفی رہی ناگاہ شعلہ آتش سوزان کا بصورت ابر محیط دکہائی دیا لوگ سب گہبرا

حالات انبیاء

تعلیم قبول سے توبہ و زاری کی وہ آگ پہاڑوں پر گری یونس ناراض ہو کر دریا کو چلی ایک
مچھلی سامنے کشتی کی آئی ناخدا مضطر ہوا قرعہ آدمی گرانے پر ڈالا یونس کا نام نکلا بزور اونکو
پھینکدیا ایک ماہی نے اوٹھالیا تو ساعت یا تین روز یا سات دن مچھلی کی پیٹ میں
قید رہے جب پشیمان ہوے دعا مانگی نجات ملی اپنی قوم کی پاس آئے ❊

اصحاب کہف تملیخا و مکسلمینا و مشلینیا و مرنوش و دبرنوش و شاذنوش اور بقولی
ثانی مکسلمینا و یملیخا و مرطونس و بینونس و ساربینونس و ذوانونس و کشفیططیونس طرطوس
نخجوان آذربائیجان پای تخت دقیانوس میں ارکان دولت تھے جسنی ایک فرسخ کی
عرض اور طول کا قصر بنایا چار ہزار ستون طلا و نقرہ و ہزار قندیل جواہر نگار جو عطر سے روشن
کی جاتی رکھا تھا تخت مرصع کی بیچ میں اسی کرسی طلائی زمرد و سبز جڑی اور بسیار میں اتنی
کرسی نقرہ یاقوت سرخ کی اور پچاس وچیتا شہزادہ تا سیار مرصع کمر حاضر ہوتی اصحاب کہف
اوسکی مقرب بارگاہ تھے ایک پاس جام مشک دوسری کی ہاتھ میں جام پر گلاب ایک
پاس مرغ سفید منقوش جو اوڑکی مشک و گلاب سے تر آلودہ جاتا پادشاہ کی سر پر افشاں
کرتا مغرور دولت سے دقیانوس دعوای خدائی کرتا یہ چہہ آدمی اوس باطل جانکی بہانہ
شکار سے بھاگی راہ میں مرطوس ایک چرواہا ملا رفیق ہوا قطمیر اونکا کتا بھی ساتھ چلا
وقیند نام غار کوہ میں در آئی رہی خدائی قبض روح کی تین سو اور نو برس کی بعد
زندہ ہوے باہر نکلی پھری تو اگلی سامان اور اساس کو نہ پایا پھر آرزو سے مرگئی آخر الزمان
میں خدمت حضرت صاحب الزمان ہونگی اور چہار دہ شخص کو بھی روایت کی ہی
آسامی و تعداد ازواجات و بنین و بنات سرورِ کائنات و ائمۂ
ھدات علیھم الصلوٰۃ والتحیات ہر چند جدول ما بعد میں توضیح ہوگی پہلی

15

حالات نبیناؐ

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من الشجرۃ المحمدیہ پیدا ہوئے عصر شنبہ ۱۲ بارہویں ربیع الاول
سال ابتدای عام الفیل شہر مکہ میں پیدا ہوئی بطن مادر میں خواہ دو مہینے یا دو برس کی تھی جو پدر نے
قضا کی دودہ پلانے کو حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ اپنی قبیلہ میں اجرت پر لیگئی چار برس بعد
پھیر دیا والدہ آمنہ خاتون ہمراہ لیکے برادران سے ملاقات کو مدینہ روانہ ہوئیں ہنگام بازگشت
منزل ابوا میں فوت کر گئیں اوسوقت عمر شریف چہ سال گذری تھی ام ایمن خادمہ مادر
پیغمبر کو مکہ میں لائیں عبد المطلب دادا کے پاس پہنچایا وہ پرورش کرتی رہی تھوڑے دنوں
دنیا سے وہ بھی گذری چچا ابو طالب نے پرورش کی بارہویں برس اونکے ساتھ جانب
شام سفر کیا پھر بیست وپنج سالہ ہمراہ میسرہ غلام خدیجہ اونکی تجارت بطریق مضاربت
کر کے پھری تو پس از دو ماہ شادی کی اور عمر سی وپنج سال تہامی خانہ کعبہ جو تعمیر کیا جاتا تھا
رضامندی قریش سے دست مبارک سے نصب حجر الاسود ہوا چالیس برس کی عمر میں بعثت پر رسالت
اور دعوت فرمائی گئی سن پچاس کو پہنچے تو ابو طالب اور بی بی خدیجہ نے رحلت کی
اول حرم محترم حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی جو بڑی دولتمند تھیں کہ انکی
ہزار شتر بارکش سوداگری میں رہتے تھے پہلی عتیق ابن عائذ المخزومی کی عقد میں ایک بیٹی
اسماء ہند ہوئی بعد از ان شوہر دوم ابو ہالۃ الاسدی ہند بن النباش کی زوجیت میں
بیٹا نام ہند ہوا پس اہتمام سے عمر چالیس سالہ خدیجہ کی جو بیٹا ہالہ کا ہوا تھا رسم تزویج
ادا ہوئی پچیس برس اطاعت وخدمت سرور میں اپنا سارا مال دیا وقت نبوت پر اول
سب سے ایمان کا اقرار کیا اونکی روبروئے خواجہ کائنات نے دوسرا نکاح نہیں باندھا پچاس
اور پانسٹھ سال کی فوت ہوئیں دوم سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک
بن حسل بن عامر بن لؤی سوم عائشہ بنت ابی بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ چھ برس کی عمر میں تین سال

حالات بیبیا

قبل ہجرت نکاح کیا بعد ورود مدینہ نو سال کی تھیں زفاف ہوا پچاس اور چھ برس زندہ
رہیں وقت وفات وصیت کی تھی رات کو مخفی دفن کرنا ابوہریرہ دوسی نے نماز
پڑھی عامہ سے یہ روایت ہے کہ بقیع میں مدفون ہوئیں چہارم ام شریک العامریۃ
القرشیۃ غزیۃ بنت دودان بن عوف بن عمرو بن خالد ابن ضباب بن حجیر بن بغیض
بن عامر بن لوی وہ پہلی مکہ میں زوجہ ابی العسکر بن تمیم بن الحرث تھیں کہ شریک اونسے
پیدا ہوا پیغمبر خدا کو اپنی تئیں ہبہ کیا پنجم حفصہ بنت عمر بن الخطاب ماں کا نام زینب بنت
مظعون جو پہلی حبالۂ نکاح میں خنیس بن حذافہ سہمی قرشی کی تھیں سنہ ۴۵ میں فوت ہوئیں
ششم ام سلمہ بنت ابی امیہ بن حذیفہ بن المغیرہ ابن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ
بن مرہ اونکا نام ہند ماں کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب وہ پہلی اپنے ابن عم ابی سلمہ بن عبدالا[سد]
مخزومی کی زوجہ تھیں کہ عمر و درہ و سلمہ و زینب ربائب پیغمبر تھیں عہد معاویہ بن یزید
میں رحلت کر گئیں ہفتم زینب بنت جحش بن رئاب بن یعمر کہ وہ حضرت کی پھوپھی
امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی اور منکوحہ زید بن حارثہ تھیں وہی التی قال اللہ فیہا فلما
قضی زید منہا وطرا زوجناکہا وفات زینب سنہ ۲۰ بعہد عمر ہشتم میمونہ بنت
الحرث بن الحزن اولاد غیلان ابن مضر اول ابی رہم بن عبدالعزی کی جورو اور مسماۃ برہ
تھیں حضرت نے یہ نام بدلا موضع سرف میں سنہ ۵۱ کو فوت ہوئیں نہم ام حبیبہ رملہ نام
بنت ابی سفیان اخت معاویہ اپنے زوج عبیداللہ بن جحش اسدی کے ہمراہ حبشہ میں تھیں
وہاں مسماۃ حبیبہ بیٹی پیدا ہوئی خاوند مرگیا حضرت نے خواستگاری فرمائی نجاشی
نے چار سو دینار صداق پر عقد کیا سنہ ۴۴ میں وفات پائی دہم زینب بنت خزیمہ
بن الحرث جو عبداللہ بن جحش کی بی بی تھیں غزوۂ احد میں خاوند مارا گیا تو حضرت

[illegible]

حالات نبینا

نکاح کیا دو تین ماہ گذری گرفتار اجل ہوئین یازدہم جُوَیریہ جسکا اسم بَرّہ تہا جناب نبی

نے نام رکہا بنت الحرث بن ابی ضرار او لا و امرئ القیس یوم المریسیع اسیر ہوئین اور حصہ میں

ثابت ابن قیس بن شماس انصاری یا ابن عم ثابت کی آئین حضرت نی اوس انصاری سی لیکر انہیں

آزادی کو مہر قرار دیا ازدواج مین مشرف کیا یہ اعظم عورات قوم سرکتہ تہین ۵۵ھ مین جہان سی

گذرین دوازدہم صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب بن سعیہ بنی اسرائیل سبط ہارون کی جو پہلی

زوجہ سلام بن مشکم شاعر یہود تحت مین کنانہ بن ابی الحقیق شاعر تہین وہ غزوۂ خیبر مین مارا گیا

غنیمت سی حضرت کو ملین اعتاق کی مہر پر عقد کیا وہ شاہد معاویہ مین فوت ہوئین

سیزدہم ماریہ قبطیہ بنت شمعون جسکو مقوقس مالک مصر کی سلطان نی ہدیہ مین

بہیجا تہا ساتہہ خواہر سماۃ شیرین کو اوسی حضرت نی حسان بن ثابت انصاری کو دیا

اور ایک خواجہ سرا بہی جو خدمت سرور مین رہا وہ خلافت ثانی ۱۶ھ مین گذر گئین

اور باقی تین خواہ آنہر خواہ اور شرف صحبت سی محروم رہین اولاد کا الطیب یا اختلاف

کیا انکی پیدایش کہ ایام جاہلیت یا اسلام ہی اور نام عبد اللہ لقب اونکا طیب او

طاہر اور بطن خدیجہ یا عائشہ سی ولادت اگر اول صحیح وفات مکہ در صورت ثانی انتقال

مدینہ مین ہی اور بعض نی کہا طیب و مطیب بطن واحد مین توام پیدا ہوی ابراہیم

ولد ماریہ قبطیہ ۸ھ مین پیدایش اور ستر ہ مہینی کی ور گذری وقال علیہ السلام

العین تدمع والقلب یحزن و انا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون ولو قضی ان یکون نبیا

بعدی لعاش ولاکن لانبی بعدی الطاہر وجود شریف مین اختلاف کیا

بعد کہ یہ بہی القاسم وہ مکہ مین بطن خدیجہ سی پیدا ہوی کہ چلنی پہرنا سات

مہینی خواہ سات روز کی ور گذری اور بعض نی کہا بڑی ہوی بہروان چلی

احمد المعتضد باللہ ولد فی ذی القعدہ سنہ ۲۴۲ والدہ

ام ولد نام اوسکا صواب تہا لیس از چہار مہینہ

خلیفہ ہوا

علی المکتفی باللہ ولد فی غرہ ربیع الاول سنہ ۲۶۴

جعفر المقتدر باللہ

حالات نبیّنا

انتقال کیا یہ بھی قول ہی کہ نیت بسبب تقسیم زر و مال بہی نہ فرزند زینب جنکو ابو العاص
ابن ربیع سے مکہ میں منسوب کیا اونکی حق میں فرمایا حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفا
رقیہ قبل اسلام عتبہ ابن ابی لہب سے تزویج ہوئی بعد نزول آیہ تبت یدا ابی لہب پدر کی امر
طلاق دی ہمراہ خدیجہ اور ساتھ ایمان لائیں عثمان بن عفان کو بیاہ دیں [illegible] دیکھیں اور گذریں
ام کلثوم منجھلی بیٹی خدیجہ بی بی کی عثمان بن عفان سے شادی ہوئی فاطمہ زہراء
مدینہ میں تزوجہا علی ابن ابی طالب فولدت له الحسن و الحسین و زینب و محسنا و ام کلثوم
اور عبد اللہ ابن رقیہ بن عثمان وہ حبشہ کی پیدا ہیں جو ہمراہ والدین پہر کی آئے
چار خواہ چہ برس کی گہر میں بازی کرتی تھی آنکہ میں [illegible] تک درم [illegible] اس
دیکھی وہ گذری علی وایام [illegible] زینب بنت [illegible] فرزندان ابو العاص جو [illegible]
خالہ آنحضرت خدیجہ ہی اور [illegible] اور امامہ کو بعد وفات سیدۃ النساء شاہ اولیا نے تزویج
کیا اور پس از ان معاویہ نے سو ہزار درہم بہیجے درخواست نکاح اپنے ساتھ کی وہ
وصیت شوہر بطرف مغیرہ بن نوفل بن الحرث ابن عبد المطلب سے ہوئیں اور یحیی کو [illegible]
امام حسن بن فاطمہ زہرا جنکی اولاد زید اور حسن المثنی سے ہی امام حسین [illegible] و بنات
اونکی معروف ہیں زینب کبری بنت سیدۃ النساء عبد اللہ الجواد ابن جعفر طیار ابن
ابی طالب سے منسوب ہوئیں فولدت له جعفرا و عون الاکبر و ام کلثوم و علی نسل [illegible]
علی سے باقی ہے ام کلثوم بنت زہرا جو قصہ اونکا باختلاف ہے میں عامہ و خاصہ وایسے ہی
محسن بن فاطمہ جو بعد رحلت رسول [illegible] قتل [illegible]
اسقط جنینا ایسے [illegible] گرادیا یہ قول ہے شیخ جمال الدین یوسف
بن عبد الهادی المقدسی الحنبلی کا [illegible] اور نوفل بن الحرث و عبد اللہ

حالات نبینا

جنکا پہلی نام عبد الشمس تہا حضرت نی بدلا و ابو سفیان المغیرة الشاعر و امیّہ و اروی بنت
الحرث عمارہ بن حمزہ و یعلی و فاطمہ بنت حمزہ کانت تحت المقداد بن الاسود عتبہ بن ابی لہب
و عتبہ اکلہ الاسد بدعوت رسول اللہ و خالدہ و عتیبہ و معتب و درّة بنت ابی لہب و
عبد اللہ بن الزبیر و ام الحکم و ضباعہ بنات و طاہر ابنہ عبد اللہ العباس و اد قبل الہجرة بثلاث
سنین و مات سنہ ۲۹ اور دس جو نام ذکر ہوئی تاریخ عباسیہ میں امینہ و صفیہ بنات ہند
بنت المقوم مُرّة بن الجحل امیر المؤمنین علی بن ابیطالب و طالب و عقیل و جعفر و طلیون و
امّ ہانی اسمہا فاختہ و جمانہ بنات صفیہ بنت عبد المطلب وہ زوجہ عوام بن خویلد برادر
خدیجہ تہیں زبیر فرزند جنمیں ام الحکیم ہی البیضا سگی پھوپھی زن کریز بن ربیعہ جنکا پسر
عامر اور دختر ام طلحہ مسماة اذنب و اروی مادر عثمان بن عفان اروی بنت عبد المطلب
وہ بھی حقیقی عمہ حضرت ہیں منکوحہ عمیر بن وہب مادر طلیب ہیں عاتکہ وہ تحت ابی امیّہ بن
المغیرہ تہیں جنکی عبد اللہ و زہیر بیٹے و قریبة الکبری صاحبزادی و ہی قصہ بدر ہیں بیٹی ہیں
امیمہ وہ بھی ایک والدہ ہی بی بی جحش بن زیاب کی مادر عبد اللہ و ابا احمد عبید اللہ
و عبید اللہ و زینب زوج النبی و ام حبیبہ زن عبد الرحمن بن عوف و حمنہ زوجہ
مصعب بن عمیر بَرّہ وہ بھی ایسی حقیقی جنا لیحتمہ ہیں عبد الاسد بن ہلال کی جنسے
ہوا ابا سلمہ پیدا ہوئی کہ قبل پیغمبر شوہر ام سلمہ ہی امرائہ ابی بکر علی بن ابیطالب
عبد الرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن الجراح زید بن حارثہ اسامہ بن زید جبیر بن عبد اللہ
جعفر ابن ابیطالب خالد بن الولید مالک بن نویرہ عدی بن حاتم معاذ بن جبل
خنیس بن عبد اللہ عبد اللہ بن رواحہ محمد بن مسلمہ عبد اللہ بن عتیک العلاء بن الحضرمی
عمرو بن امیہ الضمری المنذر بن عمرو علقمہ بن مجزز قطبہ بن عامر عروہ بن مسعود الطفیل

حالاتِ نبیّنا

بن عمرو عنیبہ بن حصین کعب بن عجرہ قیس بن عاصم ابو قتادہ بن ربیعۃ الورقا بن بدیر عمرو بن
العاص شجاع بن وہب امیّہ ابی صعصعہ بشیر بن سعد زیاد بن لبید غالب بن عبداللہ کرز
بن جابر عکاشہ بن محصن الضحاک بن سفیان عامر بن ثابت کتّابہ الزبیر بن العوام زید
بن ثابت السجل سعد بن ابی سرح عامر بن فہیرہ عبداللہ بن ارقم عبداللہ بن زید عبداللہ
بن مسعود العلا بن الحضرمی العلا بن عقبہ محمد بن مسلمہ معاویہ بن ابی سفیان المغیرہ بن شعبہ
قضاتہ علی بن ابی طالب معاذ بن جبل عمّالہ علی بن ابی طالب ابو عبیدہ العلا بن
الحضرمی بلال الحبشی ابو ہریرہ المہاجر بن ابی امیہ زیاد بن لبید عدی بن حاتم مالک
بن نویرہ الزبرقان ابن بدر قیس بن عاصم اصحاب سرادہ فاطمہ علیہا السلام التی
بن مالک حذیفہ بن الیمان حمّال رایاتہ علی بن ابی طالب الزبیر بن العوام سعد بن
عبادہ زید و جعفر ابن ابی طالب خالد بن الولید عبداللہ بن رواحہ خطیبہ ثابت
بن قیس بن شماس شعرائہ حسّان بن ثابت عبداللہ بن رواحہ کعب بن مالک
حمّال نعلہ المغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن مسعود الکاتب علی نفقتہ بلال وقال
لم انفق بلالا و لا اخشی من ذی العرش اقلالا و کذا علی علیہ السلام من کان
یحمل ادواتہ الاسلع بن شریک حلّاقہ عبداللہ بن مسعود وحدّاؤہ
عبداللہ بن رواحہ مؤذنہ بلال بن رباح ابن ام مکتوم الاعمی ابو محذورہ سعد
القرظ حجّابہ ابو موسی رباح الاسود انسہ بادہ اماءہ امۃ اللہ ریحانہ امیمہ
برکہ ام ایمن زوج زید ام اسامہ خضرہ سلمیٰ خولہ رزینہ صفیہ ریحانہ ماریہ
سلامہ ناصیہ سیرین ام رافع شیرین اخت ماریہ میمونہ ام ضمیرہ الکبشیہ لیلیٰ موالی
مالیۃ ماریۃ القبطیہ ... سفینہ ضمیرہ ام عیاش ... ...

حالات نبینا

بن زید اسلم ابو رافع القبطی ایمن بن عبید باذان ثوبان بن بجدد حنین رافع رباح الاسود
رویفع زید ابن حارثہ سفینہ سلمان الفارسی شقران الحبشی ضمیرہ طہمان قفیز کرکرہ
کیسان مابور القبطی الخصی مدعم الاسود مہران میمون نافع نفیع واقد ہشام یسار ہلال بن
الحرث ابو سلمہ راعی و اسمہ حریث ابو عبید ابو عسیب ابو کبشہ سامان لباس نبی
خفاف یعنی موزہ چار سراویل سیستان ثوب حبرہ ازار عمانی ثوبین صحاریہ قمیص صحاری
قمیص سحولی جبہ یمنیہ شامیہ کساء ابیض قلانس ثلاث صغار ضیقہ ملحفہ ردا مربع فراش من ادم
حشوہ لیف عمامہ چار گز کی اکثر باندھا کرتے عمامہ سود اسکو سر سے باندھتے
عمامہ ذات ذوابہ کبھی اوسی زیب سر کرتے عمامہ بیضا یعنی سفید جو روز فتح مکہ فرق
پر تھا مذہبی کان یحکت بہا حسبدہ یعنی جہانوان قربہ کان یشرب منہا و یتوضا منہا یعنی
مشک سکین چھری و قدح کان یخلع لہ فیہا یعنی پیالی اقداح ثلاثہ مضبب الحلقہ یعنی پیالہ
رکوۃ تسمی الصادرہ یعنی ڈولچی مغتسل من صفر یعنی لوٹہ پیتل کی ربعہ اسکندرانیہ یعنی خانہ
زیور دان ہاتھی دانت کا جو منقوش تھی لکھا تھا اوسمیں کنگھی سرمہ دانی مقراض اور آئینہ
رکھتے قصعہ یعنی کاسہ چوبی سریر تخت کساء احمر و کساء من شعر و کساء آنند و کمنیار
کان یتمسح بہ وجہہ یعنی رومال قدح من عیدان کان یبول فیہا باللیل چوبی کٹہیا جسمیں آنکو
بول کرتے مخضب مرکن یعنی پوریا فیہا الطیب ڈبیا خوشبو جسمیں خوشبو رکھتے تیہ دو
بساط یسمی الکز یعنی کمل شطرنجی خاتم من ذہب و ہو الذی رماہ کلم یلبسہ و خاتم
من فضہ کان یلبسہ انگشتری طلائی جو نہیں پہنی اور نقرہ جسکو پہنا کرتے و خاتم من حدید
ملوی بفضہ انگوٹھی آہنی پالش کی ہوئی... مکسب و مسک تحریر پانچ لشکر تھا جو نقش تھا
ہیں جنگ جنکا نام ذوالفقار انکا شمیہ الحبہ و ہدایہ ابن العلی صاحب الیمنی جو تھا

حالاتِ نبینا

بیجا اور از کوش و یعفور اور عفیر ناقی دو عضبا اور قصوا القاح یعنی شتر کی سانڈ و سبی
شقرا و مهرة و شربی و بشیر و نفور و سعدیه و قرنش و شمس و حنا بقر یعنی گای سات
اور نبینو چکو فرنداہم ایمن چرا تا اور اونٹ بهی سات عجرہ و مروة و سقیا و رشقة و
بردہ و اطراف و اطلال الخیل یعنی گهوڑی یا بیس جنکی نام ذکر ہوی سکب اعرابی
سول لبا و لاذج و مرتجز الذی شهد به خزیمه و لزاز جو ہدیه مقوقس تها و ظرب جسی ابن
ابی البرانی بهیجا و لحیف فروہ کا مرسل و سبحا و ورد و تمیم کا دیا ہوا و نجیہ و ابلق و ذو العقال
و ذو اللمه و مرتجل و سرحان و یعسوب و بحر و ادہم و سجا و سجل و مراوح و تحیب و طرف
سلاح تلوارین نو عدد عضب سعد بن عبادہ کی و ذو الفقار غنیمه یوم بدر و صمصامه
و سیف عمرو بن معدی کرب و قلعی من سلاح بنی قینقاع و بتار البتار و مخذم و رسوب
و حتف و العوجیات ثلاثه یعنی لانیں تین عنزا بهت بڑی و عنزه و تنیب
چهوٹی و مصفوق و کان من شوحط و حربه کبیره رایات ثلاثه الرایه کانت سمیها
العقاب کانت سودا مرتعبه و الصفرا دروع سبعه زرہ سات ذات الفضول
والسعدیه و ذات الوشاح و ذات الحواشی و فضه و البترا و الخرنق اتراس ثلاثه
سپرین المجز الزلوق الفتق مغفرین یعنی سونا خود کان طولیدزراع و الرفق مغفران یعنی خود
الموشح و السبوغ رماح خمسه پانچ نیزی المثنوی المثنی اور تین جو بنی قینقاع سی لیی
قسی خمسه کمان پانچ الروحا کانت من نبع نام درخت جسکی شاخ کا تیر سا ق سی کمان
بانی الصفرا وہ بهی چوبی البیضا درخت کوہی کی لکڑی الزوراء والمکتومه فسنجا اطر کانی
یقال لاالکمر یعنی جعبه یعنی ترکش تسمی الجمع اور الکافور بی کانت للشاب
علی علیه السلام اور اولادکو بعیر از حسن شہید کی چودہ سیابک الذہب لکها ہی

حالات اولاد و ازواج و اصحابہ علی علیہ السلام

الحسن و الحسین و زینب کبری و زینب صغری ام کلثوم کی والدہ فاطمہ زہرا و محمد المکنّی ابو
القاسم اونکی ماں خولہ بنت جعفر ابن قیس بن بنی حنیفہ و عباس و جعفر و عثمان و عبد اللہ
انکی ماں ام البنین بنت حزام ابن خالد ابن دارم و محمد الاوسط ابن امامہ بنت ابی العاص
و عمر و رقیہ کی مادر ام حبیب بنت ربیعہ کہ دونو یکبار توام پیدا ہوئی و محمد الاصغر
المکنّی ابو بکر و عبید اللہ انکی ماں لیلی بنت مسعود دارمیہ و یحیی کی والدہ اسما بنت عمیس
خثعمیہ تہی جو پہلی زوجہ جعفر بن ابی طالب اور بعد ازاں بی بی ابی بکر پہر تحت حضرت
میں آئیں و عبید اللہ و عون محمد نو جعفر و محمد ابن ابی بکر کو ربائب لائیں ابو بکر و عون میں
اختلاف پایا ہی ام الحسن و رملہ کی مادر ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی اور نفیسہ خواہ
نفیسہ ام کلثوم صغری و رقیہ صغری و ام ہانی و ام کرام و جمانہ مکناۃ ام جعفر و امامہ و ام
سلمہ و میمونہ و خدیجہ و فاطمہ مختلف زوجات و ام ولد سی پیدا ہین زینب کبری
و صغری جو ام کلثوم تہین اولاد و بنات نبی میں ذکر ہو گیا رقیہ منسوب ہو تہین مسلم
بن عقیل سی جو عبد اللہ شہید کربلا و علی و محمد بہی باختلاف مقتول کوفہ و میمونہ پیدا ہوئی ام ہانی
عبد اللہ اکبر بن عقیل کی زوجہ یا در محمد کشتہ عاشورا و عبد الرحمن تہین میمونہ بعد از فوت
خواہر عبد اللہ اکبر بن عقیل سی تزویج کی جو عقیل پیدا ہوئی نفیسہ عبد اللہ بن عقیل کے
تحت میں گئیں جو ام عقیل ہیں جن زینب صغرا سا تہہ عبد الرحمن بن عقیل کی بیاہی
کہ حمیدہ بیٹی اونکی ہی امامہ نکاح صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب کی
آئین جو بیٹی نفیسہ پیدا ہوئی ذو حیا یا سوا سی کنیزان خاص بارہ زن نھا وست
ایام سی ہوئیں پہلی فاطمہ زہرا علیہا السلام دوسری خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ
جو او نکا قبیلہ اور مالک ابن نویرہ سردار قوم ... ... اور ... الحنفیہ

حالات علی و حسن علیہما السلام

ابی بکر میں تھی خالد بن ولید لشکر لیکی چڑھا مردونکو مارا عورتوں کو اسیر لایا اونمیں سی خولہ کو
امیر المومنین متصرف ہوئی تیسری ام حبیب بنت ربیعہ چوتھی لیلی بنت مسعود و ازینجملہ پانچویں
اسما بنت عمیس خثعمیہ جو زن جعفر طیار مادر عبداللہ و محمد تہیں کہ شوہر جنگ موتہ میں مارا گیا
سال دہم ہجری زوجہ ابی بکر ہوئیں محمد راہ حجۃ الوداع میں پیدا ہوا بعد از فوت خلیفہ اول وہ
عقد حضرت میں آئیں چھٹی ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ساتویں امامہ بنت ابی العاص
یعنی زینب دختر نبی کی آٹھویں ام البنین والدہ عباس و از جملہ سراری ام البنات بنت بہرام
بن خالد بن ربیعہ باقی نام دریافت ہوئی تعداد اولاد بقول ستائیس بارہ پسر اور پندرہ دختر
اور اصح چھتیس ہیں سترہ پسر اور انیس بنات اصحابہ تین سو لوگ اور پانچ کہ اونمیں
مشاہیر ہی اسامہ بن زید و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن قیس و اویس قرنی و براء بن عازب
و ابوذر و جابر بن عبداللہ و جنید ہمدانی و جعدہ بن ہبیرہ المخزومی بن اخت امیر المومنین و حذیفہ
الیمانی و حبیب بن المظاہر الاسدی و خالد بن ابی دجانہ و رشید ہجری و رفاعہ بن رافع و زید
بن صوحان عبدی و زہیر بن قین و سعد بن مالک و حکیم بن قیس ہلالی و سنان بن مالک النخعی و شبث
بن ربعی و صعصعہ بن صوحان و طرماح بن عدی بن حاتم طائی و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن جا
برادر مالک اشتر و عثمان بن حنیف و عبادہ بن صامت انصاری و عبیداللہ بن ابی رافع کاتب
و عبدالرحمن بن ... و عقیل بن ابی طالب و قثم بن عباس و قنبر و کمیل بن زیاد و مالک بن حارث
مشہور باشتر و میثم تمار و محمد بن ابی بکر و سعد بن ... و نجاشی شاعر و وہب بن عبداللہ و ہبیرہ بن
مریم و ابو بردہ الازدی و فرات بن عمر امام حسن علیہ السلام اولاد اناث و ذکور
سولہ تہیں زید اور اونکی دو خواہر ام الحسن و ام الحسین بطن سی ام بشیر بنت ابی مسعود الخزرجیہ
و حسن المثنی والدہ اونکی خولہ بنت منظور الفزاریہ ہی عمر اور بہائی اونکی عبداللہ و قاسم شہیدان کربلا

حالات امام حسن علیہ السلام

ام ولد سی پیدا ہوی وحسین الملقب بالاثرم اونکی بہائی طلحہ اور بہن فاطمہ کی مادر ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ التیمی ہی وابوبکر جو یوم عاشورا ماری گئی اور ام عبد اللہ وفاطمہ وام سلمہ ورقیہ امہات مختلفہ کی بطن سی ہین وَاَمَّا حسن بن امام حسن علیہ السلام الملقب بالمثنیٰ واسطی خواستگاری بنت امام حسین علیہ السلام اپنی چچا کی پاس حاضر ہوی فرمایا جسکو چاہو مین منسوب کردون وہ شرماکی چپ رہی امام نی ارشاد کیا مین تمہاری لیے اپنی بیٹی فاطمہ تجویز کی وہ اکثر صفات مین شبیہ والدہ مکرمہ زہرا سی ہی اور شادی کردی بتیس اور پانچ برس کی عمر مین شاہزادہ نی رحلت فرمائی دوسرے ابراہیم بن محمد بن طلحہ فَلَمَّا مَاتَ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ علیہ السلام ضربت زوجتہ فاطمۃ بنتُ الحسین بن علی علیہما السلامُ علی قبرہٖ فسطاطًا وکانت تقومُ اللیلَ وتصومُ النہارَ ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ نی روایت کی ہی جب حسن ابن امام حسن علیہ السلام نی وفات پائی ہی اونکی زوجہ فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام نی قبر شوہر پر خیمہ برپا کیا دن رات نماز روزہ مین گذرتا غم و ماتم کی رسم و بکا و رقت سی آرام نہ لیا وکانت تشبہ بالحور العین بجمالہا وہ خاتون محزون جمال و کمال مین غیرت حور العین تہین اپنی دادی زہرا کی مثال ہردم زاری و ابتہال مین بسر کرتین فلما کانت راس السنۃ قالت لموالیہا اذا اظلم اللیل فقوضوا ہذا الفسطاط ہرگاہ مدت ایکسال یونہین گذری تو اپنی ملازمین سی یہ بات کہی جب راتکا اندہیرا چہایا دیکہو تو یہ خیمہ اوکہاڑ کی مقام سکونت مین لیچلو فلما اظلم اللیل سمعت قائلا یقول ہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ آخر یقول بل یئسوا فانقلبوا جو ہین ظلمت شب نی جہان کو گہیرا ہاتف کی آواز کو سنا کہتا تہا ایا تمنی گم شدہ اپنا پایا جسی بہت ڈہونڈہا دوسری نی جواب دیا بلکہ مایوس و نا امید ہو کی منہ پہیرا ہاتہ اوٹہایا وعبد اللہ ابن الحسن کی ساتہ سید الشہدا نی سکینہ اپنی دختر کو قبل معرکہ عاشورا نامزد کیا جو وہ شہید کربلا ہوی بیاہ کا سرانجام ناتمام رہا اولاد زبیر سی نکاح ہند ہا یہ دو نو روایت کو

حالات امام حسن و امام حسین علیہما السلام

بحار اور اعلام الوریٰ سے لکھا ذوجات شصت و چہار نکاحی از واج بتفاوت ایام عقد و طلاق
میں سوای کنیزان خاصہ ہوئیں ام بشر بنت ابی مسعود عقبہ بن ثعلبہ خزرجیہ والدہ زید اور دو خوا
ثانی خولہ بنت منظور فزاریہ مادر حسن ثالثہ ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبداللہ تیمی ام الحسن ملقب باثرم و
فاطمہ کبریٰ رابعہ سما معروف جعدہ بنت اشعث مابقی اسم نامعلوم ہیں آنحضرت کا یہ جمع کثیر جو ہزارا
لشکر ہو کی جاتی زر و مال اور فریب دشمن پر منہ حق سی پھراتی از جملہ چالیس ہزار چار سو باس رہی
وہ بھی در باطن فکر قید کر دینی میں ہی سامان لوٹ لیا رانکو زخمی کیا ناچار حضرت نی صلح قبول
فرمائی جان و ناموس اپنی او رامت کی بچائی اونمین مشاہیر و رواۃ حدیث یہ ہیں احنف
بن قیس و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن سوار و جابر بن عبداللہ الانصاری و جارود بن المنذر و حبیب
بن مظاہر و حذیفہ الاسد و حارث بن الاعور و حجر بن عدی و رشید ہجری و رفاعہ بن شداد
و زید بن ارقم و سلیم بن قیس ہلالی و سلیمان بن صرد الخزاعی و سفیان بن ابی لیلی الہمدانی و عمرو بن
حمق الخزاعی و عامر بن وثلہ و عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن عباس و قثم بن قیس نی
و کمیل بن زیاد و لوط بن یحییٰ و کیان بن کلیب و میثم تمار و مسیب بن نجبہ و مسلم بن عقیل و ہلال
بن نشافع امام حسین علیہ السلام اولاد امجاد چھ ہیں علی اکبر سید السجاد زین العابدین
کی والدہ شاہ زنان عرف شہربانو بنت کسریٰ یزدجرد بن شہریار ہیں جو نفاس وضع حمل میں فوت
ہوئیں و علی اصغر جو ہمراہ والد شہید ہوئی انکی مادر لیلیٰ بنت ابی مرہ ثقفی ابن عروہ ہیں خلاف
مشہور لکھا ہی کہ اونہیں علی اکبر جانا و جعفر کہ زوجہ قضاعیہ سے پیدا ہوکی خرد سال روبروی پدر
مدینہ میں در گذری و عبداللہ الرضیع طفل شیر خوار قتیل عاشورا و سکینہ اولاد رباب بنت
امرؤ القیس بن عدی بن اوس ہیں و فاطمہ بنت ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبداللہ تیمی ہیں
ذوجاتہ سوای کنیزان خاصہ پانچ زن شرف نکاح میں بعد یگر آئیں اول شہربانو دوم

حالات سید الساجدین علیہ السلام

لیلیٰ بنت ابی مرۃ ثقفی سوم رباب بنت امرء القیس بن عدی چہارم اُم اسحق بنت عبد اللہ تمیمیہ پنجم فضہ
اصحابہ انس بن الحرث کابلی و اسعد بن حنظلہ و بشر بن غالب و کمیل بن سعید و جابر بن عبد اللہ و جعفر بن
علی و جبیر بن مالک و حبیب بن مظاہر و حنظلہ بن الحر و سعید بن ریاح و حجاج بن فرزوق و حنظلہ
بن الاسعد و رشید ہجری و زید بن ارقم و قیس بن عمرو و زہیر بن القیس و سلیم بن قیس و شبیث بن عبد اللہ
و شریح بن سعید و حارث بن ثوبت و ضرغامہ بن مالک و سلیم غلام آنحضرت و سیف بن مالک و سفیان
بن حریح و ثابت بن عدی و سالم بن عمرو و قعقعص بن عمرو و عامر بن کثیر و جریر بن مالک و حماد بن الحارث
و یزید بن باجیہ و زہیر صاحب عمر بن الحمق و سعید بن عمرو و سود بن القیم و سعید بن عبد اللہ و عباس بن علی
بن ابیطالب علیہ السلام و عبید اللہ بن الحسن و عون بن عبد اللہ و عبید اللہ بن مسلم و عبد اللہ بن یقطین و عبد الکریم
بن عبد ربیہ وغیرہ ان کے تھے علی سید الساجدین علیہ السلام کے بیٹے بیٹیاں بندرہ تھی
محمد باقر والدہ انکی ام عبد اللہ بنت حسن مجتبی علیہ السلام و ابو الحسن زید و عمر کی مادر گرامی ام ولد تھی
و عبد اللہ و حسن و حسین اصغر و عبد الرحمن و سلیمان یہ زادہ ام ولد و علی جو سب سے چہوٹی و خدیجہ کی
اولاد ام ولد ہیں و محمد اصغر یہ فرزند ام ولد تہی و فاطمہ و علیہ و ام کلثوم بنات جناب کا حال و اللہ اعلم
ہیں ازواجہ فقط ایک بی بی نکاحی ام عبد اللہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام اور جواری تہی
متعدد تہیں و بقولی اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر والدہ امام محمد باقر تہی اصحابہ ابراہیم
بن عبد اللہ و ابراہیم بن محمد الحنفیہ و ابراہیم بن بشر و ابراہیم بن جعفر و اسمعیل بن عبد الرحمن و اسمعیل
بن امیہ و اسحق بن عبد اللہ و ابان بن تغلب و ابو حمزہ کوفی و ثویر ابن ابی فاختہ و جابر بن عبد اللہ
الانصاری و حسن بن محمد الحنفیہ و حریم بن ابی سفیان الاسدی و حکیم بن حبیب الثقفی و زید بن الحسن
و سعید بن المسیب و سعید بن جبیر و میران بن میثم تمار و فرات بن احنف و زرارہ و قاسم بن محمد بن ابی بکر
و کیسان بن کلیب کنکر کابلی و افلح بن حمید و احمد بن حمران و بکر بن عبد اللہ و ثابت بن ہرمز و خشرم

حالات امام محمد باقر علیہ السلام

بن یسار وجہم الہلالی وحبیب السجستانی وداؤد بن حصیرفی وسعد بن عثمان وسعید بن الطریف
وسلام بن مشیر وصالح بن کیسان وطارق بن عبدالرحمن وطاؤس بن کیسان وعبداللہ بن دینار
وعبداللہ بن زکوان وعبدالرحمن بن تقصیر وفلیح بن بکر ومحمد بن قیس ومیمون قداح علّۃ وفاتہ زہر
دیا امر سی عبدالملک مروان کی اور صحیح یہ کہ ہشام طواف حرم کرتا رہا تھا ناگاہ سید السجاد
گذری لوگ ہیبت سی بہی تعظیم وتکریم حضرت جو ہشام نی دیکہی آتش حسد بھڑکی اوسنی مدینہ
تدبیر سی مسموم کیا محمد باقر علیہ السلام کی سات اولاد ہین ابوعبداللہ جعفر صادق وعبداللہ
دونوکی مادر گرامی ام فروہ بنت قاسم ابن محمد بن ابی بکر جنکی تحت مین شہر بانو خواہر شاہ زنان
دوسری بیٹی یزدجرد بن کسری کی تہی وابراہیم وعبیداللہ اونکی مان ام الحکیم بنت اسد بن مغیرہ
ثقفیہ وعلی وزینب ام ولد سی پیدا ہوئی وام سلمہ ہی ام ولد کی زائیدہ ہین اور بعض نی کہا کہ
ابی جعفر کی فقط ایک بیٹی ام سلمہ زینب نام تہین اور دختر نہین ازواج ۲ دوخاتون سی عقد کیا
اول ام فروہ بنت قاسم بن محمد دوم ام الحکم بنت اسد اور باقی کنیزان خاصہ ہین اصحاب ۹ چارسو
چالیس اور تین تہی جسمین مشہور ابوالصلاح کنانی وابراہیم بن حسان کوفی وابراہیم بن جمیل واسمعیل
بن جابر خثعمی وایوب بن وسیلہ وابان بن تغلب سلم بن ایمن واسرائیل بن غیاث وبشیر بن عبد
وبکیر بن حبیب وتمیم بن زیاد وثابت بن ہرمز وثابت بن دینار المکی باابوحمزہ ثمالی وثویر ابن
ابی فاختہ وجابر بن عبداللہ الانصاری وجراح المدینی وحسین بن زیاد صیقل وحبیب ابن ابی ثابت
بن اعین وحفص بن غیاث وداود بن ابی ہند سرخسی وربیع بن صبیح وزید بن علی وابوعبیدہ وزرارہ
بن اعین الشیبانی وسدیر بن حکیم صیرفی وصالح بن عقبہ وظریف بن ناصح وعبداللہ بن عطاء وعبید
بن بکر وعبدالرحیم القصیری وعبدالحمید النواص وعلقمہ بن محمد بن حضرمی وعلی بن رباط وعمر بن امیر المؤ
وابوہذیل شاعر وفرات بن احنف وفضل بن یسار ولیث بن البختری المکی بابی بصیر ومحمد بن سلیم

حالات جعفر صادق علیہ السلام

ومحمد بن قیس وابی بکر الحضرمی ومعروف بن خربوذ ومیمون بن القداح ومحمد بن سلیمان وسعد بن صدقہ وابو الحسن الاشعری ومنہال بن عمرو وزدان الکابلی والقاسم بن حمزہ ویوسف بن الحرث الکلبی یا بی بصیر علۃ وفاتہ ابراہیم بن ولید حاکم مدینہ نے زہر کہانی مین ملایا حضرت کے کہلا آزار صعب بہم پہنچا کہ بعد چند روز شہادت پائی اور بقولی ہشام بن عبد الملک نے یہ کام انجام کیا جعفر صادق علیہ السلام اونکی ایام امامت مین زمانہ گذرا بقیہ خلافت ہشام بن عبد الملک عہد ولید بن یزید بن عبد الملک جو ملقب ناقص تہا اور ابراہیم بن الولید ومروان بن محمد الحمار اور سردار خراسانی ابو مسلم مروزی جو سنہ ۱۳۲ ہجری مین کشور کشا صاحب خروج واقع دولت بنی امیہ ہوا جسنی قید خانہ کوفہ سی ابو جعفر منصور دوانقی کو چہڑایا اوسنی سنہ ۱۴۸ ہنگام خلافت مین اپنی شہر بغداد کو آباد کیا اور ابو العباس عبد اللہ الملقب بالسفاح ابن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس جو چار برس اور آٹھ مہینی خلیفہ رہا و ابو جعفر منصور کہ اکیس برس اور گیارہ مہینی اوسنی پادشاہت کی دس برس بعد ریاست دوانقی حضرت صادق نی شہادت پائی امام ہمام کی دس اولاد تہین اسمٰعیل وعبد اللہ وام فروہ والدہ اونکی فاطمہ بنت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین و امام موسیٰ الکاظم و اسحق ومحمد فاطمہ کی والدہ ام ولد حمیدہ نام بربریہ وعباس وعلی واسما اور ستہ سی تہی جملہ فرزندوں مین اسمٰعیل بڑی اور وہی علم وفقہ والد کی بہت پیاری تہی کہ حیات ابی عبد اللہ ابی جعفر صادق مین شیعیان کہتی کہ بعد پدر یہی قایم مقام ہونگی جو حضرت سی اکرام اور رغبت دلی اونکی طرف دیکہتی پس وہ عرض کی مقام پر مر گئی روبروی والد آنی جنازہ کو بالای زمین کہلا ہوا اسا سی رکہا رقت شدید پابرہنہ منہ دیکہا نماز پڑہکی بقیع مین دفن کیا تا خلایق کو شبہ اونکی امامت کا نرہی لاکن پہر بہی بعد رحلت امام جعفر صادق علیہ السلام شیعہ مین اختلاف ہوا بعضی اسمٰعیل واونکی جانشین محمد کو حجت جانتی

حالات امام موسے کاظم علیہ السلام

رہی وہ فرقہ تو رہ اسماعیلیہ کہلاتی ہین اور باقی مذاہب متفرقہ کا ذکر علما کی تالیف مین بیان ہے
ازواجہ سوای کنیزان خاصہ نکاحی دو زن طلیقہ تہین فاطمہ بنت حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
اسمٰعیل و عبد اللہ و امّ فروہ اصحابہ چارہزار تین سو اور کئی بزرگوار معروف اوسمین ہین احمد
بن غزال المزنی و دارم بن صبیح و ابو الصباح الکنانی و ابو ایوب الخزاز و اسمٰعیل بن مسلم
السکونی و اسحق بن نباۃ اللؤلؤ و ابان بن تغلب و ابان بن عثمان و اسلم القواص و اسرائیل
بن عباد و اسعد بن عیاض و ارطاط بن الاشعث و بکار بن ابی بکر الحضرمی و بحر الطویل الکوفی
و بسطام بن شاپور و بہلول بن محمد و ثابت بن دینار المکنی با بی حمزہ ثمالی و جابر بن یزید الجعفی
و حماد بن عیسی الجہنی و حفص بن غیاث و حمزہ بن عمران بن اعین و حنان بن سدیر و جریر
بن عبد اللہ و حکم بن مسکین المکفوف و دینار بن عمرو بن یونس و زید الشحام و زیاد بن عیسی المکنی با بو عبیدہ
الحذاء و زکریا بن ادم القمی و زیاد القندی و سعید الاسکاف و سماعت بن مہران و سیف
بن عمیرہ و سدیر صیرفی و شہاب بن عبد اللہ و صفوان بن مہران الجمال و عبد اللہ بن میمون
القداح و علی بن عامر الخفاف و علی بن رباب الطحان و علا بن سبابہ و عمر بن حنظلہ و عثمان بن
سعید و علی بن رباط و ابو الارائل شاعر و فضیل بن یسار علیہم و قاتلہ ابو جعفر منصور دوانیقی
حضرت کو سر دسترخوان پاس بٹھایا زہر آلود طعام کہلایا اور بقول انگور مین رشتہ سم کھینچا
وہ دیا بعض نے کہا چند مرتبہ زہر سے مسموم کیا شفا پاتی رہی آخر کو درد دل بہم پہنچا کہ اوس کی
صدمہ سے پیمانہ موت پیا موسی الکاظم علیہ السلام اٹھارہ پسر اوتیس دختر اما
رضا و ابراہیم جو بہت شجاع و کریم جانب زید بن علی سے لشکر مین پہلے یمن فتح کی اور وہان
حاکم تہی و عباس و قاسم چار ون ایک امّ ولد سے پیدا ہوی و اسمٰعیل و جعفر و ہارون و حسن
دوسری جاریہ کی اور احمد کہ جلالت و عبادت مین معروف بقول بعض شاہ چراغ مدفون شیراز ہین

حالاتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

ومحمد وحمزہ یہ تین پسر جاریۂ دیگر کی ہوئی وعبید اللہ واسحق وعُبید اللہ وزید وحسن وفضل وسلیمان
یہ مختلف البطن ہیں اور بنات فاطمہ کبری وفاطمہ صغرا ورُقیّہ وحکیمہ ورقیۂ صغری وکلثوم وام
جعفر ولُبابہ وزینب وخدیجہ وعلیہ وامنہ وحسینہ وبریہیہ وعائیشہ وام سلمہ ومیمونہ وام کلثوم صغری
اور بقول ابن خشّاب بست پسر اور بست دختر تہی عقیل وحسین کو زیادہ کیا اور بنات میں
امّ فروہ واسما کو بڑہا دیا آزواجہ نکاحی زوجہ کوئی نہ تہی خادمات کی نام تحقیق نہیں ہوئی
اصحابہ زیادہ دوسو اور پچاس بزرگوار تہی جنمین مشہور ابراہیم بن عثمان وابسیر بن ابی العلا
واسمٰعیل بن حسن وابو محمد بن یزید واسحق بن محمد وایمن بن محرز وامیہ بن عمر وایوب بن اعین واسامہ
بن حفص وبسیر بن سلمہ وبشیر الدہّان وبکر بن محمد وثعلبہ بن میمون وثابت بن دینار مشہور با بی حمزہ ثمالی
وجعفر بن محمد وحماد بن یحیی وابن راشد وابن خالد وابن یسار وابن صدقہ وابن قاسم العباسی
وحسن بن محبوب وعلی بن مہران وحمید بن یقطین وداود بن کثیر الرقی وابن فرقد ودرست بن
ادہم الانصاری وزرارہ بن اعین وزیاد القندی وزکریا ملقب بکوکب الدم وزید بن موسی
وسلم بن مہران وسعد بن خلف وسیف بن عمیرہ وسماعہ بن مہران وسلیمان بن مومن وصالح بن
عقبہ وصفوان بن یحیی ولیث المرادی کنی بابی بصیر وعبد الرحمن بن الحجاج ومسلم بن محمد وسنان لعنہ
علّہ وفاتہ شیعہ کثرت سے رکہتی صدقات لاتی مسایل کو دریافت کرتی علی بن اسمٰعیل زادہ برادر
حسد سے ہارون رشید کی پاس غماز ہوی کہ موسی کاظم خروج کیا چاہتی ہین وہ بہانہ حج مین مکہ
مدینہ گیا امام کو پکڑکی نزد جعفر بن منصور بصرہ بہیجا اوسنی بعد ایکسال جب منصور دیکہا مخلص کیا بار دیگر
پہر قید میں بلایا سندی بن شاہک فی با مر خلیفہ سات برس زندان میں رکہا زہر قاتل اوسنی خرما
یا داخل طعام کہلایا اور بقولی کان میں وقت سجدہ پارہ ڈالا پس از شہادت مردم کو بلا یا جنازہ
دکہایا کہ اثر جراحت نہین ہی وہ اپنی موت سے مری ہین امام علی موسی الرضا علیہ السّلام

حالات امام رضا علیہ السلام

بقولی ایک پسر محمد تقی علیہ السلام اور بقول سہ و شش و پنج پسر و ایک دختر محمد قانع و حسن مکنی بابی جعفر
و ابراہیم و حسین و عائشہ ذی حجہ دو زن منکوحہ تہیں ایک ام حبیبہ بنت مامون الرشید کہ
تصرف میں نہیں آئی دوسری مادر امام محمد تقی کہ نام گرامی اونکا معلوم نہوا جواری اور کنیز
بہی تہیں اصحاب زیادہ دو سو سے تہی ازجملہ معارف ہیں احمد بن محمد بن نصر البزنطی و محمد بن
عیسی و ابراہیم بن ابی محمود و اصرام بن مطر و ابن مہران و افلح بن یزید و ادریس بن یقطین
و اسحق بن موسی و ایوب بن نوح و بکر بن صالح و جعفر بن مثنی الخطیب و حماد بن عثمان و حسن بن سہل
و ابن علی بن فضال و ابن علی الرقی و ابن علی الجوازی المعروف بالوشاد و حسن تفلیسی و حسن بن علی
بن زیاد بن ... و ابن محبوب و حسین بن سعید الاہوازی و ابن رباب و ریان بن صلت و زکریا بن عبد الصمد
و سلیمان بن داود و سندی ابن الربیع و شعیب بن جار و صفوان یحیی و سابع الساتری و کمیل آنحضرت
و صدقہ الخراسانی و عبد الجبار بن مبارک النہاوندی و ابن محمد الحجال و ابن محمد الحسینی و عمران بن محمد
الزعفرانی و علی بن مہزیار الاہوازی و ابن مسیب الہمدانی و ابن الفضل الواسطی و ابن سیف بن عمیرہ
حالۃ وفاتہ مامون الرشید اپنا ولیعہد اور آپکا نام مبارک سکہ پر جاری کیا پہر پشیمان و عازم قتل
ہوا زہر آلودہ تاگا دانہ ہای انگور میں کہنچایا ... پر خوشہ انگور ہاتھ سی اوٹہایا اچہا
آپنے کہا مسموم و امام کو دیا کہا یہ بہت خوب انگور ہی آپنے انکار کیا تو اصرار کیا ... بہشت بہیجا ہی
اور بقولی انجیر کو ایسا کیا تہا ... کرنیکی دریغ کیا دل میں ملال ... ہوا سر سے عمامہ اوتاری
باہر نکلی اور یہی روایت کی ہی ایک خادم کا ناخن بہت بڑہا ہوا تہا اوسمیں زہر بہرا اونکی ساتہ ...
انار بہوایا ملوایا اپنی ہاتہ سی پلوایا اور سہ گانہ بعد ازین روز شہادت پائی مامون با افراد
ارکان دولت ہمراہ جنازہ روتا ہوا چلا و بنیت دفن خلق کو بدلیا شہر ... دیکہایا کہ آثار قتل ...
ابا صلت ہروی خادم کو امام نی تعلیم فرما دیا اور پانی ... قبر میں ظاہر ہوتا

حالاتِ امامِ محمد تقی و علی نقی علیہما السلام

فرمایا تھا ویسا ہی ہوا امام محمد تقی علیہ السلام دو پسر اور پانچ دختر اور بقول معتبر دو بیٹی
علی بن محمد ملقب بنقی امام نہم دوسری موسی اور بنات فاطمہ و امامہ ذوجاتِ سوای کنیز ایک زن
نکاحی تہی ام الفضل یا ام عیسی بنت مامون الرشید کہ بعد شہادت امام رضا بعمر ہفت سالگی خلیفہ نی
اپنی پاس رکہا ہنگام جوانی بیٹی دی اور مدینہ جا رہنی کو رخصت کی پس از ایام دوسری بی بی اولاد
عمار یاسر گہر میں آئی مشاہدہ حسن و جمال سی رشک بڑہا مامون سی شکوہ کیا کہ یحیی اور اباو اجداد
ناسزا کہتی ہیں وہ نشہ شراب میں ننگی تلوار لیی گیا امام کو پارہ پارہ کر ڈالا روز دیگر جب ہوش
آیا پشیمان ہوا خبر منگائی حضرت کی صحت و سلامتی پائی اصحابہ اسحق بن ابراہیم و ابن داؤد
الیعقوبی و ابن مہزیار و احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی و ابن محمد بن عیسی و ابن ادریس القمی و ایوب
بن نوح و الحکم بن بشار المروزی و ابن داود بن محمد الہادی حسن و حسین پسران سعید الاہوازی و ابن شاذان
و سہل بن نوح و ابن علی القمی و ابن عباس بن جریش و حسین بن محمد القمی و داود بن قاسم و زکریا بن
آدم القمی و شاذان بن جبرئیل و صفوان بن یحیی البجلی و صالح بن ابی حماد و ابن محمد الہمدانی و عبداللہ محمد
بن الصلت و علی بن محمد بن مہزیار الاہوازی و ابن اسان و ابن جدیدۃ بن الحکیم و عبد الرحمن بن
ابی نجران و عبداللہ بن محمد الرازی و عبد العظیم بن عبداللہ و عبد الجبار بن مبارک النہاوندی عباس
بن عمر و مرزوک بن عبداللہ علیہ وفاتہ معتصم عباسی نی زہر ملا کی طعام کہلایا اور صحیح یہ ہی کہ اوس کی
تحریک سی ام الفضل زوجہ نی زہر دیا بدن مبارک ورم کر گیا بعد از چندروز کی وفات پائی
حضرت نی نفرین فرمائی کہ تیرا گوشت کہی کہائیں بعد ازاں معتصم نی محل سی نکالدیا وہ راہ میں
بہیک گدائی کرتی رہی اور سگان محلہ نی پہاڑ کہایا امام علی نقی علیہ السلام تین پسر اور بقولی
چہار امام حسن عسکری علیہ السلام و حسین و محمد و جعفر ملقب بکذاب جو شرارت اور طلب جاہ میں
ساتہ اوباش کی رہتی طلب امامت پر بعد از فوت برادر صاحب الامر سی مخالف ہوے

حالات امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام

خلیفہ سے وہ منصب چاہا اوسنے جوابدیا یہ امر ازجانب خدا ہی ہمکو نہیں لازم کر امداد نا قابل

کریں اور ایک بیٹی مسماۃ عایشہ تہی ذوجاتہ حضرت کی زوجہ نکاحی کوئی نہتی کہ ایکجا مقیم

نرہی بیشتر سفر مین گذری بیس برس خلیفہ کی بلاکی سُرمن رای مین رہا ایک جاریہ اوسکی بطن سے

اولاد ہوئی اصحابہ احمد بن اسمعیل بن حمزہ وابراہیم بن اسحق وابن عقبہ وابن ادریس وابن مہزیار

وابن محمد بن فارسی وایوب بن نوح واسحق بن اسمٰعیل بن نوبخت وابی طالب الشالی وبشیر بن

یسار وجعفر بن محمد وابن ہشام وابن محمد بن یونس الاحول وحسن بن محمد بن اخی وابن راشد وابن

الوشا وحسین بن سعید الاہوازی وابن ظریف وابن مالک القمی وابن شکیب وحفص المروزی وہاشم

الفتح وحمدان بن سلیمان وخلیل بن ہشام وداود بن القاسم وریحان بن ابی زید وریان بن الصلت

وسری بن سلام الاصبہانی وعلی بن مہزیار وابن یونس البغدادی وعبد العظیم وعبد الرحمن بن محمد بن طیفور

وعبدوس بن العلا وعثمان بن سعید وفضل بن شاذان النیشاپوری وابن کثیر ومنصور بن عباس و

یعقوب بن زید الکاتب ومعاویہ بن الحکم حالۃ وفاتہ عبد اللہ بن محمد حاکم شہر مدینہ نی ذکر حضرت کی

شکایت لکہی تاکہ خلیفہ نی شہر سُرمن رای مین ہمراہ یحیی بن ہرثمہ بلایا ظاہر مین حرمت کرتا رہا باطن

مین زہر دیا اور بقولی معتز باللہ نی مسموم کیا امام حسن عسکری علیہ السلام زادہ ولد حضرت

منحصر ہی صاحب الامر علیہ السلام سی اور ایک صبیہ کہ نام ونشان اوسکا نہین پایا زوجہ زن

منکوحہ حضرت کی نہتی کنیزان خاص مین مسماۃ صیقل یا مریم یا حکیمہ اور بتحقیق نرجس خاتون بنت قیصر

روم اور بقولی یشوعا نسل شمعون حواری عیسی علیہ السلام سی ہتین رات کو رسولخدا زہرا کو خواب مین

دیکہا مسلمان کیا جمال امام حسن عسکری کا جلوہ دیا وہ عاشق ہوئین شوق مطلوب سی اپکو مثال

اسیران اسلام کیا بردہ فروش بغداد مین لایا امام علی نقی نی بشر بن سلیمان کو دو سو سینت

اشرفی دیکی سامرہ سی بغداد بہیجا وہ خرید لیگیا پدر بزرگوار نی پسر کو عطا فرمایا اصحابہ سوا برہ

حالات امام حسن عسکری و صاحب الامر علیہما السلام

شمار تھا احمد بن اسحق اشعری و ابن حسن بن علی بن فضال و ابن ادریس المعلم و جعفر بن سہل الصیقل و جابر بن یزید الفارسی و حسین بن شکیب المروزی و احمد المالکی و حمدان بن سلیمان النیشاپوری و حفص بن عمر العمری و داود بن قاسم الجعفری و ابن عامر الاشعری و سندی بن ربیع و سہل بن زیاد و سعد بن عبد اللہ القمی و علی بن جعفر و ابن محمد الصیرفی و ابن ریان و عبدوس العطار و عروۃ الوکیل و عثمان بن سعید وکیل حضرت و فضل بن الحرث و ابن شاذان و قاسم بن ہاشم اللؤلؤی و ابن علی الیقطین و محمد ابن احمد بن مطہر علیہ وفاتہ زمان خلافت معتمد میں زہر دیا اور دوسرا قول ہی معتصم نی امر معتمد سی مسموم کیا پھر خلیفہ نادم ہوا بعض علما کو پرستار بھیجا کہ دوا کریں لاکن فایدہ نہین بخشا و سوین روز شہادت پائی صاحب الامر علیہ السلام وکلا حضرت زمان غیبت صغری میں اگر مطالب کسی کا ہوتا وہ عرض کرتی جواب لاتی از انجملہ حسن بن روح و ابن الکشمر اور بغداد کی محمد بن عثمان بن العمری بابی عمرو العمروی محمد بن ابراہیم بن مہزیار الاہوازی و محمد بن اسحق القمی و محمد بن صالح الہمدانی داود جعفر و محمد بن عبد اللہ و قاسم بن علا الآذربایجانی و محمد بن شاذان النیشاپوری اصحابہ تین سو تیرہ ہین کہ ہنگام خروج در گہ خدمت اقدس میں حاضر ہونگی اوسمین سی پچاس عورتین ہونگی جنمین پچاس بیالیس کہہ ہر ہفتہ تمام روی زمین کی سیر کرتی ہر جمعہ کو حضرت سی ملتی ہین اور ستائیس بزرگان ہر قوم زندہ ہونگی پندرہ آدمی قوم سی حضرت موسیٰ کی اور سات صحاب کہف اور سات وصیہا و اور آیا سالبق یوشع اور سلمان فارسی ابو دجانۃ الانصاری مقداد اسود و مالک اشتر یکون بین یدیہ انصارا و اقلیت چار خواہ چھ یا سات یا نو برس اور چند مہینہ وپوم کی عمر تہی کہ والد کو زہر دیا رحلت کی جنازہ کی نماز کو رکہا جعفر کذاب نی امامت پر قدم بڑہایا صاحب الامر نی او کو پیچہی ہٹایا آپ نماز پڑہی لاش پدر کہر مین دفن ہوئی ہم با خافت خلیفہ سی پیدا ہوا و معتمد کی روز دہم شوال ۲۶۰ھ ۔ و ۔ لوگ تلاش و گرفتاری کو آئی حضرت سرداب ہی خانہ مین کہ اکثر آبا و اجداد و شرا اسکی محفوظ رہی تہی

اَحَادِیثِ فَرِیقَین بَر تعداد بارہ اِمَام علیہم السّلام

تنہا و تر گئی جب علماء اہلِ خلاف نے جستجو کی تو ظاہر میں پتا نہ پایا وہ غیبت صغریٰ تھی کہ اکہتر برس کا زمانہ ایسا رہا جو شیعۂ خاص شرفیاب ہوتی عرایض جاتی توقیع جواب آتی بعد ازاں وہ باب مسدود ہوگیا ذکر وایم سی کتاب اعلام الورٰی کی ذکر قسم اول میں پہلی فصل مشتمل ہی اوپر اخبار ثبوت خلافت بارہ امام کی جو روایتیں متواتر آئیں کتب حدیث میں اہل سنت و جماعت کی بہی وہ بہت پائیں وَمِنْهَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَحَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ وَمَا سَاَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ قَبْلَكَ وَاَنْتَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي مِنَ الْخُلَفَاءِ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَشِيَّةَ رَجْمِ الْاَسْلَمِيِّ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيَكُونَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَمِنْهَا حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي اَوْ لَنْ يَمْضِيَ حَتّٰى يَكُونَ فِيكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ شَيْئًا لَمْ اَسْمَعْهُ فَسَاَلْتُهُمْ فَقَالُوا يَقُولُ لَا يَضُرُّ هٰذَا الدِّينَ مَنْ نَاوَاهُ حَتّٰى يَقُومَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ

احادیث امامیه تعداد خلفای اثنا عشر کی

عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه لا يزال امر امتي صالحا حتى يمضي اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وهكذا ثلاثة عشر حديثا ومن قبل ابن بابويه يرفعه الى علي بن جعفر قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالى كمشكوة فيها مصباح الاية قال المشكوة فاطمة والمصباح الحسن والحسين والزجاجة كانها كوكب دري قال كانت فاطمة كانها كوكب دري بين نساء العالمين توقد من شجرة مباركة الشجرة المباركة ابراهيم عليه السلام لا شرقية ولا غربية لا يهودية ولا نصرانية يكاد زيتها يضيئ قال كاد العلم ان ينطق منها ولو لم تمسسه نار نور على نور قال منها امام بعد امام يهدي الله لنوره من يشاء يهدي الله بولايتنا من يشاء اقول ان هذه الاخبار الصحيحة مصرحة بلا ارتياب باثني عشر خليفة بعد رسول الله صلى الله عليه واله الذين يجب على الناس اتباعهم ويكون الخلافة لهم بالنص الصريح ولا يجوز مخالفتهم ولا الميل عنهم ولا شك ان ابتداء الخلافة منذ قبض رسول الله وقد ذهب اهل السنة الى ان الخلافة بعد رسول الله لابي بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم بعد علي اختلف الناس فقال بعضهم الخلافة بعده لولده الحسن ثم بعده لاخيه الحسين وقال اخرون ان الخلافة بعد عثمان لمعاوية وقال اخرون انها لمعاوية بعد علي ثم بعد معاوية للخلفاء من بني امية وعلى كل حال يلزم من هذا دخول يزيد بن معاوية في الخلفاء الذين ذكرهم رسول الله واوجب على الناس اتباعهم وهذا مما لا يقول له عاقل لان يزيد فعل بالحسين ما فعل وسبى حرم رسول الله واخرب المدينة وقتل منها ثمانية الاف من اولاد المهاجرين والانصار وغيرهم واباحها ثلاثا فلم يبق فيها دار الا انتهب

احادیث امامیه تعداد خلفای اثناعشر که

الاداد علي بن الحسين سماها رجل من اهل الشام وعن هشام بن حسان ان له الف امرأة بعد الحرة من غير زوج وكانت وقعة الحرة لليلتين مضتا من ذي الحجة سنة ثلاث وستين الفصل الثاني في ذكر بعض الاخبار التي جاءت من طرق الشيعة الامامية في النص على امامة الاثني عشر من آل محمد عليهم السلام ومنها ما رواه محمد بن يعقوب الكليني عن جابر بن عبد الله الانصاري قال دخلت على فاطمة عليها السلام وبين يديها لوح فيه اسماء الاوصياء من ولدها فعددت اثني عشر آخرهم القائم ثلاثة منهم محمد واربعة منهم علي ومنها عن غياث بن ابراهيم عن الصادق عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عليهم السلام قال سئل امير المؤمنين عليه السلام عن معنى قول رسول الله صلى الله عليه وآله اني مخلف فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي من العترة قال انا والحسن والحسين والائمة التسعة من ولد الحسين تاسعهم مهديهم قائمهم لا يفارقون كتاب الله ولا يفارقهم حتى يردوا على رسول الله صلى الله عليه وآله حوضه ومنها عن يونس بن ظبيان عن جابر بن يزيد الجعفي قال سمعت جابر بن عبد الله الانصاري يقول لما انزل الله تعالى على نبيه صلى الله عليه وآله يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم قلت يا رسول الله قد عرفنا الله ورسوله فمن اولي الامر الذين قرن الله طاعتهم بطاعتك فقال عليه السلام هم خلفائي يا جابر وائمة المسلمين بعدي اولهم علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي المعروف في التوراة بالباقر وستدركه يا جابر فاذا لقيته فاقرأه مني السلام ثم الصادق جعفر بن محمد

۳۹

احادیث امامیه تعداد پر خلفای اثنا عشر کے

جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم
الحسن بن علی ثم سمیی وکنیی حجة الله فی ارضه وبقیة الله فی عباده ابن الحسن
بن علی ذاک الذی یفتح الله تعالی ذکره علی یدیه مشارق الارض ومغاربها
وذاک الذی یغیب عن شیعته واولیائه غیبة لا یثبت الله فیها علی القول
بامامته الا من امتحن الله قلبه للایمان قال جابر فقلت له یا رسول الله
فهل یقع لشیعته الانتفاع به فی غیبته فقال علیه السلام والذی بعثنی
بالنبوة انهم لیستضیئون بنوره وینتفعون بولایته فی غیبته کانتفاع
الناس بالشمس وان جللها سحاب یا جابر هذا من مکنون سر الله ومخزون علم الله
فاکتمه الا عن اهله الی اخر الخبر تمه الخبر ثم قرأ النبی صلی الله علیه وآله وعد
الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض الآیه
من کتاب تحفة الابرار ومنها عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله
ان الله تعالی اطلع الی الارض اطلاعة فاختارنی منها فجعلنی نبیا ثم اطلع الثانیة
فاختار منها علیا فجعله اماما ثم امرنی ان اتخذه اخا ووصیا وخلیفة ووزیرا
فعلی منی وانا من علی وهو زوج ابنتی وابو سبطی الحسن والحسین الا وان الله تبارک
وتعالی جعلنی وایاهم حججا علی عباده وجعل من صلب الحسین ائمة یقومون بامری
ویحفظون وصیتی التاسع منهم قائم اهل بیتی ومهدی امتی واشبه الناس بی فی شمائله
واقواله وافعاله یظهر بعد غیبة طویلة وحیرة مضلة فیعلن امر الله ویظهر دین
الله ویؤید بنصر الله وینصر بملائکة الله فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما
وجورا ومنها عن الاصبغ بن نباتة قال خرج علینا امیر المؤمنین ذات یوم

احادیثِ امامیہ تعداد پر خلفای اثنا عشر کے

فِي يَدِ ابْنِهِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَيَدُهُ فِي يَدِي
هٰكَذَا وَهُوَ يَقُولُ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدِي وَسَيِّدُهُمْ أَخِي هٰذَا وَهُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ
وَأَمِيرُ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدَ وَفَاتِي أَلَا وَإِنِّي أَقُولُ إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ بَعْدِي وَسَيِّدَهُمْ
ابْنِي هٰذَا وَهُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدَ وَفَاتِي أَلَا وَإِنَّهُ سَيُظْلَمُ
كَمَا ظُلِمْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْخَلْقِ وَسَيِّدُهُمْ بَعْدَ الْحَسَنِ ابْنِي أَخُوهُ الْحُسَيْنُ
الْمَظْلُومُ بَعْدَ أَخِيهِ الْمَقْتُولُ فِي أَرْضِ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ أَمَا إِنَّهُ وَأَصْحَابَهُ مِنْ سَادَاتِ
الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِهِ خُلَفَاءُ اللّٰهِ فِي
أَرْضِهِ وَحُجَجُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَأُمَنَاؤُهُ عَلَى وَحْيِهِ وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَقَادَةُ الْمُؤْمِنِينَ
وَسَادَةُ الْمُتَّقِينَ وَتَاسِعُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَمْلَأُ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ نُورًا بَعْدَ
ظُلْمَتِهَا وَعَدْلًا بَعْدَ جَوْرِهَا وَعِلْمًا بَعْدَ جَهْلِهَا وَالَّذِي بَعَثَ أَخِي مُحَمَّدًا
بِالنُّبُوَّةِ وَاخْتَصَّنِي بِالْإِمَامَةِ لَقَدْ نَزَلَ بِذٰلِكَ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى لِسَانِ
الرُّوحِ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ وَلَقَدْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنَا
عِنْدَهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَهُ فَقَالَ لِلسَّائِلِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ إِنَّ عَدَدَهُمْ
لَعَدَدُ الْبُرُوجِ وَرَبِّ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ وَالشُّهُورِ إِنَّ عِدَّتَهُمْ لَعِدَّةُ الشُّهُورِ
قَالَ السَّائِلُ فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ
أَوَّلُهُمْ هٰذَا وَآخِرُهُمُ الْمَهْدِيُّ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانِي وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ
عَادَانِي وَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ
أَنْكَرَهُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِي وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَنِي بِهِمْ يَحْفَظُ اللّٰهُ دِينَهُ وَبِهِمْ
يَعْمُرُ بِلَادَهُ وَبِهِمْ يَرْزُقُ عِبَادَهُ وَبِهِمْ يُنْزِلُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَبِهِمْ

يخرج بركات الارض هؤلاء اوصيائي وخلفائي وائمة المسلمين
وموالي المؤمنين ومنها عن ابي خالد الكابلي قال دخلت على سيدي
علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام فقلت له يا ابن رسول الله
اخبرني بالذين فرض الله طاعتهم ومودتهم واوجب على عباده
الاقتداء بهم بعد رسول الله فقال لي يا كابلي ان اولي الامر الذين
جعلهم الله ائمة للناس واوجب عليهم طاعتهم امير المؤمنين
علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ابنا علي بن ابي طالب ثم انتهى
الامر الينا ثم سكت فقلت له يا سيدي روي لنا عن امير المؤمنين
عليه السلام ان الارض لا تخلوا من حجة لله على عباده فمن الحجة والامام
بعدك فقال ابني محمد واسمه في التوراة باقر يبقر العلم بقرا هو الحجة
والامام بعدي ومن بعد محمد ابنه جعفر واسمه عند اهل السماء الصادق
فقلت له يا سيدي كيف صار اسمه الصادق وكلكم الصادقون فقال
حدثني ابي عن ابيه ان رسول الله قال اذا ولد ابني جعفر بن محمد بن
علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب فسموه الصادق فان الخامس من
ولده الذي اسمه جعفر يدعي الامامة اجتراء على الله وكذبا عليه فهو
عند الله جعفر الكذاب المفتري على الله والمدعي لما ليس له باهل
المخالف على ابيه والحاسد لاخيه ذلك الذي يروم كشف ستر الله عند
غيبة ولي الله ثم بكى علي بن الحسين بكاء شديدا ثم قال كاني بجعفر
الكذاب وقد حمل طاغية زمانه على تفتيش امر ولي الله والمغيب في حفظ الله

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

وَلتَوَكّلِ بِحُرْمَةِ اَبِيهِ جَهْلاً مِنْهُ بِوِلَايَتِهِ وَحِرْصاً عَلَى قَتْلِهِ اِنْ ظَفِرَ بِهِ طَمَعاً فِي مِيرَاثِ
اَبِيهِ حَتَّى يَاْخُذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ قَالَ اَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ فَقَالَ
اِي وَرَبِّي اِنَّ ذٰلِكَ لَمَكْتُوبٌ عِنْدَنَا فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ الْمِحَنِ الَّتِي تَجْرِي عَلَيْنَا
بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ
يَمْتَدُّ الْغَيْبَةُ بِوَلِيِّ اللّٰهِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ اَوْصِيَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ وَالْاَئِمَّةِ
بَعْدَهُ يَا اَبَا خَالِدٍ اِنَّ اَهْلَ زَمَانِ غَيْبَتِهِ الْقَائِلِينَ بِاِمَامَتِهِ وَالْمُنْتَظِرِينَ
لِظُهُورِهِ اَفْضَلُ مِنْ كُلِّ زَمَانٍ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ اَعْطَاهُمْ مِنَ الْعُقُولِ
وَالْاَفْهَامِ وَالْمَعْرِفَةِ مَا صَارَتْ بِهِ الْغَيْبَةُ عِنْدَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُشَاهَدَةِ وَ
جَعَلَهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِهِ بِالسَّيْفِ
اُولٰئِكَ الْمُخْلِصُونَ حَقّاً وَشِيعَتُنَا صِدْقاً وَالدُّعَاةُ اِلَى دِينِ اللّٰهِ سِرّاً وَ
جَهْراً وَمِنْهَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنَّا اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيّاً اَوَّلُهُمْ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي
طَالِبٍ وَآخِرُهُمُ التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِي هُوَ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يُحْيِي اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَيُظْهِرُ بِهِ دِينَ الْحَقِّ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ لَهُ غَيْبَةٌ
يَرْتَدُّ فِيهَا قَوْمٌ وَيَثْبُتُ عَلَى الدِّينِ فِيهَا آخَرُونَ فَيُؤْذَوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ
مَتَى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اَمَا اِنَّ الصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ عَلَى
الْاَذَى وَالتَّكْذِيبِ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

غیبت امام کی مصلحت ہیں ت امام کی کہنا جیسی خضر و الیاس کا دنیا میں چھپا رہنا اور
ادریس عیسیٰ علیہما السلام کو حیات ابدی جیسی ہی امام اثنا عشر کو رحمت خلق سی تمامی سرمدی

جدول ولادت سرور کائنات و ائمهٔ هدات علیهم السلام والصلوة

اسمای مقدس	محمد ص	علی ع	فاطمه ع	حسن ع	حسین ع	علی ع	محمد ع
شریف القاب	خاتم النبیین حبیب مصطفی مجتبی احمد محمود [illegible]	مرتضی امیر المؤمنین یعسوب الدین [illegible]	زهرا بتول صدیقه طاهره [illegible]	مجتبی زکی سبط اکبر [illegible]	سید الشهداء سبط اصغر [illegible]	سجاد زین العابدین [illegible]	باقر علوم النبیین [illegible]
کنیت مبارک	ابو القاسم و ابو ابراهیم [illegible]	ابو الحسن و ابو الحسین و ابو تراب [illegible]	ام الحسن و ام الحسین و ام الائمه [illegible]	ابو محمد	ابو عبد الله	ابو محمد یا ابو الحسن	ابو جعفر
ولادت روز	جمعه یا دوشنبه	جمعه	جمعه	سه شنبه	پنجشنبه یا سه شنبه	جمعه یا دوشنبه یا پنجشنبه	جمعه یا سه شنبه یا دوشنبه
ولادت شهر	دوازدهم یا هفدهم ربیع الاول [illegible]	هشتم یا سیزدهم ماه رجب و بقولی ۷ شعبان	بستم ماه جمادی الآخر	سوم شعبان و بقولی نیمه یعنی پانزدهم رمضان	۳ و یا ۵ ماه شعبان یا ماه یا سلخ ربیع الاول	۸ یا ۱۵ جمادی الاول یا الآخر و بقولی ۱۱ ماه رجب یا پنجم شعبان	اول ماه رجب یا ۲۲ و بقولی سوم صفر
ولادت سال	عام الفیل ہلاک ابرهه ۸۷۵ تاریخ اسکندری	۲۸ یا ۳۰ عام الفیل در سنه ۹۰۵ اسکندری	۴۵ سال عام الفیل و پنجم از بعثت نبوی ۸ سال قبل از هجرت	سال دوم از هجرت و بقولی در سوم	سال سوم از هجرت و بروایتی چهارم	سال سی و ششم یا هفتم یا هشتم هجرت	سنه ۵۷ یا ۵۸ هجری
ولادت مقام	شعب ابی طالب خارج مکه یا خانه او در شهر	اندرون خانه کعبه میان حرم خدا	شهر مکه در خانه خدیجه در سوق مکه که اشرف مکانات کائنات بود	در مدینه خانه امیر المؤمنین که بالش در مسجد بود	در مدینه خانه علی بن ابی طالب	در مدینه بخانه امام حسین	در مدینه طیبه
نقش نگین	صدق الله لا اله الا الله محمد رسول الله [illegible]	الملک لله الملک لله الواحد القهار [illegible]	الله ولی عصمتی امن المتوکلون [illegible]	العزة لله [illegible]	ان الله بالغ امره [illegible]	[illegible]	العزة لله [illegible]
نام پدر بزرگوار	عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم	ابو طالب بن عبد المطلب [illegible]	محمد بن عبد الله	امیر المؤمنین علی	امیر المؤمنین علی	حسین بن علی	علی بن حسین
نام والده	آمنه بنت وهب [illegible]	فاطمه بنت اسد [illegible]	خدیجه بنت خویلد [illegible]	فاطمه بنت رسول [illegible]	فاطمه زهرا	شهربانو [illegible]	فاطمه بنت حسن [illegible]
ولادت وقت ملک	انوشیروان بن قباد بن فیروز	شهریار بن پرویز	یزدجرد بن شهریار بن اردشیر	هرمز بن خسرو پرویز یزدجرد بن شهریار	هرمز و بقولی خسرو پرویز و بروایتی یزدجرد	از خلافت علی بن ابی طالب دو سال و بقولی عهد خلیفه ثانی	عهد معاویه بن ابو سفیان
قیام امامت مدت نبوت	بیست و دو سال و هفت ماه و یک روز	بیست و نه سال و شش ماه و بیست و چهار یوم	بعد از فوت پدر ۷۵ روز یا شش ماه	۱۰ سال و ۳ یوم خواه ۱۱ سال و ۶ ماه و ۳ روز	۱۱ یا ۱۲ سال خواه ۱۱ سال و ۷ ماه و ۱۴ یوم	۳۴ سال و ۲ یوم و ۳۵ و ۳۹ هم گفته اند	۱۹ سال و ۲ ماه و ۲۵ یوم یا ۲۱ و ۲۳ سال
شریف مدت عمر	شصت و دو سال و ۱۱ ماه و یازده یوم	۶۳ سال و ۲ ماه و ۷ یوم ۶۵ سال هم گفته	۱۸ سال و ۷۵ یوم و بروایتی افزون از ۱۸ سال	۴۷ سال و ۵ ماه و یک روز باقی اختلاف	۵۶ سال یا ۵۷ یا ۵۸ سال و کسور ایام	۵۷ سال و ۵ ماه و ۲ یوم یا ۵۸ سال	۵۷ یا ۵۸ یا ۵۹ با کسرهای مختلف

جدول ولادت و کیفیت نام و کنیت حضرات علیهم السلام والصلوة

اسماء اقدس	جعفر	موسی	علی	محمد	علی	حسن	محمد
القاب شریف	صادق و صابر و طاهر و فاضل	کاظم و صابر و عبد صالح و امین	رضا و رضی و صابر و وفی	تقی و جواد و قانع و منتجب	نقی و هادی و نجیب و مرتضی	عسکری و هادی و سراج و زکی و خالص	حجة و مهدی و قائم و صاحب الزمان و منتظر
کنیت‌های	ابو عبدالله و ابو اسمعیل	ابو الحسن و ابو ابراهیم و ابو اسمعیل	ابو الحسن ثانی	ابو جعفر و ابو علی	ابو الحسن ثالث	ابو محمد	ابو القاسم و ابو عبدالله
روز ولادت	یکشنبه یا دوشنبه	سه شنبه یا یکشنبه	پنجشنبه یا جمعه	روز جمعه یا [illegible]	روز [illegible] یا جمعه	دوشنبه یا جمعه	شب جمعه
ماه ولادت	۱۷ ماه ربیع الاول	هفتم ماه صفر المظفر	یازدهم ماه ذیقعده یا ذی الحجة الحرام	دهم ماه رجب و بقولی ۱۵ یا ۱۹ ماه رمضان	۲ یا ۵ یا ۱۳ ماه رجب یا ۱۵ یا ۱۶ ماه ذیحجه	۴ یا ۸ یا ۱۰ ربیع الثانی یا دهم ماه رمضان	۱۵ ماه شعبان یا ۱۰ یا ۲۳ ماه رمضان
سال ولادت	سنه ۸۳ یا ۸۰ یا ۸۵ از هجری	سنه ۱۲۷ یا ۱۲۸ خواه ۱۲۹ هجری	سنه ۱۴۸ و بقولی ۱۵۳ هجری نبوی	سنه ۱۹۵ هجری	سنه ۲۱۴ خواه ۲۱۲ هجری نبوی	سنه ۲۳۱ خواه ۲۳۲ هجری نبوی	سنه ۲۵۵ یا ۲۵۶ یا ۲۵۸ هجری نبوی
مقام ولادت	مدینه طیبه	وادی ابواء در میان مدینه طیبه و مکه معظمه	مدینه طیبه	مدینه طیبه	موضع صریا در مدینه	مدینه طیبه	سر من رای یعنی سامره
نقش خاتم	انت ثقتی فاعصمنی من خلقک	حسبی الله [illegible] العزة لله	ما شاء الله لا قوة الا بالله [illegible] الله حافظی	[illegible]	الملک لله [illegible] حفظ العهود من اخلاق المعبود	[illegible] انا لله شهید	انا حجة الله و خاصته
نام پدر	محمد باقر علیه السلام	جعفر الصادق علیه السلام	موسی الکاظم علیه السلام	علی الرضا علیه السلام	محمد التقی علیه السلام	علی النقی علیه السلام	حسن العسکری علیه السلام
نام والده	ام فروه بنت قاسم	حمیده خاتون بربریه	تکتم	سبیکه	سمانه	حدیثه	نرجس خاتون [illegible]
عصر پادشاه	عبدالملک بن مروان بن حکم	ابراهیم بن الولید یا هشام	منصور دوانیقی	محمد الامین عباسی	عبدالله مأمون الرشید	ابو جعفر هارون الواثق بالله عباسی	اخر محمد المهتدی بالله اول احمد المعتمد علی الله
قدر امامت	یا ۳۴ سال	۱۰ سال و ۹ ماه یا ۲۳ سال و ۹ ماه	۲۱ سال و ۵ ماه یا ۳۴ یا ۳۳ سال	۱۶ سال و کسری یا ۱۷ یا ۱۸ سال و کسری	۳۳ و ۹ ماه از کمی چند یوم بالاتفاق	۶ سال یا ۵ سال و ۶ ماه و کسری یا ۶ سال	از زمان تحریر که سنه ۱۲۸۵ ابود ۱۰۳۰ سال و بقولی ۱۰۲۹ سال شده
قدر عمر	۶۸ یا ۶۴ سال و بقولی ۶۵ [illegible] یوم	۵۴ یا ۵۵ سال و بروایتی ۵۸ سال	۵۵ سال یا ۵۱ یا ۴۹ یا ۴۷ سال و ۶ ماه	۲۵ سال و ۲ ماه و ۲۲ یوم یا ۲۴ سال	۴۲ سال یا ۴۱ سال و ۶ ماه یا ۴۰ سال	۲۷ یا ۲۸ سال و ۲ ماه و ۲۰ یوم یا ۲۹ سال	۱۰۳۵ سال تا ختم ۱۰۳۱ گذشته اند

۷۵

جدول نسب قریش وسرور انبیاء علیہ السلام وسادات کرام

جدول ہذا میں اسم آدم علیہ السلام سے جانب یسار بقید ہندسہ نام بسیر تحریر کیا و سیاہی سرخ سے سطر مابین تا نضر بعد ازاں جدید فوقانی کی تحت میں ...

۱ آدم	۲ شیث	۳ انوش	۴ قینان	۵ مہلائیل	۶ الیارد	۷ اخنوخ	۸ متوشلخ	۹ لمک	۱۰ نوح	۱۱ سام	۱۲ ارفخشد	۱۳ شالخ	۱۴ عابر	۱۵ فالغ	۱۶ ارغو

۳۳ اُدد	۳۴ عدنان	۳۵ معد	۳۶ نزار و یکنی ابا ایاد	مضر

۴۳ مالک

۴۴ فہر

۴۵ غالب

۴۶ لوی

۴۷ کعب

ہصیص	۴۸ مرہ
سہم	۴۹ کلاب
سعید / زہرہ	۵۰ قصی
ہاشم / حارث	۵۱ عبد مناف
وایل / عبد	عبد الشمس / ۵۲ ہاشم
عاص / عوف	امیہ / ۵۳ عبد المطلب
عمرو / عبد الرحمن	ابی العاص / حرب / عبد العزی عبد الکعبہ / مقوم / حارث / ابو لہب / حمزہ / حجل مغیرہ / قثم / زبیر / ضرار / عباس / عبد اللہ
	عاص / عفان / ابو سفیان صخر / عبد اللہ
	حکم / عثمان / زیاد / معاویہ / علی
	مروان / ابان / عبید اللہ / یزید / حسین

جدول نسب قریش وسرور انبیا علیہ السلام وسادات کرام

...ہی اونکی برابر نام برادر ثبت کیا کہ ناظرین کو معلوم ہوی نسب دودمان اوپر کہاں ملاہی اور پہلو سی تبہ برادری کی نسبت کا پتا چہلای

ناحور ۱۸	تارح ۱۹	ابرہیم ۲۰	اسمٰعیل ۲۱	قیدار ۲۲	حمل ۲۳	نبت ۲۴	سلامان ۲۵	ہمیسع ۲۶	یسع ۲۷	صابوغ ۲۸	منجر ۲۹	یشجب ۳۰	یامین ۳۱	ادد ۳۲
الیاس زوجہ خندف ۳۸		مدرکہ ۳۹			خزیمہ کنیتہ ابا اسد ۴۰			کنانہ ۴۱			ابا مخلد نضر واسمہ قیس فھو قریش ۴۲			

کنی ابا تیم													
کنی ابا کعب													حارث
کنی ابا ہصیص													مہرہ
کنی ابا یقظہ										عدی		کلاب	اہیب
کنی ابا زہرہ				یقظہ		تیم		رزاح		بقر			ہلال
ید وکنی ابا المغیرہ وقیل ابا یزید				مخزوم		سعد		قرط		مناف			جراح
المغیرہ وکنی ابا عبد الشمس		عبد العزی		عمرو		کعب		عبد اللہ		عبد			عبد اللہ
عمرو وابناہ اسد ونضلہ وصیفی	ہشام	اسد		عبد اللہ		عمرو		رباح		وہب			عامر ابو عبیدہ
شیبۃ الحمد	ابوجہل	نوفل	خویلد	مغیرہ	عثمان	عامر		عبد العزی		مالک			
ابو طالب واسمہ عمران		ورقہ	عوام	ولید	عبید اللہ	عثمان ابو قحافہ		نفیل ابا نفیل		وقاص			
علی	عقیل	جعفر			زبیر	خالد	طلحہ	عبد اللہ ابوبکر	خطاب	عمرو	سعد	عتبہ	
حسن	حسین	مسلم	عبد اللہ			عبد اللہ ومصعب وعروہ			محمد	عمر	زید	عمر	ہاشم
زید	علی								قاسم	عبد اللہ	سہیل		

۴۷

جدول وفات سید کائنات وائمهٔ هدیٰ علیهم السلام والصلوٰة

اقدس واعلی اسماء	محمّد	علی	فاطمه	حسن	حسین	علی	محمّد
صحابهٔ عظام اسامی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ازواج اعداد	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابنای اعداد	[illegible]	[illegible]	حسن و حسین و محسن	۸ پسر	۳ پسر	۱۰ پسر	۵ پسر
بنات اعداد	[illegible]	[illegible]	زینب و ام کلثوم	۷ دختر	فاطمه و سکینه	۵ دختر	[illegible]
ولادت بعثت امامت عمر هنگام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات شهر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات سال	[illegible]	سنه ۴۰ هجری	سنه ۱۱ هجری	سنه ۵۰	سنه ۶۱	[illegible]	[illegible]
وفات باعث	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مدفن محل وفات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قاتل نام	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات زمان سلطان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	معاویه	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۴۸

جدول وفات سید کائنات و ائمهٔ هدات علیهم السلام و الصلوة

اسمای اقدس و اعلی	جعفر	موسی	علی	محمد	علی	حسن	محمد
اصحاب اساجی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ازواج اعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابنای اعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بنات اعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مدت امامت عمر هنگام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات شهر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وفات باعث	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مدفن محل وفات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام قاتل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وقت وفات سلطان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۴۹

بارہ متوسط چاول بوجھ میں ایک ماشہ، بارہ انچ ایک فٹ، تین فٹ ایک گز، یکہزار سات سو ساٹھ گز یعنی پانچہزار دو سو اسی فٹ ایک میل، تین میل دو کوس، سات ہزار نو سو بارہ میل کا قطر، چوبیس ہزار آٹھ سو ...

	فہرست رقبہ ملک و تعداد مردم دنیا منتخب از کتاب حکمہ پادریان چھاپہ مدراس ۱۸۶۶ء جو مرتبہ ششم بعد تصحیح کی طبع ہوئی					فہرست سنوات و شہور ایام			
ایشیا	نام ملک	رقبہ زمین میل مربع	آبادی انسان ملک میں	نام دار السلطنت	تعداد خلق دار السلطنت	سال ہجری ۳۵۵ یوم		یوم و لیلا و ۵ ساعت و ۵۰ دقیقہ	
	برما	۲۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	آوہ	۳۰۰۰۰	محرم الحرام	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سیام	۲۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰	بنکاک	۸۰۰۰۰	صفر المظفر		[illegible]	[illegible]
	جاپان	۲۶۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰۰	جدو	۱۰۰۰۰۰۰	ربیع الاول		[illegible]	[illegible]
	چین	۳۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰۰۰	پکین	۱۳۰۰۰۰۰	ربیع الثانی		[illegible]	[illegible]
	ہندوستان	۱۴۶۰۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰۰	کلکتہ	۱۰۰۰۰۰۰	جمادی الاول		[illegible]	[illegible]
	بلوچستان	۱۵۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	کلات	۲۰۰۰۰	جمادی الثانی		[illegible]	[illegible]
	افغانستان	۲۵۰۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰	کابل	۵۰۰۰۰	رجب		[illegible]	[illegible]
	تاتار یعنی توران	۹۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰	بخارا	۱۴۰۰۰۰	شعبان		[illegible]	[illegible]
	روس ایشیا	۵۵۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰	توبالسک	۳۰۰۰۰	رمضان		[illegible]	[illegible]
	ایران و فارس	۴۵۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	طہران	۷۰۰۰۰	شوال		[illegible]	[illegible]
	انام	۱۳۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	ہیو	۶۰۰۰۰	ذیقعدہ		[illegible]	[illegible]
	عربستان	۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	مکہ معظمہ	۲۴۰۰۰	ذی الحجہ		[illegible]	[illegible]
	روم ایشیا	۴۵۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	سمرنا	۱۳۰۰۰۰	سال فصلی مطابق قمری تیسرے سال ایک ماہ بڑھتا کو ندکہلاتا			
میزان کل	جملہ	۱۱۲۹۰۰۰۰	۶۲۰۰۰۰۰۰۰		۳۹۰۴۰۰۰	چیت	گرمی		
یورپ	آسٹریا	۲۵۰۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰۰	وینا	۴۳۰۰۰۰	بیساکھ	گرمی		
	ہینوور	۶۰۰۰	۱۳۵۰۰۰۰	ہنوور	۲۵۰۰۰	جیٹھ	گرمی		
	بویریا	۳۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰	میونک	۲۸۰۰۰	اساڑھ	گرمی		
	بلجیم	۱۱۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰	برسلس	۲۴۶۰۰۰	ساون	برسات		
	ڈنمارک و ڈچینز	۲۲۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	کوپن ہیگن	۱۴۴۰۰۰	بھادون	برسات		
	فرانس	۲۱۳۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰۰	پیرس	۱۸۰۰۰۰۰	کوار	برسات		
	صوبجات جرمن	۲۸۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	فرینک فرٹ	۶۲۰۰۰	کاتک	برسات		
	برٹانیہ انگریز	۱۲۳۰۰۰	۲۹۰۰۰۰۰۰	لندن	۲۸۰۰۰۰۰	اگہن	جاڑا		
	گریک یعنی یونان	۲۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	اتھینس	۴۰۰۰۰	پوس	جاڑا		
	ہنپو ور	۱۵۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰	ہنپویر	۵۶۰۰۰	ماگھ	جاڑا		
	ہالینڈ	۱۴۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	ایمسٹرڈم	۲۵۰۰۰۰	پھاگن	جاڑا		
	اٹلی	۱۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰	فلورینس	۱۴۰۰۰۰	سال رومی شمسی ۳۶۵ یوم و لیلا و ۵ ساعت و ۴۹ دقیقہ			
	پیپل			روم قدیم عیسائی	۱۷۶۰۰۰	مہرجان	۳۱	میزان	ہندی تلا
	پرتگال	۳۵۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	لسبن	۲۵۰۰۰۰	تشرین اول	۳۱	عقرب	برچک
	پروشیا	۱۰۸۰۰۰	۱۸۵۰۰۰۰۰	برلن	۴۵۰۰۰۰	تشرین آخر	۳۰	قوس	دھن
	روس یورپ	۲۱۰۰۰۰۰	۶۳۰۰۰۰۰۰	سینٹ پیٹرس برگ	۵۳۰۰۰۰	کانون اول	۳۱	جدی	مکر
	سیکسنی	۶۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	ڈریسڈن	۱۰۵۰۰۰	کانون آخر	۳۱	دلو	کمبھ
	اسپین	۱۸۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰	میڈرڈ	۲۶۰۰۰۰	شباط	۲۸	حوت	مین
	سویڈن ناروی	۳۰۰۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰	سٹاک ہوم	۱۲۰۰۰۰	آذار	۳۱	حمل	میکھ

اور پہلی دو دو زمین جو خطا استوا مفروض ہی تحقیقات سی چندرہ کروڑ چوراسی لاکہ چھتیس ہزار میل مکسر محیط سطح ارض یا چھتیس پانچ کروڑ چودہ لاکہ خشک بیابان جنگل آبادی انسان اور باقی حصہ زمین پانی ہی کل ملک افریقہ حساب سوا ہی

	نام ملک	رقبہ زمین	آبادی آدم ملک	نام دار السلطنة	تعداد مردم پایتخت	نیسان	۳۰	ثور برکھہ
	سوئٹزرلنڈ	۱۵۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	جینوا	۳۰۰۰۰	ایار	۳۱	جوزا [illegible]
	ترکی روم یورپ	۲۰۰۰۰۰	۱۶۵۰۰۰۰۰	قسطنطنیہ	۷۰۰۰۰۰	حزیران	۳۰	سرطان کرک
	ورتمبرگ	۸۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	سٹٹ گارڈ	۴۷۰۰۰	تموز آب	۳۱	اسد سنگھ
میزان ملک	جملہ ۲۲	۳۷۸۴۰۰۰	۳۲۷۶۵۰۰۰۰		۸۶۶۹۰۰۰	ایلول	۳۰	سنبلہ کنیان
افریقیہ	مطابق کتاب ملک صاحب	×	۶۲۰۰۰۰۰۰			سال انگریزی شمسی ۳۶۵ یوم چوتھی برس فروری ۲۹ یوم		
جزائر	ایضاً تحقیق ملک صاحب	نامعلوم	۱۰۰۰۰۰۰			جنوری	۳۱	
شمالی امریکا	علاقہ روس	۱۳۷۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	ارخنجل ستہ بد	نامعلوم	فروری	۲۸	تیسری سال ۲۹
	متعلقہ برٹش	۳۵۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	کوبیک	۶۲۰۰۰	مارچ	۳۱	۲۰ تحویل حمل
	سلطنت جمہوری	۳۳۰۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰۰۰	واشنگٹن	۴۰۰۰۰	اپریل	۳۰	
	میکسیکو	۸۶۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰۰	میکسیکو	۱۵۰۰۰۰	مئی	۳۱	
	گاٹی مالا	۳۶۰۰۰	۶۰۰۰۰۰	گاٹی مالا	۴۰۰۰۰	جون	۳۰	
	سلوی ڈار	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	سین سلوی ڈار	۳۰۰۰۰	جولائی	۳۱	
	ہانڈیورس	۴۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰	کامی گوا	۱۲۰۰۰	اگست	۳۱	
	نکاراگوا	۳۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰	لیان	۱۸۰۰۰	ستمبر	۳۰	۲۰ تحویل میزان
	کاسٹا ریکا	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	سین جوزہ	۱۸۰۰۰	اکتوبر	۳۱	
	ویسٹ انڈیز	۹۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰			نومبر	۳۰	
۵۱ میزان ملک	جملہ ۱۰	۸۲۶۲۰۰۰	۴۶۵۴۰۰۰۰		۳۶۹۰۰۰	دسمبر	۳۱	
جنوبی امریکا	گائنا	۱۵۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰			سال فارسی شمسی بارہ کو تیس دن کی ہی اسفندار میں پانچ روز بڑہاتی		
	وینیزویلا	۴۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰	کاراکاس	۳۵۰۰۰	فروردین	حمل	بہار
	گرینیڈا جدید	۵۰۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰۰	بوگوٹا	۴۰۰۰۰	اردی بہشت	ثور	بہار
	ایکوڈار	۳۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰	کوئیٹو	۷۵۰۰۰	خرداد	جوزا	بہار
	پیرو	۵۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	لیما	۷۰۰۰۰	تیر ماہ	سرطان	گرما
	برازیل	۳۱۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	رایو جنیرو	۲۵۰۰۰۰	مرداد	اسد	گرما
	بولیویا	۴۵۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	چیوکو یسکا	۲۰۰۰۰	شہریور	سنبلہ	گرما
	لیسٹیلیا	۵۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	پرمینٹا	۹۰۰۰	مہر ماہ	میزان	خزان
	پیرا گوئی	۸۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰	اسمپشن	۱۰۰۰۰	آبان	عقرب	پائیز
	بیونس ایریس	۱۸۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰	بیونس آیرس	۸۰۰۰۰	آذر	قوس	خزان
	یوروگوئی	۸۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰	مانٹی ویڈیو	۷۰۰۰۰	دی ماہ	جدی	سرما
	چلی	۱۸۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰	سنتیاگو	۸۰۰۰۰	بہمن	دلو	سرما
	پٹی گونیا	۱۳۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	×		اسفندار	حوت	سرما
میزان ملک	جملہ ۱۳	۶۷۷۰۰۰۰	۲۴۶۵۰۰۰۰		۱۳۱۳۰۰۰	سال جلالی جسکو ملک شاہی کہا ہی ۳۶۵ یوم [illegible]		
میزان کل	موجب ۵۵ ممالک بدون افریقہ	۳۰۱۰۶۰۰۰	۱۰۱۸۸۴۰۰۰۰		۱۴۳۴۹۰۰	ہشت ساعت و ۴۹ دقیقہ بارہ تیس دن کا آخر کو اسفندار میں پانچ روز		
اقسام زبان خلق تھوڑی اختلاف سی دنیا میں پانچہزار بولیان اور تفاوت کلی ہر شکل ترکی و عربی آٹھ سو ساٹھ ہیں						بڑہاتی اور چوتھی برس او سکو ۳۶۶ یوم کا حساب		
یورپ ۵۳	ایشیہ ۱۵۳	افریقہ ۱۱۴	جزایر دریای شور ۱۱	امریکا ۴۲۳		کرتی اس اضافہ کو خمسہ مسترقہ بولتی ہیں		

ملک	دنیا میں بلندی پہاڑوں کی جو مشہور ہیں انگریزی فٹ کے گز سی		ملک	دنیا میں دریوں کا طول منبع سی بحساب میل انگریزی سمندر تک		ملک	دنیا میں جھیلوں کی سطح آب کا مربع میل کے حساب	
بخارا	کوہ بلور تارک	پندرہ سی بیس ہزار فٹ	امریکا	آمیزن	۳۹۰۰	روس و ایران	کاسپین آب شور	۱۴۰۰۰۰
ہند	کوہ ہمالیہ	پندرہ سی اٹھارہ ہزار	امریکا	مسیسپی	۴۰۰۰	امریکا	سپیریر شیرین	۳۲۰۰۰
ہند	کوہ چلاری	۲۳۹۲۹	چین	ینگسی کیانگ	۳۰۰۰	روس	ارل	۲۶۰۰۰
ہند	کوہ کنچن کنگا	۲۸۱۷۸	مصر	رود نیل	۳۰۰۰	امریکا	مچی گن	۲۴۰۰۰
ہند	کوہ سفید دہولاگری	۲۶۸۶۲	چین	ہونگ ہو	۲۶۳۰	سوید و ناروی	ارن	۲۰۰۰۰
افغانستان	کوہ ہندوکش	۲۰۴۹۳	چین	ین نسی	۲۹۰۰	روس	بیکال	۱۵۰۰۰
افغانستان	کوہ ایوریسٹ	۲۹۰۰۲	روس	اوبی	۲۵۵۰	افریقہ	الگامی	
ایران	کوہ البرز	۱۸۴۹۳	امریکا	نایگرا	۲۳۰۰	افریقہ	چہاڈ	۱۲۰۰۰
افغانستان	کوہ بابا	۱۸۰۰۰	چین	آمور	۲۳۰۰	افریقہ	اسلاب	۱۱۰۰۰
افاغنہ	کوہ تخت سلیمانی	۱۲۰۰۰	امریکا	میکن زی	۲۲۰۰	افریقہ	گریٹ بیر	۱۰۰۰۰
ایران	کوہ دماوند	۱۴۷۰۰	امریکا	لاپ لاٹا	۲۳۰۰	امریکا	ای ریک	۸۰۰۰
افاغنہ	کوہ کہاسٹ	۳ و ۴ و ۵ ہزار تک	روس	والگا	۲۲۰۰	امریکا	انبرنی	۸۰۰۰
گرجستان	کوہ کاک سس	۸ و ۱۰ ہزار تک	امریکا	پاراگوئی	۲۳۰۰	روس	لاڈوگا	۶۳۳۰
شام	کوہ لبنان	۶ و ۷ ہزار تک	امریکا	سینٹ لارنس	۲۰۰۰	امریکا	انٹاریو	۵۵۰۰
افریقہ	کوہ ابی سینیا	۱۵۰۰۰	روس	ڈنوب	۱۸۰۰	امریکا جزیرہ	نیکرگواہ	۴۸۰۰
عرب	جبل سینا	۱۰۰۰۰	امریکا	اورینوکو	۱۸۰۰	امریکہ	ٹی ٹی کاکا	۳۸۰۰
عرب	جبل قطرن	۸۵۹۳	امریکا	مدیرا	۱۸۰۰	روس	اونیگا	۳۲۸۰
عرب	جبل موسی	۷۴۹۸	عراق	فرات لفظ یونانی خوش کرنا	۱۸۰۰	امریکا	ونیپہ	۲۱۳۵
یورپ روس و	کوہ یورال	۶۷۶۰	ہند پنجاب	سندھ	۱۷۰۰	افریقہ	ڈم بیا	۱۱۳۰
تابع شام جزیرہ سماترا	کوہ پاسامان	۹۶۰۰	ہند	گنگا	۱۶۵۰	امریکا	ونپہ ہسیر	۸۵۰
جزیرہ سیلان	کوہ حضرت آدم	۶۱۵۲	ہند	برہم پتر	۱۶۰۰	امریکا	میلڑ	۷۶۰
	کوہ مصری و حبشی بحیرہ قلزم	۳ و ۴ ہزار تک	ہند	ایراودی	۱۶۰۰		واین	۵۶۰
اٹلی یورپ	کوہ اٹنا آتشی	۱۰۸۷۴	خوارزم	آمو یعنی جیحون	۱۳۰۰	و مصر عرب	بحیرہ مردہ	۳۴۰
افریقہ	کوہ اوری ذابا آتشی	۱۷۳۷۳	بغداد	دجلہ	۱۱۴۰	لینڈ سوی ترز	جنی وا	۲۴۰
امریکا جنوبی	کوہ انٹی سانا آتشی	۱۹۱۲۶	ہند	ستلج	۱۰۰۰	ترزلند سوی	کانسٹانس	۲۲۸
امریکا	کوہ کولوپیکسی یا کاتوپاکسی آتشی	۱۸۸۵۸	ہند	ستیھون	۱۰۰۰	ترزلند سوی	گاردوا	۱۸۳
امریکا	کوہ اکون کگوا آتشی	۲۳۹۱۰		مینام	۸۵۰	امریکا	میگ یوزی	۱۹۲
جزیرہ آسٹریلیا	تیلہ منونا رووا آتشی	۱۳۴۳۰	امریکا	ایراوگوی	۸۰۰		نی ساٹل	۱۱۵
امریکا جنوبی	کوہ ٹولیما	۱۸۳۱۴	ہند	جمنا	۷۸۰		نور زن	۹۹
امریکا جنوبی	کوہ کاتمبنسہ	۱۹۶۲۵		البہ	۶۹۰		روزک	۷۶
امریکا جنوبی	کوہ سنوراٹا	۲۱۲۸۶		پروسس	۴۳۰	ترزلند سوی	کومو	۶۶
امریکا جنوبی	کوہ ساما	۲۲۳۵۰		ایبرو	۴۲۰		اوسنڈا	۳۰
امریکا جنوبی	کوہ سیرہ ڈ سیرندیہ	۱۶۴۲۰		والادیر	۳۰۰		نیس	۱۵
۵	کوہ باسن	۵۴۰۰	انگلستان	تھمس	۳۱۵		وتندر سبیہ	۵

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی خلق اللوح والقلم واعطی صفیّہ آدم جوامع الکلم الذی کان اعلم من الملائکۃ ومن الخلق کلہم واجتبی حبیبہ من عبادہ ومن الرسل اعظم ومن الانبیاء افضلہم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اکرم سید الانبیاء اما بعد

[illegible]

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

ماہ رجب وشعبان ورمضان شہور الٰہی سے متبرک ہیں جو ان میں عبادت کرے اوسکی شان
روز قیامت بلاشک ہیں کہ ایک روز اول ماہ رجب میں صوم سے رہے ایک سال راہ
آتش جہنم اوسکی نزدیک سے دور ہوا اور جو چند روز وسط ماہ میں روزہ رکھے اوسکی شفاعت
مانند ربیعہ ومضر کہ دو قبیلۂ عرب ہیں واسطے عاصیوں کی منظور ہو جو آخر مہینے میں اس کا سعی رہے
اللہ اوسے پادشاہان جنت میں کرے یہ نام ہے نہر بہشت کا شہد سے میٹھی دودھ سے سفید
اوسے پینے کو ملے اگر بسبب روزہ رکھنے سے عاجز ہو ایک درہم خواہ ایک ثلث جو یا گندم تصدق
دے خواہ اس عبارت کو سو مرتبہ اخلاص اور خضوع میں پڑھے کہ صائمین کا ثواب اوسکو ملے
عمل میں پڑھے سُبْحَانَ الْإِلٰهِ الْجَلِيلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ
سُبْحَانَ الْأَعَزِّ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهُ أَهْلٌ اور جو روزہ دار
برادر مومن کی مکان پر وارد ہوا اور وہ طعام حاضر اور تکلیف خورش کرے بدون اظہار
امساک وانکار کھائے ستر درجہ ثواب اور برابر صوم ایک سال اجر پائے عورتکو بے اجازت
شوہر وغلام وکنیز کو بے رخصت میاں بی بی واطفال کو بدون رضائے پدر و مادر جائز نہیں
روزہ سنت رکھے قریب شام طلب ہلال میں سعی کرے اور دعای صحیفہ کا پڑھنا ابتدائے اعمال ماہ
رمضان میں ثبت ہے بلند کہے وآئینہ ومصحف دیکھے اور سات مرتبہ سورۂ حمد واس دعا کا
ناطق رہے اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي
وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ شب وروز اول میں زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت ہے
اور پہلی راتکو بعد از نماز عشا یا اوسی دعا کی تلاوت ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ
مَلِيكٌ وَأَنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرٌ وَأَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا مُحَمَّدُ

۵۳

[illegible]

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

یا رسول اللہ انی اتوجہ الی اللہ ربی وربک لینجح بک طلبتی اللھم بنبیک محمد والائمۃ من اھل بیتہ انجح طلبتی پس اپنی حاجات مانگی اور بیس رکعت نماز اگر بجا لائی بلائی دنیا و عذاب آخرت سی بچی ہر ایک رکعت میں بعد از حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور ایام شہر مبارکہ یعنی رجب ہر دن کوان دعاؤن سی پڑہا کری یا من یملک حوائج السائلین ویعلم ضمیر الصامتین لکل مسئلۃ منک سمع حاضر وجواب عتید اللھم ومواعیدک الصادقۃ وایادیک الفاضلۃ ورحمتک الواسعۃ فاسألک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تقضی حوائجی للدنیا والآخرۃ انک علی کل شیء قدیر ایضا منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعا کو روز پڑہتی تہی یا من ارجوہ لکل خیر وآمن سخطہ عند کل شر یا من یعطی الکثیر بالقلیل یا من یعطی من سألہ یا من یعطی من لم یسألہ ومن لم یعرفہ تحننا منہ ورحمۃ اعطنی بمسألتی ایاک جمیع خیر الدنیا وجمیع خیر الآخرۃ واصرف عنی بمسألتی ایاک جمیع شر الدنیا وشر الآخرۃ فانہ غیر منقوص ما اعطیت وزدنی من فضلک یا کریم پس حضرت محاسن شریف کو بائین ہاتہ مین پکڑ کی دہنی ہاتہ کی انگشت کلمہ کو راست و حرکت دیتی اور اس دعا کو پڑہتی یا ذا الجلال والاکرام یا ذا النعماء والجود یا ذا المن والطول حرم شیبتی علی النار اور دست بردار نہوتی تاکہ ریش اقدس کی بیچ تک سی ہوتی ایضا شیخ طوسی نی روایت کی جو معلی بن خنیس کو حضرت نی پڑہا ہی کہ اللھم انی اسألک صبر الشاکرین لک وعمل الخائفین منک ویقین العابدین لک اللھم انت العلی العظیم وانا عبدک البائس الفقیر

[illegible]

التقاط کتاب اعمال رجب سے نماز سلمان

وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ عَلٰی فَقْرِیْ وَبِحِلْمِكَ عَلٰی جَهْلِیْ وَبِقُوَّتِكَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سید بن طاوس کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے یہ دعا سبکو جامع اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے اَیْضًا (یعنی مذکورہ بالا) حضرت رسول سے منقول ہے سارے ماہ رجب میں ہر بامداد و پیشین ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پس ہاتھ جانب آسمان اوٹھائے اور عرض کرے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ و ہزار مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد سارے شہر میں پڑھنا ثواب وافر ہے و ہزار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے سو ہزار حسنہ لکھا جاتا ہے اکا قول ہے شب اول و پانزدہم و آخر کو جو غسل کرے گناہوں سے مانند روز ولادت پاک ہو رہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت کی روز آخر جمادی الثانی خدمت پیغمبر میں حصول سعادت کی رسول خدا نے اس نماز کو پڑھو کہ منافق نہیں کرتے اہل ایمان سے شمرده رہو میں عرض کی یا نبی اللہ تیرے فدا ہوں کیونکر اور کس وقت بجا لاؤں فرمایا پہلی شب کو دس رکعت ہر دو رکعت پر ایک سلام اور ہر رکعت میں ایکبار سورہ حمد و تین مرتبہ قل ہو اللہ احد و سہ دفعہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھو اور بعد سلام ہاتھ آسمان کیطرف اونچے کرو اور کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پس ہاتھ منہ پر ملو اور وسط ماہ میں بھی اسی صورت دس رکعت بجا لاؤ بعد ہر سلام ہاتھ طرف آسمان اوٹھا کر یہ دعا پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

ملحقات کتاب سی نماز مسلمان فارسی گوسل ام داود

وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا پس ہاتھ منہ پر پھیرے اور آخر ماہ کو پھر ویسی ہی آٹھ رکعت نماز ادا کرے و بعد از ہر مرتبہ سلام ہاتھ اوٹھا کی اس مناجات کو پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب ہاتھ منہ پر پھیر چکی تو اپنی حاجات خدا سی مانگو البتہ وہ بر لائی گا سکو درمیان تیری اور جہنم کی سات خندق کہ ہر واحد کا عرض بقدر آسمان و زمین فصل ہو قرار دیگا و بعد وہر ایک رکعت ثواب ہزار رکعت نامہ عمل میں لکھی گا جمعہ اول میں سو دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھی قیامت میں وہ نور ملی کہ ہمراہ بہشت کو پہنچی تیرہوین اور چودہوین و پندرہوین ایام بیض میں روزہ رکھی او شب پانزدہم کو بارہ رکعت با سورہ حمد جو سورہ چاہیے چھ سلام سی بجالائی بعد فراغت سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ احد و آیۃ الکرسی کو چار مرتبہ پڑھی اور چار دفعہ یہ کلمات کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور کہی اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَّمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اما عمل ام داود کہ حضرت صادق علیہ السلام نی اپنی دائی کو تعلیم دیا اور اوسنی واسطی رہائی پسر کہ مدینہ سی بغداد میں لیجا کی قید کیا تھا پڑہا ایام بیض کو روزہ رکھی پندرہوین دن قبل زوال غسل کری و پاکیزہ لباس پہنی عطر لگائی طاہر ہو یا کہ
۱۵ ۱۴ ۱۳
خلوت میں رو بقبلہ بیٹھی و ہان کوئی آنی جانی نہین ہنگام زوال آٹھ رکعت نافلہ بعد از ان نماز ظہر ادا کری پس دو رکعت نماز حاجت جو سورہ یاد ہو اوسکی ساتھ پڑھی سو مرتبہ کہے یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ پس آٹھ رکعت نافلہ عصر کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد تین

لحقات کتاب اخبار ماتم اعمال آخر ماہ رجب

قل ہو اللہ و ایک مرتبہ انا اعطیناک الکوثر پس نماز عصر بجا لائی بعد ازان سو مرتبہ سورہ حمد
و سو مرتبہ قل ہو اللہ و دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ سورۂ انعام و بنی اسرائیل و کہف
و لقمان و یاسین و و الصافات و حم سجدہ و حم عسق و حم دخان و انا فتحنا و اذا وقعت و
تبارک الذی بیدہ الملک و نون والقلم و اذا السماء انشقت و اگر یہ ہو سکی عوض میں سو مرتبہ
کہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ و سو مرتبہ سورہ حمد و دس مرتبہ
آیۃ الکرسی و سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ و ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد بعد ازان
دعای ماثور مذکور کو پڑہی اس حال میں روتا ہو پہر سجدی کر خسارہ خاک پر دہری اور کہیا
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْتِھَادِیْ وَتَضَرُّعِیْ
وَمَسْکَنَتِیْ وَفَقْرِیْ اِلَیْکَ یَا رَبِّ اور ثانی روایت میں اور دعا میں مذکور ہیں اٹھا
روزہ بست و پنجم شہر مذا ثواب عظیم رکہتا ہی اور بست و ہفتم کو روز بعثت پیغمبر ہی کہ جبرئیل
اسدن اوپر وحی لائی صوم میں ہنا آتی ہی سکی معصیت کا موجب کفارہ ہی اور اس شب کو
جو وقت چاہی بارہ رکعت نماز بہ سلام پڑہی اور سورۂ یاسین و سورۂ حمد و قل اعوذ برب الفلق
و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ و قل یا ایہا الکافرون و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی ہر ایک
سات مرتبہ پہر دعا کو پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ عِزِّکَ عَلٰی اَرْکَانِ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ
وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِکْرِکَ الْاَعْلَی الْاَعْلَی الْاَعْلٰی وَبِکَلِمَاتِکَ
التَّامَّاتِ کُلِّھَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ
پس جو حاجت چاہی طلب کری اور یوم بست و ہفتم کو قبل زوال زیارت رسول خدا

ملحقات کتاب ابتدای اعمال شعبان

صلی اللہ علیہ و آلہ بجا لائی اور ذکو ہی قبل از دو پہر بارہ رکعت نماز مذکور ہین ہر دو رکعت ایک سلام سی اور ہر رکعت مین سورۂ حمد و جو دوسرا سورہ یاد ہو پڑہی بعد ازان سورۂ قل ہو اللہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ہر واحد کو چار مرتبہ پس چار دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس چار مرتبہ کہی اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا پس چار مرتبہ کہی لَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی جو آدمی بست و ہشتم رجب کو روزہ رکہی نوّی برس کی اور بست و نہم کو سو برس کی عصیان کا کفارہ ہو جاوی اور تیسوین روز کا صوم جو اوکری گناہان گذشتہ و آیندہ سی مغفرت پائی فضائل

ماہ شعبان کی بیان مین اور آداب زیارات شاہ شہیدان مین جاننا چاہیی کہ ایام متبرکہ مین اسی مہینی کی روزہ رکہنا سنت مؤکدہ فرمائی اور عجیب ثواب پر حدیث و روایات مین تاکید آئی ماہ رجب امیر المومنین سی منسوب ہی و شعبان ختمی پناہ سید المرسلین کا مرعوب ارشاد کیا رسول خدا نی جو میری شہر مبارک مین ایک روز صایم رہی یوم قیام کو اوسکا مین شفیع ہونگا کہ خدا مغفور کری ہرگاہ کوئی بندۂ شایستہ دو دن روزہ رکہی گا گناہان گذشتہ سی امرزیدہ ہوی گا اور اگر تین روز بنیت روزہ پہ گذری اوسکو نداکرنگی تیری سیات پردہ وگار نی بخشی تفصیل حسنات و امرزش خطیات کتاب زاد المعاد مین بی نہایت ہی مومن کو واسطی عمل خیر کی اشارہ اور سبکا ذکر موجب تطویل عبارات ہی امام رضا علیہ السلام سی ماثور ہوا کہ ہر روز مین جو ستر مرتبہ استغفار کریگا اگرچہ عصیان اوسکی بقدر ستارہای آسمان ہون با عذاب نہ ہی گا دعای توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ اور دوسری روایت مین ہی کہ ہفتاد مرتبہ یون استغفار کرو تا و حیدہ سی

٥٨

ملحقات کتاب اعمال شعبان وزیارت شاہ شہیدان

فانہ ہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرتِ رسول سی منقول ہی کہ سارے شہرِ شعبان مین جو ہزار مرتبہ یہ کلمات طیبات کہے توحق تعالیٰ ہزار سال اوسکی نامۂ اعمال مین لکہی ہزار برس مین جسقدر سیٔات کئی ہون بخشی وقبر بارہوی نورانی جیسی ماہِ شبِ چاردہ نکلی اوسکو صدیق خطاب فرمائی تحقیق کہ ہزار مرتبہ ثواب کا یاتی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ

مخبرِ صادق نبیٔ انور سی امر ہوا کہ اس مہینی مین میری اور آلِ اطہار پر اکثر صلوٰۃ بہیجو کہ تا روزِ قیامت دولت شفاعت سی اپنی پیمبر کی شادمان رہو روزِ اول و دوم و سیوم و تیرہوین و چودہوین و پندرہوین و تین روز آخر کو روزہ رکہنا چاہیٔی خصوص تیسری و پانچوین جو یوم ہیدایش امام حسین علیہ السلام ہی غسل اور مولا کی زیارت بجالاوی امام زین العابدین علیہ السلام نی ارشاد کیا جو آرزو مند ہی کہ روح یکصد و بست و چہار ہزار پیغمبرسی مصافحہ کری حضرتِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت شبِ نیمۂ شعبان مین قدم دہری ادابِ زیارت اگر تربتِ مطہر سی دور ہو تو پشتِ بام یا گشادہ مین رو بقبلہ کہڑا ہو کی جانب راست وچپ آسمان و بالای سر اپنی دیکہی اور دل مین باندہی زیارت امام حسین علیہ السلام کرتاہون دور سی قربۃً الی اللّٰہ اور انگشتِ شہادت قبرِ منور کیطرف اشارے مین ہاتہ اوٹہائی اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی

عشرة فرقة محكية لا يكاد يهم العالمين ... الناصح وفيهم وهو موضع ... من الابن ...

منسوبة الى عبد الله بن جعفر ... ومنها اثنا عشرة ... وبلاد ادربيل والكوفة ... من البلاد ... وكاشان ...

لغات کتاب خبا اتم اعمال شعبان المعظم زیارت شاہ شہیدان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّھْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَابْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ
اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ
وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِہٖ یَا مَوْلَایَ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ
الْمُطَھَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاھِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِھَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَھِمَّاتِ ثِیَابِھَا
وَاَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّیْنِ وَاَرْکَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ
التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْھَادِی الْمَھْدِیُّ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ
التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْھُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَاُشْھِدُ اللّٰہَ
وَمَلَائِکَتَہٗ وَاَنْبِیَائَہٗ وَرُسُلَہٗ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ
دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰہِ
عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاھِدِکُمْ
وَعَلٰی غَائِبِکُمْ وَعَلٰی ظَاھِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ پس دو رکعت نماز زیارت کی پڑھے
اور بہتر یہی ہے کہ نماز کو یہیں ادا کرے اور ہر گاہ دوسری زیارت مولا جناب علی بن الحسین علیہما السلام
والثناء کو یوں سلام پہنچائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ
الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الشَّھِیْدُ وَابْنَ الشَّھِیْدِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ

ملحقات کتاب خیبار بانام اعمال شعبان المعظم

أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ پس قصد زیارت
شہدا رضی اللہ عنہم کری اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَحِبَّاءَهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَأَوِدَّاءَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي
مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزاً عَظِيماً
فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ شب اول اور چند دیگر شہر مبارک رجب اور تیسری تاریخ
ماہ شعبان و لیالی متبرکہ رمضان و روزہای عیدین و سایر ایام فرحت انضمام کو جو زیارت
امام حسین علیہ السلام کی فضیلت میں بیان ہو چکا ہی علاوہ ازان ہر گاہ عبارت مسطورہ
چاہی کہ اوا فرمائی کتاب تحفۃ الزائرین میں لکھی ہی اوسکو بجا لائی اور منجملہ فیض و برکات
اس شب میں وہ حکم پایا ہی کہ ولادت با سعادت جناب صاحب الامر صلوات اللہ علیہ
آیا ہی مومن کو لازم ہی اس دعا کو آداب وضو اور توجہ قبلہ سی پڑہی کہ مثل زیارت حضرت کی
ثواب ہی اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا الَّتِي
قَرَنْتَ إِلَى فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِآيَاتِكَ نُورُكَ الْمُتَأَلِّقُ وَضِيَاؤُكَ الْمُشْرِقُ
وَالْعَلَمُ النُّورُ فِي طَخْيَاءِ الدَّيْجُورِ الْغَائِبُ الْمَسْتُورُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ
وَالْمَلَائِكَةُ شُهَّدُهُ وَاللّٰهُ نَاصِرُهُ وَمُؤَيِّدُهُ إِذَا آنَ مِيعَادُهُ وَالْمَلَائِكَةُ
أَمْدَادُهُ سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَنْبُو وَنُورُهُ الَّذِي لَا يَخْبُو وَذُو الْحِلْمِ

وهو من الفطحية الذين يقطعون على موسى بن جعفر
من الكلاب المطورة
ويسمون الواقفة لوقوفهم على موسى بن جعفر
والموسوية
ثم اصحاب زرارة بن اعين
عبد الله بن جعفر
والذي اتفقت عليه طوايف الإمامية
ووجوب اثبات الإمامة عقلا
الإمامة نص وان الأئمة معصومون
من الآفات من الأغلاط والسهو
والخطاء ومن ذلك

ملحقات کتاب ضیاء بر تمام اعمال ماه شعبان المعظم

لا يصنبو مدار الدهر ونواميس العصر وولاة الامر والمنزل عليهم
الذكر وما ينزل في ليلة القدر واصحاب الحشر والنشر تراجمة
وحيه وولاة امره ونهيه اللهم فصل على خاتمهم وقائمهم المستور
عن عوالمهم وادرك بنا ايامه وظهوره وقيامه واجعلنا من انصاره واقرن
ثارنا بثاره واكتبنا في اعوانه وخلصائه واحينا في دولته ناعمين
وبصحبته غانمين وبحقه قائمين ومن السوء سالمين يا ارحم الراحمين
والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد خاتم النبيين والمرسلين
وعلى اهل بيته الصادقين وعترته الناطقين والعن جميع الظالمين
واحكم بيننا وبينهم يا احكم الحاكمين ايضا حسب حضرت صاحب الامر کا
فرمان ناحیہ مقدسہ سے نکلا او شمیں سوالی کو لکھا تھا کہ روز سوم ماہ شعبان یوم ولادت امام
حسین علیہ السلام ہی او شمیں روزہ رکھو اور یہ دعا کو باطہارت پڑھو اللهم انی اسألك
بحق المولود في هذا اليوم الموعود بشهادته قبل استهلاله وولادته
بكته السماء ومن فيها والارض ومن عليها ولما يطأ لابتيها قتيل
العبرة وسيد الاسرة الممدود بالنصرة يوم الكرة المعوض من قتله ان
الائمة من نسله والشفاء في تربته والفوز معه في اوبته والاوصياء
من عترته بعد قائمهم وغيبته حتى يدركوا الاوتار ويثأروا الثار
ويرضوا الجبار ويكونوا خير انصار صلى الله عليهم مع اختلاف الليل
والنهار اللهم فبحقهم اليك اتوسل واسأل سؤال مقترف ومعترف
مسيء الى نفسه مما فرط في يومه وامسه يسألك العصمة الى محل رمسه

٦٢

ملحقات کتاب خیار ماتم دعای رویت ہلال کرم

اللّٰهمّ صلّ على محمّدٍ وعترته واحشرنا في زمرته وبوّئنا معه دار الكرامة
ومحلّ الإقامة اللّٰهمّ وكما أكرمتنا بمعرفته فأكرمنا بزلفته وارزقنا
مرافقته وسابقته واجعلنا ممّن يسلّم لأمره ويكثر الصلاة عليه
عند ذكره وعلى جميع أوصيائه وأهل اصطفائه المحمودين منك بالعدد
الاثني عشر النجوم الزهر والحجج على جميع البشر اللّٰهمّ وهب لنا في
هذا اليوم خير موهبةٍ وأنجح لنا فيه كلّ طلبةٍ كما وهبت الحسين لمحمّدٍ
جدّه وعاذ فطرس بمهده فنحن عائذون بقبره من بعده نشهد تربته
وننتظر أوبته۔ ہنگام شام سلخ شہر شوال کو تمامی صیام پر ماہ رمضان مبارک کی
مع آیۂ مصحف رو بمغرب پڑھے دعای ہلال جو نقل ہوئی صحیفۂ کاملہ میں وقت رؤیت
کے ہوئی اشارہ جانب قمر کرکے اور پڑھے أيّها الخلق المطيع الدائب السريع المتردّد
في منازل التقدير المتصرّف في فلك التدبير آمنت بمن نوّر بك الظلم
وأوضح بك البهم وجعلك آيةً من آيات ملكه وعلامةً من علامات
سلطانه وامتهنك بالزيادة والنقصان والطلوع والأفول والإنارة
والكسوف في كلّ ذلك أنت له مطيعٌ وإلى إرادته سريعٌ سبحانه ما أعجب
ما دبّر في أمرك وألطف ما صنع في شأنك جعلك مفتاح شهرٍ حادثٍ
لأمرٍ حادثٍ فأسأل الله ربّي وربّك وخالقي وخالقك ومقدّري
ومقدّرك ومصوّري ومصوّرك أن يصلّي على محمّدٍ وآله وأن يجعلك
هلال بركةٍ لا تمحقها الأيّام وطهارةٍ لا تدنّسها الآثام هلال أمنٍ من
الآفات وسلامةٍ من السيّئات هلال سعدٍ لا نحس فيه ويمنٍ لا نكد

وزعم ايضا ان السجود للشمس ليس بكفر لانه امارة الكفر الكرامية منسوبة الى ابي عبدالله محمد بن كرام وزعموا ان الايمان هو الاقرار باللسان دون القلب وان المنافقين كانوا مومنين بالحقيقة ومولفوا كتبهم ابو الحسين الصالحي و ابن الراوندي و محمد بن شبيب والحسين بن محمد النجار واكثرهم يكون مذاهبهم بالشرق ونواحي خراسان المعتزلة القدرية

ملحقات كتاب خبار ... اعمال ماه رمضان المبارك

مَعَهُ وَيُسْرٍ لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَاِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَاِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا فِيْهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا مِنْ مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ اَلْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اداب وشروط ماہ رمضان طلب رویت ہلال جو سنت اور بعض نی واجب جانا ہی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ہرگاہ ماہ رمضان کو دیکھو قبلہ رو کھڑی ہوکی ہاتھ اوٹھا کی خطاب کرو دعای رویت ہلال رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ اِلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا وَارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلَاءَهُ وَفِتْنَتَهُ ايضا ابن ابی عقیل رحمۃ اللہ نی دعای رویت ہلال کو واجب جانا ہی اور وہ مختصر دعا یہ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَكَ وَقَدَّرَ مَنَازِلَكَ وَجَعَلَكَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا اِهْلَالًا مُبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْيَقِيْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام شب اول میں سنت ہی اور نیت روزہ کو یوں کری کل روزہ ماہ رمضان رکھونگا واجب قربۃً الی اللہ پہلی دن آب جاری میں نہانا یعنی غسل چلو پانی سر پر ڈالنا اور کف گلاب منہہ پر چھڑکنا دو رکعت نماز اول میں حمد و ہر مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑہنا اور کچھ خیرات کرنا چاہیی بعد ہر نماز یہ دعا مانگی ایضا یا علی

وانما سموا المعتزلة لاعتزالهم الحق و قيل لاعتزالهم اوايل المسلمين لان الناس كانوا مختلفين في مرتكب الكبيرة فقال بعضهم هم مومنون بما معهم من الايمان وقال بعضهم هم كافرون فاحدث واصل بن عطاء قولا ثالثا وفارق المسلمين واعتزل عن مجلس الحسن البصري فقال ماهم بمومنين ولا كافرين فسموا بذلك المعتزلة وقيل انهم سموا بذلك لاعتزالهم ... وسموا ايضا قدرية ... مذهب المعتزلة ...

۶۴

... ومولفوا كتبهم ... ابو الهذيل ... ابو عبدالله البصري وعبد ... هم ... ابو احمد ... [illegible]

... ان الله تعالى عالم وقادر ... ان كلام الله ... غير مخلوق ... النظام يقولون ... ان الايمان ... والطاعة ... ان الله ... [illegible]

فعلہ الجسم بطبعہ والجبائیۃ تمکان
تبیجہم الجبائی خرق الاجماع وشناعۃ
عندہ فی اشیاء منہا وکان یقول ان اللہ
مطیع لعبادہ اذا فعل ما ارادوہ
وفی سرق خمسۃ دراہم کان فاسقا
وان نقصت منہ حبۃ لم یفسق وکان
منسوبۃ الی ابی القاسم البلخی وکان

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای یومیہ اور وقت افطار یہ ہے

یا عظیمُ یا غفورُ یا رحیمُ انتَ الربُّ العظیمُ الذی لیس کمثلہ شیءٌ وهو السمیعُ البصیرُ وهذا شهرٌ عظّمتَہ وکرّمتَہ وشرّفتَہ وفضّلتَہ علی الشهورِ وهو الشهرُ الذی فرضتَ صیامَہ علیّ وهو شهرُ رمضانَ الذی انزلتَ فیہ القرآنَ هدًی للناسِ وبیّناتٍ من الهدی والفرقانِ وجعلتَ فیہ لیلۃَ القدرِ وجعلتَها خیرًا من الفِ شهرٍ فیا ذا المنِّ ولا یُمنُّ علیک مُنَّ علیّ بفکاکِ رقبتی من النارِ فیمن تمنُّ علیہ وادخلنی الجنۃَ برحمتک یا ارحمَ الراحمین اور ہر شب کو دعا پڑھنا مثل چہل سال آمرزیدہ گرداند اللّٰهمّ ربَّ هذا الشهرِ رمضانَ الذی انزلتَ فیہ القرآنَ وافترضتَ علی عبادک فیہ الصیامَ صلِّ علی محمدٍ وآلِ محمدٍ وارزقنی حجَّ بیتِک الحرامِ فی عامی هذا وفی کلِّ عامٍ واغفر لی تلک الذنوبَ العظامَ فانہ لا یغفرُها غیرُک یا رحمٰنُ یا علّامُ حضرت رسول سے منقول ہے کہ سحر کھانا ترک نہ کرو اگرچہ ایک دانہ خرما یا جرعۂ شربت خواہ پانی ہو وقت افطار سورۂ انّا انزلناہ وہنگام سحر جو کوئی پڑھے گویا راہ خدا میں شہید ہو کے اپنے خون میں لوٹا ہوا اور سنت ہے کہ اول نماز مغرب سے فارغ ہو کے پھر افطار کرے مگر یہ کہ لوگ اوس کے منتظر ہوں یا بھوک پیاس کا غلبہ دیکھے دعای ہنگام افطار یا عظیمُ یا عظیمُ انتَ الٰهی لا الٰهَ غیرُک اغفر لی الذنبَ العظیمَ انہ لا یغفرُ الذنبَ العظیمَ الا العظیمُ لقمۂ اول یہ ہے یا جرعۂ آب گرم یا شربت پینے کی وقت یہ کلمات طیبات کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا واسعَ المغفرۃِ اغفر لی اللّٰهمّ لک صمتُ وعلی رزقک افطرتُ وعلیک توکّلتُ اور حدیث معتبر میں امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ وقت افطار

منسوبۃ الی […] بغدادی المذہب […]
والبہشمیۃ منسوبۃ
الی ابی ہاشم بن الجبائی وکان ابو ہاشم […]
یجوز ان یکون المکلف قادرا […]
لا یکون فاعلا ولا تارکا فیعاقبہ اللہ
علی فعلہ […] البہشمیۃ […] الفرق النار […]
والذی اتفقت علیہ […] ان یجوز ان یفعل القبیح
ان اللہ جسم وانہ لا یجوز علیہ […] التشبیہ
لا جسما والذین غلب علیہم […] الشامیۃ
فرق الغلاۃ رافضی […]
۶۵
قالوا ان الاقدار کالشبیکۃ الصامتۃ
یتحرک ویسکن ویقوم ویقعد
منسوبۃ الی مقاتل بن سلیمان […]
عنہ انہ قال ان اللہ جسم وانہ جثۃ علی
صورۃ الانسان لحم ودم ولہ جوارح
واعضاء من لسان ورأس وعنق
جمیع ذلک لا یشبہ الاشیاء […]
الجہمیۃ […]
صفوان وکان یأبی ان یقول ان اللہ
شیء ویقول بحدوث علم اللہ
ان یقول ان اللہ کان عالما […]
فلا […] ویقول ان الجنۃ والنار
یفنیان وینفی الصفات وکان
مذہب جہم بن صفوان وهو
بلد […] والصفریۃ
منسوبۃ الی […] وکان یقول
[…] ان الاجسام […]

و کان یقول لا اقول صفاته هی هو ولا غیره السالمیة منسوبة الی ابن سالم
الله تعالی لیست بقدیمة ولا حادثة
عبد الله بن کلاب فکان یقول صفات
بخلق القرآن الکلابیة منسوبة الی
بالحقیقة لله و للعبد و کان یثبت فعل الفاعلین
النجاریة منسوبة الی ابی الحسین ابن محمد النجار و کان یقول

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای اوّل وقت شب رمضان المکرم

امیر المومنین و وزرائے بہشتی اور یہ کلمات کہتی اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور بسند معتبر کلینی نے بسند صحیح حضرت صادق سے منقول ہی کہ ہر شب اس دعا کو پڑہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِي الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ فِيْ خَيْرٍ وَ عَافِيَةٍ وَ تُوَسِّعَ فِيْ رِزْقِيْ وَ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ لِدِيْنِكَ وَ لَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ اور دوسری رات کی دعا یہی وارد ہی اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِيْنَ فَاَدْخِلْنَا وَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ فَارْفَعْنَا وَ بِكَاْسٍ مِنْ مَعِيْنٍ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيْلٍ فَاسْقِنَا وَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَ مِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِيْنَ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ لُحُوْمِ الطَّيْرِ فَاَطْعِمْنَا وَ مِنْ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَ الْحَرِيْرِ وَ الْاِسْتَبْرَقِ فَاَلْبِسْنَا وَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَ صَالِحَ الدُّعَاءِ وَ الْمَسْاَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَ اِذَا جَمَعْتَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَارْحَمْنَا وَ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ فَاكْتُبْ لَنَا وَ فِيْ جَهَنَّمَ فَلَا تَغُلَّنَا وَ فِيْ عَذَابِكَ وَ هَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَ مِنَ الزَّقُّوْمِ وَ الضَّرِيْعِ فَلَا تُطْعِمْنَا وَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا تَجْعَلْنَا وَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِنَا فَلَا تَكْبُبْنَا وَ مِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا دعای سحر بسند معتبر سی وارد

ملحقات کتاب خیار ماتم دعای سحر ماہ رمضان المکرم

کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا حضرت باقر علیہ السلام پڑھتے اور کہتے تھے اسم اعظم

اسمیں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ بَھَائِکَ بِاَبْھَاہُ وَکُلُّ بَھَائِکَ بَھِیٌّ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِبَھَائِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ جَمَالِکَ بِاَجْمَلِہٖ

وَکُلُّ جَمَالِکَ جَمِیْلٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِجَمَالِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

مِنْ جَلَالِکَ بِاَجَلِّہٖ وَکُلُّ جَلَالِکَ جَلِیْلٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِجَلَالِکَ

کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ عَظَمَتِکَ بِاَعْظَمِھَا وَکُلُّ عَظَمَتِکَ عَظِیْمَۃٌ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِعَظَمَتِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ نُوْرِکَ بِاَنْوَرِہٖ

وَکُلُّ نُوْرِکَ نَیِّرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِنُوْرِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

مِنْ رَحْمَتِکَ بِاَوْسَعِھَا وَکُلُّ رَحْمَتِکَ وَاسِعَۃٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِرَحْمَتِکَ

کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ کَلِمَاتِکَ بِاَتَمِّھَا وَکُلُّ کَلِمَاتِکَ تَامَّۃٌ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَسْاَلُکَ مِنْ کَمَالِکَ بِاَکْمَلِہٖ وَکُلُّ کَمَالِکَ کَامِلٌ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِکَمَالِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ اَسْمَائِکَ بِاَکْبَرِھَا وَکُلُّ

اَسْمَائِکَ کَبِیْرَۃٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَسْمَائِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

مِنْ عِزَّتِکَ بِاَعَزِّھَا وَکُلُّ عِزَّتِکَ عَزِیْزَۃٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِعِزَّتِکَ

کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ مَشِیَّتِکَ بِاَمْضَاھَا وَکُلُّ مَشِیَّتِکَ مَاضِیَۃٌ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِمَشِیَّتِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ قُدْرَتِکَ

بِالْقُدْرَۃِ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِھَا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَکُلُّ قُدْرَتِکَ مُسْتَطِیْلَۃٌ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِقُدْرَتِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ عِلْمِکَ بِاَنْفَذِہٖ

ملحقات کتاب جہاں یا تم دعای سحر ماہ رمضان المکرم

وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ
مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِقَوْلِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَائِلِكَ
اِلَيْكَ حَبِيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ
مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِشَرَفِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ
بِاَفْخَرِهِ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْاَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِعُلُوِّكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْاَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ
اٰيَاتِكَ كَرِيمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِمَا اَنْتَ
فِيهِ مِنَ الشَّاْنِ وَالْجَبَرُوتِ وَاَسْاَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَحْدَهُ وَجَبَرُوتٍ وَحْدَهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي حِينَ اَسْاَلُكَ فَاَجِبْنِي يَا اَللّٰهُ اَمَّا
سب دعاؤں میں سحر کی یہ مختصر ہی يَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي عِنْدَ
شِدَّتِي اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوذُ بِسِوَاكَ
وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ
وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اِيمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا

ملحقات کتاب اخبار ماتم عمل شب قدر کرم

صادقٌ حتّٰے اَعلَمَ اَنّہٗ لَن یُصیبَنی اِلّا ما کَتَبتَ لی وَرَضِّنی مِنَ العَیشِ بِما قَسَمتَ

لی یا اَرحَمَ الرّاحِمینَ یا عُدَّتی فی کُربَتی وَیا صاحِبی فی شِدَّتی وَیا وَلِیّی

فی نِعمَتی وَیا غایَتی فی رَغبَتی اَنتَ السّاتِرُ عَورَتی وَالآمِنُ رَوعَتی

وَالمُقیلُ عَثرَتی فَاغفِر لی خَطیئَتی یا اَرحَمَ الرّاحِمینَ اَمّا اعمالِ شبہای

متبرکہ بہت ہیں خصوص اُنیسویں کو مقارن غروب آفتاب غسل کرے + فریضہ مغرب و عشا

ساتھ نافلہ کے بجالائے اور دو رکعت نماز بعد از الحمد سورہ قل ہو اللہ احد سات سات مرتبہ پڑھے

اور ستر دفعہ اَستَغفِرُ اللّٰہَ وَاَتوبُ اِلَیہِ کہے قرآن مجید کھول کے ہاتھوں پر رکھے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسئَلُکَ بِکِتابِکَ المُنزَلِ وَما فیہِ وَفیہِ اسمُکَ الاَکبَرُ وَاَسماءُکَ

الحُسنٰی وَما یُخافُ وَیُرجٰی اَن تَجعَلَنی مِن عُتَقائِکَ مِنَ النّارِ وَتَقضی

حَوائِجِی الدُّنیا وَالآخِرَۃِ پس اپنی حاجات و مراد خدا سے مانگے و حضرت امام محمد باقر و امام

جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ قرآن سر پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا القُرآنِ

وَبِحَقِّ مَن اَرسَلتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤمِنٍ مَدَحتَہٗ فیہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیھِم فَلا اَحَدَ

اَعرَفُ بِحَقِّکَ مِنکَ بِکَ یا اَللّٰہُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفاطِمَۃَ دس مرتبہ

بِالحَسَنِ دس مرتبہ بِالحُسَینِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ الحُسَینِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ

دس مرتبہ بِموسَی بنِ جَعفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ موسٰی دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ مُحَمَّدٍ

دس مرتبہ بِالحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِالحُجَّۃِ دس مرتبہ پس اپنے مطالب کو ذکر کرے کہ خدا برلائیگا اور

ہزار مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ العَن قَتَلَۃَ اَمیرِ المُؤمِنینَ اور سو رکعت نماز سوای نافلہ کی دو دعا

واسطے احیا و اموات مومنین کی و سو مرتبہ اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبّی وَاَتوبُ اِلَیہِ و یہ دعا

پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجعَل فیما تَقضی وَتُقَدِّرُ مِنَ الاَمرِ المَحتومِ فیما تَفرُقُ مِنَ الاَمرِ

دوازدہم خلف الحجۃ ... دہم علی بن محمد ... ہشتم علی بن موسی ... جعفر بن محمد ہفتم موسی بن جعفر ... علی بن الحسین ... حسن مجتبیٰ سوم حسین شہید کربلا ...

ملحقات کتاب اخبار ماتم عمال غرہ شوال المکرم

الحکیم فی لیلۃ القدر من القضاء الذی لا یرد و لا یبدل ان تکتبنی
من حجاج بیتک الحرام المبرور حجہم المشکور سعیہم المغفور ذنوبہم
المکفر عنہم سیئاتہم و اجعل فیما تقضی و تقدر ان تطیل عمری
و توسع علی فی رزقی و تقدر لی فی جمیع اموری ما ہو خیر لی فی
دنیای و آخرتی یا ارحم الراحمین اما فضیلت شب بست و یکم و بست و سوم زیادہ ہے
کہ ہر ایک میں زیارت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای جوشن کبیر و صغیر و ہزار مرتبہ سورہ
انا انزلناہ پڑہنا و دو رکعت نماز بعد از حمد دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑہی اور اعمال کو
ساتہہ استغفار کی بجالائی اور سورہ عنکبوت و روم و دخان تلاوت کری اور واسطی احیای
شب اخر کی تاکید فرمائی ہی اما روز عید سنت ہی شغف کی بہی غسل کری ہر چند نماز عید میں
جمعہ کو بہی غیبت امام میں اختلاف کیا اگر جماعت سی ادا ہوی تو بہتر و ہنگام غسل یہ دعا پڑہی
اللہم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و اتباع سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ
و آلہ پس بسم اللہ کہی و غسل کری و یہ دعا پڑہی اللہم اجعلہ کفارۃ لذنوبی
و طہر دینی اللہم اذہب عنی الدنس و زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام
بجالائی اما نماز عید دو رکعت ہی رکعت اول میں بعد از قرارت حمد و سورہ کی پانچ تکبیر
کہی بعد ہر تکبیر دعای قنوت پڑہی و رکعت دوم میں چار تکبیر کہی اور چار مرتبہ قنوت میں
اس دعا کو پڑہی و اگر واقف نہو تو جو نماز یومیہ میں پڑہتا ہی اوسی کو پڑہی دعای قنوت
نماز عید اللہم اہل الکبریاء و العظمۃ و اہل الجود و الجبروت و اہل
العفو و الرحمۃ و اہل التقوی و المغفرۃ اسئلک بحق ہذا الیوم الذی
جعلتہ للمسلمین عیدا و لمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ ذخرا و شرفا و مزیدا

ملحقات کتاب اخبار ماتم نماز عید شوال المکرم

اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَن تُدخِلَنِی فِی کُلِّ خَیرٍ اَدخَلتَ فِیهِ مُحَمَّدًا
وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَن تُخرِجَنِی مِن کُلِّ سُوءٍ اَخرَجتَ مِنهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ
عَلَیهِ وَعَلَیهِم اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ خَیرَ مَا سَئَلَکَ بِهِ عِبَادُکَ الصَّالِحُونَ وَاَعُوذُ
بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنهُ عِبَادُکَ المُخلَصُونَ اشهر ذیقعده و ذیحجه و محرم
یہ ماہہای حرام ہیں کہ انمیں روز پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ کو متوالی روزہ رکہنا ثواب نو سو برس
کی عبادت کا دلاتا ہی بست و پنجم ذیقعدہ کو حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا
کہ رحمت خدا زمین پر نازل ہوی وابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا پیدا ہونا و کعبہ کی
سطح کا پہیلنا و ظہور قایم آل محمد علیہم السلام اسدن ہی جو روزہ رہی ستر برس کی عبادتکا
اجر پائی اما شہر مبارک ذیحجہ کی نہایت فضیلت ہی حق تعالی فرماتا ہی قرآن میں
وَاذکُرُوا اللّٰهَ فِی اَیَّامٍ مَعدُودَاتٍ وَیَذکُرُوا اسمَ اللّٰهِ فِی اَیَّامٍ مَعلُومَاتٍ
عَلٰی مَا رَزَقَهُم مِن بَهِیمَةِ الاَنعَامِ حدیث میں آیا ہی ایام معلومات دس روز
ابتدای ماہ ذیحجہ کی ہیں اور معدودات روز یازدہم و دوازدہم و سیزدہم کہ ادن میں
عبادت محبوب خدا ہی ساتوین کو اس مہینی کی مسلم ابن عقیل علیہ الرحمۃ نی شہادت پائی
اوسی روز احرام حج کو عمرہ سی بدل کی سید الشہدا علیہ السلام نی مکہ سی جانب عراق
توجہ فرمائی نوین کو عرفہ ہی رات دن میں روزہ و زیارت امام حسین علیہ السلام
جسکا ثواب بیحساب لکہا ہی اور شب عید اضحی منجملہ اون چار راتوں کی ہی جنکا احیا
مؤکدہ کہا ہی غسل اور نماز و تلاوت قرآن و دعا و زیارت سلطان کربلا بجا لانا سبب
آمرزش گناہان گذشتہ و آیندہ اور بعض کی اعتقاد میں واجب ہی پڑہنا دعای
صحیفہ کاملہ جاول اوسکا یہ ہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا یَومٌ مُبَارَکٌ بعد از نماز عید کی سنت ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آداب معاشرت و آداب عبادات

الحمد للہ الذی خلق العباد بعد عدمہ و جعل مصابیح النجوم و الشمس و القمر ... و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای قربانی

افطار کری حیوان قربانی بی عیب و تندرست ہو کہ اوسی شرائط ابا احت بین رو بقبلہ لٹا
اپنی ہاتھ سی گردن پر چھری چلائی خواہ قصاب کا مددگار ہو وی **دعای قربانی**
وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پس ذبح کری اور کہی اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ جبتک ہنین مری تو
سر جدا نکرین ایک حصہ آپ و اہل و عیال کہائین اور ایک ہمسایہ و ایک حصہ فقرا کو
بہیجا ئین پوست و گلہ و پائی وغیرہ قصاب کو نہ دی آپ صرف مین نہ لائی بہتر ہی کہ
مساکین کو حوالہ فرمائی اما اٹھارہوین ماہ ذیحجہ کی عید غدیر ہی اوسدن ابراہیم خلیل کو آتش
نمرود سی خدائی رہائی دی اور واد ی غدیر خم مین امیر المومنین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
باتفاق سند خلافت ملی اوس روز میمنت افروز مین روزہ رکہنا خیرات و عبادت و نیکی مین
سرگرم رہنا ہین روز تک فشاط دل سی باہم ملنا اور یہ کلمات طیبات کہنا لازم ہی الحمد
لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ
السَّلَامُ متبسم و خندہ ک رہنا چاہئی حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ روزہ عید
غدیر کا برابر روزہ عمر دنیا و ثواب سو حج و سو عمرہ ہی اور جو کوئی مومن کو طعام افطار دے
گویا وہ فئام کو کہلایا ہی کہ ہر فئام بقدر سو ہزار آدمی ہین اما روز بست و چہارم کو عید مباہلہ
اوسدن روزہ رکہنا و شادمانی کرنا علامت احبای آل عبا ہی کہ اوسدن کرامت
پنجتن کو خدائی عالم پر ظاہر کیا ہی اما روز بست و پنجم اسدن خاندان اہلبیت مین روزہ کہا
روٹی فقیر کو دیکی پانی سی روزہ کہولا تب انی سورہ ہل اتی نازل کیا اسپر کو مرتبہ آتی

ادب صحبت و مصافحہ و معانقہ میں باب دوازدہم گہر آنی جانی میں باب سیزدہم سواری و سیر و تجارت و زراعت میں باب چہاردہم طرز پوشش و الوان لباس میں

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال عشرۂ محرم

قرب و منزلت کا دیا پس مومنین کو روزہ رکہنا بہت سرور و عبادت میں رہنا لازم

اما شہر مکرم محرم کہ عالم کی واسطی ایام ماتم و غم ہی محبان امام امم کو زیادہ تر موجب رنج

الم ہی اسمین ہر دم مصیبت مولا کو یاد کرنا رواہی و بذات رقت و آہ نالہ مین مصروف رہنا

بجا ہی زیارت و نوحہ و مرثیہ پڑہنا ترک لذات لباس و خوراک و آرام جان مین قدم رکہنا

شعار محبت ہی جب حضرت کا نام یا سرگذشت محنت سی کلام درمیان آئی یہ الفاظ

زبان پر لائی درجۂ شہدا پائی یَا لَیْتَنِی کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوزَ فَوْزاً عَظِیْماً اور جب

کسی برادر مومن سی اوقات شبانہ روز مین ملی تو لازم واقعہ اندوہ و ملال مین تعزیت

کہی عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُورَنَا وَاُجُورَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا

وَاِیَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِهٖ مَعَ اِمَامِهِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

روزہ اول و دوم و سوم ماہ محرم کی روایات مین لاکن تاکید واسطی حوادث کی ہی

مین روز و شب عاشورا کو ہزار مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وَاَصْحَابِهٖ اما روز عاشورا جب آفتاب قدری بلند ہوی با دل حزین گریبان کہولی

مصیبت زدہ کی صورت آستین کہنی تک چڑہائی صحرا یا میدان یا پشت بام

جائی اول دو رکعت نماز زیارت کی پڑہی پہر طرف قبلہ کہڑا ہو کی نیت زیارت بالای

کری زیارت امام حسین علیہ السلام دور سی کرتا ہون قربۃً الی اللہ آسمان کو بالای

اور داہنی بائین جانب دیکہی ہاتہ اوٹہا کی انگشت شہادت سی اشارہ کرتا ہے

اور با دیدہ گریان حضور قلب سی کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ

سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ

ملحقات کتاب خیار نامہ زیارت عاشورا و اعمال محرم

العالمین السلام علیک یا خیرة الله وابن خیرته السلام علیک یا
ثار الله وابن ثاره والوتر الموتور السلام علیک وعلی الارواح التی
حلت بفنائک وأناخت برحلک علیکم مني جمیعا سلام الله ابدا
ما بقیت وبقی اللیل والنهار یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه
علیک لقد عظمت الرزیة وجلت المصیبة بک علینا وعلی جمیع
اهل السموات فلعن الله امة اسست اساس الظلم والجور علیکم
اهل البیت ولعن الله امة دفعتکم عن مقامکم وازالتکم عن مراتبکم
التی رتبکم الله فیها ولعن الله امة قتلتکم ولعن الله الممهدین لهم
بالتمکین من قتالکم وبرئت الی الله والیکم منهم ومن اشیاعهم واتباعهم
واولیائهم یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه علیک انی سلم لمن
سالمکم وحرب لمن حاربکم الی یوم القیامة ولعن الله آل زیاد وآل
مروان ولعن الله بني امیة قاطبة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن
سعد ولعن الله شمرا ولعن الله امة اسرجت والجمت وتنقبت
وتهیأت لقتالک بابي انت وامي صلوات الله وسلامه علیک لقد
عظم مصابي بک فاسأل الله الذي اکرم مقامک واکرمني بک ان یرزقني
طلب ثارک مع امام منصور من اهل بیت محمد صلی الله علیه وآله اللهم
اجعلني عندک وجیها بالحسین في الدنیا والآخرة یا ابا عبد الله صلوات
الله وسلامه علیک انی اتقرب الی الله والی رسوله والی امیر المؤمنین
والی فاطمة والی الحسن والیک بموالاتک وبالبرائة ممن قاتلک ونصب لک

ملحقات کتاب اخبار ماتم زیارت عاشورا و اعمال محرم

الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرء الى الله
والى رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ممن اسس اساس ذلك وبنى
عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم برئت الى
الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة وليكم
وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة من اشياعهم
واتباعهم واوليائهم يا اباعبدالله اني سلم لمن سالمكم وحرب لمن
حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن عاداكم فاسأل الله الذي اكرمني
بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة من اعدائكم ان يجعلني معكم
في الدنيا والآخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق في الدنيا والآخرة
واسأله ان يبلغني المقام المحمود الذي لكم عند الله وان يرزقني
طلب ثاري مع امام مهدي ظاهر ناطق بالحق منكم واسأل الله بحقكم
وبالشأن الذي لكم عنده ان يعطيني بمصابي بكم افضل ما يعطي مصابا
بمصيبته يا لها مصيبة ما اعظمها واعظم رزيتها في الاسلام وفي
جميع اهل السموات والارض اللهم اجعلني في مقامي هذا ممن تناله
منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محياي محيا محمد وآل محمد
ومماتي ممات محمد وآل محمد صلواتك وسلامك عليهم اللهم ان هذا
يوم تبركت به بنو امية وابن آكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على
لسانك ولسان نبيك صلى الله عليه وآله في كل موطن وموقف وقف فيه
نبيك صلواتك عليه وآله اللهم

ملحقات کتاب اخبار ماتم زیارت عاشورا محرم

وَيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِينَ وَهٰذَا
يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ
مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالاتِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
پس دو رکعت زیارت کی نماز پڑہی وسو مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ
الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَىٰ قَتْلِهِ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا پس دو رکعت نماز پڑہی اور سو مرتبہ کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ
عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ أَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَعَلَىٰ أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَىٰ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پس دو رکعت نماز پڑہی اور
یہ کلمات بطور مناجات کہی اَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ
بِهِ أَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ
خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا
وَآلَ أَبِي سُفْيَانَ وَآلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ پس سجدہ
میں سر کو خاک پر رکہی اور کہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلَىٰ مُصَابِهِمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ عَظِيمِ رَزِيَّتِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال عاشورای محرم

السلام یوم الورود وثبت لی قدم صدق عندك مع الحسین و اولاد الحسین واصحاب الحسین الذین بذلوا مهجهم دون الحسین علیه السلام اما باقی اعمال اس روز کی عبد اللہ بن سنان حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتا ہی کہ بہ نیت فاقہ روزہ رکھی و بعد نماز عصر کی افطار کری جب وقت چاشت ہو تو چار رکعت دو سلام سی پڑہی اول میں بعد حمد سورہ قل یا ایہا الکافرون دوسری میں قل ہو اللہ احد تیسری میں بعد حمد سورہ احزاب چوتھی میں سورہ اذا جاءک المنافقون و اگر نہ جانتا ہو تو جو یاد ہو سو پڑہی اور کھڑا ہو کی چند قدم رو بقبلہ آگی بڑہی اور انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضائہ وتسلیما لامرہ پھر بھی بسبب ماتم حسین علیہ السلام کی باچشم گریان یہ دعا پڑہی اللهم عذب الفجرة الذين شاقوا رسولك وحاربوا اوليائك وعبدوا غيرك واستحلوا محارمك والعن القادة والاتباع ومن كان منهم فخب واوضع معهم او رضي بفعلهم لعنا كثيرا اللهم وعجل فرج آل محمد واجعل صلواتك عليه وعليهم واستنقذهم من ايدي المنافقين المضلين والكفرة الجاحدين وافتح لهم فتحا يسيرا واتح لهم روحا وفرجا قريبا واجعل لهم من لدنك على عدوك وعدوهم سلطانا نصيرا پھر سجدی میں سر رکہی اور کہی يا من يحكم ما يشاء ويفعل ما يريد انت حكمت فلك الحمد محمودا مشكورا فعجل يا مولاي فرجهم وفرجنا بهم فانك ضمنت اعزازهم بعد الذلة وتكثيرهم بعد القلة واظهارهم بعد الخمول يا اصدق الصادقين ويا ارحم الراحمين فاسألك يا الهي

[illegible]

ملتقات کتاب اخبار ماتم دعای سلامتی سال اول عشرہ محرم

وَسَیِّدِی سَتَعْرَعَا الْبَابَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ اَمَلِیْ وَالتَّجَاوُزَ عَنِّیْ

وَقَبُوْلَ قَلِیْلِ عَمَلِیْ وَكَثِیْرِهٖ وَالزِّیَادَةَ فِیْ اَیَّامِیْ وَتَبْلِیْغِیْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ

وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ یُدْعٰی فَیُجِیْبُ اِلٰی طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ

وَتُرِیَنِیْ ذٰلِكَ قَرِیْبًا سَرِیْعًا فِیْ عَافِیَةٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس سر کو

خاک سے اوٹھائے آسمان کی طرف سنہ کرے اور کہے اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَكَ فَاَعِذْنِیْ یَا اِلٰهِیْ بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذٰلِكَ اور فرمایا

جو اجر و ثواب چاہے تو ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلناہ کو پڑہے حدیث مین وارد ہوا ہے

کہ روز عاشورا ہرگاہ اس دعا کو جو پڑہے کا بعد نماز زیارت کی سال اینده تک مرگ سے

امان خدا مین رہیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ

وَالْمُرْسَلِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَ

زِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَسْاَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهٖ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ بعد اسکے دس بار صلواۃ پڑہے پھر یہ دعا تلاوت کرے یَا فَارِجَ

كَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَا

یَا كَاشِفَ ضُرِّ اَیُّوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ یَوْمَ عَاشُوْرَا

یَا جَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

وَرَحِیْمَهُمَا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

وَاقْضِ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَطَوِّلْ عُمْرِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَرِضَاكَ

ملحقات کتاب خبار ماتم زیارت عصر عاشورای محرم

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

پس اپنی جو حاجات ہون ہاتھہ پہیلا کی طلب کری کہ خدا بر لائی اور عمر مین برکت ورزق مین وسعت دی اور جب دن آخر ہو تو یہ زیارت جو مشتمل ہی اوپر تعزیت حضرت رسالت و شاہ ولایت کی آداب سی پڑہی زیارت عصر عاشورا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۗءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَاۗئِكَ وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ سُكَّانِ الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَاۗئِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذُرِّيَّاتِهِمْ

لغات کتاب اخبار تا تمام زیارت آخر وقت دہم محرم

الهُداة المهديين السلام عليك يا مولاي وعليهم وعلى ارواح
وعلى ارواحهم وعلى تربتك وعلى تربتهم اللهم لقهم رحمة و
رضوانا وروحا وريحانا السلام عليك يا مولاي يا ابا عبد الله
يا ابن خاتم النبيين ويا ابن سيد الوصيين ويا ابن سيدة نساء
العالمين السلام عليك يا شهيد يا ابن الشهيد يا اخا الشهيد
يا ابا الشهداء اللهم بلغه عني في هذه الساعة وفي هذا اليوم و
في هذا الوقت وفي كل وقت تحية كثيرة وسلاما سلام الله
عليك ورحمة الله وبركاته يا ابن سيد العالمين وعلى المستشهدين
معك سلاما متصلا ما اتصل الليل والنهار السلام على الحسين
بن علي الشهيد السلام على علي بن الحسين الشهيد السلام على
عباس بن امير المؤمنين الشهيد السلام على الشهداء من ولد امير
المؤمنين السلام على الشهداء من ولد الحسن السلام على الشهداء
من ولد الحسين السلام على الشهداء من ولد جعفر وعقيل السلام
على كل مستشهد معهم من المؤمنين اللهم صل على محمد وآل محمد
وبلغهم عني تحية كثيرة وسلاما السلام عليك يا رسول الله
احسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا فاطمة
احسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا امير المؤمنين
احسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا ابا محمد
الحسن احسن الله لك العزاء في اخيك الحسين يا مولاي يا ابا عبد الله

باب سوم آداب جماعت و تعقیبات

ملحقات کتاب اخبار ماتم اربعین کہ زیارت امام علیہ السلام

أَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى وَقِرَايَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَنْ يَرْزُقَنِي فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ إِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ پس ادا کرے ہوئے آج

اور یاد مصیبت امام حسین علیہ السلام پہ اشکبار ہوئے اما روز اربعین یعنی یوم چہلم شہادت مظلوم کربلا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے علامات مومن پانچ ہیں

پچاس و ایک رکعت نماز فریضہ و نافلہ و نمازات کی اور زیارت اربعین و دہنے ہاتھ میں انگشتری رکھنا و سجدہ شکر میں پیشانی خاک پہ گھسنا و بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر کلام میں بلند کہنا

صفوان جمال نے روایت کی ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر گاہ روز بلند ہو تو باوضو قبلہ رو کھڑا ہو کے اداب مذکورہ سے زیارت پڑھنا چاہیے زیارت اربعین

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيلِ اللّٰهِ وَنَجِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى أَسِيرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ أَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهُ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنَ الْقَادَةِ وَذَائِدًا مِنَ الذَّادَةِ وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنٰى وَشَرٰى آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِي هَوَاهُ وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمَيْمُونَةِ وَالْمَلَكِ الَّذِي هَبَطَ بِهَا وَالْوَصِيِّ الَّذِي هُوَ فِيهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَانْفَعْنِي بِهَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اربعین کو زیارت امام

أَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ
فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ
اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ
اللّٰهِ وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيدًا وَمَضَيْتَ حَمِيدًا وَمُتَّ فَقِيدًا مَظْلُومًا
شَهِيدًا وَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ
مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ
نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ
بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ
وَأَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ
الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَأَعْلَامُ
الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ
بِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ
مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَأْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ
وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

ملحقات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

آداب نکاح دائمی اگر عورت باکرہ و بالغہ و مرد بھی بالغ ہو اور اصالۃً چاہیں
باہم صیغہ ایجاب و قبول ادا کریں اول مبلغ مہر کو سکہ و تعداد سے قرار دیں عورت کہے
زَوَّجْتُکَ نَفْسِی عَلَی صِدَاقِ مِأَۃِ اَلْفِ رُوْبِیَۃٍ مَوْصُوْفًا مرد جواب دے
قَبِلْتُ لِنَفْسِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِی عَلَی الْمَہْرِ
الْمَعْلُوْمِ مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِی پھر عورت کہے زَوَّجْتُکَ نَفْسِی اَصَالَۃً
وَوَکَالَۃً عَنْ اَبِی وَعَنْ جَدِّی بِالْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد جواب دے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ
لِنَفْسِی پھر عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِی مِنْ نَفْسِکَ بِالْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد جواب دے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِی پھر عورت کہے زَوَّجْتُکَ بِنَفْسِی عَلَی الْمَہْرِ الْمَذْکُوْرِ
مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِی لازم احتیاط ہے کہ عورت باپ دادا سے اجازت کا
حاصل کرے دوسری صورت عورت و مرد کے وکیل دو گواہ خواہ زیادہ کے روبرو
جو اونکے واقف ہوں قرار پائیں تعداد مبلغ و سکہ رائج بعد تعیین درمیان لائیں جلسہ
واحد میں قابلیت عربیت و وقوف خبر و انشا و قرارت مخارج حروف کی مہارت سے
قصد انشا پر وکیل زن اول خطبہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَصِہْرًا وَکَانَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاَہْلِ بَیْتِہِ الَّذِیْنَ اَذْہَبَ اللّٰہُ
عَنْہُمُ الرِّجْسَ وَطَہَّرَہُمْ تَطْہِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
وَقَوْلُہُ الْحَقُّ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ
اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَنَاکَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّی

۸۳

مقامات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

اباهی بکم الامم یوم القیامة ولو بالسقط والصلوة علی اشرف
المرسلین محمد وعترته المعصومین نام عورت کا زینب و مرد محمد ہو وکیل عورت
اصالتاً مرد و عورت دونون سے اجازت لیکر کہے انکحت موکلک محمداً موکلتی زینب
علی الصداق مائة الف روپیة موصوفة وکیل مرد جواب دے قبلت النکاح
لموکلی علی الصداق المعلوم پھر وکیل عورت کہے زوجت موکلک موکلتی بالمهر المعلوم
وکیل مرد جواب دے قبلت التزویج لموکلی علی المهر المعلوم پھر وکیل عورت کہے متعت موکلک
موکلتی علی المهر المعلوم وکیل مرد جواب دے قبلت لموکلی علی المهر المعلوم پھر وکیل عورت
کہے زوجت محمداً زینب علی الصداق المعین الموصوف وکیل مرد جواب دے
قبلت لموکلی علی المهر المعلوم پھر وکیل عورت کہے زوجت زینب محمداً
علی الصداق المعین الموصوف وکیل مرد جواب دے قبلت وکالة عن
موکلی پھر وکیل عورت کہے انکحت نفس موکلتی زینب وکالة عنها وعن
ابیها ومن جدها من موکلک محمداً بالصداق المذکور وکیل مرد جواب دے
قبلت النکاح لموکلی بالصداق المعلوم پھر وکیل عورت کہے زوجت بنت
موکلی من موکلک بالمهر المعلوم وکیل مرد جواب دے قبلت لموکلی پھر وکیل
عورت کہے انکحت زینب من موکلک علی المهر المعلوم وکیل مرد جواب دے
قبلت لموکلی لازم ہے جبتک صیغۂ ایجاب کی لفظ تمام نہوں قبول کو شروع نکرے
اور اگر مرد و عورت حاضر ہوں اور بعوض اسم نہ لیوے اور کہے و اشارہ اونکی طرف کرے تو بہتر ہے
تیسری صورت عقد منقطع یعنی متعہ کی اوسکی تعیین مدت اور تعیین مہر اول ...
شرطیں ہیں بعد ازاں اگر اصالۃً صیغۂ ایجاب و قبول جاری کریں عورت کہے مرد سے زوجتک

زبان بلا تم سے با خلق عند الکلام کرو [illegible]
مرد و عورت [illegible] سلام اور نماز [illegible] سنت ہی [illegible]
بجالاو [illegible] سلام علیکم و رحمة الله [illegible]
ہی اور [illegible] سلام [illegible]
یہی ہی [illegible]

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب متعہ و درد میلاد کی لئی آیات معظم

مُتْعَةً شوہر جوابدی قَبِلْتُ لِنَفْسِی وہر گاہ وکالت سی طرفین کی ہو تو وکیل عورت جاہئے
وکالت پاکی سمجھاتی تکوشتہ مین دیتا ہون فلان شخص کی اس مدت تک اتنی مبلغ پر بشرط آن
کہ میراث اور تقسیم لیالی مانند نکاح دائمی کا دعوی نکرے جب راضی ہو تو وکیل مرد سی کہی مَتَّعْتُ
نَفْسَ مُوَكِّلَتِي زَيْنَبَ مِنْ مُوَكِّلِكَ مُحَمَّدٍ مِنَ الْآنِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَشْمِينِ أَرْبَعَةِ
رُوبِيَّةٍ وکیل مرد جوابدی قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي واگر پس از تمہید مقدمہ یعنی مدت ومبلغ وکیل عورت
سی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ وکیل
مرد یہی جوابدی علاوہ اسکی بعد تقرر شروط یون کہی زَوَّجْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي زَيْنَبَ
مُوَكِّلَكَ مُحَمَّدًا مُتْعَةً شَهْرًا كَامِلًا بِاثْنَيْنِ رُوبِيَّةً فِضَّةً نِكَاحًا غَيْرَ سِفَاحٍ
عَلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ عَلَى أَنْ لَا تَرِثَهُ وَلَا يَرِثَهَا وَعَلَى أَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ
وَلَهُ أَنْ يَعْزِلَ وکیل مرد جوابدی قَبِلْتُ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ اگر مرد کا وکیل ہو
اصالتاً خود یہی جوابدی اور جائز جانا ہی کہ زبان ہندی مین عورت کہی متعہ کیا دیتی ہو اپنا
اپنی تئین واسطی تمہاری اسوقت سی طلوع آفتاب تک پانچ روپیہ کو مرد کہی قبول کیا مینی
اپنی لئی طریق ولیمۂ عروسی وغیرہ فواتحہ الختمین مین بیان کیا ہی لاکن ہرگاہ
دروزہ عورت پر غالب کرے ولادت فرزند مین دشواری پڑی تو ان آیات کو پوست پر لکہی
واہنی ران پر حاملہ کی باندہی لیبانہ وضع کہول ڈالی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا
إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ
مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا علاوہ انکے تہ جدید نقش کندہ کا دور سی گہر مین عورت کی باندہنا
موجب سہولت ونجات پاتی ہی جب فرزند متولد ہو تو بعد ردائہ مسدس جاد شیرانی [illegible]

[illegible]

ملحقات کتاب خیابان و عای عقیقہ ہی آدم

ہو کی ایک قطرہ اوسکی واہنی دو سرا بائین سوراخ بینی مین ڈالین سید ہی کان مین سکا کی
اذان اور گوش چپ مین اقامت کہین بعد ازان نال کاٹین آب فرات و ذرہ خاک تربت
کربلا کی تالو او ٹہائین ہرگاہ میسر ہو تو شہد کا پانی صرف مین لائین غسل دینا ہنگام پیدایش
سنت نزدیک بعض واجب ہی بہترین اسمای دنیا محمد و علی و حسنین و فاطمہ و زینب علیہم السلام ہیں
نام بیا بیٹی پر مقرر کرین اور ایک روایت مین تعین اسم روز ہفتم مناسب ہی اوسی دن عقیقہ کو
سر کی بال مونڈ ین زعفران گوکی فرق پر ملین برابر وزن موی سر چاندی یا سونا تصدق
کرین پسر کیواسطی بکرا خواہ دنبہ یا اونٹ نر و دختر کی لیی مادہ بلکہ یہ دونو کا حکم یکسان ہی جب
قربانی کرین ہنگام ذبح رو بقبلہ جانور کو لٹا کی دعا پڑہین دعای عقیقہ بسم اللہ و باللہ
اللہم عقیقۃ عن فلان اور بچہ کا نام لی لحمہا بلحمہ ودمہا بدمہ وعظمہا
بعظمہ اللہم اجعلہا وقاء لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ دعای ثانی
یا قوم انی بریء مما تشرکون انی وجہت وجہی للذی فطر السماوات و
الارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من
المسلمین اللہم منک ولک بسم اللہ وباللہ واللہ اکبر اللہم صل
علی محمد وتقبل من فلان ابن فلان طفل اور اوسکی والد کا نام لیکی پہر ی پیسری
ایک ران اوسکی قابلہ دائی جنائی اگر وہ ہو تو مادر نہ دی جو چاہی کری باقی کو
دسری پای وغیرہ خام یا پختہ و پوست مومنین سی دس آدمی خواہ زیادہ کو پہنچائی استخوان
سالم رکھی پدر و مادر و سایر مردم خانہ سی کوئی نہ کہائی روز ہفتم سوراخ کرنا داہنی کان کی
لو کا واسطی پسر کی او ختنہ سنت ہی ہر چند قریب حد بلوغ بہی مسلمانی کی مہلت بلکہ سات

٨٦

ملاقات و الفت ہی او سفر میں نامہ و پیام
سلام کی مراسلت ہی خطوط جواب نبشت و سلام
حاضر کرو واجب فرمایا و بیا ہی پانچ کتابت
روح ظل لازم و ضروری بتایا تو نشتہ نام خدا
و رسول و امام کو جلانی سی منع بیا پچانی او
و بیونی پانی سی ناسرہ دالنی کو شدہ دیا باب
دوازدھم آداب خانہ و داخل و خارج ہونا

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای ختنہ و دفع گریہ طفل و عمل کبوتر

عمر تک ضروری ملت ہی رو بقبلہ طفل کو بٹھا کی دعا پڑہی بعد از ان ختنہ کری اگر او س وقت
پیمبر بموجب ملل ضرور اس عبارت کو سمع بچہ میں پہنچائی دعای ختنہ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ
سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتِّبَاعٌ مِنَّا لَكَ
وَلِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَإِرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ لِأَمْرٍ أَرَدْتَهُ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهُ
وَأَمْرٍ أَنْفَذْتَهُ فَأَذَقْتَهُ حَرَّ الْحَدِيدِ فِي خِتَانِهِ وَحِجَامَتِهِ لِأَمْرٍ أَنْتَ أَعْرَفُ
بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَزِدْ فِي عُمُرِهِ وَادْفَعِ الْآفَاتِ
عَنْ بَدَنِهِ وَالْأَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ
فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ حق اسنہ رزند باپ پر یہ ہی کہ دایہ نیک سی دودہ پلوادی نام اچھا
رکھی تیسری کلمہ توحید بعد از ان قرآن سکھادی عقیقہ و ختنہ و تربیت صوم و نماز کرے
دریا میں پیرنا تیر اندازی کی تعلیم دی لڑکا ہر گاہ بہت روکی چلائی یا عورت بدخواب
ہوکی ڈری اس آیت کو پڑہکی سنائی فَضَرَبْنَا عَلٰى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ
سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصٰى لِمَا
لَبِثُوا أَمَدًا دفع مرض کبوتر صحرائی لاکی سیاہی ظاہری کا غذ پاک پہ دعا
لکھیں گولی بنا کی منہ میں کہلا دین ہاتھ میں پکڑ کی تین مرتبہ گرد سر بیمار پھرائیں دعا پڑہتی جا
بعد از ان ہوا میں اڑا ئیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ هٰذَا الطَّيْرُ فِدْيَةُ فُلَانِ
ابن فلان اسم بچہ و اوسکی باپ کا نام لین لَحْمُهُ بِلَحْمِهِ وَدَمُهُ بِدَمِهِ وَعَظْمُهُ بِعَظْمِهِ
وَشَعْرُهُ بِشَعْرِهِ وَجِلْدُهُ بِجِلْدِهِ وَمُخُّهُ بِمُخِّهِ فَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَاشْفِهِ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ عمل کو سفند
شیخ بہاء الدین سی منقول ہی کہ تین راس دنبہ یا بکری یا سیدہی چہ او پانچ یا سات وجہ حلال کی

اوربکری اور دنبہ پانی کو نا پہنچنے . کبھی گرشتہ باری
طعام خواہ پانی مین گری غوطہ دیکی پہینکنی پہ تیم دی
یانگ شکاری انوخشہ کو جب صید پرچہوڑ دلیم اللہ کہو
اگرجان باقی ہو تو ذبح کرو مرجائی تو حلال جانو
اوسی حکم ہی ضرب تیر و بند وق کا وقت

ملحقات کتاب اخبار یا تمم عمل گوسفند وگندم و دعای توبہ صحیفہ مکرم

بی عیب مانند حیوان قسمہ بانی لائین ریزہ قند ہر واحد کی منہ مین دیکی اطراف مریض پہر تین
ہر مرتبہ دعا کو آداب سی پڑہین چند مومن فقیر کو حوالہ کرین خواہ بعد ذبح گوشت و پوست وکلہ وپایہ
غربا کو پہنچائین اگر کچہہ نقد بہی اضافہ ہو تو بہت ثواب و اجر پائین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْ
عَلٰى مَا بِهِ الْمَرِيْضِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عمل گندم دادہ ذرقی سی
نقل ہوا ہی کہ حضرت صادق نی ارشاد کیا ہی جو بیمار کا مرض طول پکڑی وجہ حلال سی گیہون خریدی
ایک صاع جنی ہوی صاف لی رنجور کو چت لٹائی سینہ پہ کپڑا بچہائی دونو ہاتہ مین دانی اوٹہا کی
چہاتی پہ تہوڑی تہوڑی ڈالتا جائی دعا کی الفاظ تا آنی مین زبان پہ لائی پہر سبکو جمع کری علاحدہ رکہی
اور مثل اول گرائی و دعا فرمائی تین مرتبہ تکرار چاہیی پہر علیل کو سید ہا بٹہائی غلہ کو اوٹہائی و چار پیمانہ
ری چار حصہ کری ہر حصہ ظاہر مین باندہ کی مومنین کو دی اگر نقد بہی کچہہ ہو تو بہتر ہی راوی کہتا ہی مینی
ایسا ہی کیا گویا کہ قید و بند سی رہا کر دیا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اِذَا سَاَلَكَ
بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيْفَتَكَ
عَلٰى خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَنْ تُعَافِيَهُ مِنْ عِلَّتِهِ
اور جو دوسرا قاری ہو تو کہی وَاَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنْ عِلَّتِيْ آداب توبہ تمامی گناہون سی
ندامت و پشیمانی یاد مین اوسکی دل و زبان پہ لائی نہا کی نیت مستحب سی دو رکعت نماز بجا لائی
حضور قلب مین توبہ کری ترک معصیت پہ عہد محکم سی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لَا يَصِفُهُ نَعْتُ
الْوَاصِفِيْنَ وَيَا مَنْ لَا يُجَاوِزُهُ رَجَاءُ الرَّاجِيْنَ وَيَا مَنْ لَا يَضِيْعُ لَدَيْهِ اَجْرُ الْمُحْسِنِيْنَ
وَيَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى خَوْفِ الْعَابِدِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ غَايَةُ خَشْيَةِ الْمُتَّقِيْنَ هٰذَا
مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ اَيْدِي الذُّنُوْبِ فَقَادَتْهُ اَزِمَّةُ الْخَطَايَا وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای توبه صحیفه معظم

فقصّر عمّا أمرت به تفريطاً وتعاطى ما نهيت عنه تغريراً كالجاهل
بقدرتك عليه أو كالمنكر فضل إحسانك إليه حتّى إذا انفتح له بصر
الهدى وتقشّعت عنه سحائب العمى أحصى ما ظلم به نفسه وفكّر
فيما خالف به ربّه فرأى كبير عصيانه كبيراً وجليل مخالفته جليلاً فأقبل
نحوك مؤمّلاً لك مستحيياً منك ووجّه رغبته إليك ثقةً بك فأمّك
بطمعه يقيناً وقصدك بخوفه إخلاصاً قد خلا طمعه من كلّ مطموع
فيه غيرك وأفرخ روعه من كلّ محذور منه سواك فمثل بين يديك
متضرّعاً وغمّض بصره إلى الأرض متخشّعاً وطأطأ رأسه لعزّتك متذلّلاً
وأبثّك من سرّه ما أنت أعلم به منه خضوعاً وعدّد من ذنوبه ما أنت
أحصى لها خشوعاً واستغاث بك من عظيم ما وقع به في علمك و
قبيح ما فضحه في حكمك من ذنوب أدبرت لذّاتها فذهبت و
أقامت تبعاتها فلزمت لا ينكر يا إلهي عدلك إن عاقبته ولا
يستعظم عفوك إن عفوت عنه ورحمته لأنّك الربّ الكريم الّذي
لا يتعاظمه غفران الذنب العظيم اللّهمّ فها أنا ذا قد جئتك مطيعاً
لأمرك فيما أمرت به من الدعاء متنجّزاً وعدك فيما وعدت به من الإجابة
إذ تقول ادعوني أستجب لكم اللّهمّ فصلّ على محمّد وآله والقني
بمغفرتك كما لقيتك بإقراري وارفعني عن مصارع الذنوب كما
وضعت لك نفسي واسترني بسترك كما تأنّيتني عن الانتقام منّي
اللّهمّ وثبّت في طاعتك نيّتي وأحكم في عبادتك بصيرتي ووفّ

٨٩

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای توبه

مِنَ الْأَعْمَالِ لِمَا تَغْسِلُ بِهِ دَنَسَ الْخَطَايَا عَنِّي وَ تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَ مِلَّةِ
نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ إِذَا تَوَفَّيْتَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هَذَا مِنْ
كَبَائِرِ ذُنُوبِي وَ صَغَائِرِهَا وَ بَوَاطِنِ سَيِّئَاتِي وَ ظَوَاهِرِهَا وَ سَوَالِفِ زَلَّاتِي
وَ حَوَادِثِهَا تَوْبَةَ مَنْ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِمَعْصِيَةٍ وَ لَا يُضْمِرُ أَنْ يَعُودَ فِي
خَطِيئَةٍ وَ قَدْ قُلْتَ يَا إِلَهِي فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ إِنَّكَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ
وَ تَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ تُحِبُّ التَّوَّابِينَ فَاقْبَلْ تَوْبَتِي كَمَا وَعَدْتَ
وَ اعْفُ عَنْ سَيِّئَاتِي كَمَا ضَمِنْتَ وَ أَوْجِبْ لِي مَحَبَّتَكَ كَمَا شَرَطْتَ
وَ لَكَ يَا رَبِّ شَرْطِي أَلَّا أَعُودَ فِي مَكْرُوهِكَ وَ ضَمَانِي أَلَّا أَرْجِعَ فِي
مَذْمُومِكَ وَ عَهْدِي أَنْ أَهْجُرَ جَمِيعَ مَعَاصِيكَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمُ
بِمَا عَمِلْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا عَلِمْتَ وَ اصْرِفْنِي بِقُدْرَتِكَ إِلَى مَا أَحْبَبْتَ
اللَّهُمَّ وَ عَلَيَّ تَبِعَاتٌ قَدْ حَفِظْتُهُنَّ وَ تَبِعَاتٌ قَدْ نَسِيتُهُنَّ وَ كُلُّهُنَّ
بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَ عِلْمِكَ الَّذِي لَا يَنْسَى فَعَوِّضْ مِنْهَا أَهْلَهَا
وَ احْطُطْ عَنِّي وِزْرَهَا وَ خَفِّفْ عَنِّي ثِقْلَهَا وَ اعْصِمْنِي مِنْ أَنْ أُقَارِفَ
مِثْلَهَا اللَّهُمَّ وَ إِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِي بِالتَّوْبَةِ إِلَّا بِعِصْمَتِكَ وَ لَا اسْتِمْسَاكَ
بِي عَنِ الْخَطَايَا إِلَّا عَنْ قُوَّتِكَ فَقَوِّنِي بِقُوَّةٍ كَافِيَةٍ وَ تَوَلَّنِي بِعِصْمَةٍ
مَانِعَةٍ اللَّهُمَّ أَيُّمَا عَبْدٍ تَابَ إِلَيْكَ وَ هُوَ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ فَاسِخٌ
لِتَوْبَتِهِ وَ عَائِدٌ فِي ذَنْبِهِ وَ خَطِيئَتِهِ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَكُونَ كَذَلِكَ
فَاجْعَلْ تَوْبَتِي هَذِهِ تَوْبَةً لَا أَحْتَاجُ بَعْدَهَا إِلَى تَوْبَةٍ تَوْبَةً مُوجِبَةً
لِمَحْوِ مَا سَلَفَ وَ السَّلَامَةِ فِيمَا بَقِيَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِنْ جَهْلِي

بیان صفائی چاه

ملحقات کتاب انجاز نامه و دعای توبه

واستوهبتك سوء فعلي فاضممني الى كنف رحمتك تطولا و
استرني بستر عافيتك تفضلا اللهم واني اتوب اليك من كل
ما خالف ارادتك او زال عن محبتك من خطرات قلبي ولحظات
عيني وحكايات لساني توبة تسلم بها كل جارحة على حيالها من
تبعاتك وتأمن مما يخاف المعتدون من اليم سطواتك اللهم
فارحم وحدتي بين يديك ووجيب قلبي من خشيتك واضطراب
اركاني من هيبتك فقد اقامتني يا رب ذنوبي مقام الخزي
بفنائك فان سكت لم ينطق عني احد وان شفعت فلست
باهل الشفاعة اللهم صل على محمد وآله وشفع في خطاياي كرمك
وعد على سيئاتي بعفوك ولا تجزني جزائي من عقوبتك وابسط
علي طولك وجللني بسترك وافعل بي فعل عزيز تضرع اليه
عبد ذليل فرحمه او غني تعرض له عبد فقير فنعشه اللهم لا خفير لي
منك فليخفرني عزك ولا شفيع لي اليك فليشفع لي فضلك و
قد اوجلتني خطاياي فليؤمني عفوك فما كل ما نطقت به عن
جهل مني بسوء اثري ولا نسيان لما سبق من ذميم فعلي لكن لتسمع
سماؤك ومن فيها وارضك ومن عليها ما اظهرت لك من الندم
ولجأت اليك فيه من التوبة فلعل بعضهم برحمتك يرحمني لسوء
موقفي او تدركه الرقة علي لسوء حالي فينالني منه بدعوة هي اسمع
لديك من دعائي او شفاعة اوكد عندك من شفاعتي تكون بها

91

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای استخارہ ذات الرقاع

فَجَانِی مِنْ غَضَبِكَ وَفَوِّزْنِی بِرِضَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ یَكُنِ النَّدَمُ تَوْبَةً اِلَیْكَ فَاَنَا
اَنْدَمُ النَّادِمِیْنَ وَاِنْ یَكُنِ التَّرْكُ لِمَعْصِیَتِكَ اِنَابَةً فَاَنَا اَوَّلُ الْمُنِیْبِیْنَ وَاِنْ
یَكُنِ الْاِسْتِغْفَارُ حِطَّةً لِلذُّنُوْبِ فَاِنِّیْ لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَمَرْتَ
بِالتَّوْبَةِ وَضَمِنْتَ الْقَبُوْلَ وَحَثَثْتَ عَلَی الدُّعَاءِ وَوَعَدْتَ الْاِجَابَةَ فَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَلَا تَرْجِعْنِیْ مَرْجِعَ الْخَیْبَةِ مِنْ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ وَالرَّحِیْمُ لِلْخَاطِئِیْنَ الْمُنِیْبِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ كَمَا هَدَیْتَنَا بِهٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً تَشْفَعُ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَیَوْمَ الْفَاقَةِ اِلَیْكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ طریق استخارہ ذات
الرقاع جو کام مشکل اور محل تردد خاطر کسیکو پیش آئی خلوت مین دوستان خالص
عاقل سے ذکر فرمائی جیسا اونکی رائی قرار پائی توکل خدا پر اوسکو عمل مین لائی جب قبل و کر
پر اختلاف پڑی دو جانب مین کوئی راجح نہ ٹھہری با وضو سمت قبلہ مصلا پر بیٹھی چھ ٹکڑی
کاغذ تراشی دوات پاک سی اوسپر لکھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِمُحَمَّدٍ مُجْتَبٰی بْنِ خَیْرِ النِّسَاءِ اپنا نام اور ماں کا اسم درج کری اور
لپیٹ کی سب زیر سجادہ رکھی بعد ازان دو رکعت نماز بنیت مستحب سی پڑھی پھر جیسا
جو شب معراج مین پروردگار نی احمد مختار کو تعلیم فرمائی تلاوت کری رجوع قلب سے سجدہ مین
جائی سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ کو زبان پر لائی سر اوٹھا کی
سیدھا بیٹھی ان کلمات طیبات کو خشوع سی کہی اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ
فِیْ یُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِیَةٍ پس مصلا کی نیچی سی رقعات کو ہاتھ ماری اوسمین سی
ایک ایک باہر لاکی دیکھی ہر گاہ تین دفعہ پی در پی افعل نکلی اوس کام پر حضور قدم رکھی

ملحقات کتاب انجبار ثانم   دعای استخاره ذات الرقاع وسجده قرآن

چلی اور درصورت برآمد ہونی تین لا تفعل کی اجتناب واجب جانی اور اگر افعل و لا تفعل
مختلف آئین تو پانچ رقعہ کو باری باری باہر لائین جو بیشتر دیکھین عمل اوسپر کرین دعا
ماثورہ اللّٰهُمَّ اخْتَرْ لِي بِعِلْمِكَ وَوَفِّقْنِي لِرِضَاكَ وَمَحَبَّتِكَ اللّٰهُمَّ
اخْتَرْ لِي بِقُدْرَتِكَ وَجَنِّبْنِي بِعِزَّتِكَ مَقْتَكَ وَسَخَطَكَ اللّٰهُمَّ
اخْتَرْ لِي فِيمَا أُرِيدُ مِنْ هٰذَيْنِ الْأَمْرَيْنِ اوس کام کا نام لی جو کرنا منظور ہے
أَيْسَرَهُمَا إِلَيَّ وَأَحَبَّهُمَا إِلَيْكَ وَأَقْرَبَهُمَا مِنْكَ وَأَرْضَاهُمَا لَكَ اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي زَوَيْتَ بِهَا عِلْمَ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا عَنْ جَمِيعِ
خَلْقِكَ فَإِنَّكَ عَالِمٌ بِهَوَايَ وَسَرِيرَتِي وَعَلَانِيَتِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاسْفَعْ بِنَاصِيَتِي إِلَى مَا تَرَاهُ لَكَ رِضًا وَلِي صَلَاحًا فِيمَا أَسْتَخِيرُكَ
فِيهِ حَتَّى تُلْزِمَنِي مِنْ ذٰلِكَ أَمْرًا أَرْضَى فِيهِ بِحُكْمِكَ وَأَتَّكِلُ فِيهِ عَلَى قَضَائِكَ
وَأَكْتَفِي فِيهِ بِقُدْرَتِكَ وَلَا تَقْلِبْنِي وَهَوَايَ لِهَوَاكَ مُخَالِفٌ وَلَا أُرِيدُ
لِمَا تُرِيدُ لِي مُجَانِبٌ أَغْلِبْ بِقُدْرَتِكَ الَّتِي تَقْضِي بِهَا مَا أَحْبَبْتَ
عَلَى مَنْ أَحْبَبْتَ بِهَوَاكَ هَوَايَ وَيَسِّرْ لِيَ الْيُسْرَى الَّتِي تَرْضَى بِهَا عَنْ صَاحِبِهَا
وَلَا تَخْذُلْنِي بَعْدَ تَفْوِيضِي إِلَيْكَ أَمْرِي بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
اللّٰهُمَّ أَوْقِعْ خِيَرَتَكَ فِي قَلْبِي لِلُزُومِهَا يَا كَرِيمُ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

سجدات قرآن پندرہ ہین چار واجب الم سجده وحم سجده والنجم واقرا باقی
سنت ہین احتیاط یہ ہی کہ وقت سجده کی رو بقبلہ ہو اگر میسر نہ آئی تو ہر طرف کر سکتا ہی
یہ ذکر ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
عُبُودِيَّةً وَرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا وَلَا مُسْتَكْبِرًا

دوسرا بیان غسل

۹۳

کہ ساری پانی کی قرار لیوی اور یکبارگی جزو اعضای بدن کو بلا فاصلہ تابع اوس جزو کی کرے اور پانی کی اندر جاوی اور پاؤن کو زمین سی اوٹھاوی کہ پانی تلو و منی گذر جای بہتر وہی کہ غسل ترتیبی اختیار کرے اور وضو کرنا ساتھ غسل جنابت کے حرام ہی اگر اثنای غسل کے حدث اصغر مثل باد و بول صادر ہو تو غسل تمام کرے لیکن بعد اوسکے وضو کرے احتیاطاً

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب عریضہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام

جس کسی شخص کو مہم عظیم حاجت صعب پیش آوی تدبیر اضطرار سی کوئی حضرت مہاوی درمیان ظہر و عصر کا غذ طاہر پر قلم و دوات پاکیزہ سی عبارت عریضہ اپنی خط نسخ یا نستعلیق مین یون لکہی اگر اعراب نہ ہی تو تشدید اور تنوین کا عبارت مین راقم ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَتَبْتُ يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ مُسْتَغِيثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِي مُسْتَجِيرًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ أَمْرٍ قَدْ دَهَمَنِي وَأَشْغَلَ قَلْبِي وَأَطَالَ فِكْرِي وَسَلَبَنِي بَعْضَ لُبِّي وَغَيَّرَ خَطِيرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِي أَسْلَمَنِي عِنْدَ تَخَيُّلِ وُرُودِهِ الْخَلِيلُ وَتَبَرَّأَ مِنِّي عِنْدَ تَرَائِي إِقْبَالِهِ إِلَيَّ الْحَمِيمُ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِهِ حِيلَتِي وَخَانَنِي فِي تَحَمُّلِهِ صَبْرِي وَقُوَّتِي فَلَجَأْتُ فِيهِ إِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ لِلّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِي دِفَاعِهِ عَنِّي عِلْمًا بِمَكَانِكَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلِيِّ التَّدْبِيرِ وَمَالِكِ الْأُمُورِ وَاثِقًا بِكَ فِي الْمُسَارَعَةِ فِي الشَّفَاعَةِ إِلَيْهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي أَمْرِي مُتَيَقِّنًا لِإِجَابَتِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِيَّاكَ بِإِعْطَائِي سُؤْلِي وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنِّي وَتَصْدِيقِ أَمَلِي فِيكَ فِي أَمْرِ كَذَا

یہان اپنی حاجت کو عبارت عربی خواہ فارسی یا اردو مین لکہی

فِيمَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَهُ وَلِأَضْعَافِهِ بِقَبِيحِ أَفْعَالِي وَتَفْرِيطِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي أَوْجَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَغِثْنِي يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهَفِ وَقَدِّمِ الْمَسْأَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي قَبْلَ حُلُولِ التَّلَفِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ وَأَسْأَلُ

[illegible]

اور کسی نماز فرض ... حالت جیسے ... [illegible]

ملحقات کتاب ابحار بالنجم اداب عریضہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام

جلّ جلاله لی نصرًا عزیزًا و فتحًا قریبًا فیه بلوغ الآمال و خیر المبادی
و خواتیم الاعمال و الامن من المخاوف کلّها فی کلّ حال انّه جلّت
آلاؤه لما یشاء فعّال و هو حسبی و نعم الوکیل فی المبدأ و المآل
پس عریضہ کو اصلاح مقراض وی فندری عطر لی سے لپیٹے لفافہ میں
کرے سرنامہ لکھے من العبد الذلیل فلان بن فلان الی المولی الجلیل صاحب
العصر و الزمان شریک القرآن خلیفة الرحمن قاطع البرهان
علیه و علی آبائه صلوٰة من الرب المنّان اور اسکو کسی نہر یا کنواں
کی جاری خواہ پاکیزہ کی گہری ہو [illegible] اور چاہ میں ڈالے یا [illegible]
[illegible] پانی جاری ہو [illegible] عبارت پڑھے یا حسین بن روح
سلام علیک اشهد ان وفاتک فی سبیل الله و انک حیّ عند الله
مرزوق و قد خاطبتک فی حیاتک التی لک عند الله عز و جل
و هذه رقعتی و حاجتی الی مولانا علیه السلام فسلّمها الیه فانت
الثقة الامین پھر گہرے پانی میں ڈالے یہ عریضہ [illegible] فائدہ
نماز واجب چھ ہیں اول سترہ رکعت شبانہ روز کی دوسری جمعہ عوض ظہر
جیسے قول ضعیف [illegible] میں مختلف ہیں ترکیب اسکی پہلی رکعت امام دوسری عید
کہ صبح [illegible] نماز ساقط [illegible] کم ہوں [illegible] تیسری پڑھنا [illegible] خطبوں کا [illegible]
چوتھی ادا ہمراہ جماعت پانچویں درمیان [illegible] ذکر فاصلہ ہو ایک [illegible]
پہلی رکعت بعد حمد سورہ جمعہ اور قنوت [illegible] دوسری میں حمد و سورہ منافقون
تلاوت کرے تیسرے آیات کسوف سورج گہن خسوف چاند گہن [illegible] زلزلہ [illegible]

سرخ و سیاہ ترکیب اوسکی بعد نیت تکبیرۃ الاحرام کہی سورہ حمد اور دوسرا جو یاد ہو پورا سورہ
پڑہی رکوع مین جاوی بعد ادای ذکر سر اوٹہاوی پہر حمد و سورہ تلاوت کری رکوع و قیام
پانچ مرتبہ بجالاوی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ و تکبیر کہی دو سجدی کی بعد پہر قیام و رکوع
ویسا ہی ادا ہو اور سنت ہی کہ قبل رکوع دوسری و چوتہی و چہٹی اور آٹہوین و دسوین
مین قنوت پڑہی تشہد و سلام سی نماز کو تمام کری چوتہی نماز عیدین بشرط حضور امام
جماعت سی واجب والا فرادا قول بعض احتیاطًا پانچوین نماز میت جنازہ مومن پر جماعت
واگر کوئی نہو تو فرادا واجب کفائی ہی چہٹی نماز عہد و نذر جو اپنی اوپر لازم کری
اداب خواب سونا بعد فجر قبل از طلوع افتاب مکروہ ہی ویسا ہی درمیان ظہر و
عصر و مغرب و عشا کی الا قیلولہ دوپہری پہلی یا پس از ان جایز ہی جو با وضو سوتی ہی
گویا مسجد کا ثواب پاتی امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی ہنگام استراحت ان
ایات کی تلاوت کری چوری اور بلاکی شر سی محفوظ رہی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا
الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ
بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
ایضًا اوسی جناب سی منقول ہی جو کوئی خواب مین ڈری یا نیند اوسپر مستولی ہو
یا اوسکا عادت سی زیادہ روئی اوسپر اس ایت کو پڑہی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ
فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا
اَمَدًا ایضا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی جو شخص محتلم ہونی سی
خوف کری وقت سونی کی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ

ملتقطات کتاب اخبار باتم عمل یوم نوروز

وَمِنْ سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ یَتَلَاعَبَ بِیَ الشَّیْطَانُ فِی الْیَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

وَمِنْهَا اوبہی اون حضرت سی منقول ہی جو مومن اس آیت کو پڑہی تو جس وقت شب میں چاہی بیدار ہووی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا

وَمِنْهَا صادق آل نبی نی فرمایا جو چاہی رسول خدا کو خواب میں دیکہی بعد نماز عشا کی با طہارت غسل کری چار رکعت نماز ہر واحد میں حمد و سو مرتبہ آیۃ الکرسی و آخر ہر دو رکعت قبل رکوع قنوت با تشہد و سلام کرو دو رکعت جدا ہوں پڑہی بعد ازان ہزار مرتبہ صلوات پیغمبر و آل نبی طاہر پر بہیجی بالای بستر پاکیزہ جسپر کبہی حلال یا حرام جماع کیا ہو داہنی ہاتھ کو رخسار کی نیچی رکہی سووی اور سو مرتبہ اس دعا کو پڑہی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو دفعہ کہی مَا شَاءَ اللّٰهُ اعمال

نوروز فی مرحبا آمین ابتداء کیا الاشہور یہ ہی کہ پہلا دن حمل آفتاب کا بیچ حمل کی اور اس یوم کو روزہ رکہی جب نماز ظہر و عصر ادا کر چکی چار رکعت ہر دو کی بعد سلام اول حمد و دس مرتبہ انا انزلناہ دوسری میں حمد و دس مرتبہ قل یا ایہا الکافرون تیسری میں حمد و دس بار قل ہو اللہ احد چوتھی میں حمد و دس دفعہ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑہی سجدہ شکر میں اس دعا کی تلاوت کری اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا الَّذِیْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ

ملحقات کتاب اخبار ماتم ذکر خورش خاک شفا اور عمال قریب موت دعای عدیلہ

عَلَیَّ حَتّٰی لَا اَشْکُرَ اَحَدًا غَیْرَکَ وَوَسِّعْ عَلَیَّ فِی رِزْقِی یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اَللّٰھُمَّ مَا غَابَ عَنِّی فَلَا یَغِیْبَنَّ عَنِّی عَوْنُکَ وَحِفْظُکَ وَمَا فَقَدْتُ
مِنْ شَیْءٍ فَلَا تَفْقِدْنِی عَوْنَکَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا اَتَکَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَیْہِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نیسان بعد تحویل آفتاب اکیس دن کی جو مینہ برسی وہ آب
نیسان ہی خاک شفا منقول ہی جب کوئی بیمار کا جینا دشوار ہو حُقّہ خاکِ شفا کو
سورہ انا انزلنا ہ پڑھنا کھولی بقدر عدس یا دال نخود نکالی اس دعا کو پڑہی اَللّٰھُمَّ رَبَّ
ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ وَرَبَّ
الْجَسَدِ الَّذِیْ سَکَنَ فِیْہِ وَرَبَّ الْمَلَائِکَۃِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِہٖ اِجْعَلْہُ شِفَاءً مِنْ
کُلِّ دَاۤءٍ سِیَّمَا کَذَا وَکَذَا بیماری کا نام لی کر اس مریض کو صحت لی بعد بلع کی جرعہ
پانی فرات کا یا نیسان خواہ باران یا جو ہو پلاکی کہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رِزْقًا وَاسِعًا
وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاۤءٍ وَسُقْمٍ عمل وقت احتضار جب
زندگی بیماری مایوس ہو توقع صحت جاتی رہی اوسکی روبرو سورہ یاسین اور یہ دعای عدیلہ
پڑہی تاکہ اغوای شیطان سی بچی دنیا سی باایمان مری بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلَائِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ
الذَّلِیْلُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِی الْمُحْتَاجُ الْفَقِیْرُ اَشْھَدُ لِمُنْعِمِیْ وَخَالِقِیْ وَرَازِقِیْ
وَمُکْرِمِیْ وَمُکَوِّنِیْ کَمَا شَھِدَ لِذَاتِہٖ وَشَھِدَتْ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
مِنْ عِبَادِہٖ بِاَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ
قَادِرٌ اَزَلِیٌّ عَالِمٌ اَبَدِیٌّ حَیٌّ اَحَدِیٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِیٌّ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ مُرِیْدٌ

ملحقات کتاب خصائص دعای عدیله

لَا رِدَّهُ مَلِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ بِهِلِذَهِ وَهُوَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي عِزِّ
صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ إِيجَادِ الْعِلْمِ
وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلَى جَمِيعِ
الْأَحْوَالِ وُجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي أَزَلِ الْآزَالِ وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ
مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ لَا جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهِ وَلَا مَيْلَ فِي مَشِيَّتِهِ وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ
وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهِ
سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا طَلَبَهُ أَزَاحَ الْعِلَلَ فِي
التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ مَكَّنَ أَدَاءَ
الْمَأْمُورِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ إِلَّا دُونَ
الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبْيَنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَى شَأْنَهُ سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَّ نَيْلَهُ
وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ
لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ
وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ آمَنَّا بِهِ وَبِمَا دَعَانَا إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ
الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ هٰذَا عَلِيٌّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ
الْأَئِمَّةَ الْهُدَى الْأَبْرَارَ الْخُلَفَاءَ وَالْأَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ
الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ
لِمَرْضَاتِ اللهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ

فصل تیسرے بیان نماز پنجگانہ کی معلوم کر کہ نماز واجب ہر روز کی سترہ رکعت ہیں صبح کی دو ظہر کی چار اور عصر کی چار مغرب کی تین عشا کی چار

ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَىٰ ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْحَسَنُ
الْعَسْكَرِيُّ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الصَّالِحُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْتَجَىٰ
الَّذِي بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَىٰ وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ بِهِ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ
مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَ
مُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ
الدِّينِ وَأَئِمَّةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ
وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَالْقَبْرَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ
حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ
حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُورِ اللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِي وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ
أَمَلِي لَا عَمَلَ لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ
إِلَّا أَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ وَ
فَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَوْصِيَائِهِ مِنْ أَحِبَّائِكَ
وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ
وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ يَا اللّٰهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي وَقَدْ أَمَرْتَنَا
بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ وَرَدِّهَا عَلَىٰ وَقْتِ حُضُورِ مَوْتِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ آداب سکرات موت لازم ہی کہ مت ال بین وصیت

اللهم انت الملك الحق لا اله الا انت سبحانك ... لبيك وسعديك والخير في يديك والشر ليس اليك والمهدي من هديت عبدك وابن عبديك ذليل بين يديك منك وبك ولك واليك لا ملجأ ولا منجا ولا مفر منك الا اليك سبحانك وحنانيك تباركت وتعاليت سبحانك رب البيت

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب حضور موت

ورد مظالم کری جب حیات سی مایوس ہو گیا ہان گذشتہ پر نادم اور آیندہ مین ارادۂ
معصیت نرکھی حالت احتضار مین بیمار کو پرستار تنہا نچھوڑین حایض و جنب عورت
مرد علاحدہ رہین اگر وہی لوگ منحصر ہون تو ہنگام نزع روح لا محالہ دور ہو جائین +
حاضرین آواز بلند سی کلمۂ طیبہ کہکر سنائین دم واپسین شدت عطش ہوتی ہی جرعہ
قدری پانی یا عرق خواہ شربت پلائین ہرگاہ سرد ہونی ہاتھ پیر یاری فراغت سی
نبکرین دعای مغفرت و اعتقادات حقہ کا ذکر پڑھتی رہین یہ کلمات فرج تلقین کرین
لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله العلي العظيم سبحان الله
رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن و
ما بينهن ورب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اور واسطی
آسانی جانکنی کی یہ دعا تلقین کرین يا من يقبل اليسير ويعفو عن
الكثير اقبل مني اليسير واعف عني الكثير انك انت العفو
الرحيم جس وقت جان نکل جای زمین پر قبلہ رو لٹائین پیر کی انگوٹھی ڈوری سی با
ندھین ہاتھو نکو برابر پہلو سیدھا پہیلائین آنکھین بند کرکی او سرپٹی باندھین پیٹ
پر تشت آہنک فرق مین گرہ لگائین کہ منہ باز نرہی پہر چادر اوڑھائین بسم اللہ
سورۂ رحمن پڑھتی جائین مومنین کو واسطی تشییع جنازہ کی خبر پہنچائین قبل از غسل کفن
پارچہ قفص یعنی مثل نہو پوشتین کہ حریر و نازک جسمین بدن دکہائی پڑی جایز نہین اور
قطع مین مقراض و چاقو آلۂ آہن نلگی چادر سر تا سری پہیلائین او سپر گرتہ گریبان
نصف او لمبا ہوا و دامن پر لنگ وران پیچ مرد کو سر کا عمامہ عورت کی لئی سینہ بند و قصابہ
پہلو مین جریدتین چوب خرما یا تر ہری تر و تازہ و مساحت بقدر ذراع یعنی ہاتھ بہر کا

وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة حنيفا مسلما على ملة ابراهيم ودين محمد صلى الله عليه وآله ومنهاج علي صلوات الله عليه وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين پہر یہ کلمہ پڑھی اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم

اور سر انگوٹھی پاون کی جانب قبلہ رکھی
او کل تا کعب بانشت آگی سی دور رکھی
او انگلیان باہم ملا کی رکھی اور پاون پشت ...
دو ہاتھ زانو پر مقابل زانو کی رکھی
قیام مین جای سجدہ کی طرف نظر رکھی
پس ہر نماز مین بسم اللہ بلند پڑھی جاتی

کرا انا کناہ ہوئی پر بقدر ایک سانس صبر کری

اور دوسرا سورہ شروع کری بہتر و افضل ہے

تمام الحمد کی بقدر ایک سانس لینی کی صبر کری

اعراب اور رعایت تشدید و مد متصل کی کری جو

اور ملاحظہ کری کہ حروف باہم شستہ ہوئیں جب

پھر سورہ الحمد پڑھی بخبد

یعنی برابر پستان پر رکھی

الٹی جانب کی ہو اگر عورت ہو تو ہاتھوں کو

ملتقطات کتاب اخبار مأثم ترکیب غسل میت

یہ روئی لیٹ کی رکھیں منقول ہی جبتک اسمین نمی رہتی ہی میت کو عذاب نہیں ہوگا وقت سوال منکر و نکیر جو مردہ اوٹھتا ہی وہ نو بغل میں اس لکڑی پر تکیہ کرتا ہی پھر تختہ نہلائی کا سایہ میں سرا زیر بچھائیں اوسکی پاس خواہ نیچی ایسا گڑہا کہود دیں کہ پانی نہ بہی وہیں جذب ہو لباس میت جانب قدم سی اوتار کی قبلہ رو لنگ باندہ کی سوئی سرہ ہمایں کو اشنان و کف برگ سدر خواہ بیسن ملکی دہوئیں نہلانی والا تہیلی کپڑی کی ہاتھ پر چڑہا کی فوطہ و عورت میت کو اچہا شست و شو کری ملا میت سی ہاتھ پیٹ و سینہ پر پہیرن کہ اگر فضلات بول و براز خارج ہونی والا ہو تو نکل جاوی اور جو برآمد ہو اوسی دہوکی جسم پر طہارت کو پانی خوب بہائیں حتی الامکان جب مردی کو پاکیزہ کریں پس نہلانی والا اپنی ہاتھ کہنی تک دہوی میت کا مقام مسح سوکہا کی وضو کرائی ساتھ نیت کی اگر مطلب ہو کہ ناپاک مرا ہی احتیاطاً نیت دفع جنابت سی غسل دی بعد ازاں قدری بیری کی پتی جو سات سی کم نہ ہوں لکی ایک ظرف پانی میں نہلانی کی ڈالے پھر قلیل کافور چورا کر کی دوسری کوزہ پر آب میں ملائیں پس غسل دینی والا کہنی تک ہاتھ دہوکی نیت باندھی نہلاتا ہوں اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ الی اللہ اور پانی ڈالنی والا ہی قصد کری اول بیری کی پتوں کی پانی سی تین مرتبہ یا ایک دفعہ سر و گردن دہوئی پھر بائیں کروٹ سی داہنی بدن پر پانی کو اتنا تا ناخن پا جاری کری تین دفعہ پس داہنی پہلو لٹاکی بایاں جسم آدہا ویسا ہی دہوی اخر تک دونو اپنی نیت پر باقی رہیں ملایم ہاتھ پہیرتا جاوی کہ پانی ساری اعضا کو پہنچی یونہیں ہاتھ دہوکی ساتھ نیت مذکور آب کافور کا دوسرا غسل دیں تیسرا بارہ اوسی صورت پر خالص پانی سی نہلائیں نیت کریں غسل دیتا ہوں اس میت کو آب

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب غسل میت

قراح سے واجب قربۃً الی اللہ جب فراغت ہو بدن کو کسی پارچہ پاک سے خشک کریں
اور کفن پر لٹا کے قدرے مخلوط دماغ وگوش و موضع سجود جسد میں رکھیں کہ اگر کچھ برآمد ہو
تو بدن و کفن نہ بھرے وقت پہنانے خلعت آخرت کے جو میت کو حرکت دیں یہ دعا
پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ
مِنْهُ وَفَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ اور اگر عورت ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ
اِنَّ ھٰذَا الْبَدَنُ اَمَتِكَ الْمُؤْمِنَةِ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ پس نہلانے والا
اور جس نے مردہ کو پیش از غسل ہاتھ لگایا ہو مس میت کا غسل کریں آپ کہ میت کو نہلانا
میت کا مکروہ جانا ہے جو بال اثنائے تجہیز میں جدا ہوا ہو کفن کے رکھدیں اگر سدر (بیری) و
کافور نہ ملے تو بہتر ہے کہ تین مرتبہ خالی پانی سے نہلائیں پھر ہر گاہ قبل دفن سر میت آئیں
بار دیگر نہلائیں جو بدن میت زخمی و کاہیدہ جذام وغیرہ پائیں اندیشہ ہو پھٹ
جانے کا بدل غسل کے تیمم دو ضربہ دیں ایک مرتبہ سے تیمم تین دفعہ احوط ہے نیت یوں
کریں تیمم دیتا ہوں اس مردہ کو عوض غسل سدر و کافور و قراح کے واجب قربۃً الی اللہ
کفن کا پارچہ عمدہ بیش قیمت نہ حلال سے ہو خواہ کرتہ جس میں مردہ نماز پڑھتا تھا اور
قطع آستین ضرور نہیں کفن پر خاک شفا سے شہادتین و اقرار امامت اثنا عشر و
جوشن کبیر وسایر ادعیہ لکھنا اچھا ہے چادر پوٹ کو سری کی تا سے دوخت کریں خلعت
پہنانے والا ہاتھ کہنی خواہ بازو تک دھوکے شروع کرے کافور حنوط قسم جو دانہ ہو بوزن
تین مثقال جو ۱۳ ماسہ ہوتا ہے خواہ بقدر حنوط پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ تیرہ درہم و ثلث
یعنی تولہ تھا چورا کیا ہوا سات موضع جسد میں لگائیں پیشانی و دو کف دست و دو
سر زانو و دو انگوٹھے پیر کے و قدرے ناک پر بھی ملیں باقی سینہ پر ڈالیں جسم جنازہ کو جا

سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیھن وما بینھن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین

اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا فی الدنیا والآخرۃ انک علی کل شیء قدیر

اللہ اکبر کہکے رکوع اور سجود بجالاوے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم صل علی محمد وآل محمد

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رکوع و سجود ایک یا دو رکعت کی تشہد و سلام کہے
الا اللہ و اللہ اکبر استغفر اللہ اور بعد
کہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
بجالاوی اگر چاہی سورہ الحمد پڑہی پانچ مرتبہ
بعد تشہد کی دونی ایک رکعت یا دو رکعت
سلام تیسرا سنت ہی اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے

جسطور مذکور ہوا پس تین بتہ اللہ اکبر کہے
ہر مرتبہ میں ہاتھ کانوں تک اوٹھائی اسطور
کہ ہتیلیان طرف قبلہ کی ہوں بعد فراغ نماز
جسطور کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ
علیہا بجالاوی کہ جناب صادق علیہ السلام سی خبر
وارد ہی کہ تسبیح حضرت زہرا ہر روز بعد ہر نماز کے
دوست تر ہی نزدیک میری ہزار رکعت نماز سی
کہ ہر دن پڑہی چونتیس مرتبہ کہی اللہ اکبر تینتیس
مرتبہ الحمد للہ تینتیس سبحان اللہ اور ایک
لا الہ الا اللہ کہے تو حق تعالی بخشدیگا او
باب پانچویں بیان مشکلات نماز وغیرہ

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب کفن میت و نماز

اوڑھانے کی کفن پہنائیں تا مقام شرمگاہ مرد و عورت کی نظر میں نہ آئیں پس ران پیچ جو
ایک بالشت چوڑا ہیں ہاتھ طول ہو سر اوسکی لیجائیں کمر میت میں پیچھی گرہ لگائیں
پروی بہت سی مقعد و مسیح پر ذکور و اناث کی رکھیں اوسپر قدری کافور چھڑکیں زیادتی
ران پیچ کمر سینہ سی مانند لنگوٹ باہر نکالیں دونوں ران کو باہم اس پٹی میں لپیٹ کی سر کہونٹ
دیں اوسپر لنگ چوڑا سینہ سی زانو تک بائیں طرف کا داہنی کو موڑ لائیں اور دوسرا اسکی
جانب چپ لیجائیں بالای لنگ دامن پیراہن پہنائیں عمامہ کو شکل جہوڑ کی سر میں باندہیں
تحت الحنک لپیٹنا کی صدر میت پر دو تو سری دہرین عورت کا مقنعہ عوض عمامہ سر میں
باندہیں و چوڑا کپڑا سینہ پر لپیٹا اور ہاتہیں کہ چہاتیوں کو ڈہانک لی اوسکی دونو سری لیجا کی
پشت میں گرہ لگائیں جریدتین چوب درخت خرما و سدرہ و بید و انار تر کی جو خشک نہوں
بقدر بند استخوان کلائی کی (یعنی ہری) کہنی کو دو قطعہ کریں و پسار چھتر کرون سی ملاکی درمیان ثیابہ و میت
ملتی جسم و پیراہن سر تا سر میں رکھیں اگر تقیہ ہو تو قبر میں ڈالیں پس چادر کفن کا کنارہ
بائیں جانب سی طرف راست لائیں اوسپر داہنا سرا چپ کو لیجائیں بالای سر و پائیں کی
و نیز پا کپڑا ایک باند کوئی پتلی پٹی باندہیں جنازی کو تابوت یا عماری خواہ چارپائی پر ٹکا کی رکہیں
نماز کو پڑہیں جماعت کی صفیں کریں امام مقابل کمر مرد و سینہ عورت کہڑا ہو نیت باندھی
کہ نماز جنازہ پڑہتا ہوں میت حاضر پر واجب قربۃً الی اللہ و خواہ اکیلم کرنا میتی کا بہتر ہے
عورت پیش نمازی زنان کر سکتی ہی والا صف مردوں کی عقب میں کہڑی ہوں اگر حائض و
جنب ہو تو علاحدہ در صف کہڑا ہو کی نماز پڑھ سکتا ہے شرعا کفیل جملہ امور غسل و کفن و نماز
وارث قریب تر ہی وہ نکری تو اوسکی اجازت دوسری کو ضروری ہی تکبیریں پانچ مرتبہ پکار کے
الفاظ کہی سر میت داہنی ہاتھ کو جانب قبلہ رکہا ہو بعد نیت امام تکبیرۃ الاحرام

ملتقطات کتاب اخبار ماتم اداب نماز جنازه

جب اوکرچکی سایر ناس اقتدا مین نیت باندهین پس آواز بلند سی کهی اگر تقیه هو تو تنها
پرهی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
اس ما بعد او تها کی تکبیر کهی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پهر اللّٰه اکبر کهی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۤءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس تکبیر کهی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ
اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ
اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ
فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پهر کهی اللّٰه اکبر اور فارغ هو جاوی و هرگاه عورت هو یه عبارت
پرهی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ
مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى

۱۰۵

ملحقات کتاب خیار ماتم اداب دفن میت

عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ تشیع جنازہ مومن باعث حسنات ہی دوش راست پر شانہ چپ اور اوسکا
طرف کا پای میت اوٹھانا مورث دفع سیئات ہی بار دیگر جو چاہی تشیع جنازہ کری
پیروںکی طرف سی جای تابین کندہی پر اوٹھا پہلو دو بارہ اوٹھای پیشتر جنازہ
راہ نہ چلی بلکہ پیچھی قدم دہری کلمہ پڑھتا جانا ثواب ہی استغفار کرنا رحمت کا اسباب
جب قبر کی نزدیک تابوت کو لاوین یا میتی تین مرتبہ رکھین اور اوٹھاوین چوتھی دفعہ قبر
سی کچل جہکا کی لیجاوین عورت کو پہلو سی قبر کی اول منزل پہنچاوین مدفن کو قد آدم یا گلی
عمیق کھودواوین عرض مین بقدر جلوس با فراغت بناوین تابوت و صندوق مین دفنا
کوئی بستر یا گل و ریحان نہ بچھاوین مگر جو سفر دریا مین مری اوسکو مٹی مین رکھین سر سینہ پای کی
اندر چھوڑین خواہ بوجہہ باندہکی قبلہ رو ڈبو دین سنت ہی یا دامی کہ میت کو خاک مین سونپین
حاضرین جنازہ نہ بیٹھین جو آدمی قبر مین اوتری بالاپوش و ٹوپی و جوتا دور کری بند قبا کی
و تکمہ گریبان کہول ڈالی اگر ایک سی اہتمام ہوا اور دو کو بلالی عورت کو مرد قریب و محرم یار
والا زن صالحہ جو وہ بہی نہو آدم نیک اوسپر قدم ماری جب دفن کرنیکو بڑہی جنازہ اوٹھا
وقت یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ
لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ میت کو لٹاکی بند ہای کفن و سینہ اوسکا
کہولی قبلہ رو کروٹ دی کر داہنا گال خاک سی ملی رخسار و پشت کی برابر ڈھیلی چنی
ضرور تربت کربلا سینہ پر و سجدہ گاہ روبرو دہری اگر اثنای دفن مین نجاست بدن میت سی
نکلی عضو جسم و پارچہ کفن دہو ڈالی جو قبر کی اندر ظاہر ہو تو آفتابہ و طشت لیجاکی طاہر کرین

۱۰۶

جب نہو سکی سفر اخص سی کمر ڈالین و ہنگام دفن مین کہی اعوذ باللّٰہ من الشیطان
الرجیم و سورہ فاتحہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللّٰہ احد و
ایۃ الکرسی پڑہی ہرگاہ سایر ناس بہی تلاوت کرین تو بہتر ہی پس کہی بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ
بِنَبِیِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا پس وہی ہاتہ
بایان شانہ اور بائین سی داہنا بازو میت کا پکڑی ہلاسی اور یہ تلقین عقاید حقہ سنا ئے
اِسْمَعْ اِفْھَمْ اِسْمَعْ اِفْھَمْ اِسْمَعْ اِفْھَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ نام میت و او
باپکا ہَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَھْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْہِ مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ
الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی بْنَ جَعْفَرٍ وَ
عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّۃَ
الْمَھْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ
الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَاَلَاکَ عَنْ
رَبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِیْنِکَ وَعَنْ کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ
اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِھِمَا اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۰۷

ملحقات کتاب انتصار ماتم و عاشق تلقین میت

والہ نبیی و الاسلام دینی والقرآن کتابی والکعبۃ قبلتی وامیر
المؤمنین علی ابن ابی طالب امامی والحسن بن علی المجتبیٰ امامی
والحسین بن علی الشہید بکربلا امامی وعلی زین العابدین امامی
ومحمد بن علی باقر علم النبیین امامی وجعفر الصادق امامی وموسیٰ
الکاظم امامی وعلی الرضا امامی ومحمد الجواد امامی وعلی الھادی
امامی والحسن العسکری امامی والحجۃ المنتظر امامی ھؤلاء صلوات اللہ
علیھم اجمعین ائمتی وسادتی وقادتی وشفعائی بھم اتولیٰ ومن
اعدائھم اتبرأ فی الدنیا والآخرۃ ثم اعلم یا فلان بن فلان ان اللہ
تبارک وتعالیٰ نعم الرب وان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ نعم
الرسول وان امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب واولادہ الائمۃ
الاحد عشر نعم الائمۃ وان ما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حق وان
الموت حق وسوال منکر ونکیر فی القبر حق والبعث حق والنشور
حق والصراط حق والمیزان حق وتطایر الکتب حق والجنۃ حق والنار
حق وان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور
بعد ازیں افہمت یا فلان بن فلان حدیث میں آیا ہی کہ مردہ جواب دیتا ہی کہ ہاں سمجھا
جو لوگ کہا ہی ثبتک اللہ بالقول الثابت ھداک اللہ الی صراط مستقیم
عرف اللہ بینک وبین اولیائک فی مستقر من رحمتہ پھر کہی اللھم
جاف الارض عن جنبیہ واصعد بروحہ الیک ولقہ منک برھانا
اللھم عفوک عفوک پھر مٹی کی طرف سے باہر آئی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون

پیش از نماز ظہر کی آٹھ رکعت نافلہ عصر میں ہر دو رکعت بیک سلام ... معطر ہووی پس معلوم کر کہ نماز نافلہ ظہر اول وقت ... روز محشر میں ہو اور قبر نورانی ریحان بہشت سی ... اور منہ اوسکا مانند ماہ چودھویں رات کے ... بہشت حاصل کرین اور سلامت ... ایک لحظہ میں ...

نماز مغرب کی ... اور چار رکعت نافلہ بعد ... اگر ترک کری ... قضا کری ... پہلی رکعت میں الحمد ... دوسری رکعت میں الحمد و انا انزلنا ... اور تیسری رکعت میں الحمد اور ...

سبح للہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم ○ لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ○ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم ○ ھو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ○ لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور ○ یولج اللیل فی النھار ویولج النھار فی اللیل وھو علیم بذات الصدور ...

108

لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون ○ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ○ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن ...

104

ملحقات کتاب اخبار ماتم آداب دفن جنازہ و تلقین

راجعون والحمد لله رب العالمين اللهم ارفع درجته في اعلى
عليين واخلف على اهله في الغابرين وعندك نحتسبه يا رب العالمين
وسرہانے سے تختی لگائے اور ایسی درز بند کرے کہ مٹی مردہ پر نہ گرے اوس وقت یہ دعا پڑھے
اللهم صل وحدته وآنس وحشته وآمن روعته واسكن اليه من رحمتك رحمة
تغنيه بها عن رحمة من سواك فانما رحمتك للظالمين پس سنت ہے کہ حاضرین
پشت دست سے خاک قبر میں گرائیں یا ہاتھ بھر کے اندر پھینکیں اور کہیں اللهم ايمانا بك
وتصديقا بكتابك هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله و
ما زادنا الا ايمانا وتسليما حدیث میں آیا ہے جو ایسا کرے اوس پر دعا پڑھے بعدد ہر ذرہ
خاک ہست ایک حسنہ اوس کے لیے خدا دے مکروہ ہے کہ خویشان و اقربا مٹی ڈالیں قبر کو چھ
بالشت اونچا اور اوپر سے ہموار کریں پانی چھڑکنے والا تار نہ توڑے سرہانے سے پائنتی تک لیجا کے
پھر بالین سر پہنچائے بعد اوس کے حاضران قبلہ رو بیٹھیں کریں دست راست کی انگلیاں
کھلی زمین تربت میں گاڑیں کہ نشان پڑیں اور یہ دعا پڑھیں اللهم جاف الارض
عن جنبيه واصعد اليك روحه ولقه منك رضوانا واسكن قبره من
رحمتك ما تغنيه بها عن رحمة من سواك پھر سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ
پڑھیں پھر اگر میت مرد و عورت کی سر پر چھینٹے سوہنے لائیں و سنت ہے جب لوگ چلے
جائیں وارث نزدیک سرہانے بیٹھے آواز بلند سے اوس تلقین کو جو گذری پڑھے خواہ اپنا
کوئی نائب کرے عمارت بنانا پختہ لگانا درست بعد شکستگی کو مکروہ جانا ہے تین روز تک
کریں مومنین آگے عزادار کو دلاسا دیں اور گریبان واسطے بھائی و پدر کے سوا چاک نہ کریں
ہے بلکہ مصیبت جب یاد آئے یہ کلمات زبان پر لائے انا لله وانا اليه راجعون

ملحقات کتاب انجاز ماتم اداب زیارت قبور و ذکر باقیات صالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اٰجُرْنِیْ عَلٰی مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ عَلَیَّ اَفْضَلَ مِنْھَا صاحبِ غم کو رواہی اپنی وضع لباس مین کچھہ تغیر دی تاکہ آنی جانی والو کو اوسکی خبر رہی ہمسایہ خواہ اور لوگ طعام واسطی ماتم زدہ کی روانہ کرین تین دن صفت واقعی میت کا جو نوحہ کیا جای جھوٹ اوسمین نہ کہین زوجہ کو سوگ مین شوہر کی چار ماہ دہ روز تک جامہ رنگین و آرایش سر و بر لازم ہی **آداب زیارت قبور** جب گورستان مین مومنین کی جای حسرت و اندوہ سی ان کلمات کو زبان پر لائی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور دوسری روایت مین آیا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **اعمال باقیات** بیان حدیث مین وارد ہی چہہ چیز کی خیرات مومن کو نفع دیتی ہی **اوّل** فرزند صالح کہ اوسکی لئی استغفار دکار ثواب کری **دوم** مصحف یا کتاب علم الہی سکہی کہ بعد ازان لوگ پڑہین **تیسرے** درخت جو بوی کہ خلق کو وہ نفع سایہ و ثمر دی **چوتہی** کوئی پانی نکالی اور جاری ہو مانند کاریز یا نہر **پانچوین** کنوان کہدوکی بنائی جو آب شیرین او سکا انسان و حیوان کو سیراب کری **چہٹے** ایسی سنت کہ مردم کی عمل مین آئے ارشاد و ہدایت سی

وہ تصنیف ہو کہ خیر و حسنات جسکی الحق پر اقم کی نزدیک سب سی

افضل و برتر کہ اثر اس کا قیامت تک

دنیا مین باقی رہتا ہے

110

خاتمہ کتاب اخبار ماتم تقریظ مؤلف صدق رقم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی من علی بالتوفیق والسلامة وانعم طریق الهدایة والسعادة واعلم تفریق الکذب والصداقة واکرم دوام عمری بتعلیق البدایة والنهایة والصلوة والسلام علی معدن الطهارة والکرامة محمد المصطفی ومخزن الوصایة والخلافة علی المرتضی ومکمن الامامة والشرافة ابنهما المجتبی اما بعد ان دنوں جو ایوان لاجورد سپہر آئینہ بندی ماہ و مہر سے بیت الحزن ہو رہا ہے اور شبوں میں طاق زمردی فلک قنادیل اختر و انجم سے روشن و پرضیا ہے صحن سرای دنیا میں شامیانہ غم کھنچا و سامان آہ و فغاں مہیا ہے ہمراہ کعبہ دین و ملت میں فی جامہ سے کہ پہنا گریبان صبح پھٹا گیسوی شام کھلا ہے مردم عالم عزا میں مشغول ہیں آدم کی چشمہ دیدہ و دل سے دریا دریا اشک فشاں ہیں اور عرش اعظم پر تذکرہ عشرہ محرم سے کوہ کوہ الم خاطر قدسیوں کی بر ہم زن ہیں ہزاراں شکر و سپاس صانع لوح و قلم کو جس نے اپنی تائید کرم سے تالیف کتاب اخبار ماتم مرتبہ عشرہ پہنچائی اور ستایش و ثنای بیقیاس واضع حدوث و قدم کو جس نے اسباب تمامی طبع ہونی دار غم کی عنایت و اعانت فرمائی عنوان دیباچہ سے پایان خاتمہ تک ذکر انبیا و اوصیا مسطور ہے ہر جدول ولادت و شہادت اصفیا و اولیا کی تمنای شجر طور ہے چشم ناظرین کو تفسیر آیات و توضیح حدیث و روایات منبع نور و دل ماہرین زبان حال کی طرز بیان سے مجمع سرور سبحان الله بیاض صفحات کی پرتو سے صبح صادق درخشندہ جبین اور سواد مداد کحل الجواہر دیدہ حور العین سلسلہ سطورِ متن کا غیرت کہکشان زنجیرہ حروف شرح سلک در و گوہر غلطان عبارات صفا و آبداری میں قطرات حیوان سے کوثر کی برتر

الحلیم الکریم لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیهن وما بینهن وما فوقهن وما تحتهن ورب العرش العظیم وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

خاتمہ کتاب اخبار ماتم تقریظ مولف صادق رقم

وفقرات املا مرصع کا رنگین جواہرات مکنون سے دارا و قیصر کے بہتر نظم کی بندش سے بیج
سرا بیت المعمور کی در و دیوار و نثر کی بناشیں بین پروین و سنبلہ صرف نثار فصاحت و
بلاغت معانی صوت اعجاز و شوکت و شہامت الفاظ کنگرۂ عرش پر کمند انداز وضع
ہر قطعہ تمہید بہشت ہشت سے رنگین اور سجع اوراد کی پایہ پر جنت عنبر سرشت رہین +
و دایرکی اساوب کو اکب سبعہ حلقہ بگوش و کشش مدات خط اسکی پر زمانہ ہر خود فراموش
ہر نقطہ مقطعات رخسار پری منظر کا مشکین خال اور پیش زیر و زبر اعراب زیور تاج و تخت
کیا مال حرکات اربعہ عناصر کی معین اعتدال اور سکنات سے قرار گیتی کو استدلال
سواد کی جہالات پر حسن شباب فرشتہ کا مضمون + و آراستگی تعجبات نگار خانہ فکر بو قلمون
حقیقت میں کاتب قدرت نے ہر صفحہ کی تعریف و رقِ سدرہ و طوبیٰ پر لکھی اور سبقِ کلفت
ناطق مطلق نے ہر ورق کی توصیف خود زبان پاک روح القدس کی رکھی ہر حرف کی نقوش اجمال
شکل جہان کا مرقع وہم و خیال سادہ و دلکش فصول سے ابواب جہان کا دہان وصف
میں کشادہ قرطاس کا دامن اشک ریزی کی رنگ سے چشم پرنم نے بہرا اور بلاغت
بلاغت ہر گوشہ سخن کا شور انگیزی ماتم کو زبان قلم پر دہرا یہ کتاب مناقب و مصائب
اہلبیت کا شیرازہ تار زلف کاکب سے بند ہوا و در نصاب مراتب و ثواب آل عبا کا
اوراق ابیاض گردش فلک رہا راقم اثم نے اس مجموعہ غم کو چند سال کی محنت
۱۲۸۵ بارہ سو اسی اور پانچ میں ضبط تسوید کیا اور با وجود عدم مہارت و شدت کا
رحمت یکہ و تنہا کیا الہی اسیرالی میں رسالہ اسانید و باعجب دیکھا کہ یہ فضا پر شعور کا
ہر شہر و دیار میں آخوان ایمانی کو دشوار اور قیمت کا غذ و اجرت کتابت پر سود و سیم
ہر شخص کو مقدار گرانقدر مرتب اہل مطبع کو بہار کی کدی دو ن سے اب احتیاج کریں گے

١١٣

ملحقات کتاب اخبار ماتم تقریظ مولف وخاتمہ مدارج

جو اسباب صحت عبارات وحسن خط وآب وتاب مطبوع چاہیے کچھ بھی نہیں کہ ناچار وہ بہر بار
زاید از طاقت ودشوار ہمت پر اوٹھایا خرچ اور بہتر کاغذ منگا کی خانہ کرایہ خرچ ہوا فروشی لاچی کا
بنایا اس شہر کی بعض حسد پیشہ نے سرکار سی عنادی کی کہا فلان شخص نے کلیات بہت
شایع کرنی پر دست درازی کی نے افعال بعد جلال ہی طبع کی بیرونی تاکید مخالفت ہوی ایک کی
ملاحظہ مین علما ومقربان حضور کی مسودہ پہونچا اجازت لی ناچار بیکاری ہی دل
کلیات کی سبب زیرباری وخسارت بہت اوٹھائی آخر بضاعت ومقدرت نقد وجنس بھی وہ
صرف ہوئی ساری کوشش وجانکاہی کو ... زمان ذکر مقربان الہی صدقہ ...
پڑھین عذر ہی اسباب بہر طرف کیا اگر آیندہ جانب حدیث وروایت کتب مضمون ...
... کی ذمہ ... تحریر درست سی ملاحظہ فرما تین اعمال فرض وسنت اس ...
بدولت جتنا چاہیں بجا لاوین ... کی تدبیر کو تو ... حق مین ...
... معرفت کہ راہ یقین ومنزل ہدایت تباہ ہوی امید ہی کہ ... ناظرہ
خطا ونسیان کو بعیب پوشی ... خطای عمد وسہو کو معاف ...
... توکل ... سی جہان جز فکر ناقص نے ...
توجہی وعنایت باری پر فارسی زبان سی بدل کی تمہید وتقریر ...
میری غرض ہی کہ سب ذاکر وسامع صاحب انصاف عرض حاجت کرکے ...
ہر مجلس کی ہنگام اختتام تالیف وصلہ طبع مین دعای مغفرت سی نام ... سازی ہی
قول سعدی شیرازی نظم بماند سالہا این نظم وترتیب ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائی +
غرض نقشی ست کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمی بینم بقائی + مگر صاحبدلی روزی برحمت کند در کار ...
مسکین عاصی ... مراد ما نصیحت بود گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم ...

تاریخ طبع کتاب و تعریف جناب فیضمآب

منت خدای را کہ علی طاقت ہجر سے آشفتگی سی خاطر مضطر کا تھا یہ حال جیسی خزان فسردہ کرے گلزار

چمن مصروف سال و ماہ رہا فکر و ذکر میں دست و زبان سی جمع کیا مخزن سخن اخبار ائمہ اطہار

شہداء بہت چکا بصدق تا ز تخمیر درد و الم کا پڑھا چلن امید ہی عطا ہو صلہ نظم و نثر کا

ناظم کا موتیون سی لبالب بھری دامن درگاہ مصطفیٰ و علیؑ و بتولؑ سی ارشاد ہو قبول کری

ربّ ذو المنن ہے جب تک جن و انس پڑھتی رہیں اس کلام کو تحسین ہو حسین کی ثنا باش بزم میں روز جزا

جو اوس کی جلوہ گنج قبر سی اشک عزا سی تر ہو مراد اوس کو ملی تاریخ طبع میں یہ ندا دی ہاتف غیب نی

مطبوع حق تمام کتاب سال ۱۲۹۱ ہجری

مدح و ثنای ولی نعمت و امرا

اس کتاب مستطاب کا خاتمہ ہوا عہد میں خسرو دارا دربان کی اور شمہ انتخاب کو پہنچا طبع بلا زمان

ثروت میں سلطان و الاشان کی وہ جناب کہ آستانہ فیض نشان پناہ گی سروران دو جہان

ترقی ہیں ایسی کہ کاب قاب کر ایوان عظمت بنیان میں بعہدہ شوکت و شہامت انکے ہم و برتر کی

تعداد و مساحت خاشہ ہم و قیاس شکستہ سہرو درج فضایل اگر اف میں صفحہ حواس عجز کا دفتر ہے

ملکہ ایسے لیل و مناقب شہریاری ہی فرخندہ فال علم کی دانائی میں نہان اشکار حلم سی لنگر کشتی گل و دنیا

سخاوت ہی باب ہمت و جود کی عقدہ کشا شجاعت سی فتح و نصرت کی نا شہرا قناعت میں فقر

توکل کی تاجدار عدالت میں نو شیروان اوس کا پیشکار دولت و حکمت میں ابد مدت ہیبت و صولت

قضا قدرت حکمت کی فرہنگ دانش و بینش فہم و عقل میں سہرو قیرا آفرینش ہر ربع نشین مسند جاہ و جلال

و صاحب تمکین اقبال لاوارث منصب لازوال استحقاق میں وارث و ایمن فاہ آفاق میں ہوا

ظالم و بدعت کی اسی از و یاد ترویج و رفعت کی حامی آفتاب مجد و علا کی جہر منیر اور قمر میں فیض گستری کی

سپہر عزیزی کا ایک فضل و جلال کی آسمان اقوی کا برج سعید بیال اور کشور فیض و احسان قد سیان کا

114

ذکر مبادی آداب و خاتمۂ کتاب صداقت مآب

انجم سپاہ کیوان بارگاہ عالیجاہ سپہر دستگاہ جناب معلی القاب گردون قباب ہلال رکاب زیبندۂ
اکلیل و سریر شاہی خادم حضرت ختمی پناہی حامی زائرین حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت علیہ
انگلیسیہ نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ طالعۃ و انجم
اجلالہ ساطعۃ جو اقلیم حشمت کی آبادی ناظم امور دین اور وسادۂ ایالت پر والی دار الریاست مصطفی آباد
رامپور میں عمدۂ امانی و آمال کہ آغاز و انجام میں فدوی کا یہی مدعا ہے ترقی عمر و اقبال و منال حضور
والا کی دعا ہی ہے کہ [illegible] ذکر خاصان خدا [illegible] مجلس عیش و عشرت
بزم سلامتی میں خاطر اقدس کی برپا ہوئی اس مرقع فضیلت و محبت [illegible] کو نقش زینت
کتابت میں دست و قلم تعلیق سے خوشنویس اعجاز رقم کی جو عماد سعادت [illegible] میں خط نسخ
نستعلیق میں تمام کی ہیں صاحب سواد و فضل [illegible] سب ہنر و کمال [illegible] صنع صفا کا [illegible]
شناس ہوئی اہتمام [illegible] جناب شیخ عبد العلی مغفور رامپوری [illegible] شیخ حسن علی کی اور
تمامی سادات رفیع الدرجات شرافت و نجابت کی متعلق اخلاف میر سید [illegible] مرحوم و [illegible]
میر پرورش علی و میر قاسم علی و قد وقع الفراغ فی تاریخ بیست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۲۹۱ [illegible]
ہجری کو چھاپہ خانہ حسینی واقع مصطفی آباد عرف رامپور میں جلوۂ اختتام پایا اور حسب قانون ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷
عیسوی کی سرکار انگریز بہادر [illegible] خاص و عام [illegible]
مطبع [illegible]

والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء محمد المصطفی وآلہ الحجۃ

خادم ذاکرین آل نبی محمد حسین بن [illegible]

السلام علی [illegible] سبحان ربک رب العزۃ [illegible]

۱۱۵

از برای ظهور و خروج امام ثانی عشر نائب مناب جناب پیغمبر فرمانفرمای جن و بشر قامع الکفر و دافع الشر
حضرت خلیفة الرحمان شریک القرآن ابن الرحمان صاحب العصر و الزمان علیه صلوات الله الملک المنان
اللهم عجل فرجه دعای بادشاه بجهت بقاء ابدیاد ملک و دولت و اعلا و ارتفاع
فتح و نصرت خاقان عالم پناه بلند و ظل الله الواحد الصمد مرکز دایره جهانداری قطب فلک شهریاری
مظهر آثار امن و امان مصدر صفات جود و احسان سلیمان قدر جمشید جاه فریدون فر سکندر دستگاه السلطان
بن السلطان و الخاقان بن الخاقان خلد الله ملکه دعای شاهزاده و ولیعهد اور واسطی دوام عمر
دولت شهزاده مسند عظمت و اجلال گوهر بحر حشمت و اقبال در دریای ابهت گوهر عمان خلافت ولیعهد بهادر
دام حشمته دعای وزیر اور سلامتی و علو مراتب ضابط امور [illegible]
[illegible] دعای علما
پیشوایان زمره مسلمین پیغمبران [illegible] انفاس قدسیه [illegible]
[illegible] و اصول [illegible] العلماء سند الفقهاء ادام الله ظله و ابقاه [illegible] دعای [illegible]
الهی مطلب کو هر زن و مرد حضار مجلس کی [illegible]
[illegible] عطا [illegible] بلا [illegible] و الدین حاضرین غایبین [illegible]
بخشد [illegible] دعای [illegible] کو قبول کر لینا مسافران بر و بحر عالم کو [illegible]
سلامت [illegible]
[illegible] دعای [illegible]
مجلس [illegible]
[illegible]
سر انجام [illegible] الحق [illegible] رحم الله من قرء سورة الفاتحة

116

غلط نامہ کتاب اخبار ماتم

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ورثۂ ابی طالب	درثۂ ابی طالب	۱۶	۴۴	العشب	العتب	۲	۳۸	تجبیشہ	تحبیشہ	۱۳	۳۲
وابتغیتُ	وانتقیتُ	۲	۴۵	تجتنب الوحوش	تجنب الوحوش	״	״	شرفتہ	تترفتہ	۶	۳۳
تعلّبتہ	تعلیتہ	۴	״	یدامیہم	یدامہم	״	״	وتمعوا	وتکعوا	۱۶	۳۳
بارکت	بارکت	۱۲	״	یزید بن شہاب	یزید بن شہاب	۱۴	״	سیدکم	سیادکم	۱	۳۴
بنی حنظلۃ	بنی حنطلۃ	۱۳	״	جن و بشر	جن بشر	۱۷	״	فیحلبہ	فیحلیسہ	۳	״
لیتخذکم	لیتخذکی	۹	۴۷	[illegible]	[illegible]	۱۸	״	الطیب	الطیب	۴	״
خیار نحیبتہ	خیر نحیۃ	۱۳	״	تستقو	تستقو	۱۱	۳۹	آخر	آخر	״	״
رکوع و سجود کی	قیام و قعود کی	۱	۴۸	آنّی	اِنّی	۱۷	״	فاحفظہ	فاحفظہ	۸	״
حدّدوہا	حدودہا	۳	״	بالمدینۃ	بالمدینۃ	۲	۴۰	ان یکون	ان تکون	۱۳	۳۵
بالقہ	بالقتہ	۸	״	تتغلب	یتغلب	۳	״	تکلم	تکلم	۱۵	״
اپنی برادر کی	اپنی برادر کی	۶	۴۹	عروج	عزوج	۷	״	فاحفظ	فاحفظ	۷	۳۶
نعیم رسول اللہ	سیح رسول اللہ	۹	״	یا لیتنی [illegible]	یا لیتنی [illegible]	۹	״	آنّی	اِنّی	۱۳	״
ان الرسل بینہم	ان الرسل بینہم	۱۵	״	تسکت	تسکت	۱۰	״	الطیب	الطیب	۱۴	״
ثلاث مائۃ	ثلاث مائۃ			یتیمہ	یتیمہ	۱۹	״	حسن	حسن	״	״
ادہم	ادہم	۱۶	״	اجتنۃ	اجتنۃ	۵	۴۱	اشہر	ساعت	۱۷	״
عن والدین	عن والدین	۱۹	״	سبحانہ	سبحانہ	۹	״	قصصہ	قصصہ	۱۸	״
ابوذر	ابوذر	۳	۵۰	الیہم	الیہم	״	״	یتکلم	یتکلم	۶	۳۷
وجابر بن عبد اللہ	وجابر بن عبد اللہ	۵	״	فرشتیان	فرشتیان	۱۳	״	بعضہا	بعضہا	۱۴	״
ابوہریرۃ	ابوہریرۃ	״	״	لبسوا قمیصہم	لبسوا قمیصہم	۱۴	״	بعضہا	بعضہا	״	״
ولم تحل	ولم تسل	״	״	صلی اللہ علیہ وآلہ	علیہ وآلہ	۱۳	۴۲	لاتؤذوہا	لاتؤذوہا	״	״
لینتظر	لینظر	۶	۵۱	[illegible]	[illegible]	۳	۴۳	ان ارتج	ان ارتج	۱۵	״
[illegible]	[illegible]	۹	״	[illegible]	[illegible]	״	״	الکشباہ	الکشباہ	۱	۳۸
تحتہا	تحتہا	۱۳	۵۲	نزول	نزدل	۶	۴۴	تعریفہا	تعرفہا	۱	״
اتارہا	اتارہا	۱۷	״	تنکسک	تنکسک	۱۴	۴۴	مبادرتہ	مبادرتہ	۳	״

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۱۷	تُفُعَلُ	تَفَعَّلُ	۶۱	۴	المُستَضعَفُونَ	المُستَضعَفُونَ	۷۲	۱۳	ستر آدمی فی	السّی آدمی فی
۵۳	۶	تُسبِلونَ	تُسبِلُونَ	″	۷	عَلیّ بنِ اَبی طالبٍ	عَلیُّ بنُ اَبی طالبٍ	″	۱۴	نیزید	نَزید
″	″	تُسکِبُهُ	تُسکِبُهُ	″	۱۰	وتُفضّی	وتُقضّی	۷۴	۱۷	اِیهاً ایها	آیهاً آها
″	۱۳	وَتُسکِبُهُ ملائکةٌ	وَتُسکِبُهُ ملائکةٌ	″	۱۵	وتُقضّی	تُقضّی	۷۶	۶	عَظَمَتِهِ	عَظَمَتِهِ
		لَم یَدُرکوا نُصرَتَهُ	لَم یُدرِکوا نُصرَتَهُ	۶۳	۱۴	تَوَلّی	تَوَلّ	″	۹	النُّور	النُّور
۵۴	۱۹	والعُون	والعَون	″	″	اَقوالِ النّاسِ	اَقوالَ النّاسِ	″	۱۱	اَسکَنَتهُ	اَسکَنَتهُ
۵۵	۴	اَفلَحَ حُجّتُهُ	اَفلَحَ حُجَّتُهُ	″	″	حتّی تَوارَینی	حتّی تُوارِینی	″	۱۲	عَظَمَتی	عَظَمَتی
″	۶	اَعداءُکُم	اَعداءَکُم	″	۱۰	نَظَرتُ فی وجهِ	نَظَرتُ فی وجهِ	۷۷	۱۹	ابنُ ابی سیم	ابنُ ابی ...
″	″	اَولیاءُکم	اَولیاءَکم	۶۴	۳	وابیضّ	وابیضّ	۷۸	۱	فاطِمَةُ	فاطِمَةَ
″	۹	مَودّةٌ	مَوَدَّةً	″	۱۴	حاجتی	حاجَتی	″	۸	بنتُ عُمیس	بنتُ عُمَیس
۵۶	۱	زُوّارُهُ زُوّارکَ	زُوّارُهُ زُوّارُکَ	″	۱۸	نفسه	نفسه	″	۱۲	اُقرِعَت	اُقرِعَت
	۹	وزُوّارُکَ زُوّارُهُ	وزُوّارُکَ زُوّارُهُ	۶۵	۱۴	تقلّب	تقلّب	۷۹	۱۶	قلباه	قلباه
۵۷	۱۴	حاکِ شاکٍ	حاکٍ شاکٍ	۶۶	۳	ذکر شیئهم	ذکرَ شیئهم	۸۰	۳	اَشعارٌ	اَشعارٌ
۵۸	۳	یوم الاحد	یومُ الاحد	″	۵	قرشی	قرشی	″	۸	یهودی	یهودی
″	″	الی جبرئیل	الی جبرئیل	″	۱۰	ایفرح	ایفرح	″	۸	اصحاب [illegible]	اصحاب [illegible]
″	۱۹	اطهرکم	اطهرکم	″	۱۳	ابوطلحة	اباطلحة	″	۱۰	ردی فی [illegible]	ردی فی [illegible]
۵۹	۸	قلیت	فلیت	″	۱۸	یکونُ	یکون	۸۱	۹	فاطمة الّا الله	فاطمةَ الّا اللهُ
″	۱۹	بیتیه	بیتیه	۶۹	۱۲	بحار الاسرار	بحار الاسرار	″	۱۳	ملائکة مقرّبین	ملائکة مقرّبین
″	″	اُمّ سَلَمَة	اُمّ سَلَمَة	″	۱۸	دولة [illegible]	دولة [illegible]	″	۱۸	لیبیب	لیبیب
۶۰	۱	یزول	یزول	۷۰	۱۷	عن محاربین	عن محاربین	۸۲	۱	اکلّه	اکله
″	۳	[illegible]	[illegible]	″	۱۹	الله تعالی	الله تعالی	″	۱۶	قهرت الله	قهرت الله
″	۵	عائشة	عائشة	۷۱	۱۱	تسمیتهم	تسمیتهم	″	۱۸	من اَین	مِن اَینَ
″	۶	قتل	قتل	″	۱۴	لما تدعوا	لما لا تدعوا	۸۳	۱	یرزق	یرزق
″	۷	تحقق	تحقق	۷۲	۳	لبستها	لبستها	″	۳	وخضرة	وخضرة
″	۱۷	یزید	یزید	″	۹	وارة	وارة	″	۷	فاحسنت	فاحسنت
″	۱۸	بیّن	بیّن	″	۱۲	ابراته وجیرانه	اقرانه وجیرانه	″	۱۹	علیّ بن ابی طالب	علیّ بن ابی طالب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۴	۳	استهانة	استهانة	۹۲	۱۱	رسول الله	رسول الله	۹۶	۱۲	بالتقنع	بالتقنع
۸۵	۸	رأو	رأو	〃	۱۲	مولاتي فاطمة	مولاتي فاطمة	〃	۱۳	على المرأة	على المرأة
〃	۱۱	بزل الهروي	بزل الهروي	〃	۱۳	يتحسبد	يتحسبد	〃	۱۶	أركاب	أركابه
〃	〃	كم بنات	كم بنات	〃	۱۷	أبدرت	أبدرت	۹۷	۱	لاتعرف به المرأة	لاتعرف به المرأة
〃	۱۵	كان أصغرهن	كانت أصغرهن	〃	۱۹	جب لوان	جب لو ان	〃	〃	أحسن	أحسن
۸۶	۱	لم تحضها	لم تحضها	۹۳	۳	خلا ربا	خلا ربا	〃	۴	توقيت	توقيت
〃	۱۰	وابن المؤذن	وابن المؤذن	〃	۱۱	يا أبتاه بعدك	يا أبتاه بعدك	〃	۱۱	أوصيني	أوصيني
〃	۱۱	عن عكرمة	عن عكرمة	〃 〃	۱۳ ۱۴	يا أبتاه بعدك	يا أبتاه بعدك	〃	۱۴	كاذبة ولا خائنة	كاذبة ولا خائنة
〃	۱۳	آخر الناس	آخر الناس	〃	〃	وفخراك	وفخراك	〃	۱۵	شنشنة	شنشنة
〃	۱۴	أول الناس	أول الناس	〃	۱۹	تحيل	تحيل	〃	۱۷	أشده جدة	أشد جدة
〃	۱۰	ما أمرتك	ما أمرتك	۹۴	۴	شيوخ أهل المدينة	شيوخ أهل المدينة	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
۸۷	۴	فسوق	[illegible]	〃	۴	أمير المؤمنين	أمير المؤمنين	۹۸	۶	تزوج	تزوج
〃	۴	الرابة	الرابة	〃	۵	يتهيأ	يتهيأ	〃	〃	أما منيت	أما منيت
〃	۹	الكاتب	الكاتب	〃	۱۶	توقيت	توقيت	〃	۸	سكون	سكون
〃	۱۳	لا يدركن	لا يدركن	۹۵	۱	مستغبرات الوجوه	مستعبرات الوجوه	〃	۱۱	تحسر	تحسر
〃	۱۷	المسكين	المسكين	〃	۴	تنادكها	تنادركها	〃	۱۳	العيون	العيون
〃	۱۹	مسكنتها	مسكنتها	〃	۹	تمنه	تمنه	〃	〃	وادقي	وادقيا
۸۸	۲	اسلام	اسلام	〃	۸	عن ما تقدر	عن ما تقدر	۹۹	۵	واليوم تفقدان	واليوم تفقدانی
〃	۱۳	أمير المؤمنين	أمير المؤمنين	〃	۱۰	فلم تكلمه	فلم تكلمه	〃	۷	لقصتها	لقصتها
۸۹	۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	تكلمني	تكلمني	〃	۱۴	رودوسی	رودسی
〃	۳	تراضيع	مراضيع	〃	۱۶	أين	أين	۱۰۰	۳	حنبل	حنبل
〃	۷	عطشا عطشا	عطشا عطشا	〃	〃	رسول الله	رسول الله	〃	۵	أمرتها	أمرتها
۹۰	۴	وأتيتها	وأتيتها	۹۶	۷	أتى فاطمة [illegible]	أتى فاطمة [illegible]	〃	۱	ألا أنا	ألا أنا
۹۱	۱۸	آل البيت	آل البيت	〃	۸	فقتلتني	فقتلتني	۰۱	۶	[illegible]	[illegible]
۹۲	۵	ابعد موت أبيها	ابعد موت أبيها	〃	۱۰	وادقني	وادقني	〃	۱۱	أهنا	أهنا
〃	۸	بالدية	بالدية	〃	۱۳	بنت عميس	بنت عميس	〃	۱۱	يا أبته	يا أبته

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۵	تکلمینے	تکلمینی	۱۰۵	۱۷	اللیلَ	اللیلُ	۱۱۹	۶	ودستونکی	دوستونکی
〃	۱۸	〃	〃	〃	۱۸	اباذرَ	اباذرٍ	〃	۱۸	جابرُبنُ	جابرُبنُ
〃	۱۹	فَامُوتِی	فَامُوتَ	۱۰۶	۴	فاطمۃ اخرجتہا	فاطمۃُ اخرجتہا	۱۲۰	۷	یوم القیامۃ	یومُ القیامۃ
۱۰۲	۲	اِنطلقا	وانطلقا	〃	۱۲	یشتکو بخنک	یشتکو بخنک	〃	۱۲	امانی	امالی
〃	〃	فاخبراہُ	فاخبراہُ	〃	۱۳	اَرفقُ	اَرفقُ	〃	۱۶	عَلیّ بنُ	عَلیّ بنَ
〃	۳	قرب المسجد	قُربَ المسجد	〃	〃	رسولُ اللہ	رسولِ اللہ	۱۲۱	۱	یَلیحیٗ	یَلیحیِ
〃	۵	الصحابۃُ	الصحابۃِ	〃	۱۴	فارجَعَ	فارجِع	〃	۸	یوم القیامۃ	یومُ القیامۃ
〃	۶	اَعیُنکُمَا	اَعیُنُکُمَا	〃	۱۶	اللہَ	اللہُ	〃	۱۴	ظَہور	ظُہور
〃	۸	الزہراءَ	الزہراءُ	〃	۱۹	〃	〃	۱۲۳	۱۳	ملائکۃ	ملائکۃً
〃	〃	سکتتا	سکتنا	۱۱۰	۵	عام الفیل	عام الفیل	〃	〃	السلام	السلام
〃	〃	اتمری بتلیہم الدرار	اتمری وقیہم الدرار	〃	۱۴	اولادُ ذکورِ	اولادٌ ذکورٌ	۱۲۴	۱	ابن بنتکَ	ابنُ بنتکَ
〃	۱۹	الجنازۃ	الجنازۃَ	〃	۱۶	بجوید تہذیب	بجوید تہذیب	〃	۱۳	اخبرہٗ	اخبرہُ
۱۰۳	۱	فیدیاون	فیدیاون	۱۱۱	۳	امام المتقین	امام المتقین	〃	۵	الاخصی	الاخصیا
〃	۲	جنازہ	جنازہ	〃	۴	باخرۃ	باخرۃ	۱۲۶	۵	وسنی	وسنی
〃	۳	القدفوا	القدفوا	〃	۱۳	فی الروایۃ	فی الروایۃ	۱۳۳	۴	احدہما	احدہما
〃	۴	اخرا اخرا اجہا	اخرا اخرا اجہا	〃	۱۳	محمد بن شہاب	محمد بن شہاب	〃	〃	کما عدادہ	کما عدادہ
〃	۱۳	بترہا	بترہا	〃	۱۵	فلا یستتبع	فلا یستتبع	۱۳۴	۲	الارض	الارض
〃	۱۵	ورقۃ	ورقۃ	۱۱۲	〃	والمالُ	والمالُ	〃	۱۴	والکافر	والکافر
〃	۱۶	کم اکتشفہ	کم اکتشفہ	〃	۸	اور آخر کو عیسوی الکافرین	اور مال ہی سے ہر آخر کا فرین	۱۳۶	۳	یدرون	یدرون
〃	۱۹	صلتہا	صلتہا	۱۱۳	۹	ابوب الانصاری	ابوب الانصاری	〃	۱۲	ذوالملسمات	ذوالملسمات
〃	〃	وکفنتہا	وکفنتہا	۱۱۴	۱۳	لاعطین	لاعطین	〃	۱۹	واتباہ	واتباہ
۱۰۴	۱۰	جسدنا	جسدنا	〃	۱۸	سنفق	سنفق	۱۳۷	۹	فالعطلتہا	فالعطلتہا
〃	۱۴	فنعمتہا	فنعمتہا	۱۱۵	۱۷	الحوض	الحوض	〃	۱۰	حتی اعرف	حتی اعرف
۱۰۵	۹	من اختیار پنہاں آہا	من اختیار پنہاں آہا	۱۱۶	۱۲	المشہدین	المشہدین	〃	〃	کیا انشیت الاعدار	کیا انشیت الاعدار
〃	۱۳	اخذت	اخذت	۱۱۸	۱	اخبرنی	اخبرنی	۱۳۸	۱۱	بجا بجا تو اشتہد	بجا بجا تو اشتہد
〃	۱۵	ورطانیۃ	ورطانیۃ	〃	۵	لیتنبہ	لیتنبہ	۱۳۹	۲	الزہراءَ	الزہراءُ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۳۹	۱۳	عبدالحسن بن	عبدالرحمن بن	۱۵۳	۶	أفق التشار	أفق انتشار	۱۶۰	۵	عاقبتهم	عاقبتهم
		نجم المرادي	نجم المرادي	۱۵۴	۶	بتزئم	بترنم	"	۱۰	الحسن	الحسن
۱۴۰	۳	تنكرة	تذكرة	۱۵۸	۱۶	جشنده	جشنده	۱۶۱	۶	يجري	يجري
۱۴۲	۳	الحنفية	الحنفية	۱۶۲	۶	المقتدى	المقتدى	"	۷	حتى القتيل	حتى القتيل
۱۴۳	۷	عظيم الأجر	عظيم الأجر	"	۱۴	بهنوبه	بهنوبه	۱۵۱	۱۳	عيينه	عيينه
۱۴۴	۱	يا أبتاه	يا أبتاه	۱۶۵	۳	رونا بي جلال	رونا بي جلالم	"	۱۳	حسنون	حزن
"	۴	حزنها	حزنها	"	۱۵	فبابقه	فبابقه	"	۱۸	الشيباني	الشيباني
"	۱۳	بشفتيها	بشفتيها	"	۱۰	أبهري	أبهري	۱۶۲	۱۶	ابو يعقوب	ابو يعقوب
۱۴۵	۱۴	محمد بن الحنفية	محمد بن الحنفية	"	۱۷	سيدة انشار	سيدة الشار	"	۱۸	أظنه	أظنه
۱۴۶	۶	السلام	السلام	۱۶۷	۳	الى تبصدق	الى تصدق	۱۶۴	۱	تحيي	تحيي
"	۱۶	فاتوه	فاتوه	"	۶	أبا الحسن	أبا الحسن	"	۶	يكنى بابن قرة	يكنى بابن قرة
۱۴۷	۳	الا تأكد	الا تأكد	"	۱۰	[illegible]	[illegible]	"	"	أنه	أنه
"	۷	الحنفية	الحنفية	"	۷	[illegible]	[illegible]	"	۱۱	ليتما حكم	ليتما حكم
"	۸	والتبيتم	والتبيتم	"	۱۱	وتخلق [illegible]	[illegible]	"	۱۳	لهم وقفتم	لهم وقفتم
"	۱۴	اليتا	اليتا	"	"	وتستقب	وتستقب	"	۱۵	وستسعى	وستسعى بي
۱۴۸	۱	قنطرنا	قنطرنا	"	۱۴	فاتقروا	فاتقروا	"	۱۹	ميكائيل	ميكائيل
"	۳	تستحو	تستحو	"	۱۵	ولم تنقص	ولم تنقص	"	۱۳	جذعان	جذعان
"	۶	أينته	أينته	۱۶۸	۱	رسول الله	رسول الله	"	۱۶	أعطاها	أعطاها
۱۴۹	۱۴	تتقادم الشهر	مقادم الشهر	"	۷	[illegible]	[illegible]	"	"	أبادر داره	أبادر دار
"	۱۰	وأيل التراب	دائل التراب	"	۹	امير المؤمنين	امير المؤمنين	۱۶۹	۵	[illegible]	[illegible]
"	۱۳	يخفي	يخفي	"	۱۰	والحسين	والحسين	"	۶	النيتر	النيتر ك
۱۵۱	۴	وكلهم	وكلهم	"	۱۳	محمد بن	محمد بن	"	۱۷	ثكل	ثكل
"	۷	كلهم	كلهم	۱۶۹	۵	وجهه	وجهه	"	"	وأطيم	وأطيم
"	"	يستشعرو كلهم	[illegible]	"	"	[illegible]	[illegible]	"	"	وائل بتيك	وائل بتيك
۱۵۲	۱	ورسوله	ورسوله	"	۸	سيد شباب	سيد شباب	۱۷۰	۴	فسابقه	فسابقه
"	۱۶	المسعى	المسعى	"	"	الله	الله	"	۱۰	ان حسبه كلي	ان حسبه كلي

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۷	۱۴	ذانّ حُبَّ	وَانّ حُبَّ	۱۸۶	۷	اُحِبَّ	اُحِبُّ	۲۰۰	۱۵	سکھونگی	سکھونگی
〃	۱۶	قربِ بموتہٖ	قُرب بموتہ	۱۸۸	۱	وَاِنتشام	وَانتشام	۲۰۲	۱۴	[illegible]	[illegible]
〃	۱۹	عینیّتہ	عینیّتہ	۱۸۹	۸	لتشتہی	لتشتہی	۲۰۵	۱۵	لئلاتہ	لئلا تہ
۱۷۸	۸	حتیٰ یصیر	حتیٰ یصیر	〃	۱۶	ابن الشبی	ابن الشبی	۲۰۶	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۱	صلوتہ	صلوتہ	۱۹۰	۵	حاجۃ	حاجۃ	〃	۸	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	لم ینقد	لم ینقد	〃	۶	اخیذ	اخیذ	〃	۹	وخمسۃ اشہر	وخمسۃ اشہر
〃	۱۵	اَملأ	املأ	〃	۱۰	اولیتہ	اولیتہ	〃	۱۰	اور ایک بیٹیہ	اور کسی تھیلے
۱۷۹	۱	تنزیل	تنزیل	۱۹۱	۱۶	الحسن	الحسن	〃	۱۱	۵۶ [illegible]	۵۸ [illegible]
۱۸۰	۷	[illegible]	[illegible]	۱۹۳	۱۶	یزید	یزید	〃	۱۳	الداستشیر	الحاستشیر
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۹۴	۵	وقت	وقت	۲۰۷	۱	سنۃ	سنۃ
۱۸۲	۲	[illegible]	[illegible]	〃	۶	فتشرہا	فتشرہا	〃	۵	شعبانی	شعبان
〃	۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۶	تقاہ	تقاۃ	〃	۶	[illegible]	[illegible]
〃	۹	[illegible]	[illegible]	۱۹۵	۱۰	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	والّی	الّی	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	۱۷ ۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	〃	〃	۲۰۸	۱۶	الی زوال	الی زوال
〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	〃	〃	ان زخرت	ان زخرفت
		[illegible]	[illegible]	۱۹۶	۳	[illegible]	اَین	۲۰۹	۳	جبریل ومیکائیل	جبرئیل ومیکائیل
〃	۶	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	واسرائیل	واسرافیل
〃	۸	المختیرۃ	المختبرۃ	۱۹۸	۵	الی الاسود	الی الاسود	〃	〃	فی قنادیل	فی قنادیل
〃	۱۶	اکل	اکل	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۴	ابن عباس	[illegible]
۱۸۳	۱۸	[illegible]	[illegible]	۱۹۹	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۸۴	۵	ثم الناس	ثم الناس	〃	۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	باب المسجد	[illegible]	〃	۸	کونک	کونک	〃	۱۶	[illegible]	[illegible]
۱۸۵	۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۶	رسول اللہ	رسول اللہ	۲۱۰	۳	[illegible]	[illegible]
〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۰	۴	[illegible]	[illegible]	۲۱۱	۱	احسن	احسن
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۲	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۸	السلامُ	السلامَ	۲۱۴	۸	وَعُمَرُ بْنُ ثابت	وَعُمَرَ بْنَ ثابت	۲۱۷	۷	آفَتٌ	آفَةٌ
〃	〃	يا بُنَيَّة	يا بُنَيَّه	〃	۱۴	تَشَقَّقَ	وَتَشَقَّقَ	〃	۱۰	كانت	كان
〃	۱۳	وَسَاعَدَتْهَا تُعْبأ	وَسَاعَدَتْهَا تُعِبَا	〃	۱۵	تصغير الحسن	تَصْغيرُ الحسن	〃	۱۴	بن الحسين الاكبر	بن الحسين الاكبر
		وَقَضايا نُقْهَا	وَقَضايا نُقْهَا	〃	۱۶	عن ابراهيم بن	عن ابراهيم بن	〃	〃	كُتَيْبَة	كُتَيْبَة
〃	۱۶	وقُرّةُ عيني و	وقُرّةَ عيني و	〃	〃	زينب بنت	زَيْنَبُ بنت	〃	〃	يزدجرد و	يزدجرد و
		ثمرة	ثمرة	۲۱۵	۳	قُرَّةُ عَيْنِهَا	قُرَّةَ عَيْنِهَا	〃	۱۷	الاصغر	الاصغر
〃	۱۷	شَهْرُ اللّٰه	شَهْرَ اللّٰه	〃	۹	فاتحها البيت	انا النبي قال انا	〃	〃	ليلى	ليلى
〃	۱۹	السلام	السلام			الحكم والمحمود	الحسن فاتحها	۲۱۸	۳	قضايا معينه	قضايا معينه
۲۱۳	۱۲	والملائكة والنا	والملائكة و			الحسن	والحكم وانا الحسين	〃	۴	وعبيد بن الحسين	وعبيد الله بن الحسين
		الحسين	الناس الحسين				فالمحمود الرحمة	〃	۱۱	بنت	بنت
〃	۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	ابو الفضل	ابو الفضل	〃	۱۸	ابن الكلبي	ابن الكلبي
۲۱۴	۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۹	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	〃	۷	[illegible]	[illegible]	۲۱۹	۱	بن كسرى	[illegible]
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	〃	۷	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	يزدجرد بن	يزدجرد بن
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	۲۲۳	۳	[illegible]	[illegible]
۲۱۳	۳	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]
〃	۹	[illegible]	[illegible]	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	۷	يزدجرد بن شهريار	يزدجرد بن شهريار
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۱۶	۱	عن ام سلمة	عن ام سلمة	〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۴	[illegible] + [illegible]	[illegible] + [illegible]	۲۲۴	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۹	[illegible]	[illegible]	〃	۷	جبرئيل	جبرئيل	۲۲۹	۱۱	[illegible]	[illegible]
۲۱۴	۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
〃	۴	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۳۰	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۹	جبرئيل	جبرئيل	〃	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۸	سليمان	سليمان	۲۱۵	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۵	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۱۲	بلسان فصیح	بلسانٍ فصیح	۲۴۴	۸	حتی تزرق	حتی تزرق	۲۶۶	۱۳	رو فیتسل	ار قتل
〃	۱۷	او صلیہ	أو صلیبہ	〃	۱۱	فانتبہ	فانتبہ	۲۶۷	۴	کان الحسین بن علی	کان الحسین بن علی
〃	۱۹	ان یشکی	ان یشکی	۲۵۱	۳	حال ملال	حال پر ملال	〃	〃	بلا عبرۃ یضیا حکہ	بلا عبرۃ یضیا حکہ
۲۳۱	۷	الذی بیتہ	الذی بیتہ	۲۵۲	۱۴	تمایح	تمایح	〃	۵	اعجابک	اعجابک
〃	۹	یشتفی	یشتفی	〃	۱۵	ان یسکین	ان یسکن	〃	۶	لا تحسبہ	لا تحسبہ
〃	۱۳	الصبر	الصبر	〃	۸	ینقص	ینقص	۲۶۸	۱۱	سرورنا	سرورنا
〃	〃	ومنوع	ومنوع	۲۵۳	۱۵	أولہا	أولہا	۲۶۹	۹	الی عبد اللہ	ابو عبد اللہ
〃	۶	الی أمتہ	الی أمیہ	۲۵۴	۳	سریع العبرۃ	سریع العبرۃ	〃	۱۹	تلقاہ	تلقاہ
۲۳۵	۳	اسحاق	اسحاق	〃	۹	برحمہ	برحمتہ	۲۷۰	۱۱	المخلدون	المخلدین
〃	۴	فلقتہ	فلقتیہ	۲۵۸	۱	من تقلیبی	من تقلیبی	۲۷۳	۱۵	الی ظاہر	الی ظاہر
۲۳۶	۱	حتی یحول	حتی یحول	〃	۳	من تقتیل	من تقتیل	〃	〃	باز بالہ	باز بالہ
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	〃	۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۹	[illegible]	[illegible]
۲۳۷	۱۹	بنجرین	بنجرین	〃	۱۳	متصرع	متصرع	۲۷۴	۵	[illegible]	[illegible]
۲۳۸	۱۰	یزید یزید یزید	یزید یزید یزید	۲۵۹	۵	ومرفع	ومرفع	〃	〃	[illegible]	[illegible]
۲۳۹	۲	[illegible]	[illegible]	۲۶۰	۱۱	اتخذتہ	اتخذتہ	〃	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۲	وہ تدبیر کرو	[illegible]	۲۶۵	۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	ومنوعہ	ومنوعہ
〃	〃	یزید	یزید			[illegible]	[illegible]	۲۷۵	〃	[illegible]	[illegible]
〃	〃	الجوائب	الجوائب	〃	۷	[illegible]	[illegible]	۲۷۶	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۵	گل میں	گل میں	〃	۱۴	لم اشعر	لم اشعر	۲۷۷	۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۱	الی المسجد النبی	الی مسجد النبی	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۱۴	لیلۃ الثانیۃ	اللیلۃ الثانیۃ	۲۶۶	۳	[illegible]	[illegible]	〃	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	فرحاک	فرحاک	〃	۵	[illegible]	[illegible]	〃	۸	الورع	الورع
۲۴۰	۱۱	[illegible]	[illegible]	〃	۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	اللیلۃ الثانیۃ	اللیلۃ الثانیۃ	〃	۹	[illegible]	[illegible]	۲۷۸	〃	[illegible]	[illegible]
۲۴۱	۱۷	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۷	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۰	۱۱	الفتحُ	الفتحَ	۲۸۶	۵	علی اَنْ تُجَارِيُوا	علی اَنْ تُجَارِيَا	۳۰۰	۱	اَنْطِقْ وَاتَّكَ	اَنْطِقْ اَنَّكَ
〃	۱۴	بِقَبِّ	بِقَبَا	۲۸۸	۱۴	وَبَيْنَهُ	وَبِبَيْنِهِ	〃	۷	یا غدرة الفجرة	یا غدرة الفجرة
۲۸۱	۲	الحرابِ	الحرابَ	〃	۱۵	〃	〃	〃	۱۱	الموتَ	الموتَ
〃	۹	فسلكوه	فسلكوا	۲۸۹	۱۰	اَنْ تَقِيْسَهَا	اَنْ تَقِيْهَا	〃	۱۵	يَفْشَلُ	يَفْشَلُ
۲۸۲	۳	استشهده	استشهده	〃	〃	وذريتها وشيعتها	وذريتها وشيعتها	〃	〃	تمام الثلاثة	تمام ثلاثة
〃	۴	تسمع وتطع	تسمع وتطع	〃	۱۷	ذمتك	ذمتك	〃	۱۷	اوثاری	اوتاری
〃	۷	تلقاك وتنكرون معك	تلقاك وتنكرون معك	۲۹۰	۲	الّا اَحَلَّهُ مَحَلَّ	اَنْ لَا اُحِلَّهُ مَحَلَّ	۳۰۱	۱۴	فالتو + فالح	فالتو + فالج
〃	۹	لا تلقونی	لا تلقونی	〃	〃	کرامتی لا تسکنه	کرامتی ولا تسکنه	〃	۱۶	ضربة	ضربة
〃	۱۰	اَوْ اَصِلُ	حتی او اصل	〃	۳	ولا انظر	ولا انظر	۳۰۲	۱۷	حتی اوصی	حتی اوصی
〃	۱۵	یا ستیزبا	یا ستیرا	〃	۷	وفاطمة یا بنیک	فاطمة یا بنیک	〃	۱۹	عمر بن	عمر بن
〃	۱۴	وانا شاد	انا شاد	〃	۱۶	والشم	والشم	۳۰۳	۱۷	تكتب + تخرج	تكتب + تخرج
〃	۱۷	تهامری	بن تهامری	۲۹۱	۵	ما خلقنا ربنا	ما خلقنا ربنا	۳۰۷	۱۳	الوابح الثلج	الوابح الثلج
۲۸۳	۱۳	سطیه	جو سطیه	〃	۸	لا تنهنهک	لا تنهنهک	〃	۱۷	فهبط	فهبط
〃	۱۸	یزید	یزید	〃	۱۱	خاربة	خاربة	〃	۱۷	سقیفة	سقیفة
۲۸۴	۴	ان اذکرک	ان اذکرک	۲۹۲	۴	اشکو	بشکو	〃	۱۸	ماة اکون مسا	ماة اکون مسایر
〃	۱۰	انقذ تهایاک	انقذ بهایاک	〃	۸	وتقصده	وتقصده	۳۰۸	۳	فاشرق	فاشرق
〃	۱۱	یحیی تنبیه	یحیی + بنیه	۲۹۳	۵	جبرئیل	جبرئیل	〃	۶	خیر الانبیار	خیر الانبیار
〃	۱۷	وتحوله	وتحوله	۲۹۴	۱۴	طوعة	طوعة	〃	۸	فهبط	فهبط
۲۸۵	۸	شمر بن العشیر	شمر بن العشیر	۲۹۵	۱۲	المرأة	المرأة	〃	۱۵	وابن عمه	وابن عمه
〃	۹	رمضان	رمضان	〃	۱۵	وتسالة	وتسالة	〃	۱۶	الاکبیر	الاکبیر
〃	۱۰	اہل الکوفة	اہل الکوفة	۲۹۶	۱۵	تکثیرین	تکثیرین	〃	۱۹	ہذا مسار فاطمة	ہذا مسار فاطمة
〃	۱۱	قیس بن عبد الرحمن	قیس بن عبد الرحمن	۲۹۷	۱۴	لمحمد بن اشعث	لمحمد بن اشعث	۳۰۹	۴	مسار	مسار
〃	〃	بن	بن	〃	۱۵	فاتیا	فاتینا	〃	۸	〃	〃
〃	۱۴	وعمارة بن	وعمارة بن	〃	۱۷	تحت الاذرا	تحت الاذرا	〃	۱۳	قصة الحسین	قصة الحسین
〃	۱۶	یمانی	یمانی	۲۹۹	۳	عن وکنک	عن وکنک	〃	۱۸	اطلع	اطلع
۲۸۶	۲	الکتب	الکتب	〃	۱۴	تجانبه	تجانبه	۳۱۰	۳	ستمل الله	ستمل الله

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۱۰	۷	وَانجَلی	وَانجَلی	۳۲۹	۱۹	بِهُوَ النّاسُ	بِهُوَ النّاسِ	۳۳۴	۵	آبلیناکَ	آبلیناک
〃	۱۵	بِلاکِ العِترَة	بِلاکَ العِترَة	〃	〃	وَاَنَّ قُلوبَهُم	وَاِنَّ قُلوبَهُم	〃	۶	تُلقی	طُلقی
〃	۱۶	عَطشی، صَبرَة	عَطشه، صَبرَه	۳۳۰	۱	وَسَیُوفُهُم	وَسُیوفُهُم	〃	〃	عَلَم المُهتدین	عَلَم المُهتَدین
۳۱۲	۱۹	وَالمَروَة	وَالمَروَة	〃	۱۱	وَمَصرَع صِحابی	وَمَصرَع صِحابی	〃	۷	وَرِجالِ المؤمنین	وَرِجالِ المؤمنین
۳۱۳	۴	مُحَمَّد بن الحنفیة	مُحَمَّد بن الحنفیة	۳۳۱	۳	وَحَذارَه	وَحَذارِه	〃	۱۴	عَمرو بن سعید	عَمرو بن سَعید
〃	۱۸	یستباح بحرمته	یُستَباح بِحُرمَته	〃	۶	اِنّا عَلِمتُ اَنَّ	اَما عَلِمتَ اَنَّ	〃	۱۸	وَلیُمیتُه	وَلیُمیتُه
۳۱۴	۳	ابن الحنفیة	ابن الحنفیة			مِن حیوان الدنیا	حیوان الدنیا	〃	〃	وَالقَفار	وَالقِفار
〃	۶	انظر	اُنظُر	〃	۸	اَهدی بِمَن بِفنایا	اَهدی بِمَن بِفِنایا	〃	۱۹	قُلقُه	قَلقُه
〃	۹	ابن الحنفیة	ابن الحنفیة	〃	۱۶	وَلا تدع	وَلا تَدَع	۳۳۵	۱	بن جعفر لکبار	بن جعفر لکبار
〃	۱۴	ای سر روان	ای سرو روان	〃	۱۸	عن الفرزدق انه	عن الفرزدق	〃	۶	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	لبساه	لبساه			قال	ثمّ قال	〃	۹	بن جعفر	بن جعفر
۳۱۵	۳	ابن الحنفیة	ابن الحنفیة	۳۳۲	۳	من کله	من کله	〃	۱۰	والمسیر	والمسیر
〃	۵	تحکّک	تحکّک	〃	۵	بذا الفعال	بذا الفعال			[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	توجّه	توجّه	〃	۶	[illegible]	[illegible]	〃	۱۴	ولوجه آبرین	ولوجه آبرین
۳۱۶	۱۴	الی یزید	الی یزید	〃	۱۲	تزکم الجبل	ترکهم الجبل	۳۳۶	۳	المرتضع	المرتضع
۳۱۷	۱۶	انطلق	انطلق	〃	۱۴	ولا والدنیا	ولا والدنیا	〃	〃	اباهرة	اباهرة
۳۱۸	۱۴	قسم اولاد مسلم	قسم اولاد مسلم			فشنی عن الکثر	وشنوا عن	〃	۵	وحقهم جابرکه	وحقهم جابرکه
۳۱۹	۶	وصریه	وصریه			من ذلک	اکثر من ذلک	〃	۸	قصیرة	قصیرة
۳۲۲	۱۰	اکثر ثکلة	اکثر ثکلة	۳۳۳	۴	شیب	شیب	〃	۹	[illegible]	[illegible]
〃	۱۴	من این	من این	〃	۸	الزجاج	الزجاج	〃	۱۴	واتمم الله	واتمم الله
۳۲۳	۹	تخبر	تخبر	〃	〃	الحق	الحق	〃	〃	الفتنة	الفتنة
۳۲۴	۱۱	صریم	صریم	〃	۹	سریرته	سریرته	〃	۵	اول	اول
۳۲۵	۶	وکان حمله	وحمل بنیّ ان	〃	۱۳	فاخبرنی	فاخبرنی	〃	۱۸	الخبر	الخبر
۳۲۶	۹	اذ ان اهل بیتک	ان اهل بیتک	〃	۱۲	وانجفته	وانجفته	〃	〃	مستنبة	مستنبة
〃	۱۸	حاضر المجلس	حاضر المجلس	〃	〃	بن جعفر	بن جعفر	〃	〃	امیر المدینة	امیر المدینة
۳۲۷	۳	[illegible]	[illegible]	۳۳۴	۱	من هذا الوجه	من هذا الوجه	۳۳۷	۳	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۷	۴	اَنْ تَاتِیْ	اَنْ تَاْتِیَ	۳۴۵	۱۸	وَالدَّوَاتِ وَ	وَالدَّوَاتِ وَالْاَشْجَارُ	۳۵۷	۶	تَرْبَا	تَرْبِيْهَا
〃	۶	فَتَهَيَّجَ	فَتَهَيَّجَ			الْاَشْجَارِ وَالْاَطْيَارِ	وَالْاَطْيَارُ	〃	〃	مَعَ الْحُرِّ بْنِ يَزِيْد	مَعَ الْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ
〃	۷	شَيْئ	شَيْئٌ	۳۴۶	۱۳	وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ	وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ	〃	۱۰	اَسْقُوْا الْقَوْمَ	اِسْقُوْا الْقَوْمَ
〃	۱۳	اَلتَّقَسُّفُ	اَلتَّعَسُّفُ	۳۴۷	۴	وَلَمْ تُرْعَ	وَلَمْ تُرَعْ	〃	۱۱	رَشِّفُوْا	رَشِّفُوْا
〃	〃	وَجَدِّيْ	وَجَدِّيَ	۳۴۸	۱۰	مُفْجِعَة	مُفْجِعَة	۳۵۸	۷	حَتَّى اَتَيْنَا	حَتَّى اَتَيْنَا
〃	۱۶	اَحِبَّتِهِ	اَحِبَّتِهِ	۳۴۹	۱۱	فَاَنْ كُنْتَ	فَاِنْ كُنْتَ	۳۵۹	۱۵	وَالسَّائِرِيْنَ	وَالسَّائِرِيْنَ
〃	۱۹	[illegible]	[illegible]	۳۵۰	۳	وَاَوْصَيْتُهُمْ	وَاَوْصَيْتُهُمْ	۳۶۰	۱	[illegible]	[illegible]
۳۳۸	۵	تَحُوْرُهُ	تَحُوْرُهُ	〃	۴	فَلَقِيَنِيْ سَمَاعَة بْنُ	فَلَقِيَنِيْ سَمَاعَةُ بْنُ	〃	۶	اَلْكَذِيْنَ	اَللَّذَيْنِ
〃	۱۵	لِلّٰهِ	لِلّٰهِ	〃	〃	فَاَخْبَرَ	فَاَخْبَرَ	〃	〃	مَلْعُوْنِيْنَ	مَلْعُوْنَيْنِ
〃	۱۶	آذَنَ	آذَنْ	۳۵۱	۹	لَنَسْاَلَهُ	لِنَسْاَلَهُ	۳۶۱	۳	يَابْنَ يَزِيْد	يَابْنَ يَزِيْدَ
〃	۱۹	عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ	عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ	۳۵۲	۴	خَبَرًا	خَبَرًا	〃	۱۶	لَا يُدْخِلُكَ	لَا يُدْخِلُكَ
		زِيَاد	زِيَادٍ	〃	۱۱	اَمْرُهُ	اَمْرُهُ	〃	۱۷	وَلَا يَرُدُّكَ	وَلَا يَرُدُّكَ
〃		اِقْبَالِ الْحُسَيْنِ	اِقْبَالِ الْحُسَيْنِ	〃	۱۶	[illegible]	[illegible]	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	مِنْ مَكَّة	مِنْ مَكَّةَ	۳۵۳	۲۰	[illegible]	[illegible]	۳۶۲	۱۷	[illegible]	[illegible]
۳۳۹	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۵	حَتَّى تَصِيْبَ	حَتَّى تُصِيْبَ	۳۶۳	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۴	اَلْقَادِسِيَّة	اَلْقَادِسِيَّة	〃	۱۰	اَصْحَابِهِ	اَصْحَابِهِ			[illegible]	[illegible]
〃	۸	فَلَا يُرْعُوْنَ	فَلَا يَرْعَوْنَ	〃	۱۴۰	اَكْسَرُوْا	اَكْسَرُوْا			[illegible]	[illegible]
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	〃	۱۶	[illegible]	[illegible]	〃	۴	اِقْبَلُوْا	اَقْبِلُوْا
〃	〃	اَلْحَصْنُ	اَلْحِصْنَ	۳۵۴	۳	[illegible]	[illegible]	〃	〃	اَنْ اَرُدَّهُمْ	اَنْ اَرُدَّهُمْ
۳۴۰	۴	[illegible]	[illegible]	〃	۴	يَقْطُرُ	يَقْطُرُ	〃	۸	[illegible]	[illegible]
〃	۷	يَا زُهَيْرُ بْنِ	يَا زُهَيْرُ بْنَ	〃	۹	فَمَنْ اَحَبَّ	فَمَنْ اَحَبَّ			بِيْ حَتَّى يَاْتِيَكَ	بِيْ حَتَّى يَاْتِيَكَ
〃	۸	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	طَائِفَةُ اَهْلِهَا	طَائِفَةُ اَهْلِهَا	〃	۱۱	وَيُبْنِيَّه	وَيُبْنِيَّك
〃	۱۳	بِنْتِ عَمْرٍو	بِنْتِ عَمْرٍو	〃	۱۶	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
۳۴۱	۲	[illegible]	[illegible]	۳۵۵	۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	عَلَى الرَّاْيِ	عَلَى الرَّاْيِ	۳۶۵	۷	[illegible]	[illegible]
۳۴۵	۱۴	[illegible]	[illegible]	۳۵۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۷	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۵	۱۱	انهم جمعوا الیعتروا	انهم جمعوا الیعتبروا	۳۷۳	۷	حتی تنزل	حتی تنزل	۳۸۴	۱۵	استنوذ نحاک	استنوذ نحاک
〃	۱۲	حتی انتهوا	حتی انتهوا	〃	۸	علی شاطی الفرات	علی شاطی الفرات	۳۸۵	۵	ظاہر الحزن	ظاہر الحزن
۳۶۶	۳	ہذا الفسطاط	ہذا الفسطاط	〃	〃	وستغنا	وستغنا	〃	۱۰	الحسین	الحسین
〃	۴	عبید الله بن الحر	عبید الله بن الحر الجعفی	〃	۱۸	والبنیۃ	والبنیۃ	۳۸۶	۱۳	تشخصاکت	تشخصاک
		الجعفی		۳۷۶	۱۴	الف عام	الف عام	〃	۱۴	وفاطمۃ	وفاطمۃ
〃	۸	غبیر ہذہ	غبیر ہذہ	۳۷۷	۳	مساکن الجنۃ	مساکن الجنۃ	〃	۱۹	الازمان	الازمان
〃	۱۰	غیرہا	غیرہا	〃	۷	اول روضۃ	اول روضۃ	۳۸۷	۱	واغترفۃ	واغترفۃ
〃	۱۱	لتجابت نحی	لتجابت نحی	〃	〃	وافضل مسکن	وافضل مسکن	〃	۱۳	الف حجۃ	الف حجۃ
〃	۱۷	اول	اول	〃	۱۴	سید شباب	سید شباب	〃	〃	متقبلات	متقبلات
۳۶۷	۱	وقرنیتہ	وقرنیتہ	۳۷۸	۲	اولیائہ	اولیائہ	〃	۱۵	مقتدرا	مقتدرا
〃	۴	اتوا انجابت	اتوا انجابت	〃	۱۶	یوم او بعض یوم	یوم او بعض یوم	۳۸۹	۴	فسئلہ	فاسئلہ
〃	۸	ولم تجبہ	ولم تجبہ			اخر	اخر	۳۹۰	۹	اتقبل	اتقبل
〃	۱۷	عبید الله بن الحر	عبید الله بن	۳۷۹	۴	لیتنی	لیتنی	〃	۱۴	الی عمر بن سعد	الی عمر بن سعد
		الجعفی	الحر الجعفی	〃	〃	فقبا تبرا	فقبا تبرا	۳۹۱	۲	الی عمر بن سعد	الی عمر بن سعد
۳۶۸	۷	اوتشعرک	اوتشعرک	〃	۸	حتی یاتی قبرہ	حتی یاتی قبرہ	〃	۱۹	ولعن امانک	ولعن امانک
〃	۱۲	یضایع	یضایع			الحسین	الحسین	۳۹۳	۱	مابدا لکم	مابدا لکم
۳۷۰	۷	یزید	یزید	〃	۱۱	المتشحط	المتشحط	〃	۳	〃	〃
〃	۱۳	انتهوا	انتهوا	۳۸۰	۱۵	ملائکۃ	الملائکۃ	〃	۷	حتی ارجع	حتی ارجع
۳۷۱	۱	فجمع	فجمع	۳۸۱	۱۰	دروازہ پر	قبر پر	〃	۹	یعطون	یعطون
〃	۵	ولا تقابار کاک	ولا تقابار کاک	〃	۱۸	ان یکیدیم الزاہر	ان یکیدیم الزاہر	〃	۱۹	ان نوخرھم	ان نوخرھم
〃	۶	بانفاذک	بانفاذک	۳۸۲	۵	لقی الله	لقی الله	۳۹۴	۹	لا تسمع	لا تسمع
〃	۱۵	والناضرۃ	والناضرۃ	〃	۱۵	ولو کمکن	ولو کان	〃	۱۱	انثی	انثی
۳۷۲	۴	فلست مجر	فلتجری	۳۸۳	۷	وجعلنا	وجعلنا	〃	۱۹	ولاذمامہم	ولاذمامہم
〃	۶	لا ابدا اسم	لا ابدا اسمہم	〃	۹	وعلم بالتقی	وعلم بالتقی	۳۹۵	۱	ہذا اللیل	ہذا اللیل
〃	۸	فحمد الله	فحمد الله	۳۸۴	۴	شمر کل جبار	من شر کل جبار	〃	۱۰	ستیدنا	ستیدنا
۳۷۳	۱۳	ولیسابرہ	ولیسابرہ	〃	۹	فعلم بانہم	فعلم بانہم	〃	۱۶	وستندنی	وستندنی

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۹۵	۱۶	وَلَم نَرمَم	وَلَم نُرِم	۴۲۷	۱۹	اَللّٰهُمَّ حَفِّظهُم	اَللّٰهُمَّ عَطِّفهُم	۴۴۰	۱۲	اَو تُقتَل	اَو تُقتَل
۳۹۶	۱۴	بَين جانو	بَين جانون	۴۲۸	۷	لَرَحِمتَهُم	لَرَحِمتُهُم	۴۴۱	۸	بَرَدتُهَا	بَرَّدتُهَا
〃	۱۶	لا انقضار	لا انقضار	〃	۱۰	يا اِلٰهَنا وَيا سَيِّدَنا	يا اِلٰهَنا وَيا سَيِّدَنا	〃	۱۳	رِضوان	رِضوان
۳۹۷	۸	علی بن الحسين	علی بن الحسين	〃	۱۴	اَشهَدُوا	اَشهِدُوا	〃	۱۵	اَقرَأتُهُ	اَقرَأتُهُ
〃	۱۲	اَعتَزَل	اِعتَزَل	۴۲۹	۱	فی اَكثَر	فی اَكثَر	۴۴۲	۵	جوبيس	جوبيس
〃	〃	ابی ذر غفاری	ابی ذرّ الغفاری	〃	۹	سيد الشهداء	سيّد الشهداء	〃	۱۳	واَبناب	واَبناب
۳۹۸	۱۴	خلكاب	خلكاب	۴۳۱	۱۳	فی مجلس يزيد	فی مجلس يزيد	۴۴۳	۱	لا انتو	لا انتو
۳۹۹	۱۱	لا يعقون	لا يعقون	〃	۱۹	لم نترك	لم نترك	〃	۷	أتيا	أتيا
〃	〃	الا وجه الله	الا وجه الله	۴۳۲	۱	ويا كبيده ويا بايح ويا نجيه	ويا كبيده ويا بايح ويا نجيه	〃	۱۶	بن مظاهر	بن مظاهر
۴۰۲	۱۶	وما النصر الا با	وما النصر الا من عند الله	〃	۶	الی صنعاء انحسب	الی صنعاء انحسب	۴۴۵	۳	اُعمرعاك	متعمركت
۴۰۸	۱۲	تشرفنا	تشرفنا	۴۳۳	۷	انيه ما رأيت انيه	انيه ما رأيت انيه	〃	۱۷	وطاعنوه	وطاعنوه
۴۰۹	۱۸	بالتقی	بالتقی	〃	۱۵	الیمن ولا الله	الیمن ولا الله	۴۴۶	۳	اثنان	اثنان
۴۱۰	۹	خلفيت	فاستفيت	〃	۱۶	رائحة المسكب	رائحة المسك	〃	۱۳	القتال	القتال
〃	۱۲	[illegible]	ابن زياد	۴۳۴	۴	تو فی صارت رو	او فی صارت رو	۴۴۸	۱۱	فاستبنعدوه	فاستقعدوه
۴۱۴	۲	اثنان	اثنان	〃	۸	زوجه	زوجه	۴۴۹	۴	نصره	نصره
〃	۵	زهير بن القين	زهير بن القين	〃	۹	والمعت	والمعت	۴۵۰	۱۳	اخذكم	اخذكم
۴۱۶	۱۱	عمّ ابی طالب	عمّ ابی طالب	〃	۱۸۰	لیتلقی	لیتلقی	〃	۱۹	مهبذا	هذا
〃	۱۴	اولم يبلغكم	اولم يبلغكم	〃	۱۹	تحاث	تحاث	۴۵۲	۱۵	لايبلی	لايبلی
〃	۱۵	ششاب	شباب	۴۳۶	۶	والتوجع	والتوجع	۴۵۴	۱۸	احتسب	احتسب
۴۱۹	۹	امبرك	اميرك	۴۳۸	۱۵	تحجبه	تحجبه	۴۵۵	۱۲	جنادة بن الحرث	جنادة بن الحرث
۴۲۰	〃	ولايبلغون	ولايبلغون	۴۳۹	۷	باقتتالة	باقتتلة	۴۵۶	۲	حتی يجتنبك	حتی يجتنبك
۴۲۱	〃	زموه	زموا	〃	۸	〃	〃	〃	۱۸	نحوسم	نحوسم
۴۲۶	۶	سبعون	سبعين	〃	۱۹	المنفر	المنفر	۴۵۸	۲	بابكيكما	بابكيكما
〃	۱۵	عشق	عشق	۴۴۰	۲	فتسر الدنيا	فتسير الدنيا	〃	۱۰	احسن جزاء المتقين	احسن جزاء المتقين
〃	۱۷	بريد خطل	بريد خطل	〃	۳	بحير بن اوس الضبی	بجير بن اوس الضبی	〃	۱۲	ثم استقدها	ثم استقدها
۴۲۷	۷	لاانقدكم	لاانقذكم	〃	۵	الكلب	الكلب	۴۵۹	۸	ريحانيه + فوائد	ريحانيه + فوائد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۰	۵	إنّا	أنّا	۴۷۳	۱۱	بن عقبۃ الغنوی	بن عُقبۃ الغَنَوِی	۴۸۲	۱۱	ممن تذکر مصابنا	ممن تذکر مصابنا
"	۶	یختبرون	یختبرون	"	۱۳	أخوۃ	إخوۃ	"	۱۲	درجتنا	درجتنا
"	"	تشخب	تشخب	"	۱۴	أبو بکر بن عبید اللہ	أبو بکر بن عبید اللہ	"	۱۴	بمصابنا	بمصابنا
۴۶۲	۱۴	زینو	زینو	"	۱۵	بنت زحر بن	بنت زحر بن	۴۸۳	۹	وبنیک	وبنیک
۴۶۳	۱۷	والتباکی	والتباکی	"	۱۶	عبد اللہ بن عقبۃ	عبد اللہ بن عقبۃ الغنوی	۴۸۴	۱۲	عفان	عفان
۴۶۴	۵	وغیر ذلک	وغیر ذلک	۴۷۴	۱۲	عبد اللہ	عبد اللہ	"	۱۷	أبیات	أبیات
"	۶	الذی یسم	الذی یسم	"	۱۹	ہو ابن جمیس	ہو ابن جمیس	۴۸۵	۱۳	کان أہل الجاہلیۃ	کان أہل الجاہلیۃ
"	۱۵	متواترۃ	متواترۃ	۴۷۶	۸	ویشتد العطش	ویشتد العطش	"	۱۹	فی مضاربنا	فی مضاربنا
۴۶۵	۱	المرأۃ	المرأۃ	"	۹	فرکب المسناۃ	فرکب المسناۃ	۴۸۶	۴	الانتضار	الانتضار
"	۱۴	فی موضع	فی موضع	"	۱۷	أطمئنہ	اللہم طمئنہ	"	۱۲	یوم العاشر	یوم العاشر
"	۱۶	لا یوجد فیہ الماء	لا یوجد فیہ الماء	۴۷۷	۱۶	الشنبسی	الشنبسی (من بنی سنبس)	۴۸۹	۱	أن تسکن	أن تسکن
"	"	کان کمن أحیی نفسا	کان کمن أحیی النفسا	۴۷۸	۱۱	بن مطعم	بن مطعم	"	۴	استشہد	استشہد
			ومن أحیی نفسا	"	۱۵	فریعۃ	فریعۃ	۴۹۱	۲	قاسم بن الحسن	قاسم بن الحسن
"	۱۴	أعرابی + أدخل	أعرابی + أدخل	۴۷۹	۸	فلم یبق	فلم یبق	۴۹۲	۳	فی المبارزۃ	فی المبارزۃ
۴۶۶	۹	حتی یتجب + تحبنۃ	حتی یتجب تحبنۃ	"	۹	وسماک بن خرشۃ	وسماک بن خرشۃ	۴۹۶	۱۷	عمر بن	عمر بن
۴۶۷	۱۲	صنع	صنع			وعلی	وعلی	۴۹۸	۶	پناہ بلی	پناہ بلی
۴۷۰	۱۶	ولم یحیی	ولم یحیی	"	۱۱	انقطع سیفہ	انقطع سیفہ	۵۰۲	۱۷	فولدہ	فولدہ
"	۱۷	یودع	یودع	"	۱۲	رسول اللہ	رسول اللہ	۵۰۳	۳	أوجع	أوجع
۴۷۱	۹	بنت	بنت	۴۸۰	۴	رسول اللہ	رسول اللہ	"	۶	ستقتل	ستقتل
"	۱۸	ابن عقیل	ابن عقیل	"	"	ولدہ	ولدہ	"	۸	یستوجبون	یستوجبون
۴۷۲	۱	أبو الفرج	أبو الفرج	"	"	سید الشہداء	سید الشہداء	"	خ ۱۳	تجزعک	تجزعک
"	۵	من ہمدان	من ہمدان	"	۸	فلم یتدل	فلم یتدل	"	۹	قلبہ	قلبہ
۴۷۴	۴	بن الحسن	بن الحسن	"	۱۳	العباس	العباس	۵۰۴	۱۲	قرۃ عینی	قرۃ عینی
"	۶	قتلہ بأبی بن	قتلہ بأبی بن	"	۱۶	ثم أن + سید	ثم أن سید	"	۱۴	بوزک	بوزک
"	"	وجہہ	وجہہ	"	۱۷	التشریف	التشریف	"	۱۷	وکالی + ناصبہ	وکالی + ناصبہ
"	۱۰	أبو بکر بن الحسن	أبو بکر بن الحسن	"	۱۸	ولم یبدر	ولم یبدر	"	"	نازعہ	نازعہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۵	۴	فاقرئه السلام	فاقرئه السلام	۵۲۵	۳	تسکنتی	تسکنت	۵۴۳	۱۶	فضربة صرعة	ضربة صرعة
〃	۸	اویکون التراثی	اویکون التراثی	〃	۱۶	لم ادع	لم ادع	۵۴۴	۱۱	حتی نشر بها النشا	حتی نشر بها النشا
		کنایة	کنایة	۵۲۶	۷	بنبط	بنبط	۵۴۵	۷	ان تستغیث	ان تستغیث
〃	〃	وحسن الصور کنایة	وحسن الصورة کنایة	۵۲۸	۱۳	اہی	اہدی	〃	۱۷	احملوا	احملوا
〃	〃	ووضع الید کنایة	ووضع الید کنایة	۵۲۹	۱۹	من ترتبها	من تربتها	۵۴۶	۶	یا ثمرة + یا نور	یا ثمرة + یا نورة
۵۰۶	۱	وعمارتہ	وعمارتہ	۵۳۱	۱۳	عن سلمان	عن سلمان	۵۵۰	۸	بن مطاہر	بن مظاہر
〃	۳	بینھا وان	بینھا وان	۵۳۲		منزل اخیهما ام کلثوم	منزل اخیهما ام کلثوم	〃	۱۳	الکوفة	الکوفیة
〃	۵	سیدی شباب	سیدی شباب	〃	۶	الجنة	الجنتہ	۵۵۱	۴	فاتوا	فاتو
〃	۸	رزایا	رزایا	۵۳۳	۴	احدتہما	احدہما	〃	۱۵	فلا تجعل	فلا تجعل
〃	۱۲	صبغة الله	صبغة الله	〃	۱۸	وقصصہ	وقصصہ	۵۵۲	۳	یطرق	یطرق
۵۰۷	۶	حملة الحسین	حملة الحسین	۵۳۴	۱۲	وانا مستشفع	وانا مستشفع	〃	〃	الطارق	الطارق
〃	۱۸	تحزن	تحزن	۵۳۵	۲	بجبرئیل	بجبرئیل	۵۵۳	۱	اذا تلبق	اذا تلبق
۵۰۸	۶	بدنہ	بدنہ	〃	۳	یرضی	یرضی	〃	۲	ستابہ	ستابہ
۵۱۳	۱۷	ابن علی	ابن علی	〃	۹	الملک + اشجع	الملک + اشجع	〃	۹	اکل التراب	اکل التراب
۵۱۶	۱۹	الحسین	الحسین	۵۳۶	۱۵	لیالی	لیالی	۵۵۴	۱۲	یتمون	یتمون
۵۱۹	۱۱	اخر	الاخر	۵۳۹	۱	الناس	الناس	〃	۱۵	والفصر + فضل	والفصر + فضل
۵۲۰	۱۸	سائل	سائل	〃	۸	لینصرونا	لینصرونا	۵۵۵	۵	فردوا	فردوا
۵۲۱	۲	طفت جمیع الارض	طفت جمیع الارض	〃	۱۵	یذبحک	یذبحک	〃	۱۰	سلامہا	سلامہا
〃	۳	یتثل	یتثل	〃	۱۶	ولم تحفظ	ولم تحفظ	〃	۱۱	لتسلم	لتسلم
〃	۱۷	طفت	طفت	۵۴۰	۱۷	علی بن	علی بن	۵۵۶	۱۱	یا یعوقی	یا یعوقی
〃	۱۸	یتثل	یتثل	〃	۱۹	اطعمتکم	اطعمتکم	۵۵۷	۳	ومن نصرنا	ومن نصرنا
۵۲۲	۸	سائل	سائل	۵۴۲	۱۵	خاتمہ	خاتمہ	〃	۴	وکلہ القائم	وکلہ القائم
〃	۱۸	استحقت	استحقت	۵۴۳	۲	تام	تام	〃	〃	نصرنا	نصرنا
۵۲۳	۴	افتخر	افتخر	〃	۹	یا ابتاہ	یا ابتاہ	〃	۱۰	عشرة عشر	عشرة عشر
〃	۷	یزید	یزید	〃	۱۰	السلام	السلام		۱۵	تخشعنی	تخشعنی
〃	۱۱	تحذبک	تحذیک	〃	۱۵	منقذ بن مرة	منقذ بن مرة	۵۵۸	۱۰	فسطاط الحسین	فسطاط الحسین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵۸	۱۳	تفربت	تقربت	۵۷۵	۹	ان الصدر	ان الصدر	۶۰۵	۲	شہراشوب	شہراشوب
〃	۱۷	يتسمعوا	يسمعوا	۵۷۶	۲	حتى يقول	حتى يقول	۶۰۶	۹	الماءُ	الماءَ
۵۶۲	۱۴	علي بن	علي بن	۵۷۷	۳	الى اخرها	الى اخرها	〃	۱۵	ابا الحنوق الجعفى	ابا الحنوق الجعفى
〃	〃	المسعودي	المسعودي	〃	۷	وعرض الماء	وعرض الماء	۶۰۷	۴	لايلحق	لايلحق
۵۶۳	۱	تمارد قيع العلوم	تمارد قيع العلوم	۵۸۳	۴	الطفل	الطفل	۶۰۸	۱۵	ثلث	ثلث
〃	۲	جميع	جميع	〃	۱۷	الاسدي	الاسدي	۶۰۹	۳	ابن نبي	ابن نبي
〃	۷	علي بن	علي بن	۵۸۴ 〃	۱۴ ۱۵	الصبي	الصبي	〃	۱۲	عصفور	عصفور
〃	۱۰	ولد آدم	ولد آدم	۵۸۶	۱۰	كل من	كل من	〃	۱۵	قد انتخبه	قد انتخبه
۵۶۵	۲	شد فعان	شدت فعان	۵۸۷	۱۷	قتل منهم الف	قتل منهم الف	〃	۱۹	احملوا	احملوا
۵۶۸	۱۳	بالنصيبيون كم	في نصيبيون كم			وتنشاة	وتنشاة	۶۱۰	۳	حصين بن نمير	حصين بن نمير
۵۶۹	۴	وشوعاب	وشوعاب	۵۸۸	۴	الانزع	الانزع	〃	۵	زرعة بن	زرعة بن
۵۷۲	۳	يحبها الله	يحبها الله	〃	۱۴	ياشيعة	ياشيعة	〃	۷	صالح بن	صالح بن
		يحبها رسوله	يحبها رسوله	۵۸۹	۱۶	المرني	المزني	〃	۱۷	بن الحسن	بن الحسن
〃	۴	واوصيائه	واوصيائه	۵۹۱	〃	كالمدهوش	كانه مدهوش	۶۱۱	۱۶	حرملة بن	حرملة بن
〃	۱۲	تهذيب	تهذيب	۵۹۲	۸	لبيت الساير	لبيت الساير	۶۱۲	۸	الحجر	الحجر
〃	۱۷	وليعز	وليعز	〃	۱۶	لبيت الجبال	لبيت الجبال	〃	۹	يلحقك	يلحقك
۵۷۳	۴	ليعشر	ليعشر	۵۹۳	۴	تمر	تمر	۶۱۳	۱۴	من قرابتك	من قرابتك
〃	۱۴	اوخر	اوخر	۵۹۵	۱	يشتهيانه	يشتهيانه	۶۱۴	۱۶	فاستقبل	فاستقبل
〃	۱۳	〃	〃	〃	۱۶	توفيت	توفيت	۶۱۵	۸	سلمان	سلمان
〃	۱۸	تقوم الساعة	تقوم الساعة	۵۹۸	۱۰	زين صبيان	صبيان	۶۱۶	۹	السيف	السيف
۵۷۴	۴	وتستغفر	وتستغفر	۵۹۹	〃	رحمتها	رحمتها	۶۲۴	〃	اثنان	اثنان
〃	۷	وتستكك	وتستك	۶۰۱	۳	اخبرك	اخبرك	۶۲۵	۳	المحرق على الى	المحرق على الى
〃	۱۱	تقر	تقر	۶۰۳	۱۲	لولا احبة	لولا احبة	۶۲۶	۹	القي الدر	القي الدر
۵۷۵	۱	دموعه	دموعه	۶۰۴	۱	فاتي بيتا بابا	فاتي بيتا بابا	〃	۸	البوحنف	البوحنف
〃	۵	الفرحة	الفرحة	〃	۷	تسليها	تسليها	۶۲۸	۹	فاطمة الزهراء	فاطمة الزهراء
〃	〃	حتى يرد	حتى يرد	〃	۱۰	الجزين	الجزين	〃	۱۷	علي + محمد	علي + محمد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٢٨	١٢	الأمير	الأمير	٦٣٣	١٣	لا تسكنه وجبت مكثفنا	لا تسكنه وجبت مكثفنا	٨٠٧	١٢	أعمه	أجمه
٦٢٩	١٧	لنكالهم	لنكالهم	٦٣٧	١٥	ساري بن حاتم	عدي بن حاتم	٨١٣	١٩	عاشور كيوان	عاشور ايوان
"	"	لاأجابتكم	لا أجابتكم	٦٤٣	٢	خالاتك	خالاتك	٨١٦	١٣	يتوا الحوت	يتوا الحوت
٦٣٣	١٣	فاستكوا	فاستكوا	"	٣	وخوا اضيكك	وخوا اضيكك	"	١٢	فاقبلت	فقد قبلت
٦٣٦	٨	ثم تأملي	ثم تأمل	٦٤٩	٣	الملائكة	الملائكة	٨١٨	٨	قد اوتيني	قد اوتيني
٦٣٧	١٣	اسمع صوتنا أتحب	اسمع صوتنا أتحب	٦٥١	٩	عدانة	عداوة	"	١٩	الى ام كلثوم	الى ام كلثوم
٦٤٣	١٩	سبقة	سبقة	٦٥٦	٦	أحمد	أحمد	٨١٩	٨	أقو	أقو
٦٤٤	٩	الأصفر	الأصفر	"	١٠	جاريث البين	جاريث البين	٨٢٠	٦	فقدا ابك	فقدا ابك
٦٥٥	٣	ان امونه	ان امونه	"	"	يستأذن	يستأذن	"	١٨	اراكب	اراكب
٦٥٦	١٠	[illegible]	[illegible]	"	١٢	فاستقبل	فاستقبل	"	١٩	[illegible]	[illegible]
٦٥٦	١٨	[illegible]	[illegible]	٦٦٠	٥	قاتل	[illegible]	٨٢١	١٩	[illegible]	[illegible]
٦٦٦	٣	[illegible]	[illegible]	"	١٥	الصابر	الصابر	٨٢٢	٣	[illegible]	[illegible]
٦٦٨	١٣	[illegible]	[illegible]	"	١٩	باني	[illegible]	٨٢٩	١١	[illegible]	[illegible]
٦٧٢	١	المسلمة	المسلمة	٦٧٣	٩	[illegible]	[illegible]	٨٣٠	٨	[illegible]	[illegible]
٦٧٩	١١	[illegible]	[illegible]	٦٩٥	١٥	[illegible]	[illegible]	"	١٥	[illegible]	[illegible]
٦٩٨	١٦	گرا گیا	گرا گیا	٧٧٠	٥	[illegible]	[illegible]	٨٣١	١	[illegible]	[illegible]
"	"	[illegible]	[illegible]	٧٧١	٥	[illegible]	[illegible]	"	٥	[illegible]	[illegible]
"	١٨	[illegible]	[illegible]	٧٧٥	٥	[illegible]	[illegible]	"	٦	[illegible]	[illegible]
٦٨٩	١٥	[illegible]	[illegible]	٧٨٢	١١	[illegible]	[illegible]	"	١٣	[illegible]	[illegible]
٦٩٠	١٠	امر الناس	امر الناس	٧٨٣	١٠	[illegible]	[illegible]	"	١٩	[illegible]	[illegible]
٦٩١	١٤	[illegible]	[illegible]	"	١٥	[illegible]	[illegible]	٨٣٣	٣	[illegible]	[illegible]
٦٩٢	١١	[illegible]	[illegible]	٧٨٤	٩	[illegible]	[illegible]	٨٣٣	١٣	[illegible]	[illegible]
٦٩٣	٧	[illegible]	[illegible]	٨٠٣	١٥	[illegible]	[illegible]	٨٣٣	٣	[illegible]	[illegible]
٦٩٩	٨	[illegible]	[illegible]	٨٠٣	٦	[illegible]	[illegible]	"	٦	[illegible]	[illegible]
٧١٧	١٣	[illegible]	[illegible]	"	١١	[illegible]	[illegible]	"	١٣	[illegible]	[illegible]
"	١٥	[illegible]	[illegible]	٨٠٤	١	[illegible]	[illegible]	٨٣٩	١٩	[illegible]	[illegible]

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
تلاقوا	تلاقوا	۴	۱۰۷۱	قد قالت	قد قال	۲	۹۴۰	مختصر الناس	مختصر الکتاب	۱۱	۸۴۳
عزائم و شکوہ ایضاً	عزائم و شکوہ ایضاً	۶	۱۰۸۱	بیکنیک	بیکنیک	۱۳	۹۴۳	سورۃ	سورۃ	۳	۸۴۴
اشتت	اشتبت	۱۷	۱۰۸۵	حسن حسین کا	حسن و حسین	۳	۹۴۶	آتی ہیں	آتی ہی	۱۱	۸۴۵
کاروان	کاروان گلہ	۱۳	۱۰۸۸	و یطہرکم	و تیطہرکم	۱	۹۵۱	عنقاک	عنقاک	"	۸۴۶
الحسنین	الحسنین	۱۵	"	لیقع	لیقع	۱۹	۹۵۳	اقتحمہ	اقتحار	۱۴	"
الاشعوقہ	الاشعوقیہ	۱۱	۱۱۰۱	الشر	الصدر	۱۹	۹۶۰	گل حواسید	گلہ احسید	۱۵	"
تمام نشہ غلط نامہ کرکے انجام				تغلیب	تغلب	۱	۹۶۲	و صابح	و صابح	۲	۸۴۷
	ملاحظات			سگل	سگل	۱۷	"	سلطان	سلطان	۱۳	۸۵۴
لہ الدین	لہ الدین	۵	۵۹	بیکنیک	بیکنیک	۱۳	۹۶۸	نبط	نبط	۱۵	"
و علانیہ	و علانیہ	۱۲	۶۳	توثیقت	توثیقت	۱۵	"	"	"	۱۰	۸۵۵
فالقینا	فالقینا	"	۶۶	و توثیقت	توثیقت	۳	۹۶۹	العقدہ	العقدہ	۲	۸۵۶
[illegible]	[illegible]	"	۸۴	تفسیح	تفسیح	۱۸	۹۸۱	[illegible]	[illegible]	۶	۸۵۶
"	"	۱۴	"	[illegible]	[illegible]	۳	۹۸۳	[illegible]	[illegible]	۱۲	۸۶۰
"	"	۱۵	"	[illegible]	[illegible]	۱۸	۱۰۳۶	[illegible]	[illegible]	۱	۸۶۱
"	"	۴	۸۵	[illegible]	[illegible]	۱۰	۱۰۳۵	آسمان ہے	فوق آسمان ہے	۱۳	"
تبرک	تبرک	"	۸۶	[illegible]	[illegible]	۶	۱۰۳۹	تجلیات المشرق	تجلیات المشرق	۱۱	۸۶۳
تجبا لہا	تجبا لہا	"	۹۱	بیرز	بیرز	۸	"	ایباہی	بیباہی	۱۶	۸۶۴
[illegible]	[illegible]	۹	۹۵	آدم	آدمی	۹	"	قبیل	قبیل	۱۱	۸۸۸
و محمد بن	و محمد بن	۴	۱۰۸	فراسخ	فراسخ	۱	۱۰۵۲	بیلقون	بیلقون	۲	۸۸۹
	بقیہ اغلاط			اتفاق	اتفاق	"	"	رحمو	رحمو	۱۸	۸۹۳
ذوی الاحتشام	دیبہ و الاحتشام	۱۱	۱۰۸	[illegible]	[illegible]	۱۲	"	دلو	دلو	۱	۸۹۶
[illegible]	[illegible]	۱۹	۱۳۴	[illegible]	[illegible]	۱۱	۱۰۶۰	المستعان	المستعان	۱۲	۸۹۸
[illegible]	[illegible]	۱۶	۱۳۵	قال الرجل	قال الرجل	۱۵	"	[illegible]	بجاوہا	۲	۹۰۰
[illegible]	[illegible]	۱	۱۳۸	ستی الاان	ستی الاآن	۱۴	۱۰۶۳	آنزایہا	آنزایہا	۸	"
قدنا	قدنا	۱۱	۱۴۱	[illegible]	[illegible]	"	۱۰۶۹	باسر و خلوتی	باشہر دخلوتی	۳	۹۱۲
رکی	ردکی	۱۰	۱۴۴	[illegible]	[illegible]	۱۶	۱۰۷۰	[illegible]	[illegible]	۱۳	۹۳۰

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٦٠	٩	الاثجیر	لاخیر	١٦	١٠	رباب	رباب	١٦٢	١٦	والیه المآب	والیه المآب
١٦٧	٤	دون بالکی	دون بالوکی	١٨	٥	حی بن	حی بن	١٦٦	٣٩	مرتشفها	یرتشفها
١٨١	٨	طیلسانة	طیلسانة	٢١	١٨	خاصته	خاصته	١٦٨	٣٨	فیها	فها
٢٠٣	٥	المخوف	المخوف	٢٣	٩	آلی البزلی	آلی البزلی	١٨٢	٣٢	بالاستناده	باستناده
٢٤١	١٣	عصابته	عصابته		١٤	تحجن	تحجن	٢١٤	٣٥	استشیا	تسنح شیئ
٢٥٠	١١	تکتشیا	تکتسحا	٨٤	٥	یرکلی تحتها	یرکلی تحته	٢٢٧	١٦	غیر سمح	من غیر سمح
٢٥٩	٥	تواشتنکه	تواشتفنتشا		١٣	سرکاک شهرا	سرکاک شهیر	″	١٩	حتی فی اصحابه	بقی اصحابه
٢٦٣	٣	تودیدرم	بودرم	غلطنامه ماشینی				٢٢٥	٥	اذن تحیل	اذن تحیل
٢٦٥	١٨	علی تشتا	علی تشتیا	٥٨	١٣	کان النظر	کانی النظر	″	١٩	اتنبتنی	[illegible]
٢٦٦	١٣	تحفل	تحفل الرحال	٨٨	١١	درفاطمه	نورفاطمه	٢٣١	٣٥	تیقنیج	[illegible]
٢٧٢	١١	تسنو تاربی	تسنو تاربیا	٨٩	٥	مرضاکه	رضاک	″	٣٧	رضا وهیه	رضا وهیه
٣..	١٥	قوا دیکاک	قوا دیکاک	٩٤	١٣	دوما جبرای	اوس جبرای	٢٣٣	٨	ابتترلی	ابتنزلی
٣٠١	١٢	منزل شوق	منزل شوق	١٠٠	٢٥	کانی	کانی النظر	٢٣٣	٣٦	الی خیرهد	الی [illegible]
٣١٠	١٨	تنقد زانکر	تنقد زافکر	١٠٥	″	ابن والاثینا	ابن والاثینا	٢٣٣	١٤	[illegible]	[illegible]
٣٢٠	٣	[illegible]	[illegible]	١٠٦	١١	شابه	شابه	٢٣٠	٢٤	[illegible]	[illegible]
٣٢٢ ٣٢٢	١٨	بیرا	بیرکی	١٢٠	١٥	قسمت	قسمت	٢٤٤	٢٤	یا اشاده	یا اشاده
٣٢٠	٤	احتوج	احتوج	١٢١	٣٩	من سج	من عکوج	٢٤٥	٤	یتبیان	یتبیان
″	١٧	شایخ	شایخ	١٣٩	٣٢	سبیلا من اکوز	سبیلا من اکوز	″	١٠	علی فی [illegible]	[illegible]
	١٨	نگاتی	نگاتی	١٤٣	٣٣	حل و تحل	حل و نحل	″	٣٩	تعالیم الاتل	تعالیم الاتل
١٠	١١	داوجلو	داود کو	١٤٤	٣١	الی عقها یکم	علی عقها یکم	٢٤٦	١٨	[illegible] و اما	[illegible]
١١	٤	حنظلة	حنظلة	١٤٥	٢٤	یا بیع	یا بیع			[illegible]	[illegible]
	٤	وخته	وخته	١٤٦	٩ و ٥	تقاتلهم	تقاتلهم		٢٤	سعیدی	[illegible]
١٣	٨	[illegible]	[illegible]	″	١٧	د المتلاء	و المتلاء	٩	٢٤	کالز [illegible]	کالز [illegible]
	٩	عبادته	عبادت	″	٢٦	الی النیره	الی النیره	١١	١٠	احد اخر	احد اخر
	١٢	[illegible]	[illegible]	١٤٨	٣٣	و تقسمت الاقلا	تقسمت الاقلا	١٨	١٨	[illegible]	[illegible]
	٨	[illegible]	[illegible]	١٤٨	٥	بندو کنا	بندوکنا	٢٠	١٥	[illegible]	[illegible]